لإبداء آرائكم أو ملحوظاتكم على هذه الترجمة نرجو التواصل معنا
من خلال منصة (تراجم المختصر في تفسير القرآن الكريم)
www.mokhtasr.com
أو البريد الإلكتروني: Translate@mokhtasr.com
الطبعة الأولى ١٤٤٣هـ

وقف لله تعالى ولا يجوز بيعه
یہ قرآن مجید وقف ہے۔اس کی خرید وفروخت ممنوع ہے۔

ⓒ دار المختصر للنشر والتوزيع، ١٤٤٣ هـ

فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر

اللجنة العلمية بدار المختصر

ترجمة المختصر في تفسير القرآن الكريم إلى اللغة الأردية. / اللجنة العلمية بدار المختصر. - مكة المكرمة، ١٤٤٣ هـ

٦٢٤ ص ؛ ١٧ x ٢٤ سم

ردمك: ١-٩-٩١٣٩٥-٦٠٣-٩٧٨

١- القرآن - ترجمة - اللغة الأردية ٢- القرآن - التفسير الحديث

أ. العنوان

ديوي ٢٢١,٤٩١٤٣٩ ١٤٤٣/١٨٨٣

جميع حقوق الطبع محفوظة

لدار المختصر للنشر والتوزيع

الطبعة الأولى

١٤٤٣ هـ

تيسير فهم القرآن الكريم من خلال نشر المختصر في تفسير القرآن الكريم

عالميًا بمخرجات مطبوعة ومسموعة ومرئية وتقنية وتعليمية ولذوي الاحتياجات الخاصة وبلغات كثيرة

المملكة العربية السعودية - مكة المكرمة

الجوال: 00966536365555 - البريد الإلكتروني: Translate@mokhtasr.com

البوابة الإلكترونية: www.mokhtasr.com

مقدمہ

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے اپنے بندے پر کتاب نازل فرمائی اور اس میں کوئی ٹیڑھ اور کجی نہیں رکھی۔ درود وسلام ہوں ہمارے نبی ﷺ پر، آپ کی آل اولاد پر، آپ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم پر اور قیامت تک نیکی میں ان کی پیروی کرنے والوں پر۔ اَما بعد!

بلاشبہ انسان کی پوری زندگی کا سب سے عظیم سفر وہ ہے جو وہ قرآن کی معیت میں کرتا ہے کیونکہ قرآن مجید:

- وہ واحد آسمانی کتاب ہے جس کی خالقِ کائنات سبحانہ وتعالیٰ کی طرف نسبت میں کسی قسم کا کوئی شک وشبہ نہیں، جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ﴾

''یہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں۔'' (البقرۃ 2:2)

- وہ عظیم کتاب ہے جس نے پوری انسانیت کی سعادت، بھلائی، امن وامان اور سکون واطمینان کے تمام اسباب جمع کر رکھے ہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ﴾

''بے شک یہ قرآن وہ راہ بتاتا ہے جو سب سے سیدھی ہے۔'' (بني اسرائيل 9:17)

- وہ بلند مرتبہ کتاب ہے جس کے بارے میں خالقِ ارض وسما فرماتا ہے:

﴿لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ۭ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ ۝﴾

''باطل اس کے پاس پھٹک بھی نہیں سکتا، اس کے آگے سے نہ اس کے پیچھے سے، یہ بڑے حکمت والے، خوب تعریف کیے ہوئے کی طرف سے نازل کی گئی ہے۔'' (حٰمٓ السجدۃ 42:41)

- وہ عالی شان کتاب ہے جس کے تغیر وتبدل اور کمی وبیشی سے حفاظت کا ذمہ خود خالق ومالک نے لیا ہے، جیسا کہ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝﴾

''بے شک ہم ہی نے یہ ذکر (قرآن) نازل کیا اور بے شک ہم ہی اس کے یقیناً محافظ ہیں۔'' (الحجر 9:15)

- وہ رفیع الشان کتاب ہے جو پوری انسانیت کے نام اللہ کا پیغام ہے، جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝﴾

''یہ (قرآن) تمام جہانوں کے لیے نصیحت ہی تو ہے۔'' (صٓ 87:38)

- وہ جلیل القدر کتاب ہے جو اپنے نظم واسلوب، عالمِ حاضر وغائب دونوں کے متعلق خبریں دینے، اپنے احکام ومضامین اور جن وانس دونوں کو چیلنج کرنے میں معجزہ ہونے کی وجہ سے پیارے نبی محمد ﷺ کی نبوت پر قطعی دلیل ہے، جیسا کہ ارشادِ الٰہی ہے:

﴿قُلْ لَّىِٕنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا ۝﴾

''کہہ دیجیے: یقیناً اگر تمام انسان اور جن اس (بات) پر جمع ہو جائیں کہ اس قرآن جیسا بنا لائیں تو وہ اس جیسا نہیں لا سکیں گے اگرچہ وہ ایک دوسرے کے مددگار بھی بن جائیں۔'' (بني اسرائيل 88:17)

قرآن کریم سیدنا محمد ﷺ کے دل پر جبریل امین علیہ السلام کے واسطے سے واضح عربی زبان میں نازل ہوا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۭ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ۙ عَلٰي قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ۝ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ۭ﴾

''اور (اے نبی) بلاشبہ یہ (قرآن) یقیناً رب العالمین کا نازل کیا ہوا ہے۔ روح الامین (جبریل) اسے لے کر نازل ہوا۔ آپ کے دل پر تاکہ آپ ڈرانے والوں میں سے ہوں۔ واضح عربی زبان میں۔'' (الشعراء 26:192-195)

(قرآن نازل ہونے کے بعد) نبی کریم محمد ﷺ قرآنی الفاظ کی تبلیغ وتوضیح میں حکمِ الٰہی کے مطابق کمر بستہ ہوگئے، جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ﴾

''اور ہم نے آپ پر یہ ذکر (قرآن) نازل کیا تاکہ آپ لوگوں کے سامنے بیان کریں جو کچھ ان کی طرف نازل کیا گیا۔'' (النحل 16:44)

اسی بنا پر تلاوت وفہم میں سہولت اور آسانی قرآن کریم کی سب سے اہم خصوصیت بن گئی۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝﴾

''اور بلاشبہ یقیناً ہم نے قرآن کو نصیحت کے لیے آسان کیا ہے، پھر کیا کوئی نصیحت پکڑنے والا ہے؟'' (القمر 54:17)

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم علم وعمل کے اعتبار سے سب سے زیادہ قرآن کریم کو جاننے والا گروہ تھے کیونکہ وہ نزولِ قرآن کے زمانے میں موجود تھے اور انھوں نے براہِ راست نبی ﷺ سے قرآن سیکھا۔ پھر جب لوگوں کی عربی زبان کمزور ہوگئی اور وقت، زمانۂ وحی سے خاصا دور ہوگیا تو لوگوں کو اس بات کی سخت ضرورت پیش آئی کہ کوئی ان کے لیے کلام اللہ کی تفسیر کرے، چنانچہ مختلف علاقوں میں تفسیرِ قرآن کی کئی تصنیفات منصۂ شہود پر آئیں اور ان میں بعض غلط تاویلات بھی سامنے آئیں، خواہ وہ دانستہ کی گئی تھیں یا بلاقصد ہوئیں۔

چنانچہ موجودہ زمانے میں ایک مختصر تفسیر کی ضرورت موجود تھی جس میں درستی اور آسانی کا بھرپور اہتمام کیا گیا ہو، اسی بنا پر یہ پراجیکٹ ''المختصر في تفسير القرآن الكريم'' پایۂ تکمیل کو پہنچایا گیا جو مندرجہ ذیل خوبیوں کا حامل ہے:

- قرآنی عبارت کی آسان فہم انداز میں وضاحت
- قراءات، اعراب اور فقہ جیسے مسائل میں پڑے بغیر صرف آیات کی تفسیر اور ان کے معانی کی وضاحت پر اقتصار وانحصار
- دورانِ تفسیر قرآن کے مشکل وغریب الفاظ کی تشریح
- نبی ﷺ، صحابہ کرام، تابعین اور تبع تابعین سے صحیح سند سے مروی تفسیر پر اعتماد کی بدولت تفسیر میں صحیح منہج کا اتباع اور صحیح اصولِ تفسیر کا التزام
- اختلاف کے وقت اصولِ تفسیر اور مفسرین کے بیان کردہ قرائنِ ترجیح کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے راجح معنی کی تلاش وجستجو کا اہتمام
- ہر صفحے کے آخر میں ''فوائد'' کے مستقل عنوان کے تحت آیات سے حاصل کردہ بعض فوائد واسباق ذکر کرنے کا التزام جس سے آیات پر غور وفکر اور ان سے بھرپور استفادہ کرنے میں مدد ملتی ہے۔
- ہر سورت کے شروع میں اس کے زمانۂ نزول کی وضاحت کہ یہ مکی ہے یا مدنی اور اختصار کے ساتھ سورت کے اہم مقاصد کی تصریح وتوضیح
- مصحف شریف کے حاشیے پر تفسیر لکھنے کا التزام

اس مختصر تفسیر کو لکھنے، اس کی مراجعت کرنے اور اس کی تصحیح اور نگرانی جیسے اہم امور کا بیڑا مختلف اسلامی ممالک کے تفسیر وعقیدہ میں متخصص علماء کی ایک کمیٹی نے اٹھایا۔

ہماری پوری کوشش ہے کہ اس منصوبے کے اہداف حاصل کریں، آباد دنیا کے کونے کونے میں اس کی نشر واشاعت کریں، قرآنی ہدایات کو تمام لوگوں تک پہنچانے کا فریضہ سرانجام دیں اور اس دنیا میں سعادت، رحمت اور امن وامان کے اصولوں کی ترویج واشاعت میں اپنا حصہ ڈالیں، چنانچہ اس مختصر تفسیر کے اردو زبان میں ترجمے کا کام بھی مکمل ہو چکا ہے اور اس پراجیکٹ کا سہرا کتاب وسنت کی اشاعت کے عالمی ادارہ دارالسلام کے ریسرچ سنٹر کے سر سجتا ہے۔ دارالسلام ریسرچ سنٹر کے علماء اور سکالرز کی مایہ ناز بڑی ٹیم نے اس پر بہت محنت کی ہے اور بڑی جانفشانی، ذمہ داری اور نہایت عمدگی سے اس کے ترجمے، نظرِ ثانی اور پروف خوانی کے فرائض نبھائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین!

ہمارا مقصود اس سے یہ ہے کہ اردو زبان بولنے والے لوگوں تک ان کی زبان میں قرآن کے معانی بیان کیے جائیں تاکہ وہ آسانی اور سہولت کے ساتھ

قرآن کے معانی سمجھ سکیں اور قرآنی تعلیمات پر عمل کر سکیں۔ ہم اللہ سے امید رکھتے ہیں کہ وہ ہمارے اس تفسیری ترجمے کے عظیم مقصد کو پورا فرمائے گا۔ ہم نے اس ترجمے کی تصحیح، جانچ پڑتال اور مراجعت میں سرتوڑ کوشش کی ہے تاکہ یہ قارئین کے لیے شایانِ شان طریقے سے شائع ہو، علمی اغلاط سے پاک ہو اور اردو زبان کے قارئین کے لیے سمجھنے میں آسان اور عام فہم ہو۔

ہم آخر میں یہی کہنا چاہیں گے کہ یہ ''المختصر في تفسير القرآن الكريم'' کے اردو زبان میں ترجمے کا پہلا ایڈیشن ہے۔ ہم نے اس کے ترجمے میں مندرجہ ذیل مراحل پر توجہ مرکوز رکھی ہے:

❀ ترجمہ ❀ لغوی تحقیق ❀ عمدہ مراجعت ❀ قابلِ اعتماد طباعت ❀ پروف ریڈنگ اور جدید پروڈکشن

ہم نے اس ترجمے میں صحت و درستی کی مقدور بھر کوشش کی ہے اور اسے درجۂ کمال تک پہنچانے کے لیے اپنی استطاعت کے مطابق تمام صلاحیتیں صرف کی ہیں۔ اس میں جو بھی درستی اور خوبی ہے، وہ اللہ کے فضل اور اس کی توفیق سے ہے اور جو کچھ نقص اور کمی ہے، وہ ہماری طرف سے ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ ہماری لغزشیں معاف فرمائے، اس ترجمے کو نفع بخش بنائے، اسے مقبولیت اور پذیرائی سے نوازے۔ وہی سب سے بڑھ کر دعا قبول کرنے والا اور امیدوں کا سب سے عظیم محور ہے۔

دارالسلام انٹرنیشنل کے بے حد ممنون ہونے کے ساتھ ہم ہر اس شخص کے شکر گزار ہیں جس نے اس ترجمے کی تصحیح اور پروف ریڈنگ میں اپنا حصہ ڈالا۔

ہم امید کرتے ہیں کہ ہماری اس پیشکش ''المختصر في تفسير القرآن الكريم'' کے تراجم کی الیکٹرانک فورم پر ترقی کے لیے آپ ہمیں اپنی تجاویز و آراء سے نوازیں گے۔ ہماری انٹرنیٹ پر ویب سائٹ کا نام ہے:

www.mokhtasr.com / ہمارا ای میل ایڈریس: Translate@mokhtasr.com

علمی کمیٹی

سُورَةُ الفَاتِحَةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ② الرَّحْمٰنِ

الرَّحِيْمِ ③ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ④ اِيَّاكَ نَعْبُدُ

وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ⑤ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ

الْمُسْتَقِيْمَ ⑥ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ

غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ

وَلَا الضَّآلِّيْنَ ⑦

ع ١

وَاٰيَاتُهَا سَبْعٌ

سورۂ فاتحہ مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: اللہ تعالیٰ کے لیے خالص بندگی ثابت کرنا۔

تفسیر: کتاب اللہ کی ابتدا میں آنے کی وجہ سے اس کا نام سورۂ فاتحہ رکھا گیا ہے۔ قرآن مجید کے بنیادی مضامین اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور عبادت وغیرہ پر مشتمل ہونے کی وجہ سے اسے ''ام القرآن'' کا نام بھی دیا جاتا ہے۔ یہ قرآن کریم کی سب سے عظیم سورت ہے اور سبع مثانی، یعنی بار بار تلاوت کی جانے والی سات آیات سے مراد بھی یہی سورت ہے۔

① میں قرآن مجید پڑھنے کا آغاز اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ، اسی سے مدد لیتے ہوئے اور اس کے نام سے تبرک حاصل کرتے ہوئے کرتا ہوں۔ بسم اللہ تین اسمائے حسنیٰ پر مشتمل ہے:

1 ﴿اللّٰهِ﴾ یعنی معبود برحق اور یہی اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سب سے خاص نام ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کا یہ نام نہیں رکھا جا سکتا۔ 2 ﴿الرَّحْمٰنِ﴾ یعنی وسیع رحمت والا، لہٰذا وہی بذاتِ خود رحمٰن ہے۔ 3 ﴿الرَّحِيْمِ﴾ یعنی لگاتار اور مسلسل رحمت کرنے والا۔ وہ اپنی رحمت کے ذریعے اپنی مخلوق میں سے جس پر چاہتا ہے، رحم فرماتا ہے اور اس کی اس مخلوق میں سے بعض بندے مومن ہیں۔

② کامل ثنا، ہر قسم کی تعریفات اور جلال و کمال کی تمام صفات صرف اللہ اکیلے کے لیے ہیں کیونکہ وہی ہر چیز کو پالنے والا، پیدا کرنے والا اور اس کی تدبیر کرنے والا ہے۔ عالمین، عالَم کی جمع ہے جس سے مراد اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز ہے۔

③ پچھلی آیت میں اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرنے کے بعد اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی ثنا بیان کی گئی ہے۔

④ عظمت و بزرگی بھی صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے، وہ اس طرح کہ روزِ قیامت وہی ہر چیز کا مالک ہوگا۔ اور کوئی کسی دوسرے کے لیے کچھ بھی اختیار نہ رکھے گا۔ لہٰذا ﴿يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ سے مراد جزا و سزا اور حساب کا دن ہے۔

⑤ یا اللہ! ہم عبادت و طاعت کی تمام اقسام میں صرف تجھ اکیلے کو خاص کرتے ہیں، تیرے ساتھ تیرے غیر کو شریک نہیں ٹھہراتے۔ تجھ اکیلے ہی سے اپنے تمام معاملات میں مدد مانگتے ہیں۔ ہر قسم کی خیر تیرے ہی ہاتھ میں ہے اور تیرے سوا کوئی مددگار نہیں ہے۔

⑥ سیدھی راہ کی طرف ہماری راہ نمائی فرما کر ہمیں اس پر چلا، اسی پر مضبوطی سے جما دے اور ہمیں ہدایت میں مزید ترقی دے۔ ﴿الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ﴾ سے مراد ایسا واضح راستہ ہے جس میں کسی طرح کی کجی اور کوئی ٹیڑھا پن نہ ہو، اور وہ یقیناً اسلام ہے جو اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ ﷺ کو دے کر مبعوث فرمایا۔

⑦ اپنے ان بندوں کی راہ دکھا جنھیں تو نے ہدایت دے کر ان پر انعامات فرمائے، جیسے: انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین۔ یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں! ان لوگوں کی راہ پر نہ چلانا جو تیرے غضب کا شکار ہوئے، جنھوں نے حق کو پہچان کر اس کی پیروی سے گریز کیا، جیسے: یہود۔ اور حق سے بھٹکے ہوئے لوگوں کی راہ پر بھی نہ چلانا جو تلاشِ حق میں اپنی کوتاہی کی وجہ سے حق پانے سے قاصر رہے، جیسے: عیسائی۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کا آغاز بسم اللہ سے کیا تاکہ اپنے بندوں کی رہنمائی فرمائے کہ وہ بھی اس کی مدد اور توفیق کی طلب کے لیے اپنے اقوال و افعال کا آغاز اسی سے کیا کریں۔

❀ اللہ کے نیک بندوں کی دعا کا طریقہ کار یہ ہے کہ وہ پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور عظمت و بزرگی بیان کرتے ہیں، پھر اپنی حاجت مانگتے ہیں۔

❀ مسلمانوں کو تنبیہ کی گئی ہے کہ وہ عیسائیوں جیسے گمراہ لوگوں کی طرح تلاشِ حق میں کوتاہی کریں نہ یہود جیسے غضب الٰہی کے شکار لوگوں کی طرح حق کو پہچاننے کے باوجود بے عملی کی روش اختیار کریں۔

❀ یہ عظیم سورت بتاتی ہے کہ ایمان میں کمال صرف عبادتِ الٰہی میں اخلاص اور غیر اللہ کو چھوڑ کر اکیلے اللہ تعالیٰ سے مدد و نصرت مانگنے سے حاصل ہوتا ہے۔

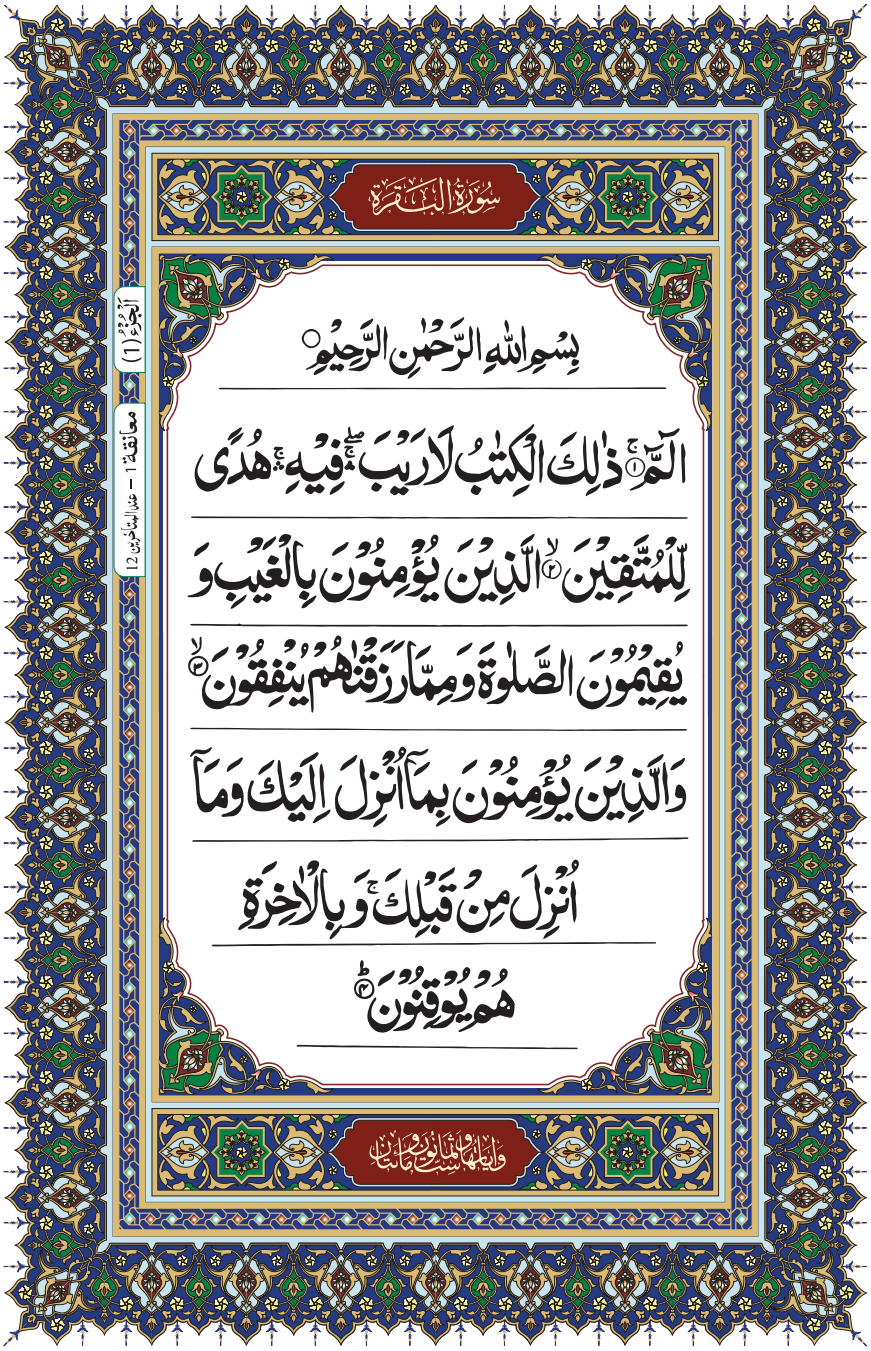

سورۂ بقرہ مدنی ہے

سورت کے بعض مقاصد: ❀ اللہ تعالیٰ کے لیے سرِ تسلیم خم کر کے اسلام کو نافذ کرتے ہوئے زمین میں خلافت قائم کرنا اور بنی اسرائیل کے حالات سے متنبہ کرنا اس سورت کے خصوصی موضوعات ہیں۔

❀ **تفسیر:** اس سورت میں بنی اسرائیل کی ایک بقرہ (گائے) کے قصے کا ذکر ہے، اس لیے اسے سورۂ بقرہ کا نام دیا جاتا ہے۔ اس واقعے میں اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فرامین کی فوری تعمیل کرنا واجب ہے۔ یہود کی طرح حیلوں بہانوں سے کام نہیں لینا چاہیے۔

(1) الٓمّٓ: یہ حروفِ مقطعات ہیں جن سے بعض سورتوں کی ابتدا ہوتی ہے۔ ان حروف کو اگر علیحدہ علیحدہ (ا، ب، ت) کی صورت میں پڑھا جائے تو ان کے کوئی ذاتی معنی نہیں ہوتے لیکن یہاں ان کے ذکر میں کوئی نہ کوئی مقصد اور حکمت ضرور ہے کیونکہ قرآن میں کچھ بھی بے مقصد نہیں۔ ایک اہم حکمت یہ ہے کہ ان حروف سے اس چیلنج کی طرف اشارہ ہے کہ قرآن مجید انھی حروف سے بنا ہے جن سے تم واقف ہو اور جن کو بول کر تم باہم گفتگو کرتے ہو، اگر ہمت ہے تو اس جیسا کلام پیش کرو۔ یہی وجہ ہے کہ ان حروف کے بعد عموماً قرآن مجید ہی کا ذکر ہوتا ہے جیسا کہ اس سورت میں ہے۔

(2) یہ قرآن، عظیم کتاب ہے۔ اس میں کسی پہلو سے کوئی شک نہیں، نہ اس کے نازل ہونے کے پہلو سے اور نہ الفاظ اور معانی کے پہلو سے۔ یہ اللہ کا کلام ہے جو متقی لوگوں کو اللہ تک پہنچانے والی راہ بتاتا ہے۔

(3)، (4) ''جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔'' غیب سے مراد ہر وہ چیز ہے جو ہم سے چھپی ہوئی ہو اور اس کا ادراک حواسِ خمسہ سے ممکن نہ ہو جبکہ اللہ تعالیٰ یا اس کے رسول نے اس کی خبر دی ہو، جیسے آخرت کا دن۔ ''وہ جو نماز قائم کرتے ہیں۔'' نماز قائم کرنے کا مطلب ہے: شریعت کی بیان کردہ شرائط وضوابط کے مطابق تمام ارکان، واجبات اور سنتوں کا خیال رکھتے ہوئے نماز ادا کرنا۔ یہی وہ لوگ ہیں جو اللہ سے ثواب کی امید رکھتے ہوئے اس کے دیے ہوئے رزق سے فرض زکاۃ اور نفل صدقات کی صورت میں خرچ کرتے ہیں۔ اے نبی! یہی لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ پر نازل ہونے والی وحی اور دیگر انبیاء علیہم السلام پر اترنے والی وحی کو بلا تفریق مانتے ہیں، نیز یہی لوگ آخرت کے قائم ہونے اور اس میں ملنے والی جزا وسزا پر پختہ اور کامل یقین رکھتے ہیں۔

فوائد: ❀ قرآن کریم کے ہر قسم کے شک وشبہ سے بالاتر ہونے پر مکمل اعتماد اس بات کی دلیل ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، کیونکہ کسی مخلوق کے لیے ممکن نہیں کہ وہ اپنے کلام میں ایسا دعویٰ کر سکے۔

❀ قرآن مجید کی عظیم ہدایات سے صرف وہ متقی اور پرہیزگار لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی عظمت ہو۔

❀ ایمان کا سب سے اعلیٰ درجہ بن دیکھے ایمان لانا ہے کیونکہ اس صورت میں بندہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہر اس چیز کو مانتا ہے جس کا علم اللہ نے اپنے پاس غیب میں رکھا ہے، نیز رسول اللہ ﷺ نے اس پاک ذات کے بارے میں جو خبر دی ہے وہ اسے بھی تسلیم کرتا ہے۔

❀ قرآن مجید میں بیشتر مقامات پر اللہ تعالیٰ نے نماز وزکاۃ کا اکٹھا ذکر کیا ہے کیونکہ نماز معبود کے لیے اخلاص کا اظہار ہے اور زکاۃ بندوں کے لیے حسنِ سلوک کا اظہار۔ اور یہ دونوں سعادت اور نجات کا ذریعہ ہیں۔

اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝٥
اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ
لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝٦ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ ۭ وَعَلٰٓى
اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۠ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝٧ وَمِنَ النَّاسِ ع 1 7
مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝٨ وقف لازم
يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ
وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝٩ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ۙ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ
وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۢ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ۝١٠ وَاِذَا قِيْلَ
لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ ۙ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ۝١١
اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ۝١٢ وَاِذَا
قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ
السُّفَهَاۗءُ ۭ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاۗءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ۝١٣
وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى
شَيٰطِيْنِهِمْ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ ۙ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ۝١٤
اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝١٥

(5) مذکورہ صفات رکھنے والے لوگ ہی راہِ ہدایت پر چلنے والے ہیں اور یہی دنیا و آخرت میں کامیابی و کامرانی پانے والے ہیں کیونکہ ان کی امیدیں پوری ہوں گی اور ان کے سب خطرات ٹل جائیں گے۔

جب اللہ تعالیٰ نے مومنین و متقین کی صفات ذکر کیں جن کا ظاہر و باطن نہایت صاف شفاف ہوتا ہے تو ساتھ ہی کافروں کے ایک گروہ کی صفات بھی ذکر کر دیں جن کا ظاہر و باطن نہایت خراب ہوتا ہے، چنانچہ فرمایا:

(6) جن لوگوں کے بارے میں ایمان نہ لانے کی وجہ سے اللہ کی بات ثابت ہوگئی، وہ اپنی گمراہی اور اسلام دشمنی پر ڈٹے ہوئے ہیں، آپ کا انھیں (عذابِ آخرت سے) ڈرانا نہ ڈرانا برابر ہے۔

(7) کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے اور ان دلوں میں موجود باطل سمیت انھیں بند کر دیا ہے۔ ان کے کانوں پر مہر لگا دی ہے کہ وہ حق کے سامنے سرِ تسلیم خم کرنے اور اسے قبول کرنے کی غرض سے اسے سنتے ہی نہیں ہیں۔ ان کی آنکھوں پر ایسے پردے ڈال دیے ہیں کہ حق واضح ہونے کے باوجود انھیں دکھائی نہیں دیتا۔ ان کے لیے آخرت میں بہت بڑا عذاب ہے۔

ظاہر و باطن میں خراب صفات والے کافروں کا ذکر کرنے کے بعد منافقین کا ذکر فرمایا جو بھیڑ کی کھال میں چھپے بھیڑیے ہیں جن کا باطن نہایت برا اور ظاہر عام لوگوں کے سامنے بڑا خوشنما ہوتا ہے۔ فرمایا:

(8) لوگوں کا ایک گروہ وہ ہے جو ایمان کا دعویٰ تو کرتا ہے لیکن وہ یہ بات اپنے جان و مال کے بچاؤ کے لیے صرف اپنی زبانوں سے کہتے ہیں جبکہ اندر سے وہ کافر ہی ہیں۔

(9) دل میں کفر رکھ کر اور ایمان ظاہر کر کے وہ اپنی نادانی اور جہالت سے یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ یوں وہ اللہ تعالیٰ اور ایمان والوں کو دھوکا دے رہے ہیں، حالانکہ حقیقت میں وہ صرف خود فریبی کا شکار ہیں اور انھیں اس کا شعور بھی نہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ پوشیدہ بلکہ مخفی تر باتوں کو بھی جانتا ہے۔ یہ حقائق بیان کر کے اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کو ان منافقوں کے اوصاف اور حالات سے آگاہ کر دیا ہے۔

(10) ان کی منافقت کا سبب ان کے دلوں کا شک ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے شک کے ساتھ مزید شکوک بڑھا دیے اور انھیں ان کے عمل کی جنس سے بدلہ دیا، گویا جیسی کرنی ویسی بھرنی۔ یہ لوگ جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں دردناک عذاب میں ہوں گے کیونکہ انھوں نے اللہ پر جھوٹ باندھا، لوگوں سے بھی جھوٹ بولا اور محمد رسول اللہ ﷺ کی لائی ہوئی شریعت کو بھی جھٹلایا۔ (11) جب انھیں کفر اور گناہوں کے ارتکاب کے ذریعے سے زمین میں فساد پھیلانے سے روکا جاتا ہے تو انکار کرتے ہیں اور جھٹ سے کہتے ہیں کہ ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں۔ (12) درحقیقت انھیں اس کا احساس اور شعور ہی نہیں کہ وہی فسادی ہیں اور نہ انھیں یہ احساس ہے کہ ان کا کردار عین فساد ہے۔ (13) جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تم بھی محمد ﷺ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی طرح ایمان لاؤ تو انکار کرتے اور تمسخر اڑاتے ہوئے کہتے ہیں: کیا ہم بھی بے وقوفوں کی طرح ایمان لائیں؟ درحقیقت وہ خود ہی بے وقوف ہیں لیکن وہ اس حقیقت سے ناواقف ہیں۔ (14) جب وہ اہلِ ایمان سے ملتے ہیں تو ان سے ڈرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم بھی تمھاری طرح ایمان دار ہیں اور جب اپنے سرداروں اور وڈیروں کے پاس جاتے ہیں تو انھیں اپنی وفاداری کا یقین دلاتے ہوئے کہتے ہیں کہ دراصل ہم تمھارے ہی ساتھی ہیں۔ ہم تو زبانی کلامی تائید کا اظہار کر کے مسلمانوں کا مذاق اڑاتے ہیں۔ (15) ایمان والوں کے ساتھ اس مذاق کے بدلے میں اللہ بھی انھیں مذاق کا نشانہ بنائے گا، یعنی انھیں ان کے عمل کی جنس سے بدلہ دے گا۔ وہ اس طرح کہ دنیا میں ان کے لیے مسلمانوں والے احکام رکھے ہیں تاکہ وہ سمجھتے رہیں کہ ہماری سیاست بڑی کامیاب ہے لیکن روزِ قیامت جب اللہ تعالیٰ انھیں ان کے کفر و نفاق کی بنا پر بدلہ دے گا تو انھیں اندازہ ہوگا کہ ہم تو خود مذاق بن گئے۔ تب وہ حیران و پریشان ہو کر رہ جائیں گے۔ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مہلت ان کی سرکشی اور گمراہی مزید بڑھانے کے لیے ہے۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ پر ایمان اور نیک اعمال سے دنیا میں ہدایت اور خیر کی توفیق نصیب ہوتی ہے اور آخرت میں کامیابی و کامرانی ملے گی۔ ❀ احکامِ الٰہی کو جھٹلانے اور اہلِ ایمان سے بغض و عناد رکھنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ جن کے دلوں پر مہر لگا دے، ان کے لیے بڑے بڑے معجزے بھی فائدہ مند نہیں رہتے۔ ❀ ظالموں اور جھٹلانے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مہلت، کسی غفلت یا ان کے مقابلے میں بے بسی کی وجہ سے ہرگز نہیں ہوتی بلکہ اس کا مقصد ان کی سرکشی کو بڑھا کر انھیں بڑی سزا دینا ہوتا ہے۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ
وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿16﴾ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ
فَلَمَّآ اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِيْ
ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ ﴿17﴾ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿18﴾ اَوْ
كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِيْهِ ظُلُمٰتٌ وَّرَعْدٌ وَّبَرْقٌ ۚ يَجْعَلُوْنَ
اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ۭ وَاللّٰهُ مُحِيْطٌۢ
بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿19﴾ يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ۭ كُلَّمَآ اَضَآءَ لَهُمْ
مَّشَوْا فِيْهِ ۙ وَاِذَآ اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ
بِسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿20﴾ يٰٓاَيُّهَا
النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ
لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿21﴾ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَاۗءَ بِنَاۗءً
وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ
فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿22﴾ وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ
مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰي عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ۠ وَادْعُوْا
شُهَدَاۗءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿23﴾

16 یہی منافق اصل بے وقوف ہیں جنھوں نے ایمان کے بدلے کفر خرید لیا۔ ان کی یہ تجارت کبھی نفع بخش نہیں ہوسکتی کیونکہ ایمان کا خسارہ کبھی پورا نہیں ہوتا۔ پھر اس سے ان کے لیے حق کی راہیں بھی بند ہوگئیں۔

17 اللہ تعالیٰ نے ان منافقین کی دو مثالیں بیان کی ہیں: ایک آگ کی اور دوسری پانی کی۔ آگ کے ساتھ ان کی مثال اس آدمی سے دی گئی ہے جس نے روشنی حاصل کرنے کے لیے آگ جلائی۔ جب اس کا الاؤ روشن ہوگیا اور اس نے سمجھا کہ اب وہ اس کی روشنی سے فائدہ اٹھا سکتا ہے تو وہ آگ بجھ گئی۔ روشنی ختم ہو گئی لیکن اس کی حرارت باقی رہی۔ اب آگ جلانے والا اور اس کے ساتھی خوفناک اندھیروں میں ہیں۔ انھیں کچھ نظر نہیں آتا حتی کہ راستہ بھی دکھائی نہیں دے رہا۔

18 وہ اس طرح بہرے ہو چکے ہیں کہ حق کی آواز ان کے کانوں میں پڑ کر بھی انھیں سنائی نہیں دیتی کہ وہ اسے قبول کر سکیں۔ ایسے گونگے ہو گئے ہیں کہ زبان پر حق جاری نہیں ہوتا۔ آنکھوں سے اس طرح اندھے ہو گئے ہیں کہ گمراہی کے سوا کوئی راہ انھیں دکھائی نہیں دیتی۔ یہ لوگ اپنی گمراہی سے بالکل نہ پلٹ سکیں گے۔

19 پانی کے ساتھ ان کی مثال یوں ہے جیسے کسی قوم پر ایسے گھنے بادلوں سے خوب بارش برسے، جن میں تہ در تہ اندھیرے ہوں، بجلی کی زوردار کڑک اور چمک بھی ہو، تو وہ شدید گھبراہٹ اور خوف کے مارے اپنی انگلیاں کانوں میں ٹھونس لیں کہ کہیں مر ہی نہ جائیں، حالانکہ کافر اللہ کے گھیرے میں ہیں، کہیں بھاگ نہیں سکتے۔

20 قریب ہے کہ بجلی کی شدید چمک ان کی بینائی ختم کر دے۔ جب ان کے لیے تھوڑی سی بجلی چمکتی ہے اور روشنی ہوتی ہے تو وہ آگے بڑھتے ہیں اور جب بجلی کی چمک اور روشنی ختم ہو جاتی ہے تو تاریکی میں کھڑے رہ جاتے ہیں اور حرکت تک نہیں کرتے۔ حق سے ان کے منہ موڑنے کے جرم میں اگر اللہ چاہے تو اپنی قدرت کاملہ سے ان کی سماعت اور بصارت ہمیشہ کے لیے ختم کر دے۔

اس مثال میں بارش سے مراد قرآن مجید ہے۔ کڑک کی آواز سے مراد قرآن میں موجود تنبیہات ہیں۔ بجلی کی روشنی کو حق کے ظاہر ہونے سے تشبیہ دی گئی ہے۔ جس طرح بجلی کی چمک سے کبھی روشنی ہوتی ہے، اسی طرح کبھی حق ان کے لیے واضح ہو جاتا ہے۔ حق سے منہ موڑنے اور اسے قبول نہ کرنے کو بجلی کے کڑکے سن کر کانوں میں انگلیاں ٹھونسنے سے تعبیر کیا گیا ہے۔ ان دونوں مثالوں والے لوگوں اور منافقوں کے درمیان مشابہت کی وجہ یہ ہے کہ دونوں ہی فائدہ حاصل نہیں کر پاتے۔ آگ والی مثال میں آگ جلانے والوں کو سوائے اندھیرے اور حرارت کے کچھ حاصل نہیں ہوا اور پانی والی مثال میں بارش سے فائدہ اٹھانے کی توقع رکھنے والوں نے بجلی اور کڑک کے خوف کے سوا کچھ حاصل نہیں کیا۔ بالکل اسی طرح منافقوں کو اسلام میں سوائے شدت اور سختی کے کچھ نظر نہیں آتا۔

لوگوں کے تینوں گروہوں: مومنوں، منافقوں اور کافروں کا ذکر کرنے کے بعد سب کو مخاطب کر کے اللہ تعالیٰ نے خالص اپنی عبادت کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

21 لوگو! اپنے اس رب کی عبادت کرو جو یکتا ہے، اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرو کیونکہ اسی نے تمھیں اور تم سے پہلی امتوں کو پیدا کیا ہے۔ اللہ کی عبادت اس امید پہ کرو کہ تمھارا حکم بجالانا اور منع کردہ امور سے رک جانا تمھارے اور اس کے عذاب کے درمیان رکاوٹ بن سکے۔ 22 اللہ تعالیٰ ہی نے تمھارے لیے زمین کو ہموار بچھونا اور آسمان کو اس کے اوپر مضبوط چھت بنایا۔ بارش کا نزول اسی کا انعام ہے جس کی بدولت اس نے زمین سے تمھاری خوراک کے لیے طرح طرح کے پھل پیدا کیے، لہٰذا اللہ تعالیٰ کے شریک اور ساجھی مت بناؤ جبکہ تمھیں علم بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی خالق نہیں۔ 23 لوگو! اگر تمھیں ہمارے بندے محمد ﷺ پر نازل کیے گئے قرآن میں شک ہو تو تمھیں ہمارا چیلنج ہے کہ اس جیسی ایک سورت، چاہے وہ اس قرآن کی سب سے چھوٹی سورت ہی ہو، بنا کر دکھاؤ۔ اپنے اس شک والے دعوے کو سچا ثابت کرنے کے لیے اپنے سارے حمایتی بلا لو۔ اگر تم سچے ہو تو ضرور ایسا کرو!

فوائد:
- یقیناً اللہ تعالیٰ منافقوں کو ہدایت سے منہ موڑنے اور منافقت کی سزا دیتے ہوئے اس وقت رسوا کرے گا جب وہ شدید محتاجی اور انتہائی بے بسی کی حالت میں ہوں گے۔
- اکیلے اللہ ہی کی بندگی کی جائے جس کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ کائنات میں موجود ہر چیز کو اللہ تعالیٰ نے ہماری خاطر پیدا کیا ہے اور اسے ہمارے تابع کر دیا ہے۔
- مخلوق کا قرآن مجید کی ایک سورت کی مثل لانے سے عاجز رہنا اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ یہ قرآن اللہ حکیم وعلیم کا اتارا ہوا ہے۔

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا
النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۚ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۴﴾ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ
عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ كُلَّمَا
رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۙ
وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ؕ وَلَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۙ وَّهُمْ فِيْهَا
خٰلِدُوْنَ ﴿۲۵﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖٓ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا
فَوْقَهَا ؕ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَاَمَّا
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَيَقُوْلُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۘ يُضِلُّ
بِهٖ كَثِيْرًا وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا ؕ وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۶﴾
الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ۠ وَيَقْطَعُوْنَ
مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ؕ اُولٰٓئِكَ
هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۲۷﴾ كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا
فَاَحْيَاكُمْ ۚ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۸﴾
هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۚ ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى
السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۹﴾

وقف لازم | ع 3 | 5

(24) اگر تم ایسا نہ کر سکے اور تم کبھی بھی ایسا کرنے پر قادر نہیں ہو سکتے، لہٰذا اس آگ سے بچ جاؤ جس کا ایندھن عذاب کے مستحق لوگ، معبود سمجھے جانے والے اور دیگر انواع و اقسام کے پتھر ہوں گے۔ یہ آگ اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر کافروں کے لیے بنائی اور بھڑکائی ہے۔

(25) جب سابقہ وعید کافروں کے لیے تھی تو اس کے بعد فرمایا: اے نبی! آپ اللہ پر ایمان رکھنے والے اور نیک اعمال کرنے والے لوگوں کو خوشخبری سنا دیں جس سے وہ خوش ہو جائیں کہ ان کے لیے ایسی جنتیں ہیں جن کے محلات اور درختوں کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں۔ جب انھیں اس کے پاکیزہ پھل کھانے کے لیے پیش کیے جائیں گے تو دنیا کے پھلوں سے انتہائی مشابہت کی وجہ سے وہ کہیں گے: یہ تو اسی طرح کے پھل ہیں جو ہمیں اس سے پہلے ملے تھے۔ انھیں نام اور شکل میں دنیا کے پھلوں سے ملتے جلتے پھل اس لیے پیش کیے جائیں گے تاکہ وہ ان کی جان پہچان کی وجہ سے ان کی طرف متوجہ ہوں، لیکن وہ پھل ذائقے اور لذت میں دنیا کے پھلوں سے مختلف ہوں گے، مزید برآں ان کے لیے جنت میں ایسی بیویاں ہوں گی جو ہر ایسے عیب سے پاک ہوں گی جس سے دنیا میں انسانی طبیعت کراہت اور گھن محسوس کرتی ہے۔ جنت والے ختم ہو جانے والی دنیاوی نعمتوں کے برعکس کبھی نہ ختم ہونے والی دائمی نعمتوں سے بہرہ ور ہوں گے۔

(26) بے شک اللہ تعالیٰ جیسی چاہے مثال بیان کرتا ہے، وہ کسی مثال کو بیان کرنے سے نہیں شرماتا، خواہ وہ مچھر کی ہو یا اس سے کسی بڑی یا چھوٹی چیز کی۔ ان مثالوں کے بارے میں لوگوں کی دو قسمیں ہیں: ایمان دار اور کافر۔ جہاں تک ایمان داروں کا تعلق ہے تو وہ ان مثالوں کی تصدیق کرتے اور جانتے ہیں کہ ان کے بیان میں ضرور کوئی حکمت ہے، جبکہ کافر ان مثالوں کا مذاق اڑاتے ہوئے ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں کہ اتنی حقیر مخلوق، یعنی مچھر، مکھی اور مکڑی وغیرہ کی مثالیں اللہ تعالیٰ کیوں بیان کرتا ہے؟ اللہ تعالیٰ اس کا جواب دیتا ہے کہ ان مثالوں میں لوگوں کے لیے ہدایات اور نصیحتیں ہیں۔ ان سے لوگوں کو آزمایا بھی جاتا ہے۔ کچھ لوگ ایسے ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ ان مثالوں سے بے رُخی اختیار کرنے اور ان میں غور و فکر نہ کرنے کی وجہ سے گمراہ کر دیتا ہے، اور ایسے لوگوں کی تعداد بہت زیادہ ہے اور کچھ لوگ ایسے ہیں جن کو ان سے نصیحت پکڑنے پر ہدایت عطا فرماتا ہے اور ان کی تعداد بھی کم نہیں۔ گمراہ وہی ہوتے ہیں جو گمراہی کے مستحق ہوں اور وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے سرکشی کرنے والے لوگ ہیں، جیسے منافقین۔ (27) یہ ایسے لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ سے کیے ہوئے اس عہد و پیمان کو توڑتے ہیں جو اس نے ان سے اپنی عبادت کے بارے میں لیا تھا کہ وہ اکیلے اللہ کی عبادت کریں گے اور اس کے رسول کی اتباع کریں گے جس کی پہلے رسولوں نے خبر دی تھی۔ وہ لوگ ان رشتوں کو توڑتے ہیں جنھیں ملانے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں کے ذریعے سے زمین میں فساد پھیلاتے ہیں۔ یہی لوگ دنیا و آخرت میں اپنا نقصان کرنے والے ہیں۔ (28) اے کافرو! تمھارا معاملہ بھی عجیب ہے! تم اللہ کا انکار کیسے کر سکتے ہو! حالانکہ تم اپنی ہی ذات میں اس کی قدرت کاملہ کے دلائل کا مشاہدہ کرتے ہو کہ تم عدم تھے، کچھ بھی نہ تھے، اس نے تمھیں عدم سے وجود بخشا۔ عدم پہلی موت تھی اور وجود پہلی زندگی ہے۔ پھر وہی تمھیں دوسری مرتبہ موت دے گا اور پھر دوسری دفعہ زندہ کرے گا، پھر تمھیں اپنی طرف لوٹائے گا تاکہ جو کچھ تم نے آگے بھیجا، اس پر تمھارا حساب لے۔ (29) اللہ اکیلے ہی نے تمھارے لیے دریا، درخت وغیرہ جیسی زمین کی تمام چیزیں پیدا کیں جن کا کوئی شمار نہیں۔ اس نے ان چیزوں کو تمھارے تابع کر دیا کہ تم ان سے فائدہ اور نفع حاصل کر رہے ہو، پھر وہ آسمانوں کی تخلیق کی طرف متوجہ ہوا تو انھیں برابر سات آسمان بنا دیے۔ وہی ہے جس کا علم ہر شے کو محیط ہے۔

فوائد: ❀ جنت کی نعمتوں کا کمال یہ ہے کہ ان کی لذتیں کبھی بے مزہ اور بے سرور نہیں ہوں گی اور نہ ان میں کوئی اذیت یا تکلیف دہ بات شامل ہوگی۔ ❀ اللہ تعالیٰ کی بیان کردہ مثالوں سے صرف اہلِ ایمان ہی نفع حاصل کرتے ہیں کیونکہ وہی صدقِ دل سے ہدایت کے طلب گار رہتے ہیں اور اس کے لیے حقیقی کوشش کرتے ہیں۔ ❀ فاسقوں کی نمایاں علامات یہ ہیں: اللہ تعالیٰ اور مخلوق سے عہد شکنی، ان رشتوں کو توڑنا جنھیں جوڑنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور زمین میں فساد پھیلانے کی کوشش کرنا۔ ❀ زمین کی تمام اشیاء بنیادی طور پر حلال اور پاکیزہ ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر احسان کیا ہے کہ زمین کی ہر چیز ان کی خاطر پیدا کی ہے۔ (ان میں سے حرام چیزوں کا علیحدہ سے ذکر کر دیا گیا ہے)۔

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ۭ قَالُوْٓا
اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاۗءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ
بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ۭ قَالَ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۳۰ وَعَلَّمَ
اٰدَمَ الْاَسْمَاۗءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَي الْمَلٰٓئِكَةِ ۙ فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِيْ
بِاَسْمَاۗءِ هٰٓؤُلَاۗءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝۳۱ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ
اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝۳۲ قَالَ يٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ
بِاَسْمَاۗىِٕهِمْ ۚ فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَاۗىِٕهِمْ ۙ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ
غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۙ وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۝۳۳
وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ اَبٰى وَ
اسْتَكْبَرَ ۡ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝۳۴ وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ
وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا ۠ وَلَا تَقْرَبَا
هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝۳۵ فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ
عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ ۠ وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ
لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ۝۳۶ فَتَلَقّٰٓى
اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝۳۷

(30) اللہ تعالیٰ خبر دے رہا ہے کہ اس نے فرشتوں سے فرمایا کہ وہ عنقریب زمین میں انسانوں کو بسائے گا جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہوئے اس کی آباد کاری میں ایک دوسرے کے جانشین ہوں گے۔ فرشتوں نے اللہ تعالیٰ سے معلومات کے لیے پوچھا کہ اولادِ آدم کو زمین میں آباد کرنے اور انھیں خلیفہ بنانے میں کیا حکمت ہے جبکہ وہ اس میں فساد برپا کریں گے اور ناحق خون بہائیں گے؟ فرشتوں نے بات جاری رکھتے ہوئے یہ بھی کہا: ہم ہیں نا تیری اطاعت کے لیے، ہم تیری حمد کرتے ہوئے تجھے ہر عیب سے پاک قرار دیتے ہیں اور تیرے جلال و کمال کا اعتراف کرتے ہوئے تیری تعظیم بجالاتے ہیں۔ اس میں ذرہ بھر بھی سستی نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے سوال کا جواب دیا: میں وہ کچھ جانتا ہوں جو تم بالکل نہیں جانتے کہ ان کی تخلیق میں اور انھیں خلیفہ بنانے میں کیا واضح حکمتیں اور عظیم مقاصد ہیں۔ (31) آدم علیہ السلام کی قدر و منزلت بیان کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے انھیں تمام حیوانات و جمادات وغیرہ کے نام سکھائے، الفاظ اور معانی بھی سکھائے، پھر یہ فرماتے ہوئے ساری چیزیں فرشتوں کے سامنے رکھیں کہ اگر تم اپنے اس قول میں کہ تم اس انسانی مخلوق سے زیادہ معزز اور افضل ہو، سچے ہو تو مجھے ان چیزوں کے نام بتاؤ۔ (32) انھوں نے اپنے نقص کا اعتراف کرتے ہوئے ہر فضل و کرم کا مالک اللہ تعالیٰ کو قرار دیتے ہوئے عرض کی: اے ہمارے رب! ہم تجھے اس سے پاک اور بلند سمجھتے ہیں کہ تیرے فیصلوں اور تیری شریعت پر اعتراض کیا جائے۔ ہم تو کسی چیز کا علم نہیں رکھتے مگر اس چیز کا جس کا تو نے ہمیں علم عطا کیا۔ علم والا تو تُو ہی ہے کہ کوئی شے تجھ سے پوشیدہ نہیں۔ حکمت والا بھی تو ہی ہے کہ تقدیر اور شریعت کے تمام امور کو تو ہی اپنی حکمت سے ان کے موقع محل پر رکھتا ہے۔ (33) تب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام سے کہا کہ تم انھیں ان چیزوں کے نام بتاؤ۔ جب انھوں نے ان تمام چیزوں کے نام بتا دیے جیسے کہ پروردگار نے انھیں سکھائے تھے تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے کہا: کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ زمین و آسمان کی پوشیدہ چیزوں کو میں ہی جانتا ہوں اور میں تمھارے ظاہری حالات اور دل کی باتوں سے بھی اچھی طرح واقف ہوں۔ (34) اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے کہ اس نے فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ آدم کو تعظیمی سجدہ کریں تو انھوں نے اللہ تعالیٰ کا حکم مانتے ہوئے فوراً سجدہ کیا۔ مگر ابلیس جو جنات میں سے تھا، اس نے اللہ کے حکم پر اعتراض اور آدم علیہ السلام پر اپنی بڑائی کا اظہار کرتے ہوئے سجدہ کرنے سے انکار کر دیا۔ اس طرح وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرنے والوں میں سے ہو گیا۔ (35) ہم نے کہا: اے آدم! تو اور تیری بیوی حوا جنت میں رہو اور بغیر کسی رکاوٹ کے جنت میں جہاں سے چاہو، جتنا چاہو، مزے سے کھاؤ۔ سوائے اس درخت کے جس کا پھل کھانے سے میں نے تمھیں منع کر دیا ہے۔ اس کے قریب جاؤ گے تو میرے حکم کی نافرمانی کی وجہ سے ظالم ٹھہرو گے۔ (36) شیطان مسلسل انھیں وسوسے ڈالتا رہا اور (اس درخت کو) خوبصورت بنا کر پیش کرتا رہا یہاں تک کہ انھیں بہکانے اور اللہ تعالیٰ کے منع کیے ہوئے درخت کا پھل کھانے کا گناہ کروانے میں کامیاب ہو گیا۔ اس کی سزا دونوں کو یہ ملی کہ جس جنت میں وہ رہ رہے تھے، اللہ تعالیٰ نے انھیں اس سے نکال دیا۔ اللہ نے ان دونوں سے اور شیطان سے کہا: تم زمین پر اتر جاؤ۔ وہاں تم ایک دوسرے کے دشمن رہو گے اور تمھیں اس زمین میں ایک خاص وقت تک ٹھہرنے اور اس کی مفید چیزوں سے فائدہ اٹھانے کی اجازت ہے یہاں تک کہ تمھاری مدت ختم ہو جائے اور قیامت قائم ہو جائے۔ (37) اللہ تعالیٰ نے جو کلمات آدم علیہ السلام کی طرف القا کیے اور جن کے ساتھ انھیں دعا کرنے کا الہام کیا، انھوں نے وہ کلمات لے لیے۔ وہ اس ارشاد باری تعالیٰ میں مذکور ہیں: ﴿رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ﴾ ''اے ہمارے پروردگار! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا، اور اگر تو نے ہمیں معاف نہ کیا اور ہم پر رحم نہ کیا تو ضرور ہم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔'' (الأعراف 23:7) اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی اور انھیں بخش دیا۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

فوائد: ❀ مومن پر فرض ہے کہ اگر اس پر اللہ تعالیٰ کے کسی حکم یا اس کی پیدا کردہ کسی چیز کی حکمت پوشیدہ رہ جائے تو بھی اللہ کے حضور اس کے حکم اور اس کی تخلیق کے معاملے میں سر تسلیم خم کرے۔ ❀ قرآن کریم نے علم کی قدر و منزلت کو اونچا کیا ہے اور اسے مخلوق کے درمیان فضیلت کا ایک اہم سبب قرار دیا ہے۔ ❀ تکبر تمام گناہوں کی جڑ اور مخلوقات پر نازل ہونے والی ہر بلا کی بنیاد ہے۔ یہ پہلا گناہ ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی گئی۔

قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ
هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٣٨﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ
كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٣٩﴾ ع 4 10 4
يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَوْفُوْا
بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ ۚ وَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ﴿٤٠﴾ وَاٰمِنُوْا بِمَآ
اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍ بِهٖ ۠ وَلَا تَشْتَرُوْا
بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۠ وَّاِيَّايَ فَاتَّقُوْنِ ﴿٤١﴾ وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ
وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٤٢﴾ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ
وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿٤٣﴾ اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ
اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٤٤﴾ وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ
وَالصَّلٰوةِ ۭ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَي الْخٰشِعِيْنَ ﴿٤٥﴾ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ ع 5 7 5
اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿٤٦﴾ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ
اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَي الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٧﴾
وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ
مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿٤٨﴾

(38) ہم نے ان سے کہا: تم سب جنت سے زمین پر اتر جاؤ۔ پھر اگر تمھارے پاس میرے رسول ہدایت لے کر آئیں تو جو اس کی پیروی کریں گے اور میرے رسولوں پر ایمان لائیں گے تو انھیں آخرت میں کوئی خوف وخطرہ ہوگا نہ دنیا سے کچھ کھو جانے کا غم ہوگا۔

(39) اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیات کو جھٹلایا تو وہ لوگ دوزخ والے ہیں جس سے وہ کبھی باہر نہ نکل سکیں گے۔

(40) اللہ کے نبی یعقوب (اسرائیل) کی اولاد! اللہ تعالیٰ نے تم پر جو متواتر انعامات کیے ہیں، انھیں یاد رکھو اور ان کا شکر ادا کرو اور میں نے تم سے اپنی ذات اور اپنے رسولوں پر ایمان لانے اور اپنے احکام پر عمل کرنے کا جو عہد و پیمان لیا تھا، اسے لازمی پورا کرو۔ اگر تم اسے پورا کرو گے تو جو وعدہ میں نے تم سے کیا ہے، میں بھی اسے پورا کروں گا اور دنیا میں تمھیں عمدہ زندگی اور قیامت کے دن اچھا بدلہ دوں گا۔ اور تم مجھ اکیلے ہی سے ڈرو اور میرے عہد کو ہرگز نہ توڑو۔

(41) اور اس قرآن پر ایمان لاؤ جو میں نے محمد ﷺ پر نازل کیا ہے۔ وہ تحریف سے پہلے والی اس اصل تورات کے موافق ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی توحید اور محمد ﷺ کی نبوت کا ذکر ہے۔ ڈرو اس بات سے کہ سب سے پہلے تم ہی اس کا انکار کر بیٹھو اور جاہ و منصب اور سیادت کے معمولی فائدے کے لیے میری نازل کردہ آیات نہ بدلو اور میرے غضب اور میرے عذاب سے بچو۔

(42) اور جو حق میں نے اپنے رسولوں پر نازل کیا، اسے اپنی من گھڑت باتوں سے خلط ملط نہ کرو اور تمھاری کتابوں میں محمد ﷺ کی جن صفات کا ذکر ہے، انھیں نہ چھپاؤ، حالانکہ ان کے برحق ہونے کا تمھیں علم بھی ہے اور یقین بھی۔

(43) نماز کو اس کے ارکان، واجبات اور سنتوں کا خیال رکھتے ہوئے مکمل طریقے سے ادا کرو۔ اللہ تعالیٰ نے تمھارے ہاتھوں میں جو مال دیا ہے اس کی زکاۃ نکالو۔ اور امتِ محمد ﷺ کے عاجزی کرنے اور جھکنے والے لوگوں کے ساتھ شامل ہو کر تم بھی اللہ کی بارگاہ میں جھکنے والے بن جاؤ۔

(44) یہ کتنی بری بات ہے کہ تم دوسروں کو ایمان لانے اور اچھے کام کرنے کا حکم دو اور خود اپنے آپ کو بھول کر اس سے منہ موڑ لو، حالانکہ تم تورات پڑھتے ہو اور اس میں موجود اللہ کے دین کی پیروی کرنے اور رسولوں کی تصدیق کرنے کے حکم کا علم بھی رکھتے ہو۔ تم اپنی عقل سے فائدہ کیوں نہیں لیتے؟

(45) تم اپنے دینی اور دنیاوی تمام معاملات میں صبر اور نماز کے ساتھ اللہ کی مدد حاصل کرو۔ اس سے تمھیں اللہ تعالیٰ کا قرب نصیب ہوگا اور تمھارا اس کے ساتھ رابطہ استوار ہوگا، پھر وہ تمھاری مدد و حفاظت فرمائے گا اور تم سے ہر پریشانی دور کر دے گا اور یقیناً نماز کی ادائیگی اللہ کے فرمانبرداروں کے علاوہ باقی لوگوں کے لیے بہت بھاری اور مشکل ہے۔ (46) اور یہ فرمانبرداروں کے لیے آسان اس لیے ہے کہ وہ یہ یقین رکھتے ہیں کہ انھیں اپنے رب کے سامنے پیش ہونا ہے، قیامت کے دن اس سے ملنا ہے اور وہ اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں تاکہ وہ انھیں ان کے اعمال کا بدلہ دے۔ (47) اے اللہ کے نبی یعقوب کی اولاد! میری دینی اور دنیاوی نعمتوں کو یاد کرو جو میں نے تمھیں عطا کی ہیں اور یاد کرو کہ میں نے تمھیں نبوت و بادشاہت عطا کر کے تمھارے دور کے تمام لوگوں سے اونچا مقام دیا۔ (48) میرے حکموں پر عمل کر کے اور منع کیے ہوئے کاموں کو چھوڑ کر اپنے اور قیامت کے عذاب کے درمیان رکاوٹ کھڑی کر لو۔ یہی وہ دن ہے جب کوئی فرد کسی دوسرے کو کچھ فائدہ نہ دے سکے گا۔ اللہ کی اجازت کے بغیر نقصان دور کرنے یا نفع پہنچانے کی کوئی سفارش قبول نہ ہوگی اور کوئی فدیہ یا معاوضہ بھی قبول نہ کیا جائے گا، خواہ وہ زمین بھر سونا ہی ہو۔ اس دن ان کا کوئی مددگار بھی نہ ہوگا۔ جب نہ سفارش کرنے والا فائدہ دے سکے، نہ معاوضہ قبول ہو سکے اور نہ کوئی مددگار بن سکے تو کوئی بھاگ کر کہاں جائے گا؟!

فوائد: ❀ سب سے بڑی ناکامی یہ ہے کہ انسان دوسروں کو نیکی کا حکم دے اور خود کو بھول جائے۔ ❀ صبر اور نماز عظیم ترین امور ہیں جن سے بندہ اپنے تمام معاملات میں مدد لے سکتا ہے۔ ❀ معاوضہ یا سفارش کرنے والے قیامت کے دن کسی آدمی سے عذاب دور نہیں کر سکیں گے۔ اس کے نیک اعمال کے سوا اسے کوئی چیز فائدہ نہ دے گی۔

وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ
يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ
رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ﴿۴۹﴾ وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ
فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً
ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۵۱﴾ ثُمَّ عَفَوْنَا
عَنْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى
الْكِتٰبَ وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۵۳﴾ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ
يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْٓا
اِلٰى بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ
بَارِئِكُمْ ؕ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۵۴﴾ وَاِذْ
قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ
الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۵۵﴾ ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ
لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۵۶﴾ وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا
عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ
وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۵۷﴾

(49) اے بنی اسرائیل! اس وقت کو یاد کرو جب ہم نے تمھیں فرعون کے پیروکاروں سے نجات دی جو تمھیں طرح طرح کے عذاب دیتے تھے۔ تمھارے بیٹوں کو ذبح کر کے قتل کرتے تھے تاکہ تمھاری نسل ختم ہو جائے اور تمھاری بیٹیوں کو زندہ چھوڑ دیتے تھے تاکہ بڑی ہو کر ان کی خدمت کریں۔ ان کا مقصد تمھیں ذلیل کرنا اور تمھاری توہین کرنا تھا۔ تمھیں فرعون کے پنجے اور اس کے پیروکاروں کی گرفت سے نکالنا تمھارے رب کی طرف سے بہت بڑا امتحان تھا تاکہ تم شکر کرو۔

(50) اور ہماری نعمتوں میں سے اس کو بھی یاد کرو کہ ہم نے تمھارے لیے سمندر (بحیرۂ قلزم کی کھاڑی) کو پھاڑا، تمھارے چلنے کے لیے اس میں خشک راستے بنا دیے، پھر تمھیں اس سے پار گزارا اور تمھاری آنکھوں کے سامنے تمھارے دشمن فرعون اور اس کے پیروکاروں کو غرق کیا جبکہ تم انھیں دیکھ رہے تھے۔

(51) اور ہماری ان نعمتوں میں سے ہمارا وہ وعدہ بھی یاد کرو کہ جب ہم نے نور و ہدایت پر مبنی تورات کے نزول کی تکمیل کے لیے موسیٰ علیہ السلام سے چالیس راتوں کا وعدہ کیا اور انھیں کوہِ طور پر بلایا تو تم نے اس دوران میں بچھڑے کی پوجا شروع کر دی اور اس کرتوت کے مرتکب ہو کر تم ظالم ٹھہرے۔

(52) پھر ہم نے تمھاری توبہ کے بعد تم سے درگزر کیا اور تمھارا مؤاخذہ نہیں کیا تاکہ تم اچھے طریقے سے اللہ کی عبادت و اطاعت کر کے اس کا شکر ادا کرو۔

(53) ان نعمتوں میں سے یہ نعمت بھی یاد کرو کہ ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو وہ تورات دی جو حق و باطل میں تفریق کرنے والی اور ہدایت اور گمراہی کے درمیان تمیز کرنے والی ہے تاکہ تم اس کے ذریعے سے حق کی راہ پاؤ۔

(54) اور اس نعمت کو بھی یاد کرو کہ اللہ نے تمھیں بچھڑے کی عبادت سے توبہ کی توفیق دی۔ جب موسیٰ علیہ السلام نے تم سے کہا کہ بچھڑے کو معبود بنا کر تم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے، لہٰذا توبہ کرو اور اپنے پیدا کرنے والے کی طرف پلٹ آؤ۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ تم ایک دوسرے کو قتل کرو اور اس انداز سے توبہ، ایسے کفر پر اڑے رہنے سے بہتر ہے جو ہمیشہ کے لیے آگ میں لے جانے والا ہے۔ تم نے اللہ کی توفیق اور اعانت سے ایسے ہی توبہ کی تو اللہ تعالیٰ نے تمھاری توبہ قبول فرمائی کیونکہ وہ بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا اور اپنے بندوں پر انتہائی مہربان ہے۔

(55) اور اس وقت کو یاد کرو جب تمھارے آباء و اجداد نے بڑی ڈھٹائی کے ساتھ موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا: ہم ہرگز آپ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک اپنے رب کو اپنی آنکھوں سے آمنے سامنے بغیر کسی پردے کے نہ دیکھ لیں۔ پھر تمھیں ایک جلانے والی آگ نے پکڑ لیا جبکہ تم ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔

(56) پھر تمھاری موت کے بعد ہم نے تمھیں دوبارہ زندہ کیا تاکہ تم اس انعام پر اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بن جاؤ۔

(57) ہماری نعمتوں میں سے تم پر یہ نعمت بھی ہے کہ جب تم میدان تیہ میں سرگرداں تھے تو ہم نے سورج کی گرمی سے بچانے کے لیے تم پر بادلوں کے سائے کیے اور اپنی نعمتوں میں سے شہد کی طرح میٹھا مشروب (مَنّ) تم پر اتارا اور نہایت عمدہ گوشت والے بٹیر جیسے چھوٹے چھوٹے پرندے (سَلویٰ) اتارے اور تم سے کہا کہ ہمارے دیے ہوئے پاکیزہ رزق میں سے کھاؤ۔ انھوں نے ان نعمتوں کا انکار اور ناشکری کر کے ہمارا کچھ نہیں بگاڑا بلکہ اپنی جانوں پر ظلم کیا، وہ اس طرح کہ اپنا ثواب ضائع کیا اور اپنے نفسوں کو عذاب کا مستحق ٹھہرایا۔

فوائد: ❀ بنی اسرائیل کو اللہ تعالیٰ نے عظیم اور وافر نعمتیں عطا کیں لیکن اس کے باوجود وہ تکبر اور سرکشی ہی میں بڑھتے چلے گئے۔

❀ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لیے نہایت بردبار اور رحیم ہے، خواہ ان کے گناہ کتنے ہی زیادہ اور بڑے کیوں نہ ہوں۔

❀ اللہ تعالیٰ کی وحی حق و باطل کے درمیان فیصلہ کن معیار ہے۔

وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ
رَغَدًا وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ
خَطٰيٰكُمْ ؕ وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۸﴾ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا
غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا
مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۵۹﴾ ع وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ
فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ؕ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ
عَيْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ
اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۶۰﴾ وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى
لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا
تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا وَقِثَّآئِهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَ
بَصَلِهَا ؕ قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِىْ هُوَ اَدْنٰى بِالَّذِىْ هُوَ
خَيْرٌ ؕ اِهْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْ ؕ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ
الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ ۗ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ
كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ
بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿۶۱﴾ ع

ع 6 13 6 | ع 7 2 7

(58) اور اللہ کے انعامات میں سے اس انعام کو یاد کرو جب ہم نے تم سے کہا کہ بیت المقدس میں داخل ہو جاؤ اور اس میں موجود تمام پاکیزہ چیزیں بغیر کسی روک ٹوک کے خوب کھاؤ۔ تاہم شہر میں داخل ہوتے وقت رکوع کی حالت میں جھک کر جانا اور اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتے ہوئے جانا: حِطَّةٌ... ''اے ہمارے رب! ہمارے گناہ معاف کر دے۔'' ہم تمھاری دعا ضرور قبول کریں گے اور جنھوں نے اپنے اعمال میں خوبی پیدا کی، انھیں ان کی اس خوبی پر مزید ثواب بھی دیں گے۔

(59) مگر ان میں سے ظالموں نے شہر میں داخل ہونے کا طریقہ بدل دیا اور دعا میں بھی تحریف کر دی۔ جھک کر داخل ہونے کے بجائے وہ سرینوں کے بل گھسٹتے ہوئے داخل ہوئے اور زبانوں سے یہ کہتے تھے: حَبَّةٌ فِي شَعْرَةٍ... بالی میں دانہ۔ گویا اللہ تعالیٰ کے حکم کا مذاق اڑا رہے تھے۔ سزا کے طور پر اللہ تعالیٰ نے ان ظالموں پر آسمان سے عذاب نازل کیا کیونکہ انھوں نے شرعی حدود کو پامال کر کے اللہ تعالیٰ کے حکم کی مخالفت کی تھی۔

(60) اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے اس نعمت کو یاد کرو جب تم میدانِ تیہ میں تھے اور تمھیں شدید پیاس نے بے حال کر دیا تھا۔ تب موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے التجا کی اور تمھیں پانی پلانے کا سوال کیا تو ہم نے انھیں حکم دیا کہ وہ پتھر پر اپنی لاٹھی ماریں۔ جب انھوں نے وہ لاٹھی پتھر پر ماری تو تمھارے قبیلوں کی تعداد کے برابر بارہ چشمے پھوٹ پڑے اور ان سے پانی جاری ہو گیا۔ ہم نے ہر قبیلے کے لیے اس کے پانی لینے کا خاص مقام واضح کر دیا تاکہ ان کے درمیان جھگڑا نہ ہو اور ہم نے تم سے کہا کہ تمھاری محنت و کوشش کے بغیر اللہ نے تمھیں جو رزق دیا ہے، اس میں سے کھاؤ اور پیو، البتہ زمین میں فساد برپا کرنے کی کوشش نہ کرنا۔

(61) اے بنی اسرائیل! اس وقت کو یاد کرو جب تم نے اپنے رب کی نعمت کی ناقدری کی۔ تم اللہ تعالیٰ کا اتارا ہوا من وسلویٰ کھانے سے اکتا گئے اور تم نے کہا: ہم ایک ہی طرح کے کھانے پر، جس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی، گزارا نہیں کر سکتے اور تم نے موسیٰ علیہ السلام سے مطالبہ کیا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ تمھارے لیے زمین کی نباتات میں سے سبزیاں، ککڑی، گندم، مسور اور پیاز وغیرہ پیدا کرے۔ موسیٰ علیہ السلام نے تمھارا مطالبہ ناپسند کرتے ہوئے کہا کہ تم اچھی اور اعلیٰ چیز من وسلویٰ، جو بغیر محنت ومشقت کے تمھیں مل جاتی ہے، کو چھوڑ کر ادنیٰ اور گھٹیا چیزیں بدلے میں لینا چاہتے ہو تو پھر اس علاقے کو چھوڑ کر کسی بھی بستی میں چلے جاؤ، وہاں تمھیں تمھاری مطلوبہ سبزیاں اور گندم کھیتوں اور بازاروں میں مل جائیں گی۔ اپنی خواہشات کی پیروی کرنے اور اللہ تعالیٰ کے انتخاب سے بار بار اعراض کرنے کی وجہ سے ذلت و رسوائی، فقر و فاقہ اور تنگدستی و بدحالی بنی اسرائیل کا مقدر بن گئی۔ دین سے منہ موڑنے، اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار کرنے اور اس کے انبیاء کو ظلم و زیادتی کے ساتھ قتل کرنے کی وجہ سے وہ اللہ کے غضب کے حق دار ٹھہرے۔ یہ سب کچھ اس وجہ سے ہوا کہ انھوں نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور وہ اس کی حدود سے تجاوز کرتے تھے۔

فوائد: ❀ ہر وہ شخص جو شریعت کی نصوص (آیات واحادیث) سے کھیلتا اور ان میں تحریف کرتا ہے، وہ یہود سے مشابہت رکھتا ہے۔ اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے سخت سزا کی وعید ہے۔

❀ بنی اسرائیل پر اللہ تعالیٰ کے عظیم احسانات کا بیان ہے جبکہ وہ ان کے بالمقابل شدید انکار، عناد، اللہ تعالیٰ اور اس کی شریعت سے بیزاری اور بے رخی کا ارتکاب کرتے رہے۔

❀ گناہوں اور اللہ تعالیٰ کی حدوں سے تجاوز کرنے کی سزا بندے کو ذلت و رسوائی کی صورت میں ملتی ہے، نیز اس پر دشمن مسلط ہو جاتے ہیں۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالنَّصَارَىٰ وَالصَّابِئِينَ
مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ
عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٦٢﴾ وَإِذْ أَخَذْنَا
مِيثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّورَ خُذُوا مَا آتَيْنَاكُمْ بِقُوَّةٍ وَ
اذْكُرُوا مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿٦٣﴾ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ ۚ
فَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ لَكُنْتُمْ مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴿٦٤﴾
وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِينَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ
كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ ﴿٦٥﴾ فَجَعَلْنَاهَا نَكَالًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهَا
وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِلْمُتَّقِينَ ﴿٦٦﴾ وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ
إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا بَقَرَةً ۖ قَالُوا أَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ۖ
قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ ﴿٦٧﴾ قَالُوا ادْعُ لَنَا
رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَنَا مَا هِيَ ۚ قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَا
فَارِضٌ وَلَا بِكْرٌ ۖ عَوَانٌ بَيْنَ ذَٰلِكَ ۖ فَافْعَلُوا مَا تُؤْمَرُونَ ﴿٦٨﴾
قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَنَا مَا لَوْنُهَا ۚ قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ
إِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَاءُ فَاقِعٌ لَوْنُهَا تَسُرُّ النَّاظِرِينَ ﴿٦٩﴾

(62) اس امت کا جو فرد ایمان لایا، اسی طرح پہلی امتوں، یعنی یہود و نصاریٰ اور صابئون (سابقہ انبیاء میں سے کسی نبی کے پیروکاروں) میں سے جو افراد محمد ﷺ کی بعثت سے پہلے ایمان لائے اور ان کا اللہ تعالیٰ اور روزِ آخرت پر ایمان سچا ثابت ہوا، ان کے لیے ان کے رب کے ہاں ثواب ہے، انھیں آخرت میں پیش آنے والے حالات کا کوئی خوف ہوگا نہ دنیا کی کسی چیز کے کھو جانے کا غم۔

(63) اور اے بنی اسرائیل! اس وقت کو یاد کرو جب ہم نے تم سے پختہ عہد لیا کہ تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ گے اور اس موقع پر عہد کی پاسداری نہ کرنے پر سزا سے ڈرانے اور تنبیہ کرنے کے لیے ہم نے طور پہاڑ تم پر بلند کیا۔ تمھیں حکم دیا کہ جو تورات ہم نے تم پر نازل کی ہے، اسے پوری سنجیدگی اور کوشش سے تھام لو۔ اس میں کسی قسم کی کوتاہی اور سستی نہ ہو۔ اس کے احکام کی حفاظت کرو اور ان میں غور و فکر کرو تاکہ تم یہ کام کر کے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچ جاؤ۔

(64) لیکن تم نے پختہ عہد کرنے کے بعد منہ موڑ لیا اور نافرمانی کی۔ اگر اللہ تعالیٰ درگزر کر کے تم پر اپنا فضل و احسان نہ کرتا اور تمھاری توبہ قبول کر کے تم پر رحم نہ کرتا تو تم اس روگردانی اور نافرمانی کے سبب خسارہ پانے والے لوگوں میں شامل ہو جاتے۔

(65) تمھیں اپنے پچھلے بڑوں کے اس واقعے کا بغیر کسی شک و شبہ کے اچھی طرح علم ہے جنھوں نے ہفتے والے دن شکار کر کے زیادتی کی جو کہ ان پر اس دن حرام کیا گیا تھا۔ انھوں نے حیلہ سازی کی کہ جال ہفتے سے ایک دن پہلے لگائے اور اتوار کے روز انھیں نکال لیا۔ ان حیلہ سازوں کو اللہ تعالیٰ نے ان کے حیلے کی یہ سزا دی کہ انھیں ذلیل بندر بنا دیا۔

(66) چنانچہ ہم نے حد سے تجاوز کرنے والی اس بستی کو آس پاس والی بستیوں اور بعد میں آنے والوں کے لیے عبرت بنا دیا تاکہ کوئی ان جیسا عمل نہ کرے جس سے وہ بھی ایسی سزا کا حق دار بن جائے۔ ہم نے اس بستی کو متقین کے لیے نصیحت بنایا جو اللہ تعالیٰ کے عذاب اور اس کے انتقام سے جو وہ اپنی حدود پامال کرنے والوں سے لیتا ہے، ڈرتے ہیں۔

(67) اے بنی اسرائیل! اپنے پچھلے بڑوں کے اس واقعے کو بھی یاد کرو جو ان کے اور موسیٰ علیہ السلام کے درمیان پیش آیا۔ جب موسیٰ علیہ السلام نے انھیں اللہ تعالیٰ کا یہ حکم بتایا کہ وہ کوئی گائے ذبح کریں تو وہ حکم کی فوری تعمیل کے بجائے ڈھٹائی سے کہنے لگے: کیا تم ہم سے مذاق کرتے ہو؟ تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا: میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں اللہ پر جھوٹ باندھنے والوں اور لوگوں کے ساتھ مذاق کرنے والوں میں سے ہوں۔

(68) انھوں نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا: آپ ہمارے لیے اپنے رب سے دعا کریں کہ وہ ہمیں اس گائے کی کوئی علامت بتا دے جسے ذبح کرنے کا اس نے ہمیں حکم دیا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے ان سے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ گائے نہ بوڑھی ہو نہ بچھیا بلکہ درمیانی عمر کی ہو، تم اپنے رب کے حکم کی تعمیل میں جلدی کرو۔

(69) وہ پھر بھی اپنے جھگڑے اور ڈھٹائی پر قائم رہے اور موسیٰ علیہ السلام سے کہنے لگے: اپنے رب سے دعا کیجیے کہ وہ واضح کرے کہ اس کا رنگ کیسا ہو؟ تو موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ گائے گہرے زرد رنگ کی ہو جو اپنی طرف ہر دیکھنے والے کو خوش کر دے۔

فوائد: ❀ پہلی آیت میں مذکور بیان کا تعلق نبی ﷺ کی بعثت سے پہلے دور کے ساتھ ہے۔ رہا معاملہ آپ کی بعثت کے بعد کا تو اللہ تعالیٰ کے ہاں پسندیدہ اور مقبول دین صرف اسلام ہے۔ اس کے علاوہ کوئی دین قبول نہیں ہوگا جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾ (آل عمران 85:3) ''اور جو اسلام کے سوا کوئی اور دین تلاش کرے گا تو وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ آخرت میں خسارہ پانے والوں میں سے ہوگا۔'' ❀ بعض گناہوں کی سزا اللہ تعالیٰ آخرت سے پہلے جلد دنیا ہی میں دے دیتا ہے تاکہ لوگ اس سے نصیحت حاصل کر کے اللہ تعالیٰ کے حکم کی مخالفت سے بچ جائیں۔ ❀ جس نے شریعت کے کسی آسان معاملے میں خود پر تنگی اور سختی کی تو بعض اوقات اس پر سختی کر کے اسے سزا دی جاتی ہے۔

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ۭ اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَيْنَا ۭ
وَاِنَّآ اِنْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ ۝ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا
ذَلُوْلٌ تُثِيْرُ الْاَرْضَ وَلَا تَسْقِي الْحَرْثَ ۚ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيْهَا ۭ
قَالُوا الْـٰٔنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ ۭ فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝ ع 8 10 8 وَ
اِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا ۭ وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ
تَكْتُمُوْنَ ۝ فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا ۭ كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى ۙ
وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْۢ
بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ۭ وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ
لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ۭ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ
الْمَاۗءُ ۭ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ۭ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ
عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ
فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ
مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا
اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالُوْٓا اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ بِمَا
فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَاۗجُّوْكُمْ بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝

70 وہ پھر اپنی بے شرمی میں حد سے بڑھتے ہوئے کہنے لگے: ہمارے لیے اپنے رب سے دعا کریں کہ وہ ہمیں گائے کی مزید صفات بتائے کیونکہ مذکورہ صفات کی گائیں تو بہت ہیں اور ان میں سے تعین کرنا ہمارے بس میں نہیں۔ ساتھ یقین دہانی کرائی کہ ان شاء اللہ! ہم ذبح کے لیے مطلوبہ گائے ڈھونڈنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

71 موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس گائے کی صفت یہ ہے کہ اسے نہ تو کھیتی باڑی کے کام پر لگایا گیا ہو اور نہ کھیتی کو پانی دینے میں۔ وہ بے عیب ہو اور اس میں زرد رنگ کے علاوہ کسی دوسرے رنگ کی آمیزش یا نشان نہ ہو۔ تب انھوں نے کہا: اب آپ نے اس کے اوصاف تفصیل سے بیان کیے ہیں جن سے گائے کا صحیح تعین ہو سکے گا۔ اتنے بحث مباحثے اور بے جا سوالات کے بعد انھوں نے گائے ذبح کی اگرچہ لگتا تھا کہ وہ ذبح نہیں کریں گے۔

72 اور اس وقت کو یاد کرو جب تم نے اپنے ہی ایک آدمی کو قتل کیا اور پھر ہر ایک اپنے آپ سے قتل کا الزام دور کرنے اور دوسرے کو ذمہ دار قرار دینے لگا حتی کہ تمھارے درمیان تنازع کھڑا ہو گیا جبکہ جس بے گناہ کا قتل تم چھپاتے تھے، اللہ تعالیٰ اسے ظاہر کرنے والا تھا۔

73 چنانچہ ہم نے تم سے کہا کہ جس گائے کو ذبح کرنے کا تمھیں حکم دیا گیا تھا، اس کا ایک حصہ مقتول کے ساتھ لگاؤ تو اللہ تعالیٰ اسے زندہ کر دے گا اور وہ بتا دے گا کہ اس کا قاتل کون ہے! چنانچہ انھوں نے ایسے کیا تو اس نے اپنے قاتل کا بتا دیا۔ اس مردے کو زندہ کرنے کی طرح اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مردوں کو زندہ کرے گا۔ وہ تمھیں اپنی قدرت کے روشن دلائل دکھاتا ہے تاکہ تم عقل کر کے اللہ تعالیٰ پر صحیح ایمان لاؤ۔

74 ان واضح معجزات اور پُر اثر نصیحتوں کے بعد بھی تمھارے دل سخت ہو گئے حتی کہ پتھروں کے مانند بلکہ ان سے بھی زیادہ سخت ہو گئے کہ کسی طرح اپنی حالت بدلنے کے لیے تیار ہی نہیں۔

پتھروں میں تو تغیر و تبدّل آ جاتا ہے، کئی پتھروں سے تو نہریں پھوٹ پڑتی ہیں اور کئی پتھر پھٹ جاتے ہیں اور ان سے پانی کے چشمے جاری ہو جاتے ہیں جن سے لوگ اور جانور فائدہ اٹھاتے ہیں اور کئی پتھر اللہ تعالیٰ کی ہیبت اور خوف سے پہاڑوں کی چوٹیوں سے نیچے گر پڑتے ہیں مگر تمھارے دل تو پتھروں سے بھی گئے گزرے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمھارے اعمال سے بے خبر نہیں بلکہ خوب واقف ہے اور وہ تمھیں انھی اعمال کے مطابق بدلہ دے گا۔

75 اے اہلِ ایمان! کیا تم یہودیوں کی حقیقتِ حال اور دشمنی اور عناد جاننے کے باوجود یہ امید رکھتے ہو کہ وہ ایمان لے آئیں گے اور تمھاری بات قبول کر لیں گے؟! حالانکہ ان کے علماء کی ایک جماعت ایسی تھی جو ان پر نازل ہونے والی تورات میں سے اللہ کا کلام سنتے، پھر اسے سمجھنے اور جاننے کے بعد اس کے الفاظ اور معانی میں تحریف کر دیتے تھے، حالانکہ انھیں اپنے جرم کا علم تھا کہ یہ بہت بڑا ہے۔

76 یہودیوں کے تضادات اور مکر و فریب کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ ان کے بعض افراد جب مسلمانوں سے ملتے تو ان کے سامنے محمد رسول اللہ ﷺ کی صداقت اور آپ کی نبوت و رسالت کی صحت کا اعتراف کرتے۔ اور آپ کے حق میں تورات بھی یہی گواہی دیتی تھی۔ لیکن جب یہودی ایک دوسرے کے ساتھ اپنی مجلسوں میں ملتے تو ایسے اعترافات پر ایک دوسرے کو ملامت کرتے کہ کہیں مسلمان نبی کریم ﷺ کی صداقت کے متعلق ان کے ان اعترافات کو ان کے خلاف حجت نہ بنا لیں۔

فوائد:
- بعض لوگوں کے دل ٹھوس پتھروں سے بھی زیادہ سخت ہوتے ہیں، وہ کسی وعظ سے نرم پڑتے ہیں نہ کوئی نصیحت ان پر اثر انداز ہوتی ہے۔
- بے شک بڑے بڑے دلائل اور معجزے بھی کوئی نفع نہیں پہنچاتے جب دل خشیتِ الٰہی سے خالی اور اللہ کا فرمانبردار نہ ہو۔
- ان آیات نے یہودیوں کی نفسیات اور اندرونی کیفیات کو کھول دیا ہے کہ رعونت، تکبر، دھوکا دہی اور دین سے کھلواڑ انھیں وراثت میں ملا ہے۔

اَوَلَا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿٧٧﴾ وَ
مِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ اِلَّآ اَمَانِيَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا
يَظُنُّوْنَ ﴿٧٨﴾ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ ق ثُمَّ
يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ط فَوَيْلٌ
لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ ﴿٧٩﴾ وَقَالُوْا
لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ط قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ
اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗٓ اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا
لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٨٠﴾ بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓئَتُهٗ
فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ج هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٨١﴾ وَالَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ج هُمْ
فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٨٢﴾ ع وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ
لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ قف وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّذِي
الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ
حُسْنًا وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ط ثُمَّ
تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٨٣﴾

النّصف

ع 9 11 9

(77) یہ یہود اسی شرمناک راہ پر چلتے رہے، گویا اس حقیقت سے غافل ہو گئے کہ اللہ تعالیٰ ان کے تمام اقوال و افعال کو جانتا ہے جو وہ چھپاتے اور ظاہر کرتے ہیں اور جلد انھیں اپنے بندوں کے سامنے ظاہر کر کے انھیں رسوا کر دے گا۔

(78) یہود کا ایک گروہ تورات کی صرف تلاوت سے آشنا ہے۔ تورات میں کیا ہے؟ اس کی انھیں کوئی سوجھ بوجھ نہیں۔ ان کے پاس صرف وہ جھوٹی باتیں ہیں جو انھوں نے اپنے بڑوں سے سنیں۔ وہ گمان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی نازل کی ہوئی تورات یہی ہے۔

(79) تباہی و بربادی اور سخت عذاب ان لوگوں کا منتظر ہے جو اپنے ہاتھوں سے کتاب لکھتے اور پھر جھوٹ بولتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ وہ حق کو اپنانے اور ہدایت کی پیروی کے بجائے یہ چاہتے ہیں کہ تھوڑا سا دنیاوی فائدہ مال و متاع اور اقتدار کی صورت میں لے لیں، چنانچہ ان کے لیے تباہی اور سخت عذاب ہے اس جرم کی وجہ سے جو وہ اپنے ہاتھوں سے لکھ کر اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں۔ اس کے پس پردہ جو وہ مال و اقتدار حاصل کر رہے ہیں، اس کی وجہ سے بھی ان کے لیے تباہی و بربادی اور شدید عذاب ہے۔

(80) اور انھوں نے جھوٹ بولتے اور دھوکا دیتے ہوئے کہا: ہمیں آگ ہرگز نہ چھوئے گی اور ہم دوزخ میں ہرگز نہ جائیں گے مگر چند دن۔ اے نبی! ان سے کہہ دیں: کیا تم نے اس بات پر اللہ تعالیٰ سے کوئی پختہ عہد لے رکھا ہے؟ اگر ایسی بات ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرے گا، یا پھر تم اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹ بول کر اور غلط بیانی کر کے وہ بات منسوب کر رہے ہو جس کا تمھیں کوئی علم نہیں۔

(81) معاملہ اس طرح نہیں ہے جیسے یہ گمان کر رہے ہیں۔ یقیناً اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کو عذاب دے گا جس نے کفر والا گناہ کمایا اور اس کے گناہوں نے اسے ہر جانب سے گھیر لیا اور اللہ انھیں آگ میں داخلے کی سزا دے گا، پھر وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے پڑے رہیں گے۔

(82) جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیے، ان کا ثواب اللہ کے ہاں جنت میں داخلہ ہے اور وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

(83) اے بنی اسرائیل! اس پختہ عہد کو یاد کرو جو ہم نے تم سے لیا تھا کہ تم اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کرو گے، اس کے ساتھ کسی دوسرے کی عبادت نہیں کرو گے اور یہ کہ تم والدین، عزیز و اقارب، یتیموں، مسکینوں اور محتاجوں سے حسنِ سلوک کرو گے اور لوگوں سے اچھے طریقے سے گفتگو کرو گے۔ انھیں نیکی کا حکم دو گے اور برے کاموں سے روکو گے اور اس میں سختی اور تشدد سے کام نہیں لو گے۔ اس طریقے کے مطابق مکمل نماز ادا کرو گے جیسے میں نے تمھیں حکم دیا ہے اور یہ کہ تم خوش دلی سے مستحق لوگوں کو زکاۃ دو گے۔ یہ سارے عہد و پیمان کرنے کے بعد تم نے روگردانی کی اور کوئی وعدہ وفا نہ کیا، سوائے تم میں سے اس شخص کے جسے اللہ تعالیٰ نے اس عہد شکنی سے محفوظ رکھا، اس نے اللہ کی خاطر اس عہد و میثاق کو پورا کیا۔

فوائد: ❀ بعض اہلِ کتاب دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کے پاس اللہ تعالیٰ کا نازل کیا ہوا علم ہے، حالانکہ حقیقت میں انھیں اللہ کے نازل کردہ کا کوئی علم نہیں ہوتا۔ وہ صرف وہم اور جہالت ہوتی ہے۔

❀ لوگوں میں سب سے بڑا گناہ گار وہ ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر جھوٹ بولتا ہے، ان کی طرف وہ ایسی باتیں منسوب کرتا ہے جو انھوں نے نہیں کہیں۔

❀ اللہ تعالیٰ نے یہود سے بڑے بڑے پختہ عہد و پیمان لیے اور ان کے بارے میں بڑی تاکید بھی کی۔ ان باتوں کے باوجود ان کی سرکشی اور انکار بڑھتا ہی رہا۔

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُوْنَ
اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ﴿۸۴﴾
ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا مِّنْكُمْ
مِّنْ دِيَارِهِمْ تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ؕ وَاِنْ
يَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰى تُفٰدُوْهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ ؕ
اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَآءُ
مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَيَوْمَ
الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا
تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۵﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ز
فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۸۶﴾ ع 10 4 10 وَ
لَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ ز
وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ
اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ ۚ
فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ ﴿۸۷﴾ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ
بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾

(84) اور اس پختہ عہد کو یاد کرو جو ہم نے تم سے لیا اور اس کا ذکر تورات میں موجود ہے کہ تمھارے لیے ایک دوسرے کا خون بہانا اور ایک دوسرے کو گھروں سے نکالنا حرام ہے، پھر تم نے اس عہد کا اعتراف بھی کیا جو ہم نے تم سے لیا تھا اور تم اس کے صحیح ہونے کی گواہی بھی دیتے ہو۔

(85) پھر تم اس عہد کی خلاف ورزی کرتے ہو۔ تم ایک دوسرے کو قتل بھی کرتے ہو۔ تم اپنے میں سے ایک گروہ کو دشمنوں سے مدد لے کر ظلم و زیادتی کرتے ہوئے انھیں ان کے گھروں سے بھی نکالتے ہو، پھر جب وہ دشمن کے ہاتھوں قیدی بن کر تمھارے پاس آتے ہیں تو تم انھیں قید سے چھڑانے کے لیے فدیہ دینے کی کوشش کرتے ہو، حالانکہ انھیں ان کے گھروں سے نکالنا ہی تم پر حرام تھا۔ تمھارا ایمان کیسا ہے کہ تورات کے بعض احکام پر ایمان لاتے ہو، جیسے قیدیوں کو فدیہ دے کر آزاد کروانا اور بعض احکام کا انکار کرتے ہو، جیسے خون کی حفاظت کرنا اور ایک دوسرے کو گھروں سے نہ نکالنا؟! تم میں سے جو بھی یہ کرتا ہے، اس کے لیے دنیا کی زندگی میں رسوائی اور ذلت ہی ہے اور آخرت میں اسے سخت عذاب دیا جائے گا۔ تم جو کچھ کرتے ہو، اللہ تعالیٰ اس سے بے خبر نہیں بلکہ اسے سب پتہ ہے اور وہ تمھیں ضرور اس کا بدلہ دے گا۔

(86) یہی لوگ ہیں جنھوں نے آخرت کے بدلے میں دنیاوی زندگی کا سودا کیا اور انھوں نے یہ کام فانی دنیا کو باقی رہنے والی زندگی پر ترجیح دیتے ہوئے کیا، لہٰذا ان سے آخرت میں عذاب ہلکا ہوگا نہ اس روز ان کا کوئی مددگار ہوگا جو ان کی نصرت و مدد کر سکے۔

(87) اور ہم نے موسیٰ کو تورات دی اور ان کے بعد اسی منہج پر پے در پے کئی رسول بھیجے اور عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کو کئی واضح نشانیاں دے کر بھیجا جو ان کی صداقت کی واضح دلیلیں تھیں، جیسے مُردوں کو زندہ کرنا اور پیدائشی اندھے اور پھلبہری والے کو ٹھیک کرنا اور فرشتے جبریل علیہ السلام کے ذریعے سے ہم نے انھیں مزید تقویت دی۔ اے بنی اسرائیل! کیا ایسا نہیں ہے کہ جب بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی رسول وہ کچھ لے کر آیا جو تمھاری مرضی کے مطابق نہیں تھا تو تم نے حق کے مقابلے میں تکبر کیا اور اللہ کے رسولوں پر چڑھائی کر دی۔ ان میں سے ایک گروہ کو تم جھٹلاتے تھے اور دوسرے کو قتل کرتے تھے۔

(88) یہود نبی ﷺ کی اتباع و پیروی نہ کرنے پر یہ دلیل دیتے تھے کہ ہمارے دل پردے اور غلاف میں ہیں۔ آپ کی کوئی بات ان دلوں تک پہنچتی ہے نہ یہ اسے سمجھتے ہیں، حالانکہ صورتِ حال ایسی نہیں جیسی وہ گمان کرتے ہیں۔ اصل معاملہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں ان کے کفر کی وجہ سے دھتکار کر اپنی رحمت سے دور کر دیا ہے، لہٰذا یہ اللہ کے نازل کیے ہوئے احکام پر بہت تھوڑا ایمان لاتے ہیں۔

فوائد: ❀ یہ بہت بڑا کفر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ وحی اور کتاب کے کچھ حصے کو مانا جائے اور کچھ کا انکار کیا جائے کیونکہ ایسا کرنے والے نے اپنی خواہش کو اپنا معبود بنا لیا ہے۔

❀ ان آیات سے پتہ چلتا ہے کہ یہود میں کس درجہ عناد اور اسلام دشمنی تھی، وہ کس قدر خواہشات کے پجاری تھے اور اللہ تعالیٰ کے نازل کیے ہوئے احکام کے ساتھ کس طرح کھیلتے تھے۔

❀ یہ اللہ تعالیٰ کا اپنی مخلوق پر رحم و کرم اور فضل و احسان ہے کہ اس نے ان کی خاطر پے در پے رسول بھیجے اور ان کی رشد و ہدایت کے لیے کتابیں نازل فرمائیں۔

❀ ہدایت سے منہ موڑنے والوں اور احکامِ الٰہی سے دشمنی رکھنے والوں کو اللہ تعالیٰ یہ سزا دیتا ہے کہ ان کے دلوں پر مہر لگا کر انھیں اپنی رحمت سے دور کر دیتا ہے، پھر وہ حق کی راہ پا سکتے ہیں نہ اس پر عمل پیرا ہو سکتے ہیں۔

وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ ۙ
وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَلَمَّا
جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ ۚ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿٨٩﴾
بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا
اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ
فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ
مُّهِيْنٌ ﴿٩٠﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا
نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ ۭ وَهُوَ
الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ ۭ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِيَآءَ
اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٩١﴾ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ
مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ
ظٰلِمُوْنَ ﴿٩٢﴾ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ
الطُّوْرَ ۭ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاسْمَعُوْا ۭ قَالُوْا سَمِعْنَا
وَعَصَيْنَا ۤ وَاُشْرِبُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ۭ
قُلْ بِئْسَمَا يَاْمُرُكُمْ بِهٖٓ اِيْمَانُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٩٣﴾

(89) جب ان کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے قرآن مجید آیا جو تورات و انجیل میں وارد عمومی صحیح اصولوں کے بھی موافق تھا حالانکہ وہ اس کے نازل ہونے سے پہلے کہتے تھے کہ ایک نبی عنقریب مبعوث ہوگا تو ہم اس پر ایمان لا کر اور اس کی پیروی کر کے مشرکین پر غلبہ اور فتح پالیں گے، پھر جب ان کی جانی پہچانی صفات کے مطابق قرآن نازل ہوگیا اور محمد رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے تو اس حق کو جاننے کے باوجود انھوں نے انکار کی راہ اپنائی، لہٰذا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا انکار کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔

(90) بہت بری چیز ہے جس کے بدلے میں انھوں نے اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لانے کا سودا کیا۔ انھوں نے اللہ تعالیٰ کے نازل کیے ہوئے کلام کا انکار اور اس کے رسولوں کی تکذیب محض ظلم اور اس حسد کی وجہ سے کی کہ نبوت اور قرآن، محمد ﷺ پر کیوں اتارے گئے! چنانچہ وہ محمد رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کفر کرنے اور اس سے پہلے تورات میں تحریف اور رد و بدل کرنے کی وجہ سے اللہ کے دہرے غضب کے مستحق ٹھہرے۔ محمد ﷺ کی نبوت کا انکار کرنے والوں کے لیے قیامت کے دن رسوا کرنے والا عذاب ہے۔

(91) جب ان یہودیوں سے کہا جاتا ہے کہ اس حق اور ہدایت پر ایمان لاؤ جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر اتاری ہے، تو کہتے ہیں کہ ہم تو اپنے انبیاء پر نازل کردہ وحی پر ایمان رکھتے ہیں اور اس کے سوا جو محمد رسول اللہ ﷺ پر اتارا گیا ہے، اس کا انکار کرتے ہیں، حالانکہ یہ قرآن حق ہے اور اس کے موافق ہے جو اللہ کا کلام ان کے پاس ہے، اور اگر وہ اپنی طرف نازل کیے ہوئے کلامِ الٰہی پر صحیح معنوں میں ایمان لائے ہوتے تو قرآن پر بھی ضرور ایمان لاتے۔ اے نبی! ان سے جواب میں کہیں: اگر تم واقعی ایمان رکھتے ہو تو پھر پہلے انبیاء کو تم قتل کیوں کرتے رہے جو تمھارے پاس حق لائے تھے؟

(92) اے بنی اسرائیل! بلاشبہ تمھارے پاس تمھارے رسول موسیٰ علیہ السلام واضح معجزات لے کر آئے جو ان کی صداقت پر دلالت کرتے تھے، اس کے باوجود جب وہ اپنے رب سے ملاقات کی غرض سے مقررہ مدت کے لیے طور پہاڑ پر گئے تو تم نے بچھڑے کو معبود بنا لیا اور اس کی عبادت کرنے لگے۔ اس طرح تم اللہ کے ساتھ شرک کر کے ظالم ٹھہرے، حالانکہ وہ کسی کی شراکت کے بغیر اکیلا ہی عبادت کا مستحق ہے۔

(93) اور اس وقت کو یاد کرو جب ہم نے تم سے موسیٰ علیہ السلام کی پیروی کرنے اور اللہ کی طرف سے آنے والی ہدایت قبول کرنے کا پختہ وعدہ لیا اور تمھیں ڈرانے کے لیے طور پہاڑ کو تمھارے سروں پر لا کھڑا کیا اور تم سے کہا: ہم نے جو تورات تمھیں دی ہے، اسے سنجیدگی اور مضبوطی سے تھام لو اور اسے قبول کرنے اور ماننے کے لیے سنو ورنہ ہم پہاڑ تم پر گرا دیں گے۔ تب تم نے کہا: ہم نے کانوں سے سنا اور اپنے افعال سے نافرمانی کی۔ ان کے کفر کی وجہ سے بچھڑے کی عبادت نے ان کے دلوں میں جگہ بنالی۔ اے نبی! ان سے کہہ دیں: اگر تم مومن ہو تو یہ ایمان جو تمھیں اللہ کے ساتھ کفر کرنے کا حکم دیتا ہے، بہت برا ہے کیونکہ صحیح ایمان کے ہوتے ہوئے کفر نہیں ہوسکتا۔

فوائد:

- یہودی سب لوگوں سے زیادہ حاسد ہیں۔ ان کے اس حسد نے انھیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرنے اور اس کے نازل کیے ہوئے احکام رد کرنے پر اکسایا کہ رسولِ اکرم ﷺ ان میں سے نہیں ہیں۔
- اللہ تعالیٰ پر سچا ایمان اس کی نازل کی ہوئی تمام کتابوں اور اس کے بھیجے ہوئے سبھی رسولوں کی تصدیق کو ضروری قرار دیتا ہے۔
- سب سے بڑا ظلم حق و ہدایت کو جاننے اور اس پر دلیلوں کے قائم ہوجانے کے بعد اس سے منہ موڑنا ہے۔
- معاہدے اور عہد و پیمان توڑنا یہود کی فطرت اور عادت ہے اور یہ بری عادت آج تک ان میں موجود ہے۔

قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ
دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٩٤﴾ وَ
لَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ
بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿٩٥﴾ وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَيٰوةٍ ۚۛ وَ
مِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚۛ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ ۚ وَ
مَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا
يَعْمَلُوْنَ ﴿٩٦﴾ ع قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ
عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى
وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٩٧﴾ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَ
رُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰىلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿٩٨﴾
وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۚ وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا
الْفٰسِقُوْنَ ﴿٩٩﴾ اَوَكُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ؕ
بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٠٠﴾ وَلَمَّا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ
اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا
الْكِتٰبَ ۙ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٠١﴾ ز

معانقة 2 | عند المتأخرين | 11 ع 10 11

(94) اے نبی (ﷺ)! آپ یہودیوں سے کہیں کہ تمھارے دعوے کے مطابق اگر دارِ آخرت میں جنت صرف تمھاری ہے۔ تمھارے علاوہ کوئی دوسرا اس میں داخل نہیں ہوگا تو پھر تم دنیا کی مشکلات سے نجات حاصل کرنے کے لیے موت کی تمنا اور دعا کرو اور اس آرام دہ منزل کو پانے میں جلدی کرو۔ اگر تمھارا یہ دعویٰ سچا ہے تو یہ کام کرو۔

(95) وہ مرنے کی تمنا ہرگز نہیں کریں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر، اس کے رسولوں کی تکذیب اور اس کی کتابوں کی تحریف جیسے سیاہ کرتوت ان کی آنکھوں کے سامنے ہیں۔ اللہ تو تمام ظالموں کو جانتا ہے، خواہ ان کا تعلق یہود سے ہو یا کسی اور مذہب سے، وہ بہت جلد ہر ایک کو اس کے عمل کا بدلہ دے گا۔

(96) اے نبی! آپ یہود کو اہلِ کتاب ہونے کے باوجود سب لوگوں سے حتی کہ مشرکین سے بھی زیادہ اس دنیا کے حریص پائیں گے جو کہ حقیر اور ذلیل ہے، حالانکہ مشرکین کا دوبارہ اٹھائے جانے اور آخرت کے حساب پر ایمان ہی نہیں جبکہ ان کا تو دوبارہ اٹھائے جانے اور آخرت کے حساب پر ایمان بھی ہے۔ ان میں سے ہر یہودی یہ چاہتا ہے کہ اس کی عمر ہزار سال تک پہنچ جائے۔ اس کی یہ لمبی عمر خواہ جتنی بھی ہو جائے اسے اللہ کے عذاب سے دور نہیں کر سکے گی۔ اللہ تعالیٰ ان کی بداعمالیاں دیکھ رہا ہے۔ ان کی کوئی بدعملی اس سے پوشیدہ نہیں۔ وہ انھیں ان کے برے اعمال کا بدلہ ضرور دے گا۔

(97) اے نبی (ﷺ)! جن یہودیوں نے کہا: فرشتوں میں سے جبریل ہمارا دشمن ہے، آپ ان سے کہیں: جو کوئی جبریل سے عداوت رکھنے والا ہے، حالانکہ اس نے اللہ کے حکم سے میرے دل پر قرآن اتارا جو سابقہ الٰہی کتابوں تورات و انجیل وغیرہ کی تصدیق کرنے والا ہے اور جو خیر کی راہ نمائی کرنے والا اور اہلِ ایمان کو ان نعمتوں کی بشارت دینے والا ہے جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے تیار کر رکھی ہیں۔ تو اب جو شخص اتنی اعلیٰ خوبی کے مالک اور اتنے عظیم کام کو سرانجام دینے والے سے دشمنی رکھے تو ایسا شخص گمراہوں میں سے ہے۔

(98) جو کوئی اللہ سے، اس کے فرشتوں اور رسولوں سے اور بالخصوص اس کے دو مقرب فرشتوں جبریل و میکائیل سے دشمنی رکھنے والا ہے، اسے جان لینا چاہیے کہ ایسے آدمی کا دشمن اللہ تعالیٰ ہے، خواہ وہ یہودی ہو یا ان کے علاوہ کوئی اور۔ اور جس کا دشمن اللہ تعالیٰ ہو، وہ واضح خسارے اور ذلت کے ساتھ لوٹے گا۔

(99) اے نبی! ہم نے آپ کی نبوت اور صداقت کے واضح دلائل آپ کی طرف اتار دیے ہیں۔ اتنے روشن دلائل سے جو کوئی کفر کرتا ہے تو وہ دینِ الٰہی سے نکل چکا ہے۔

(100) یہود کی بدقسمتی میں سے یہ بھی ہے کہ ان کے ایک گروہ نے اللہ تعالیٰ سے کیے ہوئے ہر عہد و پیمان کو توڑا۔ نبی ﷺ پر ایمان لانا بھی اسی عہد و پیمان میں شامل ہے، جس پر تورات دلالت کر رہی ہے۔ بلکہ ان یہودیوں کی اکثریت کا حال یہ ہے کہ یہ صحیح معنوں میں اللہ کے نازل کیے ہوئے احکام پر ایمان نہیں لاتے کیونکہ ایمان وفاداری کا تقاضا کرتا اور اس پر ابھارتا ہے۔

(101) جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے محمد ﷺ رسول بن کر ان کے پاس آ گئے اور آپ میں وہ تمام صفات موجود تھیں جو تورات میں آخری نبی کی بیان ہوئی ہیں، تو ان کے ایک گروہ نے تورات کی بیان کردہ باتوں کو نظر انداز کر دیا اور حق و ہدایت کو پس پشت ڈال دیا اور جاہلوں کی طرح بے پروائی سے کام لیا۔

فوائد: ❀ سچا مومن اللہ تعالیٰ کے پاس ہمیشہ رہنے والی نعمتوں کی امید رکھتا ہے، اس لیے وہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات سے خوش ہوتا ہے اور موت سے نہیں ڈرتا۔ ❀ یہود دنیاوی زندگی کے شدید حریص ہیں اگرچہ یہ زندگی انتہائی گھٹیا، حقیر اور ذلت آمیز ہے۔ ❀ بے شک جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے مقرب فرشتوں اور لوگوں سے دشمنی اختیار کی تو بلاشبہ اس نے اللہ تعالیٰ سے دشمنی اختیار کی۔ ❀ یہودیوں نے اپنے ہاتھوں میں موجود تورات کی جانب سے ہونے والی محمد ﷺ کی نبوت کی تصدیق کو بخوبی پہچاننے کے بعد آپ کی نبوت سے اعراض کیا۔ ❀ جو اپنے علم سے فائدہ نہ اٹھائے، اسے جاہل قرار دینا درست ہے کیونکہ اس نے جہالت میں جاہل کی مشابہت اختیار کی ہے۔

وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا
كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ
السِّحْرَ ۗ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ؕ
وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا
تَكْفُرْ ؕ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَ
زَوْجِهٖ ؕ وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ
وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ؕ وَلَقَدْ عَلِمُوْا
لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۗ وَلَبِئْسَ
مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ ؕ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَلَوْ اَنَّهُمْ
اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ ؕ لَوْ كَانُوْا
يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَ
قُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۰۴﴾
مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ
اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ
بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۰۵﴾

ع 12 12

﴿102﴾ اور جب انھوں نے اللہ کا دین چھوڑا تو وہ اس کے بدلے میں اس جھوٹ کے پیروکار بن گئے جو اللہ کے نبی سلیمان علیہ السلام کے عہدِ حکومت میں شیطانوں نے گھڑا ہوا تھا۔ شیاطین نے یہ دعویٰ کر رکھا تھا کہ سیدنا سلیمان علیہ السلام کی حکومت جادو کے بل بوتے پر قائم ہے، حالانکہ سلیمان علیہ السلام نے جادو کے سیکھنے سکھانے کے ذریعے سے کفر نہ کیا تھا، جیسا کہ یہودیوں کا جھوٹا اور باطل زعم تھا۔ شیاطین نے کفر ضرور کیا کیونکہ وہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے اور اس سلسلے میں وہ انھیں وہ جادو بھی سکھاتے تھے جو دو فرشتوں ہاروت اور ماروت پر نازل کیا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی آزمائش کے لیے عراق کے شہر بابل میں دو فرشتوں ہاروت و ماروت کو جادو کا علم دے کر اتارا تھا۔ ان فرشتوں سے جو شخص جادو سیکھنے آتا، وہ اسے اس سے ڈراتے، بچنے کی تلقین کرتے اور کہتے کہ یہ نہ سیکھو۔ اس کا سیکھنا تمھارے لیے ناجائز اور کفر ہے۔ ہمیں تمھارے امتحان کے لیے یہ علم دے کر بھیجا گیا ہے، لہٰذا جادو سیکھ کر کفر نہ کرو، پھر جو شخص ان کی نصیحت قبول نہ کرتا، وہ ان سے جادو سیکھ لیتا۔ وہ لوگ جادو کی ایک قسم کے ذریعے سے انتہائی نفرت، دشمنی اور بغض کے بیج بو کر میاں بیوی کے درمیان جدائی ڈال دیتے تھے۔ یاد رہے کہ کوئی جادوگر اللہ تعالیٰ کے حکم و ارادے کے بغیر کسی کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا، نیز وہ لوگ ایسی چیز سیکھتے تھے جو انھیں نقصان پہنچاتی اور انھیں فائدہ نہ دیتی تھی۔ ان یہود کو اس بات کا بخوبی علم تھا کہ اللہ کی کتاب چھوڑ کر جادو سیکھنے والا سراسر نقصان ہی میں ہے اور آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں۔ اس کے باوجود انھوں نے گھاٹے والا سودا کیا کہ اللہ کی وحی اور شریعت چھوڑ کر جادو کے پیچھے لگ گئے۔ اگر انھیں اپنے صحیح نفع کا ادراک ہوتا تو وہ اس گھناؤنے جرم اور کھلم کھلا گمراہی کی جرأت نہ کرتے۔

﴿103﴾ یہود اگر صحیح معنی میں اللہ پر ایمان لاتے اور اس کی اطاعت کر کے اور گناہوں سے بچ کر تقویٰ و پرہیزگاری اختیار کرتے تو اللہ کی طرف سے جو اجر ملتا، وہ ان کے دنیاوی فائدے سے کہیں بہتر ہوتا۔ کاش! انھیں اپنے نفع کا علم ہوتا۔

﴿104﴾ اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کو رسول اللہ ﷺ سے گفتگو کرتے وقت الفاظ کے چناؤ میں حد درجہ احتیاط اور حسنِ انتخاب کی طرف متوجہ کرتے ہوئے ذو معنی الفاظ کے استعمال سے روک دیا تاکہ دشمنانِ اسلام ایسے الفاظ غلط معنی میں استعمال کر کے رسولِ اکرم ﷺ کی توہین نہ کریں۔ ان الفاظ میں سے ایک لفظ ﴿رَاعِنَا﴾ ہے۔ مسلمان اسے ''ہمارا خیال رکھیے'' یا ''ہم پر توجہ دیجیے'' کے معنی میں استعمال کرتے جبکہ یہود اس میں تحریف کر کے اسے ناسمجھ اور کم ظرف کے معنی میں استعمال کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے سدِ باب کے طور پر اہلِ ایمان کو یہ لفظ بولنے سے روک دیا اور اس کی جگہ اپنے بندوں کو ﴿انْظُرْنَا﴾ کا لفظ استعمال کرنے کا حکم دیا، جس کا معنی ہے کہ تھوڑا سا انتظار کیجیے کہ ہم آپ کی کہی ہوئی بات سمجھ لیں۔ یہ لفظ اپنے معنی میں بالکل واضح ہے۔ یقیناً اللہ سے کفر کرنے والوں کے لیے دردناک عذاب ہے۔

﴿105﴾ کافر، خواہ وہ مشرکین میں سے ہوں یا اہلِ کتاب میں سے، یہ پسند نہیں کرتے کہ تم مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی قسم کی تھوڑی یا زیادہ خیر نازل کی جائے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے نبوت، وحی اور ایمان کی دولت کے ذریعے سے اپنی رحمت کے ساتھ خاص کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے۔ مخلوق کو ملنے والی ہر خیر اس خالق ہی کی طرف سے ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی بعثت اور قرآنِ کریم کا نزول بھی اس کے عظیم فضل و احسان میں سے ہے۔

فوائد: ❀ اللہ کے انبیاء کے ساتھ یہود کی بے ادبی کا بیان ہے کہ انھوں نے سیدنا سلیمان علیہ السلام پر جادوگری کا الزام لگایا جس کی اللہ تعالیٰ نے تردید فرمائی، ان کی براءت بیان کی اور یہودیوں کے زعمِ باطل کو جھوٹ قرار دیا۔ ❀ یقیناً جادو حقیقت ہے اور جسم اور عقل پر اس کے اثرات مسلّم ہیں۔ جادوگر کافر ہے اور اس کی سزا قتل ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کی کائنات میں واقع ہونے والا ہر خیر و شر اللہ تعالیٰ ہی کے اذن و ارادہ اور علم سے وقوع پذیر ہوتا ہے۔ ❀ سدِّ ذریعہ (برائی کے امکان کو ختم کرنا) کے طور پر کسی برائی سے روکنا مقاصدِ شریعت میں سے ہے۔ ہر وہ قول و فعل جس سے خرابی اور فساد کا اندیشہ ہو، اس سے دور رہنا ضروری ہے۔ ❀ فضل و احسان کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ وہ اپنی رحمت و حکمت سے جسے چاہتا ہے اپنا فضل عطا کرتا ہے۔

مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا ؕ اَلَمْ
تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۰۶﴾ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ
مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ
وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۱۰۷﴾ اَمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَسْـَٔلُوْا رَسُوْلَكُمْ كَمَا
سُئِلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ
فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿۱۰۸﴾ وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ
لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۚ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ
اَنْفُسِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۚ فَاعْفُوْا
وَاصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ ﴿۱۰۹﴾ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا
لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
بَصِيْرٌ ﴿۱۱۰﴾ وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا
اَوْ نَصٰرٰى ؕ تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ ﴿۱۱۱﴾ بَلٰى ۚ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗۤ
اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۪ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۱۲﴾

ع 13 13

(106) اللہ تعالیٰ واضح کر رہا ہے کہ جب وہ کسی آیت کا حکم اٹھا لیتا ہے یا اس کے الفاظ اٹھا لیتا ہے تو لوگ اس کو بھول جاتے ہیں، تب اللہ تعالیٰ فوری یا دیر سے اس سے زیادہ نفع بخش یا اس جیسا کوئی دوسرا حکم یا آیت نازل کر دیتا ہے۔ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی حکمت اور علم سے ہوتا ہے۔ اے نبی! آپ کو علم ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر خوب قادر ہے۔ وہ جو چاہے کرتا ہے اور جس کا ارادہ کرے اس کا حکم دیتا ہے۔

(107) اے نبی! آپ کو بخوبی علم ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی زمین و آسمان کا مالک ہے۔ وہ جو چاہتا ہے فیصلہ کرتا ہے، جو چاہے اپنے بندوں کو کرنے کا حکم دیتا ہے اور جس سے چاہے انھیں منع کر دیتا ہے۔ وہ شریعت کے جو احکام چاہتا ہے اپنی مرضی سے باقی رکھتا ہے اور جو چاہتا ہے منسوخ کر دیتا ہے۔ تمھارے لیے اللہ تعالیٰ کے بعد کوئی سرپرست نہیں جو تمھارے معاملات چلاتا ہو اور نہ تمھارا کوئی مددگار ہے جو تم سے نقصان ہٹاتا ہو بلکہ اللہ ہی ہے جو تمھارے تمام معاملات کو سنبھالنے والا اور ہر چیز پر قادر ہے۔

(108) اے ایمان والو! یہ تمھارے شایان شان نہیں ہے کہ تم اپنے رسول کو زچ کرنے کے لیے یا اعتراض کرنے کے لیے سوالات کرو۔ یہ روش یہود کی ہے جنھوں نے قبل ازیں اپنے نبی موسیٰ علیہ السلام سے اس قسم کے بے جا سوال کیے تھے کہ ﴿اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً﴾ ''ہمیں اللہ تعالیٰ سامنے اور صاف دکھلا'' (النسآء 153:4) اور جو ایمان کی راہ ترک کر کے کفر کا راستہ اختیار کرے، وہ یقیناً معتدل راستے، یعنی صراط مستقیم سے بھٹک چکا ہے۔

(109) یہود و نصاریٰ کی اکثریت اپنے دلوں میں موجود حسد کی وجہ سے یہ تمنا کرتی ہے کہ تم بھی ایمان لانے کے بعد پھر سے کفر کی طرف چلے جاؤ اور پہلے کی طرح بتوں کے پجاری بن جاؤ۔ وہ ان سب چیزوں کی تمنا نبی ﷺ کی اللہ کی طرف سے لائی ہوئی شریعت کی حقانیت واضح ہو جانے کے بعد کرتے ہیں۔ اے اہلِ ایمان! ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فیصلہ آنے تک ان کی اس جہالت اور باطنی خباثت کو نظر انداز کر دو۔ پھر بعد ازاں اللہ کا فیصلہ آ گیا، وہ یہ کہ کافر کو ان امور میں اختیار دیا جاتا ہے کہ وہ اسلام قبول کر لے، یا جزیہ دے، یا پھر لڑائی کے لیے تیار ہو جائے۔ بلاشبہ اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔ یہودی اسے عاجز اور بے بس نہیں کر سکتے۔

اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو تکلیفوں پر صبر کا حکم دینے کے بعد انھیں اپنے دین پر استقامت اختیار کرنے اور ایمان کو مضبوط رکھنے کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا:

(110) تم نماز کو پوری طرح اس کے ارکان و واجبات کا خیال رکھتے ہوئے مسنون طریقے سے ادا کرو۔ مستحقین کو زکاۃ ادا کرو۔ تم وفات سے پہلے پہلے جو نیکی بھی کرو گے اور اسے اپنے لیے ذخیرۂ آخرت کے طور پر آگے روانہ کرو گے، اس کا صلہ قیامت کے دن اپنے پروردگار کے ہاں ضرور پا لو گے۔ بے شک اللہ تعالیٰ تمھارے سب اعمال دیکھ رہا ہے، وہ ہر شخص کو اس کے اعمال کا بدلہ دے گا۔ (111) یہود و نصاریٰ میں سے ہر کسی نے یہ کہا کہ جنت خاص انھی کے لیے ہے۔ یہود نے کہا کہ ان کے علاوہ کوئی دوسرا اس میں داخل نہیں ہوگا جبکہ نصاریٰ نے کہا کہ جنت میں صرف نصرانی ہی جائے گا، کوئی دوسرا اس میں داخل نہیں ہوگا۔ یہ ان کی باطل خواہشات اور فاسد خیالات ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے دونوں کی تردید کی اور نبی ﷺ سے فرمایا کہ ان سے کہہ دیں: اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو اس پر کوئی دلیل تو لاؤ۔ (112) بلاشبہ جنت میں وہ شخص داخل ہوگا جس کے عقیدے میں اخلاص ہوگا اور عبادت و عمل میں اتباعِ رسول کی شرط پوری کرنے والا ہوگا۔ بس اس کردار کا حامل شخص، چاہے وہ کسی بھی گروہ سے ہو، جنت میں جائے گا اور اپنے رب کے ہاں ثواب پائے گا۔ ایسے اشخاص کو روز قیامت مستقبل کا کوئی خطرہ ہوگا نہ ماضی پر کوئی ملال و پریشانی اور یہ اوصاف نبیٔ مکرم محمد رسول اللہ ﷺ کی بعثت کے بعد صرف مسلمانوں میں پائے جاتے ہیں۔

فوائد: ❀ بلاشبہ تمام امور اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں، وہ اپنے احکام اور شریعت میں اپنی حکمت اور علم سے جو چاہے بدل دے اور جو چاہے باقی رکھے۔ ❀ اہلِ کتاب امتِ محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بہت زیادہ حسد کرتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے امت محمد ﷺ کو ایمان اور رسول اکرم ﷺ کی اتباع سے خاص کر لیا ہے۔ اس معاملے میں یہود و نصاریٰ اس حد تک پہنچ گئے ہیں کہ ان کی تمنا ہے کہ مسلمان ویسے ہی کفر کی طرف لوٹ جائیں جیسے پہلے تھے۔

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى شَيْءٍ ۖ وَّقَالَتِ النَّصٰرٰى
لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْءٍ ۙ وَّهُمْ يَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ۗ كَذٰلِكَ قَالَ
الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۚ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ
مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا ۭ
اُولٰۗىِٕكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَاۗىِٕفِيْنَ ۭ لَهُمْ فِي
الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۱۴﴾ وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ
وَالْمَغْرِبُ ۚ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ
عَلِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ۭ بَلْ لَّهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ۭ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَ
اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۱۱۷﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ
لَا يَعْلَمُوْنَ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِيْنَآ اٰيَةٌ ۭ كَذٰلِكَ
قَالَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ۭ تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ۭ
قَدْ بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ
بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۙ وَّلَا تُسْـَٔـلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ ﴿۱۱۹﴾

(113) یہود نے کہا کہ عیسائی صحیح دین پر نہیں ہیں اور عیسائیوں نے کہا کہ یہود صحیح دین پر نہیں، حالانکہ دونوں ہی اپنی اپنی کتابوں میں اس بات کی تصدیق کو پڑھتے ہیں جس کا وہ انکار کر رہے ہیں ان کی کتب میں بغیر کسی فرق کے تمام انبیاء علیہم السلام پر ایمان لانے کا حکم ہے۔ یہ لوگ اپنے اس فعل میں ان بے علم اور جاہل مشرکوں کے قول کی مشابہت اختیار کر رہے ہیں جو تمام رسولوں اور ان پر نازل ہونے والی کتابوں کو جھٹلاتے ہیں، لہٰذا ان تمام اختلاف کرنے والوں کے درمیان اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنا وہ عادلانہ فیصلہ فرمائے گا جس کی اس نے اپنے بندوں کو خبر دی ہے کہ کامیابی صرف اللہ تعالیٰ کی نازل کی ہوئی تمام کتابوں پر ایمان لانے کے ساتھ خاص ہے۔

(114) اس شخص سے بڑا ظالم کوئی نہیں جس نے اللہ کی مسجدوں میں اللہ کے ذکر سے روکا۔ اس نے ان مساجد میں نماز پڑھنے، اللہ کا ذکر کرنے اور قرآن کی تلاوت کرنے سے روکا اور طاقت کے بل بوتے پر مسجد کو ویران اور خراب کرنے، اسے گرانے یا اس میں عبادت سے روکنے کا باعث بنا۔ مساجد میں خرابی اور ویرانی پیدا کرنے کی کوشش کرنے والوں کو مساجد میں آنا زیب نہیں دیتا، ماسوا اس طرح کہ وہ مسجدوں میں ڈرتے ہوئے اور کانپتے دلوں کے ساتھ داخل ہوں کیونکہ کفر اور لوگوں کو اللہ کی مساجد سے روکنا بہت بُرا گناہ ہے۔ ایسے لوگ دنیا میں بھی مومنوں کے ہاتھوں ذلیل و رسوا ہوں گے اور آخرت میں بھی لوگوں کو مساجد سے روکنے کے باعث بہت بڑے عذاب میں مبتلا ہوں گے۔

(115) مشرق و مغرب اور جو کچھ ان کے درمیان ہے، سب کا مالک اللہ تعالیٰ ہے۔ وہ اپنے بندوں کو جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے۔ تم جدھر بھی رخ کرتے ہو، بلاشبہ تم اللہ ہی کی طرف منہ کرتے ہو۔ اگر وہ تمھیں بیت المقدس کی طرف رخ کرنے کا حکم دے یا کعبے کی طرف، یا قبلے کی تعیین میں تمھیں غلطی لگ جائے یا قبلے کی طرف رخ کرنا مشکل ہو، جیسے سواری پر نفل پڑھتے ہوئے، تو جدھر بھی رخ کر کے نماز پڑھ لو تم پر کوئی گناہ نہیں کیونکہ جہتیں ساری کی ساری اللہ تعالیٰ کی ہیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ وسعتوں والا ہے جو اپنی رحمت اور آسانی لا کر مخلوق پر وسعت و آسانی فرماتا ہے۔ وہ علیم ہے جو ان کی نیتوں اور افعال کو خوب جانتا ہے۔

(116) یہود و نصاریٰ اور مشرکوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے اولاد بنائی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے منزہ، پاک اور بری ہے۔ وہ اپنی مخلوق سے بے نیاز ہے۔ اولاد تو وہ رکھتا ہے جو اس کا ضرورت مند ہو۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ تو آسمانوں اور زمین میں موجود ہر چیز کا مالک ہے۔ تمام مخلوقات اس کی غلام اور مطیع ہیں۔ وہ ان میں جیسے چاہتا ہے تصرف کرتا ہے۔

(117) اللہ تعالیٰ ہی آسمانوں، زمین اور جو کچھ ان میں ہے، انھیں بغیر کسی سابقہ نمونے کے پیدا کرنے والا ہے۔ جب وہ کسی امر کا فیصلہ و ارادہ کر لے تو اس کام کے لیے بس اتنا کہتا ہے: ''كُنْ'' .....ہو جا.....تو وہ اللہ تعالیٰ کے ارادے کے مطابق ہو جاتا ہے۔ اس کے حکم اور فیصلے کو نافذ ہونے سے کوئی روک نہیں سکتا۔

(118) اہلِ کتاب اور مشرکوں میں سے بے علم لوگوں نے حق دشمنی میں یہ کہا: اللہ براہِ راست ہم سے کلام کیوں نہیں کرتا یا کوئی ایسی ظاہری اور حسی نشانی ہمارے پاس کیوں نہیں آتی جو ہمارے ساتھ خاص ہو؟ بالکل ان جیسی بات ان سے پہلے جھٹلانے والی امتوں نے اپنے رسولوں سے کہی تھی۔ اگرچہ ان کا زمانہ اور جگہ ایک دوسرے سے مختلف ہے لیکن کردار بالکل ایک جیسا ہے۔ ان کے دل کفر و عناد اور سرکشی میں پہلے لوگوں کے دلوں کی طرح ہو گئے ہیں۔ یقیناً ہم نے یہ آیات ان لوگوں کے لیے واضح کر دی ہیں جو اپنے اوپر حق کے ظاہر ہونے پر یقین کرتے ہیں۔ کوئی شک یا عناد حق کو قبول کرنے میں ان کے آڑے نہیں آتا۔

(119) اے نبی! ہم نے آپ کو ایسا دینِ حق دے کر بھیجا ہے جس میں کوئی شک ہے ہی نہیں تاکہ آپ اہلِ ایمان کو جنت کی بشارت دیں اور کافروں کو آگ سے ڈرائیں۔ آپ کی ذمہ داری بس کھلم کھلا پہنچا دینا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سے ان دوزخیوں کے بارے میں ہرگز نہیں پوچھے گا جو آپ پر ایمان نہیں لائے۔

فوائد: ❀ کفر ایک ہی ملت ہے اگرچہ رنگ، نسل اور وطن الگ الگ ہیں۔ وہ اپنے کفر اور بغیر علم کے اللہ کے خلاف باتیں بنانے میں بالکل ایک جیسے ہیں۔ ❀ لوگوں میں سب سے بڑا مجرم اور سب سے سخت گناہ گار وہ ہے جو اللہ کی راہ سے روکتا ہے اور خیر کا کام کرنے والے کو منع کرتا ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ بیوی اور اولاد سے پاک ہے اور وہ اپنی مخلوق کا محتاج نہیں ہے۔

وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ؕ
قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ
الَّذِيْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۱۲۰﴾
اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ
بِهٖ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ
اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۲۲﴾
وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا
عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ وَاِذِ ابْتَلٰٓى
اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّيْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ
قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ؕ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۲۴﴾ وَاِذْ جَعَلْنَا
الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ؕ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ وَعَهِدْنَآ
اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ
السُّجُوْدِ ﴿۱۲۵﴾ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ
اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ قَالَ وَمَنْ
كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗٓ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۲۶﴾

وقف منزل | ع 14 | 14

(120) اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ کو مخاطب فرما کر خبردار کر رہا ہے کہ آپ سے یہود و نصاریٰ کسی قیمت پر راضی نہیں ہو سکتے۔ اس کی ایک ہی صورت ہے کہ آپ اسلام چھوڑ کر ان کے نقشِ قدم پر چل پڑیں۔ آپ فرما دیں کہ بلاشبہ اللہ کی کتاب اور اس کا بیان ہی حقیقی ہدایت ہے، نہ کہ وہ باطل جس پر اہلِ کتاب ہیں۔ اگر آپ یا آپ کے پیروکاروں میں سے کوئی بھی واضح حق آجانے کے بعد ان کے نقشِ قدم پر چلا تو وہ اللہ تعالیٰ کی نصرت و اعانت سے محروم ہو جائے گا۔ اس آیت کا مقصد ترکِ حق اور اہلِ باطل سے قربت کے خطرات سے آگاہ کرنا ہے۔

(121) قرآنِ کریم اہلِ کتاب کے ایک ایسے گروہ کے بارے میں بتا رہا ہے جو اپنی طرف نازل شدہ کتابوں پر عمل پیرا تھا اور صحیح معنوں میں اس کی اتباع کرتا تھا۔ ان لوگوں نے ان کتابوں میں محمد رسول اللہ ﷺ کی صداقت پر دلالت کرنے والی علامات پائیں تو انھوں نے آپ ﷺ پر ایمان لانے میں جلدی کی جبکہ ایک دوسرا گروہ کفر پر ڈٹا رہا۔ اس کے لیے ناکامی ہے اور وہ نامراد ٹھہرا۔

(122) اے بنی اسرائیل! میرے ان دینی اور دنیاوی انعامات کو یاد کرو جو میں نے تم پر کیے۔ یاد کرو کہ میں نے تمھیں نبوت و بادشاہت دے کر تمھارے زمانے کے تمام لوگوں پر فضیلت عطا کی تھی۔

(123) تم اپنے اور قیامت کے عذاب کے درمیان احکامِ الٰہی کی پیروی اور اس کے منع کردہ امور سے اجتناب کی رکاوٹ کھڑی کر لو کیونکہ اس دن کوئی آدمی کسی دوسرے کے کچھ کام نہ آئے گا، نہ کسی سے جان بخشی کا معاوضہ قبول ہوگا، چاہے یہ معاوضہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو، نہ کسی کو کسی کی سفارش فائدہ دے گی، خواہ سفارش کرنے والے کا مقام کتنا ہی بلند کیوں نہ ہو اور نہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی مددگار ہی ہوگا جو اس کی مدد کر سکے۔

(124) اور اس وقت کو یاد کرو جب اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو مختلف احکام اور ذمے داریاں دے کر آزمایا تو انھوں نے کامل ترین انداز میں ان احکام کی تعمیل کی اور نہایت خوبی سے ان ذمہ داریوں کو نبھایا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ابراہیم علیہ السلام سے فرمایا: میں آپ کو لوگوں کے لیے ایسا نمونہ بنا رہا ہوں کہ آپ کے افعال و اخلاق میں آپ کی اقتدا اور پیروی کی جائے گی۔ ابراہیم علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے رب! میری اولاد میں بھی ایسے امام اور قابلِ اقتدا افراد پیدا فرما کہ لوگ جن کے پیچھے چلیں۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں جواب دیتے ہوئے فرمایا: دین کے حوالے سے امامت کا یہ وعدہ تیری اولاد میں سے ظالموں کے لیے نہیں ہے۔ (125) اور یاد کرو جب ہم نے بیت اللہ کو ایسا مرجعِ خلائق بنایا کہ لوگوں کے دل اس کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں۔ لوگ جب بھی وہاں سے واپس جاتے ہیں تو پھر اسی کی طرف لوٹ کر آتے ہیں اور ہم نے اسے ان کے لیے امن کا گہوارہ بنا دیا۔ اس میں ان پر کوئی زیادتی نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ نے لوگوں سے کہا کہ اس پتھر کی جگہ کو جائے نماز بنا لو جس پر کھڑے ہو کر ابراہیم علیہ السلام کعبہ کی تعمیر کرتے رہے۔ اور ہم نے ابراہیم علیہ السلام اور ان کے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کو تاکیدی حکم دیا کہ وہ بیت اللہ کو ظاہری نجاستوں اور بتوں کی گندگی سے پاک صاف رکھیں اور یہاں طواف، اعتکاف اور نماز وغیرہ ادا کرنے والوں کو پاکیزہ سازگار ماحول فراہم کریں۔

(126) اے نبی! آپ یاد کریں جب ابراہیم علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا کرتے ہوئے کہا: اے میرے رب! مکے کو امن والا شہر بنا دے جس میں کسی کے ساتھ برا سلوک نہ ہو اور اس کے باشندوں کو مختلف قسم کے پھلوں سے رزق عطا فرما اور یہ رزق صرف انھیں دینا جو تجھ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس نے ان میں سے کفر کیا، میں اسے بھی دنیاوی رزق کی صورت میں فائدہ دوں گا جو حقیقت میں نہایت تھوڑا فائدہ ہے، پھر آخرت کے دن اسے زبردستی آگ کے عذاب میں دھکیل دوں گا۔ اور یہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے جس کی طرف وہ روزِ قیامت لوٹے گا۔

فوائد: ❀ مسلمان، یہود و نصاریٰ پر جتنے مرضی احسانات کر لیں، وہ مسلمانوں سے کبھی خوش نہیں ہوں گے جب تک کہ وہ انھیں ان کے دین سے نکال نہ دیں اور اپنی گمراہی میں انھیں اپنے پیچھے نہ لگا لیں۔ ❀ دین میں امامت کا مقام و مرتبہ حاصل کرنے کے لیے یقینِ صادق اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کی جم کر تعمیل کرنا ضروری ہے۔ ❀ حرمت والے شہر (مکہ مکرمہ) کے لیے ابراہیم علیہ السلام کی دعا کی برکت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے لوگوں کے لیے امن کا گہوارہ بنا دیا ہے اور وہاں کے رہنے والوں کو مختلف قسم کے رزق سے نوازا ہے۔

وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۲۷﴾ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَ
مِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۠ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ
اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۲۸﴾ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا
مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَ
يُزَكِّيْهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۲۹﴾ وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ ع 15 8 15
اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِى الدُّنْيَا ۚ
وَاِنَّهٗ فِى الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۳۰﴾ اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ ۙ
قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۳۱﴾ وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَ
يَعْقُوْبُ ؕ يٰبَنِىَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا
وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ ؕ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ
الْمَوْتُ ۙ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِىْ ؕ قَالُوْا نَعْبُدُ
اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ
وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۳﴾ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ
وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۴﴾

﴿۱۲۷﴾ اے نبی! اس وقت کو یاد کریں جب ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام کعبے کی بنیادیں اٹھا رہے تھے اور دونوں نہایت عجز وانکسار سے یہ دعا بھی مانگ رہے تھے: اے ہمارے رب! ہم سے ہمارے اعمال قبول فرما جن میں سے ایک اس گھر کی تعمیر ہے، بلاشبہ تو ہی ہماری دعاؤں کو قبول کرنے والا، ہماری نیتوں اور اعمال کو خوب جاننے والا ہے۔ ﴿۱۲۸﴾ اے اللہ! ہمیں ایسا بنا کہ تیرے حکم کو تسلیم کرنے والے اور تیرے آگے جھکنے والے ہوں، ایسے فرمانبردار کہ تیرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور ہماری اولاد میں سے ایک ایسی امت پیدا فرما جو خود کو تیرے سپرد کرنے والی ہو، اور ہمیں اپنی عبادت کے طریقۂ کار کی صحیح معرفت عطا فرما۔ ہماری برائیوں سے درگزر فرما اور اپنی اطاعت کے حوالے سے ہماری کوتاہیوں کو معاف فرما۔ بلاشبہ تو اپنے توبہ کرنے والے بندوں کی توبہ قبول کرنے والا اور بڑا مہربان ہے۔ ﴿۱۲۹﴾ اے اللہ! ان لوگوں کے لیے انھی میں سے ایک رسول بھیج جو اسماعیل (علیہ السلام) کی اولاد میں سے ہو، جو ان کے سامنے تیری نازل کردہ آیتیں تلاوت کرے، انھیں قرآن وسنت کی تعلیم دے اور انھیں شرک اور اخلاقی برائیوں سے پاک صاف کرے۔ بلاشبہ تو ہی طاقتور اور غالب ہے اور اپنے افعال واحکام میں حکیم ہے۔ ﴿۱۳۰﴾ دینِ ابراہیم کو چھوڑ کر کسی دوسرے دین کو اپنانے کی حماقت تو صرف وہی کرسکتا ہے جو اپنے پاگل پن اور غلط سوچ کی وجہ سے خود پر ظلم کرنے والا ہو کہ حق کو چھوڑ کر گمراہی اختیار کرے اور اپنی رسوائی کے درپے ہو۔ ہم نے دنیا میں ابراہیم علیہ السلام کو اپنا رسول اور خلیل چنا اور آخرت میں وہ ہمارے ان نیک بندوں کے ساتھ ہوگا جنھوں نے دنیا میں اپنے تمام فرائض بخوبی نبھائے، اس لیے وہ نہایت اونچے درجات کے مستحق ٹھہرے۔ ﴿۱۳۱﴾ ابراہیم علیہ السلام کے فوری تسلیم ورضا کے جذبے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انھیں منتخب فرمایا۔ جب ان کے رب نے ان سے کہا: خالص میری عبادت کرو اور اطاعت کرتے ہوئے میرے آگے جھک جاؤ تو انھوں نے اپنے رب کی بات قبول کرتے ہوئے کہا: میں نے خود کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کردیا ہے جو بندوں کا خالق ورازق اور ان کے تمام معاملات کی تدبیر کرنے والا ہے۔ ﴿۱۳۲﴾ اور ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو بھی اسی کلمے: ﴿اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ ''میں رب العالمین کا فرمانبردار ہوگیا'' کی وصیت کی اور اسی کی وصیت ان کے پوتے یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو کی۔ دونوں نے اپنے اپنے بیٹوں کو آواز دیتے ہوئے یوں کہا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے دینِ اسلام کو پسند کیا ہے، لہٰذا اسی پر قائم رہو اور اسے مضبوطی سے تھامے رہو یہاں تک کہ تمھیں اس حالت میں موت آجائے کہ تم ظاہر و باطن میں اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار ہو۔ ﴿۱۳۳﴾ کیا تم یعقوب علیہ السلام کی اس گفتگو کے وقت موجود تھے جب ان کی وفات کا وقت آیا اور انھوں نے اپنے بیٹوں سے سوال کرتے ہوئے پوچھا: تم میری موت کے بعد کس کی عبادت کرو گے؟ انھوں نے اپنے باپ کے سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا: ہم آپ کے معبود اور آپ کے آباء واجداد ابراہیم، اسماعیل اور اسحاق علیہم السلام کے معبود کی عبادت کریں گے جو اکیلا ہی معبود ہے، جس کا کوئی شریک نہیں اور ہم اس اکیلے کے مطیع اور فرمانبردار ہیں۔ ﴿۱۳۴﴾ وہ ایک جماعت تھی جو تم سے پہلی امتوں کی طرح گزر گئی اور جو کچھ انھوں نے آگے بھیجا، وہ اس کے انجام کو پہنچ گئے۔ انھوں نے جو اچھائی، برائی کی اس کا ثواب، عذاب انھی کے لیے ہے اور تمھارے لیے وہ ہے جو تم کرو گے۔ تم ان کے اعمال کے جواب دہ نہیں اور نہ تمھارے اعمال کی ان سے باز پرس ہوگی۔ کوئی کسی دوسرے کے گناہ میں نہیں پکڑا جائے گا بلکہ ہر ایک کو اسی کا بدلہ ملے گا جو اس نے آگے بھیجا، لہٰذا کسی ایسے شخص کا عمل جو گزر چکا ہے، تمھیں اپنے اعمال کا جائزہ لینے سے غافل نہ کر دے۔ کسی کو اللہ کی رحمت کے بعد اپنے نیک اعمال کے سوا ہرگز کوئی چیز فائدہ نہ دے گی۔

فوائد: ❀ متقی مومن اپنے نیک اعمال سے دھوکا نہیں کھاتا بلکہ ان کے قبول نہ ہونے اور رد کیے جانے سے ڈرتا ہے، لہٰذا وہ اللہ تعالیٰ سے بکثرت اپنے اعمال کی قبولیت کی دعائیں کرتا رہتا ہے۔ ❀ ابوالانبیاء ابراہیم علیہ السلام کی دعا کی برکت تھی کہ اللہ تعالیٰ نے اسے شرفِ قبولیت بخش کر اپنے آخری اور افضل رسول کو اہلِ مکہ میں سے منتخب فرمایا۔ ❀ دینِ ابراہیمی ہی وہ یکسوئی والا دین ہے جو فطرت کے مطابق ہے۔ اس سے بے رخی اور بے اعتنائی صرف وہی جاہل کرسکتا ہے جو اپنی فطرت کے مخالف ہو۔ ❀ اولاد کو ہدایت کی پیروی کی وصیت کرنا اور حق کو مضبوطی سے تھامے رکھنے اور اس پر ثابت قدم رہنے کی تاکید کرنا مستحب اور انبیاء کی سنت ہے۔

وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا ؕ قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ
حَنِيْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۳۵﴾ قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ
اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَ
الْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ
رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۫ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۶﴾ فَاِنْ
اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا
هُمْ فِيْ شِقَاقٍ ۚ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۳۷﴾
صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۫ وَّنَحْنُ لَهٗ
عٰبِدُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِي اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۚ وَلَنَآ
اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ﴿۱۳۹﴾ اَمْ تَقُوْلُوْنَ
اِنَّ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ كَانُوْا
هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ اَظْلَمُ
مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ
عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۰﴾ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ
مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۱﴾ ع

16 ع 12 16

﴿135﴾ اور یہودیوں نے امت مسلمہ سے کہا کہ تم یہودی بن جاؤ تو راہِ ہدایت پر چل پڑو گے اور عیسائیوں نے کہا کہ تم عیسائی ہو جاؤ تو راہِ ہدایت پر چل پڑو گے۔ اے نبی! آپ انھیں جواب دیں: بلکہ ہم تو ابراہیم علیہ السلام کے دین کی پیروی کر رہے ہیں جو تمام باطل ادیان سے ہٹ کر دینِ حق کی طرف مائل تھے اور وہ ان لوگوں میں سے نہیں تھے جنھوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک ٹھہرایا ہو۔ ﴿136﴾ اے مومنو! یہ جھوٹا دعویٰ کرنے والے یہود و نصاریٰ سے کہہ دو کہ ہم تو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے ہیں اور اس قرآن پر بھی جو ہماری طرف اتارا گیا ہے اور ہم اس پر بھی ایمان رکھتے ہیں جو ابراہیم علیہ السلام اور ان کے بیٹوں اسماعیل، اسحاق اور یعقوب علیہم السلام پر اتارا گیا اور اس پر بھی ہمارا ایمان ہے جو ان نبیوں پر نازل ہوا جو یعقوب علیہ السلام کی اولاد میں سے آئے۔ ہم اس تورات پر بھی ایمان رکھتے ہیں جو موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے عطا کی۔ اور اس انجیل پر بھی ہمارا ایمان ہے جو اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو عطا کی۔ ہم تو ان تمام کتابوں پر ایمان رکھتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے تمام نبیوں کو عطا کیں۔ ہم ان کے مابین کسی ایک میں بھی کوئی تفریق نہیں کرتے کہ بعض پر ایمان لائیں اور بعض کا انکار کریں بلکہ ہم ان سب پر ایمان لاتے ہیں اور ہم اکیلے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے مطیع اور اس کے آگے جھکنے والے ہیں۔ ﴿137﴾ اگر یہود و نصاریٰ اور دیگر کفار تمھارے ایمان لانے کی طرح ایمان لائیں تو وہ اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ سیدھی راہ کی طرف ہدایت پا جائیں گے اور اگر انھوں نے ایمان لانے سے گریز کیا کہ سارے یا کچھ انبیاء کی تکذیب کی تو پھر وہ صرف اختلاف برائے اختلاف اور دشمنی میں پڑے ہوئے ہیں، لہٰذا اے نبی! آپ غم زدہ نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کی ایذا رسانیوں کے مقابلے میں آپ کو کافی ہے۔ وہ آپ کو ان کے شر سے بچائے گا اور آپ کی ان کے خلاف مدد کرے گا۔ وہ ان کی باتیں اچھی طرح سننے والا اور ان کی نیتوں اور افعال کو خوب جاننے والا ہے۔

﴿138﴾ اے مومنو! اللہ کے اس دین کو ظاہر و باطن میں لازم پکڑو جس پر اس نے تمھیں پیدا فرمایا۔ اللہ کے دین سے اچھا کوئی دین نہیں۔ وہ فطرت کے موافق بھی ہے، فوائد کو حاصل کرنے والا اور مفاسد کو روکنے والا بھی ہے اور کہہ دو کہ ہم اکیلے اللہ کی عبادت کرنے والے ہیں، اس کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک نہیں ٹھہراتے۔ ﴿139﴾ اے نبی! کہہ دیں: اے اہلِ کتاب! کیا تم ہم سے اس بات پر جھگڑا کرتے ہو کہ تم ہم سے زیادہ اللہ تعالیٰ اور اس کے دین کے قریب ہو کیونکہ تمھارا دین قدیم اور تمھاری کتاب پہلے کی ہے تو یہ چیز تمھیں کوئی نفع نہیں دے گی کیونکہ اللہ تعالیٰ تو ہم سب کا رب ہے، تم اس کے خاص نہیں ہو۔ ہمارے لیے ہمارے اعمال ہیں جن کے بارے میں تم سے سوال نہیں ہوگا اور تمھارے لیے تمھارے اعمال ہیں جن کے ہم جواب دہ نہیں ہیں۔ ہر ایک کو اس کے عمل کی جزا ملے گی۔ ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اطاعت میں مخلص ہیں، اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراتے۔ ﴿140﴾ اے اہلِ کتاب! کیا تم کہتے ہو کہ ابراہیم، اسماعیل، اسحاق، یعقوب علیہم السلام اور اولادِ یعقوب سے آنے والے دیگر انبیاء علیہم السلام ملتِ یہودیت اور نصرانیت پر کاربند تھے؟ اے نبی! انھیں جواب دیں: کیا تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ تعالیٰ! اگر ان کا دعویٰ یہ ہے کہ وہ ان کے مذہب پر تھے تو یہ جھوٹے ہیں کیونکہ ان کی بعثت اور وفات تو تورات و انجیل کے نازل ہونے سے بھی پہلے کی ہے! اس سے معلوم ہوا کہ جو کچھ وہ کہہ رہے ہیں، وہ اللہ اور اس کے رسولوں پر سراسر جھوٹ ہے اور انھوں نے اس حق کو چھپایا ہے جو ان پر نازل کیا گیا۔ اس شخص سے بڑھ کر ظالم کوئی نہیں جو گواہی کے ثابت ہو جانے اور اس کے اللہ کی طرف سے ہونے کے یقینی علم کے بعد اسے چھپائے جیسا کہ اہلِ کتاب نے کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمھارے اعمال سے بے خبر نہیں، وہ ضرور تمھیں ان کا بدلہ دے گا۔ ﴿141﴾ وہ ایک امت تھی جو تم سے پہلے گزر چکی ہے۔ اس نے جو عمل آگے بھیجے، وہ ان کے انجام کو پہنچ گئی ہے۔ انھوں نے جو عمل کیے، اس کا اچھا برا ان کے سر ہے اور تمھارے لیے وہ ہے جو تم نے کمایا۔ تم سے ان کے اعمال کے بارے میں پوچھا جائے گا نہ ان سے تمھارے اعمال کی بازپرس ہوگی۔ کوئی کسی دوسرے کے گناہ میں نہ پکڑا جائے گا اور نہ دوسرے کے عمل سے فائدہ اٹھا سکے گا بلکہ ہر ایک کو اسی کا بدلہ ملے گا جو اس نے آگے بھیجا۔

فوائد: ❀ اہلِ کتاب کا دعویٰ کہ وہ حق پر ہیں، انھیں ہرگز فائدہ نہ دے گا کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے اس کلام کا انکار کرتے ہیں جو اس نے اپنے نبی محمد ﷺ پر نازل فرمایا۔ ❀ دین کو صِبْغَة (رنگ) کا نام دیا گیا ہے کیونکہ اس کے اعمال اور طور طریقے مسلمان پر اسی طرح ظاہر ہوتے ہیں جیسے کپڑے پر رنگ دینے کا اثر ہوتا ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ نے اپنی تمام مخلوق کی فطرت میں اپنی ربوبیت اور الوہیت کا اقرار پیدا کر دیا ہے لیکن شیطان اور اس کے چیلے انھیں اس سے بھٹکا دیتے ہیں۔

سَيَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰىهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ
الَّتِيْ كَانُوْا عَلَيْهَا ؕ قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ؕ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ
اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿142﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ
عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ؕ وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِيْ
كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ؕ
وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ
لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿143﴾ قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ
وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ۪ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ
اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا
يَعْمَلُوْنَ ﴿144﴾ وَلَئِنْ اَتَيْتَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ بِكُلِّ اٰيَةٍ مَّا تَبِعُوْا
قِبْلَتَكَ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ ۚ وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ ؕ
وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ اِنَّكَ
اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿145﴾ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ
اَبْنَآءَهُمْ ؕ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿146﴾

﴿142﴾ عنقریب کم عقل، جاہل یہودی اور ان کی روش پر چلنے والے منافق کہیں گے کہ مسلمانوں کو اپنے پہلے قبلے بیت المقدس سے کس چیز نے پھیر دیا ہے؟ اے نبی! آپ انھیں جواب دیں کہ اللہ ہی مشرق و مغرب اور دیگر سمتوں کا مالک ہے۔ وہ اپنے بندوں کو جس سمت چاہے منہ کرنے کا حکم دے، اس کی مرضی! وہ پاک ذات جسے چاہتی ہے سیدھی راہ دکھاتی ہے جس میں کوئی کجی اور انحراف نہیں ہے۔ ﴿143﴾ اے مومنو! جس طرح ہم نے تمھیں اپنا پسندیدہ قبلہ عطا کیا، اسی طرح تمام امتوں میں تمھیں افضل، بہتر، انصاف پسند اور عقائد، عبادات اور معاملات میں متوسط و معتدل امت بھی بنایا تاکہ تم روز قیامت اللہ کے رسولوں کے حق میں گواہی دو کہ انھوں نے اپنی اپنی قوم کو دین کی تبلیغ کی تھی اور محمد رسول اللہ ﷺ تمھارے بارے میں گواہی دیں کہ انھوں نے بھی تم تک دین پہنچا دیا تھا۔ (اے نبی!) آپ کو پہلے قبلے بیت المقدس سے ہٹانے کا ہمارا مقصد اس بات کا عملی مظہر دیکھنا تھا کہ کون اللہ کی شریعت کو رضا و رغبت کے ساتھ قبول کر کے رسول اکرم ﷺ کی اتباع کرتا ہے اور کون خواہشات کا پجاری بن کر اپنے دین سے پھر جاتا ہے اور اللہ کے شرعی حکم کے سامنے سر تسلیم خم نہیں کرتا؟ پہلے قبلے کو چھوڑ کر دوسرے قبلے کی طرف رخ کرنا خاصا مشکل کام ہے لیکن جنھیں اللہ نے سچا ایمان نصیب کیا ہے، ان کے لیے کوئی مسئلہ نہیں کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ اللہ کے اپنے بندوں کے لیے فیصلے کمال حکمت پر مبنی ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمھارے ایمان کو، جس میں تمھاری وہ نمازیں بھی شامل ہیں جو تم نے تحویلِ قبلہ سے پہلے ادا کیں، ضائع نہیں کرے گا کیونکہ اللہ اپنے بندوں پر بڑا شفیق اور مہربان ہے۔ وہ انھیں مشقت میں ڈالتا ہے نہ ان کے اعمال کا ثواب ضائع کرے گا۔ ﴿144﴾ اے نبی! قبلے کی تبدیلی کے لیے وحی کے انتظار میں آپ کی نگاہ کا آسمان کی طرف اٹھنا اور آپ کی بے چینی ہم نے دیکھ لی ہے، سو ہم بیت المقدس سے آپ کے پسندیدہ اور محبوب قبلے بیت اللہ کی طرف آپ کو پھیر دیتے ہیں، لہٰذا اب اپنا رخ بیت المقدس کے بجائے مکہ مکرمہ میں موجود اللہ کے گھر کی طرف کر لیجیے۔ اے مومنو! تم نماز کی ادائیگی کے وقت جہاں بھی ہو، اپنا رخ بیت اللہ کی طرف کرو۔ جہاں تک اہلِ کتاب یہود و نصاریٰ کی بات ہے تو وہ یقینی طور پر جانتے ہیں کہ مسلمانوں کا قبلہ تبدیل ہوگا، یہ ان کے خالق اور تمام معاملات کے مدبر اللہ ہی کا نازل کردہ حکم ہے کیونکہ یہ بات ان کی کتاب میں موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ ان حق سے منہ موڑنے والوں کے عمل سے غافل نہیں بلکہ خوب آگاہ ہے اور عنقریب انھیں اس کی سزا بھی دے گا۔ ﴿145﴾ اللہ کی قسم! اے نبی! اگر آپ یہود و نصاریٰ کو دنیا جہان کے سارے دلائل بھی پیش کر دیں کہ تحویلِ قبلہ برحق ہے، پھر بھی یہ لوگ آپ کے قبلے کی طرف رخ کر کے نماز نہیں پڑھیں گے کیونکہ وہ آپ کی لائی ہوئی شریعت سے دشمنی رکھتے اور حق کی اتباع کے سلسلے میں تکبر کرتے ہیں۔ آپ بھی ان کے قبلے کی طرف منہ نہیں کر سکتے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس سے پھیر دیا ہے بلکہ ان دونوں میں سے کوئی بھی دوسرے کے قبلے کی طرف رخ کرنے والا نہیں ہے کیونکہ ہر فریق دوسرے کو کافر کہتا ہے۔ اگر آپ نے قبلے یا دیگر شرعی احکام میں جن کے بارے میں آپ کے پاس دوٹوک اور صحیح علم آ چکا ہے، ان کی خواہشات کی اتباع اور احترام کیا تو آپ ہدایت کو چھوڑنے اور خواہشِ نفس کی پیروی کرنے کی وجہ سے ظالموں میں سے ہو جائیں گے۔ نبی ﷺ کو یہ خطاب آپ کی امت کو یہود و نصاریٰ کی پیروی اختیار کرنے کی خرابی اور قباحت سمجھانے اور اس سے خبردار کرنے کے لیے ہے کیونکہ آپ تو اللہ کے معصوم نبی تھے۔ ﴿146﴾ یہود و نصاریٰ کے علماء جنھیں ہم نے کتاب عطا کی، وہ تحویلِ قبلہ کے معاملے سے آگاہ تھے کیونکہ ان کی کتابوں میں نبی محمد ﷺ کی نبوت کی جو علامتیں درج ہیں، ان میں تحویلِ قبلہ بھی ہے۔ وہ اس کو اسی طرح پہچانتے ہیں جس طرح اپنی اولاد کو پہچانتے اور دوسروں سے الگ کر لیتے ہیں لیکن اس کے باوجود ان کا ایک گروہ محض حسد کی وجہ سے آپ کے لائے ہوئے حق کو چھپاتا ہے، حالانکہ اسے پورا یقین ہے کہ وہ حق ہے۔

فوائد: ❀ احکامِ الٰہی اور شریعتِ اسلامیہ پر اعتراضات اور اس کے مقاصد سے غفلت بے وقوفی اور کم عقلی کی دلیل ہے۔ ❀ یہ امت دوسری امتوں کے مقابلے میں شرف و فضل والی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کی تعریف کی اور اسے دیگر امتوں کے مقابلے میں متوسط اور معتدل قرار دیا۔ ❀ اہلِ کتاب کی خواہشات کی پیروی سے ڈرایا گیا ہے کیونکہ انھوں نے حق کو جاننے کے بعد اس سے منہ موڑا۔ ❀ نزولِ وحی کے زمانے میں اسلام کے اندر شرعی احکام میں نسخ ہو سکتا ہے، جیسے بیت المقدس کے قبلے کی حیثیت کو منسوخ کر کے بیت اللہ کو قبلہ قرار دیا گیا۔

اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۱۴۷﴾ وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ
مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا ؕ
اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۴۸﴾ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ
شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَاِنَّهٗ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا
تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۹﴾ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ
وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ۙ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ
حُجَّةٌ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِيْ ۙ وَلِاُتِمَّ
نِعْمَتِيْ عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۰﴾ كَمَاۤ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ
يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا
لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۵۱﴾ فَاذْكُرُوْنِيْۤ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ﴿۱۵۲﴾
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۵۳﴾
وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا
تَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ
الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ؕ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۵۵﴾ الَّذِيْنَ اِذَاۤ
اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْۤا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿۱۵۶﴾ ؕ

(147) یہی حق ہے جو آپ کے رب کی طرف سے ہے۔ اے رسول! آپ اس کی صحت وصداقت پر شک کرنے والوں میں سے نہ ہوں۔ (148) ہر امت کے لیے روحانی یا حسی جہت اور قبلہ ہے جس کی طرف وہ رخ کرتے ہیں۔ اسی کے پیش نظر امتوں کا قبلے میں اور اللہ کے مقرر کردہ احکام میں اختلاف ہے۔ مختلف امتوں کا قبلہ مختلف ہونا نقصان دہ نہیں اگر وہ اللہ کے حکم سے ہو۔ اے اہلِ ایمان! تمھیں جن خیر کے کاموں کا حکم دیا گیا ہے، انھیں بجالانے میں ایک دوسرے سے آگے بڑھو۔ تم جہاں بھی ہوئے، اللہ تعالیٰ روزِ قیامت تمھیں تمھارے اعمال کا بدلہ دینے کے لیے ضرور جمع کرے گا۔ وہ تمھیں جمع کرنے اور بدلہ دینے سے عاجز نہیں بلکہ وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔ (149) اے نبی! آپ اور آپ کے پیروکار دنیا کے جس خطے میں نماز ادا کرنا چاہیں، اپنا رخ مسجد حرام کی طرف کرلیں۔ یہی حق ہے جو آپ پر آپ کے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمھارے عملوں سے ہرگز غافل نہیں بلکہ وہ سب اعمال سے واقف ہے اور وہ تمھیں ہر عمل کا بدلہ بھی دے گا۔ (150) اے نبی! آپ جس جگہ ہوں، نماز پڑھنے کا ارادہ ہو تو مسجد حرام کی طرف رخ کرلیں۔ اور اے اہلِ ایمان! تم بھی جس جگہ ہو اور نماز پڑھنا چاہو تو اسی قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھو تاکہ کوئی تم پر اعتراض نہ کر سکے۔ جہاں تک ظالموں کی بات ہے تو وہ دشمنی اور عناد پر قائم رہیں گے اور کٹ حجتی سے بھی باز نہیں آئیں گے۔ ان سے ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ ڈر بس اکیلے رب کا رکھو۔ اس کے احکام بجالاؤ اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے رک جاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے نماز میں کعبہ کی طرف رخ کرنا اس لیے مشروع ٹھہرایا ہے کہ اس طرح وہ تمھیں دوسری امتوں سے نمایاں کر کے تم پر اپنی نعمت کی تکمیل فرمائے، نیز اس لیے کہ سب سے افضل قبلے کی طرف تمھاری راہنمائی کرے۔ (151) جس طرح ہم نے تم پر ایک دوسری نعمت بھی کی کہ ہم نے تم ہی میں سے تمھاری طرف ایک رسول مبعوث کیا جو تمھیں ہماری آیتیں سناتا ہے۔ وہ تمھیں فضیلت والے نیک امور کا حکم دے کر اور گھٹیا ناجائز کاموں سے منع کر کے پاک صاف کرتا ہے، وہ تمھیں قرآن و سنت کی تعلیم دیتا ہے اور تمھیں دین و دنیا کی وہ باتیں سکھاتا ہے جن سے تم لاعلم ہو۔ (152) تم دل و زبان سے میرا ذکر کرو اور اعمال سے اس کا اظہار کرو تو میں تمھاری اچھی تعریف کر کے اور تمھاری حفاظت کر کے تمھارا ذکر کروں گا کیونکہ جیسا عمل ویسا بدلہ۔ ان انعامات پر میرا شکر کرو جو میں نے تم پر کیے ہیں، ان کی قدر کرو۔ ان کی ناقدری اور انکار کر کے اور حرام امور میں انھیں استعمال کر کے میری ناشکری نہ کرو۔ (153) اے ایمان والو! میری اطاعت کے امور بجا لاتے ہوئے اور میرے حکموں کو مانتے ہوئے صبر اور نماز کے ساتھ مدد طلب کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے، وہ ان کو توفیق دیتا اور ان کی خاص مدد کرتا ہے۔ (154) اے مومنو! تم اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے جانیں قربان کرنے والوں کو مردے نہ کہو کہ جس طرح دوسرے لوگ مرتے ہیں، اسی طرح وہ بھی مر گئے بلکہ وہ اپنے رب کے ہاں زندہ ہیں لیکن تم ان کی زندگی کو نہیں سمجھ سکتے کیونکہ وہ ایک خاص زندگی ہے جس کی معرفت کا ذریعہ اللہ تعالیٰ کی وحی کے علاوہ کوئی نہیں۔ (155) ہم تمھیں مختلف طرح کی پریشانیوں میں ڈال کر تمھارا امتحان لیں گے۔ کبھی تم پر دشمن کا خوف مسلط کر دیں گے، کبھی کھانے پینے کی قلت سے بھوک کا مزہ چکھائیں گے، کبھی مالی نقصان کے ذریعے سے یا مال کا حصول مشکل بنا کر، کبھی آفات کے ذریعے سے لوگوں کو ہلاک کر کے، کبھی جنگ میں شہید کر کے اور کبھی زمینی پیداوار اور پھلوں کی کمی کر کے تمھیں آزمائیں گے۔ اے نبی! ان ساری آزمائشوں پر صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیں کہ اللہ تعالیٰ صبر کے بدلے میں انھیں دنیا و آخرت میں وہ کچھ دے گا کہ وہ خوش ہو جائیں گے۔ (156) صابر وہ ہیں جو ان تکلیفوں کے آنے پر تسلیم و رضا سے یہ کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہیں، وہ ہمارے بارے میں جیسے چاہتا ہے تصرف کرتا ہے اور ہم روزِ قیامت اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ اسی نے ہمیں پیدا کر کے مختلف انعامات سے نوازا اور آخر کار ہمیں اسی کے حضور پیش ہونا ہے۔

فوائد: ❀ تحویلِ قبلہ کے مسئلے پر لمبی گفتگو اس لیے کی کہ اس میں محمد رسول اللہ ﷺ کی نبوت کی صداقت کی دلیل ہے۔ ❀ بحث مباحثے میں پڑے بغیر اطاعتِ الٰہی میں لگے رہنا اور نیکی کے کاموں میں جلدی کرنا روزِ قیامت اہلِ ایمان کے لیے ان کے رب کے ہاں بہت نفع بخش ہوگا۔ ❀ اللہ تعالیٰ سے جوڑنے والے نیک اعمال متعدد اور کئی اقسام کے ہیں، اس لیے مومن کو اللہ تعالیٰ سے اجر کا طلب گار بنتے ہوئے ان اعمال میں ایک دوسرے سے سبقت کرنی چاہیے۔ ❀ اللہ عزوجل کے ذکر کی شان بہت عظیم ہے، اس طرح کہ اللہ تعالیٰ اس بندے کا تذکرہ معزز فرشتوں کے سامنے کر کے اسے جزا اور ثواب دیتا ہے۔ ❀ بندوں کو امتحان و آزمائش میں ڈالنا اللہ تعالیٰ کا طریقۂ کار ہے۔ اس پر صبر کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے اجرِ عظیم عطا کرنے اور عزتوں والے مقامات سے نوازنے کا وعدہ کیا ہے۔

أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَٰتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ ﴿١٥٧﴾
إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِن شَعَآئِرِ اللَّهِ ۖ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَن يَطَّوَّفَ بِهِمَا ۚ وَمَن تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ
شَاكِرٌ عَلِيمٌ ﴿١٥٨﴾ إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَٰتِ وَالْهُدَىٰ
مِن بَعْدِ مَا بَيَّنَّٰهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَٰبِ ۙ أُولَٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَ
يَلْعَنُهُمُ اللَّٰعِنُونَ ﴿١٥٩﴾ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَبَيَّنُوا
فَأُولَٰئِكَ أَتُوبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَأَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿١٦٠﴾ إِنَّ الَّذِينَ
كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَٰئِكَةِ
وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ﴿١٦١﴾ خَٰلِدِينَ فِيهَا ۖ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ
وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ ﴿١٦٢﴾ وَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۖ لَّا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَٰنُ
الرَّحِيمُ ﴿١٦٣﴾ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَٰوَٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ
وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنفَعُ النَّاسَ وَمَا أَنزَلَ
اللَّهُ مِنَ السَّمَآءِ مِن مَّآءٍ فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا
وَبَثَّ فِيهَا مِن كُلِّ دَآبَّةٍ وَتَصْرِيفِ الرِّيَٰحِ وَالسَّحَابِ
الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ لَءَايَٰتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿١٦٤﴾

ع 19 1 3

(157) مذکورہ صفات والے لوگوں کی تعریفیں اللہ تعالیٰ معزز ومقرب فرشتوں کے سامنے کرتا ہے اور ان پر اپنی رحمتوں کا نزول فرماتا ہے۔ یہی لوگ حق کے راہی ہیں۔

(158) صفا و مروہ کعبۃ اللہ کے قریب دو مشہور پہاڑیاں ہیں جو شریعت کے ظاہری نشانات میں سے ہیں۔ جو شخص حج یا عمرہ کے مناسک ادا کرنے کے لیے بیت اللہ کا قصد کرے تو اس پر ان دونوں کے درمیان سعی کرنے میں کوئی گناہ نہیں۔ ''گناہ نہیں'' کا اسلوبِ بیان اس لیے اختیار کیا گیا کہ کچھ مسلمانوں کے ذہن میں یہ تھا کہ یہ جاہلیت کی رسم ہے اور اس سعی سے گناہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے واضح فرما دیا کہ ایسا نہیں بلکہ یہ مناسکِ حج میں سے ہے۔ اور جو شخص مستحب امور کو دل کی خوشی سے خالص اللہ کو راضی کرنے کے لیے بجا لاتا ہے تو یقیناً اللہ بڑا قدردان ہے، انھیں قبول کر کے ان پر ثواب بھی دے گا۔ وہ علیم بھی ہے جو نیکی کرنے والوں اور ثواب کے مستحقین کو خوب جانتا ہے۔

(159) نبی ﷺ اور آپ کی شریعت کی صداقت کے وہ واضح دلائل جو ہم نے یہود و نصاریٰ کی کتابوں میں اتارے ہیں اور انھیں لوگوں کے لیے بالکل واضح کر دیا ہے، ان کو چھپانے والے یہود و نصاریٰ پر اللہ تعالیٰ لعنت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فرشتے، انبیاء اور تمام لوگ بددعا کرتے ہیں کہ اللہ انھیں اپنی رحمت سے دور کر دے۔

(160) البتہ جن لوگوں نے ان واضح آیات و احکام کو چھپانے کے جرم پر شرمندہ ہو کر بارگاہِ الٰہی میں رجوع کر لیا ہے اور انھوں نے اپنے ظاہر و باطن کی اصلاح کر لی ہے اور جو حق و ہدایت انھوں نے چھپایا تھا، اس کی وضاحت بھی کر دی ہے تو میں اپنی اطاعت کی طرف ان کا رجوع قبول کرتا ہوں اور بندوں میں سے جو بھی توبہ کرے، میں اس کی توبہ قبول کرتا ہوں اور اس پر رحم کرتا ہوں۔

(161) جو لوگ توبہ کرنے سے پہلے کفر ہی پر مر گئے، وہ لوگ ملعون اور اللہ کی رحمت سے دور ہیں۔ فرشتوں اور تمام لوگوں کی بھی ان کے لیے یہی بددعا ہے کہ یا اللہ! انھیں دھتکار کر اپنی رحمت سے دور کر دے۔

(162) یہ لعنت ان پر مسلسل پڑتی رہے گی اور ان سے ایک دن کے لیے بھی عذاب ہلکا نہیں کیا جائے گا اور نہ روزِ قیامت انھیں مہلت ہی ملے گی۔

(163) اور اے لوگو! تمھارا معبود برحق ایک ہی ہے جو اپنی ذات و صفات میں یکتا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ وہ رحمٰن ہے جو وسیع رحمت والا ہے، وہ رحیم ہے جو اپنے بندوں پر اس قدر مہربان ہے کہ اس کی نعمتیں گنتی اور شمار میں نہیں آتیں۔

(164) زمین و آسمان میں اور ان میں موجود تخلیق کے عجائبات میں، دن اور رات کے ایک دوسرے کے بعد آنے میں، لوگوں کی ضرورت کا سامانِ تجارت، کپڑے اور غلے وغیرہ کا بھاری بوجھ اٹھا کر سمندروں میں بحری جہازوں کے رواں دواں رہنے میں، آسمان سے بارش کے نازل ہونے میں جس سے اللہ تعالیٰ بے آباد زمین کو آباد کر کے کھیتی اور گھاس پیدا کرتا ہے، کائنات میں پھیلے جانداروں میں، مختلف سمتوں سے ہواؤں کے چلنے میں، زمین و آسمان کے درمیان مطیع بن کر چلنے والے بادلوں میں (ان سب امور میں) عقل و دانش رکھنے اور سمجھنے والوں کے لیے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی وحدانیت کے واضح دلائل موجود ہیں۔

فوائد: ❀ بیت اللہ کا حج و عمرہ کرنے والوں کے لیے صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا مسنون ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ حق کو چھپانا بہت بڑا گناہ اور اس کی سزا نہایت شدید ہے۔ اسی طرح حق بات خلط ملط کر کے لوگوں کو بتانا اور رسولوں کی لائی ہوئی ہدایت کے متعلق لوگوں کو گمراہ کرنا بھی سخت کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ
اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ
يَرَوْنَ الْعَذَابَ ۙ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ ﴿۱۶۵﴾
اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا وَرَاَوُا الْعَذَابَ وَ
تَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ ﴿۱۶۶﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً
فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا ؕ كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ
حَسَرٰتٍ عَلَيْهِمْ ؕ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ النَّارِ ﴿۱۶۷﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا
مِمَّا فِى الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ
اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۶۸﴾ اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَالْفَحْشَآءِ وَاَنْ
تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ
اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ
اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۷۰﴾ وَمَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
كَمَثَلِ الَّذِىْ يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءً ؕ صُمٌّۢ بُكْمٌ
عُمْىٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۷۱﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ
مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۷۲﴾

(165) اتنے واضح دلائل کے باوجود کچھ لوگ اللہ کے سوا اوروں کو معبود بناتے ہیں اور انھیں اللہ تعالیٰ کا ساجھی اور ہمسر قرار دیتے ہیں۔ ان سے وہ اس طرح محبت کرتے ہیں جیسے اللہ سے محبت کرتے ہیں۔ ایمان والے اُس سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں جتنی وہ اپنے معبودوں سے محبت کرتے ہیں کیونکہ اہلِ ایمان اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے اور وہ آسانی اور تنگی میں اسی سے محبت کرتے ہیں۔ اس کے برعکس یہ لوگ صرف آسانی اور خوشحالی میں اپنے باطل معبودوں سے محبت کرتے ہیں جبکہ مشکلات میں وہ بھی اللہ کے سوا کسی کو نہیں پکارتے۔ شرک و کفر اور برائیوں کا ارتکاب کرنے والے یہ ظالم لوگ اگر آخرت میں ہونے والی اپنی حالت کو دیکھ لیں جب وہ عذاب کا مشاہدہ کریں گے تو انھیں یقین ہو جائے کہ طاقت کا سرچشمہ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ وہ اپنے نافرمانوں کو سخت سزا دینے والا ہے۔ اگر یہ لوگ اس منظر کو اب دنیا میں دیکھ لیتے تو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتے۔ (166) یہ اس وقت ہوگا جب دنیاوی پیر اور گمراہی کے سرغنے اپنے کمزور مریدوں اور پیروکاروں سے براءت کا اعلان کریں گے، جب وہ قیامت کی ہولناکیاں اور اس کی سختیاں اور مصائب اپنے سامنے دیکھیں گے اور ان کی نجات کے تمام ممکنہ اسباب و وسائل منقطع ہو جائیں گے۔ (167) اپنے بڑوں کے پیروکار اور کمزور لوگ کہیں گے: کاش! ہماری دنیا کی طرف دوبارہ واپسی ہو جائے تو ہم اپنے سرداروں اور پیروں سے اسی طرح اظہارِ براءت کریں جس طرح وہ ہم سے کر رہے ہیں۔ آخرت میں شدید عذاب کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ انھیں اکابر کی اندھی تقلید کا انجام بھی دکھائے گا۔ وہ حسرت و ندامت کے آنسو بہائیں گے مگر کبھی آگ سے نکل نہیں سکیں گے۔ (168) اے لوگو! حلال اور جائز طریقے سے حاصل ہونے والی زمین کی پیداوار اور جانور جن کے لیے استعمال ہونے والی کمائی حلال ہو اور وہ بذاتِ خود پاک ہوں، خبیث اور نجس نہ ہوں، تو ان کا کھانا تمھارے لیے حلال ہے۔ شیطان کی راہوں پر نہ چلو، وہ تمھیں دھوکے میں مبتلا کر دے گا کیونکہ وہ تمھارا کھلا دشمن ہے اور عقل مند کے لیے ایسے دشمن کی پیروی کیسے جائز ہو سکتی ہے جو ہر وقت اسے گمراہ کرنے اور اذیت دینے کے درپے ہو! (169) وہ ہمیشہ تمھیں کبیرہ گناہوں اور بدترین نافرمانیوں پر اکساتا ہے اور وہ تمھیں حکم دیتا ہے کہ تم عقائد اور دیگر شرعی احکام میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی تعلیمات کو نظر انداز کر کے اللہ پر جھوٹ باندھو۔ (170) جب ان کفار سے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نازل کیے ہوئے نور و ہدایت کی پیروی کرو تو وہ محض ضد کی بنا پر کہتے ہیں کہ ہم تو اپنے آباء و اجداد کے عقائد اور رسم و رواج کو اپنائیں گے۔ اگر ان کے آباء و اجداد کو نور و ہدایت کی ذرہ بھر سمجھ نہ ہو اور نہ انھیں اس حق کی شناسائی ہو جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے تو کیا پھر بھی یہ انھی کی اتباع کریں گے؟! (171) اپنے آباء و اجداد کی پیروی کرنے میں ان کافروں کی مثال اس چرواہے کی طرح ہے جو اپنے جانوروں کو آواز لگاتا ہے تو وہ اس کی آواز سنتے ہیں لیکن بات نہیں سمجھتے۔ وہ ایسے بہرے ہیں کہ حق کو سن کر اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے، وہ گونگے ہیں کہ ان کی زبانوں سے حق نہیں نکلتا، وہ اندھے ہیں کہ انھیں حق دکھائی بھی نہیں دیتا، اس لیے جس ہدایت کی طرف آپ انھیں بلاتے ہیں، وہ ان کی سمجھ میں نہیں آتی۔ (172) اے لوگو جو اللہ پر ایمان لائے ہو اور جنھوں نے اس کے رسول کی اتباع کی ہے! اس پاکیزہ رزق میں سے کھاؤ جو اللہ تعالیٰ نے تمھیں دیا اور اسے تمھارے لیے جائز قرار دیا ہے اور اللہ کی دی ہوئی نعمتوں پر اس کا ظاہری اور باطنی شکر بجا لاؤ۔ اللہ تعالیٰ کے شکر کے طریقوں میں سے ایک یہ ہے کہ اس کی اطاعت والے کام کرو اور اس کی نافرمانی سے بچو، اگر واقعی تم صرف اس اکیلے کی بندگی کرتے ہو اور کسی کو اس کا شریک نہیں بناتے۔

فوائد: ❀ اہلِ ایمان ہی تمام مخلوقات سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والے ہیں کیونکہ وہ تنگی اور آسانی ہر حال میں اس کی اطاعت کرتے ہیں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے۔ ❀ روزِ قیامت تمام تعلقات ختم ہو جائیں گے اور ہر دوست دوسرے دوست سے اظہارِ براءت کرے گا۔ صرف وہ تعلق باقی رہے گا جو خالص اللہ تعالیٰ کے لیے ہوگا۔ ❀ شیطان کی مختلف خفیہ تدبیروں اور گمراہ کرنے کے نت نئے طریقوں سے ہوشیار رہنا چاہیے۔ وہ خواہشاتِ نفس کے ہتھیار کو بڑے مؤثر انداز میں استعمال کرتا ہے۔ ❀ مخلوق کی اکثر گمراہی کا سبب عقل استعمال نہ کرنا، اپنے بڑوں کی گمراہی میں پیروی کرنا اور بغیر سوچے سمجھے ان کی اندھی تقلید کرنا ہے۔ ❀ بندے کا اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں، عقل و سماعت اور بصارت سے فائدہ نہ اٹھانا، اسے اس جانور کی طرح بنا دیتا ہے جو ان نعمتوں سے محروم ہے۔

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ
لِغَيْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۷۳﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَ
يَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۙ اُولٰٓئِكَ مَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا
النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۖۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ
اَلِيْمٌ ﴿۱۷۴﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى وَالْعَذَابَ
بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَآ اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ﴿۱۷۵﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ
الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِي الْكِتٰبِ لَفِيْ شِقَاقٍۢ
بَعِيْدٍ ﴿۱۷۶﴾ ع لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَ
الْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ
وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى
وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي
الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ
اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ
الْبَاْسِ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۱۷۷﴾

21 ع 9 5 - الرّبع

(173) اللہ تعالیٰ نے تم پر صرف ان جانوروں کا کھانا حرام کیا ہے جو شرعی طریقے کے مطابق ذبح کیے بغیر مر جائیں۔ اس کے علاوہ بہنے والا خون، خنزیر کا گوشت اور جس پر ذبح کرتے وقت اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو، وہ بھی حرام ہیں۔ البتہ جب آدمی اتنا مجبور ہو جائے کہ ان چیزوں میں سے کوئی چیز کھانے کے سوا کوئی چارہ نہ ہو اور وہ حد سے گزرنے والا بھی نہ ہو تو پھر بقدر ضرورت کھا سکتا ہے۔ اس صورت میں اس پر کوئی گناہ یا سزا نہیں ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کو بہت زیادہ معاف کرنے والا اور ان پر نہایت مہربان ہے۔ اس کی رحمت و مہربانی ہی کا ایک مظہر یہ ہے کہ مجبوری کی حالت میں ان حرام اور ممنوع چیزوں کے کھانے والے سے اس نے درگزر فرما دیا ہے۔

(174) جو لوگ اللہ تعالیٰ کی نازل کی ہوئی کتابوں اور ان میں وارد حق اور محمد کریم ﷺ کی نبوت وصداقت کے دلائل کو چھپاتے ہیں جیسا کہ یہود و نصاریٰ ریاست و اقتدار اور مال و جاہ کے معمولی فائدے کے لیے یہ کام کرتے ہیں، وہ درحقیقت اپنے پیٹوں میں جہنم کی آگ بھر رہے ہیں کیونکہ اس کی وجہ سے انھیں جہنم کا عذاب ہوگا۔ اللہ ان سے ایسا کلام نہیں کرے گا جس کو وہ پسند کرتے ہوں بلکہ وہ کلام کرے گا جو انھیں برا لگے گا اور نہ انھیں گناہوں سے پاک کرے گا، نہ ان کی تعریف کرے گا بلکہ ان کے لیے تکلیف دہ عذاب ہوگا۔

(175) لوگوں کی ضرورت کا علم چھپانے والے ہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے علمِ حق چھپا کر ہدایت کے بدلے گمراہی خریدی اور مغفرت کے بجائے عذاب کے بیوپاری بنے۔ یہ آگ میں لے جانے والے کام کرنے میں اتنے دلیر ہیں کہ انھیں اس عذابِ آتش کی پرواہی نہیں۔

(176) یہ سزا علم و ہدایت چھپانے پر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آسمانی کتابیں حق کے ساتھ نازل فرمائیں اور اس کا تقاضا ہے کہ انھیں بیان کیا جائے نہ کہ چھپایا جائے۔ یقیناً جن لوگوں نے کتب الٰہیہ میں اختلاف کیا ہے اور ان کے بعض حصوں پر ایمان لائے ہیں اور بعض کو چھپائے ہوئے ہیں، وہ یقیناً راہِ حق کے تارک و مخالف اور اس سے دور ہیں۔ (177) اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ نیکی صرف یہ نہیں کہ مشرق یا مغرب کی طرف رخ کیا جائے یا اس میں اختلاف کیا جائے۔ یہ تو اطاعت کی ایک ظاہری علامت ہے۔ اصل نیکی اور خیر تو اس بندے کی ہے جو اللہ تعالیٰ کے معبود یکتا ہونے پر ایمان لائے، یوم آخرت، تمام فرشتوں، ساری آسمانی کتابوں اور بلاتفریق سارے نبیوں پر ایمان لائے۔ حقیقی نیکی تو اس کی ہے جس نے مال کی چاہت اور محبت کے باوجود اسے قرابت داروں، حد بلوغت تک پہنچنے سے پہلے باپ کے سائے سے محروم ہونے والوں، یعنی یتیموں، ضرورت مندوں، اپنے گھر والوں اور وطن سے دور مسافروں اور کسی ضرورت کے تحت مجبوراً سوال کرنے والوں پر خرچ کیا اور گردنوں کو غلامی اور قید سے نکالنے کے لیے مال لگایا۔ اور وہ بندہ بھی نیک ہے جس نے اللہ کے حکم کے مطابق پوری نماز پڑھی، فرض زکاۃ ادا کی اور وہ لوگ بھی نیک ہیں جو عہد کر کے اس کی پاسداری کرتے ہیں، جو فقر و فاقہ، مصائب اور بیماری کے وقت صبر کرتے ہیں اور جہاد و قتال کی سختیوں کو برداشت کرتے ہیں اور راہِ فرار اختیار نہیں کرتے۔ مذکورہ صفات کے حامل افراد ہی اپنے ایمان اور اعمال میں سچے ہیں۔ اور یہی لوگ متقی ہیں کیونکہ انھوں نے اپنے اعمال سے ثابت کیا کہ وہ اللہ کے ہر حکم کی تعمیل کرتے اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے رک جاتے ہیں۔

فوائد: ❀ روز قیامت شدید ترین عذاب اس شخص کو ہوگا جو اللہ کے نازل کردہ علم اور رسولوں کی لائی ہوئی ہدایات کو چھپاتا ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ کے اپنے ایمان والے بندوں پر انعامات میں سے ایک انعام یہ بھی ہے کہ اس نے حرام چیزیں تھوڑی اور محدود رکھی ہیں جبکہ مباح اور حلال چیزیں بہت زیادہ اور لامحدود ہیں۔

❀ نیکی جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہے، وہ ہے جو ایمان اور عمل صالح سے مزین ہو، صرف ظاہری چیزوں کو تھامے رکھنا اللہ تعالیٰ کے ہاں کافی نہیں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى ؕ اَلْحُرُّ
بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى ؕ فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ
شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَآءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ ؕ ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ
رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۷۸﴾ وَ
لَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۹﴾
كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَيْرَا ۖ الْوَصِيَّةُ
لِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۸۰﴾ فَمَنْۢ
بَدَّلَهٗ بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ فَاِنَّمَآ اِثْمُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يُبَدِّلُوْنَهٗ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۸۱﴾ فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا
فَاَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۸۲﴾ يٰٓاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۳﴾ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ كَانَ
مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَى
الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ؕ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا
فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ؕ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۴﴾

ع 22 6 6

﴿178﴾ اللہ پر ایمان لانے اور اس کے رسول کی اتباع کرنے والو! جو شخص تم میں سے کسی دوسرے مسلمان کو جان بوجھ کر زیادتی کرتے ہوئے قتل کر دے تو قاتل کو اس کے جرم کے بدلے میں قتل کرنا تم پر فرض کر دیا گیا ہے۔ آزاد، آزاد کے بدلے، غلام، غلام کے بدلے اور عورت، عورت کے بدلے میں قتل کی جائے۔ اگر مقتول مرنے سے پہلے معاف کر جائے یا اس کے ورثاء دِیَت کے بدلے معاف کر دیں (دیت سے مراد شریعت کا مقرر کردہ وہ مال ہے جو قاتل اپنی معافی کے بدلے میں دیتا ہے) تو معاف کرنے والے پر لازم ہے کہ وہ قانون کے مطابق معروف طریقہ اپنائے۔ نہ تو معاف کر کے احسان جتلائے اور نہ طعن و تشنیع کے ذریعے اسے اذیت پہنچائے۔ قاتل بھی ٹال مٹول نہ کرے بلکہ اچھے طریقے سے دیت ادا کرے۔ اصل تو بدلے میں قتل ہی تھا، یہ دیت لینا اور دینا اس امت پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے تخفیف اور خاص رحمت ہے۔ اگر کوئی معاف کرنے اور دیت لینے کے بعد قاتل پر زیادتی کرے تو اسے اللہ کی طرف سے دردناک عذاب ہوگا۔ ﴿179﴾ اس قصاص میں جسے اللہ نے مشروع قرار دیا ہے، تمھارے لیے زندگی ہے، اس سے تمھارے خون محفوظ رہیں گے اور کوئی دوسرے پر زیادتی نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ رکھنے، اس کی شریعت کے سامنے سرِتسلیم خم کرنے اور اس کے احکام پر عمل کرنے والے اصحابِ عقل و دانش ہی اس حکمت کا ادراک رکھتے ہیں۔ ﴿180﴾ تم پر یہ بات بھی فرض کر دی گئی ہے کہ جب تم میں سے کسی کے پاس مال کثیر ہو اور اس پر موت کی علامات اور اسباب ظاہر ہو جائیں تو وہ اپنے والدین اور قرابت داروں کے بارے میں وصیت کر دے، جس کی شریعت نے یہ حد مقرر کی ہے کہ وصیت ایک تہائی ($\frac{1}{3}$) مال سے زیادہ کی نہ ہو۔ ایسا کرنا متقی لوگوں کے لیے تاکیدی حکم ہے۔ یہ حکم آیاتِ وراثت کے نازل ہونے سے پہلے تھا۔ آیاتِ میراث نے ہر وارث اور اس کے حصے کو واضح کر دیا ہے۔ حصہ دار کے علاوہ کے حق میں زیادہ سے زیادہ ایک تہائی ($\frac{1}{3}$) مال کی وصیت جائز رکھی گئی ہے۔ ﴿181﴾ پھر جس نے وصیت میں کمی بیشی کی یا وصیت کا علم ہو جانے کے بعد اس پر عمل روکا یا اسے چھپایا تو اس جرم کا گناہ بدلنے والوں کو ہوگا، وصیت کرنے والے کو نہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے اقوال سننے والا اور افعال دیکھنے والا ہے، ان کا کوئی قول و فعل اس سے اوجھل نہیں۔ ﴿182﴾ جسے وصیت کرنے والے کے بارے میں علم ہو کہ اس نے وصیت میں حق سے انحراف کیا ہے یا ظلم کیا ہے اور اس نے خیر خواہی کرتے ہوئے اس تحریر یا وصیت کو درست کر دیا، یا وصیت کے بارے میں اختلاف کرنے والوں میں صلح کرا دی تو وہ گناہ گار نہیں بلکہ اصلاح کرنے پر اجر کا حقدار ہوگا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کو بخشنے والا اور ان پر رحم کرنے والا ہے۔ ﴿183﴾ اے اللہ پر ایمان رکھنے اور اس کے رسول کی اتباع کرنے والو! تم پر تمھارے رب کی طرف سے روزے فرض کیے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلی امتوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اعمال صالحہ کو اپنے اور عذابِ الٰہی کے درمیان ڈھال بنا سکو۔ اعمال صالحہ میں سے عذاب سے نجات دلانے والا سب سے اہم عمل روزہ ہے۔ ﴿184﴾ تم پر جو روزے فرض کیے گئے ہیں وہ سال میں تھوڑے سے دن ہیں، تاہم تم میں سے جس کو ایسی بیماری لاحق ہو جس میں روزہ رکھنا مشکل ہو یا کوئی مسافر ہو تو وہ روزہ چھوڑ سکتا ہے، پھر وہ ان چھوڑے ہوئے روزوں کی بعد میں قضا ادا کر لے۔ روزہ رکھنے کی طاقت رکھنے والے جب روزہ چھوڑ دیں تو وہ ہر روزے کے بدلے میں ایک مسکین کو بطور فدیہ کھانا کھلائیں۔ جو ایک سے زائد مسکین کو کھانا کھلائے یا روزے رکھنے کے ساتھ کھانا بھی کھلائے تو یہ اس کے لیے بہتر ہے۔ اگر تمھیں روزے کی فضیلت کا اندازہ ہو جائے تو تمھیں معلوم ہو جائے گا کہ استطاعت والے کے لیے روزہ چھوڑنے اور فدیہ دینے سے روزہ رکھنا افضل ہے۔ یہ حکم روزوں کی فرضیت کے ابتدائی دنوں میں تھا کہ جو چاہے روزہ رکھ لے اور جو چاہے روزہ چھوڑ کر فدیہ دے دے، پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ہر بالغ، طاقت رکھنے والے پر روزے فرض کر دیے۔

فوائد: ❀ انسانی جانوں کا تحفظ رکھنے اور ظلم و زیادتی کو ختم کرنے میں سب سے بڑی چیز اللہ تعالیٰ کے مقرر کیے ہوئے نظام قصاص کا عملی نفاذ ہے، خواہ وہ قصاص قتل کا ہو یا اس سے کم تر کسی چیز کا۔ ❀ وصیت کی اہمیت کا بیان، بالخصوص جب کسی کے پاس کوئی ایسی چیز ہو جس کے بارے میں وہ وصیت کرنا چاہتا ہو، نیز کسی کی وصیت میں ردو بدل کرنے والے کے گناہ کی شدت کا بیان۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ
بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ
فَلْيَصُمْهُ ۭ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰي سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ۭ
يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۡ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ
وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰي مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۸۵﴾ وَاِذَا
سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ۭ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا
دَعَانِ ۙ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ﴿۱۸۶﴾
اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَاۗىِٕكُمْ ۭ هُنَّ
لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ۭ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ
تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ ۚ فَالْـٰٔنَ
بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ۠ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى
يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۠
ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ۚ وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ
عٰكِفُوْنَ فِي الْمَسٰجِدِ ۭ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا ۭ
كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۷﴾

(185) رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں پائی جانے والی لیلۃ القدر میں نبیٔ اکرم ﷺ پر قرآن کے نزول کا آغاز ہوا۔ اسے اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی ہدایت کے لیے اتارا ہے۔ اس میں ہدایت کے واضح دلائل ہیں اور یہ حق و باطل میں امتیاز کرنے والا ہے۔ جو صحت مند شخص قیام پذیر ہونے کی حالت میں یہ مہینہ پائے، تو اس پر اس مہینے کے روزے رکھنا فرض ہے۔ جو بیمار ہو اور روزے رکھنا اس کے لیے تکلیف کا باعث ہو یا وہ مسافر ہو تو اس کے لیے روزہ چھوڑنا جائز ہے لیکن ان چھوڑے ہوئے روزوں کی بعد میں قضا ادا کرنا اس پر واجب ہے۔ اللہ تعالیٰ شریعت میں تمھارے لیے آسانی کا ارادہ رکھتا ہے، تنگی نہیں چاہتا تاکہ تم مہینے کی گنتی پوری کر لو۔ رمضان کے اختتام پر اور عید کے روز اللہ تعالیٰ کی کبریائی بیان کرو اس وجہ سے کہ اس نے تمھیں روزے رکھنے کی توفیق عطا فرمائی اور مہینے کے مکمل روزے رکھنے پر تمھاری خاص مدد فرمائی، تاکہ تم اللہ تعالیٰ کے اس پسندیدہ دین کی طرف راہنمائی ملنے پر اس کا شکر ادا کر سکو۔

(186) اے نبی! جب میرے بندے آپ سے پوچھیں کہ ہمارا رب کتنا قریب ہے اور ہماری دعائیں کیسے قبول کرتا ہے تو انھیں بتا دیں کہ میں ان کے انتہائی قریب ہوں، ان کے احوال سے آگاہ ہوں اور ان کی دعائیں سنتا ہوں، لہٰذا انھیں واسطوں، وسیلوں یا آوازیں بلند کرنے کی ضرورت نہیں۔ جب بھی کوئی مخلص ہو کر مجھ سے دعا کرتا ہے، میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں، لہٰذا انھیں چاہیے کہ میرے حکموں کے فرماں بردار بن کر رہیں اور اپنے ایمان پر ثابت قدم رہیں۔ دعاؤں کی قبولیت میں میرے نزدیک یہ سب سے مؤثر اور نفع بخش وسیلے ہیں۔ عین ممکن ہے، اس طرح وہ اپنے دینی اور دنیاوی معاملات میں رُشد و ہدایت والی سیدھی راہ پر رہیں۔

(187) پہلے پہل آدمی کے لیے یہ حکم تھا کہ جب وہ رمضان کی راتوں میں سو جاتا، پھر فجر سے پہلے اٹھ جاتا تو کھانا کھانا یا بیوی سے مباشرت کرنا اس پر حرام تھا۔ فرمایا: اے اہلِ ایمان! اللہ تعالیٰ نے اس حکم کو منسوخ کر کے تمھارے لیے رمضان کی راتوں میں بیویوں سے جماع کرنا جائز قرار دیا، چنانچہ تمھاری بیویاں تمھارے لیے ستر پوشی اور پاکدامنی کا ذریعہ ہیں اور تم ان کے لیے ستر پوشی اور پاک بازی کا سبب ہو۔ تم میں سے کوئی ایک دوسرے سے بے نیاز نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ کے علم میں تھا کہ تم اللہ تعالیٰ کے منع کردہ کاموں کا ارتکاب کر کے اپنے نفسوں سے خیانت کرو گے، لہٰذا اس نے تم پر رحم کیا، توجہ فرمائی اور تم پر تخفیف اور نرمی کر دی، لہٰذا اب تم رمضان کی رات میں ان سے مباشرت کر سکتے ہو اور اللہ تعالیٰ نے تمھارے مقدر میں جو اولاد رکھی ہے، اسے طلب کرو اور پوری رات طلوعِ فجر تک کھاؤ پیو۔ طلوعِ فجر سے وہ روشنی مراد ہے جو رات کی تاریکی سے پھوٹتی ہے، پھر طلوعِ فجر سے غروبِ آفتاب تک روزہ توڑنے والے تمام امور سے رک کر روزے کو مکمل کرو۔ تم اپنی بیویوں سے مباشرت نہ کرو اس حال میں کہ تم مساجد میں اعتکاف بیٹھے ہوئے ہو کیونکہ اس سے اعتکاف باطل ہو جائے گا۔ مذکورہ بالا احکام حلال و حرام کے درمیان اللہ تعالیٰ کی حدیں ہیں، لہٰذا کبھی ان کے قریب نہ جانا۔ جو اللہ تعالیٰ کی حدوں کے قریب گیا، ہو سکتا ہے کہ وہ حرام کا ارتکاب کر لے۔ ان احکام کی اس قدر تفصیل اور وضاحت کر کے اللہ تعالیٰ لوگوں کے لیے اپنی آیات کھول کر بیان کر رہا ہے تاکہ وہ اس کے حکموں پر عمل کر کے اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز آ کر اس کے عذاب سے بچ سکیں۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ نے رمضان کو روزوں کا مہینہ بنا کر اور اس میں قرآن نازل کر کے اسے شرف و فضل بخشا ہے۔ یہی قرآن کا مہینہ ہے، اس لیے نبی ﷺ رمضان میں جبریل علیہ السلام کے ساتھ قرآن کا دور فرماتے اور باقی مہینوں کی نسبت اس میں عبادت زیادہ محنت سے کرتے۔ ❀ اسلامی شریعت اپنے اصول و فروع میں آسانی فراہم کرنے اور تنگی دور کرنے پر قائم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دین کے معاملے میں ہم پر کوئی تنگی نہیں رکھی۔ ❀ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے انتہائی قریب ہے، وہ ان کا احاطہ کیے ہوئے ہے اور وہ ان کے احوال سے پوری طرح آگاہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ ان کی دعائیں سنتا اور ان کی دادرسی کرتا ہے۔ ❀ اعتکاف کرنا مسنون ہے، جس کا مطلب ہے عبادت کے لیے اپنے آپ کو مسجد میں روک لینا، اس لیے اعتکاف کرنے والے کو ہر اس چیز سے روک دیا جاتا ہے جو اعتکاف کے مقاصد کے منافی ہو، انھی چیزوں میں سے ایک بیوی سے مباشرت ہے۔

وَلَا تَأْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ
اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ
بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۸﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ۭ 23 ع 6 7
قُلْ هِىَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ ۭ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ
تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى ۚ
وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ
تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۸۹﴾ وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ
يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ
الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۱۹۰﴾ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَاَخْرِجُوْهُمْ
مِّنْ حَيْثُ اَخْرَجُوْكُمْ وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ وَلَا
تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى يُقٰتِلُوْكُمْ
فِيْهِ ۚ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ ۭ كَذٰلِكَ جَزَاۗءُ
الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۹۱﴾ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۹۲﴾
وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ
لِلّٰهِ ۭ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَي الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹۳﴾

(188) تم میں سے کوئی دوسرے کا مال ناجائز طریقے، جیسے چوری، غصب اور دھوکا دہی وغیرہ سے نہ لے۔ اور نہ ہی مال کا جھگڑا حکمرانوں کے پاس اس لیے لے جاؤ کہ تم معصیت اور گناہ کا ارتکاب کرتے ہوئے لوگوں کے مال کا کچھ حصہ ہتھیا لو، حالانکہ تمھیں علم بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے حرام قرار دیا ہے۔ گناہ کی حرمت کا علم ہونے کے بعد گناہ کا ارتکاب کرنا زیادہ برا ہے اور سزا کے اعتبار سے انتہائی سخت ہے۔

(189) اے رسول! یہ آپ سے چاند کی تخلیق اور اس کی حالت کی تبدیلی کے بارے میں سوال کرتے ہیں تو انھیں اس کی حکمت کے بارے میں بتائیے کہ یہ لوگوں کو وقت بتانے کے لیے ہے تاکہ اس کے ساتھ وہ اپنی عبادات کے اوقات پہچان لیں، جیسے حج کے مہینے، رمضان کا مہینہ، زکاۃ کے لیے سال کا گزر جانا، اور باہمی معاملات میں اپنے اوقات معلوم کریں، جیسے دیتوں اور قرضوں کی ادائیگی میں مدت کا تعین وغیرہ۔ یہ کوئی خیر اور نیکی نہیں کہ تم حج یا عمرے کا احرام باندھنے کے بعد گھروں میں ان کے پچھلے حصے سے آؤ جیسا کہ تم زمانۂ جاہلیت میں خیال کرتے تھے بلکہ حقیقی نیکی اس شخص کی ہے جو ظاہر و باطن میں اللہ سے ڈرے۔ تمھارا گھروں میں دروازوں سے داخل ہونا تمھارے لیے آسان اور مشقت سے بالاتر ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمھیں کسی ایسے کام کا ذمہ دار اور پابند نہیں ٹھہرایا جس میں تمھارے لیے مشقت اور تنگی ہو۔ اپنے اور اللہ کے عذاب کے درمیان اعمالِ صالحہ کی رکاوٹ کھڑی کرو تاکہ تم اپنی رغبت والی چیزیں پانے میں کامیاب ہوسکو اور ان چیزوں سے نجات پاسکو جن سے تم ڈرتے ہو۔

(190) اللہ کے کلمہ اور دین کی سربلندی کے لیے ان کافروں سے لڑائی کرو جو اللہ کے دین سے تمھیں روکنے کے لیے تمھارے ساتھ لڑائی کرتے ہیں لیکن بچوں، عورتوں، بوڑھوں کو قتل کرکے یا مقتولین کا مثلہ وغیرہ کرکے اللہ تعالیٰ کی حدوں سے تجاوز نہ کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ اپنے احکام و شرائع میں اپنی مقرر کردہ حدوں سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

(191) تمھارا جہاں بھی ان کفار سے ٹکراؤ ہو، انھیں قتل کرو اور جس مکہ مکرمہ سے انھوں نے تمھیں نکالا ہے، تم بھی انھیں وہاں سے نکال دو۔ مومن کو اس کے دین پر عمل کرنے سے روکنے اور اسے دوبارہ کافر ہونے پر مجبور کرنے سے پیدا ہونے والا فتنہ، قتل سے بھی زیادہ بڑا گناہ ہے۔ مسجد الحرام کے پاس اس کی تعظیم کی وجہ سے ان مشرکینِ مکہ سے لڑائی کی ابتدا نہ کرو جب تک وہ لڑائی نہ کریں۔ اگر وہ مسجد الحرام میں لڑائی کا آغاز کریں تو پھر تم انھیں قتل کرو۔ کافروں کا یہی علاج ہے۔ اگر وہ مسجد الحرام میں لڑائی کا آغاز کریں تو ان کی سزا قتل ہے۔

(192) اگر وہ لڑائی سے باز آجائیں اور کفر چھوڑ دیں تو تم بھی ان سے لڑنے سے باز آجاؤ۔ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو بے حد بخشنے والا ہے اور ان کے سابقہ گناہوں پر ان کا مؤاخذہ بھی نہیں کرتا، وہ ان پر بڑا مہربان ہے، انھیں جلد سزا بھی نہیں دیتا۔

(193) کافروں سے اس وقت تک لڑتے رہو جب تک وہ شرک و کفر اور لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکنا نہیں چھوڑ دیتے اور اللہ کا دین غالب نہیں آجاتا۔ جب وہ کفر سے باز آجائیں اور لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکنا چھوڑ دیں تو تم بھی ان سے لڑنا چھوڑ دو کیونکہ کفر اور اللہ کے راستے سے روکنے کی شکل میں ظلم کرنے والوں کے سوا کسی پر زیادتی جائز نہیں ہے۔

فوائد:
- لوگوں کا مال باطل طریقے سے کھانے کی ممانعت اور اس تک لے جانے والے تمام وسائل اور طریقوں کی حرمت، انھی طریقوں میں سے ایک رشوت ہے۔
- حد سے تجاوز کرنے کی ممانعت و حرمت کیونکہ یہ دین عدل و احسان پر قائم ہے۔
- جہاد کی غرض و غایت اللہ تعالیٰ کے فیصلے اور حکم کا نفاذ کرنا، نیز لوگوں کو حق سننے اور اسلام میں داخل ہونے سے روکنے والے اسباب اور رکاوٹوں کو ختم کرنا ہے۔

اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ؕ فَمَنِ
اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ ۪
وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۹۴﴾ وَاَنْفِقُوْا فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۛۚ وَاَحْسِنُوْا ۛۚ اِنَّ
اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۹۵﴾ وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ؕ فَاِنْ
اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى
يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖٓ اَذًى مِّنْ
رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ ۪
فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ فَمَنْ
لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ ؕ تِلْكَ
عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۹۶﴾ اَلْحَجُّ
اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ
وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ؕ وَتَزَوَّدُوْا
فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى ۫ وَاتَّقُوْنِ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۷﴾

(194) سن 7 ہجری کا وہ حرمت والا مہینہ جس میں اللہ تعالیٰ نے تمھیں عمرے کی ادائیگی اور حرم میں داخلے کا موقع عطا کیا، یہ 6 ہجری کے اس حرمت والے مہینے کے بدلے میں تھا جس میں مشرکین نے تمھیں حرم میں داخل ہونے سے روک دیا تھا۔ تمام حرمات، یعنی حرمت والے شہر، حرمت والے مہینے اور احرام کی حالت میں بھی حد سے گزرنے والوں سے قصاص لیا جائے گا۔ جو حرمت والے مہینے، شہر یا حالت احرام میں تم پر زیادتی کرے تو اس کے ساتھ اسی طرح کا معاملہ کرو اور برابر کے بدلے سے تجاوز نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی حدوں سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ نے تمھیں جس کی اجازت دی ہے، اس میں حد سے گزرنے پر اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ کی توفیق وتائید متقین کے شاملِ حال ہے۔

(195) اپنا مال اللہ تعالیٰ کی اطاعت، مثلاً: جہاد وغیرہ میں خرچ کرو اور اللہ کی راہ میں جہاد اور انفاق ترک کر کے خود کو ہلاکت یا ایسی مصیبت میں نہ ڈالو جو تمھاری تباہی و بربادی کا سبب بن جائے۔ اپنی عبادات، معاملات اور اخلاق میں احسان پیدا کرو۔ تمام معاملات میں احسان کی راہ اختیار کرنے والوں سے اللہ محبت کرتا ہے، وہ انھیں عظیم ثواب اور سیدھی راہ کی توفیق عطا کرتا ہے۔

(196) اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے حج وعمرہ پورا کرو اور اگر دشمن کے روکنے یا بیماری وغیرہ کی وجہ سے تم روک دیے جاؤ تو حلال ہونے، یعنی حالتِ احرام سے نکلنے کے لیے اونٹ یا گائے یا بکری میں سے جو بھی قربانی میسر ہو، اسے ذبح کر دو۔ اور اپنے سر کے بال اس وقت تک نہ منڈاؤ یا نہ کٹاؤ جب تک قربانی کا جانور اپنے ذبح کے مقام پر (حدودِ حرم میں) نہ پہنچ جائے۔ اگر حرم تک جانے سے روک دیا جائے تو اسی مقام پر ذبح کر دو جہاں اسے روکا گیا ہے۔ اگر حرم تک پہنچنے میں کوئی رکاوٹ نہ ہو تو یوم النحر اور ایام تشریق میں حدودِ حرم میں ذبح کرو۔ اگر تم میں سے کوئی شخص بیمار ہو یا اس کے سر میں جوؤں وغیرہ کی تکلیف ہو اور وہ اس وجہ سے سر منڈا دے تو اس پر کوئی گناہ نہیں، تاہم اس کے لیے فدیے کے طور پر تین روزے رکھنا یا حرم کے چھ مساکین کو کھانا کھلانا یا ایک بکری ذبح کر کے حرم کے فقراء میں تقسیم کرنا ضروری ہوگا۔ اور جب تم خطرے سے باہر امن کی حالت میں ہو تو جو شخص حج کے مہینوں میں عمرے کا فائدہ اٹھائے اور پھر اس سال کے حج کا احرام باندھنے تک احرام کی پابندیوں سے آزاد رہے تو وہ جو بکری میسر ہو، اسے ذبح کر دے، یا اونٹ، گائے میں سات افراد شراکت کر کے اس کی قربانی کر لیں۔ اور جو ہدی (قربانی) کی استطاعت نہ رکھتا ہو، وہ اس کے بدلے میں پورے دس دنوں کے روزے رکھے۔ تین حج کے دنوں میں اور سات گھر لوٹ کر۔ احرام کی پابندیوں سے آزادی سے مستفید ہونے کی صورت میں قربانی کا وجوب یا اس سے عاجز آنے کی صورت میں روزوں کا اہتمام کرنا صرف اس کے لیے ہے جو اہلِ حرم میں سے نہ ہو اور جو حرم کے قریب نہ رہتا ہو۔ اللہ تعالیٰ کی شریعت کا اتباع کر کے اور اس کی حدوں کی تعظیم کر کے اس سے ڈرو اور جان لو کہ جو اس کے حکم کی مخالفت کرے، اس کے لیے اس کی پکڑ بھی بڑی سخت ہے۔

(197) حج کا وقت مقرر اور معلوم مہینے ہیں جو شوال سے شروع ہو کر دس ذوالحجہ کو ختم ہوتے ہیں۔ جس نے ان مہینوں میں خود پر حج واجب کر لیا اور اس کا احرام باندھ لیا تو اس پر جماع اور اس کی مبادیات حرام ہیں۔ گناہوں کے ارتکاب کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے نکلنا بھی اس کے حق میں حرام ہے۔ زمان ومکان کی عظمت کے پیشِ نظر احرام کی حالت میں گناہ کی سنگینی مزید بڑھ جاتی ہے۔ اسی طرح ایسی بحث بھی حرام ہے جو غیظ وغضب اور جھگڑے تک پہنچا دے۔ تم جو بھی خیر کا کام کرو گے، اللہ تعالیٰ اسے جانتا ہے، وہ تمھیں اس کا بدلہ بھی دے گا۔ حج کی ادائیگی کے لیے ضروری چیزیں، کھانا پینا زادِ راہ کے طور پر ساتھ رکھو اور تمھیں اس بات کا بھی علم ہونا چاہیے کہ تمھارے تمام معاملات میں سب سے بہتر معاون اور اصل زادِ راہ تقویٰ ہے، چنانچہ اے اصحابِ عقل ودانش! مجھ ہی سے ڈرو، اس طرح کہ میرے حکموں پر عمل کرو اور میرے منع کردہ امور سے باز آ جاؤ۔

فوائد: ❀ ترکِ جہاد اور اس میں کوتاہی امت کی ہلاکت اور تباہی و بربادی کے اسباب میں سے ہے کیونکہ یہ سبب امت میں کمزوری لاتا اور دشمن کو دلیر بناتا ہے۔ ❀ جو حج اور عمرہ شروع کر لے، اس کے لیے انھیں پورا کرنا فرض ہے اور جسے حرم میں داخلے سے روک دیا گیا، اس کے لیے قربانی کا جانور ذبح کر کے احرام کھولنا جائز ہے۔ ❀ مومن پر لازم ہے کہ وہ دنیا وآخرت کے سفر کے لیے زادِ راہ کا اہتمام کرے اور اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے بہترین زادِ راہ تقویٰ بتایا ہے۔

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ
فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ
الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۪ وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ ۚ وَاِنْ
كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿۱۹۸﴾ ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ
حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۹۹﴾ فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ
فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ؕ فَمِنَ
النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا
لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ﴿۲۰۰﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ
رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ
قِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۱﴾ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ
وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۲۰۲﴾ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ
اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ
عَلَيْهِ ۚ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۙ لِمَنِ
اتَّقٰى ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۰۳﴾

(198) تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم دورانِ حج تجارت وغیرہ کے ذریعے سے رزقِ حلال تلاش کرو اور جب تم 9 ذوالحجہ کو وقوف عرفہ کے بعد ذوالحجہ کی دسویں رات مزدلفہ میں گزارنے کے لیے واپس آؤ تو وہاں مشعرحرام کے پاس کثرت سے سُبْحَانَ اللّٰہ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور دعاؤں کا اہتمام کر کے ذکرِ الٰہی کرو اور اس بات پر کثرت سے اللہ کا ذکر کرو کہ اس نے تمھاری اپنے دین کے نشانات اور اپنے گھر کا حج کرتے وقت اس کے مناسک اور طریقوں کی راہنمائی فرمائی جبکہ اس سے پہلے تم اس کی شریعت سے ناآشنا اور غافل تھے۔

(199) پھر ابراہیم علیہ السلام کے پیروکاروں کی مانند عرفات سے ہو کر واپس آؤ۔ ان لوگوں کی طرح نہ کرو جو زمانۂ جاہلیت میں عرفات میں وقوف نہیں کرتے تھے، بلکہ مزدلفہ ہی سے واپس آجاتے تھے۔ احکام شریعت کی ادائیگی میں کوتاہی پر اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے بندوں کو بے حد بخشنے والا اور ان پر نہایت مہربان ہے۔

(200) جب تم اعمالِ حج مکمل کر کے فارغ ہو جاؤ تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو اور کثرت سے اس کی ثنا کرو جیسے تم اپنے آباء و اجداد کا فخریہ تذکرہ کرتے تھے بلکہ اپنے آباء و اجداد کے تذکرے سے بھی زیادہ اللہ کا ذکر اور تعریف و ثنا بیان کرو کیونکہ دنیا کی ہر نعمت جس سے تم لطف اندوز ہو رہے ہو، وہ اسی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عطا کی ہوئی ہے۔ لوگ مختلف طرح کے ہیں، ان میں سے کوئی تو کافر مشرک ہے جو صرف اس دنیا کی زندگی پر یقین رکھتا ہے، چنانچہ وہ اللہ تعالیٰ سے صرف دنیا کی نعمتوں، زیب و زینت، صحت اور مال و اولاد کا سوال کرتا ہے۔ دنیا کی چاہت و رغبت رکھنے اور آخرت سے اعراض اور منہ موڑنے کی وجہ سے ایسے لوگوں کا اس میں کوئی حصہ نہیں جو اس نے اپنے مومن بندوں کے لیے آخرت میں تیار کر رکھا ہے۔

(201) اور لوگوں میں سے ایک گروہ اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر یقین رکھنے والا ہے۔ یہ لوگ اپنے رب سے دنیا کی نعمتیں اور اس میں عمل صالح کی دعا کرنے کے ساتھ ساتھ جنت پانے اور دوزخ کے عذاب سے بچنے کی دعا کرتے ہیں۔

(202) وہی لوگ جو دنیا و آخرت کی خیر اور بھلائی کی دعائیں کرنے والے ہیں، انھیں دنیا میں کیے ہوئے نیک اعمال کا عظیم ثواب ملے گا اور اللہ تعالیٰ اعمال کا بہت جلد حساب لینے والا ہے۔

(203) گنتی کے چند دنوں میں اَللّٰہُ اَکْبَرُ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے کلمات کے ساتھ اللہ کا ذکر کرتے رہو۔ گنتی کے یہ چند دن: گیارہ، بارہ اور تیرہ ذوالحجہ ہیں، چنانچہ جو شخص بارہ ذوالحجہ کو کنکریاں مار کر ایک دن پہلے ہی منیٰ سے جلدی نکل گیا تو اس کے لیے کافی ہے، اس پر کوئی گناہ نہیں کیونکہ یہ اللہ کی طرف سے رعایت ہے اور جو تیرہ ذوالحجہ تک منیٰ ہی میں رہا اور تیرہ کو کنکریاں مار کر وہاں سے نکلا تو وہ بھی ٹھیک ہے، اس پر بھی کوئی گناہ نہیں۔ اس نے کامل ترین راستہ اختیار کیا اور نبی ﷺ کے فعل کی پیروی کی۔ یہ سب اس کے لیے ہے جو اپنے حج کے دوران میں اللہ سے ڈرتا رہا اور اس نے اللہ کے حکم کے مطابق اسے سرانجام دیا۔ لہٰذا تم اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل کر کے اور اس کے منع کردہ کاموں سے باز رہ کر اللہ سے ڈرو اور یقین رکھو کہ تم اس اکیلے کی طرف لوٹائے جاؤ گے اور وہ تمھیں تمھارے اعمال کی جزا دے گا۔

فوائد: ❀ مناسکِ حج مکمل کرنے پر کثرت سے ذکرِ الٰہی کرنا مسنون عمل ہے۔

❀ لوگوں کے مقاصدِ حیات مختلف ہیں۔ کسی نے اپنا اوڑھنا بچھونا سب کچھ دنیا کو بنا رکھا ہے، اس لیے وہ اپنے رب سے اس کے سوا کچھ نہیں مانگتا اور ان میں سے کوئی دنیا و آخرت دونوں کی بھلائی مانگتا ہے اور یہی سیدھی راہ پر ہے۔

❀ تقویٰ کی حقیقت صرف کثرتِ اعمال سے نصیب نہیں ہوتی، بلکہ وہ شریعت کی پیروی، پاسداری اور پابندی کا نام ہے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ
اللّٰهَ عَلٰى مَا فِيْ قَلْبِهٖ ۙ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ﴿۲۰۴﴾ وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى
فِي الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ؕ وَاللّٰهُ
لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ﴿۲۰۵﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ
الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ؕ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۲۰۶﴾ وَمِنَ
النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ؕ وَ
اللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۲۰۷﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا
ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً ۪ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ
الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۲۰۸﴾ فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ
بَعْدِ مَا جَآءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ
حَكِيْمٌ ﴿۲۰۹﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِيْ
ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ ؕ
وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۲۱۰﴾ سَلْ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ كَمْ
اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ اٰيَةٍۭ بَيِّنَةٍ ؕ وَمَنْ يُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ
مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۱۱﴾

(204) اے نبی! لوگوں میں وہ منافق بھی ہے جس کی اس دنیا کے متعلق گفتگو آپ کو بھلی لگتی ہے اور آپ اس کے کلام اور گفتگو سے متاثر ہو کر اسے سچا اور خیر خواہ سمجھ لیتے ہیں، حالانکہ اس کا مقصد صرف اپنے مال و جان کی حفاظت ہے۔ وہ اپنے ایمان اور خیر خواہی پر اللہ کو گواہ بناتا ہے، حالانکہ وہ جھوٹا ہے۔ وہ سخت جھگڑالو اور مسلمانوں سے بہت عداوت رکھتا ہے۔

(205) جب وہ آپ کے پاس سے اٹھ کر جاتا ہے تو معصیت و نافرمانی کے ذریعے سے زمین میں فساد برپا کرنے کی پوری کوشش کرتا ہے۔ کھیتی برباد کرتا اور جانوروں کو قتل کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ زمین میں فساد اور فساد برپا کرنے والوں کو ناپسند کرتا ہے۔

(206) جب اس فسادی کو بطور نصیحت کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ڈر جا، اس کی حدود کی پابندی کر اور منع کیے گئے کاموں سے رک جا تو غرور اور انانیت اسے حق کی طرف رجوع کرنے سے روک دیتی ہے اور وہ گناہ میں اور سرکش ہو جاتا ہے۔ اس سرکشی کی سزا یہ ہے کہ وہ جہنم رسید ہوگا اور وہ یقیناً وہاں رہنے والوں کے لیے بدترین ٹھکانا ہے۔

(207) اور لوگوں میں وہ مومن بھی ہے جو اللہ کی رضا مندی کی تلاش میں، اس کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے اور اپنے آپ کو اطاعتِ الٰہی میں لگا کر اپنی جان تک کا سودا کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر وسیع رحمت کرنے والا، بے حد نرمی اور شفقت کرنے والا ہے۔

(208) اے اللہ پر ایمان لانے اور اس کے رسول کی اتباع کرنے والو! پورے کے پورے اسلام میں داخل ہو جاؤ اور اس کا کوئی امر نہ چھوڑو جیسا کہ اہلِ کتاب کا وتیرہ ہے کہ اپنی کتاب کے کچھ حصے پر ایمان رکھتے ہیں اور کچھ کا انکار کرتے ہیں اور شیطان کی راہوں پر مت چلو کیونکہ وہ تمھارا کھلا دشمن ہے جو برملا دشمنی کا اظہار کرتا ہے۔

(209) تمھارے پاس شک سے پاک اور واضح دلائل آجانے کے بعد بھی اگر تم پھسل جاؤ یا تمھارے اندر ٹیڑھا پن پیدا ہو جائے تو پھر جان لو کہ اللہ اپنی قدرت اور قہر کے نفاذ پر پوری طرح غالب ہے۔ وہ اپنی تدبیر و شریعت سازی میں حکمت والا ہے، لہٰذا اس سے ڈرو اور اس کی تعظیم کرو۔

(210) شیطان کے نقشِ قدم پہ چلنے والے اور راہِ حق سے کنارہ کشی کرنے والے یہ لوگ کیا ایمان لانے کے لیے اس وقت کا انتظار کر رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اپنی شان کے مطابق بادلوں کے سائبانوں میں ان کے درمیان فیصلہ کرنے کے لیے تشریف لائے اور فرشتے ان لوگوں کو ہر طرف سے گھیرے ہوئے آئیں، تب ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فیصلہ صادر ہوگا اور وہ فیصلے سے فارغ ہو جائے گا؟ مخلوق کے تمام کام اور معاملات اکیلے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف لوٹائے جاتے ہیں۔

(211) اے نبی (ﷺ)! بنی اسرائیل سے از راہِ سرزنش پوچھیں: اللہ تعالیٰ نے رسولوں کی صداقت پر دلالت کرنے والے کتنے واضح معجزے تمھیں دکھائے، لیکن تم نے ان معجزات اور نشانیوں کو جھٹلایا اور ان سے منہ موڑ لیا۔ جو کوئی اللہ تعالیٰ کی نعمت کی معرفت حاصل کر لینے اور اس کے ظاہر ہونے کے بعد اس کے بدلے میں کفر کرے اور اسے جھٹلائے تو پھر یقیناً اللہ تعالیٰ بھی کافروں اور جھٹلانے والوں کو سخت سزا دینے والا ہے۔

فوائد: ❀ لوگوں پر حکم صرف ان کی ظاہری شکل وصورت دیکھ کر اور گفتگو سن کر نہیں لگایا جاتا بلکہ ان کے افعال و کردار کی اس حقیقت پر حکم لگایا جاتا ہے جو ان کے دل و دماغ کے مخفی نظریات کا مظہر ہوتے ہیں۔ ❀ زمین کے اندر فساد برپا کرنے کی تمام صورتیں متکبرین کی وہ صفات ہیں جو ان کے ساتھ لازم و ملزوم ہیں اور اللہ تعالیٰ فساد اور اہلِ فساد کو ناپسند کرتا ہے۔ ❀ کوئی شخص اس وقت تک حقیقی مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک پورے دین کو تسلیم نہ کر لے اور اسے ظاہری اور باطنی دونوں طرح سے قبول نہ کرے۔ ❀ نعمتوں پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا اور انھیں اطاعتِ الٰہی میں استعمال کرنا چھوڑ دیا جائے تو نعمتیں کم پڑ جاتی ہیں اور وہ صاحبِ نعمت کے لیے مصیبت و آزمائش بن جاتی ہیں۔

زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا ۘ وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ
مَنْ يَّشَاۗءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۲۱۲﴾ كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۣ فَبَعَثَ
اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۠ وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ
الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا
فِيْهِ ۭ وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ مِنْۢ بَعْدِ مَا
جَاۗءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۚ فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ ۭ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ
اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۱۳﴾ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَ
لَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ۭ مَسَّتْهُمُ
الْبَاْسَاۗءُ وَالضَّرَّاۗءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ۭ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ
قَرِيْبٌ ﴿۲۱۴﴾ يَسْـَٔـلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۭ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ
خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ
السَّبِيْلِ ۭ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿۲۱۵﴾

(212) کافروں کے لیے دنیا کی زندگی، اس کا ختم ہونے والا ساز وسامان اور ختم ہونے والی لذتیں خوشنما بنا دی گئی ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھنے والوں کا مذاق اڑاتے ہیں۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے احکام مان کر اور ممنوعات سے باز رہ کر تقویٰ اختیار کرتے ہیں، وہ آخرت میں ان کافروں سے کہیں اوپر ہوں گے، جہاں اللہ تعالیٰ انھیں ہمیشہ کی جنتوں میں ٹھہرائے گا اور اللہ اپنی مخلوق میں سے جسے چاہے، بے حد وحساب دیتا ہے۔

(213) لوگ ایک ہی امت تھے، ہدایت پر متفق تھے اور اپنے باپ آدم علیہ السلام کے دین پر قائم تھے حتی کہ شیاطین نے انھیں سیدھی راہ سے بہکا دیا، پھر وہ مومن اور کافر میں تقسیم ہو گئے۔ اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے رسول بھیجے جنھوں نے اہلِ ایمان و اطاعت کو ان انعامات کی خوشخبری سنائی جو اللہ نے اپنی رحمت سے ان کے لیے تیار کر رکھے ہیں اور اہلِ کفر وشرک کو اس سخت عذاب سے ڈرایا جس کی اللہ نے انھیں دھمکی دی ہے اور رسولوں کو ایسی کتابیں دے کر بھیجا جو شک وشبہ سے پاک اور حق پر مشتمل تھیں تاکہ وہ لوگوں کے درمیان ان باتوں کا فیصلہ کریں جن میں انھوں نے اختلاف کیا۔ اللہ کی نازل کردہ کتاب تورات میں اختلاف تو یہود ہی نے کیا جنھیں اس کا علم دیا گیا تھا جبکہ ان کے پاس واضح دلائل آ چکے تھے کہ یہ اللہ کی طرف سے حق ہے۔ یہ اختلاف ان کا ظلم تھا، اس میں اختلاف بننا نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص اجازت اور ارادے سے مومنوں کو گمراہی سے ہدایت کی پہچان عطا فرمائی اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے صراط مستقیم کی، جس میں کوئی ٹیڑھ نہ ہو، توفیق دیتا ہے اور یہی ایمان کا راستہ ہے۔

(214) اے اہلِ ایمان! کیا تم یہ سمجھ بیٹھے ہو کہ تم کسی آزمائش کے بغیر ہی جنت میں داخل ہو جاؤ گے اور تم پر پہلے لوگوں جیسی کوئی مصیبت اور آزمائش نہیں آئے گی؟ انھیں بیماریاں اور شدید فقر و فاقہ پہنچے اور زبردست خوف نے انھیں ہلا کر رکھ دیا۔ یہ آزمائش اتنی سخت تھی کہ وہ اللہ کی مدد و نصرت کے جلد آنے کے لیے پکار اٹھے۔ تب رسول اور اہلِ ایمان یہ کہنے لگے: اللہ کی مدد کب آئے گی؟ آگاہ رہو! اللہ کی مدد اس پر بھروسا کرنے والے اہلِ ایمان کے بہت قریب ہے۔

(215) اے نبی! آپ کے صحابہ آپ سے پوچھتے ہیں کہ وہ اپنے طرح طرح کے اموال کیسے اور کہاں خرچ کریں؟ انھیں جواب دیجیے: تم حلال اور پاکیزہ رزق میں سے جو بھی خرچ کرو، اس کے پہلے حقدار تمھارے والدین ہیں، پھر حسبِ مراتب وضرورت تمھارے رشتے دار ہیں، اس کے بعد محتاج یتیم، فقراء جن کے پاس کچھ نہ ہو اور وہ مسافر جسے اس کے سفر نے اہل وعیال اور وطن سے دور کر دیا ہو۔ اے مومنو! تم تھوڑی یا زیادہ جو بھی بھلائی کرو، اللہ تعالیٰ کو اس کا خوب علم ہے۔ اس سے کوئی چیز مخفی نہیں اور وہ تمھیں اس پر ضرور جزا دے گا۔

فوائد:

❀ اصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو توحید وایمان کی فطرت پر پیدا کیا ہے۔ ابلیس اور اس کے چیلوں ہی نے انھیں اس فطرت سے شرک کی طرف پھیر دیا ہے۔

❀ سب سے بڑی رسوائی جو بزدلی اور ناکامی کا سبب بنتی ہے، وہ یہ ہے کہ امت اپنی کتاب اور شریعت میں اختلاف کرے اور اُمتی ایک دوسرے کو کافر قرار دیں اور ایک دوسرے پر لعن طعن کریں۔

❀ لوگوں کے اختلاف والے معاملے میں راہِ حق کی ہدایت اور صحیح موقف کی معرفت عطا کرنا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اس کا یقین رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ ہی سے اس کی درخواست کرنی چاہیے اور اسی کے سامنے سر تسلیم خم کرنا چاہیے۔

❀ اللہ تعالیٰ کا طریقہ یہ ہے کہ وہ اپنے اولیاء کو آزماتا ہے اور یہ آزمائش بندوں کے دلوں میں موجود ایمان اور اللہ پر توکل کے مطابق ہوتی ہے۔

❀ آزمائش آنے پر صبر کرنے میں سب سے بڑی معاون چیز صالحین کی اقتدا اور ان کے اسوۂ حسنہ کی پیروی ہے۔

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا
وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ۗ وَاللّٰهُ
يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٢١٦﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ
قِتَالٍ فِيْهِ ۭ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ ۭ وَصَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ
كُفْرٌۢ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۣ وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ
اللّٰهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ۭ وَلَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ
حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا ۭ وَمَنْ يَّرْتَدِدْ
مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰۗىِٕكَ حَبِطَتْ
اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ
هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢١٧﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا
وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ اُولٰۗىِٕكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ۭ
وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٢١٨﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ۭ
قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۡ وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ
مِنْ نَّفْعِهِمَا ۭ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۬ قُلِ الْعَفْوَ ۭ
كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٢١٩﴾

26 ع 6 10

(216) اے اہلِ ایمان! تم پر اللہ کی راہ میں لڑنا فرض کر دیا گیا ہے اور یہ نفسوں کے لیے طبعی طور پر ناپسندیدہ ہے کیونکہ اس میں جان و مال کی قربانی دینی پڑتی ہے۔ ہوسکتا ہے تم ایک چیز کو ناپسند کرتے ہو اور وہ حقیقت میں تمھارے لیے بہتر اور نفع بخش ہو، جیسے اللہ کی راہ میں قتال کرنا۔ اس میں عظیم ثواب کے ساتھ ساتھ دشمنوں پر غلبہ اور دین کی سربلندی ہے۔ اسی طرح ہوسکتا ہے کہ تم کسی چیز کو پسند کرو اور وہ تمھارے حق میں بری ہو اور تم پر وبال بن جائے، جیسے جہاد سے پیچھے رہنا کیونکہ اس میں رسوائی اور دشمنوں کے غلبے کا اندیشہ ہے۔ خیر و شر کے تمام امور کو اللہ تعالیٰ پوری طرح جانتا ہے اور تم انھیں نہیں جانتے، لہٰذا اس کا حکم ضرور مانو، اسی میں تمھاری بھلائی ہے۔ (217) اے نبی! لوگ آپ سے حرمت والے مہینوں (ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم اور رجب) کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ ان میں لڑائی کا کیا حکم ہے؟ انھیں جواب میں کہہ دیجیے کہ ان مہینوں میں لڑائی کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑا گناہ اور ناپسندیدہ امر ہے۔ اسی طرح مشرکوں کا اللہ کی راہ سے روکنا بھی نہایت قبیح اور برا کام ہے۔ اہلِ ایمان کو مسجد الحرام میں داخل ہونے سے منع کرنا اور مسجد الحرام کے باسیوں کو وہاں سے نکالنا اللہ کے نزدیک حرمت والے مہینوں میں قتال کرنے سے بھی بڑا گناہ ہے۔ اور شرک جس کے وہ مرتکب ہیں، قتل سے بھی بڑا گناہ ہے۔ اے اہلِ ایمان! یہ مشرک مسلسل ظلم کرتے رہیں گے اور اس وقت تک تم سے لڑتے رہیں گے جب تک تمھیں دینِ حق سے اپنے باطل دین کی طرف نہ پھیر دیں بشرطیکہ ان کا بس چلے اور جو تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے اور اللہ سے کفر کرتے ہوئے مرجائے تو اس کے نیک عمل برباد ہوگئے اور آخرت میں اس کا انجام آگ میں جلنا اور ہمیشہ جلتے رہنا ہے۔ (218) جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور جنھوں نے اللہ اور اس کے رسول کی خاطر ہجرت کرتے ہوئے اپنا وطن چھوڑا اور اللہ کے دین کی سربلندی کے لیے لڑائیاں لڑیں، یہی لوگ اللہ تعالیٰ کی رحمت و مغفرت کے خواہش مند ہیں اور اللہ اپنے بندوں کے گناہوں کو بہت بخشنے والا اور ان پر بڑا مہربان ہے۔ (219) اے نبی! آپ کے صحابہ آپ سے خمر (خمر سے مراد ہر نشہ آور چیز ہے جو عقل پر پردہ ڈال دے اور اسے ختم کر دے، مثلاً: شراب، ہیروئن وغیرہ) کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہ اس کا پینا اور خرید و فروخت کرنا جائز ہے یا ناجائز اور آپ سے جوئے (وہ مال جو مقابلہ بازی میں حاصل کیا جائے اور وہ مقابلے میں شریک دونوں لوگوں کی طرف سے عوضانہ ہو) کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ انھیں جواب دیجیے: ان دونوں میں دینی اور دنیاوی بہت سی خرابیاں اور نقصانات ہیں۔ ان سے عقل اور مال برباد ہوتا ہے اور ایک دوسرے سے بغض و عداوت پیدا ہوتی ہے اور ان دونوں میں تھوڑے سے مالی فوائد بھی ہیں، مگر ان سے حاصل ہونے والے نقصانات اور گناہ ان دونوں کے نفع سے زیادہ اور بڑے ہیں اور جس چیز کا نقصان اس کے نفع سے زیادہ ہو، عقل مند آدمی اس سے دور ہی رہتا ہے۔ یہ شراب کی حرمت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ابتدائی اور تمہیدی بیان ہے۔ اور فرمایا: اے نبی! آپ کے صحابہ آپ سے پوچھتے ہیں کہ وہ نفلی صدقہ کس چیز کا اور کس حد تک کریں؟ انھیں جواب دیجیے کہ تمھارے مالوں میں سے جو ضرورت سے زائد ہو، وہ خرچ کر دو۔ یہ حکم شروع میں تھا، پھر اللہ تعالیٰ نے مخصوص مالوں میں اور معین نصاب میں زکاۃ واجب کر دی۔ اس طرح کے واضح بیان سے، جس میں کوئی شبہ نہیں، اللہ تعالیٰ تمھارے لیے شرعی احکام بیان کرتا ہے تاکہ تم غور و فکر کرو۔

فوائد: ❀ معاملات کے نتائج سے ناواقفیت کبھی بندے کو ایسا بنا دیتی ہے کہ وہ نفع بخش چیز کو ناپسند اور نقصان دہ کو پسند کرتا ہے۔ آدمی پر لازم ہے کہ وہ ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے رشد و ہدایت کا سوال کرتا رہے۔ ❀ اسلام حرمتوں کی تعظیم کروانے اور ان کی پامالی سے منع کرنے کے لیے آیا ہے اور ان کی سب سے بڑی پامالی لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکنا ہے۔ ❀ کفار ہمیشہ اسلام اور مسلمانوں سے جنگ کرتے رہیں گے جب تک کہ وہ انھیں ان کے دین سے نہ نکال دیں اگر ان کے لیے ممکن ہو اور اللہ کافروں کی چال کو ناکام اور کمزور کرنے والا ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ پر ایمان، اس کی طرف ہجرت اور اس کی راہ میں جہاد آدمی کے لیے اللہ تعالیٰ کی رحمت و بخشش کے حصول کے سب سے بڑے ذرائع ہیں۔ ❀ شریعت نے بندوں کی مصلحت کا خیال رکھتے ہوئے ہر وہ چیز حرام کر دی ہے جس میں نقصان کا پہلو غالب ہو، اگرچہ اس میں بعض فوائد بھی ہوں۔

فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى ؕ قُلْ اِصْلَاحٌ
لَّهُمْ خَيْرٌ ؕ وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ
مِنَ الْمُصْلِحِ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۲۰﴾
وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ؕ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ
مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ؕ
وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ
يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚۖ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ
بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۲۱﴾ وَ ع 27 5 11
يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ؕ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي
الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ
مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ
الْمُتَطَهِّرِيْنَ ﴿۲۲۲﴾ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ۪ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ۪
وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ؕ وَ
بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۲۳﴾ وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ
تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۲۴﴾

﴿220﴾ شریعت کے یہ احکام اس لیے دیے گئے ہیں تاکہ تم اس چیز میں غور وفکر کرو جو تمھیں دنیا وآخرت میں نفع دے۔ اے نبی! آپ کے صحابہ آپ سے یتیموں کی سرپرستی کرنے کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ وہ ان کے ساتھ کیا طرزِ عمل اپنائیں؟ کیا خرچ کرنے اور کھانے پینے میں ان کے مال اپنے مالوں کے ساتھ ملا لیں اور رہائش بھی مشترک کرلیں؟ آپ انھیں جواب دیں: اگر تم رضا کارانہ طور پر ان کے اموال کی دیکھ بھال کرو اور کوئی معاوضہ نہ لو اور انھیں اپنے مالوں کے ساتھ نہ ملاؤ تو اللہ کے ہاں یہ تمھارے لیے بہتر ہے اور زیادہ اجر کا باعث بھی، نیز یہ ان کے مالوں کے لیے زیادہ بہتر ہے کیونکہ اس میں ان کے مالوں کی حفاظت ہے۔ اگر تم ان کے مال اپنے مالوں کے ساتھ ملا کر رہن سہن اور کھانا پینا وغیرہ مشترک رکھو تو بھی اس میں کوئی گناہ نہیں۔ وہ تمھارے دینی بھائی ہیں اور بھائی ایک دوسرے کے معاون ہوتے ہیں، ایک دوسرے کے کام آتے ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ کون سا سرپرست یتیم کے مال کو ضائع اور تباہ کرنے کے لیے اپنے مال کے ساتھ ملاتا ہے اور کون یتیم کے مال کی اصلاح کے لیے ایسا کرتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ یتیموں کے بارے میں تم پر مشقت ڈالنا چاہتا تو مشقت ڈال سکتا تھا لیکن اس نے تمھارے لیے ان کے ساتھ معاملہ کرنے کی راہ آسان رکھی کیونکہ اس کی شریعت آسانی پر مبنی ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ سب پر غالب ہے اور اس پر کوئی چیز غالب نہیں آسکتی۔ وہ اپنی تخلیق، تدبیر اور شریعت سازی میں کمال حکمت والا بھی ہے۔ ﴿221﴾ اے ایمان والو! مشرک عورتوں سے اس وقت تک شادی نہ کرو جب تک وہ اللہ وحدہ لاشریک پر ایمان لا کر دینِ اسلام میں داخل نہ ہوں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان رکھنے والی عورت اگر باندی ہو تو بھی بت پرست آزاد عورت سے بہتر ہے، خواہ وہ آزاد عورت اپنے مال اور حسن و جمال کی وجہ سے تمھیں بھلی ہی کیوں نہ لگے۔ تم مسلمان عورتوں کی مشرک مردوں سے شادی نہ کرو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان رکھنے والا غلام، مشرک آزاد مرد سے بہتر ہے، خواہ وہ آزاد مرد تمھیں بھلا ہی لگے۔ شرک وکفر کرنے والے یہ مرد اور خواتین اپنے قول وفعل سے ایسے امور کی طرف بلاتے ہیں جو دوزخ میں لے جانے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ تمھیں ایسے نیک اعمال کی طرف بلاتا ہے جو اس کے حکم اور فضل و احسان سے تمھیں جنت کی طرف لے جانے والے اور گناہوں سے مغفرت وبخشش دلانے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کے لیے اپنی آیات کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ وہ ان سے عبرت حاصل کر کے ان پر عمل کریں۔ ﴿222﴾ اے نبی! آپ کے صحابہ آپ سے حیض (وہ طبعی خون جو مخصوص ایام میں عورت کے رحم سے نکلتا ہے) کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ انھیں جواب دیجیے: حیض مرد وعورت دونوں کے لیے نقصان دہ ہے، لہٰذا اس دوران میں عورتوں سے مباشرت کرنے سے اجتناب کرو اور جب تک وہ ختم نہ ہو جائے اور وہ غسل کر کے پاک نہ ہو جائیں، جماع کرنے کے لیے ان کے قریب نہ جاؤ۔ جب حیض ختم ہو جائے اور وہ اس سے پاک ہو جائیں تو مباح طریقے سے ان سے جماع کرو، یعنی طہارت کی حالت میں اور درست طریقے سے۔ بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو پسند کرتا ہے جو گناہوں سے کثرت سے توبہ کرنے والے ہیں اور خبیث چیزوں سے اچھی طرح طہارت حاصل کرنے والے ہیں۔ ﴿223﴾ تمھاری بیویاں تمھارے لیے کھیتی جیسی ہیں جو تمھارے لیے اولاد جنم دیتی ہیں، جیسے زمین پھل وغیرہ نکالتی ہے، لہٰذا تم اپنی کھیتی کی جگہ آؤ جیسے چاہو اور جدھر سے چاہو، یعنی مباشرت اگلی جانب میں ہو، طریقہ خواہ کوئی بھی ہو۔ اور نیکیاں کر کے اپنے لیے آگے بھیجو اور نیک اولاد کی امید میں اللہ کا قرب حاصل کرنے کے ارادے سے اپنی بیوی سے تعلق قائم کرنا ان نیکیوں میں سے نیکی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں کو مان کر اور منع کیے ہوئے کاموں سے باز آ کر اللہ سے ڈرو۔ ان احکام میں سے ایک حکم یہ بھی ہے جو اس نے عورتوں کے بارے میں تمھارے لیے جاری کیا ہے۔ جان لو کہ تم قیامت کے دن اللہ سے ملو گے، اس طرح کہ اس کے سامنے کھڑے ہو گے اور وہ تمھیں تمھارے اعمال کا بدلہ دے گا۔ اور اے نبی! آپ اہلِ ایمان کو خوشخبری سنا دیں کہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے وقت انھیں ہمیشہ رہنے والی نعمتیں ملیں گی اور اللہ تعالیٰ کے پاکیزہ چہرے کا دیدار نصیب ہو گا جس سے وہ خوش ہو جائیں گے۔ ﴿224﴾ نیکی، تقویٰ اور لوگوں کی اصلاح کے کام یہ کہہ کر نہ چھوڑ دو کہ ہم نے نہ کرنے کی قسم کھا رکھی ہے بلکہ اگر تم نیکی ترک کرنے کی قسم کھا لو تو نیکی کرو اور اپنی قسم کا کفارہ دے دو۔ اللہ تمھاری باتیں خوب سننے والا اور تمھارے اعمال کا خوب علم رکھنے والا ہے، وہ عنقریب تمھیں ان کا بدلہ دے گا۔

فوائد: ❀ مسلمانوں اور مشرکوں کے درمیان نکاح کی حرمت کا بیان اور ایسا، شرک اور ایمان کے درمیان فرق اور دوری کے باعث ہے۔ ❀ قرآنِ مجید کی آیت دلالت کرتی ہے کہ عقدِ نکاح کے وقت ولی کی رضامندی شرط ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مشرکین سے شادی نہ کرنے کے لیے اولیاء سے خطاب کیا ہے۔ ❀ شریعت نے گندگی اور نجاستوں سے حسی طہارت کی ترغیب دی ہے اور شرک وگناہ کی نجاست سے معنوی طہارت رکھنے کا بھی حکم دیا ہے۔ ❀ مومن کو یہ ترغیب دی گئی ہے کہ وہ اپنے اعمال میں دارِ آخرت پر نگاہ رکھے حتی کہ ایسے کاموں میں بھی جن کا تعلق خواہشاتِ نفس اور لذتوں کی تکمیل سے ہو، ان میں بھی ثواب کی نیت کرے اور اپنے لیے ایسے اعمال آگے بھیجے جو اسے آخرت میں نفع دیں۔

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ
بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿٢٢٥﴾ لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ
مِنْ نِّسَاۗىِٕهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ۚ فَاِنْ فَاۗءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٢٢٦﴾ وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ
عَلِيْمٌ ﴿٢٢٧﴾ وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْۗءٍ ۭ وَلَا
يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ
يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِيْ
ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا ۭ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ
بِالْمَعْرُوْفِ ۠ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ
حَكِيْمٌ ﴿٢٢٨﴾ ع الطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۠ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ
تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ ۭ وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّآ
اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْـــًٔا اِلَّآ اَنْ يَّخَافَآ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۭ
فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا
فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ۭ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ۚ
وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٢٢٩﴾

28 ع 12

(225) اللہ تعالیٰ تمھارا محاسبہ ان قسموں پر نہیں کرے گا جو غیر ارادی طور پر تمھاری زبانوں پر جاری ہو جاتی ہیں، جیسے تم میں سے کوئی کہتا ہے: نہیں، اللہ کی قسم! ہاں، اللہ کی قسم! وغیرہ۔ ایسی قسموں کا کفارہ ہے نہ ان کی کوئی سزا۔ لیکن ان قسموں پر اللہ تعالیٰ ضرور تمھارا محاسبہ کرے گا جو تم نے ارادی طور پر کھائی ہوں اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے گناہوں کو بے حد بخشنے والا اور ان کے لیے نہایت بردبار ہے کہ انھیں جلد سزا نہیں دیتا۔ (226) جو لوگ اپنی بیویوں سے جماع ترک کرنے کی قسم کھا لیتے ہیں تو ان کی مدتِ انتظار چار ماہ سے زیادہ نہیں ہوگی اور یہ مدت قسم کھانے کے دن سے شمار ہوگی۔ اس کے لیے ایلاء کی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے۔ اگر وہ قسم کھانے کے بعد چار ماہ یا اس سے کم مدت میں اپنی بیویوں سے جماع کی طرف رجوع کر لیں تو اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا ہے۔ ان سے جو غلطی ہوئی اللہ اسے معاف کر دے گا۔ وہ ان پر بڑا رحیم ہے کہ اس قسم سے نکلنے کے لیے اس نے کفارے کا شرعی طریقہ بتا دیا ہے۔ (اگر قسم کی مدت پوری کر کے رجوع کیا تو کفارہ بھی نہیں۔)

(227) اگر وہ ترکِ تعلق کو طول دے کر طلاق دینے کا ارادہ رکھتے ہوں اور چار ماہ تک رجوع نہ کریں تو اللہ تعالیٰ ان کے اقوال سننے والا ہے اور انھی میں سے ان کا ایک قول طلاق ہے تو اس کو بھی سن لے گا اور ان کے احوال و مقاصد کو خوب جاننے والا ہے اور انھی کے مطابق انھیں بدلہ دے گا۔ (228) مطلقہ عورتیں اپنے آپ کو تین حیض تک انتظار میں رکھیں۔ اس دوران میں شادی نہ کریں۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان میں سچی ہیں تو ان کے لیے جائز نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے رحموں میں جو کچھ پیدا کیا ہے، اسے چھپائیں۔ اور ان کے طلاق دینے والے شوہر دورانِ عدت ان سے رجوع کر لینے کے زیادہ حق دار ہیں بشرطیکہ رجوع سے ان کا مقصد باہم الفت و محبت اور طلاق کے سبب سے جنم لینے والے حالات کو زائل کرنا ہو۔ بیویوں کے بھی دستور کے مطابق خاوندوں پر اسی طرح حقوق و فرائض ہیں جیسے خاوندوں کے بیویوں پر ہیں۔ مردوں کو ان بیویوں پر ایک درجہ فضیلت حاصل ہے کہ وہ نگران ہیں اور طلاق کا معاملہ ان کے ہاتھ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ سب پر غالب ہے، کوئی چیز اسے مغلوب نہیں کر سکتی اور وہ اپنی شریعت اور تدبیر میں کمال حکمت والا ہے۔

(229) وہ طلاق جس میں شوہر کو رجوع کا حق رہتا ہے، وہ دو طلاقیں ہیں۔ اس طرح کہ طلاق دے، پھر رجوع کرے، پھر طلاق دے، پھر رجوع کرے۔ دو طلاقوں کے بعد چاہے تو اسے حسنِ معاشرت کے ساتھ دستور کے مطابق اپنے نکاح میں رکھے یا اس کے حقوق ادا کرتے ہوئے حسنِ سلوک سے اسے تیسری طلاق دے دے۔ اے خاوندو! تمھارے لیے حلال نہیں کہ تم عورتوں کو دیے ہوئے حق مہر میں سے کچھ بھی واپس لو، سوائے اس صورت کے کہ بیوی خاوند کو اس کے اخلاق یا شکل و صورت کی وجہ سے ناپسند کرتی ہو اور دونوں میاں بیوی یہ سمجھتے ہوں کہ وہ اس ناپسندیدگی کی وجہ سے اپنے حقوق و فرائض پوری طرح ادا نہیں کر سکتے تو دونوں اپنا معاملہ کسی قریبی عزیز یا دوسرے آدمی کے سامنے رکھیں۔ اگر سرپرست اس بات سے ڈریں کہ وہ دونوں میاں بیوی آپس میں حقوقِ زوجیت کی پاسداری نہیں کر سکیں گے تو پھر دونوں پر کوئی گناہ نہیں کہ بیوی خود کو آزاد کرنے کے لیے شوہر کو کچھ مال دے کر خلع لے لے۔ یہ شرعی احکام ہیں جو حلال اور حرام کے درمیان تفریق کرنے والے ہیں، لہٰذا ان سے تجاوز نہ کرو۔ جو حلال و حرام کے درمیان اللہ کی مقرر کردہ حدوں سے تجاوز کریں تو وہی لوگ تباہی کے گڑھوں میں گر کر خود پر ظلم کرنے والے اور اپنے آپ کو اللہ کے غضب اور سزا کے سامنے پیش کرنے والے ہیں۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ نے نکاح اور طلاق کے احکام تفصیلاً بیان کر دیے ہیں تاکہ لوگ حلال و حرام کی حدوں کو پہچانیں اور ان سے تجاوز نہ کریں۔ ❀ اللہ تعالیٰ نے نکاح کی شان و عظمت کو اجاگر کیا اور اس معاملے میں کھیل کود کے الفاظ کو بھی حرام قرار دیا، پھر ایسے الفاظ کے نتائج کو بھی لازم قرار دیا۔ اس طرح کثرتِ طلاق اور کثرتِ رجوع کا راستہ روک دیا اور دو طلاقوں تک رجوع کو جائز قرار دیتے ہوئے طلاق کی حد بندی کر دی، پھر مرد کے لیے اسی عورت سے رجوع حرام قرار دے دیا، سوائے اس کے کہ وہ عورت کسی دوسرے مرد سے صحیح نکاح کرے اور پھر وہ اسے طلاق دے یا فوت ہو جائے۔ ❀ ازدواجی زندگی حسنِ معاشرت اور دستور کے مطابق ہوگی۔ اگر ایسا مشکل ہو تو پھر طلاق میں کوئی حرج نہیں۔ خاوند اور بیوی میں سے کسی پر طلاق کا مطالبہ کرنے میں کوئی گناہ نہیں۔

فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ
زَوْجًا غَيْرَهٗ ؕ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَاۤ اَنْ
يَّتَرَاجَعَاۤ اِنْ ظَنَّاۤ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ
حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۰﴾ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ
النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ
اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ ۪ وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا
لِّتَعْتَدُوْا ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ
وَلَا تَتَّخِذُوْۤا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ۫ وَّاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ
عَلَيْكُمْ وَمَاۤ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ
يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ
عَلِيْمٌ ﴿۲۳۱﴾ ع وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ
فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا
بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ
مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى
لَكُمْ وَاَطْهَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۲﴾

الثلثة ع 29 3 13

(230) اور اگر شوہر اپنی بیوی کو تیسری طلاق دے دے تو اس کے لیے اس عورت سے نیا نکاح اس وقت تک جائز نہیں جب تک وہ عورت اپنی مرضی سے آباد ہونے کے لیے کسی دوسرے مرد سے مسنون نکاح نہ کرے اور وہ شوہر اس سے مباشرت والا تعلق بھی قائم کرے، نیز یہ نکاح حلالے کی نیت سے نہ ہو، پھر وہ دوسرا شوہر اسے طلاق دے دے یا فوت ہو جائے تو پھر اس عورت اور اس کے پہلے شوہر پر نئے نکاح اور نئے مہر کے ساتھ اکٹھا ہونے پر کوئی گناہ نہیں، بشرطیکہ انھیں یقین ہو کہ وہ اللہ کے مقرر کیے ہوئے شرعی احکام کو قائم رکھ سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ شرعی احکام ان لوگوں کے لیے بیان کرتا ہے جو اس کے احکام و حدود کو جانتے ہیں کیونکہ وہی ان سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

(231) اور جب تم اپنی بیویوں کو طلاق دو اور وہ اپنی عدت ختم ہونے کے قریب پہنچ جائیں تو تمھیں حق ہے کہ ان سے رجوع کر لو یا پھر رجوع نہ کر کے دستور کے مطابق انھیں چھوڑ دو یہاں تک کہ ان کی عدت پوری ہو جائے۔ ان پر زیادتی کرنے اور انھیں نقصان پہنچانے کے لیے رجوع نہ کرو جیسا کہ زمانۂ جاہلیت میں کیا جاتا تھا۔ جو انھیں نقصان پہنچانے کے لیے رجوع کرے گا تو اس نے گناہ اور سزا اپنے ذمے لے کر خود پر ظلم کیا۔ اللہ تعالیٰ کی آیات کو کھیل کود کے ذریعے سے اور ان میں وارد احکام کی دانستہ خلاف ورزی کر کے انھیں ٹھٹھا مذاق نہ بناؤ اور اللہ نے جو انعامات تم پر کیے ہیں، انھیں یاد کرو۔ اس کا سب سے بڑا انعام قرآن و سنت ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ تمھیں شوق دلاتے اور ڈراتے ہوئے نصیحت کرتا ہے، لہٰذا اللہ تعالیٰ کے احکام مان کر اور اس کے منع کردہ امور سے باز آ کر اس سے ڈرو۔ جان لو کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے، اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں اور وہ جلد تمھیں تمھارے اعمال کا بدلہ دے گا۔

(232) جب تم نے اپنی بیویوں کو تین سے کم طلاقیں دی ہوں اور ان کی عدت ختم ہو جائے تو اے عورتوں کے سرپرستو! اگر وہ اپنے پہلے خاوندوں سے اپنی رضا مندی سے نیا نکاح کرنا چاہیں تو انھیں نہ روکو۔ اس نہ روکنے کے حکم کے ذریعے سے اس شخص کو نصیحت کی جاتی ہے جو تم میں سے اللہ تعالیٰ اور یومِ آخرت پر یقین رکھتا ہے۔ اس سے تمھارے اندر خیر کو ترویج و ترقی ملے گی اور تمھاری عزتیں اور تمھارے اعمال گناہوں سے آلودہ نہیں ہوں گے بلکہ اس طرح زیادہ پاکیزہ بنیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہی معاملات کے حقائق اور انجام کو بہتر جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

فوائد: ❀ مردوں کو عورتوں پر ظلم سے روکا گیا ہے، چاہے وہ ظلم حقِ سرپرستی استعمال کرتے ہوئے عورت کو نکاح سے روکنے کی صورت میں ہو یا اسے ایسی جگہ نکاح پر مجبور کرنے کی صورت میں ہو جہاں وہ نہیں چاہتی۔

وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ
يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ۭ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ
لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَاۗرَّ وَالِدَةٌۢ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ
لَّهٗ بِوَلَدِهٖ ۚ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ۚ فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ
تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ۭ وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ
تَسْتَرْضِعُوْٓا اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَيْتُمْ
بِالْمَعْرُوْفِ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲۳۳﴾
وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ
اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ
فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۲۳۴﴾
وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاۗءِ اَوْ اَكْنَنْتُمْ
فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ۭ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ وَلٰكِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ
سِرًّا اِلَّآ اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۬ وَلَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ
حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ ۭ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِيْٓ
اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۲۳۵﴾ ع

30 ع 4 14

(233) اور مائیں اپنی اولاد کو مکمل دو سال تک دودھ پلائیں اور دو سال کا تعین اس کے لیے ہے جو مدتِ رضاعت مکمل کرنا چاہے۔ بچے کے باپ پر ضروری ہے کہ وہ دودھ پلانے والی مطلقہ ماؤں کو دستور کے مطابق اخراجات اور لباس وغیرہ دے، ایسا دستور جو شریعت کے مخالف نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کسی کو اس کی قدرت اور طاقت سے بڑھ کر تکلیف نہیں دیتا۔ والدین میں سے کسی ایک کے لیے جائز نہیں کہ وہ دوسرے کو نقصان پہنچانے کے لیے بچے کو ذریعہ بنائے۔ اگر بچے کا باپ نہ ہو اور بچے کا مال بھی نہ ہو تو وارث کے ذمے وہی حقوق ہیں جو بچے کے والد پر تھے۔ اگر ماں باپ دونوں بچے کی کسی مصلحت کے پیش نظر باہمی مشورے اور رضامندی سے دو سال پورے ہونے سے پہلے بچے کا دودھ چھڑانا چاہیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں۔ اگر تم اپنے بچوں کو ان کی ماؤں کے علاوہ دوسری عورتوں کا دودھ پلانا چاہتے ہو تو بھی تم پر کوئی گناہ نہیں، بشرطیکہ تم دستور کے مطابق دودھ پلانے والی عورت کو طے شدہ پوری اجرت اور بچے کا خرچہ بغیر ٹال مٹول کے دے دو۔ اللہ کے احکام پر عمل کر کے اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز آ کر اس سے ڈرو اور جان لو کہ تم جو عمل کرتے ہو، اللہ اسے خوب دیکھنے والا ہے، ان میں سے کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں۔ وہ تمھارے آگے بھیجے ہوئے اعمال کے مطابق تمھیں ضرور جزا دے گا۔

(234) جو لوگ فوت ہو جائیں اور اپنے پیچھے غیر حاملہ بیویاں چھوڑ جائیں تو وہ اپنے آپ کو لازماً چار ماہ دس دن تک انتظار میں رکھیں۔ اس مدت میں وہ شوہر کے گھر سے نکلنے سے، زیب و زینت اختیار کرنے سے اور شادی کرنے سے رکی رہیں۔ پھر جب یہ مدت گزر جائے تو اے ان کے سرپرستو! تم پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ شریعت اور معاشرتی دستور کو سامنے رکھتے ہوئے ان کاموں میں سے کوئی کام کریں جو اس مدت کے دوران میں ان کے لیے منع تھا۔ تم جو عمل کرتے ہو، اللہ تعالیٰ اس سے پوری طرح باخبر ہے، اس سے تمھاری ظاہری اور پوشیدہ کوئی چیز چھپی نہیں۔ وہ تمھیں اس کا ضرور بدلہ دے گا۔

(235) اور تم پر اس بات میں کوئی گناہ نہیں کہ عدتِ وفات یا تیسری طلاق کی عدت گزارنے والی عورت کو اشارے کنائے سے بتاؤ کہ میں تم سے نکاح کی رغبت رکھتا ہوں لیکن صراحت کے ساتھ نکاح کی رغبت کا اظہار کرنا درست نہیں، مثلاً یوں کہو: جب تمھاری عدت گزر جائے تو مجھے بتانا۔ اور اس پر تمھیں کوئی گناہ نہیں کہ تم کسی عدت والی عورت سے نکاح کی پوشیدہ رغبت رکھو کہ اس کی عدت گزر جانے کے بعد میں اس سے نکاح کروں گا۔ اللہ تعالیٰ کو علم تھا کہ عورتوں میں شدید رغبت کی وجہ سے تم ضرور ان سے تذکرہ کرو گے، اس لیے اس نے صراحت کے بغیر اشارے کنائے سے تمھارے لیے اس کا ذکر جائز رکھا اور دورانِ عدت میں خفیہ طریقے سے نکاح کے عہد و پیمان کرنے سے باز رہو، تاہم دستور کے مطابق اشارے کنائے سے اظہار جائز ہے۔ عدت کے زمانے میں عقدِ نکاح کا پختہ فیصلہ بھی نہ کرو۔ یہ جان لو کہ اللہ تعالیٰ وہ سب کچھ جانتا ہے جو تم اپنے دلوں میں جائز یا ناجائز باتیں چھپاتے ہو، اس لیے محتاط رہو اور اس کے حکم کی مخالفت نہ کرو اور یہ بھی جان لو کہ اللہ تعالیٰ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کو معاف کرنے والا ہے۔ وہ نہایت بردبار ہے، جلد سزا نہیں دیتا۔

فوائد: ❀ شریعت نے ماں کے لیے حق رضاعت محفوظ رکھا ہے، خواہ اس کا خاوند اسے طلاق ہی دے چکا ہو اور خاوند پر لازم ہے کہ جب تک وہ اس کے بچے کو دودھ پلا رہی ہے، وہ اسے خرچہ دے۔ ❀ اللہ تعالیٰ نے میاں بیوی دونوں کو اس بات سے منع کیا ہے کہ وہ بچے کو بہانہ بنا کر ایک دوسرے کو نقصان پہنچائیں۔ ❀ اس بات کی ترغیب دی گئی ہے کہ میاں بیوی تمام خانگی امور باہمی مشاورت اور رضامندی سے سرانجام دیں۔ ❀ جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے، اس کے لیے چار ماہ دس دن کی عدت ہے، اس دوران میں وہ زیب و زینت سے اور شادی کرنے سے رکی رہے گی۔ ❀ مومن کو جب یہ معرفت نصیب ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کو اس کے ہر عمل کی اطلاع ہے تو یہ معرفت اسے محتاط اور اللہ کی حدوں کی پاسداری کرنے والا بنا دیتی ہے۔

لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْ
تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً ۖ وَّمَتِّعُوْهُنَّ ۚ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَ
عَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ ۚ مَتَاعًۢا بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۲۳۶﴾
وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ
لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ اِلَّاۤ اَنْ يَّعْفُوْنَ اَوْ يَعْفُوَا
الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ۭ وَاَنْ تَعْفُوْۤا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۭ وَ
لَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲۳۷﴾
حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۤ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ
قٰنِتِيْنَ ﴿۲۳۸﴾ فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا
اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۹﴾ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ
مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ۙ وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى
الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ ۚ فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا
فَعَلْنَ فِيْۤ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۴۰﴾
وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ﴿۲۴۱﴾
كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۲۴۲﴾

ع 31 7 15

(236) تم پر اس بات میں بھی گناہ نہیں ہے کہ تم اپنی ان بیویوں کو طلاق دو جن سے تم نے صرف نکاح کیا ہے، ابھی ان سے مباشرت کی ہے نہ حق مہر مقرر کیا ہے۔ جب تم انھیں اس حال میں طلاق دو تو تم پر انھیں حق مہر دینا ضروری نہیں، بس انھیں تھوڑا بہت مالی فائدہ پہنچاؤ تاکہ ان کی دل داری ہو جائے۔ اور یہ استطاعت کے مطابق ہوگا جس کو مالی وسعت حاصل ہے، وہ اپنے اعتبار سے اور جس کے حالات تنگ ہیں، وہ اپنے حساب سے دے۔ یہ عطیہ دینا ان لوگوں کے لیے ضروری ہے جو اپنے افعال اور معاملات میں احسان کرنے والے ہیں۔ (237) اور اگر تم اپنی ان بیویوں کو طلاق دو جن کا حق مہر تو تم نے مقرر کیا ہو لیکن ابھی تک ان سے ازدواجی تعلق قائم نہ کیا ہو، تو تم پر واجب ہے کہ مقرر کیے ہوئے حق مہر سے آدھا ادا کرو، الا یہ کہ وہ عورتیں تمھیں چھوڑ دیں بشرطیکہ وہ سمجھ دار ہوں، یا خاوند فراخدلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے انھیں کامل مہر ہی ادا کر دیں۔ اگر تم باہمی حقوق کے حوالے سے فیاضی کا مظاہرہ کرو تو یہ اللہ تعالیٰ کی خشیت اور اطاعت کے زیادہ قریب ہے۔ اے لوگو! ایک دوسرے پر حقوق کے حوالے سے فضل و احسان اور عفو و درگزر کرنا نہ چھوڑو۔ تم جو عمل کرتے ہو بے شک اللہ تعالیٰ اسے خوب دیکھنے والا ہے، لہٰذا تم خیر اور احسان کے کاموں میں خوب بڑھ چڑھ کر محنت کرو تاکہ ان پر اللہ کا ثواب پا سکو۔ (238) اللہ کے حکم کے مطابق نمازوں کو مکمل طریقے سے ادا کر کے ان کی حفاظت کرو، بالخصوص ''صلاۃ وسطیٰ'' کی حفاظت کرو اور اس سے مراد نمازِ عصر ہے۔ اور اپنی نمازوں میں اللہ کے مطیع بن کر اور خشوع کے ساتھ کھڑے ہوا کرو۔ (239) اگر تمھیں دشمن وغیرہ کا ڈر ہو اور تم نماز پورے صحیح طریقے کے مطابق پڑھنے کی قدرت نہ پاؤ تو پیدل چلتے ہوئے یا اونٹ اور گھوڑے وغیرہ پر سواری کی حالت میں ادا کر لو یا جس حالت میں بھی تم قدرت پاؤ ادا کر لو، پھر جب تم سے خوف کی حالت جاتی رہے تو اللہ کو ذکر کی تمام اقسام کے ساتھ اسی طرح یاد کرو جیسے اس نے تمھیں نور و ہدایت کے ذریعے سے سکھایا ہے جو تم نہیں جانتے تھے۔ اور اذکار کی ان اقسام میں نماز کو مکمل اور اچھے طریقے سے ادا کرنا بھی شامل ہے۔ (240) تم میں سے جو لوگ فوت ہونے کے قریب ہوں اور اپنے پیچھے بیویاں چھوڑ کر جا رہے ہوں تو انھیں چاہیے کہ وہ اپنے وارثوں کو وصیت کر جائیں کہ ان کی بیویوں کو پورے ایک سال تک خرچہ دیا جائے اور گھر سے نہ نکالا جائے تاکہ جو صدمہ انھیں پہنچا ہے، اس کی کچھ تلافی ہو جائے اور مرنے والے کے ساتھ ان کی وفاداری کا اظہار بھی ہو۔ اگر وہ سال پورا کرنے سے پہلے اپنی مرضی سے چلی جاتی ہیں اور زیب و زینت وغیرہ اختیار کر لیتی ہیں تو تمھیں یا انھیں کوئی گناہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ سب پر غالب ہے، اس پر کوئی غالب نہیں۔ وہ اپنی قدرت، تدبیر اور شریعت میں کمال حکمت والا ہے۔ یہ تو اس آیت کا مفہوم تھا، تاہم جمہور مفسرین اس آیت کے منسوخ ہونے کے قائل ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ درج ذیل آیت: ﴿وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا﴾ ''اور تم میں سے جو لوگ وفات پا جائیں اور پیچھے بیویاں چھوڑ جائیں تو وہ چار ماہ دس دن اپنے آپ کو انتظار میں رکھیں۔'' (البقرۃ 2:234) نے اس آیت کے حکم کو منسوخ کر دیا ہے۔ (241) اور مطلقہ عورتوں کو لباس یا روپے پیسے وغیرہ کی صورت میں فائدہ پہنچانا ضروری ہے تاکہ طلاق کی وجہ سے ان کی جو دل آزاری ہوئی ہے، اس کا قدرے ازالہ ہو جائے۔ یہ خاوند کی مالی حالت کو دیکھ کر دستور کے مطابق تھوڑا یا زیادہ ہو سکتا ہے۔ یہ حکم اللہ تعالیٰ کے ان بندوں پر لازم ہے جو اللہ کے احکام کو مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز آ کر اس سے ڈرتے ہیں۔ (242) اے اہلِ ایمان! جس طرح سابقہ آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنی حدود و احکام بیان کیے ہیں، اسی طرح کے بیان اللہ تعالیٰ تمھارے لیے وضاحت کے ساتھ ذکر کرتا ہے تاکہ تم انھیں سمجھ کر ان پر عمل کرو اور دنیا و آخرت کی بھلائیاں حاصل کرو۔

فوائد: ❀ میاں بیوی اور قریبی رشتہ داروں کے درمیان حسنِ معاشرت کی ترغیب اور یہ کہ باہمی تعلقات و معاملات کی بنیاد عفو و درگزر اور چشم پوشی پر ہو۔ ❀ نماز کو اس کے ارکان و واجبات اور شروط کے ساتھ مکمل اور بروقت ادا کرنے کی ترغیب اور اگر نمازی کے لیے مشکل ہو تو جیسے پڑھنی ممکن ہو، پڑھ لے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں پر رحمت نمایاں اور واضح ہے، اس لیے اس نے لوگوں کے فائدے کے لیے اپنی آیات کھول کر بیان کی ہیں۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ
فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ثُمَّ اَحْيَاهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى
النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۲۴۳﴾ وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۴۴﴾ مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ
قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗٓ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ؕ وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُۜطُ ۪ وَ
اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۴۵﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مِنْۢ بَعْدِ
مُوْسٰى ۘ اِذْ قَالُوْا لِنَبِيٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ ؕ قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا ؕ
قَالُوْا وَمَا لَنَآ اَلَّا نُقَاتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ
دِيَارِنَا وَاَبْنَآئِنَا ؕ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِيْلًا
مِّنْهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۴۶﴾ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اللّٰهَ
قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا ؕ قَالُوْٓا اَنّٰى يَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ
عَلَيْنَا وَنَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ؕ
قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهٗ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَ
الْجِسْمِ ؕ وَاللّٰهُ يُؤْتِيْ مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۴۷﴾

وقف لازم

(243) اے نبی! کیا آپ کے علم میں ان لوگوں کی خبر نہیں آئی جو کسی وبا وغیرہ کی وجہ سے موت کے ڈر سے اپنے گھروں سے نکل پڑے اور ان کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ یہ بنی اسرائیل ہی کا ایک گروہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے کہا: مر جاؤ تو وہ مر گئے، پھر اللہ تعالیٰ نے انھیں دوبارہ زندہ کیا تاکہ ان پر واضح کرے کہ تمام معاملات اسی کے ہاتھ میں ہیں اور وہ اپنے نفع ونقصان کے مالک نہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں کو عطا کرنے والا اور فضل واحسان کرنے والا ہے لیکن لوگوں کی اکثریت اللہ کی نعمتوں پر اس کا شکر ادا نہیں کرتی۔

(244) اے مومنو! اللہ کے دین کی سربلندی اور نصرت کے لیے اللہ کے دشمنوں سے لڑائی کرو اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ تمھاری باتوں کو خوب سننے والا ہے اور تمھاری نیتوں اور افعال کو بھی خوب جاننے والا ہے اور انھی کے مطابق تمھیں بدلہ دے گا۔

(245) کون ہے جو قرض دینے والے جیسا عمل کرے کہ وہ اپنا مال اچھی نیت اور خوش دلی سے اللہ کی راہ میں خرچ کرے تاکہ وہ اسے دوگنا چوگنا کر کے واپس کرے؟ اور اللہ تعالیٰ ہی رزق، صحت وغیرہ میں اپنی حکمت اور عدل سے کمی بیشی کرتا ہے اور آخرت میں تم سب اس اکیلے کی طرف لوٹائے جاؤ گے تو وہ تمھیں تمھارے اعمال کی جزا دے گا۔

(246) اے نبی (ﷺ)! کیا موسیٰ علیہ السلام کے زمانے کے بعد بنی اسرائیل کے اشراف اور سرداروں کی خبر آپ کے علم میں نہیں آئی، جب انھوں نے اپنے نبی سے کہا: ہمارا کوئی بادشاہ مقرر کریں جس کی سربراہی میں ہم اللہ کی راہ میں جہاد کریں۔ ان کے نبی نے ان سے کہا: اگر اللہ نے تم پر لڑائی فرض کر لی تو مجھے خدشہ ہے کہ تم اس کی راہ میں لڑائی نہیں کرو گے! انھوں نے نبی کے گمان کی نفی کرتے ہوئے کہا: ہم بھلا اللہ کی راہ میں لڑائی کیوں نہیں کریں گے جبکہ اس کے سارے تقاضے پائے جاتے ہیں۔ ہمارے دشمنوں نے ہمیں ہمارے وطنوں سے نکالا، ہمارے بیٹوں کو قیدی بنایا، چنانچہ ہم اپنے وطنوں کو واپس لینے اور اپنے قیدی چھڑانے کے لیے لڑیں گے، پھر جب اللہ نے ان پر قتال فرض کر دیا تو وہ پھر گئے اور چند لوگوں کے سوا انھوں نے کیا ہوا وعدہ پورا نہ کیا۔ اللہ اپنے حکم سے منہ موڑنے والے اور اپنے سے کیا ہوا وعدہ توڑنے والے ظالموں کو خوب جانتا ہے اور وہ جلد انھیں اس کی سزا دے گا۔

(247) اور ان سے ان کے نبی نے کہا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تم پر طالوت کو بادشاہ مقرر کیا ہے تاکہ تم اس کی کمان میں قتال کرو۔ ان کی اشرافیہ نے اس انتخاب پر ناک چڑھاتے اور اعتراض کرتے ہوئے کہا: اس کی ہم پر بادشاہی کیسے ہو سکتی ہے؟ اس کی نسبت تو بادشاہت کے ہم زیادہ حق دار ہیں۔ نہ تو وہ بادشاہوں کی اولاد سے ہے اور نہ اس کے پاس مال ودولت کی اتنی فراوانی ہے جس کے بل بوتے پر وہ بادشاہت کر سکے؟! ان کے نبی نے ان سے کہا: اللہ نے اسے تمھارا بادشاہ چنا ہے اور اسے علم اور جسمانی قوت میں تم پر فوقیت دی ہے اور اللہ اپنی حکمت اور رحمت سے جسے چاہتا ہے، بادشاہت عطا کرتا ہے۔ اللہ وسیع فضل والا ہے، جسے چاہے نوازے اور وہ یہ بھی خوب جانتا ہے کہ اس کی مخلوق میں سے کون اس کا مستحق ہے۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ اپنے کچھ بندوں کو کبھی آزماتا ہے تو ان کی روزی تنگ کر دیتا ہے اور کچھ دوسرے لوگوں کو وسعت وفراوانی دے کر آزماتا ہے۔ ان صورتوں میں اس کی نہایت مؤثر حکمت کارفرما ہے۔ ❀ قائد اور لیڈر کی اہم خوبیوں کی نشاندہی جو اسے قیادت کا اہل بناتی ہیں: یہ کہ اسے اپنے شعبے کا علم ہو اور اس کے مطابق قوت وطاقت بھی حاصل ہو۔

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖٓ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ فِيْهِ
سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ
تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۴۸﴾ ع
فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ ۙ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِيْكُمْ بِنَهَرٍ ۚ
فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّيْ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّيْٓ اِلَّا مَنِ
اغْتَرَفَ غُرْفَةً ۢ بِيَدِهٖ ۚ فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ۭ فَلَمَّا جَاوَزَهٗ
هُوَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۙ قَالُوْا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ ۭ
قَالَ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ ۙ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ
غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةًۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۲۴۹﴾ وَلَمَّا
بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ
اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَي الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۵۰﴾ فَهَزَمُوْهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۙ
وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ وَاٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهٗ مِمَّا
يَشَاۗءُ ۭ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ
الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَي الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۵۱﴾ تِلْكَ
اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۭ وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۲۵۲﴾

(248) اور ان کے نبی نے ان سے کہا: اس کے تمھارا بادشاہ منتخب ہونے کی سچائی کی نشانی یہ ہے کہ اللہ تمھیں تمھارا تابوت واپس کر دے گا۔ یہ ایک صندوق تھا جس کی بنی اسرائیل بہت تعظیم کرتے تھے، جو ان سے چھین لیا گیا تھا۔ اس صندوق کی موجودگی ان کے لیے باعثِ سکون واطمینان تھی۔ اس میں آلِ موسیٰ وآلِ ہارون کی باقیات اور متروکہ چیزیں بھی تھیں، جیسے عصا اور بعض تختیاں وغیرہ۔ اس میں تمھارے لیے یقیناً بڑی واضح نشانی ہے اگر تم سچے مومن ہو۔

(249) جب طالوت لشکر لے کر شہر سے نکلے تو انھوں نے ان سے کہا: اللہ تعالیٰ تمھیں ایک ندی سے آزمانے والا ہے، چنانچہ جس نے اس میں سے پانی پی لیا، وہ میرے طریقے پر نہیں اور نہ جہاد میں میرے ساتھ جا سکے گا اور جس نے اس میں سے نہ پیا، وہ میرے طریقے پر ہے اور لڑائی میں بھی میرے ساتھ ہوگا۔ اگر کوئی پانی پینے پر بہت مجبور ہو تو وہ چلّو بھر پانی پی سکتا ہے۔ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ سپاہیوں کی زیادہ تعداد نے پانی پی لیا۔ تھوڑے سے لوگوں نے پیاس کی شدت کے باوجود صبر سے کام لیا اور پانی نہ پیا۔ جب طالوت اور اس کے مومن ساتھیوں نے ندی عبور کر لی تو لشکر کے کچھ لوگوں نے کہا کہ آج جالوت اور اس کے لشکر سے لڑنے کی ہم میں طاقت نہیں ہے۔ اس وقت ان لوگوں نے کہا جو اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دن کی ملاقات کا یقین رکھتے تھے: کتنے ہی اہلِ ایمان کے چھوٹے چھوٹے لشکر اللہ کے حکم اور مدد سے کافروں کے بڑے بڑے لشکروں پر غالب آ گئے، لہٰذا نصرت اور فتح کا دارومدار ایمان پر ہوتا ہے، نہ کہ کثرتِ تعداد پر۔ اللہ تعالیٰ اپنے صابر بندوں کے ساتھ ہے، وہ انھی کی تائید اور مدد کرتا ہے۔

(250) جب وہ جالوت اور اس کے لشکر سے مقابلے کے لیے میدان میں آمنے سامنے ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوئے اور یہ دعا کی: اے ہمارے پروردگار! ہمارے دلوں پر صبر ڈال دے اور ہمیں ثابت قدمی عطا فرما تاکہ ہم میدانِ جنگ سے بھاگیں نہ دشمن سے شکست کھائیں، اور اپنی قوت وتائید سے کافروں کے خلاف ہماری مدد فرما۔

(251) چنانچہ انھوں نے اللہ کے حکم سے انھیں شکست دی اور داود علیہ السلام نے دشمنوں کے قائد جالوت کو قتل کر دیا اور اللہ نے انھیں بادشاہت اور نبوت عطا کی اور اپنی مشیت کے مطابق انھیں کئی علوم سکھائے، چنانچہ ان کے لیے دنیا وآخرت کی اصلاح کا ہر سامان جمع کر دیا۔ اگر اللہ تعالیٰ کا یہ قانون نہ ہوتا کہ وہ بعض لوگوں کے ساتھ بعض کا فساد دور کرتا ہے تو زمین پر شر پسندوں کے راج سے بگاڑ پیدا ہو جاتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ تمام مخلوقات پر فضل واحسان کرنے والا ہے۔

(252) اے نبی! یہ اللہ تعالیٰ کی واضح اور کھلی آیات ہیں جو ہم آپ پر تلاوت کرتے ہیں۔ یہ آیات سچی خبروں اور عادلانہ احکام پر مشتمل ہیں اور آپ بلاشبہ رب العالمین کے بھیجے ہوئے رسولوں میں سے ہیں۔

فوائد: ❀ لوگوں کی قیادت کرنے والے کی رہنمائی کہ وہ جب تک لوگوں کو آزمانہ لے اور ان کی باتوں کے بعد ان کے کردار کا جائزہ نہ لے لے ان کی باتوں سے دھوکا نہ کھائے۔ ❀ دوسروں کو جانچنے کے اور ان پر کوئی حکم لگانے کے جو معیار لوگوں کے درمیان مشہور ہوتے ہیں، بسا اوقات وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں صحیح معیار نہیں ہوتے بلکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنی حکمت اور علم کے مطابق مخلوق میں سے جس کا چاہتا ہے، انتخاب کرتا ہے۔ ❀ لیڈر کی دانائی میں سے یہ ہے کہ وہ اپنے ماتحت لشکر کو مختلف طرح کے امتحانوں سے گزارے تاکہ اسے ثابت قدم رہنے اور بھاگنے والوں کا اندازہ ہو سکے۔ ❀ فتح ونصرت کا دارومدار صرف کثرتِ تعداد اور تیاری پر نہیں، اللہ تعالیٰ کی مدد اور توفیق فتح وکامیابی کے عظیم ترین اسباب ہیں۔ ❀ فتنوں اور مشکلات کے وقت وہی لوگ ثابت قدم رہتے ہیں جن کے دل اللہ تعالیٰ پر یقین سے معمور ہوتے ہیں۔ ایسے ہی لوگ ہر مشکل کے وقت صبر کرتے اور ہر آزمائش کے وقت ثابت قدم رہتے ہیں۔ ❀ اللہ تعالیٰ کے حضور صدقِ دل سے گریہ وزاری قبولیتِ دعا کے عظیم اسباب میں سے ہے، خصوصاً میدانِ جنگ میں۔ ❀ اللہ تعالیٰ کا دستور وقانون اور اس کی حکمت ہے کہ وہ زمین سے کچھ مخلوق کے شر وفساد کو دوسرے کے ذریعے سے ختم کر دیتا ہے۔

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ
مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ؕ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ
مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ
الَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا
فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا ۟
وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ﴿۲۵۳﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا
مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا
شَفَاعَةٌ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۵۴﴾ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ
الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي
الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ
اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا
شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَ
هُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴿۲۵۵﴾ لَاۤ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۙ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ
الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ
بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۗ لَا انْفِصَامَ لَهَا ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۵۶﴾

(253) اے نبی (ﷺ)! وہ رسول جن کا ذکر ہم نے آپ سے کیا ہے، ہم نے انھیں ایک دوسرے پر وحی، پیروکاروں اور درجات میں فضیلت دی ہے۔ ان میں سے بعض کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کلام فرمایا، جیسے موسیٰ علیہ السلام اور ان میں سے بعض کو اونچے درجات میں بلند فرمایا، جیسے محمد رسول اللہ ﷺ کہ آپ کو تمام لوگوں کی طرف مبعوث کیا گیا، آپ کے ذریعے سے سلسلۂ نبوت کو ہمیشہ کے لیے بند کر دیا گیا اور آپ کی امت کو دیگر امتوں پر فضیلت دی گئی۔ ہم نے عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو واضح معجزات عطا کیے جو ان کی نبوت پر دلالت کرنے والے تھے، جیسے مُردوں کو زندہ کرنا، پیدائشی اندھے اور پھلبہری والے کو تندرست کرنا، نیز اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل اور انجام دہی کے لیے جبریل علیہ السلام کے ذریعے سے انھیں تقویت دی۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ان رسولوں کے بعد آنے والے لوگ جن کے پاس واضح نشانیاں بھی آئیں، آپس میں نہ لڑتے لیکن انھوں نے اختلاف کیا اور گروہوں میں بٹ گئے۔ کچھ اللہ پر ایمان لائے اور کچھ نے کفر کیا۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا کہ یہ آپس میں نہ لڑیں تو یہ نہ لڑتے لیکن اللہ تعالیٰ وہی کرتا ہے جو ارادہ کرتا ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے، اپنی رحمت اور فضل و احسان سے ایمان کی توفیق دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے اپنے عدل و حکمت سے گمراہ کرتا ہے۔ (254) اے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اس کے رسول کی پیروی کرنے والو! ہم نے تمھیں جو مختلف قسم کا حلال مال عطا کیا ہے، اس میں سے خرچ کرو، اس سے پہلے کہ قیامت آ جائے۔ تب اس دن کوئی خرید و فروخت نہ ہو گی جس سے انسان نفع کما سکے اور نہ کوئی دوستی ہو گی جو اس مشکل وقت میں اسے نفع دے اور نہ کوئی سفارشی ہو گا جو مصیبت ٹالے یا نفع پہنچائے، مگر اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بعد، وہ بھی جس کے لیے وہ چاہے گا اور جس سے راضی ہو گا۔ اور کافر ہی اصل ظالم ہیں کیونکہ انھوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کیا ہے۔ (255) اللہ وہ ذات ہے جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں جس کی عبادت کی جائے۔ وہ اکیلا ہی معبود برحق ہے۔ وہ حیّ (زندہ) ہے اور اس کی زندگی ایسی کامل ہے جس میں موت اور نقص کا کوئی تصور نہیں۔ وہ ایسا قیوم ہے جو بذات خود قائم ہے اور اپنی تمام مخلوقات سے بے نیاز ہے اور تمام مخلوقات اسی کے سہارے پر قائم ہیں جو اپنی کسی حالت میں بھی اس سے بے نیاز نہیں ہو سکتیں۔ اس کے کمالِ حیات و قیومیت کی وجہ سے اسے اونگھ آتی ہے نہ نیند۔ آسمانوں میں اور زمین میں جو کچھ ہے، اس اکیلے کی ملکیت ہے۔ اس کے حضور اس کی اجازت و رضا کے بغیر کوئی کسی کی سفارش کرنے کا اختیار نہیں رکھتا۔ مخلوق کے جو امور پہلے انجام پا چکے اور واقع ہو گئے ہیں، وہ انھیں جانتا ہے اور جو مستقبل میں وقوع پذیر ہونے والے ہیں، انھیں بھی جانتا ہے۔ مخلوق اللہ تعالیٰ کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتی، سوائے اس کے جو انھیں وہ خود بتا دے۔ اس کی کرسی نے آسمان و زمین کی وسعت اور بڑائی کے باوجود ان کا احاطہ کر رکھا ہے اور کرسی رب تعالیٰ کے دو مبارک قدموں کی جگہ ہے۔ زمین و آسمان کی حفاظت اسے تھکاتی ہے نہ اس پر گراں گزرتی ہے۔ وہ اپنی ذات، شان اور غلبے میں بلند و بالا ہے۔ وہ اپنی بادشاہت و سلطنت میں عظیم ہے۔ (256) دینِ اسلام میں داخل ہونے کے لیے کسی کو مجبور نہ کیا جائے کیونکہ یہ ایسا واضح سچا دین ہے کہ اس پر کسی کو مجبور کرنے کی ضرورت نہیں۔ ہدایت گمراہی سے بالکل نمایاں ہو چکی ہے، چنانچہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے سوا پوجے جانے والے تمام معبودوں کا انکار کر کے ان سے براءت کا اظہار کرتا ہے اور اللہ وحدہ لاشریک پر ایمان لاتا ہے تو اس نے دین کا ایسا مضبوط سہارا پکڑ لیا ہے جو روزِ قیامت نجات دلانے تک نہیں ٹوٹے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے تمام اقوال کو خوب سننے والا اور ان کے افعال کو خوب جاننے والا ہے اور اس پر انھیں ضرور بدلہ دے گا۔

فوائد: ❀ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے علم اور حکمت سے انبیاء و رسل علیہم السلام کے درمیان فوقیت و فضیلت رکھی ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کے لیے صفتِ کلام کا اثبات کہ وہ اپنے شایانِ شان کلام فرماتا ہے اور اس نے اپنے بعض رسولوں سے کلام کیا ہے، جیسے موسیٰ علیہ السلام اور محمد رسول اللہ ﷺ۔ ❀ ایمان و ہدایت اور کفر و ضلالت، یہ سب اللہ تعالیٰ کی مرضی اور تقدیر کے تابع ہیں۔ کامل و اکمل حکمت اسی کی ہے۔ اگر وہ چاہتا تو ساری مخلوق کو ہدایت سے نواز دیتا۔ ❀ آیت الکرسی اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سب سے عظیم آیت ہے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت، الوہیت اور دیگر صفات کے بیان پر مشتمل ہے۔ ❀ اسلام قبول کرنے اور اس میں داخل ہونے کے لیے رضا مندی ضروری ہے، لہٰذا اللہ تعالیٰ کے دین کے لیے کسی کو مجبور نہیں کیا جا سکتا، اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے رسول ﷺ کی سنت سے وابستگی دنیا میں سعادت مندی اور آخرت میں کامیابی کا سب سے عظیم ذریعہ ہے۔

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ
وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ
اِلَى الظُّلُمٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۵۷﴾ ع
اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِيْ رَبِّهٖٓ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ
الْمُلْكَ ۘ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّيَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۙ قَالَ اَنَا
اُحْيٖ وَاُمِيْتُ ؕ قَالَ اِبْرٰهٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَاْتِيْ بِالشَّمْسِ مِنَ
الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِيْ كَفَرَ ؕ وَاللّٰهُ
لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۵۸﴾ ۚ اَوْ كَالَّذِيْ مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ وَّ
هِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا ۚ قَالَ اَنّٰى يُحْيٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ
مَوْتِهَا ۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ؕ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ؕ
قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ؕ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ
عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ۚ وَانْظُرْ
اِلٰى حِمَارِكَ ۫ وَلِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَانْظُرْ اِلَى
الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا ؕ فَلَمَّا تَبَيَّنَ
لَهٗ ۙ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۵۹﴾

34 ع 4 2

وقف لازم

(257) اللہ تعالیٰ ایمان والوں کا والی، کارساز اور دوست ہے۔ وہ انھیں کفر و جہالت کے اندھیروں سے نکال کر علم و ایمان کے نور کی توفیق دیتا اور ان کی خاص نصرت و تائید فرماتا ہے، جبکہ کافروں کے دوست من گھڑت شریک اور بت ہیں جنھوں نے ان کے لیے کفر کو خوش نما بنا دیا اور انھیں ایمان و علم کی روشنی سے نکال کر کفر و جہالت کی تاریکیوں میں لا کھڑا کیا ہے۔ یہی لوگ آگ والے ہیں جو اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ جب اللہ تعالیٰ نے دونوں گروہوں کا ذکر کیا تو ان کی دو مثالیں بھی بیان فرمائیں۔

(258) اے نبی (ﷺ)! کیا آپ نے اس انتہائی سرکش کی جرأت سے زیادہ عجیب کوئی حرکت دیکھی ہے جس نے ابراہیم علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کی ربوبیت اور توحید کے بارے میں جھگڑا کیا۔ یہ جھگڑا اس نے اس لیے کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے بادشاہت عطا کی تو وہ سرکش ہو گیا۔ ابراہیم علیہ السلام نے اس کے سامنے اپنے رب کی صفات بیان کرتے ہوئے کہا: میرا رب وہ ہے جو مخلوقات کو زندگی دیتا اور انھیں موت دیتا ہے۔ اس سرکش نے دشمنی میں آ کر کہا: میں بھی زندہ کرتا اور مارتا ہوں کہ جسے چاہوں قتل کر دوں اور جسے چاہوں معاف کر دوں۔ ابراہیم علیہ السلام نے اس کے سامنے ایک دوسری اور بڑی دلیل پیش کی اور کہا: میرا رب، جس کی میں عبادت کرتا ہوں، سورج کو مشرق کی سمت سے طلوع کرتا ہے، تو اسے مغرب کی سمت سے نکال کر دکھا۔ اب اس سرکش کے پاس حیرت کے سوا کوئی چارہ نہ تھا، اس کی بولتی بند ہو گئی۔ مضبوط دلیل کے سامنے وہ لاجواب ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ ظالموں کو ان کے ظلم اور سرکشی کی وجہ سے اپنی راہ پر چلنے کی توفیق نہیں دیتا۔

(259) اور کیا آپ نے اس شخص جیسا کوئی دیکھا ہے جو ایک زمین بوس بستی کے پاس سے گزرا جس کی دیواریں تک گر چکی تھیں اور وہاں کے رہائشی مر چکے تھے اور وہ بستی وحشت و ویرانی کا منظر پیش کر رہی تھی۔ اس آدمی نے حیران ہو کر کہا: اللہ تعالیٰ اس بستی کی ویرانی کے بعد یہاں کے باشندوں کو کیسے زندہ کرے گا؟ چنانچہ اللہ نے اسے سو سال کے لیے موت دے دی، پھر اسے زندہ کر کے پوچھا: تو کتنی دیر یہاں مرا پڑا رہا؟ اس نے جواب دیا: میں یہاں ایک دن یا دن کا کچھ حصہ پڑا رہا۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا: بلکہ تو پورے سو سال تک مردہ حالت میں پڑا رہا ہے۔ تیرے پاس جو کھانا پینا تھا اسے دیکھ کہ ابھی تک وہ پہلے والی حالت میں ہے، وہ خراب نہیں ہوا، حالانکہ کھانے پینے والی چیزیں بہت جلد خراب ہو جاتی ہیں، اور اپنے مرے ہوئے گدھے کو دیکھ اور ہم تجھے لوگوں کے لیے ایک واضح نشانی بنانا چاہتے ہیں جو دوبارہ زندہ کرنے کی قدرتِ الٰہی پر دلالت کرتی ہو۔ اپنے گدھے کی ہڈیاں دیکھ کہ کس طرح دور دور تک بکھری پڑی ہیں، ہم انھیں کیسے اٹھا کر ایک دوسرے کے ساتھ ملاتے ہیں، پھر اس کے بعد ان پر گوشت چڑھاتے اور ان میں دوبارہ زندگی لوٹاتے ہیں، چنانچہ جب اس نے یہ سارا ماجرا دیکھا تو اس پر حقیقت واضح ہو گئی اور اللہ تعالیٰ کی قدرت کا اسے اچھی طرح علم ہو گیا۔ تب اس نے اس بات کا اعتراف کرتے ہوئے کہا: مجھے علم ہو گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

فوائد: ❀ اہلِ ایمان کی امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ وہ کافروں کے برخلاف اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے تمام دینی اور دنیاوی معاملات میں ہدایت و بصیرت پر ہوتے ہیں۔

❀ سرکشی اور تکبر کا سب سے بڑا سبب اقتدار اور طاقت کا نشہ ہے حتیٰ کہ آدمی حقیقتِ حال سے بھی اندھا ہو جاتا ہے۔

❀ حق کو واضح کرنے کے لیے اہلِ باطل سے مناظرہ کرنا اور ان کی گمراہی کا پردہ چاک کرنا مسنون امر ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ کی عظیم قدرت کا بیان کہ اسے کوئی چیز عاجز نہیں کر سکتی، مردوں کو زندہ کرنا بھی اس کی عظیم قدرت میں سے ہے۔

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِیْ كَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰىؕ قَالَ اَوَلَمْ
تُؤْمِنْؕ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّیَطْمَىٕنَّ قَلْبِیْؕ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً
مِّنَ الطَّیْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَیْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ
جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ یَاْتِیْنَكَ سَعْیًاؕ وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ
حَكِیْمٌ ﴿۲۶۰﴾ مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ
كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍؕ
وَاللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۶۱﴾ اَلَّذِیْنَ
یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا یُتْبِعُوْنَ مَاۤ اَنْفَقُوْا
مَنًّا وَّلَاۤ اَذًى ۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ
وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۲۶۲﴾ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَیْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ
یَّتْبَعُهَاۤ اَذًىؕ وَاللّٰهُ غَنِیٌّ حَلِیْمٌ ﴿۲۶۳﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا
تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى ۙ كَالَّذِیْ یُنْفِقُ مَالَهٗ
رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِؕ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ
صَفْوَانٍ عَلَیْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًاؕ لَا یَقْدِرُوْنَ
عَلٰى شَیْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْاؕ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۲۶۴﴾

ع 35 3 3

(260) اے نبی (ﷺ)! ذکر کریں اس وقت کا جب ابراہیم علیہ السلام نے کہا: اے میرے رب! مجھے میری آنکھوں سے دکھا کہ مُردوں کو کیسے زندہ کیا جائے گا؟ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام سے فرمایا: کیا تم اس امر پر ایمان و یقین نہیں رکھتے؟ ابراہیم علیہ السلام نے کہا: کیوں نہیں، میں تو ایمان لا چکا ہوں لیکن مزید دلی اطمینان چاہتا ہوں۔ تب اللہ تعالیٰ نے انھیں حکم دیا: چار پرندے لو اور انھیں اپنے ساتھ مانوس کرو، پھر ان کو ذبح کر کے ٹکڑے کر لو، پھر اپنے آس پاس کے پہاڑوں میں سے ہر ایک پر وہ ٹکڑے تھوڑے تھوڑے رکھ دو، پھر انھیں بلاؤ تو وہ زندہ ہو کر دوڑتے ہوئے تمھارے پاس آئیں گے۔ اور جان لو اے ابراہیم! بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنی بادشاہت میں سب پر غالب اور اپنے حکم، شریعت اور تخلیق میں کمال حکمت والا ہے۔

(261) ان اہلِ ایمان کے ثواب کی مثال جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، اس دانے کی طرح ہے جسے کاشت کار زرخیز زمین میں ڈالتا ہے تو اس سے (اُگے ہوئے پودے کی) سات بالیاں نکلتی ہیں اور ہر بالی میں سو دانے ہوتے ہیں۔ اہلِ ایمان کا ثواب بھی اس کے بقدر ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے جن بندوں کے لیے چاہتا ہے، ثواب مزید بڑھا دیتا ہے اور انھیں بغیر حساب کے اجر عطا فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ وسیع فضل اور عطا والا ہے، وہ خوب جاننے والا ہے کہ کون کئی گنا ثواب کا مستحق ہے۔

(262) وہ لوگ جو اپنا مال اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں اور اس کی رضا حاصل کرنے کے لیے خرچ کرتے ہیں، پھر خرچ کرنے کے بعد زبانی یا عملی طور پر لوگوں پر احسان جتلا کر اپنا ثواب ضائع نہیں کرتے، ان کا ثواب ان کے رب کے ہاں محفوظ ہے۔ انھیں مستقبل میں نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ گزرے ہوئے دنوں پر غم زدہ ہوں گے کیونکہ وہاں انھیں عظیم انعامات سے نوازا جائے گا۔

(263) عمدہ اور خوبصورت بات جس سے کسی مومن کو دلی خوشی ملے اور اس شخص سے درگزر کرنا جو آپ سے برا سلوک کرے، یہ دونوں کام اس صدقے سے بہتر ہیں جس کے بعد صدقہ کیے جانے والے کو احسان جتلا کر اذیت دی جائے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے بے نیاز ہے، بہت بردبار ہے، انھیں سزا دینے میں جلدی نہیں کرتا۔

(264) اے اللہ پر ایمان رکھنے اور اس کے رسول کی اتباع کرنے والو! اپنے صدقات کا ثواب صدقہ کیے گئے شخص پر احسان جتلا کر اور اسے اذیت دے کر ضائع مت کرو۔ جو ایسے کرے، اس کی مثال اس شخص جیسی ہے جو لوگوں کو دکھانے اور ان سے داد لینے کی نیت سے اپنا مال خرچ کرتا ہے اور وہ کافر ہے جو اللہ پر ایمان رکھتا ہے نہ یوم آخرت پر اور نہ اسے ثواب و عذاب سے کوئی غرض ہے، چنانچہ اس کی مثال اس ملائم پتھر کی طرح ہے جس پر مٹی کی تہ جمی ہو۔ اس پتھر پر زوردار بارش برسے جو پتھر سے مٹی دھو کر اسے بالکل صاف ستھرا کر دے۔ بالکل اسی طرح ریاکاری کرنے والے کے اعمال اور خرچ کیے ہوئے اموال کا ثواب جاتا رہتا ہے اور اللہ کے ہاں اس میں سے کچھ نہیں بچتا۔ اللہ تعالیٰ کافروں کو ایسے کام کرنے کی توفیق نہیں دیتا جن سے وہ راضی ہو اور ایسے اعمال و نفقات کرنے کی بھی توفیق نہیں دیتا جو ان کے لیے نفع بخش ہوں۔

فوائد:

- اللہ پر ایمان کے مراتب اور اس پر یقین کی منازل کے مختلف درجے ہیں جن کی کوئی حد نہیں۔ بندہ جوں جوں اللہ تعالیٰ کی شرعی اور کائناتی نشانیوں میں غور و فکر بڑھاتا ہے، اس کا ایمان اور یقین مزید بڑھتا رہتا ہے۔
- مخلوق کو موت کے بعد دوبارہ زندہ کر کے اٹھانا اللہ تعالیٰ کی کامل قدرت اور کمال عظمت کی واضح دلیل ہے۔
- اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی بڑی فضیلت ہے اور اس پر عظیم ثواب حاصل ہوتا ہے بشرطیکہ اس میں نیک نیتی ہو اور اس میں اذیت دینے اور احسان جتلانے کے جراثیم نہ ہوں جو کہ عمل کو ضائع کر دینے والے ہیں۔
- آدمی لوگوں کے سامنے جو بہترین تحفہ پیش کر سکتا ہے، وہ قول و فعل کے ساتھ حسن اخلاق کا مظاہرہ اور برائی کرنے والے سے درگزر کرنا ہے۔

وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَ
تَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍۭ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ
فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ۚ فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ؕ وَاللّٰهُ
بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲۶۵﴾ اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ
نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ لَهٗ فِيْهَا مِنْ كُلِّ
الثَّمَرٰتِ ۙ وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ ۚۖ فَاَصَابَهَآ
اِعْصَارٌ فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ
الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۶۶﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِنْ
طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّاۤ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ۫ وَلَا
تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّاۤ
اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ ؕ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿۲۶۷﴾
اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ۚ وَاللّٰهُ
يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۶۸﴾ ۚ
يُّؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ
اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا ؕ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۲۶۹﴾

(265) ان اہلِ ایمان کی مثال جو اپنے مال اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے اللہ کے وعدوں کی سچائی پر یقین رکھتے ہوئے بغیر کسی زبردستی و مجبوری کے دلی اطمینان سے خرچ کرتے ہیں، اس باغ کے مانند ہے جو بلند اور عمدہ جگہ پر ہے جس پر تیز بارش برسی تو اس نے دگنا پھل دیا اور اگر زوردار بارش نہ برسی تو معمولی ہلکی پھلکی بارش بھی زمین کی زرخیزی کی وجہ سے اسے کافی ہوگئی۔ بالکل اسی طرح مخلص بندوں کی خرچ کردہ چیزیں ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ قبول فرماتا اور ان کا اجر دوگنا کرتا ہے، خواہ وہ صدقہ تھوڑا ہی ہو۔ اللہ تعالیٰ تمھارے اعمال دیکھ رہا ہے، اس پر مخلص بندوں اور ریاکاروں کا حال پوشیدہ نہیں، وہ ہر ایک کو اس کے استحقاق کے حساب سے بدلہ دے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ایک مثال بیان فرمائی جس میں ریاکاری سے خرچ کرنے والے کا نقشہ کھینچا اور فرمایا:

(266) کیا تم میں سے کوئی چاہتا ہے کہ اس کا کھجوروں اور انگوروں کا ایک باغ ہو جس میں میٹھے پانی کی نہریں بہ رہی ہوں اور اس میں انواع و اقسام کے نہایت عمدہ پھل ہوں اور باغ والا اتنا بوڑھا ہو چکا ہو کہ کام کرنے اور کمانے کی طاقت نہ رکھتا ہو، اس کے بچے بھی چھوٹے اور کمزور ہوں جو کام نہ کر سکتے ہوں (ان سب کا گزر بسر اسی باغ پر ہو)، اچانک شدید آندھی آئے جس میں بجلی ہو، وہ اس کے سارے باغ کو جلا کر رکھ دے جبکہ وہ اپنے بڑھاپے اور اولاد کی کمزوری کے باعث اس کا بہت زیادہ ضرورت مند ہو۔ لوگوں کو دکھانے کے لیے اپنا مال خرچ کرنے والے کا حال بھی بالکل اسی طرح ہوگا۔ وہ روزِ قیامت بغیر نیکیوں کے اللہ کی بارگاہ میں پیش ہوگا، حالانکہ اس وقت اسے نیکیوں کی بہت زیادہ ضرورت ہوگی۔ اس جیسی مثالوں سے اللہ تعالیٰ تمھیں یہ بتانا چاہتا ہے کہ تمھارے لیے دنیا و آخرت میں کیا چیز فائدہ مند ہے تاکہ تم اس کے بارے میں غور و فکر کرو۔

(267) اے اللہ پر ایمان لانے اور اس کے رسول کی اتباع کرنے والو! اپنے اس حلال اور پاکیزہ مال میں سے خرچ کرو جسے تم نے کمایا ہے اور اس میں سے بھی خرچ کرو جو زمین کی پیداوار ہم نے تمھارے لیے پیدا کی ہے۔ اس میں سے ردی قسم کا مال ارادتاً اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو کہ اگر وہی تمھیں دیا جائے تو تم ہرگز اسے نہ لو، الّا یہ کہ اسے قبول کرتے ہوئے تم چشم پوشی کر لو۔ جو تم اپنے لیے پسند نہیں کرتے، وہ اللہ کے لیے کیسے پسند کرتے ہو؟! جان لو کہ اللہ تعالیٰ تمھارے صدقات سے بے نیاز ہے۔ وہ اپنی ذات اور افعال میں قابلِ تعریف ہے۔

جب اللہ تعالیٰ نے انھیں پاکیزہ مال خرچ کرنے کا حکم دیا تو شیطان کے وسوسوں اور اس کی چالوں سے بھی خبردار کیا۔ فرمایا:

(268) شیطان تمھیں فقر سے ڈراتا ہے، بخل کرنے پر آمادہ کرتا ہے اور گناہوں اور نافرمانیوں کے ارتکاب کی دعوت دیتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ تم سے تمھارے گناہوں کی عظیم بخشش کا اور وسیع رزق کا وعدہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ وسیع فضل والا اور اپنے بندوں کے حالات خوب جاننے والا ہے۔

(269) اللہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے سیدھی بات اور درست عمل کی توفیق عطا کرتا ہے اور جسے یہ نصیب ہو جائے، بلاشبہ اسے خیر عطا کر دی گئی اور اللہ کی آیات سے نصیحت صرف وہی لوگ حاصل کرتے ہیں جن کی عقلیں ربانی نور و ہدایت سے روشن اور کامل ہوتی ہیں۔

فوائد: ❀ سچے مومن اللہ تعالیٰ کے وعدوں اور ثواب پر پختہ یقین رکھنے والے ہیں، اس لیے وہ اپنے مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں بلاخوف و خطر خرچ کرتے ہیں اور شیطانی وسوسوں کی طرف دھیان نہیں کرتے جیسا کہ وہ ڈراتا ہے کہ خرچ کرنے سے فقر و فاقہ میں مبتلا ہو جاؤ گے اور اپنی ضروریات کہاں سے پوری کرو گے۔

❀ اخلاص، اعمال میں برکت پیدا کرنے والی اور انھیں بڑھانے والی سب سے بڑی اور عظیم چیز ہے۔

❀ لوگوں میں سے سب سے زیادہ گھاٹے والا وہ ہے جو لوگوں کو دکھانے کے لیے عمل کرتا ہے کیونکہ اسے اپنے اس عمل کے بدلے میں لوگوں کی تعریف و ستائش کے سوا کچھ نہیں ملتا۔

وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ
فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۲۷۰﴾
اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۚ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَ
تُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ
مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۲۷۱﴾ لَيْسَ
عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَا
تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا
ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ
وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۲۷۲﴾ لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ ۫ يَحْسَبُهُمُ
الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ۚ تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ۚ
لَا يَسْـَٔلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ
فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿۲۷۳﴾ ع اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ
بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ
عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۷۴﴾

37 ع 7 5 - الرّبع

وقف منزل

(270) اور جو تم تھوڑا یا زیادہ جتنا بھی اللہ کی راہ میں اس کی رضا حاصل کرنے کے لیے خرچ کرو یا اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا کوئی کام اپنے اوپر از خود لازم کرلو جس کے تم جواب دہ نہیں تو اللہ تعالیٰ یہ سب کچھ جانتا ہے، اس لیے اس کے ہاں اس میں سے کچھ ضائع نہ ہوگا اور وہ تمھیں اس کا عظیم بدلہ عطا کرے گا اور ان ظالموں کے لیے جو اپنے واجبات بھی ادا نہیں کرتے اور اللہ تعالیٰ کی مقرر کی ہوئی حدیں بھی پامال کرتے ہیں، کوئی مددگار نہ ہوگا جو روزِ قیامت ان سے عذاب ٹال سکے۔

(271) اگر تم وہ ظاہر کر دو جو صدقات کی صورت میں مال خرچ کرتے ہو، تو تمھارا صدقہ بہت ہی اچھا صدقہ ہے اور اگر تم اسے مخفی رکھ کر فقراء کو دے دو تو یہ تمھارے حق میں ظاہر کرنے سے بھی زیادہ بہتر ہے کیونکہ یہ اخلاص کے زیادہ قریب ہے۔ خالص اللہ کے لیے دینے والوں کے صدقات میں ان کے گناہوں کی پردہ پوشی اور بخشش کا سامان ہے اور اللہ اس سے اچھی طرح باخبر ہے جو تم عمل کرتے ہو۔ اس سے تمھارے احوال میں سے کچھ بھی مخفی نہیں۔

(272) اے نبی! انھیں حق قبول کروانا اور اس کے ماتحت کر کے انھیں اس پر آمادہ کرنا آپ کی ذمہ داری نہیں۔ آپ کا فرض صرف حق کی طرف ان کی راہنمائی کرنا اور انھیں اس کی پہچان کروانا ہے۔ حق قبول کرنے کی توفیق اور ہدایت دینا اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ وہ ہدایت دیتا ہے جسے چاہتا ہے۔ تم جو بھی مال خرچ کرو، اس کا فائدہ تمھیں ہی ملے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ تو اس سے بے نیاز ہے، اس لیے تمھارا خرچ خالص اللہ کے لیے ہونا چاہیے۔ سچے مومن صرف اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے خرچ کرتے ہیں اور تم تھوڑا یا زیادہ جو بھی مال خرچ کرتے ہو، تمھیں اس کا بغیر کمی کیے پورا پورا ثواب دیا جائے گا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ جب اللہ نے اپنی راہ میں خرچ کرنے کا ذکر کیا اور مومنوں کو اس کی ترغیب دلائی تو ان کے لیے خرچ کرنے کی جگہیں بھی واضح کر دیں، چنانچہ فرمایا:

(273) اسے ان فقراء کو دو جنھیں اللہ کی راہ میں جہاد کی مشغولیت نے حصولِ رزق کی خاطر سفر کرنے سے روک رکھا ہے۔ ان کے سوال سے بچنے کی وجہ سے ان کے حال سے ناواقف لوگ انھیں مال دار سمجھتے ہیں۔ سمجھ رکھنے والے انھیں ان کی ظاہری علامات سے پہچان لیتے ہیں جو ضرورت مندی کی وجہ سے ان کے وجود، کپڑوں اور دیگر صفات سے عیاں ہوتی ہیں کہ وہ عام فقیروں کی طرح چمٹ کر سوال نہیں کرتے اور تم جو بھی مال وغیرہ خرچ کرو، اللہ اسے خوب جانتا ہے اور جلد اس پر تمھیں عظیم جزا دے گا۔

(274) جو لوگ اپنے مال، شہرت و ریاکاری چاہنے کے بغیر صرف اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے دن رات خرچ کرتے ہیں، کبھی علانیہ اور کبھی چھپا کر تو انھیں قیامت کے دن ان کے رب کے ہاں ثواب ملے گا۔ نہ انھیں اپنے مستقبل کا کوئی خوف ہوگا اور نہ دنیا میں جو کچھ ان سے رہ گیا، اس پر وہ غمزدہ ہوں گے۔ یہ ان پر اللہ کا خاص فضل و کرم اور انعام ہوگا۔

فوائد: ❀ جب مومن اپنے صدقات و خیرات میں مخلص ہو تو مصلحت کے مطابق چھپا کر یا ظاہر کر کے خرچ کرنے میں کوئی حرج نہیں، اگرچہ چھپا کر خرچ کرنے میں زیادہ اجر و ثواب ہے کیونکہ یہ اخلاص کے زیادہ قریب ہے۔

❀ اہلِ ایمان کو ان ضرورت مندوں پر خصوصی توجہ اور عنایت کرنے کی ترغیب ہے جنھیں ان کی خودداری اپنے حالات کسی کے سامنے بیان کرنے سے اور لوگوں کے سامنے دستِ سوال دراز کرنے سے روکتی ہے۔

❀ ہر وقت اور زمانے میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کے شرعی حکم اور اس کے عظیم ثواب کا بیان، وہ اس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا و آخرت میں اس پر عظیم اجر و ثواب کا وعدہ کیا ہے۔

اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ
يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ
مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ فَمَنْ جَآءَهٗ
مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ؕ وَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ
وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۷۵﴾
يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ
كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ﴿۲۷۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا
الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا
خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۷۷﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا
اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰٓوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۷۸﴾ فَاِنْ
لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ وَاِنْ تُبْتُمْ
فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ۚ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۲۷۹﴾ وَاِنْ
كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ ؕ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ
لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸۰﴾ وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ
اِلَى اللّٰهِ ۗ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۸۱﴾

جب اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو باہمی تعاون اور ایک دوسرے کا بوجھ ہلکا کرنے کے لیے اپنی راہ میں خرچ کرنے کی ترغیب دی تو اس کے متضاد پہلو سے ڈرایا بھی ہے اور وہ ہے سود، چنانچہ فرمایا: ﴿۲۷۵﴾ جو لوگ سودی لین دین کرتے اور سود کھاتے ہیں، وہ قیامت کے دن اپنی قبروں سے ایسے اٹھیں گے جیسے وہ شخص اٹھتا ہے جسے شیطان نے چھو کر دیوانہ کر دیا ہو۔ وہ اپنی قبر سے ایسے گرتے پڑتے اٹھے گا جیسے دورہ پڑنے والا شخص کبھی گرتا اور کبھی اٹھتا ہے۔ اس کی وجہ ان کا سود کھانے کو حلال سمجھنا ہے اور انھوں نے سود اور اللہ تعالیٰ کی حلال کی ہوئی خرید و فروخت میں فرق نہیں کیا اور کہا کہ تجارت بھی تو سود کی طرح ہے۔ وہ حلال ہے تو یہ بھی حلال ہے۔ ہر ایک سے مال بڑھتا اور ترقی پاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا رد کرتے ہوئے ان کے قیاس کو باطل اور انھیں جھوٹا قرار دیا اور وضاحت فرمائی کہ اللہ تعالیٰ نے تجارت کو اس لیے حلال قرار دیا ہے کہ اس میں ہر عام و خاص کے لیے فائدہ ہے اور سود کو اس لیے حرام قرار دیا ہے کہ اس میں ظلم ہے اور لوگوں کا مال بغیر کسی عوض کے باطل طریقے سے کھانا ہے، چنانچہ جس کے پاس اس کے رب کی طرف سے سود سے روکنے اور اس سے ڈرانے کی نصیحت آئی اور وہ باز آ گیا اور اس نے اس سے اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کر لی تو جو سود وہ پہلے لے چکا ہے، اس پر اسے کوئی گناہ نہیں ہوگا اور اس کے بعد اس کے مستقبل کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔ جس نے اللہ کی طرف سے منع کا حکم پہنچنے کے بعد بھی سود لیا جبکہ اس پر حجت قائم ہو چکی ہو تو وہ جہنم کی آگ میں داخل ہونے اور اس میں ہمیشہ رہنے کا مستحق ہے۔ جہنم میں ہمیشہ رہنے کا سبب یہ ہے کہ وہ سود حلال سمجھ کر لیتا تھا (تب وہ کافر ہو جائے گا) یا اس سے مقصود لمبے عرصے تک رہنا ہے۔ کیونکہ ایسی ہمیشگی جس کے بعد نکلنا محال ہو، وہ صرف کافروں کے لیے ہے۔ توحید والے اس میں ہمیشہ نہیں رہیں گے۔

جب اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ میں خرچ کرنے اور سود لینے کے حوالے سے احکام ذکر کیے تو ان دونوں کی جزا میں فرق کو بھی بیان کر دیا، چنانچہ فرمایا: ﴿۲۷۶﴾ سودی مال کو اللہ تعالیٰ تباہ و برباد کر کے ختم کر دیتا ہے، یا تو ظاہری طور پر تلف وغیرہ کے ساتھ یا معنوی طور پر اس کی برکت چھین کر۔ اس کے برعکس اللہ تعالیٰ صدقات میں اضافہ کرتا ہے اور ان کا ثواب کئی گنا بڑھا دیتا ہے، چنانچہ نیکی دس گنا سے سات سو گنا تک بلکہ اس سے بھی زیادہ تک بڑھا دیتا ہے اور صدقہ کرنے والوں کے مال میں خوب برکت دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر کافر سرکش کو ناپسند کرتا ہے جو حرام کو حلال سمجھتا اور گناہوں اور نافرمانیوں میں بہت آگے بڑھتا ہے۔ ﴿۲۷۷﴾ بلاشبہ جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے، اس کے رسول کی پیروی کی، نیک اعمال کیے، اللہ تعالیٰ کی شریعت کے مطابق مکمل نماز ادا کی اور اپنے مالوں کی زکاۃ حق داروں کو دی تو ان کا ثواب ان کے رب کے ہاں ہے۔ انھیں اپنے مستقبل کے امور میں کوئی خوف ہوگا نہ دنیا اور اس کی نعمتیں چھن جانے کا کوئی غم۔ ﴿۲۷۸﴾ اے اللہ پر ایمان لانے اور اس کے رسول کی پیروی کرنے والو! اللہ سے ڈرو، اس طرح کہ اس کے حکموں کی تعمیل کرو اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز آ جاؤ اور لوگوں سے تم نے جو سودی پیسہ لینا ہے، اس کا مطالبہ ترک کر دو اگر تم واقعی اللہ تعالیٰ پر اور اس کے سود سے منع کرنے کے حکم پر ایمان رکھتے ہو۔ ﴿۲۷۹﴾ اگر تم نے وہ نہ کیا جس کا تمھیں حکم دیا گیا ہے تو یہ جان لو اور یقین کر لو کہ تمھاری اللہ اور اس کے رسول سے جنگ ہے اور اگر تم اللہ کے حضور توبہ کر لو اور سود چھوڑ دو تو جو اصل مال تم نے قرض دیا ہے، وہ تمھیں ملے گا۔ نہ تم کسی سے اصل مال سے زیادہ لے کر اس پر ظلم کرو اور نہ اس میں کمی کر کے تم پر ظلم کیا جائے۔ ﴿۲۸۰﴾ اور اگر وہ تنگ دست ہے جس سے تم قرض کا مطالبہ کر رہے ہو، وہ قرض لوٹانے کی گنجائش نہیں پاتا تو اس کے پاس مال آنے اور قرض کی رقم پوری ہونے تک مطالبہ مؤخر کر دو اور اگر تم صدقہ کر دو کہ قرض کا مطالبہ ہی چھوڑ دو یا کچھ قرض معاف کر دو تو یہ تمھارے حق میں زیادہ بہتر ہے اگر تمھیں پتہ چل جائے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کی کیا فضیلت ہے۔ ﴿۲۸۱﴾ اور اس دن کے عذاب سے ڈرو جس دن تم سب کو اللہ کی طرف لوٹایا جائے گا اور تم اس کے سامنے کھڑے ہو گے، پھر ہر نفس کو اس کی اچھی یا بری کمائی کا بدلہ دیا جائے گا۔ نہ نیکیوں کے ثواب میں کمی کر کے ان پر ظلم کیا جائے گا اور نہ گناہوں کی سزا سے زیادہ عذاب دے کر ظلم کیا جائے گا۔

فوائد: ❀ سنگین کبیرہ گناہوں میں سود کھانا بھی ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے سود کھانے والے کو اعلانِ جنگ کی وعید سنائی ہے، نیز دنیا میں مالی بربادی اور آخرت میں پاگل پن کی سزا بتائی ہے۔ ❀ مالی معاملات میں شرعی احکام کی پابندی کرنے سے مال میں خیر و برکت اترتی اور بڑھوتری ہوتی ہے۔ ❀ تنگ دست کے قرض ادا نہ کر سکنے پر صبر کرنے اور سارا یا کچھ قرض معاف کرنے کی بڑی فضیلت ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى
فَاكْتُبُوْهُ ۭ وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ ۠ وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ
يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ ۚ وَلْيُمْلِلِ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ
وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْـــًٔا ۭ فَاِنْ كَانَ الَّذِيْ عَلَيْهِ
الْحَقُّ سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ
وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ ۭ وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ۚ فَاِنْ
لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ
الشُّهَدَاۗءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى ۭ وَ
لَا يَاْبَ الشُّهَدَاۗءُ اِذَا مَا دُعُوْا ۭ وَلَا تَسْـَٔـــُوْٓا اَنْ تَكْتُبُوْهُ
صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰٓى اَجَلِهٖ ۭ ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ
لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰٓى اَلَّا تَرْتَابُوْٓا اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً
تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَلَّا
تَكْتُبُوْهَا ۭ وَاَشْهِدُوْٓا اِذَا تَبَايَعْتُمْ ۠ وَلَا يُضَاۗرَّ كَاتِبٌ
وَّلَا شَهِيْدٌ ۭ وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌۢ بِكُمْ ۭ وَ
اتَّقُوا اللّٰهَ ۭ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۸۲﴾

(282) اے اللہ پر ایمان لانے اور اس کے رسول کی اتباع کرنے والو! جب تم آپس میں قرض کا معاملہ کرو، یعنی تم ایک دوسرے سے مقررہ مدت تک قرض لو تو اسے لکھ لو اور چاہیے کہ لکھنے والا تمھارے درمیان انصاف سے حق اور شریعت کے مطابق لکھے اور کاتب قرض کی تحریر لکھنے سے انکار نہ کرے۔ وہ اس علم کے موافق انصاف کے ساتھ لکھے جو اللہ نے اسے کتابت کے حوالے سے سکھایا ہے، لہٰذا اسے چاہیے کہ قرض لینے والا جو املا کرائے، وہ لکھے تاکہ یہ اس کی طرف سے اقرار ہو اور اسے چاہیے کہ اپنے رب سے ڈرے اور قرض کی مقدار، نوعیت اور کیفیت میں کوئی کمی نہ کرے۔ اگر قرض لینے والا اچھے طریقے سے معاملہ نہیں کر سکتا یا اس کی عمر تھوڑی ہے یا پاگل یا گونگا وغیرہ ہونے کی وجہ سے تحریر نہیں لکھوا سکتا تو اس کا سرپرست حق اور انصاف کے ساتھ اس کی طرف سے تحریر لکھوائے۔ اس موقع پر دو عقل مند عادل گواہ بھی بلا لو۔ اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتوں کو گواہ مقرر کر لو تاکہ اگر ایک بھول جائے تو دوسری اسے یاد کرا دے۔ گواہ ایسے ہوں جن کی دین داری اور امانت داری پر تم مطمئن ہو۔ اور گواہوں سے جب قرض پر گواہی مانگی جائے تو وہ انکار نہ کریں بلکہ جب انھیں گواہی دینے کے لیے بلایا جائے تو آ کر گواہی دینا ان پر لازم ہے۔ قرض تھوڑا ہو یا زیادہ، جب وہ ایک مقرر وقت تک ہو تو اسے لکھنے سے نہ اکتاؤ۔ قرض کی کتابت اللہ کی شریعت میں زیادہ انصاف پسندانہ اور شہادت کی ادائیگی میں زیادہ نتیجہ خیز ہے۔ اسی طرح قرض کی مقدار، نوعیت اور مدت کے حوالے سے شکوک وشبہات ختم کرنے کے لیے زیادہ مؤثر ہے۔ ہاں، اگر لین دین کا معاملہ موجود چیز اور دست قیمت کی صورت میں نقد ہو تو تحریر نہ بھی لکھی جائے تو کوئی حرج نہیں کیونکہ اس صورت میں تحریر کی ضرورت نہیں رہتی۔ گواہ مقرر کرنا اس لیے جائز رکھا گیا تاکہ اختلافات کے اسباب ہی پیدا نہ ہوں۔ لکھنے والوں اور گواہوں کو نقصان پہنچانا جائز نہیں اور نہ ان کے لیے تحریر کرانے والوں اور گواہی طلب کرنے والوں کو نقصان پہنچانا جائز ہے۔ اگر تم میں سے کسی نے نقصان پہنچایا تو اس نے اللہ کی اطاعت چھوڑ کر نافرمانی کا راستہ اختیار کیا۔ اے ایمان والو! اللہ کے احکام کی تعمیل کر کے اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے رک کر اس سے ڈرو اور اللہ تمھیں وہ سکھاتا ہے جس میں تمھاری دنیا و آخرت کی بھلائی اور بہتری ہو۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے اور اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔

فوائد:

- اختلاف اور جھگڑے سے بچنے کے لیے قرض اور دیگر مالی معاملات کی تصدیق و تحریر مسنون ہے۔
- کم عمری کے باعث یا عقلی طور پر کمزوری کے باعث یا کوئی عارضہ لاحق ہونے کے سبب، کمزور افراد کے لیے سرپرست بنانے کا ثبوت ہے۔
- قرضوں اور حقوق کے اقرار پر گواہ مقرر کرنا جائز ہے۔
- صحیح اور عادلانہ تحریر میں یہ بھی شامل ہے کہ کاتب ایسے الفاظ اور ایسا اندازِ تحریر استعمال کرے جو متعلقہ معاملے کے مطابق ہو۔
- حقوق کی تصدیق یا تحریر کی وجہ سے کسی کو نقصان پہنچانا جائز نہیں، نہ حق والوں کی طرف سے اور نہ لکھنے والے اور گواہ کی جانب سے۔

وَاِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ ؕ فَاِنْ
اَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِى اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ
رَبَّهٗ ؕ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ؕ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗۤ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ؕ وَ
اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿۲۸۳﴾ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ ع 39 2 7
وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِىْۤ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ
اللّٰهُ ؕ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ
شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۸۴﴾ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَ
الْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ قف
لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ قف وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا
غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿۲۸۵﴾ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا
وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا
تُؤَاخِذْنَاۤ اِنْ نَّسِيْنَاۤ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَاۤ
اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا
مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۟ وقفة وَاغْفِرْ لَنَا ۟ وقفة وَارْحَمْنَا ۟ وقفة
اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۸۶﴾ ع 40 3 8

﴿283﴾ اور اگر تم سفر میں ہو اور قرض کی دستاویز لکھنے والا کوئی نہ ہو تو اتنا ہی کافی ہے کہ قرض لینے والا کوئی چیز قرض دینے والے کے پاس گروی رکھ دے جو اس کے حق کی گارنٹی ہوگی اور یہ اس وقت تک قرض دینے والے کے پاس رہے گی جب تک مقروض قرض واپس نہیں کر دیتا۔ اگر ایک دوسرے پر اعتماد ہو تو لکھنا، گواہ بنانا اور گروی رکھنا ضروری نہیں۔ اس صورت میں قرض، قرض لینے والے کے ذمے امانت ہوگا جو قرض دینے والے کو ادا کرنا واجب ہوگا، لہٰذا اسے چاہیے کہ اس امانت کے حوالے سے اللہ سے ڈرے اور اس میں سے کسی چیز کا انکار نہ کرے۔ اگر وہ انکار کرے تو جو اس معاملے کے وقت موجود ہو، وہ گواہی دے اور اس کے لیے گواہی چھپانا جائز نہیں اور جو چھپائے، تو اس کا دل برا دل ہے اور جو تم عمل کرتے ہو، اللہ اسے خوب جاننے والا ہے، اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ وہ تمھیں تمھارے اعمال کی ضرور جزا دے گا۔

﴿284﴾ زمین کی ہر چیز اور آسمان کی ہر چیز تخلیق، بادشاہت اور تدبیر کے اعتبار سے اکیلے اللہ کے لیے ہے اور اگر تم اپنے دلوں کی باتیں ظاہر کرو یا انھیں پوشیدہ رکھو، اللہ انھیں جانتا ہے اور وہ عنقریب ضرور ان پر تمھارا محاسبہ کرے گا، پھر جسے چاہے گا، اپنی رحمت اور فضل و احسان سے بخش دے گا اور اپنے عدل اور حکمت کے پیش نظر جسے چاہے گا، عذاب دے گا، اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

﴿285﴾ محمد رسول اللہ ﷺ اس سب پر ایمان لائے ہیں جو ان کے رب کی طرف سے ان پر اتارا گیا اور تمام اہلِ ایمان بھی، وہ سب اللہ پر ایمان لائے، تمام فرشتوں پر اور اللہ کی تمام کتابوں پر ایمان لائے ہیں جو اس نے رسولوں پر نازل فرمائیں اور اس کے تمام بھیجے ہوئے رسولوں پر اس طرح ایمان لائے ہیں کہ کہتے ہیں: ہم اللہ کے رسولوں کے درمیان ایمان لانے میں تفریق نہیں کرتے اور کہتے ہیں: جو تو نے ہمیں حکم دیا اور جس سے منع کیا، اسے ہم نے سنا اور تیرے حکم کی تعمیل کر کے اور منع کیے ہوئے کام چھوڑ کر تیری اطاعت کی اور تجھ سے درخواست کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے اور ہم اپنے تمام معاملات میں تجھ اکیلے ہی کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

﴿286﴾ اللہ تعالیٰ کسی جان کو اس کی طاقت سے بڑھ کر اعمال کا مکلف (پابند) نہیں ٹھہراتا کیونکہ اللہ کا دین آسانی پر مبنی ہے، اس میں مشقت نہیں، چنانچہ جس نے نیکی کی، اسے اس کا پورا ثواب ملے گا، اس میں کوئی کمی نہیں ہوگی اور جس نے کوئی برائی کی تو اسے بھی اپنے گناہ کی سزا خود بھگتنا ہوگی، کوئی دوسرا اس کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ رسول اللہ ﷺ اور اہلِ ایمان یوں دعا کرتے ہیں: اے ہمارے رب! اگر ہم بھول جائیں یا غیر ارادی طور پر کسی قول و فعل میں غلطی کر لیں تو ہمیں سزا نہ دینا۔ اے پروردگار! ہمیں کسی ایسے عمل کا مکلف نہ ٹھہرانا جو ہمارے لیے مشقت کا باعث ہو اور ہم اسے کرنے کی طاقت نہ رکھتے ہوں، جیسے تو نے ہم سے پہلے لوگوں کو مکلف ٹھہرایا جنھیں تو نے ان کے ظلم کی بنا پر سزا دی، جیسے یہود۔ ہم پر اوامر و نواہی کا ایسا بوجھ نہ ڈال جو ہمیں مشقت میں ڈال دے اور ہم وہ کرنے کی طاقت ہی نہ رکھیں اور ہمارے گناہوں سے درگزر کر، ہمیں بخش دے اور اپنے فضل سے ہم پر رحم فرما۔ تو ہی ہمارا ولی اور مددگار ہے، لہٰذا کافروں کے خلاف ہماری مدد فرما۔

فوائد: ❀ کوئی چیز گروی رکھنے کا جواز۔ اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اگر قرض لی گئی چیز واپس نہ ملے تو اس گروی رکھی گئی چیز سے اس نقصان کا ازالہ کیا جا سکے، البتہ معاملہ کرنے والوں کا ایک دوسرے پر اعتماد ہو تو گروی رکھنا ضروری نہیں۔ ❀ گواہی چھپانے کی حرمت اور جو اسے چھپائے اور ادا نہ کرے، اس کے گناہ کا بیان۔

❀ اللہ تعالیٰ کے کمال علم، اپنی مخلوق سے پوری طرح آگاہی اور ان کے کیے ہوئے اعمال کا محاسبہ کرنے پر پوری قدرت رکھنے کا بیان۔

❀ ایمان کے ارکان اور اس کے اصولوں کا بیان۔ ❀ اس دین کی بنیاد آسانی پر اور اپنے ماننے والوں سے مشقت اور تکلیف دور کرنے پر ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ان کی طاقت کے مطابق ہی مکلف ٹھہراتا ہے اور اس پر ان کا محاسبہ نہیں کرتا جس کے کرنے کی ان میں طاقت نہ ہو۔

سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰنَ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ مِائَتَانِ آيَةً وَّعِشْرُوْنَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓ ﴿1﴾ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ﴿2﴾ نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ
بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ﴿3﴾
مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿4﴾ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ﴿5﴾ ؕ
هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا
هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿6﴾ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ
اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ؕ فَاَمَّا الَّذِيْنَ
فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ
الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ ۚ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ ۘ وَ
الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ
وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿7﴾ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ
هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿8﴾

سورۂ آل عمران مدنی ہے

سورت کے بعض مقاصد: اہلِ کتاب کے شبہات کا رد کرنا اور اہلِ ایمان کی ثابت قدمی کے لیے اس بات کو ثابت کرنا کہ دینِ اسلام ہی حق ہے۔

تفسیر: یہ سورت مدنی ہے۔ سورۂ آل عمران کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اس کی آیت:33 میں عمران کی اولاد کا ذکر ہے۔

﴿1﴾ **الٓمّٓ:** یہ حروف مقطعات میں سے ہے، ان کی نظیر سورۂ بقرہ کے شروع میں گزر چکی ہے۔ ان حروف میں اشارہ ہے کہ عرب اس قرآن جیسا کلام پیش کرنے سے عاجز ہیں، حالانکہ یہ انھی جیسے حروف سے بنایا گیا ہے جن سے یہ سورت شروع ہو رہی ہے اور جن حروف سے وہ اپنا کلام ترتیب دیتے ہیں۔ ﴿2﴾ اللہ وہ ذات ہے کہ کوئی ایسا برحق معبود نہیں جس کی عبادت کی جائے ماسوائے اس کے جو یکتا ہے جس کا کوئی ثانی نہیں۔ جو ایسا حیّ ہے جس کی حیات ایسی کامل ہے کہ نہ اس میں موت ہے نہ نقص و کمزوری۔ اور وہ قیوم ہے جو بذات خود قائم ہے، کوئی اسے قائم رکھنے والا نہیں اور وہ تمام مخلوقات سے بے نیاز ہے جبکہ تمام مخلوقات اسی کے سہارے قائم ہیں جو کسی حال میں بھی اس سے بے نیاز نہیں ہو سکتیں۔ ﴿3﴾، ﴿4﴾ اے نبی (ﷺ)! اس اللہ نے آپ پر قرآن نازل کیا ہے جس کی خبریں صداقت اور احکام عدل پر مبنی ہیں جو سابقہ آسمانی کتابوں کے موافق ہے، لہٰذا ان میں کوئی تعارض و تضاد نہیں۔ آپ پر قرآن نازل کرنے سے پہلے اسی نے تورات موسیٰ علیہ السلام پر نازل کی اور انجیل عیسیٰ علیہ السلام پر۔ یہ ساری آسمانی کتابیں اس بات کی طرف لوگوں کی ہدایت و رہنمائی کرتی آئی ہیں جس میں ان کے دین و دنیا کا بھلا ہو۔ اسی نے فرقان (قرآن) اتارا جس کے ساتھ اب حق و باطل اور ہدایت و گمراہی کا فرق معلوم کیا جا سکتا ہے۔ جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی ان آیات کا انکار کیا جو اس نے آپ پر اتاری ہیں، ان کے لیے سخت عذاب ہے۔ اللہ سب پر غالب ہے، کوئی چیز اس پر غالب نہیں آ سکتی اور وہ ان سے سخت انتقام لینے والا ہے جنھوں نے اس کے رسولوں کی تکذیب کی اور اس کے حکم کی مخالفت کی۔ ﴿5﴾ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی وہ ذات ہے جس پر زمین و آسمان میں کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ یقیناً اس کا علم ظاہر و پوشیدہ تمام چیزوں کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔ ﴿6﴾ وہی ہے جو تمھیں تمھاری ماؤں کے پیٹوں میں جیسے چاہتا ہے، مذکر یا مؤنث، خوبصورت یا بدصورت اور گورا یا کالا مختلف شکلوں میں پیدا کرتا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ وہ ایسا غالب ہے کہ کوئی اس پر غالب نہیں آ سکتا اور وہ تخلیق و تدبیر کرنے اور شریعت کے احکام جاری کرنے میں کمال حکمت والا ہے۔ ﴿7﴾ اے نبی! اللہ وہی ذات ہے جس نے آپ پر قرآن اتارا جس کی کچھ آیات اپنے معانی و مفہوم میں بالکل واضح ہیں جن میں کوئی شک و شبہ نہیں۔ یہی آیات کتاب کی اصل اور بنیاد ہیں اور زیادہ تر آیات ایسی ہی ہیں۔ اختلاف کے وقت انھی کی طرف رجوع ہوگا جبکہ قرآن کی کچھ دوسری آیتیں ہیں جو ایک سے زیادہ معانی کا احتمال رکھتی ہیں۔ ان کے معنی کے تعین میں اکثر لوگوں کو التباس اور شبہ پڑ جاتا ہے، پھر جن کے دلوں میں حق سے بیزاری ہو، وہ محکم اور واضح آیات کو چھوڑ دیتے ہیں اور متشابہات، جن کے معانی میں کئی احتمالات ہوتے ہیں، ان کو لے لیتے ہیں۔ اس سے ان کا مقصد شبہ بھڑکانا اور لوگوں کو گمراہ کرنا ہوتا ہے۔ وہ اپنی خواہشات کے ذریعے سے ان آیات کی ایسی من مانی تاویلیں کرتے ہیں جو ان کے باطل نظریات کے مطابق ہوں۔ جبکہ ان آیات کے حقیقی معانی اور حتمی نتائج اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور نہیں جانتا۔ اور علم میں رسوخ رکھنے والے پختہ کار یوں کہتے ہیں: ہم سارے قرآن پر ایمان لائے کیونکہ وہ سارا ہمارے رب کی طرف سے ہے۔ وہ متشابہات کی تفسیر محکم آیات سے کرتے ہیں اور نصیحت اور عبرت صرف عقل سلیم رکھنے والے ہی حاصل کرتے ہیں۔ ﴿8﴾ اور یہ علم میں رسوخ رکھنے والے کہتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمارے دلوں کو ہدایت کی راہ دکھانے کے بعد اس سے پھیر نہ دینا اور ہمیں اس عذاب سے بچا جو حق سے انحراف کرنے والوں کو پہنچے گا۔ ہمیں اپنی جناب سے ایسی وسیع رحمت عطا فرما جس کے ذریعے سے تو ہمارے دلوں کو ہدایت دے اور جس کے ذریعے سے تو ہمیں گمراہی سے بچائے۔ اے ہمارے رب! تو بہت زیادہ نوازنے والا ہے۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو حق کی راہنمائی اور باطل سے خبردار کرنے کے لیے رسول بھیج کر اور کتابیں نازل فرما کر ان پر حجت قائم کر دی اور ان کا عذر ختم کر دیا ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کا علم کامل ہے اور وہ اپنی مخلوق کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔ زمین و آسمان کی کوئی چیز ظاہر ہو یا باطن اس سے پوشیدہ نہیں۔ ❀ راسخ العلم اور پختہ کار اہلِ ایمان کا یہ اصول ہے کہ وہ قرآن مجید کی متشابہ آیات کی تفسیر محکم آیات سے کرتے ہیں۔ ❀ اللہ تعالیٰ سے حق پر ثابت قدمی اور معاملات میں رشد و ہدایت کی دعا مانگنا مشروع ہے، خصوصاً فتنوں اور خواہشات پرستی کے دور میں۔

رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ
الْمِيْعَادَ ۝۹ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ
اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمْ وَقُوْدُ النَّارِ ۝۱۰ كَدَاْبِ
اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاَخَذَهُمُ
اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ۭ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝۱۱ قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا
سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ ۭ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝۱۲ قَدْ كَانَ
لَكُمْ اٰيَةٌ فِيْ فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ۭ فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاُخْرٰى
كَافِرَةٌ يَّرَوْنَهُمْ مِّثْلَيْهِمْ رَاْيَ الْعَيْنِ ۭ وَاللّٰهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهٖ
مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ۝۱۳ زُيِّنَ
لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَاۗءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ
الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ
وَالْحَرْثِ ۭ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ
الْمَاٰبِ ۝۱۴ قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ۭ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ
رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَاَزْوَاجٌ
مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝۱۵

(9) اے ہمارے رب! تو یقیناً سب لوگوں سے ان کا حساب لینے کے لیے انھیں ایسے دن میں اپنے پاس جمع کرنے والا ہے جس میں کوئی شک نہیں۔ وہ دن لازمی آنے والا ہے۔ اے ہمارے رب! تو اپنے وعدوں کے خلاف نہیں کرتا۔

(10) بلاشبہ جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور اس کے رسولوں کے ساتھ کفر کیا ہے، انھیں ان کے مال اور ان کی اولاد اللہ کے عذاب سے ہرگز نہ بچا سکیں گے، نہ دنیا میں اور نہ آخرت میں۔ ان صفات کے حامل لوگ ہی روزِ قیامت جہنم کا ایندھن ہوں گے جن سے آگ بھڑکائی جائے گی۔

(11) ان کافروں کا معاملہ آلِ فرعون اور ان سے پہلے کے ان کافروں جیسا ہے جنھوں نے اللہ کا انکار کیا اور اس کی آیات کو جھٹلایا، پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے گناہوں کے سبب انھیں عذاب دیا تو ان کے مال اور اولاد نے انھیں کوئی فائدہ نہ دیا اور اللہ اس شخص کو سخت سزا دینے والا ہے جس نے اس کے ساتھ کفر کیا اور اس کی آیات کو جھٹلایا۔

(12) اے رسول (ﷺ)! آپ مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے کافروں سے کہہ دیں: عنقریب مومن تم پر ضرور غالب آئیں گے اور تم کفر پر مرو گے اور اللہ تمھیں جہنم کی آگ میں اکٹھا کرے گا اور وہ تمھارا نہایت برا بچھونا ہوگا۔

(13) یقیناً تمھارے لیے ان دو گروہوں میں عبرت اور راہنمائی ہے جو بدر کے دن آپس میں ٹکرائے۔ ایک گروہ اہلِ ایمان کا تھا جو رسول اکرم ﷺ اور آپ کے صحابہ کا تھا۔ یہ گروہ اللہ کی راہ میں لڑ رہا تھا تاکہ اللہ کا دین سربلند ہو اور کافروں کا سر نیچا ہو جائے۔ دوسرا گروہ کافروں کا تھا اور وہ مکہ کے کافر تھے جو بڑے فخر و غرور، نمود و نمائش اور عصبیت کے ساتھ نکلے تھے۔ اہلِ ایمان انھیں اپنی آنکھوں سے حقیقی طور پر خود سے دوگنا دیکھ رہے تھے، چنانچہ اللہ نے اپنے اولیاء کی مدد کی اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنی مدد کے ساتھ قوت دیتا ہے۔ یقیناً اس معرکے میں بصیرت والوں کے لیے عبرت و نصیحت کے بڑے اسباق ہیں تاکہ وہ جان لیں کہ فتح و نصرت اہلِ ایمان ہی کو ملتی ہے، خواہ ان کی تعداد تھوڑی ہی کیوں نہ ہو۔ اور شکست اہلِ باطل کا نصیب ہے، خواہ ان کی تعداد زیادہ ہی ہو۔

(14) اللہ تعالیٰ بتا رہا ہے کہ اس نے بندوں کی آزمائش کے لیے عورتوں، بیٹوں، سونے اور چاندی کی صورت میں بہت زیادہ مال، سدھائے ہوئے عمدہ خوبصورت گھوڑوں، اونٹوں، گائیوں، بکریوں اور کاشت کاری جیسی دنیاوی خواہشات کی محبت ان کے دلوں میں پرکشش بنا کر رکھ دی ہے۔ یہ دنیا کی زندگی کا معمولی سامان ہے جس سے تھوڑے عرصے کے لیے فائدہ اٹھایا جاتا ہے اور پھر ختم ہو جاتا ہے، اس لیے مومن کے شایانِ شان نہیں کہ وہ ان چیزوں میں الجھ جائے اور اللہ اکیلے ہی کے پاس اچھا ٹھکانا ہے اور وہ جنت ہے جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے۔

جب دنیا کی مرغوب اور پسندیدہ چیزیں ختم ہونے والی ہیں تو اللہ تعالیٰ نے ان سے بہتر چیزوں کے بارے میں آگاہ کرتے ہوئے فرمایا:

(15) اے رسول! کہہ دیں: کیا میں تمھیں ان مرغوباتِ دنیا سے بہتر کی خبر نہ دوں؟ ان لوگوں کے لیے جنتیں ہیں جو اللہ کی اطاعت کر کے اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچ کر اس سے ڈرتے ہیں۔ ایسی جنتیں جن کے محلات اور درختوں کے نیچے نہریں چلتی ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ نہ انھیں موت آئے گی اور نہ فنا ہوں گے۔ ان جنتوں میں ان کے لیے ہر تخلیقی اور اخلاقی برائی سے پاک صاف ستھری بیویاں ہوں گی اور اس سب کچھ کے ساتھ ان کے لیے اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہوگی کہ وہ کبھی ان سے ناراض نہ ہوگا اور اللہ اپنے بندوں کے حالات خوب دیکھنے والا ہے۔ ان کے حالات میں سے کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں اور وہ انھیں اس کا ضرور بدلہ دے گا۔

فوائد:
- کافروں کا اپنے مالوں اور اپنی اولاد پر گھمنڈ کرنا اور اترانا انھیں قیامت کے دن اللہ کے عذاب سے نہیں بچا سکے گا جب وہ ان پر اتر آئے گا۔
- درحقیقت فتح و نصرت کا تعلق صرف تعداد اور تیاری کے ساتھ نہیں، وہ تو صرف اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے حاصل ہوتی ہے۔
- اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی آزمائش کے لیے دنیا کی کئی مرغوبات کو مزین کر دیا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ جان لے کہ کون اس کی حدود کو پامال کرتا اور کون ان کا خیال رکھتا ہے۔
- دنیا کی تمام نعمتیں اور لذتیں نہایت تھوڑی اور فانی ہیں۔ ان کا آخرت کی نہ ختم ہونے والی عظیم نعمتوں سے موازنہ نہیں کیا جا سکتا۔

اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا
عَذَابَ النَّارِ ﴿16﴾ اَلصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالْقٰنِتِيْنَ
وَالْمُنْفِقِيْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ ﴿17﴾ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًۢا بِالْقِسْطِ ؕ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿18﴾ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ
الْاِسْلَامُ ۗ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ
مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ
فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿19﴾ فَاِنْ حَآجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ
وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ؕ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ
وَالْاُمِّيّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ ؕ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ
تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿20﴾ اِنَّ
الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ
حَقٍّ ۙ وَّيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ ۙ
فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿21﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَبِطَتْ
اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۫ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿22﴾

النصف

ع 2 1 10

﴿16﴾ اور یہ جنت والے ہی ہیں جو اپنے رب سے دعا کرتے ہوئے کہتے ہیں: اے ہمارے رب! یقیناً ہم تجھ پر ایمان لائے اور اس پر بھی جو تو نے اپنے رسولوں پر نازل کیا اور ہم نے تیری شریعت کی پیروی کی، اس لیے ہم نے جن گناہوں کا ارتکاب کیا ہے، انھیں بخش دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

﴿17﴾ اور وہ اطاعت کے کام بجا لانے اور برائیاں چھوڑنے پر ڈٹے ہوئے ہیں اور جو آزمائشیں انھیں آتی ہیں، ان پر صبر کرنے والے ہیں، وہ اپنی باتوں اور عملوں میں سچے ہیں، وہ مکمل طور پر اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے والے ہیں، وہ اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے ہیں اور وہ رات کے پچھلے پہر اللہ تعالیٰ سے استغفار کرنے والے ہیں کیونکہ اس وقت دعا قبولیت کے زیادہ قریب ہوتی ہے اور اس وقت دل دنیاوی مشاغل اور سوچوں سے خالی ہوتا ہے۔

﴿18﴾ اللہ تعالیٰ نے اس بات کی گواہی دی ہے کہ وہی معبودِ برحق ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس پر اس نے ایسے شرعی اور آفاقی دلائل قائم کیے ہیں جو اس کی الوہیت پر دلالت کرتے ہیں۔ اس کی توحید پر فرشتوں نے بھی گواہی دی ہے اور اہلِ علم نے بھی توحید بیان کر کے اور اس کی دعوت دے کر اس پر گواہی دی ہے۔ انھوں نے سب سے عظیم اور قابل ذکر چیز توحید باری تعالیٰ کی اور تخلیقِ کائنات اور شریعت کے عدل پر قائم ہونے کی گواہی دی ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہی سب پر غالب ہے جسے کوئی مغلوب نہیں کر سکتا۔ وہ اپنی تخلیق، تدبیر اور شریعت سازی میں کمال حکمت والا ہے۔

﴿19﴾ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے ہاں قابلِ قبول دین اسلام ہی ہے اور اسلام کا مطلب ہے کہ خود کو اکیلے اللہ کی اطاعت اور غلامی میں دے کر تسلیم و رضا سے اس کے آگے جھک جانا اور اس کے اول تا آخر تمام رسولوں بشمول محمد رسول اللہ ﷺ پر ایمان رکھنا جن پر اللہ نے رسالت کا سلسلہ ختم کر دیا اور اب وہ آپ کی شریعت کے سوا کوئی شریعت قبول نہیں کرے گا۔ جہاں تک یہود و نصاریٰ کے اختلافات، گروہ بندی اور فرقہ بازی کا تعلق ہے تو سب کچھ انھوں نے علم آ جانے اور حجت قائم ہو جانے کے بعد محض حسد اور دنیا کی حرص میں کیا ہے۔ جو کوئی اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول ﷺ پر نازل کی گئی آیات کا انکار کرے تو اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ کفر کرنے اور اپنے رسولوں کو جھٹلانے والوں کا جلد حساب لینے والا ہے۔

﴿20﴾ اے رسول (ﷺ)! اگر یہ آپ پر نازل کیے گئے حق کے بارے میں آپ سے جھگڑا کریں تو آپ انھیں جواب دیں: میں اور میرے پیروکار اہلِ ایمان تو اللہ کے آگے جھک گئے ہیں اور اے رسول! آپ اہلِ کتاب اور مشرکوں سے کہیں: کیا تم مخلص ہو کر اور جو کچھ میں لایا ہوں، اس کا اتباع کر کے خود کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتے اور مسلمان بنتے ہو؟ پھر اگر وہ اللہ کے مطیع ہو جائیں اور آپ کی شریعت کی پیروی کر لیں تو وہ ہدایت کے راستے پر چل پڑے اور اگر اسلام قبول کرنے سے انکار کریں تو آپ کی ذمے داری صرف وہ پہنچانا ہے جو آپ کو دے کر بھیجا گیا ہے اور ان کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے جو اپنے بندوں کو خوب دیکھنے والا ہے اور ہر عمل کرنے والے کو اس کے عمل کی جزا ضرور دے گا۔

﴿21﴾ بے شک وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے ان دلائل کا انکار کرتے ہیں جو اس نے ان پر اتارے اور اس کے انبیاء کو ناحق ظلم و زیادتی سے قتل کرتے ہیں اور ان لوگوں کو بھی قتل کرتے ہیں جو عدل و انصاف اور نیکی کے کاموں کا حکم دیتے اور برے کاموں سے روکتے ہیں، ان قاتل کافروں کو دردناک عذاب کی ''بشارت'' سنا دیں۔

﴿22﴾ مذکورہ بالا صفات رکھنے والے لوگوں کے عمل برباد ہو گئے، لہٰذا وہ دنیا و آخرت میں ان سے فائدہ نہیں اٹھا سکیں گے کیونکہ ان کا اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں ہے اور ان کے کوئی مددگار بھی نہ ہوں گے جو ان سے عذاب دور کر سکیں۔

فوائد: ❀ گناہ مٹانے اور آگ کے عذاب سے بچانے والی سب سے عظیم چیز اللہ تعالیٰ پر ایمان اور اس کے رسول ﷺ کی لائی ہوئی شریعت کی پیروی ہے۔ ❀ سب سے بڑی گواہی اور حقیقت اللہ تعالیٰ کی الوہیت ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے خود اپنے لیے اس کی گواہی دی۔ اس کے فرشتوں اور اس کی مخلوق میں سے علم والوں نے بھی اس کی گواہی دی ہے۔ ❀ اختلاف کرنے اور حق سے منہ موڑنے کے بڑے اسباب میں سے ظلم، سرکشی اور حسد بھی ہیں۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُدْعَوْنَ اِلٰى كِتٰبِ
اللّٰهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٢٣﴾
ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ۖ وَّغَرَّهُمْ
فِيْ دِيْنِهِمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٢٤﴾ فَكَيْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ لَّا
رَيْبَ فِيْهِ ۗ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٢٥﴾
قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ
مِمَّنْ تَشَآءُ ۖ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ۭ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ۭ
اِنَّكَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٢٦﴾ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ
فِي الَّيْلِ ۡ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ۡ
وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٢٧﴾ لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ
الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ
ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ۭ
وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿٢٨﴾ قُلْ اِنْ
تُخْفُوْا مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ ۭ وَيَعْلَمُ مَا
فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٢٩﴾

(23) اے نبی! کیا آپ نے ان یہودیوں کا حال نہیں دیکھا جنھیں اللہ تعالیٰ نے تورات کے علم کا کچھ حصہ اور آپ کی نبوت پر دلالت کرنے والے علم کا ایک وافر حصہ عطا فرمایا۔ انھیں اللہ کی کتاب تورات کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ جس معاملے میں انھوں نے اختلاف کیا ہے، اس کا فیصلہ اس سے کرالیں، پھر ان کے علماء اور سرداروں کا ایک گروہ اللہ کے حکم سے اعراض کرتے ہوئے انحراف کر جاتا ہے کیونکہ وہ ان کی خواہشات کے مطابق نہیں۔ جب ان کا دعویٰ ہے کہ وہ اس تورات کے پیروکار ہیں تو انھیں اس سے فیصلہ کرانے میں جلدی کرنی چاہیے تھی۔

(24) یہ حق سے روگردانی اور انحراف اس لیے کر رہے ہیں کہ ان کا دعویٰ ہے کہ روزِ قیامت انھیں، سوائے چند دنوں کے، آگ نہیں چھوئے گی، پھر وہ جنت میں چلے جائیں گے۔ اس جھوٹے اور خودساختہ نظریے نے انھیں دھوکے میں ڈال رکھا ہے، اس لیے وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے دین کے خلاف اتنے دلیر ہو گئے۔

(25) ان کی ندامت اور بے بسی کا کیا حال ہوگا؟ وہ نہایت بدحالی میں ہوں گے جب ہم انھیں ایسے دن میں حساب کے لیے جمع کریں گے جس میں کوئی شک نہیں اور وہ قیامت کا دن ہے۔ جہاں ہر نفس کو اس کے عمل کے مطابق جزا دی جائے گی۔ نہ نیکیاں کم کر کے ظلم ہوگا نہ گناہوں میں اضافہ کر کے زیادتی ہوگی۔

(26) اے رسول (ﷺ)! اپنے رب کی ثنا اور تعظیم کرتے ہوئے کہیے: اے اللہ! تو ہی دنیا و آخرت میں شہنشاہ ہے۔ تو اپنی مخلوق میں سے جسے چاہتا ہے، بادشاہت عطا کرتا ہے اور جس سے چاہتا ہے، چھین لیتا ہے اور ان میں سے جسے چاہتا ہے، عزت عطا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے، ذلیل کرتا ہے۔ یہ سب کچھ تیری حکمت اور عدل کے مطابق ہوتا ہے اور تیرے اکیلے ہی کے ہاتھ میں سب بھلائیاں ہیں اور تو ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔

(27) تیری قدرت کے مشاہدات میں سے یہ بھی ہے کہ تُو رات کو دن میں داخل کرتا ہے تب دن کا وقت بڑھ جاتا ہے اور تو دن کو رات میں داخل کرتا ہے تب رات کا دورانیہ بڑھ جاتا ہے اور تو مردے سے زندہ کو نکالتا ہے، جیسے کافر سے مومن اور دانے سے کھیتی اور تو زندہ سے مردہ کو نکالتا ہے، جیسے مومن سے کافر اور مرغی سے انڈہ اور تو جسے چاہتا ہے، بے حد و حساب وسیع رزق عطا کرتا ہے۔

(28) اے ایمان والو! تم کافروں کو دوست نہ بناؤ، اس طرح کہ مومنوں کو چھوڑ کر تم ان سے محبت اور ان کی مدد کرو۔ جو کوئی ایسا کرے گا تو اس کا اللہ سے کوئی تعلق نہیں اور اللہ کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ ہاں، اگر تم ان کی سلطنت میں ہو اور تمھیں ان سے اپنی جان کا خطرہ ہو تو پھر قول و فعل میں نرمی کر کے ان کی ایذا رسانیوں سے بچا جا سکتا ہے لیکن دل میں ان کے خلاف نفرت ہونی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ تمھیں اپنی ذات سے ڈراتا ہے، لہٰذا اس سے ڈرو اور اس کی نافرمانی کر کے اس کے غضب کو دعوت نہ دو۔ بندوں کو اپنے اعمال کی جزا پانے کے لیے قیامت کے روز اکیلے اللہ ہی کی طرف لوٹنا ہے۔

(29) اے نبی (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: اگر تم اپنے دلوں میں وہ چیز پوشیدہ رکھو جس سے اللہ تعالیٰ نے تمھیں منع کیا ہے، جیسے کافروں سے دوستی، یا تم اسے ظاہر کرو، اللہ تعالیٰ ہر حال میں اسے جانتا ہے اور اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ وہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے، سب کو جانتا ہے۔ اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے، اسے کوئی چیز بے بس نہیں کر سکتی۔

فوائد: ❀ توفیق اور ہدایت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، علم خواہ کتنا زیادہ ہو اور صاحبِ علم اعلیٰ مراتب پر فائز ہی کیوں نہ ہو، اگر اللہ تعالیٰ کی توفیق شاملِ حال نہ ہو تو آدمی اس علم سے نفع نہیں لے سکتا۔ ❀ بادشاہت صرف اللہ تعالیٰ کی ہے، چنانچہ وہی عطا کرنے والا اور وہی روکنے والا ہے۔ عزت و ذلت دینے والا بھی وہی ہے۔ ہر قسم کی بھلائی اسی کے ہاتھ میں ہے اور سارے معاملات اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے، لہٰذا اس کے سوا کسی سے نہ مانگا جائے۔ ❀ کافروں سے دوستی کے شدید خطرات ہیں اور یوں اللہ تعالیٰ نے ایسا کرنے والے سے لاتعلقی اور روزِ قیامت حساب لینے کی وعید سنائی ہے۔

يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا ۖ وَّمَا عَمِلَتْ مِنْ
سُوْٓءٍ ۚ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗٓ اَمَدًا بَعِيْدًا ؕ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ
نَفْسَهٗ ؕ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۳۰﴾ ع قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ
يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۱﴾ قُلْ
اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۲﴾
اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى
الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۳﴾ لا ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۳۴﴾ ج
اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّيْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِيْ بَطْنِيْ
مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّيْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۳۵﴾ فَلَمَّا وَضَعَتْهَا
قَالَتْ رَبِّ اِنِّيْ وَضَعْتُهَآ اُنْثٰى ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ ؕ وَ
لَيْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰى ۚ وَاِنِّيْ سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَاِنِّيْٓ اُعِيْذُهَا
بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴿۳۶﴾ فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ
حَسَنٍ وَّاَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ وَّكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ؕ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا
زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ؕ
قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۷﴾

(30) روزِ قیامت ہر انسان اپنے اچھے اعمال کا سامنا کرے گا۔ اس کے اعمال اس کے پاس لائے جائیں گے اور ان میں کوئی کمی نہ ہوگی اور جس نے برے اعمال کیے، وہ تمنا کرے گا کہ اس کے اعمال اور اس کے درمیان لمبے عرصے کی دوری ہو جائے تو بہتر ہے، لیکن اس کی یہ تمنا کہاں پوری ہوگی! اللہ تعالیٰ تمھیں اپنی ذات سے ڈراتا ہے، لہٰذا گناہوں کا ارتکاب کر کے اس کے غضب کو دعوت نہ دو، اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بڑی شفقت کرنے والا ہے، اس لیے وہ انھیں تنبیہ کرتا اور ڈراتا ہے۔

(31) اے رسول (ﷺ)! کہہ دیں: اگر تم اللہ تعالیٰ سے سچی محبت کرتے ہو تو دل و جان سے ظاہر و باطن میں اس کی پیروی کرو جو میں لے کر آیا ہوں۔ اس طرح تم اللہ کی محبت پا لو گے اور وہ تمھارے گناہ معاف کر دے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کو بے حد بخشنے والا اور ان پر نہایت رحم کرنے والا ہے۔

(32) اے رسول (ﷺ)! کہہ دیں: احکام کی تعمیل کر کے اور منع کیے گئے کاموں سے باز آ کر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ اگر وہ اس سے منہ موڑیں تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے اور اپنے رسول کے حکم کی مخالفت کرنے والے کافروں کو پسند نہیں کرتا۔

(33) اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو چنا تو فرشتوں سے انھیں سجدہ کرایا اور نوح علیہ السلام کا انتخاب کیا تو انھیں اہلِ زمین کی طرف پہلا رسول بنایا اور آلِ ابراہیم کا چناؤ کیا تو نبوت ان کی اولاد میں باقی رکھی اور اسی طرح عمران کی اولاد کا انتخاب کیا۔ ان سب کو منتخب کر کے اپنے زمانے کے لوگوں پر فضیلت بخشی۔

(34) یہ مذکورہ انبیاء اور ان کے نقش قدم پر چلنے والی ان کی اولادیں تسلسل کے ساتھ ایک دوسرے سے اللہ تعالیٰ کی توحید، صالح اعمال اور عمدہ، اعلیٰ اور فضیلت والے امور کو وراثت میں حاصل کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے اقوال خوب سننے اور ان کے افعال خوب جاننے والا ہے، اس لیے وہ ان میں سے جس کو چاہتا ہے، منتخب کرتا اور اپنا برگزیدہ بنا لیتا ہے۔

(35) اے رسول (ﷺ)! اس بات کو یاد کریں جب عمران کی بیوی، مریم علیہا السلام کی والدہ نے کہا: اے میرے پروردگار! میں نے خود پر لازم کر لیا ہے کہ میں اپنے پیٹ کے بچے کو خالص تیری رضا کے لیے وقف کروں گی۔ وہ ہر چیز سے آزاد ہوگا تاکہ تیری (تیرے دین کی) اور تیرے گھر کی خدمت کرے، لہٰذا یہ مجھ سے قبول فرما۔ بلاشبہ تو میری دعا خوب سننے اور میری نیت خوب جاننے والا ہے۔

(36) پھر جب اس کے حمل کی مدت پوری ہوگئی اور اس نے اپنے پیٹ والے بچے کو جنم دیا جبکہ اسے امید تھی کہ بیٹا ہوگا تو معذرت کرتے ہوئے عرض گزار ہوئی: اے میرے رب! میں نے تو بچی جنم دی ہے..... اور اللہ زیادہ بہتر جانتا تھا کہ اس نے کیا جنا ہے، اور لڑکا جس کی اسے امید تھی، وہ قوت و خلقت میں اس لڑکی جیسا تو نہیں جو اسے عطا کی گئی..... اور میں نے اس کا نام مریم رکھا ہے اور میں اسے اور اس کی اولاد کو تیری حفاظت میں دیتی ہوں تاکہ وہ تیری رحمت سے دھتکارے ہوئے شیطان سے محفوظ رہیں۔

(37) اللہ تعالیٰ نے اس کی نذر اچھے طریقے سے قبول فرمائی اور اس لڑکی کو بڑے احسن انداز میں پروان چڑھایا اور اپنے نیک بندوں کے دلوں میں اس کی محبت پیدا کر دی اور اس کی کفالت زکریا علیہ السلام کے سپرد کر دی۔ زکریا علیہ السلام جب بھی اس کی عبادت گاہ میں آتے تو اس کے پاس نہایت عمدہ اور وافر رزق پاتے۔ انھوں نے ایک دن اسے مخاطب کرتے ہوئے کہا: مریم! یہ رزق تمھارے پاس کہاں سے آتا ہے؟ مریم علیہا السلام نے جواب دیتے ہوئے کہا: یہ رزق اللہ کی طرف سے ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے، بغیر حساب کے وسیع رزق عطا فرماتا ہے۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ کا عظیم مقام و مرتبہ اور اس کی طرف سے سخت سزا عقل مند کو اس کے حکم کی مخالفت سے باز رکھتی ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے سچی محبت کی دلیل یہ ہے کہ امر و نہی میں شریعت کی پیروی کی جائے۔ اتباع کے بغیر محبت کا دعویٰ قطعاً نفع بخش نہیں۔

❀ اللہ تعالیٰ اپنی حکمت اور رحمت سے اپنی نبوت و عبادت کے لیے اپنے بندوں میں سے جس کا چاہے، انتخاب کرتا ہے اور انھیں خلافِ عادت معجزات اور نشانیوں سے نوازتا ہے۔

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً
طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ﴿38﴾ فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ
يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًۢا بِكَلِمَةٍ
مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿39﴾ قَالَ رَبِّ
اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّقَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَامْرَاَتِيْ عَاقِرٌ ۭ قَالَ
كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ﴿40﴾ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ۭ قَالَ
اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ۭ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ
كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ﴿41﴾ وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ
يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰىكِ عَلٰى
نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿42﴾ يٰمَرْيَمُ اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِيْ وَارْكَعِيْ
مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿43﴾ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۭ وَمَا
كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ ۠ وَمَا
كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿44﴾ اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ
اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۖ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ
وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿45﴾

4 ع 11 12

(38) جب زکریا علیہ السلام نے مریم بنت عمران کے پاس معمول سے ہٹ کر اللہ تعالیٰ کا رزق دیکھا تو انھیں امید ہوئی کہ جیسے مریم کو قاعدے سے ہٹ کر رزق ملا ہے، اللہ مجھے بھی بڑھاپے اور بیوی کے بانجھ پن کے باوجود اولاد سے نواز دے گا، چنانچہ انھوں نے دعا کی: اے میرے رب! مجھے پاکیزہ بیٹا عطا فرما۔ بلاشبہ جو تجھ سے دعا کرے، تُو اس کی دعا ضرور سننے اور قبول کرنے والا ہے۔

(39) تو فرشتوں نے انھیں مخاطب کر کے کہا جبکہ وہ اپنی عبادت گاہ میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے: اللہ تعالیٰ آپ کو بیٹے کی خوشخبری دیتا ہے۔ اس نومولود کا نام یحییٰ ہوگا۔ اس کی صفت یہ ہوگی کہ وہ اللہ کے کلمے عیسیٰ ابن مریم کی تصدیق کرنے والا ہوگا .....عیسیٰ علیہ السلام کو کلمہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ ایک خاص طریقے سے اللہ تعالیٰ کے ایک کلمے کی بدولت پیدا ہوئے.....اور یہ نومولود علم و عبادت میں اپنی قوم کا سردار ہوگا۔ وہ خود کو نفسانی خواہشات سے دور رکھنے والا ہوگا اور عورتوں میں دلچسپی نہ رکھنے والا ہوگا۔ وہ اپنے رب کی عبادت کے لیے ہمہ وقت حاضر ہوگا اور نیکوکاروں میں سے نبی بھی ہوگا۔

(40) جب زکریا علیہ السلام کو فرشتوں نے یحییٰ علیہ السلام کی خوشخبری سنائی تو انھوں نے کہا: اے میرے رب! میرے ہاں بیٹا کیسے ہوگا جبکہ میں بوڑھا ہو چکا ہوں اور میری بیوی بانجھ ہے جس کے ہاں اولاد نہیں ہوتی! اللہ تعالیٰ نے ان کی بات کا جواب دیتے ہوئے فرمایا: آپ کے بڑھاپے اور آپ کی بیوی کے بانجھ پن کے باوجود یحییٰ کی پیدائش ایسے ہی ہے جیسے اللہ تعالیٰ بہت ساری چیزوں کو معروف طریقے سے ہٹ کر پیدا کرتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔ وہ اپنی حکمت اور علم سے جو چاہتا ہے، کرتا ہے۔

(41) زکریا علیہ السلام نے کہا: اے میرے رب! میری بیوی کے مجھ سے حاملہ ہونے کی کوئی نشانی میرے لیے مقرر فرما دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو نشانی آپ نے طلب کی ہے، وہ یہ ہے کہ آپ بغیر کسی بیماری اور خلل کے تین دن رات لوگوں سے بات نہیں کر پائیں گے مگر صرف اشارے کنایے سے، چنانچہ آپ دن کے شروع اور آخری پہر میں کثرت سے اللہ کا ذکر کریں اور تسبیح پڑھیں۔

(42) اور اے رسول (ﷺ)! یاد کریں جب فرشتوں نے مریم علیہا السلام سے کہا: بے شک تیری قابلِ تعریف خوبیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے تجھے چن لیا ہے، نقائص سے پاک کر دیا ہے اور تیرے زمانے کی دنیا بھر کی عورتوں پر تجھے فضیلت بخشی ہے۔

(43) اے مریم! نماز میں قیام لمبا کرو، اپنے رب کے لیے سجدہ کرو اور رکوع کرنے والے نیک بندوں کے ساتھ مل کر رکوع کرو۔

(44) اے رسول (ﷺ)! زکریا اور مریم علیہما السلام کی یہ مذکورہ بالا خبریں غیب کی ان خبروں میں سے ہیں جو ہم آپ کی طرف وحی کرتے ہیں اور آپ اس وقت ان علماء اور نیکوکاروں کے پاس نہیں تھے جب انھوں نے مریم علیہا السلام کا کفیل اور مربی بننے کے زیادہ حق دار ہونے کے بارے میں آپس میں جھگڑا کیا حتیٰ کہ وہ اس کی خاطر قرعہ ڈالنے کے لیے اپنی قلمیں ڈالنے پر مجبور ہوئے تو زکریا علیہ السلام کے نام قرعہ نکلا۔

(45) اے رسول (ﷺ)! یاد کریں جب فرشتوں نے کہا: اے مریم! اللہ آپ کو بیٹے کی خوشخبری دیتا ہے جو بغیر باپ کے پیدا ہوگا۔ وہ صرف اللہ کے کلمہ ''کُنْ'' سے ہوگا۔ اللہ کہے گا: ہو جا تو اس کے حکم سے بیٹا ہو جائے گا۔ اس بیٹے کا نام مسیح عیسیٰ ابن مریم ہوگا۔ وہ دنیا و آخرت میں عظیم مقام پائے گا اور اللہ تعالیٰ کے مقرب بندوں میں سے ہوگا۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ کی اپنے اولیاء پر نوازشات کہ وہ انھیں برائیوں سے بچاتا اور ان کی دعائیں قبول کرتا ہے۔ ❀ سیدہ مریم علیہا السلام کی فضیلت کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں (اپنے دور میں) سارے جہان کی عورتوں پر فوقیت دی اور نقائص سے پاک صاف کر کے انھیں مبارک بنایا۔ ❀ جب بندے پر اللہ کے انعامات زیادہ اور عظیم ہوں تو اس کے ذمے اطاعت، رکوع، سجود اور دیگر عبادات کے ذریعے سے شکر بھی زیادہ ہو جاتا ہے۔ ❀ ایسے اختلاف میں قرعہ ڈالنا شرعی طریقہ اور مستحب عمل ہے جس میں کسی کے پاس اپنے حق میں کوئی واضح دلیل نہ ہو اور نہ ہی کوئی قرینہ اس کی طرف اشارہ کرتا ہو۔

وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٤٦﴾ قَالَتْ
رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ وَلَدٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ
يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ اِذَا قَضٰۤى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٤٧﴾
وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ﴿٤٨﴾ وَرَسُوْلًا اِلٰى
بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ ۙ اَنِّيْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۙ اَنِّيْۤ اَخْلُقُ
لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِ
اللّٰهِ ۚ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْيِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَ
اُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِيْ بُيُوْتِكُمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٤٩﴾ وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ
التَّوْرٰىةِ وَلِاُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ وَجِئْتُكُمْ
بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۟ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿٥٠﴾ اِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ
فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٥١﴾ فَلَمَّاۤ اَحَسَّ عِيْسٰى مِنْهُمُ
الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِيْۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ
اَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴿٥٢﴾ رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا
بِمَاۤ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿٥٣﴾

(46) وہ بالکل بچپن میں لوگوں سے باتیں کرے گا جبکہ عام طور پر اس عمر میں بچے باتیں نہیں کرتے اور بھرپور جوانی میں بھی لوگوں سے کلام کرے گا۔ اور وہ ان سے وہ باتیں کرے گا جس میں ان کے دین و دنیا کی بھلائی ہوگی اور وہ ان نیکوکاروں میں سے ہوگا جو اپنے قول و فعل میں نیک ہوتے ہیں۔

(47) مریم علیہا السلام نے شوہر کے بغیر بیٹے کی پیدائش پر حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میرے ہاں بیٹا کیسے ہوگا جبکہ کوئی مرد حلال یا حرام کسی طریقے سے میرے قریب نہیں آیا؟! فرشتے نے ان سے کہا: جیسے اللہ تعالیٰ آپ کے ہاں بغیر باپ کے بیٹا پیدا کرے گا، اسی طرح وہ خلافِ عادت اور معمول سے ہٹ کر جو چاہے، پیدا کرتا ہے۔ جب وہ کسی کام کا ارادہ کرتا ہے تو کہتا ہے: ''كُنْ'' .....ہوجا.....تو وہ ہوجاتا ہے اور کوئی چیز اسے عاجز نہیں کرسکتی۔

(48) اللہ تعالیٰ اسے کتابت اور قول و عمل میں اصابت رائے اور تورات سکھائے گا جو اس نے موسیٰ علیہ السلام پر نازل کی اور انجیل سکھائے گا جو عنقریب اس پر نازل فرمائے گا۔

(49) اور اسی طرح اسے بنی اسرائیل کی طرف رسول بنا کر بھیجے گا کہ وہ ان سے کہے گا: میں تمھاری طرف رسول بن کر آیا ہوں اور تمھارے پاس ایسی نشانیاں لایا ہوں جو میری نبوت کی صداقت کی دلیل ہیں۔ وہ یہ کہ میں مٹی کے مواد سے پرندے کی شکل بنا کر اس میں پھونک ماروں گا تو وہ اللہ کے حکم سے زندہ پرندہ بن جائے گا اور میرے شفایاب کرنے سے پیدائشی اندھا دیکھنے لگے گا اور برص (پھلبہری) کی بیماری میں مبتلا شخص کی جلد دوبارہ ٹھیک ہوجائے گی اور میں فوت شدہ کو زندہ کردوں گا اور یہ سب کچھ اللہ کے حکم سے ہوگا۔ میں تمھیں یہ بھی بتا دوں گا کہ تم اپنے گھروں میں کیا کھاتے ہو اور کیا چھپا کر رکھتے ہو۔ ان عظیم امور میں جن کا میں نے تم سے ذکر کیا، جن پر کوئی انسان قدرت نہیں رکھتا، یقیناً واضح نشانی ہے کہ میں اللہ کی طرف سے تمھارے لیے رسول ہوں، بشرطیکہ تم ایمان لانا چاہو اور واضح دلائل کی تصدیق کرو۔

(50) اور اسی طرح میں اپنے سے پہلے نازل شدہ تورات کی تصدیق کرنے آیا ہوں اور بعض ان چیزوں کو تمھارے لیے حلال کرنے آیا ہوں جو مجھ سے پہلے تم پر حرام کردی گئی تھیں تاکہ تمھارے لیے آسانی ہو اور تمھارا بوجھ کم ہو اور میں تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے اس بات کی صداقت کی واضح دلیل بھی لایا ہوں جو میں تم سے کہہ رہا ہوں، لہٰذا اللہ سے اس کے احکام مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز رہ کر ڈرو۔ اور میں جس طرف تمھیں بلاتا ہوں، اس میں میری اطاعت کرو۔

(51) یہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ میرا رب ہے اور تمھارا بھی رب ہے اور وہ اکیلا ہی اس کا مستحق ہے کہ اس کی اطاعت کی جائے اور اس سے ڈرا جائے، لہٰذا اس اکیلے کی عبادت کرو اور جس عبادت اور تقوے کا میں نے تمھیں حکم دیا ہے، وہی سیدھی راہ ہے جس میں کوئی ٹیڑھ نہیں۔

(52) پھر جب عیسیٰ علیہ السلام کو علم ہوگیا کہ یہ کفر پر ڈٹے ہوئے ہیں تو انھوں نے بنی اسرائیل کو مخاطب کرکے فرمایا: اللہ کی طرف بلانے میں کون میرا مددگار بنے گا؟ ان کے منتخب پیروکاروں نے کہا: ہم اللہ کے دین کے مددگار ہیں۔ ہم اللہ پر ایمان لائے ہیں اور آپ کی پیروی کی ہے۔ اور اے عیسیٰ! آپ گواہ رہیں کہ ہم اللہ کی توحید اور اطاعت میں اسی کے لیے سرِتسلیم خم ہیں۔

(53) اسی طرح حواریوں نے یوں بھی کہا: اے ہمارے رب! جو انجیل تو نے اتاری ہے، ہم اس پر ایمان لائے اور ہم نے عیسیٰ علیہ السلام کی پیروی کی۔ ہمیں حق کی گواہی دینے والے ان لوگوں کے ساتھ شامل کرلے جو تجھ پر اور تیرے رسولوں پر ایمان لائے۔

فوائد: ❀ خط کتابت کی فضیلت اور اس کی بلند قدر و منزلت ہے۔ وہ اس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے باقی تمام خوبیوں سے پہلے اس کا ذکر کیا ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کا دستور اور طریقہ ہے کہ وہ اپنے رسولوں کی ایسے معجزات کے ذریعے سے تائید کرتا ہے جو ان کی صداقت کی دلیل ہوتے ہیں، ایسے معجزے جو عام انسانوں کے بس میں نہیں ہوتے۔ ❀ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے لیے تورات کے ان بعض احکام میں آسانیاں پیدا کرنے کے لیے تشریف لائے جن میں ان پر سختی کی گئی تھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ بعض احکام میں نسخ کا سلسلہ جاری رہا ہے۔

وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿۵۴﴾ اِذْ قَالَ اللّٰهُ
يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَىَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى
يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ اِلَىَّ مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيْمَا كُنْتُمْ
فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۵۵﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا
شَدِيْدًا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۫ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۵۶﴾ وَاَمَّا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ؕ وَ
اللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۷﴾ ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَيْكَ مِنَ الْاٰيٰتِ وَ
الذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ﴿۵۸﴾ اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ؕ خَلَقَهٗ
مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۵۹﴾ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا
تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۶۰﴾ فَمَنْ حَآجَّكَ فِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ
مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَ
نِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ۟ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ
عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ﴿۶۱﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ۚ وَمَا مِنْ
اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۶۲﴾

(54) بنی اسرائیل کے کافروں نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کی سازش کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ خفیہ تدبیر کی اور انھیں ان کی گمراہی میں بھٹکتا چھوڑ دیا اور عیسیٰ علیہ السلام کی شکل و شباہت کسی دوسرے آدمی پر ڈال دی جسے انھوں نے سُولی پر چڑھا دیا۔ اور اللہ تعالیٰ سب سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے کیونکہ اس سے بڑھ کر اپنے دشمنوں کے خلاف سخت تدبیر کرنے والا کوئی نہیں۔ (55) اور اللہ تعالیٰ نے اس وقت بھی ان کے ساتھ خفیہ تدبیر کی جب اس نے عیسیٰ علیہ السلام سے کہا: اے عیسیٰ! میں تمھیں موت دیے بغیر قبض کرنے والا ہوں، روح و بدن کے ساتھ اپنی طرف اٹھانے والا ہوں اور تمھیں ان لوگوں کی نجاست سے پاک کرنے والا ہوں جنھوں نے تمھارے ساتھ کفر کیا اور ان سے دور کرنے والا ہوں۔ جن لوگوں نے دین حق پر چلنے میں تمھاری پیروی کی ..... اور اس میں محمد ﷺ پر ایمان بھی شامل ہے ..... انھیں قیامت تک تمھارے منکروں پر دلیل اور عزت کے ساتھ غالب رکھوں گا، پھر قیامت کے دن تم سب کو مجھ اکیلے کی طرف لوٹنا ہے اور میں تمھارے درمیان ان چیزوں کا حق کے ساتھ فیصلہ کروں گا جن میں تم اختلاف کرتے تھے۔ (56) جن لوگوں نے آپ کے ساتھ اور اس حق کے ساتھ جو آپ لائے، کفر کیا تو میں انھیں دنیا میں قتل، قید اور ذلت وغیرہ کا سخت عذاب دوں گا اور آخرت میں آگ کا عذاب دوں گا اور وہاں ان کے کوئی مددگار بھی نہیں ہوں گے جو ان سے یہ عذاب دور کر سکیں۔ (57) اور جو لوگ آپ پر اور اس حق پر ایمان لائے جو آپ ان کے پاس لائے اور انھوں نے نماز، زکاۃ، روزے اور صلہ رحمی وغیرہ جیسے نیک اعمال کیے تو اللہ تعالیٰ انھیں ان کے اعمال کا ثواب کمی کیے بغیر پورا پورا دے گا ..... یہ گفتگو عیسیٰ علیہ السلام کے ان پیروکاروں کے بارے میں ہے جو محمد رسول اللہ ﷺ کی بعثت سے پہلے تھے جنھیں عیسیٰ علیہ السلام نے بذاتِ خود بشارت دی ہے..... اور اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا اور سب سے بڑا ظلم اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا اور اس کے رسولوں کی تکذیب کرنا ہے۔ (58) عیسیٰ علیہ السلام کی جو یہ خبریں ہم آپ کو پڑھ کر سناتے ہیں، یہ آپ پر نازل ہونے والے کلام کے صحیح ہونے کے واضح دلائل ہیں اور یہ متقین کے لیے ذکر اور نصیحت ہے اور ایسا محکم کلام ہے کہ باطل اس کے قریب بھی نہیں پھٹکتا۔ (59) اللہ تعالیٰ کے ہاں عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کی مثال آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا کرنے کی طرح ہے جنھیں اللہ تعالیٰ نے بغیر ماں باپ کے پیدا کیا۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں صرف اتنا کہا: ''ہو جا'' تو وہ ایسے ہو گئے جیسے اللہ تعالیٰ نے چاہا، پھر یہ اس بنا پر عیسیٰ علیہ السلام کو کیسے معبود خیال کرتے ہیں کہ وہ بغیر باپ کے پیدا ہوئے جبکہ یہ آدم علیہ السلام کے بشر ہونے کا خود اقرار کرتے ہیں، حالانکہ وہ ماں باپ کے بغیر پیدا ہوئے؟ (60) عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں دوٹوک اور حق بات وہی ہے جو آپ پر آپ کے رب کی طرف سے اتری ہے، اس لیے آپ کو اس حوالے سے کسی شک یا تردد میں پڑنے کی ضرورت نہیں بلکہ آپ جس حق پر ہیں، اس پر ڈٹ کر ثابت قدم رہیں۔ (61) اے رسول (ﷺ)! جب عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں آپ کے پاس صحیح معلومات آ چکی ہیں تو اب نجران کے عیسائیوں کے جس وفد نے اس بارے میں آپ سے بحث چھیڑی ہے کہ وہ اللہ کے بندے نہیں تھے، آپ ان سے کہیں: آؤ، ہم اپنے اپنے بیٹوں اور اپنی اپنی عورتوں کو بلا لیں اور خود بھی حاضر ہوں اور سب اکٹھے ہو کر اللہ کے حضور گڑگڑا کر دعا کریں کہ ہم میں سے جو جھوٹا ہے، اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ (62) بلاشبہ عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں ہم نے آپ کو جو کچھ بتایا ہے، وہ یقیناً حق سچ ہے جس میں کسی قسم کی کوئی غلط بیانی یا شک و شبہ نہیں اور اللہ یکتا کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی بادشاہت میں سب پر غالب اور اپنی تدبیر، حکم اور تخلیق میں کمال حکمت والا ہے۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ کی کمال قدرت میں سے یہ بھی ہے کہ وہ اپنے دین اور اپنے اولیاء کے خلاف سازش کرنے والوں کو خوب سزا دیتا ہے۔ جیسی سازشیں وہ کرتے ہیں، انھیں ویسی ہی سازشوں کا شکار کر دیتا ہے۔ ❀ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق صحیح عقیدہ جس پر ایمان لانا واجب ہے اس کا تذکرہ ہے، نیز یہاں یہ بتایا گیا ہے کہ یہ عقیدہ عقل کے مطابق ہے۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی تخلیق کوئی نیا معاملہ نہیں بلکہ اس سے کہیں زیادہ حیران کن تخلیق سیدنا آدم علیہ السلام کی پہلے ہو چکی ہے جن کا باپ تو کجا، ماں بھی نہیں تھی اور سب ان کی بشریت کو تسلیم کرتے ہیں۔
❀ آیتِ کریمہ میں وارد طریقے کے مطابق دو جھگڑالو فریقوں کے درمیان مباہلہ جائز ہے۔

ع 6 9 14

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِالْمُفْسِدِيْنَ ﴿٦٣﴾ قُلْ يٰٓاَهْلَ
الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا
اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا
مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴿٦٤﴾
يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمَآ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ
وَالْاِنْجِيْلُ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٥﴾ هٰٓاَنْتُمْ
هٰٓؤُلَآءِ حَاجَجْتُمْ فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ
تُحَآجُّوْنَ فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ
لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٦﴾ مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّ
لٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٦٧﴾
اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا
النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٦٨﴾
وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يُضِلُّوْنَكُمْ ؕ
وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٦٩﴾ يٰٓاَهْلَ
الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ﴿٧٠﴾

(63) اگر وہ آپ کے لائے ہوئے اِس حق سے منہ موڑیں اور آپ کی پیروی نہ کریں تو یہ ان کے فسادی ہونے کی دلیل ہے، اور اللہ تعالیٰ زمین میں فساد پھیلانے والوں کو خوب جانتا ہے اور انھیں اس پر سزا بھی ضرور دے گا۔

(64) اے رسول (ﷺ)! کہہ دیں: اے اہلِ کتاب یہود و نصاریٰ! آؤ ایک حق اور انصاف والی بات پر ہم اکٹھے ہو جاتے ہیں جس میں ہم سب برابر ہیں کہ ہم اکیلے اللہ کی عبادت کریں اور اس کے سوا کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں، خواہ اس کی قدر و منزلت کتنی ہی عظیم اور اس کا مقام و مرتبہ کتنا ہی اونچا کیوں نہ ہو، اور ہم میں سے کوئی کسی کو رب نہ بنائے کہ اللہ کو چھوڑ کر اس کی عبادت اور اطاعت کی جائے۔ اگر وہ اس حق اور انصاف والی بات سے منہ پھیر لیں جس کی طرف آپ انھیں بلاتے ہیں تو اے ایمان والو! ان سے کہہ دو: تم گواہ رہو کہ ہم اللہ کے آگے جھکنے والے اور اسی کی اطاعت و فرمانبرداری کرنے والے ہیں۔

(65) اے اہلِ کتاب! تم ملتِ ابراہیم کے بارے میں کیوں جھگڑتے ہو؟ یہودی دعویٰ کرتا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام یہودی تھے اور نصرانی دعویٰ کرتا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام عیسائی تھے، حالانکہ تم جانتے ہو کہ یہودیت اور نصرانیت کا ظہور ہی ابراہیم علیہ السلام کی وفات کے لمبے عرصے بعد ہوا۔ کیا تم اپنی عقلوں سے اپنے ان دعووں کے غلط اور اقوال کے باطل ہونے کا ادراک نہیں رکھتے؟

(66) ہاں، تو اہلِ کتاب! تم نے پہلے تو نبی ﷺ سے اپنے دین اور اپنی طرف نازل ہونے والے کلام کے بارے میں جھگڑا کیا جس کا تھوڑا بہت تمھیں علم تھا۔ اب ایک ایسے معاملے میں تم کیوں جھگڑتے ہو جس کا تمھیں علم ہی نہیں، یعنی ابراہیم علیہ السلام اور ان کے دین کے معاملے میں جس کا تمھاری کتابوں میں ذکر تک نہیں اور نہ تمھارے انبیاء علیہم السلام کے صحیفوں میں کوئی ذکر ہے؟ ان امور کے حقائق اور چھپے راز اللہ تعالیٰ جانتا ہے جبکہ تم نہیں جانتے۔

(67) ابراہیم علیہ السلام یہودی مذہب پر تھے نہ عیسائی مذہب پر بلکہ وہ تمام باطل ادیان سے ہٹ کر یکتا اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار تھے اور وہ مشرکین عرب کے گمان کے مطابق، کہ ابراہیم علیہ السلام ہمارے مذہب پر تھے، مشرکین میں سے بھی نہیں تھے۔

(68) ابراہیم علیہ السلام کی طرف نسبت رکھنے کے سب لوگوں سے زیادہ حق دار تو وہ لوگ ہیں جنھوں نے ان کے دور میں ان پر نازل ہونے والے احکام کی پیروی کی۔ اسی طرح یہ نبی محمد رسول اللہ ﷺ اور ان پر ایمان لانے والے اس امت کے لوگ سب سے بڑھ کر اپنے آپ کو ان کی طرف منسوب کرنے کا حق رکھتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ مومنوں کا مددگار اور محافظ ہے۔

(69) اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کے علماء تمھیں اس حق سے بھٹکا دینا چاہتے ہیں جس کی اللہ نے تمھیں ہدایت دی ہے۔ وہ کسی کو گمراہ نہیں کرتے مگر اپنے آپ ہی کو کیونکہ ان کی اہلِ ایمان کو گمراہ کرنے کی کوششیں ان کی اپنی گمراہی میں اضافے ہی کا باعث بنتی ہیں اور انھیں اپنے افعال کے انجام کا علم ہی نہیں۔

(70) اے اہلِ کتاب یہود و نصاریٰ! تم ان آیات کا انکار کیوں کرتے ہو جو محمد رسول اللہ ﷺ کی نبوت کے بارے میں تم پر نازل کی گئیں، حالانکہ تم اس بات کے گواہ ہو کہ یہی وہ حق ہے جس پر تمھاری کتابیں بھی دلالت کرتی ہیں۔

فوائد:

- تمام آسمانی مذاہب ایک عادلانہ کلمے پر متفق ہیں اور وہ ہے اللہ تعالیٰ کی توحید کا اقرار اور شرک سے انکار۔
- علم تاریخ کی اہمیت، کیونکہ بعض اوقات تاریخی حقائق ایسی مضبوط دلیل ہوتے ہیں جس سے باطل پرستوں کے دعوے کی تردید ہوتی ہے۔
- لوگوں میں سے ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ سب سے زیادہ تعلق اس کا ہے جو ان کے دین اور عقیدے پر ہو۔ ان کے عقیدے اور دین کی مخالفت کے ساتھ محض ان سے خالی نسبت کا دعویٰ بے سود ہے۔
- یہ آیات اہلِ کتاب کے کافروں کی اس حرص پر دلالت کرتی ہیں جو ان کے دلوں میں حسد کی وجہ سے اس امت کے مومنوں کو گمراہ کرنے کے لیے پائی جاتی ہے۔

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ
وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٧١﴾ وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِيْٓ
اُنْزِلَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ
يَرْجِعُوْنَ ﴿٧٢﴾ وَلَا تُؤْمِنُوْٓا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِيْنَكُمْ ۭ قُلْ اِنَّ الْهُدٰى
هُدَى اللّٰهِ ۙ اَنْ يُّؤْتٰٓى اَحَدٌ مِّثْلَ مَآ اُوْتِيْتُمْ اَوْ يُحَاۗجُّوْكُمْ
عِنْدَ رَبِّكُمْ ۭ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ
وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿٧٣﴾ يَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ
ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿٧٤﴾ وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ
بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ لَّا
يُؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَاۗىِٕمًا ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا
لَيْسَ عَلَيْنَا فِي الْاُمِّيّٖنَ سَبِيْلٌ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَ
هُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿٧٥﴾ بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ
الْمُتَّقِيْنَ ﴿٧٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا
قَلِيْلًا اُولٰۗىِٕكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا
يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٧٧﴾

ع 7 8 15

(71) اے اہلِ کتاب! تم اپنی کتابوں میں نازل ہونے والے حق کو اپنے خودساختہ باطل سے خلط ملط کیوں کرتے ہوں اور اس حق و ہدایت کو کیوں چھپاتے ہو جو تمھاری کتابوں میں ہے؟ اسی میں سے محمد رسول اللہ ﷺ کی نبوت کی صداقت ہے، حالانکہ تم اچھی طرح جانتے ہو کہ حق و ہدایت کیا ہے اور باطل اور گمراہی کیا ہے؟

(72) بعض علمائے یہود نے آپس میں کہا کہ مومنوں پر نازل ہونے والے قرآن پر دن کے آغاز میں دکھاوے کے لیے بظاہر ایمان لاؤ اور شام کو اس کا انکار کر دو تا کہ تمھارے ایمان کے بعد کفر کی وجہ سے مسلمانوں کو اپنے دین میں شک ہونے لگے اور وہ یہ کہہ کر اس سے پلٹ آئیں کہ وہ اللہ کی کتابوں کو ہم سے زیادہ جاننے والے ہیں اور وہ قبول کر کے اسے چھوڑ گئے ہیں۔

(73) انھوں نے یہ بھی کہا: تم صرف اس کی تصدیق کرو اور اس کی پیروی کرو جو تمھارے دین کا پیروکار ہو۔ اے رسول (ﷺ)! کہہ دیں: بلاشبہ حق کی طرف ہدایت تو اللہ ہی کی ہدایت ہے، نہ کہ وہ جھوٹ اور عناد ہدایت ہے جس پر تم گامزن ہو۔ تمھیں ڈر ہے کہ تمھاری طرح کسی کو فضیلت نہ مل جائے یا تم اس بات سے ڈرتے ہو کہ اگر مسلمانوں پر نازل ہونے والے قرآن کا اقرار کر لیا تو وہ تمھارے رب کے ہاں اسے بطور دلیل پیش کریں گے۔ اے رسول! آپ کہہ دیں: بے شک فضیلت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے، وہ اپنے جس بندے کو چاہے، عطا کرے۔ اس کا فضل کسی ایک امت کے ساتھ خاص نہیں اور اللہ تعالیٰ وسیع فضل والا ہے اور خوب جاننے والا ہے کہ کون اس کے فضل کا مستحق ہے۔

(74) وہ اپنی مخلوق میں سے جسے چاہتا ہے، اپنی رحمت سے خاص کر لیتا ہے تو اسے ہدایت، نبوت اور مختلف انعامات سے نوازتا ہے اور اللہ عظیم فضل والا ہے جس کے فضل کی کوئی حد نہیں۔

(75) اہلِ کتاب میں سے کوئی ایسا ہے کہ اگر آپ بہت زیادہ مال بھی اس کے پاس امانت رکھیں تو وہ آپ کی امانت لوٹا دے گا اور ان میں سے کوئی ایسا ہے کہ اگر آپ تھوڑا سا مال بھی اسے بطور امانت دیں تو بھی آپ کی امانت واپس نہیں کرے گا، الّا یہ کہ آپ اس کے سر چڑھ کر بار بار تقاضا اور مطالبہ کریں۔ اس کی وجہ ان کا یہ قول اور باطل خیال ہے کہ ہمیں عربوں (کو قتل کرنے) میں اور ان کا مال کھانے میں کوئی گناہ نہیں کیونکہ اسے اللہ نے ہمارے لیے جائز اور حلال قرار دیا ہے، حالانکہ وہ جانتے بوجھتے اللہ تعالیٰ پر یہ جھوٹ باندھتے ہیں۔

(76) معاملہ ایسے نہیں جیسے ان کا گمان ہے بلکہ یہ گناہ کا کام ہے، البتہ جس نے اللہ سے کیا ہوا عہد و پیمان پورا کیا کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا اور لوگوں سے کیے ہوئے وعدے بھی پورے کیے اور امانت ادا کی، اللہ کے حکموں کو بجا لا کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے رک کر تقویٰ اختیار کیا تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ تقویٰ اختیار کرنے والوں کو پسند کرتا ہے اور انھیں ضرور اس پر نہایت باعزت بدلہ دے گا۔

(77) اللہ تعالیٰ نے کتاب میں جو حق نازل فرمایا اور جس حق کے ساتھ اس نے اپنے رسولوں کو بھیجا ہے، اس کی اتباع کے متعلق جو لوگ اللہ کے تاکیدی حکم کو بدل دیتے ہیں اور وہ ان پختہ قسموں کو دنیا کے معمولی فائدے کے حصول کی خاطر توڑ دیتے ہیں جنھیں پورا کرنے کا انھوں نے اللہ تعالیٰ سے پختہ عہد کیا ہے، تو ایسے لوگوں کے لیے آخرت کے ثواب کا کوئی حصہ نہیں اور نہ اللہ تعالیٰ ان سے ایسا کلام کرے گا جس سے انھیں خوشی ہو اور نہ قیامت کے دن انھیں نظرِ رحمت سے دیکھے گا اور نہ انھیں کفر اور گناہوں کی گندگی سے پاک کرے گا بلکہ ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔

فوائد: ❀ اہلِ کتاب کے کئی علماء اپنے مذہب کے پیروکاروں کو دھوکا دیتے ہیں اور ان کی کتابوں میں جو حق بیان ہوا ہے اور جو کچھ ان کے رسول لائے ہیں، اس سے انھیں آگاہ نہیں کرتے۔

❀ کفار کا ایک طریقۂ واردات یہ ہے کہ بظاہر اسلام قبول کر کے اندر سے اس میں شکوک و شبہات پیدا کیے جائیں۔

❀ اللہ تعالیٰ ہی بے حد عطا کرنے والا اور فضل و احسان والا ہے۔ وہ اپنے فضل سے اسے نوازتا ہے جسے چاہتا ہے اور اپنے عدل اور اپنی حکمت سے جس سے چاہتا ہے روک لیتا ہے اور اس کا فضل اس کی اطاعت کر کے ہی حاصل کیا جا سکتا ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ پر ایمان اور اس سے وفائے عہد کی دنیا میں کوئی چیز متبادل نہیں بن سکتی، خواہ وہ کتنی ہی بڑی اور زیادہ کیوں نہ ہو، کیونکہ آخرت کے ثواب اور وہاں کے درجات کے مقابلے میں وہ پھر بھی انتہائی کم اور حقیر ہے۔

وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ
مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ
اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَ
هُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿٧٨﴾ مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ
وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ
وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ﴿٧٩﴾ وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا
الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا ۭ اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ
اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿٨٠﴾ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ
اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاۗءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ
لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ۭ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ
عَلٰي ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ ۭ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ۭ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ
مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿٨١﴾ فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ
الْفٰسِقُوْنَ ﴿٨٢﴾ اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِي
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ﴿٨٣﴾

8 ع 9 16

(78) یہود میں ایک گروہ ایسا بھی ہے جو اپنی زبانوں کو ہیر پھیر کر کے مروڑتے ہیں اور ایسی چیزیں ذکر کرتے ہیں جو اللہ کی نازل کی ہوئی تورات کا حصہ نہیں تاکہ تم سمجھو وہ تورات میں سے پڑھ رہے ہیں، حالانکہ وہ تورات نہیں ہوتی بلکہ وہ اللہ پر باندھا ہوا ان کا جھوٹ اور بہتان ہوتا ہے۔ وہ کہتے ہیں: ہم جو قراءت کرتے ہیں، وہ اللہ تعالیٰ کا اتارا ہوا ہے، حالانکہ وہ اللہ کی طرف سے نہیں ہوتا۔ وہ اللہ پر جھوٹ گھڑتے ہیں حالانکہ وہ جانتے ہیں کہ وہ اللہ اور اس کے رسولوں کی طرف جھوٹ منسوب کر رہے ہیں۔

(79) کسی بشر کے یہ لائق نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے کتاب نازل کر کے اسے دے اور علم وفہم عطا کر کے اسے نبوت کے مقام پر فائز کرے، پھر وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے بن جاؤ بلکہ وہ تو ان سے کہے گا: تم عالم باعمل، لوگوں کے مربّی اور ان کے امور کی اصلاح کرنے والے بنو کیونکہ تم لوگوں کو نازل ہونے والی کتاب کی تعلیم دیتے ہو اور اسے یاد کر کے، نیز سمجھ کر پڑھتے پڑھاتے ہو۔

(80) اسی طرح یہ بھی اس کے شایانِ شان نہیں کہ وہ تمھیں حکم دے کہ اللہ کو چھوڑ کر تم فرشتوں اور نبیوں کو رب بنا کر ان کی عبادت کرو۔ کیا اس کے لیے جائز ہے کہ وہ تمھیں اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار ہونے کے بعد اللہ کے ساتھ کفر کا حکم دے؟

(81) اے رسول (ﷺ)! یاد کریں جب اللہ تعالیٰ نے تمام نبیوں سے یہ کہہ کر پختہ عہد لیا کہ میں تم پر کوئی بھی کتاب نازل کروں اور تمھیں حکمت و دانائی کی تعلیم دوں اور تم میں سے کوئی جتنا چاہے بلند مقام و مرتبے پر پہنچ جائے، پھر تمھارے پاس میری طرف سے رسول، یعنی محمد (ﷺ) آجائیں جو تمھارے پاس موجود کتاب وحکمت کی تصدیق کریں تو تمھیں ضرور ان کے لائے ہوئے پیغام پر ایمان لانا ہوگا اور ان کے پیروکار بن کر ان کی مدد کرنا ہوگی، لہٰذا اے انبیاء کی جماعت! کیا تم یہ اقرار اور میرے اس پختہ عہد کو نبھانے کا وعدہ کرتے ہو؟ اس پر انھوں نے جواب دیا: ہم نے اس کا اقرار کر لیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم اپنے آپ پر اور اپنی امتوں پر گواہ رہنا اور میں بھی تم پر اور تمھاری امتوں پر گواہ رہوں گا۔

(82) پھر جس نے اس پختہ عہد سے اللہ اور اس کے رسولوں کی گواہی کے بعد منہ موڑا تو وہ لوگ اللہ کے دین اور اس کی اطاعت سے نکلنے والے ہیں۔

(83) کیا اللہ کی اطاعت اور اس کے دین سے خارج ہو جانے والے یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے اپنے بندوں کے لیے پسند کردہ دین اسلام کے علاوہ کوئی اور دین تلاش کرتے ہیں؟ حالانکہ آسمانوں اور زمین کی تمام مخلوقات اسی کی مطیع وفرمانبردار اور سب اس کے سامنے بے بس ہیں، جن میں سے بعض دلی خوشی سے، جیسے اہلِ ایمان، اور بعض نہ چاہتے ہوئے، جیسے کافر اس کے سامنے لاچار ہیں۔ پھر قیامت کے دن حساب کتاب اور بدلے کے لیے تمام مخلوقات اللہ ہی کی طرف لوٹائی جائیں گی۔

فوائد:

- علمائے یہود گمراہ ہیں، نیز وہ اللہ کے کلام میں تحریف کرتے ہوئے مکر وفریب کا سہارا لیتے ہیں، نیز وہ اپنی تحریف شدہ باتوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کر کے عوام الناس کے سامنے جھوٹ بولتے ہیں۔
- ہر وہ شخص جو دعویٰ کرتا ہے کہ وہ انبیاء میں سے کسی نبی کا پیروکار ہے جبکہ وہ محمد رسول اللہ ﷺ پر ایمان نہیں رکھتا، وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیے گئے عہد کو توڑنے والا ہے۔
- لوگوں میں بلند مقام و مرتبہ والے علمائے ربانی وہ ہیں جو علم وعمل کے یکساں پیکر ہیں اور لوگوں کی بھی اسی نہج پر تربیت کرتے ہیں۔
- سب سے بڑی گمراہی اس اللہ تعالیٰ کے دین سے منہ موڑنا ہے جس کے سامنے تمام مخلوقات کے اچھے برے لوگ سرِ تسلیم خم کیے ہوئے ہیں۔

قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَ
اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَ
عِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۚ وَنَحْنُ
لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ
وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۸۵﴾ كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا
كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ
الْبَيِّنٰتُ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۶﴾ اُولٰۗىِٕكَ جَزَاۗؤُهُمْ
اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰۗىِٕكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۸۷﴾
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۸۸﴾
اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۣ فَاِنَّ اللّٰهَ
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۸۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ ثُمَّ
ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ ۚ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الضَّاۗلُّوْنَ ﴿۹۰﴾
اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ
مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِ افْتَدٰى بِهٖ ۭ
اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَّمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۹۱﴾

ع 9 11 17

(84) اے رسول (ﷺ)! کہہ دیں: ہم اللہ تعالیٰ کے معبود ہونے پر ایمان لائے ہیں اور جس کا اس نے ہمیں حکم دیا، اسے بجالائے ہیں اور جو وحی اس نے ہم پر نازل کی ہے، اس پر ایمان لائے ہیں اور جو اس نے سیدنا ابراہیم، اسماعیل، اسحاق اور یعقوب علیہم السلام پر اتارا، آل یعقوب میں آنے والے نبیوں پر نازل کیا اور جو موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام اور دیگر تمام انبیاء علیہم السلام کو ان کے رب کی طرف سے کتابیں اور معجزے دیے گئے، ان پر بھی ایمان لائے ہیں۔ ہم ان میں فرق نہیں کرتے کہ بعض پر ایمان لائیں اور بعض کے ساتھ کفر کریں اور ہم اکیلے اللہ کے فرمانبردار اور خود کو اس کے سپرد کرنے والے ہیں۔

(85) جو شخص اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ دین، یعنی دینِ اسلام کے علاوہ کسی اور دین کا طلب گار ہو تو اللہ تعالیٰ اس سے یہ ہرگز قبول نہ کرے گا اور آخرت میں وہ ان گھاٹا پانے والوں میں سے ہوگا جنھوں نے خود کو جہنم میں داخل کرنے کا سامان بنایا۔

(86) اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو اپنی ذات اور اپنے رسول پر ایمان کی توفیق کیسے دے جنھوں نے اللہ پر ایمان لانے اور اس بات کی گواہی دینے کے بعد کفر کیا کہ جو کچھ محمد رسول اللہ ﷺ لائے ہیں، وہ حق ہے اور اس کے صحیح ہونے کے واضح دلائل بھی ان کے پاس آچکے ہیں؟ اللہ تعالیٰ ایسے ظالم لوگوں کو اپنی ذات پر ایمان لانے کی توفیق نہیں دیتا جنھوں نے ہدایت چھوڑ کر گمراہی کو پسند کیا ہو۔

(87) باطل کو پسند کرنے والے ان ظالموں کی سزا یہی ہے کہ ان پر اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ وہ اللہ کی رحمت سے دور کر دیے گئے اور دھتکارے ہوئے ہیں۔

(88) وہ ہمیشہ آگ میں رہیں گے۔ وہ اس سے نکل پائیں گے نہ ان سے جہنم کا عذاب ہلکا ہوگا اور نہ انھیں مہلت دی جائے گی کہ وہ توبہ اور معذرت کرلیں۔

(89) ہاں، وہ لوگ جو اپنے کفر و ظلم کے بعد دنیا ہی میں اللہ کی طرف پلٹ آئے اور انھوں نے اپنے عملوں کی اصلاح کرلی تو اللہ تعالیٰ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کو بے حد بخشنے والا اور ان پر نہایت رحم کرنے والا ہے۔

(90) جن لوگوں نے ایمان کے بعد کفر کیا اور موت تک کفر پر قائم و دائم رہے تو موت کا ہاتھ پڑنے کے بعد ان کی توبہ قبول نہ ہوگی کیونکہ اب اس کا وقت گزر چکا ہوگا اور یہی لوگ اللہ تعالیٰ تک لے جانے والی سیدھی راہ سے بھٹکے ہوئے ہیں۔

(91) بلاشبہ جن لوگوں نے کفر کیا اور حالتِ کفر ہی میں مر گئے تو وہ اگر آگ سے آزادی کے لیے زمین کے وزن کے برابر سونا دیں گے تو بھی قبول نہ ہوگا۔ انھی لوگوں کے لیے دردناک عذاب ہے اور قیامت کے دن ان کے کوئی مددگار نہ ہوں گے جو ان سے عذاب ہٹا سکیں۔

فوائد:

- اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے تمام رسولوں اور ان پر نازل کی گئی تمام کتابوں پر بلاتفریق ایمان لانا واجب ہے۔
- محمد رسول اللہ ﷺ کی بعثت کے بعد آپ کے لائے ہوئے دین اسلام کے علاوہ اللہ تعالیٰ کسی سے کوئی دین قبول نہیں کرے گا، خواہ وہ کوئی بھی دین ہو۔
- جو گمراہی پر اصرار کرے اور اس پر ڈٹ جائے تو اللہ تعالیٰ اسے یہ سزا دیتا ہے کہ اس سے توبہ اور ہدایت کی توفیق چھین لیتا ہے۔
- جب تک موت نہیں آتی، یا جب تک سورج مغرب سے طلوع نہیں ہو جاتا، بندے کے لیے توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔ نزع کے وقت اور سورج کے مغرب سے طلوع ہونے کے بعد توبہ قبول نہیں ہوگی۔
- قیامت کے روز انسان کو اس کے نیک اعمال ہی آگ کے عذاب سے بچائیں گے، رہا مال تو اگر وہ زمین بھر ہوگا تو بھی کچھ فائدہ نہ دے گا۔

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۚ وَمَا تُنْفِقُوْا
مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿92﴾ كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِيْٓ
اِسْرَآءِيْلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَآءِيْلُ عَلٰى نَفْسِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ
تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ ۭ قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَآ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ ﴿93﴾ فَمَنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ
فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿94﴾ قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ ۠ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ
حَنِيْفًا ۭ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿95﴾ اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ
لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿96﴾ فِيْهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ
اِبْرٰهِيْمَ ۚ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ۭ وَلِلّٰهِ عَلَي النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ
مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ۭ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ
الْعٰلَمِيْنَ ﴿97﴾ قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۤ وَاللّٰهُ
شَهِيْدٌ عَلٰي مَا تَعْمَلُوْنَ ﴿98﴾ قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوْنَ عَنْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَّاَنْتُمْ شُهَدَاۗءُ ۭ وَمَا اللّٰهُ
بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿99﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوْا فَرِيْقًا
مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ كٰفِرِيْنَ ﴿100﴾

وقف جبریل علیہ السلام

(92) اے ایمان والو! تم نیکوکاروں کے ثواب اور مرتبے کو اس وقت تک نہیں پا سکتے جب تک اللہ کی راہ میں اپنے وہ مال خرچ نہ کرو جو تم محبوب رکھتے ہو۔ اور تم جو چیز بھی خرچ کرو گے، تھوڑی ہو یا زیادہ، تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمھاری نیتیں اور اعمال خوب جاننے والا ہے اور وہ ہر ایک کو اس کے عمل کی ضرور جزا دے گا۔

(93) تمام پاکیزہ کھانے بنی اسرائیل کے لیے حلال تھے۔ ان میں سے کوئی کھانا بھی ان پر حرام نہیں کیا گیا سوائے ان کھانوں کے جنھیں تورات کے نزول سے پہلے یعقوب علیہ السلام نے خود پر حرام کر لیا تھا۔ ایسا نہیں جیسا کہ یہود دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کی حرمت تورات میں ہے۔ اے نبی (ﷺ)! ان سے کہیں کہ اگر تم اپنے اس دعویٰ میں سچے ہو تو تورات لاؤ اور اسے پڑھ کر بتاؤ کہ کہاں ہے؟ ان سے تورات لانے کو کہا گیا تو وہ لاجواب ہو گئے اور اسے لے کر نہ آئے۔ یہ یہود کے تورات کے بارے میں جھوٹ گھڑنے اور اس کے مضامین میں ردوبدل کرنے کی واضح مثال ہے۔

(94) جس نے اس واضح ثبوت کے بعد بھی کہ یعقوب علیہ السلام نے جو کچھ حرام قرار دیا تھا وہ از خود اپنے لیے حرام کیا تھا، اللہ کی طرف سے نہیں تھا، اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھا تو وہی لوگ دلیل کے واضح ہو جانے کے بعد حق چھوڑ کر خود اپنے اوپر ظلم کرنے والے ٹھہرے۔

(95) اے نبی (ﷺ)! کہہ دیں کہ اللہ تعالیٰ نے یعقوب علیہ السلام کے بارے میں جو خبر دی ہے اس میں سچ فرمایا ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ نازل کیا اور جو شرعی قانون ٹھہرایا، اس میں بھی سچ ہی فرمایا ہے، لہٰذا تم دینِ ابراہیم کی پیروی کرو۔ بلاشبہ وہ تمام دینوں کو چھوڑ کر دین اسلام کی طرف مائل تھے اور انھوں نے کبھی اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا۔

(96) بے شک روئے زمین پر اللہ تعالیٰ کی عبادت کی غرض سے تمام لوگوں کے لیے پہلا گھر جو تعمیر کیا گیا، وہ بیت اللہ الحرام ہے جو مکے میں ہے۔ وہ بے انتہا مبارک گھر ہے اور بہت سے دینی و دنیاوی فوائد کا مرکز ہے اور اس میں تمام دنیا والوں کے لیے ہدایت ہے۔ (97) اس گھر میں کئی واضح علامتیں اور نشانیاں ہیں جو اس کے شرف و فضل پر دلالت کرتی ہیں، جیسے مناسک اور مقامات۔ ان علامات میں سے وہ پتھر بھی ہے جس پر کھڑے ہو کر ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ کی دیواریں تعمیر کی تھیں۔ ان میں سے ایک علامت یہ ہے کہ جو اس میں داخل ہو جائے، اس کا خوف جاتا رہتا ہے اور اسے کوئی تکلیف نہیں پہنچتی۔ مناسکِ حج کی ادائیگی کے لیے جو شخص بیت اللہ تک پہنچنے کی قدرت رکھتا ہو اس پر اللہ کے لیے بیت اللہ کا قصد کرنا فرض ہے اور جس نے فریضۂ حج کا انکار کیا تو یقیناً اللہ تعالیٰ اس کافر سے اور دیگر تمام دنیا سے بے پروا ہے۔ (98) اے نبی (ﷺ)! آپ کہہ دیں: اے اہلِ کتاب، یہود و نصاریٰ! تم نبی کی صداقت کے قطعی اور دوٹوک دلائل کا انکار کیوں کرتے ہو، حالانکہ ان میں سے بعض دلائل کا ذکر تورات اور انجیل میں بھی ہے؟! اللہ تمھارے اس عمل سے اچھی طرح مطلع اور واقف ہے، وہ اس پر گواہ بھی ہے اور جلد تمھیں اس کی سزا بھی دے گا۔

(99) اے نبی (ﷺ)! کہہ دیں: اے اہلِ کتاب، یہود و نصاریٰ! تم لوگوں میں سے اس شخص کو جو اللہ پر ایمان لایا، اللہ کے دین سے کیوں روکتے ہو؟ تم اللہ کے دین کو حق سے باطل کی طرف اور اس کے پیروکاروں کو ہدایت سے ہٹا کر گمراہی کی طرف لگانا چاہتے ہو، حالانکہ تم اس بات کے گواہ ہو کہ یہ دین سچا ہے اور جو کچھ تمھاری کتابوں میں ہے، اس کی تصدیق کرتا ہے۔ جو کفریہ اعمال تم کر رہے ہو، اللہ تعالیٰ ان سے غافل نہیں اور تمھارا اللہ کی راہ سے روکنا بھی اس کے علم میں ہے۔ عنقریب وہ تمھیں اس کا بدلہ دے گا۔ (100) اے اللہ پر ایمان لانے اور اس کے رسول (ﷺ) کی پیروی کرنے والو! اگر تم اہل کتاب، یہود و نصاریٰ کے کسی گروہ کی باتوں میں آ کر ان کی اطاعت کرو گے اور ان کے خود ساختہ باطل نظریات کو قبول کر لو گے تو وہ تمھیں اپنی گمراہی اور حسد کی وجہ سے ایمان لانے کے بعد کفر کی طرف لوٹا دیں گے۔

فوائد: ❀ یہود کا اللہ تعالیٰ اور اس کے نبیوں پر جھوٹ باندھنا اور اس جھوٹ کی ایک مثال ان کا یہ دعویٰ ہے کہ یعقوب علیہ السلام نے جو بعض کھانے حرام قرار دیے تھے، ان کا حکم تورات میں نازل ہوا تھا۔ ❀ عبادت کی جگہوں میں سے سب سے عظیم اور شرف و عزت والی جگہ بیت اللہ الحرام ہے۔ وہ پہلا گھر ہے جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کے لیے بنایا گیا۔ اس کی کچھ خصوصیات ہیں جو کسی دوسرے گھر کی نہیں۔ ❀ اللہ تعالیٰ نے حج کی فرضیت کو نہایت تاکیدی الفاظ میں ذکر کیا ہے۔

وَكَيْفَ تَكْفُرُوْنَ وَاَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ اٰيٰتُ اللّٰهِ وَفِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ ؕ
وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾ يٰۤاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ
مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۪ وَاذْكُرُوْا
نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ
بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ
مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَلْتَكُنْ
مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ
عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۴﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ
تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ؕ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ
عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۰۵﴾ يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ۚ فَاَمَّا
الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ ۫ اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ فَذُوْقُوا
الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۱۰۶﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ
فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۷﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ
نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۸﴾

(101) تم اللہ پر ایمان لانے کے بعد کیسے کفر کرتے ہو، حالانکہ تمھارے پاس ایمان پر ثابت رہنے کا سب سے بڑا ذریعہ موجود ہے؟ اللہ تعالیٰ کی آیات تم پر تلاوت کی جاتی ہیں اور اس کے رسول محمد ﷺ تمھارے لیے ان کی وضاحت کرتے ہیں۔ جو کوئی اللہ کی کتاب اور اس کے رسول ﷺ کی سنت تھامے گا، اللہ تعالیٰ اسے ایسے سیدھے راستے پر چلا دے گا جس میں کوئی ٹیڑھ نہیں۔

(102) اے اللہ پر ایمان لانے اور اس کے رسول کی پیروی کرنے والو! اپنے رب سے ڈرو جیسے ڈرنے کا حق ہے اور وہ اس طرح کہ اس کے حکم مانو، اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز آجاؤ اور اس کے انعامات پر اس کا شکر ادا کرو اور اپنے دین کو مضبوطی سے تھامے رکھو یہاں تک کہ تمھیں موت آئے تو تم دین پر قائم ہو۔

(103) اے ایمان والو! کتاب وسنت کو مضبوطی سے تھام لو اور کسی ایسے کام کا ارتکاب نہ کرو جو تمھیں فرقہ بازی میں ڈالے۔ اللہ تعالیٰ کے اپنے اوپر کیے گئے اس انعام کو یاد رکھو کہ اسلام سے پہلے تم کس طرح ایک دوسرے کے دشمن تھے اور معمولی باتوں پر لڑ پڑتے تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے اسلام کے ذریعے سے تمھارے دل جوڑ دیے اور اس کے فضل واحسان سے تم ایک دوسرے کے دینی بھائی، باہم مہربان اور ایک دوسرے کے خیرخواہ بن گئے، جبکہ اس سے پہلے تم کفر کی وجہ سے آگ میں گرنے ہی والے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے ذریعے سے تمھیں اس سے بچا لیا اور ایمان کی ہدایت دی۔ اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے یہ واضح کیا، اسی طرح تمھارے لیے اپنی وہ آیات بیان کرتا ہے جن میں تمھاری دنیا وآخرت کی بھلائی ہے تاکہ تم رُشد و ہدایت کی راہ پاؤ اور استقامت کے راستے پر چل سکو۔

(104) اے ایمان والو! تم میں ایک جماعت ایسی ضرور ہونی چاہیے جس کے افراد ہر اس خیر کی طرف بلاتے ہوں جو اللہ کو پسند ہو اور ہر اس نیکی کا حکم دیتے ہوں جو شریعت کی نظر میں نیکی ہو اور عقل اس کی تحسین کرے اور وہ ہر اس برے کام سے روکتے ہوں جس سے شریعت نے منع کیا ہے اور عقل بھی اسے برا کہتی ہے۔ ان مذکورہ صفات کو اپنانے والے ہی دنیا وآخرت کی حقیقی اور مکمل کامیابی پانے والے ہیں۔ (105) اے ایمان والو! اہلِ کتاب کی طرح مت ہونا جنھوں نے تفرقہ بازی سے کام لیا تو وہ گروہوں اور ٹولیوں میں بٹ گئے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے واضح دلائل آجانے کے بعد بھی انھوں نے اپنے دین میں اختلاف کیا۔ ان لوگوں کے لیے اللہ کی طرف سے بہت بڑا عذاب ہے۔ (106) یہ عذابِ عظیم روز قیامت ان پر ٹوٹ پڑے گا جس دن ایمان والوں کے چہرے خوشی اور سعادت سے سفید اور روشن ہوں گے اور کافروں کے چہرے غم اور بدحالی سے سیاہ ہوں گے۔ اس عظیم دن جن لوگوں کے چہرے سیاہ ہو گئے، انھیں ڈانٹ ڈپٹ کے لیے کہا جائے گا: کیا تم نے اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کے ساتھ شرک نہ کرنے کے عہد و پیمان کی تصدیق اور اقرار کے بعد اس کے ساتھ کفر کیا ہے؟ پھر اب اللہ کے اس عذاب کا مزہ چکھو جو اس نے تمھارے کفر کرنے کی وجہ سے تمھارے لیے تیار کر رکھا ہے۔

(107) اور جن کے چہرے روشن ہوں گے، ان کا ٹھکانا نعمتوں والی جنتیں ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے، ایسی نعمتیں جو نہ ختم ہوں گی اور نہ بدلیں گی۔ (108) اے نبی! اللہ کے وعدہ ووعید پر مبنی یہ آیات جو ہم آپ پر پڑھتے ہیں، ان میں دی گئی خبریں بالکل سچی اور ان میں وارد احکام انتہائی عدل پر مشتمل ہیں۔ اللہ تعالیٰ دنیا والوں میں سے کسی پر ظلم کرنا نہیں چاہتا بلکہ وہ کسی کو بھی عذاب نہیں دیتا مگر صرف ان برے اعمال پر جو اس نے کیے ہوں۔

فوائد: ❀ اہلِ کتاب کی خواہشات کی پیروی اللہ کے دین سے دور کر کے گمراہی کی طرف لے جاتی ہے۔

❀ کتاب وسنت کو مضبوطی سے تھامنا اور ان کی راہنمائی پر کاربند رہنا، حق پر ثابت قدمی کا اور افتراق وانتشار اور گمراہی سے بچنے کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ ❀ اس امت میں عقائد کے بارے میں اختلاف وانتشار پیدا کرنا سابقہ اہل کتاب کی مشابہت اختیار کرنا ہے۔ ❀ نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا واجب ہے کیونکہ اسی پر امت کی کامیابی کا انحصار ہے اور یہی امت کی امتیازی علامت ہے۔

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ
الْاُمُوْرُ ع ۝۱۰۹ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ
بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۭ وَلَوْ
اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۭ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُهُمُ
الْفٰسِقُوْنَ ۝۱۱۰ لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّآ اَذًى ۭ وَاِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ
الْاَدْبَارَ ۣ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ۝۱۱۱ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَ مَا
ثُقِفُوْٓا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَۗاۗءُوْ بِغَضَبٍ
مِّنَ اللّٰهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا
يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِيَاۗءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۭ ذٰلِكَ
بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝۱۱۲ لَيْسُوْا سَوَاۗءً ۭ مِنْ اَهْلِ
الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَاۗىِٕمَةٌ يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَاۗءَ الَّيْلِ وَ
هُمْ يَسْجُدُوْنَ ۝۱۱۳ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ
يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ
فِي الْخَيْرٰتِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝۱۱۴ وَمَا يَفْعَلُوْا
مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ۝۱۱۵

ع 11 8 2

(109) اکیلے اللہ تعالیٰ ہی کی ملکیت ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ پیدا بھی اسی نے کیا اور حکم بھی اسی کا چلتا ہے اور تمام مخلوقات کے معاملات بھی اسی ذات عالی کی طرف لوٹیں گے اور وہ ہر ایک کو اس کے استحقاق کے مطابق بدلہ دے گا۔

(110) اے امتِ محمد! تم اپنے ایمان وعمل میں اور لوگوں کے لیے نفع بخش ہونے میں دوسری سب امتوں سے بہترین ہو۔ اس امت کو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی اصلاح کے لیے پیدا کیا ہے۔ تم لوگوں کو ان نیک کاموں کا حکم دیتے ہو جن کی طرف شریعت نے رہنمائی کی ہے اور عقل نے بھی ان کی تحسین کی ہے اور تم ایسے برے کاموں سے روکتے ہو جن سے شریعت نے منع کیا ہے اور عقل نے بھی انھیں برا کہا ہے۔ تم اللہ تعالیٰ پر ایسا پختہ ایمان رکھتے ہو جو عمل سے مزین ہوتا ہے۔ اگر اہلِ کتاب، یہود ونصاریٰ محمد ﷺ پر ایمان لے آتے تو یقیناً یہ ان کے لیے ان کی دنیا وآخرت کے اعتبار سے بہتر ہوتا۔ اہلِ کتاب میں سے بہت تھوڑے ہیں جو محمد رسول اللہ ﷺ کی لائی ہوئی شریعت پر ایمان لاتے ہیں جبکہ ان کی اکثریت اللہ کے دین اور شریعت سے نکل رہی ہے۔

(111) اے ایمان والو! یہودی جتنی مرضی تم سے دشمنی کر لیں، وہ تمھارے دین میں اور تمھارے وجود میں ہرگز تمھیں نقصان نہیں پہنچا سکتے سوائے زبان سے اذیت دینے کے، جیسے دین کے حوالے سے زبان درازی کرنا اور تمھارا تمسخر اڑانا وغیرہ۔ اگر وہ تم سے لڑائی کریں گے تو تمھارے سامنے سے شکست کھا کر بھاگ جائیں گے اور تمھارے خلاف کبھی مدد نہ پائیں گے۔

(112) ذلت ورسوائی ان (یہود) کا مقدر بن چکی ہے۔ وہ جہاں بھی ہوں گے، وہ ان کا پیچھا کرے گی، لہٰذا وہ امن سے نہیں رہیں گے سوائے اس کے کہ وہ مسلمانوں سے کوئی معاہدہ کر لیں یا اسلام قبول کر کے اللہ کی طرف سے امان پا لیں یا کسی سلطنت کی پناہ لے لیں۔ اور وہ (ماضی میں) اللہ کا غضب لے کر لوٹے تھے اور ہر طرف سے ان پر فقر وفاقہ اور محتاجی مسلط کر دی گئی تھی۔ یہ سب سزا انھیں اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار کرنے اور انبیاء علیہم السلام کو ظلم وزیادتی سے شہید کرنے کی وجہ سے ملی اور اس کا ایک سبب ان کی نافرمانی اور اللہ کی حدود کی پامالی بھی تھا۔

جب اللہ تعالیٰ نے اہلِ کتاب کی اکثریت کا حال ذکر فرمایا تو ساتھ ہی ان کے اس گروہ کا بھی ذکر کر دیا جو حق پر پوری طرح قائم رہا، چنانچہ فرمایا:

(113) تمام اہلِ کتاب کی حالت یکساں نہیں بلکہ ان میں سے ایک گروہ اللہ کے دین پر قائم ہے جو اللہ تعالیٰ کے امر ونہی کی پاسداری کرتا ہے۔ وہ رات کی گھڑیوں میں اللہ کے لیے نماز پڑھتے ہیں اور اس کی آیات کی تلاوت کرتے ہیں۔ یہ گروہ نبیٔ اکرم ﷺ کی بعثت سے پہلے تھا۔ ان میں سے جنھوں نے نبیٔ اکرم ﷺ کا زمانہ پایا، وہ آپ پر ایمان لے آئے۔

(114) وہ اللہ پر اور یومِ آخرت پر پختہ ایمان رکھتے ہیں، نیکی اور بھلائی کا حکم دیتے ہیں۔ برائی اور شر سے منع کرتے ہیں۔ خیر کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور نیکی کے مواقع کو غنیمت سمجھتے ہیں۔ مذکورہ خوبیوں والے لوگ ہی اللہ کے ان بندوں میں سے ہیں جن کی نیتیں اور اعمال درست ہیں۔

(115) یہ لوگ چھوٹی یا بڑی جو نیکی بھی کریں، اللہ ان کے ثواب کو ہرگز ضائع نہیں کرے گا اور نہ ان کے ثواب میں کوئی کمی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کو خوب جانتا ہے جو اس کے احکام مانتے اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچتے ہیں۔ ان کے اعمال میں سے کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں اور وہ ضرور انھیں ان کی جزا دے گا۔

فوائد: ❀ اس امت کا امتیاز اور افضل امت ہونے کا اعزاز ایمان باللہ کے بعد اگر کسی وجہ سے اسے ملا ہے تو وہ اس کا نیکی کا حکم دینا اور گناہوں سے روکنا ہے۔

❀ اہلِ کتاب پر ذلت ورسوائی مسلط کرنے کا فیصلہ ان کے فسق وفجور، دین سے بے رخی اور اللہ تعالیٰ سے کیے ہوئے عہد وپیمان توڑنے کی وجہ سے ہوا۔

❀ تمام اہلِ کتاب کی حالت ایک جیسی نہیں۔ کچھ اللہ کے حکموں کے پابند، اس کے دین کے پیروکار اور اس کی حدود کی پاسداری کرنے والے ہیں۔ ان کے لیے عظیم اجر وثواب ہے لیکن یہ سب نبیٔ اکرم محمد ﷺ کی بعثت سے پہلے تھا۔ (اب مسلمان ہونا شرط ہے۔)

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَن تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُم
مِّنَ اللَّهِ شَيْئًا ۖ وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿١١٦﴾
مَثَلُ مَا يُنفِقُونَ فِي هَٰذِهِ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيحٍ فِيهَا
صِرٌّ أَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ فَأَهْلَكَتْهُ ۚ وَمَا
ظَلَمَهُمُ اللَّهُ وَلَٰكِنْ أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿١١٧﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
لَا تَتَّخِذُوا بِطَانَةً مِّن دُونِكُمْ لَا يَأْلُونَكُمْ خَبَالًا ۖ وَدُّوا مَا
عَنِتُّمْ ۖ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ ۖ وَمَا تُخْفِي صُدُورُهُمْ
أَكْبَرُ ۚ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيَاتِ إِن كُنتُمْ تَعْقِلُونَ ﴿١١٨﴾ هَا أَنتُمْ أُولَاءِ
تُحِبُّونَهُمْ وَلَا يُحِبُّونَكُمْ وَتُؤْمِنُونَ بِالْكِتَابِ كُلِّهِ ۖ وَإِذَا لَقُوكُمْ
قَالُوا آمَنَّا ۖ وَإِذَا خَلَوْا عَضُّوا عَلَيْكُمُ الْأَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ ۚ
قُلْ مُوتُوا بِغَيْظِكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿١١٩﴾ إِن
تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۖ وَإِن تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَفْرَحُوا
بِهَا ۖ وَإِن تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا ۗ إِنَّ
اللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ﴿١٢٠﴾ ع وَإِذْ غَدَوْتَ مِنْ أَهْلِكَ
تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِينَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿١٢١﴾

(116) بلاشبہ جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کے ساتھ کفر کیا، ان کے مال اور اولادیں اللہ کے سامنے ان کا کچھ دفاع نہ کر سکیں گے نہ ان سے اس کا عذاب ہٹا سکیں گے نہ اس کی رحمت لا سکیں گے، بلکہ یہ چیزیں عذاب اور ان کی حسرت میں اضافے کا باعث ہی بنیں گی اور یہی لوگ آگ والے ہیں جو ہمیشہ اس میں رہیں گے۔

(117) یہ کافر خیر کے کاموں میں جو خرچ کرتے ہیں اور اس کے ثواب کی جو امید لگائے بیٹھے ہیں، اس کی مثال ایسی آندھی کی سی ہے جس میں شدید ٹھنڈک ہو، وہ ان لوگوں کی کھیتی پر چلی جنھوں نے اللہ کی نافرمانیاں کر کے اپنی جانوں پر ظلم کیا تو اس نے ان کی کھیتی تباہ کر ڈالی جبکہ وہ اس سے بہت زیادہ نفع کی امید لگائے بیٹھے تھے۔ جس طرح اس آندھی نے ان کی کھیتی تباہ کر دی اور وہ نفع بخش نہ رہی، اسی طرح کفر ان کے عملوں کا ثواب ضائع کر دے گا جن کی یہ امید لگائے بیٹھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر ظلم نہیں کیا کیونکہ اس کی شان اس سے بہت اونچی ہے کہ وہ ظلم کرے بلکہ انھوں نے اللہ کے ساتھ کفر کر کے اور اس کے رسولوں کو جھٹلا کر خود اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے۔

(118) اے اللہ پر ایمان لانے اور اس کے رسول (ﷺ) کی اتباع کرنے والو! مومنوں کے علاوہ دوسروں کو دلی دوست اور راز دار نہ بناؤ کہ اپنے راز اور خاص حالات انھیں بیان کرو۔ وہ تمھیں نقصان پہنچانے اور تمھارے حالات خراب کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ ان کی ہمیشہ تمنا ہوتی ہے کہ کوئی ایسی چیز ان کے ہاتھ لگے جو تمھیں نقصان دے اور مشقت میں ڈالے۔ یہ نفرت اور دشمنی ان کی زبانوں سے ظاہر ہو چکی ہے کہ وہ تمھارے دین پر طعن اور تمھاری چغل خوری کرنے کے علاوہ تمھارے راز بھی افشا کرتے ہیں۔ ان کے سینے تم سے جو نفرت چھپائے ہوئے ہیں، وہ اس ظاہری دشمنی سے بھی زیادہ ہے۔ اے ایمان والو! یقیناً ہم نے تمھارے لیے ایسے واضح دلائل کھول کر بیان کر دیے ہیں جن میں تمھاری دنیا و آخرت کی مصلحتیں ہیں، اگر تم اسے سمجھو جو تمھارے رب نے تم پر نازل کیا ہے۔ (119) خبردار، اے مومنو! تم ان لوگوں سے محبت کرتے اور ان سے خیر کی توقع رکھتے ہو جبکہ وہ تم سے محبت نہیں رکھتے اور نہ تمھارے لیے کسی بھلائی کی سوچ رکھتے ہیں بلکہ تم سے بغض رکھتے ہیں۔ تم ساری کتابوں پر ایمان رکھتے ہو اور اس میں ان کی کتابیں بھی شامل ہیں اور وہ اس کتاب پر ایمان نہیں رکھتے جو اللہ تعالیٰ نے تمھارے نبی ﷺ پر اتاری ہے۔ جب وہ تم سے ملتے ہیں تو منہ سے کہہ دیتے ہیں: ہم نے تصدیق کی اور جب تم سے الگ ہو کر ایک دوسرے کے پاس بیٹھتے ہیں تو غم و غصہ کے مارے اپنی انگلیاں چباتے ہیں کہ یہ مسلمان متحد کیوں ہیں اور اسلام کو اتنی عزت اور پذیرائی کیوں مل رہی ہے جبکہ وہ روز بروز ذلیل ہو رہے ہیں۔ اے نبی! ان لوگوں سے کہہ دیں: تم اسی طرح جلتے رہو حتی کہ اس غم و غصے سے مر جاؤ۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ دلوں کے ایمان و کفر اور خیر و شر کو خوب جانتا ہے۔

(120) اے مومنو! اگر تمھیں دشمن پر فتح کی کوئی نعمت ملے یا تمھارے مال و اولاد میں اضافہ ہو تو انھیں دکھ اور پریشانی لاحق ہو جاتی ہے اور اگر تم پر کوئی مصیبت آ پڑے کہ دشمن غالب آ جائے یا مال و اولاد کا کوئی نقصان ہو تو وہ اس پر بڑے خوش ہوتے ہیں اور تمھاری مصیبت پر بغلیں بجاتے ہیں۔ اگر تم اللہ کے فیصلوں اور اس کی تقدیر پر صبر کرو اور اس کی ناراضی سے بچتے رہو تو ان کی سازشیں اور اذیتیں تمھارا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ ان کی سازشوں کو گھیرے ہوئے ہے اور وہ انھیں ضرور ناکام و نامراد کرے گا۔ (121) اور اے نبی (ﷺ)! وہ وقت یاد کریں جب آپ دن کے آغاز میں میدانِ احد میں مشرکین سے لڑائی کرنے کے لیے مدینے سے نکلے اور پھر آپ مومنوں کو ان کے مقاماتِ جنگ پر تعینات کرنے لگے اور آپ نے ہر ایک کے لیے اس کی جگہ کا تعین کر دیا۔ اللہ تعالیٰ تمھارے اقوال کو خوب سننے والا، تمھارے افعال کو خوب جاننے والا ہے۔

فوائد: ❀ مومنوں کو کافروں سے دوستی کرنے، انھیں جگری یار اور ہم پیالہ و ہم نوالہ بنا کر ان کے سامنے مسلمانوں کے حالات اور راز ظاہر کرنے سے روکا گیا ہے۔ ❀ مومنوں سے کافروں کی عداوت کی صورتوں میں سے ایک صورت یہ ہے کہ وہ مسلمانوں کی مصیبت و پریشانی پر خوش اور ان کی خوشحالی سے ناخوش ہوتے ہیں۔ ❀ کافروں کی چالوں اور ان کے مکر و فریب سے بچاؤ کے لیے صبر و استقامت اور بے خوفی کا مظاہرہ کارگر ہتھیار ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اور قوت و مدد کے اسباب اختیار کرنا بچاؤ کا ذریعہ ہے۔

إِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا ۙ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ؕ وَعَلَى
اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ
اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ
اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ
مُنْزَلِيْنَ ﴿۱۲۴﴾ بَلٰٓى ۙ اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ
هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ ﴿۱۲۵﴾
وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ ؕ وَمَا
النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۱۲۶﴾ لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا خَآئِبِيْنَ ﴿۱۲۷﴾ لَيْسَ لَكَ
مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۲۸﴾
وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ
يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲۹﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ۠ وَّاتَّقُوا
اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۳۰﴾ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْٓ اُعِدَّتْ
لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۳۱﴾ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾

الرّبع 13 ع 4

(122) اے نبی! وہ معاملہ یاد کریں جو مومنوں کے دو گروہوں بنوسلمہ اور بنوحارثہ کے ساتھ پیش آیا جب انھوں نے کمزوری دکھائی اور اس وقت واپس جانے کا ارادہ کرلیا جب منافقین واپس جارہے تھے جبکہ اللہ تعالیٰ انھیں لڑائی کے لیے ثابت قدم رکھ کر اور انھیں ان کے ارادے سے پھیر کر ان کی مدد کرنے والا ہے۔ مومنوں کو ہر حال میں صرف اکیلے اللہ تعالیٰ پر بھروسا کرنا چاہیے۔

(123) اللہ تعالیٰ نے معرکۂ بدر میں مشرکین کے خلاف تمھاری مدد فرمائی، حالانکہ تم افرادی اور مالی قلت کی وجہ سے کمزور تھے، لہٰذا اللہ سے ڈرو تاکہ تم اس کے انعامات کا شکر ادا کرو۔

(124) اے نبی (ﷺ)! اس وقت کو یاد کریں جب بدر کے معرکے میں آپ مومنوں کو حوصلہ دیتے ہوئے کہہ رہے تھے جبکہ وہ یہ سن چکے تھے کہ مشرکین کی مدد کے لیے مزید نفری آرہی ہے: کیا تمھیں کافی نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے پاس سے تین ہزار فرشتوں کے ذریعے سے لڑائی میں تمھاری مدد کرے؟

(125) کیوں نہیں، یہ تمھیں کافی ہے اور تمھارے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک اور مدد کی خوشخبری ہے: اگر تم محاذِ جنگ پر ڈٹے رہو اور اللہ سے ڈرتے رہو تو اگر تمھارے دشمن کے پاس اس وقت وہ مدد آ بھی جائے اور وہ فوراً تم پر چڑھ دوڑیں، تو اس صورت میں یقیناً تمھارا رب پانچ ہزار فرشتوں سے تمھاری مدد کرے گا جنھیں خود اور ان کے گھوڑوں کو واضح نشان لگے ہوں گے۔

(126) اللہ تعالیٰ نے مدد و نصرت کی یہ خبر اور فرشتوں کے ذریعے سے امداد کی بشارت صرف تمھیں خوش کرنے کے لیے اور تمھارے دلوں کو مطمئن کرنے کے لیے دی ہے ورنہ حقیقی مدد صرف ان ظاہری اسباب پر منحصر نہیں بلکہ اصل مدد اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جو غالب ہے اور اس پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔ وہ اپنی تقدیر اور شریعت سازی میں کمال حکمت والا ہے۔

(127) یہ یقینی فتح جو تمھیں غزوۂ بدر میں ملی، اللہ تعالیٰ چاہتا تھا کہ اس سے کافروں کے ایک گروہ کو قتل کرا کے ہلاک کرے اور دوسرے کو رسوا کرے اور ان کی شکست سے انھیں شدید غصہ دلائے تاکہ وہ ناکام اور ذلیل ہو کر پلٹ جائیں۔ (128) جب رسول اکرم ﷺ نے میدانِ احد میں مسلمانوں کو نقصان پہنچانے والے مشرک سردارانِ قریش کی تباہی کے لیے بددعا کی تو اللہ تعالیٰ نے آپ سے فرمایا: آپ کو ان کے معاملے کا کوئی اختیار نہیں بلکہ حکم صرف اللہ کا چلتا ہے، لہٰذا آپ صبر کریں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمھارے درمیان فیصلہ کردے یا انھیں توبہ کی توفیق دے اور وہ مسلمان ہو جائیں، یا کفر پر قائم رہیں تو اللہ تعالیٰ انھیں عذاب دے۔ بلاشبہ وہی ظالم اور عذاب کے مستحق ہیں۔ (129) آسمانوں اور زمین کی ہر چیز تخلیق و تدبیر کے اعتبار سے صرف اللہ تعالیٰ کی ہے۔ وہ اپنے جن بندوں کے گناہوں کو چاہے، اپنی رحمت سے معاف کردے اور جنھیں چاہے، اپنے عدل سے عذاب دے۔ اللہ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کو بے حد بخشنے والا اور ان پر نہایت رحم کرنے والا ہے۔ (130) اللہ پر ایمان لانے اور اس کے رسول کی پیروی کرنے والو! جو مال تم نے بطور قرض دیا ہے، اس پر بڑھا چڑھا کر سود نہ لو جیسا کہ زمانۂ جاہلیت میں لوگ لیا کرتے تھے بلکہ صرف اصل مال ہی واپس لو۔ اللہ کا حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز آ کر اس سے ڈرو تاکہ دنیا و آخرت کی جس بھلائی کے تم طلب گار ہو، وہ پاسکو۔ (131) اور اپنے اور اس آگ کے درمیان رکاوٹ اور آڑ کا بندوبست کرو جو اللہ نے خاص کافروں کے لیے تیار کی ہے۔ یہ رکاوٹ نیک اعمال کرنے اور حرام کاموں کو چھوڑنے کے ساتھ ہے۔ (132) اللہ اور اس کے رسول کے حکموں کی تعمیل کر کے اور منع کیے ہوئے کاموں سے باز آ کر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم دنیا و آخرت میں اس کی رحمت کے حق دار بن جاؤ۔

فوائد: ❀ ملنے والے انعامات اور نازل ہونے والے مصائب کے ساتھ لوگوں کو وعظ و نصیحت کرنی چاہیے تاکہ بندہ ان سے عبرت حاصل کرے۔ ❀ تقوے کا التزام اور جہاد کی سختیوں پر صبر، اللہ تعالیٰ کی رحمت، نصرت اور اس کے لطف و کرم کے نزول کا سب سے بڑا ذریعہ ہیں۔ ❀ ہر قسم کا اختیار اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ وہ جو چاہے، حکم دے اور جو چاہے، فیصلہ کرے۔ سچا مومن اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کو مانتا اور اس کے آگے سرِ تسلیم خم کرتا ہے۔ ❀ بندے کی رسوائی کا سب سے بڑا سبب اس کے گناہ ہیں، اور سود بھی انھی میں سے ہے، خصوصاً مشکلات اور پریشانی کے مواقع پر۔ ❀ غزوۂ احد کے تذکرے کے دوران میں سود کی ممانعت کا ذکر یہ تاثر دیتا ہے کہ اسلام کے احکام جامع و مانع اور ایک دوسرے سے باہم مربوط ہیں کہ ایک مسئلے پر بات کے دوران میں دوسرے مسئلے کی طرف اشارہ کردیتا ہے۔

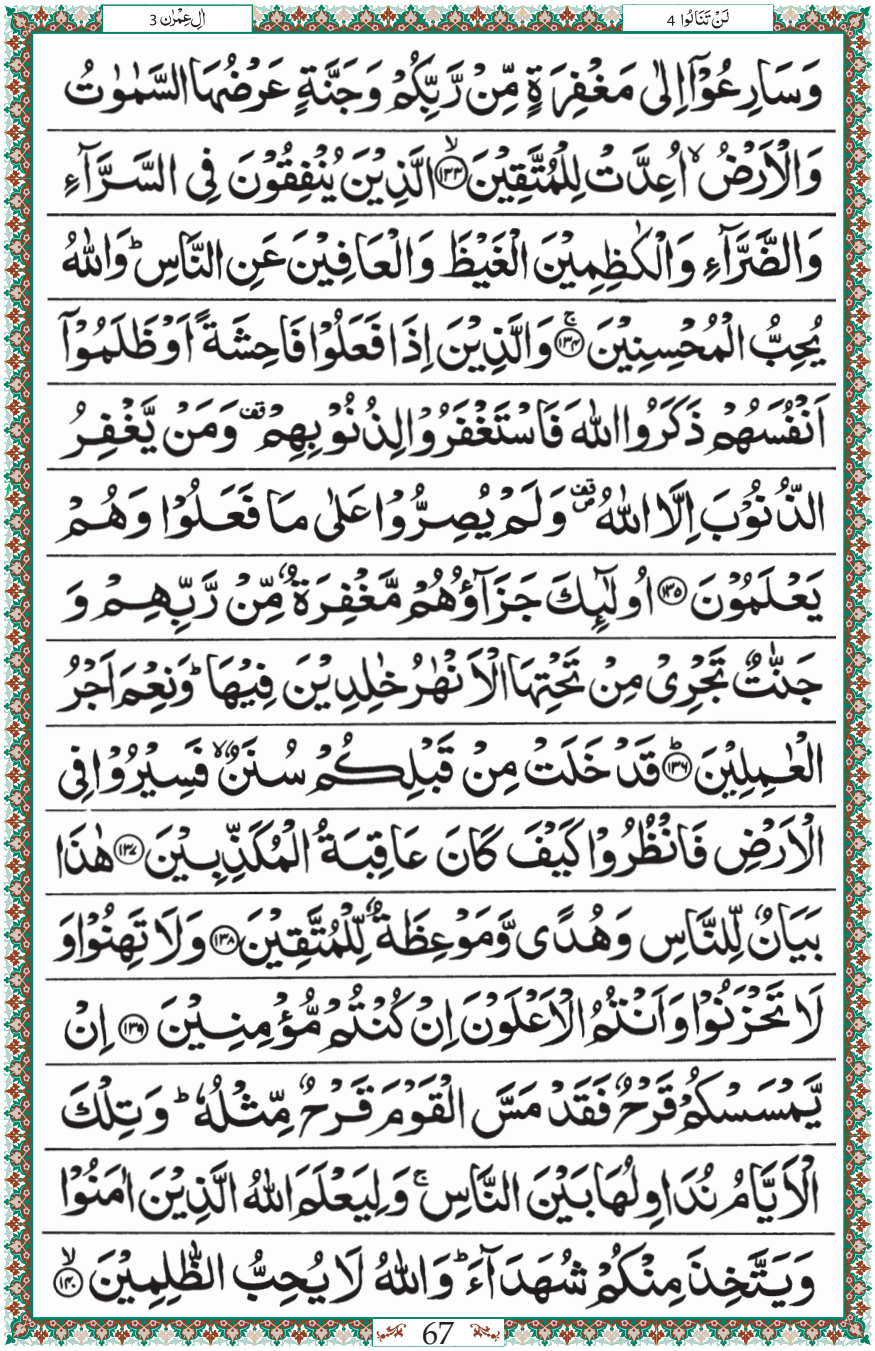
وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ
وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ
وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ۭ وَاللّٰهُ
يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳۴﴾ وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا
اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۣ وَمَنْ يَّغْفِرُ
الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۣ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰي مَا فَعَلُوْا وَهُمْ
يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۵﴾ اُولٰۗىِٕكَ جَزَاۗؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ
جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَنِعْمَ اَجْرُ
الْعٰمِلِيْنَ ﴿۱۳۶﴾ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ ۙ فَسِيْرُوْا فِي
الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۳۷﴾ هٰذَا
بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۳۸﴾ وَلَا تَهِنُوْا وَ
لَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۹﴾ اِنْ
يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ ۭ وَتِلْكَ
الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ ۚ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَاۗءَ ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۰﴾

(133) خیر کے کام کرنے اور اطاعت و فرمانبرداری کے مختلف کاموں کے ذریعے سے اللہ کا قرب حاصل کرنے میں جلدی کرو اور ایک دوسرے سے سبقت لے جاؤ تاکہ تم اللہ تعالیٰ کی عظیم بخشش کے حق دار ٹھہرو اور ایسی جنت میں داخل ہو جاؤ جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے متقی بندوں کے لیے تیار کیا ہے۔

(134) متقی وہ لوگ ہیں جو تنگی و آسانی کے حالات میں اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، بدلہ لینے کی قدرت کے باوجود اپنا غصہ روک لینے والے ہیں اور جو ان پر ظلم کرے اس سے درگزر کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے اعلیٰ اخلاق والے نیکوکاروں کو پسند کرتا ہے۔

(135) اور وہ ایسے لوگ ہیں کہ جب وہ کوئی کبیرہ گناہ کر بیٹھیں یا صغیرہ گناہ کر کے اپنی حق تلفی کر لیں تو کثرت سے اللہ کا ذکر کرتے ہیں اور نافرمانوں کے لیے اللہ تعالیٰ کے عذاب کی وعیدوں اور متقین کے لیے اس کے انعامات کے وعدوں کو یاد کرتے ہیں، پھر وہ شرمندہ ہو کر اپنے رب سے گناہوں کی پردہ پوشی اور ان پر مؤاخذہ نہ کرنے کی درخواست کرتے ہیں کیونکہ گناہوں کو صرف اکیلا اللہ ہی معاف کر سکتا ہے۔ وہ اپنے گناہوں پر اڑے نہیں رہتے جب انھیں علم ہو جائے کہ وہ گناہ کرنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو معاف کرنے والا ہے۔

(136) مذکورہ بالا قابلِ تعریف اور عظیم الشان صفات اور خوبیوں والے لوگوں کا ثواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں پر پردہ ڈال دے گا، ان سے درگزر فرمائے گا اور ان کے لیے آخرت میں جنتیں ہیں جن کے محلات کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ مقیم رہیں گے۔ اللہ کی اطاعت میں رہتے ہوئے عمل کرنے والوں کی یہ جزا کیا خوب ہے!

(137) جب مومنوں کو احد کے دن مختلف مصائب سے آزمایا گیا تو اللہ تعالیٰ نے انھیں تسلی دیتے ہوئے فرمایا: تم سے پہلے، کافروں کو ہلاک کرنے اور ایمان والوں کو آزمائش کے بعد سرخرو کرنے کے الٰہی دستور اور طریقے گزر چکے ہیں (لہٰذا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔) تم زمین میں چل پھر کر حصولِ عبرت کے لیے دیکھ لو کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کو جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا۔ ان کے گھر ویران ہو گئے اور ان کی سلطنتوں کے نام و نشان مٹ گئے۔

(138) یہ قرآن کریم تمام لوگوں کے لیے حق کا بیان اور باطل سے ڈراوا ہے۔ یہ ہدایت کی طرف رہنمائی ہے۔ متقی لوگوں کو جھڑکنے اور تنبیہ کرنے والا ہے کیونکہ اس میں وارد رشد و ہدایت سے وہی فائدہ اٹھاتے ہیں۔

(139) اے مومنو! کمزور نہ پڑو اور نہ اس پر غمزدہ ہو جو احد کے دن تمھیں صدمے پہنچے اور یہ تمھارے شایانِ شان بھی نہیں کیونکہ تمھی اپنے ایمان کے ساتھ بلند و بالا ہو اور اللہ کی مدد و نصرت اور اس سے فتح کی امید رکھنے کے باعث تمھی غالب ہو، بشرطیکہ تم اللہ پر ایمان رکھو اور اس کے ان وعدوں پر یقین رکھو جو اس نے اپنے متقی بندوں سے کیے ہیں۔

(140) اے ایمان والو! اگر احد کے دن تمھیں زخم پہنچے یا شہادت ملی ہے تو تم بھی اسی طرح کافروں کو زخم پہنچا چکے اور انھیں قتل کر چکے ہو اور فتح و شکست کا یہ سلسلہ اللہ تعالیٰ اپنی خاص حکمت سے مومنوں اور کافروں میں ادل بدل کرتا رہتا ہے۔ ایک حکمت یہ ہے کہ مومن منافقوں سے الگ اور واضح ہو جائیں۔ اسی طرح دوسری حکمت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جسے چاہے، شہادت کے بلند رتبے پر فائز کر کے عزت بخشے۔ اللہ تعالیٰ جہاد فی سبیل اللہ چھوڑ کر اپنی جانوں پر ظلم کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

فوائد: ❀ فارغ اوقات کو غنیمت سمجھتے ہوئے نیک اعمال میں جلدی کرنے اور موقع ہاتھ سے نکل جانے سے پہلے اطاعت گزاری کی ترغیب۔

❀ جنت میں داخلے کے مستحق متقین کی صفات میں سے چند ایک یہ ہیں: ہر حال میں خرچ کرنا، غصہ پی جانا، لوگوں کو معاف کر دینا اور مخلوق الٰہی سے احسان کا برتاؤ کرنا۔

❀ سابقہ امتوں کے حالات پر غور و فکر کرنا قلبِ سلیم رکھنے والے انسان کے لیے عبرت و نصیحت حاصل کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔

وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٤١﴾ اَمْ
حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا
مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿١٤٢﴾ وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ
قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ ۖ فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿١٤٣﴾ وَمَا
مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۭ اَفَاۗىِٕنْ
مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ۭ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰي
عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْـــًٔا ۭ وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ﴿١٤٤﴾
وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ۭ وَ
مَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۚ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ
الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۭ وَسَنَجْزِي الشّٰكِرِيْنَ ﴿١٤٥﴾ وَكَاَيِّنْ
مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ۚ فَمَا وَهَنُوْا
لِمَآ اَصَابَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا ۭ
وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ﴿١٤٦﴾ وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّآ اَنْ
قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا
وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَي الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٤٧﴾

14 ع 14 5

(141) مذکورہ حکمتوں میں سے ایک حکمت ایمان والوں کو گناہوں سے پاک صاف کرنا اور ان کی صفوں سے منافقوں کو نکال باہر کرنا بھی ہے تاکہ اللہ کافروں کو تباہ و برباد کرے اور ان کا نام و نشان مٹا دے۔

(142) اے ایمان والو! کیا تم یہ سمجھ بیٹھے ہو کہ آزمائش میں پڑے اور صبر کیے بغیر ہی جنت میں داخل ہو جاؤ گے، حالانکہ اسی سے تو پتہ چلتا ہے کہ اللہ کی راہ میں حقیقتاً جہاد کرنے والے کون ہیں اور اس راہ میں پہنچنے والی مصیبتوں اور آزمائشوں پر صبر کرنے والے کون ہیں؟

(143) اے مومنو! تم تو کافروں سے لڑائی کی تمنا کیا کرتے تھے تاکہ اللہ کی راہ میں شہادت پا سکو جیسے تمھارے بھائی بدر میں یہ مرتبہ پا چکے جبکہ تم موت کے اسباب اور شدت سے واقف نہ تھے۔ اب یہ لو، تم نے جو تمنا کی تھی، اُحد کے دن پوری ہوگئی اور تم نے اس موت کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ لیا۔

احد کے دن جب لوگوں میں نبیٔ اکرم ﷺ کی شہادت کی افواہ پھیل گئی اور اس کی وجہ سے کئی اہلِ ایمان حوصلہ ہار کر لڑنا چھوڑ بیٹھے تو اللہ تعالیٰ نے انھیں سرزنش کرتے ہوئے یہ آیات نازل کیں، فرمایا:

(144) محمد رسول اللہ (ﷺ) بھی سابقہ فوت ہونے والے یا شہید کر دیے جانے والے رسولوں کی طرح ایک رسول ہیں۔ اگر آپ فوت ہو جائیں یا شہید کر دیے جائیں تو کیا تم اپنے دین سے مرتد ہو جاؤ گے اور جہاد چھوڑ دو گے؟ اور تم میں سے جو اپنے دین سے مرتد ہوا، وہ اللہ کا کچھ نہیں بگاڑے گا۔ وہ تو طاقتور اور سب پر غالب ہے۔ مرتد خسارے کا سودا کر کے دنیا و آخرت میں اپنا ہی نقصان کرتا ہے۔ شکر کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ اپنے دین پر ثابت قدمی اور اپنی راہ میں جہاد کی وجہ سے بہترین جزا دے گا۔

(145) کسی جان کے اختیار میں نہیں کہ وہ خود مر جائے مگر اللہ کی قضا اور فیصلے کے ساتھ، اور وہ بھی اس مدت کو پورا کر کے جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے مقرر کی ہے، اس میں کمی بیشی نہیں ہوگی۔ جو شخص اپنے عمل سے دنیا کے ثواب کا طلب گار ہو، اسے ہم اسی حساب سے دیں گے جو اس کے مقدر میں ہوگا اور آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں ہوگا اور جو اپنے عمل کا ثواب اللہ تعالیٰ سے آخرت میں لینا چاہے، ہم اس کا ثواب اسے دیں گے اور اپنے رب کے شکر گزاروں کو ہم بہت بڑی جزا دیں گے۔

(146) اللہ کے کتنے ہی نبی ایسے گزرے ہیں جن کے ساتھ مل کر ان کے پیروکاروں کی بڑی بڑی جماعتوں نے جنگیں لڑیں لیکن انھوں نے اللہ کی راہ میں لگنے والے زخموں اور اپنے بھائیوں کی شہادتوں کے باوجود جہاد سے بزدلی دکھائی نہ دشمن سے لڑنے میں کمزور پڑے اور نہ ان کے سامنے ہتھیار ڈالے بلکہ صبر و استقامت سے ڈٹے رہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی راہ میں آنے والی مصیبتوں اور ناگواریوں پر صبر کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

(147) ان صبر کرنے والوں پر جب آزمائشیں آئیں تو ان کی زبان پر یہی تھا: اے ہمارے رب! ہمارے گناہ بخش دے اور ہم نے اپنے کاموں میں جو حدود سے تجاوز کیا ہے، اسے بھی معاف فرما اور دشمن سے مقابلے کے وقت ہمیں ثابت قدمی عطا فرما اور اپنے ساتھ کفر کرنے والوں کے خلاف ہماری مدد فرما۔

فوائد: ❀ آزمائش میں مبتلا کرنا اللہ تعالیٰ کا طریقہ چلا آ رہا ہے۔ اس کے ذریعے سے سچے اور صابر مجاہدین دوسروں سے ممتاز ہو جاتے ہیں۔

❀ یہ ضروری ہے کہ جہاد فی سبیل اللہ اور دعوتِ دین کو کسی ایک انسان کے ساتھ منسلک اور مخصوص نہ کیا جائے، خواہ اس آدمی کا مقام و مرتبہ کتنا ہی بلند ہو۔

❀ لوگوں کی عمر اور موت کا وقت اللہ تعالیٰ کے ہاں مقرر ہے۔ زندگی کی طمع اسے زیادہ کر سکتی ہے نہ جرأت و بہادری کے ساتھ جہاد و قتال کرنے سے وہ کم ہوتی ہے۔

فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ؕ
وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۴۸﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ
تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَرُدُّوْكُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا
خٰسِرِيْنَ ﴿۱۴۹﴾ بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ﴿۱۵۰﴾
سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَاۤ اَشْرَكُوْا
بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ وَ
بِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۵۱﴾ وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗۤ
اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ ۚ حَتّٰۤى اِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ
فِي الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ ؕ
مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۚ
ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ؕ وَ
اللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵۲﴾ اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا
تَلْوٗنَ عَلٰۤى اَحَدٍ وَّالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِيْۤ اُخْرٰىكُمْ
فَاَثَابَكُمْ غَمًّۢا بِغَمٍّ لِّكَيْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ
وَلَا مَاۤ اَصَابَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵۳﴾

ع 15 5 6

(148) اللہ نے ان کی مدد کر کے اور انھیں اقتدار سے نواز کر دنیا میں انھیں بدلہ دیا اور وہ آخرت میں اپنی خوشنودی عطا کر کے اور نعمتوں والی جنت کی مستقل رہائش عطا کر کے انھیں مزید اچھا بدلہ دے گا، اور اللہ تعالیٰ عبادت اور معاملات میں احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

(149) اے اللہ پر ایمان لانے اور اس کے رسول کی پیروی کرنے والو! اگر تم یہود و نصاریٰ اور مشرکوں کی گمراہی والی باتیں مانو گے تو وہ تمھیں تمھارے ایمان سے دوبارہ حالتِ کفر کی طرف لوٹا دیں گے، یوں تم دنیا و آخرت میں خسارہ اور نقصان اٹھاؤ گے۔

(150) ان کافروں کی بات مان بھی لو گے تو یہ ہرگز تمھاری مدد نہیں کریں گے بلکہ اللہ تعالیٰ ہی تمھارے دشمنوں کے خلاف تمھارا مددگار ہے، لہٰذا اسی کی اطاعت کرو، وہ سب سے بہتر مددگار ہے۔ اس کے بعد تم کسی کے محتاج نہیں رہو گے۔

(151) ہم عنقریب اللہ کے ساتھ کفر کرنے والوں کے دلوں میں شدید خوف ڈال دیں گے تاکہ وہ تمھارے خلاف لڑائی کی ہمت ہی نہ کر پائیں۔ اس کا سبب یہ ہے کہ انھوں نے اللہ کی نازل کی ہوئی کسی دلیل کے بغیر محض اپنی خواہشات سے غیروں کو اللہ کا شریک ٹھہرایا اور ان کی عبادت کی۔ جس ٹھکانے کی طرف وہ قیامت کے دن لوٹیں گے، وہ آگ ہے اور آگ ظالموں کے لیے نہایت برا ٹھکانا ہے۔

(152) اللہ تعالیٰ نے دشمنوں کے خلاف مدد کا جو وعدہ تم سے کیا تھا، احد کے روز وہ پورا کر دیا جب تم انھیں اللہ کے حکم سے بری طرح قتل کر رہے تھے، پھر رسول اللہ (ﷺ) نے تمھیں جو حکم دیا تھا، اس پر قائم رہنے میں تم نے کمزوری اور کم ہمتی دکھائی اور اپنی جگہوں پر ڈٹے رہنے اور اس جگہ کو چھوڑ کر مالِ غنیمت اکٹھا کرنے کے بارے میں اختلاف کا شکار ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے جو تمھیں درے پر ہر حال میں ڈٹے رہنے کا حکم دیا تھا، اس کی نافرمانی کی۔ یہ سب کچھ اس کے بعد ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے تمھیں تمھاری پسندیدہ چیز، دشمن پر فتح دکھا دی تھی۔ تم میں سے کچھ دنیا کے مالِ غنیمت کے طلب گار تھے اور انھوں نے ہی اپنی جگہ چھوڑی تھی اور تم میں سے کچھ آخرت کا ثواب چاہتے تھے، وہ اپنے رسول کے حکم کی تعمیل میں مقررہ جگہ پر ڈٹے رہے، پھر اللہ تعالیٰ نے تمھیں ان کے مقابلے سے پھیر دیا اور انھیں تم پر مسلط کر دیا تاکہ وہ تمھیں آزمائے اور آزمائش پر صبر کرنے والے مومن کو اس سے ممتاز کر دے جس کے قدم لڑکھڑا گئے اور اس نے کمزوری کا مظاہرہ کیا۔ اپنے رسول کے حکم کی مخالفت کر کے تم نے جس گناہ کا ارتکاب کیا، اللہ تعالیٰ نے وہ معاف کر دیا ہے۔ اللہ مومنوں پر عظیم فضل کرنے والا ہے کہ اس نے انھیں ایمان کی توفیق دی، ان کے گناہوں سے درگزر کیا اور ان کے مصائب پر انھیں اجر دیا۔

(153) اے مومنو! یاد کرو جب احد کے دن تمھیں رسولِ اکرم ﷺ کے حکم کی مخالفت کی وجہ سے شکست ہوئی تو تم میدان میں دور بھاگے جا رہے تھے اور کوئی کسی دوسرے کی طرف نہیں دیکھتا تھا جبکہ رسول (ﷺ) تمھارے اور مشرکین کے درمیان کھڑے تمھیں پیچھے سے بلا رہے تھے کہ اللہ کے بندو! میری طرف آؤ۔ اللہ کے بندو! میری طرف آؤ۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس صورتِ حال میں فتح و غنیمت واپس لے کر تمھیں رنج و الم میں مبتلا کر دیا، پھر تسلسل کے ساتھ غموں نے تمھیں آلیا کہ تمھارے درمیان نبیِ اکرم (ﷺ) کے شہید ہونے کی افواہ پھیل گئی اور اللہ تعالیٰ نے یہ پریشانی تمھیں اس لیے دی کہ تم فتح و غنیمت کے چھن جانے کا غم بھول جاؤ پھر جب تمھیں رسول اکرم ﷺ کے شہید نہ ہونے کی خبر ملے تو تم وہ سب زخم بھول جاؤ جو تمھیں لگے ہیں اور جو شہادتیں ہوئی ہیں ان کا غم بھی بھول جاؤ، اس طرح کہ ہر مصیبت تمھیں معمولی اور غم ہلکا محسوس ہو۔ اور اللہ اس سے باخبر ہے جو عمل تم کرتے ہو۔ تمھارے دلوں کی کوئی حالت اور تمھارے عملوں کا کوئی پہلو اس سے پوشیدہ نہیں۔

فوائد: ❀ لوگوں کی نیتیں اور مقاصد مختلف ہوتے ہیں۔ کوئی اللہ تعالیٰ سے ثواب کا امیدوار ہوتا ہے اور کوئی دنیا چاہتا ہے اور ہر ایک کو اس کی نیت اور عمل کے مطابق جزا ملے گی۔ ❀ کافروں کی اطاعت گزاری اور ان کی خواہشات کی پیروی سے ڈرایا گیا ہے جس کا انجام دنیا و آخرت کی ناکامی ہے۔ ❀ دشمنوں کے دلوں میں رعب ڈالنا بھی اللہ تعالیٰ کی اپنے مومن بندوں کی مدد و نصرت کی ایک صورت ہے۔ ❀ دنیا سے تعلق، مالِ غنیمت کی حرص اور لالچ اور لشکر کے کمانڈر کی مخالفت جنگ میں شکست کے بڑے اسباب میں سے ہیں۔ ❀ ان آیات سے صحابۂ کرام کی فضیلت معلوم ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی خطا کا ذکر کرنے کے فوراً بعد ان کے لیے بخشش کا بھی ذکر فرمایا۔

ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآئِفَةً
مِّنْكُمْ ۙ وَطَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ
ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ؕ يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ ؕ قُلْ اِنَّ
الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ؕ يُخْفُوْنَ فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ؕ يَقُوْلُوْنَ
لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ؕ قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ
لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ۚ وَلِيَبْتَلِيَ
اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ
بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۵۴﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۙ
اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطٰنُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا ۚ وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ
عَنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۵۵﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا ع 16 7
كَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ اِذَا ضَرَبُوْا فِي الْاَرْضِ
اَوْ كَانُوْا غُزًّى لَّوْ كَانُوْا عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا وَمَا قُتِلُوْا ۚ لِيَجْعَلَ
اللّٰهُ ذٰلِكَ حَسْرَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ؕ وَ
اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۱۵۶﴾ وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
اَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿۱۵۷﴾

(154) اللہ تعالیٰ نے تم پر پھر رنج وغم اور پریشانی کے بعد اطمینان و اعتماد نازل فرمایا۔ اللہ کے وعدے پر یقین رکھنے والے ایک گروہ کو ان کے دلی امن وسکون کی وجہ سے اونگھ نے ڈھانپ لیا اور ایک دوسرے گروہ کو نہ چین حاصل تھا نہ اونگھ۔ یہ لوگ منافق تھے جنھیں بس اپنی جانوں کی سلامتی ہی کی فکر تھی، چنانچہ وہ خوف و اضطراب اور بے چینی میں مبتلا تھے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں مختلف قسم کے غلط وسوسوں کا شکار تھے کہ اللہ اپنے رسول کی مدد نہیں کرے گا اور نہ اپنے بندوں کی تائید کرے گا۔ یہ بالکل جاہلیت والے لوگوں کا سا گمان تھا جنھوں نے صحیح معنوں میں اللہ تعالیٰ کی قدر ہی نہیں کی۔ یہ منافق جہالت میں مبتلا ہونے کی وجہ سے اللہ کے بارے میں کہتے تھے: لڑائی کے لیے جانے کے بارے میں کسی نے ہم سے رائے ہی نہیں لی۔ اگر ہمارا اختیار ہوتا تو ہم نہ نکلتے۔ اے نبی (ﷺ)! ان لوگوں سے کہیں: سب حکم اور ساری مرضی صرف اللہ کی ہے، وہ جیسے چاہتا اور جو چاہتا ہے، فیصلہ کرتا ہے اور اس نے جنگ کے لیے تمھارا نکلنا مقدر کیا۔ یہ منافق اپنے دلوں میں شکوک وشبہات اور برے گمان چھپائے ہوئے ہیں جو آپ کے سامنے ظاہر نہیں کرتے۔ یہ کہتے ہیں کہ اگر جنگ کے لیے نکلنے میں ہمیں کچھ اختیار ہوتا تو ہم اس جگہ نہ مارے جاتے۔ اے نبی! ان کی تردید کرتے ہوئے کہہ دیں: اگر تم قتل اور موت کی جگہوں سے دور اپنے گھروں میں بھی ہوتے تو بھی تم میں سے جن کا قتل ہونا اللہ تعالیٰ نے اس جگہ طے کر دیا تھا، وہ ضرور اپنی قتل گاہ کی طرف نکل آتے۔ اللہ تعالیٰ نے قتل کا یہ فیصلہ تمھارے دلوں، نیتوں اور مقاصد کو پرکھنے کے لیے کیا ہے تاکہ یہ واضح ہو جائے کہ تمھارے دلوں میں ایمان اور نفاق کی صورت حال کیا ہے۔ اللہ اپنے بندوں کے دلوں کی ہر بات خوب جانتا ہے اور ان کی کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں۔

(155) اے اصحابِ محمد ﷺ! بلاشبہ احد کے دن کہ جس دن مشرکین اور مسلمانوں کے لشکر ٹکرائے تھے تو تم میں سے جو لوگ پسپا ہوئے وہ اپنے بعض گناہوں کی وجہ سے شیطان کے بہکاوے میں آ گئے تھے اور اس نے انھیں بہکا دیا تھا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نے انھیں معاف کر دیا اور اپنی رحمت وفضل سے ان کا مؤاخذہ نہیں کیا۔ بلاشبہ اللہ اسے بے حد بخشنے والا ہے جو توبہ کرے۔ وہ انتہائی بردبار ہے کہ جلد سزا نہیں دیتا۔

(156) اے اللہ پر ایمان لانے اور اس کے رسول کی پیروی کرنے والو! تم ان منافق کافروں کی طرح مت ہو جانا جو طلبِ رزق وغیرہ کے لیے سفر پر نکلنے کے دوران یا کسی جنگ میں مر جانے یا قتل ہو جانے والے اپنے قریبی رشتہ داروں کے بارے میں کہتے ہیں: اگر وہ ہمارے پاس ہوتے اور سفر یا جنگ کے لیے نہ گئے ہوتے تو نہ مرتے، نہ قتل کیے جاتے۔ اللہ نے یہ اعتقاد ان کے دلوں میں اس لیے پختہ کر دیا ہے تاکہ ان کے دلوں کے غم اور ندامت میں اضافہ ہو۔ اللہ تعالیٰ اکیلا ہی اپنی مشیت اور ارادے سے زندگی دیتا اور موت دیتا ہے۔ گھر بیٹھ رہنا اس کی تقدیر کو ٹال سکتا ہے نہ گھر سے نکلنا تقدیر کو جلدی لا سکتا ہے۔ اللہ اسے خوب دیکھنے والا ہے جو تم عمل کرتے ہو۔ تمھارے اعمال اس سے ڈھکے چھپے نہیں اور وہ ضرور بہت جلد ان کی جزا دے گا۔

(157) اور اے ایمان والو! اگر تم اللہ کی راہ میں شہید کر دیے جاؤ یا فوت ہو جاؤ تو اللہ تعالیٰ ضرور تمھیں عظیم بخشش سے نوازے گا اور تم پر اپنی خاص رحمت کرے گا۔ یہ رحمت اس دنیا سے اور اس کی ختم ہونے والی نعمتوں سے، جنھیں دنیا والے اکٹھی کرتے ہیں، بہت بہتر ہے۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ اور اس کی صفات سے جہالت بداعتقادی اور اعمال میں خرابی کا باعث بنتی ہے۔

❀ بندوں کی موت کا وقت مقرر اور متعین ہے۔ نہ شجاعت و بہادری اسے جلدی لاتی ہے اور نہ لالچ اور بزدلی اسے مؤخر کرتی ہے۔

❀ بندوں کو آزمانا اللہ تعالیٰ کا دستور اور طریقہ چلا آ رہا ہے تاکہ وہ اچھوں سے بروں کو الگ کرے۔

❀ اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے بلند مقام ومرتبہ اس کی راہ میں شہید ہونے والوں کے لیے ہے۔

وَلَئِنْ مُّتُّمْ اَوْ قُتِلْتُمْ لَاِاَلَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ
اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ
حَوْلِكَ ۪ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ۚ
فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ﴿۱۵۹﴾
اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِيْ
يَنْصُرُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ۭ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۶۰﴾ وَمَا
كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ ۭ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ
ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۶۱﴾ اَفَمَنِ اتَّبَعَ
رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْۢ بَاۗءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ۭ وَ
بِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۶۲﴾ هُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا
يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶۳﴾ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا
مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ
وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۶۴﴾ اَوَلَمَّآ
اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا ۙ قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا ۭ قُلْ
هُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۶۵﴾

158 اور اگر تم کسی حالت میں بھی مرو یا شہید کر دیے جاؤ تو تم سب کو اکیلے اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹایا جائے گا تاکہ وہ تمھیں تمھارے اعمال کی جزا دے۔

159 اے نبی (ﷺ)! اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان رحمت کے سبب آپ کا رویہ اپنے ساتھیوں سے نہایت مشفقانہ ہے۔ اگر آپ کے قول و فعل میں سختی ہوتی اور آپ سنگدل ہوتے تو یہ لوگ آپ سے الگ ہو جاتے، لہٰذا اگر ان سے آپ کے حق میں کوتاہی ہو جائے تو ان سے درگزر کریں، ان کے لیے بخشش مانگیں، مشورہ طلب امور میں ان کی رائے لیں اور مشاورت کے بعد جب آپ کسی کام کا عزم کر لیں تو پھر اسے کر گزریں اور اللہ تعالیٰ پر بھروسا کریں۔ بے شک اللہ تعالیٰ اپنی ذات پر بھروسا کرنے والوں سے محبت کرتا اور انھیں توفیق و تائید سے نوازتا ہے۔

160 اگر اللہ تعالیٰ کی نصرت اور مدد تمھارے شاملِ حال ہو تو کوئی تم پر غالب نہیں آ سکتا، خواہ سارے زمین والے تمھارے خلاف اکٹھے ہو جائیں اور جب وہ تمھاری مدد و نصرت چھوڑ دے اور تمھیں تمھارے نفسوں کے سپرد کر دے تو اس کے بعد کوئی تمھاری مدد کی طاقت نہیں رکھتا۔ مدد و نصرت اکیلے اللہ کے ہاتھ میں ہے اور مومنوں کو اکیلے اللہ ہی پر اعتماد اور بھروسا کرنا چاہیے، اس کے سوا کسی دوسرے پر نہیں۔

161 کسی نبی کے لائق نہیں کہ غنیمت میں سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے لیے مقرر کیے ہوئے مخصوص حصے کے علاوہ کوئی چیز لے کر خیانت کرے اور تم میں سے جو شخص مالِ غنیمت سے کوئی چیز چوری کر کے خیانت کرے تو اسے قیامت کے دن رسوائی کی سزا دی جائے گی۔ وہ خیانت سے لیا ہوا سارا مال تمام لوگوں کے سامنے اٹھا کر لائے گا، پھر ہر نفس کو اس کی کمائی کا بغیر کمی کے پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔ ان کے گناہ زیادہ کر کے ان پر ظلم کیا جائے گا نہ ان کی نیکیاں کم کر کے ان پر ظلم کیا جائے گا۔

162 کیا اللہ تعالیٰ کی رضامندی والے امور، ایمان اور نیک اعمال وغیرہ کرنے والا اس شخص کے برابر ہو سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کر کے اس کے شدید غیظ و غضب کا نشانہ بن کر نہایت برے ٹھکانے جہنم میں جا ٹھہرنے والا ہے۔ یقیناً دونوں اللہ کے ہاں مقام و مرتبہ میں برابر نہیں ہو سکتے۔

163 دنیا و آخرت میں ان کے درجات میں اللہ کے ہاں بہت فرق ہے۔ اللہ اسے خوب دیکھ رہا ہے جو وہ کرتے ہیں، اس سے کوئی چیز مخفی نہیں۔ وہ عنقریب ہر ایک کو اس کے عمل کی جزا دے گا۔

164 یقیناً اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر بہت بڑا انعام کیا ہے کہ انھی کی جنس بشر میں سے ان میں رسول مبعوث فرمایا جو ان کے سامنے قرآن کی تلاوت کرتا، انھیں شرک اور اخلاقی برائیوں سے پاک کرتا اور انھیں قرآن و سنت کی تعلیم دیتا ہے، جبکہ وہ اس رسول کی بعثت سے پہلے رشد و ہدایت سے دور اور واضح گمراہی میں تھے۔

165 اے مومنو! جب احد کے دن شکست کی صورت میں تمھیں تکلیف پہنچی اور تم میں سے کچھ لوگ شہید ہو گئے، جبکہ بدر میں تم بھی تو اس سے دگنی تکلیف اپنے دشمن کو پہنچا چکے ہو کہ ان کے آدمی بھی مارے اور قیدی بھی بنائے، اب تم نے کہا: ہم پر یہ مصیبت کہاں سے آئی، حالانکہ ہم ایمان والے ہیں اور اللہ کے نبی ﷺ ہم میں موجود ہیں؟ اے نبی (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: تم پر جو مصیبت آئی ہے، اس کا سبب تمھارا آپس میں اختلاف اور رسول ﷺ کی نافرمانی ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے، وہ جس کی چاہے، مدد کرے اور جسے چاہے، بے یار و مددگار چھوڑ دے۔

فوائد:

❀ حقیقی مدد اللہ تعالیٰ ہی کی ہے۔ وہ ایسا طاقتور ہے کہ اس سے جنگ نہیں کی جا سکتی اور ایسا غالب ہے کہ کوئی اس پر غالب نہیں آ سکتا۔

❀ جس طرح اللہ تعالیٰ کی ہدایت کی پیروی کرنے والے اور اس پر عمل کرنے والے اور اس سے منہ موڑنے اور جھٹلانے والے کی دنیاوی حالت برابر نہیں ہو سکتی، اسی طرح آخرت میں بھی ان کے درجات ایک جیسے نہیں ہوں گے۔

❀ بندے پر جو آزمائشیں اور مصیبتیں آتی ہیں، ان کی وجہ اس کے گناہ ہیں اور کبھی آزمائش درجات کی بلندی کے لیے بھی ہوتی ہے جبکہ اللہ تعالیٰ ان گناہوں میں سے بہت سے گناہ معاف کر دیتا اور ان سے درگزر فرما دیتا ہے۔

وَمَآ اَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيَعْلَمَ
الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٦٦﴾ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ نَافَقُوْا ۚ وَقِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوْا
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِ ادْفَعُوْا ؕ قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّا اتَّبَعْنٰكُمْ ؕ
هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ
مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُوْنَ ﴿١٦٧﴾ اَلَّذِيْنَ قَالُوْا
لِاِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوْا لَوْ اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا ؕ قُلْ فَادْرَءُوْا عَنْ
اَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿١٦٨﴾ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ﴿١٦٩﴾
فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ
يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿١٧٠﴾
يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ
الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٧١﴾ اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَآ
اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ۛؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿١٧٢﴾
اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ
فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا ۖ وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ﴿١٧٣﴾

(166) احد کے دن جب تمھارا اور مشرکین کا ٹکراؤ ہوا اور تمھارے جو لوگ زخمی اور شہید ہوئے اور تمھیں شکست کا سامنا کرنا پڑا تو یہ سب اللہ تعالیٰ کے حکم، مرضی اور تقدیر سے تھا۔ اس نے اپنی کامل حکمت کے تحت ایسا کیا تاکہ سچے مومنوں کو نمایاں کرے۔

(167) تاکہ وہ منافقوں کو بھی بے نقاب کرے، وہ منافق جن سے کہا گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتال کرو یا مسلمانوں کی تعداد میں بظاہر اضافہ کر کے دفاعی ضروریات کو پورا کرو تو انھوں نے کہا: اگر ہمیں یقین ہوتا کہ لڑائی ہوگی تو ہم ضرور تمھارے پیچھے آتے لیکن ہم سمجھتے تھے کہ تمھارے اور ان لوگوں کے درمیان لڑائی نہیں ہوگی۔ وہ اس وقت جس حالت میں تھے، وہ ان کے ایمان کے بجائے کفر پر زیادہ دلالت کر رہی تھی۔ وہ اپنی زبانوں سے وہ کچھ کہہ رہے تھے جو ان کے دلوں میں نہیں تھا۔ اللہ اسے خوب جانتا ہے جو انھوں نے اپنے سینوں میں چھپا رکھا ہے اور وہ جلد انھیں اس کی سزا بھی دے گا۔

(168) یہی وہ لوگ ہیں جو جنگ سے پیچھے رہے اور انھوں نے احد میں شہید ہونے والے اپنے عزیزوں کے بارے میں کہا: اگر وہ ہماری بات مان لیتے اور لڑائی کے لیے نہ نکلتے تو قتل نہ ہوتے۔ اے نبی (ﷺ)! ان کی تردید کرتے ہوئے کہیں: اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو کہ ''اگر وہ ہماری بات مان لیتے تو قتل نہ ہوتے'' اور تمھارے موت سے ابھی تک بچے رہنے کا سبب جہاد میں شامل نہ ہونا ہے تو پھر خود سے موت ٹال کر دکھاؤ۔

(169) اے نبی (ﷺ)! جو لوگ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے شہید ہوئے ہیں، آپ انھیں مردہ گمان نہ کریں بلکہ وہ اللہ کے ہاں اس کے عزت و احترام والے گھر میں ایک خاص زندگی گزار رہے ہیں۔ انھیں انواع و اقسام کی ایسی ایسی نعمتوں سے نوازا جا رہا ہے جنھیں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

(170) سعادت نے انھیں ڈھانپ رکھا ہے اور اللہ کے خصوصی فضل و احسان کی بدولت انھیں ہر سو خوشیاں مل رہی ہیں اور وہ امید لگائے دنیا میں رہ جانے والے اپنے بھائیوں سے ملنے کے منتظر ہیں کہ اگر وہ بھی اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے شہید ہوئے تو انھی جیسی فضیلت پائیں گے اور انھیں آخرت میں پیش آنے والے معاملات کا کوئی خوف نہ ہوگا اور دنیا کے جو فوائد ان سے چھن گئے، ان پر کوئی غم نہ ہوگا۔

(171) اس کے ساتھ ساتھ اللہ کی طرف سے ملنے والے عظیم بدلے اور مزید ثواب کے انتظار میں وہ نہایت خوش ہیں۔ یقیناً اللہ اپنے ایمان دار بندوں کا ثواب ضائع نہیں کرے گا، انھیں پورا پورا اجر دے گا بلکہ حق سے بھی زیادہ دے گا۔

(172) وہ لوگ جنھوں نے احد کے فوراً بعد غزوہ حمراء الاسد میں بلائے جانے پر جہاد فی سبیل اللہ اور مشرکین سے ٹکراؤ کے لیے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکم کی فوری تعمیل کی اور اپنے زخموں کی پروا کیے بغیر اللہ اور اس کے رسول کی آواز پر لبیک کہا، ان میں سے جن لوگوں نے اپنے اعمال میں نیکی برتی اور اللہ کے احکام مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز آ کر پرہیزگاری اختیار کی تو ان کے لیے اللہ کی طرف سے بہت بڑا اجر جنت کی شکل میں ہے۔

(173) وہ لوگ جن سے کچھ مشرکوں نے کہا کہ قریش ابوسفیان کی قیادت میں تمھارے خلاف لڑنے اور تمھارا کام تمام کرنے کے لیے بہت بڑا لشکر جمع کر چکے ہیں، لہٰذا ان سے ڈر جاؤ اور ٹکراؤ سے باز رہو تو اس بات اور ڈراوے نے ان کے اللہ پر ایمان اور اس کے وعدے پر یقین کو اور بڑھا دیا اور وہ یہ کہتے ہوئے ان کے مقابلے میں نکل کھڑے ہوئے: ہمیں اللہ تعالیٰ کافی ہے اور جس کے سپرد ہم اپنے معاملات کرتے ہیں، وہ بہترین کارساز ہے۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ کا یہ دستور اور طریقہ ہے کہ وہ اپنے بندوں کو آزماتا ہے تاکہ سچے مومن کو منافق سے الگ کر دے اور سچے اور جھوٹے کی پہچان ہو سکے۔

❀ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد اور شہادت کا مقام و مرتبہ نہایت عظیم ہے اور یہ فضیلت پانے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں عظیم ثواب ہے کہ وہ انھیں سب سے اعلیٰ اور بلند مقام پر ٹھہرائے گا۔

❀ صحابۂ کرام کی فضیلت اور دنیا و آخرت میں ان کا بلند مقام و مرتبہ ہے کیونکہ انھوں نے اپنی جانیں اور اپنے مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کیے ہیں۔

فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ ۙ وَّاتَّبَعُوْا
رِضْوَانَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ﴿١٧٤﴾ اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ
يُخَوِّفُ اَوْلِيَاۗءَهٗ ۠ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٧٥﴾
وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ ۚ اِنَّهُمْ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـــًٔا ۭ
يُرِيْدُ اللّٰهُ اَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿١٧٦﴾
اِنَّ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـــًٔا ۚ وَلَهُمْ
عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١٧٧﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ خَيْرٌ
لِّاَنْفُسِهِمْ ۭ اِنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ لِيَزْدَادُوْٓا اِثْمًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿١٧٨﴾
مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰي مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ
الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ۭ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَي الْغَيْبِ وَ
لٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۠ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ
وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿١٧٩﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ
الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا
لَّهُمْ ۭ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ۭ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَ
لِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿١٨٠﴾

ع 18 9 9

(174) جب وہ حمراء الاسد کی طرف جانے کے بعد وہاں سے واپس آئے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عظیم ثواب اور بلند درجات لے کر واپس آئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں دشمن سے بھی محفوظ رکھا تھا کہ نہ کوئی شہادت ہوئی اور نہ کوئی زخمی ہوا۔ انھوں نے اطاعتِ الٰہی کا التزام کیا، اس کی نافرمانی سے باز رہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا مندی والے کاموں کی پیروی کی اور اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں پر عظیم فضل کرنے والا ہے۔

(175) وہ صرف شیطان تھا جو تمھیں خوف زدہ کر رہا تھا اور تمھیں اپنے حواریوں اور مددگاروں سے ڈرا رہا تھا، لہٰذا ان سے ڈرو مت کیونکہ ان کے پاس نفع ونقصان کا اختیار نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کر کے صرف اسی سے ڈرو اگر تم سچے مومن ہو۔

(176) اے رسول (ﷺ)! جو منافق مرتد ہو کر کفر اختیار کرنے میں جلدی کرتے ہیں، ان کا یہ اقدام آپ کو غم زدہ نہ کرے۔ بلاشبہ وہ اللہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا رہے بلکہ اللہ تعالیٰ پر ایمان اور اس کی اطاعت سے دور ہو کر خود کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ انھیں رسوا کر کے اور توفیق سے محروم کر کے آخرت کی نعمتوں سے محروم رکھے اور ان کے لیے وہاں آگ کی صورت میں بہت بڑا عذاب ہوگا۔

(177) بلاشبہ جن لوگوں نے ایمان کے بجائے کفر اختیار کیا، وہ اللہ کا ہرگز کوئی نقصان نہیں کر رہے، وہ اپنے آپ ہی کو نقصان پہنچا رہے ہیں اور ان کے لیے آخرت میں دردناک عذاب ہے۔

(178) جن لوگوں نے اپنے رب کے ساتھ کفر کیا اور اس کی شریعت سے دشمنی رکھی اور اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے انھیں لمبی عمر دے کر ڈھیل دے رکھی ہے، وہ یہ مت سمجھیں کہ یہ ان کے ساتھ بھلائی ہے۔ معاملہ ایسا نہیں جیسا وہ سمجھ رہے ہیں۔ ہم یہ مہلت انھیں صرف اس لیے دے رہے ہیں تاکہ زیادہ نافرمانیوں کی وجہ سے ان کے گناہ اور زیادہ بڑھیں اور ان کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب ہو۔

(179) اے ایمان والو! اللہ کی حکمت کا یہ تقاضا نہیں ہے کہ وہ تمھیں منافقوں کے ساتھ اسی طرح ملا جلا چھوڑ دے، تمھارے درمیان کوئی امتیاز نہ کرے اور سچے اہل ایمان کو واضح نہ کرے، بلکہ اس کی حکمت تو یہ ہے کہ وہ مختلف تکلیفوں اور آزمائشوں میں ڈال کر پاکیزہ مومن اور خبیث منافق کے درمیان فرق نمایاں کر دے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی حکمت نہیں ہے کہ وہ تمھیں غیب سے مطلع کرے کہ تم خود منافق اور مومن کے درمیان تمیز کرنے لگو لیکن اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں میں سے جسے چاہتا ہے، اسے غیب کی بعض باتوں سے مطلع کر دیتا ہے جیسے اس نے اپنے نبی محمد رسول اللہ ﷺ کو منافقوں کے حال سے آگاہ فرما دیا، اس لیے تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر پختہ ایمان رکھو۔ اگر تم صحیح معنوں میں ایمان لاؤ اور اللہ کے احکام بجا لاکر اور منع کیے ہوئے کاموں سے باز آ کر اس سے ڈرو تو اللہ کے ہاں تمھارے لیے عظیم ثواب ہے۔

(180) وہ لوگ جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل واحسان سے انعامات سے نوازا ہے اور وہ ان نعمتوں کے حوالے سے بخل اور کنجوسی سے کام لیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا حق ادا نہیں کرتے، مت سمجھیں کہ یہ ان کے لیے بہتر ہے، بلکہ یہ ان کے حق میں نہایت برا ہے کیونکہ جن چیزوں میں وہ بخل کر رہے ہیں، روزِ قیامت انھی کا طوق بنا کر ان کے گلے میں ڈال کر انھیں عذاب دیا جائے گا۔ آسمانوں اور زمین کا انتظام اکیلے اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور تمام جانداروں کے فنا ہونے کے بعد صرف وہی زندہ رہے گا اور سب چیزوں کا وارث وہ اکیلا ہی ہوگا۔ اللہ تمھارے اعمال کی باریکیوں کو خوب جانتا ہے اور عنقریب تمھیں ان اعمال کا بدلہ دے گا۔

فوائد: ❀ مومن کو چاہیے کہ وہ شیطانی چیلوں، یعنی کافروں کے ڈراوے میں نہ آئے کیونکہ تمام معاملات کا اختیار اکیلے اللہ کے پاس ہے۔

❀ بندے کے شایانِ شان نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ڈھیل سے دھوکا کھائے بلکہ اسے مہلت ختم ہونے سے پہلے پہلے توبہ کی طرف جلدی کرنی چاہیے۔

❀ وہ بخیل شخص جو اللہ تعالیٰ کے اپنے اوپر ہونے والے فضل واحسان کو دوسروں سے روکتا ہے، وہ نہایت سخی اور بہت عطا کرنے والے اللہ تعالیٰ کے ساتھ تجارت سے محروم رہ کر خود اپنا نقصان کرتا ہے اور قیامت کے دن کے عذاب کو دعوت دیتا ہے۔

لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ
اَغْنِيَآءُ ۘ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَهُمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ
وَّنَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۱۸۱﴾ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ
اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۱۸۲﴾ اَلَّذِيْنَ قَالُوْٓا
اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَآ اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰى يَاْتِيَنَا
بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ النَّارُ ۭ قُلْ قَدْ جَاۗءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِيْ بِالْبَيِّنٰتِ
وَبِالَّذِيْ قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوْهُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۸۳﴾
فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ جَاۗءُوْ
بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ﴿۱۸۴﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَاۗىِٕقَةُ
الْمَوْتِ ۭ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ فَمَنْ
زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ۭ وَمَا
الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿۱۸۵﴾ لَتُبْلَوُنَّ فِيْٓ
اَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ۣ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا
الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِيْرًا ۭ
وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۸۶﴾

وقف لازم

(181) یقیناً اللہ تعالیٰ نے یہود کی یہ بات سن لی جب انھوں نے کہا: ''بے شک اللہ تعالیٰ فقیر ہے کہ اس نے ہم سے قرض مانگا ہے جبکہ ہم اپنے مال کے بل بوتے پر امیر ہیں۔'' ہم ان کا اپنے رب پر جھوٹ باندھنا، بہتان لگانا اور اپنے انبیاء کو ناحق قتل کرنا سب کچھ لکھ رہے ہیں اور ہم ان سے کہیں گے: آگ میں جلانے والا عذاب چکھو۔

(182) اے یہود! یہ عذاب تمھاری ان نافرمانیوں اور رسوا کن اعمال کی وجہ سے ہوگا جو تمھارے ہاتھوں نے آگے بھیجے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے کسی پر ظلم نہیں کرتا۔

(183) یہ لوگ وہی ہیں جنھوں نے یہ بھی جھوٹ بولا اور بہتان گھڑا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی کتابوں اور رسولوں کی زبانی یہ تاکید کی ہے کہ ہم کسی رسول پر اس وقت تک ایمان نہ لائیں جب تک وہ اپنی بات کی صداقت کی یہ دلیل نہ پیش کرے کہ وہ اللہ کے قرب کے لیے صدقہ دے جسے آسمان سے آگ آ کر کھا جائے۔ اس تاکید کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کر کے اور رسولوں کی صداقت کو اپنے بیان کردہ خود ساختہ دلائل کی تکمیل سے مشروط کر کے انھوں نے جھوٹ بولا، اس لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی محمد رسول اللہ ﷺ کو حکم دیا کہ ان سے کہیں: اگر تم اپنی بات میں سچے ہو تو مجھے اس بات کا جواب دو کہ یقیناً مجھ سے پہلے رسول اپنی صداقت کے قطعی اور دوٹوک دلائل لے کر تمھارے پاس آئے اور جس قربانی کا تم ذکر کر رہے ہو کہ آسمان سے آگ آ کر اسے جلا دے، وہ بھی لے کر آئے تو پھر تم نے انھیں کیوں جھٹلایا اور کیوں قتل کیا؟

(184) اے نبی (ﷺ)! اگر انھوں نے آپ کو جھٹلایا ہے تو غم نہ کریں، یہ کافروں کی عادت ہے۔ یقیناً آپ سے پہلے بہت سے رسولوں کو جھٹلایا گیا جو نہایت واضح دلائل اور ایسی کتابیں لے کر آئے تھے جو احکام و شرائع، وعظ و نصیحت اور ہدایت پر مبنی تھیں۔

(185) ہر جان، چاہے وہ کوئی بھی ہو، اسے موت کا ذائقہ لازمی چکھنا ہے، لہٰذا مخلوق کو اس دنیا سے دھوکا نہیں کھانا چاہیے۔ قیامت کے دن تمھیں بغیر کسی کمی کے تمھارے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا، پھر جسے اللہ تعالیٰ نے آگ سے دور کر کے جنت میں داخل کر دیا تو اس نے وہ خیر پالی جس کی وہ امید رکھتا تھا اور اس نے اس شر سے نجات پالی جس سے وہ ڈرتا اور خوف کھاتا تھا۔ دنیا کی زندگی تو بس ختم ہونے والا سامان ہے جس سے دھوکا کھانے والا ہی دل لگاتا ہے۔

(186) اے ایمان والو! تم اپنے مالوں کے معاملے میں ضرور آزمائے جاؤ گے کہ ان کے بارے میں واجب حقوق ادا کیے یا نہیں اور ان کے بارے میں آنے والی مصیبتوں پر تمھارا ردعمل کیا تھا؟ تمھاری جانوں کا بھی ضرور امتحان ہوگا کہ تم نے شرعی احکام کی پاسداری کی یا نہیں، اسی طرح مختلف آزمائشوں سے بھی تمھیں جانچا جائے گا۔ تم اپنے سے پہلے اہلِ کتاب اور مشرکوں سے بہت کچھ ایسا سنو گے جس سے تمھیں شدید تکلیف ہوگی، مثلاً: تمھاری ذات پر یا دین پر طعنہ زنی وغیرہ۔ اگر تم ان انواع و اقسام کے مصائب اور آزمائشوں پر صبر کرتے رہے اور تم نے احکام الٰہی مان کر اور منع کیے گئے کاموں سے باز رہ کر اللہ کا تقویٰ اختیار کیے رکھا تو یقیناً یہ بڑی ہمت اور حوصلے کے کام ہیں اور مقابلہ کرنے والوں کو ایسے ہی امور میں مقابلہ کرنا چاہیے۔

فوائد: ❀ یہود کے برے افعال اور قبیح اخلاق میں سے انبیاء علیہم السلام پر زیادتی کرتے ہوئے ان کو جھٹلانا اور انھیں قتل کرنا بھی ہے۔

❀ دنیا کی ہر کامیابی ناقص ہے۔ اصل اور مکمل کامیابی آخرت کی ہے کہ انسان آگ سے نجات پا کر جنت میں داخل ہو جائے۔

❀ اہلِ ایمان کی مختلف آزمائشوں میں سے ایک آزمائش اہلِ کتاب اور مشرکین کا ان کی ذات اور دین پر طعنہ زنی کرنا ہے۔ ایسی صورت میں اہلِ ایمان پر فرض ہے کہ صبر کریں اور اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کریں۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ
لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَ
اشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ ﴿۱۸۷﴾ لَا تَحْسَبَنَّ
الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ
يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَلَهُمْ
عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۸۸﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۸۹﴾ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۰﴾ صلے
الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ
وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا
خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۹۱﴾
رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ
مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۱۹۲﴾ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ
لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۚ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا
ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۚ ﴿۱۹۳﴾

19 ع 10

(187) اور اے نبی (ﷺ)! یاد کریں جب اللہ تعالیٰ نے اہلِ کتاب یہود و نصاریٰ کے علماء سے پختہ عہد لیا کہ تم اللہ تعالیٰ کی کتاب لوگوں کے سامنے واضح کرو گے اور اس میں جو ہدایت اور محمد رسول اللہ ﷺ کی نبوت ثابت کرنے والے دلائل ہیں، انھیں چھپاؤ گے نہیں تو انھوں نے اس کی پاسداری کی نہ اسے قابلِ توجہ سمجھا، چنانچہ انھوں نے حق کو چھپایا اور باطل کو ظاہر کیا اور اللہ تعالیٰ کے عہد کے عوض معمولی قیمت، جیسے دنیاوی عزت اور مال کو لینا، پسند کیا۔ یہ قیمت نہایت بری اور حقیر ہے جو وہ اللہ کے عہد کے بدلے میں لیتے ہیں۔

(188) اے نبی (ﷺ)! آپ مت سمجھیں کہ وہ لوگ جو اپنی برائیوں پر خوش ہوتے ہیں اور یہ پسند کرتے ہیں کہ جو بھلائی کے کام انھوں نے نہیں کیے، ان کا کریڈٹ بھی لوگ انھیں دیں تاکہ وہ اللہ کے عذاب سے بچ جائیں اور سلامت رہیں بلکہ ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور اس میں انھیں دردناک عذاب ہوگا۔

(189) بلا شرکتِ غیرے اکیلا اللہ ہی آسمان، زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے، کا بادشاہ ہے۔ ان کا پیدا کرنے والا اور انتظام و انصرام کرنے والا بھی وہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔

(190) بغیر کسی سابقہ نمونے کے آسمانوں اور زمین کو وجود میں لانے میں، رات اور دن کے ایک دوسرے کے بعد آنے جانے میں اور ان کے دورانیے کے کم اور زیادہ ہونے میں عقلِ سلیم رکھنے والوں کے لیے بڑے واضح دلائل موجود ہیں جو ان کی اس کائنات کے خالق کی طرف راہنمائی کرتے ہیں جو اکیلا ہی عبادت کا مستحق ہے۔

(191) یہی وہ لوگ ہیں جو اٹھتے، بیٹھتے اور لیٹتے اپنی تمام حالتوں میں اللہ کو یاد کرتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں خوب غور و فکر کرتے ہوئے کہتے ہیں: اے ہمارے رب! تو نے اتنی بڑی مخلوق کو بے کار پیدا نہیں کیا۔ تو اس سے پاک ہے کہ کوئی بے کار کام کرے، لہٰذا ہمیں نیک اعمال کی توفیق دے کر اور برائیوں سے بچا کر آگ کے عذاب سے محفوظ فرما۔

(192) اے ہمارے رب! اپنی مخلوق میں سے جسے تو آگ میں داخل کرے گا، اسے یقیناً تو نے ذلیل و رسوا کر دیا۔ قیامت کے دن ظالموں کے مددگار نہ ہوں گے جو انھیں اللہ کے عذاب اور اس کی پکڑ سے بچا سکیں۔

(193) اے ہمارے رب! ہم نے ایمان کی طرف بلانے والے داعی تیرے نبی محمد رسول اللہ ﷺ کی آواز سنی جو کہہ رہے تھے: اپنے رب اللہ پر ایمان لاؤ جو اکیلا ہی معبود برحق ہے، چنانچہ جس کی انھوں نے دعوت دی، ہم اس پر ایمان لائے اور ان کی شریعت کی پیروی کی، لہٰذا تو ہمارے گناہوں پر پردہ ڈال دے، ہمیں رسوا نہ کرنا، ہماری برائیوں سے درگزر فرمانا اور ان کی وجہ سے ہمارا مؤاخذہ نہ کرنا۔ نیک اعمال کرنے اور گناہ چھوڑنے کی توفیق دے کر ہمیں نیکوں کے ساتھ موت دے۔

فوائد: ❀ اہلِ کتاب کے برے علماء کی علامات یہ ہیں: علم چھپانا، خواہشات کی پیروی کرنا، اپنی بد باطنی اور برے افعال کے باوجود لوگوں کی تعریف پر خوش ہونا۔

❀ آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں غور و فکر کرنے اور دن رات کی گردش کا جائزہ لینے سے اللہ تعالیٰ کی عظمت کا یقین دل میں مزید پختہ ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے لیے کمال فرماں برداری کا جذبہ پروان چڑھتا ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا اور دل سے اس کی طرف جھکنا عبودیت کے کامل ترین مظاہر میں سے ہے۔

رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ
اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿۱۹۴﴾ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّيْ لَاۤ اُضِيْعُ
عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ
فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ
وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ
جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَ
اللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ﴿۱۹۵﴾ لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ ﴿۱۹۶﴾ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۚ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَ
بِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۹۷﴾ لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَمَا
عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ﴿۱۹۸﴾ وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ
يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ
لِلّٰهِ ۙ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ
عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۹۹﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا
اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ۟ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۲۰۰﴾

الثلثة | ع 20 11 11

(194) اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں وہ ہدایت اور مدد و نصرت عطا کر جس کا وعدہ تو نے اپنے رسولوں کی زبانی ہم سے کیا ہے اور قیامت کے دن آگ میں داخل کر کے ہمیں رسوا نہ کرنا۔ اے ہمارے رب! بلاشبہ تو بڑے کرم والا ہے، تو اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

(195) پھر ان کے رب نے ان کی دعا کا یوں جواب دیا: میں تمھارے اعمال کا ثواب ضائع نہیں کروں گا۔ وہ عمل تھوڑا ہو یا زیادہ اور عمل کرنے والا مرد ہو یا عورت، دین کے معاملے میں تمھارا آپس میں ایک ہی حکم ہے، یعنی دونوں برابر ثواب کے حق دار ہیں۔ ایسا نہیں کہ مرد کو ثواب زیادہ دیا جائے اور عورت کو کم دیا جائے، چنانچہ جن لوگوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی، کفار نے انھیں ان کے گھروں سے نکال دیا، اپنے رب کی اطاعت کی وجہ سے انھیں تکلیف پہنچی اور انھوں نے اللہ کے دین کی سربلندی کے لیے اس کی راہ میں جہاد کیا اور شہید ہوئے تو میں قیامت کے دن ضرور ان کے گناہ معاف کر کے ان سے درگزر کروں گا اور ضرور انھیں ایسی جنتوں میں داخل کروں گا جن کے محلات کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی۔ یہ اللہ کی طرف سے بدلہ ہے اور اللہ تعالیٰ بے مثال اور اچھی جزا دینے والا ہے۔

(196) اے نبی (ﷺ)! کافروں کی مختلف شہروں میں نقل و حرکت، وہاں ان کا اقتدار و غلبہ، وسیع تجارت اور رزق کی فراوانی آپ کو کسی دھوکے میں مبتلا نہ کر دے کہ آپ اس وجہ سے پریشانی محسوس کریں یا غمزدہ ہوں۔

(197) یہ دنیا تو بہت تھوڑا فائدہ ہے جسے دوام نہیں، پھر اس کے بعد قیامت کے دن جس انجام سے وہ دوچار ہونے والے ہیں، وہ جہنم ہے اور ان کے لیے آگ کا بستر نہایت برا ہے۔

(198) لیکن جن لوگوں نے اپنے رب کے احکام مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز رہ کر تقویٰ اختیار کیا، ان کے لیے جنتیں ہیں جن کے محلات کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہ اللہ کی طرف سے ان کے لیے بدلہ تیار کیا گیا ہے۔ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنے نیکوکار بندوں کے لیے تیار کر رکھا ہے، وہ دنیا کی ان لذتوں سے کہیں بہتر اور افضل ہے جن میں کافر نقل و حرکت کر رہے ہیں۔

(199) سارے اہلِ کتاب برابر نہیں۔ بلاشبہ ان میں سے ایک گروہ ایسے لوگوں کا ہے جو اللہ تعالیٰ پر اور اس کے اس حق و ہدایت پر ایمان رکھتے ہیں جو تمھاری طرف اتارا گیا اور اس پر بھی ایمان رکھتے ہیں جو ان کی طرف ان کی کتابوں میں اتارا گیا۔ وہ اللہ کے رسولوں کے درمیان کوئی فرق نہیں کرتے۔ وہ اللہ کے ہاں موجود نعمتوں کے شوق میں اللہ کے فرمانبردار اور اس کے حضور عاجزی کرنے والے ہیں۔ وہ دنیا کے معمولی فائدے کی خاطر اللہ تعالیٰ کی آیات کا سودا نہیں کرتے۔ مذکورہ خوبیوں کے مالک لوگوں کے لیے ان کے رب کے ہاں عظیم ثواب ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اعمال کا جلد حساب لینے والا اور جلد ہی ان کی جزا دینے والا ہے۔

(200) اے اللہ پر ایمان لانے اور اس کے رسول کی پیروی کرنے والو! شریعت کی راہ میں آنے والی تکلیفوں اور دنیا میں آنے والی مصیبتوں پر صبر کرو۔ صبر کے معاملے میں کافروں پر غلبہ پاؤ، لہٰذا وہ تم سے بڑھ کر صبر کا مظاہرہ کرنے والے نہ ہوں۔ اللہ کی راہ میں جہاد پر ڈٹے رہو اور اللہ تعالیٰ کے حکموں کی تعمیل کر کے اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز رہ کر اللہ سے ڈرو تاکہ آگ سے نجات پانے اور جنت میں داخل ہونے کا اپنا مطلوب پا سکو۔

فوائد: ❀ وہ تکلیف جو مومن کو اللہ کی راہ میں پہنچتی ہے، جس کی وجہ سے وہ ہجرت کرنے اور گھر بار چھوڑنے پر مجبور ہو جاتا ہے، اسی طرح جہاد، یہ سب چیزیں گناہوں کے کفارے اور اجر و ثواب میں کئی گنا اضافے کا سبب ہیں۔ ❀ کافر کو ملنے والے دنیاوی مال و متاع، خواہ کتنے ہی زیادہ کیوں نہ ہوں، ان کا کوئی اعتبار نہیں کیونکہ دنیا فنا ہونے والی ہے۔ اصل اعتبار اس حقیقی ٹھکانے کا ہے جو آخرت کے ہمیشہ والے گھر میں ملے گا۔ ❀ اہلِ کتاب میں ایسے لوگ بھی ہیں جو اپنی کتابوں میں موجود حق کی گواہی دیتے ہیں، وہ اس پر بھی ایمان رکھتے ہیں جو ان کی طرف اتارا گیا اور اس پر بھی جو مومنوں کی طرف اتارا گیا۔ ان لوگوں کے لیے دوگنا اجر ہے۔ ❀ حق پر ڈٹ جانا، حق جھٹلانے والوں پر غلبہ پانا اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ہی آخرت کی کامیابی کا راستہ ہے۔

سُوْرَةُ النِّسَآءِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّسِتٌّ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعَةَ عَشَرَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ
وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا
وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ۝۱ وَاٰتُوا الْيَتٰمٰٓى اَمْوَالَهُمْ
وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ ۪ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَهُمْ
اِلٰٓى اَمْوَالِكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا ۝۲ وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا
تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ
النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا
فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَلَّا تَعُوْلُوْا ؕ ۝۳
وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ؕ فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ
عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِيْٓـًٔا مَّرِيْٓـًٔا ۝۴ وَلَا تُؤْتُوا
السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِيْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيٰمًا وَّارْزُقُوْهُمْ
فِيْهَا وَاكْسُوْهُمْ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝۵

سورۃ النساء مدنی ہے

❀ **سورت کے بعض مقاصد:** مسلمان معاشرے کو منظم کرنا، باہمی تعلقات و روابط کو مستحکم کرنا، حقوق کی حفاظت، جہاد کی ترغیب اور قتلِ عیسیٰ علیہ السلام کے دعوے کو باطل ثابت کرنا۔

تفسیر: عورتوں کے ذکر اور ان سے متعلق تفصیلی احکام بیان ہونے کی وجہ سے اس سورت کا نام النساء رکھا گیا ہے۔

(1) اے لوگو! اپنے رب سے ڈر جاؤ۔ وہی ہے جس نے تمھیں ایک جان، یعنی تمھارے باپ آدم علیہ السلام سے پیدا کیا اور آدم سے ان کی بیوی تمھاری ماں حواء کو پیدا کیا اور پھر ان دونوں سے زمین کے اطراف میں بہت زیادہ انسان، مرد اور عورتیں پھیلا دیے۔ اس اللہ سے ڈرو جس کے واسطے سے تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہوئے کہتے ہو: میں تمھیں اللہ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ تم ایسا کرو۔ ان رشتوں کو توڑنے سے باز رہو جو تمھیں باہم ملاتے ہیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ تم پر نگہبان ہے، تمھارے اعمال میں سے کوئی عمل اس سے اوجھل نہیں ہوتا بلکہ وہ ان کو شمار کر رہا ہے اور تمھیں ان کا صلہ بھی دے گا۔

(2) اے یتیموں کے سرپرستو! (یتیم وہ ہے جس کا باپ فوت ہو جائے اور وہ بالغ نہ ہو) جب یہ یتیم بالغ ہو کر سمجھ داری کی عمر کو پہنچ جائیں تو ان کے سارے مال انھیں دے دو اور تم حلال کے بدلے میں حرام مت لو کہ یتیموں کے اموال میں سے اچھا اور عمدہ مال خود رکھ لو اور اس کے بدلے میں اپنے مال سے گھٹیا اور ردی ان کے مال میں رکھ دو اور نہ یتیموں کا مال اپنے مالوں کے ساتھ ملا کر ہضم کرو۔ بلاشبہ یہ اللہ کے ہاں بہت بڑا گناہ ہے۔

(3) اگر تمھیں ڈر ہو کہ اپنی زیرِ پرورش یتیم لڑکیوں سے نکاح کی صورت میں ان سے عدل نہیں کر سکو گے، یعنی پورا واجب حق مہر نہ دینے کا خوف ہو یا ان سے برا سلوک کرنے کا خدشہ ہو تو ان کو چھوڑ کر ان کے علاوہ دیگر پاک دامن عورتوں سے نکاح کر لو۔ اگر تم چاہو تو دو، تین یا چار عورتوں سے نکاح کر سکتے ہو۔ اگر تمھیں ڈر ہو کہ تم ان کے درمیان عدل نہیں کر سکو گے تو پھر ایک ہی پر اکتفا کرو، یا پھر اپنے داہنے ہاتھ کی ملکیت لونڈیوں سے فائدہ اٹھاؤ کیونکہ ان کے لیے وہ حقوق واجب نہیں جو بیویوں کے لیے واجب ہیں۔ یہ جو اس آیت میں یتیموں کے بارے میں اور ایک بیوی پر اکتفا کرنے یا لونڈیوں سے فائدہ اٹھانے کا ذکر ہے تو یہ زیادہ محتاط راہ ہے تاکہ تم ظلم نہ کرو اور کسی ایک کی طرف میلان نہ رکھو۔

(4) عورتوں کو ان کے واجب حق مہر خوشی سے ادا کرو۔ اگر وہ کسی مجبوری اور زبردستی کے بغیر دل کی خوشی سے تمھیں حق مہر میں سے کچھ چھوڑ دیں تو اسے شوق سے خوش ہو کر کھاؤ پیو، تب اس میں کوئی قباحت نہیں۔

(5) اور اے سرپرستو! تم یہ مال ان لوگوں کو نہ دو جو اسے صحیح طور پر خرچ نہیں کر سکتے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مال کو لوگوں کی ضروریات پوری کرنے کا سبب بنایا ہے اور اسی سے ان کی گزران وابستہ ہے جبکہ یہ لوگ تو مال سنبھالنے اور اس کی حفاظت کرنے کی اہلیت نہیں رکھتے۔ تم اسی سے ان پر خرچ کرو، ان کے لباس کا خیال رکھو، ان سے باعزت طریقے سے گفتگو کرو اور انھیں اچھی امید دلاؤ کہ جب وہ سمجھ دار ہو جائیں گے اور مال سنبھالنا انھیں آ جائے گا تو یہ مال ان کے سپرد کر دیا جائے گا۔

فوائد: ❀ تمام انسانوں کی اصل ایک ہے، اس لیے ان پر لازم ہے کہ وہ اپنے پیدا کرنے والے رب سے ڈریں اور ایک دوسرے کے ساتھ رحمت و شفقت والا معاملہ کریں۔

❀ اللہ تعالیٰ نے کمزوروں، یعنی عورتوں اور یتیموں سے حسنِ سلوک کی تاکید کی ہے کہ ان کے ساتھ عدل و انصاف اور احسان مندی سے معاملہ ہو۔

❀ چار بیویوں تک کا جواز ہے بشرطیکہ ان کے درمیان عدل کرنے اور ان کے واجب حقوق ادا کرنے کی طاقت و قدرت ہو۔

❀ صحیح طور پر مال سنبھال نہ سکنے والے ناسمجھ پر مصلحت کے پیشِ نظر پابندی لگائی جا سکتی ہے تاکہ اس کے مال کی حفاظت و نگہداشت ہو جائے جس کے ذریعے دنیاوی مصلحتیں قائم ہوتی ہیں۔

وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰٓى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ
مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ۚ وَلَا تَاْكُلُوْهَآ
اِسْرَافًا وَّبِدَارًا اَنْ يَّكْبَرُوْا ۭ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا
فَلْيَسْتَعْفِفْ ۚ وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ
فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا عَلَيْهِمْ ۭ
وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ۝ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ
الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ۠ وَلِلنِّسَاۗءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا
تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ ۭ
نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ۝ وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا
الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنُ فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ
وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝ وَلْيَخْشَ الَّذِيْنَ
لَوْ تَرَكُوْا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا خَافُوْا
عَلَيْهِمْ ۠ فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ وَلْيَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝
اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا
يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ۭ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا ۝

1 ع 10 12

6 اور اے سرپرستو! جب یہ یتیم بلوغت کی عمر کو پہنچ جائیں تو ان کا امتحان لو کہ تھوڑا سا سامان ان کے حوالے کر کے دیکھو کہ یہ کیا کرتے ہیں۔ اگر وہ اس میں اچھی کارکردگی دکھائیں اور تم پر ان کی سمجھ داری واضح ہو جائے تو ان کا پورا مال بغیر کمی کے ان کے سپرد کر دو۔ اللہ نے بقدر ضرورت جس حد تک تمھارے لیے ان کا مال استعمال کرنا جائز اور حلال قرار دیا ہے، اس سے تجاوز کرتے ہوئے ان کے مال نہ کھاؤ۔ اس ڈر سے بھی ان کے مال کھانے میں جلدی نہ کرو کہ وہ بڑے ہو کر لے نہ لیں۔ یتیم کی کفالت کرنے والے کے پاس اپنا مال ہو تو وہ یتیم کا مال لینے سے باز رہے اور جو سرپرست فقیر ہو، اس کے پاس مال نہ ہو تو وہ یتیم کے مال سے بقدرِ ضرورت لے سکتا ہے۔ جب ان کے بالغ اور سمجھ دار ہونے کے بعد ان کے مال ان کے سپرد کرو تو حقوق کے تحفظ اور اختلاف کے اسباب کی روک تھام کے لیے اس پر گواہ بنا لو۔ اللہ تعالیٰ اس پر گواہ کافی ہے اور بندوں کے اعمال پر ان کا محاسبہ کرنے والا ہے۔

7 مردوں کے لیے اس مال میں حصہ ہے جو ان کے والدین اور قریبی رشتہ داروں، جیسے بھائی، چچا وغیرہ نے موت کے بعد چھوڑا ہو، وہ مال تھوڑا ہو یا زیادہ۔ اسی طرح عورتوں کا بھی اس مال میں حصہ ہے جو ان لوگوں نے چھوڑا ہے۔ زمانۂ جاہلیت کی طرح عورتوں اور بچوں کو وراثت سے محروم نہیں کیا جائے گا۔ یہ حصہ برحق ہے جس کی مقدار بھی واضح ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کیا گیا ہے۔

8 جب ترکے کی تقسیم کے وقت غیر وارث رشتے دار، یتیم اور فقراء بھی موجود ہوں تو مال تقسیم کرنے سے پہلے یہ مستحب ہے کہ جتنا تم خوشی سے چاہو، انھیں بھی دے دو کیونکہ وہ بھی اس کی طرف نظریں لگائے بیٹھے ہیں۔ تمھیں بھی یہ مال بغیر محنت و مشقت کے ملا ہے۔ اور ان سے نرمی سے بات کرو جس میں بدمزاجی نہ ہو۔

9 انھیں چاہیے کہ وہ اس بات سے ڈریں کہ اگر وہ خود مر جاتے اور اپنے پیچھے کمزور، ناتواں اور معصوم بچے چھوڑ جاتے تو ان کے ضائع ہونے کا اندیشہ رہتا، اس لیے انھیں اپنے زیرِ پرورش یتیموں کے بارے میں اللہ سے ڈرنا چاہیے اور ان پر ظلم و زیادتی نہیں کرنی چاہیے تاکہ اگر وہ خود فوت ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ان کی اولاد سے بھی حسنِ سلوک کرنے والے افراد مہیا کر دے جیسے انھوں نے حسن سلوک کیا ہے۔ اگر وہ کسی آدمی کے وصیت لکھنے کے وقت موجود ہوں تو انھیں چاہیے کہ اس سے حق کے موافق بات کریں کہ وہ اس وصیت میں اپنے وارثوں میں سے کسی پر ظلم نہ کرے اور وصیت ترک کر کے خود کو خیر اور بھلائی سے محروم نہ کرے۔

10 بلاشبہ جو لوگ یتیموں کا مال لے کر اس میں ظلم و زیادتی سے تصرف کرتے ہیں، وہ تو اپنے پیٹوں میں آگ ہی بھر رہے ہیں جو ان پر بھڑکے گی اور عنقریب روز قیامت جہنم کی آگ انھیں جلائے گی۔

فوائد: ❀ وراثت کے احکام اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ شریعت نے عدل و انصاف اور مصلحت کا پورا پورا لحاظ رکھتے ہوئے مردوں اور عورتوں سب کو ان کے حقوق دے دیے ہیں۔
❀ یتیم کے مال کی حرمت کے بارے میں شدید سختی اور اس مال کے حوالے سے زیادتی کرنے اور اسے کسی بھی صورت میں ضائع کرنے کی ممانعت ہے۔

يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ ۗ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۚ فَاِنْ كُنَّ
نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۚ وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا
النِّصْفُ ۭ وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ
كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗٓ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ
فَاِنْ كَانَ لَهٗٓ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ
بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۭ اٰبَاۗؤُكُمْ وَاَبْنَاۗؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ
نَفْعًا ۭ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ⑪ وَلَكُمْ
نِصْفُ مَا تَرَكَ اَزْوَاجُكُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ
لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ بِهَآ
اَوْ دَيْنٍ ۭ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ
كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ
تُوْصُوْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۭ وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ
وَّلَهٗٓ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ فَاِنْ كَانُوْٓا اَكْثَرَ
مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَاۗءُ فِي الثُّلُثِ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَآ
اَوْ دَيْنٍ ۙ غَيْرَ مُضَاۗرٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ⑫ ۭ

⑪ اللہ تعالیٰ تمھیں اولاد کی وراثت کے معاملے میں پابند کرتا اور حکم دیتا ہے کہ ان کے درمیان میراث اس طرح تقسیم کی جائے کہ ایک بیٹے کو دو بیٹیوں کے برابر حصہ ملے۔ اگر مرنے والے کا کوئی بیٹا نہیں، صرف بیٹیاں ہیں، اور بیٹیوں کی تعداد دو یا دو سے زیادہ ہے تو انھیں کل ترکے کا دو تہائی ($\frac{2}{3}$) ملے گا اور اگر صرف ایک بیٹی ہے تو اسے کل مال کا آدھا ($\frac{1}{2}$) ملے گا۔ مرنے والے کے والدین اگر زندہ ہوں تو ان میں سے ہر ایک کو کل ترکے کا چھٹا حصہ ($\frac{1}{6}$) ملے گا۔ والدین کا یہ حصہ اس صورت میں ہے جب مرنے والے کی اولاد بیٹے یا بیٹیاں موجود ہوں اور اگر اولاد نہ ہو اور ماں باپ کے علاوہ کوئی وارث بھی نہ ہو تو اس صورت میں مرنے والے کی ماں کو تیسرا حصہ ($\frac{1}{3}$) ملے گا اور باقی سارا مال باپ کا ہوگا۔ اگر مرنے والے کے ماں باپ موجود ہوں اور اس کے سگے یا سوتیلے دو یا دو سے زیادہ بہن بھائی بھی ہوں تو اس کی ماں کو وراثت میں مقرر کردہ حصے کے مطابق چھٹا حصہ ($\frac{1}{6}$) ملے گا اور باقی سارا مال بطور عصبہ باپ کو ملے گا اور بہن بھائیوں کو اس صورت میں کچھ نہیں ملے گا۔ وراثت کی یہ تقسیم اس وصیت کو پورا کرنے کے بعد ہوگی جو مرنے والے نے کی ہو بشرطیکہ وہ وصیت کل مال کے ایک تہائی ($\frac{1}{3}$) سے زیادہ نہ ہو اور تقسیم سے پہلے میت کا قرض بھی ادا کیا جائے گا۔ میراث کی یہ تقسیم اللہ تعالیٰ نے خود اس طرح مقرر کی ہے کیونکہ تم نہیں جانتے کہ ماں باپ یا اولاد میں سے دنیا و آخرت میں کون تمھارے لیے زیادہ نفع بخش ہے۔ بسا اوقات مرنے والا کسی ایک وارث کے بارے میں اچھا گمان کر کے ساری وراثت اسے دے دیتا ہے یا کسی کے ساتھ برا گمان کر کے اسے اس سے محروم کر دیتا ہے، حالانکہ حقیقت اس کے برعکس ہوتی ہے۔ ان سب باتوں کو وہ اللہ جانتا ہے جس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں، اس لیے اس نے خود وراثت کی واضح تقسیم کر دی اور اس کا نفاذ اپنے بندوں پر فرض کر دیا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا ہے جس پر بندوں کی مصلحت کا کوئی پہلو مخفی نہیں۔ وہ اپنی شریعت سازی اور تدبیر میں کمال حکمت والا ہے۔

⑫ اے خاوندو! تمھارے لیے تمھاری بیویوں کے ترکے میں سے کل جائداد کا آدھا حصہ ($\frac{1}{2}$) ہے بشرطیکہ تم سے یا کسی دوسرے خاوند سے ان کی کوئی اولاد (بیٹی یا بیٹا) نہ ہو اور اگر ان کی اولاد ہو تو تمھیں ان کے متروکہ مال سے چوتھا حصہ ($\frac{1}{4}$) ملے گا۔ یہ تقسیم ان کی وصیت پوری کرنے اور قرض کی ادائیگی کے بعد ہوگی۔ اور اے خاوند حضرات! تمھارے ترکے میں سے تمھاری بیویوں کا چوتھا ($\frac{1}{4}$) حصہ ہے اگر تمھاری کوئی اولاد (بیٹی یا بیٹا) ان سے یا کسی دوسری بیوی سے نہ ہو اور اگر تمھاری اولاد ہو تو پھر ان کے لیے تمھاری میراث میں سے آٹھواں حصہ ($\frac{1}{8}$) ہے۔ یہ تقسیم تمھاری وصیت کے نفاذ اور قرض کی ادائیگی کے بعد ہوگی۔ اور اگر کوئی آدمی فوت ہو جائے، اس کا والد ہو نہ اولاد یا کوئی عورت فوت ہو جائے اور اس کا والد اور اولاد نہ ہو اور اس کا کوئی اخیافی (ماں کی طرف سے) بھائی یا بہن ہو تو ہر ایک (لڑکی یا لڑکے) کو وراثت میں فرض کردہ چھٹا حصہ ($\frac{1}{6}$) ملے گا اور اگر اخیافی بھائی بہنوں کی تعداد ایک سے زیادہ ہو تو سب کو کل مال کا تیسرا حصہ ($\frac{1}{3}$) بطور فرض ملے گا۔ وہ مرد و خواتین سب اس میں برابر کے شریک ہوں گے۔ وہ اپنا یہ حصہ میت کی وصیت پوری کرنے اور قرض ادا کرنے کے بعد وصول کریں گے، بشرطیکہ وصیت میں وارثوں کا نقصان نہ کیا گیا ہو، یعنی تیسرے حصے ($\frac{1}{3}$) سے زیادہ کی وصیت نہ ہو۔ یہ حکم جس پر یہ آیت مشتمل ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک پابندی ہے جو اس نے تم پر عائد کی ہے اور اللہ دنیا و آخرت میں اپنے بندوں کی مصلحت خوب جاننے والا اور بڑا بردبار ہے کہ نافرمان کو جلد سزا نہیں دیتا۔

فوائد: ❀ چونکہ مال ہی لوگوں کے اکثر باہمی جھگڑوں کا بڑا سبب ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے احکامِ وراثت بیان کر کے خود ہی اس کی تقسیم کا طریقۂ کار وضع کر دیا۔

❀ وراثت کا مال اس وقت تک تقسیم نہ کیا جائے جب تک اس سے میت کا قرض ادا نہ کر دیا جائے اور اس مال کے حوالے سے کوئی جائز وصیت ہو تو اسے پورا نہ کر لیا جائے۔ ایک تہائی ($\frac{1}{3}$) سے زیادہ مال کی وصیت کرنا ناجائز ہے۔

❀ تقسیمِ وراثت کے معاملے کو معمولی نہیں سمجھنا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندوں کو اس کی تاکید کر کے اس کا پابند کیا ہے، اس لیے اس پر عمل نہ کرنا یا اسے اہمیت نہ دینا ناجائز ہے۔

تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَذٰلِكَ الْفَوْزُ
الْعَظِيْمُ ﴿۱۳﴾ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ
يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۴﴾ وَالّٰتِيْ
يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا
عَلَيْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِي
الْبُيُوْتِ حَتّٰى يَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ
سَبِيْلًا ﴿۱۵﴾ وَالَّذٰنِ يَاْتِيٰنِهَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا ۚ فَاِنْ تَابَا
وَاَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿۱۶﴾
اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ
ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ
عَلَيْهِمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۷﴾ وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ
لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ۚ حَتّٰٓى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ
الْمَوْتُ قَالَ اِنِّيْ تُبْتُ الْـٰٔنَ وَلَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ
وَهُمْ كُفَّارٌ ؕ اُولٰٓئِكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۸﴾

﴿13﴾ یہ مذکورہ احکام جو یتیموں اور وارثوں کے بارے میں ہیں، اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے مقرر کیے ہیں تاکہ وہ ان پر عمل کریں۔ جو شخص اللہ کے احکام کی تعمیل کرکے اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز رہ کر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرے گا، اللہ تعالیٰ اسے ان جنتوں میں داخل کرے گا جن کے محلات کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے، کبھی فنا نہیں ہوں گے۔ اللہ کی طرف سے یہ بدلہ ہی عظیم کامیابی ہے جس کا مقابلہ کوئی کامیابی نہیں کرسکتی۔

﴿14﴾ اور جو کوئی اللہ کے احکام کو بے کار سمجھ کر اور ان پر عمل نہ کرکے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کرے یا ان احکام کو مشکوک سمجھے اور شریعت کی حدود سے تجاوز کرے تو اللہ تعالیٰ اسے آگ میں داخل کرے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور وہاں اسے رسوا کن عذاب ہوگا۔

﴿15﴾ تمھاری عورتوں میں سے جو زنا والی بے حیائی کا ارتکاب کریں، وہ شادی شدہ ہوں یا غیر شادی شدہ، ان پر چار عادل مسلمان گواہ طلب کرو۔ اگر وہ ان کی بے حیائی کے ارتکاب کی گواہی دے دیں تو پھر سزا کے طور پر ان عورتوں کو گھروں میں قید کردو۔ اس وقت تک انھیں قید رکھو جب تک وہ مرنہیں جاتیں یا اللہ اس قید کے علاوہ ان کے لیے کوئی دوسری راہ تجویز نہیں کر دیتا۔ پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے دوسری راہ بیان فرمائی تو کنواری زانیہ کے لیے سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی اور شادی شدہ کے لیے رجم کی سزا مقرر کی۔

﴿16﴾ اسی طرح جو کنوارے یا شادی شدہ دو مرد زنا کاری میں ملوث ہوں، انھیں ہاتھ اور زبان سے سزا دو جس میں ان کی تذلیل اور ڈانٹ ڈپٹ ہو۔ اگر وہ اپنی اس حرکت سے تائب ہوجائیں اور ان کے عمل سے ان کی اصلاح کی گواہی مل جائے تو انھیں اذیت دینا چھوڑ دو کیونکہ گناہ سے توبہ کرنے والا ایسے ہی ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے توبہ کرنے والے بندوں پر خصوصی توجہ فرمانے والا اور ان پر رحم کرنے والا ہے۔

شروع میں زانی کو صرف مذکورہ سزا ہی دی جاتی تھی، پھر یہ منسوخ ہوگئی اور اس کی جگہ کنوارے کے لیے سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی اور شادی شدہ کے لیے رجم (پتھر مار مار کر ختم کر دینے) کی سزائیں مقرر ہوئیں۔

﴿17﴾ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی توبہ قبول کرتا ہے جو گناہوں کے انجام اور ان کی نحوست سے عدم واقفیت کی بنا پر گناہ اور نافرمانیاں کرتے ہیں۔ ہر گناہ کرنے والے کا معاملہ یہی ہوتا ہے، وہ بھول کر کرنے والا ہو یا جان بوجھ کر، اس پر جہالت غالب آجاتی ہے۔ پھر وہ موت کا مشاہدہ کرنے سے پہلے پہلے فرمانبردار بن کر اپنے رب کے حضور توبہ کرلیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول کرتا اور ان کے گناہوں سے درگزر فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کے احوال کو خوب جاننے والا اور اپنی تقدیر اور شریعت کے فیصلوں میں کمال حکمت والا ہے۔

﴿18﴾ اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی توبہ قبول نہیں کرتا جو موت کا ہاتھ پڑنے تک گناہوں پر اڑے رہتے ہیں اور اللہ کے حضور توبہ نہیں کرتے۔ جب مرنے لگتے ہیں تو کوئی ان میں سے کہتا ہے: میں نے جن گناہوں کا ارتکاب کیا، اب میں نے ان سے توبہ کی۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی توبہ بھی قبول نہیں کرتا جو مرتے دم تک کفر پر جمے رہتے ہیں۔ گناہوں پر اصرار کرنے والوں اور موت تک کفر پر ڈٹے رہنے والوں کے لیے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

فوائد: ❀ یہ کام ایمان کی نشانیاں ہیں: اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل کرنا، اس کے منع کیے ہوئے کاموں کو برا سمجھنا اور اس کی حدود کی پاسداری کرنا۔ ❀ یہ اللہ تعالیٰ کا عدل اور اس کی حکمت ہے کہ اس نے اپنی اطاعت کرنے والے سے عظیم ثواب کا وعدہ فرمایا اور اپنی نافرمانی کرنے والے اور حدود پامال کرنے والے کو سخت عذاب کی وعید سنائی۔ ❀ کسی فرد اور معاشرے کے لیے سب سے خطرناک گناہ بدکاری ہے، اس لیے اس پر سخت ترین سزائیں دی گئی ہیں۔ ❀ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر لطف وکرم اور اس کی رحمت ہے کہ اس نے ہر گناہ گار کے لیے توبہ کا دروازہ کھول رکھا ہے اور اس کے اسباب بھی اسے عطا کیے ہیں اور وہ توبہ کی راہ پر چلنے میں اس کی مدد بھی کرتا ہے۔ ❀ جان بوجھ کر یا بھول کر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والا ہر شخص اللہ تعالیٰ کی قدر و منزلت سے جاہل اور اپنے اوپر گناہوں کے اثرات اور نحوستوں سے بے علم ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا ۭ وَلَا
تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ
بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ
فَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـــًٔا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا ۝۱۹ وَاِنْ
اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ ۙ وَّاٰتَيْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا
فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَيْـــًٔا ۭ اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ۝۲۰ وَ
كَيْفَ تَاْخُذُوْنَهٗ وَقَدْ اَفْضٰى بَعْضُكُمْ اِلٰى بَعْضٍ وَّاَخَذْنَ مِنْكُمْ
مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۝۲۱ وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَاۗؤُكُمْ مِّنَ النِّسَاۗءِ اِلَّا مَا قَدْ
سَلَفَ ۭ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتًا ۭ وَسَاۗءَ سَبِيْلًا ۝۲۲ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ
اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ الْاَخِ وَبَنٰتُ
الْاُخْتِ وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَ
اُمَّهٰتُ نِسَاۗىِٕكُمْ وَرَبَاۗىِٕبُكُمُ الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَاۗىِٕكُمُ الّٰتِيْ
دَخَلْتُمْ بِهِنَّ ۡ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ ۡ
وَحَلَاۗىِٕلُ اَبْنَاۗىِٕكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ ۙ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ
الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝۲۳

ع 3 8 14

(19) اے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اس کے رسول کی پیروی کرنے والو! تمھارے لیے یہ جائز نہیں کہ تم اپنے باپوں اور قریبی رشتہ داروں کی بیویوں کے، ان کے مال کی طرح، وارث بنو کہ ان سے شادی کرلو، یا جس سے تم چاہو ان کی شادی کردو، یا انھیں شادی سے روک دو۔ تم جن بیویوں کو ناپسند کرتے ہو، انھیں محض تکلیف پہنچانے اور حق مہر وغیرہ معاف کرانے کے لیے روکنا بھی جائز نہیں الا یہ کہ وہ کسی کھلی بے حیائی زنا وغیرہ کا ارتکاب کریں۔ اگر وہ بدکاری کریں تو پھر اپنا دیا ہوا حق مہر اور مال وغیرہ نکلوانے کے لیے انھیں روکے رکھنا (طلاق نہ دینا) اور ان پر تنگی کرنا جائز ہے تاکہ وہ حق مہر وغیرہ واپس کرکے اپنی جان چھڑانے پر مجبور ہوں اور اپنی بیویوں سے اچھا رویہ رکھا کرو۔ انھیں اذیت نہ دو بلکہ ان کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آؤ، پھر اگر تم کسی دنیاوی معاملے کی وجہ سے انھیں ناپسند کرو تو اس پر صبر کرو۔ ہوسکتا ہے جسے تم ناپسند کرتے ہو، اللہ تعالیٰ اسی معاملے میں تمھاری دنیا و آخرت کے لیے بہت زیادہ خیر و برکت بنا دے۔ (20) اور اے خاوندو! اگر تم کسی عورت کو طلاق دینے اور دوسری بیوی لانے کا ارادہ کرچکے ہو تو اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں لیکن جس عورت کو طلاق دینے کا تم ارادہ کرچکے ہو، اگر تم نے اسے بطور حق مہر بہت زیادہ مال بھی دیا ہو تو اس میں سے کوئی چیز واپس نہ لو۔ بیوی کو دیا ہوا مال واپس لینا بہت غلط بات اور کھلا گناہ ہے۔ (21) تم نے جو مال حق مہر کے طور پر دیا ہے، وہ کیسے واپس لوگے جبکہ تمھارے درمیان محبت و مودت کا تعلق قائم رہ چکا ہے اور تم ایک دوسرے کے خفیہ معاملات تک رسائی پا چکے ہو اور تم نے آپس میں فائدہ بھی اٹھایا ہے۔ اس سب کے باوجود اس مال کی طمع کرنا جوان کے پاس ہے، نہایت بری اور گھٹیا حرکت ہے۔ اور ان عورتوں نے تم سے پختہ عہد و پیمان بھی لے رکھا ہے اور وہ ہے انھیں اللہ تعالیٰ کے کلمے اور اس کی شریعت کے ساتھ حلال سمجھنا۔ (22) جن عورتوں سے تمھارے باپ دادا نے شادی کی ہے ان سے نکاح نہ کرو، یہ حرام ہے۔ ہاں، اسلام سے پہلے اگر کسی نے ایسا کیا ہے تو اس کی پکڑ نہیں ہوگی۔ اور بیٹوں کا اپنے باپ دادا کی بیویوں سے شادی کرنا بہت ہی برا کام ہے اور ایسا کرنے والا اللہ کے غضب کا نشانہ بنتا ہے اور وہ نہایت ہی بری راہ پر چلتا ہے۔ (23) اللہ تعالیٰ نے تم پر تمھاری ماؤں سے اوپر تک نکاح حرام قرار دیا ہے، یعنی ماں کی ماں (نانی، پڑنانی) اوپر تک اور باپ کی ماں (دادی، پڑدادی) اوپر تک۔ اور بیٹیوں سے نکاح حرام کیا ہے، وہ نیچے جہاں تک چلی جائیں، جیسے بیٹی کی بیٹی اور آگے اس کی بیٹی آخر تک۔ اور اسی طرح پوتیوں اور نواسیوں سے نکاح حرام ہے، خواہ نیچے جہاں تک چلی جائیں۔ اسی طرح حقیقی، علاتی (باپ کی طرف سے) اور اخیافی (ماں کی طرف سے) بہنوں سے نکاح بھی حرام ہے۔ اور تمھاری پھوپھیوں سے اور اسی طرح تمھارے آباء و اجداد کی پھوپھیوں سے تمھارا نکاح حرام ہے۔ اور تمھاری ماؤں کی پھوپھیوں سے اوپر نانی وغیرہ کی پھوپھیوں تک نکاح حرام ہے۔ اسی طرح تمھارا اپنی خالاؤں اور اپنے والدین کی خالاؤں سے اوپر تک نکاح حرام ہے۔ اسی طرح بھتیجیوں، بھانجیوں اور ان کی اولاد سے آخر تک نکاح حرام ہے۔ اور تمھارا اپنی رضاعی ماؤں اور رضاعی بہنوں سے بھی نکاح حرام ہے۔ اور تمھارا اپنی ساسوں سے نکاح کرنا بھی حرام ہے، خواہ تم نے اپنی بیویوں سے ازدواجی تعلق قائم کیا ہو یا نہ کیا ہو۔ اسی طرح تمھاری بیویوں کی ان بیٹیوں سے بھی تمھارا نکاح حرام ہے جو ان کے دوسرے خاوندوں سے ہوں جو اکثر و بیشتر تمھارے ہی گھروں میں پلی بڑھی ہوتی ہیں اور اگر تمھارے گھروں میں انھوں نے پرورش نہ پائی ہو، تب بھی ان سے نکاح حرام ہے بشرطیکہ تم نے ان کی ماؤں سے ازدواجی تعلقات قائم کیے ہوں۔ اگر ان کی ماؤں سے صرف تمھارا نکاح ہوا اور تم نے ازدواجی تعلقات قائم نہیں کیے تو پھر ان سے نکاح کرسکتے ہو۔ اسی طرح تمھارے لیے اپنے حقیقی بیٹوں کی بیویوں سے نکاح کرنا بھی حرام ہے، خواہ انھوں نے صرف نکاح کیا ہو، تعلق قائم نہ بھی کیا ہو۔ یہی حکم تمھارے رضاعی بیٹوں کی بیویوں کا ہے۔ اسی طرح تمھارے لیے دو حقیقی یا رضاعی بہنوں کو ایک ساتھ نکاح میں رکھنا بھی حرام ہے۔ ہاں، اگر کوئی اسلام سے پہلے ایسا کرچکا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اسے معاف کردیا ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کو بے حد بخشنے والا اور ان پر نہایت رحم کرنے والا ہے۔ اسی طرح سنت سے یہ ثابت ہے کہ پھوپھی بھتیجی اور خالہ بھانجی کو بھی ایک ساتھ نکاح میں رکھنا حرام ہے۔ **فوائد:** ❀ کامیاب ازدواجی زندگی کا راز یہ ہے کہ خاوند کی نظر میں توازن ہو، وہ بیوی کے منفی پہلو دیکھنے کے ساتھ ساتھ اس کے مثبت پہلوؤں کو بھی سامنے رکھے۔ کبھی اللہ تعالیٰ اس میں بہت زیادہ خیر پیدا کردیتا ہے۔ ❀ جب آدمی اپنی بیوی سے خلوت اختیار کرلے تو اس کا حق مہر ثابت ہوجاتا ہے، پھر اس کے لیے جائز نہیں کہ اس سلسلے میں زیادتی کرے یا اسے واپس لینے کی طمع رکھے حتیٰ کہ اگر علیحدگی اور طلاق کا ارادہ ہو تو بھی حق مہر واپس نہ لے۔ ❀ اللہ تعالیٰ نے آباء و اجداد کی بیویوں سے نکاح حرام قرار دیا ہے کیونکہ یہ ایسی بے حیائی ہے جو عقل و شعور اور فطرت سلیمہ رکھنے والا انسان کسی طرح برداشت نہیں کرسکتا۔ ❀ اللہ تعالیٰ نے پوری تفصیل سے بیان کردیا ہے کہ کن عورتوں سے نکاح جائز ہے اور کن سے حرام ہے، چاہے اس کا تعلق نسبی رشتوں سے ہو یا سسرالی یا رضاعی رشتوں سے ہو اور اس کا مقصد ان رشتوں کی تعظیم اور انھیں زیادتی سے محفوظ رکھنا ہے۔

وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۚ كِتٰبَ
اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۚ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ
مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ۭ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ
اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ۭ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ
الْفَرِيْضَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝۲۴ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ
طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ
فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ ۭ بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ ۚ
فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ
غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ۚ فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ
بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَي الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ۭ ذٰلِكَ
لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ ۭ وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ ۝۲۵ يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ
قَبْلِكُمْ وَيَتُوْبَ عَلَيْكُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝۲۶ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ
عَلَيْكُمْ ۡ وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا ۝۲۷
يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ۚ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا ۝۲۸

الجزء (5) | ع 4 3 1

(24) تم پر شادی شدہ عورتوں سے نکاح حرام قرار دیا گیا ہے سوائے ان لونڈیوں کے جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے تمھاری قیدی بنیں۔ وہ شادی شدہ ہوں، تب بھی تمھارے لیے ان سے ایک حیض سے استبرائے رحم کے بعد تعلق قائم کرنا حلال ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ نے تم پر تاکیدی طور پر فرض قرار دیا ہے۔ مذکورہ عورتوں کے علاوہ دوسری عورتوں سے اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے نکاح حلال قرار دیا ہے تاکہ تم اپنے مال خرچ کر کے حلال طریقے سے نکاح کے ذریعے سے پاکدامنی اختیار کرو اور زنا کا قصد کرنے والے نہ بنو، پھر تم جن عورتوں سے نکاح کے ذریعے سے فائدہ اٹھاؤ، انھیں ان کا حق مہر ادا کرو جو اللہ نے تم پر حتمی طور پر فرض قرار دیا ہے۔ اگر تم حق مہر مقرر کر لینے کے بعد آپس کی رضامندی سے اس میں کمی بیشی کر لو تو کوئی گناہ والی بات نہیں۔ بلاشبہ اللہ اپنی مخلوق کو اچھی طرح جاننے والا ہے، ان کی کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں۔ وہ اپنی تدبیر اور شرعی احکام مقرر کرنے میں کمال حکمت والا ہے۔ (25) اے مردو! تم میں سے جو شخص مال کی کمی کی وجہ سے آزاد مومن عورتوں سے نکاح کی طاقت نہیں رکھتا، اس کے لیے کسی دوسرے کی ظاہری طور پر ایمان دار لونڈیوں سے نکاح کرنا جائز ہے۔ تمھارے ایمان کی حقیقت اور باطنی معاملات کو اللہ تعالیٰ زیادہ بہتر جانتا ہے۔ تم اور وہ دین اور انسانیت میں برابر ہو، لہٰذا ان سے نکاح کرنے میں عار محسوس نہ کرو بلکہ ان کے مالکوں سے اجازت لے کر ان سے نکاح کر لو اور ان کے حق مہر پورے اور ٹال مٹول کے بغیر ادا کرو۔ یہ نکاح اس وقت جائز ہے جب وہ پاک دامن ہوں اور علانیہ زنا کرنے والی نہ ہوں اور نہ زنا کاری کے لیے انھوں نے خفیہ دوست بنا رکھے ہوں۔ پھر اگر وہ شادی کے بعد بدکاری کا ارتکاب کریں تو ان کی سزا آزاد عورتوں سے آدھی ہے، یعنی پچاس کوڑے۔ اگر وہ زنا کریں تو آزاد عورتوں کی طرح انھیں رجم نہیں کیا جائے گا۔ اہل ایمان پاک دامن لونڈیوں سے نکاح کا مذکورہ بالا جواز اور رخصت اس آدمی کے لیے ہے جسے اپنے نفس کے بدکاری میں پڑنے کا خدشہ ہو اور آزاد عورتوں سے نکاح کے لیے اس کے پاس وسائل نہ ہوں، تاہم لونڈیوں سے نکاح نہ کرنا بلکہ صبر کا دامن تھام کر رکھنا بہتر ہے تاکہ اولاد غلامی سے بچ جائے۔ اللہ اپنے بندوں میں سے توبہ کرنے والوں کو بے حد معاف کرنے والا ہے اور ان پر نہایت رحم کرنے والا ہے۔ یہ اس کی رحمت کی شان ہے کہ اس نے آزاد عورتوں سے نکاح نہ کر سکنے والوں کے لیے زنا کاری کے خدشے کے پیش نظر لونڈیوں سے نکاح جائز قرار دیا۔ (26) اللہ تعالیٰ یہ احکام مقرر کر کے تمھارے لیے اپنی شریعت اور دین کے نشانات اور ان امور کو واضح کرنا چاہتا ہے جن میں تمھاری دنیا و آخرت کی مصلحتیں ہیں۔ وہ چاہتا ہے کہ تمھاری رہنمائی کرے کہ حلال و حرام کے بارے میں پہلے انبیاء کا کیا طرز عمل تھا اور ان کی پاکیزہ سیرت اور عمدہ عادات کیسی تھیں تاکہ تم ان کی پیروی کرو۔ اور وہ چاہتا ہے کہ تم سے اپنی نافرمانی چھڑا کر تمھیں اپنی اطاعت کی طرف لگائے اور اللہ تعالیٰ خوب جاننے والا ہے کہ اس کے بندوں کی بہتری کس میں ہے، چنانچہ وہ اسی کے مطابق شریعت سازی کرتا ہے۔ وہ اپنے بندوں کے معاملات کی تدبیر میں اور شریعت سازی میں کمال حکمت والا ہے۔ (27) اللہ چاہتا ہے کہ تمھاری توبہ قبول کرے اور تمھاری برائیوں سے درگزر کرے جبکہ وہ لوگ جو اپنی خواہشات کے پیچھے چلتے ہیں، وہ چاہتے ہیں کہ تم استقامت کی راہ سے بہت دور ہٹ جاؤ۔ (28) اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اپنے دین و شریعت میں تم سے بوجھ ہلکا رکھے، تمھارے لیے آسانی پیدا کرے، چنانچہ وہ تمھیں اس کام کا مکلف نہیں ٹھہراتا جس کی تم طاقت نہیں رکھتے کیونکہ وہ تمھاری فطری اور اخلاقی کمزوریوں کو جانتا ہے۔

فوائد: ❀ شادی شدہ عورتوں سے نکاح حرام ہے، خواہ وہ آزاد ہوں یا لونڈیاں۔ جب تک ان کی عدت نہ گزر جائے، عدت کا سبب خواہ کوئی بھی ہو۔ ❀ عورت کے مہر کا تعین رخصتی اور ازدواجی تعلق قائم کرنے کے بعد بھی ہو سکتا ہے۔ عورت اگر خوش دلی سے کچھ مہر شوہر کو معاف کرنا چاہے تو کر سکتی ہے۔ ❀ ایمان دار لونڈیوں سے نکاح کا جواز اس وقت ہے جب کسی کو آزاد عورتوں سے نکاح کی استطاعت نہ رکھنے کی صورت میں اپنے متعلق زنا کا ڈر ہو۔ ❀ شریعت کے بنیادی مقاصد میں سے یہ بھی ہے کہ وہ ہدایت اور گمراہی کی وضاحت کرے اور لوگوں کی ہدایت کے راستوں کی طرف رہنمائی کرے جو انھیں اللہ تعالیٰ کی طرف لے جائیں۔ ❀ اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں پر وسیع رحمت ہے کہ وہ ان سے توبہ پسند کرتا اور ان کے ساتھ آسانی والا معاملہ فرماتا ہے اور جہاں تک خواہشات پر چلنے والوں کا معاملہ ہے تو وہ بندوں کو ہدایت سے ہٹا کر گمراہی کی طرف لگانا چاہتے ہیں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ
اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۣ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ﴿۲۹﴾ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا
فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۳۰﴾ اِنْ
تَجْتَنِبُوْا كَبَاۗىِٕرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ
مُّدْخَلًا كَرِيْمًا ﴿۳۱﴾ وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰي بَعْضٍ ۭ
لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ۭ وَلِلنِّسَاۗءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ۭ
وَسْـَٔـلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۳۲﴾ وَلِكُلٍّ
جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ۭ وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ
اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ﴿۳۳﴾
اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَي النِّسَاۗءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰي
بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ۭ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ
لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ۭ وَالّٰتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ
وَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ
فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا ﴿۳۴﴾

ع 5 8 2

(29) اے اللہ پر ایمان لانے اور اس کے رسول کی پیروی کرنے والو! تم ایک دوسرے کا مال غصب، چوری اور رشوت وغیرہ کے ناجائز طریقوں سے نہ کھاؤ۔ ہاں، اگر مالِ تجارت ہو تو آپس کی رضامندی اور عہد و پیمان سے اس کا کھانا اور اس میں تصرف کرنا جائز ہے۔ تم ایک دوسرے کو قتل نہ کرو، نہ کوئی خودکشی کرے اور نہ خود کو ہلاکت میں ڈالے۔ اللہ تعالیٰ تم پر نہایت رحم کرنے والا ہے اور اس کی رحمت ہی ہے کہ اس نے تمھارے خون، اموال اور عزتوں کو حرمت والا بنایا ہے۔

(30) اور جو کوئی منع کیے ہوئے ان کاموں کا ارتکاب کرے کہ دوسرے کا مال کھائے یا قتل کر کے کسی پر زیادتی کرے اور وہ یہ کام جان بوجھ کر کرے، لاعلمی یا بھول کی بنا پر نہ ہو، تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن بہت بڑی آگ میں داخل کرے گا، وہ اس کی تپش برداشت کرے گا اور اس کا عذاب جھیلے گا۔ اللہ کے لیے ایسا کرنا نہایت آسان ہے کیونکہ وہ پوری طرح قادر ہے، اسے کوئی چیز عاجز نہیں کر سکتی۔

(31) اے ایمان والو! اگر تم بڑے گناہوں کے ارتکاب سے دور رہو، جیسے: اللہ کے ساتھ شرک، والدین کی نافرمانی، کسی جان کا قتل اور سود خوری وغیرہ، تو ہم تمھارے چھوٹے گناہ مٹا کر تم سے درگزر کریں گے اور تمھیں اپنے ہاں عزت والی جگہ، جنت میں داخل کریں گے۔

(32) اے ایمان والو! اللہ نے تمھارے ایک کو دوسرے پر جو فضیلت دی ہے، اس فضیلت کی تمنا نہ کرو تاکہ یہ ناراضی اور حسد کا باعث نہ بنے، لہٰذا عورتوں کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ ان خصوصیات کی امید لگائیں جو اللہ نے مردوں کو دی ہیں اور نہ مردوں کے لیے جائز ہے کہ عورتوں کی خصوصیات کی آرزو کریں۔ ہر گروہ کے لیے اس کے مطابق جزا ہے جو وہ خود اپنے دائرے میں رہتے ہوئے کمائے گا۔ تم اللہ سے یہ مانگو کہ وہ تم پر اپنی عطا اور بخشش اور زیادہ کرے۔ بے شک اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا خوب علم ہے، اس لیے اس نے ہر جنس کو وہ دیا ہے جو اس کے مناسب تھا۔

(33) ہم نے تم میں سے ہر ایک کے عصبہ رشتے دار بنائے جو والدین اور قریبی رشتے داروں کے ترکے کے وارث بنتے ہیں اور جن سے تمھارا پختہ عہد و پیمان ہو اور ایک دوسرے کی مدد و نصرت پر حلف لیا ہو، انھیں میراث میں سے ان کا حصہ دو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر گواہ ہے اور وہ تمھارے ان عہد و پیمان پر بھی گواہ ہے۔ حلیف ہونے کے ذریعے سے وراثت میں حصے کا قانون شروع اسلام میں تھا، پھر منسوخ کر دیا گیا۔ (34) مرد عورتوں کا خیال رکھتے اور ان کے معاملات کی دیکھ بھال کرتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مردوں کو عورتوں پر فضیلت دی ہے اور عورتوں کا نان و نفقہ اور نگرانی ان کے ذمے واجب ہے۔ نیک عورتیں اپنے رب کی فرمانبردار اور اپنے خاوندوں کی اطاعت شعار ہوتی ہیں اور اللہ کی توفیق سے اپنے خاوندوں کی عدم موجودگی میں ان کی عزت کی حفاظت کرتی ہیں۔ اور جن عورتوں کے بارے میں تمھیں ڈر ہو کہ وہ قول و فعل میں اپنے خاوندوں کی نافرمانی کریں گی تو اے شوہرو! پہلے انھیں وعظ و نصیحت کرو اور اللہ سے ڈراؤ۔ اگر وہ پھر بھی تمھاری بات نہ مانیں تو انھیں بستروں میں الگ کر دو، اس طرح کہ خاوند دوسری طرف منہ کر کے سوئے اور اس سے ہم بستری نہ کرے۔ اگر پھر بھی بات نہ مانیں تو انھیں ایسا ہلکا پھلکا مارو کہ مار کے نشان ظاہر نہ ہوں۔ اس طرح اگر وہ اطاعت کی طرف پلٹ آئیں تو پھر ظلم اور ڈانٹ ڈپٹ سے ان پر زیادتی نہ کرو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر بلند و بالا اور اپنی ذات و صفات میں سب سے بڑا ہے، لہٰذا اس سے ڈرو۔

فوائد: ❀ شریعت نے لوگوں کے حقوق کا تحفظ کیا اور جان، مال اور عزت میں ایک دوسرے پر زیادتی کو حرام ٹھہرایا اور اس کی خلاف ورزی پر سخت سزا لاگو کی ہے۔

❀ کبیرہ گناہوں سے دور رہنا جنت میں جانے اور صغیرہ گناہوں کی بخشش کا سبب ہے۔

❀ اللہ کی تقسیم پر راضی رہنا اور لوگوں کے پاس جو کچھ ہے اس کی طرف نہ جھانکنا، بندے کو حسد سے اور اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر ناراضی سے بچاتا ہے۔

❀ مردوں کی عورتوں پر برتری کا ثبوت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں سرپرستی اور نگرانی کی صورت میں فضیلت دی ہے اور ان پر کچھ ذمے داریاں ڈالی ہیں، خصوصاً عورت کے نان و نفقہ کی ذمے داری۔ ❀ مرد کو ڈانٹ ڈپٹ اور ادب سکھانے کے نام پر عورت پر ظلم و زیادتی کرنے سے باز رہنے کی وارننگ اور اس بات کی یاددہانی کرائی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر قادر اور غالب ہے۔

وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ
وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ يُّرِيْدَآ اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا ؕ
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا ﴿۳۵﴾ وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا
بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَ
الْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ
بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا
يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ۙ﴿۳۶﴾ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ
النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَ
اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۚ﴿۳۷﴾ وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ
اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ
وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا فَسَآءَ قَرِيْنًا ﴿۳۸﴾ وَمَاذَا
عَلَيْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ ؕ
وَكَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِيْمًا ﴿۳۹﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَاِنْ تَكُ
حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۴۰﴾ فَكَيْفَ
اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۭ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا ﴿۴۱﴾ؕ

وَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(35) اے میاں بیوی کے سرپرستو! اگر تمھیں خدشہ ہو کہ میاں بیوی کا اختلاف عداوت اور دوری کا سبب بن جائے گا تو پھر دونوں طرف سے ایک ایک عادل آدمی مقرر کر دو جو مصلحت کو سامنے رکھ کر ان کی علیحدگی یا اکٹھا رہنے کا فیصلہ کریں۔ موافقت اور ملاپ بہتر اور اللہ کو زیادہ پسند ہے۔ اگر دونوں فیصلہ کرنے والے بہترین طرزِ عمل اختیار کر کے صلح کی راہ اختیار کریں تو اللہ تعالیٰ میاں بیوی میں موافقت پیدا کر دے گا اور دونوں کا اختلاف ختم کر دے گا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ پر اپنے بندوں کی کوئی چیز پوشیدہ نہیں، وہ بندوں کے دلوں کے چھپے رازوں کو بھی خوب جانتا ہے۔

(36) اور تسلیم و رضا کے ساتھ اکیلے اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی اور کی عبادت نہ کرو۔ والدین کا ادب و احترام اور ان کے ساتھ نیکی کر کے ان سے حسن سلوک کرو۔ قریبی عزیزوں، یتیموں اور حاجت مندوں کے ساتھ نیکی کرو۔ قرابت دار ہمسائے سے حسن سلوک کرو اور اس پڑوسی سے بھی جو رشتے دار نہیں ہے اور ہم مجلس سے بھی اچھا سلوک کرو۔ اجنبی مسافر سے بھی، جس کے وسائل ختم ہو گئے ہوں، حسنِ سلوک کرو اور اپنے غلاموں سے بھی حسن سلوک کرو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو پسند نہیں کرتا جو خود پسند، لوگوں پر تکبر کرنے والا اور فخر سے خود اپنی تعریفیں کرنے والا ہو۔

(37) اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بھی ناپسند کرتا ہے جو اللہ کے دیے ہوئے رزق میں سے اتنا بھی خرچ نہیں کرتے جسے خرچ کرنا اللہ تعالیٰ نے ان پر فرض کیا ہے اور وہ لوگوں کو بھی اپنے قول و فعل سے اسی بخل کا حکم دیتے ہیں۔ اللہ نے انھیں اپنے فضل سے جو رزق اور علم دیا ہے، اسے چھپاتے ہیں اور لوگوں کے سامنے حق واضح نہیں کرتے بلکہ اسے چھپاتے اور باطل ظاہر کرتے ہیں۔ مذکورہ عادات کافروں کی عادات میں سے ہیں اور ہم نے کافروں کے لیے رسوا کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

(38) اور ہم نے ان لوگوں کے لیے بھی عذاب تیار کر رکھا ہے جو لوگوں کو دکھانے اور ان سے داد لینے کے لیے خرچ کرتے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ اور یومِ آخرت پر ایمان بھی نہیں رکھتے۔ ہم نے یہ رسوا کرنے والا عذاب اُنھی کے لیے تیار کیا ہے۔ انھیں شیطان کی پیروی ہی نے گمراہ کیا ہے اور جس کا ہمہ وقت کا دوست اور ساتھی شیطان ہو جائے تو وہ نہایت برا ساتھی ہے۔

(39) انھیں کیا نقصان تھا اگر یہ اللہ تعالیٰ پر صحیح ایمان لے آتے اور آخرت پر یقین رکھتے اور اپنے مال ان کاموں میں خرچ کرتے جنھیں اللہ تعالیٰ پسند کرتا اور ان سے راضی ہوتا ہے؟ بلکہ اس میں خیر ہی خیر تھی۔ اور اللہ ہمیشہ سے انھیں خوب جاننے والا ہے۔ اس پر ان کا حال پوشیدہ نہیں اور وہ ہر ایک کو اس کے عمل کی ضرور جزا دے گا۔

(40) اللہ تعالیٰ سراپا عدل ہے۔ وہ اپنے بندوں پر کچھ بھی ظلم نہیں کرتا اور نہ ہی کرے گا اور قیامت کے دن ان کی نیکیوں میں سے چھوٹی چیونٹی کی مقدار برابر بھی کمی نہیں کرے گا اور نہ ان کے گناہوں میں اضافہ کرے گا۔ اگر ذرہ برابر بھی کوئی نیکی ہوگی تو وہ اپنے فضل سے اس کا ثواب دگنا کر دے گا اور اس کے ساتھ مزید اپنی طرف سے عظیم ثواب عطا کرے گا۔

(41) قیامت کے دن اس وقت صورت حال کیا ہوگی جب ہم ہر امت کے نبی کو لا کھڑا کریں گے؟ وہ امت کی کارکردگی کی گواہی دے گا اور اے رسول (ﷺ)! آپ کو آپ کی امت پر گواہ بنا کر لائیں گے۔

فوائد: ❀ برے اور مذموم اخلاق سے ڈرایا گیا ہے، جیسے: تکبر، فخر و مباہات، بخل، علم چھپانا اور اسے لوگوں کے لیے بیان نہ کرنا۔

❀ اللہ تعالیٰ کے کمال عدل اور اس کی وسیع رحمت میں سے ہے کہ وہ اپنے بندوں پر معمولی سا ظلم بھی نہیں کرتا بلکہ ان کی نیکیاں کئی گنا بڑھا کر ان پر فضل فرماتا ہے۔

يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى
بِهِمُ الْاَرْضُ ؕ وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا ﴿۴۲﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا
مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ؕ
وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ
الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا
صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ
عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿۴۳﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ
يَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ تَضِلُّوا السَّبِيْلَ ﴿۴۴﴾ وَاللّٰهُ
اَعْلَمُ بِاَعْدَآئِكُمْ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا ۙ وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا ﴿۴۵﴾
مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَ
يَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا
لَيًّا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِى الدِّيْنِ ؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا
وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَقْوَمَ ۙ وَ
لٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۴۶﴾

﴿42﴾ اس عظیم دن میں وہ لوگ خواہش کریں گے جنھوں نے اللہ کے ساتھ کفر کیا اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی: کاش! وہ مٹی بن جائیں اور زمین کے ساتھ برابر ہو جائیں اور وہ اپنے عملوں میں سے کوئی چیز اللہ سے چھپا نہیں سکیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کی زبانوں پر مہر لگا دے گا تو وہ بول نہیں سکیں گی، پھر وہ ان کے باقی اعضاء کو حکم دے گا تو وہ ان کے خلاف ان کے اعمال کی گواہی دیں گے۔

﴿43﴾ اے اللہ پر ایمان لانے اور اس کے رسول کی پیروی کرنے والو! تم نشے کی حالت میں نماز نہ پڑھو یہاں تک کہ تم نشے سے باہر آ جاؤ اور تمھیں معلوم ہو جائے کہ تم کیا کہہ رہے ہو..... یہ حکم، شراب کی حرمت کے قطعی حکم سے پہلے تھا..... اور جب تک تم غسل نہ کر لو، جنابت کی حالت میں نماز پڑھو نہ اس حالت میں مساجد میں داخل ہو۔ ہاں، اگر ٹھہرے بغیر وہاں سے گزرنا پڑے تو اجازت ہے۔ اگر تمھیں کوئی ایسا مرض لاحق ہو جس کے ہوتے ہوئے تمھارے لیے پانی استعمال کرنا ممکن نہ ہو یا تم سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی بے وضو ہو گیا ہو یا تم نے بیویوں سے ہم بستری کی ہو اور تمھیں پانی نہ ملے تو پاک مٹی استعمال کرو اور اس سے اپنے چہروں اور ہاتھوں کا تیمم کر لو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمھاری کمی کوتاہی معاف کرنے والا اور تمھیں بے حد بخشنے والا ہے۔

﴿44﴾ اے رسول (ﷺ)! کیا آپ کو ان یہود کے معاملے کا علم نہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے تورات کے ذریعے علم کا کچھ حصہ دیا ہے تو وہ ہدایت کے بدلے گمراہی کے طلب گار ہیں؟ اے اہلِ ایمان! وہ تمھیں بھی اس سیدھی راہ سے بھٹکانے کی شدید خواہش رکھتے ہیں جو رسول ﷺ تمھارے پاس لے کر آئے ہیں تاکہ تم ان کے ٹیڑھے راستے پر چلو۔

﴿45﴾ اور اے اہلِ ایمان! اللہ عزوجل تمھارے دشمنوں کو تم سے زیادہ جانتا ہے، اس لیے اس نے ان کے بارے میں تمھیں بتایا اور تمھارے لیے ان کی عداوت کو واضح کیا ہے۔ اور اللہ بہترین دوست اور کارساز ہے۔ وہ تمھیں ان کے مکر و فریب اور لڑائی سے بچائے گا اور اللہ کی مدد کافی ہے جو تمھیں ان کی چالوں اور شرارتوں سے بچا کر ان کے خلاف تمھاری مدد کرے گا۔

﴿46﴾ یہود میں سے ایک گروہ نہایت برا ہے جو اس کلام کو بدل دیتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا۔ وہ اس کی تاویل اس سے ہٹ کر کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے۔ جب رسول ﷺ انھیں کوئی حکم دیتے ہیں تو وہ کہتے ہیں: ''ہم نے آپ کی بات سنی اور آپ کے حکم کی نافرمانی کی۔'' وہ مذاق کرتے ہوئے کہتے ہیں: ''ہم جو کہتے ہیں، سنیے۔ آپ نہ سن پائیں۔'' اور ﴿رَاعِنَا﴾ کے لفظ سے یہ باور کراتے ہیں کہ وہ کہہ رہے ہیں کہ ہماری بات پر بھی توجہ دیجیے، حالانکہ وہ اس سے رعونت (اوچھاپن) مراد لیتے ہیں۔ وہ اس کے ساتھ اپنی زبانوں کو ٹیڑھا کرتے ہیں، مقصد آپ کو بددعا دینا اور دین پر طعن کرنا ہوتا ہے۔ اگر وہ اپنے قول ''ہم نے آپ کی بات سنی اور آپ کے حکم کی نافرمانی کی۔'' کی جگہ کہتے: ''ہم نے آپ کی بات سنی اور آپ کے حکم کو مانا'' اور ''سنیے۔ آپ کو سنائی نہ دے۔'' کی جگہ ''آپ سنیے'' کہتے اور رَاعِنا کی جگہ اُنْظُرْنَا کہتے: ہمارا انتظار کیجیے تاکہ ہم آپ کی بات سمجھ لیں تو یہ ان کے حق میں پہلی بات سے بہت بہتر اور عدل کے زیادہ قریب ہوتا کیونکہ اس میں وہ حسنِ ادب ہے جو نبیِ اکرم ﷺ کے شایانِ شان ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان پر لعنت کی اور ان کے کفر کے سبب انھیں اپنی رحمت سے دور کر دیا، چنانچہ وہ ایسا ایمان نہیں لاتے جو انھیں نفع دے۔

فوائد:
- قیامت کے مناظر انتہائی خطرناک اور شدید ہولناک ہوں گے کہ کافر وہاں خواہش کرے گا: کاش! وہ مٹی ہو جائے۔
- جنابت کی حالت میں نماز پڑھنا اور مسجد میں ٹھہرنا منع ہے، تاہم ضرورت کے تحت حالتِ جنابت میں مسجد میں ٹھہرے بغیر وہاں سے گزرنا جائز ہے۔
- اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں کے لیے ایک آسانی یہ ہے کہ پانی کی عدم دستیابی یا اس کے استعمال پر عدم قدرت کی صورت میں تیمم کو جائز قرار دیا ہے۔
- اہلِ ایمان کو اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت کافی ہے جو انھیں باقی سب سے بے نیاز کر دیتی ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا
مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰٓى اَدْبَارِهَآ
اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّآ اَصْحٰبَ السَّبْتِ ۭ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿47﴾
اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ
يَّشَاۗءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا ﴿48﴾
اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۭ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ
يَّشَاۗءُ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿49﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى
اللّٰهِ الْكَذِبَ ۭ وَكَفٰى بِهٖٓ اِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿50﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ
اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ
وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰٓؤُلَاۗءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا سَبِيْلًا ﴿51﴾ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۭ وَمَنْ يَّلْعَنِ
اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا ﴿52﴾ اَمْ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّنَ الْمُلْكِ
فَاِذًا لَّا يُؤْتُوْنَ النَّاسَ نَقِيْرًا ﴿53﴾ اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ
عَلٰي مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَقَدْ اٰتَيْنَآ اٰلَ
اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا ﴿54﴾

ع 7 8 4

(47) اے اہلِ کتاب یہود و نصاریٰ! اس پر ایمان لاؤ جو ہم نے محمد (ﷺ) پر نازل کیا، وہ جو تمھاری تورات اور انجیل کی تصدیق کرنے والا ہے، اس سے پہلے کہ ہم تمھارے چہرے کے حواس (ناک، منہ، آنکھیں) مٹا دیں اور انھیں پچھلی جانب کر دیں یا انھیں اس طرح اللہ کی رحمت سے دھتکار دیں جیسے ہم نے ان لوگوں کو دھتکار دیا تھا جنھوں نے روکے جانے کے باوجود ہفتے والے دن شکار کر کے زیادتی کی تھی، پھر اللہ نے ان کی شکلیں بگاڑ کر انھیں بندر بنا دیا اور اللہ تعالیٰ کا حکم اور تقدیر ہر صورت نافذ ہونے والی ہے۔

(48) اللہ تعالیٰ اس بات کو معاف نہیں کرے گا کہ اس کی مخلوقات میں سے کسی کو اس کے ساتھ شریک ٹھہرایا جائے اور شرک و کفر سے کم گناہ جس کے چاہے گا، اپنے فضل سے معاف کر دے گا یا جسے چاہے گا، اپنے عدل سے اس کے گناہوں کے بقدر عذاب دے گا۔ جس نے اللہ کے ساتھ کسی اور کو شریک کیا، اس نے بہت بڑا گناہ کیا۔ جو اس گناہ پر مرا، اسے کبھی معاف نہیں کیا جائے گا۔

(49) اے رسول (ﷺ)! کیا ان لوگوں کا معاملہ آپ کے علم میں نہیں جو اپنی پاکیزگی کا چرچا کرتے ہوئے اپنی اور اپنے اعمال کی بڑی تعریف کرتے ہیں؟ بلکہ اللہ تعالیٰ اکیلا ہی ہے جو اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے، پاک صاف قرار دیتا ہے اور اس کی تعریف کرتا ہے کیونکہ وہی دلوں کے پوشیدہ راز بھی جانتا ہے۔ اور ان کے اعمال کے ثواب میں کھجور کی گٹھلی کے دھاگے برابر بھی کمی نہیں ہوگی۔

(50) اے رسول (ﷺ) ملاحظہ فرمائیں! یہ بذاتِ خود اپنی تعریفیں کر کے اور خود کو پاک صاف قرار دے کر اللہ تعالیٰ پر کیسے جھوٹ گھڑتے ہیں! ان کی گمراہی واضح کرنے کے لیے یہ ایک کھلا گناہ ہی بہت بڑا ہے۔

(51) اے رسول (ﷺ)! کیا آپ ان یہود کے حال کو نہیں جانتے اور اس پر تعجب نہیں کرتے جنھیں اللہ نے علم کا کچھ حصہ عطا کیا، وہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ دیگر معبودوں پر ایمان رکھتے ہیں اور مشرکین کی طرف داری کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ وہ محمد رسول اللہ (ﷺ) کے صحابہ سے زیادہ ہدایت یافتہ ہیں؟

(52) جو لوگ اس طرح کے باطل عقائد و نظریات رکھتے ہیں، ایسے ہی لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے دور کر دیا ہے اور جسے اللہ تعالیٰ دھتکار دے، آپ اس کا کوئی مددگار نہیں پائیں گے۔

(53) ان کے لیے بادشاہت اور سلطنت میں کوئی حصہ نہیں اور اگر ایسا ہوتا تو وہ اس میں سے کسی کو کچھ نہ دیتے، اتنا بھی نہیں جتنا کھجور کی گٹھلی کی پشت پر شگاف ہوتا ہے۔

(54) بلکہ وہ محمد رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ سے اس بات پر حسد کرتے ہیں جو اللہ نے انھیں نبوت، ایمان اور زمین میں اقتدار دیا ہے۔ یہ ان سے حسد کیوں کرتے ہیں جبکہ یہ بات پہلے ہو چکی ہے کہ ہم نے آلِ ابراہیم، یعنی سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے اسحاق علیہ السلام کی اولاد میں سے بنی اسرائیل کو کتاب عطا کی اور اس کتاب کے علاوہ حکمت و دانائی سے بھی نوازا اور انھیں بہت بڑی سلطنت اور بادشاہی بھی دی؟

فوائد: ❀ یہود کے جرائم کا ذکر، جیسے: کلام اللہ کو بدلنا، رسول اکرم ﷺ کی بے ادبی کرنا اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی شریعت سے ہٹ کر فیصلے کرانا۔

❀ شرک و کفر کے خطرات کا بیان اور یہ کہ اگر کوئی شرک و کفر پر مرا تو اس کی بخشش ہرگز نہ ہوگی اور اس سے کمتر گناہوں کی بخشش اللہ تعالیٰ کی مرضی پر موقوف ہے۔

❀ اہلِ کتاب کے کفر کے اسباب میں سے سب سے بڑا سبب ان کا اہلِ ایمان سے حسد ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نبوت اور اقتدار کے جو انعامات مسلمانوں پر کیے ہیں، وہ ان سے جلتے ہیں۔

فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ صَدَّ عَنْهُ ؕ وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ
سَعِيْرًا ﴿۵۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا ؕ كُلَّمَا
نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۵۶﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ
لَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۫ وَّنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا ﴿۵۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ
يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا ۙ وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ
اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ
سَمِيْعًا بَصِيْرًا ﴿۵۸﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا
الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ
اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ
ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ﴿۵۹﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ
اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ
اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا
بِهٖ ؕ وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًا ۢ بَعِيْدًا ﴿۶۰﴾

ع 8 5

(55) اہلِ کتاب میں سے ایسے بھی ہیں جو اس پر ایمان لائے جو اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام پر نازل کیا اور ان کی اولاد میں آنے والے نبیوں پر نازل کیا اور کچھ نے اس پر ایمان لانے سے اعراض کیا اور یہی موقف ان کا اس کے بارے میں ہے جو محمد ﷺ پر اتارا گیا۔ ان میں سے کفر کرنے والوں کے لیے بدلے میں آگ کا عذاب ہی کافی ہے۔

(56) بلاشبہ جن لوگوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا، عنقریب ہم قیامت کے روز انھیں بڑی خوفناک آگ میں ڈالیں گے جو انھیں گھیر لے گی۔ جب بھی ان کی کھالیں جل جائیں گی، ہم ان کے علاوہ دوسری کھالیں بدل دیں گے تاکہ ان پر عذاب جاری رہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ سب پر غالب ہے، کوئی چیز اس پر غالب نہیں آسکتی۔ اس کا ہر فیصلہ اور تدبیر حکمت پر مبنی ہوتی ہے۔

(57) جو لوگ اللہ پر ایمان لائے، اس کے رسولوں کی پیروی کی اور اطاعت وفرمانبرداری والے کام کیے، ہم بہت جلد قیامت کے دن انھیں ضرور ایسی جنتوں میں داخل کریں گے جن کے محلات کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی۔ وہ ان میں ہمیشہ قیام کریں گے۔ ان کے لیے ان جنتوں میں ہر آلائش سے پاک صاف بیویاں ہوں گی اور ہم انھیں لمبے چوڑے گھنے سایوں میں داخل کریں گے جن میں گرمی ہوگی نہ سردی۔

(58) بلاشبہ اللہ تمھیں حکم دیتا ہے کہ جو امانتیں تمھارے سپرد ہیں، انھیں ان کے مالکوں تک پہنچاؤ اور تمھیں حکم دیتا ہے کہ جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل وانصاف سے کرو اور کسی ایک طرف جھکاؤ ظاہر کرو نہ فیصلے میں ظلم کرو۔ اللہ تعالیٰ تمھیں جو بھی نصیحت کرتا ہے اور ہر حال میں تمھاری جو رہنمائی کرتا ہے، وہ بہت ہی بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ تمھاری باتوں کو خوب سننے والا اور تمھارے کاموں کو خوب دیکھنے والا ہے۔

(59) اے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اس کے رسول کی پیروی کرنے والو! اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرو، اس طرح کہ اللہ اور اس کے رسول کے حکموں کی تعمیل کرو اور ان کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز آجاؤ اور اپنے حکمرانوں کی اس وقت تک اطاعت کرو جب تک وہ تمھیں کسی قسم کی اللہ کی نافرمانی کا حکم نہ دیں۔ اور اگر کسی شے میں تمھارا اختلاف ہو جائے تو اسے اللہ کی کتاب اور اس کے رسول (ﷺ) کی سنت کی طرف لوٹا دو اگر تمھارا اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان ہے۔ کتاب وسنت کی طرف تمھارا یہ رجوع، اختلاف کو طول دینے اور اپنی رائے پر اڑ جانے سے بہت بہتر ہے اور اس کا نتیجہ بھی تمھارے حق میں اچھا ہے۔

(60) اے نبی (ﷺ)! کیا آپ نے منافق یہودیوں کا تضاد دیکھا ہے جو ایک طرف تو جھوٹا دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ اس پر ایمان رکھتے ہیں جو آپ پر اور آپ سے پہلے انبیاء پر نازل ہوا اور دوسری طرف اپنے جھگڑوں میں فیصلے کے لیے اللہ تعالیٰ کی شریعت کو چھوڑ کر انسانوں کے بنائے ہوئے قوانین کی طرف رجوع کرتے ہیں، حالانکہ انھیں ایسے قوانین کو نہ ماننے کا حکم ہے۔ دراصل شیطان انھیں حق سے اتنا دور لے جانا چاہتا ہے کہ وہ ہدایت پا ہی نہ سکیں۔

فوائد: ❀ امانتوں کی حفاظت اور عدل وانصاف سے فیصلے کر کے اعلیٰ اخلاق اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

❀ حکمرانوں کی اطاعت واجب ہے جب تک اللہ کی معصیت ونافرمانی کا حکم نہ دیں۔ ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ اختلاف کے وقت اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے فیصلے کی طرف رجوع کیا جائے۔

❀ اللہ تعالیٰ کی شریعت کو چھوڑ کر کسی اور نظام کے فیصلے قبول کرنا اور اس پر راضی ہونا ایمان کے منافی ہے۔ ایمان کی تکمیل کے لیے ضروری ہے کہ اللہ کی شریعت کو حاکم تسلیم کیا جائے، نہ صرف یہ کہ مانا جائے بلکہ ظاہر وباطن سے دل کی خوشی کے ساتھ اللہ کی شریعت کے فیصلوں کو قبول کیا جائے۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ
رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا ﴿61﴾ فَكَيْفَ اِذَآ
اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ثُمَّ جَآءُوْكَ
يَحْلِفُوْنَ ۖ بِاللّٰهِ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّآ اِحْسَانًا وَّتَوْفِيْقًا ﴿62﴾ اُولٰٓئِكَ
الَّذِيْنَ يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۖ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ
وَقُلْ لَّهُمْ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَوْلًا بَلِيْغًا ﴿63﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ
رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ
جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ
لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿64﴾ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ
حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ
حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿65﴾ وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا
عَلَيْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِيَارِكُمْ مَّا
فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ ۭ وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا يُوْعَظُوْنَ
بِهٖ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَشَدَّ تَثْبِيْتًا ﴿66﴾ وَّاِذًا لَّاٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ
لَّدُنَّآ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿67﴾ وَّلَهَدَيْنٰهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿68﴾

61 جب ان منافقوں سے کہا جاتا ہے کہ آؤ اس حکم کی طرف جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اتارا ہے، اسے مان لو اور آؤ رسول ﷺ کی طرف، ان سے اپنے جھگڑوں کا فیصلہ کرالو تو اے رسول (ﷺ)! آپ انھیں دیکھتے ہیں کہ وہ دوسروں سے فیصلہ کروانے کی خاطر آپ سے مکمل طور پر منہ پھیرتے ہیں۔

62 ان منافقوں کا اس وقت کیا حال ہوتا ہے جب انھیں ان کے کیے ہوئے گناہوں کے سبب مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے، پھر اے رسول (ﷺ)! یہ آپ کے پاس آتے ہیں، اللہ کی قسمیں اٹھاتے ہوئے معذرتیں کرتے ہیں کہ آپ کو چھوڑ کر دوسروں سے فیصلہ کرانے کا مقصد صرف جھگڑنے والوں کے ساتھ بھلائی اور مسئلے کا حل نکالنا تھا، حالانکہ وہ اس بات میں جھوٹے ہیں کیونکہ بندوں کے ساتھ بھلائی اللہ تعالیٰ کی شریعت کے مطابق فیصلہ کرنے میں ہے۔

63 یہی لوگ ہیں جن کے دلوں میں چھپی منافقت اور گھٹیا سوچ اللہ خوب جانتا ہے، لہٰذا اے رسول! انھیں ان کے حال پر چھوڑ دیں اور ان سے منہ پھیر لیں اور انھیں جنت کا شوق اور دوزخ کا خوف دلاتے ہوئے اللہ کا حکم کھول کر بیان کر دیں اور انھیں ایسی واضح اور ٹھوس نصیحت کریں جو ان کے دلوں میں اتر جائے۔

64 ہم نے جو رسول بھیجا اس کا مقصد یہ تھا کہ وہ جو بھی حکم دے، اللہ کی تقدیر و مشیت سے اس کی اطاعت کی جائے۔ اے رسول! جب انھوں نے نافرمانی کر کے اپنے اوپر ظلم کیا تھا، اسی وقت اقرار اور توبہ کرتے ہوئے ندامت و شرمندگی کے ساتھ آپ کی زندگی میں آپ کے پاس آجاتے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتے اور آپ بھی ان کے لیے بخشش مانگتے تو اللہ ضرور ان کی توبہ قبول کرتا، ان پر رحم بھی فرماتا۔

65 لیکن معاملہ ایسے نہیں جیسے منافق سمجھتے ہیں، پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کی قسم کھائی کہ ان کی تصدیق اور ایمان کا اس وقت تک کوئی اعتبار ہی نہیں جب تک وہ رسول اکرم ﷺ کو آپ کی زندگی میں اور آپ کے بعد آپ کی شریعت کو اپنے تمام اختلافات کا حاکم و فیصل نہیں مان لیتے، پھر رسول اکرم ﷺ کے فیصلوں کو راضی خوشی تسلیم نہیں کر لیتے اور جو فیصلے آپ ان میں کر دیں، ان کے بارے میں ان کے دلوں میں کوئی گھٹن اور شک نہ رہے اور وہ ظاہر و باطن کی مکمل فرماں برداری سے انھیں پوری طرح تسلیم نہ کر لیں۔

66۔68 اگر ہم ان پر ایک دوسرے کو قتل کرنا یا گھروں سے نکلنا فرض کر دیتے تو ان میں سے بہت تھوڑے لوگ ہی ہمارا حکم مانتے۔ انھیں چاہیے کہ وہ اللہ کا شکر ادا کریں کہ اس نے انھیں ایسے کام کا حکم نہیں دیا جو ان کے لیے باعثِ مشقت ہوتا۔ اگر وہ ایسا کرتے جیسے انھیں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی نصیحت کی گئی تھی تو یہ ان کے لیے مخالفت کی نسبت بہت بہتر ہوتا اور اس سے ان کے ایمان میں بھی پختگی آتی۔ اور ہم انھیں اپنی طرف سے عظیم ثواب دیتے، نیز انھیں ایسے راستے کی توفیق عطا فرماتے جو اللہ تعالیٰ اور جنت تک پہنچانے والا ہے۔

فوائد:
- منافقین کی ایک نمایاں علامت یہ ہے کہ وہ اللہ کی شریعت پر خوش نہیں ہوتے اور طاغوت کے فیصلوں کو اللہ کے فیصلے پر مقدم سمجھتے ہیں۔
- جاہل اور گمراہ لوگوں سے منہ موڑنے کی ترغیب اور انھیں نصیحت کرنے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرانے کی بھرپور کوشش کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔
- اطاعت اور فرماں برداری کے کام دین پر ثابت قدمی کے اہم ترین اسباب ہیں۔

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ
اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ
وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ﴿٦٩﴾ ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى
بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ﴿٧٠﴾ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوْا
ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِيْعًا ﴿٧١﴾ وَاِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَّيُبَطِّئَنَّ ۚ فَاِنْ
اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالَ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ اِذْ لَمْ اَكُنْ مَّعَهُمْ
شَهِيْدًا ﴿٧٢﴾ وَلَىِٕنْ اَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ لَيَقُوْلَنَّ كَاَنْ لَّمْ
تَكُنْۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ مَوَدَّةٌ يّٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ
فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿٧٣﴾ فَلْيُقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يَشْرُوْنَ
الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ۭ وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٧٤﴾ وَمَا لَكُمْ
لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ
وَالنِّسَاۗءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا
مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ
لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۚ وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ﴿٧٥﴾

ع 9 1 6

(69) جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) کی اطاعت کرے، وہ قیامت کے دن ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جنھیں اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کر کے ان پر انعام کرے گا، جیسے: انبیاء، صدیقین جو انبیاء کی لائی ہوئی تعلیمات کی تصدیق کرنے میں اور ان پر عمل پیرا ہونے میں درجۂ کمال پر فائز ہیں، شہداء جو اللہ کی راہ میں قتل کیے گئے اور نیکوکار جن کا ظاہر و باطن نہایت درست تھا تو اللہ نے ان کے اعمال بھی درست کر دیے۔ جنت میں یہ کتنے ہی بہترین ساتھی ہیں!

(70) یہ مذکورہ ثواب اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں پر خاص مہربانی ہے اور اللہ ان کے احوال کو خوب جاننے والا ہے، اور وہ ہر ایک کو اس کے عمل کا ضرور بدلہ دے گا۔

(71) اے اللہ پر ایمان لانے اور اس کے رسول کی پیروی کرنے والو! سامانِ جنگ اور قتال میں کام آنے والے دیگر آلات کے ساتھ دشمن سے اپنا بچاؤ کرو، پھر ان کے خلاف گروہ در گروہ نکلو، یا سب اکٹھے نکل کھڑے ہو، مصلحت کو سامنے رکھتے ہوئے اور دشمن کو سزا دینے کے لیے دونوں طرح ہی جائز ہے۔

(72) اور اے مسلمانو! بلاشبہ تم میں کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو بزدلی کی وجہ سے دشمن سے لڑائی کرنے میں پس و پیش سے کام لیتے ہیں۔ اس طرح وہ دوسروں کے حوصلے پست کرتے ہیں۔ ایسا کرنے والے منافق اور کمزور ایمان والے لوگ ہیں۔ اگر تمھیں قتل یا کوئی پریشانی لاحق ہو جائے تو بچ جانے پر ان میں سے کوئی یوں کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر فضل کیا کہ میں ان کے ساتھ لڑائی میں شامل نہیں تھا ورنہ جس پریشانی میں وہ مبتلا ہوئے، میں بھی ہو جاتا۔

(73) اور اے مسلمانو! اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمھیں فتح یا غنیمت کی صورت میں فضل و احسان مل جائے تو یہ جہاد سے پیچھے رہ جانے والا ضرور کہے گا، جیسے وہ تم میں سے نہیں اور تمھارے اور اس کے درمیان کوئی محبت اور تعلق نہیں: کاش! میں بھی ان کے ساتھ اس لڑائی میں شامل ہوتا تو عظیم کامیابی حاصل کرتا جیسی ان مسلمانوں کو حاصل ہوئی ہے۔

(74) چاہیے کہ اللہ کے دین کی سربلندی کے لیے اس کی راہ میں وہ قتال کریں جو دنیا کی زندگی سے بے نیاز ہیں اور آخرت کا شوق رکھتے ہیں، وہ دنیا کو آخرت کے بدلے میں بیچ دیتے ہیں۔ اور جو اللہ کی راہ میں لڑے تاکہ اس کا دین بلند ہو اور وہ شہید ہو جائے یا دشمن پر غالب آئے اور کامیاب ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اسے عظیم ثواب دے گا جو کہ جنت اور اللہ کی رضامندی ہے۔

(75) اے ایمان والو! تمھیں اللہ کے دین کی سربلندی کے لیے اور ان کمزور مردوں، عورتوں اور بچوں کو بچانے کے لیے جہاد کرنے میں کیا رکاوٹ ہے جو اللہ سے دعا کرتے ہوئے کہتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں مکے سے نکال کیونکہ یہاں کے باشندے اللہ کے ساتھ شرک کر کے اور اس کے بندوں پر زیادتی کر کے ظلم کرتے ہیں اور ہمارے لیے اپنے پاس سے کسی کو مقرر کر دے جو ہمارے معاملے کی دیکھ بھال کرے، ہمارا حمایتی و مددگار ہو اور ہم سے مصیبت و تکلیف دور کرے۔

فوائد: ❀ دشمن کے خلاف لڑائی کے تمام اسباب و ذرائع بروئے کار لا کر احتیاط اور بچاؤ کی راہ اختیار کرنی چاہیے اور جہاد کی تیاری چھوڑ کر ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھ رہنا کوئی عقل مندی نہیں۔

❀ جہاد کے معاملے میں سستی کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے اور لوگوں کو اس میں کمزوری دکھانے سے منع کرنا چاہیے کیونکہ جہاد مسلمانوں کی عزت اور دشمن کے تسلط سے بچنے کا سب سے عظیم ذریعہ ہے۔

❀ دین کی سربلندی اور کمزوروں کی نصرت کے لیے قتال (جہاد) کا وجوب، نیز خوف، بزدلی اور اللہ تعالیٰ کے احکام پر اعتراضات کی مذمت کی گئی ہے۔

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا
يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ ۚ
اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا ﴿٧٦﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ
لَهُمْ كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۚ فَلَمَّا كُتِبَ
عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ
اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً ۚ وَقَالُوْا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ ۚ لَوْ
لَآ اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۭ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ ۚ وَالْاٰخِرَةُ
خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى ۣ وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿٧٧﴾ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا
يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ ۭ وَاِنْ تُصِبْهُمْ
حَسَنَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ
يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَ ۭ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ فَمَالِ
هٰٓؤُلَاۗءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا ﴿٧٨﴾ مَآ اَصَابَكَ مِنْ
حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ۘ وَمَآ اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ۭ وَاَرْسَلْنٰكَ
لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿٧٩﴾ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ
فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ﴿٨٠﴾ ۭ

ع 10 6 7

(76) سچے مومن اللہ کی راہ میں اس کے دین کی سربلندی کے لیے لڑتے ہیں اور کافر اپنے معبودوں کی خاطر لڑتے ہیں۔ تم شیطان کے مددگاروں سے لڑائی کرو۔ اگر تم ان سے لڑائی کرو گے تو یقیناً ان پر غالب آؤ گے کیونکہ شیطان کی چال نہایت کمزور ہے، وہ اللہ تعالیٰ پر بھروسا کرنے والوں کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔

(77) اے رسول (ﷺ)! کیا آپ کو اپنے ان صحابہ کے معاملے کا علم نہیں جنھوں نے جہاد کی فرضیت سے پہلے درخواست کی کہ ان پر جہاد فرض کر دیا جائے تو ان سے کہا گیا: اپنے ہاتھ لڑائی سے روک لو۔ نماز قائم کرو اور زکاۃ ادا کرو، پھر جب انھوں نے مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کی اور اسلام کو طاقت و عزت حاصل ہوگئی اور لڑائی فرض ہوگئی تو ان میں سے بعض لوگوں پر یہ گراں گزرا اور وہ لوگوں سے اس طرح ڈرنے لگے جیسے وہ اللہ سے ڈرتے تھے یا اس سے بھی زیادہ۔ انھوں نے کہا: اے ہمارے رب! تو نے ہم پر لڑنا کیوں فرض کیا؟ تو نے اسے کچھ وقت تک ٹال کیوں نہ دیا کہ ہم دنیا سے فائدہ اٹھا لیتے۔ اے رسول! انھیں کہہ دیں: دنیا کا فائدہ جتنا بھی زیادہ ہو جائے، وہ تھوڑا اور ختم ہونے والا ہے اور آخرت اس کے لیے بہت بہتر ہے جو اللہ کا تقویٰ اختیار کرے کیونکہ آخرت کی نعمتیں ہمیشہ رہنے والی ہیں اور تمھارے نیک اعمال سے کوئی چیز کم نہ کی جائے گی، خواہ وہ کھجور کی گٹھلی کے شگاف میں موجود دھاگے کے برابر ہی کیوں نہ ہو۔

(78) تم جہاں بھی ہوئے، جب تمھاری موت کا وقت آئے گا تو وہ تمھیں پالے گی خواہ تم میدانِ جنگ سے دور مضبوط قلعوں میں بھی ہوئے۔ اگر ان منافقوں کو حسبِ منشا اولاد اور رزق مل جائے تو کہتے ہیں: یہ اللہ کی طرف سے ہے اور اگر انھیں اولاد اور رزق میں تنگی کا سامنا کرنا پڑے تو نبی ﷺ سے نحوست لیتے ہیں اور کہتے ہیں: یہ مصیبت آپ کے سبب ہے۔ اے رسول! ان کی تردید کرتے ہوئے کہہ دیں: ہر تنگی اور آسانی اللہ تعالیٰ کی قضا و تقدیر کا نتیجہ ہے۔ ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جو اس طرح کی بات کرتے ہیں۔ لگتا ہے آپ جو بات ان سے کرتے ہیں، وہ اسے سمجھنا ہی نہیں چاہتے!

(79) اے ابن آدم! تجھے رزق اور اولاد کی صورت میں جو خوشی بھی ملتی ہے، وہ اللہ کی طرف سے ہے جو اس نے اپنے فضل و احسان سے تجھے عطا کی ہے اور رزق و اولاد کے بارے میں تجھے جس ناگواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے، وہ تیری ان نافرمانیوں کے سبب ہے جن کا تو ارتکاب کرتا ہے۔ اے نبی! یقیناً ہم نے آپ کو تمام لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے۔ آپ انھیں اپنے رب کا پیغام پہنچاتے ہیں۔ آپ جو پیغام اللہ کی طرف سے لوگوں کو پہنچاتے ہیں، اس میں آپ کی سچائی پر اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے کہ اس نے آپ کو دلائل اور کھلی نشانیاں عطا کی ہیں۔

(80) جو رسول کے حکموں کی تعمیل کر کے اور ان کے منع کیے گئے کاموں سے باز آ کر اطاعت کرے تو اس نے اللہ کا حکم مان لیا اور اے رسول! جس نے آپ کی اطاعت سے منہ موڑا، اس پر آپ غم زدہ نہ ہوں۔ ہم نے آپ کو اس پر نگران بنا کر نہیں بھیجا کہ آپ اس کے اعمال کی حفاظت کریں۔ ہم خود ہی اس کے اعمال شمار کر کے اس کا محاسبہ کریں گے۔

فوائد: ❀ آخرت کا گھر اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور اس کی اطاعت کے کام کرنے والوں کے لیے دنیا، اس کے ساز و سامان اور خواہشات سے بہتر ہے۔

❀ خیر و شر سب اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے مطابق ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو کئی وجوہات کی بنا پر دنیا میں تکلیفیں دیتا ہے جن میں سے ایک سبب بندوں کے گناہ اور نافرمانیاں بھی ہیں۔

وَيَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ ۫ فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَآئِفَةٌ
مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِیْ تَقُوْلُ ؕ وَاللّٰهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ ۚ فَاَعْرِضْ
عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۸۱﴾ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ
الْقُرْاٰنَ ؕ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا
كَثِيْرًا ﴿۸۲﴾ وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ؕ
وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰۤى اُولِی الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ
يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ؕ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ
الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۸۳﴾ فَقَاتِلْ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا
نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّكُفَّ بَاْسَ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا ؕ وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَاْسًا وَّاَشَدُّ تَنْكِيْلًا ﴿۸۴﴾ مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً
حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ
لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ مُّقِيْتًا ﴿۸۵﴾ وَاِذَا حُيِّيْتُمْ
بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَاۤ اَوْ رُدُّوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى
كُلِّ شَیْءٍ حَسِيْبًا ﴿۸۶﴾ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ
الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا ﴿۸۷﴾

النصف — ع 11 8

(81) منافقین آپ کے سامنے یہ دعوی کرتے ہیں: ہم آپ کے اطاعت گزار اور فرمانبردار ہیں اور جب آپ کے پاس سے اٹھ کر جاتے ہیں تو ایک گروہ آپ کے پاس جس بات کا اظہار کر کے گیا ہوتا ہے، اس کے برعکس خفیہ طریقے سے تدبیریں کرتا ہے۔ اللہ جانتا ہے کہ وہ کیا سازشیں کرتے ہیں اور وہ ضرور انھیں ان کی سازشوں پر سزا دے گا۔ آپ ان پر توجہ نہ دیں، وہ آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ آپ اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کریں اور اسی پر بھروسا کریں اور اللہ ہی کارساز کافی ہے جس پر اعتماد کیا جا سکے۔

(82) یہ قرآن مجید کیوں نہیں پڑھتے اور اس میں غور وفکر کیوں نہیں کرتے؟ تاکہ ان پر ثابت ہو جائے کہ اس میں کوئی اختلاف اور اضطراب نہیں اور انھیں علم ہو جائے کہ آپ جو لائے ہیں، وہ صداقت پر مبنی ہے۔ اگر یہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی طرف سے ہوتا تو وہ ضرور اس کے احکام میں اضطراب اور اس کے معانی میں بہت زیادہ اختلاف پاتے۔

(83) جب ان منافقوں کے پاس مسلمانوں کے امن وخوشحالی یا خوف و پریشانی کی کوئی خبر آتی ہے تو اسے ظاہر کر کے پھیلا دیتے ہیں۔ اگر یہ تھوڑا صبر کر لیں اور اس کے بارے میں اللہ کے رسول ﷺ اور اصحاب علم ودانش سے استفسار کر لیں تاکہ وہ انھیں اس کے بارے میں بتائیں کہ یہ خبر ظاہر کرنی ہے یا چھپانی ہے تو زیادہ بہتر ہوگا۔ اے ایمان والو! اگر اللہ نے تم پر اسلام کے ذریعے سے اپنا فضل اور قرآن کے ذریعے سے اپنی رحمت کر کے تمھیں اس آزمائش سے بچایا نہ ہوتا جس میں منافق مبتلا ہیں تو سوائے چند افراد کے تم سب شیطان کے وسوسوں کی پیروی میں لگ جاتے۔

(84) اے رسول (ﷺ)! اللہ کے دین کی سربلندی کے لیے اس کی راہ میں قتال کریں اور آپ سے کسی دوسرے کے بارے میں باز پرس ہوگی نہ اس کی وجہ سے آپ کو مورد الزام ٹھہرایا جائے گا کیونکہ آپ صرف خود کو جہاد وقتال پر آمادہ کرنے کے مکلف اور ذمہ دار ہیں۔ اور مومنوں کو قتال کرنے کی ترغیب دیں اور اس پر آمادہ کرتے رہیں۔ امید ہے اللہ تعالیٰ تمھارے جہاد سے کافروں کی قوت کو پارہ پارہ کر دے گا۔ اللہ سب سے بڑھ کر طاقت والا اور سخت سزا دینے والا ہے۔

(85) جو کسی دوسرے کا بھلا کرنے کی کوشش کرے گا، اس کے لیے بھی ثواب میں سے حصہ ہوگا اور جو کسی دوسرے کا برا کرنے کی کوشش کرے گا، اس کے لیے گناہ میں سے حصہ ہے۔ انسان جو عمل بھی کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس پر گواہ ہے اور وہ عنقریب اس کا بدلہ بھی دے گا۔ تم میں سے جو کوئی خیر اور بھلائی کے حصول کا ذریعہ بنا، اس کے لیے بھی اس میں سے ثواب ہے اور جو کوئی برائی کے حصول کا سبب بنا، اسے بھی اس میں سے حصہ ملے گا۔

(86) اور جب کوئی تمھیں سلام کرے تو اس کے سلام سے بہتر اور افضل طریقے سے جواب دو یا کم از کم انھی الفاظ کا تبادلہ کر دو، البتہ احسن انداز سے جواب دینا افضل ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمھارے اعمال کی نگرانی کر رہا ہے اور وہ ہر ایک کو اس کے عمل کی جزا ضرور دے گا۔

(87) اللہ تعالیٰ جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ ضرور تمھارے اگلوں پچھلوں کو قیامت کے دن جمع کرے گا جس میں کوئی شک نہیں تاکہ تمھیں تمھارے اعمال کی جزا دے اور کوئی بھی اللہ سے بڑھ کر بات کرنے میں سچا نہیں۔

فوائد:

❀ قرآن مجید پر تدبر اور غور وفکر سے یہ یقین پختہ ہوتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اتارا گیا ہے کیونکہ یہ باہمی تضاد، اضطراب اور تردد سے سلامت ہے۔ اور تدبر سے ان احکام کی عظمت کا بھی اندازہ ہوتا ہے جن پر یہ مشتمل ہے۔

❀ ان خبروں کو پھیلانا درست نہیں جن سے مومنوں کے امن وامان کی فضا خراب ہوتی ہو یا جن سے مسلمانوں کی صفوں میں بددلی پھیلنے کا اندیشہ ہو۔

❀ مسلمانوں کے فیصلوں سے متعلق گفتگو اور عوام الناس کے معاملات سے متعلق پالیسی بیانات اصحاب علم اور حکومتی ذمے داران ہی کو جاری کرنے چاہئیں۔

❀ اچھے کام کی سفارش کرنا جائز عمل ہے، بشرطیکہ اس میں گناہ نہ ہو اور نہ کسی دوسرے کا حق غصب ہوتا ہو اور ہر وہ سفارش حرام ہے جس میں گناہ اور دوسرے کی حق تلفی ہو۔

فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنٰفِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا ؕ
اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ
فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿۸۸﴾ وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا
فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِيَآءَ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ
وَجَدْتُّمُوْهُمْ ۪ وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۸۹﴾ اِلَّا
الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ اِلٰى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ اَوْ
جَآءُوْكُمْ حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ اَنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ اَوْ يُقَاتِلُوْا
قَوْمَهُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ فَلَقٰتَلُوْكُمْ ۚ فَاِنِ
اعْتَزَلُوْكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ وَاَلْقَوْا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ ۙ فَمَا
جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيْلًا ﴿۹۰﴾ سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ
يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّاْمَنُوْكُمْ وَيَاْمَنُوْا قَوْمَهُمْ ؕ كُلَّمَا رُدُّوْٓا اِلَى
الْفِتْنَةِ اُرْكِسُوْا فِيْهَا ۚ فَاِنْ لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ وَيُلْقُوْٓا اِلَيْكُمُ
السَّلَمَ وَيَكُفُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ
ثَقِفْتُمُوْهُمْ ؕ وَاُولٰٓئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۹۱﴾ ع 12 4 9

(88) اے مومنو! تمھیں کیا ہوگیا ہے کہ منافقوں کے ساتھ برتاؤ کرنے میں تمھارے دو گروہ ہوگئے ہیں؟ ایک گروہ ان کے کفر کی وجہ سے ان سے قتال کرنے کا موقف رکھتا ہے جبکہ دوسرا گروہ ان کے ایمان کی وجہ سے ان سے قتال نہ کرنے کا قائل ہے؟ تمھارے لیے ان کے بارے میں اختلاف کرنا جائز نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال کی وجہ سے انھیں دوبارہ کفر و گمراہی میں دھکیل دیا ہے۔ کیا تم اسے ہدایت دینا چاہتے ہو جسے اللہ تعالیٰ نے حق کی توفیق نہیں دی؟ جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے، آپ اس کے لیے ہدایت کی کوئی راہ نہیں پائیں گے۔

(89) منافق یہ خواہش رکھتے ہیں کاش کہ تم بھی اپنے اوپر نازل ہونے والے قرآن کا انکار کرو جس طرح انھوں نے کیا، پھر ان کے ساتھ کفر میں برابر ہو جاؤ، لہٰذا ان کی عداوت کی وجہ سے انھیں دوست مت بناؤ یہاں تک کہ وہ شرک والے علاقے سے مسلمانوں کے علاقے کی طرف اللہ کی راہ میں ہجرت کریں تاکہ ان کے ایمان کا پتہ چلے۔ اگر وہ اس سے انکار کریں اور اپنے حال پر قائم رہیں تو تم انھیں جہاں کہیں بھی پاؤ، پکڑ کر قتل کر دو۔ ان میں سے کسی کو دوست نہ بناؤ کہ وہ تمھارے معاملات کا نگران بنے اور نہ کسی کو مددگار بناؤ کہ تمھارے دشمنوں کے خلاف تمھاری مدد کرے۔

(90) ہاں، ان میں سے جو ایسی قوم کے ساتھ مل جائے جس کا تمھارے ساتھ جنگ نہ کرنے کا معاہدہ ہو یا وہ تمھارے پاس بوجھل دل کے ساتھ اس حال میں آجائیں کہ وہ تمھارے ساتھ لڑنا چاہتے ہوں نہ اپنی قوم کے ساتھ (تو انھیں چھوڑ دو)۔ اور اگر اللہ چاہتا تو انھیں تمھارے خلاف لڑنے کا موقع اور قوت دے دیتا، پھر وہ تمھارے ساتھ لڑائی کرتے، لہٰذا اللہ کی طرف سے امن و عافیت غنیمت جانو، پھر اگر وہ تم سے الگ ہوگئے ہیں اور انھوں نے تمھارے ساتھ جنگ نہیں کی اور صلح کے طلب گار ہیں تو انھیں قتل کرنے اور قیدی بنانے کا اقدام نہ کرو۔ اس صورت میں اللہ تعالیٰ نے تمھیں یہ حق نہیں دیا کہ تم انھیں قتل کرو اور قیدی بناؤ۔

(91) اے ایمان والو! تمھیں منافقوں کا ایک دوسرا گروہ بھی ملے گا جو اپنی جان بچانے کے لیے تمھارے سامنے خود کو مومن ظاہر کریں گے اور جب اپنی کافر قوم کے پاس جائیں گے تو ان سے امن پانے کے لیے ان کے سامنے کفر کا اظہار کریں گے۔ انھیں جب بھی کفر و شرک کی طرف بلایا جاتا ہے تو وہ بڑے زور و شور سے اس میں کود پڑتے ہیں، چنانچہ یہ لوگ اگر تم سے جنگ کرنا نہ چھوڑیں اور صلح کرتے ہوئے تمھارے فرماں بردار نہ ہوں اور اپنے ہاتھ تم سے نہ روکیں تو وہ جہاں بھی ملیں، انھیں پکڑ لو اور قتل کر دو۔ مذکورہ بالا صفات والے لوگوں کو پکڑنے اور قتل کرنے کے جواز کی واضح دلیل ہم نے تمھیں عطا کی ہے جو کہ ان کی غداری اور مکر و فریب ہے۔

فوائد: ❀ بعض منافقوں کی حالت پوشیدہ ہونے کی وجہ سے مسلمانوں میں اختلاف پیدا ہوا کہ ان کے ساتھ کیا برتاؤ کیا جائے۔

❀ منافقوں کے حالات اور وقتی مصلحت کے مطابق ان سے برتاؤ کرنے کی کیفیت کا بیان ہے۔

❀ اسلام کا عادلانہ حکم کہ جس منافق سے اذیت نہ پہنچے، اس سے ہاتھ روک لیے جائیں۔

❀ اللہ کی راہ میں جہاد اہلِ نفاق کا پردہ چاک کرتا ہے کہ منافق جہاد سے پیچھے رہتے ہیں اور انتہائی غیر معقول عذر تراشتے ہیں۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـًٔا ۚ وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـًٔا
فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ۭ فَاِنْ
كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۭ وَاِنْ
كَانَ مِنْ قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖ وَ
تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ۙ
تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿92﴾ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا
فَجَزَاۗؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ
عَذَابًا عَظِيْمًا ﴿93﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
فَتَبَيَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰٓى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا ۚ تَبْتَغُوْنَ
عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۡ فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ ۭ كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ
قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿94﴾
لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجٰهِدُوْنَ
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۭ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ
بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً ۭ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ
الْحُسْنٰى ۭ وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿95﴾

(92) کسی مومن کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی دوسرے مومن کو قتل کرے، الّا یہ کہ غلطی سے اس سے ایسا ہو جائے۔ جس نے غلطی سے کسی دوسرے مومن کو قتل کیا، اسے کفارے کے طور پر ایک مومن غلام یا لونڈی کو آزاد کرنا ہوگا اور قاتل کے قریبی عزیز جو اس کے وارث ہیں، ان کے ذمے ہے کہ وہ مقتول کے وارثوں کو دِیَت ادا کریں۔ ہاں، اگر مقتول کے ورثاء دیت معاف کر دیں تو وہ ساقط ہو جائے گی۔ اگر مقتول مومن ہے اور اس کا تعلق کسی ایسی قوم سے ہے کہ ان کے اور تمھارے درمیان جنگ (دشمنی) ہے تو پھر قاتل پر ایک مومن غلام یا لونڈی کا آزاد کرنا فرض ہے اور اس پر دیت نہیں ہے۔ اور اگر مقتول مومن نہیں لیکن وہ ایسی قوم سے ہے کہ تمھارے اور ان کے درمیان معاہدہ ہے، مثلاً ذمی ہے تو قاتل کے وارثوں پر فرض ہے کہ وہ مقتول کے وارثوں کو دیت دیں اور قاتل پر اپنے گناہ کے کفارے کے لیے ایک مومن غلام یا لونڈی آزاد کرنا فرض ہے۔ اگر اسے کوئی غلام یا لونڈی نہ ملے یا وہ اس کی قیمت ادا نہ کر سکے تو وہ مسلسل دو ماہ کے روزے رکھے تاکہ اللہ تعالیٰ اس کا یہ گناہ معاف کر دے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے عملوں اور نیتوں کو خوب جاننے والا اور شریعت سازی اور تدبیر میں کمال حکمت والا ہے۔

(93) جو کسی مومن کو ناحق جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کی سزا ہمیشہ کے لیے جہنم ہے، اگر اس نے اسے حلال سمجھا یا توبہ نہ کی، اس پر اللہ کا غضب ہے اور اس کے لیے رحمت سے دوری مقدر ہے اور اس کبیرہ گناہ کے ارتکاب کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے بہت بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

(94) اے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اس کے رسول کی پیروی کرنے والو! جب تم اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے نکل چکے ہو تو جن لوگوں سے لڑنے کے لیے جاؤ، ان کے بارے میں چھان بین کر لیا کرو۔ اگر کوئی شخص اپنے اسلام کا اظہار یا اس کی نشان دہی کرنے والا کوئی کام کرے تو اس سے مت کہو کہ تو مومن نہیں، تجھے اسلام کا اظہار کرنے پر صرف اپنی جان اور مال کے خوف نے ابھارا ہے، اور پھر تم اسے دنیا کے معمولی فائدے، جیسے غنیمت وغیرہ، کے لیے قتل کر دو۔ اللہ کے ہاں بڑی غنیمتیں ہیں اور وہ اس دنیاوی فائدے سے کہیں زیادہ اور بہتر ہیں۔ تم بھی تو اس سے پہلے اسی شخص کی طرح تھے جو اپنی قوم سے اپنا ایمان چھپائے ہوئے تھا، پھر اللہ تعالیٰ نے تمھیں اسلام کی دولت عطا کر کے تم پر احسان کیا اور تمھارا خون محفوظ کر دیا، لہٰذا خوب جانچ پڑتال کر لیا کرو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ سے تمھارا کوئی عمل پوشیدہ نہیں، خواہ وہ کتنا ہی چھوٹا ہو، اور وہ اس پر تمھیں ضرور جزا دے گا۔

(95) وہ مومن جو اللہ کی راہ میں جہاد سے پیچھے رہ جانے والے ہیں اور وہ جو اپنی جانوں اور مالوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے ہیں، یہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے، البتہ عذر والے جیسے بیمار یا نابینا وغیرہ اس سے مستثنیٰ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرنے والوں کو جہاد سے پیچھے رہنے والوں پر ایک درجہ فضیلت دی ہے۔ جہاد میں شریک ہونے والوں یا کسی عذر کی بنا پر شریک نہ ہونے والوں میں سے ہر ایک کے لیے اجر و ثواب ہے جس کا وہ مستحق ہے اور اللہ تعالیٰ نے جہاد کرنے والوں کو اپنی طرف سے عظیم ثواب عطا کر کے پیچھے بیٹھ رہنے والوں پر فضیلت دی ہے۔

فوائد: ❀ قرآن کریم نے مومن کی جان کی عظمت و حرمت بیان کی، اس کی حرمت کو پامال کرنے سے منع کیا اور اس کی پامالی پر سخت ترین سزائیں لاگو کی ہیں۔

❀ اہل السنۃ والجماعۃ کا عقیدہ ہے کہ مومن قاتل ہمیشہ جہنم میں نہیں رہے گا۔ اسے صرف لمبے عرصے تک جہنم میں عذاب ہوگا، پھر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اسے نکال لیا جائے گا۔

❀ جہاد میں تحقیق اور چھان بین فرض ہے اور لوگوں پر کفر کا حکم لگانے میں جلد بازی سے کام نہیں لینا چاہیے تاکہ کسی بے گناہ سے زیادتی نہ ہو۔ ❀ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے کی فضیلت اور مجاہدین کے لیے اجر عظیم کی بشارت ہے اور اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کو جنت میں عالی شان مقام عطا کرنے کا وعدہ کر رکھا ہے جس تک کوئی دوسرا نہیں پہنچ سکتا۔ ❀ شرعی عذر رکھنے والوں سے جہاد کی فرضیت ختم ہو جاتی ہے لیکن اگر ان کی نیت اچھی ہوئی تو ان کے لیے اجر ہے۔

دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا
رَّحِيْمًا ﴿۹۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ 13 ع 5 10
اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ ؕ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ
فِي الْاَرْضِ ؕ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا
فِيْهَا ؕ فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿۹۷﴾
اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ
لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً وَّلَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا ﴿۹۸﴾
فَاُولٰٓئِكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ
عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿۹۹﴾ وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ
فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً ؕ وَمَنْ يَّخْرُجْ
مِنْۢ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ
الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا
رَّحِيْمًا ﴿۱۰۰﴾ وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ 14 ع 4 11
جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ ۖ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ اِنَّ الْكٰفِرِيْنَ كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ﴿۱۰۱﴾

﴿96﴾ اس ثواب کے بھی ایک دوسرے سے بڑھ کر کئی درجے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ان کے گناہوں کی معافی اور ان پر اللہ کی خاص رحمت کا انعام بھی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو خوب بخشنے والا اور ان پر خوب رحم کرنے والا ہے۔

﴿97﴾ بلاشبہ جن لوگوں کو فرشتے اس حال میں فوت کرتے ہیں کہ وہ دارالکفر سے دارالاسلام کی طرف ہجرت نہ کر کے خود پر ظلم کرنے والے ہوتے ہیں تو اللہ کے فرشتے ان کی روح قبض کرتے وقت انھیں ڈانٹتے ہوئے کہتے ہیں: تم کس حال میں تھے؟ تمھارا مشرکوں سے کیا امتیاز تھا؟ تو وہ معذرت کرتے ہوئے جواب دیتے ہیں: ہم کمزور تھے۔ ہم اپنا دفاع کرنے کی ہمت و طاقت نہیں رکھتے تھے۔ فرشتے انھیں ڈانٹتے ہوئے کہتے ہیں: کیا اللہ کے شہر اور ملک وسیع نہیں تھے کہ ان کی طرف ہجرت کر جاتے تاکہ تمھارا دین بھی محفوظ رہتا اور تمھاری جانیں بھی اس ذلت اور دباؤ سے بچ جاتیں؟ چنانچہ یہ لوگ جنھوں نے ہجرت نہ کی، ان کا ٹھکانا آگ ہے جس میں وہ رہیں گے اور یہ لوٹنے کی بدترین جگہ اور برا ٹھکانا ہے۔

﴿98﴾، ﴿99﴾ اور اس وعید سے وہ مرد و خواتین اور بچے مستثنیٰ ہیں جو واقعی کمزور ہیں اور ان کا عذر معقول ہے کہ وہ ظلم اور دباؤ کے خلاف اپنا دفاع نہیں کر سکتے اور جس دباؤ اور ظلم میں وہ رہ رہے ہیں، وہاں سے بھاگ نکلنے کا بھی ان کے پاس کوئی راستہ نہیں۔ ایسے لوگوں کے بارے میں امید ہے کہ اللہ تعالیٰ انھیں اپنے لطف و کرم اور رحمت سے معاف کر دے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے بے حد درگزر کرنے والا اور جو توبہ کرے، اسے بہت بخشنے والا ہے۔

اور جب قدرت و استطاعت کے باوجود ہجرت نہ کرنے پر وعید سنائی تو ہجرت کی ترغیب دیتے ہوئے یہ بھی فرمایا:

﴿100﴾ جو شخص اللہ کی رضا اور خوشنودی کے حصول کے لیے کافروں کا شہر چھوڑ کر مسلمانوں کے شہر کی طرف ہجرت کرے گا تو وہ اس ہجرت والی زمین کو جائے پناہ اور چھوڑی ہوئی زمین سے مختلف پائے گا جہاں اسے عزت اور وسیع رزق ملے گا۔ جو شخص اپنے گھر سے اللہ تعالیٰ کی خاطر اور اس کے رسول کی جانب ہجرت کر کے جائے، پھر اسے ہجرت گاہ پہنچنے سے پہلے موت آ لے تو اس کا اجر اللہ کے ذمے پکا ہو گیا۔ ہجرت گاہ نہ پہنچنے کی وجہ سے اسے کوئی نقصان نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کو بے حد بخشنے والا اور ان پر نہایت رحم کرنے والا ہے۔

﴿101﴾ جب تم حالتِ سفر میں ہو تو تم پر کوئی گناہ نہیں کہ نماز قصر ادا کرو، یعنی چار رکعت والی نماز کی دو رکعت ادا کرو، اگر تمھیں دشمن سے کوئی خطرہ ہو کہ وہ نقصان پہنچائے گا (اسی طرح حالتِ امن میں بھی دورانِ سفر میں نماز قصر جائز ہے جیسا کہ سنت سے ثابت ہے۔) بلاشبہ کافروں کی تم سے عداوت اور دشمنی بالکل واضح اور ظاہر ہے۔

فوائد: ❀ اسلامی شہروں کی طرف ہجرت کی بڑی فضیلت ہے اور اس شخص کے لیے ہجرت فرض ہے جسے اپنے ملک میں رہتے ہوئے دین کے ضائع ہونے کا خدشہ ہو۔

❀ حالتِ سفر میں نماز قصر کرنے کی شرعاً اجازت ہے۔

وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ
مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَهُمْ ۫ فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا
مِنْ وَّرَآئِكُمْ ۪ وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا
مَعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ ۚ وَدَّ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَاَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيْلُوْنَ
عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً ۭ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ كَانَ بِكُمْ
اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَنْ تَضَعُوْٓا اَسْلِحَتَكُمْ ۚ وَ
خُذُوْا حِذْرَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿۱۰۲﴾
فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا
وَّعَلٰي جُنُوْبِكُمْ ۚ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۚ اِنَّ
الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَي الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ﴿۱۰۳﴾ وَلَا
تَهِنُوْا فِي ابْتِغَاۗءِ الْقَوْمِ ۭ اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّهُمْ
يَاْلَمُوْنَ كَمَا تَاْلَمُوْنَ ۚ وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُوْنَ ۭ وَ
كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۰۴﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ
بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ ۭ وَلَا تَكُنْ لِّلْخَاۗىِٕنِيْنَ خَصِيْمًا ﴿۱۰۵﴾

ع 15 12

(102) اے رسول (ﷺ)! دشمن سے لڑائی کے وقت جب آپ لشکر میں موجود ہوں اور انھیں نماز پڑھانا چاہیں تو لشکر دو حصوں میں تقسیم کر لیں: ان میں سے ایک گروہ آپ کے ساتھ نماز پڑھے اور انھیں چاہیے کہ نماز میں بھی اپنا اسلحہ پوری طرح تیار رکھیں اور دوسرا گروہ تمھاری حفاظت پر مامور رہے۔ جب پہلا گروہ ایک رکعت امام کے ساتھ ادا کر لے تو باقی نماز از خود پوری کرے اور جب وہ گروہ نماز ادا کر لے تو وہ تمھاری حفاظت کے لیے دشمن کے سامنے کھڑا ہو جائے اور جو گروہ پہرہ دے رہا تھا اور انھوں نے ابھی تک نماز نہیں پڑھی، وہ ایک رکعت آ کر امام کے ساتھ ادا کریں اور جب امام سلام پھیرے تو وہ اپنی بقیہ نماز مکمل کر لیں۔ اور انھیں چاہیے کہ دشمن سے محتاط رہیں اور اسلحہ وغیرہ نماز میں بھی پوری طرح تیار رکھیں۔ بلاشبہ کافر یہ خواہش رکھتے ہیں کہ تم نماز کے وقت اپنے اسلحے اور سامان سے غافل ہو جاؤ تاکہ وہ اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے تم پر اچانک حملہ کر دیں اور تمھیں دبوچ لیں۔ اگر بارش یا بیماری وغیرہ کی وجہ سے تمھیں کوئی پریشانی ہو تو اسلحہ اتارنے میں کوئی حرج نہیں لیکن پھر بھی حسبِ استطاعت دشمن سے ہوشیار رہو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے کافروں کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

(103) اے ایمان والو! جب تم نماز سے فارغ ہو جاؤ تو اٹھتے، بیٹھتے اور لیٹتے اپنی تمام حالتوں میں سبحان اللہ، الحمد للہ اور لا إله إلّا الله کے ساتھ اللہ کا ذکر کرتے رہو۔ جب خوف ختم ہو جائے اور امن و امان ہو جائے تو پورے ارکان و واجبات اور مستحبات کے ساتھ مسنون طریقے سے نماز ادا کرو جیسا کہ تمھیں حکم دیا گیا ہے۔ بلاشبہ نماز ادا کرنا اہلِ ایمان پر مقرر وقت میں فرض ہے، بغیر کسی معقول عذر کے اس میں تاخیر جائز نہیں۔ یہ مقیم ہونے کی صورت میں ہے۔ سفر کی حالت میں تم دو نمازیں ایک ساتھ بھی پڑھ سکتے ہو اور قصر بھی کر سکتے ہو۔

(104) اے ایمان والو! کافر دشمنوں کا پیچھا کرنے میں کمزور اور سست نہ پڑو۔ اگر تم راہ جہاد میں پہنچنے والے زخموں اور مقتولوں کی وجہ سے دُکھ درد میں مبتلا ہو تو ان کافروں کو بھی تو تمھاری طرح تکلیف ہوتی ہے۔ انھیں بھی تمھاری طرح مصیبت آتی ہے۔ ان کا صبر تمھارے صبر سے زیادہ نہیں ہونا چاہیے جبکہ تم اللہ تعالیٰ سے ثواب اور نصرت و تائید کی امید رکھتے ہو جس کی وہ نہیں رکھتے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے حالات خوب جاننے والا ہے، وہ اپنی تدبیر اور شریعت سازی میں کمال حکمت والا ہے۔

(105) اے رسول! بلاشبہ ہم نے آپ پر حق پر مشتمل قرآن نازل کیا تاکہ آپ اس علم کے مطابق جو اللہ نے آپ کو سکھایا اور الہام کیا ہے، لوگوں کے تمام معاملات میں فیصلہ کریں جس میں آپ کی رائے اور خواہشات کا دخل نہ ہو۔ آپ اپنی جانوں اور اپنی امانتوں میں خیانت کرنے والوں کی طرف داری کرتے ہوئے ان کا دفاع نہ کریں کہ جو کوئی ان سے اپنے حق کا مطالبہ کرے تو آپ ان کی طرف سے جھگڑا کریں۔

فوائد: ❀ نمازِ خوف کی شرعاً اجازت، اس کے احکام اور طریقۂ کار کو یہاں بیان کیا گیا ہے۔

❀ ہر طرح کے حالات میں اسبابِ بروئے کار لانے کا حکم ہے اور مومن کو عبادت میں بھی انھیں ترک کرنے کی اجازت نہیں۔

❀ ہر حال میں اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا دلوں کی زندگی اور ان کے اطمینان کا سبب ہے۔

❀ دشمن سے لڑائی کے دوران میں کمزوری دکھانے اور سستی کا مظاہرہ کرنے کی ممانعت اور لڑائی میں ڈٹ کر مقابلہ کرنے کا حکم ہے۔

وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۰۶﴾ وَلَا تُجَادِلْ
عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ
كَانَ خَوَّانًا اَثِيْمًا ﴿۱۰۷﴾ يَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا
يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى
مِنَ الْقَوْلِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا ﴿۱۰۸﴾ هٰۤاَنْتُمْ
هٰۤؤُلَآءِ جٰدَلْتُمْ عَنْهُمْ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۫ فَمَنْ يُّجَادِلُ
اللّٰهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَمْ مَّنْ يَّكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا ﴿۱۰۹﴾ وَ
مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ
اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۱۰﴾ وَمَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰى
نَفْسِهٖ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۱۱﴾ وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْٓـَٔةً
اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْٓـًٔا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۱۱۲﴾
وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ
اَنْ يُّضِلُّوْكَ ؕ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ
شَىْءٍ ؕ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ
مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ﴿۱۱۳﴾

ع 16 8 13

(106) اللہ تعالیٰ سے مغفرت وبخشش طلب کریں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں کو بے حد بخشنے والا اور ان پر نہایت رحم کرنے والا ہے جو اس کے حضور توبہ کرتے ہیں۔

(107) آپ کسی ایسے شخص کی طرف سے جھگڑا نہ کریں جو خیانت کرتا ہے اور اپنی خیانت چھپائے رکھنے کی پوری کوشش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بہت زیادہ خیانت اور گناہ کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

(108) وہ گناہ کرتے وقت حیا اور خوف کے مارے لوگوں سے چھپتے ہیں اور اللہ سے نہیں چھپتے، حالانکہ وہ ان کے ساتھ ہے اور ان کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔ اس سے ان کی کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہوتی جب وہ چھپ کر ایسی باتوں کی سازشیں کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں، جیسے گناہ گار کا دفاع کرنا اور بے گناہ کو مورد الزام ٹھہرانا۔ وہ چھپ کر اور علانیہ جو بھی کرتے ہیں، اللہ اس کو گھیرے ہوئے ہے۔ اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں اور وہ عنقریب انھیں ان کے اعمال کی جزا دے گا۔

(109) یہ تم ہی ہو جنھیں ان جرم کرنے والے لوگوں کی فکر لگی ہوئی ہے۔ تم انھیں دنیا کی زندگی میں بری قرار دینے کے لیے جھگڑا کرتے اور ان کی سزا رکوانے کے لیے ان کا دفاع کرتے ہو تو بتاؤ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے ان کا دفاع کون کرے گا جبکہ وہ ساری حقیقت سے آگاہ ہے؟ اس دن ان کی وکالت کون کرے گا؟ بلاشبہ اس دن ایسا کرنے کی کسی میں ہمت نہ ہوگی۔

(110) اور جو کوئی برا کام کرے یا گناہ کا ارتکاب کر کے خود پر ظلم کرے، پھر اپنے گناہ کا اقرار کرتے ہوئے اس پر شرمندگی اور ندامت کا اظہار کرے، اللہ سے معافی مانگے اور خود کو بدل لے تو وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کو گناہ معاف کرنے والا، نہایت رحم کرنے والا پائے گا۔

(111) جو کوئی چھوٹا گناہ کرے یا بڑا، اس کی سزا بھی اس اکیلے ہی کو ملے گی، کسی دوسرے کو اس کی سزا نہیں ہوگی اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے اعمال کو خوب جاننے والا ہے اور تدبیر کرنے اور شریعت سازی میں کمال حکمت والا ہے۔

(112) جو کوئی بھول چوک کر غلطی کر لے یا جان بوجھ کر گناہ کر لے، پھر اس کا الزام کسی بے گناہ انسان پر لگا دے تو اس نے ایسا کر کے جھوٹ بولا اور بڑا واضح گناہ اپنے سر اٹھا لیا ہے۔

(113) اے رسول (ﷺ)! اگر آپ پر اللہ کا فضل واحسان نہ ہوتا کہ اس نے آپ کو محفوظ رکھا تو اپنے آپ سے خیانت کرنے والا ایک گروہ آپ کو حق سے ہٹانے اور ناانصافی والا فیصلہ کرانے پر تلا ہوا تھا۔ حقیقت میں وہ خود ہی کو گمراہ کرتے ہیں کیونکہ آپ کو بھٹکانے کی انھوں نے جو کوشش کی، اس کا وبال ان کی گمراہی کی صورت میں انھی پر پڑے گا۔ آپ کے اللہ کی حفاظت میں ہونے کی وجہ سے وہ آپ کو تکلیف نہیں پہنچا سکتے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ پر قرآن وسنت کو نازل کیا اور آپ کو وہ ہدایت اور نور سکھایا جو آپ اس سے پہلے نہیں جانتے تھے اور اللہ تعالیٰ کا آپ پر نبوت و عصمت کی صورت میں عظیم احسان ہے۔

فوائد: ❀ باطل پرستوں کی جانب سے جھگڑنا اور ان کا دفاع کرنا منع ہے کیونکہ یہ گناہ اور زیادتی کے کاموں میں تعاون کرنے کی ایک صورت ہے۔

❀ سچے مومن کو چاہیے کہ تمام لوگوں سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے، اس کی تعظیم اور اس سے حیا سب لوگوں سے زیادہ ہو۔

❀ اللہ تعالیٰ کی وسیع رحمت اور مغفرت اس شخص کے لیے ہے جو اپنے آپ پر ظلم کرتا ہے، خواہ اس کا خود پر ظلم کتنا ہی بڑا ہو، پھر وہ سچی توبہ کر کے گناہ سے باز آ جاتا ہے تو اللہ اسے معاف کر دیتا ہے۔

❀ کسی بے گناہ آدمی پر تہمت لگانے اور الزام تراشی سے ڈرایا گیا ہے اور ایسا کرنے والا بسا اوقات بہت بڑے جھوٹ اور گناہ میں پڑ جاتا ہے۔

لَاخَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ
مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍۢ بَيْنَ النَّاسِ ؕ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ
ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۱۴﴾ وَمَنْ
يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَ
يَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ
جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿۱۱۵﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ ع 17 3 14
بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ
فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا ﴿۱۱۶﴾ اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ
اِنٰثًا ۚ وَاِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ﴿۱۱۷﴾ لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ
وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ﴿۱۱۸﴾
وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ
الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّتَّخِذِ
الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ؕ ﴿۱۱۹﴾
يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ ؕ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۱۲۰﴾
اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۖ وَلَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا ﴿۱۲۱﴾

(114) لوگوں کے اکثر خفیہ مشوروں میں کوئی خیر اور نفع کی بات نہیں ہوتی۔ ہاں، اگر ان کی خفیہ گفتگو صدقہ وخیرات کرنے یا شریعت و عقل کے مطابق کسی نیکی کے کام کے بارے میں ہو یا دو جھگڑنے والوں کے درمیان صلح کرانے کی دعوت ہو تو اور بات ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر ایسا کرے گا، عنقریب ہم اسے عظیم ثواب عطا کریں گے۔

(115) اور جو شخص رسول اللہ ﷺ سے دشمنی کا مظاہرہ کرے اور حق واضح ہو جانے کے بعد آپ کی لائی ہوئی شریعت کی مخالفت کرے اور اہلِ ایمان کی راہ چھوڑ کر کوئی دوسرا راستہ اختیار کرے تو ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیتے ہیں اور جان بوجھ کر حق سے منہ موڑنے کی وجہ سے اسے حق کی توفیق نہیں دیتے اور ہم اسے جہنم کی آگ میں ڈالیں گے جس کی گرمی وہ جھیلے گا اور جہنم اپنے مستحق لوگوں کے لیے لوٹنے کی نہایت بری جگہ ہے۔

(116) اللہ تعالیٰ اس گناہ کو ہرگز نہیں بخشے گا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے بلکہ مشرک کو ہمیشہ آگ میں رکھے گا اور شرک کے علاوہ جو گناہ چاہے گا اور جس کے چاہے گا، اپنی رحمت اور فضل سے معاف کر دے گا اور جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائے گا تو وہ حق سے بھٹک گیا اور بہت دور چلا گیا کیونکہ اس نے خالق اور مخلوق کو برابر کر دیا۔

(117) یہ مشرکین جن کی عبادت کرتے ہیں اور جنھیں اللہ کے سوا پکارتے ہیں، وہ صرف مورتیاں ہیں جن کے نام انھوں نے مؤنثوں کے نام پر رکھے ہوئے ہیں جیسے لات اور عُزیٰ۔ ان کے پاس نفع ونقصان کا کوئی اختیار نہیں۔ درحقیقت وہ اللہ کی اطاعت سے نکل جانے والے شیطان ہی کی عبادت کرتے ہیں جس میں کوئی خیر نہیں کیونکہ اسی نے انھیں ان مورتیوں اور بتوں کی عبادت کا حکم دیا ہے۔

(118) اسی لیے اللہ تعالیٰ نے شیطان کو اپنی رحمت سے دھتکار دیا ہے اور اس نے قسم اٹھا کر اپنے رب سے کہا تھا: میں تیرے بندوں کی ایک معلوم تعداد کو راہِ حق سے ہٹاؤں گا۔

(119) اور میں ضرور انھیں تیری سیدھی راہ سے روکوں گا اور میں بہرصورت انھیں ایسے جھوٹے وعدوں کی امید دلاؤں گا جس میں ان کی گمراہی بھی انھیں خوبصورت لگے گی۔ اور میں ضرور انھیں جانوروں کے کان کاٹنے کا حکم دوں گا تاکہ وہ اللہ کے حلال کیے ہوئے جانوروں کو حرام قرار دیں اور میں انھیں اللہ کی فطرت اور تخلیق میں تبدیلی کرنے کا حکم ضرور دوں گا۔ جو شخص شیطان کو اپنا دوست بنائے اور اس کی اطاعت کرے، وہ شیطان مردود سے دوستی کر کے سراسر کھلے خسارے میں پڑ گیا۔

(120) شیطان ان سے جھوٹے وعدے کرتا اور انھیں جھوٹی امیدیں دلاتا ہے اور واقعی اس کا ہر وعدہ باطل ہوتا ہے جس کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی۔

(121) شیطان کے نقشِ قدم اور اس کی ہدایات پر چلنے والے ان لوگوں کا ٹھکانا جہنم کی آگ ہے۔ وہ اس سے بھاگ نکلنے کی جگہ نہ پائیں گے جہاں وہ پناہ لے سکیں۔

فوائد:

❀ لوگوں کی اکثر سرگوشیوں میں کوئی خیر نہیں ہوتی بلکہ کئی دفعہ ان میں گناہ اور وبال ہوتا ہے اور لوگوں کی باہمی گفتگو میں واقعی نیکی اور فائدے کی باتیں بہت تھوڑی ہوتی ہیں۔

❀ رسول اکرم ﷺ سے عناد اور دشمنی اور مومنوں کی راہ کی مخالفت کا انجام اللہ تعالیٰ سے دوری اور جہنم رسید ہونا ہے۔

❀ تمام گناہ اللہ تعالیٰ کی مرضی اور مشیت پر موقوف ہیں۔ کبھی گناہ کرنے والے کو معاف کر دیا جاتا ہے سوائے اس شخص کے جو شرک (یا کفر) پر بغیر توبہ کیے مرا تو اسے اللہ تعالیٰ کبھی معاف نہیں کرے گا۔

❀ شیطان کا مقصد لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی عبادت سے ہٹانا ہے اور اس کے لیے اس کا سب سے بڑا جال جھوٹی تمناؤں اور جھوٹے وعدوں کو مزین کر کے دکھانا ہے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ
حَقًّا ؕ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا ﴿۱۲۲﴾ لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ
وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ؕ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ ۙ وَ
لَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۱۲۳﴾ وَمَنْ يَّعْمَلْ
مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ
يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ﴿۱۲۴﴾ وَمَنْ اَحْسَنُ
دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ
اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ﴿۱۲۵﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي
السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا ﴿۱۲۶﴾ ع 18 11 15
وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ ؕ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ ۙ وَمَا
يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ فِيْ يَتٰمَى النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا
تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ
وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ ۙ وَاَنْ تَقُوْمُوْا لِلْيَتٰمٰى
بِالْقِسْطِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِيْمًا ﴿۱۲۷﴾

جب اللہ تعالیٰ نے شیطان کے پیروکاروں کے انجام کا ذکر کیا تو ساتھ ہی رسولوں کی پیروی کرنے والوں کا انعام بھی ذکر کر دیا، چنانچہ فرمایا:

﴿122﴾ جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور انھوں نے اس کے قریب کرنے والے نیک اعمال کیے، ہم عنقریب انھیں ایسی جنتوں میں داخل کریں گے جن کے محلات کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہ اللہ کی طرف سے وعدہ ہے اور اس کا وعدہ سچا ہے۔ وہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ سچی بات کسی کی نہیں ہوسکتی۔

﴿123﴾ اے مسلمانو! کامیابی اور نجات تمھاری یا اہلِ کتاب کی خواہشات کے تابع نہیں بلکہ اس کا دارومدار عمل پر ہے۔ جو کوئی تم میں سے برا عمل کرے گا، اسے قیامت کے دن اس کا بدلہ دیا جائے گا اور وہ اپنے لیے اللہ کے سوا کوئی کارساز نہ پائے گا جو اسے نفع دے سکے اور نہ کوئی مددگار پائے گا جو اس سے نقصان دور کر سکے۔

﴿124﴾ اور جو شخص نیک اعمال کرے، خواہ مرد ہو یا عورت، بشرطیکہ وہ اللہ پر سچا ایمان رکھتا ہو، تو ایمان اور عمل کو ایک ساتھ جمع کرنے والے یہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور ان کے اعمال کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی، اتنی سی بھی نہیں جتنا کھجور کی گٹھلی کی پشت پر باریک گڑھا ہوتا ہے۔

﴿125﴾ اس سے اچھا دین کسی کا نہیں ہوسکتا جس نے خالص نیت کے ساتھ اپنا ظاہر و باطن اللہ کے سپرد کر دیا اور شریعت کی پیروی میں نہایت اچھے اعمال بھی کیے اور شرک و کفر سے ہٹے ہوئے اور توحید و ایمان کی طرف مائل دینِ ابراہیم، جو دینِ محمد ﷺ کی اصل ہے، کی پیروی کی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو اپنی تمام مخلوقات میں سے کامل محبت کے ساتھ منتخب فرمایا۔

﴿126﴾ اللہ اکیلے کے لیے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ ان سب کا بادشاہ اکیلا اللہ ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے علم، قدرت اور تدبیر سے اپنی مخلوق میں سے ہر چیز کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔

﴿127﴾ اور اے رسول (ﷺ)! وہ آپ سے عورتوں کے بارے میں دریافت کرتے ہیں کہ ان کے حقوق و واجبات کیا ہیں؟ آپ کہہ دیں: اللہ تعالیٰ تمھیں اس کے متعلق کھول کر بتاتا ہے جو تم نے پوچھا ہے اور تمھیں ان یتیم عورتوں کے متعلق بھی قرآن میں بتاتا ہے جو تمھارے زیرِ پرورش ہیں اور تم انھیں ان کا حق مہر یا میراث نہیں دیتے، جو اللہ نے ان کے لیے مقرر کی ہے۔ تم خود ان سے نکاح کی رغبت نہیں رکھتے اور ان کے مال کے لالچ میں ان کا نکاح آگے بھی نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ وہ بھی بیان کرتا ہے جو تم پر چھوٹے کمزور بچوں کے بارے میں فرض ہے کہ وراثت میں سے انھیں ان کا حق دو اور ان کے مالوں پر قبضہ کر کے ان پر ظلم نہ کرو۔ وہ تمھارے لیے بیان کرتا ہے کہ یتیموں کی دنیا و آخرت کی بہتری کا لحاظ رکھتے ہوئے عدل و انصاف سے ان کی کفالت کرتے رہنا، اور تم یتیموں وغیرہ کے لیے جو بھی بھلائی کا کام کرو گے، اللہ اسے خوب جاننے والا ہے اور جلد تمھیں اس کا بدلہ بھی دے گا۔

فوائد:

- اللہ تعالیٰ کے ہاں جو ثواب ہے، اسے صرف خواہشات اور دعووں سے حاصل نہیں کیا جا سکتا بلکہ اس کے لیے ایمان اور اعمالِ صالحہ بہت ضروری ہیں۔
- جزا جنسِ عمل سے ہوگی، چنانچہ جو کوئی برا عمل کرے گا، اس کی سزا پائے گا اور جو اچھا عمل کرے گا، اسے اس کا اچھا بدلہ ملے گا۔
- اللہ تعالیٰ کے حضور عمل کی قبولیت کا معیار یہ ہے کہ اس میں اخلاص ہو اور نبی ﷺ کی پیروی میں کیا گیا ہو۔
- کمزور طبقوں، جیسے عورتوں اور بچوں وغیرہ کے حقوق کے تحفظ پر اسلام نے بہت زور دیا ہے۔ ان پر زیادتی حرام قرار دی اور شریعت کی روشنی میں ان کی مصلحتوں کا خیال رکھنا واجب قرار دیا ہے۔

وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا
جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ؕ وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ؕ
وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ؕ وَاِنْ تُحْسِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ
كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۱۲۸﴾ وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا
بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا
كَالْمُعَلَّقَةِ ؕ وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا
رَّحِيْمًا ﴿۱۲۹﴾ وَاِنْ يَّتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَكَانَ
اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِيْمًا ﴿۱۳۰﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ
وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَاِيَّاكُمْ اَنِ
اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي
الْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَنِيًّا حَمِيْدًا ﴿۱۳۱﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ
وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۱۳۲﴾ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ
اَيُّهَا النَّاسُ وَيَاْتِ بِاٰخَرِيْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ
قَدِيْرًا ﴿۱۳۳﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ
ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ﴿۱۳۴﴾ ع

ع 19 8 16

(128) اگر کسی عورت کو اس بات کا خدشہ ہو کہ اس کے خاوند کو اس میں دلچسپی نہیں رہی اور وہ اس سے الگ ہو جائے گا تو پھر ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ کسی بات پر مصالحت کر لیں، مثلاً: عورت اپنے بعض واجبی حقوق سے دستبردار ہو جائے جیسے نان ونفقہ یا خاوند کا اس کے ہاں رات گزارنا۔ اس صورت میں صلح طلاق سے بہتر ہے۔ انسانی فطرت میں اگرچہ حرص اور بخل پایا جاتا ہے اور وہ اپنے حق سے دستبرداری پر آمادہ نہیں ہوتا لیکن میاں بیوی دونوں کو چاہیے کہ وہ خود کو درگزر کرنے اور احسان اور بھلائی کرنے کا عادی بنا کر اس کا علاج کریں۔ اگر تم اپنے تمام معاملات میں احسان اور بھلائی کی راہ اختیار کرو اور اللہ کے احکام مانتے ہوئے اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز رہ کر اس سے ڈرتے رہو تو بلاشبہ جو تم عمل کرتے ہو، اللہ اس سے باخبر ہے۔ اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں اور وہ جلد تمھیں اس کا بدلہ دے گا۔

(129) اے خاوندو! تم دلی تعلق میں اپنی بیویوں سے پوری طرح انصاف کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے، خواہ تم ایسا چاہو بھی، اس کی وجہ یہ ہے کہ کئی معاملات تمھارے بس میں نہیں ہوتے، لہٰذا تم جس سے محبت نہیں کرتے، اسے کلی طور پر نہ چھوڑ دو کہ وہ درمیان میں لٹکی رہے کہ شوہر کے ہوتے ہوئے بھی وہ بے شوہر رہے اور نہ شوہر اس کا حق ادا کرے اور شادی شدہ ہونے کی وجہ سے وہ کوئی دوسرا شوہر بھی تلاش نہ کر سکے۔ اگر تم آپس کے معاملات کی اصلاح کر لو کہ تم اپنی خواہشات کی قربانی دے کر نہ چاہتے ہوئے بھی بیوی کا حق ادا کرو اور اس کے معاملے میں اللہ سے ڈرتے رہو تو اللہ تعالیٰ بے حد بخشنے والا اور تم پر نہایت رحم کرنے والا ہے۔

(130) اگر میاں بیوی طلاق یا خلع کے ذریعے سے ایک دوسرے سے علیحدگی اختیار کر لیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اپنے وسیع فضل و احسان سے دونوں کو ایک دوسرے سے بے نیاز کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ وسیع فضل و رحمت والا اور اپنی تدبیر و تقدیر میں کمال حکمت والا ہے۔

(131) آسمانوں اور زمین میں اور جو کچھ ان کے درمیان ہے، سب پر اکیلے اللہ تعالیٰ کی بادشاہی ہے۔ ہم نے اہلِ کتاب یہود و نصاریٰ سے اور تم سے بھی عہد و پیمان لیا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے حکموں کو مانو گے اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز رہو گے اور اگر تم نے اس عہد کا انکار کیا تو اپنا ہی نقصان کرو گے۔ اللہ تعالیٰ تمھاری اطاعت سے بے نیاز ہے کیونکہ وہ تو آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے، سب کا مالک ہے اور وہ اپنی تمام مخلوق سے بے نیاز ہے، اپنی تمام صفات اور افعال میں قابلِ تعریف ہے۔

(132) اکیلے اللہ ہی کی ملکیت ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور وہی اطاعت کا مستحق ہے اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کے تمام معاملات کو سنبھالنے کے لیے اکیلا ہی کافی ہے۔

(133) اے لوگو! اگر وہ چاہے تو تمھیں ہلاک کر دے اور تمھاری جگہ دوسرے لوگ لے آئے جو اللہ کی اطاعت کرنے والے ہوں اور اس کی نافرمانی سے بچنے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ اس بات پر پوری طرح قادر ہے۔

(134) اے لوگو! تم میں سے جو کوئی اپنے اعمال پر صرف دنیا کا ثواب اور بدلہ چاہتا ہے، اسے علم ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں دنیا و آخرت دونوں کا ثواب ہے، اس لیے اس سے دونوں کا ثواب مانگے۔ اللہ تعالیٰ تمھارے اقوال کو خوب سننے والا اور تمھارے افعال کو خوب دیکھنے والا ہے اور وہ جلد تمھیں ان کا بدلہ بھی دے گا۔

فوائد: ❀ اختلاف کے وقت میاں بیوی کے درمیان مصالحت جائز اور پسندیدہ امر ہے۔ رشتۂ ازدواج قائم رکھنے کی مصلحت کے پیشِ نظر کچھ حقوق سے دستبردار ہونے میں بھی کوئی حرج نہیں۔

❀ اللہ تعالیٰ نے بیویوں کے درمیان عدل و انصاف کرنا واجب قرار دیا ہے، خصوصاً مادی امور میں جو شوہر کے اختیار میں ہوں، تاہم کئی طبعی امور میں، جیسے محبت اور دلی تعلق، جن میں عدل کرنا شوہر کے بس میں نہ ہو، شریعت نے درگزر کیا ہے۔

❀ جب رشتۂ ازدواج قائم رکھنا ناممکن ہو تو پھر میاں بیوی کے درمیان جدائی میں کوئی حرج نہیں۔

❀ اگلے پچھلے تمام انسانوں کے لیے جامع و مانع وصیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام مانتے ہوئے اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز رہ کر اللہ کا تقویٰ اختیار کریں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ
وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا
اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا ۣ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ
وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿١٣٥﴾
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ
عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ
وَمَلٰۗىِٕكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا
بَعِيْدًا ﴿١٣٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ
ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا ﴿١٣٧﴾
بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمَا ۙ ﴿١٣٨﴾ الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ
الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَاۗءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ
الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ﴿١٣٩﴾ وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ
اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا
مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ ۡ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ۭ
اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعَۨا ﴿١٤٠﴾

(135) اے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اس کے رسول کی پیروی کرنے والو! اپنی تمام حالتوں میں عدل و انصاف پر قائم رہنے والے بنو اور ہر ایک کے ساتھ حق سچ کی گواہی دو، خواہ اس کا تقاضا یہ ہو کہ گواہی خود تمھارے اپنے خلاف جاتی ہو یا تمھارے والدین یا قریبی رشتے داروں ہی کے خلاف جاتی ہو۔ گواہی دینے یا نہ دینے میں کسی مالدار کی مالداری یا کسی فقیر کا فقر تمھارے آڑے نہ آئے۔ اللہ کو امیر یا فقیر کا تم سے زیادہ خیال ہے اور وہ ان کی مصلحت سے خوب واقف ہے، لہٰذا گواہی کے معاملے میں تم خواہشاتِ نفس کے پیچھے نہ چلو کہ حق بات ہی سے منہ پھیر لو۔ اگر تم نے گواہی دینے میں کوئی ہیر پھیر کیا یا گواہی دینے سے پہلو تہی کی تو اللہ تعالیٰ جو تم عمل کرتے ہو، اس سے پوری طرح باخبر ہے۔

(136) اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ، اس کے رسول، قرآن مجید جو اس نے اپنے رسول پر اتارا اور ان سے پہلے رسولوں پر نازل ہونے والی کتابوں پر ایمان لاؤ اور اس پر ثابت قدم رہو۔ جو شخص اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور آخرت کے دن کا انکار کرتا ہے، وہ سیدھے راستے سے بہت زیادہ دور نکل گیا۔

(137) جن لوگوں نے ایمان لانے کے بعد بار بار کفر کیا، یعنی اسلام قبول کیا، پھر مرتد ہو گئے، پھر مسلمان ہوئے، اس کے بعد پھر مرتد ہو گئے اور کفر پر ڈٹے رہے اور اسی حالت میں مر گئے تو اللہ تعالیٰ ان کے گناہ ہرگز معاف نہیں کرے گا اور نہ انھیں اپنی طرف پہنچانے والے سیدھے راستے کی توفیق دے گا۔

(138) اے رسول! ان منافقوں سے کہہ دیں جو لوگوں کے سامنے اپنے ایمان کا اظہار کرتے اور دل میں کفر رکھتے ہیں کہ ان کے لیے اللہ کے ہاں قیامت کے دن دردناک عذاب ہوگا۔

(139) یہ عذاب اس لیے ہے کہ انھوں نے مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست اور مددگار بنایا اور اس دوستی کا سبب بھی بڑا عجیب و غریب ہے۔ کیا وہ کافروں سے دوستی کر کے عزت و رفعت اور طاقت حاصل کرنا چاہتے ہیں؟ بلاشبہ قوت و عزت کے سارے اختیارات اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں۔

(140) اور اے مومنو! اللہ تعالیٰ نے تم پر قرآن کریم میں نازل کیا ہے کہ جب تم کسی مجلس میں بیٹھو اور کسی آدمی سے سنو کہ وہ قرآن کی آیات کا انکار کر رہا ہے یا ان کا مذاق اڑا رہا ہے تو تم پر فرض ہے کہ اس مجلس کو فوراً چھوڑ دو اور ایسے لوگوں کے ساتھ بیٹھنا ترک کر دو۔ ہاں، اگر وہ اللہ کی آیات کے ساتھ کفر و مذاق والی باتیں چھوڑ دیں تو پھر ان کے ساتھ بیٹھ سکتے ہو۔ اگر تم اس وقت ان کے ساتھ بیٹھے جب وہ اللہ کی آیات کا انکار کر رہے تھے اور ان کا مذاق اڑا رہے تھے تو تم بھی ایسی باتیں سننے کے بعد اللہ کے حکم کی مخالفت میں انھی کی طرح ہو جاؤ گے کیونکہ تم نے بھی ان کے ساتھ بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی ہے جیسے انھوں نے کفر کر کے اللہ کی نافرمانی کی۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ضرور ان منافقوں کو قیامت کے دن کافروں کے ساتھ جہنم کی آگ میں جھونک دے گا جو اسلام کا اظہار کر کے دلوں میں کفر رکھتے ہیں۔

فوائد: ❀ لوگوں کے درمیان فیصلہ کرتے اور گواہی دیتے وقت عدل سے کام لینا واجب ہے، خواہ وہ فیصلہ یا گواہی خود انسان کے اپنے یا اس کے کسی قریبی عزیز کے خلاف ہی ہو۔

❀ مومن کے لیے ضروری ہے کہ وہ دلی ریاضت اور ظاہری اعمال میں سے وہ کام کرنے کی کوشش کرے جو ایمان میں اضافے کا باعث بنتے اور اس کے دل کو مضبوط رکھتے ہیں۔

❀ اسلام اور مسلمانوں کے لیے منافقین کے خطرناک ہونے کا بیان، اس لیے اللہ تعالیٰ نے انھیں آخرت میں سخت ترین عذاب کی وعید سنائی ہے۔

❀ جب مومن اللہ تعالیٰ کی آیات اور شریعت کا مذاق اڑانے والے شخص کو روک نہ سکتا ہو تو اس کے لیے اس صورتِ حال کے دوران میں اس مجلس میں بیٹھنا ناجائز ہے۔

الَّذِيْنَ يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ قَالُوْٓا
اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۖ وَاِنْ كَانَ لِلْكٰفِرِيْنَ نَصِيْبٌ ۙ قَالُوْٓا اَلَمْ
نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ع ۱۴۱
اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَاِذَا قَامُوْٓا
اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَاۗءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ
اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ۱۴۲ ۙ مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ ۭ لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَاۗءِ وَلَآ
اِلٰى هٰٓؤُلَاۗءِ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ۱۴۳ يٰٓاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَاۗءَ مِنْ دُوْنِ
الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ۱۴۴
اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ
لَهُمْ نَصِيْرًا ۱۴۵ ۙ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ
وَاَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰۗىِٕكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ وَسَوْفَ يُؤْتِ
اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ۱۴۶ مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ
اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا ۱۴۷

ع 20 7 17

(141) وہ لوگ جو تمھارے لیے کسی خیر یا شر کا انتظار کرتے ہیں، اگر تمھیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے فتح اور غنیمت حاصل ہو تو تم سے کہتے ہیں: کیا ہم تمھارے ساتھ نہیں تھے، ہم بھی اسی جگہ موجود رہے جہاں تم موجود رہے؟ ایسا وہ صرف غنیمت حاصل کرنے کے لیے کرتے ہیں۔ اگر کافروں کو تھوڑا سا غلبہ مل جائے تو یہ لوگ ان سے کہتے ہیں: کیا ہم تمھارے معاملات کی دیکھ بھال نہیں کرتے رہے اور پوری طرح تمھاری مدد و نصرت کر کے مسلمانوں کو ناکام کرنے کے لیے تمھیں ان سے بچاتے نہیں رہے؟ اللہ تعالیٰ تم سب کے درمیان قیامت کے دن فیصلہ کرے گا تو مومنوں کو جنت میں داخل کر کے جزا دے گا اور منافقوں کو جہنم کے نچلے طبقے میں داخل کر کے بدلہ دے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و احسان سے قیامت کے دن کافروں کی اہلِ ایمان کے خلاف کوئی دلیل قبول نہیں کرے گا بلکہ انجام کار ایمان والے ہی کامیاب ہوں گے بشرطیکہ وہ اپنے ایمان میں سچے اور شریعت پر عمل پیرا رہیں۔

(142) بلاشبہ منافق دل میں کفر چھپا کر اور اسلام کا اظہار کر کے اللہ تعالیٰ کو دھوکا دیتے ہیں، حالانکہ وہ خود دھوکے کا شکار ہو رہے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے کفر کو جانتے ہوئے بھی ان کا خون بہانے سے منع کیا اور آخرت میں ان کے لیے سخت ترین سزا تیار کی ہے۔ جب وہ نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو وہ نماز کو ناپسند کرتے ہوئے سستی سے اس کی طرف کھڑے ہوتے ہیں۔ وہ اللہ کے لیے اخلاص اختیار نہیں کرتے، صرف لوگوں کو دکھانا اور اپنی تعظیم کروانا چاہتے ہیں۔ وہ لوگ اللہ کا ذکر بھی بہت کم کرتے ہیں، یعنی صرف اس وقت جب مومنوں کو دیکھتے ہیں۔

(143) یہ منافق بدحواسی میں تذبذب کا شکار ہیں۔ وہ ظاہر و باطن دونوں حالتوں میں مومنوں کے ساتھ ہیں نہ کافروں کے ساتھ بلکہ وہ ظاہری طور پر اہلِ ایمان کے ساتھ ہیں اور باطنی طور پر کافروں کے ساتھ۔ اے رسول (ﷺ)! جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے، آپ اس کے لیے گمراہی سے ہدایت کی طرف نکلنے کی کوئی راہ نہیں پائیں گے۔

(144) اے اللہ پر ایمان لانے اور اس کے رسول کی پیروی کرنے والو! تم مومنوں کو چھوڑ کر اللہ کے ساتھ کفر کرنے والوں کو دوست نہ بناؤ کہ ان سے تعلق بناتے پھرو۔ کیا تم اپنے اس فعل کو اللہ تعالیٰ کے ہاں واضح حجت بنانا چاہتے ہو کہ تم واقعی عذاب اور سزا کے مستحق ہو؟

(145) بلاشبہ منافقوں کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جہنم کے سب سے نیچے والے طبقے میں رکھے گا اور آپ ان کا کوئی مددگار نہ پائیں گے جو ان سے عذاب ٹال سکے۔

(146) ہاں، جن لوگوں نے نفاق سے توبہ کر کے اللہ کی طرف رجوع کر لیا، اپنے باطن کی اصلاح کر لی، اللہ کے عہد کو تھام لیا اور ریاکاری چھوڑ کر اپنے اعمال میں اخلاص پیدا کر لیا تو ان صفات والے دنیا و آخرت میں مومنوں کے ساتھ ہوں گے اور عنقریب اللہ تعالیٰ مومنوں کو بہت بڑا ثواب عطا فرمائے گا۔

(147) اللہ تعالیٰ کو تمھیں عذاب دینے کی کوئی ضرورت نہیں اگر تم شکرگزار بنو اور اس پر ایمان لاؤ۔ وہ نہایت بلند و بالا، احسان اور رحم کرنے والا ہے۔ وہ تو صرف تمھارے گناہوں پر تمھیں عذاب دے گا۔ اگر تم اپنے اعمال کی اصلاح کر لو اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر اس کے شکرگزار بنو اور ظاہر و باطن سے اس پر ایمان لاؤ تو وہ ہرگز تمھیں عذاب نہیں دے گا۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کا بڑا قدردان ہے جو اس کے انعامات کا اعتراف کرے۔ وہ انھیں اس اعتراف پر نہ ختم ہونے والا ثواب دے گا۔ وہ اپنی مخلوق کے ایمان کو خوب جانتا ہے اور ہر ایک کو ضرور اس کے عمل کا بدلہ دے گا۔

فوائد:
- منافقوں کی کئی صفات ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ انھیں ہر حال میں اپنے حصے کی فکر ہوتی ہے، خواہ وہ انھیں مومنوں سے ملے یا کافروں سے۔
- منافقوں کی ایک نمایاں صفت یہ ہے کہ وہ ہمیشہ تذبذب، بے چینی اور اضطراب کا شکار رہتے ہیں۔ وہ حقیقی طور پر ایمان والوں کے ساتھ ہوتے ہیں نہ کافروں کے ساتھ۔
- مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بنانے کی سخت ممانعت ہے۔
- بندے کو آخرت میں اللہ کے عذاب سے بچانے والی سب سے بڑی چیز ایمان اور نیک عمل ہے۔

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ؕ
وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا ﴿۱۴۸﴾ اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا
عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا ﴿۱۴۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ
بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ
وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَّيُرِيْدُوْنَ اَنْ
يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ﴿۱۵۰﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ وَ
اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿۱۵۱﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ
رُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ؕ
وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۵۲﴾ يَسْـَٔلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ
عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ ۚ فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰٓى اَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ
فَقَالُوْٓا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ۚ ثُمَّ
اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ فَعَفَوْنَا عَنْ
ذٰلِكَ ۚ وَاٰتَيْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۱۵۳﴾ وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ
الطُّوْرَ بِمِيْثَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُلْنَا
لَهُمْ لَا تَعْدُوْا فِي السَّبْتِ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ﴿۱۵۴﴾

(148) اللہ تعالیٰ بری بات کا علانیہ اظہار کرنا پسند نہیں کرتا بلکہ اسے سخت ناپسند کرتا اور اس پر وعید سناتا ہے لیکن مظلوم کے لیے جائز ہے کہ وہ ظالم کی شکایت کرنے، اس کے لیے بددعا کرنے اور اس کی بات کے برابر بدلہ دینے کے لیے اس کی بری بات کا علانیہ اظہار کرے، لیکن مظلوم کا صبر کرنا برائی کا چرچا کرنے سے بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ تمھارے اقوال کو خوب سننے والا اور تمھاری نیتوں کو خوب جاننے والا ہے، لہٰذا بری بات یا برے ارادے سے بچو۔

(149) اگر تم قولی یا فعلی کوئی نیکی علانیہ کرو یا اسے چھپاؤ یا اس سے درگزر کرو جس نے تمھارے ساتھ برا سلوک کیا ہے تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ بہت زیادہ معاف کرنے والا، پوری طرح قادر ہے، لہٰذا معاف کرنا تمھارے اخلاق کا حصہ ہونا چاہیے تاکہ اللہ تعالیٰ تمھیں معاف کرے۔

(150) بلاشبہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور اس کے رسولوں سے کفر کرتے ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کے درمیان تفریق کریں کہ اللہ پر ایمان رکھیں اور اس کے رسولوں کی تکذیب کریں اور وہ کہتے ہیں: ہم کچھ رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں اور کچھ رسولوں کو نہیں مانتے اور وہ چاہتے ہیں کہ کفر و ایمان کے درمیان کوئی ایسی راہ اختیار کریں جو ان کے وہم و گمان کے مطابق انھیں نجات دلائے گی۔

(151) جو لوگ اس راہ پر چل رہے ہیں وہ پکے کافر ہیں کیونکہ جس نے سارے رسولوں کو یا ان میں سے بعض کو جھٹلایا، اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں سے کفر کیا۔ اور ہم نے کافروں کے لیے قیامت کے دن ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے جو ان کے لیے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان نہ لانے کے تکبر کی سزا ہوگا۔

جب اللہ تعالیٰ نے کافروں کی سزا کا ذکر کیا تو اس کے بعد ایمان والوں کی جزا کا ذکر بھی کر دیا، چنانچہ فرمایا:

(152) اور جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے، اس کی توحید کا اقرار کیا، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا اور اس کے تمام رسولوں کو سچا جانا اور کافروں کی طرح ان میں سے کسی ایک کے درمیان فرق نہ کیا بلکہ سب پر ایمان لائے تو ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ ان کے ایمان اور اس ایمان کی بدولت صادر ہونے والے نیک اعمال کے صلے میں عنقریب اجر عظیم عطا فرمائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کو بہت زیادہ بخشنے والا اور ان پر نہایت رحم کرنے والا ہے۔ (153) اے رسول (ﷺ)! یہ یہود آپ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ آپ ان پر ایک ہی دفعہ آسمان سے اکٹھی کتاب اتاریں جیسے موسیٰ علیہ السلام لے کر آئے تھے تو وہ آپ کی صداقت کی دلیل ہوگی۔ آپ ان کے اس مطالبے کو انوکھا نہ سمجھیں۔ ان کے بڑے تو موسیٰ علیہ السلام سے ان کے اس سوال سے بھی بڑا سوال کر چکے ہیں جب انھوں نے کہا کہ ہمیں اللہ سامنے دکھاؤ۔ ہم اپنی آنکھوں سے نظارہ کرنا چاہتے ہیں، پھر اس مطالبے کی سزا کے طور پر انھیں کڑاکے کی بجلی سے مار دیا گیا، پھر اللہ تعالیٰ نے انھیں زندہ کیا، بعد ازاں انھوں نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کی ربوبیت اور الوہیت کی یکتائی کے واضح دلائل آجانے کے باوجود اللہ کو چھوڑ کر بچھڑے کی پوجا شروع کر دی، پھر بھی ہم نے ان سے درگزر کیا۔ اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو ان کی قوم کے خلاف واضح حجت عطا کی تھی۔ (154) ہم نے یہودیوں سے پختہ عہد لینے کے لیے ان کے سروں پر پہاڑ لا کھڑا کیا تاکہ وہ ڈر کر اس عہد کا اقرار کر کے اس کے مندرجات کو مان لیں۔ پہاڑ ان کے سروں پر لا کھڑا کرنے کے بعد ہم نے انھیں حکم دیا: بیت المقدس کے دروازے سے سروں کو جھکائے ہوئے سجدے کی حالت میں داخل ہو جاؤ مگر وہ اپنے سرینوں کے بل گھسٹتے ہوئے داخل ہوئے۔ ہم نے ان سے کہا: ہفتے کے دن شکار کرنے کی جسارت کر کے زیادتی نہ کرو لیکن انھوں نے حد سے تجاوز کیا اور شکار سے باز نہ آئے اور ہم نے ان سے سخت سے سخت قول و قرار لیے لیکن انھوں نے اپنا ہر قول و قرار توڑ دیا۔

فوائد: ❀ مظلوم کے لیے جائز ہے کہ وہ اپنے اوپر ہونے والے ظلم اور ظالم کی روداد کسی ایسے شخص کے سامنے بیان کرے جس سے امید ہو کہ وہ اس کا حق لے کر دے گا، خواہ اس کی ان باتوں سے ظالم کو تکلیف ہو۔

❀ مظلوم کو بدلہ لینے کی طاقت کے باوجود معاف کر دینے پر ابھارا گیا ہے جیسا کہ اللہ رب العزت اپنے بندوں کو سزا دینے کی قدرت رکھنے کے باوجود معاف کر دیتا ہے۔

❀ رسولوں کے درمیان اس طرح کی تقسیم جائز نہیں کہ بعض پر ایمان لایا جائے اور بعض کا انکار کر دیا جائے بلکہ تمام رسولوں پر ایمان لانا فرض ہے۔

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَآءَ
بِغَيْرِ حَقٍّ وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ
فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۵۵﴾ وَّبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا
عَظِيْمًا ﴿۱۵۶﴾ وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ
اللّٰهِ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ
اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ؕ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ
الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ﴿۱۵۷﴾ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا
حَكِيْمًا ﴿۱۵۸﴾ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ
وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ﴿۱۵۹﴾ فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا
حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
كَثِيْرًا ﴿۱۶۰﴾ وَّاَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَاَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ
بِالْبَاطِلِ ؕ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۶۱﴾ لٰكِنِ
الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ
وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ
الْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ اُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۶۲﴾

ع 22 10 2

(155) ان کے پختہ عہد و پیمان توڑنے، اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار کرنے اور انبیاء علیہم السلام کو دیدہ دلیری سے قتل کرنے کی وجہ سے ہم نے انھیں اپنی رحمت سے دور دھتکار دیا۔ ان کا محمد رسول اللہ ﷺ سے یہ کہنا بھی رحمتِ الٰہی سے محرومی کا سبب بنا کہ ہمارے دل پردے میں ہیں، لہٰذا آپ کی بات ہمارے اوپر اثر انداز نہیں ہوتی، حالانکہ معاملہ ایسا نہیں جیسا انھوں نے کہا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے کفر کی وجہ سے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے اور کوئی خیر کی بات وہاں تک نہیں جا سکتی، چنانچہ وہ ایمان نہیں لائیں گے مگر معمولی ایمان جو ان کے لیے نفع بخش نہ ہوگا۔

(156) اور ہم نے ان کے کفر اور سیدہ مریم علیہا السلام پر بدکاری کی جھوٹی تہمت اور بہتان لگانے کی وجہ سے بھی انھیں اپنی رحمت سے دور دھتکار دیا۔

(157) اور ہم نے ان کے اس جھوٹے قول کی وجہ سے بھی ان پر لعنت کی جو انھوں نے بڑے فخر سے بیان کیا کہ ہم نے اللہ کے رسول مسیح عیسیٰ ابن مریم کو قتل کیا، حالانکہ انھوں نے قتل کیا نہ انھیں سولی پر چڑھایا جیسا کہ ان کا دعویٰ ہے، بلکہ انھوں نے ایک ایسے آدمی کو قتل کیا اور سولی پر چڑھایا جسے عیسیٰ علیہ السلام کا ہم شکل بنا دیا گیا تھا، چنانچہ انھوں نے گمان کیا کہ مقتول عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ یہود میں سے جن لوگوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کا دعویٰ کیا اور جن عیسائیوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو ان کے سپرد کرنے کا دعویٰ کیا، دونوں گروہ ہی ان کے معاملے میں شک میں مبتلا ہیں۔ ان کے پاس اس کا علم نہیں ہے، وہ صرف گمان کی پیروی کرتے ہیں اور گمان حق کے مقابلے میں کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ یہ بات قطعی اور یقینی ہے کہ انھوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو قتل نہیں کیا اور نہ سولی پر چڑھایا۔

(158) بلکہ اللہ تعالیٰ نے انھیں ان کی سازش سے نجات دی اور جسم و روح سمیت اپنی طرف اٹھا لیا اور اللہ تعالیٰ اپنی سلطنت میں سب پر غالب ہے اور اس پر کوئی غالب نہیں آ سکتا۔ وہ اپنے فیصلے، تدبیر اور شریعت میں کمال حکمت والا ہے۔

(159) آخری زمانے میں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد اور ان کی وفات سے پہلے اس وقت موجود تمام اہلِ کتاب بہر حال ان پر ایمان لے آئیں گے اور قیامت کے دن عیسیٰ علیہ السلام ان کے اعمال کے متعلق گواہی دیں گے کہ کون سا عمل شریعت کے مطابق تھا اور کون سا مخالف۔ (160) ہم نے یہود کے ظلم کی وجہ سے کھانے والی بعض پاکیزہ چیزیں ان پر حرام کر دیں جو ان کے لیے ابتدا میں حلال تھیں، چنانچہ ہم نے ان پر ہر ناخن والا جانور حرام قرار دیا۔ گائے اور بکری کی چربی ان پر حرام کر دی سوائے اس چربی کے جو ان کی پشتوں پر ہو۔ اس کا ایک سبب ان کا خود کو اور دوسرے لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکنا تھا، اور اس معاملے میں وہ اس قدر آگے بڑھے کہ خیر سے روکنا ان کی خاص نشانی اور پہچان بن گیا۔ (161) اللہ تعالیٰ کے منع کرنے کے باوجود ان کے سودی لین دین کرنے اور لوگوں کا مال ناحق طریقے سے بٹورنے کے سبب بھی ہم نے کھانے کی پاکیزہ چیزیں ان پر حرام کر دیں۔ ہم نے ان میں سے کافروں کے لیے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

جب اللہ تعالیٰ نے اہلِ کتاب کی بری صفات کا ذکر کیا تو ان کے اہلِ ایمان کا تذکرہ بھی ساتھ ہی کر دیا، چنانچہ فرمایا:

(162) لیکن اے رسول (ﷺ)! یہود میں سے پختہ علم رکھنے والے اور صحیح دین پر قائم اہلِ ایمان اس کی تصدیق کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کی صورت میں آپ پر نازل کیا اور آپ سے پہلے رسولوں پر نازل ہونے والی کتابوں، جیسے تورات اور انجیل کی بھی تصدیق کرتے ہیں۔ وہ نماز قائم کرتے اور اپنے مالوں کی زکاۃ ادا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو وحدہ لاشریک مانتے ہیں اور قیامت کے دن کو بھی سچا مانتے ہیں۔ ایسی صفات کے حامل لوگوں کو ہم ضرور عظیم ثواب عطا کریں گے۔

فوائد:

- کفر کا انجام دلوں پر مہر لگ جانا ہے اور دلوں پر مہر لگ جانے سے دل فہم و فراست سے محروم ہو جاتے ہیں۔
- اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام سے یہود کی عداوت کا بیان، یہاں تک کہ وہ ان کے قتل کرنے کے مرحلے تک پہنچ گئے تھے۔
- عیسیٰ علیہ السلام کو سولی دیے جانے کے معاملے میں عیسائیوں کی جہالت اور حیرانی اور محض فاسد گمانوں پر اپنے عقیدے کی عمارت کھڑی کرنا۔
- علم کی فضیلت کا بیان۔ بلاشبہ اہلِ کتاب میں سے بعض پختہ کار اہلِ علم تھے اور ان کا یہی علم نبی محمد ﷺ پر ایمان لانے کا باعث بنا۔

إِنَّآ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ كَمَآ أَوْحَيْنَآ إِلَىٰ نُوحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنۢ بَعْدِهٖ ۚ
وَأَوْحَيْنَآ إِلَىٰٓ إِبْرٰهِيمَ وَإِسْمٰعِيلَ وَإِسْحٰقَ وَيَعْقُوبَ
وَالْأَسْبَاطِ وَعِيسٰى وَأَيُّوبَ وَيُونُسَ وَهٰرُونَ وَسُلَيْمٰنَ ۚ
وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُورًا ﴿١٦٣﴾ وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ
قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ۭ وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوسٰى
تَكْلِيمًا ﴿١٦٤﴾ رُّسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ
عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿١٦٥﴾
لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَآ أَنْزَلَ إِلَيْكَ أَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ
يَشْهَدُوْنَ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿١٦٦﴾ إِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ
صَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ﴿١٦٧﴾ إِنَّ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَظَلَمُوْا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ
طَرِيْقًا ﴿١٦٨﴾ إِلَّا طَرِيْقَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ أَبَدًا ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ
عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿١٦٩﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ
مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ۭ وَإِنْ تَكْفُرُوْا فَإِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي
السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿١٧٠﴾

﴿163﴾ اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ ہم نے آپ کی طرف اسی طرح وحی کی جس طرح آپ سے پہلے رسولوں کی طرف کی۔ آپ رسولوں میں سے کوئی انوکھے رسول نہیں ہیں۔ یقیناً ہم نے نوح علیہ السلام کی طرف وحی کی اور ان انبیاء کی طرف بھی جو ان کے بعد آئے۔ ہم نے ابراہیم علیہ السلام اور ان کے دونوں بیٹوں اسماعیل اور اسحاق علیہما السلام کی طرف وحی کی اور یعقوب بن اسحاق علیہما السلام اور ان کے اسباط (اولاد) کی طرف وحی کی۔ (اسباط سے مراد وہ انبیاء ہیں جو یعقوب علیہ السلام کے بیٹوں کی نسبت سے بننے والے بنی اسرائیل کے بارہ قبائل میں آئے۔) اسی طرح ہم نے عیسیٰ، ایوب، یونس، ہارون اور سلیمان علیہم السلام کی طرف بھی وحی کی اور ہم نے داود علیہ السلام کو کتاب، یعنی زبور عطا کی۔

﴿164﴾ ہم نے کئی رسول بھیجے جن کے واقعات سے قرآن میں ہم نے آپ کو آگاہ کر دیا اور دوسرے کئی رسول ایسے بھیجے جن کا تذکرہ ہم نے قرآن میں آپ سے نہیں کیا اور ہم نے کسی حکمت کے تحت اس میں ان کا ذکر چھوڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے براہِ راست نبوت کے متعلق اپنے شایانِ شان خوب کلام فرمایا۔ یہ کلام حقیقت پر مبنی تھا جس سے مقصود موسیٰ علیہ السلام کی عزت افزائی تھی۔

﴿165﴾ ہم نے ان رسولوں کو اللہ پر ایمان لانے والوں کو باعزت بدلے کی خوشخبری سنانے والے بنا کر اور کفر کرنے والوں کو دردناک عذاب سے ڈرانے والے بنا کر بھیجا تاکہ رسولوں کی بعثت کے بعد لوگوں کے پاس اللہ کو الزام دینے کا کوئی عذر اور بہانہ نہ رہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی سلطنت میں سب پر غالب اور اس کے فیصلے کمال حکمت پر مبنی ہوتے ہیں۔

﴿166﴾ اے نبی (ﷺ)! اگر یہود آپ کے ساتھ کفر کرتے ہیں تو کیا ہوا؟ اللہ تعالیٰ گواہی دیتا اور آپ کی تصدیق کرتا ہے کہ جو قرآن آپ کی طرف اتارا گیا ہے، وہ برحق ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنا وہ علم اتارا ہے جس سے وہ اپنے بندوں کو آگاہ کرنا چاہتا تھا۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنی پسند اور ناپسند دونوں سے آگاہ کر دیا ہے۔ اللہ کی اس گواہی کے ساتھ ساتھ فرشتے بھی اس کی سچائی کی گواہی دیتے ہیں جو کچھ آپ لائے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ ہی بطور گواہ کافی ہے۔ اس کی گواہی کسی بھی دوسرے کی گواہی سے کفایت کرنے والی ہے۔ ﴿167﴾ بلاشبہ جن لوگوں نے آپ کی نبوت کا انکار کیا اور لوگوں کو اسلام قبول کرنے سے روکا، وہ حق سے بہت دور جا چکے ہیں۔

﴿168﴾ بلاشبہ جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کے ساتھ کفر کیا اور کفر پر قائم رہ کر اپنی جانوں پر ظلم کیا، جب تک وہ اپنے کفر پر اڑے ہوئے ہیں، اللہ تعالیٰ انھیں ہرگز نہ بخشے گا اور نہ ایسی راہ دکھائے گا جو انھیں اللہ کے عذاب سے نجات دے سکے۔ ﴿169﴾ سوائے اس راہ کے جو انھیں جہنم میں داخل کر دے اور انھیں وہاں کا مستقل باسی بنا دے اور ایسا کرنا اللہ تعالیٰ کے لیے نہایت آسان ہے، جس سے اُسے کوئی چیز عاجز نہیں کر سکتی۔

﴿170﴾ اے لوگو! یقیناً تمھارے پاس اللہ کے رسول محمد ﷺ اللہ کی طرف سے ہدایت اور دینِ حق لے کر آ گئے ہیں، لہٰذا جو دین وہ تمھارے پاس لائے ہیں، اس پر ایمان لاؤ، اس میں تمھاری دنیا و آخرت کا بھلا ہے۔ اگر تم اللہ کے ساتھ کفر کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمھارے ایمان سے بے پروا ہے اور تمھارا کفر اسے کوئی نقصان نہیں دے گا۔ اسی کی ملکیت ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے، اور جو کچھ ان کے درمیان ہے، اس پر بھی اسی کی حکومت ہے۔ اللہ تعالیٰ خوب جاننے والا ہے کہ ہدایت کا مستحق کون ہے، لہٰذا اس کی راہ اس کے لیے آسان کر دیتا ہے، اور وہ جاننے والا ہے کہ کون اس کا اہل نہیں، اس کے لیے ہدایت کے دروازے بند کر دیتا ہے۔ وہ اپنے اقوال و افعال اور اپنی شریعت و تقدیر میں کمال حکمت والا ہے۔

فوائد: ❀ سیدنا نوح علیہ السلام، سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور ان کے علاوہ ان کی اولادوں میں نبوت و رسالت کا سلسلہ ثابت ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان انبیاء علیہم السلام میں سے بعض کے نام ذکر کیے ہیں اور بعض کے نہیں کیے جس کی حکمت اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے صفت کلام کا اثبات کیا ہے۔ یہ صفت اللہ کے لیے اسی طرح ثابت ہے جس طرح اس کی شان اور جلال کے لائق ہے۔ یقیناً اس نے اپنے نبی موسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ کا اپنے نبی محمد ﷺ کو یہ بیان کر کے تسلی دینا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے دعوائے نبوت کی سچائی کی گواہی دیتا ہے اور اسی طرح فرشتے بھی آپ کی صداقت کی گواہی دیتے ہیں۔

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ
اِلَّا الْحَقَّ ؕ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ ۚ
اَلْقٰىهَآ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ ۫ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۫ۚ وَلَا
تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ؕ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ
سُبْحٰنَهٗٓ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ۘ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي
الْاَرْضِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۱۷۱﴾ لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ
يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ ؕ وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ
عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيْعًا ﴿۱۷۲﴾ فَاَمَّا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَ
يَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْتَنْكَفُوْا وَاسْتَكْبَرُوْا
فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ وَّلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ
وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۱۷۳﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ
مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ﴿۱۷۴﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِيْ رَحْمَةٍ
مِّنْهُ وَفَضْلٍ ۙ وَّيَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿۱۷۵﴾ ؕ

(171) اے نبی (ﷺ)! انجیل کے پیروکار عیسائیوں سے کہہ دیں: اپنے دین کے بارے میں حد سے نہ گزرو۔ عیسیٰ علیہ السلام کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کی طرف ناحق بات منسوب نہ کرو۔ مسیح عیسیٰ ابن مریم بس اللہ کے رسول ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے حق دے کر بھیجا۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں اپنے کلمہ سے پیدا کیا جسے اس نے جبرائیل علیہ السلام کو دے کر مریم علیہا السلام کی طرف بھیجا۔ وہ کلمہ تھا ''کُنْ''..... ہو جا ..... تو وہ ہو گئے۔ یہ اللہ کی طرف سے ایک پھونک تھی جو جبریل علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے ماری۔ پس اللہ پر اور اس کے تمام رسولوں پر بلا تفریق ایمان لاؤ اور یہ نہ کہو کہ الٰہ تین ہیں۔ اس جھوٹے اور غلط بول کی تکرار چھوڑ دو۔ اسے چھوڑ دینے ہی میں تمھاری دنیا و آخرت کی بھلائی ہے۔ صرف اللہ تعالیٰ ہی اکیلا معبود ہے۔ وہ شریک اور اولاد سے پاک ہے۔ وہ بے پروا ہے۔ آسمانوں، زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے، سب میں صرف اسی کا اقتدار ہے اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے، اسے قائم رکھنے اور اس کے انتظام و انصرام کے لیے اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے۔

(172) عیسیٰ ابن مریم کو اللہ کا بندہ ہونے میں ہرگز کوئی عار اور انکار نہیں اور نہ اللہ کے ان فرشتوں کو اللہ کا بندہ کہلوانے میں کوئی عار ہے جنھیں اللہ تعالیٰ نے اپنا قرب نصیب کر کے بلند قدر و منزلت عطا کی ہے۔ پھر تم عیسیٰ علیہ السلام کو کیسے معبود بناتے ہو؟ اور مشرکین اللہ کے فرشتوں کو کس طرح معبود قرار دیتے ہیں؟ جو شخص اللہ کی عبادت سے عار محسوس کرے اور خود کو اس سے برتر سمجھے تو اللہ تعالیٰ سب لوگوں کو قیامت کے دن اپنے پاس جمع کرے گا اور ہر ایک کو اس کے حقدار ہونے کے مطابق بدلہ دے گا۔

جب اللہ تعالیٰ نے یہ واضح کر دیا کہ وہ سب کو اپنے پاس جمع کرے گا تو اس نے اپنے اس فرمان میں ان کی جزا کی تفصیل بھی بیان کر دی:

(173) جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے، اس کے رسولوں کی تصدیق کی اور اخلاص سے شریعت کے مطابق نیک اعمال کیے تو اللہ تعالیٰ جلد بغیر کسی کمی کے انھیں ان کے اعمال کا ثواب دے گا اور اپنے فضل و احسان سے مزید نوازش بھی فرمائے گا۔ جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اطاعت میں عار سمجھی اور خود کو تکبر کرتے ہوئے برتر سمجھا تو وہ انھیں دردناک عذاب دے گا۔ وہ لوگ اللہ کے سوا کسی کو اپنا حامی نہیں پائیں گے جو انھیں نفع پہنچا سکے اور نہ کوئی اپنا مددگار پائیں گے جو ان سے مصیبت اور تکلیف دور کر سکے۔ (174) اے لوگو! یقیناً تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے محمد رسول اللہ ﷺ کی صورت میں واضح حجت آ چکی ہے جو عذر ختم اور شبہ زائل کر رہی ہے اور ہم نے تمھاری طرف واضح اور صاف روشنی اتاری ہے اور وہ یہ قرآن ہے۔

(175) پھر جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور اپنے نبی ﷺ پر نازل ہونے والے قرآن کو مضبوطی سے تھام لیا تو اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرتے ہوئے انھیں ضرور جنت میں داخل کرے گا اور مزید ثواب اور درجات کی بلندی بھی عطا فرمائے گا۔ انھیں ایسے سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق دے گا جس میں کوئی ٹیڑھا پن نہیں اور یہی راستہ ہمیشہ کی جنتوں تک پہنچانے والا ہے۔

فوائد:

❀ اس بات کا بیان کہ مسیح علیہ السلام اور ان کی والدہ انسان ہیں اور گمراہ عیسائیوں نے ان دونوں کے بارے میں غلو سے کام لیا اور انھیں بشریت کے دائرے ہی سے نکال دیا ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ نے تثلیث (تین معبود ہونے) کے قائل عیسائیوں کے شرک کی تردید کی ہے اور اپنی ذات کو ہر قسم کے شریک، شبیہ (مثال) اور رشتہ داری سے پاک قرار دیا ہے، نیز اس بات کی تفصیل بیان کی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات و صفات اور اسماء میں واحد اور لاشریک ہے۔

❀ اس بات کا اثبات کہ عیسیٰ علیہ السلام اور تمام فرشتے اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کی مخلوق ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی عبودیت کا اعتراف کرنے اور اس کے حکموں کے سامنے سر تسلیم خم کرنے سے تکبر نہیں کرتے۔ جب وہ سب اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں تو انھیں الٰہ کے درجے تک لے جانا کیسے جائز ہے؟

❀ دینِ اسلام میں کئی ایسی عقلی دلیلیں موجود ہیں جو شبہات دور کر دیتی ہیں اور یہ دین ایسا نور اور ہدایت ہے جو شہوات (نفسانی خواہشات) اور بے چینی ختم کرتی ہے۔

يَسْتَفْتُوْنَكَ ؕ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ ؕ اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ
لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗۤ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ ۚ وَهُوَ يَرِثُهَاۤ
اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ ؕ فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا
تَرَكَ ؕ وَاِنْ كَانُوْۤا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ
الْاُنْثَيَيْنِ ؕ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۷۶﴾ ع

24 ع 5 4

سُوْرَةُ الْمَآئِدَةِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّسِتَّةَ عَشَرَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلْمَنْزِلُ الثَّانِيْ (2)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ؕ۵ اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيْمَةُ
الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
يَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ ﴿۱﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ وَلَا
الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَآئِدَ وَلَاۤ اٰمِّيْنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ
يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ؕ وَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا ؕ
وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ
تَعْتَدُوْا ۘ وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۪ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ
وَالْعُدْوَانِ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲﴾

وقف لازم

الرّبع

(176) اے رسول (ﷺ)! یہ آپ سے پوچھتے ہیں کہ انھیں کلالہ کی میراث کے بارے میں فتویٰ دیں۔ کلالہ سے مراد مرنے والا ایسا مرد یا عورت ہے جس کا باپ ہو نہ اولاد۔ ان سے کہیں کہ اللہ اس کی وضاحت میں یہ حکم دیتا ہے: اگر کوئی شخص فوت ہو جائے اور اس کا باپ اور اولاد نہ ہو اور اس کی ایک حقیقی یا علّاتی (باپ کی طرف سے) بہن ہو تو اسے اس کا مقررہ حصہ کل مال کا آدھا ($\frac{1}{2}$) ملے گا۔ اگر فوت ہونے والے کا وارث صرف اس کا حقیقی یا علّاتی بھائی ہے اور اس کے ساتھ کوئی صاحبِ فرض (مقرر حصے والا) نہیں ہے تو سارا ترکہ بطور عصبہ بھائی کو ملے گا۔ اگر کوئی صاحبِ فرض موجود ہے تو اس کا مقررہ حصہ دینے کے بعد باقی ماندہ بھائی کا ہوگا۔ اگر کسی مرنے والے آدمی کی صرف دو یا دو سے زیادہ حقیقی یا علّاتی بہنیں ہیں تو انھیں دو تہائی ($\frac{2}{3}$) حصہ ملے گا اور یہ بطور فرض ہوگا۔ اگر مرنے والے کے حقیقی یا علّاتی بھائی بہن دونوں ہوں تو وہ بطور عَصَبہ پوری جائداد کے وارث ہوں گے اور آپس میں معروف قاعدے ''مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہے'' کے مطابق تقسیم کریں گے اور مرد کا حصہ عورت کے حصے سے دوگنا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے کلالہ وغیرہ کے احکام اس لیے وضاحت سے بیان کر دیے ہیں تاکہ تم ان کے معاملے میں ٹھوکر نہ کھاؤ۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے اور اس سے کوئی چیز مخفی اور پوشیدہ نہیں ہے۔

سورۃ المائدہ مدنی ہے

سورت کے مقاصد: معاہدے پورے کرنے کا حکم اور اہلِ کتاب کی طرح ان کو توڑنے سے خبردار کرنا۔

تفسیر: (1) اے ایمان والو! وہ تمام معاہدے پورے کرو جو تمھارے اور تمھارے خالق کے درمیان ہیں اور اسی طرح تمھارے جو معاہدے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ ہیں، وہ بھی پورے کرو۔ اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے اپنی خاص رحمت سے چوپائے جانور (اونٹ، گائے اور بکری) حلال کیے ہیں، سوائے ان کے جن کی حرمت کا تمھیں بتا دیا گیا ہے۔ اسی طرح حج اور عمرے کے احرام کی حالت میں خشکی کے شکار بھی تم پر حرام قرار دیے گئے ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ اپنی حکمت کے مطابق حلال و حرام کے جو فیصلے چاہتا ہے، کرتا ہے۔ اسے کوئی مجبور کرنے والا ہے نہ اس کے فیصلے پر کسی کو اعتراض کا حق حاصل ہے۔

(2) اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ نے جن حرمت والی چیزوں کی تعظیم کا تمھیں حکم دیا ہے، تم ان کی حرمتوں کو پامال نہ کرو۔ حالتِ احرام میں جن چیزوں کے قریب جانے سے روکا گیا ہے، ان سے رک جاؤ، جیسے سلا ہوا لباس اور حرم کی دیگر ممنوعات جیسے شکار وغیرہ۔ اور حرمت والے مہینوں (ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم اور رجب) میں لڑائی کو حلال نہ سمجھو۔ اسی طرح جو چوپائے بطور ہَدی (قربانی) بیت اللہ کی طرف بھیجے جاتے ہیں تاکہ وہاں ذبح کیے جائیں، انھیں غصب کر کے یا بیت اللہ جانے سے روک کر اپنے لیے حلال نہ سمجھ لو۔ اسی طرح ان چوپایوں کو بھی حلال نہ سمجھو جنھیں نشانی کے طور پر اون وغیرہ کے ہار پہنائے گئے ہوں کہ یہ بیت اللہ کی قربانی ہے۔ تم اللہ کے حرمت والے گھر کا قصد کرنے والوں کو بھی نہ لوٹو جو تجارتی نفع اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی چاہتے ہیں۔ جب تم حج اور عمرے کے احرام سے آزاد ہو جاؤ اور حدودِ حرم سے نکل آؤ تو پھر چاہو تو شکار کر لو۔ کسی قوم کا بغض کہ انھوں نے تمھیں مسجد الحرام سے روکا، تمھیں ظلم کرنے اور عدل و انصاف کا دامن چھوڑنے پر آمادہ نہ کرے۔ اے مومنو! تمھیں جن کاموں کے کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور جن باتوں سے منع کیا گیا ہے، ان میں ایک دوسرے سے تعاون کرو۔ نافرمانی کے کاموں میں، جن کا مرتکب گناہ گار ہوتا ہے، اور لوگوں کے خونوں، مالوں اور عزتوں میں ظلم و زیادتی کرنے میں ایک دوسرے کا تعاون نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت لازم پکڑتے ہوئے اور اس کی معصیت و نافرمانی سے دور ہوتے ہوئے اس سے ڈرو۔ اللہ تعالیٰ اپنے نافرمان کو سخت سزا دینے والا ہے، لہٰذا اس کی سزا اور پکڑ سے ڈرو۔

فوائد: ❀ میراث کی تقسیم میں اللہ تعالیٰ نے تمام وارثوں کے تمام احوال کا لحاظ رکھ کر ان پر مہربانی کی ہے۔ ❀ چوپایوں کے حوالے سے اصل قاعدہ یہ ہے کہ وہ سارے حلال ہیں سوائے ان کے جو کسی مخصوص دلیل کی بنا پر حرام ہوں، یا حج اور عمرے کے احرام کے دوران میں بطور شکار حرام ہیں۔ ❀ درج ذیل محرمات (حرام اعمال) کو حلال کرنے کی ممانعت: ❀ احرام کی پابندیاں ❀ حرم میں شکار کرنا ❀ حرمت والے مہینوں میں لڑائی کرنا ❀ ہَدی (قربانی جو مکہ بھیجی جائے) کو زبردستی چھین لینا وغیرہ ❀ ہدی کو اس کی ذبح کی جگہ نہ پہنچنے دینا۔

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ
اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيْحَةُ وَمَآ
اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ ۚ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا
بِالْاَزْلَامِ ۭ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ۭ اَلْيَوْمَ يَىِٕسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ
فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ۭ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ
عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ۭ فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ
مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۳ يَسْـَٔلُوْنَكَ
مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ ۭ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۙ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ
مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ ۡ فَكُلُوْا مِمَّآ اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ
وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝۴
اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۭ وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ
لَّكُمْ ۠ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ۡ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ
مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ
مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ وَلَا مُتَّخِذِيْٓ اَخْدَانٍ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ
بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ ۠ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝۵

ع 1 5 5

③ اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے وہ جانور حرام کر دیا ہے جو ذبح کیے بغیر مر جائے۔ اسی طرح بہایا ہوا خون، خنزیر کا گوشت، وہ جانور جس پر ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام پکارا گیا ہو، جو گلا گھٹنے سے مرا ہو، جو کسی چوٹ لگنے سے مر جائے، جو کسی اونچی جگہ سے گر کر مرا ہو، جو کسی دوسرے جانور کے سینگ مارنے سے مرا ہو اور جسے شیر، چیتے اور بھیڑیے جیسے درندے نے پھاڑ کھایا ہو، سب تم پر حرام ہیں۔ ہاں، ان مذکورہ جانوروں میں سے جسے تم زندہ حالت میں پاؤ اور پھر ذبح کر لو تو وہ تمھارے لیے حلال ہے۔ تم پر وہ جانور بھی حرام ہے جسے بتوں کی خاطر ذبح کیا جائے۔ تمھاری جس قسمت کو غیب کے پردوں میں چھپا کر رکھا گیا ہے، اسے تیروں کے ذریعے سے تلاش کرنا بھی تمھارے اوپر حرام ہے۔ اس سے مراد وہ تیر اور پتھر ہیں جن میں ایک پر لکھا ہوتا: اِفْعَل (یہ کام کر) اور دوسرے پر لکھا ہوتا: لَا تَفْعَل (یہ کام نہ کر)۔ جو بھی تیر یا پتھر نکلتا، اس کے مطابق عمل کیا جاتا۔ مذکورہ بالا محرمات کا ارتکاب اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے دائرے سے نکلنا ہے۔ آج کافر اس بات سے مایوس ہو چکے ہیں کہ تم دین اسلام چھوڑ کر ارتداد کی راہ اختیار کرو گے کیونکہ انھیں اسلام کی قوت کا اندازہ ہو چکا ہے، لہٰذا ان سے نہ ڈرو اور مجھ اکیلے سے ڈرو۔ آج میں نے تمھارے لیے تمھارا دین جو اسلام ہے، مکمل کر دیا ہے اور اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں تم پر پوری کر دی ہیں اور تمھارے لیے اسلام کو بطور دین چنا ہے، لہٰذا اس کے علاوہ میں کوئی دین قبول نہیں کروں گا۔ جو کوئی شدید بھوک کے باعث مردار کھانے پر مجبور ہو گیا جبکہ اس کا میلان اور جھکاؤ گناہ کی طرف نہ ہو تو اسے مردار کھانے کا گناہ نہیں ہوگا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ بے حد بخشنے والا، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

جب اللہ تعالیٰ نے ان چیزوں کا ذکر کیا جن کا کھانا حرام ہے تو ساتھ ہی ان چیزوں کا ذکر کر دیا جن کا کھانا مباح اور جائز ہے۔

④ اے رسول ﷺ! آپ کے صحابہ آپ سے پوچھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے کیا کھانا حلال کیا ہے؟ آپ انھیں بتا دیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے کھانے والی چیزوں میں سے پاکیزہ چیزیں حلال کی ہیں، اور وہ چیزیں بھی جنھیں کچلی والے سدھائے ہوئے درندے، جیسے کتے اور چیتے اور پنجوں والے جانور، جیسے شکرے شکار کریں، جبکہ تم نے انھیں شکار کرنا سکھا رکھا ہو اور جو آداب اللہ تعالیٰ نے تمھیں سکھائے ہیں، اُن کی تعلیم انھیں دے رکھی ہو، اس طرح کہ جب انھیں کوئی حکم دیا جائے تو اس کی تعمیل کریں اور جب کسی کام سے روکا جائے تو رک جائیں۔ پس درندے یا پرندے جو شکار پکڑیں، وہ تمھارے لیے حلال ہے، خواہ وہ اسے دورانِ شکار مار ہی دیں۔ ان کو شکار کے لیے چھوڑتے وقت اللہ کا نام لو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اس طرح کہ اس کے احکام کی تعمیل کرو اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز آ جاؤ۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اعمال کا بہت جلد حساب لینے والا ہے۔

⑤ آج اللہ تعالیٰ نے تمام خوش ذائقہ اور لذیذ چیزیں تمھارے لیے حلال کر دی ہیں۔ اہلِ کتاب یہود و نصاریٰ کے ذبیحے بھی تمھارے لیے حلال ہیں اور تمھارے ذبیحے ان کے لیے حلال ہیں۔ تمھارے لیے پاک دامن مومن عورتوں سے نکاح کرنا حلال ہے۔ اسی طرح یہود و نصاریٰ کی آزاد اور پاک دامن عورتوں سے نکاح بھی حلال ہے بشرطیکہ تم نے ان کے حق مہر انھیں ادا کیے ہوں اور تم بے حیائی کے ارتکاب سے بچ کر پاک دامنی اختیار کرنے والے ہو، خفیہ طریقے سے عشق کر کے ان سے زنا کا ارتکاب کرنے والے نہ ہو۔ جو شخص اس شریعت کے ساتھ کفر کرے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے احکام کی صورت میں مقرر کی ہے تو اس کا عمل برباد ہو گیا کیونکہ اس کے پاس تو عمل کے قبول ہونے کی بنیادی شرط ایمان ہی نہیں اور وہ قیامت کے دن ہمیشہ کے لیے آگ میں داخل ہو کر خسارہ پانے والوں میں سے ہوگا۔

فوائد: ❀ ذبح کے بغیر از خود مرنے والے جانور، بہتے خون اور سور کا گوشت حرام ہے۔ اس کے علاوہ وہ جانور جسے ذبح کرتے وقت اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کا نام لیا گیا ہو، نیز جو گلا گھٹنے سے، چوٹ لگنے سے، بلندی سے گر کر، دوسرے جانور کے سینگ مارنے سے یا وحشی جانور کے چیرنے پھاڑنے سے مرا ہو، وہ بھی حرام ہے، البتہ ان میں سے جو زندہ حالت میں پایا گیا اور ذبح کر لیا گیا، اس کا کھانا حلال ہوگا۔ ❀ ہر کچلی والے یا پنجے والے اس درندے یا پرندے کا کیا ہوا شکار حلال ہے جسے سدھایا گیا اور تربیت دی گئی ہو۔ ❀ اہلِ کتاب کا ذبح کیا ہوا جانور کھانا جائز ہے، اسی طرح اہلِ کتاب کی پاک دامن آزاد عورتوں سے شادی کرنا بھی جائز ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا
وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ
اِلَى الْكَعْبَيْنِ ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ
مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ
اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا
طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ؕ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ
لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَ
لِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝۶ وَاذْكُرُوْا
نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيْثَاقَهُ الَّذِيْ وَاثَقَكُمْ بِهٖٓ ۙ اِذْ
قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۫ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ
الصُّدُوْرِ ۝۷ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ
شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ ۫ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى
اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ اِعْدِلُوْا ۟ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۫ وَاتَّقُوا
اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝۸ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝۹

۶ اے ایمان والو! جب تم نماز ادا کرنے کے لیے اٹھنے کا ارادہ کرو اور تمھارا وضو نہ ہو تو وضو کرلو۔ اس کے لیے اپنے چہرے اور اپنے ہاتھ کہنیوں سمیت دھولو اور اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں ٹخنوں سمیت دھولو۔ ٹخنوں سے مراد وہ ابھری ہوئی دو ہڈیاں ہیں جو پنڈلی اور پاؤں کے جوڑ کے پاس ہوتی ہیں۔ اگر تمھیں حدث اکبر لاحق ہو، یعنی جنابت کی وجہ سے غسل فرض ہو تو پھر غسل کرلو۔ اگر تمھیں کوئی ایسا مرض لاحق ہے کہ پانی کے استعمال سے بیماری بڑھنے یا شفایاب ہونے میں تاخیر کا ڈر ہے یا تم حالتِ صحت میں مسافر ہو یا تم قضائے حاجت وغیرہ کی وجہ سے بے وضو ہوجاؤ یا بیوی سے مجامعت کی وجہ سے حدث اکبر لاحق ہے، اور تلاش کے باوجود تمھیں وضو یا غسل کے لیے پانی نہیں ملا تو تم پاک مٹی پر تیمم کی نیت سے اپنے ہاتھ مارو اور پھر اس سے اپنے چہروں اور ہاتھوں کا مسح کرو۔ اللہ تعالیٰ اپنے احکام کے حوالے سے تمھیں کسی تنگی میں مبتلا نہیں کرنا چاہتا کہ تم پر پانی کا استعمال ضروری قرار دے جو تمھیں نقصان پہنچانے والا ہو، اس لیے اس نے بیماری یا پانی نہ ملنے کی صورت میں اس کا متبادل حل بتا دیا تاکہ وہ تم پر اپنے انعامات کی تکمیل کرے اور تم اللہ کی نعمتوں پر اس کے شکرگزار بنو اور ان نعمتوں کی ناقدری نہ کرو۔

۷ اللہ تعالیٰ نے اسلام کی ہدایت دینے کا جو انعام تم پر کیا ہے، اسے یاد کرو اور اس عہد کو بھی یاد رکھو جس کا تم نے نبی ﷺ کی بیعت کرتے وقت اقرار کیا تھا کہ ہم دل کی آمادگی اور طبعی ناگواری میں بھی آپ کی بات سنیں گے اور اطاعت کریں گے۔ تم نے کہا تھا: ہم نے آپ کی بات سنی اور آپ کے حکم کی اطاعت کی۔ اللہ کے احکام مان کر، جن میں یہ معاہدے بھی ہیں، اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز رہ کر اللہ سے ڈرو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ دلوں کے سارے راز خوب جاننے والا ہے اور اس میں سے کوئی چیز اس سے مخفی نہیں۔

۸ اے اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانے والو! اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے اس کے واجب حقوق کی ادائیگی پر کاربند ہوجاؤ۔ عدل و انصاف کے ساتھ گواہی دینے والے بنو، جس میں ناانصافی اور ظلم نہ ہو اور کسی قوم کی دشمنی تمھیں عدل و انصاف کا دامن چھوڑنے پر آمادہ نہ کرے۔ دوست دشمن سب کے ساتھ عدل مطلوب ہے، اس لیے دونوں کے ساتھ عدل کرو۔ عدل اللہ تعالیٰ کے خوف کے زیادہ قریب ہے۔ ناانصافی سے اللہ تعالیٰ کے احکام کو علانیہ ٹھکرانے کا اظہار ہوتا ہے، لہٰذا اللہ کے احکام مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز آکر اس سے ڈرو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمھارے عملوں سے خوب باخبر ہے، تمھارے اعمال کا کوئی پہلو اس سے چھپا ہوا نہیں اور وہ ضرور تمھیں اس پر جزا دے گا۔

۹ اللہ تعالیٰ جو اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا، اس نے اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لانے والوں اور نیک اعمال کرنے والوں سے وعدہ کر رکھا ہے کہ وہ ان کے گناہ معاف کردے گا اور انھیں عظیم ثواب عطا کرے گا اور وہ ہے جنت کا داخلہ۔

فوائد: ❀ طہارت میں بنیادی بات اور اصل طریقہ یہ ہے کہ پانی استعمال کیا جائے۔ حدثِ اصغر سے وضو اور حدثِ اکبر سے غسل کیا جائے۔

❀ پانی نہ ملنے یا بیماری یا سخت سردی میں پانی استعمال نہ کرسکنے کی صورت میں مٹی سے تیمم کرنا جائز ہے تاکہ حدث اصغر یا حدث اکبر کی کیفیت ختم ہو اور طہارت حاصل ہو۔

❀ عدل و انصاف کا خیال رکھنے اور ظلم سے دور رہنے کا حکم ہے حتیٰ کہ دشمنوں کے بارے میں بھی۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ
الْجَحِيْمِ ﴿١٠﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ
عَلَيْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ يَّبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ
فَكَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ
الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿١١﴾ وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ۚ
وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا ۭ وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّىْ مَعَكُمْ ۭ
لَىِٕنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ
بِرُسُلِيْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا
لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ
فَقَدْ ضَلَّ سَوَاۗءَ السَّبِيْلِ ﴿١٢﴾ فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ
لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً ۚ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ
عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۚ وَلَا تَزَالُ
تَطَّلِعُ عَلٰي خَاۗىِٕنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ
فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٣﴾

ع 2 6 6

⑩ اور جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کیا اور اس کی آیات کو جھٹلایا، وہی لوگ آگ میں داخل ہوں گے۔ ان کو ان کے کفر اور تکذیب (جھٹلانے) کی سزا دینے کے لیے اس میں داخل کیا جائے گا۔ ان کا آگ سے چولی دامن کا ساتھ ہوگا۔

⑪ اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ نے جو انعامات تم پر کیے ہیں، ان کو اپنے دل وزبان سے یاد کرو، اس نے تمھیں امن وامان سے نوازا اور تمھارے دشمنوں کے دلوں میں خوف ڈالتے ہوئے انھیں تمھارے اوپر چڑھائی کرنے سے روک دیا۔ یہ اس کا احسان ہی تھا کہ اس نے ان کے ہاتھ تم سے روکے اور تمھاری حفاظت فرمائی۔ اللہ سے ڈرو، اس طرح کہ اس کے احکام مانو اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز رہو۔ اپنے دینی اور دنیاوی فوائد کے حصول کے لیے اہلِ ایمان کو اکیلے اللہ ہی پر بھروسا کرنا چاہیے۔

⑫ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے پختہ عہد لیا، جس کا ذکر عنقریب آئے گا، اور ان کے بارہ سربراہ مقرر کیے۔ ہر سربراہ اپنے ماتحتوں کے امور دیکھنے کا ذمہ دار تھا۔ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے کہا: میں اپنی نصرت وتائید کے اعتبار سے تمھارے ساتھ ہوں اگر تم پوری طرح نماز کا اہتمام کرو، اپنے مالوں کی زکاۃ ادا کرو، بلاتفریق میرے تمام رسولوں کی تصدیق کرو، ان کی تعظیم و توقیر اور مدد کرو اور خیر کے مختلف کاموں میں مال خرچ کرو۔ جب تم یہ سب کچھ کرو گے تو جن گناہوں کا ارتکاب تم نے کیا ہے، میں وہ سب مٹادوں گا اور قیامت کے دن ضرور تمھیں ایسی جنتوں میں داخل کروں گا جن کے محلات کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں، پھر جس نے یہ پختہ عہد کرنے کے بعد کفر کیا، وہ جانتے بوجھتے راہ حق سے پھر گیا۔

⑬ اس پختہ عہد کو توڑنے کی وجہ سے ہم نے انھیں اپنی رحمت سے دھتکار دیا اور ان کے دل اس قدر سخت کر دیے کہ خیر کی کوئی بات ان تک نہیں پہنچتی اور نہ کوئی نصیحت انھیں نفع دیتی ہے۔ وہ الفاظ میں تبدیلی کر کے یا اپنی خواہشات کے مطابق معانی میں ہیر پھیر کر کے کلام بدل دیتے ہیں، انھیں جن بعض احکام پر عمل کی تاکید کی گئی تھی، انھوں نے ان پر عمل بھی ترک کر دیا۔ اے رسول (ﷺ)! آپ کو آئے دن ان کی کسی نہ کسی خیانت کا پتہ چلتا رہے گا جو یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے مومن بندوں سے کرتے ہیں۔ ان میں سے بہت تھوڑے ہیں جنھوں نے اپنا کیا ہوا عہد نبھایا۔ آپ انھیں معاف کر دیں اور ان کا مؤاخذہ کرنے کے بجائے انھیں نظر انداز کر دیں۔ بلاشبہ یہ بھی نیکی اور احسان ہے اور اللہ تعالیٰ نیکی اور احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

فوائد: ❀ نبیٔ اکرم ﷺ اور آپ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم پر اللہ تعالیٰ کے عظیم احسانات میں سے یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کافروں کے ہاتھوں ان کی حفاظت فرمائی اور ان کی ایذا رسانی کو ان سے دور رکھا۔

❀ رسولوں پر ایمان اور ان کی مدد، مطلوب طریقے کے مطابق نماز قائم کرنا اور زکاۃ ادا کرنا اللہ تعالیٰ کی معیت، اس کی نصرت اور اقتدار وغلبہ حاصل کرنے کے بہت بڑے ذرائع اور مغفرت، بخشش اور جنت میں داخلے کے اہم اسباب ہیں۔

❀ اللہ کے رسولوں کی اطاعت سے متعلق معاہدے توڑنا دلوں کی سختی کا سبب ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ کی اتاری ہوئی آسمانی کتابوں میں تحریف کرنے کے تمام یہودی طریقوں کی مذمت کی گئی ہے۔

وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰٓى اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ
فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۠ فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ
الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؕ وَسَوْفَ
يُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿۱۴﴾ يٰٓاَهْلَ
الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا
مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَعْفُوْا عَنْ
كَثِيْرٍ ؕ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ
مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾ يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ
سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ
بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۶﴾ لَقَدْ
كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ؕ
قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ
الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ؕ
وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ؕ يَخْلُقُ
مَا يَشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۷﴾

(14) جس طرح ہم نے یہود سے پختہ عہد و پیمان لیا، اسی طرح ان لوگوں سے بھی عہد لیا جنھوں نے اپنے نفسوں کا تزکیہ کیا اور عیسیٰ علیہ السلام کے پیروکار ہونے کا دعویٰ کیا، پھر جس بات کی انھیں نصیحت کی گئی تھی، انھوں نے اس کے کچھ حصے پر عمل ترک کر دیا جیسا کہ ان کے اسلاف یہود نے کیا تھا، چنانچہ ہم نے ان کے درمیان قیامت تک اختلافات اور شدید نفرت ڈال دی۔ وہ ایک دوسرے سے لڑتے مرتے رہیں گے اور ایک دوسرے کو کافر قرار دیتے رہیں گے۔ عنقریب اللہ تعالیٰ انھیں ان کے کرتوت بتائے گا اور ان پر بدلہ بھی دے گا۔

جب اللہ تعالیٰ نے اہلِ کتاب اور ان سے لیے ہوئے عہد و پیمان اور ان کے ان معاہدوں کو توڑنے کا ذکر کیا تو انھیں محمد رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

(15) اے تورات اور انجیل کو ماننے والے اہل کتاب یہود و نصاریٰ! یقیناً تمھارے پاس ہمارے رسول محمد ﷺ آ چکے ہیں جو تمھارے لیے بہت سی وہ باتیں کھول کر بیان کرتے ہیں جو تم اپنے اوپر نازل ہونے والی کتاب میں سے چھپاتے ہو اور بہت سی ایسی باتیں نظر انداز کر دیتے ہیں جن کے بتانے سے سوائے تمھاری رسوائی کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ یقیناً تمھارے پاس اللہ کی طرف سے عظیم کتاب قرآن مجید کی صورت میں آ گئی ہے۔ وہ نور ہے جس سے روشنی حاصل کی جاتی ہے اور ایسی واضح کتاب ہے جو لوگوں کے ضرورت والے ہر دینی و دنیاوی معاملے کی مکمل وضاحت کرنے والی ہے۔

(16) اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ذریعے سے ان لوگوں کو ایمان اور عمل صالح کی ہدایت دیتا ہے جو اپنے رب کی رضا مندی کی پیروی کرتے ہیں، انھیں اللہ کے عذاب سے بچانے اور جنت کی طرف لے جانے والی راہوں پر چلنے کی توفیق دیتا ہے اور اپنے حکم سے انھیں کفر و معصیت کے اندھیروں سے ایمان اور اطاعت کے نور میں لا کھڑا کرتا ہے اور مضبوط سیدھے راستے، یعنی اسلام کی توفیق و ہدایت دیتا ہے۔

(17) جن عیسائیوں نے یہ کہا کہ اللہ، مسیح عیسیٰ ابن مریم ہی ہے تو انھوں نے یقیناً کفر کیا۔ اے رسول (ﷺ)! ان سے پوچھیں: اللہ تعالیٰ کو کون روکنے کی قدرت رکھتا ہے اگر وہ عیسیٰ ابن مریم، ان کی ماں اور زمین میں موجود تمام لوگوں کو ختم کرنے کا ارادہ کر لے؟ جب اللہ تعالیٰ کو اس سے کوئی نہیں روک سکتا تو پھر ثابت ہوا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور عیسیٰ ابن مریم، ان کی والدہ اور دیگر تمام مخلوقات اللہ تعالیٰ کے پیدا کیے ہوئے ہیں۔ یہ بھی ثابت ہوا کہ آسمان و زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے، سب اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہے۔ وہ جو چاہتا ہے، پیدا کرتا ہے اور اس نے جس سے چاہا، عیسیٰ کو پیدا کیا۔ عیسیٰ علیہ السلام اس کے بندے اور رسول ہیں اور اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ کی ہدایات اور اس سے کیے ہوئے معاہدوں کو نظر انداز کرنے سے احکامِ الٰہی کی مخالفت کرنے والوں کے درمیان بغض و عداوت، باہمی نفرت اور قتل و غارت عام ہو جاتی ہے۔

❀ ان عیسائیوں کی تردید جو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مسیح علیہ السلام کا روپ دھار لیا ہے، نیز ان کے کفر اور گمراہ کن اقوال کا بیان ہے۔

❀ مسیح علیہ السلام کے معبود ہونے کے عقیدے کے باطل ہونے کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ اگر مسیح علیہ السلام، ان کی والدہ اور تمام مخلوقات کو ختم کرنا چاہے تو کوئی اسے روکنے کی طاقت نہیں پاتا۔ اس سے ثابت ہوا کہ حکم اکیلے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا چلتا ہے اور اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔

❀ الوہیتِ مسیح کے عقیدے کے باطل ہونے کی دلیل یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نصیحت فرما رہا ہے کہ وہ جو چاہتا ہے، پیدا کرتا ہے۔ وہ جسے چاہے ماں باپ سے پیدا کرے۔ جسے چاہے صرف ماں سے، بغیر باپ کے پیدا کرے جیسے عیسیٰ علیہ السلام اور جسے چاہے جمادات سے پیدا کرے جیسے موسیٰ علیہ السلام کا اژدہا اور جسے چاہے عورت کے بغیر صرف مرد سے پیدا کرے جیسے حواء کو آدم علیہ السلام سے پیدا کیا۔

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ ۭ قُلْ فَلِمَ
يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ ۭ بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ ۭ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ
وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا
بَيْنَهُمَا ۡ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝۱۸ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَاۗءَكُمْ رَسُوْلُنَا
يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلٰي فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا جَاۗءَنَا مِنْۢ بَشِيْرٍ
وَّلَا نَذِيْرٍ ۡ فَقَدْ جَاۗءَكُمْ بَشِيْرٌ وَّنَذِيْرٌ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ ۝۱۹ ع وَاِذْ قَالَ مُوْسٰي لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ
عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَاۗءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ۡ وَّاٰتٰىكُمْ مَّا
لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝۲۰ يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ
الْمُقَدَّسَةَ الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰٓي اَدْبَارِكُمْ
فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ۝۲۱ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ ۠
وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا
فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ۝۲۲ قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ
اللّٰهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ ۚ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ
غٰلِبُوْنَ ۝ ۚ وَعَلَي اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝۲۳

(18) یہود و نصاریٰ میں سے ہر ایک نے دعویٰ کیا کہ وہ اللہ کے بیٹے اور چہیتے ہیں۔ اے رسول (ﷺ)! ان کی تردید کرتے ہوئے ان سے کہیں: پھر تمھارے گناہوں پر اللہ تعالیٰ تمھیں عذاب کیوں دیتا ہے؟ تمھارے خیال کے مطابق اگر تم اللہ کے چہیتے ہو تو پھر وہ تمھیں دنیا میں قتل اور مسخ کرنے کا عذاب نہ دے اور آخرت میں آگ کے اندر نہ ڈالے کیونکہ وہ جس سے محبت کرتا ہے، اسے عذاب نہیں دیتا، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ تم بھی دوسرے انسانوں کی طرح انسان ہو۔ جو ان میں سے اچھائی کرے، اسے جنت کی صورت میں بدلہ دے گا اور جو برائی کرے، اسے آگ کے ساتھ عذاب دے گا، لہٰذا اللہ جسے چاہے اپنے فضل سے معاف کر دے اور جسے چاہے اپنے عدل سے عذاب دے۔ آسمانوں، زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے، سب پر اللہ تعالیٰ کی حکومت ہے اور اسی اکیلے کی طرف سب کو لوٹنا ہے۔

(19) اے اہلِ کتاب یہود و نصاریٰ! سلسلۂ رسالت میں لمبا وقفہ آجانے اور رسول کی شدید ضرورت کے بعد تمھارے پاس ہمارے رسول محمد ﷺ آگئے ہیں تاکہ تم یہ عذر پیش نہ کرو کہ ہمارے پاس تو اللہ تعالیٰ کے ثواب کی خوشخبری دینے والا اور اس کے عذاب سے ڈرانے والا کوئی رسول ہی نہیں آیا، لہٰذا اب تمھارے پاس ثواب کی خوشخبری دینے والے اور عذاب سے ڈرانے والے رسول محمد ﷺ آچکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے، اسے کوئی چیز بے بس نہیں کر سکتی اور اس کی قدرت کا مظہر ہے کہ اس نے رسول بھیجے اور محمد ﷺ کو خاتم النّبیین بنایا۔

(20) اے رسول (ﷺ)! یاد کریں جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم بنی اسرائیل سے کہا: اے میری قوم! دل و زبان سے اپنے اوپر ہونے والے اللہ تعالیٰ کے ان انعامات کا اقرار کرو جب اس نے تم میں انبیاء بھیجے جو تمھیں ہدایت کی طرف بلاتے تھے، تمھیں غلامی کی ذلت سے نکال کر بادشاہ بنا دیا کہ تم اپنے معاملات میں خود مختار بن گئے اور تمھیں اپنی ان نعمتوں سے نوازا جو تمھارے دور میں کسی کو میسر نہ تھیں۔

(21) موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے میری قوم! تم پاکیزہ سرزمین (بیت المقدس اور اس کے گردونواح) میں داخل ہو جاؤ جس میں داخل ہونے اور وہاں موجود کافروں سے لڑائی کرنے کا اللہ تعالیٰ نے تم سے وعدہ لیا اور سرکش لوگوں کے سامنے سرنگوں نہ ہو جاؤ ورنہ دنیا و آخرت میں خسارہ اٹھاؤ گے۔

(22) قوم نے جواب دیا: اے موسیٰ! سرزمین مقدس میں ایک طاقتور اور جنگجو قوم ہے، اس لیے ہمارا وہاں داخل ہونا ناممکن ہے، لہٰذا جب تک وہ وہاں ہیں، ہم ہرگز داخل نہیں ہوں گے کیونکہ ہم ان سے لڑنے کی بالکل طاقت نہیں رکھتے۔ اگر وہ نکل گئے تو ہم اس زمین میں داخل ہو جائیں گے۔

(23) موسیٰ علیہ السلام کے ساتھیوں میں سے اللہ کی سزا اور پکڑ سے ڈرنے والے دو آدمیوں نے، جنھیں اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت کی توفیق بخشی تھی، قوم کو موسیٰ علیہ السلام کے حکم کی تعمیل کرنے کی ترغیب دیتے ہوئے کہا: شہر کے دروازے سے ان سرکشوں پر ٹوٹ پڑو۔ جب تم دروازے سے زبردستی داخل ہو گے تو اللہ کے حکم سے جلد ہی ان پر غلبہ پا لو گے۔ اس پختہ یقین کے ساتھ حملہ کرو اللہ کی سنت یہ ہے کہ اس کی مدد و نصرت اسباب کے استعمال سے آتی ہے۔ ان اسباب میں سرفہرست اللہ پر ایمان اور مادی وسائل کی تیاری ہے۔ اگر تم سچے مومن ہو تو اکیلے اللہ ہی پر بھروسا اور اعتماد کرو کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر ایمان کا تقاضا یہی ہے۔

فوائد:
- اللہ تعالیٰ کا بنی اسرائیل کے کافروں کو مسخ وغیرہ کے ذریعے سے عذاب دینا ان کے اس دعویٰ کو باطل قرار دیتا ہے کہ وہ اللہ کے بیٹے اور اس کے چہیتے ہیں۔
- اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے اور اسی کی ذات پر بھروسا کرنے سے اس کی مدد نازل ہوتی ہے۔
- ان آیات کے نزول کا مقصد بنی اسرائیل کے گھٹیا اخلاق سے لوگوں کو باز رکھنا ہے۔
- اللہ تعالیٰ کا خوف بندوں پر اس کی نعمتوں کے نزول کا باعث ہے۔ ان نعمتوں میں سب سے بڑی نعمت اطاعت الٰہی کا نصیب ہونا ہے۔

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ
اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ﴿۲۴﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ
لَآ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِيْ وَ اَخِيْ فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ
الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۵﴾ قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۚ ع 4 7 8
يَتِيْهُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۭ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۶﴾ وقف لازم
وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَيْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ ۘ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ
مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ۭ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ ۭ قَالَ الوصف
اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۲۷﴾ لَىِٕنْۢ بَسَطْتَّ اِلَيَّ يَدَكَ
لِتَقْتُلَنِيْ مَآ اَنَا بِبَاسِطٍ يَّدِيَ اِلَيْكَ لِاَقْتُلَكَ ۚ اِنِّىْٓ اَخَافُ
اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۸﴾ اِنِّىْٓ اُرِيْدُ اَنْ تَبُوْٓاَ بِاِثْمِيْ وَ
اِثْمِكَ فَتَكُوْنَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۚ وَذٰلِكَ جَزٰۗؤُا الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۹﴾ ج
فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ قَتْلَ اَخِيْهِ فَقَتَلَهٗ فَاَصْبَحَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۳۰﴾
فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبْحَثُ فِي الْاَرْضِ لِيُرِيَهٗ كَيْفَ يُوَارِيْ
سَوْءَةَ اَخِيْهِ ۭ قَالَ يٰوَيْلَتٰى اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا
الْغُرَابِ فَاُوَارِيَ سَوْءَةَ اَخِيْ ۚ فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِيْنَ ﴿۳۱﴾ ج لا

(24) موسیٰ علیہ السلام کی قوم کے اسرائیلیوں نے اپنے نبی موسیٰ علیہ السلام کے حکم کی مخالفت پر اصرار کرتے ہوئے کہا: جب تک یہ سرکش لوگ وہاں ہیں، ہم شہر میں داخل نہیں ہوں گے۔ اے موسیٰ! تم اور تمھارا رب دونوں جا کر ان سرکشوں سے لڑائی کرو۔ جہاں تک ہمارا تعلق ہے، ہم لڑائی میں تم دونوں کے ساتھ شامل نہیں ہوں گے اور اپنی اسی جگہ بیٹھے رہیں گے۔

(25) موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے گزارش کی: اے میرے رب! میرا اختیار تو صرف اپنی ذات پر اور اپنے بھائی ہارون پر ہے، لہٰذا ہمارے اور اس قوم کے درمیان فاصلے حائل کر دے جو تیری اور تیرے رسول کی اطاعت سے باہر نکلنے والے ہیں۔

(26) اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی موسیٰ علیہ السلام سے کہا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مقدس سرزمین میں بنی اسرائیل کا داخلہ چالیس سال کے لیے حرام کر دیا ہے۔ اس مدت کے دوران میں وہ صحرا میں پریشان اور بے چین بھٹکتے رہیں گے۔ اے موسیٰ! اللہ کی اطاعت سے باہر نکلنے والی اس قوم پر افسوس نہ کریں۔ انھیں جو سزا بھی مل رہی ہے، وہ ان کے گناہوں اور نافرمانیوں کی وجہ سے ہے۔

(27) اے نبی (ﷺ)! ان حسد کے مارے ظالم یہودیوں کے سامنے پوری سچائی سے آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں ہابیل اور قابیل کا واقعہ بیان کریں جس میں کوئی شک وشبہ نہیں۔ جب ان دونوں نے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لیے اپنی اپنی قربانی پیش کی تو اللہ تعالیٰ نے ہابیل کی پیش کی ہوئی قربانی قبول کر لی کیونکہ وہ اللہ سے ڈرنے والوں اور اہل تقویٰ میں سے تھا اور قابیل کی قربانی قبول نہ کی کیونکہ وہ اللہ سے ڈرنے والوں اور اہل تقویٰ میں سے نہیں تھا۔ تب قابیل کو حسد کی وجہ سے ہابیل کی قربانی کا قبول ہونا برا لگا اور اس نے کہا: اے ہابیل! میں تجھے ضرور قتل کر دوں گا۔ ہابیل نے کہا: اللہ تعالیٰ صرف اس کی قربانی قبول کرتا ہے جو اللہ کے احکام مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز رہ کر اس سے ڈرے اور تقویٰ اختیار کرے۔

(28) اگر تو نے مجھے قتل کرنے کی غرض سے اپنا ہاتھ میری طرف بڑھایا تو بھی میں تیری طرح نہیں کروں گا۔ یہ کسی بزدلی کی وجہ سے نہیں بلکہ میں اللہ تعالیٰ سے، جو تمام مخلوقات کا رب ہے، ڈرتا ہوں۔

(29) پھر اسے ڈراتے ہوئے کہا: میں چاہتا ہوں کہ تو اپنے سابقہ گناہوں کے ساتھ ظلم وزیادتی پر مبنی میرے قتل کا گناہ بھی اپنے سر لے لے اور تو آگ والوں میں سے ہو جائے جو قیامت کے دن اس میں داخل ہوں گے۔ حد سے بڑھنے والوں اور ظالموں کی سزا یہی ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ تیرے قتل کا گناہ اپنے سر لے کر ان دوزخیوں میں شامل ہو جاؤں۔

(30) قابیل کے نفس امارہ (برائی پر اکسانے والے نفس) نے اس کے لیے اپنے بھائی ہابیل کا ظالمانہ قتل خوشنما بنا دیا، چنانچہ اس نے اسے قتل کر دیا۔ اس وجہ سے اس نے دنیا وآخرت میں اپنا نصیب کھوٹا کر لیا۔

(31) پھر اللہ تعالیٰ نے ایک کوا بھیجا جو اس کے سامنے زمین کریدنے لگا تاکہ اس میں ایک مرا ہوا کوا دبائے۔ اس کا مقصد قابیل کو بتانا تھا کہ اب وہ بھائی کی میت کو کیسے چھپائے۔ اس وقت اپنے بھائی کے قاتل نے کہا: ہائے افسوس! میں اس بات سے بھی عاجز ہو گیا کہ میں اس کوے جیسا ہو جاتا جس نے دوسرے مردہ کوے کو دفنا دیا ہے، اور میں بھی اپنے بھائی کی لاش کو دفنا دیتا، چنانچہ اس وقت اس نے لاش کو دفنا دیا، پھر وہ بہت ہی پشیمان اور شرمندہ ہو گیا۔

فوائد: ❀ رسولوں کی مخالفت پر لازماً سزا ملتی ہے جیسے بنی اسرائیل کے ساتھ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں میدان تیہ میں بھٹکتے رہنے کی سزا دی۔

❀ آدم علیہ السلام کے دونوں بیٹوں کے واقعے سے معلوم ہوتا ہے کہ زمین پر ہونے والا سب سے پہلا گناہ حسد اور زیادتی تھا اور اسی نے اسے ظلم کرنے اور حرام خون بہانے پر ابھارا جو ناکامی اور خسارے کا سبب بنا۔

❀ معصیت ونافرمانی کرنے والے کا انجام حسرت وندامت ہی ہے۔

❀ جس نے کوئی بری رسم ایجاد کی یا کسی برائی کو رواج دے کر اس کی حوصلہ افزائی کی تو اسے اس برائی میں اس کی پیروی کرنے والوں کے گناہوں کے برابر گناہ ہوگا۔

مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۚ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَنَّهٗ مَنْ
قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ
النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ
وَلَقَدْ جَاۗءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنٰتِ ۡ ثُمَّ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ
ذٰلِكَ فِي الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ ۝۳۲ اِنَّمَا جَزٰۗؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ
اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ
يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ
يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ۭ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَ
لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝۳۳ۙ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا
مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهِمْ ۚ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ ۝۳۴ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا
اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ
تُفْلِحُوْنَ ۝۳۵ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي
الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لِيَفْتَدُوْا بِهٖ مِنْ عَذَابِ
يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۳۶

(32) قابیل کے اپنے بھائی کو قتل کرنے کی وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل کو بتا دیا کہ جس شخص نے بھی کسی جان کو قصاص یا کفر جیسے شرعی سبب کے بغیر قتل کیا یا اس نے لوٹ مار کے ذریعے سے زمین میں فساد پھیلایا، تو اس نے گویا پوری انسانیت کا قتل کیا کیونکہ اس کے نزدیک بے گناہ اور مجرم میں کوئی فرق نہیں۔ جو کوئی کسی ایسے انسان کے قتل سے باز رہا جسے قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے اور اس کا عقیدہ تھا کہ اسے قتل کرنا حرام ہے تو وہ ایسے ہی ہے جیسے اس نے ساری انسانیت کو زندہ کیا کیونکہ اس کے ایسا کرنے میں سب کی سلامتی ہے۔ یقیناً ہمارے رسول بنی اسرائیل کے پاس واضح دلائل اور معجزات لے کر آئے لیکن اس کے باوجود ان میں سے اکثر رسولوں کی مخالفت اور گناہوں کا ارتکاب کر کے اللہ تعالیٰ کی حدود سے تجاوز کرنے والے ہیں۔

(33) جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے لڑتے ہیں اور ان سے علانیہ دشمنی کر کے قتل و غارت، لوٹ مار اور ڈاکا زنی کے ذریعے سے زمین میں فساد برپا کرتے ہیں، ان کی سزا صرف یہ ہے کہ انھیں سولی پر لٹکائے بغیر قتل کیا جائے یا انھیں لکڑی وغیرہ کی سولی پر لٹکا کر قتل کیا جائے یا ان کا دایاں ہاتھ اور بایاں پاؤں ایک ساتھ کاٹ دیے جائیں، پھر بھی وہ باز نہ آئیں تو ان کا بایاں ہاتھ اور دایاں پاؤں ایک ساتھ کاٹ دیے جائیں، یا پھر انھیں جلاوطن کر دیا جائے۔ یہ سزا ان کے لیے دنیا میں رسوائی ہے اور ان کے لیے آخرت میں بہت بڑا عذاب ہے۔

(34) ہاں، ان فسادیوں میں سے جو پکڑے جانے سے پہلے توبہ کر لیں تو اے ذمہ دارانِ حکومت! جان لو کہ اللہ تعالیٰ توبہ کے بعد انھیں بے حد معاف کرنے والا اور ان پر نہایت رحم کرنے والا ہے اور اس کی رحمت ہی سے ان کی سزا ختم کی گئی ہے۔

(35) اے ایمان والو! اللہ کے احکام مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز آ کر اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اس کے احکام پر عمل کر کے اور منع کیے ہوئے کاموں سے دور رہ کر اس کا قرب تلاش کرو۔ اللہ کی خوشنودی کی خاطر کافروں سے جہاد کرو تاکہ تمھیں جو چیز مطلوب ہے وہ مل جائے اور جس چیز کا تمھیں خوف ہے، اس سے بچا لیے جاؤ۔

(36) بلاشبہ جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کے ساتھ کفر کیا، بفرض محال اگر ان میں سے ہر ایک کے لیے وہ کچھ ہو جو اس ساری زمین میں ہے اور اس کے برابر اور بھی ہو، پھر وہ قیامت کے دن یہ سب کچھ دے کر اللہ کے عذاب سے جان چھڑانا چاہیں تو یہ معاوضہ بھی ان سے قبول نہ ہوگا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔

فوائد: ❀ انسانی جان کی حرمت اور اس بات کا بیان کہ جس نے اسے محفوظ کیا اور بچایا گویا اس نے پوری انسانیت کے ساتھ یہ سلوک کیا اور جس نے ناحق کسی انسان کو قتل کیا یا اسے اذیت دی تو اس نے پوری انسانیت کے ساتھ ایسا برتاؤ کیا۔

❀ جو لوگ قتل و غارت، لوٹ مار اور ڈاکا زنی کے ذریعے سے فساد برپا کریں، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے لڑیں تو درج ذیل سزاؤں میں سے ان کی کوئی سزا ہوگی: ① انھیں بغیر سولی دیے (تلوار وغیرہ سے) قتل کیا جائے۔ ② سولی پر لٹکا دیا جائے۔ ③ ہاتھ پاؤں مخالف سمت سے باری باری کاٹ دیے جائیں۔ ④ ملک و شہر سے جلاوطن کر دیا جائے۔ اس سزا کا فیصلہ ان کے جرم کو دیکھ کر کیا جائے گا کہ انھیں کون سی سزا دینی ہے۔

❀ فسادیوں، اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرنے والوں اور ڈاکوؤں کی توبہ، حکام کی گرفت میں آنے سے پہلے پہلے قبول ہے اور اس طرح ان سے دنیاوی سزا ختم ہو جائے گی۔

يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ
مِنْهَا ۫ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿٣٧﴾ وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا
اَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ
حَكِيْمٌ ﴿٣٨﴾ فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ
يَتُوْبُ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٣٩﴾ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ
مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَغْفِرُ لِمَنْ
يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٤٠﴾ يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا
يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا
اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ۛۚ وَمِنَ الَّذِيْنَ
هَادُوْا ۛۚ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۙ لَمْ
يَاْتُوْكَ ؕ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ يَقُوْلُوْنَ
اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَاِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا ؕ
وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ؕ لَهُمْ
فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ ۙ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿٤١﴾

مع 3 – عند المتقدمين 12

(37) جب وہ آگ میں داخل ہو جائیں گے تو اس سے نکلنا چاہیں گے لیکن یہ کیسے ممکن ہوگا؟ وہ ہرگز اس سے نہ نکل سکیں گے اور ان کے لیے اس میں ہمیشہ رہنے والا عذاب ہوگا۔

جب اللہ تعالیٰ نے علانیہ لوگوں کا مال لوٹنے والے کا ذکر کیا تو ساتھ اس آدمی کا حکم بھی ذکر کر دیا جو خفیہ طریقے سے لوگوں کا مال ہتھیاتا ہے اور وہ ہے چور، چنانچہ فرمایا:

(38) اے حکامِ وقت! چور مرد ہو یا عورت، ہر ایک کا دایاں ہاتھ کاٹ دو۔ یہ اللہ کی طرف سے لوگوں کا مال ناحق لینے کے اس جرم کی سزا ہے جس کا انھوں نے ارتکاب کیا ہے، نیز اس کا مقصد انھیں اور ان کے علاوہ دیگر حضرات وخواتین کو ڈرانا ہے۔ اللہ سب پر غالب ہے، اس پر کوئی چیز غالب نہیں آسکتی۔ وہ اپنی شریعت اور تقدیر میں کمال حکمت والا ہے۔

(39) جس نے چوری سے توبہ کر لی اور اپنے عمل کی اصلاح کر لی تو اللہ تعالیٰ احسان کرتے ہوئے اس کی توبہ قبول کرے گا، کیونکہ اللہ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کے گناہوں کو بے حد بخشنے والا، ان پر نہایت رحم کرنے والا ہے، لیکن جب چوری کا یہ معاملہ عدالت کے پاس چلا گیا تو پھر توبہ سے بھی حد ختم نہیں ہوگی۔

(40) اے رسول (ﷺ)! آپ کو علم ہے کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کے لیے ہے، وہ ان میں جیسے چاہے تصرف کرتا ہے۔ وہ جسے چاہے اپنے عدل سے عذاب دے اور جسے چاہے اپنے فضل سے معاف کر دے۔ بلاشبہ اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے، اسے کوئی چیز بے بس نہیں کر سکتی۔

(41) اے رسول (ﷺ)! آپ کو ان منافقوں کا رویہ پریشان نہ کرے جو دل میں کفر چھپائے ایمان کا اظہار کرتے ہیں اور آپ کو غصہ دلانے کے لیے کفریہ اعمال کے اظہار میں تیزی دکھاتے ہیں اور نہ آپ ان یہود کے رویے سے غم زدہ ہوں جو اپنے سرداروں کے جھوٹ بڑی توجہ سے سنتے اور انھیں قبول کرتے ہیں۔ وہ درحقیقت اپنے ان سرداروں کے پیروکار اور چیلے ہیں جو آپ سے منہ موڑے ہوئے اب تک آپ کے پاس نہیں آئے۔ وہ تورات میں موجود اللہ کے کلام کو اپنی خواہشات کے مطابق بدلتے ہیں۔ وہ اپنے پیروکاروں سے کہتے ہیں: اگر محمد (ﷺ) کا حکم تمھاری خواہشات کے مطابق ہو تو اسے مان لو اور اگر تمھاری خواہشات کے مخالف ہو تو اسے نہ مانو۔ اور اے رسول (ﷺ)! اللہ جس بندے کو گمراہ کرنے کا ارادہ کر لیتا ہے آپ اسے گمراہی سے ہٹا کر ہدایت کی طرف لانے والا اور راہ حق دکھانے والا کسی کو نہ پائیں گے۔ مذکورہ صفات کے حامل یہود اور منافقین ہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ کفر سے پاک صاف نہیں کرنا چاہتا۔ ان کے لیے دنیا کی زندگی میں ذلت و رسوائی ہے اور آخرت میں ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہوگا اور وہ عذاب آگ کا ہے۔

فوائد: ❀ چوری کی حد مقرر کرنے کی حکمت یہ ہے کہ چور لوگوں کے مال ہتھیانے سے باز آجائے اور دوسرے لوگ ڈر جائیں اور اس فعل کا ارتکاب نہ کریں۔

❀ چور کا معاملہ جب تک قاضی اور حاکم کے پاس نہ جائے، اسے معاف کیا جا سکتا ہے اور معافی کی صورت میں اسے چوری کیا ہوا مال واپس کرنا ہوگا اور جب معاملہ حاکم یا قاضی کے پاس پہنچ جائے تو حد کا نفاذ ضروری ہے، پھر توبہ کے باوجود بھی سزا ختم نہیں ہوگی۔

❀ اللہ کی طرف دعوت دینے والے کے لیے پسندیدہ بات یہ ہے کہ وہ بعض لوگوں کے کفر، ان کی چالوں اور سازشوں سے پریشان نہ ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کی سازشوں کو خود ہی ناکام کر دے گا۔

❀ منافق اسلام کا دعویٰ کرنے کے باوجود اہلِ ایمان کو تکلیف دینے اور غصہ دلانے کے لیے کفریہ اعمال کا اظہار کرنے کی شدید خواہش رکھتے ہیں۔

سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ؕ فَاِنْ جَآءُوْكَ فَاحْكُمْ
بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ
شَيْـًٔا ؕ وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ
الْمُقْسِطِيْنَ ﴿۴۲﴾ وَكَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ وَعِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا
حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ وَمَآ اُولٰٓئِكَ
بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۳﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ ۚ
يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَ
الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ
اللّٰهِ وَكَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَآءَ ۚ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ
وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ
اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ
فِيْهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ ۙ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ
بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ ۙ وَالْجُرُوْحَ
قِصَاصٌ ؕ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ؕ وَمَنْ
لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۵﴾

6 ع 9 10

(42) یہ یہود بہت زیادہ جھوٹ سننے والے اور بہت زیادہ حرام مال، یعنی سود وغیرہ کھانے والے ہیں۔ اے رسول! اگر یہ آپ کے پاس فیصلہ کرانے آئیں تو آپ کی مرضی ہے، ان کا فیصلہ کریں یا نہ کریں۔ آپ کو دونوں باتوں کا اختیار ہے۔ اگر آپ ان کے درمیان فیصلہ کرنے سے انکار کر دیں تو وہ آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اور اگر آپ ان کے درمیان فیصلہ کریں تو عدل سے کریں اگرچہ وہ ظالم اور دشمن ہیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے فیصلوں میں عدل کرنے والوں کو پسند کرتا ہے، خواہ فیصلہ کرانے والے، فیصلہ کرنے والے کے دشمن ہی کیوں نہ ہوں۔

(43) یہودیوں کا معاملہ بھی عجیب ہے، ایک طرف وہ آپ کے منکر ہیں، دوسری طرف وہ یہ امید لے کر آپ سے فیصلہ کراتے ہیں کہ آپ کا فیصلہ ان کی خواہشات کے مطابق ہوگا، حالانکہ خود ان کے پاس تورات موجود ہے جس پر ایمان کا وہ دعویٰ کرتے ہیں اور اس میں اللہ کا فیصلہ موجود ہے، پھر اگر آپ کا فیصلہ ان کی خواہشات کے مطابق نہ ہو تو اس سے منہ موڑ لیتے ہیں۔ اس طرح وہ اپنی کتاب میں وارد حکم کے بھی منکر ٹھہرے اور آپ کے فیصلے سے منہ موڑ کر اس کے بھی منکر ہوئے۔ ان کا کردار اہلِ ایمان والا نہیں ہے، اس لیے نہ یہ آپ پر ایمان رکھتے ہیں اور نہ آپ کے لائے ہوئے دین کو مانتے ہیں۔

(44) بلاشبہ ہم نے موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل کی جس میں خیر کی طرف رہنمائی اور ہدایت موجود ہے اور وہ ایسا نور ہے جس سے روشنی حاصل کی جاتی ہے۔ اللہ کے ماننے والے اور اس کے فرماں بردار انبیاء بنی اسرائیل کے لیے تورات کے ساتھ فیصلے کرتے رہے اور لوگوں کی تربیت پر مامور علماء وفقہاء بھی اس کے مطابق فیصلے کرتے رہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انھیں اپنی کتاب کی حفاظت کی ذمہ داری دی تھی اور انھیں اس پر نگران بنایا تھا کہ وہ اسے تحریف اور تبدیلی سے بچائیں گے۔ وہ اس کے حق ہونے کے اقراری گواہ ہیں اور اس کے بارے میں لوگ انھی کی طرف رجوع کرتے ہیں، لہٰذا اے یہود! لوگوں سے نہ ڈرو، مجھ اکیلے سے ڈرو۔ اللہ کے نازل کیے ہوئے کلام کے ساتھ فیصلہ نہ کر کے معمولی معاوضہ مت لو جو مال، عزت اور اقتدار کی صورت میں ہو سکتا ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی نازل کی ہوئی وحی کے ساتھ فیصلہ نہ کرنے کو جائز سمجھتا ہو، یا دوسرے کسی فیصلے کو اللہ کے فیصلے سے بہتر یا اس کے برابر سمجھتا ہو تو ایسا کرنے والے لوگ پکے کافر ہیں۔

(45) ہم نے تورات میں یہودیوں کے لیے لازمی کر دیا تھا کہ جس نے کسی انسان کو جان بوجھ کر ناحق قتل کیا، اسے بدلے میں قتل کیا جائے گا۔ جس نے جان بوجھ کر کسی کی آنکھ پھوڑی، اس کی آنکھ پھوڑی جائے گی۔ جس نے جان بوجھ کر کسی کی ناک کاٹی، اس کی ناک کاٹی جائے گی۔ جس نے جان بوجھ کر کسی کا کان کاٹا، بدلے میں اس کا کان کاٹا جائے گا اور جس نے جان بوجھ کر کسی کا دانت اکھیڑا، اس کا دانت اکھیڑا جائے گا۔ ہم نے ان پر فرض کر دیا تھا کہ جو آدمی جس طرح کا کسی کو زخم پہنچائے گا، مجرم کو اسی طرح کی سزا ہوگی۔ جو کوئی نیکی کرتے ہوئے جرم کرنے والے کو معاف کر دے تو یہ نیکی معاف کرنے والے کے گناہوں کا کفارہ ہوگی کیونکہ اس نے ظلم کرنے والے کو معاف کیا ہے۔ جس نے قصاص یا دیگر معاملات میں اللہ تعالیٰ کے نازل کیے ہوئے احکام کے مطابق فیصلہ نہ کیا تو وہ اللہ کی حدود سے تجاوز کرنے والا اور ظالم ہے۔

فوائد: ❀ یہود کے بعض اوصاف کا ذکر، جیسے جھوٹ بولنا، سود کھانا اور اللہ تعالیٰ کی شریعت سے ہٹ کر فیصلہ کرانے کو پسند کرنا، ان کی گمراہی کو بیان کرنے اور ان برے اعمال سے لوگوں کو بچانے کے لیے ہے۔

❀ جان اور زخموں کے عادلانہ قصاص کے شرعی حکم کا بیان اور یہ ایسا حکم ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہم سے پہلے لوگوں کے لیے بھی ضروری قرار دیا تھا۔

❀ قصاص کے بجائے معاف کر دینے کی فضیلت حاصل کرنے کی ترغیب اور اس کے عظیم اجر کا بیان کہ اللہ تعالیٰ اس عمل کو گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے۔

❀ قصاص اور دیگر معاملات میں اللہ تعالیٰ کے نازل کیے ہوئے احکام سے ہٹ کر فیصلہ کرنے سے ڈرایا گیا ہے۔

وَقَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ
يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ ۖ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ ۙ وَّ
مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً
لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿46﴾ وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ ۭ وَمَنْ
لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿47﴾ وَاَنْزَلْنَآ
اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ
وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ
اَهْوَاۗءَهُمْ عَمَّا جَاۗءَكَ مِنَ الْحَقِّ ۭ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً
وَّمِنْهَاجًا ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ
فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ۭ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ
بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿48﴾ ۙ وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ
وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاۗءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْۢ بَعْضِ مَآ
اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ۭ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّصِيْبَهُمْ
بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ ۭ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ ﴿49﴾ اَفَحُكْمَ
الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ ۭ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿50﴾ ع 7 11

(46) اور ہم نے بنی اسرائیل کے ان انبیاء کے بعد عیسیٰ ابن مریم کو بھیجا جو تورات پر ایمان رکھنے والے اور اس کے مطابق فیصلے کرنے والے تھے۔ ہم نے انھیں انجیل بھی عطا کی جو حق کی رہنمائی کرنے والی، دلائل کے متعلق پیدا ہونے والے شبہات کو دور کرنے والی اور احکام کے متعلق پیش آنے والی مشکلات کا حل پیش کرتی تھی۔ اس کے اکثر احکام اس سے پہلے نازل کی ہوئی تورات کے موافق تھے، سوائے ان چند احکام کے جو منسوخ کر دیے گئے تھے۔ ہم نے انجیل کو ذریعۂ ہدایت بنایا جس سے متقی لوگ ہدایت حاصل کرتے تھے، اور وہ ان امور کے ارتکاب سے روکنے والی تھی جو اللہ تعالیٰ نے ان پر حرام قرار دیے تھے۔

(47) عیسائیوں کو چاہیے کہ اس پر ایمان لائیں جو اللہ تعالیٰ نے انجیل میں اتارا اور اس کے ساتھ فیصلے کریں۔ یہ حکم محمد ﷺ کے ان کی طرف بھیجے جانے سے پہلے تک تھا اور اس انجیل کے ساتھ خاص تھا جس میں تحریف نہیں تھی۔ جو لوگ اللہ کے نازل کیے ہوئے احکام کے ساتھ فیصلے نہیں کرتے، وہ اللہ تعالیٰ کے نافرمان، حق چھوڑنے والے اور باطل کے پیروکار ہیں۔

جب اللہ تعالیٰ نے تورات و انجیل کا ذکر کیا اور ان کتابوں کی تعریف کی تو ساتھ ہی قرآن مجید کا ذکر کیا اور اس کی تعریف کی۔ فرمایا:

(48) اے رسول (ﷺ)! ہم نے ایسی صداقت کے ساتھ قرآن مجید آپ پر نازل کیا ہے جس کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں۔ وہ اپنے سے پہلے نازل ہونے والی کتابوں کی تصدیق کرنے والا اور ان کو جانچنے کا معیار ہے۔ پہلی کتابوں کا جو حکم اس کے موافق ہو، وہ حق ہے اور جو اس کے مخالف ہو، وہ باطل ہے، لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اس قرآن میں آپ کی طرف جو کچھ اتارا ہے، آپ اس کے مطابق لوگوں کے درمیان فیصلے کریں اور آپ پر نازل ہونے والے غیر مشکوک حق کو چھوڑ کر وہ جن من مانی باتوں کو دین بنائے بیٹھے ہیں، ان میں ان کی خواہشات کی پیروی نہ کریں۔ ہم نے ہر امت کے لیے الگ الگ شرعی احکام اور ہدایت کے واضح اصول بیان کیے ہیں جن سے وہ ہدایت لیتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو تمام شریعتوں کو ایک بنا دیتا لیکن اس نے ہر امت کی شریعت مختلف بنائی ہے تاکہ سب کی آزمائش کرے اور فرماں بردار اور نافرمان کا پتہ لگائے، لہٰذا خیر اور بھلائی کے کام کرنے اور برے کام چھوڑنے میں جلدی کرو۔ اکیلے اللہ ہی کی طرف قیامت کے دن تم سب کو پلٹنا ہے اور جن امور کے بارے میں تم اختلاف کرتے ہو، وہ ان کے بارے میں تمھیں خبر دے گا اور جو اعمال تم نے آگے بھیجے، ان کا بدلہ بھی ضرور دے گا۔

(49) اے رسول (ﷺ)! اس کے مطابق ان کے درمیان فیصلے کریں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف نازل کیا ہے اور ان کی خواہشاتِ نفس پر مبنی آراء کی پیروی نہ کریں۔ ان سے محتاط رہیں کہ وہ آپ کو اللہ کے نازل کیے ہوئے کسی حکم سے بہکا نہ دیں۔ ان کی یہ پوری کوشش ہے۔ اگر وہ اللہ کے آپ کی طرف نازل کیے ہوئے کلام کے مطابق فیصلے قبول کرنے سے منہ موڑیں تو جان لیں کہ اللہ تعالیٰ انھیں ان کے کچھ گناہوں کی سزا دنیا ہی میں دینا چاہتا ہے جبکہ مجموعی طور پر ان کے گناہوں کی سزا انھیں آخرت میں دے گا۔ لوگوں کی اکثریت یقیناً اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے منہ پھیرنے والی ہے۔

(50) کیا وہ آپ کے فیصلے سے منہ موڑ کر ان بتوں کے پجاریوں کے جاہلانہ فیصلے چاہتے ہیں جو من مانے فیصلے کرتے ہیں؟ یقین رکھنے والوں کے لیے، جو اللہ کے رسول پر نازل کردہ دین کی سمجھ بوجھ رکھتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے فیصلے سے اچھا کوئی فیصلہ نہیں۔ وہ جاہلوں اور خواہشات کے پجاریوں کی طرح نہیں جو صرف اپنی مرضی کے موافق فیصلے ہی قبول کرتے ہیں، خواہ وہ باطل اور غلط ہوں۔

فوائد: ❀ تمام انبیاء علیہم السلام دین کے بنیادی اصولوں میں متفق ہیں، تاہم ان کی شریعتوں کے درمیان فروعات میں کچھ نہ کچھ فرق پایا جاتا ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ کی شریعت کو فیصلہ کن تسلیم کرنا اور اس کے ماسوا ہر قسم کی خواہشات سے منہ پھیرنا فرض ہے۔

❀ اہلِ جاہلیت کے احکام و قوانین اور رواجوں کے مطابق فیصلہ کرانے کی مذمت کی گئی ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ ۘ
بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۱﴾ فَتَرَى الَّذِيْنَ فِىْ
قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يُّسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ يَقُوْلُوْنَ نَخْشٰٓى اَنْ
تُصِيْبَنَا دَآئِرَةٌ ؕ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِىَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ
فَيُصْبِحُوْا عَلٰى مَآ اَسَرُّوْا فِىْٓ اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِيْنَ ﴿۵۲﴾ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ اِنَّهُمْ
لَمَعَكُمْ ؕ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَاَصْبَحُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۵۳﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِى اللّٰهُ بِقَوْمٍ
يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ز
يُجَاهِدُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ؕ ذٰلِكَ
فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۵۴﴾ اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ
اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ
وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَ
رَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۵۶﴾

وقف منزل عند الحص | وقف لازم | وقف غفران | الشيخ | ع 8 6 12

(51) اے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لانے والو! یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ اور ان سے دلی تعلق قائم نہ کرو۔ یہودی اور عیسائی صرف اپنے ہم مذہبوں کے دوست ہیں اور تمھاری دشمنی میں دونوں گروہ اکٹھے ہیں۔ تم میں سے جو ان سے محبت اور دوستی رکھے گا، اس کا شمار بھی انھی میں ہوگا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو کافروں سے دوستی کی وجہ سے ہدایت نہیں دیتا۔

(52) اے رسول (ﷺ)! آپ ان نہایت کمزور ایمان والے منافقوں کو دیکھیں گے کہ وہ یہود و نصاریٰ کی دوستی کے لیے یہ کہہ کر بھاگے چلے جاتے ہیں کہ ہم ڈرتے ہیں اگر وہ کامیاب ہو گئے اور انھیں حکومت مل گئی تو ہمیں ان سے ناپسندیدہ کیفیت اور تکلیف پہنچے گی۔ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول اور مومنوں کو کامیابی عطا کر دے یا اپنے کسی خاص امر سے یہود اور ان کے ہمنواؤں کا غلبہ ختم کر دے تو پھر ان سے دوستی کے لیے بھاگنے والوں کو اس نفاق پر ندامت اور شرمندگی ہوگی جو انھوں نے اپنے دل میں چھپا رکھا ہے کیونکہ جن اسباب پر وہ اعتماد اور بھروسا کیے ہوئے ہیں، وہ نہایت بودے اور کمزور ہیں۔

(53) اور ایمان والے ان منافقوں کی صورت حال پر تعجب اور حیرت ظاہر کرتے ہوئے کہیں گے: کیا یہی ہیں وہ جو بڑی پختہ قسمیں کھاتے تھے کہ مومنو! ایمان، نصرت اور دوستی میں ہم تمھارے ساتھ ہیں؟ ان کے اعمال برباد ہو گئے، وہ اپنا مقصود نہ پانے اور اللہ کے عذاب کے مستحق قرار پانے کی وجہ سے خسارہ پانے والے ہو گئے ہیں۔

(54) اے ایمان والو! تم میں سے جو اپنا دین چھوڑ کر دوبارہ کفر کی طرف لوٹ جائیں، تو عنقریب ان کی جگہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو لائے گا جن کی دینی استقامت کی وجہ سے اللہ ان سے محبت کرتا اور وہ اللہ سے محبت کرتے ہوں گے۔ وہ اہلِ ایمان کے ساتھ رحم کرنے والے اور کافروں پر بڑے سخت ہوں گے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے دین کی سربلندی کے لیے اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کریں گے اور انھیں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا ڈر نہ ہوگا کیونکہ انھیں لوگوں کی خوشنودی نہیں بلکہ اللہ کی رضا مطلوب ہوگی۔ ایمان کا یہ رتبہ اللہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے، عطا فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ وسیع فضل و احسان والا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ اس کے فضل کا مستحق کون ہے، لہٰذا اسے ہی عطا فرماتا ہے اور جو اس کا حق دار نہ ہو، اسے محروم کر دیتا ہے۔

جب اللہ تعالیٰ نے یہود و نصاریٰ اور دیگر کافروں سے دوستی کرنے سے منع کیا تو یہ بھی بتا دیا کہ مومنوں کو کن سے دوستی کرنی چاہیے، چنانچہ فرمایا:

(55) یہود و نصاریٰ اور دیگر کفار تمھارے دوست نہیں ہو سکتے بلکہ تمھارا دوست اور مددگار اللہ تعالیٰ، اس کے رسول ﷺ اور وہ اہلِ ایمان ہیں جو نماز پوری طرح ادا کرتے ہیں اور اللہ کے فرمانبردار بن کر عاجزی و انکساری کرتے ہوئے اپنے مالوں کی زکاۃ دیتے ہیں۔

(56) جو اللہ تعالیٰ، اس کے رسول اور اہلِ ایمان سے محبت و نصرت کا تعلق رکھے، وہ اللہ کے گروہ میں سے ہے اور اللہ کا گروہ ہی غالب آنے والا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کا مددگار ہے۔

فوائد: ❀ عقیدہ ''الولاء والبراء'' پر تنبیہ کی گئی ہے اور اس کا خلاصہ یہ ہے کہ محبت و دوستی (وَلاء) صرف اللہ تعالیٰ، اس کے رسول اور اہل ایمان سے ہونی چاہیے، جبکہ کافروں سے نفرت (براء) ہونی چاہیے اور ان کے ساتھ محبت کرنے سے بچنا چاہیے۔

❀ منافقوں کی صفات میں یہ بات شامل ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں سے دوستی رکھتے ہیں۔

❀ نصرتِ دین کے حوالے سے کوتاہی اور بے رخی کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کوتاہی کرنے والے کی جگہ کسی دوسرے کو لے آتا ہے اور اس سے دین کی نصرت کا شرف چھین لیتا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ
هُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ
وَالْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۵۷﴾ وَ
اِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ۭ ذٰلِكَ
بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ﴿۵۸﴾ قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ
مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ
قَبْلُ ۙ وَاَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۵۹﴾ قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ
مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ ۭ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ
مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ ۭ اُولٰۗىِٕكَ شَرٌّ
مَّكَانًا وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَاۗءِ السَّبِيْلِ ﴿۶۰﴾ وَاِذَا جَاۗءُوْكُمْ قَالُوْٓا
اٰمَنَّا وَقَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ ۭ وَاللّٰهُ
اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ ﴿۶۱﴾ وَتَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ
فِي الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ۭ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ ﴿۶۲﴾ لَوْلَا يَنْهٰىهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ
قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ۭ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿۶۳﴾

(57) اے ایمان والو! ان یہود و نصاریٰ کو جنھیں تم سے پہلے کتاب دی گئی اور مشرکوں کو اپنا حلیف اور دوست نہ بناؤ جو تمھارے دین کا مذاق اڑاتے ہیں اور اسے کھیل تماشا بناتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی دوستی سے جو تمھیں منع کیا ہے، اس سے باز رہ کر اس ذات عالی سے ڈرو اگر تم اللہ تعالیٰ پر اور اس پر جو اس نے تم پر نازل کیا ہے، ایمان رکھتے ہو۔

(58) اسی طرح جب تم نماز کے لیے اذان دیتے ہو جو اللہ تعالیٰ کے قرب کا سب سے بڑا ذریعہ ہے، تو وہ اس کا ٹھٹھا مذاق اڑاتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے اور بندوں کے لیے اس کی مقرر کی ہوئی شریعت کے معانی و مفہوم کو نہیں سمجھتے۔

(59) اے رسول (ﷺ)! ان مذاق اڑانے والے اہلِ کتاب سے کہہ دیں: تم ہم پر صرف اس لیے تنقید کرتے اور عیب لگاتے ہو کہ ہم اللہ تعالیٰ پر اور اس پر ایمان رکھتے ہیں جو ہماری طرف نازل ہوا اور جو ہم سے پہلے لوگوں پر نازل ہوا۔ ہمارا یہ ایمان ہے کہ تمھاری اکثریت اللہ تعالیٰ پر ایمان نہ لا کر اور اس کے احکام نہ مان کر اطاعتِ الٰہی سے باہر جا رہی ہے۔ جن کاموں پر تم ہم پر عیب لگاتے ہو، ان پر تو تعریف بنتی ہے، مذمت اور تنقید نہیں۔

(60) اے رسول (ﷺ)! ان سے کہیں: کیا میں تمھیں بتاؤں کہ ان سے بھی زیادہ قابلِ مذمت، عیب دار اور سخت سزا کا حق دار کون ہے؟ وہ ان کے اسلاف ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے دھتکار دیا، ان پر غضبناک ہوا اور ان کی شکلیں بگاڑ کر انھیں بندر اور خنزیر بنا دیا اور کچھ کو طاغوت کے بڑے بڑے عبادت گزار بنایا۔ طاغوت سے مراد ہر وہ ذات ہے جس کی اللہ کے سوا عبادت کی جائے اور وہ اس پر راضی ہو۔ یہ مذکورہ لوگ قیامت کے دن بدترین مرتبے اور مقام میں ہوں گے اور کوشش کے اعتبار سے راہ راست سے بہت زیادہ بھٹکنے والے ہیں۔

(61) اے مومنو! جب تمھارے پاس ان میں سے منافق آتے ہیں تو وہ اپنی منافقت کی وجہ سے تمھارے سامنے اپنے ایمان کا اظہار کرتے ہیں جبکہ حقیقت حال یہ ہے کہ وہ اپنے داخل ہونے کے وقت اور نکلنے کے وقت کفر ہی سے چمٹے ہوتے ہیں، اس سے الگ نہیں ہوتے۔ انھوں نے اگرچہ تمھارے لیے ایمان کا اظہار کیا لیکن جو کفر وہ دل میں چھپائے ہوئے ہیں، اللہ تعالیٰ اسے خوب جانتا ہے اور انھیں جلد اس کا بدلہ بھی دے گا۔

(62) اے رسول (ﷺ)! آپ دیکھتے ہیں کہ بہت سے یہودی اور منافق اللہ تعالیٰ کی نافرمانیاں کرنے میں بڑی دلیری اور تیزی دکھاتے ہیں، جیسے جھوٹ بولنا، دوسروں پر ظلم و زیادتی کرنا اور لوگوں کا مال حرام طریقے سے کھانا۔ جو کچھ یہ کرتے ہیں، وہ نہایت برا ہے۔

(63) ان کے ائمہ اور علماء انھیں اتنی دیدہ دلیری دکھانے پر اور گناہوں میں دوڑے چلے جانے سے روکتے کیوں نہیں کہ وہ جھوٹ بولنے، جھوٹی گواہی دینے اور لوگوں کا مال باطل طریقے سے کھانے میں ذرا تر دّد نہیں کرتے؟ یقیناً ان کے ائمہ اور علماء کا یہ کردار بھی بڑا گھناؤنا ہے جو انھیں برے کاموں سے روکتے نہیں ہیں۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ کے دین سے مذاق کرنے والے کافروں اور منافقوں سے دور رہنے اور ان کی دوستی سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے۔

❀ قوم کی نافرمانیوں اور برائیوں کو دیکھ کر خاموش رہنے اور نہ روکنے پر علماء کی مذمت کی گئی ہے۔

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ ؕ غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ وَلُعِنُوْا بِمَا
قَالُوْا ۘ بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ ۙ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ ؕ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا
مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ؕ وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ
الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؕ كُلَّمَآ اَوْقَدُوْا نَارًا
لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ ۙ وَيَسْعَوْنَ فِى الْاَرْضِ فَسَادًا ؕ وَاللّٰهُ لَا
يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۶۴﴾ وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا
عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۶۵﴾ وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا
التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ
فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ؕ مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ؕ وَكَثِيْرٌ
مِّنْهُمْ سَآءَ مَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۶۶﴾ يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ
مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ
مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۷﴾ قُلْ يٰٓاَهْلَ
الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَىْءٍ حَتّٰى تُقِيْمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ
اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ
مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۚ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۸﴾

وقف لازم — ع 9 10 13

(64) یہودیوں کو جب مشقت اور قحط سالی کا سامنا ہوتا تو کہتے: اللہ کے ہاتھ خیر دینے اور نوازنے سے بندھے ہوئے ہیں، اس نے اپنی عنایت ہم سے روک لی ہے۔ آگاہ رہو! درحقیقت ان کے اپنے ہاتھ خیر اور بھلائی سے اور کسی کو دینے سے بندھے ہوئے ہیں۔ ان کے اس قول کی وجہ سے انھیں اللہ کی رحمت سے دھتکار دیا گیا ہے، بلکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے دونوں ہاتھ کھلے ہیں، وہ خیر اور بھلائی عطا کیے جا رہا ہے۔ وہ جیسے چاہتا ہے، خرچ کرتا ہے۔ چاہے تو وافر عطا کر دے اور چاہے تو تنگی کر دے۔ اسے کوئی روکنے اور مجبور کرنے والا نہیں۔ اے رسول (ﷺ)! آپ پر نازل ہونے والا قرآن یہود کے کفر اور حدود کی پامالی میں اضافہ ہی کرتا ہے کیونکہ وہ حسد کی آگ میں جل رہے ہیں۔ ہم نے یہودیوں کے تمام گروہوں میں عداوت اور دشمنی پیدا کر دی ہے۔ جب بھی وہ جنگ کے لیے اکٹھے ہوتے ہیں اور اس کی خوب تیاری کرتے ہیں یا لڑائی کی آگ بھڑکانے کے لیے سازش کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کا اتحاد پارہ پارہ اور ان کی قوت ختم کر دیتا ہے۔ اسلام کو جھٹلانے اور اس کے خلاف سازشیں کرنے کے لیے وہ ہر وقت زمین میں فساد برپا کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فسادیوں کو پسند نہیں کرتا۔

(65) اگر یہود و نصاریٰ اس پر ایمان لے آئیں جو محمد رسول اللہ ﷺ لائے ہیں اور گناہوں سے باز آ کر اللہ سے ڈریں تو ہم ان کے سابقہ سارے گناہ ختم کر دیں گے، خواہ وہ بہت زیادہ ہی کیوں نہ ہوں۔ ہم قیامت کے دن ضرور انھیں نعمتوں والی جنتوں میں داخل کریں گے جہاں وہ نہ ختم ہونے والے انعامات سے مستفید ہوں گے۔

(66) اگر یہود اس پر عمل پیرا رہتے جو تورات میں ہے اور عیسائی اس پر عمل کرتے جو انجیل میں ہے اور یہ سب اس پر بھی عمل کرتے جو قرآن میں ان پر اتارا گیا ہے تو میں انھیں رزق کی فراوانی کے اسباب ضرور عطا فرماتا، یعنی بارش نازل کرتا اور زمین سے پیداوار بڑھا دیتا۔ اہلِ کتاب میں سے کچھ لوگ معتدل مزاج ہیں جو حق پر ثابت قدم ہیں اور اکثریت کا عمل ان کے ایمان نہ لانے کی وجہ سے برا ہی ہے۔

(67) اے رسول (ﷺ)! جو اللہ کی طرف سے آپ پر اتارا گیا ہے، وہ مکمل طور پر لوگوں کو بتا دیں اور اس میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں۔ اگر آپ نے اس میں سے کوئی چیز بھی چھپائی تو آپ نے اپنے رب کا پیغام پہنچانے کا حق ادا نہیں کیا..... اور یقیناً رسول اکرم ﷺ کو جو پیغام پہنچانے کا حکم دیا گیا، آپ نے پوری طرح پہنچا دیا۔ جو شخص اس کے خلاف عقیدہ رکھے، اس نے اللہ تعالیٰ پر بہت بڑا بہتان لگایا ہے..... آج کے بعد اللہ تعالیٰ آپ کی لوگوں سے حفاظت فرمائے گا اور وہ آپ کو کوئی تکلیف نہیں پہنچا سکیں گے۔ آپ کا کام صرف پہنچا دینا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کافروں کو رشد و ہدایت کی توفیق نہیں دیتا جو ہدایت کے طلب گار نہیں ہوتے۔ (68) اے رسول (ﷺ)! آپ کہہ دیں کہ اے یہود و نصاریٰ! تمھارے دین کا اس وقت تک کوئی اعتبار نہیں جب تک تم اس پر عمل نہ کرو جو تورات اور انجیل میں ہے اور اس پر عمل نہ کرو جو قرآن میں تم پر اتارا گیا ہے۔ وہ قرآن جس پر ایمان کے بغیر اور اس میں وارد احکام پر عمل کے بغیر تمھارا ایمان کسی صورت صحیح نہیں ہو سکتا۔ آپ کی طرف اتارا گیا یہ کلام اہلِ کتاب کی اکثریت کو سرکشی اور کفر میں مزید بڑھانے کا باعث بنے گا کیونکہ حسد کی جس بیماری میں وہ مبتلا ہیں، اس کا لازمی نتیجہ یہی ہے، اس لیے آپ ان کافروں کے بارے میں غمگین نہ ہوں۔ جو ایمان لا کر آپ کی پیروی کر رہے ہیں وہی آپ کے لیے کافی ہیں۔

فوائد: ❀ یہودی اللہ تعالیٰ کے گستاخ اور بے ادب ہیں، اس لیے کہ انھوں نے اللہ تعالیٰ کو بخیل اور خیر کو روکنے والا کہا۔ ❀ اللہ تعالیٰ کے لیے دو ہاتھوں کا اثبات اور یہ ہاتھ اللہ تعالیٰ کے شایانِ شان ہیں (جن کی کوئی مثال نہیں)۔ ❀ ان آیات میں اس اختلاف اور دشمنی کی طرف اشارہ ہے جو یہود کے بعض گروہوں کے درمیان پائی جاتی ہے، جو کہ ان کے کفر اور حق سے منہ موڑنے کا نتیجہ ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کے نازل کیے ہوئے احکام پر عمل کرنے سے گناہ مٹ جاتے ہیں، جنت میں جانا نصیب ہوتا ہے اور رزق میں فراوانی ہوتی ہے۔ ❀ داعی حضرات کو توجہ دلائی گئی ہے کہ اہمیت کی حامل اور ذمہ داری سے بَری کرنے والی تبلیغ وہ ہے جو بغیر کسی کمی بیشی کے اور وحی الٰہی میں وارد ہدایات کی روشنی میں ہو۔ ❀ کسی عقیدے کا اس وقت تک کوئی اعتبار نہیں جب تک صاحبِ عقیدہ اپنے اس عقیدے کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے کی دلیل نہ دے۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالصَّابِئُونَ وَالنَّصَارَىٰ
مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ
يَحْزَنُونَ ﴿٦٩﴾ لَقَدْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَأَرْسَلْنَا إِلَيْهِمْ
رُسُلًا ۖ كُلَّمَا جَاءَهُمْ رَسُولٌ بِمَا لَا تَهْوَىٰ أَنْفُسُهُمْ فَرِيقًا كَذَّبُوا
وَفَرِيقًا يَقْتُلُونَ ﴿٧٠﴾ وَحَسِبُوا أَلَّا تَكُونَ فِتْنَةٌ فَعَمُوا وَصَمُّوا ثُمَّ
تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوا وَصَمُّوا كَثِيرٌ مِنْهُمْ ۚ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا
يَعْمَلُونَ ﴿٧١﴾ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۖ
وَقَالَ الْمَسِيحُ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ ۖ إِنَّهُ
مَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ ۖ
وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ ﴿٧٢﴾ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ ثَالِثُ
ثَلَاثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّا إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۚ وَإِنْ لَمْ يَنْتَهُوا عَمَّا يَقُولُونَ
لَيَمَسَّنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٧٣﴾ أَفَلَا يَتُوبُونَ إِلَى
اللَّهِ وَيَسْتَغْفِرُونَهُ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٧٤﴾ مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا
رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۖ وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ ۖ كَانَا يَأْكُلَانِ
الطَّعَامَ ۗ انْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْآيَاتِ ثُمَّ انْظُرْ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ﴿٧٥﴾

وقف لازم

(69) بلاشبہ اہلِ ایمان، یہودی، صابی جو بعض انبیاء کے پیروکار تھے، اور عیسائی، ان میں سے جو بھی اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان لائے اور نیک اعمال کرلے (نبی ﷺ کی بعثت کے بعد صرف وہ عمل نیک ہے جو آپ پر ایمان لاکر آپ کے طریقے کے مطابق کیا جائے) تو انھیں مستقبل کا کوئی خوف نہ ہوگا اور دنیا کے جو فوائد وہ حاصل نہیں کرسکے، ان پر انھیں کوئی غم نہ ہوگا۔

(70) یقیناً ہم نے بنی اسرائیل سے حق سننے اور اس کی اطاعت کرنے کے پختہ وعدے لیے اور ہم نے ان کی طرف کئی رسول بھیجے تاکہ وہ انھیں اللہ کی شریعت پہنچادیں لیکن انھوں نے وہ تمام وعدے توڑ دیے جو ان سے لیے گئے تھے اور رسولوں کی لائی ہوئی تعلیمات سے منہ موڑتے ہوئے اپنی خواہشات کی پیروی کرتے رہے۔ اس طرح انھوں نے بعض رسولوں کو جھٹلایا اور بعض کو وہ قتل کرتے رہے۔

(71) انھوں نے یہ سمجھا کہ ان کے عہد و پیمان توڑنے، انبیاء کو جھٹلانے اور انھیں قتل کرنے سے کوئی فرق نہیں پڑے گا اور انھیں اس کا کوئی نقصان نہ ہوگا لیکن ان چیزوں کا اثر ان کے خیال کے برعکس پڑا جس کا انھوں نے سوچا بھی نہ تھا، چنانچہ وہ حق کے معاملے میں مزید اندھے ہوگئے اور حق تک رسائی نہ پاسکے اور ایسے بہرے ہوئے کہ حق سننے اور قبول کرنے سے بھی محروم ہوگئے، پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر فضل و احسان کرتے ہوئے ان کی توبہ قبول کی لیکن اس کے بعد پھر ان کی اکثریت حق دیکھنے اور سننے سے اندھی اور بہری ہوگئی۔ اللہ ان کے اعمال کو خوب دیکھنے والا ہے، اس سے ان کی کوئی چیز چھپی نہیں ہے اور وہ ضرور انھیں اس کا بدلہ دے گا۔

(72) یقیناً ان عیسائیوں نے کفر کیا جنھوں نے یہ کہا کہ اللہ ہی مسیح عیسیٰ ابن مریم ہے کیونکہ انھوں نے الوہیت کی نسبت غیر اللہ کی طرف کردی، حالانکہ مسیح ابن مریم نے خود ان سے کہا تھا: اے بنی اسرائیل! اکیلے اللہ کی عبادت کرو۔ وہی میرا بھی رب ہے اور تمھارا بھی۔ ہم اس کی بندگی کرنے میں برابر ہیں۔ یہ بات ذہن میں رکھو کہ جو کوئی بھی اللہ کے ساتھ کسی اور کو شریک ٹھہرائے گا، اللہ نے اس کا جنت میں داخلہ ہمیشہ کے لیے بند کردیا ہے اور اس کا ٹھکانا جہنم کی آگ ہوگی۔ اللہ کے ہاں کوئی اس کا مددگار اور معاون نہ ہوگا اور نہ اس عذاب سے اسے کوئی بچا سکے گا جو اس کا انتظار کررہا ہے۔

(73) یقیناً ان عیسائیوں نے بھی کفر کیا جنھوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ تین کا مرکب ہے اور وہ تین باپ، بیٹا اور روح القدس ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس بات سے بلند و بالا اور بہت بڑا ہے۔ اللہ متعدد نہیں ہیں، وہ تو صرف ایک ہی معبود برحق ہے جس کا کوئی شریک نہیں۔ اگر وہ اپنی اس نامعقول اور قابلِ نفرت بری بات سے باز نہ آئے تو ایسے کافروں کو دردناک سزا ضرور ملے گی۔

(74) کیا یہ لوگ اپنے اس قول کو چھوڑ کر اللہ کے حضور اس سے تائب نہیں ہوتے اور جس شرک کا انھوں نے ارتکاب کیا ہے، اس پر اس سے معافی نہیں مانگتے؟ اللہ تعالیٰ تو توبہ کرنے والوں کو بے حد بخشنے والا ہے، خواہ وہ کسی بھی گناہ سے توبہ کریں، اگرچہ وہ گناہ اللہ کے ساتھ کفر ہی کیوں نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں پر نہایت رحم کرنے والا ہے۔

(75) مسیح عیسیٰ ابن مریم بھی اللہ کے رسولوں میں سے ایک رسول ہی ہیں۔ ان پر بھی دوسرے انبیاء کی طرح موت آئے گی۔ ان کی والدہ مریم علیہا السلام سچائی کا پیکر اور تصدیق کرنے والی تھیں۔ وہ دونوں (ماں، بیٹا) کھانے کی ضرورت کے پیشِ نظر کھانا کھاتے تھے۔ جنھیں کھانا کھانے کی ضرورت و حاجت ہو، وہ معبود کیسے ہوسکتے ہیں؟ اے رسول (ﷺ)! آپ دیکھیں اور غور کریں کہ ہم وحدانیت کے دلائل کیسے کھول کر ان کے سامنے بیان کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ جن کی طرف الوہیت کی نسبت کرکے وہ غلو کا شکار ہیں، اس کی تردید ہم کس طرح کرتے ہیں اور وہ اس وضاحت کے باوجود ان دلائل کو کیسے بدل دیتے ہیں؟ آپ پھر غور کریں کہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر دلالت کرنے والے ان روشن دلائل کے ہوتے ہوئے وہ حق سے کیسے بہکائے جاتے ہیں؟

فوائد: ❀ عیسائیوں کے الوہیت مسیح کا دعویٰ کرنے کی وجہ سے ان کے کافر ہونے کا بیان، نیز اس عقیدے کے باطل ہونے کا واضح بیان ہے اور اس سے انھیں توبہ کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔

❀ مسیح علیہ السلام اور ان کی والدہ کے بشر ہونے کے دلائل میں سے ایک یہ ہے کہ وہ کھانا کھاتے تھے اور کھانے کے تمام لوازمات سے انھیں واسطہ پڑتا تھا۔

قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ؕ
وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۷۶﴾ قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ
دِيْنِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوْۤا اَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ
قَبْلُ وَاَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ﴿۷۷﴾ لُعِنَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى
ابْنِ مَرْيَمَ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿۷۸﴾ كَانُوْا لَا
يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۷۹﴾
تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ
لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ
خٰلِدُوْنَ ﴿۸۰﴾ وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَاۤ اُنْزِلَ
اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ
فٰسِقُوْنَ ﴿۸۱﴾ لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا
الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً
لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْۤا اِنَّا نَصٰرٰى ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّ
مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۸۲﴾

ع 10 11 14

(76) اے رسول (ﷺ)! غیر اللہ کی عبادت کے معاملے میں ان کا رد کرتے ہوئے ان سے کہیں: کیا تم اس کی عبادت کرتے ہو جو تمھیں کوئی نفع پہنچا سکتا ہے نہ تم سے کوئی نقصان دور کر سکتا ہے؟ وہ تو خود بے بس اور عاجز ہے جبکہ اللہ تعالیٰ عجز اور بے بسی سے پاک ہے۔ اللہ اکیلا ہی تمھاری باتوں کو خوب سننے والا ہے۔ اس سے کوئی چیز اوجھل نہیں ہوتی۔ وہ تمھارے افعال کو خوب جاننے والا ہے، اس پر ان میں سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں اور وہ جلد تمھیں ان اعمال کا پورا پورا بدلہ دے گا۔

(77) اے رسول (ﷺ)! عیسائیوں سے کہہ دیں: حق کی پیروی کا تمھیں جو حکم ہے، اس میں حد سے آگے نہ بڑھو۔ جن کی تعظیم کرنے کا تمھیں حکم ہے، ان کی تعظیم میں مبالغہ آرائی نہ کرو، جیسے انبیاء علیہم السلام کی تعظیم۔ ان کے بارے میں الوہیت کا عقیدہ نہ رکھو جیسے تم نے اپنے اسلاف میں سے گمراہوں کی تقلید اور پیروی میں عیسیٰ ابن مریم کو معبود قرار دیا، حالانکہ تمھارے ان بڑوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا اور وہ خود بھی راہِ حق سے بھٹکے ہوئے تھے۔

(78) اللہ سبحانہ وتعالیٰ یہ خبر دے رہا ہے کہ اس نے بنی اسرائیل کے کافروں کو اپنی رحمت سے دھتکار دیا اور انھیں ملعون قرار دیا ہے۔ اس نے اس لعنت کا ذکر داود علیہ السلام پر نازل ہونے والی کتاب زبور میں کیا اور عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والی کتاب انجیل میں بھی کیا ہے۔ یہ رحمت سے دوری اور لعنت ان کے گناہوں کی وجہ سے ہوئی اور اس کا ایک سبب اللہ کی حرمتوں سے تجاوز کرنا بھی تھا۔

(79) وہ ایک دوسرے کو گناہ کے ارتکاب سے نہیں روکتے تھے بلکہ ان کے نافرمان لوگ گناہوں اور معصیتوں کا کھلے عام ارتکاب کرتے تھے کیونکہ انھیں روکنے ٹوکنے والا کوئی نہیں تھا۔ انھوں نے گناہوں سے روکنے کا عمل ترک کر کے بہت برا کیا تھا۔

(80) اے رسول (ﷺ)! آپ ان یہودی کافروں کا مشاہدہ کریں گے کہ ان کی اکثریت کافروں سے محبت کرتی ہے اور انھی کی طرف ان کا جھکاؤ ہے۔ وہ آپ سے اور توحید پرستوں سے عداوت رکھتے ہیں۔ کافروں سے دوستیاں کر کے یہ اپنی آخرت کا بہت برا کر رہے ہیں کیونکہ ایسا کرنا ان کے لیے اللہ تعالیٰ کے غضب کا باعث ہے اور اسی کی وجہ سے وہ انھیں آگ میں داخل کرے گا جہاں یہ ہمیشہ رہیں گے اور اس سے کبھی نہیں نکل سکیں گے۔

(81) اگر یہ یہودی اللہ تعالیٰ پر صحیح طرح ایمان لاتے اور اس کے نبی پر اور نبی کی طرف نازل ہونے والی وحی پر ایمان رکھتے تو مشرکوں کو یوں دوست بنا کر ان سے محبت نہ کرتے اور مومنوں کو چھوڑ کر ان مشرکوں کی طرف جھکاؤ نہ رکھتے کیونکہ انھیں کافروں کو دوست بنانے سے منع کیا گیا تھا، لیکن ان یہودیوں کی اکثریت اللہ تعالیٰ کی اطاعت، اس کی دوستی اور مومنوں کی دوستی سے دور جا رہی ہے۔ (82) اے رسول (ﷺ)! یقیناً آپ سب لوگوں سے بڑھ کر یہود کو اپنے اور پر ایمان لانے والوں کا اور اپنے لائے ہوئے دین کا بڑا دشمن پائیں گے۔ اس کا سبب ان کا کینہ، حسد اور تکبر ہے۔ ان کے علاوہ بتوں کے پجاریوں اور دیگر اللہ کے ساتھ شرک کرنے والوں کو اپنے پیروکاروں اور دین سے سخت عداوت رکھنے والا پائیں گے۔ آپ اپنے اور پر ایمان لانے والوں کے معاملے میں اور اپنے دین کے بارے میں سب سے زیادہ محبت وقرب کے جذبات رکھنے والا ان لوگوں کو پائیں گے جو اپنے بارے میں کہتے ہیں کہ ہم نصاریٰ ہیں۔ اہلِ ایمان سے ان کے قرب اور محبت کا سبب یہ ہے کہ ان میں علماء اور عبادت گزار ہیں اور وہ عجز وانکسار والے ہیں، تکبر کرنے والے نہیں، کیونکہ تکبر کرنے والے کے دل تک خیر اور بھلائی نہیں پہنچ سکتی۔

فوائد: ❀ نقصان دور کرنے اور نفع پہنچانے کی طاقت اللہ کے سوا کسی کے معبود برحق نہ ہونے کے واضح دلائل میں سے ہے کیونکہ جو خود عاجز ہیں، وہ معبود کیسے ہو گئے؟ ❀ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے نیکوکاروں کے بارے میں غلو اور حد سے تجاوز کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ ❀ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو چھوڑنا لعنت اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دوری کا باعث ہے۔ ❀ ایمان کی نشانیوں میں سے ہے: اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت کرنا اور اسی کی خاطر دشمنی کرنا۔ ❀ اللہ کے دشمنوں سے دوستی کرنے والوں پر اللہ کا غضب واجب ہو جاتا ہے۔ ❀ یہودیوں اور مشرکوں کی مسلمانوں سے شدید دشمنی اور اس کے برعکس عیسائیوں میں ایسے گروہوں کا موجود ہونا جو اسلام سے محبت رکھتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ اسلام سچا دین ہے۔

وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ
تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ۚ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا
فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿٨٣﴾ وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا جَآءَنَا مِنَ
الْحَقِّ ۙ وَنَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٨٤﴾
فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ
فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ جَزَاۗءُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٨٥﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا
بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿٨٦﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا
تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا
يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿٨٧﴾ وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۠ وَّ
اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿٨٨﴾ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ
بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ۚ
فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ
اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ۭ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ
ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ۭ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ۭ وَاحْفَظُوْٓا
اَيْمَانَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٨٩﴾

ع 11 1

(83) عیسائیوں کے دل نرم ہیں جیسے نجاشی اور اس کے ساتھی۔ جب نازل شدہ قرآن کی تلاوت سن کر انھیں علم ہو جاتا ہے کہ یہ حق ہے تو وہ اللہ سے ڈرتے ہوئے رو پڑتے ہیں کیونکہ جو عیسیٰ علیہ السلام لائے تھے، وہ اسے پہچانتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں: اے ہمارے رب! ہم اس پر ایمان لائے جو تو نے اپنے رسول محمد ﷺ پر نازل کیا ہے۔ اے ہمارے رب! ہمارا شمار بھی امت محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام میں کر دے، جو امت قیامت کے دن لوگوں پر حجت ہوگی۔

(84) ہمیں اللہ تعالیٰ پر اور اس نازل شدہ حق پر ایمان لانے میں کیا رکاوٹ ہے جسے ہمارے پاس محمد رسول اللہ ﷺ لائے ہیں؟ جبکہ ہم انبیاء علیہم السلام اور ان کے اُن پیروکاروں کے ساتھ مل کر جنت میں جانے کے آرزومند ہیں جو اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرنے والے اور اس کے عذاب سے ڈرنے والے ہیں۔

(85) چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انھیں ان کے ایمان اور حق کے اعتراف کے صلے میں ایسی جنتوں کا وارث بنایا جن کے محلات اور درختوں کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہ نیکوکاروں کی جزا ہے کہ انھوں نے بغیر کسی شرط اور قید کے حق کی پیروی اور غلامی اختیار کی۔

(86) اور جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا اور اللہ تعالیٰ کی ان آیات کو جھٹلایا جو اس نے اپنے رسول پر نازل کیں، تو یہی لوگ دہکتی آگ میں ہمیشہ رہیں گے اور وہاں سے کبھی نہ نکل سکیں گے۔

(87) اے ایمان والو! کھانے پینے اور نکاح شادی سے متعلق لذیذ، پاکیزہ اور حلال چیزوں کو خود پر حرام نہ کرو، نہ زہد کی آڑ میں اور نہ عبادت سمجھ کر۔ اور نہ اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزوں کی حدود سے تجاوز کرو۔ اللہ اپنی حدیں عبور کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا بلکہ ان سے نفرت کرتا ہے۔

(88) اللہ تعالیٰ جو حلال اور پاکیزہ رزق تمھیں عطا کرے، اس میں سے کھاؤ۔ اگر وہ حرام ہو جیسے کسی سے غصب کیا گیا ہو یا خبیث اور ناپاک ہو تو اس کے قریب بھی نہ جاؤ۔ اللہ کے حکموں کو مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز آ کر تقویٰ اختیار کرو کیونکہ وہی ذات ہے جس پر تم ایمان رکھتے ہو اور اس پر ایمان کا تقاضا ہے کہ تم اس سے ڈرو۔

(89) اے مومنو! اللہ تعالیٰ ان قسموں پر تمھارا مؤاخذہ نہیں کرے گا جو غیر ارادی طور پر تمھاری زبانوں پر جاری ہو جاتی ہیں۔ وہ تو صرف ان قسموں کا مؤاخذہ کرے گا جو تم نے دلی ارادے اور پختہ عزم کے ساتھ کھائی ہوں اور پھر انھیں توڑ دیا ہو۔ پھر اگر تم نے ان ارادی قسموں کو توڑنے پر درج ذیل تین کاموں میں سے کوئی ایک کام کر لیا تو اللہ تعالیٰ قسم توڑنے کا تمھارا گناہ بھی مٹا دے گا۔ وہ تین کام یہ ہیں: دس افراد کو اپنے شہر کے لوگوں کے کھانے کے مطابق درمیانے درجے کا کھانا کھلانا۔ اس کا ایک طریقہ یہ ہے کہ ہر مسکین کو آدھا صاع تقریباً سوا ($1\frac{1}{4}$) کلو غلہ دیا جائے۔ یا معروف طریقے کے مطابق دس مسکینوں کو کپڑے دینا یا ایک مومن گردن آزاد کرنا۔ جب قسم کا کفارہ دینے والا ان تینوں میں سے کوئی کام کرنے کی قدرت نہ پائے تو پھر کفارے کے طور پر تین روزے رکھ لے۔ اے مومنو! یہ مذکورہ کفارہ اس صورت میں ہے جب تم اللہ کی قسم کھاؤ اور پھر اسے پورا نہ کر سکو۔ اللہ کے نام کی جھوٹی قسمیں کھانے سے بچو اور بہت زیادہ قسمیں بھی نہ کھاؤ۔ جب قسم کھاؤ تو پھر اسے پورا کرنے کی کوشش کرو۔ ہاں، اگر پورا نہ کرنے میں خیر اور بھلائی ہو تو پھر کفارہ دے دو اور وہ خیر کا کام کر لو۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے قسم کے کفارے کی وضاحت کی ہے، اسی طرح وہ تمھارے لیے حلال و حرام بیان کرنے والے احکام کی وضاحت کرتا ہے تاکہ تم اس بات پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو کہ اس نے تمھیں وہ کچھ سکھایا جو تم نہیں جانتے تھے۔

فوائد: ❀ پاکیزہ اور حلال روزی تلاش کرنے اور حرام اور ناپاک روزی کو ترک کرنے کا حکم ہے۔

❀ دلی ارادے کے بغیر فضول قسم پر مؤاخذہ نہیں ہے۔ مؤاخذہ اس قسم پر ہے جو پختہ عزم سے کھائی جائے کہ وہ یہ کام ضرور کرے گا یا یہ کام کسی صورت نہیں کرے گا۔

❀ قسم کے کفارے کا بیان: قسم توڑنے پر دس مسکینوں کو کھانا کھلانا یا انھیں لباس دینا یا ایک مسلمان غلام آزاد کرنا چاہیے اور اگر اپنی قسم کا کفارہ دینے والا مذکورہ تینوں کاموں میں سے کسی کام کی بھی ہمت و قدرت نہ پائے تو پھر قسم کے کفارے کے طور پر تین روزے رکھے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ
رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۹۰﴾ اِنَّمَا
يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ
وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ﴿۹۱﴾
وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا
عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۹۲﴾ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا ۗ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۹۳﴾ يٰٓاَيُّهَا ع 12 2
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ تَنَالُهٗٓ اَيْدِيْكُمْ وَ
رِمَاحُكُمْ لِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّخَافُهٗ بِالْغَيْبِ ۚ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ
ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۹۴﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ
حُرُمٌ ۗ وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ
يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًۢا بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ
مَسٰكِيْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ ۗ عَفَا اللّٰهُ
عَمَّا سَلَفَ ۗ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ ۗ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿۹۵﴾

(90) اے ایمان والو! عقل چھین لینے والی نشہ آور چیزیں اور جوا جس میں دونوں جانب سے انعام ہو (کہ جو ہار گیا، وہ دے گا) اور وہ پتھر کی مورتیاں جن کی تعظیم کے لیے مشرکین جانور ذبح کرتے ہیں یا ان کی عبادت کرنے کے لیے انھیں نصب کرتے ہیں اور وہ پانسے کے تیر جن سے وہ اپنی غیبی قسمت معلوم کرتے ہیں، یہ سب پلید اور گناہ کے کام ہیں جنھیں شیطان نے سجا کر پیش کر دیا ہے، لہٰذا ان سے دور رہو تاکہ تم دنیا میں باعزت زندگی گزار کر کامیاب ہو سکو اور آخرت میں جنت کی نعمتوں سے فائدہ اُٹھا سکو۔ (91) یقیناً شیطان کا نشہ آور چیزوں اور جوئے کو خوشنما بنانے سے مقصد یہ ہے کہ ان کے ذریعے سے تمھارے دلوں میں دشمنی اور نفرت پیدا کرے اور تمھیں اللہ کے ذکر سے اور نماز سے روکے۔ تو اے مومنو! کیا تم ان حرام کاموں سے باز آنے والے بنو گے؟ بلاشبہ تمھارے شایانِ شان یہی ہے، لہٰذا باز آ جاؤ۔ (92) شریعت نے جس بات کا حکم دیا ہے، اسے مان کر اور جس سے منع کیا ہے، اس سے باز رہ کر اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی بات مانو۔ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت سے بچو۔ اگر تم نے ان کی اطاعت سے منہ موڑا تو یہ جان لو کہ ہمارے رسول کی ذمہ داری ان احکام کو پہنچانا ہے جن کے پہنچانے کا انھیں اللہ نے حکم دیا ہے اور یقیناً انھوں نے اچھی طرح پہنچا دیا ہے۔ اب اگر تم ہدایت پاؤ تو اس میں تمھارا بھلا ہے اور اگر تم نے برا کیا تو اس کا وبال بھی تم پر ہے۔

جب شراب کی حرمت نازل ہوئی تو بعض اہلِ ایمان نے اپنے ان مسلمان بھائیوں کا حال جاننے کی تمنا کی جو شراب کی حرمت سے پہلے حالتِ اسلام میں فوت ہو گئے تھے۔ تب درج ذیل آیت نازل ہوئی: (93) جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور اس کا قرب تلاش کرنے کے لیے نیک اعمال کیے تو انھیں اس شراب پینے کا کوئی گناہ نہیں جو انھوں نے حرمت کا حکم نازل ہونے سے پہلے پی ہے جبکہ وہ اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزوں سے بچتے رہے، اللہ کی ناراضی سے ڈرتے رہے۔ وہ اس پر ایمان رکھنے والے اور نیک اعمال پر کاربند تھے، پھر اللہ تعالیٰ کا خوف مزید بڑھا اور وہ اللہ کی عبادت اس طرح کرنے لگے گویا وہ اسے دیکھ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بھی ایسے لوگوں کو پسند کرتا ہے جو اس کی اس طرح عبادت کرتے ہیں گویا وہ اسے دیکھ رہے ہوں، کیونکہ اس میں ان کے لیے اللہ تعالیٰ کی نگرانی کا احساس پایا جاتا ہے۔ اور یہی چیز بندۂ مومن کے عمل میں خوبصورتی، اخلاص اور خوبی پیدا کرتی ہے۔ (94) اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ تمھارے احرام کی حالت میں خشکی کے شکار تمھاری طرف بھیج کر تمھیں ضرور آزمائے گا۔ وہ تمھارے اتنے قریب آئیں گے کہ چھوٹے شکار تم اپنے ہاتھوں سے پکڑ سکو گے اور بڑے جانور اپنے نیزوں سے شکار کر سکو گے تاکہ اللہ تعالیٰ جانچ پڑتال کرے کہ اس کے علم پر کامل ایمان کی وجہ سے غیب میں کون اس سے ڈرتا ہے، چنانچہ وہ اپنے خالق کے ڈر سے شکار سے رک جائے، وہ خالق جس سے اس کا کوئی عمل چھپا نہیں، پھر جو حد سے آگے بڑھا اور حج و عمرہ کے احرام کے دوران میں شکار کیا تو اس کے لیے قیامت کے دن دردناک عذاب ہوگا کیونکہ اس نے ایسے کام کا ارتکاب کیا جس سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہوا تھا۔ (95) اے ایمان والو! جب تم حج و عمرہ کے احرام میں ہو تو خشکی کے شکار کو نہ مارو۔ جس نے تم میں سے جان بوجھ کر ایسا کیا تو اسے اس شکار سے ملتے جلتے جانور، جیسے: اونٹ، گائے اور بکری وغیرہ میں سے اس کا فدیہ دینا ہوگا۔ اس جانور کا فیصلہ وہ دو آدمی کریں گے جو مسلمانوں کے درمیان عادل ہوں۔ وہ جس جانور کے فدیے کا فیصلہ کریں گے، اسے ہدی کی طرح مکہ بھیجا جائے گا اور وہاں حدودِ حرم میں ذبح کیا جائے گا یا اس کی قیمت کے برابر غلہ حرم کے فقراء کو دیا جائے گا۔ ہر فقیر کو آدھا صاع ($1\frac{1}{4}$ کلو تقریباً) غلہ ملے گا۔ یا پھر ہر آدھے صاع غلے کے عوض ایک روزہ رکھے۔ یہ سب کچھ شکار کرنے والے کو اس کے اقدام اور جرم کا مزہ چکھانے کے لیے ہے۔ اس حکم سے پہلے جو آدمی حدودِ حرم میں شکار کر چکا یا حالتِ احرام میں خشکی کے شکار کو قتل کر چکا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس سے درگزر فرما دیا ہے اور جو حرمت کا حکم نازل ہونے کے بعد شکار کرے گا، اللہ تعالیٰ اس سے بدلہ لے گا اور اسے اس پر عذاب دے گا۔ اللہ تعالیٰ قوی اور طاقتور ہے اور اس کے قوی ہونے کی ایک دلیل یہ ہے کہ وہ جس نافرمان سے چاہے، انتقام لے، کوئی روکنے والا اسے روک نہیں سکتا۔

فوائد: ❀ ارشادِ باری تعالیٰ: ﴿... اِنَّمَا الْخَمْرُ .....﴾ شراب کے بارے میں نازل ہونے والی آخری آیت ہے اور یہ شراب کی حرمت کی واضح دلیل ہے۔ ❀ جو چیز حرام نہیں یا کسی آدمی کو اس کی حرمت کا علم نہیں اور وہ اسے استعمال کر لیتا ہے، اس پر اس کا مؤاخذہ نہیں ہوگا۔ ❀ حج و عمرہ کا احرام باندھنے والے کے لیے شکار کرنے کی حرمت اور شکار کو مارنے کے کفارے کا بیان۔ ❀ اللہ تعالیٰ کے کسی چیز کو حرام قرار دینے کی حکمت یہ ہے کہ وہ اس کے ذریعے سے اپنے بندوں کی آزمائش اور جانچ پڑتال کرتا ہے اور کفارے کا مقصد ڈانٹ ڈپٹ کرنا اور احکامِ الٰہی کی خلاف ورزی سے باز رکھنا ہے۔

أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ ۚ وَحُرِّمَ
عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ۗ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ
تُحْشَرُوْنَ ﴿96﴾ جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ
وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ وَالْقَلَآئِدَ ۗ ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ
يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ
عَلِيْمٌ ﴿97﴾ اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ وَاَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ ﴿98﴾ مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ ۗ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ
وَمَا تَكْتُمُوْنَ ﴿99﴾ قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ
اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ
تُفْلِحُوْنَ ﴿100﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ
تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ وَاِنْ تَسْئَلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ
لَكُمْ ۗ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ۗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿101﴾ قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ
مِّنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا كٰفِرِيْنَ ﴿102﴾ مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْ
بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَا حَامٍ ۙ وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ۗ وَاَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿103﴾

ع 13 3

(96) اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے پانی کے جانوروں کا شکار حلال قرار دیا ہے۔ اسی طرح سمندر جس جانور کو تمھارے لیے باہر پھینک دے، زندہ ہو یا مردہ، وہ بھی حلال ہے۔ یہ تمھارے مقیم اور مسافر کے فائدے کے لیے ہے تاکہ وہ اسے زادِ راہ کے طور پر استعمال کرے اور تمھارے لیے خشکی کے شکار اس وقت تک حرام ہیں جب تک تم حج یا عمرے کے احرام میں ہو۔ اللہ کے احکام مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز آ کر اس سے ڈرو۔ اللہ ہی وہ ذات ہے جس اکیلے کی طرف تم قیامت کے دن لوٹائے جاؤ گے اور وہ تمھیں تمھارے اعمال کی جزا دے گا۔ (97) اللہ تعالیٰ نے حرمت والے گھر کعبۃ اللہ کو لوگوں کی گزران کا ذریعہ بنایا۔ اس سے ان کی دینی مصلحتیں نماز، حج اور عمرہ وابستہ ہیں اور دنیاوی مصلحتیں بھی جیسے حرم میں امن وامان اور ہر طرح کے پھلوں کا جمع ہونا وغیرہ۔ اور اللہ نے حرمت والے مہینے (ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم، رجب) ان کے لیے قیامِ امن کا ذریعہ بنائے۔ ان میں وہ دوسروں کی لڑائی سے امن میں رہتے ہیں۔ اسی طرح ہدی اور ان کے گلے کے ہاروں کو بھی جو اس پر دلالت کرتے ہیں کہ یہ قربانی کے جانور حرم کی طرف لے جائے جا رہے ہیں، لوگوں کے لیے امن کا ذریعہ بنایا کہ کوئی انھیں تکلیف نہیں دیتا۔ یہ ایک طرح سے اللہ تعالیٰ نے تم پر احسان کیا تاکہ تم جان لو کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔ بلاشبہ اس سلسلے میں اس کے احکام تمھیں فائدہ پہنچانے اور قبل از وقت نقصان سے بچانے کے لیے ہیں جو اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ان چیزوں کا خوب علم ہے جو اس کے بندوں کے لیے بہتر ہیں۔ (98) اے لوگو! جان لو بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنی نافرمانی کرنے والے کو سخت سزا دینے والا ہے اور جو توبہ کرے، اسے بے حد بخشنے والا اور اس پر نہایت رحم کرنے والا ہے۔ (99) رسول کی ذمہ داری صرف یہ ہے کہ وہ اس پیغام کو لوگوں تک پہنچا دے جس کے پہنچانے کا اللہ نے اسے حکم دیا ہے۔ اس کی ذمہ داری لوگوں کو ہدایت کی توفیق دینا نہیں۔ یہ اکیلے اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ اللہ جانتا ہے جو ہدایت یا گمراہی تم ظاہر کرتے ہو اور جو دل میں چھپائے ہوئے ہو اور وہ ضرور تمھیں اس کا بدلہ بھی دے گا۔ (100) اے رسول (ﷺ)! کہہ دیں کہ کوئی بھی خبیث اور ناپاک چیز کسی بھی طیب اور پاک چیز کے برابر نہیں ہو سکتی، خواہ خبیث کی کثرت آپ کو بھلی لگے۔ اس کی کثرت اس کی فضیلت کی دلیل ہرگز نہیں۔ اے عقل والو! خبیث (حرام) کو ترک کر کے اور طیب (حلال) کو اختیار کر کے اللہ تعالیٰ سے ڈرو تاکہ تم جنت پا کر کامیاب ہو سکو۔ (101) اے ایمان والو! اپنے رسول ﷺ سے ایسی چیزوں کے بارے میں سوال نہ کرو جن کی تمھیں ضرورت ہی نہ ہو اور نہ وہ تمھارے دین میں تمھاری مددگار ہوں۔ اگر وہ تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمھیں اس مشقت کی وجہ سے بری لگیں جو ان میں ہے۔ اگر تم نے رسول ﷺ پر نزولِ وحی کے زمانے میں ان چیزوں کے بارے میں سوال کیا جن کے متعلق پوچھنے سے تمھیں منع کیا گیا ہے تو وہ تمھارے لیے بیان کر دی جائیں گی اور یہ اللہ تعالیٰ کے لیے نہایت آسان ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نے کئی چیزوں کو نظر انداز کر دیا ہے جن کا تذکرہ قرآن میں نہیں، لہٰذا ان کے بارے میں سوال نہ کرو۔ اگر تم نے ان کے بارے میں سوال کیا تو تمھیں اس حکم کا پابند کر دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے گناہوں کو جب وہ توبہ کر لیں، بخشنے والا ہے۔ وہ گناہوں پر ان کو سزا دینے کے معاملے میں نہایت بردبار ہے۔ (102) ایسی چیزوں کے بارے میں تم سے پہلے ایک قوم نے بھی پوچھا تھا، پھر جب انھیں ان پر عمل کرنے کا ذمہ دار ٹھہرا دیا گیا تو انھوں نے ان پر عمل نہ کیا جس وجہ سے وہ کافر ہو گئے۔ (103) اللہ تعالیٰ نے چوپائے حلال قرار دیے ہیں اور اس نے ان میں سے وہ چوپائے حرام نہیں کیے جو مشرکوں نے اپنے بتوں کی وجہ سے خود پر حرام کر لیے ہیں، جیسے بحیرہ: اس سے مراد وہ اونٹنی ہے جو خاص تعداد میں بچے جنم دے لیتی تو اس کے کان کاٹ دیے جاتے اور سائبہ: اس سے مراد وہ اونٹنی ہے جو ایک معین عمر کو پہنچ جاتی تو اسے بتوں کے نام پر چھوڑ دیا جاتا۔ اسی طرح وصیلہ: اس سے مراد وہ اونٹنی ہے جو مسلسل دو مادہ بچوں کو جنم دیتی۔ اور حام: اس سے مراد وہ اونٹ ہے جس کی جفتی سے کئی اونٹ پیدا ہو چکے ہوں۔ کافروں نے اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹ منسوب کرتے اور بہتان لگاتے ہوئے یہ دعویٰ کیا کہ اللہ تعالیٰ نے مذکورہ جانوروں کو حرام قرار دیا ہے اور کافروں کی اکثریت حق و باطل اور حلال و حرام میں فرق نہیں کرتی۔

فوائد: ❀ شعائر اللہ (اللہ کی نشانیوں) کا اصل مقصد یہ ہے کہ بندوں کو دنیاوی اور اخروی فوائد حاصل ہوں اور ان سے نقصانات دور ہوں۔ ❀ کثرت پر اترانا اور خوش نہیں ہونا چاہیے کیونکہ کسی چیز کی کثرت اس کے حلال یا پاکیزہ ہونے کی دلیل ہرگز نہیں ہوتی۔ دلیل تو شرعی حکم میں چھپی ہوتی ہے۔ ❀ سوال کرنے کے آداب میں سے ہے کہ سوال معینہ حدود کے دائرے میں کیا جائے۔ جس چیز سے آدمی کو کوئی سروکار نہ ہو اور اسے اس کی ضرورت بھی نہ ہو، اس کے بارے میں سوال نہ کیا جائے۔ ❀ مشرکین کے ان تمام طریقوں کی مذمت کی گئی ہے جو انھوں نے مختلف جانوروں کو حرام قرار دینے کے لیے اختیار کر لیے تھے، جیسے: بحیرہ، سائبہ، وصیلہ اور حام۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا
حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ
شَيْـًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۴﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا
يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ؕ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ
بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا
حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ
اَوْ اٰخَرٰنِ مِنْ غَيْرِكُمْ اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِى الْاَرْضِ فَاَصَابَتْكُمْ
مُّصِيْبَةُ الْمَوْتِ ؕ تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْۢ بَعْدِ الصَّلٰوةِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ
اِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِىْ بِهٖ ثَمَنًا وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۙ وَلَا نَكْتُمُ
شَهَادَةَ اللّٰهِ اِنَّاۤ اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِيْنَ ﴿۱۰۶﴾ فَاِنْ عُثِرَ عَلٰۤى اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّاۤ
اِثْمًا فَاٰخَرٰنِ يَقُوْمٰنِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ
الْاَوْلَيٰنِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَاۤ اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَ
مَا اعْتَدَيْنَاۤ ۖ اِنَّاۤ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۰۷﴾ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ يَّاْتُوْا
بِالشَّهَادَةِ عَلٰى وَجْهِهَاۤ اَوْ يَخَافُوْۤا اَنْ تُرَدَّ اَيْمَانٌۢ بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ ؕ
وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاسْمَعُوْا ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ ع

14 ع 8 4

﴿104﴾ بعض جانوروں کو حرام کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے والوں سے جب کہا جاتا ہے کہ آؤ اس قرآن کی طرف جو اللہ تعالیٰ نے اتارا ہے اور آؤ رسول اکرم ﷺ کی سنت کی طرف تاکہ تم حرام سے حلال کی تمیز کر سکو، تو وہ کہتے ہیں: جو عقائد اور اقوال و افعال ہم نے اپنے بڑوں سے ورثے میں پائے ہیں، ہمیں وہی کافی ہیں۔ یہ انھیں کیسے کافی ہو گئے، حالانکہ ان کے بڑے کچھ جانتے تھے نہ وہ حق کے راہی تھے؟ ان کی پیروی تو وہی کرے گا جو ان سے بھی بڑا جاہل اور بڑا گمراہ ہو، چنانچہ یہ جاہل اور گمراہ ہیں۔

﴿105﴾ اے ایمان والو! تم اپنی فکر کرو اور خود کو ان کاموں پر لگاؤ جن میں تمھاری جانوں کا بھلا ہے۔ اگر تم خود ہدایت پر ہو تو لوگوں میں سے جو تمھاری بات نہیں مانتا اور گمراہی پر لگا ہوا ہے، وہ تمھیں کوئی نقصان نہ پہنچائے گا۔ تمھارے ہدایت پر ہونے کی ایک علامت یہ ہے کہ تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برے کاموں سے روکتے ہو۔ قیامت کے دن اکیلے اللہ ہی کی طرف تمھیں لوٹ کر جانا ہے، پھر وہ تمھیں بتائے گا کہ تم دنیا میں کیا کرتے رہے اور اس پر جزا و سزا بھی دے گا۔

﴿106﴾ اے ایمان والو! جب دورانِ سفر تم میں سے کسی کی موت کا وقت قریب ہو، یعنی موت کے آثار نمایاں ہوں تو اسے اپنی وصیت پر دو مسلمان عادل گواہ بنا لینے چاہئیں اور اگر مسلمان موجود نہ ہوں تو بوقت ضرورت دو کافر مردوں ہی کو گواہ بنا لے۔ اگر ان کی گواہی مشکوک ہو تو انھیں کسی نماز کے بعد لوگوں کے سامنے کھڑا کرو۔ وہ دونوں اللہ کے نام پر حلف اٹھائیں کہ وہ دونوں اللہ کی طرف سے ملنے والے اپنے حصے کو کسی چیز کے عوض بیچنے والے نہیں اور وہ کسی قرابت دار کی طرفداری کے لیے بھی ایسا نہیں کر رہے اور نہ وہ اس گواہی کو چھپا رہے ہیں جو اللہ کی طرف سے ان کے پاس ہے۔ اگر ہم ایسا کریں تو گناہ گار اور نافرمان ٹھہریں گے۔

﴿107﴾ اگر حلف اٹھانے کے بعد ان کی گواہی یا قسم جھوٹی ثابت ہو یا ان کی خیانت واضح ہو جائے تو پھر مرنے والے کے دو زیادہ قریبی رشتے داران کی جگہ حق سچ کی گواہی دیں یا قسم کھائیں۔ وہ ان الفاظ میں اللہ کی قسم کھائیں کہ ان پہلے قسم کھانے والوں نے اپنی سچائی اور امانت داری کی جو گواہی دی ہے، ہماری گواہی ان سے زیادہ صداقت والی اور سچی ہے کہ انھوں نے جھوٹ بولا اور خیانت کی ہے، اور ہم نے جھوٹ پر حلف نہیں اٹھایا۔ اگر ہم جھوٹے ہوں تو ہمارا شمار ظالموں اور اللہ کی حدیں توڑنے والوں میں ہو۔

﴿108﴾ یہ مذکورہ گواہی کا طریقہ کہ شک کی صورت میں نماز کے بعد وہ دونوں گواہ کھڑے ہو کر حلف اٹھائیں اور پھر ان کی گواہی کو رد کرنے والے بھی اسی انداز سے لوگوں کے سامنے گواہی دیں اور قسم کھائیں، اس سے یہ امکان بڑھ جاتا ہے کہ لوگ صحیح شرعی طریقے کے مطابق گواہی دیں اور اس میں کسی بھی قسم کے ہیر پھیر یا خیانت کا ارتکاب نہ کریں کیونکہ انھیں ڈر ہو گا کہ اگر انھوں نے غلط قسم اٹھائی تو مرنے والے کے ورثاء کی قسم سے ان کی قسم رد ہو جائے گی اور یوں سب کے سامنے ان کی رسوائی ہو گی۔ گواہی اور قسم میں جھوٹ اور خیانت چھوڑ کر اللہ سے ڈرو اور جس بات کا تمھیں حکم دیا جاتا ہے، اسے توجہ سے سنو اور قبول کرو۔ اللہ اپنی اطاعت سے نکل جانے والوں کو توفیق نہیں دیتا۔

فوائد: ❀ جب بندہ خود کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں رکھے اور حسبِ طاقت نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے روکنے کا فریضہ ادا کرے تو اس کے بعد کسی کی گمراہی سے اسے کوئی نقصان نہیں ہوتا اور نہ اس سے دوسرے لوگوں کے بارے میں پوچھا جائے گا، خصوصاً ان میں سے گمراہ لوگوں کے بارے میں۔

❀ وصیت لکھنے کی ترغیب اور اسے محفوظ بنانے کے لیے اس پر عادل گواہ بنانے کا حکم ہے۔

❀ وصیت کے متعلق گواہی لینے کے شرعی طریقۂ کار کی عملی صورت اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہے۔

يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ ؕ قَالُوْا لَا عِلْمَ
لَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۱۰۹﴾ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ
اذْكُرْ نِعْمَتِيْ عَلَيْكَ وَعَلٰى وَالِدَتِكَ ۘ اِذْ اَيَّدْتُّكَ بِرُوْحِ
الْقُدُسِ ۟ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۚ وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ
وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۚ وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ
كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ بِاِذْنِيْ فَتَنْفُخُ فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِيْ وَ
تُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِيْ ۚ وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِاِذْنِيْ ۚ
وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ عَنْكَ اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ
فَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۱۰﴾ وَ
اِذْ اَوْحَيْتُ اِلَى الْحَوَارِيّٖنَ اَنْ اٰمِنُوْا بِيْ وَبِرَسُوْلِيْ ۚ قَالُوْۤا
اٰمَنَّا وَاشْهَدْ بِاَنَّنَا مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ اِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ
يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ اَنْ يُّنَزِّلَ
عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ ؕ قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ
مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾ قَالُوْا نُرِيْدُ اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُنَا
وَنَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُوْنَ عَلَيْهَا مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۱۱۳﴾

وقف لازم

(109) اے لوگو! قیامت کے اس دن کو یاد کرو جب اللہ تعالیٰ تمام رسولوں کو جمع کر کے ان سے فرمائے گا: جن امتوں کی طرف میں نے تمھیں بھیجا تھا، انھوں نے تمھیں کیا جواب دیا؟ وہ اس جواب کو اللہ کے سپرد کرتے ہوئے کہیں گے: ہمیں کچھ علم نہیں، اے ہمارے رب! اصل علم تو تجھے ہی ہے کیونکہ غیب کی باتیں تو تو اکیلا ہی جانتا ہے۔

(110) یاد کیجیے جب اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کو مخاطب کر کے کہے گا: اے عیسیٰ ابن مریم! میرا وہ انعام یاد کرو جب میں نے تمھیں بغیر باپ کے پیدا کیا۔ میرے اس انعام کو یاد کرو جو میں نے تمھاری والدہ مریم پر کیا جب انھیں اپنے زمانے کی ساری عورتوں میں سے چن لیا۔ میرے اس احسان کو یاد کرو جب میں نے جبریل (علیہ السلام) کے ذریعے سے تمھاری تائید کی۔ تم دودھ پیتے بچے تھے تو اس وقت لوگوں سے باتیں کرتے اور انھیں اللہ کی طرف دعوت دیتے تھے اور بڑی عمر میں بھی جو پیغام میں نے تمھیں دیا، وہ لوگوں کو بتاتے رہے۔ میرا تم پر یہ بھی انعام تھا کہ میں نے تمھیں لکھنا سکھایا اور اس تورات کی تعلیم دی جو موسیٰ علیہ السلام پر اتاری گئی اور انجیل کی بھی تعلیم دی جو تم پر اتاری گئی۔ اس کے علاوہ میں نے تمھیں شریعت کے اسرار و رموز، فوائد اور حکمتیں بھی سکھائیں۔ تم پر میرا یہ بھی انعام تھا کہ تم مٹی سے پرندے کی شکل کا ڈھانچہ بناتے اور پھر اس میں پھونک مارتے تو وہ میرے حکم سے پرندہ بن جاتا۔ تم پیدائشی نابینے اور پھلبہری والے کو اس کے مرض سے میرے حکم سے شفا دیتے تھے اور تم اللہ سے مُردوں کو زندہ کرنے کی دعا کر کے ان کو زندہ کرتے تھے۔ یہ سب کچھ میرے حکم سے ہوتا تھا۔ اور میرا یہ بھی تم پر ایک انعام تھا کہ میں نے تم سے اس وقت بنی اسرائیل کو دور کیا جب تم ان کے پاس واضح معجزات لائے اور وہ تمھیں قتل کرنا چاہتے تھے۔ انھوں نے ان معجزات کا یکسر انکار کیا اور کہا کہ یہ جو عیسیٰ (علیہ السلام) لائے ہیں، یہ کھلا جادو ہے۔

(111) میرا یہ انعام بھی یاد کرو کہ میں نے تمھیں تمھارے مددگار مہیا کیے۔ جب میں نے حواریوں کو الہام کیا کہ وہ مجھ پر اور تم پر ایمان لائیں تو وہ ایمان و فرماں برداری پر تیار ہو گئے اور کہا: اے ہمارے رب! تو گواہ رہنا کہ ہم تیرے فرماں بردار اور مسلمان ہیں۔

(112) اور وہ وقت یاد کرو جب حواریوں نے کہا: کیا تمھارا رب یہ کر سکتا ہے کہ جب تم اس سے دعا کرو تو وہ آسمان سے دسترخوان نازل کرے؟ تو عیسیٰ علیہ السلام نے انھیں جواب دیا کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اس مطالبے کو چھوڑ دو، کہیں اس میں تمھاری آزمائش نہ ہو۔ مزید ان سے کہا: اگر تم مومن ہو تو رزق کی طلب میں اپنے رب پر بھروسا کرو۔

(113) حواریوں نے عیسیٰ علیہ السلام سے کہا: ہم چاہتے ہیں کہ اس دسترخوان سے کھائیں اور اللہ تعالیٰ کے کمالِ قدرت کے بارے میں اور آپ کے اللہ کے رسول ہونے کے بارے میں ہمارے دلوں کو اطمینان نصیب ہو اور ہمیں یقینی علم ہو جائے کہ آپ جو کچھ اللہ کی طرف سے لائے ہیں، اس کے بارے میں آپ نے ہم سے سچ بولا ہے اور ہم اس پر ان لوگوں کے لیے گواہی دینے والے بنیں جو اس دسترخوان کے وقت موجود نہ ہوں۔

فوائد: ❀ اس بات کا اثبات کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بڑی اور حقیر تمام مخلوقات کو جمع فرمائے گا۔

❀ عیسیٰ علیہ السلام کی بشریت اور ان کے حسی معجزوں کا اثبات جو اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر ظاہر فرمائے، جیسے: مُردوں کو زندہ کرنا، پیدائشی اندھے اور پھلبہری والے کو تندرست کرنا۔

❀ اس بات کا بیان کہ انبیاء علیہم السلام کے معجزے پیروکاروں کی ثابت قدمی اور مخالفوں کو لاجواب کرنے کے لیے ہوتے ہیں اور وہ انبیاء کی اپنی مرضی سے ظاہر ہوتے ہیں نہ خود ان کی کاوش سے ہوتے ہیں بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے رونما ہوتے ہیں۔

قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ
تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ ۚ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ
خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ قَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بَعْدُ
مِنْكُمْ فَاِنِّيْٓ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّآ اُعَذِّبُهٗٓ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۱۵﴾ ع 15 ع 5
وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ
وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ
مَا لَيْسَ لِيْ ۤ بِحَقٍّ ۭ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ۭ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ
وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۱۱۶﴾ مَا قُلْتُ لَهُمْ
اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِيْ بِهٖٓ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ
شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ۭ
وَاَنْتَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۱۱۷﴾ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ
تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۱۸﴾ قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ
الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ ۭ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ
فِيْهَآ اَبَدًا ۭ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۱۹﴾
لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا فِيْهِنَّ ۭ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۲۰﴾ ع 16 ع 6

(114) تب عیسیٰ علیہ السلام نے ان کا مطالبہ تسلیم کرلیا اور اللہ تعالیٰ سے یوں دعا کی: اے ہمارے رب! ہم پر کھانے کا دسترخوان نازل فرما تاکہ ہم اس کے نزول کے دن کو عید قرار دیں اور تیرا شکر بجالاتے ہوئے اس کی تعظیم کریں۔ ہم جو اس وقت زندہ ہیں اور جو ہمارے بعد آئیں گے، وہ سب کے لیے عید ہو اور وہ تیری وحدانیت کی نشانی اور دلیل ہو اور جو مجھے دے کر بھیجا گیا ہے، اس کی صداقت کا ثبوت بھی ہوجائے۔ ہمیں ایسا رزق عطا فرما جو تیری عبادت میں ہمارا معاون ہو۔ اے ہمارے رب! تو سب سے بہترین رزق دینے والا ہے۔

(115) اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کی دعا قبول کی اور فرمایا: جس دسترخوان کے نازل کرنے کا تم نے مطالبہ کیا ہے، میں اسے نازل کررہا ہوں، پھر جس نے اس کے نازل ہونے کے بعد اس کی ناقدری کی تو وہ خود ہی کو ملامت کرے۔ میں اسے ایسا سخت عذاب دوں گا جو میں نے کسی کو نہ دیا ہوگا کیونکہ اس نے کھلا معجزہ دیکھنے کے بعد انکار کیا جس سے پتہ چلا کہ وہ محض عناد، ضد اور سرکشی کی بنا پر کفر کررہا ہے، پھر اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ پورا کیا اور ان پر دسترخوان نازل فرمادیا۔

(116) اس وقت کو یاد کریں جب قیامت کے دن اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کو مخاطب کر کے کہے گا: اے عیسیٰ ابن مریم! کیا تم نے لوگوں سے کہا تھا کہ اللہ کو چھوڑ کر مجھے اور میری ماں کو معبود بنا لو؟ عیسیٰ علیہ السلام اپنے رب کی پاکی بیان کرتے ہوئے جواب دیں گے: میرے یہ لائق نہیں کہ میں انھیں حق کے علاوہ کوئی بات کہتا۔ اگر فرض کرلیا جائے کہ میں نے یہ بات کہی ہے تو تجھے تو علم ہے کیونکہ تجھ سے کوئی چیز چھپی نہیں۔ تُو تو میرے ضمیر اور دل کی بات بھی جانتا ہے لیکن میں نہیں جانتا کہ تیرے دل میں کیا ہے۔ بلاشبہ تو اکیلا ہی ہے جو ہر غیب کو جانتا ہے۔ تجھے ہر چھپی اور ظاہری بات کا علم ہے۔

(117) عیسیٰ علیہ السلام اپنے رب سے عرض کریں گے: میں نے ان سے صرف وہی بات کی جس کا تو نے ان سے کہنے کا مجھے حکم دیا تھا کہ وہ صرف تیری عبادت کریں۔ جب تک میں ان میں موجود رہا، ان کی باتوں کا نگران تھا اور جب تو نے میری ان کے درمیان مدتِ اقامت ختم کر کے مجھے زندہ آسمان کی طرف اٹھا لیا تو اے میرے رب! پھر ان کے اقوال واعمال کا تو ہی محافظ تھا۔ تو ہر چیز پر گواہ ہے اور تجھ سے کوئی چیز اوجھل نہیں۔ جو کچھ میں نے ان سے کہا یا جو انھوں نے میرے بعد کہا، اس میں سے کچھ بھی تجھ سے چھپا ہوا نہیں ہے۔ (118) اے میرے رب! اگر تو انھیں عذاب دے تو یقیناً وہ تیرے بندے ہیں، تو جو چاہے ان کے ساتھ کرے۔ اگر تو ان میں سے ایمان والوں کو بخش کر ان پر احسان کردے تو تجھے اس سے کوئی روکنے والا نہیں۔ تو سب پر غالب ہے جو کبھی مغلوب نہیں ہوتا اور اپنی تدبیر میں کمال حکمت والا ہے۔

(119) اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام سے فرمائے گا: یہ وہ دن ہے جس میں نیتوں، عملوں اور باتوں میں سچ اختیار کرنے والوں کو ان کی سچائی فائدہ دے گی۔ ان کے لیے ایسی جنتیں ہیں جن کے محلات اور درختوں کے نیچے نہریں جاری ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے، کبھی نہ مریں گے۔ اللہ ان سے ایسا راضی ہوگا کہ کبھی ناراض نہ ہوگا اور ہمیشہ کی نعمتیں پاکر وہ بھی اللہ تعالیٰ سے خوش ہوں گے۔ اس جزا اور رضا کا پالینا ہی عظیم کامیابی ہے۔ کوئی کامیابی اس کے ہم پلہ اور برابر نہیں ہوسکتی۔

(120) اکیلے اللہ ہی کے لیے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے۔ وہ ان دونوں کا خالق اور ان کے امور کی تدبیر کرنے والا ہے۔ ان میں موجود تمام مخلوقات پر بھی اسی کی بادشاہی ہے اور وہی ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے، لہٰذا اسے کوئی چیز عاجز نہیں کرسکتی۔

فوائد: ❀ حجت قائم ہونے اور واضح دلائل آجانے کے بعد کفر وشرک اور سرکشی پر اڑنے والے کو اللہ تعالیٰ نے وعید سنائی ہے۔

❀ عیسائیوں کے اس دعوے سے عیسیٰ علیہ السلام کی براءت کہ انھوں نے ان سے کہا تھا کہ وہ اللہ یا اللہ کے بیٹے ہیں یا انھوں نے رب اور الٰہ ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔

❀ جب اللہ تعالیٰ قیامت کے دن لوگوں میں سب سے عظیم اور شرف وعزت والے انبیاء علیہم السلام سے پوچھ گچھ کرے گا تو کم درجہ لوگوں سے معاملہ کیسے ہوگا؟

❀ سچائی کی قدر ومنزلت اور اللہ تعالیٰ کا سچ بولنے والوں کی تعریف کرنا اور اس بات کا بیان کہ قیامت کے دن سچائی فائدہ دے گی۔

سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّخَمْسٌ اٰيَاتٍ وَّعِشْرُوْنَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ
وَالنُّوْرَ ؕ ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ۝۱ هُوَ الَّذِيْ
خَلَقَكُمْ مِّنْ طِيْنٍ ثُمَّ قَضٰٓى اَجَلًا ؕ وَاَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ
تَمْتَرُوْنَ ۝۲ وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ ؕ وَفِي الْاَرْضِ ؕ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَ
جَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ ۝۳ وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ
رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ۝۴ فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ؕ
فَسَوْفَ يَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۵ اَلَمْ يَرَوْا كَمْ
اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ
وَاَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَيْهِمْ مِّدْرَارًا وَّجَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ تَجْرِيْ مِنْ
تَحْتِهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ۝۶
وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتٰبًا فِيْ قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِاَيْدِيْهِمْ لَقَالَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۷ وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ
عَلَيْهِ مَلَكٌ ؕ وَلَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِيَ الْاَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُوْنَ ۝۸

سورۂ انعام مکی ہے

سورت کے مقاصد: عقیدۂ توحید کا اثبات اور مشرکین کی گمراہیوں کا رد۔

تفسیر: ① تمام تر کمالات کے ساتھ توصیف اور اعلیٰ خوبیوں کے ساتھ تعریف جس میں محبت بھی شامل ہو صرف اس اللہ کے لیے ثابت ہے جس نے بغیر کسی سابقہ نمونے کے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ دن اور رات کو ایک دوسرے کے پیچھے آنے والا بنایا۔ جس نے رات کو تاریک بنایا اور دن کو جگمگایا۔ اس کے باوجود کافر دوسروں کو اللہ کے برابر اور اس کا شریک قرار دیتے ہیں۔

② اے لوگو! اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی وہ ذات ہے جس نے تمھیں مٹی سے پیدا کیا۔ جب اس نے تمھارے باپ آدم علیہ السلام کو مٹی سے بنایا، تو اس نے دنیا کی زندگی میں تمھارے ٹھہرنے کی مدت کا تعین کیا، پھر ایک اور مدت کا تعین کیا جسے اس کے سوا کوئی نہیں جانتا اور وہ تمھارا قیامت کے روز اٹھایا جانا ہے، پھر تم اٹھائے جانے کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی قدرت میں شک کرتے ہو۔

③ اللہ تعالیٰ ہی آسمانوں اور زمین میں معبود برحق ہے۔ اس سے کوئی چیز چھپی نہیں۔ وہ تمھاری چھپی نیتوں، عملوں اور باتوں کو خوب جانتا ہے اور جو تم علانیہ کرتے ہو، اسے بھی جانتا ہے اور وہ ضرور تمھیں ان کا بدلہ بھی دے گا۔

④ اور مشرکوں کے پاس ان کے رب کی طرف سے جو بھی نشانی یا دلیل آتی ہے، وہ اسے خاطر میں نہ لاتے ہوئے چھوڑ دیتے ہیں۔ یقیناً ان کے پاس اللہ تعالیٰ کی توحید پر دلالت کرنے والے واضح ثبوت اور یقینی دلائل آچکے ہیں اور اس کے رسولوں کی صداقت پر دلالت کرنے والی نشانیاں آگئی ہیں لیکن اس کے باوجود وہ ان کی پروا کیے بغیر ان سے منہ موڑے ہوئے ہیں۔

⑤ اگر وہ ان روشن دلائل اور واضح ثبوتوں کے باوجود منہ موڑتے ہیں تو کوئی عجیب بات نہیں، وہ اس سے بھی واضح دلائل سے منہ موڑ چکے ہیں۔ محمد ﷺ جو قرآن لے کر آئے، انھوں نے اسے جھٹلایا۔ جب قیامت کے دن وہ عذاب دیکھیں گے تو انھیں اچھی طرح پتہ چل جائے گا کہ آپ کے لائے ہوئے جس کلام کا وہ مذاق اڑاتے تھے، وہ برحق ہے۔

⑥ کیا ان کافروں کو اللہ تعالیٰ کے طریقۂ کار کا علم نہیں کہ وہ ظالم قوموں کو کیسے تباہ کرتا ہے؟ یقیناً اس نے ان سے پہلے کئی امتوں کو تباہ کیا جنھیں اس نے زمین میں قوت و بقا کے ایسے وسائل عطا کیے تھے جو ان کافروں کو عطا نہیں کیے۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر موسلا دھار بارشیں نازل کیں اور ان کے لیے نہریں جاری کیں جو ان کے گھروں کے نیچے بہتی تھیں لیکن انھوں نے پھر بھی اللہ کی نافرمانی کی تو اس نے ان کے گناہوں کی وجہ سے انھیں ہلاک کر دیا اور ان کے بعد اور امتیں پیدا کیں۔

⑦ اے رسول! اگر ہم اوراق میں لکھی ہوئی کتاب آپ پر نازل کر دیتے اور یہ اپنی آنکھوں سے اس کا مشاہدہ کرتے اور اپنے ہاتھوں سے اس کتاب کو چھو کر یقین بھی کر لیتے تو بھی اپنی ہٹ دھرمی اور نکتہ چینی کی وجہ سے ایمان نہ لاتے اور کہتے: یہ جو کچھ آپ لائے ہیں، کھلے جادو کے سوا کچھ نہیں ہے، لہٰذا ہم ہرگز ایمان نہیں لائیں گے۔

⑧ کافروں نے کہا: اگر اللہ تعالیٰ محمد ﷺ کے ساتھ کوئی فرشتہ نازل کر دیتا جو ہم سے کلام کرتا اور گواہی دیتا کہ وہ اللہ کے رسول ہیں تو ہم ضرور ایمان لے آتے۔ اگر ہم ان کے بیان کیے ہوئے انداز کے مطابق فرشتہ نازل کر دیتے اور پھر یہ ایمان نہ لاتے تو ہم انھیں ہلاک کر دیتے اور اس کے نزول کے بعد انھیں توبہ کی بھی مہلت نہ ملتی۔

فوائد:
- کافروں کا سخت عناد اور اس بات کا بیان کہ حسی دلائل کے ذریعے سے ان پر حجت قائم ہونے کے باوجود بھی وہ کفر پر اڑے رہے۔
- سابقہ امتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے قانون پر غور کرنا چاہیے تاکہ ان کی ہلاکت کے اسباب کا علم ہو اور ان سے محتاط رہا جا سکے۔
- اللہ تعالیٰ کی بندوں پر رحمت ہے کہ اس نے ان پر کسی فرشتے کو رسول بنا کر نہیں اتارا۔ اگر وہ آجاتا تو پھر بندوں کو اسے نہ ماننے پر توبہ کی مہلت بھی نہ ملتی۔

۹ اگر ہم ان کی طرف بھیجے گئے رسول کو فرشتہ بناتے تو بھی اسے کسی مرد کی شکل ہی میں بھیجتے تا کہ وہ اس کی بات سن سکتے اور اس سے سیکھ سکتے کیونکہ اگر وہ اپنی اصلی شکل میں، جس پر اللہ تعالیٰ نے اسے پیدا کیا، ان کے پاس آجاتا تو وہ اس سے فائدہ نہ اٹھا پاتے اور اگر ہم اسے مرد کی شکل میں بھیجتے تو پھر اس کے معاملے میں بھی انھیں شبہ ہو جاتا۔

۱۰ اگر یہ آپ کے ساتھ فرشتے کے اتارنے کا مطالبہ از راہ مذاق کر رہے ہیں تو پہلی امتوں نے بھی اپنے رسولوں کا مذاق اڑایا، پھر اس عذاب نے انھیں گھیر لیا جس کا وہ انکار کرتے تھے اور جب انھیں اس سے ڈرایا جاتا تھا تو اس کا مذاق اڑاتے تھے۔

۱۱ اے رسول (ﷺ)! ان جھٹلانے اور مذاق کرنے والوں سے کہہ دیں: زمین میں چلو پھرو، پھر غور و فکر کرو کہ اللہ کے رسولوں کو جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا۔ ان کی طاقت و عزت کے باوجود اللہ کے عذاب نے انھیں آدبوچا۔

۱۲ اے رسول (ﷺ)! ان سے پوچھیں: آسمانوں کی بادشاہی کس کے پاس ہے؟ زمین کا اقتدار کس کے پاس ہے؟ اور ان دونوں کے درمیان جو کچھ ہے، اس کا حاکم کون ہے؟ کہہ دیں: ان سب کی بادشاہی اللہ کے پاس ہے۔ اس نے اپنے بندوں پر فضل و احسان کرتے ہوئے مہربانی کرنا اپنے اوپر لازم ٹھہرا لیا ہے، اس لیے وہ ان کے توبہ نہ کرنے کے باوجود بھی انھیں جلد سزا نہیں دیتا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو قیامت کے دن اکٹھا کرے گا، جس دن میں کوئی شک نہیں۔ جن لوگوں نے اللہ کے ساتھ کفر کر کے خود کو خسارے میں ڈال لیا، وہ ایمان نہیں لاتے کہ اس طرح وہ اپنے آپ کو خسارے سے بچالیں۔

۱۳ دن اور رات میں موجود ہر چیز پر اکیلے اللہ کی بادشاہت ہے۔ وہ ان کے اقوال کو خوب سننے والا، ان کے افعال کو خوب جاننے والا ہے اور جلد ان پر انھیں جزا دے گا۔

۱۴ اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہہ دیں جو اللہ کے ساتھ بتوں وغیرہ کی پوجا کرتے ہیں: کیا یہ بات عقل میں آتی ہے کہ میں اللہ کے سوا کسی اور کو مددگار بناؤں جس سے میں دوستی کروں اور مدد مانگوں؟ حالانکہ اللہ وہ ذات ہے جو آسمانوں اور زمین کو بغیر کسی پچھلے نمونے کے بنانے والی ہے۔ ان کی تخلیق کی مثال اس سے پہلے نہیں ملتی۔ وہی ہے جو اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے رزق دیتا ہے، اس کے بندوں میں سے کوئی اسے رزق نہیں دیتا۔ وہ اپنے بندوں سے بے نیاز ہے اور اس کے بندے اس کے محتاج ہیں۔ اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں کہ میرے رب تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اس امت میں سب سے پہلے اس کا فرمانبردار اور مطیع بنوں اور اس نے مجھے منع کیا ہے کہ میں ان لوگوں میں سے ہو جاؤں جو اس کے ساتھ غیروں کو شریک کرتے ہیں۔ ۱۵ اے رسول (ﷺ)! کہہ دیں: اگر میں نے وہ گناہ کر کے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی جنھیں اس نے مجھ پر حرام قرار دیا ہے، جیسے شرک وغیرہ، یا ان کاموں کو چھوڑ کر اس کی نافرمانی کی جنھیں کرنے کا اس نے مجھے حکم دیا ہے، جیسے ایمان اور اطاعت کے دوسرے کام، تو مجھے ڈر ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مجھے بہت بڑا عذاب دے گا۔ ۱۶ جس سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن یہ عذاب دور کر دے، وہ اللہ کی رحمت پا کر کامیاب ہو گیا اور عذاب سے نجات ہی وہ واضح کامیابی ہے کہ کوئی کامیابی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ ۱۷ اے ابن آدم! اگر تجھ پر اللہ کی طرف سے کوئی آزمائش آجائے تو اسے اللہ کے سوا کوئی تجھ سے دور نہیں کر سکتا اور اگر اس کی طرف سے تجھے کوئی خیر ملے تو اسے کوئی روک نہیں سکتا اور نہ اس کے فضل کو کوئی رد کر سکتا ہے۔ وہی ہر چیز پر قادر ہے، اسے کوئی چیز عاجز نہیں کر سکتی۔ ۱۸ وہ اپنے بندوں پر غالب اور انھیں مطیع کرنے والا ہے۔ ان پر ہر اعتبار اور پہلو سے برتر و بلند ہے۔ اسے کوئی چیز عاجز نہیں کر سکتی، نہ اس پر کوئی غالب آسکتا ہے۔ سب اس کے لیے عاجزی کرنے والے ہیں۔ وہ اپنے بندوں سے اوپر ہے جیسے اس کی شان کے لائق ہے۔ وہ اپنی تخلیق، تدبیر اور شریعت میں کمال حکمت والا ہے اور پوری طرح باخبر ہے کہ کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں۔

فوائد: ❀ ہر رسول کو اسی جنس (انسانوں) میں سے بھیجنے میں اللہ تعالیٰ کی حکمت یہ ہے کہ لوگ رسول کی بات اچھے طریقے سے سن کر محفوظ کر سکیں اور ان کے لیے قبول کرنا آسان ہو۔ ❀ اس بات کی دعوتِ فکر کہ پہلے لوگوں نے اگر بار بار نافرمانی کی روش اختیار کی تو اس کے بالمقابل اللہ تعالیٰ کی طرف سے انھیں سزا بھی بار بار ملی۔ ❀ نافرمانی اور اس کے نتائج سے ڈرنا واجب ہے۔ ❀ انسان پر جو بھی آزمائش آتی ہے، اسے اللہ کے سوا کوئی دور نہیں کر سکتا اور انسان کو ملنے والی خیر اور بھلائی کو اللہ کے سوا کوئی روک نہیں سکتا۔ اس کے فضل کو کوئی رد نہیں کر سکتا اور اس کی نعمت کو کوئی روک نہیں سکتا۔

قُلْ اَیُّ شَیْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ۫ شَهِیْدٌۢ بَیْنِیْ وَبَیْنَكُمْ ۫
وَاُوْحِیَ اِلَیَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ ؕ اَىِٕنَّكُمْ
لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰی ؕ قُلْ لَّاۤ اَشْهَدُ ۚ قُلْ اِنَّمَا
هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿۱۹﴾ اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ
الْكِتٰبَ یَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ؕ اَلَّذِیْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ
فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ
كَذَّبَ بِاٰیٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَیَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِیْعًا
ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ اَشْرَكُوْۤا اَیْنَ شُرَكَآؤُكُمُ الَّذِیْنَ كُنْتُمْ
تَزْعُمُوْنَ ﴿۲۲﴾ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْا وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا
مُشْرِكِیْنَ ﴿۲۳﴾ اُنْظُرْ كَیْفَ كَذَبُوْا عَلٰۤی اَنْفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ
مَّا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّسْتَمِعُ اِلَیْكَ ۚ وَجَعَلْنَا عَلٰی
قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ یَّفْقَهُوْهُ وَفِیْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَاِنْ یَّرَوْا كُلَّ
اٰیَةٍ لَّا یُؤْمِنُوْا بِهَا ؕ حَتّٰۤی اِذَا جَآءُوْكَ یُجَادِلُوْنَكَ یَقُوْلُ الَّذِیْنَ
كَفَرُوْۤا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۲۵﴾ وَهُمْ یَنْهَوْنَ عَنْهُ
وَیَنْـَٔوْنَ عَنْهُ ۚ وَاِنْ یُّهْلِكُوْنَ اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ وَمَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۲۶﴾

وقف لازم | وقف لازم | ع 2 10 8

(19) اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے جو آپ کو جھٹلا رہے ہیں، پوچھیں: میری صداقت پر گواہی دینے والی کون سی چیز سب سے بڑی اور برتر ہے؟ ان سے کہہ دیں: میری صداقت پر اللہ تعالیٰ سب سے عظیم اور برتر گواہ ہے۔ وہ میرے اور تمھارے درمیان گواہ ہے۔ وہ جانتا ہے جو میں تمھارے پاس لایا ہوں اور تمھارا ردعمل بھی جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ قرآن میری طرف وحی کیا ہے تاکہ میں اس کے ذریعے سے تمھیں ڈراؤں اور جس انسان اور جن تک یہ پہنچے، اسے بھی اس کے ساتھ ڈراؤں۔ اے مشرکو! بلاشبہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور کئی معبودوں کا عقیدہ رکھتے ہو۔ اے رسول (ﷺ)! کہہ دیں: جو عقیدہ تم رکھتے ہو، اس کے باطل ہونے کی وجہ سے میں اس کا اقرار نہیں کرتا۔ اللہ تو صرف ایک ہی معبود برحق ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور میں ہر اس چیز سے بری ہوں جسے تم اس کا شریک ٹھہراتے ہو۔

(20) یہود جنھیں ہم نے تورات دی اور عیسائی جنھیں ہم نے انجیل دی، وہ اللہ کے نبی محمد ﷺ کو اچھی طرح جانتے ہیں جیسے وہ دوسروں کے بیٹوں کے درمیان اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے ایمان نہ لانے کی وجہ سے خود کو آگ میں داخل کر کے خسارہ اٹھایا۔

(21) اس شخص سے بڑا ظالم کوئی نہیں جس نے کوئی شریک اللہ کی طرف منسوب کیا اور پھر اللہ کے ساتھ اس کی بھی عبادت کی یا ان آیات کو جھٹلایا جو اس نے اپنے رسول پر نازل کیں۔ بلاشبہ جن ظالموں نے اللہ کا شریک بنایا اور اس کی آیتوں کو جھٹلایا، اگر انھوں نے توبہ نہ کی تو وہ کبھی کامیاب نہیں ہوں گے۔

(22) قیامت کے دن کو یاد کریں جب ہم ان سب کو اکٹھا کریں گے، کسی ایک کو بھی پیچھے نہیں چھوڑیں گے، پھر ان لوگوں کو ڈانٹتے ہوئے کہیں گے جنھوں نے اللہ کے شریک بنائے: تمھارے وہ شریک کہاں ہیں جنھیں تم جھوٹے دعوے کرتے ہوئے اللہ کے شریک کہتے تھے؟

(23) اس سوال کے بعد ان کی معذرت کا ایک ہی طریقہ ہوگا کہ وہ اپنے معبودوں سے لاتعلقی کا اظہار کر دیں گے اور جھوٹ بولتے ہوئے کہیں گے: اللہ کی قسم! اے ہمارے رب! ہم دنیا میں تیرے ساتھ شرک کرنے والے نہیں تھے بلکہ ہم تو تجھے وحدہ لاشریک مانتے تھے اور تجھ پر ایمان رکھتے تھے۔

(24) اے رسول (ﷺ)! دیکھیں: انھوں نے خود سے شرک کی نفی کر کے اپنے آپ پر کیسا جھوٹ بولا ہے؟ دنیا کی زندگی میں انھوں نے اللہ تعالیٰ کے جو خود ساختہ شریک بنا رکھے تھے، وہ سب غائب ہو گئے اور انھیں بے یار و مددگار چھوڑ گئے۔ (25) اے رسول (ﷺ)! جب آپ قرآن پڑھتے ہیں تو کئی مشرک بڑی توجہ سے سنتے ہیں، لیکن جو وہ سنتے ہیں، اس سے انھیں نفع نہیں ہوتا کیونکہ ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیے ہیں تاکہ وہ قرآن نہ سمجھ سکیں۔ اس کا سبب ان کی اسلام دشمنی اور بے رخی ہے۔ ہم نے ان کے کانوں میں ڈاٹ لگا دیے ہیں تاکہ وہ نفع بخش کلام نہ سن سکیں۔ وہ جتنے مرضی واضح ثبوت اور کھلے دلائل دیکھ لیں، ایمان نہیں لائیں گے حتی کہ جب یہ لوگ آپ کے پاس آتے ہیں تو باطل کے ذریعے سے حق کے بارے میں آپ سے جھگڑتے ہوئے کہتے ہیں: آپ جو لائے ہیں، وہ پہلی کتابوں ہی سے لیا گیا ہے۔ (26) وہ لوگوں کو رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانے سے روکتے ہیں اور خود بھی اس سے دور رہتے ہیں۔ وہ کسی کو اس سے فائدہ اٹھانے دیتے ہیں نہ خود اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ وہ اپنے اس رویے سے خود ہی کو تباہ کر رہے ہیں۔ انھیں معلوم نہیں کہ جو کچھ وہ کر رہے ہیں، اس سے وہ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال رہے ہیں۔

فوائد: ❀ نبی اکرم ﷺ کو قرآن دے کر بھیجنے میں یہ حکمت ہے کہ اسے دوسروں تک پہنچانا اور اسے بیان کرنا ہے اور اس میں سب سے بڑی بات اللہ تعالیٰ کی توحید کی دعوت ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ نے اپنے شریک کی نفی اور بالخصوص اپنے بارے میں مشرکین کے گھڑے ہوئے جھوٹوں کی تردید کی ہے۔ ❀ اس بات کا بیان کہ یہود و نصاریٰ انکار اور کفر کے باوجود نبی اکرم ﷺ کی حقانیت سے آشنا تھے۔ ❀ یہ اللہ تعالیٰ کے کمال عدل میں سے ہے کہ وہ عابد و معبود اور پیروی کرنے والے اور پیروی کیے جانے والے کو قیامت کے دن ایک ہی میدان میں جمع کرے گا تاکہ وہ ایک دوسرے کے خلاف گواہی دے سکیں۔ ❀ ہر قرآن سننے والا اس سے فائدہ حاصل نہیں کرتا۔ کبھی کوئی رکاوٹ حائل ہو جاتی ہے، جیسے دل پر مہر لگ جانا یا کانوں سے نفع بخش کلام سننے کی صلاحیت ختم ہو جانا وغیرہ۔

بِاٰيٰتِ رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۷﴾ بَلْ بَدَا لَهُمْ مَّا كَانُوْا
يُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَاِنَّهُمْ
لَكٰذِبُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَقَالُوْٓا اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ
بِمَبْعُوْثِيْنَ ﴿۲۹﴾ وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ؕ قَالَ اَلَيْسَ
هٰذَا بِالْحَقِّ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ؕ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا
كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۰﴾ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ ؕ حَتّٰٓى ع 3 10 9
اِذَا جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا عَلٰى مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا ۙ
وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَ
مَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ؕ وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ
يَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۳۲﴾ قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ الَّذِيْ
يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ
يَجْحَدُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰى
مَا كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا حَتّٰٓى اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ
لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ وَلَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۳۴﴾

(27) اے رسول (ﷺ)! اگر آپ دیکھیں جب قیامت کے دن انھیں آگ (دوزخ) پر پیش کیا جائے گا تو وہ افسوس کرتے ہوئے کہیں گے: کاش! ہمیں دنیا کی زندگی کی طرف لوٹا دیا جائے تو ہم اللہ کی آیات کو نہ جھٹلائیں گے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔ اس وقت یقیناً آپ کو ان کی بدحالی کا برا اور عجیب منظر نظر آئے گا۔

(28) معاملہ اس طرح نہیں ہے جیسے انھوں نے کہا کہ اگر انھیں لوٹا دیا جائے تو وہ ایمان لے آئیں گے بلکہ جب ان کے اعضاء ان کے خلاف گواہی دیں گے تو ان کی وہ بات ظاہر ہو جائے گی جسے وہ چھپا رہے تھے کہ ہمارے پروردگار اللہ کی قسم! ہم شرک کرنے والے نہیں تھے۔ اگر ان کا دنیا میں جانا فرض کر لیا جائے تو بھی یہ دوبارہ اسی شرک و کفر کا ارتکاب کریں گے جس سے انھیں منع کیا گیا تھا۔ بلاشبہ یہ لوٹ کر ایمان لانے کے اپنے وعدے میں جھوٹ بول رہے ہیں۔

(29) مشرکوں نے کہا: زندگی صرف یہی ہے جس میں ہم جی رہے ہیں اور ہمیں حساب کے لیے نہیں اٹھایا جائے گا۔

(30) اے رسول (ﷺ)! اگر آپ دیکھیں جب ان قیامت کے منکروں کو اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا کیا جائے گا کہ ان کا حال کس قدر برا ہوگا۔ جب اللہ تعالیٰ ان سے کہے گا: کیا یہ اٹھائے جانے کا دن جسے تم جھٹلاتے تھے، ثابت اور برحق نہیں، جس میں کوئی شک وشبہ نہیں؟ وہ کہیں گے: ہم اپنے رب کی قسم کھاتے ہیں جس نے ہمیں پیدا کیا کہ یہ دن حق سچ ہے جس میں کوئی شک نہیں۔ تب اللہ تعالیٰ ان سے کہے گا: پھر اس دن کا انکار کرنے کی وجہ سے عذاب چکھو، جسے تم دنیا کی زندگی میں جھٹلاتے تھے۔

(31) یقیناً وہ لوگ خسارے میں پڑ گئے جنھوں نے قیامت کے دن اٹھائے جانے کا انکار کیا اور اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہونے کو ناممکن سمجھا حتی کہ جب ان کے پاس اچانک قیامت آجائے گی جس کا انھیں پہلے علم نہ تھا تو وہ شدید پچھتاوے میں کہیں گے: ہائے افسوس! ناکامی ہمارا مقدر بن گئی اور ساری امیدیں خاک میں مل گئیں کہ ہم نے اللہ کی ذات سے کفر کر کے اور قیامت کے دن کی تیاری نہ کر کے کوتاہی کا ارتکاب کیا۔ وہ اپنے گناہ اپنی پشتوں پر اٹھائے ہوں گے۔ خبردار! ان برائیوں کا بوجھ نہایت ہی برا ہوگا جو انھوں نے اٹھا رکھا ہوگا۔ (32) یہ دنیا کی زندگی جس کے تم شیدائی ہو، سوائے دھوکے اور کھیل تماشے کے کچھ نہیں، بالخصوص اس شخص کے لیے جو اس میں اللہ کی رضا کے کام نہیں کرتا۔ آخرت ان لوگوں کے لیے بہت بہتر ہے جو مطلوبہ ایمان لاتے اور نیک عمل کرتے ہوئے، نیز اللہ کے منع کیے ہوئے کاموں شرک اور نافرمانی کو چھوڑتے ہوئے اللہ سے ڈرتے ہیں۔ اے مشرکو! کیا تمھیں عقل نہیں کہ تم ایمان لاؤ اور نیک عمل کرو؟

(33) اے رسول (ﷺ)! ہم جانتے ہیں کہ ان کے آپ کو جھٹلانے سے آپ کو ظاہر میں پریشانی ہوتی ہے۔ آپ کو علم ہونا چاہیے کہ ان کا یہ جھٹلانا اوپر اوپر سے ہے، اندر سے وہ بھی جانتے ہیں کہ آپ صادق اور امین ہیں لیکن یہ ظالم لوگ دل سے اس پر یقین رکھتے ہیں اور آپ کے سامنے آپ کے حکم کا زبان سے انکار کرتے ہیں۔

(34) آپ یہ نہ سمجھیں کہ یہ صرف آپ کے لائے ہوئے پیغام کو جھٹلا رہے ہیں۔ آپ سے پہلے کئی رسولوں کو جھٹلایا گیا اور ان کی قوموں نے ان کو اذیتیں دیں۔ انھوں نے صبر سے ان کا سامنا کیا اور دعوت الی اللہ اور جہاد فی سبیل اللہ کا کام جاری رکھا یہاں تک کہ ان کے پاس اللہ تعالیٰ کی مدد آگئی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں کی مدد کا جو وعدہ لکھا ہے، اسے کوئی نہیں بدل سکتا۔ اے رسول (ﷺ)! یقیناً آپ کے پاس پہلے نبیوں کی خبریں آچکی ہیں کہ انھیں ان کی قوموں سے کس طرح تکلیفیں پہنچیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کے دشمنوں کو تباہ کر کے ان کی کس طرح مدد کی۔

فوائد: ❀ اس بات کا بیان کہ مشرک اگرچہ ظاہر میں رسول اکرم ﷺ کو جھٹلاتے تھے لیکن اندر ہی اندر وہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا پورا یقین رکھتے تھے۔

❀ نبی اکرم ﷺ کو تسلی دی گئی کہ آپ ان کے جھٹلانے پر پریشان نہ ہوں۔ آپ اکیلے کے ساتھ ہی ایسا نہیں ہو رہا بلکہ سابقہ انبیاء علیہم السلام کے ساتھ بھی مشرکوں کا یہی رویہ رہا ہے۔

وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِيَ
نَفَقًا فِي الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَآءِ فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ
لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۳۵﴾ اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ
الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ ؕ وَالْمَوْتٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَ
قَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰۤى اَنْ
يُّنَزِّلَ اٰيَةً وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي
الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّاۤ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ ؕ مَا فَرَّطْنَا
فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا
بِاٰيٰتِنَا صُمٌّ وَّبُكْمٌ فِي الظُّلُمٰتِ ؕ مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ ؕ وَمَنْ يَّشَاْ
يَجْعَلْهُ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۳۹﴾ قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ
اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ ۚ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۰﴾
بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَآءَ وَتَنْسَوْنَ
مَا تُشْرِكُوْنَ ﴿۴۱﴾ ع وَلَقَدْ اَرْسَلْنَاۤ اِلٰۤى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ
وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿۴۲﴾ فَلَوْلَاۤ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا
وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾

النّصف
وقف منزل – وقف غفران
4 ع 11 10

(35) اے رسول (ﷺ)! جو حق آپ ان کے پاس لائے ہیں، ان کا اسے جھٹلانا اور اس سے منہ موڑنا اگر آپ پر گراں گزرتا ہے تو اگر آپ کو قدرت ہے کہ زمین میں کوئی سرنگ یا آسمان میں کوئی سیڑھی ڈھونڈ لیں، پھر وہاں سے ان کے پاس ہمارے بھیجے ہوئے معجزات کے علاوہ کوئی معجزہ یا واضح نشانی لے آئیں تو ایسا کر کے دیکھ لیں، یہ لوگ پھر بھی ایمان نہیں لائیں گے۔ اگر اللہ چاہتا تو انھیں آپ کی لائی ہوئی اسی ہدایت پر جمع کر دیتا لیکن اس نے اپنی کامل حکمت سے ایسا نہیں چاہا، لہٰذا آپ اس سے جاہل اور ناواقف رہنے والوں میں سے نہ ہوں کہ ان کے ایمان نہ لانے پر حسرت وافسوس کرتے ہوئے اپنی زندگی ہی سے ہاتھ دھو بیٹھیں۔ (36) بلاشبہ جو حق آپ لائے ہیں، اسے صرف وہ قبول کرتے ہیں جو کلام سنتے اور اسے سمجھتے ہیں۔ کفار تو مُردے ہیں۔ ان کا کوئی حال نہیں۔ ان کے دل مردہ ہو چکے ہیں اور مردوں کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اٹھائے گا، پھر اس اکیلے کی طرف وہ لوٹائے جائیں گے تاکہ وہ ان کے اعمال کی انھیں جزا دے جو انھوں نے آگے بھیجے۔ (37) اور مشرکوں نے ایمان پر نکتہ چینی کرتے ہوئے اور ٹال مٹول کرتے ہوئے کہا: محمد (ﷺ) پر کوئی خلافِ عادت نشانی کیوں نازل نہیں کی گئی جو ان کے رب کی طرف سے ان کے لائے ہوئے پیغام کی صداقت کی قطعی دلیل ہوتی؟ اے رسول! کہہ دیں: جیسی نشانی وہ چاہتے ہیں، اللہ ویسی نشانی اتارنے پر قادر ہے لیکن ایسا مطالبہ کرنے والے مشرکوں کی اکثریت یہ نہیں جانتی کہ معجزات اللہ تعالیٰ کی حکمت کے مطابق رونما ہوتے ہیں، ان کے مطالبے کے مطابق نہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ وہ نشانی نازل کر دیتا اور وہ ایمان نہ لاتے تو اللہ تعالیٰ انھیں ہلاک کر دیتا۔ (38) اے آدم کی اولاد! زمین پر چلنے پھرنے والے جتنے جانور ہیں اور فضا میں اڑنے والے جتنے پرندے ہیں، وہ بھی اپنی تخلیق اور رزق کے اعتبار سے تمھاری طرح الگ الگ جنسیں ہیں۔ ہم نے لوحِ محفوظ میں کسی چیز کی بھی کمی نہیں چھوڑی، اس میں ہر چیز درج کر رکھی ہے۔ یہ سب چیزیں اللہ تعالیٰ کے علم میں ہیں، پھر قیامت کے دن حساب اور فیصلے کے لیے سب اپنے اکیلے پروردگار کے پاس جمع کیے جائیں گے اور وہ ہر ایک کو اس کے استحقاق کے مطابق جزا دے گا۔ (39) جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا، ان کی مثال تو بہروں کی سی ہے جو سن نہیں سکتے اور ان گونگوں کی سی ہے جو بول نہیں سکتے اور اس کے ساتھ ساتھ وہ طرح طرح کی تاریکیوں میں پڑے ہیں کہ دیکھ بھی نہیں سکتے۔ بھلا جس کی یہ حالت ہو، وہ ہدایت کیسے پا سکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ لوگوں میں سے جسے گمراہ کرنا چاہے، اسے گمراہ کر دیتا ہے اور جس کی ہدایت کا ارادہ کرے، اسے ہدایت سے نوازتا ہے اور اسے سیدھی راہ پر چلا دیتا ہے جس میں کوئی ٹیڑھ نہیں۔ (40) اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہیں: اگر تمھارا یہ دعویٰ سچا ہے کہ تمھارے معبود نفع دے سکتے ہیں یا نقصان سے بچا سکتے ہیں تو مجھے یہ بتاؤ کہ اگر تم پر اللہ کا عذاب آ جائے یا جس قیامت کے آنے کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے، وہ آ جائے تو اس آزمائش اور مصیبت کو ٹالنے کے لیے کیا تم اللہ کے سوا کسی اور کو پکارو گے؟ (41) سچ یہ ہے کہ اس وقت تم اپنے پیدا کرنے والے اللہ کے سوا کسی کو نہیں پکارو گے، پھر اگر وہ چاہے گا تو تم سے مصیبت دور کر دے گا اور تکلیف ختم کر دے گا۔ وہی یہ سب کچھ کر سکتا ہے اور اس پر قادر ہے۔ جہاں تک تمھارے ان معبودوں کا تعلق ہے جنھیں تم نے اللہ کا شریک بنایا ہے، تو تم انھیں چھوڑ دو گے کیونکہ تمھیں علم ہے کہ وہ نفع ونقصان کے مالک نہیں۔ (42) اے رسول (ﷺ)! یقیناً ہم نے آپ سے پہلے امتوں کی طرف کئی رسول بھیجے، انھوں نے انھیں جھٹلایا اور ان کی لائی ہوئی تعلیمات سے منہ موڑا تو ہم نے انھیں اپنے رب کا فرماں بردار اور مطیع بنانے کے لیے مختلف طرح کی سخت سزائیں دیں، جیسے فقر وفاقہ اور کئی جسمانی بیماریاں۔ (43) اگر وہ ہماری آزمائش آنے پر اللہ کے سامنے جھک جاتے اور گڑگڑاتے کہ اللہ ان سے یہ مصیبت دور کر دے تو ہم ضرور ان پر رحم کرتے۔ لیکن انھوں نے ایسا نہ کیا بلکہ ان کے دل سخت ہو گئے اور انھوں نے عبرت اور نصیحت نہ پکڑی۔ جس کفر اور گناہوں کا وہ ارتکاب کرتے تھے، شیطان نے وہی ان کے لیے خوشنما بنا دیے اور وہ انھی پر قائم رہے۔

فوائد: ❀ کافروں کو مُردوں سے تشبیہ دی گئی ہے کیونکہ حقیقی زندگی دل کا زندہ ہونا ہے کہ وہ حق قبول کرے اور ہدایت کی پیروی کرے۔ ❀ آزمائشوں میں اللہ تعالیٰ کی یہ حکمت بھی کارفرما ہوتی ہے کہ وہ اپنے مخالفوں کو اس لیے آزمائشوں میں مبتلا کرتا ہے کہ ان کے دل نرم ہوں اور وہ اپنے رب کی طرف رجوع کریں۔ ❀ گمراہ لوگوں کے پاس مال ودولت کی فراوانی اس بات کی دلیل نہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سے محبت کرتا ہے بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے لیے اور ان کے علاوہ دوسرے لوگوں کے لیے ڈھیل ہوتی ہے۔

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ ؕ
حَتّٰٓى اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ
مُّبْلِسُوْنَ ﴿۴۴﴾ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ؕ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۵﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَ
اَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ؕ اُنْظُرْ
كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ﴿۴۶﴾ قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ
اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً اَوْ جَهْرَةً هَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ
الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۚ
فَمَنْ اٰمَنَ وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۴۸﴾
وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوْا
يَفْسُقُوْنَ ﴿۴۹﴾ قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ
الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ؕ
قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ؕ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع 5 9 11
وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ لَيْسَ
لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۵۱﴾

(44) جب شدید بیماری اور فقر میں مبتلا کر کے انھیں نصیحت کی گئی اور انھوں نے اس کی بھی پروا نہ کی اور اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل نہ کیا تو ہم نے ان کا فقر و فاقہ ختم کر دیا۔ ان پر رزق کے دروازے کھول کر ان کی رسی دراز کر دی اور ان کی بیماری ختم کر کے انھیں صحت دے دی حتی کہ جب وہ اترانے لگے اور اپنی خوشحالی پر پوری طرح خود پسندی اور تکبر کا شکار ہو گئے تو ان پر اچانک ہمارا عذاب آ گیا تو ان کی امیدوں پر پانی پھر گیا اور وہ بدحواس اور مایوس ہو گئے۔

(45) چنانچہ رسولوں کی مدد کر کے اور ان ظالم کافروں کو پوری طرح تباہ و برباد کر کے ان کی جڑ تک کاٹ دی گئی اور تمام تعریفیں اور شکر تمام جہانوں کے یکتا رب اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جس نے اپنے دشمنوں کو ہلاک کیا اور اپنے دوستوں کی مدد فرمائی۔

(46) اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہہ دیں: اگر اللہ تعالیٰ تمھاری سننے کی صلاحیت چھین کر تمھیں بہرہ کر دے اور تمھاری بصارت چھین کر تمھیں اندھا کر دے اور تمھارے دلوں پہ مہر لگا دے کہ تم کچھ سمجھ نہ سکو تو کون معبود برحق ہے جو تمھاری یہ کھوئی ہوئی صلاحیتیں واپس کر سکے؟ اے رسول! غور کریں کیسے ہم ان کے لیے دلائل کھول کر مختلف انداز سے بیان کرتے ہیں، پھر بھی وہ ان سے منہ موڑتے ہیں۔

(47) اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: مجھے بتاؤ اگر تم پر اللہ کا عذاب اچانک آ جائے اور تمھیں اس کا شعور اور احساس ہی نہ ہو یا وہ کھلم کھلا آ جائے تو اس عذاب میں صرف ظالم ہی پکڑے جائیں گے کیونکہ انھوں نے ہی اپنے اللہ کے ساتھ کفر کیا ہے اور اس کے رسولوں کو جھٹلایا ہے۔

(48) ہم جو رسول بھیجتے ہیں، ان کا مقصد صرف ایمان والوں اور اطاعت والوں کو اُن ہمیشہ رہنے والی اور نہ ختم ہونے والی نعمتوں کی خبر دینا ہوتا ہے جس سے وہ خوش ہو جائیں اور کافروں اور نافرمانوں کو ہمارے سخت عذاب سے ڈرانا مقصود ہوتا ہے، چنانچہ جو شخص رسولوں پر ایمان لایا اور اپنے عمل کی اصلاح کی، ایسے لوگوں کو اپنی آخرت میں پیش آنے والے معاملات کا کوئی ڈر نہ ہوگا اور دنیا کی جولذتیں اور فوائد ان سے رہ گئے، ان پر کوئی حسرت اور غم نہ ہوگا۔

(49) جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا، انھیں اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے منہ موڑنے کی وجہ سے عذاب ہوگا۔

(50) اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہہ دیں: میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے رزق کے خزانے ہیں اور میں ان میں اپنی مرضی سے تصرف کرتا ہوں اور نہ تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں غیب جانتا ہوں سوائے اس کے جو اللہ تعالیٰ بذریعہ وحی مجھے بتا دے۔ میں تم سے یہ بھی نہیں کہتا کہ میں فرشتوں میں سے کوئی فرشتہ ہوں۔ میں تو اللہ کا رسول ہوں۔ صرف اس وحی کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف کی جاتی ہے اور جو میرا اختیار نہیں، میں اس کا دعویٰ نہیں کرتا۔ اے رسول (ﷺ)! ان سے کہیں: کیا کافر جس کی بصیرت حق سے محروم ہے اور مومن جس نے دل کی آنکھوں سے حق کو پہچانا اور اس پر ایمان لایا، دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ اے مشرکو! کیا تم اپنے آس پاس بکھری ہوئی اللہ تعالیٰ کی نشانیوں پر اپنی عقل سے غور و فکر نہیں کرتے؟

(51) اے رسول (ﷺ)! آپ اس قرآن کے ساتھ ان لوگوں کو ڈرائیں جو قیامت کے دن اپنے رب کے سامنے پیش ہونے سے ڈرتے ہیں۔ وہاں اللہ کے سوا ان کا کوئی کارساز نہ ہوگا جو انھیں نفع پہنچائے اور نہ کوئی سفارشی ہوگا جو ان سے تکلیف دور کرے، تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز رہ کر اللہ سے ڈریں۔ یہی لوگ ہیں جو قرآن سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

فوائد: ❀ انبیاء علیہم السلام بشر تھے۔ ان میں ربوبیت کی خصوصیات و صفات بالکل نہیں تھیں۔ ان کی ذمہ داری تبلیغ کرنا تھی۔ وہ کائنات میں کسی بھی تصرف کا اختیار نہیں رکھتے تھے، نہ غیب جانتے تھے اور نہ رزق وغیرہ کے خزانوں کے مالک تھے۔

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ
يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ؕ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّ
مَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ
الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۲﴾ وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّيَقُوْلُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ
مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْۢ بَيْنِنَا ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ ﴿۵۳﴾
وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ
رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًا بِجَهَالَةٍ
ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۵۴﴾ وَكَذٰلِكَ
نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۵۵﴾ قُلْ اِنِّيْ
نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّآ
اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ﴿۵۶﴾
قُلْ اِنِّيْ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَكَذَّبْتُمْ بِهٖ ؕ مَا عِنْدِيْ مَا
تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ يَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ
خَيْرُ الْفٰصِلِيْنَ ﴿۵۷﴾ قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ
لَقُضِيَ الْاَمْرُ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۸﴾

ع 6 5 12

(52) اے رسول (ﷺ)! اپنی مجلس سے غریب اور مسکین مسلمانوں کو دور نہ کریں جو دن کے شروع اور آخر میں، ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مگن رہتے ہیں اور خالص اسی کی عبادت کرتے ہیں۔ مشرکین کے وڈیروں کو مائل کرنے کی خاطر انھیں دور نہ کریں۔ ان مسکینوں کے حساب میں سے آپ کے ذمے کچھ نہیں، ان کا حساب تو ان کے رب کے پاس ہے، اور نہ آپ کے حساب میں سے ان کے ذمے کچھ ہے۔ بلاشبہ اگر آپ نے انھیں اپنی مجلس سے دور کیا تو آپ کا شمار بھی اللہ تعالیٰ کی حدود سے تجاوز کرنے والوں میں ہوگا۔

(53) اسی طرح ہم نے ان کو ایک دوسرے کے ساتھ آزمانے کے لیے انھیں دنیاوی مال و متاع میں ایک دوسرے سے مختلف بنا دیا۔ ہم نے انھیں اس کے ساتھ آزمایا تاکہ مال دار کافر غریب اہلِ ایمان سے کہیں کہ کیا اللہ نے ہم میں سے ان فقیروں پر فضل و احسان کرتے ہوئے ان کو ہدایت کے لیے چنا؟ اگر ایمان میں خیر ہوتی تو یہ لوگ ہم سے سبقت نہ لے جاتے، ہم ہی سبقت لیتے۔ کیا اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں کے قدردانوں کو اچھی طرح جانتا نہیں کہ انھیں ایمان کی توفیق دے، اور ان نعمتوں کے ناقدروں کو نہیں جانتا کہ انھیں رسوا کرے اور وہ ایمان نہ لائیں؟ کیوں نہیں، اللہ تعالیٰ انھیں خوب جانتا ہے۔

(54) اے رسول (ﷺ)! جب آپ کے پاس وہ لوگ آئیں جو ہماری ان آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں جو آپ کی لائی ہوئی شریعت کی صداقت پر دلالت کرتی ہیں تو ان کی عزت افزائی کے لیے ان کے سلام کا جواب دیں اور انھیں اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وسعت کی خوشخبری سنائیں۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نے فضل و کرم اور احسان کرتے ہوئے اپنے اوپر مہربانی کرنا لازم کرلیا ہے، چنانچہ جس نے تم میں سے جہالت اور بے وقوفی سے گناہ کا ارتکاب کیا، پھر گناہ کرنے کے بعد توبہ کرلی اور اپنے عمل کی اصلاح کرلی تو اس نے جن گناہوں کا ارتکاب کیا، اللہ تعالیٰ وہ معاف کردے گا۔ اللہ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کو بے حد بخشنے والا اور ان پر رحم کرنے والا ہے۔

(55) جس طرح ہم نے آپ کے لیے مذکورہ وضاحت کی ہے، اسی طرح ہم اپنے دلائل اور ثبوت اہلِ باطل کے لیے بیان کرتے ہیں۔ یہ اس لیے بھی کہ مجرموں کا طریقۂ کار اور منہج (راہِ عمل) واضح کردیں تاکہ اس سے دور رہا جائے اور اجتناب کیا جاسکے۔

(56) اے رسول (ﷺ)! کہہ دیں: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ان کی عبادت سے روکا ہے جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو۔ آپ کہہ دیں: میں غیر اللہ کی عبادت کے بارے میں تمھاری خواہشات کی پیروی نہیں کرتا۔ اگر میں اس معاملے میں تمھاری خواہشات کے پیچھے چلوں تو میں راہِ حق سے بھٹک جاؤں گا اور راہِ راست پر چلنے والوں میں سے نہیں رہوں گا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دلیل کے بغیر خواہشات کی پیروی کرنے والے ہر شخص کا یہی حال ہوتا ہے۔

(57) اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہہ دیں: میں اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل پر چل رہا ہوں، خواہشات پر نہیں اور تم نے اس دلیل کو جھٹلا دیا ہے۔ جو عذاب اور جو معجزات تم جلدی مانگتے ہو، وہ میرے اختیار میں نہیں۔ وہ صرف اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہیں۔ تمھارے اس مطالبے سمیت ہر فیصلہ اور حکم اکیلے اللہ تعالیٰ کا ہے۔ وہ حق کہتا ہے اور اس کے مطابق فیصلہ کرتا ہے۔ وہی پاک ذات سب سے بہتر انداز میں حق کو باطل سے نمایاں اور واضح کرنے والی ہے۔

(58) اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: جس عذاب کی تم نے جلدی مچا رکھی ہے، اگر وہ میرے قبضے اور اختیار میں ہوتا تو میں اسے تم پر نازل کردیتا۔ اس وقت پھر اس معاملے کا فیصلہ ہوجاتا جو میرے اور تمھارے درمیان ہے۔ اللہ تعالیٰ ظالموں کو خوب جانتا ہے کہ انھیں کتنی مہلت دینی ہے اور کب انھیں پکڑنا ہے۔

فوائد: ❀ داعی کو اپنے پیروکاروں کا دھیان رکھنا چاہیے، بالخصوص ان کمزور لوگوں کا جو حق کے سوا کچھ نہیں چاہتے۔ اسے چاہیے کہ انھیں قریب کرے اور کفار کو خوش کرنے کی خاطر انھیں دور کرنے پر سمجھوتہ نہ کرے۔ ❀ دن کے شروع اور آخر میں کی جانے والی عبادات کی اہمیت کی طرف آیت میں اشارہ کیا گیا ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ لوگوں کو ایک دوسرے کے لیے آزمائش بناتا ہے، چنانچہ رزق کے معاملے میں اور کفر و ایمان میں ان کے درجے مختلف ہیں۔ کفر اور ایمان کا تعلق رزق کی تنگی یا فراوانی سے نہیں ہے۔ ❀ داعی کو خوش اخلاق اور ہنس مکھ ہونا چاہیے، نیز اپنے ساتھیوں کو سلام کرے اور کھلے دل کا مظاہرہ کرے۔ ❀ داعی پر اپنے عقیدے، منہج اور طرزِ عمل میں خواہشاتِ نفس سے پرہیز کرنا لازم ہے۔

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ؕ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ وَمَا
تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ
وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿۵۹﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّيْلِ وَ
يَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيْهِ لِيُقْضٰٓى اَجَلٌ مُّسَمًّى ۚ
ثُمَّ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۶۰﴾ ع وَهُوَ الْقَاهِرُ
فَوْقَ عِبَادِهٖ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ
الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ ﴿۶۱﴾ ثُمَّ رُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ
مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ ؕ اَلَا لَهُ الْحُكْمُ ۫ وَهُوَ اَسْرَعُ الْحٰسِبِيْنَ ﴿۶۲﴾ قُلْ مَنْ
يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ لَئِنْ
اَنْجٰىنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۶۳﴾ قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ
مِّنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ﴿۶۴﴾ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى
اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ
يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ
الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ﴿۶۵﴾ وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ؕ قُلْ
لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۶۶﴾ ؕ لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ ۫ وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۷﴾

ع 7 5 13

(59) اکیلے اللہ ہی کے پاس غیب کے خزانے ہیں جنھیں اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ وہ خشکی کی تمام مخلوقات حیوانات، نباتات اور جمادات سب کو جانتا ہے اور سمندر میں جو حیوانات، نباتات اور جمادات ہیں، انھیں بھی خوب جانتا ہے۔ کسی بھی جگہ گرنے والا کوئی پتّا، زمین میں چھپایا گیا کوئی دانہ اور خشک و تر تمام چیزیں، یہ سب نہایت واضح کتاب لوحِ محفوظ میں درج ہیں۔ (60) اللہ ہی ہے جو نیند کے وقت تمھاری روحیں عارضی طور پر قبض کر لیتا ہے اور وہی جانتا ہے کہ تم نے دن کے وقت ہشاش بشاش رہتے ہوئے کیا عمل کمائے ہیں۔ وہ نیند میں تمھاری روحیں قبض کرنے کے بعد دن کے وقت تمھیں دوبارہ اٹھا دیتا ہے تاکہ تم اپنے کام کاج کرو۔ یہ سلسلہ اس وقت تک چلتا رہتا ہے جب تک تمھاری اللہ تعالیٰ کے ہاں مقرر عمر ختم نہیں ہو جاتی، پھر قیامت کے دن تمھیں اٹھا کر اسی اکیلے رب کے حضور پیش کیا جائے گا اور وہ تمھیں بتائے گا کہ تم دنیا کی زندگی میں کیا عمل کرتے تھے اور تمھیں ان کا بدلہ بھی دے گا۔ (61) اللہ ہی اپنے بندوں پر غالب اور انھیں تابع کرنے والا ہے۔ وہ ہر اعتبار سے ان پر بلند اور حاوی ہے۔ اس کے سامنے ہر چیز جھکی ہوئی ہے۔ وہ بندوں سے اوپر ہے جیسے اس کی عظمت و شان کے لائق ہے۔ اے لوگو! وہ تم پر معزز فرشتے بھیجتا ہے جو اس وقت تک تمھارے اعمال شمار کرتے رہتے ہیں جب تک موت کا فرشتہ اور اس کے معاون آ کر تمھاری روح قبض نہیں کر لیتے۔ جس بات کا ان فرشتوں کو حکم ملا ہے، وہ اس میں ذرا کوتاہی نہیں کرتے۔ (62) پھر جن کی روحیں قبض ہو چکی ہیں، ان سب کو ان کے حقیقی مالک کے پاس لوٹایا جائے گا تاکہ وہ انھیں ان کے اعمال کی جزا دے۔ اللہ تعالیٰ ہی ہے جس کا عادلانہ فیصلہ اور حکم ان پر نافذ ہونے والا ہے۔ وہ بہت جلد تمھارا شمار کرنے والا اور تمھارے اعمال کا احاطہ کرنے والا ہے۔ (63) اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہہ دیں: خشکی اور سمندر کے اندھیروں میں پیش آنے والی ہلاکتوں سے تمھیں کون بچاتا اور نجات دیتا ہے؟ تم خود کو حقیر سمجھتے ہوئے عجز و انکسار سے علانیہ اور چپکے چپکے اسی کو پکارتے ہوئے کہتے ہو: اگر ہمارے رب نے ہمیں ان خطرات سے بچا لیا تو ہم اپنے اوپر ہونے والے اس کے انعامات کا شکر ضرور بجا لائیں گے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں کریں گے۔ (64) اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: اللہ ہی ہے جو تمھیں ان ہلاکتوں سے بچاتا اور ہر مصیبت سے تمھیں محفوظ رکھتا ہے، پھر جب تم پر آسانیاں آ جاتی ہیں تو تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ غیروں کو شریک کرنے لگتے ہو، بتاؤ اس سے بڑا ظلم کیا ہے؟ (65) اے رسول (ﷺ)! آپ ان سے کہہ دیں: اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ وہ تم پر تمھارے اوپر سے پتھروں، بجلی کی کڑک اور طوفان کی صورت میں کوئی عذاب نازل کرے، یا تمھارے نیچے سے کوئی عذاب لے آئے، جیسے زلزلے اور زمین میں دھنسانا، یا اللہ تعالیٰ تمھارے دلوں میں دوریاں پیدا کر دے تو تم میں سے ہر کوئی اپنی خواہشات کی پیروی کرنے لگے اور اس طرح ایک دوسرے سے لڑائی کرنے لگے۔ اے رسول (ﷺ)! غور کریں ہم کس طرح ان کے لیے مختلف قسم کے دلائل اور ثبوت دیتے ہیں اور ان کی وضاحت کرتے ہیں تاکہ جو حق آپ لائے ہیں، وہ اسے سمجھیں اور انھیں پتہ چلے کہ جو ان کے پاس ہے، وہ باطل ہے۔ (66) اس قرآن کو آپ کی قوم نے جھٹلایا، حالانکہ یہ حق ہے جس کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے میں کوئی شک نہیں۔ اے رسول (ﷺ)! ان سے کہیں: میں تم پر کوئی نگران مقرر نہیں کیا گیا۔ میں تو صرف سخت عذاب کے آنے سے پہلے تمھیں ڈرانے والا ہوں۔ (67) ہر خبر کے پورا ہونے کا ایک وقت مقرر ہے، اس کی ایک انتہا ہے جس تک پہنچ کر وہ اپنے انجام کو پہنچ جاتی ہے۔ ایسے ہی تمھارے انجام اور خاتمے کی خبر ہے۔ عنقریب تمھیں اس کا علم ہو جائے گا جب تمھیں قیامت کے دن اٹھایا جائے گا۔

فوائد: ❀ ان آیات سے ثابت ہوا کہ علمِ غیب اکیلے اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہے اور اس بارے میں اللہ تعالیٰ کا علم نہایت وسیع ہے۔ اس سے کوئی چیز ''پوشیدہ'' نہیں رہتی اور مخلوقات میں سے معمولی سے معمولی چیز اپنی تمام تر تفصیلات کے ساتھ اس کے پاس لکھی ہوئی محفوظ ہے۔ ❀ ثابت ہوا کہ نیند بھی ایک طرح کی موت ہے، اس میں روحیں قبض کر لی جاتی ہیں اور جاگتے وقت روحیں لوٹا دی جاتی ہیں۔ ❀ اللہ تعالیٰ کی الوہیت کے استحقاق کے لیے فطرت سے استدلال کیا گیا ہے کہ کافر بھی مجبوری اور تباہی میں گرنے کے وقت اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے اور اس کی طرف رجوع کرتے ہیں اور یہ ان کی فطرت کا تقاضا ہوتا ہے کہ وہ اکیلے اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں۔ ❀ مشرکین کو ان کے طرزِ عمل کی وجہ سے قابلِ ملامت ٹھہرایا گیا ہے اور اس بات پر دلیل قائم کی گئی ہے کہ ان کی فطرت مسخ ہو چکی ہے کیونکہ سمندر میں جب وہ کسی مصیبت میں پھنس جاتے ہیں تو فطرت کے تقاضوں کے مطابق اکیلے اللہ کو پکارتے ہیں اور جب وہ انھیں بچا لیتا اور خشکی کی طرف نجات عطا کر دیتا ہے تو پھر اس کے ساتھ شرک شروع کر دیتے ہیں۔

وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى
يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ؕ وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ
بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٦٨﴾ وَمَا عَلَى الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ
مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّلٰكِنْ ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿٦٩﴾ وَذَرِ
الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَ
ذَكِّرْ بِهٖٓ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ ۖ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ ۚ وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا ؕ اُولٰٓئِكَ
الَّذِيْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا ۚ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ
اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ﴿٧٠﴾ ع قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا
يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلٰٓى اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ
كَالَّذِي اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ فِي الْاَرْضِ حَيْرَانَ ۖ لَهٗٓ اَصْحٰبٌ
يَّدْعُوْنَهٗٓ اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا ؕ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ؕ
وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٧١﴾ لا وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ
اتَّقُوْهُ ؕ وَهُوَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿٧٢﴾ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ وَيَوْمَ يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ ۚ

8 ع 10 14

الثلثة

(68) اے رسول (ﷺ)! جب آپ مشرکوں کو ہماری آیات کا ٹھٹھا مذاق اڑاتے دیکھیں تو ان سے دور ہو جائیں یہاں تک کہ وہ ہماری آیتوں کا مذاق اڑانا چھوڑ دیں اور کسی دوسری گفتگو میں مشغول ہو جائیں۔ اگر شیطان آپ کو بھلا دے اور آپ ان کے ساتھ بیٹھے رہ جائیں تو یاد آنے پر ان کی مجلس چھوڑ دیں اور ان زیادتی کرنے والے ظالموں کے ساتھ نہ بیٹھیں۔

(69) جو لوگ اللہ تعالیٰ کے حکموں کی تعمیل کر کے اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز رہ کر اللہ سے ڈرتے ہیں، ان پر ان ظالموں کے حساب میں سے کسی چیز کی ذمہ داری نہیں۔ ان کی ذمہ داری صرف اتنی ہے کہ ان ظالموں کو برے کاموں سے منع کریں جن کا وہ ارتکاب کرتے ہیں، شاید وہ بھی اللہ تعالیٰ سے ڈر جائیں، اس کے احکام مان لیں اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز آ جائیں۔

(70) اور اے رسول (ﷺ)! ایسے مشرکوں سے الگ تھلگ رہیں جنھوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنا رکھا ہے، اس سے ٹھٹھا مذاق کرتے ہیں اور دنیاوی زندگی کے ختم ہو جانے والے ساز و سامان نے انھیں دھوکے میں مبتلا کر رکھا ہے۔ اے نبی (ﷺ)! آپ اس قرآن کے ذریعے سے لوگوں کو نصیحت کرتے رہیں تاکہ کوئی شخص اپنے گناہوں کی وجہ سے تباہ نہ ہو جائے۔ اس صورت میں اللہ تعالیٰ کے سوا اس کا کوئی مددگار نہیں ہوگا جس سے وہ مدد مانگ سکے اور نہ کوئی سفارشی ہوگا جو اس سے قیامت کا عذاب دور کر سکے اور جب وہ اللہ کے عذاب سے نجات پانے کے لیے کوئی بھی فدیہ دے گا تو اس سے قبول نہ کیا جائے گا۔ یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے نافرمانیوں کے سبب خود کو ہلاکت میں ڈال دیا۔ قیامت کے دن ان کے لیے ان کے کفر کے باعث پینے کو انتہائی گرم مشروب اور دردناک عذاب ہوگا۔

(71) اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہیں: کیا ہم اللہ کو چھوڑ کر ان بتوں کی عبادت کریں جو نہ نفع کے مالک ہیں کہ ہمیں نفع پہنچائیں اور نہ نقصان دینا ان کے اختیار میں ہے کہ وہ ہمیں کوئی نقصان پہنچا سکیں؟ کیا ہم اللہ کی طرف سے ایمان کی توفیق ملنے کے بعد اسے چھوڑ کر مرتد ہو جائیں اور اس شخص جیسے بن جائیں جسے شیاطین نے گمراہ کر کے زمین میں بے راہ کر دیا ہو کہ وہ حیران پھرتا ہے، اور اس کے کچھ ساتھی بھی ہوں جو سیدھی راہ پر ہوں اور اسے حق کی طرف بلا رہے ہوں اور وہ ان کی پکار قبول کرنے سے قاصر ہو؟ اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہی سچی ہدایت ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم اس کی توحید کو اپنا کر اس اکیلے کی عبادت کرتے ہوئے اُس کے فرمانبردار بن جائیں اور وہی تمام جہانوں کا رب ہے۔

(72) اس نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم نماز کامل طریقے سے ادا کریں اور ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم اس کے احکام مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز رہ کر تقویٰ اختیار کریں۔ قیامت کے دن تمام لوگ اس اکیلے رب ہی کی طرف جمع کیے جائیں گے تاکہ وہ انھیں ان کے اعمال کی جزا دے۔

(73) وہ اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا۔ جس دن اللہ تعالیٰ کسی بھی چیز سے کہے گا: ''ہو جا'' تو وہ ہو جائے گی۔ جب قیامت کے دن وہ کہے گا: اٹھو، تو وہ اٹھ کھڑے ہوں گے۔

فوائد: ❀ اہلِ باطل اور لہو ولعب میں مشغول لوگوں کی مجلس میں بیٹھنا جائز نہیں۔ جب تک وہ اپنے اس فضول انداز کو چھوڑ نہیں دیتے، ان کی مجالس سے الگ ہی رہنا ضروری ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے والا کسی کے محاسبے کا جواب دہ نہیں ہے، بلکہ وہ تو دعوت پہنچانے اور نصیحت کرنے کی حد تک جواب دہ ہے۔

❀ وعظ و نصیحت کرنا غافلوں اور متکبروں کو بیدار کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔

❀ توحید کے دلائل میں سے یہ بھی ہے کہ جو نفع و نقصان کا مالک نہ ہو اور نہ تصرف کا اختیار رکھتا ہو، وہ قطعی طور پر معبود برحق نہیں ہو سکتا۔

قَوْلُهُ الْحَقُّ ؕ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ ؕ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَ
الشَّهَادَةِ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿٧٣﴾ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ
اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً ۚ اِنِّيْۤ اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٧٤﴾
وَكَذٰلِكَ نُرِيْۤ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ
مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ﴿٧٥﴾ فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا
رَبِّيْ ۚ فَلَمَّاۤ اَفَلَ قَالَ لَاۤ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ﴿٧٦﴾ فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا
قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّاۤ اَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ لَاَكُوْنَنَّ
مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ ﴿٧٧﴾ فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّيْ
هٰذَاۤ اَكْبَرُ ۚ فَلَمَّاۤ اَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿٧٨﴾
اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَاۤ
اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٧٩﴾ ۚ وَحَآجَّهٗ قَوْمُهٗ ؕ قَالَ اَتُحَآجُّوْٓنِّيْ فِي اللّٰهِ
وَقَدْ هَدٰىنِ ؕ وَلَاۤ اَخَافُ مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ يَّشَآءَ رَبِّيْ شَيْـًٔا ؕ
وَسِعَ رَبِّيْ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ؕ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٨٠﴾ وَكَيْفَ اَخَافُ مَاۤ
اَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ
سُلْطٰنًا ؕ فَاَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ ۚ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٨١﴾ م

وقف لازم

اللہ تعالیٰ کی بات سچی ہے جو ہر صورت پوری ہوگی۔ اور قیامت کے دن ساری بادشاہت خاص اس اکیلے کی ہوگی جب اسرافیل دوسری دفعہ نرسنگھے (صور) میں پھونک مارے گا۔ وہ چھپی اور ظاہر چیزوں کو جاننے والا ہے۔ وہ اپنی تخلیق اور تدبیر میں کمال حکمت والا ہے۔ وہ ایسا باخبر ہے کہ کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں، پوشیدہ امور اس کے لیے ایسے ہی ہیں جیسے ظاہر امور ہیں۔

(74) اے رسول (ﷺ)! وہ وقت یاد کرنے کے قابل ہے جب ابراہیم علیہ السلام نے اپنے مشرک باپ آزر سے کہا: اے ابا جان! کیا آپ بتوں کو معبود قرار دے کر اللہ کے سوا ان کی عبادت کرتے ہو؟ بلاشبہ میں آپ کو اور آپ کی قوم کو جو بتوں کی عبادت کرتی ہے، غیر اللہ کی عبادت کرنے کے سبب کھلا گمراہ اور راہِ حق سے بھٹکا ہوا سمجھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہی معبود برحق ہے اور اس کے سوا تمام معبود باطل ہیں۔

(75) جس طرح ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو ان کے باپ اور قوم کی گمراہی کا مشاہدہ کرایا، اسی طرح ہم نے انھیں آسمانوں اور زمین کی وسیع سلطنت دکھائی تاکہ وہ اس وسیع و عریض سلطنت سے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اکیلے عبادت کے مستحق ہونے پر استدلال کریں اور تاکہ انھیں یقین ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(76) جب ان پر رات کی تاریکی چھا گئی تو انھوں نے ایک ستارہ دیکھا اور کہا: یہ میرا رب ہے۔ جب وہ ستارہ چھپ گیا تو انھوں نے کہا: میں غائب ہو جانے والے کو پسند نہیں کرتا کیونکہ سچا اور برحق معبود موجود ہوتا ہے، غائب نہیں ہوتا۔

(77) اور جب انھوں نے چاند طلوع ہوتے دیکھا تو کہا: یہ میرا رب ہے۔ جب وہ بھی غائب ہو گیا تو انھوں نے کہا: اگر میرے رب نے مجھے اپنی توحید اور خاص اپنی ہی عبادت کی توفیق نہ دی تو میں اس کے دینِ حق سے بہت دور بھٹکے ہوئے لوگوں میں سے ہو جاؤں گا۔

(78) اور جب انھوں نے سورج طلوع ہوتے دیکھا تو کہا: یہ طلوع ہونے والا سورج میرا رب ہے۔ یہ ستارے اور چاند سے بھی بڑا ہے، پھر جب وہ بھی غائب ہو گیا تو کہا: اے میری قوم! میں ان سے بری ہوں جنھیں تم اللہ کا شریک ٹھہراتے ہو۔

اور جب انھوں نے اللہ کے سوا ان تمام معبودوں سے اظہارِ براءت کیا تو لگتا ہے کہ قوم نے ان سے پوچھا: تو پھر آپ کس کی عبادت کریں گے؟ انھوں نے کہا:

(79) بلاشبہ میں نے اپنا دین اس ذات کے لیے خالص کر لیا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو بغیر کسی سابقہ مثال کے پیدا کیا ہے۔ میں شرک سے لاتعلق ہو کر خالص توحید کی طرف مائل ہوں اور میں ان مشرکوں میں سے نہیں ہوں جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ غیروں کی عبادت کرتے ہیں۔

(80) ان کی مشرک قوم نے ان سے توحید باری تعالیٰ کے بارے میں جھگڑا کیا اور انھیں اپنے بتوں سے ڈرایا دھمکایا تو انھوں نے ان سے کہا: کیا تم مجھ سے اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس یکتا کی عبادت کے بارے میں جھگڑتے ہو جبکہ مجھے میرے رب نے اپنی طرف رجوع کرنے کی توفیق دی ہے۔ میں تمھارے بتوں سے ہرگز نہیں ڈرتا کیونکہ وہ نہ نقصان کے مالک ہیں کہ میرا کوئی نقصان کر سکیں اور نہ نفع دینے کا اختیار رکھتے ہیں کہ میرا کوئی فائدہ کر سکیں مگر جو اللہ چاہے، چنانچہ جو اللہ چاہے، وہی ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا علم بھی ہے۔ زمین و آسمان کی کوئی چیز اس سے چھپی ہوئی نہیں۔ اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کے ساتھ جو کفر و شرک تم کر رہے ہو، اس کے بارے میں نصیحت قبول کر کے اکیلے اللہ تعالیٰ پر ایمان کیوں نہیں لاتے؟

(81) میں تمھارے ان بتوں سے کیسے ڈروں جن کی تم اللہ کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہو، حالانکہ جب تم بغیر کسی دلیل کے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کی مخلوق کو شریک ٹھہراتے ہو تو اللہ کے ساتھ اپنے اس شرک میں تمھیں کوئی خوف نہیں آتا؟ موحدین اور مشرکین کے ان دو گروہوں میں سے امن و سلامتی کا زیادہ حق دار کون ہے؟ اگر تم دونوں میں سے امن کے زیادہ مستحق کو جانتے ہو تو اس کی پیروی کرو۔ بلاشبہ امن کا مستحق گروہ اہلِ ایمان موحدین کا گروہ ہے۔

فوائد: ❀ مخلوقات میں غور و فکر کر کے اللہ تعالیٰ کی ربوبیت پر دلیل لینا قرآنی طریقِ استدلال ہے۔

❀ صریح عقلی دلائل اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کو تسلیم کرنے تک پہنچا دیتے ہیں۔

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ
وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿82﴾ وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ ؕ
نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿83﴾ وَوَهَبْنَا
لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ
وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى وَ
هٰرُوْنَ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿84﴾ وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى
وَاِلْيَاسَ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿85﴾ وَاِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَيُوْنُسَ
وَلُوْطًا ؕ وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿86﴾ وَمِنْ اٰبَآئِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ
وَاِخْوَانِهِمْ ۚ وَاجْتَبَيْنٰهُمْ وَهَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿87﴾
ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَلَوْ
اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿88﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ
اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ۚ فَاِنْ يَّكْفُرْ بِهَا هٰٓؤُلَآءِ
فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ ﴿89﴾ اُولٰٓئِكَ
الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ ؕ قُلْ لَّآ
اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿90﴾

9 ع 12 15
10 ع 8 16

﴿82﴾ وہ لوگ جو اللہ پر ایمان لائے اور اس کی شریعت کی پیروی کی اور اپنے ایمان کو شرک سے آلودہ نہ کیا، صرف انھی لوگوں کے لیے امن وسلامتی ہے، دوسروں کے لیے نہیں۔ وہی توفیق یافتہ لوگ ہیں جنھیں ان کے رب نے ہدایت کے راستے کی توفیق دی ہے۔

﴿83﴾ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان: ﴿فَاَیُّ الْفَرِیْقَیْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ ... ﴾ ''اور امن وسلامتی کا زیادہ حقدار کون؟'' ہی وہ دلیل ہے جس کے ذریعے سے ابراہیم علیہ السلام اپنی قوم پر غالب آ گئے حتی کہ انھیں لاجواب کر دیا۔ (چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:) یہ ہماری دلیل تھی جو ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) کو قوم سے مناظرہ کرنے کے لیے عطا کی تھی۔ ہم اپنے بندوں میں سے جس کے چاہتے ہیں، دنیا وآخرت میں درجے بلند کرتے ہیں۔ اے رسول! بلاشبہ آپ کا رب پیدا کرنے اور تدبیر کرنے میں کمال حکمت والا اور اپنے بندوں کو خوب جاننے والا ہے۔

﴿84﴾ ہم نے ابراہیم کو اسحاق بیٹا اور یعقوب پوتا عطا کیے اور سبھی کو سیدھی راہ کی توفیق دی۔ ان سے پہلے نوح علیہ السلام کو راہِ حق کی توفیق بخشی تھی۔ نوح علیہ السلام کی اولاد میں سے داود، ان کے بیٹے سلیمان، ایوب، یوسف، موسیٰ، ان کے بھائی ہارون علیہم السلام کو راہِ حق پر چلنے کی توفیق دی۔ ہم نے انبیاء علیہم السلام کو ان کے احسان اور نیکی پر جو بدلہ دیا، اسی طرح کا بدلہ اپنے نیکوکار بندوں کو ان کے احسان اور نیکی پر دیں گے۔

﴿85﴾ اسی طرح ہم نے زکریا، یحییٰ، عیسیٰ ابن مریم اور الیاس علیہم السلام کو بھی توفیق دی۔ مذکورہ تمام انبیاء علیہم السلام نیکوکار تھے جنھیں اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت کے لیے منتخب فرمایا۔

﴿86﴾ اسی طرح ہم نے اسماعیل، یسع، یونس اور لوط علیہم السلام کو توفیق دی اور یہ تمام انبیاء جن کے سرخیل محمد رسول اللہ ﷺ ہیں، انھیں ہم نے تمام جہانوں پر فضیلت بخشی۔

﴿87﴾ ہم نے بعض کے آباء واجداد، بعض کی اولاد اور بعض کے بھائیوں میں سے جسے چاہا، راہِ حق کی توفیق بخشی اور انھیں چُن لیا اور توحید اور اطاعت الٰہی کی سیدھی راہ پر چلنے والا بنا دیا۔

﴿88﴾ یہ جو ان کو راہِ راست پر چلنے کی توفیق ملی تو یہ خاص اللہ کی توفیق تھی جو وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے، عطا کرتا ہے۔ اگر وہ بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو شریک ٹھہراتے تو ان کے عمل بھی برباد ہو جاتے کیونکہ شرک نیک اعمال برباد کر دینے والا ہے۔

﴿89﴾ یہی مذکورہ بالا انبیاء ہیں جنھیں ہم نے کتابیں عطا کیں، حکمت ودانائی سے نوازا اور نبوت سے سرفراز فرمایا۔ اگر آپ کی قوم ان تینوں چیزوں کا انکار کرے جو ہم نے انھیں دی ہیں تو یقیناً ہم نے ان کے لیے ایسی قوم تیار کر رکھی ہے جو ان کا انکار نہیں کرے گی بلکہ ان پر ایمان لا کر اس پر کاربند ہو گی، اور وہ ہیں مہاجرین وانصار اور قیامت تک نیکی میں ان کی پیروی کرنے والے۔

﴿90﴾ یہ انبیائے کرام علیہم السلام اور ان کے ساتھ ان کے جن آباء واجداد، بیٹوں اور بھائیوں کا ذکر ہے، وہی صحیح معنوں میں ہدایت یافتہ تھے، لہٰذا آپ ان کی پیروی کریں، ان کے نقش قدم پر چلیں۔ اور اے رسول (ﷺ)! اپنی قوم سے کہہ دیں: اس قرآن کی تبلیغ پر میں تم سے کوئی مزدوری نہیں مانگتا۔ قرآن تو تمام جنوں اور انسانوں کے لیے نصیحت ہی ہے تاکہ وہ اس کے ذریعے سے صراط مستقیم اور صحیح راہ کی ہدایت پا سکیں۔

فوائد: ❀ توحید کی فضیلت یہ ہے کہ یہ بندے کو امن کی ضمانت دیتی ہے، خصوصاً آخرت میں جب سب لوگ گھبراہٹ کا شکار ہوں گے۔

❀ ان آیات سے ثابت ہوا کہ سابقہ تمام انبیاء علیہم السلام نے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے دعوت پہنچائی، نہ کہ اپنی قدرت وطاقت سے۔

❀ تمام انبیائے کرام علیہم السلام دعوتِ توحید میں یکساں موقف رکھتے تھے، تاہم ان کے درمیان شرعی احکام کی تفصیلات میں فرق تھا۔

❀ انبیاء علیہم السلام کی پیروی قابلِ تعریف منہج ہے، خصوصاً توحید کے اصولوں میں ان کی پیروی ضروری ہے۔

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ اِذْ قَالُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ
مِّنْ شَيْءٍ ؕ قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِيْ جَآءَ بِهٖ مُوْسٰى نُوْرًا وَّ
هُدًى لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِيْسَ تُبْدُوْنَهَا وَتُخْفُوْنَ كَثِيْرًا ۚ
وَعُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنْتُمْ وَلَآ اٰبَآؤُكُمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ
خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ ﴿۹۱﴾ وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِيْ
بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا ؕ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ
بِالْاٰخِرَةِ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴿۹۲﴾ وَمَنْ
اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِيَ اِلَيَّ وَلَمْ يُوْحَ
اِلَيْهِ شَيْءٌ وَّمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ؕ وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ
الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ ۚ اَخْرِجُوْٓا
اَنْفُسَكُمْ ؕ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ
غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۹۳﴾ وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا
فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ ۚ
وَمَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا ؕ
لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۹۴﴾

ع 11 4 17

(91) اور ان مشرکوں نے صحیح معنوں میں اللہ تعالیٰ کی تعظیم ہی نہیں کی جس طرح اس کی تعظیم کا حق تھا جب انھوں نے اس کے نبی محمد ﷺ کے بارے میں کہا: اللہ نے کسی انسان پر کوئی وحی نہیں اتاری۔ اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: موسیٰ علیہ السلام پر تورات کس نے اتاری جو نور، ہدایت اور ان کی قوم کے لیے راہنمائی تھی؟ یہود اسے مختلف اوراق میں رکھتے ہیں۔ جو ان کی خواہشات کے موافق ہو، اسے ظاہر کر دیتے ہیں اور جو ان کی خواہشات کے مخالف ہو، اسے چھپا لیتے ہیں، جیسے محمد رسول اللہ ﷺ کی صفات کو وہ چھپاتے ہیں۔ اے اہلِ عرب! تمھیں اس قرآن کے ذریعے سے ایسی باتیں بتائی گئی ہیں جو تم اور تم سے پہلے تمھارے بڑے نہیں جانتے تھے۔ اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: اسے اللہ نے اتارا ہے، پھر انھیں ان کی گمراہی اور جہالت میں بھٹکتا چھوڑ دیں کہ وہ ٹھٹھا مذاق کریں یہاں تک کہ انھیں موت آجائے۔

(92) اے نبی (ﷺ)! یہ قرآن عظیم کتاب ہے جسے ہم نے آپ پر اتارا ہے۔ یہ مبارک کتاب ہے جو اپنے سے پہلے آنے والی آسمانی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے تاکہ آپ اہلِ مکہ اور مشرق و مغرب میں بسنے والے دوسرے سب لوگوں کو اس کے ذریعے سے ڈرائیں تاکہ وہ ہدایت پاسکیں۔ جو لوگ آخرت کی زندگی پر ایمان رکھتے ہیں، وہ اس قرآن پر ایمان رکھتے ہیں، اس کے احکام پر عمل کرتے ہیں اور اپنی نمازوں کے ارکان و فرائض اور دوسرے مسنون اعمال ان کے شرعی اوقات میں ادا کر کے ان کی حفاظت کرتے ہیں۔

(93) کوئی شخص اس سے بڑا ظالم نہیں جس نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ گھڑا اور کہا کہ اللہ نے کسی بشر پر کچھ نازل نہیں کیا، یا اس نے جھوٹ بولتے ہوئے کہا کہ اللہ نے اس کی طرف وحی کی ہے، حالانکہ اس پر کوئی وحی نہ اتاری گئی ہو، یا وہ کہے کہ میں بھی اللہ کے قرآن نازل کرنے کی طرح کلام نازل کر سکتا ہوں۔ اے رسول (ﷺ)! اگر آپ وہ وقت دیکھیں جب ان ظالموں پر موت کی بے ہوشی طاری ہوتی ہے اور فرشتے انھیں عذاب دینے اور مارنے کے لیے اپنے ہاتھ ان کی طرف پھیلائے انھیں ڈانٹتے ہوئے کہتے ہیں: نکالو اپنی جانیں تاکہ ہم انھیں اپنے قبضے میں لے لیں۔ آج تمھیں ایسا عذاب دیا جائے گا جو تمھیں ذلیل و رسوا کرے گا اور اس کا سبب تمھارے وہ جھوٹ ہیں جو تم اللہ تعالیٰ پر باندھتے تھے کہ تم نبی ہو اور تم پر وحی آتی ہے اور تم اللہ تعالیٰ کی طرح قرآن نازل کر سکتے ہو، اور دوسرا سبب اللہ کی آیتوں پر ایمان لانے سے تکبر کرنا ہے۔ آپ یہ منظر دیکھیں تو دیکھتے رہ جائیں کہ کتنا خوفناک ہے۔

(94) انھیں دوبارہ اٹھائے جانے کے دن کہا جائے گا: آج تم ہمارے پاس تن تنہا آئے ہو۔ نہ تمھارے پاس مال ہے نہ حکومت و ریاست، جیسے ہم نے تمھیں پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا، ننگے پاؤں، ننگے جسم، بغیر ختنوں کے۔ جو کچھ ہم نے تمھیں دیا تھا، نہ چاہتے ہوئے بھی تم اسے اپنے پیچھے دنیا میں چھوڑ آئے ہو۔ آج ہم تمھارے ساتھ تمھارے معبود بھی نہیں دیکھ رہے جنھیں تم اپنا وسیلہ ہونے کا دعویٰ کرتے تھے اور تم نے انھیں اللہ کی عبادت میں شراکت کا حق دار سمجھ رکھا تھا۔ تمھارا باہمی تعلق ٹوٹ چکا اور ان کی شفاعت اور اللہ تعالیٰ کے شریک ہونے کا تمھارا گمان بھی تم سے گم ہو چکا ہے۔

فوائد: ❀ رسولوں کے معاملے میں نبیوں پر کتابیں نازل کرنا اللہ تعالیٰ کا دستور ہے اور نبی ﷺ بھی انھی رسولوں میں سے ایک ہیں۔

❀ لوگوں میں سب سے بڑا جھوٹا اور فریبی وہ ہے جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولتا ہے، اس طرح کہ کوئی ایسی بات اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرتا ہے جو اس نے نہیں کہی یا کسی ایسی بات کی نفی کرتا ہے جو اللہ نے کہی ہو اور اللہ کے حق میں ایسی چیز ثابت کرتا ہے جس کی کوئی صحیح دلیل اس کے پاس نہ ہو۔

❀ روزِ قیامت ہر کوئی تن تنہا اٹھایا جائے گا۔ وہ ہر قسم کے عہدے اور لقب سے خالی ہوگا بلکہ فقیر اور مسکین بن کر آئے گا اور اس اکیلے ہی کا محاسبہ ہوگا۔

اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى ؕ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ
الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿۹۵﴾ فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ وَ
جَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ
الْعَلِيْمِ ﴿۹۶﴾ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِيْ
ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۹۷﴾ وَ
هُوَ الَّذِيْۤ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ ؕ
قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ ﴿۹۸﴾ وَهُوَ الَّذِيْۤ اَنْزَلَ مِنَ
السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا
نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ ۗ
وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَيْرَ
مُتَشَابِهٍ ؕ اُنْظُرُوْۤا اِلٰى ثَمَرِهٖۤ اِذَاۤ اَثْمَرَ وَيَنْعِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكُمْ
لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۹۹﴾ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ
وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ وَبَنٰتٍۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۰۰﴾
بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ
صَاحِبَةٌ ؕ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۰۱﴾

ع 12 6 18

(95) بلاشبہ اللہ تعالیٰ اکیلا ہی دانے پھاڑتا ہے تو ان سے کھیتیاں باہر آتی ہیں اور وہی گٹھلیوں کو پھاڑتا ہے تو ان سے کھجور اور انگور وغیرہ کے پودے نکلتے ہیں۔ وہ جاندار کو بے جان سے نکالتا ہے، جیسے انسان اور دیگر حیوانات کو نطفے سے پیدا کرتا ہے۔ بے جان کو زندہ سے نکالتا ہے، جیسے نطفہ انسان سے اور انڈہ مرغی سے نکالتا ہے۔ یہ سب کچھ کرنے والا وہ اللہ ہے جس نے تمھیں پیدا کیا۔ تو اے مشرکو! تم اس کی انوکھی کاریگری کا مشاہدہ کرنے کے بعد حق سے کیسے پھیرے جا رہے ہو؟

(96) وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو رات کی تاریکی سے صبح کی روشنی نکالتا ہے اور وہی ہے جس نے رات کو لوگوں کے لیے راحت وسکون کی چیز بنایا جس میں وہ روزگار کے لیے بھاگ دوڑ سے رک جاتے ہیں تاکہ دن میں روزی کی تلاش میں انھیں جو تھکاوٹ ہوئی، اسے دور کر سکیں۔ وہی ہے جس نے سورج اور چاند کو بنایا جو ایک مقرر حساب سے چل رہے ہیں۔ انوکھی کاریگری پر مبنی یہ مذکورہ امور اس ذات کا اندازہ ہیں جو ایسے غلبے والا ہے کہ کوئی اس پر غالب نہیں آ سکتا۔ وہ اپنی مخلوق کو خوب جاننے والا ہے اور یہ بھی جانتا ہے کہ ان کے لیے کیا چیز صحیح ہے۔

(97) اے اولادِ آدم! اللہ سبحانہ وتعالیٰ وہی ہے جس نے تمھارے لیے آسمان میں ستارے بنائے تاکہ جب خشکی اور سمندر کے سفر میں تم پر راستے مشتبہ ہو جائیں تو ان سے راہنمائی لے سکو۔ یقیناً ہم نے اپنی قدرت پر دلالت کرنے والے دلائل کھول کر بیان کر دیے ہیں تاکہ غور وفکر کرنے والے لوگ سوچ بچار کر کے ان سے فائدہ اٹھا سکیں۔

(98) اللہ تعالیٰ ہی وہ ذات ہے جس نے تمھیں ایک جان، یعنی تمھارے باپ آدم سے پیدا کیا۔ تمھاری تخلیق کا آغاز اس طرح ہوا کہ اس نے تمھارے باپ آدم کو مٹی سے پیدا کیا، پھر تمھیں اس سے پیدا کیا۔ اس نے تمھارے لیے قرار پکڑنے کی جگہ پیدا کی، جیسے تمھاری ماؤں کا رحم، اور ایک تمھارے سپرد کیے جانے کی جگہ بنائی جیسے تمھارے باپوں کی پشت۔ یقیناً ہم نے یہ دلائل ایسی قوم کے لیے کھول کر بیان کر دیے جو اللہ کے کلام کو سمجھتے ہیں۔

(99) وہ اللہ عزوجل ہی ہے جس نے آسمان سے بارش کا پانی نازل کیا اور اس سے ہر قسم کی نباتات پیدا فرمائی، پھر ہم نے ان نباتات سے لہلہاتی کھیتیاں اور سرسبز درخت پیدا کیے، پھر ہم اس سے تہ بہ تہ دانے نکالتے ہیں جیسے بالیوں میں ہوتے ہیں اور کھجوروں کے شگوفوں سے گچھے نکلتے ہیں جو اس قدر جھکے ہوتے ہیں کہ کھڑا اور بیٹھا آدمی بآسانی انھیں پکڑ سکتا ہے۔ ہم نے انگوروں کے باغات پیدا کیے اور زیتون اور انار پیدا کیے جن کے پتے ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں مگر پھل مختلف ہوتے ہیں۔ اے لوگو! اس کا پھل دیکھو جب ابتدا میں ہوتا ہے اور جب پک کر تیار ہو جاتا ہے۔ اے لوگو! بلاشبہ اس میں ایمان والوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی قدرت پر دلالت کرنے والے واضح دلائل ہیں۔ اہلِ ایمان ہی ان دلائل اور براہین سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ (100) جب مشرکوں نے یہ عقیدہ رکھا کہ جن نفع ونقصان کے مالک ہیں تو انھوں نے جنوں کو عبادت میں اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرا دیا، حالانکہ انھیں تو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔ انھیں کسی دوسرے نے پیدا نہیں کیا، اس لیے اللہ تعالیٰ ہی عبادت کا زیادہ حق دار ہے اور انھوں نے اللہ تعالیٰ کے بیٹے بنا لیے، جیسے یہود نے عزیر علیہ السلام کو اور عیسائیوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا بنا لیا اور مشرکوں نے فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں قرار دیا۔ اللہ تعالیٰ ان تمام باتوں سے پاک اور بلند ہے جو باطل پرست اس کے لیے بیان کرتے ہیں۔

(101) اللہ تعالیٰ ہی آسمانوں اور زمین کو بغیر کسی سابقہ نمونے کے پیدا کرنے والا ہے۔ اس کی اولاد کیسے ہو سکتی ہے جبکہ اس کی کوئی بیوی ہی نہیں؟ اس نے تو ہر چیز کو پیدا کیا ہے اور وہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔ اس سے کوئی چیز چھپی نہیں۔

فوائد: ❀ مختلف چیزوں کی تخلیق اور انھیں رزق کی فراہمی، نیز ستاروں اور سیاروں کی گردش جیسے ظاہر اور قابلِ مشاہدہ امور کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کے اپنی ربوبیت میں یکتا ہونے اور الوہیت کے مستحق ہونے پر استدلال کیا گیا ہے۔ کیونکہ نباتات کی تخلیق، ان کی نشوونما، ان کا مختلف شکلوں میں تبدیل ہونا اور ان کا حجم اور بارشوں کا نازل ہونا، اسی طرح نظام فلکی کا متحرک رہنا اور اس کے چلنے کا انتظام کرنا اور اسے قابو میں رکھنا، یہ سب چیزیں اللہ تعالیٰ کی ربوبیت والوہیت کا پتہ دیتی ہیں۔ ❀ جنوں کی عبادت کرنے کے باعث مشرکوں کی کم عقلی اور گمراہی کا بیان۔

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَهُوَ
عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ وَّكِیْلٌ ﴿۱۰۲﴾ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ۫ وَهُوَ یُدْرِكُ
الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ ﴿۱۰۳﴾ قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآىِٕرُ مِنْ
رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ عَمِیَ فَعَلَیْهَا ؕ وَمَاۤ اَنَا عَلَیْكُمْ
بِحَفِیْظٍ ﴿۱۰۴﴾ وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰیٰتِ وَلِیَقُوْلُوْا دَرَسْتَ
وَلِنُبَیِّنَهٗ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ اِتَّبِعْ مَاۤ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۚ لَاۤ
اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۱۰۶﴾ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَاۤ
اَشْرَكُوْا ؕ وَمَا جَعَلْنٰكَ عَلَیْهِمْ حَفِیْظًا ۚ وَمَاۤ اَنْتَ عَلَیْهِمْ
بِوَكِیْلٍ ﴿۱۰۷﴾ وَلَا تَسُبُّوا الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَیَسُبُّوا
اللّٰهَ عَدْوًا ۢ بِغَیْرِ عِلْمٍ ؕ كَذٰلِكَ زَیَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ۪ ثُمَّ
اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَیُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۸﴾ وَاَقْسَمُوْا
بِاللّٰهِ جَهْدَ اَیْمَانِهِمْ لَىِٕنْ جَآءَتْهُمْ اٰیَةٌ لَّیُؤْمِنُنَّ بِهَا ؕ قُلْ
اِنَّمَا الْاٰیٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا یُشْعِرُكُمْ ۙ اَنَّهَاۤ اِذَا جَآءَتْ لَا
یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۹﴾ وَنُقَلِّبُ اَفْـِٕدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ یُؤْمِنُوْا
بِهٖۤ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّنَذَرُهُمْ فِیْ طُغْیَانِهِمْ یَعْمَهُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ ع

13 ع 10 19

(102) اے لوگو! مذکورہ بالا صفات کا مالک ہی تمھارا رب ہے۔ اس کے سوا تمھارا کوئی رب نہیں اور نہ اس کے سوا کوئی معبود برحق ہے۔ وہ ہر چیز کو وجود میں لانے والا ہے، لہٰذا اس اکیلے کی عبادت کرو کیونکہ وہی عبادت کا مستحق ہے اور وہ ہر چیز پر پوری طرح نگہبان ہے۔

(103) نگاہیں اس کا احاطہ نہیں کر سکتیں اور وہ نگاہوں کو دیکھتا اور ان کا احاطہ کرتا ہے۔ وہ اپنے نیک بندوں کے ساتھ بڑا لطف و کرم کرنے والا اور ان سے پوری طرح باخبر ہے۔

(104) اے لوگو! یقیناً تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے واضح دلائل اور ثبوت آ چکے ہیں۔ جس نے انھیں سمجھ کر مان لیا، اس کا فائدہ اسی کو ہوگا اور جو ان سے اندھا بنا رہا اور انھیں سمجھ کر نہ مانا تو اس کا نقصان نہ ماننے والے ہی کو ہوگا اور میں تم پر نگران نہیں ہوں کہ تمھارے اعمال کا حساب رکھوں۔ میں تو اپنے رب کا پیغام رساں ہوں اور وہ اللہ تعالیٰ ہی تم پر ہر طرح سے نگران ہے۔

(105) جس طرح ہم نے اللہ تعالیٰ کی قدرت پر مختلف طرح کے دلائل اور ثبوت دیے ہیں، اسی طرح ہم وعدہ، وعید اور نصیحت سے متعلق دلائل بھی مختلف انداز سے بیان کرتے ہیں اور عنقریب مشرک کہیں گے: یہ وحی نہیں ہے۔ آپ نے یہ اپنے سے پہلے والے اہلِ کتاب سے پڑھا ہے۔ ہم مختلف طرح کی آیات سے لوگوں کے لیے حق واضح کرتے ہیں تاکہ امتِ محمد علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے ایمانداروں کے لیے اچھی طرح وضاحت ہو جائے کیونکہ وہی حق قبول کرتے اور اس کی پیروی کرتے ہیں۔

(106) اے رسول (ﷺ)! آپ اس حق کی پیروی کریں جو آپ کے رب کی طرف سے بذریعہ وحی آپ کے پاس آیا ہے۔ آپ کا رب پاک ہے، اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ آپ اپنا دل کافروں اور ان کی دشمنی میں مصروف نہ رکھیں۔ ان کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔

(107) اگر اللہ چاہے کہ وہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں تو وہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرا سکتے۔ اے رسول! ہم نے آپ کو ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا کہ آپ ان کے اعمال کا حساب کریں اور نہ آپ ان پر نگران ہیں۔ آپ بس رسول ہیں اور آپ کی ذمہ داری میرا پیغام پہنچا دینا ہے۔ (108) اے ایمان والو! مشرک جن بتوں کی اللہ کے علاوہ پوجا کرتے ہیں، تم انھیں گالی مت دو، اگرچہ وہ نہایت گھٹیا ہیں اور گالی کے زیادہ حقدار ہیں، تاکہ کہیں مشرک حد سے گزرتے ہوئے اللہ کی شان اور قدر و منزلت سے جہالت کی وجہ سے اس کی گستاخی نہ کریں۔ جس طرح ان کی گمراہی ان کے لیے خوشنما بنا دی گئی ہے، اسی طرح ہم نے ہر امت کے لیے اس کا اچھا یا برا عمل خوشنما بنا دیا ہے چنانچہ وہ وہی کرتے ہیں جو ہم نے ان کے لیے مزین بنا دیا ہے، پھر قیامت کے دن انھیں اپنے رب کی طرف لوٹنا ہے۔ وہ انھیں بتائے گا جو کچھ وہ دنیا میں کرتے تھے اور اس پر انھیں بدلہ بھی دے گا۔ (109) اور مشرکوں نے اللہ کی پکی قسم کھائی کہ اگر محمد (ﷺ) ان کی خواہش کے مطابق کوئی بڑا معجزہ لائے تو وہ ضرور اس معجزے پر ایمان لائیں گے۔ اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: معجزے میرے ہاتھ میں نہیں کہ انھیں اتاروں۔ ان کو اتارنے کا اختیار تو بس اللہ کے پاس ہے، وہ جب چاہے نازل کرتا ہے۔ اے اہلِ ایمان! تمھیں اس کی کیا خبر کہ جب ان کی خواہش اور مطالبے کے مطابق معجزہ آ جائے تو وہ ایمان ہی نہ لائیں؟ بلکہ وہ اپنی سرکشی اور انکار پر اڑے رہیں کیونکہ وہ ہدایت کے طلب گار ہی نہیں۔ (110) ہم ان کے دل اور ان کی نگاہیں اس طرح پھیر دیں گے کہ ان کے اور ہدایت کے درمیان حائل ہو جائیں، جیسا کہ ان کے عناد اور دشمنی کی وجہ سے ہم پہلی دفعہ ان کے اور قرآن پر ایمان کے درمیان حائل ہوئے تھے، اور انھیں ان کی گمراہی اور رب کے خلاف سرکشی میں حیران و پریشان بھٹکتا چھوڑ دیں۔

فوائد: ❀ ان آیات میں (جبریہ کے) اس عقیدے کا رد ہے کہ انسان مجبور محض ہے اور اس پر ہدایت یا گمراہی مسلط کر دی گئی ہے اور اس بات کی وضاحت کی گئی ہے کہ انسان کا کفر و شرک اس کے اپنے اختیار سے رونما ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جبر کر کے ظلم کرنے سے پاک ہے۔ ❀ کسی نبی کے اختیار میں نہیں تھا کہ وہ از خود جب چاہتا، کوئی معجزہ یا نشانی دکھا سکتا بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی مرضی پر منحصر تھا۔ اللہ تعالیٰ اکیلا ہی اس پر قادر ہے۔ وہ کمال حکمت والا ہے، اس لیے اس نے جب چاہا جس طرح چاہا، معجزے کا اظہار کیا۔ ❀ مشرکوں کے معبودانِ باطلہ کو اس احتیاط کے پیشِ نظر برا بھلا کہنے سے منع کیا گیا ہے کہ اس سے بڑے فساد کا خطرہ ہے اور وہ یہ کہ مشرک اللہ تعالیٰ کی جناب میں گستاخی کریں گے۔ ❀ کبھی اللہ تعالیٰ بندے اور ہدایت کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور اس کی نگاہ اور دل کو اپنی اطاعت کے علاوہ دوسری چیزوں کی طرف پھیر دیتا ہے اور یہ اس کے کفر کو پسند اور اختیار کرنے کی سزا ہوتی ہے۔

وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَ
حَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ
اللّٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ
عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ
زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ؕ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ
وَمَا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ وَلِتَصْغٰٓى اِلَيْهِ اَفْـِٕدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ
بِالْاٰخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ اَفَغَيْرَ
اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ؕ
وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ
بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ
صِدْقًا وَّعَدْلًا ؕ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۱۵﴾
وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ
اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ اِنَّ رَبَّكَ
هُوَ اَعْلَمُ مَنْ يَّضِلُّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۱۷﴾
فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۸﴾

(111) اگر ہم ان کے خود ساختہ مطالبے پورے کرتے ہوئے ان کی بات مان لیتے، ان پر فرشتے نازل کرتے جن کا وہ مشاہدہ کرتے، مردے ان سے کلام کرتے اور انھیں آپ کے لائے ہوئے دین کی صداقت کی خبر دیتے اور ہم ان کے تمام مطالبات پورے کر کے ہر چیز ان کے سامنے اکٹھی کر دیتے جنھیں وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتے تو بھی وہ آپ کے لائے ہوئے دین پر ایمان نہ لاتے، سوائے ان کے جنھیں اللہ ہدایت دینا چاہتا لیکن ان کے اکثر لوگ اس بات سے جاہل ہیں، اس لیے وہ اللہ سے التجا ہی نہیں کرتے کہ وہ انھیں ہدایت کی توفیق دے۔

(112) جس طرح ہم نے ان مشرکوں کی دشمنی کی وجہ سے آپ کو آزمائش میں ڈالا ہے، اسی طرح آپ سے پہلے ہر نبی کو آزمایا، چنانچہ ہم نے ہر نبی کے سرکش انسانوں اور سرکش جنوں میں سے دشمن بنائے۔ وہ ایک دوسرے کو وسوسے ڈالتے رہتے اور ان کے لیے باطل خوشنما بنا کر پیش کرتے رہتے تاکہ وہ انھیں دھوکا دیں۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا کہ وہ ایسا نہ کریں تو وہ ایسا نہ کرتے لیکن اللہ تعالیٰ نے آزمائش کے لیے ایسا چاہا ہے، لہٰذا آپ انھیں اور جو کفر و باطل وہ گھڑتے ہیں، اسے ان کے حال پر چھوڑ دیں اور ان کی پروا نہ کریں۔

(113) اور اس لیے بھی کہ جو وسوسے وہ ایک دوسرے کو ڈالتے ہیں، اس کی طرف ان لوگوں کے دل بھی مائل ہو جائیں جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اور اسے قبول کر کے اپنے لیے پسند کر لیں اور جن نافرمانیوں اور گناہوں کے وہ مرتکب ہو رہے ہیں، ان کا اچھی طرح ارتکاب کر لیں۔

(114) اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہہ دیں جو اللہ کے ساتھ غیر کی عبادت کرتے ہیں: کیا عقل اس کو مانتی ہے کہ میں اپنے اور تمھارے درمیان فیصلہ کرنے کے لیے اللہ کے علاوہ کسی اور کو قبول کروں؟ جبکہ اللہ ہی وہ ذات ہے جس نے تم پر ہر چیز پوری طرح کھول کر بیان کرنے والا قرآن نازل کیا اور یہود جنھیں ہم نے تورات دی اور نصاریٰ جنھیں ہم نے انجیل دی، سب جانتے ہیں کہ آپ پر نازل ہونے والا قرآن حق پر مبنی ہے کیونکہ اس کے برحق ہونے کی دلیل ان دونوں کی کتابوں میں موجود ہے، لہٰذا آپ اس کے بارے میں ہرگز شک نہ کریں جو ہم نے آپ کی طرف وحی کی ہے۔ (115) قرآن مجید کے بیان کیے ہوئے اقوال اور خبریں انتہائی صداقت پر مبنی ہیں۔ اللہ کے کلمات کو کوئی بدلنے والا نہیں اور وہ اپنے بندوں کے اقوال خوب سننے اور جاننے والا ہے، لہٰذا ان کے اقوال میں سے کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں رہتی اور جو اس کے کلمات تبدیل کرنے کی کوشش کرے گا، وہ اسے جلد سزا دے گا۔ (116) اے رسول (ﷺ)! بفرض محال اگر آپ زمین میں موجود لوگوں کی اکثریت کے پیچھے چل پڑیں تو وہ آپ کو اللہ کے دین سے بھٹکا دیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا یہ دستور رہا ہے کہ حق تھوڑے لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جبکہ لوگوں کی اکثریت بے دلیل گمانوں ہی کی پیروکار ہوتی ہے، جیسے انھوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ ان کے معبود انھیں اللہ کے زیادہ قریب کرتے ہیں، حالانکہ ان کا یہ گمان جھوٹ پر مبنی ہے۔

(117) اے رسول (ﷺ)! آپ کا رب خوب جانتا ہے کہ لوگوں میں سے کون اس کی راہ سے بھٹکا ہوا ہے اور وہ اس راہ کی طرف ہدایت پانے والوں سے بھی اچھی طرح واقف ہے۔ اس بارے میں کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں۔

(118) اے لوگو! ذبح کے وقت جس پر اللہ کا نام لیا جائے، اسے کھا لو اگر تم اللہ تعالیٰ کے واضح دلائل پر حقیقی ایمان رکھتے ہو۔

فوائد: ❀ بندے کا سب سے بڑا ہدف حق کی پیروی ہونا چاہیے اور وہ اسے اللہ تعالیٰ کی بیان کردہ راہوں کے ذریعے سے تلاش کرے اور اس پر عمل کرے اور اس کی پیروی میں اپنے رب سے مدد کی امید رکھے۔ خود اپنی ذاتی صلاحیتوں اور قوت و طاقت پر بالکل اعتماد نہ کرے۔ ❀ ایمان دار اہلِ علم کی قلیل تعداد کے ساتھ قرآن مجید کا انصاف دیکھیے کہ اس نے جہالت اور گمراہی کی نسبت اکثریت کی طرف کی ہے۔ ❀ مخلوق کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا دستور یہ ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام اور ان کے پیروکاروں کے انسانوں اور جنوں میں سے دشمن ظاہر کرتا ہے کیونکہ حق کی پہچان تبھی ہو سکتی ہے جب اس کے مدِمقابل باطل ہو۔ ❀ قرآن کی خبریں صداقت پر مبنی ہیں اور اس کے احکام عادلانہ ہیں۔ اس کی دی ہوئی کوئی خبر خلافِ واقع ثابت نہیں ہوئی اور نہ اس کے احکام میں سے کوئی حکم حق کے مخالف ہے۔

وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ
لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا
لَّيُضِلُّوْنَ بِاَهْوَآئِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ
بِالْمُعْتَدِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ
يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۲۰﴾ وَلَا تَاْكُلُوْا
مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ ؕ وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ
لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى اَوْلِيٰٓـئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ
لَمُشْرِكُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا
يَّمْشِيْ بِهٖ فِى النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِى الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ
مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَكَذٰلِكَ
جَعَلْنَا فِىْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا ؕ وَمَا
يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ وَاِذَا جَآءَتْهُمْ
اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِىَ رُسُلُ اللّٰهِ ؔ
اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ؕ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا
صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ شَدِيْدٌ ۢ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ﴿۱۲۴﴾

ع 14 1 1 — وقف لازم — وقف ممنوع

(119) اے ایمان والو! تمھیں کون سی چیز روک رہی ہے کہ تم ان جانوروں کو کھاؤ جن پر ذبح کے وقت اللہ کا نام لیا گیا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے تم پر جو حرام کیا ہے اسے تمھارے لیے بیان کر دیا ہے، لہٰذا تم پر اس کا چھوڑنا ضروری ہے الا یہ کہ انتہائی مجبوری ہو کیونکہ مجبوری حرام کے استعمال کو جائز اور حلال بنا دیتی ہے۔ اکثر مشرک جہالت میں اپنی فاسد آراء کی وجہ سے اپنے پیروکاروں کو حق سے دور کرتے ہیں۔ اللہ نے جو مردار وغیرہ ان پر حرام قرار دیے ہیں، وہ انھیں حلال قرار دیتے ہیں اور جو بحیرہ، وصیلہ اور حام وغیرہ اللہ نے ان کے لیے حلال ٹھہرائے ہیں، انھیں حرام قرار دیتے ہیں۔ اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ آپ کا رب اپنی حدود سے تجاوز کرنے والوں کو زیادہ بہتر جانتا ہے اور وہ جلد انھیں اپنی حدود پامال کرنے کی سزا دے گا۔

(120) اے لوگو! علانیہ اور خفیہ طریقے سے گناہ کرنا چھوڑ دو۔ بلاشبہ جو لوگ خفیہ یا علانیہ طور پر گناہ کرتے ہیں، اللہ جلد انھیں ان کی کمائی کا بدلہ دے گا۔

(121) اے مسلمانو! جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو، وہ نہ کھاؤ، خواہ غیر اللہ کا نام لیا گیا ہو یا نہ لیا گیا ہو۔ بلاشبہ اس کا کھانا اللہ کی اطاعت سے نکلنا اور اس کی نافرمانی میں پڑنا ہے۔ بلاشبہ شیاطین اپنے دوستوں کو وسوسوں کے ذریعے سے شبہ ڈالتے ہیں تاکہ وہ مردار کھانے کے بارے میں تم سے بحث مباحثہ کریں۔ اے مسلمانو! اگر تم نے ان کے شبہات میں آ کر ان کی بات مان لی اور مردار کھانے کو جائز سمجھ لیا تو تم بھی ان کی طرح مشرک ہو جاؤ گے۔

(122) کیا بھلا وہ شخص جو اللہ کے ہدایت دینے سے پہلے کفر و جہالت اور گناہوں کی وجہ سے مردہ تھا، پھر ہم نے اسے ایمان، علم اور اطاعت کی ہدایت دے کر زندہ کیا، ایسے شخص کی طرح ہو سکتا ہے جو کفر و جہالت اور نافرمانیوں کی تاریکیوں میں ایسا غرق ہے کہ وہاں سے نکل ہی نہیں سکتا۔ اس کے لیے راستوں کی شناخت دشوار کر دی گئی اور اس پر ساری راہیں مسدود ہو گئیں؟! جس طرح ان مشرکوں کے لیے شرک، مردار کھانا اور باطل باتوں کے ذریعے جھگڑنا خوشنما بنا دیا گیا ہے، اسی طرح کافروں کے لیے ان کے گناہ جو وہ کر رہے ہیں، مزین کر دیے گئے ہیں تاکہ قیامت کے دن دردناک عذاب کی صورت میں انھیں بدلہ دیا جائے۔

(123) جس طرح مشرکینِ مکہ کے بڑے اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکتے ہیں، اسی طرح ہم نے ہر بستی کے رئیسوں اور بڑوں کو جرائم پیشہ بنایا جو شیطان کے راستے کی دعوت دینے اور رسولوں اور ان کی پیروی کرنے والوں سے جنگ کرنے کے لیے مکر و فریب اور سازشیں کرتے رہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان کی چالیں اور سازشیں انھی پر الٹ پڑتی رہیں لیکن وہ اپنی جہالت اور خواہشات کے پجاری ہونے کی وجہ سے اس کا ادراک نہ کر سکے۔

(124) جب ان کافروں کے چودھریوں اور بڑوں کے پاس ان نشانیوں میں سے کوئی نشانی آتی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ پر نازل کی ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ ہم اس وقت تک ایمان نہیں لائیں گے جب تک اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان انبیاء جیسی نبوت و رسالت عطا نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا رد کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ زیادہ بہتر جانتا ہے کہ رسالت کا حق دار کون ہے، اس کا بوجھ کون اٹھا سکتا ہے اور یہ ذمہ داری کون ادا کر سکتا ہے، چنانچہ وہ اسے نبوت و رسالت کے لیے چن لیتا ہے۔ ان سرکشوں کو حق سے تکبر کرنے کی وجہ سے جلد ذلت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا اور اپنی سازشوں کی وجہ سے سخت عذاب سہنا پڑے گا۔

فوائد: ❀ چیزوں اور کھانوں کا اصل حکم یہ ہے کہ وہ مباح اور حلال ہیں اور ان میں سے جس چیز کو حرام قرار دینے کا کوئی شرعی حکم وارد نہیں ہوا، وہ جائز ہی رہے گی۔

❀ ہر وہ شخص جو علم کے بغیر دین کے مسائل میں گفتگو کرے یا لوگوں کو کسی ایسی چیز کی طرف بلائے جس کے حق یا باطل ہونے کا اسے خود علم نہ ہو تو وہ شخص زیادتی کرنے والا اور اپنے آپ پر اور لوگوں پر ظلم کرنے والا ہے۔ اسی طرح جو شخص فتوے کی اہلیت نہیں رکھتا لیکن فتویٰ دیتا ہے تو وہ بھی ظالم ہے۔

❀ مومن صرف اپنی ذات کے لیے مفید نہیں ہوتا بلکہ اس کا نفع دوسرے لوگوں کو بھی ہوتا ہے۔

فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ
وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا
يَصَّعَّدُ فِي السَّمَآءِ ؕ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ
لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲۵﴾ وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا ؕ قَدْ فَصَّلْنَا
الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۲۶﴾ لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ
وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ
جَمِيْعًا ۚ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ ۚ وَقَالَ
اَوْلِيٰٓـُٔهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّبَلَغْنَآ
اَجَلَنَا الَّذِيْٓ اَجَّلْتَ لَنَا ؕ قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِيْنَ
فِيْهَآ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۲۸﴾ وَكَذٰلِكَ
نُوَلِّيْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۲۹﴾ ع 15 8 2
يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ
يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ
هٰذَا ؕ قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓى اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ
الدُّنْيَا وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ﴿۱۳۰﴾

(125) سو اللہ تعالیٰ جس شخص کو ہدایت کے راستے کی توفیق دینے کا ارادہ کرتا ہے، اس کا سینہ کشادہ کر دیتا اور اسے قبولِ اسلام کے لیے آمادہ کر دیتا ہے اور جسے اللہ تعالیٰ رسوا اور گمراہ کرنے اور ہدایت کی توفیق نہ دینے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کا سینہ حق قبول کرنے سے نہایت تنگ کر دیتا ہے بالکل اس طرح جیسے کوئی شخص ازخود آسمان پر چڑھنا چاہے تو اس کے لیے ناممکن ہے، اسی طرح جس کا سینہ تنگ ہو، اس کے دل میں حق کا داخل ہونا ناممکن ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے اس گمراہ شخص کو سخت گھٹن میں مبتلا کیا، اسی طرح اللہ تعالیٰ ایمان نہ لانے والوں پر عذاب مسلط کر دیتا ہے۔

(126) اے رسول (ﷺ)! یہ دین جو ہم نے آپ کے لیے متعین کیا ہے، وہی اللہ تعالیٰ کی سیدھی راہ ہے جس میں کوئی ٹیڑھا پن نہیں۔ یقیناً ہم نے ہر اس شخص کے لیے یہ آیات کھول کر بیان کر دی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سمجھنے کی سوجھ بوجھ اور شعور رکھتا ہے۔

(127) ان کے لیے عظیم گھر ہے جس میں وہ ہر ناپسندیدہ چیز سے محفوظ رہیں گے اور وہ گھر جنت ہے۔ جو نیک اعمال وہ کرتے رہے ہیں، ان کے بدلے میں اللہ تعالیٰ ان کا مددگار اور مؤید ہے۔

(128) اے رسول (ﷺ)! وہ وقت یاد کریں جب اللہ تعالیٰ تمام جنوں اور انسانوں کو اکٹھا کرے گا، پھر ان سے کہے گا: اے جنوں کے گروہ! تم نے انسانوں میں سے بہت زیادہ لوگوں کو گمراہ کیا اور انھیں اللہ کی راہ سے روکا۔ ان کے پیروکار انسان اپنے رب کو جواب دیں گے: اے ہمارے رب! ہم میں سے ہر ایک نے دوسرے سے فائدے اٹھائے۔ جنوں نے انسان کو اپنا پیروکار بنا کر فائدہ اٹھایا اور انسانوں نے اپنی شہوات کی تکمیل کے لیے جنوں سے فائدہ لیا۔ اب ہم اس میعاد تک آ پہنچے ہیں جو تو نے ہمارے لیے معین کی، یعنی یہ قیامت کا دن آ گیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: آگ تمھارا ٹھکانا ہے۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے مگر جتنی مدت اللہ چاہے گا، وہ اس میں داخل نہیں ہوں گے اور یہ مدت قبروں سے اٹھنے سے لے کر جہنم میں جانے تک کی ہے اور اسی مدت کا اللہ تعالیٰ نے ان کے ہمیشہ جہنم میں رہنے سے استثنا کیا ہے۔ اے رسول! بلاشبہ آپ کا رب اپنی تقدیر و تدبیر میں کمال حکمت والا ہے، وہ اپنے بندوں کا خوب علم رکھتا ہے اور یہ بھی جانتا ہے کہ ان میں سے کون عذاب کا مستحق ہے۔

(129) جس طرح ہم نے کئی سرکش جنوں کو بعض لوگوں کا دوست بنایا اور ان پر مسلط کیا تاکہ وہ انھیں گمراہ کریں، اسی طرح ہم ہر ظالم کو ایک ظالم کا دوست بنا دیتے ہیں جو اسے شر پر آمادہ کرتا اور اس کی ترغیب دیتا ہے اور اسے خیر و بھلائی سے متنفر کرتا ہے اور نیکی کو اس کی نظر میں حقیر کر دیتا ہے۔ یہ ان نافرمانیوں کا بدلہ ہے جو وہ کرتے ہیں۔

(130) ہم قیامت کے دن ان سے کہیں گے: اے انسانوں اور جنوں کے گروہ! کیا تمھارے پاس تمھاری جنس، یعنی انسانوں میں سے رسول نہیں آئے تھے جو تمھارے سامنے اس کلام کی تلاوت کرتے تھے جو ان پر اللہ تعالیٰ نے اتارا اور تمھیں قیامت کے اس دن کی حاضری سے ڈراتے تھے؟ وہ کہیں گے: کیوں نہیں، آج ہم اپنے نفسوں کے خلاف یہ اقرار کرتے ہیں کہ تیرے رسولوں نے ہم تک تیرا پیغام پہنچایا اور ہم اس دن کی حاضری کا بھی اقرار کرتے ہیں، لیکن ہم نے تیرے رسولوں کو جھٹلایا اور اس دن کی ملاقات کو بھی غلط کہا۔ دنیا کی زندگی کی زیب و زینت، ختم ہونے والی نعمتوں اور رونقوں نے انھیں دھوکے میں مبتلا کر دیا۔ وہ اپنے خلاف یہ تسلیم کریں گے کہ وہ دنیا کی زندگی میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کا انکار کرتے تھے۔ ان کا یہ اقرار اور ایمان انھیں ہرگز کوئی فائدہ نہ دے گا کیونکہ اس کا وقت گزر چکا ہوگا۔

فوائد: ❀ گمراہی اور ہدایت کے بارے میں اللہ کی سنت یہ ہے کہ ان کا خالق و موجد اللہ تعالیٰ ہے، تاہم یہ دونوں اللہ کی مشیت و ارادے کے بعد بندے کا اپنا فعل ہیں جس میں وہ خود مختار ہے۔

❀ اہلِ ایمان سے اللہ تعالیٰ کی دوستی ان کے نیک اعمال کے حساب سے ہوتی ہے۔ نیک اعمال جس قدر زیادہ ہوں گے، اللہ کی ان سے دوستی بھی زیادہ ہوگی اور اس کے برعکس برے اعمال جتنے زیادہ ہوں گے، اللہ سے دوری بھی اسی قدر زیادہ ہوگی۔

❀ اللہ تعالیٰ کا یہ دستور ہے کہ وہ ہر ظالم کو اس جیسا ظالم دوست دیتا ہے جو اسے شر کی طرف دھکیلتا اور برائی پر آمادہ کرتا ہے اور خیر و بھلائی کی حقارت اور نفرت اس کے دل میں بٹھاتا ہے۔

ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا
غٰفِلُوْنَ ﴿١٣١﴾ وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ؕ وَمَا رَبُّكَ
بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٣٢﴾ وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ
اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْۢ بَعْدِكُمْ مَّا يَشَآءُ كَمَآ
اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ﴿١٣٣﴾ اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ
لَاٰتٍ ۙ وَّمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿١٣٤﴾ قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى
مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ
عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿١٣٥﴾ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ
مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا فَقَالُوْا
هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا ۚ فَمَا كَانَ
لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ
يَصِلُ اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ ؕ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿١٣٦﴾ وَكَذٰلِكَ
زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ
شُرَكَآؤُهُمْ لِيُرْدُوْهُمْ وَلِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ ؕ
وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ﴿١٣٧﴾

(131) جنوں اور انسانوں کی طرف رسول بھیج کر یہ حجت قائم کی گئی تا کہ کسی کو اس کے جرم پر اس وقت تک سزا نہ ہو جب تک اس کی طرف رسول نہ بھیج دیا جائے اور اسے دعوت نہ پہنچ جائے۔ ہم کسی امت کو اس وقت تک عذاب نہیں دیتے جب تک ان کی طرف رسول نہ بھیج دیں۔

(132) ان میں سے ہر ایک کے لیے اس کے اعمال کے مطابق درجات ہوں گے۔ زیادہ اور تھوڑے شر والا برابر نہیں ہوں گے اور نہ پیروی کرنے والا اور جس کی پیروی کی گئی، وہ ایک درجے میں ہوں گے۔ اسی طرح نیک اعمال کرنے والوں کا ثواب بھی برابر نہیں ہوگا۔ جو عمل وہ کر رہے ہیں، آپ کا رب ان سے غافل نہیں بلکہ اسے سب پتہ ہے۔ اس میں سے کوئی چیز اس سے مخفی اور پوشیدہ نہیں اور وہ عنقریب انھیں ان کے اعمال کا بدلہ دے گا۔

(133) اے رسول! آپ کا رب اپنے بندوں سے بے نیاز ہے۔ وہ ان کا محتاج ہے نہ اسے ان کی عبادت کی ضرورت ہے اور نہ ان کے کفر سے اسے کوئی نقصان پہنچتا ہے۔ بندوں سے بے نیازی کے باوجود وہ ان پر رحمت کرنے والا ہے۔ اے نافرمانو! اگر وہ تمھیں ہلاک کرنا چاہے تو اپنا عذاب بھیج کر تمھاری نسل ہی ختم کر دے اور تمھاری ہلاکت کے بعد اپنے جو بندے چاہے، پیدا کرے جو اس پر ایمان لانے والے اور فرمانبردار ہوں جیسا کہ اس نے تمھیں دوسرے لوگوں کی نسل سے پیدا کیا جو تم سے پہلے تھے۔

(134) اے کافرو! جس حساب کتاب، عذاب، دوبارہ اٹھائے جانے اور حشر میں اکٹھے کیے جانے کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے، وہ لازماً آنے والا ہے اور تم اپنے رب سے بھاگ کر کہیں نہیں جا سکتے۔ وہ تمھیں تمھاری پیشانیوں سے پکڑ کر اپنے عذاب کا مزہ چکھانے والا ہے۔

(135) اے رسول (ﷺ)! کہہ دیں: اے میری قوم! اب اپنے طریقے اور اس کفر اور گمراہی پر اڑے رہو جس پر تم چلے آ رہے ہو۔ میں نے واضح طور پر اللہ کا پیغام پہنچا کر تمھارا عذر ختم کر دیا ہے اور تم پر حجت قائم کر دی ہے۔ مجھے اب تمھارے کفر اور گمراہی کی کوئی پروا نہیں بلکہ میں تو جس حق پر ہوں، اسی پر قائم رہوں گا۔ تم بہت جلد جان لو گے کہ دنیا میں کس کی مدد ہوتی ہے، زمین کا وارث کون بنتا ہے اور آخرت کا گھر کسے ملتا ہے۔ بلاشبہ مشرک نہ دنیا میں کامیاب ہوں گے اور نہ آخرت میں، بلکہ ان کا انجام خسارہ ہی خسارہ ہے، خواہ وہ دنیا میں تھوڑا بہت جو فائدہ اٹھا رہے ہیں، وہ اٹھا لیں۔

(136) مشرکوں نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں ایک اور نیا کام گھڑ لیا کہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی کھیتیوں اور جانوروں میں سے اللہ کے لیے ایک حصہ مقرر کر لیا۔ اس کے بارے میں انھوں نے کہا کہ یہ حصہ اللہ کے لیے ہے اور دوسرے حصے کے بارے میں کہا کہ یہ ان کے معبودوں اور آستانوں کے لیے ہے۔ جو حصہ انھوں نے اپنے شریکوں کے لیے خاص کیا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کے بیان کردہ مصارف، جیسے فقراء و مساکین وغیرہ پر خرچ نہیں ہو سکتا اور جو حصہ اللہ کے لیے خاص کیا ہے، اسے اپنے بتوں اور آستانوں کی مصلحت کے لیے خرچ کر لیتے ہیں۔ خبردار! ان کا یہ فیصلہ اور تقسیم نہایت بری ہے۔

(137) جس طرح یہ غیر منصفانہ فیصلہ اور تقسیم شیطان نے مشرکوں کے لیے خوشنما بنا دی ہے، اسی طرح بہت سے مشرکوں کے لیے ان کے شیاطین شریکوں نے فقر کے ڈر سے ان کا اپنی اولاد کو قتل کرنا بھی خوشنما بنا دیا ہے تا کہ انھیں ایسی جان کے ناحق قتل میں مبتلا کر کے تباہ کر دیں جسے قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے۔ اور ایسا انھوں نے اس لیے بھی کیا ہے تا کہ ان کا دین اس طرح گڈمڈ کر دیں کہ انھیں جائز و ناجائز کی تمیز ہی نہ رہے۔ اگر اللہ چاہتا کہ وہ ایسے نہ کریں تو وہ نہ کرتے لیکن اس نے اپنی کمال حکمت سے ایسا چاہا، لہٰذا اے رسول! ان مشرکوں کو اور ان کے اللہ پر جھوٹ گھڑنے کو ان کے حال پر چھوڑ دیں۔ اس سے آپ کو کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ ان کا معاملہ اللہ کے سپرد کر دیں۔

فوائد: ❀ نیکی اور بدی میں لوگوں کے مختلف مراتب کا تقاضا ہے کہ ثواب اور سزا پانے میں بھی ان کے درجات مختلف ہوں۔

❀ شیطان کی پیروی انسان کو فطرت سے پھیر دیتی ہے حتی کہ وہ نہایت برے کاموں کو بھی اچھا سمجھنا شروع کر دیتا ہے، جیسے اولاد کو قتل کرنا اور بتوں کو اللہ تعالیٰ کے برابر قرار دینا۔

وَقَالُوْا هٰذِهٖٓ اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ حِجْرٌ ۖ لَّا يَطْعَمُهَآ اِلَّا مَنْ
نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا وَاَنْعَامٌ
لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا افْتِرَآءً عَلَيْهِ ۭ سَيَجْزِيْهِمْ
بِمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿١٣٨﴾ وَقَالُوْا مَا فِيْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ
خَالِصَةٌ لِّذُكُوْرِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلٰٓي اَزْوَاجِنَا ۚ وَاِنْ يَّكُنْ
مَّيْتَةً فَهُمْ فِيْهِ شُرَكَاۗءُ ۭ سَيَجْزِيْهِمْ وَصْفَهُمْ ۭ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ
عَلِيْمٌ ﴿١٣٩﴾ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْٓا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًۢا
بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّحَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَاۗءً عَلَي اللّٰهِ ۭ
قَدْ ضَلُّوْا وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿١٤٠﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ
جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ
مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَيْرَ
مُتَشَابِهٍ ۭ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ
حَصَادِهٖ ۡ وَلَا تُسْرِفُوْا ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿١٤١﴾ ۙ وَ
مِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّفَرْشًا ۭ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَ
لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿١٤٢﴾ ۙ

ع 16 11 3 1 الربع

(138) ان مشرکوں نے کہا: یہ جانور اور کھیتیاں ممنوع ہیں، یعنی ان سے صرف وہ کھا سکتا ہے جسے وہ اپنے خیال کے مطابق اجازت دیں۔ وہ یہ جھوٹ گھڑتے ہیں کہ ان سے صرف بتوں کے مجاور وغیرہ ہی کھا سکتے ہیں۔ اور بحیرہ، سائبہ اور حام مویشیوں پر سواری کرنا حرام ہے، ان سے بار برداری کا کام لینا بھی ناجائز ہے۔ تیسری قسم ان جانوروں کی ہے جنھیں ذبح کرتے وقت وہ اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیتے۔ انھیں صرف بتوں کے نام پر ذبح کرتے ہیں۔ ان ساری خود ساختہ صورتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ سب اللہ کا حکم ہے۔ عنقریب اللہ تعالیٰ انھیں ان کے اس جھوٹ کے سبب عذاب دے گا۔

(139) اور ان مشرکوں نے کہا: ان سائبہ اور بحیرہ جانوروں کے پیٹ کا بچہ اگر زندہ پیدا ہو تو ہمارے مردوں کے لیے حلال ہے اور ہماری عورتوں کے لیے حرام ہے۔ اگر ان کے پیٹ کا بچہ مردہ پیدا ہو تو پھر مرد اور عورتیں سب کھا سکتے ہیں۔ عنقریب اللہ تعالیٰ انھیں ان کے اس قول کی قرار واقعی سزا دے گا۔ بلاشبہ وہ اپنی مخلوق کے معاملات کی تدبیر کرنے والا اور شریعت سازی میں کمال حکمت والا ہے اور اسے ان کا خوب علم ہے۔

(140) یقیناً وہ لوگ ناکام اور تباہ ہو گئے جنھوں نے اپنی کم عقلی اور جہالت کی وجہ سے اپنی اولاد کو قتل کیا اور اللہ نے جو مویشی انھیں رزق کے طور پر عطا فرمائے، انھیں نہ صرف حرام قرار دیا بلکہ جھوٹ بولتے ہوئے حرام کرنے کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کی۔ وہ سیدھی راہ سے بہت دور چلے گئے ہیں اور وہ راہِ راست پر آنے والے نہیں ہیں۔

(141) اللہ تعالیٰ ہی نے دو طرح کے باغات پیدا کیے: ایک وہ جو تنے کے بغیر زمین پر بچھے ہوتے ہیں اور دوسرے وہ جو تنے والے اور بلند ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی نے کھجور کے درخت اور کھیتیاں پیدا کیں جن کے پھل شکل و ذائقہ میں مختلف اور طرح طرح کے ہیں۔ وہی ذات ہے جس نے زیتون اور انار پیدا کیے جن کے پتے ملتے جلتے اور ان کے پھل ذائقے میں مختلف ہیں۔ اے لوگو! جب یہ درخت پھل دیں تو ان کا پھل کھاؤ اور اسے کاٹنے کے دن اس کی زکاۃ ادا کرو اور کھانے پینے اور خرچ کرنے میں شرعی حدود سے تجاوز نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ کھانے پینے، خرچ کرنے اور دیگر امور میں اپنی حدود سے آگے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا بلکہ انھیں ناپسند کرتا ہے۔ جس ذات نے یہ سارا کچھ پیدا کیا ہے، اسی نے اسے اپنے بندوں کے لیے مباح اور حلال قرار دیا، لہٰذا مشرکوں کو کوئی حق نہیں کہ وہ اسے حرام قرار دیں۔

(142) اور اللہ ہی ہے جس نے تمھارے لیے کچھ مویشی ایسے پیدا کیے جو بوجھ لادنے کے لیے ہیں، جیسے بڑے اونٹ اور کچھ ایسے ہیں جو اس کے لیے مناسب نہیں، جیسے چھوٹے اونٹ (بچے) اور بکریاں وغیرہ۔ اے لوگو! اللہ نے تمھیں ان اشیاء کی صورت میں جو حلال رزق دیا ہے، اس میں سے کھاؤ اور مشرکوں کی طرح اللہ تعالیٰ کے حرام کو حلال اور حلال کو حرام قرار دے کر شیطان کے نقش قدم پر مت چلو۔ اے لوگو! شیطان تمھارا کھلم کھلا دشمن ہے جو چاہتا ہے کہ اس بارے میں تم اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرو۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کی مذمت کرتے ہوئے ان کی سات خامیاں بیان کی ہیں: ناکامی، بیوقوفی، جہالت، اللہ کے رزق کو حرام قرار دینا، اللہ پر جھوٹ باندھنا، گمراہی اور ہدایت نہ پانا۔ ان سات امور میں سے ہر ایک مذمت کا مستقل سبب ہے۔

❀ خواہشاتِ نفس، اللہ تعالیٰ کے حلال کیے ہوئے کو حرام اور حرام کیے ہوئے کو حلال قرار دینے کا بڑا سبب ہیں۔

❀ کھیتی اور پھلوں کی زکاۃ ان کی کٹائی کے وقت فرض ہے، لیکن زکاۃ ادا کرنے سے پہلے اس سے کھانا جائز ہے اور اسے زکاۃ میں شمار نہیں کیا جائے گا۔

❀ پاکیزہ چیزوں سے فائدہ اٹھانا جائز ہے لیکن کھانے پینے میں اور خرچ کرنے میں اسراف، فضول خرچی اور حد سے تجاوز جائز نہیں۔

ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۚ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ۗ
قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ
اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ۗ نَبِّـُٔوْنِيْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿١٤٣﴾
وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ۗ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ
حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ۗ
اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ
افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ اِنَّ اللّٰهَ لَا
يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٤٤﴾ قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ
مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ
دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا
اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ
رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٤٥﴾ وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ
ذِيْ ظُفُرٍ ۚ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهُمَآ
اِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَآ اَوِ الْحَوَايَآ اَوْ مَا اخْتَلَطَ
بِعَظْمٍ ۗ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِبَغْيِهِمْ ۖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿١٤٦﴾

17 ع 4 4

﴿143﴾ اللہ نے تمھارے لیے مویشیوں کی آٹھ قسمیں پیدا کیں۔ بھیڑ میں دو قسمیں، یعنی نر اور مادہ اور بکری میں بھی نر اور مادہ دو قسمیں۔ اے رسول! ان مشرکوں سے پوچھیں: کیا اللہ تعالیٰ نے ان میں سے دونوں نر مذکر ہونے کی وجہ سے حرام کیے ہیں؟ اگر وہ کہیں کہ ہاں، تو ان سے پوچھیں: پھر تم مادہ کو کیوں حرام قرار دیتے ہو؟ یا اس نے دونوں مادہ کو ان کے مؤنث ہونے کی وجہ سے حرام کیا ہے؟ اگر وہ کہیں: ہاں، تو انھیں کہیں: پھر تم دونوں نروں کو کیوں حرام قرار دیتے ہو؟ یا اس نے اس کو حرام کیا ہے جو دونوں مادہ اپنے پیٹ میں لیے ہوئے ہوں اور اس کی وجہ پیٹ میں ہونا ہے؟ اگر وہ ہاں میں جواب دیں تو ان سے پوچھیں: پھر تم مادہ کے پیٹوں میں جو کچھ ہے، اس میں فرق کیوں کرتے ہو کہ کبھی اس کا نر بچہ حرام قرار دیتے ہو اور کبھی مؤنث بچہ، ایسا کیوں ہے؟ اے مشرکو! مجھے بتاؤ، اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو کہ یہ حرام کیا جانا اللہ کی طرف سے ہے تو اس کی کوئی ٹھوس دلیل کہاں ہے؟

﴿144﴾ آٹھ قسموں کی بقیہ یہ ہیں: اونٹوں کا نر اور مادہ کا جوڑا اور گائے کا جوڑا۔ اے رسول! ان مشرکوں سے پوچھیں: کیا اللہ نے انھیں نر ہونے کی وجہ سے حرام کیا ہے یا مادہ ہونے کی وجہ سے حرام کیا ہے یا مادہ کے پیٹ میں ہونے کی وجہ سے حرام کیا ہے؟ اے مشرکو! کیا تمھارے خیال کے مطابق تم وہاں موجود تھے جب اللہ تعالیٰ نے تمھیں ان مویشیوں کو جنھیں تم نے حرام کیا ہے، حرام کرنے کا حکم دیا؟! سو اس شخص سے بڑا ظالم اور مجرم کوئی نہیں ہوسکتا جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ گھڑے اور ایسی چیز کی حرمت اللہ کی طرف منسوب کرے جسے اس نے حرام نہیں کیا تاکہ بغیر مستند علم اور پکی بات کے لوگوں کو سیدھے راستے سے بھٹکائے۔ اللہ تعالیٰ ظالموں کو اللہ پر جھوٹ گھڑنے کی وجہ سے ہدایت کی توفیق نہیں دیتا۔

﴿145﴾ اے رسول (ﷺ)! کہہ دیں کہ اللہ تعالیٰ نے میری طرف جو وحی کی ہے، میں تو اس میں کسی چیز کو حرام نہیں پاتا سوائے اس کے جو ذبح کیے بغیر مرجائے یا بہتا ہوا خون ہو یا خنزیر کا گوشت ہو تو بلاشبہ وہ نجس اور حرام ہے، یا جو اللہ کے علاوہ کسی اور کے نام پر ذبح کیا جائے، جیسے بتوں کے نام کا ذبیحہ، پھر جو شخص مجبور ہو جائے کہ شدتِ بھوک سے اسے ان حرام چیزوں میں سے کھانا پڑے تو اس پر کوئی گناہ نہیں، بشرطیکہ وہ لذت کے حصول کے لیے نہ کھائے اور ضرورت کی حد سے تجاوز بھی نہ کرے۔ اے رسول! آپ کا رب مجبوری کی حالت میں کھانے والے کو خوب معاف کرنے والا اور اس پر نہایت رحم کرنے والا ہے۔

جب اللہ تعالیٰ نے اس امت پر حرام کیے گئے جانوروں کا ذکر کیا تو ساتھ ہی وہ بھی بیان کر دیا جو اس نے یہود کے لیے حرام کیا تھا تاکہ واضح ہو جائے کہ مشرکوں نے جو کچھ حرام قرار دے رکھا ہے، وہ اللہ کا حکم ہے نہ اس کی کوئی ٹھوس دلیل ہے۔ وہ صرف شیطان کے اشاروں پر ناچتے ہیں، چنانچہ فرمایا:

﴿146﴾ ہم نے یہود پر ہر وہ جانور حرام کیا جس کی انگلیاں پھٹی ہوئی نہ ہوں، یعنی جدا جدا نہ ہوں، جیسے اونٹ اور شتر مرغ وغیرہ اور ان پر گائے اور بکری کی چربی کو حرام کیا سوائے اس کے جو ان کی پشتوں کے ساتھ لگی ہو یا انتڑیوں کے ساتھ ہو یا جو ہڈیوں کے ساتھ چپکی ہوئی ہو، جیسے سرین اور پہلو وغیرہ۔ یہ چیزیں ہم نے ان کے ظلم کی وجہ سے بطور سزا ان پر حرام کیں اور یقیناً ہم جو خبر بھی دیتے ہیں، اس میں سچے ہیں۔

فوائد: ❀ ان آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ علمی مسائل میں مناظرہ جائز ہے اور بات کو غور و فکر اور قیاس سے ثابت کیا جا سکتا ہے۔

❀ وحی الٰہی یا اس سے استنباط حلال و حرام جاننے کا ذریعہ ہے۔

❀ یہ ظلم ہے کہ کوئی شخص دین میں فتویٰ دے اور اسے یہ غالب گمان نہ ہو کہ جو فتویٰ وہ دے رہا ہے، وہ صحیح اور اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے والا ہے۔

❀ یہ بھی بندوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے کہ اس نے مجبوری کی حالت میں حرام چیزوں کا استعمال جائز قرار دیا ہے۔

فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ۚ وَلَا يُرَدُّ
بَاْسُهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۴۷﴾ سَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا
لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكْنَا وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ ؕ
كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتّٰى ذَاقُوْا بَاْسَنَا ؕ
قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا ؕ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ
اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ ﴿۱۴۸﴾ قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۚ
فَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۴۹﴾ قُلْ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ
الَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَا ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا
فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا
بِاٰيٰتِنَا وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ
يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۵۰﴾ ع قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا
تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ وَلَا تَقْتُلُوْٓا
اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۚ وَلَا تَقْرَبُوا
الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ
حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۵۱﴾

18 ع 6 5

(147) اے رسول! اگر یہ آپ کو جھٹلائیں اور اس کی تصدیق نہ کریں جو آپ اپنے رب کی طرف سے لائے ہیں تو انھیں ترغیب دیتے ہوئے کہیں: تمھارا رب بڑی وسیع رحمت والا ہے۔ یہ بھی اس کی رحمت ہے کہ اس نے تمھیں ڈھیل دے رکھی ہے اور تمھیں جلد عذاب نہیں دے رہا۔ اور انھیں ڈراتے ہوئے کہیں: گناہ اور نافرمانیاں کرنے والی قوم سے اللہ تعالیٰ کا عذاب ٹلا نہیں کرتا۔

(148) عنقریب مشرک اللہ تعالیٰ کی مشیت اور تقدیر کو اپنے شرک کے جواز کی دلیل کے طور پر پیش کرتے ہوئے کہیں گے: اگر اللہ چاہتا کہ ہم اور ہمارے آباء واجداد اس کے ساتھ شرک نہ کریں تو ہم اس کے ساتھ شرک نہ کرتے اور اگر اللہ چاہتا کہ جو ہم نے اپنے اوپر حرام کیا ہے، یہ حرام نہ کریں تو ہم حرام قرار نہ دیتے۔ ان کی اس باطل دلیل کی طرح ہی ان لوگوں نے بھی دلیل دی تھی جنھوں نے ان سے پہلے رسولوں کو جھٹلایا۔ انھوں نے کہا: اگر اللہ چاہتا کہ ہم انھیں نہ جھٹلائیں تو ہم ان کو نہ جھٹلاتے اور وہ اس تکذیب پر اڑے رہے یہاں تک کہ انھوں نے ہمارے عذاب کا مزہ چکھا جو ہم نے ان پر نازل کیا۔ اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہہ دیں کہ تمھارے پاس اس بات کی کوئی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ تمھارے اس شرک اور حلال کو حرام کرنے اور حرام کو حلال کرنے پر راضی اور خوش ہے؟ صرف تمھارا کر لینا، قطعاً دلیل نہیں کہ وہ ان کاموں پر تم سے راضی ہے۔ تم صرف من مانی کرتے ہو اور گمان کے گھوڑے پر سوار ہو۔ بلاشبہ گمان حق کے مقابلے میں کوئی فائدہ نہیں دیتا اور تم تو صرف جھوٹ بولتے ہو۔

(149) اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہہ دیں: اگر تمھارے دلائل اسی طرح کے کمزور اور فضول ہیں تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے دلائل تو نہایت قطعی ہیں جن کے سامنے تمھارے سارے عذر ختم ہو جاتے ہیں اور جن شبہات کا تم سہارا لیتے ہو، وہ سب باطل قرار پاتے ہیں۔ اے مشرکو! اگر اللہ تعالیٰ تم سب کو ہدایت کی توفیق دینا چاہتا تو دے دیتا۔

(150) اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہہ دیں جو اللہ کی حلال کی ہوئی چیزوں کو حرام قرار دیتے ہیں اور ساتھ یہ دعویٰ بھی کرتے ہیں کہ انھیں اللہ ہی نے حرام کیا ہے: اپنے گواہ پیش کرو جو اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ نے ان چیزوں کو حرام کیا ہے جنھیں تم نے حرام قرار دے رکھا ہے۔ اگر وہ بغیر علم کے گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو حرام کیا ہے تو اے رسول (ﷺ)! آپ ان کی اس گواہی کی تصدیق نہ کریں کیونکہ یہ جھوٹی گواہی ہے۔ جو لوگ اپنی خواہشات کے غلام ہیں، ان کی خواہشات کی پیروی نہ کریں۔ جب انھوں نے اللہ کے حلال کیے ہوئے کو حرام ٹھہرایا تو انھوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہے۔ آپ ان لوگوں کے پیچھے بھی مت چلیں جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اور اپنے رب کے ساتھ شرک کرتے ہوئے غیروں کو اس کے برابر قرار دیتے ہیں۔ وہ کیسے قابلِ اتباع ہو سکتا ہے جس کا اپنے رب سے یہ سلوک ہو؟!

(151) اے رسول (ﷺ)! لوگوں سے کہہ دیں: آؤ میں تمھیں پڑھ کر سناؤں جو تمھارے رب نے حرام کیا ہے۔ اس نے تم پر حرام کیا ہے کہ اس کی مخلوقات میں سے کسی کو اس کا شریک ٹھہراؤ اور یہ کہ تم والدین کی نافرمانی کرو بلکہ ان کے ساتھ حسنِ سلوک تم پر فرض ہے۔ فقر کے ڈر سے اولاد کو قتل کرنا تم پر حرام کیا ہے جیسا کہ اہلِ جاہلیت کرتے تھے۔ تمھیں بھی ہم رزق دیتے ہیں اور انھیں بھی ہم ہی دیتے ہیں۔ اس نے خفیہ یا علانیہ بے حیائی کے تمام کاموں کے قریب جانا حرام کیا ہے اور کسی جان کا ناحق قتل بھی تم پر حرام کیا ہے۔ جائز قتل کی صورت یہ ہے کہ کسی شادی شدہ زانی کو قتل کیا جائے یا مرتد کو (یا قصاص اور بدلے میں)۔ ان مذکورہ امور کی اس نے تمھیں تاکید کی ہے تاکہ تم اللہ تعالیٰ کے احکام اور ممنوعات کو سمجھ سکو۔

فوائد: ❀ اللہ کی پکڑ کا سبب بننے والے جرائم سے بچنا چاہیے کیونکہ جب وہ عذاب اور پکڑ کا ارادہ کر لے تو مجرموں سے اس کا عذاب دور نہیں کیا جا سکتا۔

❀ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جن کاموں کا انسان کو مکلف ٹھہرایا گیا ہے، ان میں ارادہ واختیار ملنے کے بعد نافرمانی کے لیے تقدیر کو بطور حجت پیش کرنا سراسر ظلم اور اسلام دشمنی ہے۔

❀ یہ آیات دلالت کرتی ہیں کہ انسان اپنی عقل کے مطابق ہی اللہ تعالیٰ کے احکام کا پابند ہے۔

❀ ''بے حیائی کے کاموں کے قریب نہ جاؤ'' یہ جملہ ''ان کا ارتکاب نہ کرو'' سے زیادہ بلیغ اور مؤثر ہے، کیونکہ اس میں ان وسائل اور ذرائع کی ممانعت بھی آ جاتی ہے جو بے حیائی کا باعث بنتے ہیں۔

وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى
يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۚ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ ۚ لَا نُكَلِّفُ
نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۚ
وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝١٥٢
وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ
فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝١٥٣
ثُمَّ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ تَمَامًا عَلَى الَّذِيْٓ اَحْسَنَ وَتَفْصِيْلًا
لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ بِلِقَاۗءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ۝١٥٤
وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ
تُرْحَمُوْنَ ۝١٥٥ اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰي طَاۗىِٕفَتَيْنِ
مِنْ قَبْلِنَا ۠ وَاِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ ۝١٥٦ ۙ اَوْ تَقُوْلُوْا
لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ
جَاۗءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ
مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَصَدَفَ عَنْهَا ۭ سَنَجْزِي الَّذِيْنَ
يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا سُوْۗءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ ۝١٥٧

(152) اور اس نے حرام کیا ہے کہ تم یتیم کے مال میں بے جا مداخلت کرو..... اور یتیم وہ ہے جو بالغ ہونے سے پہلے اپنے باپ سے محروم ہو جائے..... ہاں، اگر یتیم کا بھلا کرنا اور اسے فائدہ پہنچانا مقصود ہو تو اس کی بلوغت اور سمجھداری کی عمر تک اس کے مال میں مداخلت کر سکتے ہو۔ اللہ تعالیٰ نے ناپ تول میں ڈنڈی مارنا بھی تم پر حرام کیا ہے بلکہ خرید و فروخت کے لیے مال کے لین دین میں عدل سے کام لینا فرض ہے۔ ہم کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ ذمہ داری نہیں دیتے، لہٰذا ناپ تول وغیرہ میں جس کی بیشی سے بچنا ممکن نہیں، اس پر مؤاخذہ نہیں ہے۔ اس نے تم پر حرام کیا ہے کہ تم کسی بات کی خبر دینے یا گواہی دینے میں کسی قریبی یا دوست کی طرفداری کرتے ہوئے غلط بات کہو۔ اسی طرح اس نے کسی ایسے عہد و پیمان کو توڑنا بھی حرام کیا ہے جو اللہ سے کیا گیا ہو یا اللہ کے نام پر کیا گیا ہو بلکہ اس عہد کو پورا کرنا تم پر فرض ہے۔ ان مذکورہ باتوں کا اللہ نے تمھیں تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم اپنے انجام سے نصیحت حاصل کرو۔

(153) اللہ نے تم پر حرام کیا ہے کہ گمراہی کے طریقوں اور راستوں پر چلو بلکہ تم پر فرض ہے کہ اللہ کی سیدھی راہ کی پیروی کرو جس میں کوئی ٹیڑھا پن نہیں۔ گمراہی کے راستے تمھیں فرقہ بندی کی طرف اور حق کی راہ سے دور لے جائیں گے۔ اللہ کے اس سیدھے راستے کے اتباع ہی کا اللہ نے تمھیں تاکیدی حکم دیا ہے، تاکہ تم اس کے احکام مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز آ کر اسی سے ڈرو۔

(154) مذکورہ تمام باتیں بتانے کے بعد ہم آپ کو خبر دیتے ہیں کہ ہم نے موسیٰ علیہ السلام کے حسنِ عمل کی جزا کے طور پر نعمت کی تکمیل کے لیے انھیں تورات عطا کی اور اس کا دوسرا مقصد یہ تھا کہ دین میں جن امور کی انھیں ضرورت ہے، وہ کھول کر بیان کر دیں اور یہ کتاب حق کی طرف راہنمائی کرے اور رحمت کا باعث ہو تاکہ لوگ قیامت کے دن اپنے رب کی ملاقات پر ایمان لائیں اور نیک اعمال کے ذریعے سے اس کی تیاری کریں۔

(155) یہ قرآن نہایت خیر و برکت والی کتاب ہے جسے ہم نے اتارا ہے۔ یہ دینی اور دنیاوی فوائد پر مشتمل ہے، لہٰذا جو اس میں اتارا گیا ہے، اس کی پیروی کرو اور اس کی مخالفت سے ڈرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

(156) اے عرب کے مشرکو! تاکہ تم یہ نہ کہو کہ اللہ تعالیٰ نے تورات اور انجیل تو صرف ہم سے پہلے یہود و نصاریٰ پر اتاری تھیں، ہم پر تو کوئی کتاب نہیں اتاری گئی اور ہم ان کی کتابیں پڑھ نہیں سکتے تھے کیونکہ وہ ان کی اپنی زبان میں تھیں، ہماری زبان میں نہیں تھیں۔

(157) اور تاکہ تم یہ نہ کہو: اگر اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ کی طرح ہم پر بھی کتاب نازل کرتا تو ہم ان سے زیادہ راہ راست پر قائم رہتے۔ یہ لو تمھارے پاس عظیم کتاب آ چکی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے تمھارے نبی محمد ﷺ پر تمھاری زبان میں نازل کیا ہے۔ یہ واضح دلیل اور حق کی طرف راہنمائی کرنے والی اور امت کے لیے رحمت ہے، لہٰذا اب کمزور اور فضول حیلے بہانے نہ کرو اور قبول نہ کرنے کی باطل وجوہات پیش نہ کرو۔ اس سے بڑا ظالم کوئی نہیں جس نے اللہ کی آیات کو جھٹلایا اور ان سے روگردانی کی۔ عنقریب ہم اپنی آیات سے اعراض کرنے اور منہ موڑنے والوں کو جہنم میں داخل کریں گے اور سخت سزا دیں گے جو ان کی ہماری آیات سے روگردانی کا بدلہ ہے۔

فوائد:
- یتیم کے مال میں مصلحت سے تجاوز کرتے ہوئے تصرف کرنا جائز نہیں اور اس کا مال اس کے بالغ اور سمجھدار ہونے کے بعد اس کے سپرد کیا جائے۔
- گمراہی کے راستے بہت زیادہ ہیں اور عذاب سے نجات دینے والی اللہ تعالیٰ کی راہ ایک ہی ہے۔
- علم و عمل کے اعتبار سے اس کتاب (قرآن کریم) کی پیروی اللہ تعالیٰ کی رحمت حاصل کرنے کے عظیم اسباب میں سے ہے۔

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ اَوْ يَاْتِيَ
بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ ؕ يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا
اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا ؕ قُلِ
انْتَظِرُوْٓا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا
لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ ؕ اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا
يَفْعَلُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ
بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۶۰﴾ قُلْ اِنَّنِيْ
هَدٰىنِيْ رَبِّيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۚ دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ
حَنِيْفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۶۱﴾ قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَ
مَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶۲﴾ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ
وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۶۳﴾ قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ؕ
وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ ثُمَّ اِلٰى
رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۶۴﴾ وَهُوَ الَّذِيْ
جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ
فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ ؕ اِنَّ رَبَّكَ سَرِيْعُ الْعِقَابِ ۖ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۶۵﴾

(158) کیا یہ جھٹلانے والے اب اس بات کے منتظر ہیں کہ دنیا میں ان کے پاس موت کا فرشتہ اور اس کے معاونین آئیں تاکہ ان کی روحیں قبض کریں یا اے رسول (ﷺ)! آخرت میں فیصلے کے دن آپ کا رب ان کے درمیان فیصلہ کرنے کے لیے آئے یا آپ کے رب کی بعض بڑی نشانیاں آئیں جو قیامت پر دلالت کریں۔ جس دن آپ کے رب کی بعض نشانیاں، جیسے سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، آگئیں تو کسی کافر کو اس کا ایمان لانا فائدہ نہ دے گا اور نہ اس مومن کو اس کا کوئی عمل فائدہ دے گا جس نے اس سے پہلے کوئی نیک عمل نہ کیا ہوگا۔ اے رسول (ﷺ)! ان جھٹلانے والے مشرکوں سے کہہ دیں: تم ان مذکورہ اشیاء میں سے کسی ایک کا انتظار کرو، ہم بھی منتظر ہیں۔

(159) اے رسول (ﷺ)! یہود و نصاریٰ میں سے جن لوگوں نے اپنے دین کو جدا جدا کر دیا کہ کچھ حصہ مان لیا اور کچھ چھوڑ دیا اور وہ مختلف گروہوں میں بٹ گئے آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ آپ اس گمراہی سے بری ہیں جس میں وہ پڑے ہوئے ہیں۔ آپ کی ذمہ داری صرف انھیں ڈرانا اور خبردار کرنا ہے۔ ان کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے، پھر وہ انھیں قیامت کے دن بتائے گا کہ وہ دنیا میں کیا عمل کرتے تھے اور اس پر جزا بھی دے گا۔

(160) جو ایمان والا قیامت کے دن ایک نیکی لایا، اللہ اسے اس کے لیے دس گنا بڑھا دے گا اور جو کوئی برائی لایا تو اسے چھوٹی یا بڑی برائی کے مطابق سزا ہوگی، اس سے زیادہ نہیں۔ قیامت کے دن نیکیوں کے ثواب میں کمی یا گناہوں کی سزا میں اضافہ کر کے لوگوں پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔

(161) اے رسول (ﷺ)! ان جھٹلانے والے مشرکوں سے کہہ دیں: بلاشبہ میرے رب نے سیدھے راستے کی طرف میری راہنمائی کی ہے اور وہ اس دین کا راستہ ہے جو دنیا و آخرت کی مصلحتوں کا ضامن ہے اور وہ ابراہیم علیہ السلام کا دین ہے جو حق کی جانب راغب تھے اور وہ مشرکوں میں سے ہرگز نہ تھے۔

(162) اے رسول (ﷺ)! کہہ دیں: بلاشبہ میری نماز اور میرا ذبیحہ اللہ کے لیے اور اللہ کے نام پر ہے، کسی اور کے نام پر نہیں اور میری زندگی اور میری موت سب اس اللہ کے لیے ہیں جو تمام مخلوقات کا اکیلا رب ہے اور اس میں کسی دوسرے کا کوئی حصہ نہیں۔

(163) وہ پاک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور نہ اس کے سوا کوئی معبود برحق ہے۔ شرک سے پاک اسی خالص توحید کا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے اور میں اس امت میں سے اس کا پہلا فرمانبردار اور ماننے والا ہوں۔

(164) اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہہ دیں: کیا میں اللہ کے سوا کوئی اور رب تلاش کروں، حالانکہ وہ ہر چیز کا رب ہے؟! وہ ان تمام کا بھی رب ہے جن کی تم اس کے سوا عبادت کرتے ہو۔ کسی بے گناہ شخص پر کسی دوسرے کے گناہ کا بوجھ نہیں ڈالا جائے گا، بلکہ ہر گناہ گار اپنا بوجھ خود ہی اٹھائے گا، پھر قیامت کے دن تم سب کو اپنے اکیلے رب کی طرف لوٹنا ہے اور وہ تمھیں ہر اس بات کے متعلق بتائے گا جس میں دینی حوالے سے تم دنیا میں اختلاف کرتے تھے۔

(165) اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے تمھیں زمین میں پہلے گزر جانے والوں کا جانشین بنایا تاکہ زمین کو آباد کرے اور تمھیں تخلیق، رزق اور دیگر امور میں ایک دوسرے پر فوقیت دی اور مراتب میں اوپر نیچے کیا تاکہ وہ اس میں تمھاری آزمائش کرے جو اس نے تمھیں عطا کیا ہے۔ اے رسول! بلاشبہ آپ کا رب جلد سزا دینے والا ہے کیونکہ ہر آنے والی چیز قریب ہی ہے۔ اور اس کے بندوں میں سے جو توبہ کرے، وہ اسے بے حد بخشنے والا، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

فوائد: ❀ بلاشبہ دین اتفاق و اتحاد کا حکم دیتا اور گروہ بندی اور اختلاف و انتشار سے منع کرتا ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کا کمال عدل اور احسان ہے کہ وہ برائی کی سزا اس کے بقدر دیتا ہے اور نیکی کا ثواب دس گنا بڑھا کر دیتا ہے اور یہ دس گنا بھی نیکی کے بڑھائے جانے کا کم تر درجہ ہے۔ ❀ معتدل اور برحق دین یہ چاہتا ہے کہ انسان کے تمام اعمال اور توجہ کا مرکز اللہ تعالیٰ کی ذات ہو۔ بندے کی نماز، عبادت، حج، قربانی، قربِ الٰہی کا سبب بننے والی تمام نیکیاں اور زندگی کے تمام اعمال اور جن اعمال کی وہ مرنے کے بعد وصیت کرے، وہ بھی سب اکیلے اللہ تعالیٰ کے لیے خاص ہوں۔

سُوْرَةُ الْاَعْرَافِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَتَانِ وَسِتُّ اٰيَاتٍ وَّاَرْبَعَةُ عَشَرَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓصٓ ﴿١﴾ كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ حَرَجٌ
مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ وَذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٢﴾ اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ
اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۭ قَلِيْلًا مَّا
تَذَكَّرُوْنَ ﴿٣﴾ وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا فَجَاۗءَهَا بَاْسُنَا بَيَاتًا
اَوْهُمْ قَاۗىِٕلُوْنَ ﴿٤﴾ فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ اِذْ جَاۗءَهُمْ بَاْسُنَآ اِلَّآ اَنْ
قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿٥﴾ فَلَنَسْـَٔــلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ
وَلَنَسْـَٔــلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٦﴾ فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَّمَا كُنَّا
غَاۗىِٕبِيْنَ ﴿٧﴾ وَالْوَزْنُ يَوْمَىِٕذِ ۨ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ
فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٨﴾ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰۗىِٕكَ
الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ ﴿٩﴾ وَلَقَدْ
مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ۭ قَلِيْلًا مَّا
تَشْكُرُوْنَ ﴿١٠﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰۗىِٕكَةِ
اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ۡ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ﴿١١﴾

ع 1 10 8

سورۂ اعراف مکی سورت ہے

سورت کے مقاصد: باطل کے ساتھ کشمکش میں حق کی فتح اور دنیا وآخرت میں تکبر کرنے والوں کا انجام۔

تفسیر: ﴿1﴾ ﴿الٓمّٓصٓ﴾ یہ حروف مقطعات میں سے ہیں اور ان کی تفصیل سورۂ بقرہ کی ابتدا میں بیان کی جا چکی ہے۔

﴿2﴾ اے رسول (ﷺ)! قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی عظیم کتاب ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آپ پر نازل کیا ہے۔ اس کے بارے میں آپ کے سینے میں کوئی خلش اور شک وشبہ نہیں ہونا چاہیے۔ اللہ نے اسے آپ کی طرف نازل کیا ہے تاکہ آپ اس کے ساتھ لوگوں کو ڈرائیں، اس کے ذریعے سے حجت قائم کریں اور مومنوں کو اس کے ساتھ نصیحت کریں کیونکہ وہی نصیحت سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

﴿3﴾ اے لوگو! اس کتاب کی پیروی کرو جو تمھارے رب نے تم پر نازل کی ہے اور اپنے نبی کی سنت پر عمل کرو اور ان کی خواہشات کی پیروی نہ کرو جنھیں تم شیاطین یا علمائے سوء میں سے دوست سمجھتے ہو۔ تم ان کی خواہشات کی خاطر اللہ کی نازل کردہ وحی کو چھوڑ کر ان سے دوستی کرتے ہو۔ تم لوگ بہت کم نصیحت مانتے ہو۔ اگر تم نصیحت مانتے تو حق پر کسی دوسری چیز کو ترجیح نہ دیتے اور ضرور اس کی پیروی کرتے جو تمھارے رسول لے کر آئے ہیں۔ اس پر عمل کرتے اور اس کے ماسوا کو چھوڑ دیتے۔

﴿4﴾ کتنی زیادہ بستیاں ایسی تھیں جنھیں ہم نے اپنے عذاب سے تباہ کر دیا جب انھوں نے کفر وگمراہی پر اصرار کیا، چنانچہ دن یا رات کو ان پر ہمارا شدید عذاب نازل ہوا جبکہ وہ غافل تھے، پھر وہ خود سے عذاب کو نہ روک سکے اور نہ ان کے خود ساختہ معبود اسے ان سے ہٹا سکے۔ ﴿5﴾ پھر عذاب نازل ہونے کے بعد ان کے پاس یہ اقرار کیے بغیر کوئی چارہ نہ تھا کہ انھوں نے اللہ کے ساتھ کفر کر کے خود پر ظلم کیا ہے۔ ﴿6﴾ ہم روزِ قیامت ان امتوں سے ضرور پوچھیں گے جن کی طرف ہم نے رسول بھیجے کہ انھوں نے رسولوں کو کیا جواب دیا تھا؟ اور رسولوں سے بھی ضرور پوچھیں گے کہ انھیں جو پیغام پہنچانے کا حکم دیا گیا تھا، وہ پہنچایا یا تھا یا نہیں اور ان کی امتوں نے انھیں کیا جواب دیا۔ ﴿7﴾ ہم اپنے علم سے تمام مخلوق کے سامنے ان کے اعمال رکھیں گے جو انھوں نے دنیا میں کیے۔ ہم ان کے تمام اعمال کا علم رکھنے والے ہیں۔ ہم سے ان کی کوئی چیز اوجھل نہیں اور نہ ہم ان سے کسی بھی وقت غائب تھے۔ ﴿8﴾ اعمال کا وزن قیامت کے دن پورے عدل وانصاف سے ہوگا، کوئی ظلم وزیادتی نہ ہوگی۔ وزن کرتے وقت جس کی نیکیوں کا پلڑا اس کی برائیوں کے پلڑے سے بھاری ہو گیا تو وہی لوگ ہیں جو اپنے مطلوب کو پانے میں کامیاب ہو گئے اور جس سے ڈرتے تھے، اس سے نجات پا گئے۔ ﴿9﴾ اور وزن کے وقت جس کے گناہوں کا پلڑا اس کی نیکیوں کے پلڑے سے وزنی ہو گیا تو ایسے لوگوں نے قیامت کے دن خود کو تباہی کے گڑھے میں ڈال کر خسارہ اٹھایا اور اس کا سبب اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار ہے۔

﴿10﴾ اے بنی آدم! یقیناً ہم نے تمھیں زمین میں رہنے کی جگہ دی اور اس میں تمھاری معاش کے ذرائع پیدا کیے۔ تمھیں چاہیے تھا کہ اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے لیکن تمھارا شکر بہت تھوڑا تھا۔

﴿11﴾ اے لوگو! ہم نے تمھارے باپ آدم کو وجود بخشا، پھر ان کی نہایت اچھی شکل وصورت بنائی اور ان کے اعضاء نہایت مناسب بنائے، پھر ان کی تکریم کے لیے فرشتوں کو سجدہ کرنے کا حکم دیا تو انھوں نے حکم کی تعمیل کی اور سجدہ کیا، البتہ ابلیس نے تکبر اور سرکشی کی وجہ سے سجدہ کرنے سے انکار کیا۔

فوائد:

❀ قرآن مجید کے نزول کا ایک مقصد کافروں اور سرکشوں کو ڈرانا اور مومنوں کو وعظ ونصیحت کرنا ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کی طرف قرآن اس لیے نازل کیا تاکہ وہ اس کی پیروی کریں اور اس پر عمل پیرا ہوں۔ اگر انھوں نے ایسا کر لیا تو ان کی تربیت مکمل ہو گئی اور ان پر اللہ کا انعام پورا ہو گیا اور وہ اچھے اعمال واخلاق کی ہدایت پا گئے۔

❀ قیامت کے دن بندوں کے اعمال کا وزن نہایت عدل وانصاف سے ہوگا، اس میں کسی بھی اعتبار سے ظلم اور ناانصافی نہیں ہوگی۔

❀ اللہ تعالیٰ نے زمین کو انسان کے فائدہ اٹھانے کے قابل بنایا کہ وہ اس میں مکانات بنا سکتے ہیں اور زراعت سے متعلقہ کام کر سکتے ہیں، نیز اس کے اندر سے معدنیات نکال کر ان سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ ؕ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِيْ
مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ﴿۱۲﴾ قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ لَكَ
اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيْهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ ﴿۱۳﴾ قَالَ اَنْظِرْنِيْٓ
اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۴﴾ قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿۱۵﴾ قَالَ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ
لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ
وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ ؕ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ
شٰكِرِيْنَ ﴿۱۷﴾ قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا ؕ لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ
لَاَمْلَـَٔنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۸﴾ وَيٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ
الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا
مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹﴾ فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وٗرِيَ
عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهٰىكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ
اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَقَاسَمَهُمَآ اِنِّيْ
لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿۲۱﴾ فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ ۚ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا
سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ؕ وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ اَلَمْ
اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ لَّكُمَآ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۲۲﴾

(12) اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو ڈانٹتے ہوئے کہا: آدم کو سجدہ کرنے کے متعلق میرے حکم کو ماننے سے تجھے کس چیز نے روکا؟ ابلیس نے اپنے رب کو جواب دیتے ہوئے کہا: مجھے اس چیز نے روکا کہ میں اس سے افضل ہوں۔ تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور اسے مٹی سے پیدا کیا ہے اور آگ مٹی سے افضل واعلیٰ ہے۔

(13) اللہ تعالیٰ نے اس سے کہا: جنت سے اتر جا، اس میں رہ کر تکبر کرنے کا تجھے حق نہیں، کیونکہ یہ پاک صاف لوگوں کا گھر ہے۔ اے ابلیس! تیرے لیے یہاں رہنا جائز نہیں کیونکہ تو حقیر اور ذلیل لوگوں میں سے ہے، خواہ تو خود کو آدم سے افضل واعلیٰ سمجھتا رہے۔

(14) ابلیس نے کہا: اے میرے رب! مجھے قیامت کے دن تک مہلت دے دے تاکہ میں لوگوں میں سے جسے گمراہ کر سکوں، کر لوں۔

(15) اللہ تعالیٰ نے اس سے کہا: اے ابلیس! تو ان مہلت دیے گئے لوگوں میں سے ہے جن کے لیے میں نے صور میں پہلی دفعہ پھونکنے کے وقت موت لکھی ہے جب ساری مخلوق مر جائے گی اور ان کا خالق اکیلا باقی رہ جائے گا۔

(16) ابلیس نے کہا: چونکہ میں نے آدم کو سجدہ کرنے کے متعلق تیرا حکم نہ مانا جس کی بنا پر تُو نے مجھے گمراہ کیا ہے، اس لیے میں آدم کی اولاد کو تیری سیدھی راہ سے ہٹانے اور گمراہ کرنے کے لیے ضرور سیدھے راستے پر بیٹھوں گا تاکہ انھیں بھی اسی طرح گمراہ کروں جیسے میں ان کے باپ آدم کو سجدہ نہ کر کے گمراہ ہوا۔

(17) پھر میں انھیں گمراہ کرنے کے لیے ہر طرف سے ان پر حملہ آور ہوں گا، آخرت کی ناقدری اور دنیا کا شوق ورغبت ان کے دلوں میں ڈالوں گا اور شہوات پیدا کرنے اور نفسانی خواہشات کو خوشنما بنا کر پیش کرنے کا حربہ استعمال کروں گا۔ اے میرے رب! تو ان میں سے اکثر کو اپنا شکر گزار نہ پائے گا کیونکہ میں کفر سے انھیں ایسی امیدیں دلاؤں گا کہ وہ سب کچھ بھول جائیں گے۔

(18) اللہ تعالیٰ نے اس سے کہا: اے ابلیس! تو جنت سے نکل جا۔ تجھے اللہ کی رحمت سے دور کیا اور مذموم قرار دیا جاتا ہے۔ میں قیامت کے دن تجھ سے اور تیرے تمام پیروکاروں سے جہنم کو بھروں گا، جنھوں نے تیری اطاعت کی اور اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کی۔

(19) اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام سے کہا: اے آدم! تم اور تمھاری بیوی حوا دونوں جنت میں رہو اور اس کی پاکیزہ چیزوں میں سے جو چاہو جیسے چاہو کھاؤ لیکن اس درخت کے قریب نہ جانا۔ (اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو اس درخت کی نشان دہی کر دی۔) میرے منع کرنے کے بعد اگر تم نے اس درخت میں سے کچھ کھایا تو تم اللہ کی حدود سے تجاوز کرنے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔

(20) چنانچہ ابلیس نے ان دونوں کے دل میں خفیہ بات ڈالی تاکہ ان کی شرمگاہیں ظاہر کر دے جو ایک دوسرے سے پوشیدہ تھیں اور ان دونوں سے کہا: اللہ تعالیٰ نے تمھیں اس درخت کا پھل کھانے سے صرف اس لیے منع کیا ہے کہ کہیں تم فرشتے نہ بن جاؤ اور یہاں جنت میں مستقل ڈیرے نہ ڈال لو۔

(21) اور ان دونوں کے سامنے اللہ کی قسم کھائی کہ اے آدم وحوا! میں نے جو بات تمھیں بتائی ہے، اس میں مجھے تمھاری خیر خواہی مقصود ہے، اور کچھ نہیں۔

(22) پھر ابلیس نے دھوکے اور فراڈ سے ان دونوں کو ان کے مقام سے نیچے گرا دیا جس پر وہ دونوں فائز تھے۔ جب ان دونوں نے اس منع کیے ہوئے درخت سے کھایا تو ان کی شرمگاہیں ایک دوسرے کے سامنے ظاہر ہو گئیں تو وہ دونوں اپنے اوپر جنت کے درختوں کے پتے چپکانے لگے تاکہ اپنی شرمگاہوں کو چھپائیں۔ ان کے رب نے انھیں یہ کہتے ہوئے آواز دی: کیا میں نے تمھیں اس درخت کا پھل کھانے سے منع نہیں کیا تھا اور تمھیں خبردار کرتے ہوئے نہیں کہا تھا: بلاشبہ شیطان تمھارا کھلم کھلا دشمن ہے؟

فوائد: ❀ یہ آیات دلالت کرتی ہیں کہ جس نے اپنے مولا وآقا اللہ رب العزت کی نافرمانی کی، وہ ذلیل ورسوا ہوا۔

❀ شیطان نے اولادِ آدم سے دشمنی کا اعلان کیا اور یہ دھمکی دی کہ وہ ہر طریقے سے اور تمام وسائل بروئے کار لا کر انھیں سیدھے راستے سے روکے گا۔

❀ معصیت کے خطرات اور اس بات کا بیان کہ نافرمانی اللہ تعالیٰ کی طرف سے دنیاوی اور اخروی سزا کا سبب بنتی ہے۔

قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ۫ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ
الْخٰسِرِيْنَ ﴿۲۳﴾ قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِى
الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۲۴﴾ قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَفِيْهَا
تَمُوْتُوْنَ وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ﴿۲۵﴾ يٰبَنِىْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا
يُّوَارِىْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ۭ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ خَيْرٌ ۭ ذٰلِكَ مِنْ
اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۲۶﴾ يٰبَنِىْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ
كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا ۭ
اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ۭ اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ
اَوْلِيَاۗءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَاِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا
عَلَيْهَآ اٰبَاۗءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا ۭ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَاۗءِ ۭ
اَتَقُوْلُوْنَ عَلَي اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸﴾ قُلْ اَمَرَ رَبِّىْ بِالْقِسْطِ ۣ
وَاَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ
لَهُ الدِّيْنَ ۭ كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ ﴿۲۹﴾ فَرِيْقًا هَدٰى وَ
فَرِيْقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلٰلَةُ ۭ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيٰطِيْنَ
اَوْلِيَاۗءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۳۰﴾

(23) آدم اور حوا نے کہا: اے ہمارے رب! تیرے منع کیے ہوئے درخت سے کھا کر ہم نے اپنی جانوں پر ظلم ڈھایا ہے اور اگر تو نے ہمارے گناہ نہ بخشے اور اپنی رحمت سے ہم پر کرم نہ کیا تو یقیناً ہم دنیا و آخرت کا نصیب کھوٹا کر کے خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔ (24) اللہ تعالیٰ نے آدم و حوا علیہما السلام اور ابلیس لعین سے کہا: تم جنت سے زمین کی طرف اتر جاؤ۔ تم باہم ایک دوسرے کے دشمن ہو گے اور ایک مقررہ وقت تک تمھارا زمین میں قیام ہوگا اور ایک معین مدت تک تم وہاں کی نعمتوں سے فائدہ اٹھاؤ گے۔ (25) اللہ تعالیٰ نے آدم، حوا اور ان کی اولاد کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: اس زمین میں تمھیں اتنی دیر رہنا ہے جتنا اللہ نے تمھارے مقدر میں کیا ہے۔ یہاں ہی تمھارا مرنا ہے، اسی میں تمھاری تدفین ہوگی اور تم اپنی قبروں ہی سے قیامت کے لیے نکالے جاؤ گے۔ (26) اے آدم کی اولاد! ہم نے تمھارے لیے ضروری لباس پیدا کیا کہ تمھاری شرمگاہیں چھپائے اور لوگوں میں زیب و زینت اور بننے سنورنے کے لیے کامل لباس بھی بنایا ہے۔ اور تقوے کا لباس، یعنی اللہ کے احکام بجالانا اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچنا، اس ظاہری لباس سے زیادہ بہتر ہے۔ یہ مذکورہ لباس اللہ تعالیٰ کی ان نشانیوں میں سے ہے جو اس کی قدرت پر دلالت کرتی ہیں تاکہ تم اپنے اوپر اللہ کی نعمتوں کو یاد کر کے ان کی قدر کرو۔ (27) اے آدم کی اولاد! شیطان گناہ کو مزین کر کے تمھیں کسی دھوکے اور فریب میں نہ ڈال دے کہ تمھارا ظاہری لباس جو ستر ڈھانپنے کے لیے ہے، وہ اتروا دے یا تقویٰ والا لباس تم سے چھین لے۔ دیکھنا اس نے تمھارے ماں باپ کو دھوکا دیا اور درخت سے پھل کھانا خوشنما بنا کر ان کے سامنے پیش کیا جس کے نتیجے میں انھیں جنت سے نکال دیا گیا اور ان دونوں کی شرمگاہیں ایک دوسرے کے سامنے ظاہر ہو گئیں۔ بلاشبہ شیطان اور اس کی اولاد تمھیں دیکھتے اور تمھارا مشاہدہ کرتے ہیں جبکہ تم انھیں دیکھتے ہو نہ ان کا مشاہدہ ہی کرتے ہو، لہٰذا تم پر ضروری ہے کہ اس سے اور اس کی اولاد سے بچو۔ بلاشبہ ہم نے شیطانوں کو ان لوگوں کا دوست بنا دیا ہے جو ایمان نہیں لاتے اور جہاں تک ان مومنوں کا تعلق ہے جو نیک اعمال کرتے ہیں تو ان پر ان شیطانوں کا کوئی بس نہیں چلتا۔

(28) مشرک جب کوئی انتہائی برا کام کرتے ہیں، جیسے شرک اور ننگے ہو کر بیت اللہ کا طواف کرنا وغیرہ، تو یہ عذر پیش کرتے ہیں کہ انھوں نے اپنے آباء و اجداد کو اس کا ارتکاب کرتے پایا ہے اور اللہ تعالیٰ نے انھیں اس کا حکم دیا ہے۔ اے نبی (ﷺ)! ان کی تردید کرتے ہوئے کہیں: اللہ تعالیٰ نافرمانیوں اور گناہوں کا حکم نہیں دیتا بلکہ ان سے منع کرتا ہے۔ تم اللہ کے بارے میں کیسے دعویٰ کرتے ہو کہ اس نے حکم دیا ہے؟ اے مشرکو! جن باتوں کا تمھیں علم نہیں، ان کے بارے میں اللہ پر جھوٹے الزام لگاتے ہو؟! (29) اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہہ دیں: بے شک اللہ تعالیٰ نے عدل کا حکم دیا ہے۔ وہ بے حیائی اور برے کاموں کا حکم نہیں دیتا۔ اس نے حکم دیا ہے کہ ہر قسم کی عبادت خالص اللہ کے لیے کرو، بالخصوص مساجد میں اخلاص کا زیادہ خیال رکھو۔ خالص اسی کی اطاعت کرتے ہوئے اس اکیلے ہی کو پکارو۔ جس طرح اس نے پہلی دفعہ تمھیں عدم سے وجود بخشا، اسی طرح وہ تمھیں دوبارہ زندہ کرے گا۔ جس طرح وہ تمھیں ابتدائی طور پر پیدا کرنے پر قادر ہے، اسی طرح دوبارہ پیدا کرنے اور اٹھانے پر بھی قادر ہے۔ (30) اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے دو گروہ بنائے: تم میں سے ایک گروہ کو ہدایت دی اور اس کے لیے ہدایت کے اسباب مہیا کیے، نیز ان سے قبولِ ہدایت کی تمام رکاوٹیں دور کر دیں۔ دوسرے گروہ کو حق کے راستے سے پھیر کر گمراہی کے راستے پر ڈال دیا۔ اس کا سبب یہ بنا کہ انھوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطانوں کو اپنا دوست بنا لیا اور جہالت کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان کے فرمانبردار بن گئے اور وہ یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ سیدھی راہ پر گامزن ہیں۔

فوائد: ❀ جس نے گناہ ہو جانے کے بعد اس کا اعتراف کرنے، ندامت و پشیمانی سے معافی مانگنے اور گناہ ترک کرنے میں آدم علیہ السلام کی مشابہت اختیار کی، اس کا رب اسے چن لے گا اور ہدایت دے گا اور جس نے گناہ ہو جانے پر شیطان والا رویہ اپنا کر ہٹ دھرمی اور سرکشی کا مظاہرہ کیا، تو وہ اللہ تعالیٰ سے دور ہی ہوتا جائے گا۔ ❀ لباس کی دو قسمیں ہیں: ایک ظاہری جو قابلِ ستر اعضاء کو چھپاتا ہے، دوسرا باطنی اور وہ تقویٰ ہے جو ہر وقت بندے کے ساتھ رہتا ہے اور یہی دل اور روح کی خوبصورتی ہے۔ ❀ شیطان کے دوستوں میں سے بہت سے ظاہری لباس اتارنے کی دعوت دیتے ہیں تاکہ پوشیدہ اعضاء ظاہر ہو جائیں اور لوگوں کے لیے برے اور بے حیائی کے کام کرنے آسان ہو جائیں۔ ❀ ہدایت اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے ملتی ہے اور گمراہی اللہ کے بندے کو بے یار و مددگار چھوڑ دینے کا نتیجہ ہے۔ یہ اس وقت ہوتا ہے جب بندہ جہالت اور ظلم سے شیطان کو دوست بناتا ہے تو خود ہی اپنی گمراہی کا سبب بنتا ہے۔

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا
تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۱﴾ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ
اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ۭ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ
يَّعْلَمُوْنَ ﴿۳۲﴾ قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَ
الْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا
وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۚ فَاِذَا جَآءَ
اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۳۴﴾ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا
يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ ۙ فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ
فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا
وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۳۶﴾ فَمَنْ
اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ۭ اُولٰۗىِٕكَ
يَنَالُهُمْ نَصِيْبُهُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا
يَتَوَفَّوْنَهُمْ ۙ قَالُوْٓا اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ
قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ﴿۳۷﴾

ع 3 6 10

﴿31﴾ اے آدم کی اولاد! تم وہ لباس پہنو جو تمھارے قابلِ ستر اعضاء کو چھپائے اور طواف اور نماز کے وقت وہ صاف ستھرا لباس پہنو جس سے تم خوبصورتی حاصل کرتے ہو اور تم اللہ کی حلال کی ہوئی پاکیزہ چیزوں میں سے جو چاہو، کھاؤ پیو اور اس بارے میں حد اعتدال سے آگے نہ بڑھو اور نہ حلال سے حرام کی طرف تجاوز کرو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ حدِ اعتدال سے نکل جانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

﴿32﴾ اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں کی تردید کرتے ہوئے کہیں جو اللہ تعالیٰ کے حلال کیے ہوئے لباس اور کھانے پینے والی اور دوسری پاکیزہ چیزیں حرام قرار دیتے ہیں: لباس جو تمھارے لیے زینت ہے، اسے تم پر کس نے حرام کیا ہے؟ اور کھانے پینے وغیرہ کی پاکیزہ چیزوں کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے تمھیں جو رزق دیا ہے، اسے تم پر کس نے حرام کیا ہے؟ اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: یہ پاکیزہ چیزیں ایمان والوں کے لیے دنیا میں ہیں، اگرچہ دنیا میں ان کے ساتھ دوسرے لوگ بھی شریک ہیں لیکن قیامت کے دن یہ ایمان والوں کے لیے مخصوص ہوں گی۔ کوئی کافر ان کا شریک نہیں ہوگا کیونکہ جنت کافروں پر حرام کر دی گئی ہے۔ اس طرح کی تفصیل ہم فہم وشعور رکھنے والے لوگوں کے لیے ہی بیان کرتے ہیں کیونکہ وہی ان سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

﴿33﴾ اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہہ دیں جو اللہ تعالیٰ کے حلال کیے ہوئے کو حرام ٹھہراتے ہیں: بلاشبہ اللہ نے اپنے بندوں پر صرف فحش باتیں حرام کی ہیں۔ ان سے مراد قابلِ شرم گناہ ہیں، خواہ وہ علانیہ کیے جائیں یا چھپ کر۔ اللہ تعالیٰ نے نافرمانی اور گناہ کے تمام کام حرام قرار دیے ہیں۔ اس کے علاوہ لوگوں پر ان کے خون، مال اور عزت میں ظلم وزیادتی کرنا بھی حرام کیا ہے۔ اسی طرح تم پر حرام کیا ہے کہ تم اللہ کے ساتھ کسی اور کو شریک ٹھہراؤ جس کی تمھارے پاس کوئی دلیل نہیں، نیز اس کے اسماء وصفات، افعال اور شریعت میں بغیر علم کے اللہ کی طرف کوئی بات منسوب کرنا بھی حرام ہے۔

﴿34﴾ ہر گروہ اور نسل کے لیے ان کی موت کا وقت اور جگہ مقرر ہے۔ جب ان کا مقرر وقت آجاتا ہے تو وہ اس سے ایک معمولی سا لمحہ بھی آگے پیچھے نہیں ہو سکتے۔ ﴿35﴾ اے آدم کی اولاد! جب تمھارے پاس میرے رسول آئیں جو تمھاری قوم سے ہوں اور تم پر میری ان کتابوں کی تلاوت کریں جو میں نے ان پر اتاری ہیں تو ان کی اطاعت کرنا اور جو شریعت وہ لائیں، اس میں ان کی پیروی کرنا، چنانچہ جو لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈریں، اس طرح کہ اس کے حکموں کو مانیں اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز رہیں اور اپنے اعمال کی اصلاح کریں، انھیں قیامت کے دن کوئی خوف نہ ہوگا اور دنیا کی جو لذت وسروران سے رہ گیا، اس پر کوئی غم نہ ہوگا۔ ﴿36﴾ جہاں تک ان کافروں کا تعلق ہے جنھوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان پر ایمان نہ لائے اور جو کچھ رسول ان کے پاس لائے، اس پر عمل کرنے کو تکبر کی وجہ سے عار سمجھا تو ایسے لوگ پکے دوزخی ہیں جو ہمیشہ ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔ ﴿37﴾ اس شخص سے بڑا ظالم کوئی نہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف کسی شریک یا کسی نقص کی نسبت کرے یا اس کی طرف وہ بات منسوب کرے جو اس نے نہیں کہی، یا اس کی واضح اور سیدھی راہ کی طرف راہنمائی کرنے والی آیات کو جھٹلائے۔ مذکورہ اوصاف والے لوگ دنیا کی لذتوں سے اپنا حصہ پاتے ہیں جو ان کے لیے لوح محفوظ میں لکھا جا چکا ہے حتیٰ کہ جب موت کا فرشتہ اور اس کے معاون فرشتے ان کی روحیں قبض کرنے کے لیے آئیں گے تو انھیں جھڑکتے ہوئے کہیں گے: کہاں ہیں تمھارے معبود جن کی تم اللہ کے علاوہ عبادت کرتے تھے؟ انھیں بلاؤ کہ تمھیں نفع دیں۔ مشرکین فرشتوں سے کہیں گے: جن معبودوں کی ہم عبادت کرتے تھے، وہ تو کہیں گم ہو گئے۔ ہمیں نہیں معلوم وہ کہاں ہیں۔ وہ اپنے بارے میں اقرار کریں گے کہ وہ کافر تھے لیکن اس وقت کا اقرار ان کے خلاف حجت بن جائے گا، انھیں کوئی فائدہ نہ دے گا۔

فوائد: ❀ مومن کو اللہ تعالیٰ کے شعائر کی تعظیم کا حکم ہے، جیسے نماز کے وقت اور بالخصوص مسجد جاتے ہوئے قابلِ ستر اعضاء ڈھانپنا اور زیب وزینت اختیار کرنا۔ ❀ جس نے بغیر علم کے قرآن کی تفسیر کی یا فتویٰ دیا یا فیصلہ کیا تو اس نے اللہ تعالیٰ پر بغیر علم کے بات کہی اور یہ بڑے حرام کاموں میں سے ہے۔ ❀ ان آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ اہلِ ایمان قیامت کے دن ڈریں گے نہ انھیں غم ہوگا اور نہ کسی رعب اور گھبراہٹ کا شکار ہوں گے۔ اگر ان چیزوں کا شکار ہوئے بھی تو انجام امن ہوگا۔ ❀ سب سے بڑا ظالم وہ شخص ہے جس نے اللہ تعالیٰ کی مراد کو دو اعتبار سے بے کار کیا۔ کلام سے اللہ تعالیٰ کا جو مقصد تھا، اسے باطل قرار دے دیا۔ دوسرا لوگوں کو کلام اللہ کا وہ مفہوم بتایا جو اللہ تعالیٰ کی مراد نہیں تھی۔

قَالَ ادْخُلُوْا فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ
فِي النَّارِ ؕ كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا ؕ حَتّٰٓى اِذَا ادَّارَكُوْا فِيْهَا
جَمِيْعًا ۙ قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ
عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ؕ قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۸﴾
وَقَالَتْ اُوْلٰىهُمْ لِاُخْرٰىهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ
فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿۳۹﴾ ع اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا 4 ع 8 11
بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا
يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ؕ وَكَذٰلِكَ
نَجْزِي الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۴۰﴾ لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ؕ
وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۱﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَآ ۫ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا
خٰلِدُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِيْ مِنْ
تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ ۚ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا ۗ وَمَا كُنَّا
لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ؕ
وَنُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾ الثلثة

(38) فرشتے ان سے کہیں گے: اے مشرکو! تم بھی جنوں اور انسانوں کے ان کافر اور گمراہ گروہوں کے ساتھ آگ میں داخل ہو جاؤ جو تم سے پہلے گزر چکے۔ جب بھی کوئی جماعت آگ میں داخل ہوگی، وہ اپنے سے پہلے آگ میں داخل ہونے والی جماعت پر لعنت کرے گی۔ جب وہ اس میں ایک دوسرے کو ملیں گے اور سب اکٹھے ہو جائیں گے تو بعد میں داخل ہونے والے پیروکار اور نچلے درجے کے لوگ اپنے سے پہلے آگ میں داخل ہونے والے آباء واجداد، وڈیروں اور چودھریوں کے بارے میں کہیں گے: اے ہمارے رب! انھوں نے ہی ہمیں راہِ ہدایت سے بھٹکایا تھا، لہٰذا ان کے ہمارے لیے گمراہی کو خوشنما بنا کر پیش کرنے کے سبب انھیں دوگنا عذاب دے۔ اللہ تعالیٰ ان کا رد کرتے ہوئے کہے گا: تم میں سے ہر گروہ کے لیے دوگنا عذاب ہے لیکن تم اس سے بے خبر ہو اور تمھیں ادراک نہیں۔

(39) وہ چودھری اور پیشوا جن کی پیروی کی گئی تھی، وہ اپنے پیروکاروں سے کہیں گے: اے پیروکارو! تمھیں ہم پر کوئی فوقیت و فضیلت حاصل نہیں کہ جس کے باعث تم سے عذاب کی تخفیف ہو۔ یہاں تو تمھارے کیے ہوئے اعمال کا اعتبار ہوگا۔ باطل کی پیروی کے متعلق تمھارا کوئی عذر قبول نہ ہوگا۔ اے پیروکارو! تم بھی کفر اور نافرمانی کے باعث ہماری طرح عذاب چکھو۔

(40) جن لوگوں نے ہماری واضح آیات کو جھٹلایا اور انھیں ماننے اور قبول کرنے سے تکبر کیا، وہ ہر خیر سے مایوس ہو جائیں گے۔ ان کے کفر کی وجہ سے آسمان کے دروازے ان کے اعمال کے لیے نہیں کھولے جائیں گے، نہ ان کے مرنے پر ان کی روحوں کے لیے آسمان کے دروازے کھلیں گے اور نہ وہ کبھی جنت میں داخل ہوں گے یہاں تک کہ اونٹ، جو بہت بڑا جانور ہے، سوئی کے ناکے، جو تنگ ترین سوراخ ہے، میں داخل ہو جائے۔ جبکہ یہ ناممکن ہے اور جس چیز کو اس کے ساتھ مشروط کیا گیا ہے، وہ بھی محال ہے۔ گویا ان کا جنت میں داخلہ بھی اسی طرح ناممکن ہے جس طرح اونٹ کا سوئی کے ناکے سے گزرنا۔ جس کے گناہ بہت بڑے بڑے ہوں، اللہ تعالیٰ اسے اسی طرح کی سزا دیتا ہے۔ (41) ان جھٹلانے والے متکبروں کے لیے دوزخ کی آگ کا بچھونا ہوگا اور ان کے اوپر اسی آگ کا اوڑھنا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر اور بے رخی کے ذریعے سے اس کی حدود سے تجاوز کرنے والوں کو ہم اسی طرح کی سزا دیتے ہیں۔

(42) اور جو لوگ اپنے رب پر ایمان لائے اور اپنی استطاعت کے مطابق نیک عمل کیے، جبکہ اللہ تعالیٰ کسی شخص کو اس کی طاقت سے بڑھ کر تکلیف نہیں دیتا، تو یہی لوگ جنت والے ہیں جو اس میں داخل ہو کر ہمیشہ ہمیشہ وہاں رہیں گے۔

(43) جنت میں ان کی نعمتوں کی تکمیل کے لیے اللہ تعالیٰ ان کے سینوں سے بغض اور کینہ نکال دے گا اور ان کے نیچے نہریں جاری کر دے گا۔ وہ اپنے اوپر اللہ کے انعامات کا اقرار و اعتراف کرتے ہوئے کہیں گے: تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں اس عمل صالح کی توفیق دی جس سے ہمیں یہ مرتبہ نصیب ہوا۔ اگر اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق نہ دیتا تو ہم بذاتِ خود یہاں نہ پہنچ سکتے۔ یقیناً ہمارے رب کے رسول وہ حق لے کر آئے جو غیر مشکوک تھا اور ایسے وعدے اور وعیدیں لے کر آئے جو سچائی پر مبنی تھیں، پھر ایک اعلان کرنے والا ان میں اعلان کرے گا: یہی ہے وہ جنت جس کی خبر تمھیں دنیا میں ہمارے رسولوں نے دی۔ یہ اللہ نے تمھیں تمھارے ان نیک اعمال کی وجہ سے دی ہے جو تم اس کی رضا و خوشنودی حاصل کرنے کے لیے کیا کرتے تھے۔

فوائد: ❀ جھٹلانے والوں کی آپس میں دنیاوی محبت قیامت کے دن دشمنی اور ایک دوسرے پر لعن طعن میں بدل جائے گی۔ ❀ اہلِ ایمان کی روحوں کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کے پاس چلی جائیں اور اپنے رب کے قرب اور خوشنودی سے بہرہ ور ہوں۔ ❀ دین کو جھٹلانے اور اس سے منہ موڑنے والوں کی روحوں کے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھلتے۔ جب وہ مرتے ہیں تو ان کی روحیں آسمان کی طرف جاتی اور اجازت مانگتی ہیں لیکن انھیں داخلے کی اجازت نہیں دی جاتی۔ جیسے وہ دنیا میں اللہ تعالیٰ پر ایمان، اس کی معرفت اور محبت سے بلند نہیں ہوتی تھیں، اسی طرح موت کے بعد بھی اوپر نہیں چڑھ سکیں گی۔ انھیں عمل کی جنس سے جزا ملے گی۔ ❀ اہلِ جنت اللہ تعالیٰ کی معافی کی وجہ سے آگ سے نجات پائیں گے اور اللہ کی رحمت سے جنت میں داخل کیے جائیں گے۔ وہ اپنے نیک اعمال کے باعث اس کے محلات و منازل کے وارث بنیں گے، یہ بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہوگا بلکہ رحمتِ الٰہی کا اعلیٰ ترین مظہر ہوگا۔

وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا
رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ؕ قَالُوْا نَعَمْ ۚ فَاَذَّنَ
مُؤَذِّنٌۢ بَيْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۴﴾ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ
عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ كٰفِرُوْنَ ﴿۴۵﴾
وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَعَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ يَّعْرِفُوْنَ كُلًّۢا بِسِيْمٰهُمْ ۚ
وَنَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ۫ لَمْ يَدْخُلُوْهَا وَهُمْ يَطْمَعُوْنَ ﴿۴۶﴾
وَاِذَا صُرِفَتْ اَبْصَارُهُمْ تِلْقَآءَ اَصْحٰبِ النَّارِ ۙ قَالُوْا رَبَّنَا لَا
تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا
يَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ قَالُوْا مَآ اَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ
تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ ؕ
اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَنَادٰٓى
اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا
رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ؕ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۰﴾ الَّذِيْنَ
اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَهْوًا وَّلَعِبًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ
نَنْسٰىهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَآءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا ۙ وَمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۵۱﴾

وقف لازم — 5 8 12

(44) جنت کے مستقل رہائشی اور دوزخ کے دائمی مکین جب اپنی اپنی تیار کی گئی منزلوں اور مقامات پر چلے جائیں گے تو جنت والے آواز دیں گے: ہم سے ہمارے رب نے جنت کا جو وعدہ کیا تھا، ہم نے تو اسے حق سچ پالیا ہے اور ہمیں ان جنتوں میں داخل کر دیا گیا ہے۔ اے کافرو! تم بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے تمھیں جہنم کی آگ کی جو دھمکی دی تھی، وہ واقعی حق سچ پوری ہوئی کہ نہیں؟ کافر کہیں گے: ہم نے اس دھمکی کا عملی مظہر دیکھ لیا ہے اور واقعی آگ میں داخل ہو گئے ہیں، پھر ایک پکارنے والا اللہ تعالیٰ سے التجا کرتے ہوئے پکارے گا کہ وہ ظالموں کو اپنی رحمت سے دور کر دے کیونکہ دنیا کی زندگی میں اللہ نے ان کے لیے رحمت کے دروازے کھولے تھے لیکن انھوں نے اس سے منہ موڑ لیا تھا۔

(45) یہی وہ ظالم ہیں جو خود بھی اللہ کی راہ سے اعراض کرتے اور دوسروں کو بھی اس سے منہ موڑنے پر اکساتے تھے اور چاہتے تھے کہ حق کی راہ میں کوئی ٹیڑھ آجائے تاکہ لوگ اس پر نہ چلیں۔ وہ آخرت کے منکر تھے، اس لیے اس کی تیاری بھی نہیں کرتے تھے۔

(46) اور ان دونوں گروہوں، یعنی جنتیوں اور دوزخیوں کے درمیان ایک بلند آڑ ہوگی جسے 'اعراف' کہا جائے گا۔ اس بلند آڑ پر کچھ لوگ ہوں گے جن کی نیکیاں اور گناہ برابر ہوں گے اور وہ جنت والوں کو ان کے روشن چہروں جیسی علامات سے پہچانیں گے اور دوزخ والوں کو ان کی روسیاہی جیسی نشانیوں سے پہچانیں گے۔ یہ لوگ اہلِ جنت کی عزت و تکریم کی خاطر ان سے یوں مخاطب ہوں گے: تم پر سلام ہو۔ یہ اعراف والے ابھی جنت میں داخل نہیں ہوئے ہوں گے جبکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اس میں داخل ہونے کی امید رکھتے ہوں گے۔

(47) جب اعراف والوں کی نگاہیں اہلِ دوزخ کی طرف پھریں گی اور انھیں شدید عذاب میں گرفتار دیکھیں گے تو اللہ سے دعا کرتے ہوئے کہیں گے: اے ہمارے رب! ہمیں ان لوگوں میں شامل نہ کرنا جو تیرے ساتھ کفر و شرک کر کے ظالم ٹھہرے۔

(48) اعراف والے، دوزخ والے کئی کافروں کو جنھیں وہ ان کی علامات، جیسے روسیاہی اور آنکھوں کی زردی وغیرہ سے پہچان کر پکاریں گے: تمھیں مالی اور افرادی قوت نے کوئی فائدہ نہ دیا اور تکبر اور خود پسندی کی وجہ سے تمھارا حق سے منہ موڑنا بھی تمھارے کام نہ آیا۔

(49) اللہ تعالیٰ کافروں کی سرزنش اور مذمت کرتے ہوئے فرمائے گا: کیا یہی وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں تم قسمیں کھا کھا کر کہتے تھے کہ اللہ ان پر اپنی رحمت نہیں کرے گا؟! اور اللہ تعالیٰ اہلِ ایمان سے فرمائے گا: اے مومنو! تم جنت میں داخل ہو جاؤ۔ تمھیں مستقبل کا کوئی خوف ہوگا نہ دنیا کے اس حصے پر کوئی غم ہوگا جو تم سے رہ گیا، کیونکہ تم ہمیشہ رہنے والی نعمتوں میں آ گئے ہو۔

(50) دوزخ والے جنتیوں سے گزارش کریں گے: اے جنت والو! ہم پر تھوڑا سا پانی ہی بہا دو یا پھر اللہ نے تمھیں جو کھانا دے رکھا ہے، اس میں سے ہی کچھ دے دو۔ اہلِ جنت کہیں گے: اللہ تعالیٰ نے یہ دونوں چیزیں کافروں پر ان کے کفر کی وجہ سے حرام کر دی ہیں اور جو چیز اللہ تعالیٰ نے تم پر حرام کر دی ہے، وہ ہم تمھیں نہیں دے سکتے۔

(51) یہی کافر ہیں جنھوں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشا بنا رکھا تھا اور دنیا کی زندگی کے ٹھاٹھ باٹھ اور زیب و زینت نے انھیں دھوکے میں مبتلا رکھا، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ انھیں بھلا دے گا اور انھیں اسی طرح عذاب جھیلتا ہوا چھوڑ دے گا جیسے انھوں نے قیامت کی حاضری کو بھلایا اور اس کے لیے کوئی عمل کیا نہ اس کی تیاری کی، نیز انھوں نے اللہ تعالیٰ کے دلائل و براہین کا انکار کیا، حالانکہ وہ جانتے تھے کہ یہ حق ہے۔

فوائد: ❀ مرنے کے بعد زندہ ہو کر دوبارہ اٹھنے پر ایمان نہ ہونا شہوات میں پڑنے کا بنیادی سبب ہے۔ ❀ قیامت کے دن لوگوں کو یقین ہو جائے گا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فرماں برداروں سے انعامات کے جو وعدے کیے اور کافروں کو سزا کی جو وعیدیں سنائیں، وہ سب پوری ہو گئی ہیں۔ ❀ قیامت کے دن لوگوں کے دو گروہ ہوں گے: ایک گروہ جنت میں جائے گا اور دوسرا گروہ آگ میں اور ان دونوں کے درمیان ایک گروہ ہوگا جن کے گناہ اور نیکیاں برابر ہوں گی۔ بالآخر وہ بھی جنت میں چلے جائیں گے۔ ❀ جن لوگوں کے پاس مال و زر، عزت و شرف اور پیروکاروں کی کثرت ہے، انھیں جان لینا چاہیے کہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کے کسی کام آئے گا نہ انھیں اللہ کے عذاب سے بچا سکے گا۔

وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰى عِلْمٍ هُدًى وَّرَحْمَةً
لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿52﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِيْلَهٗ ؕ يَوْمَ يَاْتِيْ
تَاْوِيْلُهٗ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ نَسُوْهُ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَآءَتْ رُسُلُ
رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۚ فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ فَيَشْفَعُوْا لَنَآ اَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ
غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ؕ قَدْ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا
كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿53﴾ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۘ يُغْشِي الَّيْلَ
النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا ۙ وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ
بِاَمْرِهٖ ؕ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ؕ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿54﴾ اُدْعُوْا
رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿55﴾ وَلَا تُفْسِدُوْا
فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ؕ اِنَّ رَحْمَتَ
اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿56﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ
بُشْرًۢا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ؕ حَتّٰٓى اِذَآ اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا
سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَآءَ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ
كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿57﴾

ع 6 6 13

(52) اور یقیناً ہم نے ان لوگوں کے پاس یہ قرآن پہنچا دیا ہے جو محمد (ﷺ) پر نازل ہونے والی کتاب ہے اور جو ہم بیان کرنا چاہتے تھے، ہم نے اپنے کامل علم سے اسے پوری طرح بیان کر دیا ہے۔ یہ کتاب مومنوں کی رشد و ہدایت اور حق کے راستے کی طرف راہنمائی کرنے والی ہے۔ یہ کتاب دنیا و آخرت کی بھلائی کی طرف رہنمائی کرنے کی وجہ سے ان کے لیے رحمت ہے۔

(53) یہ کافر اس دردناک عذاب کے واقع ہونے ہی کے منتظر ہیں جس کے وقوع کی ان کو خبر دی گئی ہے اور جو آخرت میں ان کے انجام کے طور پر پیش آنے والا ہے۔ جب وہ دن آ گیا جس میں ان کافروں کو عذاب کی اور ایمان والوں کو ثواب کی خبر دی گئی ہے تو وہ لوگ کہیں گے جنھوں نے دنیا میں قرآن کو بھلا دیا اور اس میں موجود احکام پر عمل نہ کیا: یقیناً ہمارے رب کے رسول وہ حق لے کر آئے جس کی صداقت میں کوئی شک و شبہ نہیں اور نہ اس کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے میں کوئی شک ہے۔ کاش! ہمارے کوئی سفارشی ہوتے جو اللہ کے حضور ہماری سفارش کرتے کہ وہ ہمیں عذاب سے بچا لیتے یا کاش! ہمیں دنیا کی زندگی کی طرف دوبارہ بھیج دیا جائے تا کہ ہم پہلے جو گناہ کرتے رہے ہیں، ان کی جگہ نیک اعمال کر کے نجات پا جائیں۔ یقیناً ان کافروں نے اپنے کفر کے سبب خود کو تباہی کے گڑھے میں ڈال کر خسارہ اٹھایا اور جن کی وہ اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کرتے تھے، سب گم ہو گئے اور انھوں نے انھیں کوئی نفع نہ دیا۔

(54) اے لوگو! بلاشبہ تمھارا رب اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو کسی سابقہ نمونے کے بغیر چھ دن میں پیدا کیا، پھر اللہ سبحانہ و تعالیٰ عرش پر بلند ہوا، اور اس کی یہ بلندی اس کے شایانِ شان ہے جس کی کیفیت کا ہمیں ادراک نہیں۔ وہ رات کی تاریکی دن کے اجالے سے ختم کرتا ہے اور دن کی روشنی رات کی تاریکی سے۔ ان میں سے ہر ایک دوسرے کے پیچھے تیزی سے لپکا چلا آتا ہے کہ لیٹ نہیں ہوتا۔ ایک جاتا ہے تو دوسرا آ جاتا ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہی نے سورج، چاند اور ستارے پیدا کیے ہیں اور ان سب کو اپنے حکم کے تابع بنایا ہے۔ یاد رکھو! ہر چیز کا خالق اکیلا اللہ ہی ہے۔ اس کے سوا کون خالق ہو سکتا ہے؟! حکم بھی اسی اکیلے کا چلتا ہے۔ اس کی خیر و برکت عظیم اور احسان وافر ہیں۔ اور وہ جلال، کمال اور رب العالمین کی صفات سے متصف ہے۔

(55) اے مومنو! اپنے رب کو نہایت عجز و انکساری سے گڑگڑا کر چپکے چپکے پکارو۔ تمھاری دعا میں اخلاص ہو، ریاکاری نہ ہو اور نہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ دعا میں کسی کو شریک کرو کیونکہ وہ دعا میں اپنی حدود سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ دعا میں اللہ کی حدود سے سب سے بڑا تجاوز یہ ہے کہ اس کے ساتھ غیروں کو بھی پکارا جائے جیسا کہ مشرک کرتے تھے۔

(56) اور گناہ کر کے زمین میں فساد نہ کرو، جبکہ اللہ تعالیٰ نے رسول بھیج کر اور صرف اپنی اطاعت کے ذریعے سے اسے آباد کر کے اس کی اصلاح کی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی سزا کے ڈر کا احساس کرتے ہوئے اور اس کے ثواب کے حصول کا انتظار کرتے ہوئے اس اکیلے سے دعا کرو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی رحمت نیکوکاروں کے قریب ہے، لہٰذا تم بھی ان میں شامل ہو جاؤ۔

(57) اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہی ہے جو بارش کی خوشخبری دینے کے لیے اس سے پہلے ہوائیں بھیجتا ہے۔ یہاں تک کہ جب یہ ہوائیں پانی سے بھرے بھاری بادل اٹھا لیتی ہیں تو ہم اس بادل کو کسی قحط زدہ زمین کی طرف ہانک کر لے جاتے ہیں، پھر اس سرزمین میں بارش نازل کرتے ہیں اور اس پانی سے ہر قسم کے پھل نکالتے ہیں۔ ان پھلوں کو نکالنے کی طرح ہی ہم مردوں کو ان کی قبروں سے زندہ کر کے نکالیں گے۔ اے لوگو! ہم نے یہ اس لیے کیا تا کہ تم اللہ کی قدرت اور کاریگری سے نصیحت پکڑو اور یاد رکھو کہ وہ مردوں کو زندہ کرنے پر قادر ہے۔

فوائد: ❀ قرآن مجید کتابِ ہدایت ہے جس میں انسانی ضروریات کی تمام تفصیلات موجود ہیں۔ جو صدقِ دل سے اس کی طرف رجوع کرے، اس کے لیے اللہ کی طرف سے ہدایت اور رحمت ہے۔ ❀ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے خاص حکمت سے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا۔ اگر چاہتا تو سب کچھ ایک لمحے میں ''كُنْ'' کہہ کر بنا سکتا تھا۔ ❀ مومن پر فرض ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے مکمل خشوع و خضوع سے دعا کرے تا کہ اللہ اپنے فضل سے اسے قبول کر لے۔ ❀ زمین میں فساد پھیلانا اپنی تمام تر صورتوں کے ساتھ ممنوع ہے۔

وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۚ وَالَّذِيْ خَبُثَ
لَا يَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا ؕ كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّشْكُرُوْنَ ﴿۵۸﴾ ع 7 5 14
لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا
لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۵۹﴾
قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖٓ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۶۰﴾ قَالَ
يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۱﴾
اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنْصَحُ لَكُمْ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۲﴾
اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ
لِيُنْذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوْا وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۶۳﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاَنْجَيْنٰهُ
وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ فِي الْفُلْكِ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ
اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِيْنَ ﴿۶۴﴾ ع 8 6 15 وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ قَالَ
يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۶۵﴾
قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖٓ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ
سَفَاهَةٍ وَّاِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۶۶﴾ قَالَ يٰقَوْمِ
لَيْسَ بِيْ سَفَاهَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۷﴾

(58) اور جو پاکیزہ زمین ہوتی ہے، اس کی پیداوار تو اللہ کے حکم سے خوب نکلتی ہے۔ اسی طرح مومن بھی نصیحت سنتا اور اس سے فائدہ اٹھاتا ہے جس کے نتیجے میں وہ نیک عمل کرتا ہے۔ جو زمین بنجر اور شور زدہ ہوتی ہے، وہ اپنی پیداوار نہایت مشکل سے نکالتی ہے جس میں کوئی خیر نہیں ہوتی۔ کافر کا بھی یہی حال ہوتا ہے۔ وہ وعظ و نصیحت سے فائدہ نہیں اٹھاتا، اس لیے وہ کوئی ایسا نیک عمل نہیں کرتا جو اس کے لیے مفید ہو۔ اس طرح ہم حق کو ثابت کرنے کے لیے مختلف دلائل طرح طرح سے بیان کرتے ہیں اور یہ صرف ان لوگوں کے لیے کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی قدر کرتے اور ان پر شکر ادا کرتے ہیں، ناشکری نہیں کرتے بلکہ اپنے رب کی اطاعت کرتے ہیں۔ (59) ہم نے نوح (علیہ السلام) کو ان کی قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجا۔ وہ انھیں اللہ کی توحید کی دعوت دیتے رہے اور غیر اللہ کی عبادت سے دور رہنے کا کہتے رہے، چنانچہ انھوں نے ان سے کہا: اے میری قوم! اکیلے اللہ کی عبادت کرو جس کے سوا تمھارا کوئی معبود برحق نہیں۔ اے میری قوم! مجھے خطرہ ہے کہ اگر تم کفر پر اڑے رہے تو تم بڑے دن کے عذاب میں گرفتار ہو جاؤ گے۔ (60) ان سے ان کی قوم کے رئیسوں اور وڈیروں نے کہا: اے نوح! یقیناً ہم دیکھتے ہیں کہ تم راہ راست سے بالکل ہٹ گئے ہو۔ (61) نوح علیہ السلام نے قوم کے وڈیروں سے کہا: میں گمراہ نہیں جیسا کہ تم سمجھتے ہو۔ میں تو اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہوں اور میں تمھاری طرف اس اللہ کی طرف سے رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں جو میرا، تمھارا اور تمام جہانوں کا رب ہے۔ (62) اللہ نے مجھے جو وحی دے کر تمھاری طرف بھیجا ہے، میں تمھیں وہ پہنچاتا ہوں اور تمھیں اللہ کا حکم ماننے اور اس پر حاصل ہونے والے ثواب کی ترغیب دے کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں اور ان پر وارد ہونے والی سزا سے ڈرا کر تمھاری خیر خواہی کرتا ہوں اور میں بذریعہ وحی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان امور کو جانتا ہوں جنھیں تم نہیں جانتے۔ (63) کیا تمھیں اس بات پر حیرانی اور تعجب ہوا ہے کہ تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے وحی اور نصیحت ایک ایسے شخص کی زبانی آ گئی جو تمھارا ہم جنس ہے اور تم اسے جانتے ہو؟! وہ تم میں پلا بڑھا ہے، وہ جھوٹا ہے نہ گمراہ اور نہ وہ کسی دوسری جنس ہی سے ہے۔ وہ تمھیں اس بات سے ڈرانے آیا کہ اگر تم نے اسے جھٹلایا اور نافرمانی کی تو تمھیں اللہ کی طرف سے سخت سزا ملے گی اور تاکہ تم اللہ سے ڈر کر اس کے احکام مان لو اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز آ جاؤ۔ وہ یہ امید بھی لے کر آیا کہ اگر تم ایمان لے آؤ تو تم پر رحم کیا جائے گا۔ (64) ان کی قوم نے انھیں جھٹلایا اور ان پر ایمان نہ لائے بلکہ اپنے کفر پر اڑے رہے تو انھوں نے بددعا کی کہ اللہ! اس قوم کو ہلاک کر دے، چنانچہ ہم نے انھیں اور ان پر ایمان لانے والوں کو ایک کشتی میں غرق ہونے سے بچا لیا اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور لگاتار جھٹلاتے رہے، انھیں ہم نے سزا دی اور طوفان کے ذریعے سے غرق کر کے تباہ کر دیا۔ بلاشبہ ان لوگوں کے دل حق سے اندھے ہو چکے تھے۔ (65) ہم نے قومِ عاد کی طرف انھی میں سے ایک رسول بھیجا اور وہ تھے ہود علیہ السلام۔ انھوں نے کہا: اے میری قوم! اکیلے اللہ کی عبادت کرو جس کے سوا تمھارا کوئی معبود برحق نہیں۔ کیا تم اس کے احکام مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز آ کر اس سے ڈرتے نہیں تاکہ تم اس کے عذاب سے بچ سکو؟! (66) ان کی قوم کے جن وڈیروں اور سرداروں نے اللہ کے ساتھ کفر کیا اور اس کے رسول کو جھٹلایا، انھوں نے کہا: اے ہود! جب تم ہمیں اکیلے اللہ کی عبادت کی دعوت دیتے اور بتوں کی عبادت چھوڑنے کا کہتے ہو تو تم ہمیں بے عقل اور بے وقوف لگتے ہو اور ہمارا تو پختہ اعتقاد ہے کہ تم اس دعوے میں جھوٹے ہو کہ تم اللہ کے رسول ہو۔ (67) ہود علیہ السلام نے اپنی قوم کو جواب دیا: اے میری قوم! میں کم عقل اور جذباتی نہیں بلکہ یقیناً میں تمام جہانوں کے پروردگار کی طرف سے اس کا رسول ہوں۔

فوائد: ❀ عمدہ زمین کی مثال پاکیزہ دلوں کے لیے دی گئی ہے۔ جس طرح پاکیزہ زمین کے لیے بارش زندگی کا کام دیتی ہے، اسی طرح پاکیزہ دلوں کو وحی سے زندگی ملتی ہے۔ جب ان کے پاس وحی آتی ہے تو اسے قبول کر کے اور سیکھ کر اپنی پاکیزگی اور خوبی کے مطابق اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اور اگر معاملہ اس کے برعکس ہو تو اس کی مثال بھی اس کے الٹ ہے۔ ❀ انبیاء و رسل علیہم السلام مخلوق پر ان کے ماں باپ سے بھی زیادہ شفیق اور مہربان ہوتے ہیں۔ ❀ اللہ تعالیٰ کا یہ دستور ہے کہ اس نے ہر قوم کی طرف انھی میں سے ان کی زبان بولنے والا رسول بھیجا تاکہ وہ لوگ ان سے مانوس ہو جائیں جن کی فطرت مسخ نہیں ہوئی اور انسانوں کے لیے آسانی ہو۔ ❀ سب سے بڑا احمق اور بے وقوف وہ ہے جس نے حق کا انکار کر کے اسے ٹھکرایا اور علماء اور اپنے خیر خواہوں کی بات ماننے سے تکبر کیا اور ہر سرکش شیطان کی چمچہ گیری کی۔

أُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ ﴿٦٨﴾ اَوَعَجِبْتُمْ
اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ ؕ
وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّزَادَكُمْ
فِي الْخَلْقِ بَصْۜطَةً ۚ فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿٦٩﴾
قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ
اٰبَآؤُنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٧٠﴾
قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّغَضَبٌ ؕ
اَتُجَادِلُوْنَنِيْ فِيْٓ اَسْمَآءٍ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّا
نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ
الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿٧١﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَ
قَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَمَا كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿٧٢﴾ ع
وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا
لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ
هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ
اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٧٣﴾

ع 9 8 16 — وقف لازم

﴿68﴾ میں تو تمھیں وہ توحید اور شریعت بتاتا ہوں جس کے بتانے کا میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے اور میں اللہ کے اس حکمِ تبلیغ کو پوری خیر خواہی اور دیانت داری سے ادا کرتا ہوں۔ اس میں کمی بیشی نہیں کرتا۔

﴿69﴾ کیا تمھیں اس بات پر حیرت اور تعجب ہوتا ہے کہ تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے ڈرانے اور نصیحت کرنے والا ایک ایسا شخص آ گیا ہے جو تمھارا ہم جنس ہے، کوئی فرشتہ یا جن نہیں؟! تمھیں تو اللہ کی تعریف کرنی چاہیے اور اس کا شکر بجالانا چاہیے کہ اس نے تمھیں زمین میں اقتدار دیا اور قومِ نوح کو ان کے کفر کے سبب تباہ کر کے تمھیں ان کا جانشین بنایا۔ اس پر بھی اللہ کا شکر ادا کرو کہ اس نے تمھیں ڈیل ڈول اور قوت و طاقت میں دوسروں پر فوقیت بخشی۔ اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کے وسیع انعامات یاد کرو تا کہ تم اپنے مطلوب (جنت) کے حصول میں کامیاب ہو سکو اور (جہنم کے) خطرات سے نجات پا سکو۔

﴿70﴾ ان کی قوم نے ان سے کہا: اے ہود! کیا تم ہمیں یہ حکم دینے کے لیے آئے ہو کہ ہم اکیلے اللہ کی عبادت کریں اور انھیں چھوڑ دیں جن کی ہمارے باپ دادا عبادت کرتے تھے؟! جاؤ، اگر اپنے دعوے میں سچے ہو تو وہ عذاب لے آؤ جس کی تم ہمیں دھمکیاں دیتے ہو۔

﴿71﴾ ہود علیہ السلام نے انھیں جواب دیتے ہوئے کہا: یقیناً تم نے اللہ کے عذاب اور غضب کو خود پر لازم کر لیا ہے۔ اب وہ ہر صورت تم پر آیا ہی چاہتا ہے۔ کیا تم مجھ سے ان بتوں کے بارے میں لڑتے ہو جنھیں تم اور تمھارے آباء و اجداد نے معبودوں کا نام دے دیا ہے جبکہ ان کی کوئی حقیقت ہی نہیں؟! انھیں معبود قرار دینے کی اللہ تعالیٰ نے کوئی دلیل نہیں اتاری جسے تم بطور حجت پیش کرو۔ جس عذاب کی تم نے اپنے لیے جلدی مچا رکھی ہے، اس کا انتظار کرو، میں بھی تمھارے ساتھ انتظار کر رہا ہوں۔ وہ ضرور آئے گا۔

﴿72﴾ پھر ہم نے اپنی رحمت سے ہود (علیہ السلام) اور ان پر ایمان لانے والوں کو سلامت رکھا اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہم نے انھیں تباہ و برباد کر کے ان کی جڑ کاٹ دی۔ وہ ایمان لانے والے ہی نہ تھے بلکہ جھٹلانے ہی پر لگے ہوئے تھے، اس لیے عذاب کے مستحق ٹھہرے۔

﴿73﴾ ہم نے ثمود قبیلے کی طرف ان کے بھائی صالح (علیہ السلام) کو اللہ کی توحید اور عبادت کی دعوت دینے کے لیے بھیجا۔ صالح علیہ السلام نے ان سے کہا: اے میری قوم! اکیلے اللہ کی عبادت کرو کیونکہ اس کے سوا تمھارا کوئی ایسا معبود نہیں جو عبادت کا مستحق ہو۔ یقیناً میں جو دین تمھارے پاس لایا ہوں، اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی صداقت کی واضح نشانی تمھارے پاس آ گئی ہے جو اونٹنی کی صورت میں چٹان سے ظاہر ہو گی۔ اس کے پانی پینے کا وقت مقرر ہے اور تمھارے پانی پینے کا دن بھی متعین ہے۔ اسے کھلا چھوڑ دو کہ وہ اللہ کی زمین میں کھاتی پھرے۔ تمھیں اس کی دیکھ بھال کی کچھ بھی مشقت نہیں اٹھانی پڑے گی۔ اسے اذیت مت پہنچانا ورنہ اس کے باعث تمھیں سخت اور دردناک عذاب آ پکڑے گا۔

فوائد: ❀ انبیاء علیہم السلام کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے دعوت اِلی اللہ کی راہ میں آنے والی تکلیفوں پر صبر کرنا چاہیے۔

❀ دعوت اِلی اللہ کا آغاز اس بات سے کرنا چاہیے کہ سب سے پہلے اکیلے اللہ تعالیٰ کی بلا شرکت غیرے عبادت کی طرف بلایا جائے اور شرک کا انکار کیا جائے۔

❀ جسمانی اور مادی قوت کا فریب انسان کو اللہ تعالیٰ کے احکام اور ممنوعات کے انکار پر ابھارتا ہے۔

❀ نبی اپنی قوم میں سے ہوتا ہے لیکن اس کا حسب و نسب سب سے اعلیٰ اور وہ معاشرتی اور اخلاقی اعتبار سے سب سے معزز اور بلند شان والا ہوتا ہے۔

❀ انبیائے کرام علیہم السلام اور ان کے وارث علمائے کرام بیوقوفوں کا مقابلہ حلم اور بردباری سے کرتے ہیں اور بری باتوں کو نظر انداز کر کے عفو و درگزر سے کام لیتے ہیں۔

وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ وَّبَوَّاَكُمْ
فِي الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا وَّتَنْحِتُوْنَ
الْجِبَالَ بُيُوْتًا ۚ فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ
مُفْسِدِيْنَ ﴿٧٤﴾ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ
لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صٰلِحًا
مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿٧٥﴾
قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا بِالَّذِيْٓ اٰمَنْتُمْ بِهٖ
كٰفِرُوْنَ ﴿٧٦﴾ فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ وَ
قَالُوْا يٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ
الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٧٧﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ
جٰثِمِيْنَ ﴿٧٨﴾ فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ
رِسَالَةَ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿٧٩﴾
وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ
بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٨٠﴾ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ
شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَاۗءِ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿٨١﴾

74 اور اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کی وہ نعمت یاد کرو جب اس نے تمھیں قومِ عاد کا جانشین بنایا اور تمھیں تمھاری زمین میں ٹھکانا دیا جس سے تم فائدہ اٹھاتے ہو اور تمھاری مرادیں بھی پوری ہوتی ہیں۔ یہ سب کچھ تمھیں قومِ عاد کو ان کی سرکشی اور کفر و تکذیب کی وجہ سے تباہ کرنے کے بعد دیا۔ تم نرم زمین پر محل بناتے ہو اور اپنے گھر بنانے کے لیے پہاڑوں کو کاٹتے ہو۔ اللہ تعالیٰ کے اپنے اوپر ہونے والے ان سارے انعامات کو یاد کرو تاکہ تم اس کی شکر گزاری کرو۔ زمین میں فساد پھیلانا بند کرو اور یہ اللہ کی نافرمانی اور کفر چھوڑ کر ہوگا۔

75 ان کی قوم کے متکبر سرداروں اور وڈیروں نے قوم کے ان اہلِ ایمان سے کہا جنھیں وہ کمزور سمجھتے تھے: اے مومنو! کیا تم صالح کو واقعی اللہ کا سچا رسول مانتے ہو؟ تو ان کمزور سمجھے جانے والے اہلِ ایمان نے کہا: بلاشبہ صالح علیہ السلام جو دے کر ہماری طرف بھیجے گئے ہیں، ہم اس کی تصدیق کرنے والے، اس کے حق ہونے کا اقرار کرنے والے اور اس کی اطاعت کرنے والے ہیں، نیز ان کی شریعت پر عمل کرنے والے ہیں۔

76 ان کی قوم کے متکبروں نے کہا: اے مومنو! تم جس کی تصدیق کرتے ہو، ہم اس کا انکار کرتے ہیں۔ ہم اس پر ایمان لائیں گے نہ اس کی شریعت پر عمل پیرا ہوں گے۔

77 چنانچہ انھوں نے اللہ تعالیٰ کا حکم ماننے سے تکبر اور انکار کرتے ہوئے اس اونٹنی کو ذبح کر دیا جسے ایذا دینے سے انھیں روکا گیا تھا اور انھوں نے صالح علیہ السلام کی دھمکی کا مذاق اڑاتے اور عذاب کو بعید سمجھتے ہوئے کہا: اے صالح! اگر تم اللہ کے سچے رسولوں میں سے ہو تو جس دردناک عذاب کی ہمیں دھمکیاں دیتے تھے، وہ لے آؤ۔

78 پھر وہ عذاب آ گیا جس کی کافروں نے جلدی مچا رکھی تھی۔ اس کی صورت یہ تھی کہ شدید زلزلے نے انھیں آ پکڑا اور وہ زمین پر اوندھے منہ پڑے رہ گئے۔ ان میں سے کوئی ایک بھی تباہی سے نہ بچ سکا۔

79 صالح علیہ السلام جب قوم کے قبولِ حق سے مایوس ہو گئے تو ان سے منہ موڑ لیا اور کہا: اے میری قوم! میں نے تو یقیناً تمھیں اپنے اللہ کا حکم پہنچا دیا جس کے پہنچانے کا مجھے حکم ملا تھا اور ترغیب و ترہیب (جنت کا شوق دلانے اور جہنم سے ڈرانے) کے ذریعے سے تمھاری پوری خیر خواہی کی لیکن تم لوگ ہو ہی ایسے کہ جو تمھاری خیر کی طرف راہنمائی کرنے اور تمھیں شر سے دور کرنے کے حریص ہیں، تم ان خیر خواہوں کو پسند ہی نہیں کرتے۔

80 اور لوط (علیہ السلام) کا ذکر کیجیے جب انھوں نے اپنی قوم کو منع کرتے ہوئے کہا: کیا تم ہم جنس پرستی جیسی بری حرکت کرتے ہو؟! اس گھٹیا حرکت کے تم ہی موجد اور بانی ہو۔ تم سے پہلے کسی نے اس کا ارتکاب نہیں کیا۔

81 تم شہوت پوری کرنے کے لیے عورتوں کو چھوڑ کر مردوں کے پاس آتے ہو، حالانکہ اس مقصد کے لیے عورتیں پیدا کی گئی ہیں۔ اپنے اس فعل کے معاملے میں تم عقل، نقل اور فطرت سب کچھ نظر انداز کر دیتے ہو بلکہ تم تو انسانیت کے دائرۂ اعتدال سے نکل کر اور فطرت و عقلمندی سے انحراف کر کے اللہ تعالیٰ کی حدیں پامال کر رہے ہو۔

فوائد: ❀ تکبر اکثر و بیشتر مال کی کثرت، شان و شوکت اور مقام و مرتبے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے اور مال کی قلت اور شان و شوکت کی کمی اکثر و بیشتر ایمان، تصدیق اور فرمانبرداری کا باعث بنتی ہے۔ ❀ اس سے ثابت ہوا کہ بلند و بالا محلات بنانے جائز ہیں کیونکہ نعمت کے اثرات میں عمدہ عمارت بھی ہے جس کے ساتھ انعام کرنے والے کا شکر ادا کرنا بھی ضروری ہے۔

❀ انبیاء علیہم السلام کی دعوت کو عام طور پر کمزور اور غریب لوگوں ہی نے قبول کرنے میں جلدی کی اور ان کی لائی ہوئی حق بات کو سنا۔ جہاں تک سرداروں اور لیڈروں کا تعلق ہے تو ان میں سے اکثریت سرکشی اور تکبر کا شکار رہی ہے۔ ❀ جب معاشرے میں بے حیائی عام ہو جائے اور اس پر کوئی تنقید کرنے والا بھی نہ ہو تو پورا معاشرہ عذابِ الٰہی کی لپیٹ میں آ جاتا ہے۔

وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْهُمْ
مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿٨٢﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ
وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۖ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿٨٣﴾ وَاَمْطَرْنَا
عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۭ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٨٤﴾ ع
وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۭ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ
مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ قَدْ جَاۗءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ
رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ
اَشْيَاۗءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ۭ
ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٨٥﴾ ج وَلَا تَقْعُدُوْا
بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ وَتَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
مَنْ اٰمَنَ بِهٖ وَتَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ كُنْتُمْ
قَلِيْلًا فَكَثَّرَكُمْ ۡ وَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٨٦﴾ وَاِنْ كَانَ طَاۗىِٕفَةٌ مِّنْكُمْ اٰمَنُوْا
بِالَّذِيْٓ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَطَاۗىِٕفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوْا فَاصْبِرُوْا
حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَنَا ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿٨٧﴾

10 ع 12 17

(82) بے حیائی کی مرتکب اس قوم سے جب کوئی اور جواب نہ بن پڑا تو حق سے روگردانی کرتے ہوئے انھوں نے بس یہی کہا: لوط اور ان کے گھر والوں کو اپنی بستی سے نکال دو۔ یہ لوگ ہمارے اس کام سے دامن بچا کر دور رہتے ہیں، لہٰذا ان کا ہمارے درمیان رہنا ہمارے لیے مناسب نہیں۔

(83) ہم نے انھیں اور ان کے ماننے والوں کو سلامت رکھا، اس طرح کہ جس بستی پر جلد عذاب آنے والا تھا، انھیں راتوں رات اس سے نکل جانے کا حکم دیا سوائے ان کی بیوی کے جو کہ اپنی قوم کے ساتھ پیچھے رہنے والوں میں بن گئی اور اسی عذاب کی لپیٹ میں آ گئی جو قوم پر آیا۔

(84) اور ہم نے ان پر شدید بارش برسائی، اس طرح کہ ہم نے ان پر مٹی کے پتھر برسائے اور اس بستی کو الٹا دیا اور اس کا اوپر والا حصہ نیچے کر دیا۔ اے رسول (ﷺ)! غور کریں کہ لوط (علیہ السلام) کی مجرم قوم کا انجام کیا ہوا؟ یقیناً تباہی و بربادی اور ہمیشہ کی ذلت ان کا مقدر ٹھہری۔

(85) یقیناً ہم نے مدین قبیلے کی طرف ان کے بھائی شعیب (علیہ السلام) کو بھیجا تو انھوں نے ان سے کہا: اے میری قوم! اکیلے اللہ کی عبادت کرو۔ اس کے سوا تمھارا کوئی معبود نہیں جو عبادت کا حق دار ہو۔ میں اپنے رب کی طرف سے جو دین تمھارے پاس لایا ہوں، اس کی صداقت پر دلالت کرنے والے واضح دلائل اور روشن ثبوت اللہ کی طرف سے تمھارے پاس آ گئے ہیں۔ ناپ اور تول پورا پورا کر کے لوگوں کے حقوق ادا کرو اور ان کے سامان میں بلا وجہ عیب نکال کر اور عدم دلچسپی کا اظہار کر کے یا مال والوں کو دھوکا دے کر ان کو کم مال نہ دو۔ جب اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام بھیج کر اس زمین کی اصلاح کی ہے تو کفر اور گناہ کر کے اس میں فساد نہ پھیلاؤ۔ اگر تم ایمان دار ہو تو یہ مذکورہ حکم تمھارے لیے زیادہ بہتر اور نفع بخش ہے کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں سے اس لیے اجتناب ہے کہ اللہ نے ان سے منع کیا ہے اور اس میں اللہ کے حکموں پر عمل پیرا ہو کر اس کے تقرب کا راستہ بھی ہے۔

(86) اور تم راستوں پر اس غرض سے مت بیٹھا کرو کہ اس راہ سے گزرنے والے کا مال چھین لو اور جو ہدایت کی راہ پر چلنا چاہے، اسے روکو، اس طرح کہ اللہ کی راہ میں ٹیڑھ تلاش کرتے رہو تا کہ لوگ اس راستے پر نہ چلیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو انعام تم پر کیے ہیں، انھیں یاد رکھو تا کہ تم ان پر اس کے شکر گزار بنو۔ دیکھو تمھاری تعداد تھوڑی تھی، پھر اللہ نے تمھیں زیادہ کر دیا اور غور کرو کہ تم سے پہلے زمین میں فساد برپا کرنے والوں کا انجام کیا ہوا، یقیناً ان کا انجام تباہی و بربادی تھا۔

(87) اگر ایک گروہ تم میں سے اس تعلیم پر ایمان لے آیا ہے جو میں اپنے رب کی طرف سے لایا ہوں اور دوسرا گروہ اس پر ایمان نہ لایا تو اے جھٹلانے والو! اس فیصلے کا انتظار کرو جو اللہ تعالیٰ تمھارے درمیان کرے گا اور اللہ تعالیٰ سب سے بہتر اور عادلانہ فیصلہ کرنے والا ہے۔

فوائد: ❀ لواطت (ہم جنس پرستی) ایسی بے حیائی ہے جو فطرت کے مسخ ہونے پر دلالت کرتی ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے اسی مناسبت سے انھیں سزا دی کہ ان کی بستیوں کو الٹا دیا۔

❀ شعیب علیہ السلام سمیت تمام انبیاء کی دعوت دو اصولوں پر قائم تھی: (1) اللہ کے حکم کی تعظیم، جس میں اللہ کی توحید کا اقرار اور انبیاء کی تصدیق آتی ہے۔ (2) اللہ کی مخلوق پر شفقت، جس میں ناپ تول میں کمی نہ کرنا، زمین میں فساد نہ پھیلانا اور ہر قسم کی ایذا رسانی سے باز رہنا داخل ہے۔

❀ امن کے بعد زمین میں فساد پھیلانا انسانیت کے خلاف نہایت گھناؤنا جرم ہے کیونکہ عقیدے اور اخلاق کی اصلاح میں سب کا بھلا ہے اور زمین میں فساد پھیلانا لوگوں پر ظلم و زیادتی ہے۔

❀ کبیرہ ترین اور خطرناک گناہوں اور بے شرمی کے کاموں میں سے یہ بھی ہے کہ لوگوں سے غیر شرعی طریقے سے ناحق مال زبردستی وصول کیا جائے کیونکہ یہ غصب، ظلم، لوگوں کی حق تلفی اور برائی کو رواج دینے، اس پر عمل کرنے اور اس کا اقرار کرنے کے مترادف ہے۔

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ
يٰشُعَيْبُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ قَرْيَتِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ؕ
قَالَ اَوَلَوْ كُنَّا كٰرِهِيْنَ ﴿88﴾ قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اِنْ عُدْنَا
فِيْ مِلَّتِكُمْ بَعْدَ اِذْ نَجّٰىنَا اللّٰهُ مِنْهَا ؕ وَمَا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّعُوْدَ فِيْهَآ
اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّنَا ؕ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ؕ عَلَى اللّٰهِ
تَوَكَّلْنَا ؕ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ
الْفٰتِحِيْنَ ﴿89﴾ وَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ
شُعَيْبًا اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿90﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا
فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿91﴾ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا
فِيْهَا ۚ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَانُوْا هُمُ الْخٰسِرِيْنَ ﴿92﴾ فَتَوَلّٰى
عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ ۚ
فَكَيْفَ اٰسٰى عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ﴿93﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّبِيٍّ
اِلَّآ اَخَذْنَآ اَهْلَهَا بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُوْنَ ﴿94﴾
ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتّٰى عَفَوْا وَّقَالُوْا قَدْ مَسَّ
اٰبَآءَنَا الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿95﴾

(88) قومِ شعیب کے متکبر وڈیروں اور سرداروں نے شعیب علیہ السلام سے کہا: اے شعیب! ہم تمھیں اور تمھارے پیروکاروں کو جنھوں نے تمھاری تصدیق کی، بہرصورت اپنی اس بستی سے نکال دیں گے یا یہ کہ تم ہمارے دین میں واپس آجاؤ۔ شعیب علیہ السلام نے انکار کرتے ہوئے حیرت سے انھیں جواب دیا: کیا ہم تمھارے دین اور ملت میں آجائیں، گو ہم اس کے جھوٹا ہونے کا علم رکھتے ہوئے اسے ناپسند کرتے ہوں؟!

(89) تب تو ہم نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ گھڑا اگر ہم نے تمھارے کفر و شرک والے عقیدے کو اپنا لیا، اس کے بعد کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہمیں اس سے نجات دی۔ ہمارے لیے کسی صورت میں بھی یہ درست اور مناسب نہیں کہ ہم تمھارے باطل دین میں واپس آجائیں۔ ہاں، اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو اور بات ہے کیونکہ سب کچھ اس کی مرضی سے ہوتا ہے۔ ہمارے رب کا علم ہر چیز کو محیط ہے۔ اس سے کوئی چیز چھپی نہیں۔ ہم نے اکیلے اللہ پر بھروسا کیا ہے تاکہ وہ ہمیں سیدھے راستے پر ثابت قدم رکھے اور ہمیں جہنم کی راہوں سے بچائے۔ اے ہمارے رب! ہمارے اور ہماری کافر قوم کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر دے اور حق والے مظلوم کی سرکش ظالم کے خلاف مدد فرما۔ اے ہمارے پروردگار! تو ہی سب سے اچھا فیصلہ کرنے والا ہے۔

(90) ان کی قوم کے کافر وڈیروں اور سرداروں نے، جو دعوتِ توحید کے منکر تھے، شعیب علیہ السلام اور ان کے دین سے لوگوں کو ڈراتے ہوئے کہا: اے ہماری قوم! اگر تم شعیب (علیہ السلام) کے دین میں داخل ہو گئے اور تم نے اپنا اور اپنے آباء و اجداد کا دین چھوڑ دیا تو یقیناً تم تباہ و برباد ہو جاؤ گے۔

(91) چنانچہ انھیں سخت زلزلے نے آپکڑا اور وہ اپنے گھروں ہی میں ہلاک ہو کر گھٹنوں اور چہروں کے بل اوندھے کے اوندھے بے جان اور مردہ پڑے رہ گئے۔

(92) جن لوگوں نے شعیب علیہ السلام کو جھٹلایا، وہ سب ہلاک ہو گئے اور ان کی حالت یہ ہوگئی جیسے وہ اپنے گھروں میں کبھی بسے ہی نہ تھے اور نہ انھوں نے کبھی ان سے فائدہ اٹھایا تھا۔ جنھوں نے شعیب علیہ السلام کو جھٹلایا، وہی خسارے میں رہے کیونکہ انھوں نے اپنی جان و مال سب کھو دیا اور ان کی قوم کے ایمان والوں کا کوئی نقصان نہ ہوا جیسا کہ شعیب علیہ السلام کو جھٹلانے والے کافر دعویٰ کرتے تھے۔ (93) جب وہ ہلاک ہو گئے تو ان کے نبی شعیب علیہ السلام ان سے منہ موڑ کر چلے گئے اور انھیں مخاطب کر کے کہا: اے میری قوم! میں نے تو اپنے رب کے احکام تمھیں پہنچا دیے تھے جن کے پہنچانے کا مجھے میرے رب نے حکم دیا تھا اور میں نے تمھاری خیر خواہی کی لیکن تم نے میری نصیحت قبول نہ کی اور نہ میری راہنمائی قبول کی، پھر اللہ کے ساتھ کفر کرنے والوں اور اپنے کفر پر ڈٹے رہنے والوں پر میں افسوس کروں تو کیوں کروں؟!

(94) ہم نے جس بستی میں بھی کوئی نبی بھیجا اور وہاں کے باشندوں نے اسے جھٹلایا اور کفر کی راہ اختیار کی تو وہاں کے رہنے والوں کو ہم نے بدحالی، فقر و فاقہ اور بیماری میں مبتلا کر دیا تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے گڑگڑائیں اور کفر و تکبر کی راہ چھوڑ دیں۔ یہ قریشِ مکہ اور تمام کافروں اور جھٹلانے والوں کو تنبیہ تھی کہ سابقہ جھٹلانے والی قوموں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے دستور کو یاد رکھیں۔

(95) پھر ہم نے اس بدحالی اور بیماری کی جگہ انھیں خیر اور بھلائی، فراوانی اور امن عطا کیا حتیٰ کہ انھوں نے افرادی اور مالی اعتبار سے خوب ترقی کی اور انھوں نے کہا: یہ تو ہمیشہ سے ہوتا آیا ہے کہ کبھی بدحالی آتی ہے اور کبھی خوشحالی۔ ہمارے آباء و اجداد کو بھی اس سے واسطہ پڑتا رہا ہے۔ جب انھوں نے یہ ادراک ہی نہ کیا کہ یہ سزا عبرت حاصل کرنے کے لیے ہے اور جو فراوانی ملی ہے، وہ ڈھیل دینے کے لیے ہے تو ہم نے انھیں اچانک پکڑ لیا اور ایسے عذاب میں گرفتار کیا جس کا انھیں شعور تک نہ تھا۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو اس طرح بھی عزت سے نوازتا ہے کہ انھیں حق و باطل کی تمیز نصیب کر کے ان پر علم کے دروازے کھول دیتا ہے، نیز ایمان والوں کو نجات دے کر اور کافروں کو سزا دے کر بھی ان کی عزت افزائی فرماتا ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ کا دستور ہے کہ وہ بندوں کو مہلت دیتا ہے تاکہ وہ حوادثِ زمانہ سے نصیحت حاصل کریں اور جن گناہوں اور نافرمانیوں میں وہ غرق ہیں، ان سے باہر آجائیں۔

❀ شدت اور سختی والی آزمائش پر بہت سے لوگ صبر کر لیتے ہیں اور مشقت برداشت کر لیتے ہیں لیکن فراوانی اور خوشحالی کی آزمائش پر بہت کم لوگ پورے اترتے ہیں۔

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰۤى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ
مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا
كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۹۶﴾ اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ
بَاْسُنَا بَيَاتًا وَّهُمْ نَآئِمُوْنَ ﴿۹۷﴾ اَوَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤى اَنْ
يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى وَّهُمْ يَلْعَبُوْنَ ﴿۹۸﴾ اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ ۚ
فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۹۹﴾ اَوَلَمْ يَهْدِ
لِلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ اَهْلِهَاۤ اَنْ لَّوْ نَشَآءُ
اَصَبْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ ۚ وَنَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۱۰۰﴾
تِلْكَ الْقُرٰى نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآئِهَا ۚ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ
رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا مِنْ قَبْلُ ؕ
كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۱﴾ وَمَا وَجَدْنَا
لِاَكْثَرِهِمْ مِّنْ عَهْدٍ ۚ وَاِنْ وَّجَدْنَاۤ اَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِيْنَ ﴿۱۰۲﴾
ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَاۤ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ
فَظَلَمُوْا بِهَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَ
قَالَ مُوْسٰى يٰفِرْعَوْنُ اِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۴﴾ لَ

ع 12 6 2

(96) اگر ان بستیوں کے رہنے والے جن کی طرف ہم نے اپنے رسول بھیجے، ان تعلیمات کی تصدیق کرتے جو ان کے رسول ان کے پاس لائے اور کفر و نافرمانی کا راستہ چھوڑ کر اور اللہ تعالیٰ کے احکام مان کر اپنے رب سے ڈرتے تو ہم ان پر ہر طرف سے خیر و برکت نازل کرتے لیکن انھوں نے تصدیق کی نہ اللہ سے ڈرے بلکہ اپنے رسولوں کے لائے ہوئے پیغام کو جھٹلایا تو ہم نے انھیں اچانک اپنے عذاب کی گرفت میں لے لیا جس کا سبب وہ جرم اور گناہ تھے جو وہ کیا کرتے تھے۔

(97) کیا پھر بھی یہ بستیوں والے، جنھوں نے حق کو جھٹلایا ہے، اس بات سے بے فکر اور بے خوف ہو گئے ہیں کہ کہیں ان پر ہمارا عذاب رات کے وقت آ پڑے جس وقت وہ آرام و سکون سے گہری نیند سو رہے ہوں؟

(98) اور کیا وہ اس بات سے بے فکر اور بے خوف ہو گئے ہیں کہ ان پر ہمارا عذاب دن چڑھے آ جائے جب وہ اپنی دنیا میں مشغول ہونے کی وجہ سے غافل ہوں؟

(99) دیکھو اللہ تعالیٰ نے انھیں جو ڈھیل دی اور قوت و طاقت دے کر اور رزق کی فراوانی کر کے ان کی رسی دراز کی تو کیا ان بستیوں کے جھٹلانے والے لوگ اللہ کی خفیہ تدبیر اور گرفت سے بے فکر اور بے خوف ہو گئے ہیں؟ اللہ تعالیٰ کی تدبیر سے بے خوف تو صرف ہلاک ہونے والے ہی ہوتے ہیں اور جنھیں ہدایت کی توفیق ملی ہوتی ہے، وہ ہر وقت اللہ کی تدبیر سے ڈرتے ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کے انعامات سے دھوکا نہیں کھاتے بلکہ اپنے اوپر اس کا احسان سمجھ کر اس پر شکر ادا کرتے ہیں۔

(100) کیا یہ لوگ سمجھ نہیں پائے جو اپنے ان بڑوں کے جانشین بنے جو اپنے گناہوں کی وجہ سے ہلاک ہو گئے۔ انھوں نے ان کی تباہی سے بھی عبرت نہیں پکڑی بلکہ ان جیسے اعمال ہی کرتے رہے۔ کیا ان لوگوں کو یہ پتہ نہیں چلا کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو اپنے دستور کے مطابق انھیں بھی ان کے گناہوں کی وجہ سے تباہ کر دیتا اور ان کے دلوں پر مہر لگا دیتا، پھر کوئی نصیحت انھیں فائدہ دیتی نہ کوئی وعظ ان پر اثر انداز ہوتا۔ (101) اے رسول (ﷺ)! نوح، ہود، صالح، لوط اور شعیب علیہم السلام کی اقوام کی بستیوں کی باتیں، واقعات اور انبیاء کو جھٹلانے اور ان سے عداوت رکھنے اور پھر تباہی و بربادی کی خبریں ہم آپ کو اس لیے دیتے ہیں تاکہ یہ عبرت حاصل کرنے والوں کے لیے سبق ہوں اور نصیحت حاصل کرنے والے ان سے نصیحت پکڑیں۔ یقیناً ان بستیوں کے رہنے والوں کے پاس ان کے رسول اپنی صداقت کے واضح دلائل لے کر آئے لیکن رسولوں کی آمد پر بھی وہ ایمان نہ لائے کیونکہ یہ بات پہلے سے اللہ کے علم میں تھی کہ وہ جھٹلانے کی راہ اختیار کریں گے۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے ان بستیوں کے رہنے والوں کے دلوں پر مہر لگا دی جنھوں نے اپنے رسولوں کو جھٹلایا، ایسے ہی محمد رسول اللہ ﷺ کا انکار کرنے والوں کے دلوں پر بھی مہر لگا دی ہے، لہٰذا انھیں ایمان کی توفیق نہیں ملے گی۔ (102) جن امتوں کی طرف رسول بھیجے گئے ان میں سے اکثر امتوں کو ہم نے وفا کرنے والا اور اللہ تعالیٰ کے تاکیدی احکام کی پاسداری کرنے والا نہیں پایا اور نہ وہ اللہ تعالیٰ کے احکام ماننے والے تھے۔ ان کی اکثریت اللہ کی اطاعت گزاری سے سرکش ہی رہی۔ (103) پھر ان رسولوں کے بعد ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو اپنے واضح معجزات اور دلائل دے کر فرعون اور اس کی قوم کی طرف بھیجا جو ان کی صداقت کی تائید کرنے والے تھے مگر ان لوگوں نے بھی ان دلائل و معجزات کا یکسر انکار کیا اور ان کو نہ مانا۔ اے رسول (ﷺ)! غور کیجیے کہ فرعون اور اس کی قوم کا کیا انجام ہوا؟ اللہ تعالیٰ نے انھیں غرق کر کے تباہ کر دیا اور دنیا و آخرت میں انھیں لعنتی قرار دیا۔ (104) جب اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کی طرف بھیجا اور وہ اس کے پاس آئے تو کہا: اے فرعون! میں تمام جہانوں کے پیدا کرنے والے، ان کے مالک اور ان کے امور کی تدبیر کرنے والے کی طرف سے رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

فوائد:

- ایمان اور نیک اعمال کی وجہ سے امت کو آسمان و زمین سے خیر و برکات ملتی ہیں۔
- پرہیزگاری اور خوشحالی میں چولی دامن کا ساتھ ہے اور اگر اللہ تعالیٰ کافروں پر انعامات کرے تو یہ ان کے لیے ڈھیل اور ان کے ساتھ چال ہے۔
- بندے کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے اچانک آنے والے عذاب سے بے خوف نہ ہو، کیونکہ وہ دن یا رات میں کسی وقت بھی آ سکتا ہے۔
- قرآن مجید سابقہ امتوں کے واقعات کو اہلِ ایمان کی ثابت قدمی اور کافروں کو ڈرانے کے لیے بیان کرتا ہے۔

حَقِيْقٌ عَلٰٓى اَنْ لَّآ اَقُوْلَ عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ۭ قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ
مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَرْسِلْ مَعِيَ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ۝١٠٥ قَالَ اِنْ كُنْتَ جِئْتَ
بِاٰيَةٍ فَاْتِ بِهَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝١٠٦ فَاَلْقٰى عَصَاهُ
فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ۝١٠٧ وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَاۗءُ
لِلنّٰظِرِيْنَ ۝١٠٨ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ
عَلِيْمٌ ۝١٠٩ يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ ۚ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ۝١١٠
قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَاَرْسِلْ فِي الْمَدَاۗىِٕنِ حٰشِرِيْنَ ۝١١١ يَاْتُوْكَ
بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيْمٍ ۝١١٢ وَجَاۗءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوْٓا اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا
اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ۝١١٣ قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۝١١٤
قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِيْنَ ۝١١٥
قَالَ اَلْقُوْا ۚ فَلَمَّآ اَلْقَوْا سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ
وَجَاۗءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ ۝١١٦ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۚ
فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ۝١١٧ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا
كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝١١٨ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ ۝١١٩ وَ
اُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ۝١٢٠ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١٢١

ع 13 9 3

(105) موسیٰ علیہ السلام نے کہا: جب میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا ہوں تو پھر میرے شایانِ شان یہی ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے بارے میں صرف حق بات کروں۔ میں تمھارے پاس واضح دلائل لایا ہوں جو میری صداقت اور اس بات کی تائید کرتے ہیں کہ میں اپنے رب کی طرف سے تمھاری طرف بھیجا گیا ہوں، لہٰذا تم نے بنی اسرائیل کو جس غلامی اور قہر و غضب میں قابو کر رکھا ہے، اس سے انھیں آزاد کر کے میرے ساتھ بھیج دو۔

(106) فرعون نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا: اگر تم کوئی معجزہ لائے ہو جیسا کہ تمھارا دعویٰ ہے تو اپنے دعوے کی صداقت کے لیے وہ دکھاؤ۔

(107) چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے اپنی لاٹھی پھینکی تو وہ بہت بڑا اژدہا بن گئی جسے وہاں موجود سب لوگ دیکھتے تھے۔

(108) اور انھوں نے اپنا ہاتھ اپنے گریبان یا بغل سے نکالا تو وہ ایسا سفید چمکدار تھا کہ دیکھنے والوں کی آنکھیں چندھیا گئیں۔ اس طرح کا سفید نہیں تھا جیسا برص کے مریضوں کا ہوتا ہے۔

(109) وڈیروں اور سرداروں نے جب اپنی آنکھوں سے لاٹھی کو سانپ بنتے اور ہاتھ کو برص کی بیماری کے بغیر سفید اور چمکدار ہوتے دیکھا تو کہنے لگے: موسیٰ تو جادو کا ٹھیک ٹھاک علم رکھتا ہے۔

(110) جو کچھ اس نے کیا ہے، اس سے اس کا ارادہ تمھیں تمھاری سرزمین مصر سے نکالنے کا لگتا ہے۔ پھر فرعون نے ان سے موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں مشاورت کرتے ہوئے کہا: تم لوگ مجھے کیا مشورہ دیتے ہو؟

(111) انھوں نے فرعون سے کہا: آپ موسیٰ اور اس کے بھائی ہارون کو مہلت دیں اور مصر کے شہروں میں ہرکارے بھیج کر تمام جادوگروں کو اکٹھا کریں۔

(112) آپ جن لوگوں کو بھیجیں، وہ تمام شہروں سے اپنے فن کے ماہر جادوگروں کو آپ کے پاس لے آئیں۔

(113) چنانچہ فرعون نے جادوگروں کو اکٹھا کرنے کے لیے لوگ بھیجے۔ جب جادوگر فرعون کے پاس آئے تو انھوں نے اس سے پوچھا: اگر وہ موسیٰ پر اپنے جادو سے غالب آ گئے اور فتح پا لی تو کوئی بڑا صلہ ملے گا؟ (114) فرعون نے انھیں جواب دیا: ہاں، یقیناً تمھیں بہت بڑا معاوضہ اور انعام ملے گا اور تم میرے مقربین (درباریوں) میں بھی شامل ہو جاؤ گے۔

(115) جادوگروں نے موسیٰ علیہ السلام پر غالب آنے کے یقین کی بنا پر بڑے متکبرانہ انداز میں کہا: اے موسیٰ! تمھیں اختیار ہے کہ پہلے تم اپنے جس فن کا مظاہرہ کرنا چاہتے ہو، کرو یا ہم ابتدا کریں۔

(116) موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب کی مدد و نصرت کے پورے یقین سے، ان کی پروا کیے بغیر، جواب دیا: تم اپنی رسیاں اور لاٹھیاں پھینکو۔ جب انھوں نے وہ پھینکیں تو لوگوں کی آنکھوں پر جادو کر دیا کہ وہ صحیح طور پر جان ہی نہ سکے اور انھوں نے لوگوں کو مرعوب کر دیا اور ناظرین کے مطابق جادو کا بہت بڑا مظاہرہ کیا۔

(117) اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی اور کلیم موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ اے موسیٰ! اپنا عصا پھینکو۔ انھوں نے وہ پھینکا تو وہ بہت بڑا سانپ بن کر ان کی رسیاں اور لاٹھیاں نگلنے لگا جنھیں وہ حقائق مسخ کرنے کے لیے استعمال کرتے تھے اور لوگوں کو یہ دھوکا دیتے تھے کہ یہ دوڑتے ہوئے سانپ ہیں۔

(118) چنانچہ حق غالب آ گیا اور موسیٰ علیہ السلام کے لائے ہوئے دین کی صداقت واضح ہو گئی اور جادوگر جو جادو لائے تھے، اس کا باطل ہونا کھل کر سامنے آ گیا۔

(119) وہ مغلوب ہوئے اور شکست کھا گئے۔ اس اجتماع میں موسیٰ علیہ السلام ان پر غالب آ گئے اور فرعونی خوب ذلیل و خوار ہو کر لوٹے۔

(120) جادوگروں نے جب اللہ تعالیٰ کی عظیم قدرت کا مشاہدہ کیا اور واضح نشانیاں دیکھیں تو بے اختیار اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے لیے سجدے میں گر گئے۔

(121) جادوگروں نے کہا: ہم تمام مخلوقات کے رب پر ایمان لائے۔

فوائد: ❀ یہ اللہ تعالیٰ کی حکمت و رحمت ہے کہ اس نے ہر نبی کو وہ معجزہ دیا جس کا ادراک اس کی قوم کر سکتی تھی اور کبھی تو معجزہ اسی چیز کے متعلق ہوتا جس میں انھیں مہارت حاصل ہوتی تھی۔

❀ بلاشبہ فرعون ذلیل، ناکارہ اور عاجز و بے بس بندہ تھا (رب نہیں تھا) ورنہ اسے موسیٰ علیہ السلام کو زیر کرنے کے لیے جادوگروں سے مدد لینے کی ضرورت پیش نہ آتی۔

❀ ان آیات سے معلوم ہوا کہ جادوگر شیاطین سے رابطوں کے باوجود کمزور اور محتاج تھے، اس لیے انھوں نے فرعون سے معاوضے اور عزت و شرف کی درخواست کی۔

رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ قَبْلَ اَنْ
اٰذَنَ لَكُمْ ؕ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِي الْمَدِيْنَةِ لِتُخْرِجُوْا مِنْهَآ
اَهْلَهَا ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ
مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۲۴﴾ قَالُوْٓا اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا
مُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۲۵﴾ ۚ وَمَا تَنْقِمُ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاٰيٰتِ رَبِّنَا لَمَّا
جَآءَتْنَا ؕ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ﴿۱۲۶﴾ ع وَقَالَ
الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اَتَذَرُ مُوْسٰى وَقَوْمَهٗ لِيُفْسِدُوْا
فِي الْاَرْضِ وَيَذَرَكَ وَاٰلِهَتَكَ ؕ قَالَ سَنُقَتِّلُ اَبْنَآءَهُمْ
وَنَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ۚ وَاِنَّا فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ قَالَ مُوْسٰى
لِقَوْمِهِ اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ وَاصْبِرُوْا ۚ اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ ۙ
يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۲۸﴾
قَالُوْٓا اُوْذِيْنَا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِيَنَا وَمِنْۢ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ؕ
قَالَ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِي
الْاَرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۹﴾ ع وَلَقَدْ اَخَذْنَآ اٰلَ
فِرْعَوْنَ بِالسِّنِيْنَ وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۳۰﴾

14 ع 18 4
15 ع 3 5

(122) جو موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کا بھی رب ہے۔ جو اکیلا عبادت کا مستحق ہے، اس کے سوا لوگوں کے خود ساختہ معبود عبادت کے مستحق نہیں ہیں۔

(123) جب وہ اکیلے اللہ پر ایمان لے آئے تو فرعون نے انھیں دھمکی دیتے ہوئے کہا: تم نے میری اجازت کے بغیر ہی موسیٰ کی تصدیق کر دی؟ تمھارا موسیٰ اور اس کی لائی ہوئی شریعت پر ایمان لانا اور اس کی تصدیق کرنا سراسر دھوکا اور چالبازی ہے جو تم نے اور موسیٰ نے مل کر شہریوں کو یہاں سے نکالنے کے لیے کی ہے۔ اے جادوگرو! تمھیں بہت جلد معلوم ہو جائے گا کہ تمھیں کیسی سزا سے دوچار ہونا پڑے گا۔

(124) میں تم میں سے ہر ایک کا دایاں ہاتھ اور بایاں پاؤں یا بایاں ہاتھ اور دایاں پاؤں ضرور کاٹوں گا، پھر میں تمھیں عبرتناک سزا دینے اور تمھاری اس صورت حال کا مشاہدہ کرنے والے ہر شخص کو ڈرانے کے لیے تم سب کو سولی پر لٹکا دوں گا۔

(125) جادوگروں نے فرعون کی دھمکیوں کا جواب دیتے ہوئے کہا: ہم اپنے اکیلے رب ہی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں، لہٰذا ہمیں تیری دھمکیوں کی کوئی پروا نہیں۔

(126) اور اے فرعون! تو نے اس کے سوا ہم میں کیا عیب اور برائی دیکھی ہے کہ ہم نے اپنے رب کی ان نشانیوں کو مان لیا ہے جو موسیٰ علیہ السلام کے ذریعے سے ہمارے پاس آئی ہیں۔ اگر یہ گناہ اور معیوب کام ہے تو وہ ہم نے ڈنکے کی چوٹ کیا ہے، پھر انھوں نے گڑگڑاتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دعا کی: اے ہمارے رب! ہم پر صبر نازل فرما تاکہ ہم حق پر ڈٹ جائیں۔ ہماری موت اسلام پر آئے اس طرح کہ تیرے احکام کو ماننے والے اور تیرے رسول کی پیروی کرنے والے ہوں۔

(127) قومِ فرعون کے وڈیروں اور چودھریوں نے فرعون کو موسیٰ علیہ السلام اور ان پر ایمان لانے والوں کے خلاف بھڑکاتے ہوئے کہا: اے فرعون! کیا آپ موسیٰ اور اس کی قوم کو یوں ہی رہنے دیں گے کہ وہ زمین میں فساد پھیلاتے پھریں اور آپ کو اور آپ کے معبودوں کو ترک کیے رہیں اور اکیلے اللہ کی عبادت کی دعوت دیتے رہیں؟! فرعون نے کہا: ہم ابھی بنی اسرائیل کے بیٹوں کو قتل کرنا شروع کر دیں گے اور ان کی بیٹیوں کو خدمت کے لیے باقی رکھیں گے۔ ہم ہر طرح سے ان پر غالب اور ان پر پورا کنٹرول رکھتے ہیں۔ (128) موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو تاکید کرتے ہوئے کہا: اے میری قوم! تکلیف اور پریشانی دور کرنے اور نفع لینے کے لیے اکیلے اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرو اور جس آزمائش میں تم مبتلا ہو، اس پر صبر کرو کیونکہ زمین اکیلے اللہ کی ہے، فرعون یا کسی دوسرے کی نہیں کہ اس میں حکم چلائے۔ اللہ تعالیٰ اپنی مشیت سے لوگوں میں طاقت و اقتدار کا ردوبدل کرتا رہتا ہے لیکن زمین میں اچھا انجام ایمان والوں ہی کا ہوتا ہے جو اپنے رب کے احکام مانتے اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز رہتے ہیں۔ ان پر جیسی بھی مشکلات اور آزمائشیں آئیں، آخر کار خیر اور بھلائی انھی کا مقدر ہے۔ (129) موسیٰ علیہ السلام کی قوم بنی اسرائیل کے لوگوں نے اُن سے کہا: اے موسیٰ! آپ کی آمد سے پہلے بھی ہم فرعون کے ہاتھوں آزمائش کا شکار رہے کہ وہ ہمارے بیٹوں کو قتل کرتا رہا اور ہماری بیٹیوں کو زندہ چھوڑتا رہا اور اب آپ کے آنے کے بعد بھی یہی صورت حال ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے انھیں حالات کے سدھرنے کی خوشخبری دیتے ہوئے فرمایا: امید ہے تمھارا رب تمھارے دشمن فرعون اور اس کی قوم کو جلد تباہ کر دے گا اور ان کے بعد تمھیں اقتدار دے گا اور پھر دیکھے گا کہ تم شکر گزاری والے کام کرتے ہو یا ناشکری والے۔ (130) پھر ہم نے قومِ فرعون کو خشک سالی اور قحط کی سزا دی اور پھلوں اور غلے کی کمی میں مبتلا کر دیا کہ شاید وہ سمجھ جائیں، اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کر لیں اور اس بات سے نصیحت حاصل کریں کہ یہ جو کچھ ان کے ساتھ پیش آیا ہے، یہ انھیں ان کے کفر کی سزا ملی ہے۔

فوائد: ❀ جادوگروں کے کردار اور پوری جرأت و بہادری سے ایمان کے اعلان سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان جب خواہشاتِ نفس سے آزاد ہو اور صحیح عقل سے غور و فکر کرے تو دلائل دیکھ کر ایمان لائے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ❀ جنگوں، آزمائشوں اور مشکلات میں سب سے زیادہ صبر کرنے والے، باہمت اور جرأت و بہادری کا مظاہرہ کرنے والے اہلِ ایمان ہی ہوتے ہیں۔ ❀ بادشاہوں کے درباری اور وظیفہ خور ہمیشہ انھیں اہلِ ایمان کے خلاف اکساتے ہیں کیونکہ بادشاہ کی بقا سے ان کے مفادات وابستہ ہوتے ہیں۔ ❀ بارشیں نہ ہونے اور قیمتیں بڑھنے کا ایک سبب ظلم و فساد کا عام ہونا ہے۔

فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ
يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ ؕ اَلَآ اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۱﴾ وَقَالُوْا مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ
مِنْ اٰيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا ۙ فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۲﴾ فَاَرْسَلْنَا
عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ اٰيٰتٍ
مُّفَصَّلٰتٍ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ وَلَمَّا
وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوْا يٰمُوْسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ
عِنْدَكَ ۚ لَئِنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ
مَعَكَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۱۳۴﴾ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ اِلٰٓى
اَجَلٍ هُمْ بٰلِغُوْهُ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ﴿۱۳۵﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ
فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا
غٰفِلِيْنَ ﴿۱۳۶﴾ وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ
مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ
رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ بِمَا صَبَرُوْا ؕ وَدَمَّرْنَا
مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهٗ وَمَا كَانُوْا يَعْرِشُوْنَ ﴿۱۳۷﴾

الرُّبع

(131) جب فرعون کی قوم کو شادابی، پھلوں کی فراوانی اور ارزانی نصیب ہوتی تو کہتے: یہ چیزیں تو ہمیں ملنی ہی تھیں کیونکہ ہم ان کے حقدار اور ان کے لیے خاص ہیں اور اگر قحط سالی یا بیماریوں کی بہتات وغیرہ کی صورت میں ان پر آزمائش اور مصیبت آجاتی تو اسے موسیٰ اور بنی اسرائیل میں سے ان کے ساتھیوں کی نحوست قرار دیتے، حالانکہ ان پر ہر مصیبت اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے آتی تھی۔ اس میں ان کا یا موسیٰ علیہ السلام کا کوئی عمل دخل نہیں ہوتا تھا، تاہم موسیٰ علیہ السلام کی ان کے خلاف بددعا کا اثر ضرور تھا۔ لیکن ان کی اکثریت اس سے لاعلم تھی اور وہ اس تکلیف اور آزمائش کو غیر اللہ کی جانب منسوب کرتے تھے۔

(132) فرعون کی قوم نے حق سے دشمنی کا اظہار کرتے ہوئے موسیٰ علیہ السلام سے کہا: تم جو آیت اور دلیل بھی ہمارے پاس لے آؤ اور ہمارے مذہب کو باطل قرار دینے اور ہمیں اس سے پھیرنے کے لیے جو معجزہ بھی پیش کر دو اور اپنی صداقت کے لیے جو کچھ لے آؤ، ہم ہرگز اس بارے میں تمھاری تصدیق نہیں کریں گے۔

(133) پھر ہم نے ان کی تکذیب اور ان کی دشمنی کی سزا دینے کے لیے ان پر بہت زیادہ پانی چھوڑ دیا جس سے ان کی کھیتیاں اور پھل ڈوب گئے، پھر ہم نے ان پر ٹڈیاں بھیجیں جنھوں نے ان کی فصلیں ویران کر دیں اور ہم نے ان پر کیڑے مسلط کیے جو کھیتی برباد کرتے ہیں یا انسانوں کے بالوں میں تکلیف دینے والی جوئیں پیدا کر دیں۔ ہم نے ان پر مینڈکوں کا عذاب نازل کیا۔ ان کے برتنوں، بستروں اور کھانے پینے کی چیزوں میں ہر طرف مینڈک ہی مینڈک ہو گئے۔ پھر ہم نے ان پر خون کا عذاب اتارا تو ان کے کنوؤں اور دریاؤں کا پانی خون میں بدل گیا۔ یہ سب ہم نے یکے بعد دیگرے وقفے وقفے سے الگ الگ واضح نشانیاں بھیجیں۔ لیکن اتنی سزاؤں کے باوجود وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور موسیٰ علیہ السلام کی لائی ہوئی شریعت کی تصدیق کرنے سے دور ہی ہوتے گئے۔ وہ گناہوں کا ارتکاب کرنے والے لوگ تھے۔ وہ نہ تو باطل چھوڑنے والے تھے اور نہ حق قبول کرنے والے تھے۔ (134) مذکورہ نوعیت کا جب بھی کوئی عذاب ان پر آتا تو موسیٰ علیہ السلام کی طرف رجوع کرتے اور ان سے درخواست کرتے: اے موسیٰ! ہمارے لیے اپنے رب سے دعا کریں کہ وہ یہ عذاب ہم سے دور کر دے کیونکہ اس نے آپ کو نبوت سے سرفراز فرمایا ہے اور توبہ کی صورت میں عذاب دور کرنے کا آپ سے وعدہ کیا ہے۔ اگر یہ عذاب ہم سے ٹل گیا تو ہم ضرور آپ پر ایمان لے آئیں گے اور بنی اسرائیل کو بھی آزاد کر کے آپ کے ساتھ بھیج دیں گے۔ (135) انھیں غرق کرنے سے پہلے جب ہم ایک مقررہ وقت کے لیے ان سے عذاب دور کر دیتے تو انھوں نے حق کی تصدیق کرنے اور بنی اسرائیل کو ساتھ بھیجنے کا جو عہد کیا ہوتا، اسے توڑ دیتے۔ اس طرح وہ اپنے کفر پر قائم رہے اور بنی اسرائیل کو سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ نہ بھیجا۔ (136) پھر جب ان کی تباہی کا مقرر وقت آ پہنچا تو ہم نے ان پر اپنا عذاب نازل کیا کہ اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلانے اور شک وشبہ سے پاک حق سے منہ موڑنے کی وجہ سے انھیں سمندر میں ڈبو دیا۔ (137) اور ہم نے انھی بنی اسرائیل کو زمین کے مشرقوں اور مغربوں کا مالک بنا دیا جنھیں فرعون اور اس کی قوم ذلیل کرتے تھے۔ مشرقوں اور مغربوں سے مراد شام کے علاقے ہیں۔ یہ وہی علاقے ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے اعلیٰ کھیتی اور عمدہ پھلوں کی کثرت سے برکت دی۔ اے رسول! آپ کے رب کا نیک وعدہ پورا ہو گیا۔ یہ وعدہ درج ذیل ارشاد باری تعالیٰ میں مذکور ہے: ''اور ہم چاہتے تھے کہ ان لوگوں پر احسان کریں جنھیں زمین میں کمزور کر دیا گیا تھا، اور انھیں پیشوا بنائیں، اور انھیں (ملک مصر کے) وارث بنائیں۔'' (القصص 5:28) چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انھیں اس صبر کے بدلے زمین میں اقتدار بخشا جو انھوں نے فرعون اور اس کی قوم کی طرف سے تکلیفیں پہنچنے پر کیا تھا اور ہم نے فرعون اور اس کی قوم کے بنائے ہوئے بلند و بالا محلات اور ان کے کھیت باغات سب تباہ و برباد کر دیے۔

فوائد: ❀ خیر و شر اور نیکیاں اور برائیاں سب اللہ تعالیٰ کی قضا و قدر کے تحت ہوتی ہیں۔ کوئی بھی چیز اس سے خارج نہیں۔ ❀ فطری ایمان اور توحید کا تقاضا ہے کہ لوگ مشکلات اور مصائب میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ ❀ مومن کی بھلائی اس میں ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں اور مخلوق کے بارے میں اس کے قوانین اور ان کے اسباب و نتائج میں غور و خوض کرے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کی عظیم قوت کے سامنے افراد اور حکومتیں پاش پاش ہو جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان ہی ہر قوت و طاقت کا سرچشمہ ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ اپنے صبر کرنے والے ایمان دار بندوں کو ان کی کمزوری کے بعد زمین میں اقتدار عطا کر کے ضرور صلہ دیتا ہے۔

وَجٰوَزْنَا بِبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰی قَوْمٍ یَّعْكُفُوْنَ
عَلٰۤی اَصْنَامٍ لَّهُمْ ۚ قَالُوْا یٰمُوْسَی اجْعَلْ لَّنَاۤ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ
اٰلِهَةٌ ؕ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ
فِیْهِ وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۹﴾ قَالَ اَغَیْرَ اللّٰهِ اَبْغِیْكُمْ
اِلٰهًا وَّهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۴۰﴾ وَاِذْ اَنْجَیْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ
فِرْعَوْنَ یَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ۚ یُقَتِّلُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَ
یَسْتَحْیُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ وَفِیْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِیْمٌ ﴿۱۴۱﴾ ع
وَوٰعَدْنَا مُوْسٰی ثَلٰثِیْنَ لَیْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ
مِیْقَاتُ رَبِّهٖۤ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً ۚ وَقَالَ مُوْسٰی لِاَخِیْهِ
هٰرُوْنَ اخْلُفْنِیْ فِیْ قَوْمِیْ وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِیْلَ
الْمُفْسِدِیْنَ ﴿۱۴۲﴾ وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰی لِمِیْقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ قَالَ
رَبِّ اَرِنِیْۤ اَنْظُرْ اِلَیْكَ ؕ قَالَ لَنْ تَرٰىنِیْ وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَی
الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِیْ ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰی
رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰی صَعِقًا ۚ فَلَمَّاۤ اَفَاقَ
قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَیْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۴۳﴾

(138) جب موسیٰ علیہ السلام نے سمندر پر لاٹھی ماری تو سمندر پھٹ گیا اور ہم نے بنی اسرائیل کو پار اتار دیا، پھر ان کا گزر ایسے لوگوں کے پاس سے ہوا جو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اپنے بتوں کی عبادت میں لگے ہوئے تھے۔ بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا: اے موسیٰ! ہمارے لیے بھی کوئی بت بنا دیں جس کی ہم عبادت کریں جیسے ان کے بت ہیں جن کی وہ اللہ کے علاوہ عبادت کرتے ہیں۔

موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا: اے میری قوم! تم اللہ کی عظمت و توحید کے تقاضوں سے بالکل ناواقف ہو اور تمھیں پتہ ہی نہیں کہ شرک اور غیر اللہ کی عبادت جیسی چیزیں اللہ تعالیٰ کے شایانِ شان نہیں۔

(139) بلاشبہ یہ لوگ بتوں کی عبادت کے جس دھندے پر لگے ہوئے ہیں، یہ غیر اللہ کی عبادت انھیں تباہ کر دے گی اور اللہ کی عبادت میں غیروں کو شریک کرنے کی وجہ سے ان کے اطاعت والے سارے کام بھی بے کار ہو جائیں گے۔

(140) موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا: اے میری قوم! میں تمھارے لیے کیسے اللہ تعالیٰ کے سوا معبود تلاش کروں جن کی تم عبادت کرو، حالانکہ تم نے اس کی قدرت کی عظیم نشانیوں کا مشاہدہ کیا ہے اور اس نے تمھیں تمھارے زمانے کے تمام لوگوں پر فضیلت دے کر تم پر انعام کیا کہ تمھارے دشمن کو ہلاک کر کے تمھیں ان کا جانشین بنایا اور پھر زمین میں اقتدار بھی بخشا ہے۔

(141) اے بنی اسرائیل! وہ وقت یاد کرو جب ہم نے تمھیں فرعون اور اس کی قوم سے نجات دی۔ وہ تمھاری بری طرح تذلیل کرتے تھے۔ تمھارے ساتھ کئی طریقوں سے ذلت آمیز سلوک کرتے۔ تمھارے بیٹوں کو قتل کرتے اور تمھاری بیٹیوں سے خدمت لینے کے لیے انھیں زندہ رکھتے۔ فرعون اور اس کی قوم سے نجات دے کر اللہ تعالیٰ نے تمھیں آزمایا ہے جس کا تقاضا ہے کہ تم اپنے رب کا شکر ادا کرو۔

(142) اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول موسیٰ علیہ السلام سے کلام کرنے کے لیے ان سے تیس راتوں کا عہد لیا، پھر اللہ تعالیٰ نے دس راتوں کا اضافہ کر کے چالیس پوری کر دیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے جب اپنے رب سے ہم کلامی کے لیے جانے کا ارادہ کیا تو اپنے بھائی ہارون علیہ السلام سے کہا: اے ہارون! تم میری قوم میں میری جانشینی کرنا، نرمی اور سمجھ داری سے ان کے معاملات کی اصلاح کرتے رہنا، اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے فساد کرنے والوں کی راہ پر مت چلنا اور نافرمانوں کے مددگار نہ بننا۔

(143) جب موسیٰ علیہ السلام اپنے رب سے ہم کلامی کے لیے مقررہ وقت پر گئے، جو کہ مکمل چالیس راتیں تھیں، اور مختلف اوامر و نواہی کے متعلق ان کے رب نے ان سے کلام کیا تو ان کے دل میں اللہ تعالیٰ کے دیدار کا شوق ابھرا اور انھوں نے اللہ تعالیٰ سے دیدار کا شرف پانے کی درخواست کی۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں جواب دیا: تم دنیا کی زندگی میں مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکتے کیونکہ تم میں اس کی قدرت نہیں۔ ہاں، تم اس پہاڑ کی طرف دیکھنا جب میں اس پر اپنے نور کا جلوہ دکھاؤں گا۔ اگر وہ اپنی جگہ قائم رہا اور متأثر نہ ہوا تو تم مجھے دیکھ سکو گے اور اگر وہ زمین بوس ہو گیا تو تم دنیا میں مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکتے۔ جب اللہ تعالیٰ نے اس پہاڑ پر اپنا جلوہ دکھایا تو اسے ریزہ ریزہ کر کے زمین کے برابر کر دیا اور موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہو کر گر گئے۔ پھر جب بے ہوشی سے ہوش میں آئے تو عرض کی: اے میرے رب! میں ہر اس چیز سے تجھے پاک قرار دیتا ہوں جو تیرے شایانِ شان نہیں۔ میں نے دنیا میں تیرے دیدار کا جو تقاضا کیا، اس پر تیرے حضور توبہ کرتا ہوں اور میں اپنی قوم میں سے ایمان لانے والا سب سے پہلا فرد ہوں۔

فوائد:
- مذکورہ واقعات سے پتا چلتا ہے کہ بنی اسرائیل اللہ کے نبی موسیٰ علیہ السلام کی موجودگی کے باوجود ایک کے بعد دوسری گمراہی میں پڑتے رہے۔
- کسی امت کی ذلت کی ایک نشانی یہ ہے کہ وہ محض اپنی رائے اور خواہش سے برے کو اچھا اور اچھے کو برا سمجھنا شروع کر دے۔
- امت کی اصلاح کرنا اور شر و فساد کے دروازوں کو بند کرنا انبیائے کرام اور دعوت دین دینے والوں کا بنیادی ہدف ہے۔
- اللہ تعالیٰ کا یہ فیصلہ ہے کہ دنیا میں اسے اس کی مخلوق میں سے کوئی نہ دیکھے اور عنقریب وہ آخرت میں اپنے پسندیدہ بندوں کو اپنے دیدار کا شرف بخشے گا۔

قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنِّى اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِىْ وَ
بِكَلَامِىْ ۖ فَخُذْ مَآ اٰتَيْتُكَ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿١٤٤﴾ وَكَتَبْنَا
لَهٗ فِى الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَىْءٍ مَّوْعِظَةً وَّتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ
شَىْءٍ ۚ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّاْمُرْ قَوْمَكَ يَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا ۚ
سَاُورِيْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿١٤٥﴾ سَاَصْرِفُ عَنْ اٰيٰتِىَ الَّذِيْنَ
يَتَكَبَّرُوْنَ فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۭ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ
لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۚ
وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الْغَيِّ يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ
كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ﴿١٤٦﴾ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا
بِاٰيٰتِنَا وَلِقَاۗءِ الْاٰخِرَةِ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۭ هَلْ يُجْزَوْنَ
اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٤٧﴾ وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰى مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ
حُلِيِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ ۭ اَلَمْ يَرَوْا اَنَّهٗ لَا يُكَلِّمُهُمْ
وَلَا يَهْدِيْهِمْ سَبِيْلًا ۘ اِتَّخَذُوْهُ وَكَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿١٤٨﴾ وَلَمَّا
سُقِطَ فِيْٓ اَيْدِيْهِمْ وَرَاَوْا اَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوْا ۙ قَالُوْا لَىِٕنْ
لَّمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَيَغْفِرْ لَنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿١٤٩﴾

ع 17 6 7

وقف لازم

(144) اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا: اے موسیٰ! میں نے تجھے چن لیا اور لوگوں پر فضیلت بخشی، اس طرح کہ تجھے لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا اور بغیر کسی واسطے کے براہِ راست تجھ سے کلام کر کے تجھے عزت بخشی، لہٰذا یہ جو عظیم شرف میں نے تجھے دیا ہے، اس کی پاسداری کر اور اس عظیم عطیے پر اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بن جا۔

(145) اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو لکڑی وغیرہ کی تختیوں میں ہر وہ چیز لکھ دی جس کی بنی اسرائیل کو دینی یا دنیاوی اعتبار سے ضرورت تھی تاکہ ان میں سے جو نصیحت حاصل کرنا چاہتا ہے، وہ نصیحت حاصل کرے، اور ان احکام کی پوری تفصیل بھی بتا دی جن کی تفصیل کی انھیں ضرورت تھی، چنانچہ ہم نے کہا: اے موسیٰ! یہ تورات پوری سنجیدگی اور مضبوطی سے پکڑ لو اور اپنی قوم بنی اسرائیل کو حکم دو کہ وہ اس میں مذکور صبر اور عفو وغیرہ جیسے عظیم اجر والے احکام پورے آداب و شرائط کے ساتھ نہایت عمدہ اور خوب تر طریقے سے بجا لائیں۔ عنقریب میں تمھیں ان لوگوں کا انجام دکھاؤں گا جنھوں نے میرے حکم کی مخالفت کی اور میری اطاعت سے سرکشی کی، کہ وہ کس طرح تباہ و برباد ہوتے ہیں۔

(146) جو لوگ اللہ کے بندوں پر اور حق کے مقابلے میں ناحق تکبر کرتے اور بڑا بنتے ہیں، میں انھیں کائنات اور خود ان کی جانوں میں جو میری نشانیاں ہیں، ان سے عبرت حاصل نہیں کرنے دوں گا اور نہ وہ میری کتاب کی آیات ہی کو سمجھ پائیں گے۔ اگر وہ ہر نشانی دیکھ بھی لیں تو بھی اس کی تصدیق نہیں کریں گے۔ اس کا سبب ان آیات پر ان کی نکتہ چینی، ان سے بے رُخی اور اللہ و رسول ﷺ سے ان کی دشمنی ہے۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے حصول والی راہِ حق دیکھ بھی لیں تو اس پر نہیں چلیں گے اور نہ اس میں دلچسپی لیں گے۔ اگر وہ ضلالت و گمراہی کا راستہ دیکھ لیں جو اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا باعث بنتا ہے تو فوراً اسے اختیار کر لیں گے۔ یہ سزا انھیں اس وجہ سے ملی کہ انھوں نے رسولوں کی لائی ہوئی شریعت کی سچائی کا ثبوت پیش کرنے والی عظیم آیات کو جھٹلایا اور ان میں غور و فکر کرنے میں غفلت برتی۔

(147) جن لوگوں نے ہمارے رسولوں کی صداقت بیان کرنے والی آیات کو جھٹلایا اور روزِ قیامت اللہ کی ملاقات کو جھوٹ قرار دیا، ان کے اطاعت والے اعمال بھی برباد ہو گئے کیونکہ ان میں قبولیت کی شرط ایمان ہی مفقود تھی، اس لیے انھیں ان پر ثواب نہیں ملے گا۔ انھیں قیامت کے دن صرف ان کے کفر و شرک کا بدلہ ملے گا جو وہ دنیا میں کرتے تھے اور وہ بدلہ یہ ہے کہ انھیں ہمیشہ آگ میں رکھا جائے گا۔

(148) اور موسیٰ علیہ السلام اپنے رب سے ہم کلامی کے لیے گئے تو ان کی قوم نے اپنے زیورات سے بچھڑے کی ایک مورتی بنالی جس میں جان نہیں تھی، البتہ اس میں آواز تھی۔ کیا انھوں نے یہ نہ دیکھا کہ یہ بچھڑا ان سے کلام کرتا ہے نہ خیر اور بھلائی کے کسی مادی یا روحانی راستے کی طرف ان کی راہنمائی کرتا ہے، وہ انھیں کوئی نفع دے سکتا ہے نہ ان سے کوئی نقصان دور کر سکتا ہے۔ انھوں نے اسے معبود بنا کر اپنے آپ ہی پر ظلم کیا ہے۔ (149) پھر جب وہ نادم اور پریشان ہوئے اور انھیں اپنی گمراہی کا یقین ہو گیا کہ انھوں نے بچھڑے کو معبود قرار دے کر سیدھی راہ چھوڑ دی ہے تو انھوں نے گڑگڑاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کیا اور کہا: اگر ہمارے رب نے اپنی اطاعت کی توفیق دے کر ہم پر رحم نہ کیا اور بچھڑے کی عبادت والا ہمارا گناہ نہ بخشا تو ہم ان لوگوں میں سے ہو جائیں گے جن کی دنیا و آخرت کھوٹی ہو گئی۔

فوائد: ❀ بندے پر فرض ہے کہ وہ اپنے قول و فعل سے اس فضل و احسان کا اظہار کرتا رہے جو اللہ تعالیٰ نے اس پر کیا ہے کیونکہ شکر سے مزید نعمتیں ملتی ہیں۔

❀ بندے کو اقوال و افعال میں احسن اور بہتر کو اختیار کرنا چاہیے۔

❀ شریعت کو پوری سنجیدگی اور اطاعت کے پختہ عزم سے قبول کرنا واجب ہے اور اس میں بیان کردہ نفع بخش اور اصلاح والے امور کو اپنانے کا جذبہ رکھنا، نیز شر و فساد سے دور رہنا ضروری ہے۔ ❀ بندہ جب اللہ تعالیٰ کے حق میں کوئی کوتاہی کرے یا کسی گناہ کا ارتکاب کرے تو اسے چاہیے کہ اپنے گناہ کا اعتراف کرے کہ اس نے بہت بڑی غلطی کی ہے اور اس گناہ کی سزا سے معافی صرف اللہ تعالیٰ ہی دے سکتا ہے۔

وَلَمَّا رَجَعَ مُوْسٰٓى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۙ قَالَ بِئْسَمَا
خَلَفْتُمُوْنِيْ مِنْۢ بَعْدِيْ ۚ اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّكُمْ ۚ وَاَلْقَى الْاَلْوَاحَ
وَاَخَذَ بِرَاْسِ اَخِيْهِ يَجُرُّهٗٓ اِلَيْهِ ۭ قَالَ ابْنَ اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ
اسْتَضْعَفُوْنِيْ وَكَادُوْا يَقْتُلُوْنَنِيْ ۠ فَلَا تُشْمِتْ بِيَ الْاَعْدَاۗءَ وَ
لَا تَجْعَلْنِيْ مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝۱۵۰ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِاَخِيْ وَ
اَدْخِلْنَا فِيْ رَحْمَتِكَ ۠ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝۱۵۱ اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوا
الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ
وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُفْتَرِيْنَ ۝۱۵۲ وَالَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا
مِنْۢ بَعْدِهَا وَاٰمَنُوْٓا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۱۵۳
وَلَمَّا سَكَتَ عَنْ مُّوْسَى الْغَضَبُ اَخَذَ الْاَلْوَاحَ ۠ وَفِيْ نُسْخَتِهَا
هُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُوْنَ ۝۱۵۴ وَاخْتَارَ مُوْسٰى
قَوْمَهٗ سَبْعِيْنَ رَجُلًا لِّمِيْقَاتِنَا ۚ فَلَمَّآ اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ قَالَ رَبِّ
لَوْ شِئْتَ اَهْلَكْتَهُمْ مِّنْ قَبْلُ وَاِيَّايَ ۭ اَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَاۗءُ
مِنَّا ۚ اِنْ هِيَ اِلَّا فِتْنَتُكَ ۭ تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَاۗءُ وَتَهْدِيْ مَنْ
تَشَاۗءُ ۭ اَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا ۡ وَاَنْتَ خَيْرُ الْغٰفِرِيْنَ ۝۱۵۵

(150) جب موسیٰ علیہ السلام اپنے رب سے ہم کلامی کے بعد واپس آئے تو قوم کے بچھڑے کو معبود بنانے کی وجہ سے ان کے خلاف غم و غصے سے بھرے ہوئے تھے۔ کہا: اے میری قوم! تم نے میرے جانے کے بعد میری عدم موجودگی میں نہایت بری حرکت کی ہے جو تباہی اور بدبختی کا باعث ہے۔ کیا تم میرا انتظار کر کے تھک گئے تھے کہ تم نے بچھڑے کی عبادت شروع کر دی؟! اور انھوں نے شدید غم و غصے سے وہ تختیاں پھینک دیں (جن میں تورات لائے تھے) اور اپنے بھائی ہارون کو سر اور ڈاڑھی سے پکڑ کر اپنی طرف گھسیٹنے لگے کہ ان کی موجودگی میں قوم بچھڑے کی عبادت میں لگ گئی اور وہ انھیں بچھڑے کی پوجا سے ہٹا نہ سکے۔ ہارون علیہ السلام نے معذرت اور شفقت و مہربانی کی درخواست کرتے ہوئے کہا: اے میرے ماں جائے بھائی! بلاشبہ لوگوں نے مجھے کمزور سمجھا اور میری تذلیل کی اور قریب تھا کہ مجھے قتل کر دیتے، لہٰذا آپ مجھے کوئی ایسی سزا مت دیں کہ میرے دشمن خوش ہوں اور مجھ پر غصہ نکال کے مجھے ان لوگوں میں شمار نہ کریں جو غیر اللہ کی عبادت کی وجہ سے ظالم ٹھہرے۔

(151) پھر موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا کی: اے میرے رب! مجھے اور میرے بھائی ہارون کو بخش دے اور ہمیں اپنی رحمت میں داخل فرما کہ وہ ہر طرف سے ہمیں گھیر لے اور اے ہمارے رب! تو ہم پر سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

(152) بلاشبہ جن لوگوں نے بچھڑے کو معبود بنایا اور اس کی عبادت کرتے رہے، ان پر بہت جلد ان کے رب کا شدید غضب نازل ہوگا۔ وہ رب تعالیٰ کو ناراض کرنے اور اس کی توہین کرنے کی وجہ سے اس دنیا میں ذلیل و رسوا ہوں گے اور اللہ تعالیٰ پر جھوٹ گھڑنے والوں کو ہم اسی طرح سزا دیتے ہیں۔

(153) جن لوگوں نے اللہ کے ساتھ شرک اور نافرمانی جیسے گناہ کیے، پھر اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کر لیا کہ اس پر ایمان لے آئے اور جو نافرمانیاں وہ کرتے تھے، ان سے باز آ گئے تو اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ آپ کا رب اس توبہ کے بعد اور شرک سے ایمان اور گناہ سے اطاعت کی طرف پلٹنے کے بعد ان کے عیبوں پر پردہ ڈال کر اور ان سے درگزر فرما کر ان کو بے حد بخشنے والا ہے اور ان پر خوب رحم فرمانے والا ہے۔ (154) جب موسیٰ علیہ السلام کا غصہ ٹھنڈا ہوا اور جوش تھم گیا تو انھوں نے وہ تختیاں اٹھائیں جنھیں غصے سے پھینکا تھا۔ یہ تختیاں ہدایت و گمراہی کی وضاحت پر مشتمل تھیں اور ان میں حق کا بیان تھا۔ یہ تختیاں اپنے رب سے ڈرنے والوں اور اس کی سزا کا خوف رکھنے والوں کے لیے رحمت کی خوشخبری پر بھی مشتمل تھیں۔ (155) موسیٰ علیہ السلام نے بچھڑے کی عبادت کے گناہ کی معافی مانگنے کے لیے قوم کے ستر معززین کو منتخب کیا تاکہ وہ اپنی قوم کے بیوقوفوں کے کرتوت کی اپنے رب سے معافی مانگیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے ایک مقرر وقت میں حاضر ہونے کا وعدہ لیا۔ جب وہ حاضر ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی گستاخی پر اتر آئے اور موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ آمنے سامنے دکھا۔ یہ کہنا تھا کہ وہ زلزلے کی زد میں آ گئے اور اس کی ہولناکی سے بے ہوش اور ہلاک ہو گئے، پھر موسیٰ علیہ السلام اپنے رب کے سامنے گڑگڑائے اور عرض کی: اے میرے رب! اگر تو چاہتا تو یہاں آنے سے پہلے ہی انھیں اور ان کے ساتھ مجھے بھی ہلاک کر دیتا۔ کیا تو ہم میں سے چند بے وقوفوں کی حرکت پر سب کو ہلاک کر دے گا؟ میری قوم نے بچھڑے کی جو عبادت کی ہے، وہ بھی تیری طرف سے ایک آزمائش اور امتحان ہے جس کے ساتھ تو جسے چاہتا ہے، گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے، ہدایت دیتا ہے۔ تو ہی ہمارے معاملات کا سرپرست ہے۔ ہمارے گناہ بخش دے اور ہم پر اپنی وسیع رحمت فرما۔ تو ہی سب سے بہتر گناہ بخشنے والا اور غلطیاں معاف کرنے والا ہے۔

فوائد: ❀ ان آیات سے معلوم ہوا کہ جب دلائل بالکل واضح ہوں تو ان کے متضاد اور برعکس غلط اجتہاد پر احکام صادر کرنا ناجائز ہے، اسے فقہاء اجتہاد نہیں بلکہ تاویل بعید کہتے ہیں۔ ❀ دعا کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ پہلے اپنے لیے دعا کی جائے جیسے موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کا ادب ملحوظ رکھتے ہوئے پہلے اپنے لیے اپنے غصے میں آنے کی مغفرت طلب کی، پھر اپنے بھائی ہارون علیہ السلام کے لیے بخشش مانگی، کہ شاید بچھڑے کی پوجا سے قوم کو روکنے میں ان سے کوئی کمی کوتاہی ہو گئی ہو۔ ❀ غصے سے ڈرایا گیا ہے اور اس بات کی بھی تنبیہ ہے کہ غصہ انسانی عقل پر حاوی ہو جاتا ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے لفظ ''سَكَتَ'' (ان کا غصہ ٹھنڈا ہوا) استعمال کیا ہے، گویا ایسی حالت میں انسان کو حکم دینے اور منع کرنے والا اس کا غصہ ہی ہوتا ہے اور آدمی عقل و شعور سے کچھ کرنے کے قابل نہیں رہتا۔ ❀ اللہ تعالیٰ کے غضب سے بچنا اور اس کی سخت پکڑ کا خوف رکھنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں موسیٰ علیہ السلام کا مقام و مرتبہ دیکھیے اور اللہ کے غضب سے ان کا ڈرنا بھی ملاحظہ کیجیے۔

وَاكْتُبْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ اِنَّا
هُدْنَآ اِلَيْكَ ؕ قَالَ عَذَابِيْٓ اُصِيْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ ۚ وَرَحْمَتِيْ
وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ؕ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ
الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۵۶﴾ اَلَّذِيْنَ
يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا
عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ ۡ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ
وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ
الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ
عَلَيْهِمْ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَ
اتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۵۷﴾
قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا
الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ
وَيُمِيْتُ ۠ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ
يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ وَ
مِنْ قَوْمِ مُوْسٰٓى اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۵۹﴾

ع 19 6 9

(156) اور ہمیں بھی ان لوگوں میں شامل کر لے جنھیں تو نے اس دنیا میں انعام واکرام اور عافیت کے ذریعے سے عزت بخشی ہے اور نیک اعمال کی توفیق دی ہے اور ہمارا شمار اپنے ان نیک بندوں میں بھی فرما جن کے لیے تو نے آخرت میں جنت تیار کر رکھی ہے۔ ہم تیرے حضور توبہ کرتے اور اپنی کوتاہیوں کا اعتراف کرتے ہوئے تیری طرف رجوع کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: میں بدبختی کے اسباب فراہم کرنے والے انھی لوگوں پر اپنا عذاب نازل کرتا ہوں جن کے لیے چاہتا ہوں اور دنیا میں میری رحمت ہر شے کو اپنے دامن میں لیے ہوئے ہے۔ ہر مخلوق اللہ کی رحمت سے فیض یاب ہو رہی ہے اور اسے اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان نے ڈھانپ رکھا ہے۔ آخرت میں مَیں اپنی رحمت ان لوگوں کے لیے خاص کر دوں گا جو اللہ کے حکموں کو مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز رہ کر اللہ سے ڈرتے ہیں، حقدار لوگوں کو اپنے مالوں کی زکاۃ دیتے ہیں اور جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں۔

(157) یہ لوگ محمد رسول اللہ (ﷺ) کی پیروی کرتے ہیں جو اُمی نبی ہیں، یعنی پڑھتے لکھتے نہیں، اور ان پر صرف ان کے رب کی وحی آتی ہے۔ وہی نبی جن کے نام، صفات اور نبوت کا ذکر وہ اس تورات میں لکھا ہوا پاتے ہیں جو موسیٰ (علیہ السلام) پر اتاری گئی اور اس انجیل میں بھی جو عیسیٰ (علیہ السلام) پر نازل ہوئی۔ وہ انھیں وہ باتیں بتاتے ہیں جن کا اچھا اور درست ہونا سب کے ہاں معروف ہے۔ اور انھیں ان باتوں سے منع کرتے ہیں جو درست عقل والوں اور سلیم الفطرت لوگوں کے نزدیک بری ہیں۔ وہ ان کے لیے کھانے پینے اور نکاح وغیرہ جیسی لطف اندوز ہونے والی بے ضرر چیزوں کو مباح قرار دیتے ہیں اور ان میں سے خبیث چیزوں کو حرام ٹھہراتے ہیں اور ان سے وہ سخت مشکلات دُور کرتے ہیں جن کا وہ شکار تھے، جیسے قاتل کو بہر صورت بدلے میں قتل کرنا ضروری تھا، خواہ اس نے جان بوجھ کر قتل کیا ہو یا غلطی سے، چنانچہ بنی اسرائیل اور دیگر لوگ جو ان پر ایمان لائے اور ان کی عزت وتوقیر کی اور ان کے کافر دشمنوں کے خلاف ان کی مدد ونصرت کی، نیز ان پر نازل ہونے والے نورِ ہدایت قرآن کی پیروی کی تو یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں جو اپنا مطلوب (جنت) پالیں گے اور جس (جہنم) سے وہ ڈرتے ہیں، اس سے دور رکھے جائیں گے۔ (158) اے رسول (ﷺ)! کہہ دیں: اے لوگو! میں عرب وعجم کے تمام لوگوں کی طرف اللہ کا رسول بن کر آیا ہوں، وہ اللہ جس اکیلے کے لیے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے، جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہی مردوں کو زندہ کرتا اور زندوں کو موت دیتا ہے، چنانچہ اے لوگو! اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے نبی ورسول محمد (ﷺ) پر ایمان لاؤ جو پڑھتے اور لکھتے نہیں۔ وہ صرف وحی لے کر آئے ہیں جو ان کے رب کی طرف سے ان پر آتی ہے۔ وہ خود بھی اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں اور بلاتفریق اس پر بھی ایمان رکھتے ہیں جو ان کی طرف اتارا گیا اور جو ان سے پہلے نبیوں پر اتارا گیا۔ اس کی پیروی کرو جو وہ اپنے رب کی طرف سے لائے ہیں تاکہ تم ایسی چیز کی طرف ہدایت پاؤ جس میں تمھاری دنیا وآخرت کی بھلائی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے ان لوگوں کا ذکر کیا جنھوں نے بچھڑے کو معبود بنایا تو ساتھ ہی یہ بھی ذکر فرما دیا کہ بنی اسرائیل میں ایک گروہ ایسا بھی تھا جنھوں نے بچھڑے کی عبادت کرنے والوں کی مخالفت کی تھی، چنانچہ فرمایا:

(159) موسیٰ علیہ السلام کی قوم بنی اسرائیل میں سے ایک گروہ صحیح دین پر کاربند تھا جو لوگوں کی بھی اس کی طرف راہنمائی کرتا تھا اور وہ لوگ عدل کے ساتھ فیصلے کرتے اور ظلم نہیں کرتے تھے۔

فوائد:

❀ تورات اور انجیل میں محمد رسول اللہ ﷺ کی بعثت اور آپ کی صداقت کے بڑے روشن دلائل موجود ہیں۔

❀ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہر چیز پر وسیع ہے لیکن بندوں پر اللہ کی رحمت کے مختلف مراتب ہیں جن میں ایمان اور عمل صالح کے اعتبار سے کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔

❀ حالات کے اعتبار سے دعا کبھی مختصر ہوتی ہے اور کبھی لمبی، موسیٰ علیہ السلام نے اس مقام پر مختصر دعا کی۔

❀ اللہ عزوجل کے عدل کی صورتوں میں سے ایک صورت یہ ہے کہ اس نے اہلِ ایمان کی تھوڑی تعداد کے باوجود ان سے انصاف کیا، چنانچہ بنی اسرائیل کی منفی اور ہدایت سے متصادم صفات کا ذکر کیا جس سے یہ شبہ ہو سکتا تھا کہ بنی اسرائیل کے سارے لوگ ایسے ہی تھے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے اس گروہ کا ذکر بھی کر دیا جو ہدایت یافتہ اور دین پر قائم تھا، اگرچہ ان لوگوں کی تعداد تھوڑی ہی تھی۔

وَقَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَیْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا ؕ وَاَوْحَیْنَاۤ اِلٰی
مُوْسٰۤی اِذِ اسْتَسْقٰىهُ قَوْمُهٗۤ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ؕ
فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَیْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ
مَّشْرَبَهُمْ ؕ وَظَلَّلْنَا عَلَیْهِمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَیْهِمُ
الْمَنَّ وَالسَّلْوٰی ؕ كُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ وَ
مَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ ﴿۱۶۰﴾ وَاِذْ قِیْلَ
لَهُمُ اسْكُنُوْا هٰذِهِ الْقَرْیَةَ وَكُلُوْا مِنْهَا حَیْثُ
شِئْتُمْ وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ
لَكُمْ خَطِیْٓـٰٔتِكُمْ ؕ سَنَزِیْدُ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۶۱﴾ فَبَدَّلَ
الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ قَوْلًا غَیْرَ الَّذِیْ قِیْلَ لَهُمْ
فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا
یَظْلِمُوْنَ ﴿۱۶۲﴾ وَسْـَٔلْهُمْ عَنِ الْقَرْیَةِ الَّتِیْ كَانَتْ
حَاضِرَةَ الْبَحْرِ ۘ اِذْ یَعْدُوْنَ فِی السَّبْتِ اِذْ تَاْتِیْهِمْ
حِیْتَانُهُمْ یَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَّیَوْمَ لَا یَسْبِتُوْنَ ۙ لَا
تَاْتِیْهِمْ ۚ كَذٰلِكَ ۚ نَبْلُوْهُمْ بِمَا كَانُوْا یَفْسُقُوْنَ ﴿۱۶۳﴾

160 اور ہم نے بنی اسرائیل کو بارہ قبیلوں میں تقسیم کیا اور جب موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے ان سے درخواست کی کہ اللہ سے دعا کریں کہ وہ انھیں پانی پلائے تو ہم نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی: اے موسیٰ! اپنا عصا پتھر پر مارو۔ موسیٰ علیہ السلام نے اسے مارا تو اس سے بارہ قبیلوں کی تعداد کے برابر بارہ چشمے پھوٹ پڑے۔ ہر قبیلے نے پانی پینے کا اپنا خاص گھاٹ معلوم کر لیا۔ اس کے ساتھ کوئی دوسرا قبیلہ اس میں شریک نہ ہوتا تھا۔ ہم نے ان پر بادلوں کا سایہ کیا جو ان کے ساتھ چلتا اور جہاں وہ رکتے، رک جاتا اور ہم نے اپنی نعمتوں میں سے شہد جیسا میٹھا مشروب اور بٹیر کی طرح کا نہایت عمدہ گوشت والا چھوٹا سا پرندہ ان پر اتارا اور ان سے کہا: ہم نے تمھیں جو پاکیزہ رزق دیا ہے، اس میں سے کھاؤ۔ انھوں نے نعمتوں کی ناقدری و ناشکری کر کے اور ظلم و ستم کر کے ہمارا کچھ نہیں بگاڑا بلکہ انھوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم کی مخالفت کر کے اور اس کی نعمتوں کی ناقدری کر کے خود کو ہلاکت و تباہی میں ڈال کر اپنے آپ ہی پر ظلم کیا۔

161 اے رسول (ﷺ)! وہ وقت یاد کرنے کے قابل ہے جب اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے کہا: بیت المقدس میں داخل ہو جاؤ اور اس بستی کے پھل جہاں سے اور جس وقت چاہو، کھاؤ اور بستی کے دروازے سے جھک کر اپنے رب کے لیے عاجزی کا اظہار کرتے ہوئے اور یہ کہتے ہوئے داخل ہونا: اے ہمارے رب! ہماری خطائیں معاف فرما۔ اگر تم نے ایسے کر لیا تو ہم تمھارے گناہوں سے درگزر کریں گے اور عنقریب ہم نیکوکاروں کو دنیا و آخرت کی مزید خیر عطا کریں گے۔

162 پھر ان میں سے جو ظالم تھے، انھوں نے وہ بات ہی بدل دی جس کا انھیں حکم دیا گیا تھا۔ مغفرت اور بخشش مانگنے کے بجائے کہنے لگے: ''بالی میں دانہ'' اور جس انداز سے جھک کر عاجزی سے داخل ہونے کا انھیں حکم دیا گیا تھا، اس کے بجائے اپنی سرینوں کے بل گھسٹتے ہوئے داخل ہوئے۔ تب ہم نے ان کے ظلم کی وجہ سے ان پر آسمان سے عذاب نازل کیا۔

163 اے رسول (ﷺ)! آپ ان یہود کو وہ سزا یاد دلانے کے لیے جو اللہ نے ان کے بڑوں کو دی تھی، پوچھیں کہ اس بستی کا کیا ماجرا ہے جو دریا کے کنارے تھی؟ جب وہ لوگ ہفتے کے دن شکار کر کے اللہ تعالیٰ کی حدیں پامال کرتے تھے، حالانکہ انھیں آزمانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے ہفتے کے دن مچھلیوں کا شکار کرنے سے منع کر دیا تھا، جبکہ ہفتے کے روز مچھلیاں ابھر ابھر کر سمندر کی سطح پر ان کے سامنے آتیں اور دوسرے دنوں میں ظاہر نہ ہوتیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی اطاعت گزاری سے نکل جانے والی حرکتوں اور نافرمانیوں کی وجہ سے انھیں اس آزمائش میں ڈالا۔ بالآخر انھوں نے شکار کے لیے حیلہ سازی کرتے ہوئے اپنے جال لگا دیے اور گڑھے کھود دیے، چنانچہ ہفتے کے دن مچھلیاں ان میں پھنس جاتیں اور وہ اتوار کے روز انھیں پکڑ کر کھا لیتے۔

فوائد: ❀ ناشکری، انکار اور سرکشی نعمتوں سے محرومی کا سبب ہے۔

❀ عذاب نازل ہونے اور سزا ملنے کا ایک سبب شریعت پر عمل نہ کرنے کی حیلہ سازی ہے کیونکہ یہ ظلم اور اللہ تعالیٰ کی حدود سے تجاوز ہے۔

وَاِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمًا ۙ اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ
مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ قَالُوْا مَعْذِرَةً اِلٰى رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ
يَتَّقُوْنَ ﴿۱۶۴﴾ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖۤ اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ
السُّوْٓءِ وَاَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍۭ بَـِٔيْسٍۢ بِمَا كَانُوْا
يَفْسُقُوْنَ ﴿۱۶۵﴾ فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا
قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ ﴿۱۶۶﴾ وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ اِلٰى
يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ يَّسُوْمُهُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ؕ اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيْعُ
الْعِقَابِ ۖۚ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۶۷﴾ وَقَطَّعْنٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اُمَمًا ۚ
مِنْهُمُ الصّٰلِحُوْنَ وَمِنْهُمْ دُوْنَ ذٰلِكَ ۫ وَبَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ
وَالسَّيِّاٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۱۶۸﴾ فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَّرِثُوا
الْكِتٰبَ يَاْخُذُوْنَ عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰى وَيَقُوْلُوْنَ سَيُغْفَرُ لَنَا ۚ
وَاِنْ يَّاْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهٗ يَاْخُذُوْهُ ؕ اَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ مِّيْثَاقُ
الْكِتٰبِ اَنْ لَّا يَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ وَدَرَسُوْا مَا فِيْهِ ؕ وَالدَّارُ
الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ
بِالْكِتٰبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ ﴿۱۷۰﴾

﴿164﴾ اور اے رسول (ﷺ)! یاد کریں جب ان میں سے ایک گروہ انھیں اس برائی سے روک رہا تھا اور وارننگ دے رہا تھا تو ایک دوسرے گروہ نے اس سے کہا: تم ایسے گروہ کو نصیحت کیوں کرتے ہو جسے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کی وجہ سے دنیا ہی میں ہلاک کرنے والا ہے یا روزِ قیامت اسے سخت سزا دینے والا ہے؟ نصیحت کرنے والوں نے کہا: ہمارے نصیحت کرنے کا ایک مقصد تو یہ ہے کہ نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے منع کرنے کا فریضہ ادا ہو جائے تاکہ اس کے ترک پر اللہ تعالیٰ ہمارا مؤاخذہ نہ کرے اور دوسرا مقصد یہ ہے کہ شاید وہ نصیحت سے نفع حاصل کریں اور جس گناہ میں وہ پڑے ہیں، اسے چھوڑ دیں۔ ﴿165﴾ پھر جب ان نافرمانوں نے نصیحت کرنے والوں کی نصیحت کو نظر انداز کر دیا اور گناہ سے باز نہ آئے تو ہم نے ان لوگوں کو عذاب سے بچا لیا جو انھیں گناہ سے منع کرتے تھے اور ان لوگوں کو سخت عذاب کے ساتھ پکڑ لیا جو ہفتے کے دن شکار کر کے ظلم و زیادتی کرتے تھے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے نکل کر گناہوں پر اڑے ہوئے تھے۔ ﴿166﴾ جب وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں تکبر و سرکشی کی راہ پر چل پڑے اور حد سے گزر گئے اور نصیحت بھی قبول نہ کی تو ہم نے ان سے کہا: اے نافرمانو! تم ذلیل بندر بن جاؤ۔ تو وہ ایسے ہو گئے جیسا ہم نے چاہا تھا۔ ہم جب کسی کام کا ارادہ کرتے ہیں تو اسے بس اتنا کہتے ہیں: كُنْ (ہو جا) تو وہ ہو جاتا ہے۔ ﴿167﴾ اور اے رسول (ﷺ)! وہ وقت یاد کرنا چاہیے جب آپ کے رب نے کھلے عام اعلان کیا کہ وہ دنیا کی زندگی میں قیامت تک یہود پر ایسا شخص ضرور مسلط کرتا رہے گا جو انھیں ذلیل و رسوا کرتا رہے۔ اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ آپ کا رب اپنے نافرمانوں کو بہت جلد سزا دینے والا ہے حتی کہ کبھی انھیں دنیا ہی میں سخت سزا دے دیتا ہے اور بلاشبہ وہ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کے گناہ ضرور معاف کرنے والا اور ان پر خوب رحم کرنے والا ہے۔ ﴿168﴾ اور ہم نے زمین میں ان کے مختلف گروہ بنا کر انھیں تتر بتر کر دیا، حالانکہ وہ اکٹھے تھے۔ کچھ ان میں سے نیک ہیں جو اللہ تعالیٰ اور بندوں کے حقوق کا خیال رکھتے ہیں، کچھ میانہ رو ہیں، کچھ گناہ کر کے خود پر زیادتی کرنے والے ہیں۔ ہم نے انھیں خوشحالی اور بدحالی، آسانی اور تنگی سے آزمایا کہ شاید وہ اپنی حرکتوں سے باز آ جائیں۔ ﴿169﴾ پھر ان کے بعد برے اور نااہل لوگ ان کے جانشین بنے جنھوں نے اپنے بڑوں سے تورات لی۔ وہ اسے پڑھتے تو ہیں مگر اس کے احکام پر عمل نہیں کرتے۔ وہ دنیا کا حقیر اور ردی مال بطور رشوت لے کر اللہ کی کتاب میں تحریف کر دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکام سے ہٹ کر فیصلہ کرتے ہیں۔ وہ اللہ سے اپنے بارے میں یہ امید رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے گناہ معاف کر دے گا، حالانکہ ان کے پاس اگر دنیا کا یہ گھٹیا مال دوبارہ بھی آئے تو وہ اسے بار بار لیں گے۔ کیا اللہ تعالیٰ نے ان سے پختہ عہد و پیمان نہیں لیے کہ وہ اللہ کی طرف صرف حق بات منسوب کریں گے جو اس نے کہی ہے، اس میں کوئی تحریف اور تبدیلی نہیں کریں گے؟ اور انھوں نے کتابِ الٰہی پر عمل کرنا جہالت کی بنا پر نہیں چھوڑا بلکہ جانتے بوجھتے چھوڑا ہے۔ انھوں نے اس کے مندرجات کو پڑھا اور سیکھا، پھر ترک کیا، اس لیے ان کا گناہ زیادہ سخت ہے، حالانکہ آخرت کا گھر اور اس گھر میں موجود ہمیشہ رہنے والی نعمتیں اس ختم ہونے والے مال و متاع سے کہیں بہتر ہیں ان لوگوں کے لیے جو اللہ کے حکموں کو مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز رہ کر اللہ سے ڈرتے ہیں۔ کیا یہ معمولی مال و متاع لینے والے عقل نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ نے متقین کے لیے جو کچھ آخرت میں تیار کر رکھا ہے، وہ بہتر اور دیرپا ہے؟ ﴿170﴾ جو لوگ اللہ کی کتاب کو مضبوطی سے تھامتے، اس میں وارد احکام پر عمل کرتے اور نماز کو اس طرح قائم کرتے ہیں کہ وہ اس کے اوقات، شرائط و واجبات اور اس کی سنتوں کا خیال رکھتے ہیں، اللہ تعالیٰ عنقریب انھیں ان کے اعمال کا بدلہ دے گا۔ پس جس کا عمل نیک ہوا، اللہ اس کا اجر ضائع نہیں کرے گا۔

فوائد: ❀ جب کسی قوم کے گناہوں کے سبب اس پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آ جائے تو اس قوم کے وہ لوگ بچ جاتے ہیں جو نیکی کا حکم دیتے اور برائی سے روکتے رہیں۔ ❀ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچنے کی تدبیر کرنا فرض ہے کیونکہ بسا اوقات وہ دنیا ہی میں بڑا خوفناک ہوتا ہے جیسا کہ بنی اسرائیل کے ایک گروہ کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان کی سرکشی کی وجہ سے بندر بنا دیا تھا۔ ❀ اللہ تعالیٰ نے ذلت اور مفلسی بنی اسرائیل کا مقدر کر دی اور یہ اعلان کر دیا کہ وہ ہر دور میں ان پر ایسے لوگ مسلط کرتا رہے گا جو ان کے ظلم اور انحراف کی وجہ سے انھیں عذاب کا مزہ چکھاتے رہیں گے۔ ❀ دنیا کی نعمتیں جس قدر بھی بڑی ہوں وہ آخرت کی دائمی نعمتوں کے مقابلے میں انتہائی کم، گھٹیا اور ہیچ ہیں۔ ❀ ایمان کے بعد بندے کا افضل ترین عمل نماز قائم کرنا ہے، کیونکہ نماز دین کا ستون ہے۔

وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَّظَنُّوْٓا اَنَّهٗ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۚ
خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۱﴾ ع وَ
اِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَ
اَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ ۚ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى ۛۚ شَهِدْنَا ۛۚ اَنْ
تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ ﴿۱۷۲﴾ ۙ اَوْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ
اَشْرَكَ اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْۢ بَعْدِهِمْ ۚ اَفَتُهْلِكُنَا
بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۱۷۳﴾ وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلَعَلَّهُمْ
يَرْجِعُوْنَ ﴿۱۷۴﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْٓ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ
مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ﴿۱۷۵﴾ وَلَوْ شِئْنَا
لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ
كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ؕ
ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاقْصُصِ
الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۷۶﴾ سَآءَ مَثَلَا ۨالْقَوْمُ الَّذِيْنَ
كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاَنْفُسَهُمْ كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۷۷﴾ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ
فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۷۸﴾

ع 21 9 11

معانقة 7 – عند المتأخرين 12

(171) اے رسول (ﷺ)! وہ وقت یاد کریں جب ہم نے پہاڑ اکھیڑ کر اس وقت بنی اسرائیل کے سروں پر لا کھڑا کیا جب وہ تورات کے احکام ماننے سے انکاری ہوئے۔ پہاڑ ان کے اوپر ایسے آ کھڑا ہوا جیسے بادل ان کے سروں پر سایہ فگن ہو۔ انھیں یقین ہوگیا کہ وہ ان پر گرنے والا ہے تب ان سے کہا گیا: جو کتاب ہم نے تمھیں دی ہے، اسے پوری سنجیدگی اور عزم و ہمت سے تھام لو اور اللہ تعالیٰ نے اس میں تمھارے لیے جو احکام مقرر فرمائے ہیں، انھیں یاد رکھو، بھولو نہیں۔ امید ہے انھیں تھامنے سے تم اللہ کی پکڑ سے بچ جاؤ گے۔

(172) اے نبی (ﷺ)! وہ وقت بھی یاد کریں جب آپ کے رب نے آدم (علیہ السلام) کی اولاد کی پشتوں سے ان کی اولادوں کو نکالا اور ان سے اپنی ربوبیت کے اثبات کا اقرار لیا۔ یہ اقرار اللہ تعالیٰ نے ان کی فطرت میں ڈالا تھا کہ وہ ان کا خالق اور رب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے پوچھا: کیا میں تمھارا رب نہیں ہوں؟ سب نے جواب دیا: کیوں نہیں! تو ہمارا رب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ امتحان اور پختہ عہد ہم نے تم سے اس لیے لیا تاکہ تم روزِ قیامت اللہ تعالیٰ کی اپنے اوپر قائم ہونے والی دلیل کو چیلنج نہ کرسکو اور یہ نہ کہہ سکو کہ تمھیں اس کا علم نہیں تھا۔

(173) یا یہ حجت پیش نہ کرو کہ یہ عہد تو ہمارے آباء و اجداد نے توڑ کر اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کیا تھا، ہم تو ان کے پیروکار تھے۔ جیسے انھیں شرک کرتے پایا، ہم بھی کرنے لگے اور تم یہ نہ کہو کہ اے ہمارے رب! کیا تو ہمارا مؤاخذہ ان باتوں پر کرتا ہے جو ہمارے آباء و اجداد کرتے رہے کہ انھوں نے شرک کر کے اپنے اعمال برباد کیے، پھر کیا تو اس پر ہمیں عذاب دے گا؟ حالانکہ ہمارا تو کوئی گناہ ہی نہیں کیونکہ ہم نے جہالت کی بنا پر اپنے آباء و اجداد کی پیروی کی۔ (174) جس طرح ہم نے جھٹلانے والی امتوں کے انجام سے متعلق آیات کھول کر بیان کی ہیں، اسی طرح ہم ان کے لیے بھی آیات بیان کرتے ہیں تاکہ یہ لوگ جس شرک پر لگے ہوئے ہیں، اسے چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس اکیلے کی عبادت کی طرف لوٹ آئیں جیسا کہ وہ اپنے اس پختہ عہد میں اقرار کر چکے ہیں جو انھوں نے اللہ تعالیٰ سے کیا تھا۔ (175) اے رسول (ﷺ)! آپ بنی اسرائیل کو انھی کے آدمی کا حال پڑھ کر سنائیں جسے ہم نے اپنی آیات دیں۔ اس نے انھیں سیکھا اور اس حق کو سمجھا جس پر وہ آیات دلالت کر رہی تھیں، لیکن اس نے ان پر عمل نہ کیا بلکہ انھیں چھوڑ کر ان سے الگ ہوگیا تو شیطان اس کے پیچھے لگ گیا اور اس کا دوست بن گیا۔ اس طرح وہ شخص ہدایت یافتہ اور نجات پانے والا ہونے کے بعد گمراہ اور تباہ و برباد ہوگیا۔ (176) اگر ہم اسے ان آیات کے ذریعے سے نفع دینا چاہتے تو ہم ان کی بدولت اسے بلند مرتبہ دیتے، اس طرح کہ ہم اسے ان آیات و احکام پر عمل کی توفیق دیتے جس سے وہ دنیا و آخرت میں بلند مرتبہ پاتا، لیکن اس نے ذلت و رسوائی والا راستہ اختیار کیا اور وہ دنیا کو آخرت پر ترجیح دیتے ہوئے خواہشات کی طرف مائل ہوگیا اور اس باطل کے پیچھے لگ گیا جو اس کے دل کو اچھا لگا۔ دنیا کی شدید حرص میں اس کا حال اس کتے کی طرح ہوگیا جو ہر حال میں ہانپتا پھرتا ہے۔ اگر بیٹھا ہو تو بھی ہانپے اور اگر دھتکارا جائے تو بھی ہانپے۔ یہی مذکورہ مثال ان گمراہ لوگوں کی ہے جنھوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا۔ اے رسول (ﷺ)! آپ انھیں یہ واقعات سنائیں شاید وہ جس گمراہی اور حق کو جھٹلانے میں غرق ہیں، اس سے باہر آنے کے بارے میں غور و فکر کریں۔ (177) ان لوگوں سے بڑھ کر برا کوئی نہیں ہے جنھوں نے ہمارے دلائل اور نشانیوں کو جھٹلایا اور ان کی تصدیق نہ کی۔ وہ اپنے آپ کو تباہی کی راہ پر ڈال کر خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں۔ (178) جسے اللہ تعالیٰ صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق دے، وہی صحیح معنوں میں ہدایت یافتہ ہے اور جسے وہ صراط مستقیم سے دور کر دے تو وہی لوگ اپنا نصیب کھوٹا کرنے والے ہیں جنھوں نے خود کو اور اپنے اہل و عیال کو قیامت کے دن خسارے میں ڈالا۔ آگاہ رہو! یہی کھلی ناکامی ہے۔

فوائد: ❀ آسمانی کتابوں کے نازل کرنے کا اصل مقصد ان میں وارد احکام پر عمل کرنا ہے، صرف زبان سے ان کی تلاوت اور تجوید سے پڑھنا مقصود نہیں کیونکہ یہ تو انھیں چھوڑنے کے مترادف ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ نے انسان کی تخلیق کے وقت ہی سے اس میں اپنی توحید کے دلائل کی سمجھ اور ان کا شعور رکھ دیا ہے۔ اگر اس کی فطرت سلامت ہو اور اس میں بگاڑ پیدا کرنے والی کوئی چیز نہ آئی ہو تو وہ ان دلائل کا ادراک کر لیتا ہے اور ان کے تقاضوں پر عمل کرتا ہے۔ ❀ ان آیات میں ان لوگوں کے لیے نصیحت ہے جنھیں قرآن کی آیات پر عمل کی توفیق ملی تاکہ وہ جان لیں کہ انھیں عمل کی توفیق ملنا، ان پر اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے اور تاکہ وہ اپنا تزکیۂ نفس کریں۔ ❀ ان آیات میں مسلمانوں کو تلقین کی گئی ہے کہ انھیں ہدایت کی طلب اور گمراہی کی لغزشوں سے بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع اور التجا کرنی چاہیے۔

وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۖ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا
يَفْقَهُوْنَ بِهَا ۫ وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ۫ وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا
يَسْمَعُوْنَ بِهَا ۭ اُولٰۗىِٕكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿179﴾
وَلِلّٰهِ الْاَسْمَاۗءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۠ وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ
فِيْٓ اَسْمَاۗىِٕهٖ ۭ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿180﴾ وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ
يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ﴿181﴾ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا
سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿182﴾ وَاُمْلِيْ لَهُمْ ۭ اِنَّ كَيْدِيْ
مَتِيْنٌ ﴿183﴾ اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا ۗ مَا بِصَاحِبِهِمْ مِّنْ جِنَّةٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ
مُّبِيْنٌ ﴿184﴾ اَوَلَمْ يَنْظُرُوْا فِيْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا خَلَقَ
اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۙ وَّاَنْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ ۚ فَبِاَيِّ
حَدِيْثٍۢ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ﴿185﴾ مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ۭ وَ
يَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿186﴾ يَسْـَٔـلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ
مُرْسٰىهَا ۭ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ ۚ لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَآ اِلَّا هُوَ ۭ ثَقُلَتْ
فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ لَا تَاْتِيْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً ۭ يَسْـَٔـلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِيٌّ
عَنْهَا ۭ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿187﴾

ع 22 10 12

سکتہ

وقف لازم - وقف ممنوع

(179) یقیناً ہم نے بہت سے جنوں اور انسانوں کو جہنم کے لیے پیدا کیا ہے، مطلب یہ کہ ہمیں علم تھا کہ وہ دوزخیوں والے کام کریں گے۔ ان کے دل ایسے ہیں جن سے وہ اپنے نفع ونقصان کا ادراک نہیں کرتے اور ان کی آنکھیں ایسی ہیں جن سے وہ اپنے اندر اور آس پاس پھیلی اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کو نہیں دیکھتے کہ ان سے عبرت حاصل کریں۔ ان کے کان ایسے ہیں جن سے وہ اللہ کی آیات نہیں سنتے کہ ان میں غور وفکر کریں۔ مذکورہ صفات کے حامل یہ لوگ چوپایوں کی طرح بے عقل ہیں، بلکہ وہ گمراہی میں چوپایوں سے بھی زیادہ گئے گزرے ہیں۔ یہی لوگ اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے سے غافل ہیں۔ (180) اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے نام سب سے اچھے نام ہیں جو اس کے جلال وکمال پر دلالت کرتے ہیں، لہٰذا تم ان ناموں کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے اپنی مرادیں مانگو اور ان کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کی تعریف کرو۔ ان لوگوں سے تعلق ختم کر دو جو ان ناموں کے معاملے میں حق سے ہٹے ہوئے ہیں کہ وہ غیر اللہ کو ان ناموں سے پکارتے ہیں یا اللہ سے ان ناموں کی نفی کرتے ہیں، یا ان کے معانی میں تحریف کرتے ہیں، یا انھیں غیر اللہ کے ساتھ تشبیہ دیتے ہیں۔ ہم ان ناموں میں حق سے انحراف کرنے والے لوگوں کو ان کے اعمال کے باعث ضرور دردناک عذاب دیں گے۔ (181) ہمارے پیدا کیے ہوئے لوگوں میں ایک جماعت ایسی بھی ہے جو خود بھی حق سے ہدایت حاصل کرتی ہے اور دوسروں کو بھی حق کی دعوت دیتی ہے جس سے وہ بھی ہدایت پاتے ہیں اور وہ اس کے موافق عدل وانصاف بھی کرتے ہیں اور ظلم نہیں کرتے۔ (182) جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا اور ان پر ایمان نہ لائے بلکہ ان کا جانتے بوجھتے انکار کیا تو عنقریب ہم ان پر رزق کے دروازے کھول دیں گے۔ یہ فراوانی ان کی عزت افزائی کے لیے نہیں بلکہ ان کی رسی دراز کرنے کے لیے ہوگی تاکہ جس گمراہی میں وہ پڑے ہیں، اس میں مزید سرکشی اختیار کریں، پھر اچانک ان پر ہمارا عذاب آجائے گا۔ (183) میں ان سے سزا ٹالتا ہوں یہاں تک کہ وہ سمجھنے لگتے ہیں کہ انھیں سزا نہیں ملے گی، اس لیے وہ جھٹلانے اور کفر کرنے میں اور دلیر ہو جاتے ہیں اور بے دھڑک اس ڈگر پر چلتے رہتے ہیں حتی کہ وہ دو گنے عذاب کے حقدار بن جاتے ہیں۔ بلاشبہ میری تدبیر بڑی مضبوط ہے کہ میں ان سے ایسا سلوک کرتا ہوں جسے وہ فضل واحسان سمجھتے ہیں، حالانکہ میرا ارادہ انھیں رسوا کرنے کا ہوتا ہے۔ (184) کیا اللہ تعالیٰ کی آیات اور اس کے رسول کو جھٹلانے والے اپنی عقلیں استعمال کر کے غور وفکر نہیں کرتے کہ انھیں پتہ چلے کہ محمد رسول اللہ ﷺ مجنون نہیں ہیں۔ وہ تو اللہ کے رسول ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر اپنے عذاب سے ڈرانے کے لیے بھیجا ہے۔ (185) کیا یہ لوگ عبرت کی نگاہوں سے آسمانوں اور زمین میں اللہ تعالیٰ کی بادشاہت نہیں دیکھتے اور ان میں اللہ کے پیدا کیے ہوئے حیوانات اور نباتات وغیرہ نہیں دیکھتے؟ اور کیا وہ اپنی عمروں کی طرف نہیں دیکھتے کہ ہوسکتا ہے ان کے ختم ہونے کا وقت قریب ہو تو وہ مہلت ختم ہونے سے پہلے پہلے توبہ کر لیں۔ اگر وہ قرآن اور اس میں مذکور وعدہ وعید پر ایمان نہیں لاتے تو اس کے علاوہ کس کتاب پر ایمان لائیں گے؟! (186) اللہ تعالیٰ جسے راہِ حق سے دور کر دے اور صراط مستقیم سے بھٹکا دے تو اس کی راہ ہدایت کی طرف راہنمائی کوئی نہیں کر سکتا اور اللہ تعالیٰ انھیں ان کی گمراہی اور کفر میں بھٹکتا چھوڑ دیتا ہے، انھیں کوئی راہ دکھائی نہیں دیتی۔ (187) یہ جھٹلانے والے شریر لوگ آپ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ وہ کب آئے گی اور اس کا صحیح علم کیا ہے؟ اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: میرے یا کسی دوسرے کے پاس اس کا علم نہیں ہے۔ اس کا علم صرف اکیلے اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ اسے اس کے متعین وقت پر صرف اللہ تعالیٰ ہی ظاہر کر سکتا ہے۔ اس کے ظہور کا معاملہ آسمانوں اور زمین کی مخلوقات سے چھپا ہوا ہے۔ وہ تم پر اچانک آجائے گی۔ وہ آپ سے قیامت کے بارے میں ایسے پوچھتے ہیں جیسے آپ کو اس کے آنے کا وقت معلوم کرنے کا بڑا شوق ہے۔ انھیں یہ علم نہیں کہ آپ تو اپنے رب کے بارے میں کمال علم رکھنے کی وجہ سے قیامت کے متعلق پوچھتے بھی نہیں۔ اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: قیامت کا علم صرف اکیلے اللہ تعالیٰ کے پاس ہے لیکن اکثر لوگ اس بات کو نہیں جانتے۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو سمجھ بوجھ اور شعور کے آلات دے رکھے ہیں، جیسے دل، آنکھیں اور کان، تاکہ وہ فوائد حاصل کریں اور نقصانات سے بچیں۔ ❀ دعا کی قبولیت کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ اللہ کے اسمائے حسنیٰ کے واسطے سے دعا کی جائے اور ہر ضرورت کی مناسبت سے اسم مبارک کو وسیلہ بنایا جائے، مثلاً توبہ کے لیے یوں دعا کی جائے: «اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيَّ يَا تَوَّابُ» ”اے بہت توبہ قبول کرنے والے! میری توبہ قبول فرما۔“ ❀ آسمانوں اور زمین کی بڑائی کے بارے میں غور وفکر کرنا چاہیے اور پھر اس نتیجے پر پہنچنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ہی اکیلا معبود ہونے کا حق دار ہے، اس لیے کہ وہ اپنی کاریگری میں یکتا، منفرد اور بے مثال ہے۔

قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَلَوْ
كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ۚ وَمَا مَسَّنِيَ
السُّوْٓءُ ؕ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۱۸۸﴾ هُوَ الَّذِيْ
خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا ۚ
فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ ۚ فَلَمَّآ اَثْقَلَتْ
دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ اٰتَيْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۸۹﴾
فَلَمَّآ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِيْمَآ اٰتٰىهُمَا ۚ فَتَعٰلَى اللّٰهُ
عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۱۹۰﴾ اَيُشْرِكُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ﴿۱۹۱﴾
وَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهُمْ نَصْرًا وَّلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ﴿۱۹۲﴾ وَاِنْ
تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَتَّبِعُوْكُمْ ؕ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ
اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ ﴿۱۹۳﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ ﴿۱۹۴﴾ اَلَهُمْ اَرْجُلٌ يَّمْشُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اَيْدٍ يَّبْطِشُوْنَ
بِهَآ اَمْ لَهُمْ اَعْيُنٌ يُّبْصِرُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ
بِهَا ؕ قُلِ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ كِيْدُوْنِ فَلَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۱۹۵﴾

﴿188﴾ اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: میں تو خود اپنی ذات کو نفع پہنچانے اور اس سے نقصان دور کرنے کا اختیار نہیں رکھتا مگر جو اللہ چاہے۔ اس کا اختیار اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے۔ اور میں صرف وہی جانتا ہوں جو میرے اللہ نے مجھے سکھایا ہے۔ میں غیب نہیں جانتا۔ اگر میں غیب جانتا ہوتا تو اپنے علم کے مطابق نفع و نقصان کے تمام اسباب بروئے کار لا کر ہر فائدہ حاصل کرتا اور ہر نقصان سے محفوظ رہتا کیونکہ پھر مجھے واقعات پیش آنے سے پہلے ہی ان کا علم ہوتا کہ ان کا انجام کیا ہے۔ میں تو صرف اللہ کا رسول ہوں۔ میں اس کی دردناک پکڑ سے ڈراتا ہوں اور اس کے عظیم ثواب کی بشارت دیتا ہوں ان لوگوں کو جو مجھے اللہ کا رسول مانتے اور میری لائی ہوئی تعلیمات کی تصدیق کرتے ہیں۔
﴿189﴾ اے حضرات وخواتین! وہ اللہ تعالیٰ ہی تو ہے جس نے تمھیں ایک جان آدم علیہ السلام سے وجود بخشا اور آدم علیہ السلام سے ان کی بیوی حوا کو پیدا کیا۔ حوا کو ان کی پسلی سے پیدا کیا تا کہ وہ ان سے مانوس ہو اور سکون پائے۔ پھر جب کسی میاں نے اپنی بیوی سے قربت کی تو بیوی کو ہلکا سا حمل ٹھہر گیا جس کا اسے احساس تک نہ ہوا کیونکہ وہ ابتدائی حالت میں تھا۔ وہ یہ حمل اٹھائے اپنے کام کاج کرتی رہی۔ اسے کوئی بوجھ محسوس نہ ہوا، پھر جب حمل اس کے پیٹ میں بڑھ گیا اور وہ اس کی وجہ سے بھاری ہوگئی تو دونوں میاں بیوی نے اپنے رب سے یوں دعا کی: اے ہمارے رب! اگر تو ہمیں صحیح سالم اور تندرست وتوانا بیٹا دے تو ہم تیری نعمت پر خوب شکر گزاری کریں گے۔ ﴿190﴾ پھر جب اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کی دعا قبول کر لی اور ان کی دعاؤں کے مطابق انھیں صحیح سالم بیٹا عطا کر دیا تو وہ دونوں اللہ کی عطا وعنایت میں اس کے شریک ٹھہرانے لگے۔ انھوں نے اپنے بیٹے کو اللہ کے سوا غیروں کا عبد (بندہ) بنا دیا اور اس کا نام عبدالحارث رکھا، حالانکہ اللہ تعالیٰ ہر شریک سے بلند تر اور پاک ہے۔ وہ ربوبیت والوہیت میں یکتا اور منفرد ہے۔ ﴿191﴾ کیا وہ ان بتوں وغیرہ کو عبادت میں اللہ کا شریک ٹھہراتے ہیں، حالانکہ وہ جانتے ہیں یہ بت کوئی چیز پیدا نہیں کر سکتے کہ وہ عبادت کے مستحق ہوں بلکہ وہ خود پیدا کیے گئے ہیں، پھر وہ انھیں اللہ تعالیٰ کا شریک کیسے بناتے ہیں؟! ﴿192﴾ جب یہ جھوٹے معبود اپنے پجاریوں کی مدد کرنے کی طاقت رکھتے ہیں نہ خود اپنی ہی مدد کر سکتے ہیں تو پھر وہ ان کی عبادت کیسے کرتے ہیں؟ ﴿193﴾ اے مشرکو! اگر تم ان بتوں کو جنھیں تم نے اللہ تعالیٰ کے سوا اپنے معبود قرار دے رکھا ہے، ہدایت کی طرف بلاؤ تو وہ تمھاری درخواست مانیں گے نہ تمھاری پیروی کریں گے، اس لیے تمھارا انھیں پکارنا یا خاموش رہنا دونوں برابر ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ محض جمادات ہیں، عقل وشعور اور سننے بولنے کی طاقت سے محروم ہیں۔ ﴿194﴾ اے مشرکو! اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جن کی تم عبادت کرتے ہو، بلاشبہ وہ تو خود اللہ تعالیٰ کے پیدا کیے ہوئے اور اس کی ملکیت ہیں۔ وہ تم جیسی مخلوق ہیں بلکہ تم ان سے بہتر حالت میں ہو کیونکہ تم زندہ ہو، چلتے پھرتے، بولتے سنتے اور دیکھتے ہو جبکہ تمھارے بت تو ایسے بھی نہیں۔ ان کے بارے میں تم جو دعویٰ کرتے ہو، اگر تم اس میں سچے ہو تو انھیں پکارو کہ وہ تمھاری بات کا جواب دیں۔ ﴿195﴾ جن بتوں کو تم نے معبود بنا رکھا ہے، کیا ان کی ٹانگیں ہیں جن پر چل کر وہ تمھاری ضرورتیں پوری کریں؟ یا ان کے ہاتھ ہیں جن کی قوت کے ذریعے سے وہ تمھارا دفاع کر سکیں؟ یا ان کی آنکھیں ہیں جن کے ساتھ وہ تمھاری کوئی غائب چیز دیکھ کر تمھیں خبر دے سکیں؟ یا ان کے کان ہیں کہ وہ کوئی ایسی چھپی بات سن سکیں جو تمھیں سنائی نہیں دیتی اور وہ سن کر تمھیں اس سے آگاہ کریں؟ اگر وہ ان ساری چیزوں سے عاری ہیں تو پھر تم نفع کی امید اور نقصان دور کرنے کی غرض سے ان کی عبادت کیسے کرتے ہو؟! اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہہ دیں: جنھیں تم اللہ تعالیٰ کا ہمسر سمجھتے ہو، انھیں بلا لو، پھر میرے خلاف سازش کرو اور مجھے ذرا مہلت نہ دو۔

فوائد: ❀ ان آیات میں اس آدمی کی جہالت کا بیان ہے جو نفع کے حصول اور نقصان سے بچاؤ کے لیے اللہ کے رسول ﷺ کو پکارتا ہے کیونکہ نفع تو اس بشارت یا ڈراوے کے مطابق عمل سے حاصل ہو سکتا ہے جس کے لیے آپ کو بھیجا گیا ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل واحسان سے مرد کی جنس سے اس کی بیوی بنائی کہ وہ اس کی قربت سے اطمینان محسوس کرے اور اس سے مانوس ہو تا کہ نسل انسانی کے بڑھنے میں اللہ تعالیٰ کی حکمت کا ظہور یقینی ہو۔ ❀ مخلوقات میں سب سے افضل، اکمل اور اشرف مخلوق انسان کے شایانِ شان نہیں کہ وہ گھٹیا اور حقیر ترین چیزوں، یعنی پتھروں اور لکڑیوں وغیرہ کے جھوٹے معبودوں کی عبادت میں خود کو مشغول کرے۔

إِنَّ وَلِيِّيَ اللَّهُ الَّذِي نَزَّلَ الْكِتَابَ ۖ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ ﴿١٩٦﴾
وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَكُمْ وَلَا
أَنفُسَهُمْ يَنصُرُونَ ﴿١٩٧﴾ وَإِن تَدْعُوهُمْ إِلَى الْهُدَىٰ لَا يَسْمَعُوا ۖ
وَتَرَاهُمْ يَنظُرُونَ إِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ ﴿١٩٨﴾ خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ
بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ ﴿١٩٩﴾ وَإِمَّا يَنزَغَنَّكَ مِنَ
الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ ۚ إِنَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿٢٠٠﴾ إِنَّ الَّذِينَ
اتَّقَوْا إِذَا مَسَّهُمْ طَائِفٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ تَذَكَّرُوا فَإِذَا هُم
مُّبْصِرُونَ ﴿٢٠١﴾ وَإِخْوَانُهُمْ يَمُدُّونَهُمْ فِي الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُونَ ﴿٢٠٢﴾
وَإِذَا لَمْ تَأْتِهِم بِآيَةٍ قَالُوا لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا ۚ قُلْ إِنَّمَا أَتَّبِعُ
مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ مِن رَّبِّي ۚ هَٰذَا بَصَائِرُ مِن رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ
لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٢٠٣﴾ وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا
لَهُ وَأَنصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿٢٠٤﴾ وَاذْكُر رَّبَّكَ فِي نَفْسِكَ
تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ
وَالْآصَالِ وَلَا تَكُن مِّنَ الْغَافِلِينَ ﴿٢٠٥﴾ إِنَّ الَّذِينَ عِندَ رَبِّكَ
لَا يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِ وَيُسَبِّحُونَهُ وَلَهُ يَسْجُدُونَ ﴿٢٠٦﴾

السجدة 1 - ع 24 18 14

﴿196﴾ بلاشبہ میرا مددگار اور معاون اللہ ہے جو میری حفاظت کرتا ہے۔ میں اس کے سوا کسی سے امید نہیں رکھتا اور نہ مجھے تمھارے بتوں میں سے کسی کا ڈر ہے۔ وہ اللہ ہی ہے جس نے لوگوں کی ہدایت کے لیے مجھ پر قرآن نازل کیا۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنے نیک بندوں کی کارسازی کرتا اور ان کی حفاظت اور مدد فرماتا ہے۔ ﴿197﴾ اے مشرکو! تم جن بتوں کو پکارتے ہو، وہ تمھاری کچھ مدد نہیں کر سکتے۔ وہ تو اپنی مدد کرنے پر بھی قادر نہیں۔ وہ بالکل بے بس ہیں، پھر تم انھیں اللہ تعالیٰ کے سوا کیسے پکارتے ہو؟ ﴿198﴾ اے مشرکو! اگر تم اپنے ان معبودوں کو جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو، استقامت اور ہدایت کی طرف بلاؤ تو وہ تمھاری پکار نہیں سنیں گے۔ مورتیوں میں بنی ان کی آنکھوں سے تم یہ سمجھتے ہو کہ وہ تمھیں دیکھ رہے ہیں، حالانکہ وہ پتھر ہیں جو دیکھتے نہیں۔ دراصل مشرکین انسانوں اور حیوانوں کی شکل جیسی مورتیاں بناتے تھے۔ ان کے ہاتھ پاؤں اور آنکھیں بھی بناتے لیکن وہ جامد ہوتیں۔ ان میں زندگی اور حرکت نہیں ہوتی تھی۔ ﴿199﴾ اے رسول (ﷺ)! لوگ دل کی خوشی اور آسانی سے جو اعمال بجا لائیں اور جو اخلاق اپنائیں، وہ ان سے قبول کر لیں۔ جو چیز ان کی طبیعت پر گراں گزرے، وہ زبردستی ان پر نہ ٹھونسیں، اس سے وہ نفرت کرنے لگیں گے۔ انھیں ہر اچھی بات اور عمدہ کام کا حکم دیں۔ جاہلوں سے درگزر کریں اور ان کی حماقتوں کا جواب نہ دیں۔ جو آپ کو اذیت دے، آپ اسے اذیت نہ دیں اور جو آپ کو محروم رکھے، آپ اسے محروم نہ کریں۔

﴿200﴾ اے رسول (ﷺ)! اگر آپ شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ محسوس کریں یا خیر کے کام میں سستی آنے لگے تو اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ لیں اور اس کا دامن مضبوطی سے تھام لیں کیونکہ وہ آپ کی بات کو خوب سننے والا، آپ کی التجا کو خوب جاننے والا ہے، اس لیے ضرور وہ آپ کو شیطان سے محفوظ رکھے گا۔ ﴿201﴾ بلاشبہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے حکموں کو مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز رہ کر اس سے ڈرتے ہیں، انھیں شیطان جب کسی وسوسے میں مبتلا کرتا ہے اور وہ گناہ کر بیٹھتے ہیں تو وہ اللہ تعالیٰ کی عظمت، نافرمانوں کے لیے اس کی سزا اور فرمانبرداروں کے لیے اس کے ثواب کو یاد کرتے ہیں اور اپنے رب کی طرف رجوع کرتے ہوئے اپنے گناہوں سے توبہ کر لیتے ہیں۔ ان کی غفلت ختم ہو جاتی ہے اور وہ ہوش میں آ کر گناہ سے باز آتے اور حق پر قائم ہو جاتے ہیں۔ ﴿202﴾ اور کافر و فاجر جو شیطانوں کے بھائی ہیں، انھیں شیاطین گناہ در گناہ میں مبتلا کر کے مزید گمراہی میں گھسیٹتے چلے جاتے ہیں۔ نہ شیاطین گمراہ کرنے اور بھٹکانے میں کوئی کسر چھوڑتے ہیں اور نہ فاسق و فاجر لوگ نافرمانی اور گناہ کرنے میں کوئی کمی کرتے ہیں۔ ﴿203﴾ اے رسول (ﷺ)! جب آپ ان کے پاس کوئی نشانی اور معجزہ لائیں تو وہ آپ کو جھٹلاتے اور اس سے اعراض کرتے ہیں اور اگر آپ ان کے پاس کوئی معجزہ نہیں لاتے تو وہ کہتے ہیں: آپ خود اپنی طرف سے کوئی معجزہ کیوں نہیں گھڑ لائے۔ اے رسول! ان سے کہہ دیں: مجھے خود اپنی طرف سے کوئی معجزہ پیش کرنے کا اختیار نہیں ہے اور نہ میں اللہ کی طرف سے اپنے پاس آنے والی وحی کے علاوہ کسی چیز کی پیروی کرتا ہوں۔ یہ قرآن جو میں تم پر پڑھتا ہوں، یہ تمھارے خالق اور معاملات کی تدبیر کرنے والے اللہ تعالیٰ کے دلائل اور ثبوت ہیں اور اس کے مومن بندوں کے لیے رحمت اور راہنمائی ہے اور جو مومن نہیں ہیں، وہ گمراہ اور بدبخت ہیں۔ ﴿204﴾ جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو۔ اس دوران میں کلام کرو نہ کسی اور کام میں مصروف ہو۔ امید ہے اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے گا۔ ﴿205﴾ اے رسول (ﷺ)! عجز و انکسار سے ڈرتے اور گڑگڑاتے ہوئے اپنے رب اللہ تعالیٰ کو یاد کریں اور دعا میں اپنی آواز نہ بالکل پست رکھیں نہ بلند بلکہ درمیانی آواز میں صبح و شام دعا کریں کیونکہ یہ دونوں وقت فضیلت والے ہیں اور ان لوگوں میں سے نہ ہونا جو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غفلت میں پڑے ہیں۔ ﴿206﴾ اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ جو فرشتے آپ کے رب کے ہاں ہیں، وہ اس کی عبادت سے ذرا سر تابی نہیں کرتے بلکہ اس کے فرمانبردار ہیں اور ذرا کوتاہی نہیں کرتے۔ وہ دن رات اللہ تعالیٰ کے شایانِ شان اس کی پاکی بیان کرتے اور اسی ایک کو سجدہ کرتے ہیں۔

فوائد: ❀ عقل مند پر اللہ تعالیٰ کی عبادت فرض ہے کیونکہ وہی اللہ اس کے دینی مفادات کا تحفظ کرنے والا ہے جس نے دین کے عظیم علوم پر مشتمل کتاب نازل فرمائی۔ اپنے نیک بندوں کی کارسازی، نگہبانی اور مدد و نصرت کر کے ان کے دنیاوی مفادات کو بھی اسی نے تحفظ بخشا، اس لیے انھیں کسی دشمن کی دشمنی نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ ❀ ان آیات میں ان مسلمانوں کے لیے بشارت ہے جو اپنے نبی ﷺ کی راہ پر قائم ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اسی طرح مدد کرے گا جیسے اس نے اپنے نبی ﷺ اور اپنے اولیاء کی مدد کی۔ ❀ ان آیات میں اخلاقیات کا خلاصہ ذکر کیا گیا ہے، وہ یہ کہ بندہ اپنے اوپر ظلم کرنے والے کو معاف کر دے، جو اسے محروم رکھے، اسے نوازے اور جو اس سے قطع رحمی کرے، اس کے ساتھ صلہ رحمی کرے۔ ❀ بندے کو چاہیے کہ جب وہ شیطان کے وسوسے میں آ کر کسی حرام کام میں ملوث ہو یا واجب کو چھوڑ کر کوئی گناہ کر بیٹھے تو اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے، سچی توبہ کرے اور گناہوں کو مٹانے والی نیکیاں کر کے اپنی کوتاہی کا ازالہ کرے۔

سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّعَشْرُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ؕ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ۚ فَاتَّقُوا
اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ ۪ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ
مُّؤْمِنِيْنَ ۝۱ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ
قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى
رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝۲ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ ۙ وَمِمَّا
رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝۳ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ
دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝۴ كَمَاۤ
اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْۢ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ ۖ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ
لَكٰرِهُوْنَ ۝۵ يُجَادِلُوْنَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَمَا تَبَيَّنَ كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ
اِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ۝۶ وَاِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى
الطَّآئِفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّوْنَ اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ
تَكُوْنُ لَكُمْ وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ
الْكٰفِرِيْنَ ۝۷ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝۸

سورۂ انفال مدنی ہے

مقاصد: اس سورت میں اس احسان کا ذکر ہے جو اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر بدر میں ان کی مدد کر کے کیا اور فتح و شکست کے ضابطوں کا بیان ہے۔

تفسیر: ① اے رسول (ﷺ)! آپ کے ساتھی آپ سے اموالِ غنیمت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ ان کی تقسیم کیسے ہوگی؟ اور کس کس کو یہ مال ملے گا؟ اے رسول (ﷺ)! ان کے سوال کا جواب دیتے ہوئے کہیں: یہ اموالِ غنیمت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ہیں اور انھیں خرچ و تقسیم کرنے کا اختیار بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے پاس ہے۔ تمھیں ان کا ہر فیصلہ ماننا اور ہر فیصلے کے آگے سرِ تسلیم خم کرنا ہے، لہٰذا اے ایمان والو! اللہ کے حکموں کو مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز آ کر اس سے ڈرو اور اپنے باہمی تعلقات کی اصلاح کرو، یعنی قطع تعلقی اور ایک دوسرے سے بے رخی اور کدورت چھوڑ کر محبت، صلہ رحمی، حسن اخلاق اور عفو و درگزر سے رہو۔ اگر تم سچے مومن ہو تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت اپنے اوپر لازم کر لو کیونکہ ایمان اطاعت پر آمادہ کرتا اور گناہ اور نافرمانی سے دور کرتا ہے۔ یہ سوال واقعۂ بدر کے بعد ہوا تھا۔ ② بس سچے ایمان والے تو ایسے ہوتے ہیں کہ جب اللہ کا ذکر آتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں، لہٰذا ان کے دل اور جسم اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ جب انھیں اللہ تعالیٰ کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ ان میں غور و فکر کرتے ہیں جس سے ان کا ایمان اور بڑھ جاتا ہے اور وہ اپنے نفع و نقصان میں اللہ تعالیٰ پر اعتماد اور بھروسا کرتے ہیں۔ ③ یہی ہیں جو نماز کو بروقت صحیح طریقے سے سنت کے مطابق باقاعدگی سے ادا کرتے ہیں اور جو رزق ہم نے انھیں دیا ہے، اس میں سے فرض زکاۃ اور نفل صدقات ادا کرتے ہیں۔ ④ مذکورہ صفات کے حامل لوگ ہی سچے مومن ہیں کیونکہ ان میں ایمان اور ظاہری اسلام کی تمام خوبیاں پائی جاتی ہیں۔ ان کا بدلہ ان کے رب کے ہاں بلند مرتبے ہیں اور گناہوں کی معافی کے علاوہ باعزت روزی بھی ہے جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے نعمتوں کی صورت میں تیار کر رکھی ہے۔ ⑤ جس طرح مالِ غنیمت کی تقسیم میں تمھارے اختلاف اور تنازع کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس کا فیصلہ اپنے ہاتھ میں لے لیا اور اسے اپنی اور اپنے رسول کی صوابدید پر رکھا ہے۔ اے رسول (ﷺ)! اسی طرح آپ کے رب نے آپ پر وحی نازل کر کے آپ کو مدینہ طیبہ سے نکل کر مشرکین سے ٹکرانے کا حکم دیا، حالانکہ مومنوں کا ایک گروہ ایسا نہیں چاہتا تھا۔ ⑥ اے رسول (ﷺ)! اہلِ ایمان کا یہ گروہ مشرکوں سے جنگ کے حوالے سے آپ سے بحث کر رہا تھا، حالانکہ ان پر واضح ہو چکا تھا کہ یہ جنگ ہو کر رہے گی۔ یہ ایسے تھے جیسے انھیں موت کی طرف دھکیلا جا رہا ہو اور وہ اسے اپنے سامنے دیکھ رہے ہوں۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ جنگ کے لیے نکلنے کو شدید ناپسند کرتے تھے کیونکہ انھوں نے نہ تو جنگی ساز و سامان ساتھ لیا تھا اور نہ اس کی کوئی باقاعدہ تیاری ہی کی تھی۔ ⑦ اے جھگڑنے اور بحث کرنے والے مومنو! وہ وقت یاد کرو جب اللہ تعالیٰ تم سے وعدہ کر رہا تھا کہ وہ تمھیں مشرکوں کے دو گروہوں میں سے ایک کے مقابلے میں ضرور کامیابی دے گا، یا تو قافلہ اور اس کا ساز و سامان بطورِ غنیمت تمھیں ملے گا، یا پھر لشکر سے لڑائی کرو گے اور تمھیں ان پر فتح نصیب ہوگی۔ تم یہ چاہتے تھے کہ قافلہ ہی ہاتھ آ جائے کیونکہ اس میں لڑائی کے بغیر ہی بآسانی غلبہ پانا ممکن تھا، جبکہ اللہ تعالیٰ تمھیں جنگ کا حکم دے کر حق کو غالب کرنا چاہتا تھا تاکہ تم مشرکوں کے سرغنوں کو قتل کرو اور ان کے بہت سے لوگوں کو گرفتار کرو حتی کہ اسلام کی قوت ظاہر ہو اور اس کا رعب قائم ہو جائے۔ ⑧ تاکہ اللہ تعالیٰ اسلام اور مسلمانوں کو غالب کر کے حق کا حق ہونا ثابت کر دے اور یہ اسی صورت میں تھا کہ وہ اسلام کی صداقت کے شواہد سامنے لے آئے۔ اور تاکہ اللہ تعالیٰ باطل کو باطل کر دکھائے اور یہ اسی صورت میں ہو سکتا تھا کہ وہ اس کے باطل ہونے کے دلائل واضح کر دے، خواہ مشرکوں کو یہ بات ناگوار گزرے لیکن اللہ تعالیٰ اسے ظاہر کر کے ہی رہے گا۔

فوائد: ❀ بندے کو چاہیے کہ اپنے ایمان کا دھیان رکھے اور اسے بڑھانے کی کوشش کرے کیونکہ ایمان بڑھتا اور کم ہوتا رہتا ہے۔ وہ اطاعت کے کاموں سے بڑھتا اور نافرمانی کے کاموں سے کم ہوتا ہے۔ ❀ بحث مباحثے کا فائدہ اور موقع اس وقت ہے جب معاملہ واضح نہ ہو کہ صحیح کیا ہے اور غلط کیا ہے؟ جب معاملہ واضح ہو جائے تو پھر اطاعت اور تسلیم کرنا ضروری ہے۔ ❀ مالِ غنیمت کی تقسیم کا معاملہ رسولِ اکرم ﷺ کے سپرد کیا گیا ہے، لہٰذا شرعی احکام جاننے کے لیے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف رجوع کرنا چاہیے، کسی دوسرے کی طرف نہیں۔ ❀ حق کو ثابت کرنے اور باطل کا پول کھولنے کے لیے اللہ تعالیٰ اہلِ ایمان کی مدد کرنا چاہتا ہے۔

اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ
مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ ۝٩ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى وَلِتَطْمَئِنَّ
بِهٖ قُلُوْبُكُمْ ۭ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ
حَكِيْمٌ ۝١٠ اِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ
مِّنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ
الشَّيْطٰنِ وَلِيَرْبِطَ عَلٰي قُلُوْبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ ۝١١ اِذْ
يُوْحِيْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّيْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ
سَاُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوْا فَوْقَ
الْاَعْنَاقِ وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ۝١٢ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ
شَاۗقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَاۗقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ
اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝١٣ ذٰلِكُمْ فَذُوْقُوْهُ وَاَنَّ لِلْكٰفِرِيْنَ
عَذَابَ النَّارِ ۝١٤ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ۝١٥ وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَىِٕذٍ
دُبُرَهٗٓ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَاۗءَ
بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝١٦

ع 1 10 15

⑨ بدر کا وہ دن یاد کرو جب تم نے اللہ تعالیٰ سے دشمن کے خلاف مدد و نصرت مانگی تو اللہ تعالیٰ نے تمھاری فریاد سن لی اور کہا: اے مومنو! اللہ ایک ہزار فرشتوں سے تمھاری مدد و نصرت فرمائے گا جو ایک دوسرے کے پیچھے لگاتار چلے آئیں گے۔

⑩ اے مومنو! اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کی یہ امداد صرف تمھیں خوشخبری دینے کے لیے بھیجی کہ وہ تمھارے دشمن کے خلاف تمھاری مدد فرمائے گا اور تاکہ اس یقین دہانی سے تمھیں دلی اطمینان ہو ورنہ فتح کا تعلق تعداد کی کثرت اور جنگی ساز و سامان کی فراوانی سے نہیں ہے۔ فتح و نصرت اور مدد اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنی سلطنت میں سب پر غالب ہے، اسے کوئی مغلوب نہیں کر سکتا اور وہ اپنی شریعت اور تقدیر میں کمال حکمت والا ہے۔

⑪ اے مومنو! وہ وقت یاد کرو جب اللہ تعالیٰ تمھیں دشمن کے طاری ہو جانے والے خوف سے امن دینے کے لیے تم پر اونگھ طاری کر رہا تھا اور آسمان سے تم پر بارش برساتا تھا تاکہ تمھیں ناپاکی سے پاک صاف کر دے، تم سے شیطانی وسوسے دور کر دے اور اس کے ذریعے سے تمھارے دل مضبوط کرے جس سے دشمن کے ساتھ ٹکراؤ کے وقت تمھارے جسم بھی ثابت رہیں اور تاکہ ریتلی زمین کو جما کر تمھارے قدموں کو مضبوط کر دے کہ وہ زمین میں نہ دھنسیں۔

⑫ اے نبی (ﷺ)! وہ وقت یاد کریں جب آپ کا پروردگار اہلِ ایمان کی مدد کے لیے بدر میں بھیجے گئے فرشتوں کو حکم دے رہا تھا: اے فرشتو! بے شک میں اپنی مدد و نصرت اور تائید کے ذریعے سے تمھارے ساتھ ہوں۔ دشمن سے لڑنے کے لیے اہلِ ایمان کے حوصلے بڑھاؤ۔ میں ابھی کافروں کے دلوں میں شدید خوف ڈالے دیتا ہوں، لہٰذا اے مومنو! تم ان کافروں کی گردنیں مارو تاکہ وہ مر جائیں اور ان کے جوڑوں اور پوروں پر مارو تاکہ وہ تم سے لڑنے سے ناکارہ ہو جائیں۔

⑬ کافروں کا یہ قتل اور ان کے جوڑوں پر یہ مار انھیں اس بات کی سزا ہے کہ انھوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی۔ انھیں جس بات کا حکم دیا گیا، انھوں نے اس کی تعمیل کی نہ ان باتوں سے باز آئے جن سے انھیں روکا گیا تھا۔ جو شخص اس حوالے سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی مخالفت کرے تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ اسے دنیا میں قتل و قید کی اور آخرت میں جہنم کی آگ کی سخت سزا دینے والا ہے۔

⑭ اے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرنے والو! تمھاری یہی مذکورہ سزا ہے۔ دنیا کی زندگی میں نقد بہ نقد اس کا مزہ چکھو اور اگر تم کفر اور اسلام دشمنی کی حالت میں مر گئے تو آخرت میں تمھارے لیے آگ کا عذاب ہے۔

⑮ اے اللہ پر ایمان لانے اور اس کے رسول کی پیروی کرنے والو! جب جنگ میں تمھارا مشرکوں سے آمنا سامنا ہو اور مقابلے کے لیے میدان میں آ جاؤ تو پھر پسپائی اختیار نہ کرنا اور نہ بھاگنے کے لیے پیٹھ پھیرنا، بلکہ ان کے سامنے ڈٹے رہنا اور ان سے لڑائی پر صبر کرنا۔ اللہ تعالیٰ اپنی مدد و نصرت کے ذریعے سے تمھارے ساتھ ہے۔

⑯ جو شخص اس موقع پر دشمن سے پیٹھ پھیر کر بھاگے گا تو وہ اللہ تعالیٰ کے غضب اور پھٹکار کا نشانہ بنے گا اور آخرت میں اس کا ٹھکانا جہنم ہوگا اور وہ نہایت برا ٹھکانا اور لوٹنے کی بری جگہ ہے۔ ہاں! اگر وہ کسی جنگی چال کے پیشِ نظر پیچھے ہٹا کہ دشمن کو دھوکا دے کر ان پر دوبارہ حملہ آور ہو یا مسلمانوں کی جماعت اور لشکر کی مدد لینے کے لیے پیچھے ہٹتا ہے تو اسے اجازت ہے۔

فوائد: ❀ ان آیات سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں کا پورا دھیان رکھتا ہے اور انھیں ایسے اسباب میسر فرماتا ہے جن سے ان کا ایمان پختہ ہوتا ہے، قدم جم جاتے ہیں اور ان سے ناپسندیدہ امور اور شیطانی وسوسے دور ہو جاتے ہیں۔ ❀ فتح و نصرت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور خاص اسی کی طرف سے ہوتی ہے۔ تعداد اور تیاری کی اہمیت کے باوجود فتح کا انحصار محض تعداد اور تیاری پر نہیں۔ ❀ بغیر عذر کے میدانِ جنگ سے بھاگنا کبیرہ گناہ ہے۔ ❀ ان آیات میں اہلِ ایمان کو چند جنگی قواعد و ضوابط بتائے گئے ہیں: ❀ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت۔ ❀ دشمن کے سامنے ڈٹ کر کھڑا ہونا۔ ❀ لڑائی کے وقت صبر کرنا۔ ❀ کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا۔

فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ۪ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَ
لٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۚ وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ
سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۷﴾ ذٰلِكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ كَيْدِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۸﴾ اِنْ
تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَاۗءَكُمُ الْفَتْحُ ۚ وَاِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَ
اِنْ تَعُوْدُوْا نَعُدْ ۚ وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْـــًٔا وَّلَوْ كَثُرَتْ ۙ
وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۹﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا ع 2 9 16
اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَلَا
تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۲۱﴾ اِنَّ
شَرَّ الدَّوَاۗبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا
يَعْقِلُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ ۭ وَلَوْ
اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۳﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا
اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ
وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗٓ اِلَيْهِ
تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا
مِنْكُمْ خَاۗصَّةً ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۵﴾

﴿17﴾ اے مومنو! تم نے بدر کے دن اپنی طاقت اور قوت کے بل بوتے پر مشرکوں کو قتل نہیں کیا بلکہ اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے تمھاری خصوصی مدد فرمائی تھی۔ اے نبی (ﷺ)! جب آپ نے مشرکین پر مٹھی بھر خاک پھینکی تو وہ آپ نے ان پر نہیں پھینکی بلکہ اللہ نے پھینکی تھی کیونکہ اسے مشرکوں تک پہنچانے والا وہی تھا۔ دشمن کے مقابلے میں تعداد اور تیاری کی کمی کے باوجود مومنوں کو دشمن پر غلبہ عطا کر کے اللہ نے ان پر جو انعام فرمایا، اس کا مقصد بھی ان کی آزمائش تھا تاکہ وہ اس پر اللہ کا شکر ادا کریں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمھاری فریادوں اور باتوں کو خوب سننے والا اور تمھارے اعمال اور مصلحت کو خوب جاننے والا ہے۔ ﴿18﴾ یہ مشرکوں کا قتل ہونا، آپ کا ان کے چہروں پر خاک پھینکنا اور ان کا شکست کھا کر بھاگ جانا، نیز مومنوں کو ان کے دشمنوں پر غلبہ دے کر ان پر انعام فرمانا، یہ سب اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے اور کافر اسلام کے خلاف جو سازشیں کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ انھیں ناکام کرنے والا ہے۔ ﴿19﴾ اے مشرکو! اگر تمھارا یہ مطالبہ تھا کہ اللہ تعالیٰ ظالموں اور زیادتی کرنے والوں پر اپنا عذاب نازل کرے تو وہ اللہ نے تم پر عذاب نازل کر کے پورا کر دیا ہے، چنانچہ اس نے تم پر ایسا عذاب نازل کیا ہے جو تمھارے لیے سزا اور متقین کے لیے نصیحت ہے۔ اگر تم یہ دعا مانگنے سے باز رہتے تو تمھارے لیے بہتر ہوتا۔ ہوسکتا ہے اللہ تمھیں مہلت دے دیتا اور تم سے جلد انتقام نہ لیتا۔ اگر تم نے دوبارہ ایسی دعا کی یا ایمان والوں سے جنگ کی تو ہم بھی دوبارہ تم پر عذاب نازل کریں گے اور اہلِ ایمان کی مدد کریں گے۔ اہلِ ایمان کی قلت کے باوجود تمھیں تمھارا گٹھ جوڑ اور تمھارے مددگار اللہ سے ہرگز نہیں بچا سکیں گے، خواہ وہ تعداد اور تیاری میں کتنے ہی زیادہ کیوں نہ ہوں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی نصرت و تائید کے ذریعے سے مومنوں کے ساتھ ہے اور جس کے ساتھ اللہ ہو، اس پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔ ﴿20﴾ اے اللہ پر ایمان لانے اور اس کے رسول کی پیروی کرنے والو! اللہ تعالیٰ کے احکام مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز آ کر اللہ کی اطاعت اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو۔ اللہ تعالیٰ کی آیات سننے کے بعد جو تمھارے سامنے پڑھی جاتی ہیں، اس کے حکموں کی مخالفت اور منع کیے ہوئے کام کرنے کی جرأت کر کے اس سے روگردانی نہ کرو۔ ﴿21﴾ اے اہلِ ایمان! تم مشرکوں اور منافقوں کی طرح مت ہو جانا کہ جب ان کے سامنے اللہ تعالیٰ کی آیتیں تلاوت کی جاتی ہیں تو کہتے ہیں: جو قرآن ہم پر پڑھا گیا، اسے ہم نے کانوں سے سن لیا، حالانکہ انھوں نے سمجھنے اور نصیحت حاصل کرنے کے لیے نہیں سنا ہوتا کہ اس سنے ہوئے قرآن سے فائدہ اٹھائیں۔ ﴿22﴾ بلاشبہ روئے زمین پر چلنے والی مخلوقات میں سے اللہ تعالیٰ کے ہاں بدترین مخلوق وہ بہرے ہیں جو حق قبول کرنے کے لیے نہیں سنتے اور وہ گونگے ہیں جو حق بولتے نہیں۔ یہ وہی لوگ ہیں جو اللہ کے احکامات اور ممنوعات کا ادراک اور احساس نہیں کرتے۔ ﴿23﴾ اگر اللہ تعالیٰ ان جھٹلانے والے مشرکوں میں کوئی خیر پاتا تو ان کا سننا ضرور ان کے لیے نفع بخش بنا دیتا اور وہ اللہ تعالیٰ کے بیان کیے ہوئے دلائل اور ثبوتوں پر ضرور غور و فکر کرتے، لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ جان لیا کہ ان میں کوئی خیر و خوبی نہیں ہے۔ فرض کریں اگر اللہ سبحانہ وتعالیٰ انھیں سنا دے تو بھی وہ سرکشی کرتے ہوئے ایمان سے پھر جائیں گے اور بے رخی ہی کریں گے۔ ﴿24﴾ اے اللہ پر ایمان لانے اور اس کے رسول کی پیروی کرنے والو! اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول جب بھی تمھیں کسی بات کا حکم دیں تو اسے بجا لاکر اور اگر کسی کام سے منع کریں تو اس سے اجتناب کر کے ضرور ان کا کہا مانو، خصوصاً جب وہ تمھیں تمھاری حیات بخش چیز، یعنی حق کی طرف بلاتے ہوں۔ یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ وہ اس بات پر بھی قادر ہے کہ ایک دفعہ حق کا انکار کرنے کے بعد تم دوبارہ اسے قبول کرنا چاہو تو وہ تمھارے اور قبول کرنے کے درمیان حائل ہو جائے، اس لیے اس کی طرف جلدی کرو۔ یقین رکھو کہ قیامت کے دن تمھیں اکیلے اللہ تعالیٰ ہی کی طرف اکٹھا کیا جائے گا اور جو اعمال تم نے دنیا میں کیے ہوں گے، وہ تمھیں ان کا بدلہ دے گا۔ ﴿25﴾ اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کے اس عذاب سے بچو جو صرف نافرمانوں پر نہیں آئے گا بلکہ سب لوگوں کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا اور یہ اس وقت ہوگا جب ظلم عام ہو جائے گا اور کوئی اسے روکے ٹوکے گا نہیں۔ یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ اپنے نافرمانوں کی مضبوط گرفت کرنے والا ہے، اس لیے اس کی نافرمانی سے بچو۔

فوائد: ❀ جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہو، چاہے وہ کمزور اور تھوڑے ہوں، غلبہ انھی کو نصیب ہوگا اور یہ معیت اہلِ ایمان کے ایمانی اعمال کے مطابق ہوگی۔ ❀ مومن مادی اسباب اختیار کرنے کا پابند ہے اور جس چیز کا اللہ تعالیٰ نے اسے مکلف ٹھہرایا ہے، اس کا کرنا اس کے لیے ضروری ہے۔ مومن مادی اسباب اختیار کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ پر بھروسا اور اعتماد کرتا ہے اور معاملے کو اس کے سپرد کر دیتا ہے۔ رہی بات نتائج اور اہداف کے پورا ہونے کی تو وہ اللہ پر چھوڑ دیے جاتے ہیں۔ ❀ یہ آیات اس بات کی دلیل ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایمان اور خیر سے صرف اسی کو محروم کرتا ہے جس میں کوئی بھلائی نہ ہو۔ ایسے شخص کو ایمان سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا اور نہ یہ اس کے ہاں ثمر آور ہی ہوتا ہے۔ ❀ بندے کو چاہیے کہ یہ دعا کثرت سے کرے: «يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ! ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ، يَا مُصَرِّفَ الْقُلُوبِ! اصْرِفْ قَلْبِي إِلَى طَاعَتِكَ» ''اے دلوں کو پلٹنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر جما دے۔ اے دلوں کو پھیرنے والے! میرے دل کو اپنی اطاعت کی طرف پھیر دے۔'' ❀ اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنے درمیان برائی کو باقی نہ چھوڑیں ورنہ سب پر اللہ تعالیٰ کا عام عذاب آجائے گا۔

وَاذْكُرُوْٓا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِي الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ
اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ
مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٢٦﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا
تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٧﴾
وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ
عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿٢٨﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ
يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَ
اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿٢٩﴾ وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ ۭ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ ۭ
وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿٣٠﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا قَالُوْا
قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَاۗءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَآ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ
اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٣١﴾ وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا
هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَاۗءِ
اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٣٢﴾ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ
فِيْهِمْ ۭ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿٣٣﴾

ع 3 9 17

(26) اے ایمان والو! وہ وقت یاد کرو جب تم مکے میں بالکل تھوڑی تعداد میں تھے، وہاں کے باسی تمھیں کمزور سمجھ کر تم پر ظلم ڈھاتے تھے۔ تم ڈرتے تھے کہیں تمھارے دشمن تمھیں اچک نہ لے جائیں تو اللہ تعالیٰ نے تمھیں پناہ کے لیے ایک ٹھکانا مدینہ طیبہ کی صورت میں عطا کیا اور کئی جنگوں میں تمھیں دشمن پر فتح دے کر مضبوط کیا۔ ان جنگوں میں بدر کی جنگ بھی تھی۔ اس نے تمھیں پاکیزہ رزق عطا فرمایا اور اس میں وہ اموالِ غنیمت بھی شامل ہیں جو تم نے اپنے دشمنوں سے لیے، تاکہ تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر اس کی شکر گزاری کرو تو وہ تمھیں ان سے مزید عطا فرمائے گا۔ ان نعمتوں کی ناقدری نہ کرو ورنہ وہ یہ نعمتیں تم سے چھین لے گا اور تمھیں عذاب بھی دے گا۔ (27) اے اللہ پر ایمان لانے اور اس کے رسول کی پیروی کرنے والو! تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) سے، ان کے احکام کی تعمیل ترک کر کے اور منع کیے ہوئے کاموں کا ارتکاب کر کے، خیانت نہ کرو اور نہ قرض وغیرہ کی ان امانتوں میں خیانت کرو جن پر تمھیں امین بنایا جاتا ہے جبکہ تم جانتے ہو کہ جو تم نے کیا ہے، وہ خیانت ہے۔ ورنہ تمھارا شمار خائنوں میں ہوگا۔ مال اور اولاد کی محبت چونکہ بندے کو خیانت پر آمادہ کرتی ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے بتا دیا کہ یہ دونوں آزمائش ہیں، چنانچہ فرمایا: (28) اے ایمان والو! یہ جان لو کہ تمھارے اموال اور تمھاری اولاد اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمھارے لیے امتحان اور آزمائش ہیں۔ یہ تمھیں آخرت کے لیے عمل سے روک سکتے ہیں اور خیانت پر آمادہ کر سکتے ہیں۔ جان لو کہ اللہ کے ہاں عظیم ثواب ہے، لہٰذا تم اپنے اموال اور اولاد کا خیال کرتے ہوئے اور ان کی خاطر خیانت کر کے اپنا یہ ثواب ضائع مت کرنا۔ (29) اے اللہ پر ایمان لانے اور اس کے رسول کی پیروی کرنے والو! جان لو کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کے حکموں کو مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز رہ کر اللہ سے ڈرتے رہے تو وہ تمھیں حق و باطل کے درمیان فرق کرنے کی بصیرت عطا کرے گا، پھر حق و باطل تم پر خلط ملط نہیں ہوں گے، جو برے کام تم نے کیے، اللہ انھیں مٹا دے گا اور تمھارے گناہ معاف کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ عظیم فضل والا ہے اور اس کے عظیم فضل و احسان میں وہ جنت بھی ہے جو اس نے اپنے متقی بندوں کے لیے تیار کر رکھی ہے۔ (30) اے رسول (ﷺ)! اس واقعے کا بھی ذکر کریں جب سارے مشرک آپ کو قید کرنے یا قتل کرنے یا آپ کو آپ کے شہر سے کسی دوسرے شہر کی طرف نکالنے کی چال چلنے کے لیے ایک ہو گئے تھے۔ وہ آپ کے خلاف خفیہ سازشیں کر رہے تھے اور اللہ تعالیٰ ان کی سازشیں انھی پر الٹا رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ خفیہ تدبیر کرتا ہے اور وہ تمام خفیہ تدبیر کرنے والوں سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔ (31) جب ان پر ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو وہ حق سے دشمنی اور تکبر کرتے ہوئے کہتے ہیں: ہم اس جیسا کلام پہلے سن چکے ہیں۔ اگر ہم اس قرآن جیسا کلام کہنا چاہیں تو کہہ سکتے ہیں۔ یہ تو کچھ بھی نہیں، یہ تو صرف پہلے لوگوں کے قصے کہانیاں ہیں، اس لیے ہم ہرگز اس پر ایمان نہیں لائیں گے۔ (32) اے رسول (ﷺ)! وہ بھی ذکر کریں جب مشرکوں نے کہا: اے اللہ! جو محمد لائے ہیں، اگر یہ حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھروں کی بارش برسا کر ہمیں تباہ کر دے یا ہم پر سخت عذاب نازل فرما۔ انھوں نے یہ بات شدید انکار اور مخالفت میں کہی۔ (33) اے رسول (ﷺ)! اللہ تعالیٰ آپ کی امت پر آپ کی زندگی میں جبکہ آپ ان کے درمیان موجود ہوں، ایسا عذاب نازل نہیں کرے گا جس سے انھیں جڑ سے اکھاڑ دے، خواہ آپ کے ماننے والے امتی ہوں یا امتِ دعوت (جنھیں دعوت دی گئی مگر انھوں نے قبول نہ کی) ہو۔ آپ کی ان میں موجودگی ان کے لیے عذاب سے امان کی گارنٹی ہے اور اللہ تعالیٰ اس قوم پر بھی عذاب نازل نہیں کرتا جو اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہوں۔

فوائد: ❀ شکر اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ اس سے اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان بڑھتا ہے اور شکر نہ کیا جائے تو کم ہوتا ہے۔ ❀ مسلمانوں کے حالات کی درستی میں امانت کا بہت بڑا کردار ہے۔ جب تک انھوں نے اس کو اختیار کیے رکھا اور اس پر کاربند رہے، ان کے حالات درست رہے۔ یہ نفس کی پرہیزگاری اور اعمال کے اعتدال کی دلیل ہے۔ ❀ منع کیے گئے کاموں سے رک جانے پر اللہ تعالیٰ کے ہاں جو اجر ہے، وہ منع کیے ہوئے کاموں کو اولاد یا مال کی خاطر کرنے سے حاصل ہونے والے فوائد سے کہیں زیادہ بہتر ہے۔ ❀ ان آیات میں حق سے منہ پھیرنے والوں کی بے وقوفی کا بیان بھی ہے کہ انھوں نے یہ نہیں کہا: اے اللہ! اگر یہ حق ہے تو ہمیں اس کی ہدایت دے۔ ❀ مذکورہ آیات سے استغفار کی یہ فضیلت و برکت ثابت ہوتی ہے کہ وہ عذاب کے آنے میں رکاوٹ ہے۔

وَمَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ وَمَا كَانُوْٓا اَوْلِيَآءَهٗ ؕ اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ
عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَآءً وَّتَصْدِيَةً ؕ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ
بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ
اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ فَسَيُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ
تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا
اِلٰى جَهَنَّمَ يُحْشَرُوْنَ ﴿۳۶﴾ لِيَمِيْزَ اللّٰهُ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَ
يَجْعَلَ الْخَبِيْثَ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ فَيَرْكُمَهٗ جَمِيْعًا
فَيَجْعَلَهٗ فِيْ جَهَنَّمَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ قُلْ لِّلَّذِيْنَ
كَفَرُوْٓا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ ۚ وَاِنْ يَّعُوْدُوْا
فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۸﴾ وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا
تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۚ فَاِنِ انْتَهَوْا
فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۳۹﴾ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوْٓا
اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ ؕ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ﴿۴۰﴾

ع 4 18

(34) انھیں عذاب سے کون سی چیز بچا سکتی ہے جبکہ وہ لوگوں کو مسجد الحرام میں نماز پڑھنے اور طواف کرنے سے روک کر عذاب کو خود پر لازم کر چکے ہیں۔ مشرک ہرگز اللہ کے دوست نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے دوست صرف متقی لوگ ہیں جو اللہ کے حکموں کو مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز رہ کر اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں، لیکن مشرکوں کی اکثریت جب اللہ کی دوستی کا دعویٰ کرتی ہے تو انھیں اپنے دعوے کی حقیقت ہی کا علم نہیں ہوتا۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے دوست نہیں ہیں۔

(35) مسجد الحرام کے پاس مشرکوں کی نماز بس یہ تھی کہ وہ سیٹیاں اور تالیاں بجاتے تھے، لہٰذا اے مشرکو! اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرنے اور اس کے رسول کو جھٹلانے کی وجہ سے تم بدر کے دن قتل اور قید کا عذاب چکھو۔

(36) بلاشبہ جن لوگوں نے اللہ کے ساتھ کفر کیا، وہ اپنے مال لوگوں کو اللہ کے دین سے روکنے کے لیے خرچ کرتے ہیں۔ یہ لوگ اپنے مال خرچ کرتے ہی رہیں گے لیکن ان کے مقاصد پورے نہ ہوں گے، پھر ان کے مال خرچ کرنے کا انجام ندامت و حسرت کے سوا کچھ نہ ہوگا کیونکہ مال بھی ضائع کریں گے اور مقاصد بھی حاصل نہ کر سکیں گے، پھر مغلوب ہو جائیں گے اور مومن ان پر غالب آ جائیں گے۔ کافروں کو روزِ قیامت جہنم کی طرف ہانکا جائے گا اور وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اس میں داخل ہو جائیں گے۔

(37) جو کافر اللہ کی راہ سے روکنے کے لیے اپنے مال خرچ کرتے ہیں، انھیں جہنم کی آگ کی طرف دھکیلا جائے گا تاکہ اللہ تعالیٰ خبیث کافروں اور پاکیزہ مومنوں کے درمیان حدِ فاصل قائم کر دے اور خبیث لوگوں، خبیث مالوں اور خبیث عملوں سب کو ایک دوسرے کے اوپر اکٹھا کر کے ایک دوسرے سے ملا دے اور سب کا ڈھیر بنا کے انھیں جہنم کی آگ میں ڈال دے۔ یہی لوگ خسارہ پانے والے ہیں کیونکہ انھوں نے اپنی جانوں اور اہل و عیال کو قیامت کے دن خسارے میں ڈالا۔

(38) اے رسول (ﷺ)! آپ کی قوم کے جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا، ان سے کہہ دیں: اگر وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کرنے سے باز آ جائیں اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے والوں کو اس کی راہ سے روکنا بند کر دیں تو اللہ تعالیٰ ان کے سابقہ گناہ معاف کر دے گا، کیونکہ اسلام سابقہ تمام گناہ ختم کر دیتا ہے اور اگر وہ اپنے کفر پر ڈٹے رہیں گے تو سابقہ قوموں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا قانون گزر چکا ہے کہ جب انھوں نے جھٹلایا اور اپنے کفر پر ڈٹے رہے تو اس نے انھیں جلد سزا دی۔

(39) اے ایمان والو! اپنے کافر دشمنوں سے لڑائی کرو یہاں تک کہ شرک کا اور مسلمانوں کو اللہ کے دین سے روکنے کا سلسلہ بند ہو جائے اور دین اور اطاعت اکیلے اللہ تعالیٰ ہی کے لیے خاص ہو جائے جس کا اس میں کوئی شریک نہیں۔ اگر کافر اپنے شرک اور اللہ کی راہ سے روکنے سے باز آ جائیں تو انھیں چھوڑ دو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان کے اعمال سے اچھی طرح آگاہ ہے اور اس سے کوئی پوشیدہ چیز بھی چھپی ہوئی نہیں ہے۔

(40) اگر وہ کفر اور لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکنے کی ممانعت والے حکم سے منہ موڑیں تو اے ایمان والو! یقین رکھو کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان کے خلاف ضرور تمھاری مدد کرنے والا ہے۔ وہ جس کا رفیق اور مددگار ہو تو بہت اچھا مددگار اور حامی ہے۔ جس کا مولیٰ اللہ ہو، وہ کامیاب ہو گیا اور جس کا مددگار اللہ ہو، وہ غالب ہوگا۔

فوائد:

- مسجد الحرام سے لوگوں کو روکنا بہت بڑا گناہ ہے جس کا مرتکب آخرت کے عذاب سے پہلے دنیا کے عذاب کا مستحق ہوتا ہے۔
- مسجد الحرام کی آبادکاری اور خدمت کے شرف کا حق صرف اللہ تعالیٰ کے اولیاء اور پرہیزگار لوگوں کو ہے۔
- ان آیات میں کافروں کو تنبیہ کی گئی ہے کہ باطل کی ترویج و ترقی میں ان کا بے پناہ مال خرچ کرنا بے فائدہ ہے بلکہ اس کے نتیجے میں جلد انھیں شدید ندامت اور نقصان اٹھانا پڑے گا۔
- کافروں کے کفر پر اصرار اور اسلام دشمنی کے باوجود اللہ تعالیٰ انھیں توبہ کرنے اور ایمان لانے کی کھلی دعوت دیتا ہے۔
- جس کا حامی اور مددگار اللہ تعالیٰ ہو، اسے کوئی ڈر نہیں اور جس کا دشمن اللہ تعالیٰ ہو، اس کی کوئی عزت نہیں۔

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَ
لِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ
السَّبِيْلِ ۙ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا يَوْمَ
الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۴۱﴾
اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى وَ
الرَّكْبُ اَسْفَلَ مِنْكُمْ ؕ وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِي
الْمِيْعٰدِ ۙ وَلٰكِنْ لِّيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ۙ لِّيَهْلِكَ
مَنْ هَلَكَ عَنْۢ بَيِّنَةٍ وَّيَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْۢ بَيِّنَةٍ ؕ وَاِنَّ
اللّٰهَ لَسَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۴۲﴾ ۙ اِذْ يُرِيْكَهُمُ اللّٰهُ فِيْ مَنَامِكَ قَلِيْلًا ؕ
وَلَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِيْرًا لَّفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ
وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۴۳﴾ وَ
اِذْ يُرِيْكُمُوْهُمْ اِذِ الْتَقَيْتُمْ فِيْٓ اَعْيُنِكُمْ قَلِيْلًا وَّيُقَلِّلُكُمْ
فِيْٓ اَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ؕ وَاِلَى اللّٰهِ
تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۴۴﴾ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً ع 5 7
فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۴۵﴾ ج

(41) اے ایمان والو! جان لو کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے جو مال تم کافروں سے زبردستی بطور غنیمت حاصل کرو، اس کے پانچ حصے ہوں گے۔ چار حصے مجاہدین میں تقسیم ہوں گے اور باقی پانچویں حصے کو مزید پانچ حصوں میں تقسیم کیا جائے گا: ایک حصہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے لیے ہوگا جو مسلمانوں کی عام ضروریات پر خرچ ہوگا۔ دوسرا حصہ نبیٔ اکرم ﷺ کے قرابت داروں بنو ہاشم اور بنو مطلب کے لیے ہوگا۔ تیسرا حصہ یتیموں کے لیے، چوتھا فقراء و مساکین کے لیے اور پانچواں حصہ ان مسافروں کے لیے ہوگا جن کے پاس سفری اخراجات ختم ہو جائیں، اگر تم اللہ پر اور اس چیز پر ایمان لائے ہو جو ہم نے اپنے بندے محمد رسول اللہ ﷺ پر بدر کے دن اتاری جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ نے حق و باطل کے درمیان فرق کر دیا، جب اس نے تمھارے دشمنوں کے خلاف تمھاری مدد کی اور جس اللہ نے تمھاری مدد کی، وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔

(42) اور وہ وقت یاد کرو جب تم مدینہ طیبہ کی طرف وادی کے قریب والے کنارے پر تھے اور مشرک مکہ کی جانب وادی کے دور والے کنارے پر تھے جبکہ قریشی قافلہ تم سے بہت دور نشیب میں بحیرۂ احمر کے ساحل کے قریب تھا۔ اگر تمھارے اور مشرکوں کے درمیان بدر کے مقام پر جنگ کرنا باقاعدہ طے ہوتا تو تم لڑائی کی تاریخ میں باہم اختلاف میں پڑ جاتے لیکن اللہ تعالیٰ نے تمھیں کسی پلان کے بغیر بدر کے مقام پر اکٹھا کر دیا تاکہ وہ ایک ایسا کام پورا کر دے جس کا ہونا لکھا جا چکا تھا اور وہ ہے مومنوں کی مدد کرنا، کافروں کو رسوا کرنا، اپنے دین کو عزت دینا اور شرک کو ذلیل کرنا تاکہ ان میں سے جو مرے، وہ حجت قائم ہونے کے بعد مرے اور وہ حجت تھوڑی تعداد اور تیاری نہ ہونے کے باوجود مسلمانوں کا غالب آنا ہے اور جو زندہ رہے، وہ بھی اس دلیل کے ساتھ زندہ رہے جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے ظاہر کر دی ہے اور کسی کے لیے اللہ کے خلاف کوئی دلیل نہ رہے۔ اللہ تعالیٰ سب کی باتیں خوب سننے والا، ان کے افعال خوب جاننے والا ہے۔ اس سے کوئی چیز چھپی نہیں اور وہ عنقریب انھیں ان اعمال پر جزا بھی دے گا۔ (43) اے رسول (ﷺ)! آپ اپنے اور اہلِ ایمان پر ہونے والے اللہ تعالیٰ کے اس انعام کو بھی یاد کریں جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو خواب میں مشرکوں کی تعداد کم دکھائی اور آپ نے اس کی اطلاع اہلِ ایمان کو دی تو وہ اس پر بہت خوش ہوئے اور دشمن سے ٹکرانے اور لڑائی کے لیے ان کے حوصلے بلند ہو گئے۔ اگر اللہ تعالیٰ مشرکوں کی تعداد آپ کو خواب میں زیادہ دکھاتا تو آپ کے صحابہ کے عزائم پست ہو جاتے اور وہ لڑائی سے ڈرتے لیکن اللہ تعالیٰ نے انھیں اس سے محفوظ رکھا اور بزدلی و کم ہمتی سے بچا لیا، اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو ان کی تعداد بہت تھوڑی دکھائی کیونکہ وہ دلوں کے بھید اور نفس کی چھپی باتیں خوب جانتا ہے۔ (44) اے مومنو! وہ وقت یاد کرو جب تم دشمن سے ٹکرائے تو اللہ تعالیٰ تمھیں ان کی تعداد بہت تھوڑی دکھا رہا تھا، اس طرح اس نے ان سے لڑائی کے لیے آگے بڑھنے میں تمھیں دلیر کر دیا۔ اور تمھیں ان کی نگاہوں میں کم دکھا رہا تھا تاکہ وہ تم سے لڑائی کے لیے پیش قدمی کریں اور واپس جانے کے بارے میں نہ سوچیں تاکہ اللہ تعالیٰ اس کام کو پورا کر دے جو ہونے والا تھا، وہ اس طرح کہ مشرکوں کو قتل اور قید کی سزا دے کر ان سے انتقام لے اور مومنوں کو دشمن پر فتح عطا کر کے ان پر انعام و اکرام فرمائے۔ اکیلے اللہ تعالیٰ ہی کی طرف تمام کام لوٹائے جائیں گے تو وہ برے کو اس کی برائی کا بدلہ دے گا اور نیکوکار کو اس کی نیکی کی جزا دے گا۔ (45) اے اللہ پر ایمان لانے اور اس کے رسول ﷺ کی پیروی کرنے والو! جب تمھارا کافروں کی کسی جماعت سے ٹکراؤ ہو تو اس وقت ثابت قدم رہو، بزدلی نہ دکھاؤ، اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرو اور اسی سے دعا کرو۔ اس سے امید رکھو کہ وہ تمھیں تمھاری مطلوبہ چیز عطا کر دے اور جس چیز سے تم ڈرتے ہو، اس سے تمھیں بچا لے۔

فوائد: ❀ غنیمتیں خالص اللہ تعالیٰ کا مال ہے، وہ جیسے چاہے ان کی تقسیم کا حکم دے۔ کسی دوسرے کا اس میں کوئی عمل دخل نہیں ہے۔

❀ فتح کے اسباب میں یہ بات بھی شامل ہے کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کے لیے ایسی تدبیر کرے جو فتح میں ان کی مددگار ہو۔ اس کے علاوہ صبر و استقامت اور کثرت سے ذکر الٰہی بھی فتح و نصرت کے اہم اسباب ہیں۔

❀ اللہ تعالیٰ کی تقدیر نافذ العمل ہے اور اس کی حکمت نہایت کامل ہے اور یہ اللہ کے بندوں اور پوری امت کے لیے بھلائی کا باعث ہے۔

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ
رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا
كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَآءَ النَّاسِ وَ
يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿۴۷﴾
وَاِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ
الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَاِنِّيْ جَارٌ لَّكُمْ ۚ فَلَمَّا تَرَآءَتِ الْفِئَتٰنِ
نَكَصَ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَقَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكُمْ اِنِّيْٓ اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ
اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ ؕ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۴۸﴾ ع اِذْ يَقُوْلُ
الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ غَرَّ هٰٓؤُلَآءِ دِيْنُهُمْ ؕ
وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۴۹﴾ وَ
لَوْ تَرٰٓى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا ۙ الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ
وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ۚ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۵۰﴾ ذٰلِكَ
بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۵۱﴾
كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ
فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۵۲﴾

ع 6 4 2

(46) اپنے اقوال و افعال اور تمام احوال میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت لازم پکڑو اور آپس کی رائے میں اختلاف نہ کرو کیونکہ یہ اختلاف تمھاری کمزوری، بزدلی اور قوت کے پارہ پارہ ہونے کا باعث بنے گا۔ دشمن سے مڈبھیڑ کے وقت صبر کرو، بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنی نصرت و تائید اور مدد کے ذریعے سے صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے اور جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہو، بہرصورت وہی فتح یاب اور غالب ہوتا ہے۔

(47) اور ان مشرکوں کی طرح مت ہونا جو تکبر اور لوگوں کے لیے خودنمائی کرتے ہوئے مکے سے نکلے اور وہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے دین سے روکتے اور اسلام قبول نہیں کرنے دیتے تھے۔ جو عمل وہ کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ اسے گھیرنے والا ہے۔ اس سے ان کا کوئی عمل چھپا ہوا نہیں اور وہ ضرور انھیں ان اعمال کی جزا دے گا۔

(48) اے ایمان والو! تم اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کا وہ انعام بھی یاد رکھو کہ شیطان نے مشرکوں کو ان کے اعمال خوشنما کر کے دکھائے اور مسلمانوں سے لڑائی کے لیے انھیں جوش دلایا۔ ان سے کہا: آج تم پر کوئی غالب نہیں آ سکتا، میں تمھارا مددگار اور حمایتی ہوں اور تمھیں تمھارے دشمن سے بچاؤں گا۔ جب دونوں جماعتیں آمنے سامنے ہوئیں تو اہلِ ایمان کی مدد کرنے کے لیے فرشتے ان کے ساتھ تھے اور مشرکوں کے ساتھ شیطان تھا جو جلد انھیں چھوڑ کر بھاگنے والا تھا، چنانچہ شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلا اور مشرکوں سے کہا: میرا تمھارے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ مجھے تو مومنوں کی مدد کے لیے آئے ہوئے فرشتے نظر آ رہے ہیں۔ مجھے ڈر ہے کہ اللہ مجھے ہلاک نہ کر دے اور اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے۔ اس کی سزا اور عذاب برداشت کرنے کی کسی میں ہمت نہیں۔

(49) وہ وقت یاد کرو جب منافق اور کمزور ایمان والے لوگ کہہ رہے تھے کہ ان مسلمانوں کو ان کے دین نے دھوکے میں ڈال دیا ہے جو انھیں قلتِ تعداد اور کمزور جنگی تیاری اور دشمن کی کثرتِ تعداد اور ان کی بھرپور جنگی تیاری کے باوجود دشمن پر فتح کی یقین دہانی کراتا ہے۔ درحقیقت ان لوگوں کو اس بات کی سمجھ ہی نہیں کہ جو شخص اکیلے اللہ تعالیٰ کے فتح و نصرت کے وعدے پر اعتماد اور اس پر بھروسا کرے، اللہ تعالیٰ اس کی ضرور مدد کرتا ہے اور اسے بے یار و مددگار نہیں چھوڑتا، خواہ وہ بندہ کتنا ہی کمزور کیوں نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ سب پر غالب ہے، کوئی اس پر غالب نہیں آ سکتا۔ وہ اپنی تقدیر اور شریعت میں کمال حکمت والا ہے۔ (50) اے رسول (ﷺ)! کاش! آپ وہ منظر دیکھیں کہ جب فرشتے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کرنے والوں کی روحیں کھینچ کر قبض کرتے ہیں اور ان کے چہروں پر مارتے ہیں جب وہ آگے بڑھتے ہیں اور ان کی پشتوں پر مارتے ہیں جب وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ رہے ہوتے ہیں اور انھیں کہتے ہیں: اے کافرو! جلانے والے عذاب کا مزہ چکھو۔ اگر آپ اس کا مشاہدہ کرتے تو اسے ہولناک منظر پاتے۔

(51) اے کافرو! تمھاری روحیں قبض کیے جانے کے وقت اس دردناک عذاب اور تمھاری قبروں اور آخرت میں جلانے والے عذاب کا سبب تمھارے وہ کام ہیں جو تم نے دنیا میں کیے۔ اللہ تعالیٰ لوگوں پر ظلم نہیں کرتا بلکہ ان کے بارے میں اس کے فیصلے عدل و انصاف پر مبنی ہوتے ہیں۔ وہی سراپا عدل و انصاف ہے۔

(52) یہ نازل ہونے والا عذاب ان کافروں کے ساتھ خاص نہیں بلکہ ہر جگہ اور ہر زمانے کے کافروں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا یہی دستور چلا آ رہا ہے۔ آلِ فرعون اور ان سے پہلی امتوں نے بھی جب اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی آیات کا انکار کیا تو اللہ تعالیٰ نے انھیں ان کے گناہوں کے باعث پورے غلبے اور بے حد قدرت سے پکڑ لیا اور ان پر اپنا عذاب نازل کیا۔ اللہ تعالیٰ نہایت قوت والا ہے۔ کوئی اس پر زبردستی کر سکتا ہے نہ غالب آ سکتا ہے اور جو اس کی نافرمانی کرے تو وہ اسے سخت سزا بھی دیتا ہے۔

فوائد: ❀ خود پسندی اور تکبر نہایت خطرناک مرض ہے جو انسان کی شخصیت کو کھوکھلا کر دیتا ہے اور بہت جلد اس کی فطرت کو تباہ کر دیتا ہے۔ ❀ صبر سے مشکلات اور سختیاں جھیلنا آسان ہو جاتا ہے اور صبر کا اللہ کی طرف سے ملنے والا فائدہ یہ ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کا حکم مانتے ہوئے صبر کرے، اس پر اللہ تعالیٰ کی خصوصی مدد نازل ہوتی ہے۔ یہ بات زندگی کے مختلف تجربات سے بھی ثابت ہے۔ ❀ تنازعات اور اختلافات امت کی تقسیم کا باعث ہیں اور ان کی وجہ سے ملنے والی ہزیمت اور پستی سے اور قوت و طاقت اور اقتدار و غلبہ کے چھن جانے سے ڈرایا گیا ہے۔
❀ ایمان کی طاقت سے انسان وہ خطرناک کام بھی بڑی جرأت سے انجام دے لیتا ہے جو بڑے بڑے لشکر بھی نہیں کر سکتے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى
يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۵۳﴾ كَدَاْبِ اٰلِ
فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ
بِذُنُوْبِهِمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ ۚ وَكُلٌّ كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿۵۴﴾
اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۵﴾
الَّذِيْنَ عٰهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَهُمْ فِيْ كُلِّ
مَرَّةٍ وَّهُمْ لَا يَتَّقُوْنَ ﴿۵۶﴾ فَاِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِمْ
مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ
خِيَانَةً فَانْۢبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَآئِنِيْنَ ﴿۵۸﴾
وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَبَقُوْا ؕ اِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَ
اَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ
تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ
لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۶۰﴾ وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ
فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۶۱﴾

(53) یہ سخت سزا اس وجہ سے ہے کہ اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو اپنی طرف سے کسی نعمت سے نوازتا ہے تو اس وقت تک وہ نعمت اس سے واپس نہیں لیتا جب تک وہ اپنی ایمان، استقامت اور نعمتوں کے شکر والی بہترین حالت کو اللہ کے ساتھ کفر، اس کی نافرمانی اور نعمتوں کی ناقدری والی بدترین حالت سے بدل نہیں لیتی۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے اقوال خوب سننے والا اور ان کے افعال خوب جاننے والا ہے۔ ان میں سے کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں۔

(54) ان کافروں کا حال بھی آلِ فرعون کے کافروں اور ان سے پہلے جھٹلانے والی قوموں جیسا ہے جنھوں نے اپنے رب کی آیتوں کو جھٹلایا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے گناہوں کی پاداش میں انھیں ہلاک کر دیا اور آلِ فرعون کو سمندر میں غرق کر کے تباہ کر دیا۔ آلِ فرعون اور پہلی ہلاک ہونے والی تمام قومیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر و شرک کرنے کی وجہ سے ظالم تھیں، اس لیے انھوں نے خود اللہ کے عذاب کو دعوت دی تو اللہ تعالیٰ نے ان پر عذاب نازل کر دیا۔

(55) زمین پر چلنے پھرنے والوں میں سے بدترین وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا انکار کرتے ہیں۔ ان کے پاس ہر طرح کی نشانی بھی آ جائے، پھر بھی وہ ایمان نہیں لائیں گے کیونکہ انھوں نے کفر کرنے کی ضد کر رکھی ہے اور ان کی ہدایت کے تمام ذرائع عقل، سماعت اور بصارت ناکارہ ہو چکے ہیں۔

(56) اے نبی! جن سے آپ نے عہد و پیمان کر لیے، جیسے بنو قریظہ، پھر وہ آپ کے کیے ہوئے اس عہد کو ہر بار توڑ دیتے ہیں جبکہ وہ اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتے ہیں۔ وہ اپنے وعدوں کو پورا کرتے ہیں نہ ان معاہدوں کی پاسداری کرتے ہیں جن کا انھوں نے ذمہ لیا تھا۔

(57) اے رسول (ﷺ)! اگر ان معاہدے توڑنے والوں کے ساتھ آپ کا جنگ میں آمنا سامنا ہو جائے تو انھیں ایسی سخت سزا دیں کہ دوسرے لوگوں کو بھی اس کا پتہ چلے۔ شاید وہ ان کی حالت دیکھ کر عبرت پکڑیں اور آپ کے ساتھ جنگ کرنے اور آپ کے خلاف آپ کے دشمنوں کی مدد کرنے سے ڈر جائیں۔ (58) اے رسول (ﷺ)! اگر آپ کو کسی ایسی قوم سے دھوکا بازی اور خیانت کا خدشہ ہو جس کے ساتھ آپ کا معاہدہ ہے اور آپ کے لیے اس کی علامات ظاہر ہو جائیں تو انھیں بتا دیں کہ ہمارا تمھارا معاہدہ اب ختم ہے تاکہ انھیں بھی علم ہو جائے۔ انھیں اطلاع دینے سے پہلے ان پر اچانک حملہ نہ کریں کیونکہ اطلاع کے بغیر اس طرح حملہ خیانت تصور ہوگا اور اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا بلکہ ان سے سخت ناراض ہوتا ہے، اس لیے آپ خیانت کرنے سے باز رہیں۔ (59) کافر یہ خیال نہ کریں کہ وہ اللہ کے عذاب سے بچ کر بھاگ نکلے۔ وہ اللہ تعالیٰ سے بھاگ کر کہیں جا سکتے ہیں نہ اس کی سزا سے بچ سکتے ہیں بلکہ وہ انھیں ضرور مل کر رہے گی۔ (60) اے ایمان والو! تم اپنی طاقت کے مطابق افرادی قوت اور جنگی تیاری رکھو، جیسے تیراندازی وغیرہ اور جو گھوڑے تم راہِ الٰہی میں باندھے ہوئے ہو، انھیں بھی دشمن کے مقابلے کے لیے تیار رکھو تاکہ اس سے تم اللہ کے اور اپنے ان کافر دشمنوں کو خوف زدہ رکھ سکو جو تم پر کسی مصیبت کے ٹوٹ پڑنے کے منتظر رہتے ہیں اور تاکہ تم ان دوسرے لوگوں کو بھی ڈرا کر رکھو جنھیں تم نہیں جانتے اور نہ تمھیں یہ معلوم ہے کہ وہ دلوں میں تمھارے خلاف کتنی عداوت چھپائے بیٹھے ہیں۔ انھیں صرف اکیلا اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور ان کی اندرونی کیفیت سے بھی وہی آگاہ ہے۔ تم تھوڑا یا زیادہ جو مال بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو، اللہ تمھیں دنیا میں اس کا بدل دے گا اور آخرت میں بغیر کمی کے اس کا پورا ثواب بھی عطا کرے گا، لہٰذا اس کی راہ میں خرچ کرنے میں جلدی کرو۔ (61) اگر وہ آپ سے جنگ چھوڑ کر صلح کی طرف مائل ہوں تو اے رسول (ﷺ)! آپ بھی اس کی طرف مائل ہو جائیں اور ان سے معاہدہ کر لیں۔ اللہ تعالیٰ پر بھروسا اور اعتماد کریں، وہ کبھی آپ کو بے یار و مددگار نہیں چھوڑے گا۔ بلاشبہ وہ ان کی باتیں خوب سننے والا، ان کی نیتیں اور ان کے کام خوب جاننے والا ہے۔

فوائد: ❀ گناہوں پر ملنے والی سزاؤں اور حدود کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ ان میں گناہ نہ کرنے والوں کے لیے ڈانٹ ہوتی ہے کہ اگر وہ کریں گے تو انھیں بھی اسی طرح سزا ملے گی اور گناہ کرنے والے کے لیے بھی ڈانٹ ڈپٹ ہوتی ہے کہ وہ دوبارہ نہ کرے۔ ❀ اہلِ ایمان کے اخلاق میں سے یہ بھی ہے کہ وہ ذمیوں سے کیے ہوئے معاہدے پورے کرتے ہیں الّا یہ کہ ان کی خیانت واضح طور پر ثابت ہو جائے۔ ❀ مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ دشمنوں کو خوف زدہ رکھنے کے لیے ہر قسم کے اسلحے، مشاورت اور سیاست کو بروئے کار لا کر تیاری کریں۔ ❀ مسلمانوں کی مصلحت کا تقاضا ہو تو دشمنوں سے صلح کرنا جائز ہے۔

وَاِنْ يُّرِيْدُوْٓا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ ؕ هُوَ الَّذِيْٓ
اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۲﴾ وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ؕ لَوْ اَنْفَقْتَ
مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ
اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ؕ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۶۳﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَ
مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۴﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ ع 8 6 4
عَلَى الْقِتَالِ ؕ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا
مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿۶۵﴾ اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ
وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا ؕ فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا
مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَ
اللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۶۶﴾ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰى حَتّٰى
يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ ؕ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ۖ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ
الْاٰخِرَةَ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۶۷﴾ لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ
لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۶۸﴾ فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ
حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۶۹﴾ ع 9 5 5

(62) اے رسول (ﷺ)! اگر وہ جنگ چھوڑ کر صلح کا جھانسا دے کر آپ کو دھوکا دینے کی کوشش کریں تا کہ وہ دوبارہ جنگ کے لیے اچھی طرح تیاری کریں تو اللہ تعالیٰ آپ کو ان کی چالوں اور مکروفریب سے کافی ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی نصرت سے آپ کو قوت دی اور آپ پر ایمان لانے والے مہاجرین و انصار کی مدد سے آپ کو مضبوط کیا۔

(63) اللہ نے جن مومنوں کے ساتھ آپ کو تقویت دی، ان کے دلوں کو آپس میں جوڑ دیا ہے، حالانکہ اس سے پہلے وہ متفرق تھے۔ ان کے بکھرے ہوئے دلوں کی دوریاں ختم کرنے اور انھیں جوڑنے کے لیے اگر آپ زمین کا سارا مال خرچ کر دیتے تو بھی انھیں جوڑ نہ سکتے۔ یہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے ان میں ہم آہنگی پیدا کر دی۔ بلاشبہ وہ اپنی سلطنت میں سب پر غالب ہے، اسے کوئی مغلوب نہیں کر سکتا۔ وہ اپنی تقدیر، تدبیر اور شریعت میں کمال حکمت والا ہے۔

(64) اے نبی (ﷺ)! بلاشبہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے دشمنوں کی شرارتوں سے کافی ہے اور آپ کے ساتھ اہلِ ایمان کو بھی کافی ہے، لہٰذا اللہ تعالیٰ پر اعتماد اور بھروسا رکھیں۔

(65) اے نبی (ﷺ)! ایمان والوں کو جہاد کا شوق دلائیں اور انھیں اس انداز سے اس پر آمادہ کریں کہ ان کے حوصلے بلند ہوں اور ان میں جرأت پیدا ہو۔ اے ایمان والو! اگر تمھاری تعداد بیس ہو اور تم صبر و استقامت سے دشمن کے دو سو افراد سے ٹکرا جاؤ تو بھی ان پر غالب آؤ گے اور اگر تم میں سے سو صبر کرنے والے ہوں تو وہ ہزار کافروں پر غالب آئیں گے۔ یہ اس لیے کہ کافر اللہ تعالیٰ کے اس دستور کو نہیں سمجھتے کہ اللہ تعالیٰ اپنے دوستوں کی مدد کرتا اور اپنے دشمنوں کو شکست سے دوچار کرتا ہے اور انھیں جنگ کے حقیقی مقصد کا بھی علم نہیں، چنانچہ وہ دنیا میں غلبہ پانے کی خاطر لڑتے ہیں۔

(66) اے ایمان والو! اب اللہ نے تمھاری کمزوری دیکھ کر تم پر شفقت کرتے ہوئے تمھارا بوجھ ہلکا کر دیا ہے۔ اب دس کے بجائے اگر ایک مسلمان کے مقابلے میں دو کافر ہوں تو مسلمان پر فرض ہے کہ ان کے سامنے ڈٹ جائے اور اگر تمھارے سو افراد کفار کے سامنے ڈٹ کر صبر سے لڑنے والے ہوں تو وہ دو سو پر غالب آئیں گے اور اگر تم میں سے ایک ہزار صبر و استقامت سے لڑنے والے ہوں تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ دو ہزار کافروں پر غالب آئیں گے اور اللہ تعالیٰ اپنی تائید و نصرت کے ذریعے سے صبر کرنے والے مومنوں کے ساتھ ہے۔ (67) کسی نبی کے لیے یہ مناسب نہیں کہ اس کے پاس کافروں کے جنگی قیدی آئیں اور وہ انھیں خوب بری طرح قتل نہ کرے۔ یہ قیدی اس لیے قتل ہوں گے تا کہ دشمنوں کے دلوں میں رعب بیٹھ جائے اور وہ دوبارہ جنگ کرنے کی جرأت نہ کریں۔ اے مومنو! تم بدر کے قیدیوں کے عوض مال چاہتے تھے اور اللہ تعالیٰ کا ارادہ آخرت کا تھا جو دین کی نصرت کرنے اور اسے عزت دینے سے ملے گی۔ اللہ تعالیٰ اپنی ذات و صفات اور اپنی زور آوری میں سب پر غالب ہے، اسے کوئی مغلوب نہیں کر سکتا۔ وہ اپنی تقدیر اور شریعت میں کمال حکمت والا ہے۔ (68) اگر اللہ تعالیٰ کی قضا و قدر میں یہ فیصلہ لکھ نہ دیا گیا ہوتا کہ اللہ نے تمھارے لیے غنیمتیں حلال کی ہیں اور قیدیوں کا فدیہ لینا جائز قرار دیا ہے تو تم پر اللہ کی طرف سے سخت عذاب آ جاتا کیونکہ تم نے اللہ کی طرف سے ان کے جائز ہونے کی وحی آنے سے پہلے از خود ہی غنیمتیں لینے اور قیدیوں کا فدیہ لینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

(69) اے مومنو! اب تم نے کافروں سے جو مال غنیمت کے طور پر حاصل کیا ہے، اسے کھاؤ، وہ تمھارے لیے حلال ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احکام مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز آ کر اس سے ڈرو۔ بلاشبہ اللہ اپنے مومن بندوں کو بے حد بخشنے والا اور ان پر نہایت رحم کرنے والا ہے۔

فوائد: ❀ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے ایمان دار بندوں سے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ ان کے دشمنوں کے مقابلے میں ان کی مدد و نصرت ضرور فرمائے گا اور ان کے شر سے انھیں بچائے گا۔ ❀ دشمن کے خلاف ڈٹ جانا مسلمانوں پر فرض ہے۔ انھیں اس وقت تک راہِ فرار کا اختیار نہیں ہے جب تک بھاگنے کی جائز صورت پیدا نہیں ہو جاتی۔ ❀ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لیے عالی شان امور پسند کرتا ہے اور گھٹیا امور ان کے لیے ناپسند کرتا ہے، اس لیے اس نے انھیں آخرت کے دائمی اور باقی رہنے والے ثواب کے حصول کی ترغیب دلائی ہے۔ ❀ فدیہ لے کر یا احسان کرتے ہوئے قیدیوں کو چھوڑنا اس وقت جائز ہے جب مسلمانوں کو دشمنوں پر پوری طرح غلبہ حاصل ہو اور اس سے دوسروں پر ریاست کا رعب قائم ہوتا ہو۔

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّمَنْ فِيْٓ اَيْدِيْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰٓى اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ فِيْ
قُلُوْبِكُمْ خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّآ اُخِذَ مِنْكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ ۝۷۰ وَاِنْ يُّرِيْدُوْا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ
فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝۷۱ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا
وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا
وَّنَصَرُوْٓا اُولٰۗىِٕكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَلَمْ يُهَاجِرُوْا مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا ۚ
وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰي قَوْمٍ
بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝۷۲ وَالَّذِيْنَ
كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ ۭ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ
وَفَسَادٌ كَبِيْرٌ ۝۷۳ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ
حَقًّا ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝۷۴ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْۢ بَعْدُ
وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا مَعَكُمْ فَاُولٰۗىِٕكَ مِنْكُمْ ۭ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ
بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝۷۵

ع 10 6 6

70 اے نبی (ﷺ)! جو مشرک بدر کے موقع پر قیدی بن کر آپ کے قابو میں آئے ہیں، ان سے کہیں: اگر اللہ تعالیٰ تمھارے دلوں میں خیر کا کوئی ارادہ اور نیک نیتی دیکھے گا تو جو فدیہ تم سے لیا گیا ہے، اس سے بہتر تمھیں عطا کر دے گا، اس لیے اس فدیے میں سے جو تم سے لیا گیا ہے، اس پر غم نہ کرو۔ صرف یہی نہیں بلکہ تمھارے گناہ بھی بخش دے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کو بے حد بخشنے والا اور ان پر نہایت رحم کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ نبیٔ اکرم ﷺ کے چچا سیدنا عباس رضی اللہ عنہ اور دیگر مسلمان ہونے والوں کے حق میں پورا ہوا۔

71 اے نبی (ﷺ)! اگر وہ آپ سے خیانت کا ارادہ رکھیں کہ صرف اسلام کا اظہار کریں (دل سے مسلمان نہ ہوں) تو اس سے پہلے وہ خود اللہ تعالیٰ سے بھی خیانت کر چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے خلاف آپ کی مدد کی، چنانچہ ان میں سے کچھ قتل ہوئے اور کچھ قیدی بن گئے۔ اگر انھوں نے دوبارہ یہ حرکت کی تو اس جیسی سزا کے لیے تیار رہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق اور ان کی مصلحتوں کو خوب جاننے والا اور اپنی تدبیر میں کمال حکمت والا ہے۔

72 بلاشبہ جو لوگ اللہ پر ایمان لائے، اس کے رسول ﷺ کی تصدیق کی، اس کی شریعت پر عمل پیرا ہوئے، دارالکفر چھوڑ کر دارالاسلام کی طرف یا کسی ایسی جگہ کی طرف جہاں وہ امن سے عبادت کر سکیں، ہجرت کی اور اللہ کے دین کی سربلندی کے لیے اپنے جان و مال سے جہاد کیا اور وہ لوگ جنھوں نے انھیں اپنے گھروں میں ٹھہرایا اور ان کی مدد و نصرت کی تو یہ دونوں ہجرت کرنے والے اور انھیں اپنے گھروں میں پناہ دینے والے مدد و تعاون میں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ اور جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان تو لائے لیکن کافروں کا علاقہ چھوڑ کر مسلمانوں کے علاقے کی طرف ہجرت نہ کی تو اے مومنو! ان کی نصرت و حمایت اس وقت تک تم پر فرض نہیں جب تک وہ اللہ کی راہ میں ہجرت نہ کر لیں۔ اگر کافر ان پر ظلم کریں اور وہ تم سے مدد مانگیں تو ان کے دشمنوں کے خلاف ان کی مدد کرو۔ ہاں، اگر ان کے دشمنوں اور تمھارے درمیان کوئی معاہدہ ہو جسے انھوں نے توڑا نہ ہو تو پھر نہیں۔ تم جو عمل کرتے ہو، اللہ تعالیٰ اسے خوب دیکھنے والا ہے۔ اس سے تمھارا کوئی عمل مخفی نہیں اور وہ ضرور تمھیں اس کا بدلہ دے گا۔

73 جو لوگ اللہ تعالیٰ کے منکر ہیں، ان کا کفر انھیں اکٹھا کرتا ہے تو وہ ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔ کوئی مومن ان سے دوستی نہ کرے۔ اگر تم ایمان والوں سے دوستی اور کافروں سے دشمنی نہ کرو گے تو یہ اہلِ ایمان کے لیے بہت بڑا فتنہ اور آزمائش ہوگی کہ ان کے دینی بھائی ہی ان کے مددگار نہ ہوں۔ اس سے زمین میں بہت بڑا فساد برپا ہو جائے گا کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ سے روک دیا جائے گا۔

74 جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے، اس کی راہ میں ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو پناہ دی اور ان کی مدد کی تو یہی لوگ سچے مومن ہیں۔ اللہ کی طرف سے ان کی جزا یہ ہے کہ ان کے گناہ معاف ہوں گے اور جنت میں انھیں عزت کی روزی ملے گی۔

75 ان پہلے پہل ایمان لانے والے مہاجرین و انصار کے بعد جو لوگ ایمان لائے اور کافروں کے علاقے چھوڑ کر مسلمانوں کے علاقوں کی طرف ہجرت کی اور اللہ کے دین کی سربلندی اور کافروں کے کلمے کو نیچا کرنے کے لیے اللہ کی راہ میں جہاد کیا تو اے مومنو! ان کا شمار تمھی میں ہوگا۔ ان کے حقوق و فرائض تمھارے والے ہیں۔ ہاں، قریبی رشتہ دار اللہ تعالیٰ کے حکم کی رو سے ایک دوسرے کی وراثت کے معاملے میں ان لوگوں کی نسبت زیادہ حق دار ہیں جو پہلے ایمان اور ہجرت کی بنیاد پر ایک دوسرے کے وارث بنے تھے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔ اس سے کوئی چیز چھپی نہیں۔ وہ خوب جانتا ہے کہ اس کے بندوں کی بہتری کس چیز میں ہے، لہٰذا اسی چیز کو ان کا دین بنا دیتا ہے۔

فوائد: ❀ مومنوں پر فرض ہے کہ وہ قیدیوں کو اسلام قبول کرنے کی ترغیب دیں۔ ❀ ان آیات میں اس بات کی بشارت ہے کہ اہلِ ایمان مشرکوں کے خلاف فتح و نصرت کے مادی اور روحانی ذرائع اختیار کیے رکھیں تو اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت ان پر ضرور نازل ہوتی رہے گی۔ ❀ مسلمان اگر دشمن کے خلاف متحد نہ ہوں تو ان کی شان و شوکت کا اظہار نہ ہوگا اور اس سے بہت بڑا فساد برپا ہوگا۔ ❀ شریعت اسلامی میں عہد و پیمان اور معاہدوں کی پاسداری ضروری ہے، خواہ یہ بعض مسلمانوں کے مفادات سے ٹکراتی ہو۔

سُوْرَةُ التَّوْبَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّثَلَاثٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً سِتَّةُ عَشَرَ رُكُوْعًا

بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖۤ اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝١ط
فَسِيْحُوْا فِي الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّاعْلَمُوْۤا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ ۙ
وَاَنَّ اللّٰهَ مُخْزِي الْكٰفِرِيْنَ ۝٢ وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖۤ اِلَى
النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِيْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۙ وَ
رَسُوْلُهٗ ؕ فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّكُمْ
غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ ؕ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝٣ۙ اِلَّا
الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوْكُمْ شَيْـًٔا وَّلَمْ
يُظَاهِرُوْا عَلَيْكُمْ اَحَدًا فَاَتِمُّوْۤا اِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ اِلٰى مُدَّتِهِمْ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝٤ فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا
الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَخُذُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ
وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ
اٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝٥ وَاِنْ
اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ
اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ ۝٦ع

ع 1 6 7

سورۂ توبہ مدنی ہے

سورت کے بعض مقاصد: مشرکوں اور منافقوں سے اعلانِ براءت اوران سے جہاد، نیز توبہ کرنے والوں کے لیے توبہ کے دروازے کا کھلا ہونا۔

تفسیر: ① یہ اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول ﷺ کی طرف سے براءت اور لاتعلقی کا اظہار اور ان معاہدوں کے ختم ہونے کا اعلان ہے جو تم نے، اے مسلمانو! جزیرۂ عرب میں مشرکوں سے کر رکھے ہیں۔

② چنانچہ اے مشرکو! تم چار ماہ تک امن سے اس سرزمین میں رہ سکتے ہو۔ اس کے بعد تمھارے ساتھ کوئی معاہدہ ہوگا نہ امان دی جائے گی۔ یقین کرو کہ اگر تم اپنے کفر پر جمے رہے تو اللہ کی پکڑ اوراس کے عذاب سے نہیں بچ پاؤ گے۔ یہ بھی یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ کافروں کو دنیا میں قتل اور قید کی سزا دے کر اور قیامت کے دن آگ میں داخل کر کے ذلیل کرے گا۔ اس حکم کے تحت معاہدے توڑنے والے اور وہ لوگ آئیں گے جن سے کسی تاریخ کے تعین کے بغیر مطلق معاہدہ ہے۔ رہے وہ لوگ جن کا معاہدہ کسی معین مدت تک ہے، اگر اس کی مدت چار ماہ سے بھی زیادہ ہے، تو اسے ان کی مدت تک پورا کیا جائے گا۔

③ اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول ﷺ کی طرف سے یومِ نحر کے دن تمام لوگوں کے لیے اطلاع ہے کہ اللہ تعالیٰ مشرکوں سے بری ہے، اسی طرح اس کا رسول بھی ان سے براءت کا اظہار کرتا ہے۔ اے مشرکو! اگر تم اپنے شرک سے توبہ کرو تو تمھاری توبہ تمھارے لیے بہتر ہے اور اگر تم توبہ کرنے سے اعراض کرو تو یقین جانو کہ تم اللہ تعالیٰ سے کہیں نہیں چھپ سکتے اور نہ اس کی سزا سے بچ سکتے ہو۔ اے رسول (ﷺ)! ان لوگوں کو جنھوں نے اللہ کے ساتھ کفر کیا، یہ بری خبر دے دیں کہ دردناک عذاب ان کا انتظار کر رہا ہے۔

④ مگر جن مشرکوں سے تم نے کوئی عہد و پیمان کیا اور انھوں نے تمھارا عہد پورا کیا اور اس میں کوئی کمی کوتاہی نہیں کی تو وہ اس سابقہ حکم سے مستثنیٰ ہیں، ان پر یہ حکم لاگو نہیں ہوتا، اس لیے مدت ختم ہونے تک ان سے کیے ہوئے معاہدوں کی پاسداری کرو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان متقیوں کو پسند کرتا ہے جو اس کے حکموں کی تعمیل کرتے ہیں، اور وعدہ پورا کرنا بھی اس کا حکم ہے اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز رہتے ہیں اور ان منع کیے ہوئے کاموں میں خیانت و بدعہدی بھی شامل ہے۔

⑤ پھر جب یہ حرمت والے مہینے، جن میں تم نے اپنے دشمنوں کو امان دی ہے، گزر جائیں تو یہ مشرک تمھیں جہاں ملیں، انھیں قتل کرو، قیدی بناؤ، انھیں ان کے قلعوں میں بند کر دو اور ان کے راستوں پر بھی ان کے لیے گھات لگا کر بیٹھو، پھر اگر وہ اللہ تعالیٰ کے حضور شرک سے توبہ کر لیں، نماز قائم کریں اور اپنے مالوں کی زکاۃ ادا کریں تو وہ تمھارے اسلامی بھائی ہیں، لہٰذا ان سے لڑائی ترک کر دو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کو بے حد بخشنے والا اور ان پر نہایت رحم کرنے والا ہے۔

⑥ اے رسول (ﷺ)! اگر کوئی مشرک جس کا خون اور مال حلال ہے، آ کر آپ سے پناہ طلب کرے تو اسے پناہ دے دیں یہاں تک کہ وہ قرآن سن لے، پھر اسے اس کی جائے امن تک پہنچا دیں۔ یہ حکم اس وجہ سے ہے کہ کافر اس دین کے حقائق سے ناواقف ہیں۔ جب وہ قرآن کی قراءت سن کر یہ حقائق جان لیں تو ہوسکتا ہے ہدایت پا جائیں۔

فوائد: ❀ یہ آیات اس بات کی واضح دلیل ہیں کہ اسلام صلح، امن وسلامتی اور مفاہمت کی بنیاد پر دشمن سے خارجی تعلقات برابری کی سطح پر استوار کرنے کا پوری طرح قائل ہے۔

❀ اسلام معاہدوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا اور انھیں پورا کرنا واجب قرار دیتا ہے اور ان کی حفاظت کو ایمان وتقویٰ کا لازمی حصہ ٹھہراتا ہے۔

❀ بلاشبہ نماز قائم کرنا اور زکاۃ ادا کرنا اس بات کی علامت ہیں کہ یہ شخص مسلمان ہے اور ان کی ادائیگی سے مال وجان محفوظ ہو جاتے ہیں۔ ایسے شخص کو مسلمانوں کے جملہ حقوق مل جاتے ہیں اور اس کے مال وجان محفوظ ہو جاتے ہیں الّا یہ کہ وہ کوئی ایسا کام کرے کہ اس کی حرمت ختم ہو جائے، یعنی کسی ایسے جرم کا ارتکاب کرے جس سے قتل واجب ہو جاتا ہے، جیسے بے گناہ کو قتل کرنے والے، شادی شدہ زانی اور مرتد کا معاملہ ہے۔ ❀ مسلمانوں سے جنگ کرنے والا دشمن بھی اگر ان سے امان مانگے تو اسے امان دینا جائز ہے تاکہ وہ اسلام کی صداقت کے دلائل سن لے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اسلام کافروں کے بارے میں فراخ دلی اور عزت وتکریم کا مظاہرہ کرتا اور صلح وامن کو ترجیح دیتا ہے۔

كَيْفَ يَكُوْنُ لِلْمُشْرِكِيْنَ عَهْدٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ رَسُوْلِهٖٓ
اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ فَمَا اسْتَقَامُوْا
لَكُمْ فَاسْتَقِيْمُوْا لَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝۷ كَيْفَ وَاِنْ
يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوْا فِيْكُمْ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ۭ يُرْضُوْنَكُمْ
بِاَفْوَاهِهِمْ وَتَاْبٰى قُلُوْبُهُمْ ۚ وَاَكْثَرُهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝۸ ۚ
اِشْتَرَوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ
اِنَّهُمْ سَاۗءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۹ لَا يَرْقُبُوْنَ فِيْ مُؤْمِنٍ اِلًّا
وَّلَا ذِمَّةً ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُعْتَدُوْنَ ۝۱۰ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا
الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ ۭ وَنُفَصِّلُ
الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝۱۱ وَاِنْ نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ
مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْٓا
اَىِٕمَّةَ الْكُفْرِ ۙ اِنَّهُمْ لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ
يَنْتَهُوْنَ ۝۱۲ اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ
وَهَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ وَهُمْ بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۭ
اَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝۱۳

(7) مشرکوں کا کوئی عہد و پیمان اور امان کا معاہدہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ہاں قابلِ اعتبار نہیں رہا سوائے ان مشرکوں کے معاہدے کے جن کے ساتھ، اے مسلمانو! تم نے صلح حدیبیہ کے موقع پر مسجد الحرام کے قریب عہد و پیمان کیا۔ جب تک وہ اس باہمی معاہدے کو نبھائیں اور نہ توڑیں تو تم بھی اس پر قائم رہو اور اسے نہ توڑو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے ان متقی بندوں کو پسند کرتا ہے جو اس کے حکموں کی تعمیل کرتے اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز رہتے ہیں۔

(8) ان کے عہد و پیمان اور امان کا کیا اعتبار جبکہ وہ تمھارے دشمن ہیں اور اگر یہ تم پر غالب آجائیں تو تمھارے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈریں نہ کسی رشتہ داری اور عہد کا لحاظ کریں بلکہ تمھیں نہایت بری طرح سزا دیں۔ وہ زبان سے میٹھی باتیں کر کے تمھیں خوش کرتے ہیں لیکن ان کے دل ان کی زبانوں کی موافقت نہیں کرتے۔ دوسرے لفظوں میں ''بغل میں چھری منہ میں رام رام''۔ وہ اپنی بات پر پورا اترنے والے نہیں اور ان کی اکثریت عہد توڑنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے نکل جانے والی ہے۔

(9) انھوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات، جن میں وفائے عہد کا حکم بھی تھا، کی پیروی کے بجائے دنیا کا حقیر ساز و سامان بطور عوض لینا پسند کیا، جس سے انھوں نے اپنی خواہشات اور ہوس کی تسکین کی، چنانچہ انھوں نے حق کی پیروی سے خود بھی گریز اور اعراض کیا اور دوسروں کو بھی اس سے روکا۔ ان کا یہ عمل نہایت برا ہے جو وہ کرتے ہیں۔

(10) وہ کسی مومن کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا لحاظ کرتے ہیں نہ کسی رشتہ داری اور عہد کا۔ اس کا سبب ان کی آنکھوں پر عداوت اور دشمنی کی پٹی ہے۔ جس ظلم و زیادتی کے وہ عادی ہیں، اس کی وجہ سے وہ اللہ کی حدود سے بہت آگے نکل گئے ہیں۔

(11) اگر وہ اپنے کفر سے اللہ کے حضور توبہ کریں، شہادتین کی گواہی دیں، نماز قائم کریں اور اپنے مالوں کی زکاۃ ادا کریں تو وہ مسلمان ہیں اور تمھارے دینی بھائی ہیں۔ ان کے وہی حقوق و فرائض ہیں جو تمھارے ہیں۔ تمھارے لیے ان سے قتال کرنا جائز نہیں۔ ان کا اسلام ان کے خون، مال اور عزت کا محافظ ہے۔ ہم علم والے لوگوں کے لیے آیتیں کھول کھول کر بیان کرتے ہیں، وہی ان سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور دوسروں کو بھی ان کے ذریعے سے نفع پہنچاتے ہیں۔

(12) اگر یہ مشرک جنگ بندی کا معاہدہ توڑ دیں جو تم نے ان سے مقررہ مدت سے کر رکھا ہے اور تمھارے دین پر نکتہ چینی اور طعنہ زنی کریں تو ان سے بھڑ جاؤ۔ بلاشبہ یہ کفر کے سرغنے اور قائد ہیں اور ان کے لیے کوئی عہد و پیمان نہیں جو ان کے خون بہانے میں رکاوٹ ہو۔ ان سے لڑائی کرو۔ ممکن ہے وہ اپنے کفر، وعدہ خلافی اور دین پر طعنہ زنی سے باز آجائیں۔

(13) اے مومنو! تم ایسے لوگوں سے کیوں جنگ نہیں کرتے جنھوں نے اپنے عہد و پیمان توڑے اور دارالندوہ کی میٹنگ میں رسول اکرم ﷺ کو مکہ سے نکالنے کی کوشش کی جبکہ وہ خود پہلے پہل تم سے لڑائی کا آغاز بھی کر چکے ہیں جب انھوں نے قریش کے حلیف قبیلے بنو بکر کی رسول اکرم ﷺ کے حلیف قبیلے بنو خزاعہ کے خلاف مدد کی۔ کیا تم جنگ میں ان کا آمنا سامنا کرنے سے ڈرتے ہو؟! اگر تم سچے مومن ہو تو اللہ تعالیٰ اس کا زیادہ حق دار ہے کہ تم اس سے ڈرو۔

فوائد: ❀ یہ آیات اس بات کی دلیل پیش کرتی ہیں کہ عہد و پیمان توڑنے والے مشرکوں سے لڑائی کئی وجوہات کی بنا پر تھی جن میں سے ایک اہم وجہ ان کا عہد و پیمان توڑنا تھا۔

❀ ان آیات سے ثابت ہوا کہ نماز یا زکاۃ کے منکروں سے اس وقت تک لڑائی ہوگی جب تک وہ ان کی ادائیگی نہ کریں جیسا کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کیا۔

❀ بعض علماء نے ارشاد باری تعالیٰ: ﴿وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ﴾ سے یہ دلیل پکڑی ہے کہ جو شخص بھی جان بوجھ کر استہزاء کرتے ہوئے دینِ اسلام کا مذاق اڑائے، اسے قتل کرنا فرض ہے۔

❀ یہ آیات اس بات کی دلیل ہیں کہ جو مومن صرف اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے، وہ ضرور سب لوگوں سے بڑھ کر بہادر اور دشمن سے لڑائی کرنے میں سب سے زیادہ جری ہوگا۔

قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ
وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٤﴾ وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَ
يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿١٥﴾ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ
تُتْرَكُوْا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوْا
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوْلِهٖ وَلَا الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيْجَةً ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ
بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٦﴾ ع مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ
شٰهِدِيْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ؕ اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۖ وَ
فِي النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿١٧﴾ اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ ۖ
فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ﴿١٨﴾ اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ
الْحَآجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ
الْاٰخِرِ وَجٰهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَ
اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٩﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ
هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۙ
اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿٢٠﴾

ع 2 10 8

(14) اے ایمان والو! ان مشرکوں سے جہاد کرو۔ اگر تم ان سے جہاد کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمھارے ہاتھوں انھیں عذاب دے گا اور یہ اس طرح کہ تم اپنے ہاتھوں سے انھیں قتل کرو گے اور اللہ تعالیٰ انھیں شکست وقید سے دوچار کر کے ذلیل کرے گا۔ تمھیں ان پر غلبہ عطا کر کے ان کے خلاف تمھاری مدد کرے گا اور ان کی گرفتاری، قتل اور شکست اور مومنوں کی ان پر فتح ونصرت سے ان مومنوں کے سینوں کو ٹھنڈا کرے گا جو اس جنگ میں شامل نہیں ہوئے۔

(15) مومنوں کو ان پر فتح دے کر ان کے دلوں کا غم وغصہ دور کر دے گا اور ان دشمنوں میں سے اللہ جس کی چاہے، توبہ قبول کرے بشرطیکہ وہ توبہ کریں جیسا کہ فتح مکہ کے روز عملاً ایسا ہوا کہ کئی لوگوں نے توبہ کر لی اور ان میں سے سچی توبہ کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔ وہ اپنی تخلیق، تدبیر اور شریعت سازی میں کمال حکمت والا ہے۔

(16) اے مومنو! کیا تم یہ سمجھ بیٹھے ہو کہ اللہ تعالیٰ تمھیں آزمائے بغیر چھوڑ دے گا؟! آزمائش میں ڈالنا اللہ تعالیٰ کا دستور اور طریقہ ہے۔ تم ضرور آزمائش میں ڈالے جاؤ گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تم میں سے ان مجاہد بندوں کو اچھی طرح جان لے اور انھیں لوگوں کے سامنے لے آئے جو اللہ تعالیٰ کے لیے مخلص ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے اللہ تعالیٰ، اس کے رسول اور اہلِ ایمان کے سوا کافروں میں سے کسی کو دلی دوست اور جگری یار نہیں بنایا۔ اور تم جو عمل کرتے ہو، اللہ تعالیٰ اس سے اچھی طرح باخبر ہے۔

(17) مشرکوں کے لائق نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی مسجدوں میں عبادت کر کے اور اطاعت کے دوسرے مختلف کام کر کے انھیں آباد کریں جبکہ وہ کفریہ امور کا اظہار کر کے خود اپنے کفر کے اقراری ہیں۔ ان لوگوں کے اعمال برباد ہو گئے کیونکہ ان میں عمل کی قبولیت کی شرط نہیں پائی جاتی اور وہ ہے ایمان۔ وہ لوگ قیامت کے دن ضرور آگ میں داخل ہوں گے جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے الّا یہ کہ وہ اپنی موت سے پہلے پہلے شرک سے توبہ کر لیں۔

(18) بلاشبہ مسجدیں آباد کرنا اور ان کی ذمہ داریاں نبھانا تو اس شخص کے شایانِ شان ہے جو اکیلے اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا، قیامت پر ایمان لایا، نماز قائم کی، اپنے مال کی زکاۃ ادا کی اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سوا کسی سے نہ ڈرا۔ تو ایسے ہی لوگوں کے متعلق امید ہے کہ وہ سیدھی راہ کی طرف ہدایت پائیں گے۔ جہاں تک مشرکوں کا تعلق ہے، وہ تو اس سے کوسوں دور ہیں۔

(19) اے مشرکو! کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانے کی ڈیوٹی دینے اور مسجد الحرام کی خدمت کرنے والوں کو اس شخص کے برابر کر دیا ہے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا، قیامت کے دن پر ایمان لایا اور اللہ تعالیٰ کے دین کی سربلندی اور کافروں کے کلمے کو سرنگوں کرنے کے لیے اپنی جان ومال سے جہاد کیا۔ کیا تم نے اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کا مقام ومرتبہ برابر کر دیا؟! وہ اللہ کے ہاں کبھی برابر نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالیٰ مشرک ظالموں کو ہدایت کی توفیق نہیں دیتا، خواہ وہ حاجیوں کو پانی پلانے جیسے اچھے اعمال کرتے رہیں۔

(20) جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے، دارالکفر چھوڑ کر دارالاسلام کی طرف ہجرت کرنے اور اپنے جان ومال سے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے جیسے نیک کام اکٹھے کر لیے، وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں دوسرے لوگوں کی نسبت بہت بڑے مرتبے والے ہیں اور مذکورہ صفات والے لوگ ہی جنت پا کر کامیاب ہوں گے۔

فوائد: ❀ یہ آیات اس امر کی دلیل پیش کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں سے محبت کرتا اور ان کے احوال کا خیال رکھتا ہے حتی کہ اس نے شریعت کے جملہ مقاصد میں یہ بات بھی رکھی ہے کہ مومنوں کے سینے ٹھنڈے ہوں اور ان کا غم وغصہ دور ہو۔ ❀ اللہ تعالیٰ نے جہاد کا حکم اس عظیم مقصد کے حصول کے لیے دیا ہے کہ وہ ایمان کے جھوٹے دعویداروں اور اللہ تعالیٰ کے دین کے سچے طرف داروں کے درمیان امتیاز اور فرق کرے۔ ❀ مسجدوں کو حقیقی آباد کرنے والے (اصل اور سچے خادم) تو وہ لوگ ہیں جو اپنے ایمان میں سچے اور ایسے نیک اعمال بجالانے والے ہیں جن کی اساس نماز اور زکاۃ ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے ہیں اور یہ ڈر ہی ہر بھلائی کی اصل ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا اور اس پر ایمان لانا حاجیوں کو پانی پلانے اور مسجد الحرام کی خدمت کرنے سے کئی گنا افضل ہے کیونکہ ایمان، دین کی اساس اور بنیاد ہے اور جہاد فی سبیل اللہ، دین کی چوٹی ہے۔

يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا
نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ﴿٢١﴾ لٰخٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ
عَظِيْمٌ ﴿٢٢﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَاۗءَكُمْ وَ
اِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَاۗءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَي الْاِيْمَانِ ۭ وَمَنْ
يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٢٣﴾ قُلْ اِنْ كَانَ
اٰبَاۗؤُكُمْ وَاَبْنَاۗؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَ
اَمْوَالُۨ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ
مَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَ
جِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ۭ وَاللّٰهُ
لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٢٤﴾ لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ
مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ ۙ وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ
فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْـــًٔا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا
رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ ﴿٢٥﴾ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ
عَلٰي رَسُوْلِهٖ وَعَلَي الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ۚ
وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ وَذٰلِكَ جَزَاۗءُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٦﴾

ع 3 8 9

(21) ان کا رب اللہ انھیں ایسے امور کی خبر دیتا ہے جن سے وہ خوش ہو جائیں گے۔ وہ انھیں اپنی رحمت اور رضا مندی کی خوشخبری دیتا ہے کہ وہ ان سے کبھی ناراض نہیں ہوگا اور انھیں ایسی جنتوں میں داخل کرنے کی خوشخبری دیتا ہے جن میں کبھی نہ ختم ہونے والی نعمتیں ہیں۔

(22) وہ ان جنتوں میں ہمیشہ قیام کریں گے جس کی کوئی انتہا نہیں۔ یہ بدلہ ہے ان کے ان نیک اعمال کا جو وہ دنیا میں کیا کرتے تھے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے ہاں عظیم ثواب ہے اس شخص کے لیے جس نے دین کو اسی کے لیے خالص کرتے ہوئے اس کے حکموں کی تعمیل کی اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز رہا۔

(23) اے اللہ پر ایمان لانے اور اس کے رسول کی لائی ہوئی شریعت کی پیروی کرنے والو! اگر تمھارے آباء و اجداد، حقیقی بھائی اور دیگر قریبی رشتہ دار اکیلے اللہ پر ایمان لانے کے بجائے کفر پر اڑے رہیں تو تم ان سے اس طرح کا تعلق اور محبت نہ رکھو کہ مومنوں کے راز کی باتیں انھیں بتاؤ اور ان سے مشورہ بھی نہ کرو۔ جو شخص ان کے کفر پر باقی رہنے کے باوجود ان سے دوستی رکھے اور ان سے محبت کا اظہار کرے تو اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور معصیت و نافرمانی کی وجہ سے خود کو ہلاکت میں ڈال کر اپنے آپ پر ظلم کیا۔

(24) اے رسول (ﷺ)! کہہ دیں کہ اے مومنو! اگر تمھارے آباء و اجداد اور تمھارے بیٹے، تمھارے بھائی اور تمھاری بیویاں، تمھارے کنبے قبیلے اور تمھارے کمائے ہوئے مال اور وہ تجارت جس کے بڑھنے کو تم پسند کرتے ہو اور جس کے ماند پڑنے سے تم ڈرتے ہو اور تمھارے وہ گھر جن میں رہنا تم پسند کرتے ہو، اگر یہ ساری چیزیں تمھیں اللہ تعالیٰ، اس کے رسول اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ عزیز ہیں تو پھر اس عذاب اور سزا کا انتظار کرو جو تم پر اللہ نازل کرے گا۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو اپنی رضا کے کاموں کی توفیق نہیں دیتا جو اس کی اطاعت سے نکل جانے والے ہیں۔

(25) اے ایمان والو! جب تم نے اللہ تعالیٰ پر بھروسا کیا، جنگی وسائل اختیار کیے اور اپنی کثرت پر اترائے نہیں تو اللہ تعالیٰ نے تمھاری تھوڑی تعداد اور معمولی تیاری کے باوجود تمھیں تمھارے مشرک دشمنوں پر کئی جنگوں میں غالب کیا اور تمھاری خاص مدد کی۔ تمھاری ان پر فتح تمھاری کثرتِ تعداد کی وجہ سے نہیں تھی۔ جنگِ حنین میں بھی اللہ نے اس وقت تمھاری مدد کی جب تم اپنی زیادہ تعداد پر اترانے لگے اور تم نے کہا: آج تعداد کی کمی کی وجہ سے ہم مغلوب نہیں ہوں گے، چنانچہ جس کثرت پر تمھیں ناز تھا، وہ تمھارے کسی کام نہ آئی۔ تمھارا دشمن تم پر غالب آ گیا، زمین اپنی وسعتوں کے باوجود تم پر تنگ ہوگئی اور تم اپنے دشمنوں سے شکست کھا کر بھاگ نکلے۔ (26) پھر دشمن کے ساتھ مقابلے سے تمھارے بھاگ جانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ پر اور مومنوں پر اطمینان اور سکینت نازل فرمائی تو وہ لڑائی کے لیے ڈٹ کر کھڑے ہو گئے اور اللہ تعالیٰ نے فرشتے نازل کیے جنھیں تم نہیں دیکھتے تھے اور کافروں کو اللہ تعالیٰ نے عذاب دیا کہ ان کے کچھ لوگ قتل ہوئے، کچھ لوگ اور بچے قیدی بنے اور ان کے اموال بھی مسلمانوں کے قبضے میں آ گئے۔ یہ سزا جو انھیں ملی، تو رسولوں کو جھٹلانے اور ان کی تعلیمات سے منہ موڑنے والے کافروں کی یہی سزا ہے۔

فوائد: ❀ مجاہدین کے فضائل و اوصاف بہت زیادہ ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ہر مقام و مرتبے والے سے اونچا مقام و مرتبہ رکھتے ہیں۔ انھیں دربارِ الٰہی میں خصوصی اور نمایاں مقام حاصل ہے۔ وہی کامیاب و کامران ہونے والے اور نجات پانے والے ہیں اور انھی کو اللہ تعالیٰ نعمتوں کی بشارت دیتا ہے۔ ❀ یہ آیات اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کے فرض ہونے کی سب سے بڑی دلیل ہیں اور ان سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت ہر شے کی محبت سے مقدم ہونی چاہیے۔ ❀ جنگی ایام میں سے حنین کے دن کا خصوصی تذکرہ اس لیے کیا کہ اس میں یہ سبق دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت سے فتح و نصرت نصیب ہوتی ہے اور اطاعت کے مقابلے میں جب دنیا کے عارضی منافع پیش نظر ہوں تو شکست مقدر ٹھہرتی ہے۔ ❀ یہاں سکینت اور اطمینان کے نزول کی فضیلت بیان ہوئی ہے۔ رسول اکرم ﷺ پر سکینت کے نزول کا مطلب یہ ہے کہ آپ ان مسلمانوں پر مطمئن ہو گئے جو آپ کے ساتھ تھے اور آپ کو اللہ تعالیٰ کی نصرت پر پورا یقین ہو گیا۔ اہلِ ایمان پر سکینت کے نزول کا مطلب یہ ہے کہ گھبراہٹ اور خوف کے بعد اللہ تعالیٰ نے انھیں ثابت قدم کر دیا اور وہ دلیر ہو گئے۔

ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۷﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ
نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ۚ وَ
اِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖٓ اِنْ شَآءَ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۸﴾ قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ
وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَ
رَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ
اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ
صٰغِرُوْنَ ﴿۲۹﴾ ع وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ِۨابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ
النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ ۚ
يُضَاهِـُٔوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ؕ
قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۳۰﴾ اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ
وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ
ابْنَ مَرْيَمَ ۚ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۳۱﴾

ع 4 5 10

(27) پھر یہ سزا ملنے کے بعد جس نے اپنے کفر اور گمراہی سے توبہ کر لی تو اللہ تعالیٰ اس پر توجہ فرمائے گا اور اس کی توبہ قبول کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کو بے حد بخشنے والا اور ان پر خوب رحم کرنے والا ہے کہ وہ ان کے کفر اور گناہ کرنے کے باوجود ان کی توبہ قبول کرتا ہے۔

(28) اے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لانے اور اس کی شریعت کی پیروی کرنے والو! بلاشبہ مشرک ناپاک ہی ہیں کیونکہ ان میں کفر، ظلم، قابلِ مذمت اخلاق اور بری عادات پائی جاتی ہیں، لہٰذا وہ اس سال، یعنی 9 ہجری کے بعد حرم مکی میں، جس میں مسجد الحرام بھی ہے، داخل نہ ہوں، خواہ وہ حج وعمرہ کی نیت ہی سے آئیں۔ اے ایمان والو! اگر تمھیں معاشی خسارے کا خطرہ ہو کہ یہ مشرک کھانے پینے کی چیزیں اور مختلف تجارتی سامان جو تمھارے پاس لاتے تھے، وہ آنا بند ہو جائے گا، تو اگر اللہ نے چاہا تو وہ اپنے فضل سے ضرور تمھیں مشرکوں کے ساتھ تجارت سے بے نیاز کر دے گا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کو تمھاری تمام صورت حال کا خوب علم ہے۔ وہ تمھارے لیے جو تدبیر کرتا ہے، اس میں وہ کمال حکمت والا ہے۔

(29) اے ایمان والو! تم یہود و نصاریٰ کے ان کافروں کے خلاف جہاد کرو جو اللہ تعالیٰ کے وحدہ لاشریک ہونے پر ایمان لاتے ہیں نہ وہ قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں اور نہ ان چیزوں سے بچتے ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے ان پر حرام قرار دیا ہے، جیسے: مردار، خنزیر کا گوشت، شراب اور سود وغیرہ۔ اور نہ وہ اللہ تعالیٰ کی نازل کی ہوئی شریعت کو تسلیم کرتے ہیں۔ ان کے خلاف اس وقت تک جہاد کرو جب تک وہ مغلوب ہو کر ذلت سے جزیہ ادا نہ کریں۔

(30) بلاشبہ یہود و نصاریٰ میں سے ہر ایک مشرک ہے۔ یہودی اس وجہ سے مشرک ہیں کہ انھوں نے سیدنا عزیر علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا قرار دیا اور عیسائی اس وجہ سے مشرک ہیں کہ انھوں نے دعویٰ کیا کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہیں۔ یہ جھوٹ جو انھوں نے گھڑا، صرف ان کے منہ کی بات ہے۔ کوئی دلیل اس کی تائید نہیں کرتی۔ وہ اس بات میں اپنے سے پہلے مشرکوں سے ملتے جلتے ہیں جنھوں نے کہا تھا کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی شان اس سے بہت بلند اور بڑی ہے۔ اللہ انھیں برباد کرے، وہ واضح حق چھوڑ کر باطل کی طرف کیسے بہکے جا رہے ہیں؟!

(31) یہودیوں نے اپنے علماء اور عیسائیوں نے اپنے عبادت گزاروں کو اللہ تعالیٰ کے سوا رب بنا لیا۔ وہ اللہ تعالیٰ کی ان پر حرام کی ہوئی چیزیں ان کے لیے حلال قرار دیتے اور جو چیزیں اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے حلال قرار دیں، انھیں ان پر حرام قرار دیتے ہیں۔ عیسائیوں نے مسیح عیسیٰ ابن مریم کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ معبود قرار دے دیا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تو علمائے یہود، عیسائیوں کے عبادت گزاروں، عزیر اور عیسیٰ ابن مریم علیہم السلام سب کو یہی حکم دیا تھا کہ وہ اکیلے اللہ تعالیٰ ہی کی بندگی کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ اللہ پاک اکیلا ہی معبود ہے۔ اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔ وہ اس چیز سے بری اور پاک ہے کہ اس کا کوئی شریک ہو جیسا کہ یہ مشرک اور دیگر کئی لوگ کہتے ہیں۔

فوائد: ❀ ان آیات سے ثابت ہوا کہ رزق کے اسباب و ذرائع کی طرف دلی رجحان رکھنا جائز ہے اور یہ توکل کے منافی امر نہیں۔

❀ ان آیات سے یہ بھی معلوم ہوا کہ رزق کا دارومدار صرف محنت پر نہیں، بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے جس کی تقسیم اس نے اپنے پاس رکھی ہے۔

❀ جزیہ ان تین امور میں سے ایک ہے جنھیں اختیار کرنے کا اسلام اپنے دشمنوں کو موقع دیتا ہے۔ اس کا مقصد سارے معاملے کا اختیار مسلمانوں کے حوالے کرنا اور کافروں کی شان و شوکت خاک میں ملانا ہے۔

❀ یہودیوں کے خبث باطن اور شر نے انھیں اس قدر دلیر کر دیا کہ وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی گستاخی پر اتر آئے اور اس کی شان اور عظمت میں کمی کرنے کے مرتکب ہوئے۔

يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَيَاْبَى
اللّٰهُ اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿32﴾ هُوَ
الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ
عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ﴿33﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْٓا اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ
اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ
وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿34﴾ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا
فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ؕ
هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ﴿35﴾
اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ
كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَآ
اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ فَلَا تَظْلِمُوْا
فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ ۚ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَآفَّةً كَمَا
يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿36﴾

التوبہ

﴿32﴾ یہ اور دیگر تمام کافر یہ چاہتے ہیں کہ جھوٹ تراش تراش کر اور محمد رسول اللہ ﷺ کی لائی ہوئی شریعت کو جھٹلا کر اسلام کا چراغ گل کر دیں اور اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کے رسول کے لائے ہوئے دین کی حقانیت ثابت کرنے والے جو واضح دلائل اور ٹھوس ثبوت اسلام میں موجود ہیں، انھیں باطل قرار دے دیں، جبکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا یہ اٹل فیصلہ ہے کہ وہ ہر صورت میں اپنے دین کو مکمل اور غالب کرے گا اور دیگر ادیان پر اسے برتری عطا کرے گا، خواہ کافروں کو دین کی یہ تکمیل، غلبہ اور برتری ناگوار گزرے۔ اللہ تعالیٰ ہر صورت اسے مکمل اور غالب کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ جب کسی امر کا ارادہ کر لے تو اس کے مخالف ارادے بالکل ختم ہو جاتے ہیں۔

﴿33﴾ اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی ہے جس نے اپنے رسول محمد ﷺ کو وہ قرآن دے کر بھیجا جو لوگوں کے لیے ہدایت ہے اور دینِ حق دے کر مبعوث کیا جو دینِ اسلام ہے تاکہ اس کے دلائل و براہین اور احکام کی بنا پر اسے باقی ادیان پر غالب کرے، خواہ مشرکوں کو اس سے تکلیف ہو۔

﴿34﴾ اے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اس کی مقرر کی ہوئی شریعت کے مطابق عمل کرنے والو! بہت سے علمائے یہود اور عیسائیوں کے بے شمار عبادت گزار راہب لوگوں کا مال باطل طریقے سے بغیر کسی شرعی حق کے ہڑپ کر جاتے ہیں۔ وہ رشوت وغیرہ کے طور پر لوگوں سے مال لیتے ہیں اور لوگوں کو اللہ کے دین میں داخل ہونے سے روکتے ہیں۔ جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور ان کی فرض زکاۃ ادا نہیں کرتے تو اے رسول (ﷺ)! انھیں قیامت کے دن کے دردناک عذاب کی بری خبر دے دیں۔

﴿35﴾ قیامت کے دن ان کا جمع کیا ہوا مال جس کی زکاۃ انھوں نے روک لی، جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا۔ جب وہ خوب گرم ہو جائے گا تو اس سے ان کی پیشانیاں، پہلو اور پیٹھیں داغی جائیں گی اور انھیں ڈانٹ ڈپٹ کرتے ہوئے کہا جائے گا: یہی ہیں نا تمھارے اموال جنھیں تم نے جمع کیا اور ان کے فرض حقوق زکاۃ اور صدقات وغیرہ ادا نہیں کیے، لہٰذا اب اس کا مزہ چکھو جو تم نے جمع کر کے رکھا تھا اور جس کا حق تم ادا نہیں کرتے تھے۔

﴿36﴾ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر اور اس کے فیصلے کے مطابق سال کے مہینوں کی تعداد بارہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس وقت سے لوحِ محفوظ میں ثبت کر رکھے ہیں جب سے اس نے آسمان و زمین بنائے۔ ان بارہ مہینوں میں سے چار وہ ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے جنگ کرنا حرام قرار دیا ہے اور ان میں سے تین مہینے مسلسل ہیں: ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم، اور ایک مہینہ الگ ہے اور وہ ہے رجب۔ سال کے ان مہینوں کی مذکورہ تعداد اور ان میں سے چار کا حرمت والا ہونا، یہی سیدھا دین ہے، لہٰذا ان حرمت والے مہینوں میں لڑائی میں پڑ کر اور ان کی حرمت پامال کر کے خود پر ظلم نہ کرو۔ تم یک جان ہو کر مشرکوں کے خلاف جہاد کرو جیسے وہ سب اکٹھے ہو کر تم سے لڑتے ہیں اور یہ جان لو کہ اللہ تعالیٰ اپنی نصرت وحمایت کے اعتبار سے ان لوگوں کے ساتھ ہے جو اس کا حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کام سے باز رہ کر اس سے ڈرتے ہیں اور جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہو، اس پر کوئی غالب نہیں آ سکتا۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ کا دین ہمیشہ غالب اور فتح مند رہے گا، خواہ دشمنانِ اسلام اپنے حسد کی بنا پر اسے جتنا مرضی نقصان پہنچانے کی کوشش کر لیں۔

❀ لوگوں کے مال باطل طریقے سے کھانا اور انھیں اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکنا حرام ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیے بغیر مال جمع کرنا حرام ہے۔

❀ خفیہ اور علانیہ ہر جگہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی کوشش کرنی چاہیے، خصوصاً دشمن سے جہاد کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا تقویٰ ضرور اختیار کرنا چاہیے کیونکہ مومن ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔

اِنَّمَا النَّسِیْٓءُ زِیَادَةٌ فِی الْكُفْرِ یُضَلُّ بِهِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا
یُحِلُّوْنَهٗ عَامًا وَّیُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا لِّیُوَاطِـُٔوْا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ
اللّٰهُ فَیُحِلُّوْا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ ؕ زُیِّنَ لَهُمْ سُوْٓءُ اَعْمَالِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ
لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۳۷﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ ع 5 8 11
اِذَا قِیْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَی الْاَرْضِ ؕ
اَرَضِیْتُمْ بِالْحَیٰوةِ الدُّنْیَا مِنَ الْاٰخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا
فِی الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِیْلٌ ﴿۳۸﴾ اِلَّا تَنْفِرُوْا یُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا ۙ
وَّیَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوْهُ شَیْـًٔا ؕ وَاللّٰهُ عَلٰی
كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۳۹﴾ اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ
الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ
لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۚ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِیْنَتَهٗ
عَلَیْهِ وَاَیَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِیْنَ كَفَرُوا
السُّفْلٰی ؕ وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِیَ الْعُلْیَا ؕ وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ﴿۴۰﴾
اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾

(37) بلاشبہ کسی حرمت والے مہینے کی حرمت مؤخر کر کے کسی غیر حرمت والے مہینے میں لے جانا اور اسے حرمت والا قرار دینا جیسا کہ اہلِ عرب اسلام سے پہلے زمانۂ جاہلیت میں کرتے تھے، اللہ تعالیٰ سے کفر کرنے کے ساتھ مزید کفر ہے کہ انھوں نے حرمت والے مہینوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حکم کا انکار کیا۔ اس طرح شیطان کافروں کے لیے ایک برے طریقے کو رواج دے کر انھیں اس کے ذریعے سے مزید گمراہ کرتا ہے۔ کافر کسی سال حرمت والے مہینے کو حلال قرار دے لیتے اور اس کے بدلے کسی حلال مہینے کو حرمت والا قرار دیتے اور کسی سال اس کی حرمت باقی رکھتے۔ ان کا مقصد یہ ہوتا کہ اللہ کے حرمت والے مہینوں کی تعداد پوری ہو جائے، خواہ مقررہ مہینوں کے علاوہ کوئی اور مہینہ حرمت والا قرار دے کر ہی پوری کی جائے، چنانچہ وہ حرمت والے جس مہینے کو حلال قرار دیتے، اس کی جگہ کسی دوسرے حلال مہینے کو حرمت والا قرار دیتے۔ اس طرح وہ اللہ تعالیٰ کے حرام کیے ہوئے حرمت والے مہینوں کو حلال قرار دیتے اور اس کے حکم کی مخالفت کرتے۔ شیطان نے ان کے لیے برے اعمال خوشنما بنا دیے تو وہ ان پر عمل کرنے لگے اور انھی میں سے مہینوں کو آگے پیچھے کرنا بھی تھا۔ اللہ تعالیٰ کفر پر اصرار کرنے والے کافروں کو راہِ ہدایت کی توفیق نہیں دیتا۔ (38) اے اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانے اور اس کی شریعت پر عمل کرنے والو! تمھارا کیا معاملہ ہے کہ جب تمھیں تمھارے دشمنوں سے لڑنے کے لیے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کا کہا جاتا ہے تو تم سست پڑ جاتے ہو اور اپنے گھروں میں جم کر بیٹھ جاتے ہو؟ کیا تم آخرت کی دائمی نعمتوں کے مقابلے میں، جو اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ میں جہاد کرنے والوں کے لیے تیار کر رکھی ہیں، دنیاوی زندگی کے ختم ہو جانے والے ساز و سامان اور عارضی لذتوں پر ریجھ گئے ہو؟ آخرت کے مقابلے میں دنیاوی زندگی کا فائدہ نہایت حقیر ہے۔ عقل مند آدمی ایک فنا ہونے والی اور حقیر چیز کو ہمیشہ باقی رہنے والی اور عظیم چیز پر کیسے ترجیح دے سکتا ہے؟ (39) اے ایمان والو! اگر تم دشمن سے لڑائی کرنے کے لیے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے نہ نکلے تو تم پر اللہ تعالیٰ کا قہر نازل ہوگا اور تم ذلت وغیرہ کی سزا پاؤ گے اور اللہ تعالیٰ تمھاری جگہ اور لوگ لے آئے گا جو اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار ہوں گے۔ انھیں جب جہاد کے لیے نکلنے کو کہا جائے گا تو وہ نکلیں گے۔ تم اس کے حکم کی مخالفت کر کے اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے کیونکہ وہ تم سے بے نیاز ہے اور تم اس کے محتاج ہو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔ اسے کوئی چیز بے بس نہیں کر سکتی۔ وہ تمھارے بغیر بھی اپنے دین اور اپنے نبی کی مدد کرنے پر قادر ہے۔ (40) اے ایمان والو! اگر تم نے اللہ کے رسول ﷺ کی مدد نہ کی اور ان کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کے لیے نہ نکلے تو کیا ہوگا! اس سے پہلے جب مشرکوں نے نبی ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کو مکہ سے نکالا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی مدد کی جبکہ تم ان کے ساتھ نہیں تھے۔ وہ دونوں غار میں کافروں سے چھپے ہوئے تھے جو انھیں تلاش کر رہے تھے۔ ان کے ساتھ کوئی تیسرا فرد نہیں تھا۔ جب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس بات سے ڈر رہے تھے کہ دشمن آپ ﷺ کو پکڑ نہ لیں تو رسول اللہ ﷺ اپنے صحابی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہہ رہے تھے: غم نہ کر، بلاشبہ اللہ اپنی تائید اور نصرت کے ذریعے سے ہمارے ساتھ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کے دل پر اطمینان اور سکون نازل فرمایا اور آپ کی تائید کے لیے فرشتوں کے ایسے لشکر آپ پر اتارے جو تمھیں دکھائی نہیں دیتے تھے۔ اور کافروں کی بات پست کر دی اور اللہ کا کلمہ بلند و بالا ہے کیونکہ اس نے اسلام کو غلبہ دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی ذات، طاقت اور سلطنت میں سب پر غالب ہے۔ اسے کوئی مغلوب نہیں کر سکتا۔ وہ اپنی تدبیر، تقدیر اور شریعت میں کمال حکمت والا ہے۔ (41) اے ایمان والو! اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے کوچ کرو، چاہے تنگی ہو یا آسانی، جوان ہو یا بوڑھے۔ اپنے مال و جان سے جہاد کرو، بلاشبہ یہ نکلنا اور مال و جان سے جہاد کرنا پیچھے بیٹھ رہنے اور مال و جان کی حفاظت کی فکر میں لگے رہنے کے مقابلے میں دنیا و آخرت کی زندگی میں بہت زیادہ نفع بخش ہے۔ اگر تم جانتے ہو تو جہاد کے شوقین بن جاؤ۔

فوائد: ❀ شریعت مخالف عادات پر جمے رہنے سے جبکہ کوئی روک ٹوک بھی نہ ہو، آہستہ آہستہ دلوں سے ان کے برا ہونے کا احساس ختم ہو جاتا ہے اور بعض اوقات تو ان کے اچھا ہونے کا گمان ہونے لگتا ہے۔ ❀ جہاد کے لیے نکلنے کے عام اعلان کے وقت نہ نکلنا کبیرہ گناہ ہے جو سخت سزا کا باعث ہے کیونکہ اس میں سخت نقصان ہے۔ ❀ تسکینِ قلب کی فضیلت اور اس بات کا بیان کہ خوف و ہراس کی کیفیت میں تسکینِ قلب سب سے بڑی نعمت ہے اور یہ بندے کو معرفت الٰہی کے مطابق ہی نصیب ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کی سچائی کا یقین جس قدر پختہ ہو اور ایمان و شجاعت جتنی زیادہ ہو، تسکینِ قلب اسی قدر زیادہ ہوگی۔ ❀ غم کبھی اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں اور صدیقین کو بھی لاحق ہو جاتا ہے، خصوصاً جب عمومی مصلحت کے مٹ جانے کا خطرہ ہو۔ ❀ جب بھی ضرورت پڑے، مال و جان سے جہاد کرنا فرض ہے۔

لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيْبًا وَّسَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوْكَ
وَلٰكِنْۢ بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ ؕ وَسَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ
لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ ۚ يُهْلِكُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۚ
وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿42﴾ عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ ۚ لِمَ
اَذِنْتَ لَهُمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَتَعْلَمَ
الْكٰذِبِيْنَ ﴿43﴾ لَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؕ
وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿44﴾ اِنَّمَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ
لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَارْتَابَتْ قُلُوْبُهُمْ
فَهُمْ فِيْ رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُوْنَ ﴿45﴾ وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ
لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً وَّلٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ
فَثَبَّطَهُمْ وَقِيْلَ اقْعُدُوْا مَعَ الْقٰعِدِيْنَ ﴿46﴾
لَوْ خَرَجُوْا فِيْكُمْ مَّا زَادُوْكُمْ اِلَّا خَبَالًا
وَّلَاْ اَوْضَعُوْا خِلٰلَكُمْ يَبْغُوْنَكُمُ الْفِتْنَةَ ۚ
وَفِيْكُمْ سَمّٰعُوْنَ لَهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿47﴾

(42) اے نبی (ﷺ)! اگر آپ ان منافقوں کو، جو پیچھے رہنے کی اجازت مانگ رہے ہیں، آسان مالِ غنیمت اور ایسے سفر کی دعوت دیں جس میں مشقت نہ ہو تو وہ ضرور آپ کے ساتھ چلیں۔ لیکن جس مسافت کو طے کر کے دشمن تک پہنچنے کے لیے آپ نے انھیں بلایا ہے، وہ انھیں بہت دور معلوم ہوئی تو وہ پیچھے رہ گئے۔ اب جب آپ ان کی طرف واپس جائیں گے تو جنگ میں شامل نہ ہونے والے منافق قسمیں کھا کر آپ سے کہیں گے: اگر ہم آپ کے ساتھ جہاد کے لیے نکل سکتے تو ضرور نکلتے۔ وہ پیچھے رہنے اور جھوٹی قسمیں کھانے کے باعث اللہ کے عذاب کے لیے خود کو پیش کر کے اپنے آپ کو ہلاک کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ ان کا دعویٰ جھوٹا ہے اور وہ اپنی ان قسموں میں بھی جھوٹے ہیں۔

(43) اے رسول (ﷺ)! آپ نے جو اپنے اجتہاد سے انھیں پیچھے رہنے کی اجازت دی تو اللہ تعالیٰ نے آپ سے درگزر فرما دیا۔ آپ نے انھیں اس کی اجازت کیوں دی؟ حتیٰ کہ آپ پر واضح ہو جاتا کہ عذر پیش کرنے میں کون سچے ہیں اور کون جھوٹ بول رہے ہیں، پھر آپ جھوٹوں کو چھوڑ کر صرف سچ بولنے والوں کو اجازت دیتے۔

(44) اے رسول (ﷺ)! اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر سچا ایمان رکھنے والے مومنوں سے یہ توقع نہیں کی جا سکتی کہ وہ اللہ کی راہ میں مالی اور جانی جہاد کرنے سے پیچھے رہنے کے لیے آپ سے اجازت مانگیں بلکہ ان کا معاملہ تو یہ ہے کہ جب آپ انھیں نکلنے کے لیے کہیں، وہ نکل کھڑے ہوں گے اور اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کریں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنے ان متقی بندوں کو خوب جانتا ہے جو صرف معقول عذر کی بنا پر آپ سے جنگ میں شریک نہ ہو سکنے کی اجازت طلب کرتے ہیں۔

(45) اے رسول (ﷺ)! جو لوگ آپ سے اللہ کی راہ میں جہاد سے پیچھے رہنے کی اجازت مانگتے ہیں، وہ منافق ہیں جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں رکھتے۔ ان کے دل اللہ تعالیٰ کے دین کے بارے میں شک میں پڑے ہوئے ہیں اور وہ اپنے شک میں تردد اور پریشانی کا شکار ہو کر حق کی راہ سے بھٹکے ہوئے ہیں۔

(46) اگر وہ اپنے اس دعوے میں سچے ہوتے کہ ہم آپ کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے نکلنا چاہتے تھے، تو یقیناً اس کے لیے ساز و سامان اکٹھا کرتے اور اس کی تیاری کرتے۔ لیکن ان کا آپ کے ساتھ نکلنا ہی اللہ تعالیٰ کو ناگوار تھا، اس لیے اس نے ان کے لیے نکلنا مشکل کر دیا حتیٰ کہ انھوں نے گھروں میں بیٹھ رہنے کو بہتر جانا۔ چونکہ ان کا پیچھے رہنا مومنوں کے لیے غم کا باعث تھا، لہٰذا اللہ تعالیٰ نے انھیں تسلی دی کہ ان لوگوں کا نکلنا پیچھے رہنے سے زیادہ نقصان دہ تھا، چنانچہ فرمایا:

(47) اس میں بھی خیر تھی کہ یہ منافق تمھارے ساتھ نہیں نکلے۔ اگر وہ تمھارے ساتھ نکلتے تو مسلمانوں کے حوصلے پست کر کے اور شبہات پیدا کر کے سوائے خرابی ڈالنے کے کچھ نہ کرتے۔ وہ تیزی سے غلط باتیں پھیلا کر تمھاری صفوں میں انتشار پیدا کر دیتے۔ اے مومنو! تم میں سے بعض ایسے ہیں جو ان کا پھیلایا ہوا جھوٹ بڑی توجہ سے سنتے اور اسے صحیح مان کر آگے نشر کر دیتے ہیں اور یوں تمھارے درمیان اختلاف پیدا ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان ظالم منافقوں کو خوب جانتا ہے جو مسلمانوں میں شکوک و شبہات پھیلاتے ہیں۔

فوائد: ❀ جھوٹی قسمیں تباہی کا باعث ہیں۔

❀ جلد بازی سے بچنا، معاملات میں غور و فکر کرنا اور جانچ پڑتال کر کے قدم اٹھانا واجب ہے۔ ظاہری امور سے دھوکا نہیں کھانا چاہیے اور ہر معاملے کی اچھی طرح جانچ پڑتال کرنی چاہیے۔

❀ اللہ تعالیٰ کی یہ بھی مومنوں پر کرم نوازی ہے کہ اس نے منافقوں کو سست کر دیا اور انھیں اپنے مومن بندوں کے ساتھ نکلنے سے روک دیا۔ اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر رحمت و شفقت کرتے ہوئے ایسا کیا تھا تاکہ انھیں فائدہ دینے کے بجائے نقصان دینے والے لوگ ان کے ساتھ شامل نہ ہوں۔

لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ مِنْ قَبْلُ وَقَلَّبُوا لَكَ الْأُمُوْرَ
حَتّٰى جَآءَ الْحَقُّ وَظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ﴿۴۸﴾
وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ ائْذَنْ لِّيْ وَلَا تَفْتِنِّيْ ؕ اَلَا فِي
الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا ؕ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌ ۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۹﴾
اِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۚ وَاِنْ تُصِبْكَ مُصِيْبَةٌ
يَّقُوْلُوْا قَدْ اَخَذْنَآ اَمْرَنَا مِنْ قَبْلُ وَيَتَوَلَّوْا وَّهُمْ
فَرِحُوْنَ ﴿۵۰﴾ قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ۚ هُوَ
مَوْلٰىنَا ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۱﴾ قُلْ
هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَآ اِلَّآ اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ ؕ وَنَحْنُ
نَتَرَبَّصُ بِكُمْ اَنْ يُّصِيْبَكُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِهٖٓ
اَوْ بِاَيْدِيْنَا ۚ فَتَرَبَّصُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ مُّتَرَبِّصُوْنَ ﴿۵۲﴾ قُلْ
اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا لَّنْ يُّتَقَبَّلَ مِنْكُمْ ؕ اِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا
فٰسِقِيْنَ ﴿۵۳﴾ وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّآ
اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَلَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ
اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ﴿۵۴﴾

(48) اے رسول (ﷺ)! ان منافقوں نے تو غزوۂ تبوک سے پہلے بھی مومنوں میں پھوٹ ڈالنے اور شر پھیلا کر ان کا اتحاد و اتفاق پارہ پارہ کرنے کی کوشش کی اور مختلف طریقوں اور حیلے بہانوں سے آپ کے معاملات میں گڑبڑ کرنے کی ہر تدبیر کی تاکہ ان کی چالاکیاں آپ کے جہادی عزم پر اثر انداز ہوں حتی کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت و تائید آپ کے پاس آ گئی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو عزت دی اور اپنے دشمنوں کو مغلوب کر دیا، حالانکہ وہ تمھارا یہ غلبہ ناپسند کرتے تھے کیونکہ وہ باطل کے حق پر غالب آنے کے خواہش مند تھے۔

(49) منافقوں میں سے وہ شخص بھی ہے جو بیہودہ اور خود ساختہ عذر تراش کر آپ سے کہتا ہے: اللہ کے رسول! مجھے جہاد سے پیچھے رہنے کی اجازت دے دیں اور مجھے اپنے ساتھ نکلنے پر مجبور نہ کریں تاکہ میں رومی دشمنوں کی عورتیں دیکھ کر ان کی وجہ سے کسی فتنے میں پڑ کر کوئی گناہ نہ کر بیٹھوں۔ آگاہ رہو! وہ تو اس سے بھی بڑے فتنے میں پڑ چکے ہیں اور وہ ہے نفاق اور پیچھے رہنے کا فتنہ۔ بلاشبہ جہنم قیامت کے دن کافروں کو ضرور گھیرے ہوگی، اس سے ان کا کوئی فرد نہیں بچ پائے گا اور نہ اس سے بھاگ نکلنے کے لیے انھیں کوئی جگہ ملے گی۔

(50) اے اللہ کے رسول! اگر آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی نعمت ملے جس سے آپ کو خوشی ہو، جیسے فتح یا مالِ غنیمت تو وہ انھیں بہت بری لگتی ہے، وہ اس پر غم زدہ ہوتے ہیں اور اگر آپ پر کوئی مصیبت یا پریشانی آجائے یا آپ کا دشمن غالب آجائے تو یہ منافق کہتے ہیں: ہم تو پہلے ہی محتاط تھے اور اسی وجہ سے جنگ کے لیے نہیں نکلے تھے، جیسا کہ ایمان والے نکلے تو انھیں قتل اور قید کا سامنا کرنا پڑا، یہ منافق بڑی خوشی خوشی گھر لوٹتے ہیں کہ وہ بچ گئے ہیں۔

(51) اے رسول (ﷺ)! ان منافقوں سے کہہ دیں: ہمیں صرف وہی نقصان پہنچ سکتا ہے جو ہمارے رب نے ہمارے مقدر میں لکھ دیا ہے۔ وہ پاک ذات ہی ہماری مالک اور ہمیں پناہ دینے والی ہے جس کی ہم پناہ پکڑتے ہیں اور اپنے امور میں اسی پر بھروسا کرنے والے ہیں۔ مومن اپنے تمام معاملات اسی اکیلے اللہ کے سپرد کرتے ہیں۔ وہ انھیں کافی اور اچھا کارساز ہے۔

(52) اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: تم ہمارے بارے میں دو ہی باتوں کے منتظر ہو کہ ہمیں فتح نصیب ہوگی یا شہید کر دیے جائیں گے اور یہ دونوں ہمارے لیے خیر کے معاملے ہیں، جبکہ ہم تمھارے بارے میں اس بات کے منتظر ہیں کہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنی طرف سے عذاب نازل کر کے تمھیں ہلاک کر دے یا ہمیں تم سے جہاد کی اجازت دے کر ہمارے ہاتھوں تمھیں قتل یا قید کرا کے عذاب دے۔ تم ہمارے انجام کا انتظار کرو اور ہم تمھارے انجام کا انتظار کر رہے ہیں۔

(53) اے رسول (ﷺ)! ان سے کہو: تم خوشی یا ناخوشی سے جو مال بھی خرچ کرو، تمھارے کفر اور نافرمانی کی وجہ سے یہ خرچ کیا ہوا مال تم سے ہرگز قبول نہ ہوگا۔

(54) ان کے خرچ کیے ہوئے مال کے قبول نہ ہونے کے تین اسباب ہیں: ان کا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ کفر کرنا، نماز پڑھتے ہوئے سستی اور کاہلی کا مظاہرہ کرنا اور مال کو دل کی خوشی سے خرچ نہ کرنا، بلکہ مجبوری سمجھ کر بادلِ نخواستہ خرچ کرنا۔ منافق نماز سے ثواب کی امید رکھتے ہیں نہ خرچ کرنے سے۔

فوائد:

❀ منافقوں کا طرزِ عمل ہے کہ وہ ہمیشہ مسلمانوں کے ساتھ دھوکا بازی کرتے ہیں اور ان کی جاسوسی کر کے انھیں اذیت دیتے ہیں۔

❀ جہاد سے پیچھے رہنا بہت بڑے فساد اور عظیم فتنے کا باعث ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی بھی نافرمانی ہے اور اس کے رسول ﷺ کی بھی۔

❀ ان آیات میں مسلمانوں کو تعلیم دی گئی ہے کہ وہ اپنے اوپر آنے والی مصیبت پر غم زدہ نہ ہوں، کہیں وہ کمزور ہو کر اپنی قوت نہ کھو بیٹھیں۔ وہ اپنے لیے اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر راضی رہیں اور اپنے رب کی رضا کی امید رکھیں کیونکہ انھیں یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے دین کی مدد کرنا چاہتا ہے۔

❀ ضعیف ایمان اور قلیل تقویٰ کی نشانیوں میں سے ہے کہ بندہ نماز کی ادائیگی میں سستی اور خرچ کرتے ہوئے تنگ دلی کا مظاہرہ کرے اور ثواب کی امید نہ رکھے۔

فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ ۭ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ
بِهَا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ۝۵۵
وَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ ۭ وَمَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ
يَّفْرَقُوْنَ ۝۵۶ لَوْ يَجِدُوْنَ مَلْجَاً اَوْ مَغٰرٰتٍ اَوْ مُدَّخَلًا
لَّوَلَّوْا اِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُوْنَ ۝۵۷ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُكَ
فِي الصَّدَقٰتِ ۚ فَاِنْ اُعْطُوْا مِنْهَا رَضُوْا وَاِنْ لَّمْ يُعْطَوْا
مِنْهَآ اِذَا هُمْ يَسْخَطُوْنَ ۝۵۸ وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ
وَرَسُوْلُهٗ ۙ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَ
رَسُوْلُهٗٓ ۙ اِنَّآ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ ۝۵۹ اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَاۗءِ
وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي
الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۭ فَرِيْضَةً
مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝۶۰ وَمِنْهُمُ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ
النَّبِيَّ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ ۭ قُلْ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ
بِاللّٰهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
مِنْكُمْ ۭ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۶۱

7 ع 17 13

(55) اے رسول (ﷺ)! آپ کو منافقوں کے مال اور اولاد تعجب میں نہ ڈال دیں اور نہ آپ انھیں ان کے حق میں اچھا سمجھیں۔ ان کے مالوں اور اولاد کا انجام نہایت برا ہے۔ اس مال و اولاد کے حصول کے لیے ان کی کوشش اور تگ و دو کو اللہ تعالیٰ ان کے لیے عذاب بنا دے گا اور اس سلسلے میں انھیں موت تک مصائب میں مبتلا رکھے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کی روحیں حالتِ کفر میں قبض کرے گا، پھر انھیں ہمیشہ کے لیے جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں عذاب دے گا۔ (56) اے ایمان والو! منافق جھوٹی قسمیں کھا کر تم سے کہتے ہیں کہ وہ بھی تمھی میں سے ہیں، حالانکہ وہ دل سے تمھارے ساتھی نہیں ہیں، خواہ اس بات کا اظہار کرتے رہیں کہ وہ تم میں سے ہیں کیونکہ وہ اس بات سے ڈرتے ہیں کہ قتل اور قید کی صورت میں جو عذاب مشرکوں پر آیا، کہیں وہ ان پر نہ آجائے، اس لیے تقیہ کرتے ہوئے (دل کی بات چھپا کر) اسلام کا اظہار کرتے ہیں۔ (57) اگر ان منافقوں کو پناہ کے لیے کوئی قلعہ مل جائے جس میں وہ اپنی جانیں محفوظ کر سکیں یا چھپنے کے لیے کوئی غار مل جائے یا سر گھسانے کو کوئی سرنگ ملے تو نہایت تیزی سے دوڑ کر ان پناہ گاہوں میں چلے جائیں گے۔ (58) اے رسول (ﷺ)! منافقوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں کہ اگر انھیں صدقات اور غنیمتوں میں سے حسبِ خواہش نہ ملے تو آپ پر تہمت لگاتے ہیں۔ اگر آپ انھیں ان کی مرضی کے مطابق دے دیں تو آپ سے راضی ہو جاتے ہیں اور اگر ان کی خواہش کے مطابق نہ دیں تو غصے کا اظہار کرتے ہیں۔ (59) اگر یہ منافق جو صدقات کی تقسیم میں آپ کو غیر منصف قرار دیتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے مقرر کیے ہوئے حصے پر اور جو کچھ رسول اللہ ﷺ نے انھیں عطا کیا، اس پر راضی ہو جاتے اور کہتے: ہمیں اللہ کافی ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں جو چاہے، دے گا اور اس کا رسول بھی اس میں سے ہمیں ضرور دے گا جو اللہ تعالیٰ نے اسے عطا کیا ہے۔ بلاشبہ ہم تو اکیلے اللہ تعالیٰ ہی کی طرف رغبت کرنے والے ہیں کہ وہ ہمیں اپنے فضل سے عطا کرے۔ اگر وہ ایسا کرتے تو آپ کو قصوروار ٹھہرانے سے یہ ان کے لیے بہت بہتر ہوتا۔ جب انھوں نے صدقات کی تقسیم میں رسول اکرم ﷺ پر ناانصافی کا الزام لگایا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو بری کرنے کے لیے ان کے مصارف اور مستحقین کا ذکر کیا، چنانچہ فرمایا: (60) فرض زکاۃ کے بارے میں یہ واجب ہے کہ اسے فقراء پر خرچ کیا جائے اور فقراء سے مراد وہ لوگ ہیں جن کے پاس محنت مزدوری کا مال تو ہو لیکن ان کی ضرورتیں پوری نہ ہوتی ہوں اور ان کی ظاہری صورت سے ان کے حالات جاننا بھی مشکل ہو۔ دوسرا مصرف مساکین ہیں اور اس سے مراد وہ لوگ ہیں جن کے پاس کچھ بھی نہ ہونے کے برابر ہو اور وہ اپنی حالت اور گفتگو کی وجہ سے کسی سے چھپے بھی نہ ہوں۔ تیسرا مصرف وہ لوگ ہیں جنھیں حاکمِ وقت زکاۃ و صدقات کی وصولی پر متعین کرے۔ یعنی وہ اپنی اجرت اس مال میں سے لے سکتے ہیں۔ چوتھے حقدار وہ کافر ہیں جن کی تالیفِ قلب (دل جیتنا) مقصود ہوتا کہ وہ اسلام لے آئیں، یا کمزور ایمان والے مسلمان ہیں تاکہ ان کا ایمان مضبوط ہو جائے، یا جس کے شر سے بچنا مقصود ہو، اسے بھی زکاۃ دی جا سکتی ہے۔ غلاموں کی آزادی کے لیے اسے خرچ کیا جا سکتا ہے (عصرِ حاضر کی اصطلاح میں قیدیوں کی رہائی کے لیے) یا کسی آدمی پر جائز قرض ہو، یعنی اسراف یا گناہ کے کام کے لیے نہ لیا ہو اور وہ اسے ادا کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اس کا قرض زکاۃ سے ادا کر دیا جائے۔ اسی طرح اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کی تیاری کے لیے زکاۃ خرچ کی جا سکتی ہے۔ اس مسافر کو بھی زکاۃ دی جا سکتی ہے جس کا ساز و سامان ختم ہو گیا ہو۔ زکاۃ کو صرف ان مصارف میں خرچ کرنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی بہتری خوب جاننے والا، اپنی تدبیر اور شریعت سازی میں کمال حکمت والا ہے۔ (61) منافقوں میں سے کچھ لوگ اللہ کے رسول ﷺ کو باتوں باتوں میں اذیت دیتے ہیں۔ جب وہ رسول اکرم ﷺ کی نرم مزاجی اور بردباری کا مشاہدہ کرتے تو کہتے: وہ ہر ایک کی بات سنتے اور اس کی تصدیق کرتے ہیں۔ حق اور باطل کے درمیان تمیز نہیں کرتے۔ اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: بلاشبہ رسول صرف خیر کی بات سنتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی تصدیق کرتا ہے اور جو سچے مومن اس کو خبر دیتے ہیں، اس پر یقین کرتا ہے اور ان پر رحم کرتا ہے، کیونکہ اس کی بعثت اس پر ایمان لانے والوں کے لیے رحمت ہے اور جو لوگ اسے کسی طرح بھی اذیت دیتے ہیں، ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

فوائد: ❀ مال و اولاد کبھی دنیا میں عذاب کا سبب بن جاتے ہیں اور کبھی آخرت میں عذاب کا باعث بنتے ہیں، اس لیے بندے کو ان دونوں کے بارے میں ایسا طرزِ عمل اختیار کرنا چاہیے جس سے اللہ تعالیٰ راضی ہو جائے اور یہ دونوں نجات کا باعث بن جائیں۔ ❀ زکاۃ کی تقسیم حاکمِ وقت کے اجتہاد اور صوابدید پر ہے۔ وہ اسے مال کی گنجائش اور مختلف اصناف کی ضرورت کے مطابق تقسیم کرنے کا اختیار رکھتا ہے۔ ❀ رسالت سے متعلق امور میں رسول اکرم ﷺ کو اذیت دینا کفر ہے جس پر سخت سزا ملے گی۔ ❀ بندے کو چاہیے کہ وہ اچھی بات سننے والا ہو اور وہ بری بات پر کان نہ دھرے۔ جس بات میں اصلاح اور خیر ہو، اسے توجہ سے سنے اور شر اور فساد والی بات سے نفرت کرتے ہوئے اسے سننے سے اعراض کرے۔

يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ لِيُرْضُوْكُمْ ۚ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ
اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿٦٢﴾ اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا
اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ
خَالِدًا فِيْهَا ۭ ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ ﴿٦٣﴾ يَحْذَرُ الْمُنٰفِقُوْنَ
اَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۭ
قُلِ اسْتَهْزِءُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُوْنَ ﴿٦٤﴾ وَلَىِٕنْ
سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ۭ قُلْ اَبِاللّٰهِ
وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٦٥﴾ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ
كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ۭ اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَاۗىِٕفَةٍ مِّنْكُمْ
نُعَذِّبْ طَاۗىِٕفَةًۢ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿٦٦﴾ اَلْمُنٰفِقُوْنَ
وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ
وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ ۭ نَسُوا
اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ ۭ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَعَدَ اللّٰهُ
الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ
فِيْهَا ۭ هِىَ حَسْبُهُمْ ۚ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿٦٨﴾

ع 8 14 وقف لازم

(62) اے ایمان والو! منافق تمھیں راضی کرنے کے لیے اللہ کی قسمیں کھائیں گے کہ انھوں نے اللہ کے رسول کو تکلیف دینے والی کوئی بات نہیں کی۔ اگر یہ سچے ایمان دار ہیں تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول زیادہ حق رکھتے ہیں کہ ایمان اور نیک اعمال کے ذریعے سے انھیں راضی کیا جائے۔

(63) کیا یہ منافق نہیں جانتے کہ وہ اپنے اس کرتوت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے دشمنی کر رہے ہیں۔ جو شخص ان دونوں سے دشمنی رکھے، وہ قیامت کے دن جہنم کی آگ میں داخل ہوگا جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔ یہ انتہائی رسوائی اور بہت بڑی ذلت ہے۔

(64) منافق ڈرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے دل میں چھپے کفر کی مومنوں کو اطلاع دینے کے لیے کہیں اپنے رسول پر کوئی سورت نازل نہ کر دے۔ اے رسول (ﷺ)! کہہ دیں: اے منافقو! تم مذاق اڑاتے رہو اور دین میں طعنہ زنی کرتے رہو، اللہ تعالیٰ کوئی سورت نازل کر کے یا اپنے رسول کو خبر دے کر اسے ظاہر کر دے گا جس سے تم ڈر رہے ہو۔

(65) اے رسول (ﷺ)! اللہ تعالیٰ کے آپ کو خبر دینے کے بعد اگر آپ ان منافقوں سے دین میں طعنہ زنی اور اہلِ ایمان کو برا بھلا کہنے کے بارے میں پوچھیں تو وہ یہ ضرور کہیں گے: ہم تو بس ہنسی مذاق کر رہے تھے، سنجیدہ تھوڑے تھے! اے رسول (ﷺ)! ان سے کہیں: کیا اللہ تعالیٰ، اس کی آیتیں اور اس کے رسول ہی تمھاری ہنسی مذاق کے لیے رہ گئے تھے؟!

(66) یہ جھوٹے عذر مت پیش کرو۔ تم نے ہنسی مذاق کر کے اس کفر کو ظاہر کر دیا ہے جو تمھارے دلوں میں تھا۔ اگر ہم ایک گروہ کو نفاق ترک کرنے اور اخلاص کے ساتھ سچی توبہ کرنے پر معاف کر دیں تو دوسرے گروہ کو نفاق پر قائم رہنے اور اس سے توبہ نہ کرنے پر عذاب بھی ضرور دیں گے۔

(67) منافق مرد اور عورتیں نفاق کے حوالے سے سب ایک جیسے ہیں۔ ان کا کردار اہلِ ایمان کے بالکل برعکس ہے۔ وہ برائی کا حکم دیتے اور نیکی سے روکتے ہیں۔ وہ اپنے مالوں کے بارے میں بھی کنجوس ہیں، انھیں اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔ انھوں نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے سے کنارہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان سے ہدایت کی توفیق چھین لی۔ بلاشبہ منافق اللہ کی اطاعت سے نکل جانے والے اور راہِ حق چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور گمراہی کے راستے پر چلنے والے ہیں۔

(68) بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ان کافروں اور منافقوں سے، جنھوں نے توبہ نہ کی، وعدہ کر رکھا ہے کہ وہ انھیں جہنم کی آگ میں داخل کرے گا جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ وہ بطورِ سزا انھیں کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں اپنی رحمت سے دھتکار دیا ہے اور ان کے لیے دائمی عذاب ہے۔

فوائد: ❀ منافقوں کی گندی حرکتیں بہت زیادہ تھیں۔ ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں: (1) وہ جھوٹی قسمیں کھانے پر بڑے دلیر تھے۔ (2) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے دشمنی رکھتے تھے۔ (3) قرآن، نبیِ اکرم ﷺ اور اہلِ ایمان کا مذاق اڑاتے تھے۔ (4) اس بات سے ڈرتے تھے کہ ان کے بارے میں قرآن کی کوئی سورت نازل نہ ہو جائے جو ان کی رسوائی کا باعث بنے۔ (5) ان کا یہ عذر گھڑنا کہ انھوں نے ہنسی مذاق میں ایسے کہہ دیا، خود گناہ کا اقرار ہے اور عذر گناہ بدتر از گناہ کا مصداق ہے۔

❀ دین اور اس کے احکام میں ہنسی مذاق کی اجازت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب، اس کے رسولوں اور اس کی صفات میں لغویات بکنا کفر ہے۔

❀ نفاق انسانیت کو لاحق ہونے والا لاعلاج اور مہلک مرض ہے اور ہر زمانے میں اس کے شکار مریضوں میں یہ چیزیں قدر مشترک رہی ہیں کہ وہ برائی کا حکم دینے، نیکی سے روکنے، اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے مال خرچ کرنے سے اپنے ہاتھ روکنے اور اپنے واجبات (زکاۃ وصدقات) کی ادائیگی میں نہایت سستی دکھانے والے ہیں۔

❀ جیسی کرنی ویسی بھرنی، جو شخص اللہ تعالیٰ کے احکام چھوڑتا اور اس کے منع کیے ہوئے کام کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے محروم کر دیتا ہے۔

كَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً وَّاَكْثَرَ
اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ؕ فَاسْتَمْتَعُوْا بِخَلَاقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُمْ
بِخَلَاقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ
وَخُضْتُمْ كَالَّذِيْ خَاضُوْا ؕ اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي
الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۶۹﴾ اَلَمْ يَاْتِهِمْ
نَبَاُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ۙ وَقَوْمِ
اِبْرٰهِيْمَ وَاَصْحٰبِ مَدْيَنَ وَالْمُؤْتَفِكٰتِ ؕ اَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ
بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ
يَظْلِمُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ
بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ
وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ
وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۷۱﴾
وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ
وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۷۲﴾

وقف لازم — ع 9 6 15

(69) اے منافقوں کی جماعت! تم کفر اور ٹھٹھا کرنے میں اپنے سے پہلے جھٹلانے والی قوموں کی طرح ہو۔ وہ تم سے زیادہ قوت اور مال واولاد کی کثرت والے تھے۔ انھوں نے دنیا کی لذتوں اور شہوات سے اپنے نصیب میں لکھا ہوا فائدہ اٹھایا۔ اے منافقو! تم نے بھی سابقہ جھٹلانے والی امتوں کے اپنے نصیب کا فائدہ اٹھانے کی طرح اپنے مقرر حصے کا فائدہ اٹھایا۔ تم حق کو جھٹلانے اور رسول ﷺ پر طعن کرنے میں اسی طرح مشغول ہو گئے جیسے وہ حق کو جھٹلانے اور اپنے رسولوں پر طعن کرنے میں مشغول رہے۔ ان قابلِ مذمت صفات کے حامل لوگوں کے اعمال برباد ہو گئے کیونکہ وہ کفر کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے ہاں بے کار ہیں۔ یہی وہ گھاٹا پانے والے ہیں جنھوں نے خود کو ہلاکت کے گڑھوں میں پھینک کر خسارے میں ڈال لیا۔

(70) کیا ان منافقوں کے پاس ان سے پہلے جھٹلانے والی امتوں کی خبریں نہیں پہنچیں کہ انھوں نے کیا کیا اور انھیں کیا سزا ملی۔ قومِ نوح، قومِ ہود، قومِ صالح، قومِ ابراہیم، مدین والوں اور قومِ لوط کی بستیاں، ان سب کے پاس ان کے رسول واضح دلائل اور کھلے معجزات لے کر آئے۔ پھر ایسا نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ ان پر ظلم کرتا، چنانچہ ان کے رسولوں نے انھیں ڈرایا لیکن وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کر کے اور اس کے رسولوں کو جھٹلا کر خود اپنے اوپر ظلم کرنے والے تھے۔

(71) مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے حمایتی، مددگار اور معاون ہیں کیونکہ ایمان ان میں قدر مشترک ہے۔ وہ معروف کا حکم دیتے ہیں۔ معروف سے مراد اطاعت وفرماں برداری کا ہر وہ عمل اور ہر وہ کام ہے جو اللہ تعالیٰ کو محبوب ہو، جیسے توحید اور نماز۔ اور وہ منکر سے روکتے ہیں۔ منکر سے مراد نافرمانی کا ہر وہ کام ہے جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہو، جیسے کفر اور سود وغیرہ۔ وہ نماز صحیح طریقے کے مطابق پوری طرح ادا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرتے ہیں۔ ان قابلِ تعریف صفات واعمال کے حامل لوگوں کو اللہ تعالیٰ ضرور اپنی رحمت میں داخل کرے گا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ سب پر غالب ہے، اسے کوئی مغلوب نہیں کر سکتا۔ وہ اپنی تخلیق، تدبیر اور شریعت سازی میں کمال حکمت والا ہے۔

(72) اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے والے مرد وخواتین سے اللہ نے یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ قیامت کے دن انھیں ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے محلات کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ وہاں انھیں موت آئے گی نہ ان کی نعمتیں ختم ہوں گی۔ اس نے ان سے یہ بھی وعدہ کر رکھا ہے کہ وہ انھیں رہنے کے لیے ہمیشہ کی جنتوں میں خوبصورت گھر عطا کرے گا۔ ان سب چیزوں سے بڑھ کر یہ کہ انھیں اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل ہوگی۔ یہ مذکورہ جزا ہی وہ عظیم کامیابی ہے کہ کوئی کامیابی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

فوائد: ❀ کافروں اور منافقوں پر عذاب آنے کا سبب ہر دور میں ایک ہی رہا ہے اور وہ ہے دنیا کو آخرت پر ترجیح دینا، دنیا سے لطف اندوز ہونا، انبیاء علیہم السلام کو جھٹلا کر ان کے ساتھ دھوکا، فریب اور غداری کرنا۔

❀ سابقہ امتوں کی تباہی کا بنیادی سبب اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرنا اور انبیاء علیہم السلام کو جھٹلانا تھا۔ عبرت حاصل کرنے والے عقل مندوں کے لیے اس میں عبرت اور نصیحت ہے۔

❀ اہلِ ایمان مرد وخواتین ایک امت ہیں۔ وہ ایک دوسرے کے ہمدرد، معاون اور مددگار رہتے ہیں۔ ان کے دل باہمی محبت، شفقت اور ہمدردی میں یکجا ہوتے ہیں۔

❀ آسمانوں اور زمین کے رب کی رضا جنتوں کی نعمتوں سے بھی بڑا انعام ہے، کیونکہ روحانی سعادت جسمانی تسکین سے افضل ہے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ؕ وَ
مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۷۳﴾ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ۗ
وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوْا
بِمَا لَمْ يَنَالُوْا ۚ وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ
مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَاِنْ يَّتُوْبُوْا يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّتَوَلَّوْا
يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَمَا لَهُمْ
فِى الْاَرْضِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۷۴﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ
اٰتٰىنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۷۵﴾
فَلَمَّآ اٰتٰىهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۷۶﴾
فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِىْ قُلُوْبِهِمْ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَوْنَهٗ بِمَآ اَخْلَفُوا
اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ وَبِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ﴿۷۷﴾ اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا
اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ عَلَّامُ
الْغُيُوْبِ ﴿۷۸﴾ اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ
فِى الصَّدَقٰتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ
فَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ ؕ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۹﴾

(73) اے نبی (ﷺ)! کافروں سے تلوار کے ساتھ جہاد کریں اور منافقوں سے زبان اور دلیل کے ساتھ جہاد کریں اور دونوں گروہوں پر سختی کریں کیونکہ وہ اسی کے مستحق ہیں۔ قیامت کے دن ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور ان کا ٹھکانا بہت ہی برا ہے۔

(74) منافق اللہ کے نام کی جھوٹی قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ آپ کو برا بھلا کہنے اور آپ کے دین پر طعن کرنے والی ہماری جو بات آپ تک پہنچی ہے، وہ ہم نے نہیں کی، حالانکہ آپ کو ان کے بارے میں جو بات پہنچی ہے، وہ کفریہ بات انھوں نے یقیناً کہی ہے۔ انھوں نے ایمان کے اظہار کے بعد اپنا کفر ظاہر کر دیا ہے۔ یقیناً انھوں نے خفیہ طور پر نبیٔ اکرم ﷺ پر حملے کا بھی پورا پلان بنایا تھا جس میں وہ کامیاب نہیں ہو سکے۔ انھوں نے جس وجہ سے یہ غلط حرکت کی ہے، وہ بات ایسی تو نہ تھی کہ اس کے بدلے میں یہ کرتے۔ وہ بات صرف یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر اپنا فضل فرمایا کہ اپنے نبی ﷺ پر غنیمتوں کی صورت میں جو احسان کیا، اس کے ذریعے سے انھیں دولت مند کر دیا۔ اب بھی اگر یہ اپنے نفاق سے اللہ کے حضور توبہ کر لیں تو ان کے لیے توبہ نفاق پر قائم رہنے سے بہت بہتر ہے۔ اگر انھوں نے اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کرنے سے منہ موڑا تو اللہ تعالیٰ انھیں دنیا میں قتل اور قید کی صورت میں دردناک عذاب دے گا اور آخرت میں آگ میں ڈال کر دردناک عذاب دے گا۔ اور ان کا کوئی دوست اور حامی نہ ہوگا جو انھیں عذاب سے نجات دلا سکے اور نہ کوئی مددگار ہوگا جو ان سے عذاب ٹال سکے۔

(75) اور کچھ منافقوں نے یہ کہہ کر اللہ تعالیٰ سے عہد کیا تھا: اگر اللہ تعالیٰ نے ہم پر اپنا فضل و کرم کیا تو ہم ضرورت مندوں پر ضرور صدقہ کریں گے اور ہم ہر صورت میں ایسے نیکوکار بنیں گے جن کے اعمال درست ہوتے ہیں۔

(76) پھر جب اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انھیں اپنے فضل سے عطا کر دیا تو انھوں نے اللہ تعالیٰ سے کیا ہوا عہد پورا نہ کیا بلکہ اپنے مال روک لیے اور کچھ بھی صدقہ نہ کیا اور ٹال مٹول سے کام لیتے ہوئے ایمان سے بھی پھر گئے۔

(77) لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اس کی سزا کے طور پر قیامت تک نفاق ان کے دلوں میں پکا کر دیا۔ یہ سزا انھیں ان کے جھوٹ بولنے اور اللہ تعالیٰ سے کیے ہوئے وعدے کی خلاف ورزی پر ملی۔

(78) کیا منافقوں کو یہ پتہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے مکر و فریب کو جسے وہ اپنی مجلسوں میں چھپاتے ہیں، جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ غیب کی تمام باتوں سے خبردار ہے؟ اس سے ان کا کوئی عمل چھپا نہیں اور وہ انھیں ان کے اعمال کا بدلہ ضرور دے گا۔

(79) جو لوگ ان اہلِ ایمان پر طعنہ زنی کرتے ہیں جو دل کی خوشی سے معمولی صدقہ و خیرات کرتے ہیں، جن کے پاس مال ہوتا ہی بالکل تھوڑا ہے اور وہی ان کی کل جمع پونجی ہوتی ہے، تو وہ ان سے مذاق کرتے ہوئے کہتے ہیں: ان کا صدقہ کس کام کا؟! مومنوں سے مذاق کرنے کے بدلے اللہ تعالیٰ ان سے مذاق کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

فوائد: ❀ کافروں اور منافقوں سے جہاد کرنا فرض ہے۔ کافروں سے جہاد ہاتھ اور دیگر جنگی ساز و سامان سے ہوگا جبکہ منافقوں سے جہاد دلائل اور زبان سے ہوگا۔

❀ منافق بدترین لوگ ہیں کیونکہ وہ غدار ہیں جو اچھائی کا بدلہ برائی سے دیتے ہیں۔

❀ ان آیات سے ثابت ہوا کہ عہد و پیمان توڑنا اور وعدہ خلافی کرنا نفاق کا باعث بنتا ہے، اس لیے مسلمان کو ہر ممکن طور پر اس سے بچنا چاہیے۔

❀ ان آیات میں جسمانی قوت اور مضبوط عمل کی تعریف کی گئی ہے اور یہ مال کے قائم مقام ہے۔ عمومی مال و دولت اور مزدور کے کام کو سراہنے کے اصول کا اعتبار کرنے میں یہ ایک عظیم بنیاد ہے۔

اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً
فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ
وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿80﴾ فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ
خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَكَرِهُوْٓا اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِي الْحَرِّ ؕ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ
حَرًّا ؕ لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ ﴿81﴾ فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا ۚ
جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿82﴾ فَاِنْ رَّجَعَكَ اللّٰهُ اِلٰى طَآئِفَةٍ
مِّنْهُمْ فَاسْتَاْذَنُوْكَ لِلْخُرُوْجِ فَقُلْ لَّنْ تَخْرُجُوْا مَعِيَ اَبَدًا
وَّلَنْ تُقَاتِلُوْا مَعِيَ عَدُوًّا ؕ اِنَّكُمْ رَضِيْتُمْ بِالْقُعُوْدِ اَوَّلَ مَرَّةٍ
فَاقْعُدُوْا مَعَ الْخٰلِفِيْنَ ﴿83﴾ وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ
اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا
وَهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿84﴾ وَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَاَوْلَادُهُمْ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ
اللّٰهُ اَنْ يُّعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿85﴾
وَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ اَنْ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَجَاهِدُوْا مَعَ رَسُوْلِهِ
اسْتَاْذَنَكَ اُولُوا الطَّوْلِ مِنْهُمْ وَقَالُوْا ذَرْنَا نَكُنْ مَّعَ الْقٰعِدِيْنَ ﴿86﴾

10 ع 8 16

(80) اے رسول (ﷺ)! آپ ان کے لیے مغفرت طلب کریں یا نہ کریں، برابر ہے۔ اگر آپ ستر مرتبہ بھی ان کے لیے استغفار کریں تو اتنی کثرت سے استغفار کے باوجود بھی انھیں اللہ سے معافی نہیں ملے گی، کیونکہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے منکر ہیں اور جو جان بوجھ کر اللہ کی شریعت کا باغی ہو، اللہ تعالیٰ اسے حق قبول کرنے کی توفیق نہیں دیتا۔

(81) جو منافق رسول اکرم ﷺ کی مخالفت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے کے لیے غزوۂ تبوک میں شامل نہیں ہوئے، وہ پیچھے بیٹھ رہنے پر بڑے خوش ہیں۔ انھوں نے مومنوں کے جہاد کرنے کی طرح اپنے مال و جان سے اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ناپسند کیا اور اپنے منافق بھائیوں کو بھی اپنا ہمنوا بنانے کے لیے ان سے کہا: اس گرمی میں مت نکلنا۔ غزوۂ تبوک سخت گرمی کے موسم میں پیش آیا تھا۔ اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: جہنم کی آگ جو منافقوں کی منتظر ہے، وہ اس گرمی سے کہیں زیادہ سخت ہے جس سے یہ بھاگ رہے ہیں۔ کاش! انھیں اس کا علم ہوتا۔

(82) جہاد سے پیچھے رہنے والے یہ منافق دنیا کی اس فانی زندگی میں تھوڑا سا ہنس لیں اور آخرت کی دائمی زندگی میں وہ زیادہ روئیں گے۔ یہ اس کفر، ان نافرمانیوں اور گناہوں کا بدلہ ہوگا جو انھوں نے دنیا میں کیے ہوں گے۔

(83) اے نبی (ﷺ)! اگر اللہ تعالیٰ آپ کو منافقوں کے اس گروہ کے پاس واپس لے جائے جو اپنے نفاق پر قائم ہیں اور وہ کسی دوسرے غزوے میں آپ کے ساتھ شامل ہونے کے لیے آپ سے اجازت مانگیں تو آپ ان سے کہہ دیجیے: اے منافقو! یہ تمھاری سزا ہے کہ تم میرے ساتھ جہاد فی سبیل اللہ کے کسی معرکے میں کبھی شریک نہیں ہو سکتے۔ تمھارا میرے ساتھ نکلنا میرے لیے کسی بھی شر سے خالی نہیں ہے۔ غزوۂ تبوک میں تم نے پیچھے بیٹھ رہنا اور شریک نہ ہونا پسند کیا تھا، لہٰذا اب بھی پیچھے رہ جانے والے بیماروں، عورتوں اور بچوں کے ساتھ بیٹھ رہو۔

(84) اے رسول (ﷺ)! کسی منافق میت کی نماز جنازہ کبھی نہ پڑھیں اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہو کر اس کے لیے دعائے مغفرت کریں کیونکہ انھوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کیا اور اس کے رسول کے ساتھ بھی کفر کیا اور اس حال میں مرے کہ وہ اللہ کی اطاعت سے خارج تھے۔ جس کی یہ صورت حال ہو، اس کی نہ نماز جنازہ پڑھی جا سکتی ہے اور نہ اس کے لیے دعا کی جا سکتی ہے۔

(85) اے رسول (ﷺ)! آپ کو ان منافقوں کے مالوں اور اولاد سے تعجب نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ وہ ان کے ذریعے سے انھیں دنیا کی زندگی میں سزا دے کہ وہ ان کے لیے محنت و مشقت کریں اور انھیں ان کے لیے مصائب جھیلنے پڑیں اور ان کی روحیں ان کے جسموں سے اس حال میں نکلیں کہ وہ اپنے کفر پر قائم ہوں۔

(86) جب اللہ تعالیٰ اپنے نبی محمد ﷺ پر کوئی سورت نازل کرتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اس کی راہ میں جہاد کرنے کا حکم ہو تو ان میں سے دولت مند اور آسائش والے لوگ آپ سے جنگ میں شامل نہ ہونے کی اجازت مانگتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں معذور لوگوں کے ساتھ رہنے دیجیے، جیسے کمزور، اپاہج اور بیمار وغیرہ۔

فوائد: ❀ کافر جب تک اپنے کفر پر قائم رہے، اسے استغفار بلکہ کوئی بھی عمل نفع نہیں دے سکتا۔

❀ یہ آیات اس بات کی دلیل ہیں کہ انسان کوتاہ نظر ہے۔ وہ عموماً اپنی موجودہ صورت حال دیکھتا ہے اور مستقبل اور اس میں پیش آنے والے حادثات و واقعات پر اس کی نظر نہیں جاتی۔

❀ جب اطاعت کرنے کا وقت ہو، اس وقت بات نہ ماننا اللہ تعالیٰ کے عذاب کا باعث ہے، نیز وہ بندے کو اس کام سے اور اس کی فضیلت سے محروم کر دیتا ہے۔

❀ ان آیات سے ثابت ہوا کہ اہلِ ایمان کی نماز جنازہ پڑھنا، ان کی قبروں کی زیارت کرنا اور ان کی وفات کے بعد ان کے لیے دعا کرنا مسنون عمل ہے جیسا کہ نبیٔ اکرم ﷺ مومنوں کے بارے میں ایسا کرتے تھے۔

رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ
فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ﴿٨٧﴾ لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ
جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ ۫
وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٨٨﴾ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿٨٩﴾ وَ ع 11 9 17
جَاۗءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِيْنَ
كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ
عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٩٠﴾ لَيْسَ عَلَي الضُّعَفَاۗءِ وَلَا عَلَي الْمَرْضٰى وَلَا
عَلَي الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَ
رَسُوْلِهٖ ۭ مَا عَلَي الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٩١﴾
وَّلَا عَلَي الَّذِيْنَ اِذَا مَآ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَآ اَجِدُ
مَآ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ ۠ تَوَلَّوْا وَّاَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ
حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ ﴿٩٢﴾ اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَي الَّذِيْنَ
يَسْتَاْذِنُوْنَكَ وَهُمْ اَغْنِيَاۗءُ ۚ رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا
مَعَ الْخَوَالِفِ ۙ وَطَبَعَ اللّٰهُ عَلٰي قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٩٣﴾

(87) ان منافقوں نے جب معذور لوگوں کے ساتھ پیچھے رہنا پسند کیا تو انھوں نے اپنے لیے ذلت و رسوائی کا خود انتخاب کر لیا اور ان کے کفر و نفاق کے سبب اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی، وہ یہ جانتے ہی نہیں کہ ان کی مصلحت کس میں ہے۔

(88) جہاں تک خود رسول اللہ ﷺ اور آپ پر ایمان لانے والوں کا تعلق ہے تو وہ ان منافقوں کی طرح اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے سے پیچھے نہیں رہے بلکہ انھوں نے اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا۔ ان کا بدلہ اللہ تعالیٰ کے ہاں دنیوی فائدوں، فتح اور غنیمتوں کی صورت میں ہے اور اخروی فوائد بھی انھی کے لیے ہیں اور ان فوائد میں جنت کا داخلہ، مقصد حیات میں کامیابی اور جہنم سے نجات ہے۔

(89) اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے ایسی جنتیں تیار کر رکھی ہیں جن کے محلات کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ انھیں کبھی موت نہیں آئے گی۔ یہ بدلہ ہی وہ عظیم کامیابی ہے جس کا مقابلہ کوئی دوسری کامیابی نہیں کر سکتی۔

(90) مدینہ طیبہ اور اس کے آس پاس کے کچھ دیہاتی بھی رسول اکرم ﷺ سے معذرت کرنے کے لیے آئے تاکہ آپ انھیں پیچھے رہنے اور جہاد فی سبیل اللہ میں شامل نہ ہونے کی رخصت دے دیں۔ کچھ ایسے لوگ بھی پیچھے رہے جنھوں نے سرے سے آپ سے نہ نکلنے کی اجازت ہی نہیں لی۔ وہ آپ کی تصدیق اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے منکر لوگ تھے۔ ان لوگوں کو ان کے اس کفر کے سبب یقیناً نہایت دردناک عذاب ملنے والا ہے۔

(91) عورتوں، بچوں، بیماروں، کمزوروں، نابینا لوگوں اور ان فقیروں پر پیچھے رہنے میں کوئی گناہ نہیں جن کے پاس تیاری کے لیے مال خرچ کرنے کو کچھ نہ تھا۔ ان سب پر جنگ کے لیے نہ نکلنے میں کوئی گناہ نہیں کیونکہ ان کے عذر معقول ہیں، بشرطیکہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے مخلص ہوں اور اس کی شریعت پر عمل کریں۔ ایسے عذر پیش کرنے والے نیکوکار حضرات کو سزا دینے کی کوئی راہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ نیکوکاروں کے گناہ بے حد بخشنے والا، ان پر خوب رحم کرنے والا ہے۔

(92) اور اے رسول (ﷺ)! آپ سے پیچھے رہ جانے والے ان لوگوں پر بھی کوئی گناہ نہیں جو آپ کے پاس سواری کے لیے جانور طلب کرنے آئے اور آپ نے ان سے کہہ دیا: میرے پاس تمھیں سوار کرنے کے لیے کوئی جانور نہیں۔ یہ سن کر وہ واپس ہوئے تو حسرت و افسوس سے ان کی آنکھوں میں آنسو تھے کہ نہ خود ان کے پاس وسائل ہیں کہ خرچ کریں اور نہ آپ سے انھیں کچھ ملا۔

(93) جہاں ان لوگوں کا ذکر کیا جن کا عذر قبول ہے اور انھیں کوئی سزا نہیں ملے گی تو ساتھ ہی ان لوگوں کا ذکر کیا جو سزا کے مستحق ہیں اور ان کا مؤاخذہ ہوگا، چنانچہ فرمایا: اے رسول (ﷺ)! سزا تو ان لوگوں کو ملے گی اور مؤاخذہ تو ان کا ہوگا جو قدرت و طاقت اور تیاری کے لیے وسائل موجود ہونے کے باوجود جہاد سے پیچھے رہنے کے لیے آپ سے اجازت طلب کرتے ہیں۔ انھوں نے اپنے لیے یہ ذلت اور رسوائی پسند کی کہ وہ خانہ نشین عورتوں کے ساتھ گھروں میں ٹھہر گئے۔ ان کے دلوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر لگا دی، لہٰذا کوئی وعظ بھی ان پر اثر نہیں کرتا۔ اس مہر کی وجہ سے وہ یہ بھی نہیں جانتے کہ ان کی بہتری کس چیز میں ہے کہ وہ اسے اختیار کر سکیں اور نہ انھیں یہ علم ہے کہ ان کا نقصان کس میں ہے کہ وہ اس سے بچ سکیں۔

فوائد: ❀ مجاہدین دنیا میں خیر اور بھلائی سمیٹتے ہیں اور اگر یہاں اس سے محروم رہیں تو ان کے لیے آخرت میں جنت اور عذاب سے نجات کی صورت میں کامیابی ہے۔

❀ قاعدہ یہ ہے کہ لوگوں میں سے نیکی کرنے والے سے اگر کوئی غلطی اور کوتاہی ہو جائے تو بھی اس کی عزت کی خاطر اس کا مؤاخذہ نہ کیا جائے۔

❀ جس نے نیکی کی نیت کی اور پھر اسے عمل میں لانے کے لیے حسب توفیق کوشش بھی کی لیکن نہ کر سکا تو اسے نیکی کرنے والا ہی شمار کیا جائے گا۔

❀ دین اسلام عدل اور دلیل پر مبنی ہے، اس لیے اس نے مالی اور جانی قدرت و طاقت رکھنے کے باوجود جہاد میں شامل نہ ہونے کی اجازت مانگنے والے منافقوں پر سزا لاگو کی اور انھیں گناہ گار ٹھہرایا۔

يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْكُمْ اِذَا رَجَعْتُمْ اِلَيْهِمْ ؕ قُلْ لَّا
تَعْتَذِرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّاَنَا اللّٰهُ مِنْ اَخْبَارِكُمْ ؕ وَ
سَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ
وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿94﴾ سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ
لَكُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ ؕ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ ؕ
اِنَّهُمْ رِجْسٌ وَّمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿95﴾
يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ ۚ فَاِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ
لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿96﴾ اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا وَّ
نِفَاقًا وَّاَجْدَرُ اَلَّا يَعْلَمُوْا حُدُوْدَ مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى
رَسُوْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿97﴾ وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يَّتَّخِذُ
مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا وَّيَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَآئِرَ ؕ عَلَيْهِمْ
دَآئِرَةُ السَّوْءِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿98﴾ وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ
يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ
عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ ؕ اَلَاۤ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ؕ
سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿99﴾

ع 12 10 1

﴿94﴾ جہاد سے پیچھے رہ جانے والے منافق مسلمانوں کی جہاد سے واپسی پر ان کے سامنے کئی لولے لنگڑے عذر پیش کریں گے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ اور اہلِ ایمان کو متوجہ کر رہا ہے کہ تمھیں ان کو جواب دینا ہے: جھوٹے عذر پیش نہ کرو۔ جو عذر تم ہمیں بتا رہے ہو، ہمیں تمھاری ان باتوں پر یقین نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں تمھارے دلوں کی بات بتا دی ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول دیکھیں گے کہ آیا تم جلد توبہ کرتے ہو یا اپنے نفاق پر قائم رہتے ہو؟ اگر توبہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمھاری توبہ قبول کرے گا، پھر تمھیں اللہ ہی کی طرف لوٹایا جانا ہے جو ہر چیز کو جانتا ہے۔ وہ تمھیں بتائے گا کہ تم کیا کرتے تھے اور تمھیں ان اعمال کا بدلہ بھی دے گا، لہٰذا توبہ اور نیک اعمال کرنے میں جلدی کرو۔

﴿95﴾ اے ایمان والو! عنقریب جب تم واپس جاؤ گے تو پیچھے رہ جانے والے اپنے باطل اور من گھڑت عذروں کو سچ ثابت کرنے کے لیے قسمیں کھائیں گے تاکہ تم انھیں لعن طعن نہ کرو۔ انھیں ''دفع'' کر دو اور انھیں منہ نہ لگاؤ۔ وہ گندے اور اندر سے پلید ہیں۔ ان کا ٹھکانا جہنم ہے جس میں وہ جانے والے ہیں۔ یہ ان کے اس نفاق اور ان گناہوں کا بدلہ ہے جو وہ کرتے رہے۔

﴿96﴾ اے ایمان والو! یہ پیچھے رہ جانے والے تمھارے سامنے قسمیں کھائیں گے تاکہ تم ان سے راضی ہو جاؤ اور ان کے عذر قبول کر لو۔ ان سے راضی مت ہونا۔ اگر تم ان سے راضی ہو گئے تو یقیناً تم نے اپنے رب کی مخالفت کی کیونکہ کفر و نفاق اختیار کر کے اطاعتِ الٰہی سے نکل جانے والوں سے اللہ راضی نہیں ہوتا۔ اے مسلمانو! جس سے اللہ راضی نہیں ہے، اس سے راضی ہونے سے باز رہو۔

﴿97﴾ دیہاتی اگر کافر یا منافق ہوں تو ان کا کفر شہریوں کے کفر سے زیادہ شدید اور ان کا نفاق ان شہریوں کے نفاق سے زیادہ سخت ہوگا۔ دین سے جہالت اور فرائض و سنن سے لاعلمی اور ان بنیادی احکام سے ناآشنا ہونے کی بنا پر جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر اتارے ہیں، انھیں ایسا ہی ہونا چاہیے کیونکہ ان میں سختی زیادہ اور لوگوں سے ان کا میل جول کم ہوتا ہے اور احکامِ شریعت سننے کا موقع کم ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو ان کے احوال کا خوب علم ہے۔ اس پر ان کی کوئی چیز چھپی نہیں۔ وہ اپنی شریعت اور تدبیر میں خوب حکمت والا ہے۔

﴿98﴾ کچھ دیہاتی منافقین یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ کی راہ میں وہ جو مال خرچ کرتے ہیں، وہ تاوان اور جرمانہ ہے۔ ان کا خیال ہے کہ اس طرح خرچ کرنے پر کوئی اجر نہیں اور اگر نہ دیا تو اس پر اللہ کی طرف سے کوئی پکڑ نہیں لیکن اس کے باوجود وہ کبھی کبھی ریاکاری اور تقیہ کرتے ہوئے خرچ کرتے ہیں۔ اے مومنو! وہ اس بات کے منتظر رہتے ہیں کہ تمھیں کوئی مصیبت آئے اور ان کی جان تم سے چھوٹ جائے۔ اللہ تعالیٰ نے معاملہ الٹا دیا اور جس مصیبت اور گردشِ زمانہ کی وہ مسلمانوں کے بارے میں تمنا کرتے تھے، اللہ نے وہ انھی پر ڈال دی اور مومنوں کو محفوظ رکھا۔ اللہ تعالیٰ ان کی باتوں کو خوب سننے والا اور ان کے دلوں کے بھید خوب جاننے والا ہے۔

﴿99﴾ اور دیہات میں رہنے والے کچھ لوگ اللہ تعالیٰ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھنے والے بھی ہیں اور جو مال وہ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، اس سے ان کا مقصد اللہ تعالیٰ کے قرب کا حصول اور رسول اکرم ﷺ کی دعائیں لینا ہوتا ہے کہ آپ ان کے لیے استغفار کریں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ان کا اللہ کی راہ میں خرچ کرنا اور رسول اکرم ﷺ کی دعائیں ان کے لیے اللہ کے قرب کا ذریعہ بنیں گی۔ وہ ضرور اس کا ثواب اللہ کے ہاں پائیں گے، اس طرح کہ وہ انھیں اپنی وسیع رحمت میں داخل کرے گا جو اس کی بخشش اور جنت پر مشتمل ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کو بے حد بخشنے والا اور ان پر خوب رحم کرنے والا ہے۔

فوائد: ❀ عملی زندگی کی مشکلات اور دین کی راہ میں آنے والے مصائب منافقوں کا جھوٹ ظاہر کرنے کا بہترین ذریعہ ہیں۔ ❀ دیہاتی اگر کافر اور منافق ہوں تو ماحول کے اثرات کی وجہ سے ان میں شہریوں سے زیادہ سختی پائی جاتی ہے۔ ❀ اللہ کی راہ میں اخلاصِ نیت کے ساتھ خرچ کرنے کی ترغیب اور ایسا کرنے والے کے لیے اجرِ عظیم کا ذکر ہے۔ ❀ علم کی فضیلت اور اس بات کا بیان کہ علم نہ ہونے سے غلطی کے امکانات زیادہ ہو جاتے ہیں۔

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ
اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ
جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ
الْعَظِيْمُ ﴿١٠٠﴾ وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ ۛ وَمِنْ
اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ۛ مَرَدُوْا عَلَي النِّفَاقِ ۡ لَا تَعْلَمُهُمْ ۭ نَحْنُ
نَعْلَمُهُمْ ۭ سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ ﴿١٠١﴾
وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ ڰ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا ۭ
عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٠٢﴾ خُذْ
مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ۭ
اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿١٠٣﴾ اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ
اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ وَ
اَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿١٠٤﴾ وَقُلِ اعْمَلُوْا فَسَيَرَى اللّٰهُ
عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۭ وَسَتُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ
وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٠٥﴾ وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ
لِاَمْرِ اللّٰهِ اِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَاِمَّا يَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿١٠٦﴾

وقف منزل 5 ع

(100) اللہ کی خاطر اپنے گھر اور وطن چھوڑنے والے وہ مہاجرین جنھوں نے پہلے پہل ایمان قبول کرنے میں جلدی کی اور وہ انصار جنھوں نے اس کے نبیٔ کریم ﷺ کی مدد کی، اور جو لوگ مہاجرین و انصار کی پیروی کر کے ایمان میں آگے بڑھ گئے اور اپنے عقیدے، اقوال اور افعال میں حسن پیدا کر لیا، تو اللہ ان سے راضی ہو گیا اور اس نے ان کی اطاعت قبول کر لی اور وہ بھی اللہ کے عطا کیے ہوئے عظیم ثواب پر اس سے راضی ہو گئے۔ اللہ نے ان کے لیے ایسی جنتیں تیار کر رکھی ہیں جن کے محلات کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہ بدلہ ہی سب سے عظیم کامیابی ہے۔

(101) کچھ مدینہ کے آس پاس اور قرب و جوار والے دیہاتیوں میں اور کچھ مدینے والوں میں ایسے منافق ہیں جو اپنے نفاق پر قائم اور اڑے ہوئے ہیں۔ اے رسول (ﷺ)! آپ انھیں نہیں جانتے۔ اللہ ہی انھیں جانتا ہے۔ اللہ ضرور انھیں دوہری سزا دے گا۔ ایک دفعہ دنیا میں ان کے نفاق کا پردہ چاک کر کے اور قتل و قید کی سزا دے کر اور دوسری دفعہ آخرت میں قبر کا عذاب دے کر، پھر قیامت کے دن وہ جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں بڑے عذاب کی طرف بھیجے جائیں گے۔

(102) اور مدینہ میں کچھ اور لوگ بھی ہیں جو بغیر عذر کے جنگ سے پیچھے رہ گئے اور وہ اس بات کے اقراری ہیں کہ ان کا کوئی عذر نہیں (بس کوتاہی ہوئی ہے)۔ انھوں نے جھوٹے عذر پیش نہیں کیے۔ انھوں نے اپنے سابقہ نیک اعمال جو وہ اللہ کی اطاعت، دینی احکام کی پابندی اور اللہ کی راہ میں جہاد کی صورت میں کرتے رہے، ان کے ساتھ برا عمل (غزوۂ تبوک میں شامل نہ ہونا) شامل کر لیا۔ وہ اللہ سے امید رکھتے ہیں کہ وہ ان کی توبہ قبول کر لے اور ان سے درگزر فرما دے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کو بے حد معاف کرنے والا، ان پر خوب رحم کرنے والا ہے۔

(103) اے رسول (ﷺ)! آپ ان کے مالوں سے زکاۃ وصول کر کے اس کے ذریعے سے انھیں نافرمانیوں اور گناہوں کے میل کچیل سے پاک صاف کر دیں اور اس طرح ان کی نیکیوں میں بھی اضافہ کیجیے۔ ان سے زکاۃ لے کر ان کے لیے دعا کریں۔ بلاشبہ آپ کی دعا ان کے لیے باعثِ رحمت و اطمینان ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی دعا خوب سننے والا اور ان کے اعمال اور نیتیں خوب جاننے والا ہے۔

(104) تاکہ یہ جہاد سے پیچھے رہنے والے اور اللہ کے حضور توبہ کرنے والے جان لیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی طرف رجوع کرنے والے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور وہی صدقات قبول کرتا ہے، حالانکہ وہ ان سے بے نیاز ہے اور وہ صدقہ کرنے والے کو اس کے صدقے پر ثواب عطا کرتا ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کی توبہ قبول کرنے والا اور ان پر خوب رحم کرنے والا ہے۔

(105) اے رسول (ﷺ)! ان جہاد سے پیچھے رہنے والوں اور گناہ سے توبہ کرنے والوں سے کہیں: جو عمل تم سے رہ گیا، اس کے نقصان کا ازالہ کرو۔ اپنے اعمال میں اللہ کے لیے اخلاص پیدا کرو اور ایسے اعمال کرو جو اللہ کو پسند ہوں۔ اللہ تعالیٰ، اس کے رسول اور اہلِ ایمان ضرور تمھارے اعمال کو دیکھیں گے اور قیامت کے دن ضرور تمھیں تمھارے رب کی طرف لوٹایا جائے گا جو ہر چیز کو جانتا ہے۔ وہ اس کو بھی جانتا ہے جو تم خفیہ طریقے سے کرتے ہو اور جو علانیہ کرتے ہو۔ عنقریب وہ تمھیں بتائے گا کہ تم دنیا میں کیا عمل کرتے تھے اور ان کی جزا بھی دے گا۔

(106) غزوۂ تبوک سے پیچھے رہ جانے والا ایک دوسرا گروہ بھی تھا جن کا کوئی عذر نہ تھا۔ ان کو اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے لیے مؤخر کر دیا گیا ہے۔ وہ ان کے بارے میں جو چاہے فیصلہ کرے۔ اگر وہ چاہے تو ان کے توبہ نہ کرنے پر انھیں عذاب دے اور چاہے تو ان کے توبہ کرنے پر انھیں معاف کر دے۔ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ اس کی سزا کا مستحق کون ہے اور معافی کا حق دار کون؟ وہ اپنی شریعت اور تدبیر میں خوب حکمت والا ہے۔ اس سے مراد تین لوگ ہیں: مرارہ بن ربیع، کعب بن مالک اور ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہم۔

فوائد: ❀ ان آیات سے درج ذیل امور کی فضیلت ثابت ہوتی ہے: اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے میں جلدی کرنا، اللہ کی راہ میں ہجرت کرنا، دین کی نصرت کرنا اور سلف صالحین کے نقش قدم پر چلنا۔ ❀ اللہ تعالیٰ کا علم غیب کو اپنے لیے خاص کرنا، لہٰذا اللہ کے سوا دلوں کے بھید کوئی نہیں جانتا۔ ❀ گناہ گار اہلِ ایمان اگر توبہ کر لیں اور اپنے اعمال کی اصلاح کر لیں تو ان کے بارے میں امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول کر کے انھیں بخش دے گا۔ ❀ زکاۃ کی فرضیت اور اس کی فضیلت کا بیان، مال کو بڑھانے اور دل کو بخل اور دیگر آفات سے پاک صاف کرنے میں زکاۃ کے اثرات کا بیان۔

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيْقًا بَيْنَ
الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ ؕ
وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَاۤ اِلَّا الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ
لَكٰذِبُوْنَ ﴿107﴾ لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ؕ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى
مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ؕ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ
يَّتَطَهَّرُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ﴿108﴾ اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ
عَلٰى تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ
عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ ؕ وَاللّٰهُ لَا
يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿109﴾ لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِيْ بَنَوْا
رِيْبَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلَّاۤ اَنْ تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿110﴾
اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ
بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَ
يُقْتَلُوْنَ ۟ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ
وَالْقُرْاٰنِ ؕ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا
بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ؕ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿111﴾

13 ع 11 2

﴿107﴾ منافقوں میں سے وہ بھی ہیں جنھوں نے اللہ کی اطاعت کے علاوہ دیگر مقاصد کے لیے مسجد بنائی بلکہ ان کا مقصد مسلمانوں کو نقصان پہنچانا، منافقوں کو تقویت دے کر کفر کو غالب کرنا، اہلِ ایمان کے درمیان پھوٹ ڈالنا اور جو لوگ اس مسجد کی تعمیر سے پہلے اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کر چکے ہیں، ان کے لیے ایک ''مورچہ'' بنانا تھا۔ اب یہ منافق قسمیں کھا کر آپ کو یقین دہانی کرائیں گے کہ ہمارا مقصد صرف مسلمانوں کے لیے آسانی کرنا تھا۔ اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ بلاشبہ یہ کافر اپنے اس دعوے میں جھوٹے ہیں۔

﴿108﴾ اے نبی (ﷺ)! ایسی مسجد جس کا اوپر ذکر ہوا، اس میں آپ منافقین کی طرف سے نماز ادا کرنے کی دعوت ہرگز قبول نہ کریں۔ بلاشبہ مسجد قبا جس کی بنیاد روزِ اول سے تقویٰ پر رکھی گئی، اس میں نماز پڑھنا اس مسجد کی نسبت زیادہ بہتر ہے جس کی بنیاد کفر پر رکھی گئی ہے۔ مسجد قبا میں ایسے لوگ ہیں جو ناپاکی اور دیگر نجاستوں سے پانی کے ذریعے سے طہارت حاصل کرنے کو پسند کرتے ہیں اور گناہوں سے توبہ و استغفار کے ذریعے سے پاک ہونے کو پسند کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ناپاکی، نجاستوں اور گناہوں سے پاک صاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

﴿109﴾ کیا وہ شخص جس نے اپنی عمارت کی بنیاد اللہ کے تقویٰ پر رکھی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرتا اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز رہتا ہے، اس نے نیک اعمال میں وسعت اختیار کر کے اللہ کی خوشنودی پر بنیاد رکھی، اس شخص کے برابر ہو سکتا ہے جس نے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے، کافروں کو تقویت دینے اور اہلِ ایمان کے درمیان پھوٹ ڈالنے کے لیے مسجد بنائی؟! یہ دونوں ہرگز برابر نہیں ہو سکتے۔ پہلے کی عمارت نہایت مضبوط اور مستحکم ہے جس کے گرنے کا کوئی ڈر نہیں اور اس دوسرے کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے گڑھے کے کنارے عمارت بنائی، پھر وہ بہت جلد ڈھے گئی اور اسے لے کر آتش دوزخ کی گہرائی میں گر گئی۔ کفر و نفاق وغیرہ اختیار کرنے والے ظالم لوگوں کو اللہ تعالیٰ ہدایت نہیں دیتا۔

﴿110﴾ یہ مسجد جو انھوں نے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کے لیے بنائی ہے، ہمیشہ ان کے دلوں میں مزید شک اور نفاق کا ذریعہ بنی رہے گی حتیٰ کہ موت یا تلوار کے ذریعے قتل سے ان کے دل پاش پاش ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے اعمال خوب جاننے والا ہے اور خیر و شر پر جزا و سزا دینے کا فیصلہ اپنی کمال حکمت سے کرتا ہے۔

جب اللہ تعالیٰ نے جہاد سے پیچھے رہ جانے والے منافقوں کی رسوائیوں اور ذلتوں کا ذکر کیا تو اپنی راہ میں جہاد کرنے والوں کے اجر کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

﴿111﴾ بلاشبہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اہلِ ایمان پر فضل و احسان کرتے ہوئے ان سے ان کی جانیں نہایت مہنگے داموں، یعنی جنت کے بدلے خرید لی ہیں، حالانکہ وہ خود ہی ان کا مالک ہے۔ اس طرح کہ وہ اللہ کے دین کی سربلندی کے لیے کافروں سے لڑتے اور انھیں قتل کرتے ہیں اور وہ کافر انھیں شہید کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے مذکورہ سچا وعدہ کیا ہے جس کا ذکر موسیٰ علیہ السلام کی کتاب تورات، عیسیٰ علیہ السلام کی کتاب انجیل اور محمد رسول اللہ ﷺ کی کتاب قرآن مجید میں بھی ہے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے بڑھ کر کوئی اپنا وعدہ پورا کرنے والا نہیں، لہٰذا اے ایمان والو! یہ سودا جو تم نے اللہ تعالیٰ سے کیا ہے، اس پر خوش ہو جاؤ۔ یقیناً تم نے بہت نفع بخش سودا کیا ہے۔ اور یہ تجارت ہی عظیم کامیابی ہے۔

فوائد: ❀ روحانی اور بدنی نجاستوں سے پاک صاف رہنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی محبت پکی ہے۔ ❀ جو شخص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے عمل کرتا ہے، اس کا یہ عمل ہمیشہ باقی رہتا ہے اور اس کا کرنے والا نیک بخت ٹھہرتا ہے۔ ایسے شخص کا اس آدمی سے کوئی موازنہ نہیں جس کے عمل کا مقصد کفر کی مدد و نصرت کرنا اور مسلمانوں سے دشمنی کرنا ہو۔ ایسا عمل برباد ہو جاتا ہے اور اس کا کرنے والا بھی بدبخت ٹھہرتا ہے۔ ❀ جہاد کا حکم اور اس کی ترغیب اسلام سے پہلے ادیان میں بھی تھی۔ ❀ ہر وہ کام جس سے مسلمانوں کے درمیان پھوٹ پڑے، وہ گناہ ہے جس کا چھوڑنا اور اسے ختم کرنا ضروری ہے۔ اسی طرح ہر وہ کام جس سے مسلمانوں میں اتفاق و اتحاد پیدا ہو، اسے کرنا، اس کا حکم دینا اور اس کی رغبت دلانا ضروری ہے۔

اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ
السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ
وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾ مَا كَانَ
لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَ
لَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ
اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۱۱۳﴾ وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ
اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَآ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗٓ اَنَّهٗ عَدُوٌّ
لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ ؕ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۱۴﴾ وَمَا كَانَ اللّٰهُ
لِيُضِلَّ قَوْمًاۢ بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا
يَتَّقُوْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ؕ وَمَا لَكُمْ مِّنْ
دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۱۱۶﴾ لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى
النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ
سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْۢ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ
مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۷﴾

(112) یہ انعام پانے والے لوگ ہی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی ناپسندیدگی اور ناراضی والے کام چھوڑ کر اس کی رضا اور خوشنودی کے کام کرنے والے ہیں۔ وہ جنھوں نے اللہ سے ڈرتے اور تواضع اختیار کرتے ہوئے عاجزی اپنائی اور اس کی اطاعت میں سنجیدہ ہیں۔ وہ بہرحال اللہ کی تعریف کرنے والے ہیں، روزے رکھنے والے ہیں، نماز پڑھنے والے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) نے حکم دیا ہے، وہی حکم دینے والے ہیں اور جس بات سے اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) نے روکا ہے، اس سے منع کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں کی پیروی کر کے اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے رک کر ان کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ اے رسول (ﷺ)! ان صفات کے حامل اہلِ ایمان کو دنیا و آخرت میں خوش کن سلوک کی خبر دے دیں۔

(113) یہ نبی کے شایانِ شان ہے نہ اہلِ ایمان کو زیب دیتا ہے کہ مشرکوں کے لیے اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کریں، خواہ وہ ان کے قریبی ہوں جبکہ شرک پر ان کی موت کے بعد ان کا دوزخی ہونا واضح ہو چکا ہے۔

(114) اور ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنے والد کے لیے جو دعائے مغفرت کی تھی، وہ صرف ایک وعدے کی وفا کے لیے تھی جو انھوں نے اپنے باپ سے کیا تھا کہ وہ ضرور ان کے لیے بخشش کی دعا کریں گے، اس امید پر کہ وہ مسلمان ہو جائے، پھر جب ابراہیم (علیہ السلام) پر واضح ہو گیا کہ ان کا باپ اللہ کا دشمن ہے کہ کوئی نصیحت اسے فائدہ نہیں دیتی یا انھیں وحی کے ذریعے سے علم ہو گیا کہ وہ کافر ہی مرے گا تو انھوں نے اس سے اعلانِ براءت کر دیا۔ ان کا والد کے لیے استغفار کرنا ان کے اپنے اجتہاد کی بنا پر تھا۔ اللہ تعالیٰ کے ان کی طرف وحی کیے گئے کسی حکم کی مخالفت نہیں تھی۔ بلاشبہ ابراہیم علیہ السلام اللہ کے حضور بہت گڑگڑانے والے اور اپنی ظالم قوم سے بہت زیادہ عفو و درگزر کرنے والے تھے۔

(115) اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو ہدایت کی توفیق دیتا ہے تو اس پر اس وقت تک گمراہی کا فیصلہ نہیں کرتا جب تک ان کے لیے وہ حرام کی گئی چیزیں واضح نہ کر دے جن سے بچنا ضروری ہے، پھر اگر وضاحت کے بعد وہ ان حرام امور کا ارتکاب کریں تو ان پر گمراہی کا حکم لگاتا ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔ اس سے کوئی چیز چھپی نہیں۔ یقیناً اس نے تمھیں وہ کچھ سکھایا ہے جو تم نہیں جانتے تھے۔

(116) بلاشبہ اللہ ہی کے لیے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے، ان دونوں میں اس کا کوئی شریک نہیں۔ ان میں کوئی چھپی چیز اللہ سے اوجھل نہیں۔ وہ جسے زندگی بخشنا چاہتا ہے، اسے زندہ کرتا ہے اور جسے مارنا چاہتا ہے، اسے موت دے دیتا ہے۔ اے لوگو! تمھارے لیے اللہ کے سوا کوئی کارساز نہیں جو تمھارے امور کا نگران ہو اور نہ تمھارا اس کے سوا کوئی مددگار ہے جو تم سے برائی دور کر سکے اور تمھارے دشمن کے خلاف تمھاری مدد کرے۔

(117) یقیناً اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی محمد ﷺ کے حال پر توجہ فرمائی جب آپ نے منافقوں کو غزوۂ تبوک سے پیچھے رہنے کی اجازت دی اور اللہ تعالیٰ نے مہاجرین و انصار کے حال پر بھی رحم کیا جو آپ سے پیچھے نہیں رہے بلکہ سخت گرمی، زادِ راہ کی قلت اور دشمن کی طاقت اور تعداد کی کثرت کے باوجود غزوۂ تبوک میں نبیٔ اکرم ﷺ کے ساتھ گئے۔ یہ سب کچھ اس کے بعد ہوا جب ایک گروہ جنگ کی شدید صورتِ حال کے پیشِ نظر ہچکچاہٹ کا شکار تھا اور پیچھے رہنے کا ارادہ کر چکا تھا، پھر اللہ تعالیٰ نے انھیں ثابت قدمی عطا کی اور جنگ کے لیے نکلنے کی توفیق بخشی اور ان پر خصوصی توجہ فرمائی۔ بلاشبہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ان کے ساتھ نہایت شفیق و رحیم ہے اور یہ بھی اس کی رحمت ہے کہ اس نے انھیں توبہ کی توفیق دی اور پھر اسے قبول کیا۔

فوائد: ❀ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے عمل سے مشرکوں کے لیے استغفار کرنے کے جائز ہونے کا استدلال غلط ہے۔ ❀ بلاشبہ گناہ اور نافرمانیاں ہی مصائب و مشکلات، ذلت و رسوائی اور توفیق سے محرومی کا باعث بنتی ہیں۔ ❀ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی مالک الملک ہے، وہی ہمارا کارساز ہے۔ اس کے سوا کوئی ہمارا مددگار اور دوست نہیں۔ ❀ دیگر لوگوں کے مقابلے میں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔

وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا ؕ حَتّٰۤى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ
الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْۤا اَنْ
لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّاۤ اِلَيْهِ ؕ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا ؕ اِنَّ
اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۱۸﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ ع 14 8 3
وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ مَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَمَنْ
حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَ
لَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ لَا يُصِيْبُهُمْ
ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَطَـُٔوْنَ
مَوْطِئًا يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا اِلَّا كُتِبَ
لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ لا
وَلَا يُنْفِقُوْنَ نَفَقَةً صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً وَّلَا يَقْطَعُوْنَ
وَادِيًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ؕ فَلَوْلَا نَفَرَ
مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَ
لِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْۤا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ ع 15 4 4

(118) بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے کعب بن مالک، مرارہ بن ربیع اور ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہم تینوں کی توبہ بھی قبول فرمائی جو غزوۂ تبوک میں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ شامل نہیں ہوئے تھے اور ان کی توبہ کے قبول ہونے کا معاملہ ملتوی کر دیا گیا تھا۔ نبیٔ اکرم ﷺ نے لوگوں کو حکم دیا کہ ان سے قطع تعلقی کر لو۔ اس بات سے انھیں شدید صدمہ اور غم پہنچا حتی کہ زمین اپنی وسعتوں کے باوجود ان پر تنگ ہوگئی۔ صورت حال کی وحشت اور تنہائی سے وہ شکستہ دل ہو گئے اور یہ سمجھ گئے کہ اللہ وحدہ لاشریک کے سوا اب ان کی کوئی جائے پناہ نہیں جہاں وہ پناہ حاصل کریں، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انھیں توبہ کی توفیق دے کر ان پر رحم کیا، پھر ان کی توبہ قبول کی۔ بلاشبہ وہی اپنے بندوں کی بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا اور ان پر خوب رحم کرنے والا ہے۔

(119) اے اللہ پر ایمان لانے، اس کے رسول (ﷺ) کی پیروی کرنے اور اس کی شریعت پر عمل کرنے والو! اللہ سے ڈرو، اس طرح کہ اس کے حکموں کو مانو اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچو اور ایمان، اقوال اور افعال میں سچوں کے ساتھ رہو۔ سچائی ہی میں تمھاری نجات ہے۔

(120) اہل مدینہ اور آس پاس کے دیہاتیوں کے لیے جائز نہیں کہ وہ رسول اکرم ﷺ سے اس وقت پیچھے رہیں جب آپ بذاتِ خود جہاد کے لیے نکلیں۔ نہ ان کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ اپنی جانیں اللہ کے رسول ﷺ کی جان سے زیادہ عزیز سمجھیں اور انھیں اپنی ذات کی حفاظت کی اللہ کے رسول ﷺ کی ذات کی حفاظت سے زیادہ فکر ہو، بلکہ ان پر فرض ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ کی خاطر اپنی جان تک قربان کر دیں۔ یہ اس لیے کہ انھیں اللہ کی راہ میں جو پیاس لگی، جو تھکاوٹ ہوئی، جو بھوک لگی اور جو ایسی جگہ ٹھہرے جہاں ان کی موجودگی کافروں کے کُڑھنے کا باعث بنی اور جو انھوں نے دشمن کی خبر لی کہ انھیں قتل کیا، یا قیدی بنایا یا غنیمت حاصل کی یا انھیں شکست سے دوچار کیا، ان سب کاموں پر اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے ایسے نیک عمل کا ثواب لکھ دیا جو اس کی بارگاہ میں مقبول ہو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کرے گا بلکہ انھیں پورا پورا بدلہ دے گا اور مزید بھی نوازے گا۔

(121) وہ تھوڑا یا زیادہ جو مال بھی خرچ کرتے ہیں اور جتنے میدان وہ طے کرتے ہیں، ان کے اس خرچ اور سفر کے سارے عمل کو ان کے لیے لکھ دیا جاتا ہے تاکہ اللہ انھیں اس کا بدلہ دے، چنانچہ وہ آخرت میں انھیں ان کے اچھے اعمال کا ضرور اجر عطا کرے گا۔

(122) مومنوں کے لیے مناسب نہیں کہ وہ سب اکٹھے ہو کر جہاد کے لیے نکلیں تاکہ دشمن کے غالب آنے کی صورت میں کہیں وہ سارے ہی ختم نہ ہو جائیں۔ ایسا کیوں نہ ہو کہ ایک گروہ ان میں سے جہاد کے لیے نکلے اور ایک گروہ رسول اکرم ﷺ کی رفاقت میں رہے اور آپ سے قرآن اور شرعی احکام سن کر دین میں سمجھ داری حاصل کرے اور جو کچھ اس نے سیکھا ہو، واپس جا کر اس کے ساتھ اپنی قوم کو ڈرائے۔ ہوسکتا ہے وہ اللہ کی سزا اور عذاب سے خبردار ہو جائیں اور اس کے حکموں کی تعمیل کریں اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے رک جائیں۔ یہ بات ان چھوٹے چھوٹے دستوں اور چھوٹی چھوٹی جنگوں کے متعلق ہے جن میں رسول اکرم ﷺ کچھ صحابۂ کرام کو اردگرد کے علاقوں میں بھیجتے تھے۔

فوائد: ❀ تقویٰ و پرہیزگاری اور سچائی اختیار کرنا فرض ہے اور یہ دونوں تباہی سے نجات کے اسباب ہیں۔

❀ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی عظیم فضیلت بیان کی گئی ہے۔

❀ دین میں سوجھ بوجھ حاصل کرنا جہاد فی سبیل اللہ کی طرح ہے۔ دین کے قیام میں یہ دونوں چیزیں ضروری ہیں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِيْنَ يَلُوْنَكُمْ مِّنَ
الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوْا فِيْكُمْ غِلْظَةً ۭ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ
الْمُتَّقِيْنَ ﴿١٢٣﴾ وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ
اَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖٓ اِيْمَانًا ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّهُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿١٢٤﴾ وَاَمَّا
الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا اِلٰى
رِجْسِهِمْ وَمَاتُوْا وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿١٢٥﴾ اَوَلَا يَرَوْنَ
اَنَّهُمْ يُفْتَنُوْنَ فِيْ كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا
يَتُوْبُوْنَ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿١٢٦﴾ وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ
نَّظَرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ ۭ هَلْ يَرٰىكُمْ مِّنْ اَحَدٍ ثُمَّ
انْصَرَفُوْا ۭ صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا
يَفْقَهُوْنَ ﴿١٢٧﴾ لَقَدْ جَاۗءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ
عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ
رَّحِيْمٌ ﴿١٢٨﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ
عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿١٢٩﴾

ع 16 7 5

(123) اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کو حکم دیا ہے کہ اپنے قرب و جوار کے کافروں کے خلاف جہاد کریں، کیونکہ ان کے قرب کی وجہ سے اہلِ ایمان کو ان سے خطرہ ہے۔ اسی طرح اس نے مومنوں کو حکم دیا ہے کہ وہ انھیں ڈرانے اور ان کی شرارتوں کی روک تھام کے لیے اپنی قوت و طاقت کا مظاہرہ کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنی مدد و نصرت اور تائید کے اعتبار سے پرہیزگار اہلِ ایمان کے ساتھ ہے۔

(124) جب اللہ تعالیٰ اپنے رسول ﷺ پر کوئی سورت نازل کرتا ہے تو منافقوں میں سے کچھ لوگ ٹھٹھا مذاق کرتے ہوئے پوچھتے ہیں: اس نازل ہونے والی سورت نے تم میں سے کس کو محمد رسول اللہ ﷺ کے لائے ہوئے دین پر ایمان میں بڑھایا ہے؟ چنانچہ جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور اس کے رسول کی تصدیق کی تو اس سورت کے نزول نے ان کے سابقہ ایمان میں مزید اضافہ کر دیا اور وہ وحی کے نزول پر بہت خوش ہیں کیونکہ اس میں ان کے دنیا و آخرت کے فائدے ہیں۔

(125) جہاں تک منافقوں کا تعلق ہے تو نزولِ قرآن اور اس میں وارد احکام و واقعات کو جھٹلانے کے عمل نے ان کے مرض اور خباثت میں مزید اضافہ کیا، چنانچہ ان کے دلوں کا مرض قرآن نازل ہونے سے مزید بڑھ گیا کیونکہ جب بھی کوئی چیز نازل ہوئی، انھوں نے اس میں نازل ہونے والے احکام میں شک کیا اور اسی طرح وہ کفر پر مر گئے۔

(126) کیا منافق اسے عبرت کی نگاہ سے نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ انھیں سال میں ایک یا دو دفعہ آزمائش میں ڈالتا ہے، ان کی منافقت کا پردہ چاک کر کے انھیں رسوا کرتا ہے؟! پھر یہ سب کچھ جانتے ہوئے کہ یہ ان کے لیے اللہ کی طرف سے سزا ہے، وہ اللہ کے حضور اپنے کفر سے توبہ کرتے ہیں نہ اپنے نفاق سے باہر آتے ہیں اور نہ اپنے اوپر آنے والی مصیبت و آزمائش سے نصیحت پکڑتے ہیں اور نہ یہ یاد رکھتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے!

(127) جب اللہ تعالیٰ اپنے رسول ﷺ پر کوئی سورت نازل کرے جس میں منافقوں کے حالات پر تبصرہ ہو تو وہ یہ کہتے ہوئے ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہیں: کیا تمھیں کوئی دیکھ رہا ہے؟ اگر انھیں کوئی دیکھ نہ رہا ہو تو اس مجلس سے کھسک جاتے ہیں۔ آگاہ رہو! اللہ تعالیٰ نے ان کے دل ہدایت اور خیر سے دور کر دیے ہیں اور انھیں رسوا کیا ہے کہ وہ نہ سمجھنے والی قوم ہے۔

(128) اے عرب کے لوگو! تمھارے پاس تمھاری ہی نسل سے ایک عظیم رسول آ گیا ہے۔ وہ تمھاری طرح عربی ہے۔ جو چیز تمھیں مشقت میں ڈالے، وہ اس پر گراں گزرتی ہے۔ وہ تمھاری ہدایت کا شدید خواہش مند ہے اور اسے تمھارا بہت خیال ہے اور وہ اہلِ ایمان کے ساتھ خصوصی رحمت و شفقت کرنے والا ہے۔

(129) اگر وہ آپ سے منہ موڑیں اور آپ کی لائی ہوئی شریعت پر ایمان نہ لائیں تو اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: مجھے وہ اللہ کافی ہے جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ اسی اکیلے پر میں نے بھروسا کیا ہے اور وہی عرشِ عظیم کا رب ہے۔

فوائد: ❀ جب اسلام کا دائرہ کار وسیع ہو اور دشمن سے جہاد کرنے کی ضرورت ہو تو اس کا آغاز قریبی کافروں سے کرنا واجب ہے۔

❀ نزولِ قرآن کے وقت منافقوں کی حالت زار کا بیان ہے کہ وہ کس طرح بے چینی اور اضطراب کی کیفیت میں ہوتے تھے۔

❀ اہلِ ایمان پر نبیِ اکرم ﷺ کی رحمت و شفقت اور آپ کے ان کی بھلائی کے لیے حریص ہونے کا بیان ہے۔

❀ ان آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ ایمان بڑھتا اور کم ہوتا ہے اور مومن کو چاہیے کہ وہ اپنے ایمان کی حفاظت کرے اور اس کا خیال رکھے، نیز اسے بڑھانے اور اس کی تجدید کرنے کی بھرپور کوشش کرتا رہے تاکہ اس میں ہمیشہ ترقی و اضافہ ہوتا رہے۔

سُوْرَةُ يُوْنُسَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّتِسْعُ اٰيَاتٍ وَّاِحْدَى عَشَرَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ۝١ اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ اَوْحَيْنَآ
اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنَّ لَهُمْ
قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ قَالَ الْكٰفِرُوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِيْنٌ ۝٢
اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ
ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ ۭ مَا مِنْ شَفِيْعٍ اِلَّا مِنْۢ
بَعْدِ اِذْنِهٖ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝٣ اِلَيْهِ
مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا ۭ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۭ اِنَّهٗ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ
لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالْقِسْطِ ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا
لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ۝٤
هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَاۗءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ
لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ۭ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ ۚ
يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝٥ اِنَّ فِي اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ
وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَّقُوْنَ ۝٦

سورۂ یونس مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: نبوت کو دلائل کے ذریعے سے ثابت کرنا اور جھٹلانے والوں کو عذاب سے ڈرانے کے ساتھ ساتھ ایمان لانے کی دعوت دینا۔

تفسیر: ① ﴿الٓرٰ﴾ یہ حروف مقطعات ہیں اور ان کے بارے میں تفصیل سورۂ بقرہ کے شروع میں گزر چکی ہے۔ یہ آیات جن کی تلاوت اس سورت میں کی جائے گی، یہ اس محکم اور پختہ قرآن کی آیات ہیں جو حکمت اور احکام پر مشتمل ہے۔

② کیا لوگوں کے لیے یہ بات باعثِ تعجب ہے کہ ہم نے ان کے ہم جنس ایک مرد پر وحی نازل کی ہے جسے ہم نے حکم دیا ہے کہ وہ انھیں اللہ کے عذاب سے ڈرائے؟! اور اے رسول (ﷺ)! اللہ پر ایمان لانے والوں کو اس بات کی خبر دے دیں جس سے وہ خوش ہو جائیں کہ انھوں نے جو نیک اعمال آگے بھیجے ہیں، ان کے بدلے میں انھیں ان کے رب تعالیٰ کے ہاں بلند مقام ملنے والا ہے۔ کافروں نے کہا: یہ آدمی جو یہ آیات لایا ہے، یہ بالکل کھلا جادوگر ہے۔

③ اے تعجب کرنے والو! بلاشبہ تمھارا رب وہ اللہ ہے جس نے اتنے عظیم آسمان اور وسیع وعریض زمین چھ دنوں میں بنائی، پھر وہ عرش پر مستوی ہوا، پھر تم اس پر کیسے تعجب کرتے ہو کہ اس نے تمھارے ہی جیسے ایک مرد کو نبی بنا کر مبعوث کیا؟! وہ اکیلا ہی اپنی وسیع وعریض مملکت میں فیصلے کرتا اور اختیار رکھتا ہے۔ کسی کو یہ اختیار نہیں کہ اس کے حضور اس کی اجازت اور رضامندی کے بغیر کسی بھی چیز میں سفارش کرے۔ ان مذکورہ صفات کا مالک اللہ ہے جو تمھارا رب ہے، لہٰذا مخلص ہو کر اس اکیلے کی عبادت کرو۔ کیا تم اس کی وحدانیت کا پتہ دینے والے ان تمام دلائل اور ثبوتوں سے نصیحت نہیں پکڑتے؟ جسے نصیحت قبول کرنے کی معمولی خواہش بھی ہو، وہ ضرور اسے جان لے گا اور اس پر ایمان لے آئے گا۔

④ تمھیں قیامت کے دن اس اکیلے اللہ ہی کی طرف لوٹنا ہے تاکہ وہ تمھیں تمھارے اعمال کی جزا دے۔ اللہ تعالیٰ نے لوگوں سے اس کا سچا وعدہ کر رکھا ہے جس کے وہ کبھی خلاف نہیں کرے گا۔ بے شک وہ ایسا کرنے، یعنی لوٹانے پر قادر ہے۔ وہ مخلوق کو بغیر کسی سابقہ مثال کے وجود بخشتا ہے اور پھر اس کی موت کے بعد دوبارہ اسے اٹھائے گا تاکہ اللہ تعالیٰ عدل سے ان لوگوں کو جزا دے جو اللہ پر ایمان لائے اور جنھوں نے نیک عمل کیے، چنانچہ ان کی نیکیوں میں کمی کرے گا نہ ان کی برائیوں میں اضافہ کرے گا اور جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کے ساتھ کفر کیا، ان کے لیے انتہائی گرم پانی کا مشروب ہوگا جو ان کی انتڑیوں کو کاٹ دے گا۔ ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کے ساتھ کفر کرتے تھے۔

⑤ اللہ ہی ہے جس نے آفتاب کو شعاعیں بکھیرنے والا چمکتا ہوا بنایا اور چاند کو نور بنایا جس سے روشنی حاصل کی جاتی ہے اور اس کے چلنے کی اٹھائیس منزلیں مقرر کیں۔ منزل سے مراد وہ مسافت ہے جو چاند ہر دن رات میں طے کرتا ہے، تاکہ اے لوگو! تم سورج کے ذریعے سے دنوں کی تعداد جان لو اور چاند کے ذریعے سے مہینوں اور سالوں کی گنتی معلوم کر سکو۔ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں، زمین اور ان کے درمیان جو کچھ پیدا کیا ہے، وہ بامقصد ہی بنایا ہے تاکہ وہ لوگوں کے سامنے اپنی عظمت وقدرت کا اظہار کرے۔ اللہ تعالیٰ یہ واضح دلائل اور نمایاں ثبوت جو اس کی وحدانیت کا پتا دیتے ہیں، اس قوم کے لیے بیان کرتا ہے جو ان سے استدلال کرنا جانتی ہے۔

⑥ بلاشبہ بندوں پر رات اور دن کے ایک دوسرے کے بعد آنے، ان میں تاریکی اور روشنی کے پائے جانے اور ایک کے چھوٹے اور دوسرے کے طویل ہونے میں اور آسمانوں اور زمین میں پائی جانے والی مخلوقات میں یقیناً ایسی نشانیاں ہیں جو اللہ کی قدرت کی دلیل ہیں، ایسی قوم کے لیے جو اللہ کے حکموں کو مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز آ کر اللہ سے ڈرنے والی ہو۔

فوائد: ❀ نبیٔ اکرم ﷺ کی نبوت کا اثبات اور اس بات کا بیان کہ آپ کی بعثت سمجھ میں آنے والی چیز ہے، اس میں کوئی انہونی اور عجیب بات نہیں۔ ❀ آسمانوں، زمین اور ان دونوں میں موجود ہر چیز کی تخلیق، معاملات کی تدبیر، زمانوں کی تعیین وتقدیر اور رات دن کا اختلاف، سب وہ عظیم نشانیاں ہیں جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے الٰہ ہونے پر دلالت کر رہی ہیں۔ ❀ قیامت کے دن شفاعت صرف اس کے لیے ہوگی جس کے لیے اللہ تعالیٰ اجازت دے گا اور اس کے قول وفعل سے خوش ہوگا۔ ❀ اللہ تعالیٰ کا سورج کی حرکت اور چاند کی منزلیں مقرر کرنا، تاریخ، دنوں اور سالوں کے تعین میں معاون ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَآءَنَا وَرَضُوا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
وَاطْمَأَنُّوا بِهَا وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ اٰيٰتِنَا غٰفِلُونَ ۝٧ أُولٰٓئِكَ
مَأْوٰىهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝٨ إِنَّ الَّذِينَ اٰمَنُوا وَ
عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ يَهْدِيهِمْ رَبُّهُمْ بِإِيمَانِهِمْ ۚ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ
الْأَنْهٰرُ فِي جَنّٰتِ النَّعِيمِ ۝٩ دَعْوٰىهُمْ فِيهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَ
تَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلٰمٌ ۚ وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ
الْعٰلَمِينَ ۝١٠ ع وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ
لَقُضِيَ إِلَيْهِمْ أَجَلُهُمْ ۖ فَنَذَرُ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَآءَنَا فِي
طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ۝١١ وَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا
لِجَنْۢبِهٖٓ أَوْ قَاعِدًا أَوْ قَآئِمًا ۚ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهُ مَرَّ
كَأَنْ لَّمْ يَدْعُنَآ إِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهُ ۚ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِينَ
مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝١٢ وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ
لَمَّا ظَلَمُوا ۙ وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَمَا كَانُوا
لِيُؤْمِنُوا ۚ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ ۝١٣ ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ
خَلٰٓئِفَ فِي الْأَرْضِ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ ۝١٤

ع 1 10 6

(7) بلاشبہ کافر جو اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی امید نہیں رکھتے کہ اس بنا پر وہ اس سے ڈریں یا اس سے ملنے کی خواہش رکھیں، آخرت کی ہمیشہ کی زندگی کے بجائے دنیا کی عارضی اور فانی زندگی پر ریجھ بیٹھے ہیں، ان کے دل اس پر مطمئن ہیں اور وہ اسی پر خوش ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کی آیات اور اس کے دلائل سے منہ موڑے ہوئے غافل ہیں۔

(8) ان مذکورہ صفات کے حامل لوگوں کا ٹھکانا، جہاں وہ ٹھہریں گے، آگ ہے اور اس کا سبب ان کا کفر کرنا اور آخرت کے دن کو جھٹلانا ہے۔

(9) بلاشبہ جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور نیک عمل کیے، اللہ تعالیٰ انھیں ان کے ایمان کے سبب ایسے نیک اعمال کی توفیق دے گا جو اس کی رضا کا باعث ہوں گے، پھر قیامت کے دن اللہ تعالیٰ انھیں دائمی نعمتوں والی جنتوں میں داخل کرے گا اور ان جنتی لوگوں کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی۔

(10) جنت میں ان کی دعا اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس ہوگی اور ان کے لیے اللہ تعالیٰ کا اور فرشتوں کا اور ان کا ایک دوسرے کے لیے تحفہ سلام ہوگا اور ان کی دعا کا اختتام تمام مخلوقات کے رب اللہ کی ثناء و تعریف پر ہوگا۔

(11) اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کی وہ دعائیں جو وہ غصے کے وقت اپنے، اپنی اولادوں اور اپنے مالوں کے خلاف کرتے ہیں، اسی طرح جلدی قبول کر لے جس طرح وہ ان کی خیر اور بھلائی کی دعائیں قبول کرتا ہے تو وہ ہلاک ہو جائیں، لیکن اللہ تعالیٰ انھیں مہلت دیتا ہے تو ان لوگوں کو جو اس کی ملاقات کا انتظار نہیں کرتے، حساب کے دن کے بارے میں حیران و پریشان اور شک و شبہ میں بھٹکتا چھوڑ دیتا ہے کیونکہ وہ سزا سے ڈرتے ہیں نہ ثواب کی امید رکھتے ہیں۔

(12) جب اپنی جان پر زیادتی کرنے والے انسان کو کوئی بیماری یا بدحالی آلیتی ہے تو وہ کھڑے، بیٹھے اور پہلو کے بل لیٹے ہوئے بھی نہایت عجز و انکسار سے گڑگڑاتے ہوئے ہم سے دعا کرتا ہے، اس امید پر کہ اس کی مصیبت ٹل جائے، پھر جب ہم اس کی دعا قبول کر لیتے اور اس کی مصیبت دور کر دیتے ہیں تو وہ اپنی پہلی حالت میں لوٹ جاتا ہے، گویا اس نے اپنی تکلیف دور کرنے کے لیے ہمیں پکارا ہی نہیں تھا۔ جس طرح اپنے رب سے منہ موڑنے والے کے لیے گمراہی کی راہ پر چلنا خوشنما بنا دیا گیا ہے، بالکل اسی طرح کفر کر کے اللہ کی حدود پامال کرنے والوں کے لیے کفر و نافرمانی کے جو کام وہ کرتے ہیں، وہ ان کے لیے خوشنما بنا دیے گئے ہیں، لہٰذا وہ انھیں چھوڑتے نہیں ہیں۔

(13) اے مشرکو! یقیناً ہم نے تم سے پہلی امتوں کو اس لیے ہلاک کیا کہ انھوں نے اللہ کے رسولوں کو جھٹلایا اور گناہوں کا ارتکاب کیا۔ جو رسول ہم نے ان کی طرف بھیجے، وہ ان کے پاس واضح دلائل اور نشانیاں لے کر آئے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے لائے ہوئے پیغام کی صداقت پر دلیل ہیں، لیکن انھیں ایمان لانے کی توفیق نہ ہوئی کیونکہ ان میں ایمان لانے کی اہلیت ہی نہیں تھی، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انھیں رسوا کر دیا اور ایمان لانے کی توفیق نہ دی۔ جس طرح ہم نے ان ظالم قوموں کو سزا دی اسی طرح ہم ہر دور اور ہر علاقے کے ان جیسے ظالموں کو یہی سزا دیں گے۔

(14) پھر اے لوگو! ہم نے ان جھٹلانے والی امتوں کو ہلاک کر کے تمھیں ان کا جانشین بنایا تاکہ ہم دیکھیں کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔ اچھے عمل کر کے ان پر ثواب لیتے ہو یا برے عمل کر کے سزا کے حق دار ٹھہرتے ہو؟

فوائد:
- اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر لطف و کرم ہے کہ بندوں کی وہ بددعائیں جلدی قبول نہیں کرتا جو وہ اپنے یا اپنی اولاد کے خلاف کرتے ہیں۔
- انسان کی اس حالت کا بیان کہ وہ تنگی میں اللہ تعالیٰ سے التجائیں کرتا ہے اور خوشحالی کے وقت منہ موڑ لیتا ہے۔ اس اندازِ زندگی سے ہمیں ڈرایا گیا ہے۔
- سابقہ امتوں کی ہلاکت و تباہی کا سبب نافرمانیاں اور ظلم کرنا تھا۔

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيَاتُنَا بَيِّنٰتٍ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ
لِقَآءَنَا ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ هٰذَآ اَوْ بَدِّلْهُ ؕ قُلْ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ
اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِيْ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ۚ
اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۵﴾ قُلْ
لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ ۖ فَقَدْ لَبِثْتُ
فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۶﴾ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ
افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ
الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ
وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ قُلْ
اَتُنَبِّئُوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ ؕ
سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَمَا كَانَ النَّاسُ
اِلَّآ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوْا ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ
رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ فِيْمَا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَيَقُوْلُوْنَ
لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۚ فَقُلْ اِنَّمَا
الْغَيْبُ لِلّٰهِ فَانْتَظِرُوْا ۚ اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿۲۰﴾ ع 2 10 7

(15) جب ان کے سامنے اللہ کی توحید کا پتا دینے والی واضح قرآنی آیات تلاوت کی جاتی ہیں تو بعثت کے منکر جو ثواب کی امید رکھتے ہیں نہ عذاب کا خوف، وہ کہتے ہیں: اے محمد (ﷺ)! بتوں کی عبادت کی برائی پر مشتمل اس قرآن کے علاوہ کوئی دوسرا قرآن لائیں، یا اس قرآن کے بعض حصے کو یا پورے کو بدل کر ہماری خواہشات کے موافق لے آئیں۔ اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: نہ یہ درست ہے کہ میں اس قرآن کو بدل دوں اور نہ میں اس کے علاوہ اس سے بہتر قرآن لانے کی طاقت ہی رکھتا ہوں۔ اللہ اکیلا ہی ہے جو اس کو جیسے چاہے بدل دے۔ میں تو صرف اس کی پیروی کرتا ہوں جو اللہ تعالیٰ میری طرف وحی کرتا ہے۔ میں تو اس بات سے ڈرتا ہوں کہ اگر میں نے تمھاری بات مان کر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تو مجھے بڑے دن، یعنی قیامت کے عذاب کا سامنا کرنا پڑے گا۔

(16) اے رسول (ﷺ)! کہہ دیں: اگر اللہ چاہتا کہ میں تم پر قرآن نہ پڑھوں تو میں تم پر اس کی قراءت نہ کرتا اور نہ تمھیں اس کی تبلیغ کرتا۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو تمھیں میری زبانی قرآن کا علم نہ دیتا۔ یقیناً میں تمھارے درمیان ایک لمبا عرصہ، یعنی چالیس سال رہا ہوں۔ میں پڑھتا تھا نہ لکھتا تھا اور نہ میں نے اس معاملے کی کوئی طلب یا کوشش کی۔ کیا پھر بھی تم اپنی عقلوں سے کام لے کر سمجھتے نہیں کہ جو کچھ میں لایا ہوں، وہ اللہ کی طرف سے ہے اور اس میں میرا ذاتی عمل دخل نہیں ہے؟!

(17) اس آدمی سے بڑا ظالم کوئی نہیں جس نے اللہ پر جھوٹ گھڑا، لہٰذا میرے لیے کیسے ممکن ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹ کی نسبت کرتے ہوئے قرآن بدل دوں۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ گھڑ کر اس کی حدود سے تجاوز کرنے والے اپنے مقصد میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔

(18) اور مشرک اللہ تعالیٰ کے سوا خیالی معبودوں کی عبادت کرتے ہیں جو نفع دے سکتے ہیں نہ نقصان، جبکہ معبود برحق وہ ہے جو جب چاہے نفع و نقصان دے۔ وہ اپنے معبودوں کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ سفارشی ہیں جو اللہ کے ہاں ہماری سفارش کریں گے تو وہ ہمیں ہمارے گناہوں پر عذاب نہیں دے گا۔ اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: کیا تم خوب علم رکھنے والے اللہ کو خبر دیتے ہو کہ اس کا کوئی شریک ہے، حالانکہ وہ آسمانوں اور زمین میں اپنے کسی شریک کو نہیں جانتا۔ وہ اس باطل اور جھوٹ سے پاک صاف ہے جو مشرک اس کے بارے میں کہتے ہیں۔

(19) ابتدا میں تمام لوگ مومن موحد ایک ہی امت تھے، پھر ان میں اختلاف پیدا ہوا تو کچھ مومن ہی رہے اور کچھ کافر ہو گئے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی تقدیر میں یہ بات پہلے سے طے نہ ہوتی کہ اللہ تعالیٰ ان کے باہمی اختلافات کا فیصلہ دنیا میں نہیں کرے گا بلکہ ان کے درمیان قیامت کے دن فیصلہ کرے گا تو ان کے اختلافات کا فیصلہ دنیا ہی میں ان کے درمیان کر دیتا اور ہدایت یافتہ اور گمراہ واضح ہو جاتے۔

(20) یہ مشرک کہتے ہیں کہ محمد (ﷺ) پر اس کے رب کی طرف سے کوئی ایسا معجزہ کیوں نہیں اتارا گیا جو اس کی صداقت کی دلیل ہو؟ اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: معجزات کا نازل کرنا غیبی امر ہے جو اللہ تعالیٰ کے علم کے ساتھ خاص تعلق رکھتا ہے، لہٰذا تم جن مادی معجزات کے طلب گار ہو، ان کا انتظار کرو اور میں بھی تمھارے ساتھ ان کا منتظر ہوں۔

فوائد:
- اللہ تعالیٰ پر بہتان باندھنا، جھوٹ بولنا اور اس کے کلام میں تحریف کرنا بہت بڑا گناہ ہے جس طرح یہود نے تورات کے ساتھ کیا ہے۔
- نفع اور نقصان اکیلے اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ اس کے سوا کوئی یہ اختیار نہیں رکھتا۔
- ان آیات میں مشرکوں کے اس عقیدے کا رد ہے کہ ان کے معبود اللہ کے ہاں ان کے سفارشی ہوں گے۔
- خواہشاتِ نفس کی پیروی اور دین میں بے جا اختلاف فرقہ بندی کا سبب ہیں۔

وَإِذَآ أَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّنۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُمْ إِذَا لَهُم مَّكْرٌ
فِىٓ ءَايَاتِنَا ۚ قُلِ ٱللَّهُ أَسْرَعُ مَكْرًا ۚ إِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُونَ مَا تَمْكُرُونَ ﴿٢١﴾
هُوَ ٱلَّذِى يُسَيِّرُكُمْ فِى ٱلْبَرِّ وَٱلْبَحْرِ ۖ حَتَّىٰٓ إِذَا كُنتُمْ فِى ٱلْفُلْكِ ۖ وَ
جَرَيْنَ بِهِم بِرِيحٍ طَيِّبَةٍ وَفَرِحُوا۟ بِهَا جَآءَتْهَا رِيحٌ عَاصِفٌ
وَجَآءَهُمُ ٱلْمَوْجُ مِن كُلِّ مَكَانٍ وَظَنُّوٓا۟ أَنَّهُمْ أُحِيطَ بِهِمْ ۙ دَعَوُا۟
ٱللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ ٱلدِّينَ ۖ لَئِنْ أَنجَيْتَنَا مِنْ هَٰذِهِۦ لَنَكُونَنَّ
مِنَ ٱلشَّٰكِرِينَ ﴿٢٢﴾ فَلَمَّآ أَنجَىٰهُمْ إِذَا هُمْ يَبْغُونَ فِى ٱلْأَرْضِ بِغَيْرِ
ٱلْحَقِّ ۗ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ إِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلَىٰٓ أَنفُسِكُم ۖ مَّتَٰعَ ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا ۖ
ثُمَّ إِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٢٣﴾ إِنَّمَا مَثَلُ
ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا كَمَآءٍ أَنزَلْنَٰهُ مِنَ ٱلسَّمَآءِ فَٱخْتَلَطَ بِهِۦ نَبَاتُ
ٱلْأَرْضِ مِمَّا يَأْكُلُ ٱلنَّاسُ وَٱلْأَنْعَٰمُ ۖ حَتَّىٰٓ إِذَآ أَخَذَتِ ٱلْأَرْضُ
زُخْرُفَهَا وَٱزَّيَّنَتْ وَظَنَّ أَهْلُهَآ أَنَّهُمْ قَٰدِرُونَ عَلَيْهَآ ۖ أَتَىٰهَآ
أَمْرُنَا لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنَٰهَا حَصِيدًا كَأَن لَّمْ تَغْنَ
بِٱلْأَمْسِ ۚ كَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ ٱلْءَايَٰتِ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿٢٤﴾ وَٱللَّهُ
يَدْعُوٓا۟ إِلَىٰ دَارِ ٱلسَّلَٰمِ ۖ وَيَهْدِى مَن يَشَآءُ إِلَىٰ صِرَٰطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٢٥﴾

(21) جب ہم خشک سالی اور تنگ حالی کے بعد مشرکوں کو بارش اور خوشحالی کی نعمت عطا کرتے ہیں تو وہ ہماری آیتوں کا مذاق اڑانا اور انھیں جھٹلانا شروع کر دیتے ہیں۔ اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہہ دیں: اللہ کی تدبیر بہت تیز ہے اور وہ تمھیں ڈھیل دے کر بہت جلد پکڑنے والا ہے۔ جو سازشیں تم کرتے ہو، اللہ کے نگران فرشتے انھیں لکھ رہے ہیں، ان سے کوئی چیز نہیں چھوٹتی تو پھر وہ ان کے خالق سے کیسے اوجھل رہ سکتی ہے؟! عنقریب اللہ تعالیٰ تمھیں تمھارے مکر کی سزا دے گا۔

(22) اے لوگو! وہ اللہ ہی ہے جو خشکی میں تمھیں تمھارے قدموں پر اور تمھارے سواری کے چوپایوں پر چلاتا ہے۔ وہی ہے جو تمھیں سمندر میں کشتیوں میں اٹھائے پھرتا ہے حتی کہ جب تم سمندر میں کشتیوں میں ہوتے ہو اور عمدہ اور موافق ہوائیں انھیں لے کر چلتی ہیں تو اس موافق ہوا سے سوار بڑے خوش ہوتے ہیں۔ وہ اپنی اسی خوشی میں ہوتے ہیں کہ ان پر تیز آندھی چلنے لگتی ہے اور سمندر کی لہریں ہر طرف سے ان پر چڑھ دوڑتی ہیں اور انھیں غالب گمان ہونے لگتا ہے کہ اب وہ ہلاک ہو جائیں گے تو وہ اکیلے اللہ کو پکارتے ہوئے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتے ہوئے کہتے ہیں: (اے اللہ!) اگر تو نے ہمیں اس تباہ کن صورت حال سے نکال لیا تو ہم اپنے اوپر ہونے والے تیرے اس انعام پر ضرور تیرے شکر گزار بنیں گے۔

(23) پھر جب اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول کی اور انھیں اس مشکل سے نکال دیا تو وہ کفر و نافرمانی اور گناہوں کا ارتکاب کر کے دوبارہ فساد برپا کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اے لوگو! ہوش کرو، تمھاری اس بدترین سرکشی کا وبال تمھی پر پڑے گا۔ اللہ تعالیٰ کو تمھاری بغاوت کا کوئی نقصان نہیں۔ تم اس سے دنیا کی فانی زندگی میں فائدہ اٹھالو، پھر قیامت کے دن تمھیں ہماری ہی طرف لوٹنا ہے۔ ہم تمھیں بتائیں گے کہ تم کیا نافرمانیاں کرتے رہے ہو اور تمھیں ان کی سزا بھی دیں گے۔

(24) دنیا کی یہ زندگی جس سے تم فائدہ اٹھا رہے ہو، یہ اتنی جلدی گزر جائے گی جیسے بارش نازل ہو جس سے مل کر زمین کی نباتات اگ پڑیں، جس میں دانے اور پھل بھی ہوں، جو لوگ کھاتے ہیں اور گھاس وغیرہ بھی ہو جو جانور کھاتے ہیں، حتی کہ زمین جب مختلف طرح کی نباتات سے لہلہا اٹھے اور خوبصورت منظر پیش کرنے لگے اور کھیتی کے مالک یہ سمجھنے لگیں کہ وہ اس کے کاٹنے اور پھل چننے پر قادر ہیں تو اس کھیتی کی تباہی کا ہمارا فیصلہ آ جائے اور ہم اسے کٹی ہوئی کھیتی کی طرح کر دیں جیسے زمانہ قریب میں یہاں کوئی کھیتی اور درخت تھے ہی نہیں۔ جس طرح ہم نے تمھارے لیے دنیا کا حال اور اس کا بہت جلد ختم ہو جانا بیان کیا ہے، اسی طرح ہم غور و فکر اور عبرت حاصل کرنے والوں کے لیے واضح دلائل اور نشانیاں بیان کرتے ہیں۔

(25) اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کو اپنی جنت کی طرف بلاتا ہے جو سلامتی والا گھر ہے جس میں لوگ پریشانیوں اور غموں سے محفوظ رہیں گے اور موت سے بھی سلامت رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے، دین اسلام کی توفیق دیتا ہے جو اس سلامتی کے گھر جنت تک پہنچانے والا ہے۔

فوائد: ❀ جو اللہ کے مومن بندوں کے ساتھ مکر و فریب کرے، وہ بہت جلد اللہ تعالیٰ کی تدبیر کی گرفت میں آ جاتا ہے۔

❀ انسان کی سرکشی کا وبال اسی پر پڑتا ہے اور اس کا نقصان صرف اسی کو ہوتا ہے۔

❀ دنیا کے بہت جلد ختم اور زوال پذیر ہونے کے لحاظ سے اس کی حقیقت بیان کی گئی ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ اس کی نعمتیں فانی ہیں۔

❀ جنت ہی مومن کا ٹھکانا ہے کیونکہ وہاں نعمتیں ہوں گی اور مصیبتوں اور پریشانیوں سے چھٹکارا ہوگا۔

لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ ؕ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّلَا
ذِلَّةٌ ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا
السَّيِّاٰتِ جَزَآءُ سَيِّئَةٍ بِمِثْلِهَا ۙ وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ
مِنْ عَاصِمٍ ۚ كَاَنَّمَآ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا ؕ
اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ
جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا مَكَانَكُمْ اَنْتُمْ وَشُرَكَآؤُكُمْ ۚ
فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ وَقَالَ شُرَكَآؤُهُمْ مَّا كُنْتُمْ اِيَّانَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۲۸﴾
فَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ
لَغٰفِلِيْنَ ﴿۲۹﴾ هُنَالِكَ تَبْلُوْا كُلُّ نَفْسٍ مَّآ اَسْلَفَتْ وَرُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ
مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۳۰﴾ قُلْ مَنْ
يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَ
مَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ
الْاَمْرَ ؕ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ ۚ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۳۱﴾ فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ ۚ
فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ﴿۳۲﴾ كَذٰلِكَ
حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ فَسَقُوْٓا اَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۳﴾

(26) جن لوگوں نے نیکی اختیار کی، اس طرح کہ اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کے واجب کیے ہوئے اطاعت کے کام کیے اور جو گناہ کے کام اللہ تعالیٰ نے ان پر حرام قرار دیے ہیں انھیں چھوڑ دیا، ان کے لیے بہت اچھا بدلہ ہے اور وہ ہے جنت۔ ان پر مزید نوازش بھی ہوگی، یعنی اللہ کریم کے چہرے کا دیدار نصیب ہوگا اور ان کے چہروں کو غبار ڈھانپے گا نہ ان پر ذلت و رسوائی چھائے گی۔ نیکی والے لوگ ہی جنتی ہیں۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

(27) اور جن لوگوں نے کفر و نافرمانی جیسے برے کام کیے، ان کے لیے ان کی کی ہوئی برائی کا بدلہ، آخرت میں اللہ کے عذاب کی صورت میں اس کے برابر ہی ہے اور ان کے چہروں پر ذلت و رسوائی چھائی ہوگی۔ جب اللہ تعالیٰ ان پر اپنا عذاب نازل کرے گا تو انھیں اس سے کوئی بچانے والا نہ ہوگا۔ کثرت سے جہنم کی آگ کا دھواں اور سیاہی پڑنے کی وجہ سے ان کے چہرے ایسے ہوں گے جیسے اندھیری رات کی سیاہی ان پر اوڑھا دی گئی ہو۔ مذکورہ صفات کے حامل لوگ ہی دوزخی ہیں جو اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

(28) اے رسول (ﷺ)! قیامت کے دن کا وہ وقت یاد کریں جب ہم تمام مخلوقات کو جمع کریں گے، پھر ان لوگوں سے کہیں گے جنھوں نے دنیا میں اللہ کے شریک ٹھہرائے: اے مشرکو! تم اور تمھارے وہ معبود جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے تھے، اپنی اپنی جگہ ٹھہرے رہو۔ پھر ہم معبودوں اور عبادت کرنے والوں میں پھوٹ ڈال دیں گے اور معبود عبادت کرنے والوں سے یہ کہہ کر براءت کا اظہار کریں گے: تم دنیا میں ہماری عبادت نہیں کرتے تھے۔

(29) تب ان کے معبود جن کی وہ اللہ کے سوا عبادت کرتے تھے، یہ کہتے ہوئے ان سے براءت ظاہر کریں گے: اللہ گواہ ہے اور اس کی گواہی کافی ہے کہ ہم اس پر قطعاً راضی نہ تھے کہ تم ہماری عبادت کرتے اور نہ ہم نے تمھیں اس کا حکم دیا۔ ہمیں تو یہ شعور بھی نہیں تھا کہ تم ہماری عبادت کرتے تھے۔

(30) اس عظیم کٹہرے میں ہر ایک کو خبر ہو جائے گی کہ اس نے دنیا کی زندگی میں کیا آگے بھیجا اور مشرکوں کو ان کے برحق رب اللہ کی طرف لوٹایا جائے گا جو ان کا حساب لینے والا ہے۔ اپنے بتوں کی شفاعت کا جو جھوٹ وہ گھڑا کرتے تھے، وہ سب ان سے غائب ہو جائے گا۔

(31) اے رسول (ﷺ)! اللہ کے ساتھ شرک کرنے والے ان لوگوں سے پوچھیں: تمھیں آسمان کی جانب سے بارش نازل کر کے رزق کون دیتا ہے؟ زمین سے نباتات اگا کر اور اس کی معدنیات کی صورت میں تمھیں روزی کون دیتا ہے؟ مردہ سے زندہ کو کون نکالتا ہے جیسے انسان کو نطفے سے اور پرندے کو انڈے سے؟ اور زندہ سے مردہ کو کون نکالتا ہے جیسے حیوان سے نطفہ اور پرندے سے انڈہ؟ اور آسمان و زمین اور ان میں موجود مخلوقات کے معاملات کی تدبیر کون کرتا ہے؟ وہ ضرور جواب دیں گے کہ یہ سب کچھ کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ تو آپ ان سے کہیں: کیا تم یہ بات جانتے نہیں اور اللہ کے حکموں پر عمل کر کے اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز رہ کر اس سے ڈرتے نہیں؟!

(32) اے لوگو! جو یہ سب کچھ کرتا ہے، وہی سچا اللہ ہے جو تمھارا خالق ہے اور تمھارے معاملات کی تدبیر کرنے والا ہے، پھر حق کی پہچان ہونے کے بعد کیا رہ گیا سوائے گمراہی اور حق سے دوری کے؟! اس واضح حق کے بارے میں تمھاری عقلیں کہاں چلی گئیں؟!

(33) اے رسول (ﷺ)! جس طرح اللہ تعالیٰ کے لیے سچی ربوبیت ثابت ہوگئی، اسی طرح آپ کے رب کی تقدیر والی بات بھی دشمنی رکھ کر حق سے نکل جانے والوں کے بارے میں پکی ہوگئی کہ وہ ایمان نہیں لائیں گے۔

فوائد: ❀ سب سے عظیم نعمت جس کی مومن کو ترغیب دلائی گئی ہے، وہ اللہ تعالیٰ کے مبارک چہرے کا دیدار ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا بیان اور یہ کہ وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔ ❀ الوہیت میں شرک کرنے سے توحید ربوبیت کا اقرار بھی بے کار ہو جاتا ہے۔ بیک وقت دونوں توحیدوں کا اقرار ضروری ہے۔ ❀ جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کی نافرمانیوں کے باعث ان کے ایمان سے محروم رہنے کا فیصلہ کر دے تو وہ ایمان نہیں لائیں گے۔

قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ؕ قُلِ اللّٰهُ
يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿۳۴﴾ قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ
مَّنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ ؕ قُلِ اللّٰهُ يَهْدِيْ لِلْحَقِّ ؕ اَفَمَنْ يَّهْدِيْٓ
اِلَى الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ يُّتَّبَعَ اَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْٓ اِلَّآ اَنْ يُّهْدٰى ۚ فَمَا لَكُمْ
كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَمَا يَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا ؕ اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ
مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَمَا كَانَ هٰذَا
الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ
بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۷﴾
اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا مَنِ
اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۳۸﴾ بَلْ كَذَّبُوْا
بِمَا لَمْ يُحِيْطُوْا بِعِلْمِهٖ وَلَمَّا يَاْتِهِمْ تَاْوِيْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ كَذَّبَ
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۳۹﴾ وَ
مِنْهُمْ مَّنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهٖ ؕ وَرَبُّكَ اَعْلَمُ
بِالْمُفْسِدِيْنَ ﴿۴۰﴾ وَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ لِّيْ عَمَلِيْ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ ۚ
اَنْتُمْ بَرِيْٓـُٔوْنَ مِمَّآ اَعْمَلُ وَاَنَا بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۱﴾

ع 4 10 9

(34) اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہہ دیں: کیا تمھارے ان شریکوں میں سے جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو، کوئی ایسا ہے جو بغیر کسی سابقہ نمونے کے پہلی بار کوئی چیز پیدا کرے اور پھر اس کی موت کے بعد اسے دوبارہ اٹھائے؟ ان سے کہہ دیں: اللہ ہی کسی سابقہ مثال کے بغیر پیدا کرتا ہے اور پھر اسے موت کے بعد دوبارہ اٹھائے گا۔ اے مشرکو! تم حق سے باطل کی طرف کیسے پھیرے جاتے ہو؟!

(35) اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہہ دیں: کیا اللہ کے سوا جن شریکوں کی تم عبادت کرتے ہو، ان میں سے کوئی ایسا ہے جو حق کی طرف راہنمائی کرے؟ ان سے کہہ دیں: اللہ تعالیٰ اکیلا ہی حق کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔ کیا بھلا وہ جو لوگوں کی حق کی طرف راہنمائی کرے اور انھیں اس کی طرف بلائے، وہ پیروی کے زیادہ لائق ہے یا تمھارے معبود جو خود بھی ہدایت یافتہ نہیں، الا یہ کہ کوئی دوسرا ان کو ہدایت دے؟! تمھیں کیا ہو گیا ہے، تم یہ گمان کرتے ہوئے کہ وہ اللہ کے شریک ہیں کیسے باطل کے ساتھ فیصلہ کرتے ہو؟! اللہ تعالیٰ تمھاری اس بات سے بہت بلند و بالا اور برتر ہے۔

(36) بلاشبہ مشرکوں کی اکثریت جس چیز کی پیروی کرتی ہے، اس کا انھیں علم ہی نہیں ہوتا۔ وہ صرف وہم اور شک کے پیچھے بھاگتے ہیں، حالانکہ شک علم کے قائم مقام ہو سکتا ہے نہ اس کے مقابلے میں فائدہ دے سکتا ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اسے خوب جاننے والا ہے جو وہ کرتے ہیں۔ ان کا کوئی فعل اس سے پوشیدہ نہیں اور وہ ضرور انھیں ان کے افعال و اعمال کی جزا دے گا۔

(37) اس قرآن کے بارے میں یہ بات صحیح نہیں کہ اسے گھڑ لیا گیا ہے اور نہ اسے غیر اللہ کی طرف منسوب کرنا صحیح ہے کیونکہ یہ بات یقینی طور پر ثابت ہے کہ لوگ قرآن جیسا کلام پیش کرنے سے عاجز ہیں۔ سچ یہ ہے کہ یہ قرآن اپنے سے پہلے نازل ہونے والی کتابوں کی تصدیق کرنے والا اور ان کے مختصر احکام کی تفصیل بیان کرنے والا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ تمام مخلوقات کے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔

(38) بلکہ کیا یہ مشرک کہتے ہیں کہ محمد (ﷺ) نے یہ قرآن خود اپنے پاس سے گھڑ کر اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کر دیا ہے؟! اے رسول (ﷺ)! ان کا رد کرتے ہوئے کہہ دیں: اگر یہ قرآن میں نے خود گھڑا ہے جبکہ میں بھی تمھاری طرح انسان ہوں، تو تم اگر اپنے اس دعوے میں سچے ہو کہ یہ قرآن خود ساختہ اور جھوٹا ہے تو اس جیسی کوئی ایک سورت بنا لاؤ اور اپنی نصرت و حمایت میں جسے بلا سکتے ہو بلا لو۔ تم ایسا ہرگز نہ کر سکو گے۔ تمھارا اس کی طاقت نہ رکھنا، حالانکہ تم صاحبِ زبان اور فصاحت و بلاغت کے مالک ہو، اس بات کی دلیل ہے کہ قرآن اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔ (39) پھر بھی انھوں نے نہ مانا بلکہ قرآن کو سمجھے اور اس میں غور و فکر کیے بغیر فوراً اسے جھٹلا دیا اور جس عذاب سے ان کو ڈرایا گیا تھا، اس کا وقت آنے سے پہلے ہی اسے جھٹلانے لگے، حالانکہ اس عذاب کے آنے کا وقت قریب ہے۔ اسی طرح جھٹلانے کی حرکت پہلی امتوں نے بھی کی اور ان پر جو عذاب آیا سو آیا۔ اے رسول (ﷺ)! غور کریں، ان جھٹلانے والی امتوں کا انجام کیا ہوا، بالآخر اللہ تعالیٰ نے انھیں تباہ و برباد کر دیا۔ (40) مشرکوں میں سے کچھ ایسے ہیں جو موت سے پہلے ضرور قرآن پر ایمان لے آئیں گے اور کچھ وہ ہیں جو دشمنی و سرکشی اور تکبر کے باعث مرتے دم تک ایمان نہیں لائیں گے۔ اور اے رسول (ﷺ)! آپ کا رب کفر پر اڑے رہنے والوں کو خوب جانتا ہے اور وہ انھیں ان کے کفر کی سزا بھی ضرور دے گا۔ (41) اے رسول (ﷺ)! اگر آپ کی قوم نے آپ کو جھٹلا دیا تو ان سے کہیں: میرے عمل کا ثواب بھی مجھے ہی ملنا ہے اور اس کا بوجھ بھی میں ہی اٹھاؤں گا اور تمھارے عملوں کا ثواب تمھارے لیے ہے اور ان کی سزا بھی تمھیں ہی ملے گی۔ میرے اعمال کی سزا سے تم بری ہو اور تمھارے اعمال کی سزا سے میں بری ہوں۔

فوائد: ❀ حق کی توفیق دے کر اس پر گامزن کرنا صرف اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے، اس کے سوا کسی کو یہ اختیار نہیں۔ ❀ وہم و گمان چھوڑ کر علم اور حق تک پہنچنے کے لیے دلائل، نشانیاں اور راہنمائی طلب کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ ❀ قیامت تک کوئی شخص قرآن کریم جیسی ایک آیت بنانے کی بھی قدرت نہیں رکھتا۔ ❀ مشرکوں کی بے وقوفی اور ایسے پیغام کو جھٹلانے کا بیان جسے انھوں نے سمجھا نہ اس پر غور و فکر کیا۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ ؕ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ كَانُوْا
لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿42﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْظُرُ اِلَيْكَ ؕ اَفَاَنْتَ تَهْدِى الْعُمْىَ وَ
لَوْ كَانُوْا لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿43﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْـًٔا وَّ لٰكِنَّ
النَّاسَ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿44﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ كَاَنْ لَّمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا
سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُوْنَ بَيْنَهُمْ ؕ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا
بِلِقَآءِ اللّٰهِ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿45﴾ وَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِىْ
نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ اللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا
يَفْعَلُوْنَ ﴿46﴾ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلٌ ۚ فَاِذَا جَآءَ رَسُوْلُهُمْ قُضِىَ بَيْنَهُمْ
بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿47﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ
كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿48﴾ قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِىْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اِلَّا مَا شَآءَ
اللّٰهُ ؕ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ؕ اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً
وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿49﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُهٗ بَيَاتًا اَوْ نَهَارًا
مَّاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿50﴾ اَثُمَّ اِذَا مَا وَقَعَ اٰمَنْتُمْ بِهٖ ؕ
آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿51﴾ ثُمَّ قِيْلَ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا
ذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ ۚ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿52﴾

(42) اور اے رسول (ﷺ)! جب آپ قرآن کی تلاوت کرتے ہیں تو کئی مشرک اسے بڑے غور سے سنتے ہیں لیکن ماننے اور اطاعت کرنے کے لیے نہیں۔ جس کی قوتِ سماعت ہی چھین لی جائے، کیا آپ اسے سنانے کی قدرت رکھتے ہیں؟! اسی طرح آپ ان لوگوں کو بھی راہِ ہدایت پر نہیں لا سکتے جن کے کان حق سننے سے بہرے ہوں، چنانچہ وہ اس کو سمجھتے ہی نہیں۔

(43) اے رسول (ﷺ)! مشرکوں میں سے کچھ وہ ہیں جو آپ کو ظاہری آنکھ سے دیکھتے ہیں لیکن بصیرت (دل کی آنکھ) سے نہیں دیکھتے۔ کیا بھلا آپ کو ان لوگوں کی بینائی لوٹانے کا اختیار ہے جن کی بینائی چھین لی گئی ہو؟! آپ اس کی استطاعت نہیں رکھتے اور اسی طرح آپ اسے ہدایت نہیں دے سکتے جس کی بصیرت جاتی رہے۔

(44) بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ظلم کرنے سے پاک ہے۔ وہ ان پر ذرہ بھر ظلم نہیں کرتا۔ لیکن وہ خود کو ہلاکت کے گڑھے میں ڈال کر اپنے آپ ہی پر ظلم کرتے ہیں اور اس کا سبب یہ ہے کہ وہ باطل کی حمایت میں ضدی اور اسلام دشمنی اور تکبر میں پڑے ہیں۔

(45) قیامت کے دن اللہ تعالیٰ لوگوں کو حساب کتاب کے لیے اکٹھا کرے گا تو ایسے لگے گا جیسے وہ دنیا کی زندگی اور برزخ میں دن کی ایک گھڑی ہی ٹھہرے ہیں، اس سے زیادہ نہیں۔ وہاں وہ ایک دوسرے کو پہچانیں گے، پھر قیامت کی شدید ہولناکیاں دیکھ کر ان کی پہچان ختم ہو جائے گی۔ یقیناً وہ لوگ بہت خسارے میں ہوں گے جو قیامت کے دن اپنے رب کی ملاقات کو جھٹلاتے تھے، اور وہ دنیا میں اٹھائے جانے کے دن (قیامت) پر ایمان نہیں رکھتے تھے کہ خسارے سے بچنے کا سامان کرتے۔

(46) اے رسول (ﷺ)! اگر عذاب کا کچھ حصہ ہم آپ کو آپ کی وفات سے پہلے دکھائیں جس کا ہم نے ان سے وعدہ کیا ہے یا اس سے پہلے ہی آپ کو فوت کر دیں، دونوں حالتوں میں انھیں قیامت کے دن ہماری ہی طرف لوٹنا ہے، پھر اللہ تعالیٰ ان کے اعمال سے آگاہ ہے۔ اس سے ان کا کوئی عمل چھپا نہیں اور وہ جلد انھیں ان کے اعمال کی جزا دے گا۔

(47) سابقہ امتوں میں سے ہر امت کے لیے ایک رسول تھا جو ان کی طرف بھیجا گیا، پھر جب اس رسول نے وہ پیغام انھیں پہنچا دیا جس کے پہنچانے کا اسے حکم دیا گیا تھا اور انھوں نے اسے جھٹلایا تو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں اور اس رسول کے درمیان عدل سے فیصلہ کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے رسول کو نجات بخشی اور ان کو اپنے عدل سے ہلاک کر دیا اور ان کے اعمال کی جزا میں ان پر ذرہ بھر ظلم نہیں کیا گیا۔ (48) یہ کافر دشمنی اور سرکشی کرتے ہوئے کہتے ہیں: اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو جس عذاب کا وعدہ تم نے ہم سے کیا ہے، وہ کب آئے گا؟! (49) اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: میں اپنی ذات کے لیے کسی نقصان کا مالک نہیں کہ اسے نقصان پہنچاؤں یا اس سے نقصان کو دور کروں اور نہ نفع کا مالک ہوں کہ اسے نفع دے سکوں تو میں کسی دوسرے کو نفع یا نقصان کیسے دے سکتا ہوں؟ سوائے اس کے جو میرا اللہ چاہے اور میں اس کے غیب کو کیسے جان سکتا ہوں؟ ہر امت جس کی ہلاکت کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا، اس کی ہلاکت کا وقت مقرر ہے جسے اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا، پھر جب اس کی ہلاکت کا وقت آ جاتا ہے تو نہ وہ اس سے ایک لمحہ پیچھے ہٹ سکتے ہیں نہ آگے بڑھ سکتے ہیں۔ (50) اے رسول (ﷺ)! ان جلدی عذاب طلب کرنے والوں سے کہیں: مجھے بتاؤ کہ اگر اللہ کا عذاب دن یا رات کے کسی وقت بھی آ جائے، اس میں کون سی چیز ہے جس کی تمھیں جلدی پڑی ہے؟! (51) جس عذاب کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے، کیا اس کے آ جانے کے بعد تب تم ایمان لاؤ گے جب کسی ایسے شخص کا ایمان لانا اسے فائدہ نہ دے گا جو پہلے ایمان نہ لایا ہو؟ تب کہا جائے گا: کیا تم اب ایمان لاتے ہو، حالانکہ تم تو اس عذاب کو جھوٹ سمجھتے ہوئے اس کی جلدی مچاتے تھے؟! (52) پھر ان کے عذاب میں گرفتار ہونے اور اس سے خلاصی کی درخواست کرنے کے بعد ان سے کہا جائے گا: آخرت کے ہمیشہ کے عذاب کا مزہ چکھو۔ تمھیں صرف تمھارے کفر و معصیت ہی کی سزا تو مل رہی ہے جو تم کیا کرتے تھے؟!

فوائد: ❀ انسان خود ہی اپنی ہلاکت کا سامان کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ظلم سے بری اور پاک ہے۔ ❀ رسول کی ذمہ داری یہ ہے کہ جن کی طرف اسے بھیجا گیا ہے، انھیں تبلیغ کرے۔ ان کے حساب کتاب اور سزا کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ اپنی حکمت کے مطابق سرانجام دیتا ہے۔ کبھی تو رسول کی زندگی ہی میں منکروں کو پکڑ لیتا ہے اور کبھی رسول کی وفات کے بعد سزا دیتا ہے۔ ❀ نفع و نقصان اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ مخلوق میں سے کوئی بھی اپنے یا کسی دوسرے کے نفع و نقصان کا مالک نہیں۔ ❀ آنکھوں سے موت کا مشاہدہ کرنے کے بعد ایمان لانا نفع نہیں دیتا۔

وَيَسْتَنْۢبِـُٔوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَ ؕ قُلْ اِیْ وَرَبِّیْۤ اِنَّهٗ لَحَقٌّ ؕ وَمَاۤ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ ﴿۵۳﴾
وَلَوْ اَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِی الْاَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهٖ ؕ وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ
لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ۚ وَقُضِیَ بَیْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿۵۴﴾ اَلَاۤ
اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ
اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۵۵﴾ هُوَ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۵۶﴾ یٰۤاَیُّهَا
النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ ۙ
وَهُدًی وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۵۷﴾ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ
فَبِذٰلِكَ فَلْیَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ ﴿۵۸﴾ قُلْ اَرَءَیْتُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ
اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا ؕ قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ
لَكُمْ اَمْ عَلَی اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَمَا ظَنُّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ عَلَی اللّٰهِ
الْكَذِبَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَی النَّاسِ وَلٰكِنَّ
اَكْثَرَهُمْ لَا یَشْكُرُوْنَ ﴿۶۰﴾ وَمَا تَكُوْنُ فِیْ شَاْنٍ وَّمَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ
قُرْاٰنٍ وَّلَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا عَلَیْكُمْ شُهُوْدًا اِذْ تُفِیْضُوْنَ
فِیْهِ ؕ وَمَا یَعْزُبُ عَنْ رَّبِّكَ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا
فِی السَّمَآءِ وَلَاۤ اَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَلَاۤ اَكْبَرَ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ﴿۶۱﴾

(53) اے رسول (ﷺ)! یہ مشرک آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا یہ عذاب واقعی برحق ہے جس کا ہم سے وعدہ کیا گیا ہے؟ ان سے کہہ دیں: ہاں، اللہ کی قسم! یہ واقعی سچ ہے اور تم اس سے کہیں بھاگ نہیں سکو گے۔

(54) اور اگر ہر مشرک کو زمین کے تمام اموال مل جائیں اور اسے اللہ کے عذاب سے جان چھڑانے کے لیے فدیہ دینے کا اختیار دے دیا جائے تو وہ سارا مال فدیے میں دے دے گا۔ مشرک جب قیامت کے دن عذاب دیکھیں گے تو اپنے کفر پر پچھتاوے کو چھپائیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے درمیان عدل سے فیصلہ کرے گا اور ان پر ظلم نہیں ہوگا۔ انھیں صرف ان کے اعمال کی جزا ملے گی۔

(55) آگاہ رہو! جو کچھ آسمانوں میں ہے، بلاشبہ وہ اکیلے اللہ کی ملکیت ہے اور زمین کی ہر چیز پر بھی اسی کی حکومت ہے۔ خبردار! بلاشبہ کافروں کے لیے اللہ کا عذاب یقیناً پورا ہونے والا ہے لیکن اکثر لوگ اسے نہیں جانتے، اس لیے شک کرتے ہیں۔

(56) اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی ہے جو مُردوں کو اٹھائے گا اور وہی زندوں کو موت دیتا ہے اور اسی اکیلے کی جانب تمھیں قیامت کے دن لوٹایا جائے گا، پھر وہ تمھیں تمھارے اعمال کا بدلہ دے گا۔

(57) اے لوگو! یقیناً تمھارے پاس قرآن آ گیا ہے جس میں نصیحت، ترغیب اور ڈراوا ہے، وہ دلوں میں موجود شکوک و شبہات کی بیماریوں کی شفا ہے اور حق کے راستے کی طرف رہنمائی کرنے والا ہے۔ اس میں مومنوں کے لیے رحمت ہے اور وہی اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

(58) اے رسول (ﷺ)! لوگوں سے کہہ دیں: جو قرآن میں تمھارے پاس لایا ہوں، وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر فضل و احسان اور اس کی تم پر رحمت ہے، لہٰذا اس نے یہ قرآن نازل کر کے تم پر جو فضل اور رحمت کی ہے، اسی پر خوش ہو جاؤ۔ ان دونوں کے سوا کسی اور چیز پر نہیں، چنانچہ محمد (ﷺ) ان کے پاس اپنے رب کی طرف سے جو لائے ہیں، وہ دنیا کے اس ختم ہونے والے ساز و سامان سے بہت بہتر ہے جو یہ لوگ جمع کر رہے ہیں۔

(59) اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہہ دیں: مجھے اس بارے میں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے رزق نازل کر کے تم پر جو احسان فرمایا تو تم نے اس بارے میں اپنی خواہشات کی پیروی کی اور اس کے کچھ حصے کو حرام قرار دیا اور بعض کو حلال ٹھہرایا۔ ان سے کہہ دیں: جو کچھ تم نے حلال کیا ہے، کیا اللہ تعالیٰ نے تمھیں اس کے حلال کرنے کی اجازت دی ہے اور جو کچھ تم نے حرام کیا ہے، اس کے حرام کرنے کی اجازت بھی اس نے دی ہے یا تم اس پر جھوٹ باندھتے ہو؟!

(60) اللہ پر جھوٹ گھڑنے والے اپنے بارے میں کیا گمان رکھتے ہیں کہ قیامت کے دن ان کے ساتھ کیا ہوگا؟! کیا وہ گمان کرتے ہیں کہ اللہ انھیں بخش دے گا؟! ہرگز نہیں، بلاشبہ اللہ تعالیٰ تو ڈھیل دے کر اور جلدی پکڑ نہ کر کے ان پر فضل و احسان کرتا ہے، لیکن اکثر لوگ اپنے اوپر ہونے والے انعامات الٰہی کے منکر ہوتے ہیں اور ان کا شکر ادا نہیں کرتے۔

(61) اور اے رسول (ﷺ)! آپ جس کام میں بھی ہوں اور جتنا قرآن بھی پڑھیں اور اے مومنو! تم جو عمل بھی کرو، ہم تمھیں دیکھتے، سنتے اور جانتے ہیں جب تم کام شروع کرتے ہو۔ آسمان یا زمین میں ذرہ بھر چیز بھی آپ کے رب کے علم سے پوشیدہ نہیں، اور وزن میں اس سے کوئی چھوٹی چیز ہے نہ اس سے بڑی مگر وہ واضح کتاب میں لکھی ہوئی ہے، جس نے ہر چھوٹی بڑی چیز کو شمار اور محفوظ کر رکھا ہے۔

فوائد: ❀ اس عذاب کی بڑائی کا بیان جو اللہ کے ساتھ شرک کرنے والوں کا منتظر ہے حتی کہ وہ زمین کی ہر چیز اس سے بچاؤ کے لیے پیش کرنے کی آرزو کریں گے اور وہ ان سے ہرگز قبول نہ کی جائے گی۔ ❀ قرآن مجید اپنی ہدایات اور عقلی و نقلی دلائل کی بنا پر مومنوں کے لیے نفسانی خواہشات اور شبہات کی بیماریوں کا علاج ہے۔ ❀ مومن کو چاہیے کہ وہ دنیاوی ساز و سامان پر خوش ہونے کے بجائے اسلام اور ایمان کی نعمت پر خوش ہو۔ ❀ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا اور ان کے اعمال، جذبات اور نیتوں کا پورا پورا دھیان رکھتا ہے۔

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۚ ﴿٦٢﴾
اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ؕ ﴿٦٣﴾ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ
الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ؕ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ
الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ؕ ﴿٦٤﴾ وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ
جَمِيْعًا ؕ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٦٥﴾ اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ
وَمَنْ فِي الْاَرْضِ ؕ وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ شُرَكَآءَ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا
يَخْرُصُوْنَ ﴿٦٦﴾ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا
فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ
يَّسْمَعُوْنَ ﴿٦٧﴾ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ الْغَنِيُّ ؕ
لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ اِنْ عِنْدَكُمْ مِّنْ
سُلْطٰنٍۭ بِهٰذَا ؕ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٨﴾
قُلْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا
يُفْلِحُوْنَ ؕ ﴿٦٩﴾ مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ
نُذِيْقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيْدَ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ﴿٧٠﴾ ع

وقف لازم

الثلثة

7 ع 10 12

(62) آگاہ رہو! بلاشبہ اللہ کے ولیوں کو مستقبل میں پیش آنے والی قیامت کی ہولناکیوں کا کوئی خوف ہوگا نہ انھیں دنیا کے سرور چھن جانے کا کوئی غم ہوگا۔

(63) یہ اولیاء وہ ہوں گے جو دنیا میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے تھے اور اللہ تعالیٰ کے حکموں کو مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز آ کر اس سے ڈرتے تھے۔

(64) ان کے لیے ان کے رب کی طرف سے دنیا میں اچھے خوابوں یا لوگوں کی تعریف کی صورت میں خوشخبری ہے۔ فرشتے بھی ان کی روحیں قبض کرتے وقت، موت کے بعد اور حشر میں انھیں خوشخبری سنائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے جو وعدہ کیا ہے، اس میں کوئی رد و بدل نہیں ہوگا۔ یہ بدلہ ہی عظیم کامیابی ہے کیونکہ اس سے انھیں اپنا مطلوب مل جائے گا اور جس چیز کا خوف تھا، اس سے نجات مل جائے گی۔

(65) اے رسول (ﷺ)! یہ لوگ جو آپ کے دین میں طعنہ زنی اور اس پر تنقید کرتے ہیں، آپ اس کی وجہ سے غم نہ کریں۔ بلاشبہ ہر حوالے سے مکمل قہر اور غلبہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہے، اسے کوئی چیز عاجز نہیں کر سکتی۔ وہ ان کے اقوال خوب سننے والا، ان کے افعال خوب جاننے والا ہے اور ان پر انھیں جزا بھی دے گا۔

(66) آگاہ رہو! بلاشبہ آسمانوں اور زمین میں جو کوئی ہے، وہ سب اکیلے اللہ کی ملکیت ہے۔ جو مشرک اللہ کے سوا اور معبودوں کی عبادت کرتے ہیں، وہ کس چیز کی پیروی کرتے ہیں؟! حقیقت میں وہ صرف شک کی پیروی کرتے ہیں اور وہ ان شریکوں کی نسبت اللہ کی طرف کر کے جھوٹ ہی بولتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی باتوں سے بہت بلند اور برتر ہے۔

(67) اے لوگو! وہ اکیلا ہی ہے جس نے تمھارے لیے رات بنائی تاکہ تم اس میں بھاگ دوڑ اور تھکاوٹ سے سکون حاصل کر سکو اور اس نے دن کو روشن بنایا تاکہ تم اس میں اپنے روزگار کو بہتر کرنے کے لیے دوڑ دھوپ کرو۔ بلاشبہ اس میں عبرت اور قبول کرنے کی غرض سے سننے والے لوگوں کے لیے واضح دلائل ہیں۔

(68) مشرکوں کے ایک گروہ نے کہا: اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو بیٹیاں بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی ان بے ہودہ باتوں سے پاک ہے۔ وہ پاک ذات تمام مخلوقات سے بے نیاز ہے۔ جو کچھ آسمانوں میں ہے، اسی کی ملکیت ہے اور زمین کی ہر چیز پر بھی اسی کا اقتدار ہے۔ اے مشرکو! تمھارے پاس تمھارے اس قول کی کوئی دلیل نہیں۔ تم اللہ تعالیٰ پر بغیر دلیل کے بہت بڑی بات کرتے ہو، جب اس کی طرف اولاد کی نسبت کرتے ہو، جس کی حقیقت تم نہیں جانتے؟!

(69) اے رسول (ﷺ)! ان سے کہیں: بلاشبہ جو لوگ اللہ پر جھوٹ گھڑتے ہیں کہ اس کی طرف اولاد کی نسبت کرتے ہیں، وہ اپنے مقصد میں کبھی کامیاب نہیں ہوں گے اور نہ اس چیز سے نجات پائیں گے جس سے وہ ڈرتے ہیں۔

(70) وہ دنیا کی لذتوں اور نعمتوں سے جو فائدہ اٹھا رہے ہیں، اس سے دھوکا نہ کھائیں۔ وہ بہت تھوڑا اور ختم ہونے والا سامان ہے، پھر انھیں قیامت کے دن ہماری ہی طرف لوٹنا ہے، اس کے بعد ہم انھیں اللہ کے ساتھ کفر کرنے اور اس کے رسول کو جھٹلانے کے سبب سخت ترین عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ کی ولایت اسے ملتی ہے جو اس پر ایمان لائے، اس کے احکام پر عمل کرے، اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز رہے اور اس کے رسول ﷺ کی پیروی کرے۔ اللہ کے ولی ہی قیامت کے دن بے خوف ہوں گے اور انھی کے لیے دنیا کی زندگی میں اچھے خواب کی صورت میں یا موت کے وقت خوشخبری ہے۔

❀ سارا غلبہ اکیلے اللہ تعالیٰ ہی کا ہے۔ وہ مالک الملک ہے اور اس کے سوا جس کی بھی عبادت کی جائے، اس کی کوئی حقیقت نہیں۔

❀ اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں غور و فکر کی ترغیب دی گئی ہے کیونکہ اس سے اللہ تعالیٰ پر ایمان اور اس کی توحید پر یقین پیدا ہوتا ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولنا حرام ہے اور ایسا شخص کبھی کامیاب نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ پر سب سے بڑا جھوٹ اس کی طرف اولاد کی نسبت کرنا ہے۔

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ نُوْحٍ ۘ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ
مَّقَامِيْ وَتَذْكِيْرِيْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ فَاَجْمِعُوْٓا
اَمْرَكُمْ وَشُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ اَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوْٓا اِلَيَّ وَ
لَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۷۱﴾ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ ۭ اِنْ اَجْرِيَ
اِلَّا عَلَي اللّٰهِ ۙ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۷۲﴾ فَكَذَّبُوْهُ
فَنَجَّيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِي الْفُلْكِ وَجَعَلْنٰهُمْ خَلٰۗىِٕفَ وَاَغْرَقْنَا
الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۷۳﴾
ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَاۗءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ
فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ۭ كَذٰلِكَ نَطْبَعُ عَلٰي
قُلُوْبِ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۷۴﴾ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى وَهٰرُوْنَ اِلٰى
فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ بِاٰيٰتِنَا فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿۷۵﴾
فَلَمَّا جَاۗءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْٓا اِنَّ هٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۷۶﴾
قَالَ مُوْسٰٓى اَتَقُوْلُوْنَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَاۗءَكُمْ ۭ اَسِحْرٌ هٰذَا ۭ وَلَا يُفْلِحُ
السّٰحِرُوْنَ ﴿۷۷﴾ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَاۗءَنَا
وَتَكُوْنَ لَكُمَا الْكِبْرِيَاۗءُ فِي الْاَرْضِ ۭ وَمَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۷۸﴾

(71) اے رسول (ﷺ)! ان جھٹلانے والے مشرکوں کے سامنے نوح علیہ السلام کا قصہ بیان کریں جب انھوں نے اپنی قوم سے کہا: اے میری قوم! اگر تمھارے درمیان میرا قیام تمھیں گراں گزرتا ہے اور میرا اللہ تعالیٰ کی آیات سے وعظ ونصیحت کرنا تمھیں ناگوار ہے اور تم نے مجھے قتل کرنے کا پختہ ارادہ کرلیا ہے تو تمھاری چالوں کو ناکام کرنے کے لیے میں نے اکیلے اللہ ہی پر بھروسا کیا ہے، لہٰذا تم بھی اپنا معاملہ پختہ کرلو، مجھے ہلاک کرنے کا پکا ارادہ کرلو اور اپنے معبودوں کو مدد حاصل کرنے کے لیے بلا لو، پھر تمھاری سازش کوئی ڈھکا چھپا راز نہ رہے، پھر میرے قتل کی مکمل منصوبہ بندی کرنے کے بعد اپنے دل کی مراد پوری کرنے کے لیے عملی قدم اٹھاؤ اور مجھے لمحہ بھر مہلت بھی نہ دو۔

(72) پھر اگر تم نے میری دعوت سے منہ موڑ لیا ہے تو تمھیں اس بات کا بخوبی علم ہے کہ میں نے تمھیں اپنے رب کا پیغام پہنچانے پر تم سے کوئی مزدوری نہیں مانگی۔ تم مجھ پر ایمان لاؤ یا میرے ساتھ کفر کرو، میرا اجر اللہ کے ذمے ہے اور اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اس کی اطاعت اور نیک عمل کر کے اس کا فرماں بردار بنوں۔

(73) پھر نوح علیہ السلام کی قوم نے انھیں جھٹلا دیا اور ان کی تصدیق نہ کی تو ہم نے انھیں اور کشتی میں موجود ان کے مومن ساتھیوں کو بچا لیا اور ہم نے انھی لوگوں کو ان سے پہلے لوگوں کا جانشین بنا دیا اور جن لوگوں نے نوح علیہ السلام کی لائی ہوئی آیات اور دلائل کو جھٹلایا، ہم نے انھیں طوفان میں غرق کر دیا، لہٰذا اے رسول (ﷺ)! غور کریں کہ ان لوگوں کا انجام کیا ہوا جنھیں نوح علیہ السلام نے ڈرایا تو وہ ایمان نہ لائے۔

(74) پھر ایک زمانہ گزرنے کے بعد ہم نے نوح علیہ السلام کے بعد کئی رسول ان کی قوموں کی طرف بھیجے تو وہ رسول اپنی امتوں کے پاس آیات اور واضح دلائل لے کر آئے مگر رسولوں کی تکذیب کے پہلے اصرار کے سبب وہ ایمان لانے پر آمادہ نہ ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی، اس مہر کی طرح جو ہم نے سابقہ انبیاء کی پیروی نہ کرنے والوں کے دلوں پر لگائی تھی۔ یہ مہر ہم ہر دور اور علاقے کے ان کافروں کے دلوں پر لگاتے ہیں جو کفر کر کے اللہ تعالیٰ کی حدیں پامال کرتے ہیں۔

(75) پھر ان رسولوں کے ایک عرصہ بعد ہم نے موسیٰ علیہ السلام اور ان کے بھائی ہارون علیہ السلام کو مصر کے بادشاہ فرعون اور اس کی قوم کے سرداروں کی طرف بھیجا۔ ہم نے انھیں ایسے معجزات دے کر بھیجا جو ان کی سچائی پر دلالت کرتے تھے، لیکن پھر بھی انھوں نے ان کی لائی ہوئی شریعت پر ایمان لانے سے تکبر کیا اور وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرنے اور اس کے رسولوں کو جھٹلانے کی وجہ سے مجرم لوگ تھے۔

(76) پھر جب فرعون اور اس کی قوم کے بڑوں کے پاس وہ دین آ گیا جسے موسیٰ اور ہارون علیہما السلام لائے تو انھوں نے ان کی سچائی کی دلیل بننے والی آیات کے بارے میں کہا جو موسیٰ علیہ السلام لائے تھے: بلاشبہ یہ کھلا جادو ہے اور یہ ہرگز حق نہیں ہے۔

(77) موسیٰ علیہ السلام نے ان کا رد کرتے ہوئے کہا: کیا تم حق آ جانے کے بعد اس کے بارے میں کہتے ہو کہ وہ جادو ہے؟! ہرگز نہیں، وہ جادو نہیں ہے۔ میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ جادوگر کبھی کامیاب نہیں ہوتا تو پھر میں جادو میں کیسے مشغول ہو سکتا ہوں؟!

(78) فرعون کی قوم نے موسیٰ علیہ السلام کو یہ کہتے ہوئے جواب دیا: کیا تم ہمارے پاس یہ جادو اس لیے لائے ہو کہ ہمیں ہمارے باپ دادا کے دین سے پھیر دو اور تم اور تمھارا بھائی بادشاہت پر قابض ہو جاؤ؟ اے موسیٰ اور ہارون! ہم تمھیں ہرگز اللہ کا رسول نہیں مانتے کہ تم ہماری طرف بھیجے گئے ہو۔

فوائد: ❀ دشمن سے مقابلے کے لیے مومن کا اصل ہتھیار اللہ تعالیٰ پر توکل اور بھروسا ہے۔ ❀ کفر اور رسولوں کو جھٹلانے پر اصرار کرنے سے دلوں پر مہر لگ جاتی ہے اور انھیں ایمان کی توفیق سے ہمیشہ کے لیے محروم کر دیا جاتا ہے۔ ❀ رسولوں کے دشمنوں کی صورت حال ایک جیسی ہی رہی ہے، وہ ہمیشہ ہدایت کو جادو یا جھوٹ کہتے رہے ہیں۔ ❀ بلاشبہ جادوگر کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔

وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِيْ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ﴿٧٩﴾ فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ
قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓى اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ﴿٨٠﴾ فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى
مَا جِئْتُمْ بِهِ ۙ السِّحْرُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ
الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٨١﴾ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٨٢﴾ ع 8 12 13
فَمَآ اٰمَنَ لِمُوْسٰٓى اِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ عَلٰي خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ
وَمَلَا۟ئِهِمْ اَنْ يَّفْتِنَهُمْ ۭ وَاِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِي الْاَرْضِ ۚ وَاِنَّهٗ
لَمِنَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿٨٣﴾ وَقَالَ مُوْسٰى يٰقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ
فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ ﴿٨٤﴾ فَقَالُوْا عَلَي اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۚ
رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٨٥﴾ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ
الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٨٦﴾ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰى وَاَخِيْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ
لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا وَّاجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّاَقِيْمُوا
الصَّلٰوةَ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٧﴾ وَقَالَ مُوْسٰى رَبَّنَآ اِنَّكَ
اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّاَمْوَالًا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ
رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ ۚ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ
عَلٰي قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿٨٨﴾

79 فرعون نے اپنی قوم سے کہا: میرے پاس ہر ماہر جادوگر لے آؤ جو اپنے فن کو خوب اچھی طرح جانتا ہو۔

80 چنانچہ جب وہ جادوگروں کو فرعون کے پاس لائے تو موسیٰ علیہ السلام نے ان پر اپنے غلبے کا یقین رکھتے ہوئے ان سے کہا: اے جادوگرو! تم نے جو پھینکنا ہے پھینکو۔

81 جب انھوں نے اپنے جادو کا جال پھینکا تو موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا: جو تم نے ظاہر کیا ہے، وہ جادو ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ابھی تمھاری اس کارستانی کو باطل کر دے گا جس کا کوئی اثر نہیں ہوگا۔ تم اپنے جادو سے زمین میں فساد مچاتے ہو اور اللہ تعالیٰ اس بندے کے عمل کی اصلاح نہیں کرتا جو فسادی ہو۔

82 اللہ تعالیٰ حق کو ہمیشگی عطا کرے گا اور اپنے تقدیری فیصلوں، شرعی دلائل اور قطعی ثبوتوں کے ساتھ اسے جما دے گا، خواہ آل فرعون کے کافروں اور مجرموں کو یہ ناگوار گزرے۔

83 قوم نے بھی حق سے منہ موڑنے کا پختہ عزم کر لیا اور واضح معجزات اور نمایاں دلائل کے باوجود موسیٰ علیہ السلام کی تصدیق نہ کی، سوائے بنی اسرائیل کے چند نوجوانوں کے اور وہ بھی فرعون اور اپنی قوم کے بڑوں سے مسلسل ڈر رہے تھے کہ اگر انھیں علم ہو گیا تو وہ سزائیں دے کر انھیں ایمان سے پھیر دیں گے۔ بلاشبہ فرعون بہت بڑا متکبر تھا جو مصر اور اس کے باشندوں پر مسلط تھا اور یقیناً وہ کفر اور بنی اسرائیل کو قتل کرنے اور عذاب دینے میں حد سے بڑھا ہوا تھا۔

84 موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا: اے میری قوم! اگر تمھارا اللہ تعالیٰ پر سچا ایمان ہے تو اکیلے اللہ پر اعتماد کرو اگر تم مسلمان ہو، کیونکہ اللہ پر توکل تم سے برائی دور کر دے گا اور تمھارے لیے خیر اور بھلائی سمیٹے گا۔

85 انھوں نے موسیٰ علیہ السلام کو جواب دیا اور کہا: ہم نے اکیلے اللہ ہی پر بھروسا کیا۔ اے ہمارے رب! ہم پر ظالموں کو مسلط نہ کرنا کہیں وہ عذاب، قتل اور فتنوں میں مبتلا کر کے ہمیں ہمارے دین سے ہٹا نہ دیں۔

86 اے ہمارے رب! ہمیں اپنی رحمت سے فرعون کی کافر قوم کے تسلط سے نجات عطا فرما کہ انھوں نے ہمیں غلام بنا رکھا ہے اور ہمیں قتل کر کے اور عذاب دے کر اذیت دیتے ہیں۔

87 ہم نے موسیٰ اور ان کے بھائی ہارون علیہما السلام کی طرف وحی کی کہ اکیلے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کے لیے اپنی قوم کے لیے گھر بناؤ اور اپنے گھروں کو قبلہ رخ رکھو، یعنی بیت المقدس کی طرف اور مکمل صحیح طریقے سے نماز ادا کرو۔ اے موسیٰ! مومنوں کو یہ خوشخبری دے دو کہ اللہ تعالیٰ ضرور ان کی مدد و نصرت فرمائے گا، ان کے دشمن کو ہلاک کر دے گا اور ان کی جگہ انھیں زمین میں اقتدار عطا فرمائے گا۔

88 موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے ہمارے رب! بلاشبہ تو نے فرعون اور اس کی قوم کے سرداروں کو دنیا کی زیب و زینت اور سونا چاندی عطا کیے اور انھیں دنیا کی اس زندگی میں بہت زیادہ مال و دولت سے نوازا، لیکن انھوں نے اس پر تیرا شکر ادا نہیں کیا بلکہ لوگوں کو تیرے راستے سے بھٹکانے کے لیے اسے استعمال کیا۔ اے اللہ! ان کے مال تباہ و برباد کر کے ختم کر دے اور ان کے دل سخت کر دے تاکہ وہ اس وقت تک ایمان نہ لائیں جب تک دردناک عذاب کا مشاہدہ نہ کر لیں کہ جس وقت ایمان لانا ان کے لیے فائدہ مند نہ ہو۔

فوائد:
- اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی مدد و نصرت پر پختہ یقین اور اس پر بھروسا، ایک قوی مومن کی صفات ہونی چاہئیں۔
- دعا کی اہمیت کا بیان اور اس بات کا ذکر کہ یہ اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے والوں کی خوبیوں میں سے ایک خوبی ہے۔
- نماز کی اہمیت اور اس بات کا بیان کہ اسے ہر حال میں قائم کرنا تمام آسمانی دینوں میں فرض رہا ہے۔
- ظالم کے خلاف بددعا کرنا مسنون ہے۔

قَالَ قَدْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيْمَا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيْلَ
الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٨٩﴾ وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ
فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ بَغْيًا وَّعَدْوًا ؕ حَتّٰٓى اِذَآ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ ۙ قَالَ
اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِيْلَ وَ
اَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿٩٠﴾ آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ
الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٩١﴾ فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ
اٰيَةً ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ اٰيٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ ﴿٩٢﴾ وَلَقَدْ ع 9 10 14
بَوَّاْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مُبَوَّاَ صِدْقٍ وَّرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۚ
فَمَا اخْتَلَفُوْا حَتّٰى جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿٩٣﴾ فَاِنْ كُنْتَ فِيْ شَكٍّ
مِّمَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ فَسْـَٔلِ الَّذِيْنَ يَقْرَءُوْنَ الْكِتٰبَ مِنْ
قَبْلِكَ ۚ لَقَدْ جَآءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿٩٤﴾
وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَتَكُوْنَ مِنَ
الْخٰسِرِيْنَ ﴿٩٥﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا
يُؤْمِنُوْنَ ﴿٩٦﴾ وَلَوْ جَآءَتْهُمْ كُلُّ اٰيَةٍ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿٩٧﴾

(89) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ و ہارون علیہما السلام! میں نے فرعون اور اس کی قوم کے سرداروں کے خلاف تم دونوں کی دعا قبول کر لی، لہٰذا تم اپنے دین پر ثابت قدم رہو اور اس سے منہ موڑ کر ان جاہلوں کے راستے کی پیروی نہ کرو جو حق کی راہ جانتے ہی نہیں۔

(90) ہم نے سمندر پھاڑنے کے بعد اس کا عبور کرنا بنی اسرائیل کے لیے آسان کر دیا حتی کہ وہ خیر و سلامتی سے پار گزر گئے تو فرعون اور اس کا لشکر بھی ظلم و زیادتی کرتے ہوئے ان سے آملا حتی کہ جب سمندر نے اسے لپیٹ میں لے لیا اور وہ غرق ہونے لگا اور نجات سے مایوس ہو گیا تو اس نے کہا: میں اس ذات پر ایمان لایا جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، جس پر بنو اسرائیل ایمان لائے ہیں اور میں اللہ کی اطاعت اختیار کر کے اس کا فرمانبردار بنتا ہوں۔

اور جب موت کو دیکھ لینا قبولِ توبہ میں رکاوٹ تھا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

(91) اب زندگی سے مایوس ہو کر تو ایمان لاتا ہے؟! حالانکہ اے فرعون! نزولِ عذاب سے پہلے اللہ کے ساتھ کفر کر کے اور لوگوں کو اس کی راہ سے روک کر تو اللہ کی نافرمانی کرتا رہا اور تو خود گمراہ ہونے اور دوسروں کو گمراہ کرنے کی وجہ سے فسادی تھا۔

(92) چنانچہ اے فرعون! آج ہم تجھے سمندر سے نکالیں گے اور تجھے زمین کی ایک اونچی جگہ پر رکھیں گے تاکہ تیرے بعد آنے والے تجھ سے عبرت پکڑیں۔ بلاشبہ لوگوں کی اکثریت ہمارے شبوتوں اور ہماری قدرت کے دلائل سے بالکل غافل ہے۔ وہ ان میں غور و فکر نہیں کرتے۔

(93) ہم نے بنی اسرائیل کو شام کے مبارک شہر میں قابلِ تعریف جگہ اور پسندیدہ ٹھکانا عطا کیا اور انھیں حلال اور پاکیزہ رزق عطا کیا، چنانچہ انھوں نے اپنے دین کے بارے میں اختلاف نہ کیا حتی کہ ان کے پاس قرآن آ گیا جس نے تورات میں وارد محمد رسول اللہ ﷺ کی صفات کی تصدیق کی۔ جب انھوں نے اس کا انکار کیا تو ان کے وطن چھن گئے۔ اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ آپ کا رب قیامت کے دن ان کے درمیان اس کا فیصلہ کرے گا جس میں وہ اختلاف کرتے تھے۔ وہ ان میں سے حق کو ماننے والے اور انکار کرنے والے ہر شخص کو وہی بدلہ دے گا جس کا وہ حق دار ہے۔

(94) اے رسول (ﷺ)! جو قرآن ہم نے آپ کی طرف نازل کیا ہے، اگر آپ کو اس کی حقانیت کے بارے میں شک اور حیرت ہے تو یہود میں سے ان ایمان لانے والوں سے پوچھ لیں جو تورات پڑھتے تھے اور ان عیسائیوں سے پوچھ لیں جو انجیل کی تلاوت کرتے تھے، وہ ضرور آپ کو بتائیں گے کہ جو کچھ آپ پر نازل ہوا ہے، وہ حق ہے، کیونکہ انھوں نے اس کی خصوصیات اپنی کتابوں میں پڑھی ہیں۔ یقیناً آپ کے پاس آپ کے رب کی طرف سے وہ حق آ گیا ہے جس میں کوئی شک نہیں، لہٰذا آپ شک کرنے والوں میں سے نہ ہوں۔

(95) اور آپ ان لوگوں میں بھی شامل نہ ہوں جنھوں نے اللہ تعالیٰ کے دلائل اور نشانیوں کو جھٹلایا ورنہ آپ ان خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے جنھوں نے اپنے کفر کے سبب خود کو ہلاکت کے گڑھوں میں ڈال دیا۔ یہ ساری وارننگ شک اور جھٹلانے کے خطرات بیان کرنے کے لیے ہے ورنہ نبیٔ اکرم ﷺ تو معصوم تھے اور آپ سے ایسی کسی چیز کا صادر ہونا ممکن نہ تھا۔

(96) جن پر اللہ کی تقدیر کا فیصلہ صادر ہو چکا ہے کہ وہ کفر پر بضد ہونے کی وجہ سے اسی پر مریں گے، وہ کبھی ایمان نہیں لائیں گے۔

(97) خواہ ان کے پاس عقلی و نقلی ہر نشانی آ جائے، حتی کہ جب وہ دردناک عذاب دیکھیں گے تو ایمان لے آئیں گے لیکن اس وقت ایمان لانا انھیں فائدہ نہ دے گا۔

فوائد: ❀ دین پر ثابت قدم رہنا اور مجرموں کے راستے کی پیروی نہ کرنا فرض ہے۔

❀ جس کی روح گلے میں آ گئی یا اس نے عذاب دیکھ لیا تو اس کی توبہ قبول نہیں ہوتی۔

❀ یہودی اور عیسائی نبیٔ اکرم ﷺ کی صفات جانتے تھے لیکن تکبر اور دشمنی نے انھیں ایمان قبول کرنے سے روکے رکھا۔

فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ فَنَفَعَهَآ اِيْمَانُهَآ اِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ ؕ لَمَّآ
اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنٰهُمْ
اِلٰى حِيْنٍ ﴿۹۸﴾ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنْ فِي الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا ؕ
اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۹۹﴾ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ
اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا
يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ قُلِ انْظُرُوْا مَاذَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَا تُغْنِي
الْاٰيٰتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ فَهَلْ يَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا
مِثْلَ اَيَّامِ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ قُلْ فَانْتَظِرُوْا اِنِّيْ مَعَكُمْ
مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ ثُمَّ نُنَجِّيْ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كَذٰلِكَ ۚ
حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۳﴾ قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ
شَكٍّ مِّنْ دِيْنِيْ فَلَاۤ اَعْبُدُ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
وَلٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ ۖۚ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ
الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۴﴾ وَاَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۚ وَلَا تَكُوْنَنَّ
مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۰۵﴾ وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَ
لَا يَضُرُّكَ ۚ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۰۶﴾

ع 10 11 15

(98) ایسا کبھی نہیں ہوا کہ کوئی بستی ایسی ہو جس کی طرف ہم نے اپنے رسول بھیجے اور وہ عذاب کے آنے پر اس عذاب کو دیکھنے سے پہلے ایمان لے آئے ہوں اور اس وقت کے ایمان نے انھیں نفع دیا ہو، سوائے قومِ یونس کے۔ جب وہ سچے دل سے ایمان لے آئے تو ہم نے دنیا کی زندگی میں ان سے ذلت و رسوائی کا عذاب ٹال دیا اور ہم نے ان کی مقررہ مدت گزرنے تک انھیں فائدہ اٹھانے کی مہلت دی۔

(99) اے رسول (ﷺ)! اگر آپ کا رب زمین کے تمام لوگوں کا ایمان چاہے تو وہ سب ایمان لے آئیں لیکن اس نے اپنی حکمت کے تحت ایسا نہیں چاہا، چنانچہ وہ اپنے عدل سے جسے چاہے، گمراہ کرتا ہے اور اپنے فضل سے جسے چاہے، ہدایت دیتا ہے۔ لوگوں کو ایمان لانے پر مجبور کرنا آپ کے بس میں نہیں، کیونکہ انھیں ایمان کی توفیق دینا اکیلے اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے۔

(100) کسی نفس کے لیے یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر اپنی مرضی سے ایمان لے آئے۔ ایمان صرف اللہ تعالیٰ کے منشا سے پیدا ہوتا ہے، لہٰذا آپ ان پر افسوس کرتے ہوئے خود کو ختم نہ کر لیں۔ اللہ تعالیٰ عذاب اور رسوائی ان لوگوں پر نازل کرتا ہے جو اس کے دلائل، احکام اور منع کیے ہوئے کاموں کو سمجھ نہیں پاتے۔

(101) اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہہ دیں جو آپ سے معجزات طلب کرتے ہیں: غور کرو کہ آسمانوں اور زمین میں کتنی نشانیاں ہیں جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کی قدرت پر دلالت کرتی ہیں۔ جن لوگوں میں ایمان لانے کی استعداد نہیں ہوتی، ان کے کفر پر ڈٹے رہنے کی وجہ سے انھیں معجزات اور دلائل کا نازل ہونا اور رسولوں کا آنا بھی کوئی فائدہ نہیں دیتا۔

(102) تو کیا یہ جھٹلانے والے بس اس طرح کے عذاب کا انتظار کرتے ہیں جس طرح کے عذاب ہم نے سابقہ جھٹلانے والی قوموں پر نازل کیے؟! اے رسول (ﷺ)! ان سے کہو: اللہ کے عذاب کا انتظار کرو اور میں بھی تمھارے ساتھ اپنے رب کے وعدے کا انتظار کرنے والوں میں سے ہوں۔

(103) پھر ہم نہ ماننے والے لوگوں پر عذاب نازل کرتے ہیں۔ اپنے رسولوں کو عذاب سے بچا لیتے اور ان کے ساتھ ایمان لانے والوں کو بھی نجات دیتے ہیں اور وہ اس عذاب سے محفوظ رہتے ہیں جو ان کی قوم پر آتا ہے۔ جس طرح ہم نے ان رسولوں اور ان پر ایمان لانے والوں کو نجات دی، اسی طرح رسول اللہ (ﷺ) اور آپ پر ایمان لانے والوں کو یقینی طور پر نجات دینا ہم پر لازم ہے۔

(104) اے رسول (ﷺ)! کہہ دیں: اے لوگو! اگر تمھیں میرے اس دین کے بارے میں شک ہو جس کی طرف میں تمھیں بلاتا ہوں اور وہ دینِ توحید ہے تو مجھے تمھارے دین کے باطل ہونے کا یقین ہے، لہٰذا میں اس کی پیروی نہیں کروں گا۔ میں ان کی عبادت نہیں کروں گا جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو بلکہ میں اس اللہ کی عبادت کرتا ہوں جو تمھیں موت دیتا ہے اور اس نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اس کے ان مومن بندوں میں سے ہو جاؤں جو دین کو اسی کے لیے خالص کرنے والے ہیں۔

(105) اور اسی طرح اس نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں دینِ حق پر قائم رہوں اور تمام دینوں کو چھوڑ کر اسی کی طرف مائل اور اس پر کاربند ہو جاؤں اور مجھے منع کیا ہے کہ میں مشرکوں میں سے ہوں۔

(106) اے رسول (ﷺ)! آپ اللہ کے سوا مورتیوں اور بتوں وغیرہ کو نہ پکاریں جو نہ نفع کے مالک ہیں کہ آپ کو نفع دے سکیں اور نہ نقصان ان کے اختیار میں ہے کہ آپ کا کچھ بگاڑ سکیں، پھر اگر آپ نے ان کی عبادت کی تو آپ اللہ کے حق میں اور اپنے حق میں زیادتی کرنے والے ظالموں میں سے ہوں گے۔

فوائد:
- ایمان ہی کسی انسان کی بلندیٔ درجات اور دنیا کی زندگی میں فائدہ اٹھانے کا سبب ہے۔
- کسی انسان کے بس میں نہیں کہ وہ کسی دوسرے کو ایمان لانے پر آمادہ کر سکے کیونکہ یہ معاملہ اکیلے اللہ تعالیٰ کی مشیت کی طرف لوٹتا ہے۔
- جو کفر پر بضد ہو اور اڑ جائے، اسے آیات اور ڈراوے فائدہ نہیں دیتے۔
- دینِ حق پر استقامت فرض ہے اور شرک اور باطل ادیان سے ہر طرح دور رہنا ضروری ہے۔

وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ يُّرِدْكَ
بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ؕ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ
الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۰۷﴾ قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ
رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا
يَضِلُّ عَلَيْهَا ؕ وَمَاۤ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۱۰۸﴾ وَاتَّبِعْ مَا يُوْحٰۤى
اِلَيْكَ وَاصْبِرْ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾ ع

11 ع 6 16

سُوْرَةُ هُوْدٍ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَثَلٰثٌ وَّعَشْرُوْنَ اٰيَةً وَّعَشْرُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓرٰ ۚ كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ ﴿۱﴾ اَلَّا
تَعْبُدُوْۤا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنَّنِيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ ﴿۲﴾ وَّاَنِ اسْتَغْفِرُوْا
رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّ
يُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ ؕ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّيْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ
عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ ﴿۳﴾ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۴﴾
اَلَاۤ اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ ؕ اَلَا حِيْنَ يَسْتَغْشُوْنَ
ثِيَابَهُمْ ۙ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۚ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۵﴾

(107) اے رسول (ﷺ)! اگر اللہ تعالیٰ آپ کو کسی مصیبت و آزمائش میں گرفتار کرے اور آپ اسے دور کرنے کی درخواست کریں تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سوا کوئی اسے دور نہیں کر سکتا اور اگر وہ آپ کو آسودگی عطا کرنا چاہے تو اس کے فضل کو کوئی روک نہیں سکتا، وہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے فضل کرے۔ اسے کوئی مجبور کرنے والا نہیں اور اس کے بندوں میں سے جو توبہ کریں، وہ انھیں بہت زیادہ بخشنے والا اور ان پر بہت زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

(108) اے رسول (ﷺ)! کہہ دیں: اے لوگو! تمھارے رب کی طرف سے نازل کیا ہوا قرآن تمھارے پاس آ گیا ہے، لہٰذا جس نے اس سے ہدایت پکڑی اور اس پر ایمان لایا تو اس کا فائدہ اسے ہی ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی اطاعت سے بے نیاز ہے اور جو گمراہ ہوا تو اس کی گمراہی کا وبال اسی اکیلے پر پڑے گا۔ اللہ کو اس کے بندوں کی نافرمانی کوئی نقصان نہیں پہنچاتی۔ میں تمھارا محافظ نہیں کہ تمھارے اعمال کی نگرانی کروں اور ان پر تمھارا محاسبہ کروں۔

(109) اے رسول (ﷺ)! اس وحی کی پیروی کریں جو آپ کے رب کی طرف سے آپ کے پاس آئی ہے اور اس پر عمل کریں۔ اور اپنی قوم کے مخالفین کی ایذا رسانیوں پر صبر کریں اور جن امور کی دعوت و تبلیغ کا حکم آپ کو دیا گیا ہے ان کی تبلیغ پر پامردی سے قائم رہیں اور اس وقت تک اس کام پر لگے رہیں جب تک اللہ تعالیٰ دنیا میں ان کے خلاف آپ کی مدد کر کے یا اگر وہ کفر پر مر جائیں تو انھیں آخرت میں عذاب دے کر ان کے بارے میں اپنا فیصلہ صادر نہ کر دے۔

سورۂ ہود مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: نبی ﷺ اور مومنوں کو سابقہ انبیاء علیہم السلام کے واقعات کے ذریعے سے ثابت قدم رکھنا اور جھٹلانے والوں کے لیے سخت ترین وعیدوں کا بیان۔

تفسیر: (1) ﴿الٓرٰ﴾ حروف مقطعات کے بارے میں تفصیل سورۂ بقرہ کے شروع میں گزر چکی ہے۔ قرآن مجید وہ عظیم کتاب ہے جس کی آیات نظم و معانی میں نہایت محکم اور مضبوط ہیں۔ آپ کو ان میں کسی قسم کا خلل اور نقص نظر نہیں آئے گا، پھر حلال و حرام، امر و نہی، وعد و وعید اور قصوں کا ذکر کر کے اسے اچھی طرح کھول کر بیان کر دیا گیا ہے۔ یہ اس اللہ کی طرف سے ہے جو اپنی تدبیر اور شریعت سازی میں کمال حکمت والا ہے۔ وہ اپنے بندوں کے احوال اور ان کی مصلحت سے پوری طرح باخبر ہے۔ (2) محمد ﷺ پر نازل ہونے والی ان آیات کا مضمون یہ ہے کہ بندوں کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے کی عبادت سے روکا جائے۔ اے لوگو! اگر تم نے اس کے ساتھ کفر کیا اور اس کی نافرمانی کی تو میں تمھیں اللہ کے عذاب سے ڈرانے والا ہوں اور اگر تم ایمان لاؤ اور اس کی شریعت پر عمل کرو تو تمھیں اس کے ثواب کی خوشخبری دینے والا ہوں۔ (3) اے لوگو! اپنے رب سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگو اور اس کی جناب میں تم نے جو کوتاہیاں کی ہیں، ان پر نادم ہو کر اسی کی طرف رجوع کرو۔ وہ تمھیں دنیا کی زندگی میں تمھاری مقررہ مہلت ختم ہونے تک بہترین فائدہ دے گا اور اطاعت و عمل میں فضیلت حاصل کرنے والے ہر شخص کو اس کی فضیلت کا بغیر کسی کمی کے پورا پورا بدلہ دے گا۔ اگر تم نے اس پر ایمان لانے سے منہ موڑا جو میں اپنے رب کی طرف سے لایا ہوں تو مجھے تم پر قیامت کے ہولناک دن کے عذاب کا ڈر ہے۔ (4) اے لوگو! قیامت کے دن تمھیں اکیلے اللہ کے حضور ہی پیش ہونا ہے۔ وہ پاک ذات ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔ اسے کوئی چیز بے بس نہیں کر سکتی، چنانچہ تمھیں مارنے اور اٹھانے کے بعد زندہ کرنا اور حساب لینا بھی اس کے لیے مشکل نہیں۔ (5) خبردار! بلاشبہ یہ مشرک اپنے سینوں کو موڑتے ہیں تاکہ ان کے سینوں میں اللہ تعالیٰ کے بارے میں جاہل ہونے کے باعث جو شکوک و شبہات ہیں، انھیں اللہ سے چھپا سکیں۔ خبردار! جب وہ اپنے سروں کو اپنے کپڑوں سے ڈھانپتے ہیں تو اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو وہ چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں۔ بلاشبہ وہ اسے خوب جانتا ہے جو کچھ سینے چھپاتے ہیں۔

فوائد: ❀ بلاشبہ خیر و شر اور نفع و نقصان صرف اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے، اس کے سوا کسی کے پاس نہیں۔ ❀ کتاب و سنت کی پیروی کرنا، مصائب پر صبر کرنا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے آسانی کا انتظار کرنا واجب ہے۔ ❀ قرآن مجید کی آیات محکم ہیں جن میں کوئی خلل اور باطل نہیں پایا جاتا اور یقیناً ان میں احکام کی مکمل تفصیل بیان کی گئی ہے۔ ❀ مقصود حاصل کرنے اور خطرات سے نجات پانے کے لیے واجب ہے کہ توبہ کرنے اور گناہوں پر پچھتانے کی طرف جلدی کی جائے۔

الجزء (12)

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَ
يَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ؕ كُلٌّ فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝٦ وَ
هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّكَانَ
عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وَلَئِنْ قُلْتَ
اِنَّكُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ مِنْۢ بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ
هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝٧ وَلَئِنْ اَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِلٰٓى اُمَّةٍ
مَّعْدُوْدَةٍ لَّيَقُوْلُنَّ مَا يَحْبِسُهٗ ؕ اَلَا يَوْمَ يَاْتِيْهِمْ لَيْسَ مَصْرُوْفًا
عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝٨ وَلَئِنْ اَذَقْنَا
الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنٰهَا مِنْهُ اِنَّهٗ لَيَـُٔوْسٌ كَفُوْرٌ ۝٩
وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ ذَهَبَ
السَّيِّاٰتُ عَنِّيْ ؕ اِنَّهٗ لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ ۝١٠ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝١١
فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ بَعْضَ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ وَضَآئِقٌۢ بِهٖ
صَدْرُكَ اَنْ يَّقُوْلُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ جَآءَ مَعَهٗ
مَلَكٌ ؕ اِنَّمَآ اَنْتَ نَذِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝١٢

ع 1 1

⑥ زمین پر چلنے والی ہر مخلوق کی روزی اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و احسان سے اپنے ذمے لی ہے۔ وہ زمین میں اس کے رہنے کی جگہ کو بھی جانتا ہے اور اس جگہ کو بھی جانتا ہے جس میں اسے مرنا ہے۔ زمین پر چلنے والے تمام جاندار، ان کا رزق، ان کے رہنے کی جگہیں اور ان کی موت کی جگہیں واضح کتاب، یعنی لوحِ محفوظ میں درج ہیں۔

⑦ اللہ تعالیٰ ہی وہ پاک ذات ہے جس نے اتنے عظیم آسمان و زمین اور ان میں موجود ہر چیز چھ دنوں میں پیدا کی اور ان کی تخلیق سے پہلے اس کا عرش پانی پر تھا۔ اے لوگو! اس نے یہ سب تمھیں آزمانے کے لیے بنایا کہ تم میں کون اللہ کی رضا والے اچھے کام کرتا ہے اور کون ایسے برے عمل کرتا ہے جو اسے ناراض کرتے ہیں، پھر وہ ہر ایک کو ایسا بدلہ دے گا جس کا وہ حقدار ہوگا۔ اے رسول (ﷺ)! اگر آپ ان سے کہیں کہ اے لوگو! تم موت کے بعد اٹھائے جاؤ گے تا کہ تمھارا محاسبہ ہو تو جن لوگوں نے اللہ کے ساتھ کفر کیا اور دوبارہ زندہ کر کے اٹھائے جانے کا انکار کیا، وہ ضرور کہیں گے: یہ جو قرآن آپ پڑھتے ہیں، یہ سراسر کھلا جادو اور بالکل باطل ہے۔

⑧ اگر ہم دنیا میں مشرکوں سے وہ عذاب جس کے وہ حقدار ہیں، کچھ دنوں کے لیے ٹال دیں تو وہ ٹھٹھا اور مذاق کرتے ہوئے اور عذاب کی جلدی مچاتے ہوئے کہیں گے: اب کون سی چیز ہم سے عذاب روکے ہوئے ہے؟ خبردار! بلاشبہ جس عذاب کے وہ حقدار قرار پائے ہیں، اس کے آنے کا وقت اللہ تعالیٰ کے ہاں مقرر ہے اور جس دن وہ عذاب ان پر آ گیا، تو انھیں کوئی ایسا نہیں ملے گا جو ان سے اس کو ٹال سکے بلکہ وہ ان پر واقع ہو کر رہے گا اور ہنسی مذاق میں جس عذاب کی انھوں نے جلدی مچا رکھی ہے، وہ انھیں گھیر لے گا۔

⑨ اگر ہم انسان کو اپنی طرف سے کوئی نعمت عطا کریں، جیسے صحت اور مالداری کی نعمت اور پھر اس سے وہ نعمت چھین لیں تو وہ اس نعمت کے چھن جانے پر اللہ کی رحمت سے سخت ناامید ہو کر اور اس کی نعمتوں کا انتہائی ناشکرا ہو کر اللہ تعالیٰ کی سب نعمتوں کو بھول جاتا ہے۔

⑩ اور اگر ہم اسے فقر و فاقہ اور بیماری کے بعد کھلا رزق اور صحت عطا کریں تو وہ ضرور کہے گا: مجھ سے بیماری چلی گئی اور تکلیف دور ہو گئی، مگر اس پر اللہ کا شکر ادا نہیں کرتا۔ بلاشبہ وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر بہت زیادہ خوشی سے اترانے والا، لوگوں پر بے حد زیادتی کرنے والا اور فخر و غرور کرنے والا ہے۔

⑪ سوائے ان لوگوں کے جنھوں نے مشکلات پر صبر کیا اور اللہ کی اطاعت پر ڈٹ کر اور گناہوں سے بچ کر صبر کیا، نیز نیک عمل کیے تو ان کا حال دوسرا ہوگا کہ وہ ناامید ہوتے ہیں نہ اللہ کی نعمتوں کی ناقدری کرتے ہیں اور نہ لوگوں پر زیادتی کرتے ہیں۔ ان صفات والے لوگوں کے لیے ان کے رب کی طرف سے ان کے گناہوں کی بخشش ہوگی اور ان کے لیے آخرت میں بہت بڑی جزا ہے۔

⑫ اے رسول (ﷺ)! آپ کو ان کے کفر، دشمنی اور نت نئے معجزات طلب کرنے کا جو سامنا ہے، شاید آپ اس وجہ سے ان بعض احکام کی تبلیغ ترک کر دیں جن کی تبلیغ کا اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے اور انھیں ان پر عمل کرنا بوجھ لگتا ہے۔ ان احکام کی تبلیغ سے آپ کا سینہ اس لیے تنگ ہو جاتا ہے کہ وہ یہ نہ کہیں: اس رسول پر کوئی خزانہ کیوں نہیں اتارا گیا جو اسے کافی ہو یا اس کی تصدیق کے لیے کوئی فرشتہ کیوں نہیں آیا۔ آپ اس وجہ سے وحی کے کچھ حصے کو مت چھوڑیں کیونکہ آپ تو صرف ڈرانے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو پہنچانے کا حکم دیا ہے، آپ اسے پہنچاتے رہیں اور جو نت نئے معجزات کا وہ آپ سے مطالبہ کرتے ہیں، ان کو پیش کرنا آپ کی ذمہ داری نہیں۔ ہر چیز کا ذمہ دار اللہ تعالیٰ ہے۔

فوائد: ❀ ان آیات سے اللہ تعالیٰ کے وسیع علم کا ثبوت ملتا ہے۔ ان سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ انسان، حیوان وغیرہ تمام مخلوقات کی روزی کا بندوبست کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ ❀ مخلوق کی پیدائش کا سبب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا امتحان لینا چاہتا ہے کہ کون اس کے احکام کی تعمیل کرتا ہے اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز رہتا ہے۔ ❀ نافرمانوں کو اللہ تعالیٰ کی مہلت سے دھوکا نہیں کھانا چاہیے، اس لیے کہ کبھی وہ انھیں اچانک پکڑ لیتا ہے اور انھیں احساس بھی نہیں ہوتا۔ ❀ تنگی اور آسانی میں انسان کی حالت کا ذکر ہے اور فرمانبردار مومن کے کردار کی تعریف کی گئی ہے کہ وہ ہر حال میں صبر و شکر سے کام لیتا ہے۔

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ وَّ
ادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۳﴾
فَاِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ وَاَنْ لَّآ اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۴﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَ
زِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ﴿۱۵﴾
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ۖ وَحَبِطَ مَا
صَنَعُوْا فِيْهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾ اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى
بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى
اِمَامًا وَّرَحْمَةً ؕ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ
الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ ۚ فَلَا تَكُ فِىْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ ۫ اِنَّهُ الْحَقُّ
مِنْ رَّبِّكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ
مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ؕ اُولٰٓئِكَ يُعْرَضُوْنَ عَلٰى رَبِّهِمْ وَ
يَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ۚ اَلَا
لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۸﴾ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؕ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۹﴾

﴿13﴾ بلکہ کیا مشرک کہتے ہیں کہ محمد (ﷺ) نے خود قرآن گھڑا ہے اور یہ اللہ کی طرف سے وحی نہیں ہے؟ اے رسول (ﷺ)! انھیں چیلنج کریں: اگر تمھارا یہ دعویٰ سچا ہے کہ قرآن خود ساختہ ہے تو تم اس قرآن جیسی دس سورتیں گھڑ کر لے آؤ۔ تم پر یہ بھی لازم نہیں کہ ان میں اس قرآن کی طرح سچائی ہو جسے تم گھڑا ہوا کہتے ہو اور اس کام کے لیے مددگار کے طور پر جسے بلا سکو، بلا لو۔

﴿14﴾ پھر اگر وہ قدرت نہ رکھنے کی بنا پر تمھارا مطالبہ پورا نہ کریں تو اے مومنو! تمھیں یقینی طور پر جان لینا چاہیے کہ قرآن مجید نازل کرنے والا اللہ ہی ہے جس نے اسے اپنے علم سے اپنے رسول ﷺ پر نازل کیا ہے اور وہ خود ساختہ نہیں ہے۔ جان لو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ ان پختہ دلائل کے بعد کیا تم اس کے فرمانبردار بنتے ہو؟

﴿15﴾ جو لوگ اپنے عمل سے دنیا کی زندگی اور اس کا عارضی فائدہ چاہتے ہوں اور آخرت کے طلب گار نہ ہوں، ہم انھیں ان کے اعمال کا بدلہ دنیا ہی میں صحت، امن اور کھلے رزق کی صورت میں عطا کر دیتے ہیں۔ ان کے کسی عمل کے بدلے میں کوئی کمی نہیں کی جاتی۔

﴿16﴾ وہ لوگ جو اس طرح کا برا مقصد رکھتے ہوں، ان کے لیے قیامت کے دن بدلے میں صرف آگ ہوگی جس میں وہ داخل ہوں گے۔ ان کے اعمال کا ثواب ان سے گم ہو جائے گا اور ان کے اعمال ضائع جائیں گے کیونکہ وہ دنیا میں ایمان لائے ہوں گے نہ ان کی نیت صحیح ہوگی اور نہ انھوں نے ان اعمال کے بدلے میں اللہ کی رضا اور آخرت کے گھر کی چاہت کی ہوگی۔

﴿17﴾ اللہ تعالیٰ کے نبی محمد ﷺ جن کے پاس ان کے رب کی طرف سے واضح دلیل ہے اور ان کے پیچھے ان کے رب کی طرف سے ایک گواہ جبریل علیہ السلام بھی ہیں اور اس سے پہلے تورات بھی ان کی نبوت کی سچائی پر گواہ ہے، جو موسیٰ علیہ السلام پر نازل کی گئی اور وہ لوگوں کے لیے ہدایت کا ذریعہ اور رحمت کا باعث رہی ہے، وہ نبی ﷺ اور ان پر ایمان لانے والے ان کافروں کی طرح کیسے ہو سکتے ہیں جو گمراہی میں بھٹک رہے ہیں؟ وہ مومن تو قرآن پر ایمان رکھتے ہیں اور محمد ﷺ پر بھی جن پر قرآن نازل ہوا۔ ان مذاہب والوں میں سے جو بھی ان کے ساتھ کفر کرے گا تو قیامت کے دن اس کے لیے آگ کا وعدہ ہے، لہٰذا اے رسول (ﷺ)! آپ قرآن اور ان کے مقررہ وقت کے بارے میں ہرگز شک میں مبتلا نہ ہوں۔ وہ ایسا حق ہے جس میں کوئی شک نہیں، لیکن نہایت واضح اور کھلی دلیلوں اور نشانیوں کی کثرت کے باوجود اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔

﴿18﴾ اس شخص سے بڑا ظالم کوئی نہیں جس نے اللہ کا شریک ٹھہرا کر یا اس کی اولاد بتا کر اس پر جھوٹ باندھا۔ یہ لوگ جو اللہ پر جھوٹ گھڑتے ہیں، قیامت کے دن اپنے رب کے حضور پیش کیے جائیں گے تاکہ وہ ان سے ان کے اعمال کے متعلق پوچھے اور ان کے خلاف گواہی دینے والے فرشتے اور رسول کہیں گے: یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے اللہ تعالیٰ کے شریک اور اولاد بنا کر اللہ پر جھوٹ گھڑا۔ آگاہ رہو! اللہ پر جھوٹ گھڑ کر خود پر ظلم کرنے والوں کو اللہ نے اپنی رحمت سے دور کر دیا ہے۔

﴿19﴾ وہ لوگ جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی سیدھی راہ سے روکتے اور اس کی سیدھی راہ میں ٹیڑھا پن تلاش کرتے ہیں تاکہ کوئی اس راہ پر نہ چلے اور وہ موت کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے کے ساتھ کفر کرتے اور اس کا انکار کرتے ہیں۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کو قرآن جیسی دس سورتیں لانے کا چیلنج کیا اور ساتھ ہی ان کی بے بسی بھی ذکر کر دی کہ وہ ایسا کبھی نہیں کر سکتے۔

❀ جو کافر دنیا میں اس کی مانگی ہوئی اور پسند کی چیزیں مل جائیں تو آخرت میں اس کے لیے جہنم کے سوا کچھ نہیں ہے۔

❀ اس بات کا بیان کہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے والے سب سے بڑے ظالم ہیں اور قیامت کے دن ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔

أُولَٰئِكَ لَمْ يَكُونُوا مُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُم
مِّن دُونِ اللَّهِ مِنْ أَوْلِيَاءَ ۘ يُضَاعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ ۚ مَا كَانُوا
يَسْتَطِيعُونَ السَّمْعَ وَمَا كَانُوا يُبْصِرُونَ ﴿٢٠﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ
خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿٢١﴾ لَا جَرَمَ
أَنَّهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْأَخْسَرُونَ ﴿٢٢﴾ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا
الصَّالِحَاتِ وَأَخْبَتُوا إِلَىٰ رَبِّهِمْ ۙ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۖ هُمْ
فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٢٣﴾ مَثَلُ الْفَرِيقَيْنِ كَالْأَعْمَىٰ وَالْأَصَمِّ وَالْبَصِيرِ
وَالسَّمِيعِ ۚ هَلْ يَسْتَوِيَانِ مَثَلًا ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿٢٤﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا
نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ إِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٢٥﴾ أَن لَّا تَعْبُدُوا إِلَّا
اللَّهَ ۖ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ أَلِيمٍ ﴿٢٦﴾ فَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ
كَفَرُوا مِن قَوْمِهِ مَا نَرَاكَ إِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا وَمَا نَرَاكَ
اتَّبَعَكَ إِلَّا الَّذِينَ هُمْ أَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّأْيِ ۖ وَمَا نَرَىٰ
لَكُمْ عَلَيْنَا مِن فَضْلٍ بَلْ نَظُنُّكُمْ كَاذِبِينَ ﴿٢٧﴾ قَالَ يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ
إِن كُنتُ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّي وَآتَانِي رَحْمَةً مِّنْ عِندِهِ
فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ ۚ أَنُلْزِمُكُمُوهَا وَأَنتُمْ لَهَا كَارِهُونَ ﴿٢٨﴾

وقف لازم

ع 2 16 2

(20) بیان کی گئی صفات والے لوگوں پر جب اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل ہوگا تو انھیں زمین میں بھاگ کر چھپنے کے لیے کوئی جگہ نہیں ملے گی اور اللہ کے سوا ان کے جو مددگار اور اتحادی ہیں، وہ بھی ان سے اللہ کا عذاب ٹال نہیں سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی راہ سے منہ موڑنے اور دوسروں کو بھی اس سے روکنے کی وجہ سے روز قیامت ان کا عذاب اور بڑھا دیا جائے گا۔ وہ دنیا میں حق و ہدایت قبول کرنے کی غرض سے سننے کی قدرت نہیں رکھتے تھے اور نہ کائنات میں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں پر غور کرتے تھے کہ انھیں فائدہ ہو۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ حق سے شدید نفرت کرتے تھے۔

(21) مذکورہ صفات کے حامل لوگ ہی وہ ہیں جنھوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ غیروں کو شریک ٹھہرا کر خود کو ہلاکت کی وادی میں ڈالا اور اپنا نقصان کر لیا اور جو شریک اور سفارشی انھوں نے گھڑ رکھے تھے، وہ سب ان سے غائب ہو گئے۔

(22) بے شک یہی لوگ قیامت کے دن خسارہ پانے والے ہیں کیونکہ انھوں نے ایمان کے بدلے کفر، آخرت کے بدلے دنیا اور رحمت کے بدلے عذاب کا انتخاب کیا۔

(23) بلاشبہ جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے، انھوں نے نیک عمل کیے اور اللہ ہی کے لیے جھکے اور عاجزی اختیار کی تو یہی لوگ جنت کے حقدار ہیں۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

(24) دونوں گروہوں، یعنی کافروں اور مومنوں کی مثال یوں ہے جیسے کوئی شخص اندھا ہو جسے کچھ نظر نہ آتا ہو اور بہرہ ہو کہ سن بھی نہ سکتا ہو۔ سو یہ مثال کافروں کے گروہ کی ہے جو حق قبول کرنے کے لیے نہیں سنتے اور نہ فائدہ حاصل کرنے کے لیے اس میں غور و فکر کرتے ہیں۔ رہی سننے اور دیکھنے والے کی مثال، تو یہ مثال مومنوں کے گروہ کی ہے جو سنتا بھی ہے اور غور بھی کرتا ہے۔ کیا یہ دونوں گروہ حالت اور صفت میں برابر ہو سکتے ہیں؟! یہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔ کیا تم ان دونوں کے برابر نہ ہونے سے عبرت حاصل نہیں کرتے؟!

جب مشرکین کھل کر ایمان کے منکر ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو تسلی دی کہ وہ پہلے نبی نہیں جنھیں جھٹلایا جا رہا ہے اور اس کے لیے سابقہ انبیاء کے واقعات بیان کیے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا:

(25) یقیناً ہم نے نوح (علیہ السلام) کو ان کی قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجا تو انھوں نے ان سے کہا: اے میری قوم! میں تمھیں اللہ کے عذاب سے ڈرانے والا ہوں۔ تمھارے لیے اسے کھول کر بیان کرنے والا ہوں جو مجھے دے کر تمھاری طرف بھیجا گیا ہے۔

(26) میں تمھیں اکیلے اللہ کی عبادت کی طرف بلاتا ہوں، لہٰذا تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ میں تمھارے بارے میں دردناک دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔

(27) تب اس کی قوم کے کافر وڈیروں اور سرداروں نے جواب دیا: ہم تیری دعوت قبول نہیں کریں گے کیونکہ تجھے ہم پر کوئی بزرگی حاصل نہیں۔ تو بھی ہماری طرح انسان ہے اور اس لیے بھی کہ ہماری رائے میں تیرے پیروکار بھی ہم میں سے نچلے طبقے کے لوگ ہیں اور اس لیے بھی قبول نہیں کریں گے کہ تم لوگوں کو مال و مرتبہ اور عزت و شرف میں بھی ہم سے کوئی ایسا اونچا مقام حاصل نہیں جو تمھیں اس قابل بنا دے کہ ہم تمھاری پیروی کریں بلکہ ہم تو تمھیں تمھارے دعوے میں جھوٹا سمجھتے ہیں۔

(28) نوح علیہ السلام نے ان سے کہا: اے میری قوم! مجھے یہ بتاؤ کہ اگر میں اپنے رب کی طرف سے کسی دلیل پر ہوا جو میری سچائی کی گواہی دے اور تم پر میری تصدیق لازم کر دے اور میرے رب نے مجھے اپنی رحمت، یعنی نبوت و رسالت عطا کی ہو اور یہ بات تمھاری جہالت کی وجہ سے تم سے اوجھل رہے تو کیا ہم تمھیں اس پر ایمان لانے پر مجبور کر سکتے ہیں اور اسے زبردستی تمھارے دلوں میں ڈال سکتے ہیں؟! ہم اس کی قدرت نہیں رکھتے کیونکہ ایمان کی توفیق دینے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

فوائد: ❀ کافر اپنی سننے اور دیکھنے کی قوتوں سے حقیقی فائدہ حاصل نہیں کرتا جو اس کی ایمان کی طرف راہنمائی کرے، اس لیے اس سے سننے اور دیکھنے کی قوتوں کی نفی کی گئی ہے اور مومن کی حالت اس کے برعکس ہوتی ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کا یہ طریقہ ہے کہ رسولوں کی پیروی اکثر و بیشتر فقیر اور کمزور لوگ ہی کرتے رہے ہیں، اس کی وجہ ان میں تکبر کا نہ ہونا ہے اور انبیاء علیہم السلام کی مخالفت کرنے والے بیشتر وڈیرے اور سردار ہی ہیں۔ ❀ تقریباً ہر دور میں معاشرے کے مالدار اور وڈیرے تکبر میں مبتلا رہے اور اپنے سے کم تر لوگوں کو حقیر ہی سمجھتے رہے ہیں۔

وَيٰقَوْمِ لَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا ؕ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ وَمَآ اَنَا
بِطَارِدِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ اِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا
تَجْهَلُوْنَ ﴿۲۹﴾ وَيٰقَوْمِ مَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ طَرَدْتُّهُمْ ؕ اَفَلَا
تَذَكَّرُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ
الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ اِنِّيْ مَلَكٌ وَّلَآ اَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ تَزْدَرِيْٓ اَعْيُنُكُمْ
لَنْ يُّؤْتِيَهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۖ اِنِّيْٓ اِذًا
لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۳۱﴾ قَالُوْا يٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا
فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ اِنَّمَا يَاْتِيْكُمْ
بِهِ اللّٰهُ اِنْ شَآءَ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۳۳﴾ وَلَا يَنْفَعُكُمْ نُصْحِيْٓ اِنْ
اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ اِنْ كَانَ اللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يُّغْوِيَكُمْ ؕ هُوَ رَبُّكُمْ ۫
وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۳۴﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ
فَعَلَيَّ اِجْرَامِيْ وَاَنَا بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُجْرِمُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَاُوْحِيَ اِلٰى نُوْحٍ
اَنَّهٗ لَنْ يُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ فَلَا تَبْتَئِسْ
بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا
وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ﴿۳۷﴾

ع 3 1 3

(29) اے میری قوم! میں رسالت کی اس تبلیغ پر تم سے مال طلب نہیں کرتا ہوں۔ میرا بدلہ اللہ کے ذمے ہے۔ میں اپنی مجلس سے ان ایماندار فقیروں کو نہیں نکال سکتا جنھیں دور کرنے کا تم نے مطالبہ کیا ہے۔ بلاشبہ وہ قیامت کے دن اپنے رب سے ملنے والے ہیں اور وہ انھیں ان کے ایمان کا صلہ دے گا۔ لیکن میں تمھیں دیکھتا ہوں کہ تم لوگ اس دعوت کی حقیقت نہیں سمجھتے، اسی لیے کمزور اہلِ ایمان کو دور کرنے کا مطالبہ کرتے ہو۔

(30) اے میری قوم کے لوگو! اگر میں نے ان مومنوں کو بغیر کسی گناہ کے، ظلم کرتے ہوئے اپنے پاس سے نکال دیا تو مجھ سے اللہ کا عذاب کون ٹالے گا؟ کیا تم سمجھتے نہیں اور اس چیز کو اختیار کرنے کی کوشش نہیں کرتے جو تمھارے لیے زیادہ بہتر اور فائدہ مند ہے؟

(31) اے میری قوم! میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کے رزق کے خزانے ہیں، اگر تم ایمان لاؤ تو میں وہ تم پر لٹا دوں گا۔ نہ میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتوں میں سے ہوں بلکہ میں تمھاری طرح انسان ہوں۔ جن فقیروں کو تمھاری نگاہیں حقیر اور چھوٹا سمجھتی ہیں، میں ان کے بارے میں بھی یہ نہیں کہتا کہ اللہ تعالیٰ انھیں ہدایت اور توفیق نہیں دے گا۔ ان کے حالات اور ان کی نیتیں اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔ اگر میں ان باتوں کا دعویٰ کروں تو میرا شمار ان ظالموں میں سے ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے عذاب کے حقدار ٹھہرتے ہیں۔

(32) سرداروں نے سرکشی اور تکبر سے کہا: اے نوح! تم نے ہم سے خوب بحث مباحثہ اور مناظرہ کر لیا ہے۔ اب اگر تم اپنے دعویٰ میں سچے ہو تو وہ عذاب لے آؤ جس سے ہمیں ڈرا دھمکا رہے ہو۔

(33) نوح علیہ السلام نے ان سے کہا: میں تم پر عذاب نہیں لا سکتا۔ تم پر عذاب صرف اللہ تعالیٰ ہی لائے گا اگر اس نے چاہا تو۔ اگر اس نے تمھیں عذاب دینے کا ارادہ کر لیا تو تم اس کے عذاب سے بچ نکلنے کی کوئی راہ نہ پاؤ گے۔

(34) اور میری نصیحت اور یاددہانی تمھیں کوئی نفع نہیں دے سکتی اگر اللہ تعالیٰ کا ارادہ تمھیں تمھاری دشمنی کے سبب سیدھے راستے سے گمراہ کرنے اور ہدایت سے دور رکھنے کا ہو۔ وہ تمھارا رب ہے اور وہی تمھارے معاملات کا مالک و مختار ہے۔ وہ چاہے تو تمھیں گمراہ کر دے۔ اسی اکیلے کی طرف تم قیامت کے دن لوٹائے جاؤ گے تو وہ تمھیں تمھارے اعمال کی جزا دے گا۔

(35) قومِ نوح کے کفر کی وجہ یہ تھی کہ وہ سمجھتے تھے جو دین نوح علیہ السلام لائے ہیں، یہ انھوں نے خود گھڑ کر اللہ کی طرف منسوب کیا ہے۔ اے رسول! ان سے کہو: اگر اسے میں نے گھڑا ہے تو اس گناہ کا عذاب مجھ اکیلے پر پڑے گا اور میں تمھارے جھٹلانے کے گناہ کا ذرا بھی بوجھ نہیں اٹھاؤں گا۔ میں اس سے بری ہوں۔

(36) اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام کی طرف وحی کی: اے نوح! تیری قوم کا کوئی فرد ایمان نہیں لائے گا سوائے ان کے جو پہلے ایمان لا چکے ہیں، لہٰذا اے نوح! اتنے لمبے عرصے تک ان کے جھٹلانے اور ٹھٹھا مذاق کرنے کی وجہ سے غم نہ کر۔

(37) اور ہماری حفاظت و نگرانی میں ایک کشتی بنا۔ ہم نے تجھے بذریعہ وحی کشتی بنانے کی جو تعلیم دی ہے، اس کی روشنی میں اسے تیار کرنا۔ جن لوگوں نے کفر کر کے خود پر ظلم کیا ہے، انھیں مہلت دینے کے بارے میں مجھ سے کوئی بات نہ کرنا۔ وہ ہر صورت میں طوفان میں غرق ہوں گے۔ ان کے کفر پر ڈٹے رہنے کی یہی سزا ہے۔

فوائد:
- اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے والے کو بے لوث ہونا چاہیے اور دعوت کے صلے میں صرف اسی اکیلے سے ثواب کی امید رکھنی چاہیے۔
- فقیر مومنوں کو اپنے سے دور کرنا حرام اور ان کی عزت و توقیر کرنا فرض ہے۔
- ان آیات سے معلوم ہوا کہ عالم الغیب صرف اللہ تعالیٰ ہے۔
- کافروں سے بحث مباحثہ اور مناظرہ کرنا جائز ہے۔

وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ ۖ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَأٌ مِّنْ قَوْمِهٖ سَخِرُوْا مِنْهُ ؕ
قَالَ اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُوْنَ ﴿۳۸﴾ فَسَوْفَ
تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ
مُّقِيْمٌ ﴿۳۹﴾ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ ۙ قُلْنَا احْمِلْ فِيْهَا مِنْ
كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ
وَمَنْ اٰمَنَ ؕ وَمَاۤ اٰمَنَ مَعَهٗۤ اِلَّا قَلِيْلٌ ﴿۴۰﴾ وَقَالَ ارْكَبُوْا فِيْهَا بِسْمِ
اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا ؕ اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۴۱﴾ وَهِيَ تَجْرِيْ
بِهِمْ فِيْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ ۫ وَنَادٰى نُوْحُ ِۨابْنَهٗ وَكَانَ فِيْ
مَعْزِلٍ يّٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۲﴾ قَالَ سَاٰوِيْۤ
اِلٰى جَبَلٍ يَّعْصِمُنِيْ مِنَ الْمَآءِ ؕ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ
اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ ۚ وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ ﴿۴۳﴾
وَقِيْلَ يٰۤاَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَآءُ
وَقُضِيَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ
الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَنَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِيْ مِنْ
اَهْلِيْ وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۴۵﴾

(38) نوح علیہ السلام نے اپنے رب کے حکم کی تعمیل کی اور کشتی بنانی شروع کر دی۔ قوم کے سردار اور وڈیرے جب بھی ان کے پاس سے گزرتے تو ان کا مذاق اڑاتے کیونکہ وہ ایسی سرزمین میں کشتی بنا رہے تھے جہاں پانی تھا نہ دریا۔ جب انھوں نے بار بار مذاق اڑایا تو نوح علیہ السلام نے کہا: اے سردارانِ قوم! آج جب ہم کشتی بنا رہے ہیں، تم ہمارا مذاق اڑاتے ہو تو ہم بھی تمھارا اس وقت مذاق اڑائیں گے جب تم جہالت کے باعث غرق ہونے کے انجام تک پہنچو گے۔

(39) تم بہت جلد جان لو گے کہ دنیا میں کس پر ذلیل و رسوا کرنے والا عذاب آتا ہے اور قیامت کے دن کسے ہمیشہ کے لیے، کبھی نہ ختم ہونے والی سزا ملتی ہے۔

(40) اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام کو جس کشتی کے بنانے کا حکم دیا تھا وہ اسے بنا کر فارغ ہو گئے اور قوم کی تباہی کا ہمارا حکم آ پہنچا اور انھیں طوفان کے آغاز سے آگاہ کرنے کے لیے ان کا وہ تنور ابل پڑا جس میں وہ روٹیاں پکاتے تھے، تو ہم نے نوح علیہ السلام سے کہا: زمین پر موجود تمام حیوانات کا جوڑا جوڑا، یعنی نر اور مادہ کشتی میں سوار کر لو اور اپنے اہل و عیال کو بھی سوائے ان کے جن کے ایمان نہ لانے کی وجہ سے ان کے غرق ہونے کا فیصلہ ہو چکا، نیز اپنی قوم کے اہلِ ایمان کو بھی ساتھ سوار کر لو۔ اتنا لمبا عرصہ اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کی دعوت دینے کے بعد بھی بہت تھوڑے لوگ ہی ان پر ایمان لائے تھے۔

(41) نوح علیہ السلام نے اپنی قوم اور اپنے اہل میں سے ایمان لانے والوں سے کہا: کشتی میں سوار ہو جاؤ۔ اللہ ہی کے نام سے کشتی کا چلنا اور اسی کے نام سے اس کا رکنا ہے۔ بلاشبہ میرا رب اپنے توبہ کرنے والے بندوں کے گناہوں کو بہت زیادہ بخشنے والا اور ان پر خوب رحم کرنے والا ہے۔ مومنوں پر اس کی یہ رحمت ہی ہے کہ اس نے انھیں ہلاکت سے بچا لیا۔

(42) کشتی اپنے سوار لوگوں اور دیگر حیوانات کو لے کر پہاڑوں جیسی عظیم موجوں میں جا رہی تھی۔ نوح علیہ السلام کا کافر بیٹا اپنے والد اور قوم سے الگ جگہ پر تھا۔ نوح علیہ السلام نے شفقتِ پدری کے باعث اپنے کافر بیٹے کو بلایا اور کہا: اے میرے بیٹے! ہمارے ساتھ کشتی میں سوار ہو جا تاکہ تو ڈوبنے سے بچ جائے اور کافروں کے ساتھ نہ جا ورنہ تو بھی ان کے ساتھ ڈوب کر ہلاک ہو جائے گا۔

(43) نوح علیہ السلام کے بیٹے نے ان سے کہا: میں کسی بلند پہاڑ پر چڑھ جاؤں گا تاکہ وہ پانی کو مجھ تک پہنچنے سے روک سکے۔ نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے کہا: آج طوفان میں غرق ہونے کے عذابِ الٰہی سے کوئی نہیں بچا سکتا سوائے اللہ کے۔ وہ پاک ذات جس پر چاہے، اپنی رحمت کے ساتھ رحم فرما کر اسے غرق ہونے سے بچا لے۔ اسی وقت ایک موج نے نوح علیہ السلام اور ان کے کافر بیٹے کے درمیان جدائی ڈال دی اور ان کا بیٹا اپنے کفر کی وجہ سے طوفان میں غرق ہونے والوں میں سے ہو گیا۔

(44) طوفان ختم ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ نے زمین سے کہا: اے زمین! اپنے اوپر موجود طوفان کا پانی جذب کر لے اور آسمان سے کہا: اے آسمان! رک جا اور بارش بند کر دے۔ پانی کم ہو گیا حتیٰ کہ زمین خشک ہو گئی اور اللہ تعالیٰ نے کافروں کو ہلاک کر دیا۔ کشتی جودی پہاڑ پر جا ٹھہری اور فرما دیا گیا: کفر کر کے اللہ کی حدیں پامال کرنے والوں کے لیے ہلاکت اور پھٹکار ہے۔

(45) نوح علیہ السلام نے اپنے رب سے فریاد کرتے ہوئے اسے پکارا: اے میرے رب! میرا بیٹا تو میرے اہل میں سے ہے جنھیں نجات دینے کا تو نے مجھ سے وعدہ کیا ہے اور تیرا وعدہ تو ہے ہی سچا جس کے خلاف نہیں ہوتا اور تو تمام حاکموں سے زیادہ عدل کرنے والا اور سب سے بڑھ کر جاننے والا ہے۔

فوائد:
- مشرکین کی عادت کا تذکرہ کہ انبیاء علیہم السلام اور ان کے پیروکاروں سے ٹھٹھا مذاق کرنا ان کا وتیرہ رہا ہے۔
- لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے اس دستور کا بیان کہ ان کی اکثریت ایمان نہیں لائے گی۔
- اللہ تعالیٰ (کے عذاب) سے بچنے کے لیے صرف اللہ تعالیٰ ہی کی پناہ حاصل کی جا سکتی ہے اور اللہ سبحانہ کے عذاب سے اس کے سوا کوئی نہیں بچا سکتا۔

قَالَ يٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ۫ فَلَا
تَسْـَٔلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۭ اِنِّىْٓ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ
الْجٰهِلِيْنَ ﴿46﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّىْٓ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْـَٔلَكَ مَا لَيْسَ لِىْ
بِهٖ عِلْمٌ ۭ وَاِلَّا تَغْفِرْ لِىْ وَتَرْحَمْنِىْٓ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿47﴾
قِيْلَ يٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَبَرَكٰتٍ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اُمَمٍ
مِّمَّنْ مَّعَكَ ۭ وَاُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ يَمَسُّهُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿48﴾
تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَاۗءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَآ اِلَيْكَ ۚ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَآ اَنْتَ
وَلَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هٰذَا ۛ فَاصْبِرْ ۭ اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿49﴾
وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ۭ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ
اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ ﴿50﴾ يٰقَوْمِ لَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ
اَجْرًا ۭ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَي الَّذِيْ فَطَرَنِيْ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿51﴾
وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاۗءَ
عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا
مُجْرِمِيْنَ ﴿52﴾ قَالُوْا يٰهُوْدُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَّمَا نَحْنُ
بِتَارِكِيْٓ اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿53﴾

(46) اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام سے کہا: اے نوح! جس بیٹے کی نجات کی تو نے مجھ سے درخواست کی ہے، وہ تیرے ان اہل میں شامل نہیں ہے جنھیں نجات دینے کا میں نے تجھ سے وعدہ کیا تھا، کیونکہ وہ کافر ہے۔ اے نوح! تیرا یہ سوال اور درخواست نامناسب عمل ہے اور تیرے شایانِ شان نہیں، لہٰذا مجھ سے ایسا سوال نہ کرنا جس کا تجھے علم نہیں۔ میں تجھے خبردار کرتا ہوں کہ تو جاہلوں میں سے ہو کہ مجھ سے وہ مانگے جو میرے علم اور حکمت کے خلاف ہو۔

(47) نوح علیہ السلام نے کہا: اے میرے رب! میں اس بات سے تیری پناہ اور سہارا چاہتا ہوں کہ میں تجھ سے وہ مانگوں جس کا مجھے علم ہی نہ ہو اور اگر تو نے میرا گناہ معاف نہ کیا اور اپنی رحمت کے ذریعے سے مجھ پر رحم نہ فرمایا تو میں خسارہ پانے والے ان لوگوں میں سے ہو جاؤں گا جنھوں نے اپنی آخرت کی منزل کھوٹی کر لی۔

(48) اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام سے کہا: اے نوح! سلامتی اور امن کے ساتھ اس طرح کشتی سے زمین پر اتر جا کہ تجھ پر اللہ تعالیٰ کے بہت زیادہ انعامات اور برکتیں ہیں اور تیرے ساتھ کشتی میں سوار اہلِ ایمان کی ان اولادوں پر بھی سلامتی اور برکت ہے جو تیرے بعد آئیں گی۔ ان کی اولاد میں سے بہت سی کافر امتیں ہوں گی جنھیں ہم دنیا کی اس زندگی میں تو ضرور فائدہ پہنچائیں گے اور عیش وعشرت کا سامان مہیا کریں گے، پھر آخرت میں انھیں ہماری طرف سے دردناک عذاب پہنچے گا۔

(49) نوح علیہ السلام کا یہ قصہ غیب کی خبروں میں سے ہے۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! اس وحی سے پہلے جو ہم نے آپ کی طرف کی، نہ آپ اسے جانتے تھے اور نہ آپ کی قوم کو اس کا علم تھا، چنانچہ آپ بھی اپنی قوم کے تکلیفیں پہنچانے اور ان کے جھٹلانے پر اسی طرح صبر کریں جیسے نوح علیہ السلام نے صبر کیا۔ بلاشبہ نصرت اور غلبہ انھیں ہی ملتا ہے جو اللہ کے حکموں کو مانتے اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز رہتے ہیں۔

(50) ہم نے قوم عاد کی طرف ان کے بھائی ہود علیہ السلام کو رسول بنا کر بھیجا۔ انھوں نے ان سے کہا: اے میری قوم! اکیلے اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ اس پاک ذات کے سوا تمھارا کوئی سچا معبود نہیں اور تم اپنے اس دعوے میں سراسر جھوٹے ہو کہ اللہ کا کوئی شریک ہے۔

(51) اے میری قوم! میں تمھیں اپنے رب کی طرف سے جو پیغام پہنچاتا ہوں اور اس کی طرف بلاتا ہوں تو اس پر تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتا۔ میرا اجر میرے اللہ کے ذمے ہے جس نے مجھے پیدا کیا۔ کیا پھر بھی تم اس کو نہیں سمجھتے اور جو دعوت میں تمھیں دے رہا ہوں، اسے قبول نہیں کرتے؟!

(52) اے میری قوم! اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگو اور اس کے حضور اپنے گناہوں سے جن میں شرک سب سے بڑا گناہ ہے، توبہ کرو، تو وہ اس توبہ واستغفار کے بدلے میں تم پر کثرت سے بارش نازل کرے گا اور تمھیں مال اور اولاد کی کثرت سے مزید عزتیں عطا کرے گا۔ جو دعوت میں تمھیں دے رہا ہوں، اس سے منہ نہ موڑو، ورنہ میری دعوت سے منہ موڑنے، اللہ کے ساتھ کفر کرنے اور میرے لائے ہوئے پیغام کو جھٹلانے کی وجہ سے تم مجرم قرار پاؤ گے۔

(53) ان کی قوم نے کہا: اے ہود! تم ہمارے پاس کوئی واضح دلیل تو لائے نہیں کہ ہم تم پر ایمان لائیں اور محض تمھارے کھوکھلے دعوے سے ہم اپنے معبودوں کی عبادت چھوڑنے سے رہے اور نہ ہم تمھارے اس دعوے پر ایمان رکھتے ہیں کہ تم اللہ کے رسول ہو۔

فوائد: ❀ انبیاء علیہم السلام اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرنے والے کی شفاعت کا اختیار نہیں رکھتے خواہ وہ (کافر) ان کے بیٹے ہی کیوں نہ ہوں۔

❀ داعی کو چاہیے کہ وہ بے لوث ہو اور لوگوں کے مال پر نظر رکھنے والا نہ ہو، اس طرح اس کی بات زیادہ مؤثر اور قبولیت کے زیادہ قریب ہوگی۔

❀ استغفار اور توبہ کی فضیلت اور اس بات کا بیان کہ ان دونوں سے مال واولاد میں اضافہ ہوتا ہے اور آسمان سے بارشیں نازل ہوتی ہیں۔

إِن نَّقُولُ إِلَّا اعْتَرَىٰكَ بَعْضُ آلِهَتِنَا بِسُوٓءٍ ۗ قَالَ إِنِّىٓ أُشْهِدُ ٱللَّهَ
وَٱشْهَدُوٓا۟ أَنِّى بَرِىٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُونَ ﴿٥٤﴾ مِن دُونِهِۦ ۖ فَكِيدُونِى جَمِيعًا
ثُمَّ لَا تُنظِرُونِ ﴿٥٥﴾ إِنِّى تَوَكَّلْتُ عَلَى ٱللَّهِ رَبِّى وَرَبِّكُمْ ۚ مَا مِن دَآبَّةٍ
إِلَّا هُوَ ءَاخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَآ ۚ إِنَّ رَبِّى عَلَىٰ صِرَٰطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٥٦﴾ فَإِن
تَوَلَّوْا۟ فَقَدْ أَبْلَغْتُكُم مَّآ أُرْسِلْتُ بِهِۦٓ إِلَيْكُمْ ۚ وَيَسْتَخْلِفُ رَبِّى قَوْمًا
غَيْرَكُمْ ۖ وَلَا تَضُرُّونَهُۥ شَيْـًٔا ۚ إِنَّ رَبِّى عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ حَفِيظٌ ﴿٥٧﴾ وَ
لَمَّا جَآءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُودًا وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ مَعَهُۥ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ۚ وَ
نَجَّيْنَٰهُم مِّنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ ﴿٥٨﴾ وَتِلْكَ عَادٌ ۖ جَحَدُوا۟ بِـَٔايَٰتِ رَبِّهِمْ
وَعَصَوْا۟ رُسُلَهُۥ وَٱتَّبَعُوٓا۟ أَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ ﴿٥٩﴾ وَأُتْبِعُوا۟ فِى
هَٰذِهِ ٱلدُّنْيَا لَعْنَةً وَيَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ ۗ أَلَآ إِنَّ عَادًا كَفَرُوا۟ رَبَّهُمْ ۗ
أَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُودٍ ﴿٦٠﴾ وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَٰلِحًا ۚ قَالَ يَٰقَوْمِ
ٱعْبُدُوا۟ ٱللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُۥ ۖ هُوَ أَنشَأَكُم مِّنَ ٱلْأَرْضِ
وَٱسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا فَٱسْتَغْفِرُوهُ ثُمَّ تُوبُوٓا۟ إِلَيْهِ ۚ إِنَّ رَبِّى قَرِيبٌ
مُّجِيبٌ ﴿٦١﴾ قَالُوا۟ يَٰصَٰلِحُ قَدْ كُنتَ فِينَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هَٰذَآ ۖ أَتَنْهَىٰنَآ أَن
نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ ءَابَآؤُنَا ۖ وَإِنَّنَا لَفِى شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُونَآ إِلَيْهِ مُرِيبٍ ﴿٦٢﴾

(54)، (55) ہم تو یہی کہتے ہیں کہ ہمارے بعض معبودوں نے تمھیں دیوانہ کر دیا ہے، اس لیے کہ تم ہمیں ان کی عبادت کرنے سے روکتے ہو۔ ہود علیہ السلام نے کہا: میں اللہ کو گواہ بناتا ہوں اور تم بھی گواہ ہو جاؤ کہ اللہ کو چھوڑ کر اپنے جن معبودوں کو تم پوجتے ہو، میں ان کی عبادت سے بری ہوں۔ تم نے اور تمھارے معبودوں نے، جن کے بارے میں تمھارا خیال ہے کہ انھوں نے مجھے دیوانہ کر دیا ہے، میرا جو کرنا ہے کر لو اور مجھے بالکل مہلت نہ دو۔

(56) بلاشبہ میں نے اکیلے اللہ پر بھروسا کیا ہے اور اپنے معاملے میں اسی پر میرا اعتماد ہے۔ وہ میرا رب ہے اور تمھارا بھی رب ہے۔ روئے زمین پر چلنے والی ہر چیز اس کے ماتحت اور اس کی سلطنت وحکومت کے زیر تسلط ہے۔ وہ اس میں جیسے چاہے، تبدیلی کرے۔ بلاشبہ میرا رب حق وعدل پر ہے، لہٰذا وہ تمھیں کبھی مجھ پر غالب نہیں کرے گا کیونکہ میں حق پر ہوں اور تم باطل پر۔

(57) اگر تم میرے لائے ہوئے دین سے منہ موڑو اور پیٹھ پھیر لو تو مجھے کوئی پروا نہیں، میری ذمہ داری صرف تمھیں پیغام پہنچانا ہے اور میں نے وہ سب کچھ تمھیں پہنچا دیا ہے جو میرے رب نے مجھے دے کر بھیجا اور پہنچانے کا حکم دیا۔ یقیناً تم پر حجت قائم ہو چکی اور ضرور میرا رب تمھیں ہلاک کرے گا اور تمھاری جگہ اور لوگوں کو تمھارا جانشین بنائے گا۔ تم حق کو جھٹلا کر اور اس سے منہ موڑ کر اللہ تعالیٰ کا چھوٹا یا بڑا کوئی نقصان نہیں کر سکتے کیونکہ وہ اپنے بندوں سے بے پروا ہے۔ بلاشبہ میرا رب ہر چیز پر نگہبان ہے اور وہی مجھے تمھارے مکر وفریب اور سازشوں سے محفوظ رکھے گا۔

(58) جب ان کی ہلاکت کے متعلق ہمارا حکم آ گیا تو ہم نے اپنی رحمت سے ہود علیہ السلام اور ان پر ایمان لانے والوں کو بچا لیا۔ ہم نے انھیں اس سخت عذاب سے محفوظ رکھا جو ہود علیہ السلام کی کافر قوم پر آیا۔

(59) یہ تھی قوم عاد جنھوں نے اپنے پالنے والے اللہ کی آیتوں کا انکار کیا، اپنے رسول ہود علیہ السلام کی نافرمانی کی اور حق کے مقابلے میں تکبر کرنے والے ہر شخص کی بات مانی جو سرکش اور حق کو قبول کرنے اور اس کے سامنے جھکنے والا نہ تھا۔

(60) انھیں دنیا کی اس زندگی میں ذلت ورسوائی اٹھانی پڑی اور وہ اللہ کی رحمت سے دھتکار دیے گئے۔ اسی طرح انھیں قیامت کے دن بھی اللہ کی رحمت سے دور کر دیا جائے گا اور یہ اس وجہ سے ہے کہ انھوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کیا۔ آگاہ رہو! اللہ تعالیٰ نے انھیں ہر خیر سے دور اور ہر شر کے قریب کر دیا ہے۔

(61) ہم نے ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو رسول بنا کر بھیجا۔ انھوں نے کہا: اے میری قوم! اکیلے اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمھارا کوئی معبود نہیں جو عبادت کا حقدار ہو۔ اس نے تمھیں مٹی سے پیدا کیا، وہ اس طرح کہ تمھارے باپ آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا کیا۔ اس نے تمھیں اس زمین پر آباد کیا، لہٰذا اسی سے بخشش طلب کرو، پھر نیک اعمال کر کے اور گناہ چھوڑ کر اسی کی طرف لوٹ آؤ۔ بلاشبہ میرا رب اس کے قریب ہے جو مخلص ہو کر اس کی عبادت کرے اور اس کی دعا قبول کرنے والا ہے جو اسے پکارے۔

(62) صالح علیہ السلام سے ان کی قوم نے کہا: اے صالح! اس دعوت سے پہلے تم ہمارے نزدیک بلند مقام رکھتے تھے۔ ہمیں تو یہ امید تھی کہ تم بڑے سمجھدار، صاحب رائے اور اچھے مشیر ثابت ہو گے۔ اے صالح! کیا تم ہمیں ان کی عبادت سے روکتے ہو جن کی عبادت ہمارے آباء واجداد کیا کرتے تھے؟ تم ایک اللہ کی عبادت کی جو دعوت دے رہے ہو، ہمیں تو اس میں حیران کن شک ہے۔ ہم تو سمجھتے ہیں کہ تم اللہ پر جھوٹ باندھ رہے ہو۔

فوائد:

- رسولوں سے دور کرنے کے لیے مشرک جن باتوں کا سہارا لیتے، ان میں سے ایک یہ تھی کہ وہ رسولوں کو کم عقل اور مجنون ہونے کا الزام دیتے تھے۔
- اس بات کا بیان کہ مشرکوں کی چالیں اور تیاری نہایت کمزور ہے کیونکہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کے ماتحت اور اس کے حکم اور سلطنت کے سامنے بے بس ہیں۔
- توحید ربوبیت کے دلائل کہ پیدا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے، اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ توحید الوہیت کا بھی اقرار کیا جائے اور اللہ تعالیٰ کے سوا تمام معبودوں کو چھوڑ دیا جائے۔

قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ مِنْهُ
رَحْمَةً فَمَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ عَصَيْتُهٗ ۫ فَمَا تَزِيْدُوْنَنِيْ غَيْرَ
تَخْسِيْرٍ ﴿٦٣﴾ وَيٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ
اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيْبٌ ﴿٦٤﴾
فَعَقَرُوْهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوْا فِيْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ۭ ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ
مَكْذُوْبٍ ﴿٦٥﴾ فَلَمَّا جَاۗءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا صٰلِحًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ
بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِىِٕذٍ ۭ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ﴿٦٦﴾
وَاَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿٦٧﴾
كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ۭ اَلَآ اِنَّ ثَمُوْدَا كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ۭ اَلَا بُعْدًا
لِّثَمُوْدَ ﴿٦٨﴾ وَلَقَدْ جَاۗءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًا ۭ
قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَاۗءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ ﴿٦٩﴾ فَلَمَّا رَآٰ اَيْدِيَهُمْ
لَا تَصِلُ اِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ۭ قَالُوْا لَا تَخَفْ اِنَّآ
اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ ﴿٧٠﴾ وَامْرَاَتُهٗ قَاۗىِٕمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا
بِاِسْحٰقَ ۙ وَمِنْ وَّرَاۗءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ ﴿٧١﴾ قَالَتْ يٰوَيْلَتٰٓى ءَاَلِدُ
وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّهٰذَا بَعْلِيْ شَيْخًا ۭ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عَجِيْبٌ ﴿٧٢﴾

(63) صالح علیہ السلام نے اپنی قوم کا رد کرتے ہوئے کہا: اے میری قوم کے لوگو! مجھے یہ بتاؤ کہ اگر میں اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل پر ہوں اور اس نے مجھے اپنی رحمت، یعنی نبوت سے نوازا ہو، پھر اگر میں اس کے اس پیغام کی تبلیغ ترک کر کے جس کے پہنچانے کا اس نے مجھے حکم دیا ہے، اس کی نافرمانی کروں، تو پھر مجھے اللہ کے عذاب سے کون بچائے گا؟ تم تو مجھے گمراہ اور اس کی رضا سے دور ہی کرو گے۔

(64) اے میری قوم! یہ اللہ کی اونٹنی ہے جو تمھارے لیے میری سچائی کی دلیل ہے۔ اسے اللہ کی زمین میں چرتی کھاتی چھوڑ دو اور اسے کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچانا، ورنہ اسے مارنے پر تمھیں فوری عذاب پکڑ لے گا۔

(65) پھر بھی ان لوگوں نے حق کو جھٹلانے میں سرکشی کرتے ہوئے اسے کاٹ دیا تو صالح علیہ السلام نے ان سے کہا: اونٹنی کے پاؤں کاٹنے سے لے کر تین دن تک تم اپنی اس زمین میں زندگی سے فائدہ اٹھا لو، پھر تم پر اللہ کا عذاب آ جائے گا اور تمھارے اس گناہ کے بعد عذاب آنے کا وعدہ ہر صورت پورا ہوگا۔ یہ وعدہ جھوٹا نہیں بلکہ سچا وعدہ ہے۔

(66) پھر جب ہلاک کرنے کا ہمارا حکم آ گیا تو ہم نے صالح علیہ السلام اور ان پر ایمان لانے والوں کو اپنی رحمت سے بچا لیا اور انھیں اس دن کی ذلت و رسوائی سے بھی محفوظ رکھا۔ اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ آپ کا رب ہی قوت والا اور غالب ہے جس پر کوئی غلبہ نہیں پا سکتا۔ اسی لیے اس نے جھٹلانے والی امتوں کو ہلاک کیا۔

(67) اور قوم ثمود کو ایک شدید مہلک آواز اور چنگھاڑ نے آ دبوچا تو وہ اس کی شدت سے مر گئے اور اوندھے منہ پڑے رہ گئے، اس طرح کہ ان کے چہرے مٹی سے لگے ہوئے تھے۔

(68) ایسے جیسے کبھی وہ اپنے شہروں میں عیش و عشرت اور نعمتوں کی فراوانی میں رہے ہی نہ ہوں۔ آگاہ رہو! بلاشبہ ثمود نے اپنے پالنے والے اللہ کے ساتھ کفر کیا۔ وہ ہمیشہ اللہ کی رحمت سے دور رہیں گے۔

(69) یقیناً فرشتے مردوں کی شکل میں ابراہیم علیہ السلام کے پاس انھیں اور ان کی بیوی کو (بیٹے) اسحاق اور پھر (پوتے) یعقوب کی خوشخبری سنانے کے لیے آئے اور کہا: آپ پر سلامتی ہو۔ ابراہیم علیہ السلام نے بھی سلام کا جواب دیا اور جلدی سے گئے اور بھنا ہوا بچھڑا لے آئے تاکہ وہ اس سے کھائیں۔ ان کا خیال تھا کہ یہ انسان ہیں۔

(70) پھر جب ابراہیم علیہ السلام نے دیکھا کہ ان کے ہاتھ اس بھنے ہوئے بچھڑے کی طرف نہیں بڑھ رہے اور وہ اسے کھا نہیں رہے تو انھیں ان (فرشتوں) کی یہ بات ناگوار گزری اور وہ دل ہی دل میں ان سے ڈرنے لگے۔ جب فرشتوں نے ان کا خوف دیکھا تو کہا: ہم سے نہ ڈرو۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے قوم لوط کو عذاب دینے کے لیے بھیجا ہے۔

(71) اور ابراہیم علیہ السلام کی بیوی سارہ بھی کھڑی تھیں۔ ہم نے انھیں ایسی خبر دی جس سے وہ خوش ہو گئیں، یعنی یہ کہ ان کے ہاں اسحاق (بیٹا) پیدا ہوگا اور پھر اسحاق کے ہاں یعقوب پیدا ہوگا، تو وہ یہ سن کر ہنس پڑیں اور اس بشارت پر خوش ہو گئیں۔

(72) جب فرشتوں نے سیدہ سارہ کو یہ خوشخبری دی تو انھوں نے حیرت سے کہا: میرے ہاں اولاد کیسے ہوگی! میں تو بوڑھی اور بچہ جننے سے ناامید ہو چکی ہوں اور یہ میرے شوہر بھی بڑھاپے میں قدم رکھ چکے ہیں؟! اس حالت میں بچہ جننا بڑی عجیب بات ہے۔ عام طور پر ایسے ہوتا نہیں۔

فوائد:
- مشرکوں کی سرکشی اور تکبر کا بیان کہ وہ سیدنا صالح علیہ السلام کے اتنے بڑے معجزے پر بھی ایمان نہ لائے، حالانکہ یہ بہت بڑا معجزہ تھا۔
- مومن کو کسی خیر اور بھلائی والی بات کی خوشخبری سنانا مستحب ہے۔
- جو شخص کسی دوسرے کے پاس جائے، اس کے لیے سلام کرنا مسنون ہے اور جسے سلام کہا جائے، اس پر جواب دینا فرض ہے۔
- مہمان کی عزت و تکریم اور مہمان نوازی فرض ہے۔

قَالُوْٓا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ
الْبَيْتِ ؕ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ﴿۷۳﴾ فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ الرَّوْعُ
وَجَآءَتْهُ الْبُشْرٰى يُجَادِلُنَا فِيْ قَوْمِ لُوْطٍ ﴿۷۴﴾ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ
لَحَلِيْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ ﴿۷۵﴾ يٰٓاِبْرٰهِيْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۚ اِنَّهٗ قَدْ
جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ۚ وَاِنَّهُمْ اٰتِيْهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُوْدٍ ﴿۷۶﴾ وَلَمَّا
جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِيْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالَ هٰذَا
يَوْمٌ عَصِيْبٌ ﴿۷۷﴾ وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ يُهْرَعُوْنَ اِلَيْهِ ؕ وَمِنْ قَبْلُ
كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ قَالَ يٰقَوْمِ هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِيْ هُنَّ اَطْهَرُ
لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ فِيْ ضَيْفِيْ ؕ اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ
رَّشِيْدٌ ﴿۷۸﴾ قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِيْ بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ ۚ
وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيْدُ ﴿۷۹﴾ قَالَ لَوْ اَنَّ لِيْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ
اٰوِيْٓ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ ﴿۸۰﴾ قَالُوْا يٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ
لَنْ يَّصِلُوْٓا اِلَيْكَ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَلَا
يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ ؕ اِنَّهٗ مُصِيْبُهَا مَآ اَصَابَهُمْ ؕ
اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ ؕ اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ ﴿۸۱﴾

(73) جب سارہ نے خوشخبری پر حیرت ظاہر کی تو فرشتوں نے ان سے کہا: کیا آپ اللہ کے فیصلے اور اس کی تقدیر پر تعجب کرتی ہیں؟ آپ جیسے لوگوں سے تو یہ بات چھپی نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس طرح کرنے پر قادر ہے۔ اے ابراہیم کے گھر والو! تم پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنی صفات اور افعال میں قابلِ تعریف اور بڑی عظمت و رفعت کا مالک ہے۔

(74) جب ابراہیم علیہ السلام کو علم ہو گیا کہ ان کا کھانا نہ کھانے والے مہمان فرشتے ہیں تو انھیں جو خوف لاحق ہوا تھا، وہ جاتا رہا اور انھیں یہ خوشخبری بھی مل گئی کہ ان کے ہاں اسحاق (بیٹا) اور پھر یعقوب (پوتا) ہوگا، تو وہ قومِ لوط کے بارے میں ہمارے فرشتوں سے بحث کرنے لگے تاکہ وہ ان سے عذاب ٹال دیں اور تاکہ لوط علیہ السلام اور ان کے گھر والے بچ جائیں۔

(75) بلاشبہ ابراہیم علیہ السلام بڑے نرم دل تھے۔ وہ چاہتے تھے کہ عذاب ٹل جائے۔ وہ اپنے رب کے حضور بہت عاجزی اور آہ وزاری کرنے والے، بے حد دعا کرنے والے اور اس کی طرف رجوع کرنے والے تھے۔

(76) فرشتوں نے کہا: اے ابراہیم! قومِ لوط کے بارے میں یہ بحث چھوڑیے۔ بلاشبہ آپ کے رب کا حکم آچکا ہے کہ وہ عذاب ان پر آکر رہے گا جو اس نے ان کے مقدر میں کر دیا ہے۔ قومِ لوط پر بہت بڑا عذاب آکر رہے گا جسے نہ کوئی بحث روک سکے گی اور نہ یہ دعا سے ٹلے گا۔

(77) جب فرشتے مردوں کی شکل میں لوط علیہ السلام کے پاس آئے تو ان کا آنا انھیں اچھا نہ لگا اور وہ ان کے بارے میں اپنی قوم کے خوف سے دل ہی دل میں کڑھنے لگے جو عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے اپنی جنسی ہوس پوری کرنے کی رسیا تھی۔ لوط علیہ السلام نے کہا: یہ بہت سخت دن ہے۔ کیونکہ ان کا یہ گمان تھا کہ ان کی قوم ان کے مہمانوں کے معاملے میں ان پر غالب آنے کی کوشش کرے گی۔

(78) قوم کے لوگ لوط علیہ السلام کے مہمانوں کے ساتھ برائی کی غرض سے دوڑتے ہوئے ان کے پاس آئے اور اس سے پہلے بھی ان کی عادت تھی کہ وہ عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے جنسی ہوس پوری کرتے تھے، چنانچہ لوط علیہ السلام نے قوم کو ٹالنے اور مہمانوں کے سامنے خود کو بے بس ظاہر کرنے کے لیے کہا: یہ میری بیٹیاں تمھاری دیگر تمام عورتوں میں سے ہیں، ان سے نکاح کر لو۔ یہ بے حیائی کے اس فعل سے تمھارے لیے ہر طرح سے پاکیزہ ہیں، لہٰذا اللہ سے ڈرو اور مجھے میرے مہمانوں کے معاملے میں رسوا نہ کرو۔ اے میری قوم! کیا تم میں سے کوئی بھی بھلا اور سمجھدار آدمی نہیں جو تمھیں اس بری حرکت سے روکے؟!

(79) ان سے ان کی قوم نے کہا: اے لوط! آپ کو علم ہے کہ ہمیں آپ کی بیٹیوں اور قوم کی دیگر عورتوں میں کوئی دلچسپی نہیں۔ آپ اچھی طرح جانتے ہیں جو ہم چاہتے ہیں۔ ہمارا ٹارگٹ صرف مرد ہیں۔

(80) لوط علیہ السلام نے کہا: کاش! مجھ میں قوت ہوتی کہ میں تمھیں اس سے روک سکتا یا میرا دفاع کرنے والا خاندان ہوتا تو میں تمھارے اور اپنے مہمانوں کے درمیان حائل ہو جاتا۔

(81) فرشتوں نے لوط علیہ السلام سے کہا: اے لوط! ہم فرشتے ہیں۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے۔ آپ کی قوم کسی برے ارادے سے آپ کے قریب نہیں آسکتی۔ آپ اپنے گھر والوں کو لے کر رات کے اندھیرے میں اس بستی سے نکل جائیں اور تم میں سے کوئی پیچھے مڑ کر نہ دیکھے۔ ہاں، آپ کی بیوی مخالفت کرتے ہوئے ضرور پیچھے مڑ کر دیکھے گی کیونکہ وہ بھی ضرور اسی عذاب میں مبتلا ہوگی جو آپ کی قوم پر آئے گا۔ ان کی ہلاکت کا وقت صبح مقرر ہوا ہے اور وہ وعدہ قریب ہے۔

فوائد: ❀ یہاں سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام اور ان کے اہلِ بیت کی فضیلت اور قدر و منزلت بیان ہوئی ہے۔

❀ حاکمِ وقت کے پاس معاملہ جانے سے پہلے ایسے شخص کے بارے میں بحث کرنا اور اس کا دفاع کرنا جائز ہے جس کے ایمان کی امید ہو۔

❀ قومِ لوط والے عمل کی قباحت اور برائی بیان کی گئی ہے۔

فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا
حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ۙ مَّنْضُوْدٍ ۙ﴿۸۲﴾ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ ؕ وَ
مَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ﴿۸۳﴾ ع وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ؕ
قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ وَلَا
تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِنِّيْۤ اَرٰىكُمْ بِخَيْرٍ وَّاِنِّيْۤ
اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيْطٍ ﴿۸۴﴾ وَيٰقَوْمِ اَوْفُوا
الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ
وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۸۵﴾ بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ
كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَاۤ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ﴿۸۶﴾ قَالُوْا يٰشُعَيْبُ
اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَاۤ اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ
فِيْۤ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا ؕ اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِيْمُ الرَّشِيْدُ ﴿۸۷﴾ قَالَ
يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَرَزَقَنِيْ مِنْهُ
رِزْقًا حَسَنًا ؕ وَمَاۤ اُرِيْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰى مَاۤ اَنْهٰىكُمْ
عَنْهُ ؕ اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ؕ وَمَا
تَوْفِيْقِيْۤ اِلَّا بِاللّٰهِ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ﴿۸۸﴾

النّصف

7 ع 15 7

(82) پھر جب قومِ لوط کو ہلاک کرنے کا ہمارا حکم آ گیا تو ہم نے ان کی بستیوں کو زیر و زبر کر کے ان کے اوپر والے حصے ان کے نیچے کر دیے اور ان پر پے در پے کھنگر پتھروں کی بارش برسائی جو موسلا دھار برس رہے تھے۔

(83) ان پتھروں پر اللہ کی طرف سے خاص نشان تھے اور یہ پتھر قریش وغیرہ کے ظالموں سے بھی زیادہ دور نہیں بلکہ قریب ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ یہ پتھر ان پر برسانا چاہے گا، برسا دے گا۔

(84) ہم نے مدین والوں کی طرف ان کے بھائی شعیب علیہ السلام کو بھیجا۔ انھوں نے کہا: اے میری قوم! اکیلے اللہ کی عبادت کرو۔ اس کے سوا تمھارا کوئی معبود نہیں جو عبادت کا حقدار ہو۔ جب تم لوگوں کو ناپ تول کر دو تو ناپ اور تول میں کمی نہ کرو۔ میں دیکھتا ہوں کہ تم رزق اور نعمتوں کے معاملے میں خوش حال ہو، لہٰذا اللہ کی نافرمانی کر کے اس نعمت سے محروم نہ ہو جانا۔ بلاشبہ میں تم پر گھیرنے والے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں جو تم سب کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا اور تم بھاگنے اور سر چھپانے کی جگہ بھی نہ پاؤ گے۔

(85) اے میری قوم! جب تم دوسروں کے لیے ناپو یا وزن کرو تو عدل و انصاف سے ناپ اور تول پورا کرو۔ ڈنڈی مار کر اور دھوکا دہی اور خیانت کر کے لوگوں کے حقوق پر ڈاکا نہ ڈالو۔ قتل و غارت اور دیگر نافرمانیاں کر کے زمین میں فساد نہ پھیلاؤ۔

(86) عدل و انصاف سے لوگوں کے پورے حقوق ادا کرنے کے بعد جو حلال مال اللہ تعالیٰ باقی رکھے، وہ تمھارے لیے بہت بہتر ہے۔ اس کا نفع اور خیر و برکت اس زیادہ مال سے کہیں بڑھ کر ہے جو ڈنڈی مار کر اور زمین میں فساد پھیلا کر حاصل کیا جائے۔ اگر تم سچے مومن ہو تو اس بچ جانے والے مال پر راضی رہو۔ میں تم پر کوئی نگہبان نہیں ہوں کہ تمھارے اعمال شمار کروں اور پھر ان پر محاسبہ کروں۔ اس پر تمھارا نگہبان تو صرف وہ ہے جو چھپے رازوں اور سرگوشیوں کو بھی جانتا ہے۔

(87) شعیب علیہ السلام کی قوم نے ان سے کہا: اے شعیب! تم جو نماز اللہ کے لیے پڑھتے ہو، کیا وہ تمھیں یہ حکم دیتی ہے کہ جن بتوں کی عبادت ہمارے آباء و اجداد کرتے تھے، ہم ان کی عبادت کرنا چھوڑ دیں اور اپنے مال میں اپنی مرضی کا اضافہ اور تصرف بھی نہ کریں؟! تم تو بڑے باوقار اور سمجھدار تھے۔ بلاشبہ ہمارے علم کے مطابق تم اس دعوت سے پہلے بڑے دانا اور باشعور تھے۔ تمھیں کیا ہو گیا ہے؟!

(88) شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا: اے میری قوم! دیکھو اگر میں اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل لیے ہوئے ہوں، اس نے مجھے سوجھ بوجھ بھی دے رکھی ہو، اپنی جانب سے رزق حلال بھی عطا کر رکھا ہو اور نبوت بھی اسی کی عطا کردہ ہو تو تمھارا کیا ہوگا؟! میں نہیں چاہتا کہ جس چیز سے بھی تمھیں روکتا ہوں، خود اس کو کر کے تمھاری مخالفت کروں۔ میں اپنی ہمت کے مطابق تمھیں تمھارے رب کی توحید اور اس کی اطاعت کی دعوت دے کر صرف تمھاری اصلاح چاہتا ہوں۔ اور اپنے اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے مجھے توفیق کا ملنا محض اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی کی مدد سے ممکن ہے۔ میں نے اپنے تمام امور میں اسی اکیلے پر بھروسا کیا ہے اور اسی کی طرف مجھے لوٹنا ہے۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ کا یہ دستور ہے کہ وہ ظالموں کو نہایت سخت اور خوفناک عذاب سے تباہ و برباد کرتا ہے۔

❀ ناپ تول میں کمی کرنے اور لوگوں کے حقوق غصب کرنے کی حرمت بیان کی گئی ہے۔

❀ رزقِ حلال تھوڑا ہو تو بھی اس پر راضی رہنا واجب ہے۔

❀ ان آیات سے نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کی فضیلت اور اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے رک جانے کا وجوب ثابت ہوتا ہے۔

وَيٰقَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِيْٓ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِّثْلُ مَآ اَصَابَ
قَوْمَ نُوْحٍ اَوْ قَوْمَ هُوْدٍ اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ ؕ وَمَا قَوْمُ لُوْطٍ مِّنْكُمْ
بِبَعِيْدٍ ﴿89﴾ وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ؕ اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ
وَّدُوْدٌ ﴿90﴾ قَالُوْا يٰشُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ وَاِنَّا
لَنَرٰىكَ فِيْنَا ضَعِيْفًا ۚ وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنٰكَ ۖ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْنَا
بِعَزِيْزٍ ﴿91﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَهْطِيْٓ اَعَزُّ عَلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَ
اتَّخَذْتُمُوْهُ وَرَآءَكُمْ ظِهْرِيًّا ؕ اِنَّ رَبِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿92﴾
وَيٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ؕ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ
مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ ؕ وَارْتَقِبُوْٓا اِنِّيْ
مَعَكُمْ رَقِيْبٌ ﴿93﴾ وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَّالَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ۚ وَاَخَذَتِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ
فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿94﴾ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ؕ اَلَا
بُعْدًا لِّمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُوْدُ ﴿95﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى
بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿96﴾ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ
فَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ فِرْعَوْنَ ۚ وَمَآ اَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيْدٍ ﴿97﴾

(89) اے میری قوم! میرے ساتھ دشمنی تمھیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم میری لائی ہوئی شریعت کو جھٹلا دو۔ اگر ایسا کیا تو خطرہ ہے کہ تم پر بھی ویسا ہی عذاب آجائے جیسا قومِ نوح، قومِ ہود یا قومِ صالح پر آیا۔ اور قومِ لوط کا زمانہ اور جگہ بھی تم سے کچھ دور نہیں۔ تمھیں خوب علم ہے کہ ان کے ساتھ کیا ہوا، لہٰذا عبرت پکڑو۔

(90) اور اپنے رب سے بخشش مانگو اور پھر اس کے حضور اپنے گناہوں سے توبہ کرو۔ بلاشبہ میرا رب توبہ کرنے والوں پر بڑا رحیم ہے اور توبہ کرنے والے بندے سے شدید محبت کرتا ہے۔

(91) شعیب علیہ السلام کی قوم نے اُن سے کہا: اے شعیب! تمھاری لائی ہوئی شریعت کی اکثر باتیں ہماری سمجھ میں نہیں آتیں اور تمھاری نظر کی کمزوری یا نابینا پن کی وجہ سے ہم تو تمھیں اپنے اندر بہت کمزور پاتے ہیں۔ اگر تمھارا خاندان ہمارا ہم مذہب نہ ہوتا تو ہم تمھیں پتھروں سے مار ڈالتے۔ ہم پر تمھارا کوئی دباؤ نہیں ہے کہ ہم تمھارے قتل سے کوئی خوف محسوس کریں۔ ہم نے تو تمھارے قبیلے کے احترام میں تمھیں چھوڑا ہوا ہے۔

(92) شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا: اے میری قوم! کیا میرا قبیلہ تمھارے نزدیک تمھارے رب اللہ تعالیٰ سے زیادہ عزت و احترام والا ہے؟! اور تم نے اللہ تعالیٰ کو اپنے پیچھے ڈال دیا جبکہ تم اس کے اپنی طرف بھیجے ہوئے نبی پر ایمان نہیں لائے۔ بلاشبہ میرا رب تمھارے اعمال کو گھیرے ہوئے ہے۔ تمھارا کوئی عمل اس سے چھپا نہیں۔ وہ دنیا میں تمھیں ہلاک کر کے اور آخرت میں عذاب دے کر ضرور تمھیں تمھارے اعمال کی سزا دے گا۔

(93) اے میری قوم! تم جو کر سکتے ہو، اپنی مرضی کے مطابق کیے جاؤ اور میں حسبِ توفیق اپنے پسندیدہ طریقے کے مطابق عمل کرتا ہوں۔ بہت جلد تم جان لو گے کہ ہم میں سے کسے ذلت والے عذاب کی سزا ملتی ہے اور ہم میں سے کون اپنے دعوے میں جھوٹا ہے، لہٰذا تم اللہ کے فیصلے کا انتظار کرو، میں بھی تمھارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔

(94) جب قومِ شعیب کو تباہ و برباد کرنے کا ہمارا حکم آ گیا تو ہم نے اپنی رحمت سے شعیب علیہ السلام اور ان پر ایمان لانے والوں کو بچا لیا اور ان کی قوم کے ظالموں کو ایک سخت مہلک چیخ نے آ پکڑا تو وہ مر گئے اور اس طرح چہروں کے بل زمین پر گرے کہ ان کے چہرے مٹی سے آلودہ ہوئے پڑے تھے۔

(95) گویا کہ وہ ان گھروں میں پہلے کبھی بسے ہی نہیں تھے۔ آگاہ رہو! مدین والے بھی اللہ کی پکڑ کا شکار ہو کر اسی طرح اللہ کی رحمت سے دور کر دیے گئے جیسے اللہ کی ناراضی کا شکار ہو کر ثمود کو دھتکار دیا گیا تھا۔

(96) یقیناً ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی توحید بیان کرنے والی نشانیاں اور ان کی لائی ہوئی شریعت کی سچائی ثابت کرنے والے واضح معجزات دے کر بھیجا۔

(97) ہم نے انھیں فرعون اور اس کی قوم کے سرداروں کی طرف بھیجا تو ان سرداروں نے بھی فرعون کے حکم کی پیروی میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کیا، حالانکہ فرعون کا حکم رشد و ہدایت اور حق پر مبنی نہ تھا کہ اس کی پیروی کی جاتی۔

فوائد: ❀ ان آیات میں ان جاہلوں کی مذمت کی گئی ہے جو انبیاء علیہم السلام کی لائی ہوئی آیات اور نشانیوں کو نہیں سمجھتے۔

❀ اس شخص کی مذمت جو لوگوں کے حکم ماننے میں مشغول رہا اور اللہ تعالیٰ کے حکموں سے منہ موڑتا رہا۔

❀ داعی حضرات اور ان کی دعوت کے فروغ میں خاندان کی نصرت و حمایت کا کردار بیان کیا گیا ہے۔

❀ مشرک، اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور کر دیے گئے ہیں۔

يَقْدُمُ قَوْمَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ ؕ وَبِئْسَ الْوِرْدُ
الْمَوْرُوْدُ ﴿۹۸﴾ وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ بِئْسَ
الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ ﴿۹۹﴾ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْقُرٰى نَقُصُّهٗ عَلَيْكَ مِنْهَا
قَآئِمٌ وَّحَصِيْدٌ ﴿۱۰۰﴾ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَمَآ
اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ الَّتِيْ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ
شَيْءٍ لَّمَّا جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ؕ وَمَا زَادُوْهُمْ غَيْرَ تَتْبِيْبٍ ﴿۱۰۱﴾ وَكَذٰلِكَ
اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ ؕ اِنَّ اَخْذَهٗٓ اَلِيْمٌ
شَدِيْدٌ ﴿۱۰۲﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْاٰخِرَةِ ؕ
ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ لَّهُ النَّاسُ وَذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ﴿۱۰۳﴾ وَمَا
نُؤَخِّرُهٗٓ اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ ﴿۱۰۴﴾ يَوْمَ يَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا
بِاِذْنِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ ﴿۱۰۵﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي
النَّارِ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّشَهِيْقٌ ﴿۱۰۶﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ
السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا
يُرِيْدُ ﴿۱۰۷﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ
السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ ﴿۱۰۸﴾

(98) قیامت کے دن فرعون جہنم کی طرف اپنی قوم کے آگے آگے ہوگا حتی کہ انھیں جہنم میں داخل کر دے گا اور وہ نہایت برا گھاٹ ہے جس پر وہ انھیں لے جا کھڑا کرے گا۔

(99) اللہ تعالیٰ نے دنیا کی زندگی میں بھی لعنت ان کے پیچھے لگا دی کہ انھیں غرق کر کے ہلاک کیا اور اپنی رحمت سے دور کر کے دھتکار دیا اور قیامت کے دن بھی وہ اللہ کی رحمت سے محروم اور دور رہیں گے۔ یہ دو لعنتوں کا اکٹھا ہونا اور دنیا و آخرت میں عذاب پانا نہایت ہی برا ہے جس کے یہ حق دار ٹھہرے۔

(100) اے رسول (ﷺ)! اس سورت میں مذکور جن بستیوں کی بعض خبریں ہم آپ کو دے رہے ہیں، ان میں سے بعض بستیوں کے آثار موجود ہیں اور بعض کے آثار مٹ گئے ہیں اور ان کا نام و نشان بھی باقی نہیں رہا۔

(101) ہم نے انھیں تباہ کر کے ان پر ظلم نہیں کیا لیکن انھوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کر کے اپنے آپ کو ہلاکت کے گڑھوں میں ڈال کر خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کیا۔ اے رسول (ﷺ)! جب آپ کے رب کا حکم آ گیا کہ انھیں تباہ کر دیا جائے تو ان کے وہ معبود ان سے اللہ کا عذاب نہ ٹال سکے جن کی وہ اللہ کے سوا عبادت کرتے تھے بلکہ ان کے ان معبودوں نے ان کی تباہی، بربادی اور نقصان میں اضافہ ہی کیا۔

(102) ہر دور میں اور ہر جگہ جھٹلانے والی بستیوں کی پکڑ اور تہس نہس کا یہی ربانی طریقہ رہا ہے۔ بلاشبہ ظالم بستیوں کے لیے اس کی پکڑ نہایت دکھ دینے والی اور سخت ہے۔

(103) ظلم کرنے والی ان بستیوں کی اللہ تعالیٰ کی سخت پکڑ میں، قیامت کے دن کے عذاب سے ڈرنے والوں کے لیے یقیناً عبرت اور نصیحت ہے۔ یہی وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ لوگوں کا محاسبہ کرنے کے لیے انھیں اکٹھا کرے گا اور یہ حاضری کا دن ہے جس میں سب اہلِ محشر حاضر ہوں گے۔

(104) اور ہم حاضری کے اس دن کو جو مؤخر کر رہے ہیں تو وہ صرف اس لیے کہ اس کا مقرر وقت آ جائے۔

(105) جس دن وہ مقرر وقت آ گیا، کسی کی مجال نہ ہوگی کہ اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر کوئی دلیل پیش کرے یا شفاعت کرے۔ لوگوں کے وہاں دو گروہ ہوں گے: ایک بدبخت جو آگ میں داخل ہوگا اور دوسرا نیک بخت جو جنت میں داخل ہوگا۔

(106) جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے جو اپنے کفر اور برے اعمال کی وجہ سے بدبخت ہوں گے تو وہ آگ میں داخل ہوں گے۔ وہاں آگ کے شعلوں کی شدید تکلیف کی وجہ سے ان کی چیخیں بلند ہوں گی اور سانسیں پھولی ہوں گی۔

(107) وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے جب تک زمین و آسمان برقرار رہیں گے۔ وہ وہاں سے نکل نہیں پائیں گے، سوائے ان موحد نافرمانوں کے جنھیں اللہ تعالیٰ نکالنا چاہے۔ اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ آپ کا رب جو چاہے کر گزرتا ہے۔ اس پاک ذات کو کوئی مجبور کرنے والا نہیں۔

(108) جہاں تک ان نیک بختوں کا تعلق ہے جن کے ایمان اور درست اعمال کی بدولت اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کی نیک بختی کا پہلے ہی فیصلہ ہو چکا ہے تو وہ ہمیشہ جنت میں رہیں گے جب تک آسمان و زمین باقی رہے، سوائے ان نافرمان اہلِ ایمان کے جنھیں اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کرنے سے پہلے آگ میں داخل کرنا چاہے۔ بلاشبہ اہلِ جنت کے لیے اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہمیشہ رہنے والی اور نہ ختم ہونے والی ہیں۔

فوائد:

- شر و فساد کے سرغنوں کی پیروی سے ڈرایا گیا ہے اور دونوں جہانوں میں ان کی پیروی کی نحوست کا بیان ہے۔
- اللہ تعالیٰ مشرکوں اور نافرمانوں کو ہلاک کرنے میں بھی ظلم سے پاک ہے۔
- مشرکوں کے معبود قیامت کے دن اپنے عبادت گزاروں کو کوئی فائدہ دیں گے نہ ان سے عذاب دور کر سکیں گے۔
- قیامت کے دن لوگوں کے دو گروہوں کا بیان: ایک نیک بخت جو ہمیشہ جنتوں میں ہوں گے اور دوسرے بدبخت جو ہمیشہ آگ میں رہیں گے۔

فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّمَّا يَعْبُدُ هٰٓؤُلَآءِ ۭ مَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا كَمَا
يَعْبُدُ اٰبَاۗؤُهُمْ مِّنْ قَبْلُ ۭ وَاِنَّا لَمُوَفُّوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ غَيْرَ
مَنْقُوْصٍ ۝ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ۭ وَ
لَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۭ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ
شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ۝ وَاِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ اَعْمَالَهُمْ ۭ
اِنَّهٗ بِمَا يَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ
مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ۭ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى
الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ
اَوْلِيَاۗءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۝ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا
مِّنَ الَّيْلِ ۭ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ۭ ذٰلِكَ ذِكْرٰى
لِلذّٰكِرِيْنَ ۝ وَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ فَلَوْلَا
كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ اُولُوْا بَقِيَّةٍ يَّنْهَوْنَ عَنِ
الْفَسَادِ فِي الْاَرْضِ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّنْ اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ ۚ وَاتَّبَعَ
الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَآ اُتْرِفُوْا فِيْهِ وَكَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ۝ وَمَا
كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ ۝

9 ع 14 9

(109) اے رسول (ﷺ)! یہ مشرک جن چیزوں کی عبادت کرتے ہیں، آپ کو ان کے باطل ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں ہونا چاہیے۔ ان کے پاس اس کے درست ہونے کی کوئی عقلی دلیل ہے نہ شرعی۔ غیر اللہ کی عبادت وہ محض اپنے باپ دادا کی پیروی میں کرتے ہیں اور ہم انھیں ان کے عذاب کا حصہ پورا پورا بغیر کمی کے دینے والے ہیں۔

(110) یقیناً ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو تورات عطا کی تو لوگوں نے اس میں اختلاف کیا۔ بعض لوگ اس پر ایمان لائے اور بعض نے کفر کیا۔ اگر اللہ تعالیٰ کا پہلے سے فیصلہ نہ ہوتا کہ وہ جلدی عذاب نہیں دے گا بلکہ کسی حکمت کے تحت اسے قیامت تک ٹال دے گا تو جس عذاب کے وہ دنیا میں حقدار ٹھہر چکے تھے، وہ ضرور ان پر نازل ہوجاتا۔ یہود، مشرک اور کافر اس قرآن کے بارے میں پریشان کردینے والے شک وشبہ کا شکار ہیں۔

(111) اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ آپ کا رب اختلاف کرنے والے مذکورہ تمام لوگوں کو ان کے اعمال کی پوری پوری جزا دے گا۔ پس جو اچھا ہوگا، اس کی جزا بھی اچھی ہوگی اور جو برا ہوگا، اس کی جزا بھی بری ہوگی۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کی باریکیاں خوب جانتا ہے۔ ان کے اعمال میں سے کوئی شے اس سے چھپی نہیں۔

(112) اے رسول (ﷺ)! اللہ کے حکم کے مطابق آپ سیدھی راہ پر کاربند رہیں۔ اس کے حکموں کو مانیں اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز رہیں اور جو مومن آپ کے ساتھ توبہ کر چکے ہیں، وہ بھی قائم رہیں اور گناہ کر کے تم حد سے تجاوز نہ کرو۔ بلاشبہ تم جو عمل کرتے ہو، وہ اسے خوب دیکھنے والا ہے۔ اس سے تمھارا کوئی عمل چھپا نہیں اور وہ جلد تمھیں ان عملوں کی جزا دے گا۔

(113) اور ظالم کافروں کو خوش کرنے کے لیے یا ان کی محبت میں ان کی طرف ہرگز مائل نہ ہونا ورنہ اس میلان اور جھکاؤ کے سبب تمھیں بھی دوزخ کی آگ کا سامنا کرنا پڑسکتا ہے اور اللہ کے سوا تمھارے کوئی کارساز نہ ہوں گے جو تمھیں اس سے بچاسکیں، پھر تم اپنا کوئی مددگار بھی نہیں پاؤ گے۔

(114) اے رسول (ﷺ)! دن کے دونوں سروں میں، یعنی صبح و شام کو اور رات کی کچھ گھڑیوں میں اچھے انداز سے نماز قائم کریں۔ بلاشبہ نیک اعمال صغیرہ گناہوں کو مٹا دیتے ہیں۔ یہ مذکورہ بات نصیحت حاصل کرنے والوں کے لیے نصیحت اور عبرت پکڑنے والوں کے لیے عبرت ہے۔

(115) آپ کو استقامت اور دوسری جن چیزوں کا حکم دیا گیا ہے، ان پر ڈٹ جائیں اور سرکشی اور ظالموں کی طرف جھکاؤ جیسے جن کاموں سے روکا گیا ہے، ان سے باز رہنے پر کاربند رہیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نیکوکاروں کا ثواب ضائع نہیں کرتا بلکہ ان کے اچھے اعمال قبول کرتا ہے اور انھیں ان کے اعمال سے بہت اچھا بدلہ عطا کرتا ہے۔

(116) پھر تم سے پہلے عذاب دی گئی قوموں میں کیوں نہ ایسے اہلِ خیر اور مصلح افراد ہوئے جو ان امتوں کو کفر سے روکتے اور نافرمانیاں کرنے والوں کو زمین میں فساد پھیلانے سے باز رکھتے۔ اور ان میں یہ اہلِ خیر نہایت تھوڑی تعداد میں تھے جو فساد سے روکتے تھے، چنانچہ جب ہم نے ان کی ظالم قوم کو ہلاک کیا تو ان اہلِ خیر کو بچالیا۔ ان قوموں کے ظالم تو نعمتوں اور مال و دولت کے پیچھے ہی پڑے رہے اور ان کے پیچھے پڑ کر وہ ظالم ٹھہرے۔

(117) اے رسول (ﷺ)! آپ کا رب ایسا ہرگز نہیں کہ کسی بستی کو ہلاک کردے جبکہ وہاں کے باشندے زمین میں اصلاح کرنے والے ہوں۔ وہ کسی بستی کو صرف اس وقت ہلاک کرتا ہے جب وہاں کے باشندے کفر، ظلم اور نافرمانیوں کے ذریعے سے فساد پھیلاتے ہیں۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ کے دین پر استقامت اختیار کرنا واجب ہے۔

❀ ظالم کافروں کو خوش کرنے کے لیے یا محبت کی خاطر ان کی طرف جھکاؤ رکھنا ممنوع ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ کے قانون کا بیان کہ اچھائی برائی کو مٹا دیتی ہے۔

❀ فضل وشرف والے لوگوں کی ایک کمیٹی تشکیل دینے کی ترغیب جو لوگوں کو نیکی کا حکم دے اور شر و فساد سے روکے۔ یہ لوگ اللہ کے عذاب سے بچاؤ کا ذریعہ ہیں۔

وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلَا يَزَالُوْنَ
مُخْتَلِفِيْنَ ﴿۱۱۸﴾ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ ؕ وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ ؕ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ
رَبِّكَ لَاَمْلَـَٔنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ وَكُلًّا
نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ ۚ وَجَآءَكَ
فِيْ هٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَّذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ لَا
يُؤْمِنُوْنَ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنَّا عٰمِلُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ وَانْتَظِرُوْا ۚ اِنَّا
مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ
كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ ع 10 14 10

سُوْرَةُ يُوْسُفَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّاحِدٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ عَشَرَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۱﴾ اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا
لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۲﴾ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَاۤ
اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ۖ وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ
الْغٰفِلِيْنَ ﴿۳﴾ اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ يٰۤاَبَتِ اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ
عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ ﴿۴﴾

﴿118﴾ اے رسول (ﷺ)! اگر آپ کا رب چاہتا کہ سب لوگوں کو حق پر چلنے والی ایک امت بنائے رکھے تو وہ ضرور ایسا کر دیتا لیکن اس نے ایسا نہیں چاہا، چنانچہ لوگ خواہشاتِ نفس کی پیروی اور بغاوت کی وجہ سے برابر اختلاف کرتے رہیں گے۔

﴿119﴾ مگر جن لوگوں پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اور انھیں ہدایت کی توفیق دے تو وہ اس کی توحید میں اختلاف نہیں کریں گے۔ اختلاف کے اس امتحان ہی کے لیے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انھیں پیدا کیا ہے، جس کے نتیجے میں کچھ لوگ بدبخت ٹھہرے اور کچھ نیک بخت۔ اے رسول (ﷺ)! آپ کے رب کی وہ بات پوری ہوگئی جس کا فیصلہ اس نے ازل میں فرما دیا تھا کہ وہ جنوں اور انسانوں میں سے شیطان کے پیروکاروں سے جہنم بھرے گا۔

﴿120﴾ اے رسول (ﷺ)! آپ سے پہلے رسولوں کے جو احوال ہم آپ کے سامنے بیان کرتے ہیں تو ان کا مقصد آپ کے دل کو حق پر پکا کرنا اور ثابت رکھنا ہے۔ آپ کے پاس اس سورت میں بھی حق آچکا ہے جس میں کوئی شک نہیں اور اس سورت میں کافروں کے لیے عبرت ہے اور نصیحت سے فائدہ اٹھانے والے مومنوں کے لیے نصیحت و یاددہانی ہے۔

﴿121﴾ اے رسول (ﷺ)! آپ ان لوگوں سے کہہ دیں جو اللہ پر ایمان رکھتے ہیں نہ اس کی توحید کو مانتے ہیں: تم حق سے منہ موڑنے اور لوگوں کو اس سے روکنے کے طرزِ عمل پر چلتے رہو اور ہم اپنے طریقے، یعنی ثابت قدمی، توحید کی دعوت اور صبر و تحمل پر قائم ہیں۔

﴿122﴾ اور تم انتظار کرو کہ ہمارا کیا انجام ہوتا ہے۔ ہم بھی انتظار کر رہے ہیں کہ تم پر کیا عذاب نازل ہوتا ہے۔

﴿123﴾ آسمانوں کے ہر غیب اور زمین کی ہر پوشیدہ چیز کا علم اکیلے اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے۔ اس سے کوئی چیز چھپی نہیں اور قیامت کے دن تمام معاملات اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے، لہٰذا اے رسول (ﷺ)! آپ اسی اکیلے کی عبادت کریں اور اپنے تمام معاملات میں اسی پر بھروسا کریں۔ آپ کا رب اس سے غافل نہیں جو کچھ تم کر رہے ہو بلکہ وہ اسے خوب جاننے والا ہے اور وہ ضرور ہر ایک کو اس کے عمل کا بدلہ دے گا۔

سورۂ یوسف مکی ہے

سورت کے مقاصد: اللہ تعالیٰ کی اپنے اولیاء کے لیے لطیف تدبیروں، انھیں اقتدار سے نوازنے اور ان کے عمدہ انجام سے عبرت پکڑنا۔

تفسیر: ﴿1﴾ ﴿الٓرٰ﴾ حروف مقطعات پر تفصیلی گفتگو سورۂ بقرہ کے شروع میں گزر چکی ہے۔ یہ آیات جو اس سورت میں نازل کی گئی ہیں، یہ اسی قرآن کی آیات میں سے ہیں جو اپنے مضامین میں بالکل روشن اور واضح ہے۔

﴿2﴾ بلاشبہ ہم نے قرآن کو عرب کی زبان میں اتارا ہے تاکہ اے اہلِ عرب! تم اس کے معانی سمجھ سکو۔

﴿3﴾ اے رسول (ﷺ)! ہم آپ پر یہ قرآن نازل کر کے آپ کے سامنے بہترین واقعات بیان کرتے ہیں جن میں سچائی اور لفظی فصاحت و بلاغت بھی ہے۔ بلاشبہ اس کے نزول سے پہلے آپ ان واقعات سے بے خبر تھے۔ آپ کو ان کا علم نہیں تھا۔

﴿4﴾ اے رسول (ﷺ)! ہم آپ کو بتاتے ہیں جب یوسف علیہ السلام نے اپنے باپ یعقوب علیہ السلام سے کہا: اے ابا جان! میں نے خواب میں گیارہ ستارے دیکھے ہیں اور میں نے سورج اور چاند کو بھی دیکھا ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ یہ سب مجھے سجدہ کر رہے ہیں۔ یہ خواب یوسف علیہ السلام کے لیے جلد ملنے والی بشارت تھی۔

فوائد: ❀ قرآنی واقعات کے بیان کی حکمت یہ ہے کہ نبی ﷺ کو دلی تسکین ہو اور مومن اس سے نصیحت حاصل کریں۔ ❀ اس بات کا بیان کہ اللہ تعالیٰ اکیلا ہی عالم الغیب ہے، اس میں اس کا کوئی شریک نہیں۔ ❀ قرآن مجید کو عربی زبان میں نازل کرنے کی حکمت یہ ہے کہ اہلِ عرب اس کو سمجھیں تاکہ وہ دوسروں کو اس کی تبلیغ کریں۔ ❀ قرآن مجید بہترین بیان اور نصیحت آموز واقعات پر مشتمل ہے۔

قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰٓى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ
كَيْدًا ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝٥ وَكَذٰلِكَ
يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ
عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَآ اَتَمَّهَا عَلٰٓى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ
اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝٦ لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ
وَاِخْوَتِهٖٓ اٰيٰتٌ لِّلسَّآئِلِيْنَ ۝٧ اِذْ قَالُوْا لَيُوْسُفُ وَاَخُوْهُ اَحَبُّ
اِلٰٓى اَبِيْنَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ ؕ اِنَّ اَبَانَا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝٨
اِقْتُلُوْا يُوْسُفَ اَوِ اطْرَحُوْهُ اَرْضًا يَّخْلُ لَكُمْ وَجْهُ اَبِيْكُمْ وَ
تَكُوْنُوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِيْنَ ۝٩ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوْا
يُوْسُفَ وَاَلْقُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ
اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ۝١٠ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مَا لَكَ لَا تَاْمَنَّا عَلٰى يُوْسُفَ
وَاِنَّا لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ ۝١١ اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَّرْتَعْ وَيَلْعَبْ وَاِنَّا
لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝١٢ قَالَ اِنِّيْ لَيَحْزُنُنِيْٓ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَاَخَافُ
اَنْ يَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ وَاَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ ۝١٣ قَالُوْا لَئِنْ
اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّآ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۝١٤

ع 1 6 11

ع 7 10 12

(5) یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹے یوسف علیہ السلام سے کہا: میرے پیارے بیٹے! اپنے اس خواب کا ذکر اپنے بھائیوں سے نہ کرنا، کہیں وہ اسے سمجھ کر تجھ سے حسد نہ کرنے لگ جائیں اور اس حسد کی وجہ سے تیرے ساتھ کوئی فریب کاری نہ کریں۔ بلاشبہ شیطان تو انسان کا کھلا دشمن ہے۔

(6) اے یوسف! جس طرح تو نے یہ خواب دیکھا ہے، اسی طرح تیرا رب تجھے چن لے گا، تجھے خوابوں کی تعبیر بھی سکھائے گا اور تجھے نبوت سے سرفراز فرما کر تجھ پر اپنی نعمت پوری کرے گا جیسے اس نے اس سے پہلے تیرے دادا پردادا، یعنی ابراہیم اور اسحاق علیہما السلام پر اپنی نعمت پوری کی۔ بلاشبہ تیرا رب اپنی مخلوق کو خوب جاننے والا اور اپنی تدبیر میں کمال حکمت والا ہے۔

(7) یقیناً یوسف علیہ السلام اور ان کے بھائیوں کے واقعے میں ان کے احوال پوچھنے والوں کے لیے کئی عبرتیں اور نصیحتیں ہیں۔

(8) جب ان کے بھائیوں نے آپس میں کہا: یوسف اور اس کا سگا بھائی ہماری نسبت ہمارے باپ کو بہت زیادہ پیارے ہیں، حالانکہ ہم اکثریتی جتھا ہیں۔ انھوں نے ان دونوں کو ہم پر کیسے ترجیح دے دی؟ یقیناً جب انھوں نے بغیر کسی ظاہری سبب کے ان دونوں کو ہم پر ترجیح دی ہے تو واقعی ہمارے ابا جان کھلی غلطی پر ہیں۔

(9) یوسف کو تو مار ہی ڈالو یا کسی دور کی ویران جگہ میں پھینک دو کہ تمھارے ابا جان کی توجہ صرف تمھاری طرف ہو اور وہ تم سے پوری طرح محبت کریں اور اسے قتل یا غائب کرنے کے بعد تم اپنے گناہ سے توبہ کر کے نیک بن جانا۔

(10) ایک بھائی نے کہا: یوسف کو قتل نہ کرو بلکہ اسے کنویں کی گہرائی میں پھینک دو کہ اسے وہاں سے آتے جاتے مسافروں میں سے کوئی اٹھا لے جائے۔ اگر تم نے اس کے بارے میں ضرور کچھ کرنا ہے تو یہی کرو کیونکہ یہ قتل سے کم از کم چھوٹا جرم ہے۔

(11) جب انھوں نے اسے راستے سے ہٹانے کی ٹھان لی تو اپنے باپ یعقوب علیہ السلام سے کہا: اے ابا جان! آپ یوسف کے بارے میں ہم پر اعتبار کیوں نہیں کرتے؟ ہم تو اس سے شفقت کرتے ہیں۔ اسے نقصان نہیں پہنچنے دیں گے۔ ہم اس کی آپ کی طرف صحیح سلامت واپسی تک پوری خیر خواہی سے حفاظت بھی کریں گے اور دھیان بھی رکھیں گے۔ اسے ہمارے ساتھ بھیجنے سے آخر آپ کو کیا چیز روکے ہوئے ہے؟

(12) ہمیں اجازت دیں کہ کل ہم اسے اپنے ساتھ لے جائیں تاکہ وہ خوب کھائے پیے اور کھیلے۔ ہم ہر قسم کی تکلیف سے ضرور اس کی حفاظت کریں گے۔

(13) یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں سے کہا: اسے تمھارا لے جانا تو مجھے سخت صدمہ دے گا کیونکہ مجھے اس کی جدائی برداشت نہیں اور مجھے یہ بھی کھٹکا لگا رہے گا کہ کہیں کھانے پینے اور کھیل کود میں مشغول ہونے کی وجہ سے تم اس سے غافل ہو جاؤ اور اسے بھیڑیا کھا جائے۔

(14) انھوں نے اپنے باپ سے کہا: ہماری اتنی زور آور جماعت کی موجودگی میں بھی اگر اسے بھیڑیا کھا جائے تو پھر ہم نکمے ہی ہوئے۔ اگر ہم اسے بھیڑیے سے نہ بچا سکیں تو پھر ہم خسارہ پانے والے ہوں گے۔

فوائد:
- شرعی طور پر خواب کی حقیقت اور اس کی تعبیر کا جواز ثابت ہے۔
- بعض حقائق کے ظاہر کرنے سے اگر نقصان کا اندیشہ ہو تو انھیں چھپانا جائز امر ہے۔
- ابراہیم علیہ السلام کی اولاد کی فضیلت اور اس بات کا بیان کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں دوسرے لوگوں کے مقابلے میں نبوت کے لیے منتخب فرمایا۔
- ایک بیٹے سے دوسرے بیٹوں کی نسبت زیادہ محبت کرنے سے بھائیوں میں باہم حسد اور دشمنی پیدا ہوتی ہے۔

فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ وَاَجْمَعُوْٓا اَنْ يَّجْعَلُوْهُ فِيْ غَيٰبٰتِ الْجُبِّ ۚ
وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵﴾
وَجَآءُوْٓ اَبَاهُمْ عِشَآءً يَّبْكُوْنَ ﴿۱۶﴾ قَالُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّا ذَهَبْنَا
نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ ۚ وَمَآ
اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ ﴿۱۷﴾ وَجَآءُوْ عَلٰى قَمِيْصِهٖ
بِدَمٍ كَذِبٍ ۭ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ۭ فَصَبْرٌ
جَمِيْلٌ ۭ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰي مَا تَصِفُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَجَاۗءَتْ سَيَّارَةٌ
فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ ۭ قَالَ يٰبُشْرٰى هٰذَا غُلٰمٌ ۭ
وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَشَرَوْهُ
بِثَمَنٍۢ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ ۚ وَكَانُوْا فِيْهِ مِنَ الزّٰهِدِيْنَ ﴿۲۰﴾
وَقَالَ الَّذِي اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖٓ اَكْرِمِيْ مَثْوٰىهُ
عَسٰٓى اَنْ يَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا ۭ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ
فِي الْاَرْضِ ۡ وَلِنُعَلِّمَهٗ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ۭ وَاللّٰهُ غَالِبٌ
عَلٰٓي اَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَلَمَّا بَلَغَ
اَشُدَّهٗٓ اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ۭ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۲۲﴾

(15) بالآخر یعقوب علیہ السلام نے اسے ان کے ساتھ بھیج دیا۔ پھر جب وہ اسے دور لے گئے اور اسے غیر آباد کنویں کی تہ میں پھینکنے کی ٹھان لی، تو ہم نے اس وقت یوسف علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ وہ وقت آئے گا جب تو انھیں ان کے اس سارے کام کی خبر دے گا اور خبر دینے کے وقت ان کے خیال میں بھی تیرا تصور نہ ہوگا۔

(16) یوسف علیہ السلام کے بھائی اپنا مکر وفریب سچ ثابت کرنے کے لیے عشاء کے وقت روتے ہوئے اپنے باپ کے پاس آئے۔

(17) انھوں نے کہا: ابا جی! ہم تو آپس میں دوڑ اور تیر اندازی کے مقابلے میں لگ گئے اور یوسف کو ہم نے اپنے کپڑوں اور سامان کے پاس چھوڑا تاکہ وہ ان کی حفاظت کرے تو اسے بھیڑیا کھا گیا۔ آپ تو ہماری بات سچ نہیں مانیں گے، خواہ ہم نے آپ کو جو خبر دی ہے، اس میں ہم بالکل سچے ہی ہوں۔

(18) انھوں نے اپنی بات ثابت کرنے کے لیے یہ چال چلی کہ یوسف علیہ السلام کے کُرتے پر کسی اور چیز کا خون لگا لائے، یہ تاثر دینے کے لیے کہ اسے واقعی بھیڑیے نے کھایا ہے۔ یعقوب علیہ السلام نے ملاحظہ کیا کہ قمیص پھٹی ہوئی نہیں ہے، یوں انھوں نے ان کا جھوٹ فوراً بھانپ لیا۔ یعقوب علیہ السلام نے ان سے فرمایا: معاملہ اس طرح ہے نہیں جیسے تم نے بتایا ہے بلکہ یہ تمھاری خود ساختہ کہانی ہے جسے تم نے بے ڈھب انداز میں گھڑا ہے۔ میں صبر جمیل ہی سے کام لوں گا، واویلا نہیں کروں گا۔ یوسف (علیہ السلام) کے بارے میں جو کچھ تم بیان کر رہے ہو، اس کے بارے میں اللہ ہی سے مدد مطلوب ہے۔

(19) ایک گزرنے والا قافلہ آیا اور انھوں نے کسی کو اپنے لیے پانی لینے بھیجا تو اس نے اپنا ڈول کنویں میں ڈالا۔ یوسف علیہ السلام رسی کے ساتھ لٹک گئے۔ جب ڈول ڈالنے والے نے اسے دیکھا تو خوش ہو کر کہا: واہ! یہ تو ایک لڑکا ہے۔ اس پانی لینے والے اور اس کے بعض ساتھیوں نے اسے مالِ تجارت سمجھتے ہوئے دیگر قافلے والوں سے چھپا لیا۔ اللہ تعالیٰ اس سے باخبر تھا کہ وہ یوسف علیہ السلام کی کس طرح ناقدری کرتے ہوئے فروخت کرنے والے ہیں۔ اس سے ان کا کوئی عمل چھپا نہیں تھا۔

(20) کنویں پر آنے والے شخص اور اس کے ساتھیوں نے مصر جا کر یوسف علیہ السلام کو گنتی کے چند درہموں کے عوض نہایت سستے داموں بیچ ڈالا۔ انھیں اس میں زیادہ دلچسپی نہیں تھی کیونکہ وہ جلدی اس سے جان چھڑانا چاہتے تھے۔ انھیں یوسف علیہ السلام کی حالت سے پتا چل گیا تھا کہ یہ کوئی غلام نہیں ہے۔ انھیں خدشہ تھا کہ اس کے گھر والے نہ آ جائیں۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی یوسف علیہ السلام پر رحمت تھی کہ اس نے اسے زیادہ دیر ان کے ساتھ نہیں رہنے دیا۔

(21) مصر میں جس آدمی نے اسے خریدا، اس نے اپنی بیوی سے کہا: اسے بہت عزت واحترام سے رکھنا۔ عین ممکن ہے کہ ہمارے ساتھ رہتے ہوئے یہ ہمیں فائدہ دے اور ہماری کوئی ضرورت پوری ہو جائے یا ہم اسے منہ بولا بیٹا بنا لیں۔ جس طرح ہم نے یوسف علیہ السلام کو قتل سے بچایا، اسے کنویں سے نکالا اور عزیز مصر کے دل میں ان کے لیے شفقت پیدا کی، اسی طرح ہم نے مصر میں ان کے قدم بھی جما دیے تاکہ ہم انھیں خوابوں کی تعبیر کا علم بھی سکھائیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے ارادے پر غالب ہے اور اس کا حکم نافذ ہو کر رہتا ہے۔ اسے کوئی مجبور کرنے والا نہیں لیکن اکثر لوگ، یعنی کافر یہ بات نہیں جانتے۔

(22) جب یوسف علیہ السلام جسمانی طور پر پختگی کی عمر کو پہنچ گیا تو ہم نے اسے علم وفہم عطا کیا۔ جس طرح کا بدلہ ہم نے اسے دیا، اسی طرح کا بدلہ ہم اچھے انداز سے اللہ کی عبادت کرنے والوں کو دیتے ہیں۔

فوائد: ❀ حسد کے خطرات کا بیان جس نے یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کو ان کے خلاف چالبازی اور قتل کی سازش تک کرنے پر آمادہ کیا۔

❀ احکام میں قرائن اور اشارات سے دلیل پیش کرنا جائز ہے۔ جیسا کہ یعقوب علیہ السلام نے قمیص کے صحیح سلامت ہونے سے اندازہ لگا لیا کہ ان کے بیٹے جھوٹ بول رہے ہیں۔

❀ یہ اللہ تعالیٰ کی یوسف علیہ السلام کے لیے ایک تدبیر اور ان پر اس کا لطف وکرم تھا کہ اس نے عزیز مصر کے دل میں ان کے لیے باپ جیسی شفقت ڈال دی جبکہ شیطان نے ان کے بھائیوں کو اخوت کے تقاضے بھی بھلا دیے تھے۔

وَرَاوَدَتْهُ الَّتِيْ هُوَ فِيْ بَيْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ
وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ ؕ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّيْۤ اَحْسَنَ مَثْوَايَ ؕ
اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ۚ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَاۤ اَنْ
رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ؕ كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ ؕ
اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۲۴﴾ وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ
قَمِيْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ وَّاَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا الْبَابِ ؕ قَالَتْ مَا جَزَآءُ
مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا اِلَّاۤ اَنْ يُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۵﴾
قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِيْ عَنْ نَّفْسِيْ ۚ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا ۚ
اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۲۶﴾
وَاِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ
الصّٰدِقِيْنَ ﴿۲۷﴾ فَلَمَّا رَاٰ قَمِيْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ مِنْ
كَيْدِكُنَّ ؕ اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ ﴿۲۸﴾ يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۚ
وَاسْتَغْفِرِيْ لِذَنْۢبِكِ ۖ اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِـِٕيْنَ ﴿۲۹﴾ وَقَالَ
نِسْوَةٌ فِي الْمَدِيْنَةِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عَنْ
نَّفْسِهٖ ۚ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ؕ اِنَّا لَنَرٰىهَا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۰﴾

(23) عزیز مصر کی بیوی نے بڑی نرمی اور ہوشیاری سے یوسف علیہ السلام کو بے حیائی کے ارتکاب پر آمادہ کرنے کی کوشش کی اور خلوت اور تنہائی کا موقع پا کر بڑی چالاکی سے دروازے اچھی طرح بند کر دیے اور اس سے کہا: لو آجاؤ میرے پاس۔ یوسف علیہ السلام نے کہا: تو جس چیز کی مجھے دعوت دے رہی ہے، میں اس سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔ بلاشبہ میرے صاحب نے بہت اچھے انداز سے مجھے اپنے ہاں رکھا ہے، لہٰذا میں ہرگز اس کی خیانت نہیں کروں گا۔ اگر میں نے اس کی خیانت کی تو ظالم ٹھہروں گا اور ظالم کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔

(24) یقیناً وہ عورت برائی کرنے پر پوری طرح آمادہ تھی اور یوسف علیہ السلام کو بھی اس کا خطرہ تھا۔ اگر اس نے اللہ کی نشانی نہ دیکھی ہوتی جس نے اسے روک کر اس سے دور رکھا تو وہ بھی اس کا ارادہ کر لیتا۔ ہم نے اسے یہ برہان اور نشانی اس سے برائی دور کرنے اور اسے بدکاری اور خیانت سے محفوظ رکھنے کے لیے دکھائی۔ بلاشبہ یوسف علیہ السلام ہمارے نبوت و رسالت کے لیے چنے ہوئے بندوں میں سے تھے۔

(25) اور وہ دونوں دروازے کی طرف دوڑے۔ یوسف علیہ السلام اپنے آپ کو بچانے کے لیے اور وہ عورت اسے باہر نکلنے سے روکنے کے لیے۔ اس عورت نے اسے باہر نکلنے سے روکنے کے لیے اس کی قمیص پکڑی تو وہ پیچھے سے پھٹ گئی اور دروازے کے پاس دونوں کو عورت کا شوہر مل گیا۔ عزیز مصر کی بیوی نے چال بازی سے عزیز سے کہا: اے عزیز! جو شخص آپ کی بیوی سے بدکاری کا ارادہ کرے، اس کی سزا بس یہی ہے کہ اسے قید کر دیا جائے یا دردناک سزا دی جائے۔

(26) یوسف علیہ السلام نے کہا: اس عورت ہی نے مجھ سے اس بے حیائی کا تقاضا کیا ہے۔ میں نے اس کے ساتھ ایسا کچھ کرنے کا کوئی ارادہ نہیں کیا۔ عورت کے خاندان میں سے ایک گواہی دینے والے نے گواہی دیتے ہوئے کہا: اگر یوسف کی قمیص آگے سے پھٹی ہوئی ہے تو یہ اس عورت کی سچائی کا ثبوت ہے کہ وہ اسے اپنے وجود سے پیچھے ہٹا رہی تھی اور وہ غلط بیانی کر رہا ہے۔

(27) اور اگر یوسف کی قمیص پیچھے سے پھٹی ہے تو پھر یہ اس کے سچا ہونے کا ثبوت ہے کہ وہ عورت اسے پھسلا رہی تھی اور وہ اس سے بھاگ رہا تھا، پھر یہ عورت جھوٹی ہے۔

(28) پھر جب عزیز نے یہ مشاہدہ کیا کہ یوسف علیہ السلام کی قمیص پیچھے سے پھٹی ہے تو اسے یوسف علیہ السلام کی سچائی کا یقین ہو گیا اور اس نے کہا: یہ تہمت جو تو نے یوسف پر لگائی ہے، اے عورتو! یہ بھی تمھارے مکر و فریب کا حصہ ہے۔ بلاشبہ تمھاری چال بازی بہت مضبوط ہے۔

(29) اس نے یوسف علیہ السلام سے کہا: اے یوسف! اس بات کو جانے دے اور کسی سے اس کا تذکرہ نہ کرنا، اور تو اے خاتون! اپنے گناہ کی معافی مانگ کیونکہ تو یوسف کو برائی پر آمادہ کرنے کی کوشش کر کے گناہ گاروں میں شامل ہو گئی ہے۔

(30) اس عورت کی یہ بات شہر میں پھیل گئی اور کچھ عورتوں نے اس خبر کی صداقت پر حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا: عزیز کی بیوی اپنے غلام کو برائی کی دعوت دیتی ہے اور اس کے دل میں اس غلام کی محبت بیٹھ گئی ہے؟ ہم تو اسے اپنے غلام کو پھسلانے اور اس سے محبت کرنے کی وجہ سے کھلی گمراہی میں دیکھتی ہیں۔

فوائد:
- اپنے محسن کے اہل و عیال اور مال کے معاملے میں خیانت کرنا نہایت بری حرکت ہے۔ یوسف علیہ السلام کے برائی سے انکار کرنے کا ایک سبب یہ بھی تھا جس کا انھوں نے ذکر کیا۔
- انبیاء علیہم السلام کی پاک دامنی اور اس بات کا بیان کہ اللہ تعالیٰ انھیں برائی اور بے حیائی سے محفوظ رکھتا ہے۔
- بے حیائی کو روکنا اور اس سے دور بھاگنا اور چھٹکارا حاصل کرنا فرض ہے۔
- احکام میں قرائن اور اشاروں کی بنیاد پر فیصلہ کرنا درست ہے۔

فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ اِلَيْهِنَّ وَاَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً
وَّاٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا وَّقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ۚ فَلَمَّا
رَاَيْنَهٗٓ اَكْبَرْنَهٗ وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ؕ
اِنْ هٰذَآ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ ﴿31﴾ قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِيْ لُمْتُنَّنِيْ فِيْهِ ؕ وَ
لَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ ؕ وَلَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَآ اٰمُرُهٗ
لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ ﴿32﴾ قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ
اِلَيَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ ۚ وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَهُنَّ اَصْبُ
اِلَيْهِنَّ وَاَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿33﴾ فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنْهُ
كَيْدَهُنَّ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿34﴾ ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا رَاَوُا
الْاٰيٰتِ لَيَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿35﴾ وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيٰنِ ؕ قَالَ
اَحَدُهُمَآ اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْٓ اَعْصِرُ خَمْرًا ۚ وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْٓ اَحْمِلُ فَوْقَ
رَاْسِيْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ ؕ نَبِّئْنَا بِتَاْوِيْلِهٖ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ
الْمُحْسِنِيْنَ ﴿36﴾ قَالَ لَا يَاْتِيْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖٓ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا
بِتَاْوِيْلِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَكُمَا ؕ ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِيْ رَبِّيْ ؕ اِنِّيْ تَرَكْتُ
مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿37﴾

ع 4 6 14

(31) پھر جب عزیز مصر کی بیوی نے ان عورتوں کی اپنے اوپر تنقید اور اپنی غیبت کرنے کے بارے میں سنا تو انھیں بلا بھیجا تاکہ وہ یوسف علیہ السلام کو دیکھ کر اسے بے قصور سمجھیں۔ اس نے ان کے لیے نشست گاہیں بنائیں جن پر تکیے لگے ہوئے تھے اور دعوت میں بلائی گئی ہر عورت کو کھانے کی اشیاء کاٹنے کے لیے ایک ایک چھری دی اور یوسف علیہ السلام سے کہا: ان کے سامنے چلے آؤ۔ جب انھوں نے یوسف علیہ السلام کو دیکھا تو ان کی عظمت ان پر آشکار ہوئی۔ وہ ان کے حسن و جمال پر حیرت زدہ رہ گئیں اور ان کے جلوے کی تاب نہ لاکر بے خودی میں ان چھریوں سے اپنے ہاتھ کاٹ بیٹھیں جو انھیں کھانے کی اشیاء کاٹنے کے لیے دی گئی تھیں اور کہہ اٹھیں: اللہ پاک ہے۔ یہ نوجوان انسان تو نہیں۔ انسان اتنے حسن و جمال والے کہاں ہوتے ہیں! یہ تو معزز فرشتوں میں سے کوئی فرشتہ ہے۔

(32) عزیز مصر کی بیوی نے عورتوں کی حالت دیکھ کر ان سے کہا: یہ ہے وہ نوجوان جس کی محبت کے حوالے سے تم نے مجھے ملامت کی اور طعنے دیے۔ ہاں، میں نے یقیناً اسے بہکانے کی پوری کوشش کی ہے اور ہر حربہ آزمایا ہے لیکن یہ بچا رہا اور اگر اس نے مستقبل میں بھی وہ نہ کیا جو میں اس سے چاہتی ہوں تو یہ ضرور جیل جائے گا اور بلاشبہ بہت ہی بے عزت ہوگا۔

(33) یوسف علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا کرتے ہوئے کہا: اے میرے رب! جس قید خانے کی یہ مجھے دھمکی دے رہی ہے، وہ مجھے بے حیائی کے اس فعل سے زیادہ پسند ہے جس کی یہ مجھے دعوت دے رہی ہیں۔ اگر تو نے ان عورتوں کا مکر و فریب مجھ سے دور نہ کیا تو میں ان کی طرف مائل ہو جاؤں گا اور اگر میں ان کی طرف مائل ہو گیا اور جو یہ مجھ سے چاہتی ہیں، اس میں میں نے ان کی بات مان لی تو میں جاہلوں میں سے ہو جاؤں گا۔

(34) چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کی دعا قبول کر لی اور عزیز کی بیوی اور شہر کی دیگر عورتوں کے مکر و فریب سے اسے بچا لیا۔ یقیناً وہ یوسف علیہ السلام کی دعا اور ہر دعا کرنے والے کی پکار خوب سننے والا اور اس کا اور دیگر تمام لوگوں کا حال خوب جاننے والا ہے۔

(35) پھر عزیز مصر اور اس کی قوم نے جب دیکھا کہ تمام دلائل و قرائن سے یوسف بے قصور معلوم ہو رہا ہے تو انھوں نے مزید ذلت اور رسوائی سے بچنے کے لیے فیصلہ کیا کہ مصلحتاً یوسف علیہ السلام کو غیر معینہ مدت کے لیے جیل میں ڈال دیں۔

(36) چنانچہ انھوں نے اسے جیل میں ڈال دیا اور اس کے ساتھ ہی دو اور نوجوان بھی جیل خانے میں داخل ہوئے۔ ان دونوں میں سے ایک نوجوان نے یوسف علیہ السلام سے کہا: میں نے خواب میں اپنے آپ کو دیکھا ہے کہ شراب بنانے کے لیے انگور نچوڑ رہا ہوں۔ دوسرے نے کہا: میں نے خواب میں اپنے آپ کو دیکھا ہے کہ میں اپنے سر پر روٹیاں اٹھائے ہوئے ہوں جن میں سے پرندے کھا رہے ہیں۔ اے یوسف! ہمیں ہمارے خوابوں کی تعبیر بتاؤ۔ ہمیں تو تُو خوبیوں والا شخص دکھائی دیتا ہے۔

(37) یوسف علیہ السلام نے کہا: تمھیں بادشاہ وغیرہ کی طرف سے جو کھانا دیا جاتا ہے، اس کے تمھارے پاس پہنچنے سے پہلے ہی میں تمھیں اس خواب کی تعبیر بتا دوں گا۔ خوابوں کی تعبیر کا یہ علم مجھے میرے رب نے سکھایا ہے۔ یہ کوئی کاہنوں کی باتیں یا علم نجوم کا کرشمہ نہیں ہے۔ میں نے ان لوگوں کا مذہب چھوڑ دیا ہے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں رکھتے اور آخرت کے بھی منکر ہیں۔

فوائد: ❀ یوسف علیہ السلام کے حسن و جمال اور خوبصورتی کا بیان جس کی وجہ سے عورتیں فتنے میں پڑ گئیں۔

❀ یوسف علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی معصیت و نافرمانی کے مقابلے میں جیل جانے کو ترجیح دی۔

❀ یوسف علیہ السلام کے لیے اللہ تعالیٰ کی یہ تدبیر تھی اور اس کا ان پر خصوصی کرم تھا کہ اس نے انھیں خوابوں کی تعبیر سکھائی اور اسے ان کے لیے جیل سے نکلنے کا ذریعہ بنایا۔

وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ مَا كَانَ
لَنَآ اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا
وَعَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۳۸﴾ يٰصَاحِبَيِ
السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۳۹﴾
مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَ
اٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ
اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ
النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۰﴾ يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ اَمَّآ اَحَدُكُمَا
فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ خَمْرًا ۚ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ
مِنْ رَّاْسِهٖ ؕ قُضِيَ الْاَمْرُ الَّذِيْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيٰنِ ﴿۴۱﴾ وَقَالَ
لِلَّذِيْ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ فَاَنْسٰىهُ
الشَّيْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ ﴿۴۲﴾ ع
وَقَالَ الْمَلِكُ اِنِّيْٓ اَرٰى سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ
سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ ؕ يٰٓاَيُّهَا
الْمَلَاُ اَفْتُوْنِيْ فِيْ رُءْيَايَ اِنْ كُنْتُمْ لِلرُّءْيَا تَعْبُرُوْنَ ﴿۴۳﴾

(38) اور میں اپنے باپ دادوں، یعنی ابراہیم واسحاق اور یعقوب علیہم السلام کے دین پر قائم ہوں اور وہ اللہ تعالیٰ کی توحید کا دین ہے۔ ہمارے لیے یہ صحیح نہیں کہ ہم اللہ کے ساتھ کسی اور کو شریک کریں۔ وہ اپنی وحدانیت میں یکتا ہے۔ یہ توحید اور ایمان جس پر میں ہوں اور میرے آباء واجداد تھے، یہ ہمیں اللہ کے خاص فضل سے ملا ہے کہ اس نے ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائی اور تمام لوگوں پر بھی اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا جب ان کی طرف انبیاء بھیجے، لیکن اکثر لوگ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر اس کا شکر نہیں کرتے بلکہ اس کی ناشکری کرتے ہیں۔

(39) پھر یوسف علیہ السلام نے ان دونوں قیدی جوانوں کو مخاطب کر کے کہا: کیا بہت سے معبودوں کی عبادت بہتر ہے یا اکیلے اللہ کی عبادت جس کا کوئی شریک نہیں اور جو سب پر غالب ہے اور کوئی اس پر غالب نہیں؟

(40) جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو، وہ سب محض نام ہی نام ہیں جو تم نے اور تمھارے باپ دادوں نے خود ہی معبودوں کے لیے گھڑ لیے ہیں۔ ان کے حقیقی وجود کا کوئی تصور ہے نہ الوہیت میں ان کا کوئی حصہ ہے۔ جو نام تم نے ان کے رکھے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کی صحت کی کوئی دلیل نہیں اتاری۔ تمام مخلوقات پر اکیلے اللہ ہی کا حکم چلتا ہے نہ کہ ان ناموں کا جنھیں تم نے اور تمھارے باپ دادوں نے گھڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ تم صرف اسی کی عبادت کرو اور اس نے اپنے ساتھ کسی اور کو شریک ٹھہرانے سے منع کیا ہے۔ یہ توحید ہی وہ سیدھا دین ہے جس میں کوئی کجی اور ٹیڑھا پن نہیں ہے، لیکن اکثر لوگ اسے نہیں جانتے، اس لیے اللہ کے ساتھ شرک کرتے ہیں اور اس کی بعض مخلوقات کی عبادت کرتے ہیں۔

(41) اے میرے قید خانے کے ساتھیو! تم میں سے جس نے خواب میں دیکھا ہے کہ وہ شراب بنانے کے لیے انگور نچوڑ رہا ہے تو وہ قید سے رہائی پائے گا اور اپنے کام پر واپس چلا جائے گا اور بادشاہ کو شراب پلائے گا۔ اور جس نے دیکھا ہے کہ اس کے سر پر روٹیاں ہیں جن میں سے پرندے کھا رہے ہیں تو وہ سولی پر چڑھا کر قتل کر دیا جائے گا اور پرندے اس کے سر کا گوشت نوچ نوچ کر کھائیں گے۔ تم نے جس معاملے کے بارے میں فتویٰ طلب کیا تھا، اس کا فیصلہ کر دیا گیا ہے، اس لیے وہ ہر صورت میں ہو کر رہے گا۔

(42) دونوں قیدیوں میں سے جس کی نسبت یوسف علیہ السلام نے خیال کیا کہ وہ نجات پا جائے گا اور وہ بادشاہ کو شراب پلانے والا تھا، اس سے انھوں نے کہا: اپنے بادشاہ سے میرا قصہ اور معاملہ بھی ذکر کرنا تاکہ وہ مجھے اس قید خانے سے رہا کر دے۔ پھر شیطان نے اس ساقی کو بادشاہ کے سامنے یوسف علیہ السلام کا ذکر کرنا بھلا دیا تو وہ اس کے بعد کئی سالوں تک قید خانے میں رہے۔

(43) بادشاہ نے کہا: میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ سات موٹی تازی گائیں ہیں جنھیں سات دبلی پتلی کمزور گائیں کھا رہی ہیں اور میں نے سات سرسبز اور سات خشک بالیاں دیکھی ہیں۔ اے درباریو! مجھے میرے اس خواب کی تعبیر بتاؤ اگر تم خوابوں کی تعبیر کا علم رکھتے ہو۔

فوائد:

❀ ملت ابراہیمی کی پیروی اور شرک اور اہل شرک سے براءت واجب ہے۔

❀ ارشاد باری تعالیٰ ﴿ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ﴾ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مصری بھی کسی آسمانی دین کے پیروکار تھے لیکن شرک میں مبتلا ہو چکے تھے۔

❀ تمام معبود جن کی اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کی جاتی ہے، وہ صرف نام ہیں جن کی کوئی حقیقت ہے نہ الوہیت میں ان کا کوئی حصہ ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے کا موقع ملے تو اسے غنیمت سمجھنا چاہیے جیسے یوسف علیہ السلام نے جیل میں موقع پا کر اسے غنیمت جانا۔

قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ ۚ وَمَا نَحْنُ بِتَاْوِيْلِ الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِيْنَ ﴿44﴾
وَقَالَ الَّذِيْ نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِيْلِهٖ
فَاَرْسِلُوْنِ ﴿45﴾ يُوْسُفُ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ اَفْتِنَا فِيْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ
سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ
يٰبِسٰتٍ ۙ لَّعَلِّيْٓ اَرْجِعُ اِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿46﴾ قَالَ تَزْرَعُوْنَ
سَبْعَ سِنِيْنَ دَاَبًا ۚ فَمَا حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِيْ سُنْۢبُلِهٖٓ اِلَّا قَلِيْلًا
مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ ﴿47﴾ ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَّاْكُلْنَ مَا
قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ ﴿48﴾ ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ
عَامٌ فِيْهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيْهِ يَعْصِرُوْنَ ﴿49﴾ ع وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ
بِهٖ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسْـَٔلْهُ مَا بَالُ
النِّسْوَةِ الّٰتِيْ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ ۭ اِنَّ رَبِّيْ بِكَيْدِهِنَّ عَلِيْمٌ ﴿50﴾
قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ اِذْ رَاوَدْتُّنَّ يُوْسُفَ عَنْ نَّفْسِهٖ ۭ قُلْنَ حَاشَ
لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوْۗءٍ ۭ قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ الْـٰٔنَ حَصْحَصَ
الْحَقُّ ڰ اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿51﴾ ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ
اَنِّيْ لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ كَيْدَ الْخَاۗىِٕنِيْنَ ﴿52﴾

ع 6 7 16

(44) انھوں نے کہا: آپ کا خواب منتشر خیالات کا ملغوبہ لگتا ہے اور جو خواب اس طرح کا ہو، اس کی تعبیر نہیں ہوتی اور ہم ایسے منتشر خیالات پر مشتمل خوابوں کی تعبیر نہیں جانتے۔

(45) یوسف علیہ السلام کے ساتھ قید دونو جوانوں میں سے ایک جو رہائی پا گیا تھا اور بادشاہ کو شراب پلانے پر مامور تھا، اسے ایک مدت کے بعد یوسف علیہ السلام یاد آئے کہ ان کے پاس خوابوں کی تعبیر کا علم ہے۔ اس نے کہا: بادشاہ نے جو خواب دیکھا ہے، میں تمھیں اس کی تعبیر ایک تعبیر جاننے والے عالم سے پوچھ کر بتاؤں گا۔ اے بادشاہ! مجھے یوسف علیہ السلام کی طرف بھیج دو تا کہ وہ تیرے خواب کی تعبیر کرے۔

(46) جیل سے نجات پانے والا وہ شخص جب یوسف علیہ السلام کے پاس پہنچا تو اس نے کہا: اے یوسف! اے بہت بڑے سچے! ہمیں اس خواب کی تعبیر بتا کہ کوئی شخص اگر خواب میں سات موٹی تازی گائیں دیکھے جنھیں سات دُبلی پتلی اور کمزور گائیں کھا رہی ہیں اور سات سرسبز بالیاں اور سات خشک بالیاں دیکھے، تا کہ میں بادشاہ اور اس کے پاس موجود لوگوں کو جا کر بتاؤں اور وہ بادشاہ کے اس خواب کی تعبیر جان لیں اور تیری فضیلت اور مقام و مرتبہ بھی جان لیں۔

(47) یوسف علیہ السلام نے اس خواب کی تعبیر کرتے ہوئے کہا: تم سات سال پے در پے لگاتار پوری محنت سے فصل کاشت کرو گے، چنانچہ ان سات برسوں میں ہر سال جو فصل تم کاٹو، اسے بالیوں ہی میں رہنے دینا تا کہ اسے کیڑا نہ لگے سوائے اتنے دانوں کے جن کی تمھیں کھانے کے لیے ضرورت ہو۔

(48) پھر ان سرسبز و شادابی والے سات برسوں کے بعد جن میں تم خوب کاشت کرو گے، سات سال نہایت سخت قحط کے آئیں گے جن میں لوگ وہ سارا غلہ کھا جائیں گے جو خوش حالی کے سات برسوں میں ذخیرہ کیا گیا ہوگا سوائے اس تھوڑے بہت کے جو تم نے بیج وغیرہ کے لیے بچا کر رکھا ہوگا۔

(49) پھر ان خشک برسوں کے بعد ایک برس آئے گا جس میں خوب بارشیں ہوں گی اور کھیتیاں خوب اگیں گی اور لوگ اس میں نچوڑنے والی چیزوں سے خوب رس نچوڑیں گے، جیسے انگور، زیتون اور گنا۔

(50) بادشاہ نے جب یوسف علیہ السلام کی بیان کی ہوئی اپنے خواب کی تفصیل سنی تو اپنے وزیروں سے کہا: انھیں قید خانے سے نکالو اور میرے پاس لے آؤ۔ پھر جب بادشاہ کا قاصد سیدنا یوسف علیہ السلام کے پاس آیا تو انھوں نے اس سے کہا: اپنے بادشاہ سلامت سے جا کر کہو کہ جن عورتوں نے اپنے ہاتھ زخمی کیے تھے، ان کا کیا ماجرا ہے؟ تا کہ قید خانے سے نکلنے سے پہلے ان کی براءت ظاہر ہو جائے۔ انھوں نے میرے ساتھ جو چال بازی کی ہے، میرا رب اسے خوب جانتا ہے۔ اس سے اس معاملے میں سے کوئی چیز چھپی نہیں۔

(51) بادشاہ نے عورتوں سے مخاطب ہو کر کہا: تمھارے معاملے کی حقیقت کیا ہے جب تم نے یوسف کو حیلے سے بلایا تا کہ وہ تمھارے ساتھ بے حیائی والا معاملہ کرے؟ عورتوں نے بادشاہ کو جواب دیتے ہوئے کہا: یوسف کے متہم ہونے سے اللہ کی پناہ، اللہ کی قسم! ہمیں اس میں کوئی برائی معلوم نہیں۔ اس وقت عزیز مصر کی بیوی نے اپنے جرم کا اعتراف کرتے ہوئے کہا: اب حق واضح ہو گیا ہے۔ میں نے اسے بہکانے کی کوشش کی، اس نے مجھے نہیں بہکایا تھا۔ وہ یقیناً اپنے دعوے میں سچا اور اس الزام سے بری ہے جو میں نے اس پر لگایا تھا۔

(52) عزیز مصر کی بیوی نے کہا: (یہ بات میں اس لیے کہہ رہی ہوں) تا کہ میرے اعتراف پر یوسف جان لے کہ میں نے ہی اسے بہکایا اور وہ اپنے قول میں سچا ہے کہ میں نے اس کی پیٹھ پیچھے اس پر بہتان نہیں لگایا۔ یقیناً جو کچھ ہوا، اس سے مجھ پر واضح ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بولنے اور مکر و فریب کرنے والوں کو کامیاب ہونے کی توفیق نہیں دیتا۔

فوائد:

- یہ یوسف علیہ السلام کے کمال مؤدب ہونے کی دلیل ہے کہ انھوں نے عورتوں کے معاملے کی طرف اشارہ کیا، عزیز کی بیوی کا خصوصی ذکر نہیں کیا۔
- ان آیات سے ثابت ہوا کہ سیدنا یوسف علیہ السلام خوابوں کی تعبیر کا کمال علم رکھتے تھے۔
- جھوٹے الزام سے خود کو بری کرانے کے لیے تحقیق کا مطالبہ کرنا جائز امر ہے تا کہ حقائق سامنے آ جائیں۔
- حق سچ بات کہنے کی فضیلت، خواہ وہ بندے کے اپنے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِيْ ۚ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا
مَا رَحِمَ رَبِّيْ ۭ اِنَّ رَبِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿53﴾ وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ
بِهٖٓ اَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِيْ ۚ فَلَمَّا كَلَّمَهٗ قَالَ اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا
مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ ﴿54﴾ قَالَ اجْعَلْنِيْ عَلٰي خَزَاۗىِٕنِ الْاَرْضِ ۚ اِنِّىْ حَفِيْظٌ
عَلِيْمٌ ﴿55﴾ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِي الْاَرْضِ ۚ يَتَبَوَّاُ مِنْهَا حَيْثُ
يَشَاۗءُ ۭ نُصِيْبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَّشَاۗءُ وَلَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿56﴾
وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿57﴾ وَجَاۗءَ
اِخْوَةُ يُوْسُفَ فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿58﴾ وَ
لَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُوْنِيْ بِاَخٍ لَّكُمْ مِّنْ اَبِيْكُمْ ۚ اَلَا
تَرَوْنَ اَنِّىْٓ اُوْفِي الْكَيْلَ وَاَنَا خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ﴿59﴾ فَاِنْ لَّمْ تَاْتُوْنِيْ
بِهٖ فَلَا كَيْلَ لَكُمْ عِنْدِيْ وَلَا تَقْرَبُوْنِ ﴿60﴾ قَالُوْا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ
اَبَاهُ وَاِنَّا لَفٰعِلُوْنَ ﴿61﴾ وَقَالَ لِفِتْيٰنِهِ اجْعَلُوْا بِضَاعَتَهُمْ فِيْ
رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُوْنَهَآ اِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ
يَرْجِعُوْنَ ﴿62﴾ فَلَمَّا رَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْهِمْ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مُنِعَ مِنَّا
الْكَيْلُ فَاَرْسِلْ مَعَنَآ اَخَانَا نَكْتَلْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿63﴾

(53) عزیز کی بیوی نے اپنی گفتگو جاری رکھتے ہوئے کہا: میں اپنے آپ کو گناہ کے ارادے سے معصوم قرار نہیں دیتی اور نہ میں اپنے نفس کی پاکیزگی کا ڈھنڈورا پیٹتی ہوں کیونکہ انسانی نفس کا معاملہ یہ ہے کہ وہ تو بہت زیادہ برائی پر آمادہ کرنے والا ہے جس کی وجہ اس کا شہوانی امور کی طرف میلان ہے اور اس سے باز رہنا مشکل ہے۔ ہاں، جس شخص پر اللہ تعالیٰ رحم کرے، وہ اسے برائی کا حکم دینے سے باز رکھتا ہے۔ بلاشبہ میرا رب اپنے توبہ کرنے والے بندوں کو بہت زیادہ بخشنے والا، ان پر خوب رحم کرنے والا ہے۔

(54) جب یوسف علیہ السلام کی بے گناہی واضح ہوگئی اور بادشاہ کو اس کا پوری طرح پتہ چل گیا تو اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا: اسے میرے پاس لاؤ، میں اسے اپنا خصوصی مقرب بنانا چاہتا ہوں تو وہ یوسف علیہ السلام کو اس کے پاس لے آئے۔ جب اس نے ان سے گفتگو کی اور اسے ان کے علم و دانش کا صحیح اندازہ ہوگیا تو اس نے کہا: اے یوسف! بلاشبہ آج سے تم ہمارے نزدیک مرتبہ و شرف والے اور قابلِ اعتماد ہو۔

(55) یوسف علیہ السلام نے بادشاہ سے کہا: مجھے مصر کے مالی معاملات اور خوراک کے خزانوں کا نگران مقرر کر دیں۔ بلاشبہ میں امانت داری اور علم و بصیرت سے ناظمِ خزانہ کی ذمہ داری نبھانے کی صلاحیت رکھتا ہوں۔

(56) جس طرح ہم نے یوسف علیہ السلام کو الزام سے بری قرار دے کر اور قید خانے سے نجات دے کر احسان کیا، اسی طرح ہم نے مصر میں انھیں اقتدار دے کر ان پر احسان کیا۔ وہ جہاں چاہتے ٹھہرتے اور قیام کرتے تھے۔ ہم اپنے بندوں میں سے جسے چاہتے ہیں، دنیا میں اپنی رحمت سے نوازتے ہیں اور نیکوکاروں کا ثواب ضائع نہیں کرتے بلکہ بغیر کسی کمی کے انھیں پورا پورا عطا کرتے ہیں۔

(57) یقیناً جو ثواب اللہ تعالیٰ نے آخرت میں تیار کر رکھا ہے، وہ دنیا کے ثواب سے کہیں بہتر ہے، یہ ان لوگوں کے لیے ہے جو اللہ پر ایمان لائے اور اللہ کے حکموں کو مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز رہ کر اس سے ڈرتے رہے۔

(58) یوسف علیہ السلام کے بھائی کچھ نقدی لے کر مصر میں یوسف علیہ السلام کے پاس آئے تو انھوں نے اپنے بھائیوں کو پہچان لیا جبکہ وہ یوسف علیہ السلام کو نہ پہچان سکے کہ وہ ان کا بھائی ہے کیونکہ لمبا عرصہ گزرنے کی وجہ سے یوسف علیہ السلام کی شکل و صورت بدل چکی تھی، اس لیے کہ جب انھوں نے انھیں کنویں میں پھینکا تھا، تب وہ بچے تھے۔ (59) جب یوسف علیہ السلام نے انھیں ان کی طلب کے مطابق اناج اور سامان دے دیا، تو انھوں نے بتایا کہ ہمارا ایک اور پدری بھائی بھی ہے جو والد محترم کے پاس ہی ہے۔ یوسف علیہ السلام نے ان سے کہا: تم اس پدری بھائی کو بھی آیندہ لے کر آنا، میں تمھیں ایک اونٹ کے وزن اٹھانے کے برابر غلہ زیادہ دوں گا۔ کیا تم نے دیکھا نہیں کہ میں وزن پورا دیتا ہوں اور کمی نہیں کرتا اور میں بہترین مہمان نواز ہوں۔ (60) اور اگر تم اسے نہ لائے تو تمھارا جھوٹ واضح ہوجائے گا کہ تمھارا کوئی پدری بھائی بھی ہے اور میں تمھیں غلہ بھی ہرگز نہیں دوں گا اور نہ تم میرے شہر کے قریب آنا۔ (61) یوسف علیہ السلام کو ان کے بھائیوں نے یہ کہتے ہوئے جواب دیا: ہم اپنے والد محترم سے ضرور اس کا مطالبہ کریں گے، اس کی پوری کوشش کریں گے اور آپ نے جو حکم دیا ہے، اسے بغیر کسی کوتاہی کے ضرور پورا کریں گے۔ (62) یوسف علیہ السلام نے اپنے کارکنوں سے کہا: ان کی پونجی انھیں واپس کر دینا تاکہ واپس جا کر انھیں پتہ چلے کہ ہم نے ان سے سامان کے پیسے نہیں لیے۔ یہ بات انھیں بھائی کو ساتھ لے کر دوبارہ آنے پر مجبور کرے گی تاکہ وہ یوسف کو اپنی سچائی کا یقین دلائیں اور وہ ان سے ان کے سامان کی قیمت قبول کر لیں۔ (63) چنانچہ جب وہ اپنے والد کے پاس لوٹ کر گئے اور یوسف علیہ السلام نے ان کی جو عزت کی تھی، وہ سب جا کر انھیں بتائی اور ساتھ ہی یہ بتایا کہ ابا جان! اگر ہم اپنے بھائی (بنیامین) کو ساتھ نہ لے گئے تو ہمیں غلہ نہیں ملے گا، اس لیے اسے ہمارے ساتھ بھیج دیں۔ اگر آپ اسے ہمارے ساتھ بھیجیں گے تو ہم پیمانہ بھر کر غلہ لائیں گے۔ ہم آپ سے پکا عہد کرتے ہیں کہ اسے آپ کے پاس صحیح سلامت لانے تک اس کی حفاظت کریں گے۔

فوائد: ❀ بندۂ مومن کے دشمنوں میں سے اس کے پہلو میں چھپا نفس بھی ہے، اس لیے انسان پر فرض ہے کہ وہ اس کا دھیان رکھے اور اس کے ٹیڑھے پن کو سیدھا رکھے۔ ❀ عوام الناس کے مفاد سے متعلق کسی عہدے پر فائز ہونے والے کے لیے ضروری ہے کہ وہ شخص اس کے بارے میں علم رکھتا ہو اور امانت دار بھی ہو۔ ❀ اس بات کا بیان کہ آخرت میں جو اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے، وہ اہلِ ایمان کے لیے زیادہ بہتر، دیرپا اور افضل ہے۔ ❀ ضرورت کے پیشِ نظر آدمی کوئی عہدہ طلب کر سکتا ہے اور اپنی تعریف بھی کر سکتا ہے، بشرطیکہ وہ خیر و بھلائی اور اصلاح چاہتا ہو۔

قَالَ هَلْ اٰمَنُكُمْ عَلَيْهِ اِلَّا كَمَآ اَمِنْتُكُمْ عَلٰٓى اَخِيْهِ مِنْ قَبْلُ ؕ
فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا ۪ وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۶۴﴾ وَلَمَّا فَتَحُوْا
مَتَاعَهُمْ وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ اِلَيْهِمْ ؕ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مَا
نَبْغِيْ ؕ هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ اِلَيْنَا ۚ وَنَمِيْرُ اَهْلَنَا وَنَحْفَظُ اَخَانَا
وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيْرٍ ؕ ذٰلِكَ كَيْلٌ يَّسِيْرٌ ﴿۶۵﴾ قَالَ لَنْ اُرْسِلَهٗ
مَعَكُمْ حَتّٰى تُؤْتُوْنِ مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ لَتَاْتُنَّنِيْ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ
يُّحَاطَ بِكُمْ ۚ فَلَمَّآ اٰتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ﴿۶۶﴾
وَقَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ
اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ؕ وَمَآ اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ
اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۚ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ
الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَيْثُ اَمَرَهُمْ اَبُوْهُمْ ؕ مَا
كَانَ يُغْنِيْ عَنْهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا حَاجَةً فِيْ نَفْسِ
يَعْقُوْبَ قَضٰىهَا ؕ وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ
النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۸﴾ وَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰٓى اِلَيْهِ
اَخَاهُ قَالَ اِنِّيْٓ اَنَا اَخُوْكَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۶۹﴾

ع 8 1 2

(64) ان کے باپ نے ان سے کہا: کیا میں اس (بنیامین) کے بارے میں تم پر ویسے ہی اعتبار کرلوں جیسے اس سے پہلے اس کے حقیقی بھائی یوسف کے بارے میں کیا تھا؟! میں نے اس کے بارے میں تم پر اعتبار کیا اور تم نے اس کی حفاظت کا عہد بھی کیا اور پھر تم نے اس عہد کی پاسداری نہیں کی، لہٰذا مجھے تمھارے اس کی حفاظت کے عہد و پیمان کا کوئی اعتبار نہیں۔ میں اللہ ہی پر بھروسا کرتا ہوں۔ وہ جس کی حفاظت کرنا چاہے، اس کا بہترین محافظ ہے اور جس پر رحمت کرے، اس پر سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

(65) جب انھوں نے غلے کی وہ بوریاں کھولیں جو وہ لائے تھے تو کیا دیکھا کہ اس غلے کی قیمت بھی انھیں واپس کر دی گئی ہے۔ انھوں نے اپنے باپ سے کہا: اس قدر عزت افزائی کے بعد ہمیں اس بادشاہ سے اور کیا چاہیے؟ یہ ہمارے غلے کی قیمت جو ہم نے ادا کی تھی، وہ بھی اس نے ازراہِ کرم ہمیں واپس کر دی ہے۔ ہم اپنے گھر والوں کے لیے غلہ لائیں گے اور جس بارے میں آپ ہمارے بھائی کے متعلق فکر مند ہیں، اس سے اس کی حفاظت کریں گے اور اسے ساتھ لے جانے کے سبب ایک اونٹ پر لادا جانے والا غلہ زیادہ لائیں گے اور اتنا غلہ زیادہ دینا اس بادشاہ کے نزدیک کوئی مسئلہ ہی نہیں۔

(66) ان کے باپ نے ان سے کہا: میں اسے ہرگز تمھارے ساتھ نہیں بھیجوں گا حتی کہ تم اللہ کو گواہ بنا کر مجھ سے پختہ عہد کرو کہ تم اسے بہرصورت میرے پاس واپس لاؤ گے الا یہ کہ تم سب کسی مصیبت میں مارے جاؤ اور تم میں سے کوئی بھی نہ بچے اور تم اس کا دفاع کرنے یا اسے واپس لانے کے قابل نہ رہو۔ جب انھوں نے اس بات پر اللہ کو گواہ بنا کر یعقوب علیہ السلام سے پختہ عہد کر لیا تو انھوں نے کہا: ہماری ان باتوں پر اللہ گواہ ہے اور ہمیں اسی کی گواہی کافی ہے۔

(67) اور ان کے باپ نے انھیں وصیت کرتے ہوئے کہا: شہر میں ایک دروازے سے اکٹھے داخل نہ ہونا بلکہ الگ الگ دروازوں سے داخل ہونا۔ یہ زیادہ محتاط طریقہ ہے تاکہ اگر کوئی تمھیں نقصان پہنچانے کا ارادہ رکھتا ہو تو نہ پہنچا سکے۔ میں تمھیں یہ اس لیے نہیں کہہ رہا کہ اللہ تعالیٰ نے اگر کوئی تکلیف تمھاری قسمت میں لکھی ہے تو میں اسے ٹال سکتا ہوں یا اس سے تمھیں کوئی ایسا فائدہ پہنچا سکتا ہوں جو اللہ نے تمھارے مقدر میں نہیں لکھا۔ تقدیر وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے لکھ دی ہے اور حکم بھی صرف اسی کا ہے۔ میں نے اپنے تمام معاملات میں اسی اکیلے پر بھروسا کیا ہے اور توکل کرنے والے اپنے تمام معاملات میں اسی اکیلے پر توکل اور بھروسا کریں۔

(68) پھر انھوں نے کوچ کیا تو ان کے ساتھ یوسف علیہ السلام کا حقیقی بھائی بنیامین بھی تھا اور جب وہ اپنے باپ کے حکم کے مطابق مختلف دروازوں سے داخل ہوئے اور ان کا مختلف دروازوں سے داخل ہونا اللہ کی تقدیر کو ان سے نہیں ٹال سکتا تھا۔ یہ تو محض یعقوب علیہ السلام کی اپنی اولاد کے بارے میں شفقت تھی جس کا انھوں نے اظہار کیا اور نصیحت کر دی ورنہ وہ جانتے تھے کہ ہوتا وہی ہے جو اللہ کا فیصلہ ہو اور انھیں ہماری تعلیمات کی بنا پر تقدیر پر ایمان رکھنے اور اسباب کو بروئے کار لانے کا پورا پورا علم تھا۔ لیکن لوگوں کی اکثریت یہ نہیں جانتی۔

(69) جب یوسف علیہ السلام کے بھائی ان کے پاس پہنچے اور ان کے ساتھ یوسف علیہ السلام کا حقیقی بھائی بھی تھا تو انھوں نے اپنے حقیقی بھائی کو اپنے ساتھ بٹھایا اور چپکے سے کہا: میں تیرا سگا بھائی یوسف ہوں، لہٰذا ایذا رسانی، کینہ پروری اور مجھے کنویں میں ڈالنے جیسے بے ہودہ کام جو تیرے بھائی کرتے آ رہے ہیں، ان پر غم نہ کر۔

فوائد: ❀ جس نے ایک دفعہ دھوکا دیا ہو، اس سے احتیاط برتنا اور بچ کے رہنا چاہیے، چنانچہ حدیث میں ہے: «لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ» ''کوئی مومن ایک ہی سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔'' (صحيح البخاري، الأدب: 6133)

❀ احتیاط کی ایک صورت یہ ہے کہ پختہ عہد و پیمان لیتے ہوئے قسم لی جائے اور جس آدمی سے خدشہ ہو کہ وہ سونپی گئی چیزوں اور امانتوں کو ضائع کرے گا، اس سے قسم لینا جائز ہے۔

❀ قسم کا مطالبہ کرنے والے کے لیے جائز ہے کہ وہ بعض ایسے امور کو قسم سے خارج قرار دے جن کے بارے میں وہ سمجھتا ہو کہ یہ قسم کھانے والے کے اختیار میں نہیں۔

❀ اسباب کو اختیار کرنے میں یہ بات بھی شامل ہے کہ ہلاکت والی جگہوں سے دور رہا جائے۔

فَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَايَةَ فِيْ رَحْلِ
اَخِيْهِ ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَيَّتُهَا الْعِيْرُ اِنَّكُمْ لَسٰرِقُوْنَ ﴿٧٠﴾ قَالُوْا
وَاَقْبَلُوْا عَلَيْهِمْ مَّاذَا تَفْقِدُوْنَ ﴿٧١﴾ قَالُوْا نَفْقِدُ صُوَاعَ
الْمَلِكِ وَلِمَنْ جَآءَ بِهٖ حِمْلُ بَعِيْرٍ وَّاَنَا بِهٖ زَعِيْمٌ ﴿٧٢﴾
قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْاَرْضِ وَمَا
كُنَّا سٰرِقِيْنَ ﴿٧٣﴾ قَالُوْا فَمَا جَزَآؤُهٗٓ اِنْ كُنْتُمْ كٰذِبِيْنَ ﴿٧٤﴾ قَالُوْا
جَزَآؤُهٗ مَنْ وُّجِدَ فِيْ رَحْلِهٖ فَهُوَ جَزَآؤُهٗ كَذٰلِكَ نَجْزِي
الظّٰلِمِيْنَ ﴿٧٥﴾ فَبَدَاَ بِاَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَآءِ اَخِيْهِ ثُمَّ
اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِّعَآءِ اَخِيْهِ كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوْسُفَ مَا
كَانَ لِيَاْخُذَ اَخَاهُ فِيْ دِيْنِ الْمَلِكِ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ نَرْفَعُ
دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ وَفَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ ﴿٧٦﴾ قَالُوْٓا اِنْ
يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ فَاَسَرَّهَا يُوْسُفُ فِيْ
نَفْسِهٖ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ
بِمَا تَصِفُوْنَ ﴿٧٧﴾ قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ اِنَّ لَهٗٓ اَبًا شَيْخًا
كَبِيْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٧٨﴾

(70) پھر جب یوسف علیہ السلام نے خادموں کو اپنے بھائیوں کے اونٹوں پر سامان اور غلہ لادنے کا حکم دیا تو بادشاہ کا غلہ ماپنے والا برتن جس کے ساتھ وہ غلہ لے جانے والوں کو ماپ کر دیتے تھے، اپنے حقیقی بھائی کے سامان میں رکھ دیا جبکہ اس بات کا ان بھائیوں کو علم نہیں تھا۔ اس کا مقصد بھائی کو پاس رکھنے کی کوئی راہ نکالنا تھا، چنانچہ جب وہ گھر جانے کے لیے روانہ ہوئے تو انھیں پیچھے سے کسی آواز دینے والے نے آواز دی: اے اونٹوں پر سامان لاد کر لے جانے والو! یقیناً تم چور ہو۔

(71) یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے پیچھے سے آواز دینے والے اور اس کے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہو کر کہا: تمھاری کیا چیز گم ہوئی ہے کہ تم ہم پر چوری کا الزام لگا رہے ہو؟

(72) آواز دینے والے اور اس کے ساتھیوں نے یوسف علیہ السلام کے بھائیوں سے کہا: ہم سے بادشاہ کا وہ پیمانہ گم ہو گیا ہے جس سے وہ غلہ ماپتے ہیں۔ جس نے تلاشی سے پہلے وہ واپس کر دیا، اسے ایک اونٹ کا سامان دیا جائے گا۔ یہ میری گارنٹی ہے۔

(73) یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے ان سے کہا: اللہ کی قسم! یقیناً تم جانتے ہو کہ ہم پاکباز اور بے قصور لوگ ہیں، جیسا کہ تم نے ہمارا چال چلن دیکھا ہے اور ہم یہاں مصر میں فساد کرنے نہیں آئے اور نہ ہم اپنی زندگی میں کبھی چور رہے ہیں۔

(74) آواز دینے والے اور اس کے ساتھیوں نے کہا: اچھا، اگر چوری سے بے گناہی کا تمھارا دعویٰ جھوٹا ثابت ہو گیا تو چوری کرنے والے کو تمھارے نزدیک کیا سزا دیں؟

(75) یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے ان سے کہا: ہمارے ہاں چور کی سزا یہ ہے کہ چوری کی گئی چیز جس کے سامان سے مل جائے، اسے اس کے سپرد کر دیا جائے جس کی چوری ہوئی ہے، وہ اسے غلام بنا لے۔ ہم تو چوری کرنے والوں کو یہی سزا دیتے ہیں کہ انھیں غلام بنا لیا جائے۔

(76) چنانچہ انھوں نے ان کے سامان کی تلاشی کے لیے انھیں یوسف علیہ السلام کے سامنے پیش کیا۔ انھوں نے اپنے حقیقی بھائی کے سامان کی تلاشی لینے سے پہلے اپنے پدری بھائیوں کے سامان کی تلاشی لی تاکہ راز فاش نہ ہو، پھر اپنے حقیقی بھائی کا سامان چیک کیا اور بادشاہ کا پیمانہ اس سے نکال لیا۔ جس طرح ہم نے یوسف علیہ السلام کو پیمانہ بھائی کے سامان میں رکھنے کی تدبیر سجھائی، اسی طرح ایک دوسرا معاملہ بھی سجھا دیا کہ وہ بھائیوں کو ان کے اپنے ملک کے قانون کے مطابق پکڑے جن کے ہاں چور کو غلام بنا لیا جاتا تھا۔ اگر وہ بادشاہ کے قانون کے مطابق چوری کی سزا دیتے تو ایسا کرنا ممکن نہ تھا کیونکہ وہ مار پیٹ اور جرمانہ تھا، الا یہ کہ اللہ تعالیٰ کوئی اور تدبیر کر دیتا تو وہ اس پر قادر ہے۔ ہم اپنے بندوں میں سے جس کا چاہیں، مقام و مرتبہ بلند کرتے ہیں جیسے ہم نے یوسف علیہ السلام کا مقام و مرتبہ اونچا کیا۔ ہر صاحب علم سے اوپر کوئی اس سے زیادہ جاننے والا ہوتا ہے اور سب کے علم سے اوپر اللہ تعالیٰ کا علم ہے، جو ہر چیز کو جانتا ہے۔

(77) یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے کہا: اگر اس نے چوری کی ہے تو یہ کوئی انوکھی بات نہیں۔ اس کے چوری کرنے سے پہلے اس کے حقیقی بھائی نے بھی چوری کی تھی۔ ان کی مراد یوسف علیہ السلام تھے۔ یوسف علیہ السلام کو ان کی اس بات سے جو تکلیف پہنچی، اسے وہ چھپا گئے اور ان کے سامنے اس کا اظہار نہ کیا۔ اپنے دل میں ان سے کہا: جس حسد اور بری حرکت کا تم نے پہلے ارتکاب کیا تھا، وہ شر بعینہ اب اس مقام پر بھی موجود ہے اور اللہ تعالیٰ اس بہتان کو زیادہ جانتا ہے جو تم لگا رہے ہو۔

(78) یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے ان سے کہا: اے عزیز! اس کے والد بزرگوار خاصے بوڑھے ہیں اور اس سے شدید محبت بھی کرتے ہیں۔ آپ اس کے بدلے ہم میں سے کسی ایک کو روک لیں۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ آپ ہمارے ساتھ اور دیگر لوگوں کے ساتھ بھی نیکی کرنے والے ہیں، لہٰذا اس معاملے میں بھی ہمارے ساتھ نیکی کریں۔

فوائد:

❀ حق کو ثابت کرنے کے لیے کوئی حیلہ کیا جا سکتا ہے بشرطیکہ اس سے کسی دوسرے کو نقصان نہ پہنچے۔

❀ کوئی شخص اپنی گم شدہ چیز کی واپسی یا ضرورت پوری کرنے میں تعاون کرنے والے کے لیے بدلے کے طور پر انعام مقرر کر سکتا ہے بشرطیکہ یہ طے ہو کہ انعام کس قدر اور کس قسم کا ہو گا۔

❀ کسی کے تکلیف پہنچانے کو نظر انداز کر دینا اور اسے اپنے دل میں چھپا کر لوگوں پر ظاہر نہ کرنا حسنِ اخلاق میں سے ہے۔

قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗٓ ۙ
اِنَّآ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ﴿۷۹﴾ فَلَمَّا اسْتَيْـَٔسُوْا مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِيًّا ؕ
قَالَ كَبِيْرُهُمْ اَلَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنَّ اَبَاكُمْ قَدْ اَخَذَ عَلَيْكُمْ
مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ وَمِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُّمْ فِيْ يُوْسُفَ ۚ فَلَنْ
اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى يَاْذَنَ لِيْٓ اَبِيْٓ اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ ۚ وَهُوَ
خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۸۰﴾ اِرْجِعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْكُمْ فَقُوْلُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّ
ابْنَكَ سَرَقَ ۚ وَمَا شَهِدْنَآ اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا
لِلْغَيْبِ حٰفِظِيْنَ ﴿۸۱﴾ وَسْـَٔلِ الْقَرْيَةَ الَّتِيْ كُنَّا فِيْهَا
وَالْعِيْرَ الَّتِيْٓ اَقْبَلْنَا فِيْهَا ؕ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۸۲﴾ قَالَ بَلْ
سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؕ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ؕ عَسَى اللّٰهُ اَنْ
يَّاْتِيَنِيْ بِهِمْ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿۸۳﴾ وَتَوَلّٰى
عَنْهُمْ وَقَالَ يٰٓاَسَفٰى عَلٰى يُوْسُفَ وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ
الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ ﴿۸۴﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوْسُفَ حَتّٰى
تَكُوْنَ حَرَضًا اَوْ تَكُوْنَ مِنَ الْهٰلِكِيْنَ ﴿۸۵﴾ قَالَ اِنَّمَآ اَشْكُوْا
بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۶﴾

ع 9 11 3

(79) یوسف علیہ السلام نے فرمایا: اللہ کی پناہ کہ ہم کسی ظالم کے جرم کے بدلے میں کسی بے گناہ پر ظلم کریں اور جس کے سامان سے ہمیں بادشاہ کا پیالہ ملا ہے ہم اسے چھوڑ کر کسی اور کو پکڑ لیں۔ بلاشبہ اگر ہم نے ایسا کیا تو ہم ظالم ٹھہرے کہ ہم ایک بے گناہ کو سزا دیں اور مجرم کو چھوڑ دیں۔

(80) پھر جب وہ اس بات سے مایوس ہو گئے کہ یوسف علیہ السلام ان کی بات مانیں گے تو لوگوں سے الگ ہو کر باہم مشورہ کرنے لگے۔ ان کے بڑے بھائی نے کہا: میں تمھیں یاد دہانی کراتا ہوں کہ تمھارے باپ نے تم سے اللہ کے نام پر پختہ عہد لیا تھا کہ تم ان کے بیٹے کو ضرور ان کے پاس واپس لاؤ گے الا یہ کہ تم ایسی مصیبت میں گھر جاؤ جس میں تم بے بس ہو جاؤ۔ اس سے پہلے تم یوسف علیہ السلام کے بارے میں بھی کوتاہی کر چکے ہو اور اس کے بارے میں اپنے باپ سے کیا ہوا وعدہ بھی تم نے پورا نہیں کیا۔ میں تو کسی صورت بھی مصر سے نہیں جاؤں گا جب تک میرے والد مجھے اپنے پاس واپس آنے کی اجازت نہیں دیں گے یا اللہ تعالیٰ میرے لیے کوئی فیصلہ کر دے کہ میں اپنا بھائی چھڑا لوں اور اللہ تعالیٰ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔ وہ حق اور عدل کے ساتھ فیصلہ کرتا ہے۔

(81) بڑے بھائی نے مزید کہا: تم اپنے باپ کے پاس چلے جاؤ اور ان سے کہو کہ آپ کے بیٹے نے چوری کی ہے اور اس چوری کے جرم میں عزیز مصر نے اسے غلام بنا لیا ہے۔ ہم نے جو مشاہدہ کیا ہے وہی بتا رہے ہیں کہ پیمانہ اس کے سامان سے برآمد ہوا ہے۔ ہمیں معلوم نہ تھا کہ وہ چوری کرے گا۔ اگر ہمیں اس بات کا علم ہوتا تو ہم اسے واپس لانے کا آپ سے عہد نہ کرتے۔

(82) اور (یہ کہنا کہ) اے ابا جان! آپ ہماری سچائی کی تحقیق کے لیے اہلِ مصر سے پوچھ لیں جہاں ہم گئے تھے اور ان قافلے والوں سے بھی پوچھ سکتے ہیں جن کے ساتھ ہم آئے ہیں، وہ بھی آپ کو وہی بتائیں گے جو ہم نے بتایا ہے۔ اس کی چوری کی جو بات ہم نے آپ کو بتائی ہے، یہ سو فیصد سچی اور پکی ہے۔

(83) ان کے باپ نے ان سے کہا: معاملہ ایسے نہیں ہے جیسے تم ذکر کر رہے ہو کہ اس نے چوری کی ہے بلکہ یہ بات تم نے خود گھڑی ہے تاکہ تم اس کے ساتھ بھی اسی طرح مکر و فریب کرو جیسے اس سے قبل اس کے بھائی یوسف کے ساتھ تم نے مکر و فریب کیا تھا۔ پس میرا صبر صبرِ جمیل ہی ہے۔ میں اس بارے میں اللہ تعالیٰ ہی سے شکایت کرتا ہوں۔ امید ہے اللہ تعالیٰ ان سب کو اکٹھا میرے پاس لے آئے گا، یعنی یوسف، اس کے سگے بھائی اور ان دونوں کے بڑے بھائی کو۔ بلاشبہ وہ پاک ذات میری حالت کو خوب جانتی ہے۔ وہ میرے معاملے کی تدبیر کرنے میں کمال حکمت والا ہے۔

(84) اور وہ ان سے منہ موڑ کر دور چلے گئے اور کہا: ہائے! یوسف کا صدمہ (بھی تازہ ہو گیا)۔ یوسف علیہ السلام پر بہت زیادہ رونے کی وجہ سے ان کی آنکھوں کی سیاہی بھی سفیدی میں بدل چکی تھی۔ وہ غم اور دُکھ سے بھرے ہوئے تھے، مگر اپنا غم لوگوں سے چھپاتے تھے۔

(85) یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے اپنے باپ سے کہا: ابا جان! اللہ کی قسم! آپ ہمیشہ یوسف کی یاد ہی میں رہیں گے اور اس پر غم کرتے رہیں گے حتی کہ آپ کی بیماری بڑھ جائے گی یا آپ واقعی اور یقینی طور پر ختم ہی ہو جائیں گے۔

(86) ان سے ان کے باپ نے کہا: مجھے جو رنج اور پریشانی پہنچی ہے، میں اس کا شکوہ صرف اللہ تعالیٰ سے کرتا ہوں۔ میں تم لوگوں کی نسبت زیادہ جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا لطف و کرم اور احسان کیا ہوتا ہے اور وہ مجبوروں کی دعا کیسے سنتا ہے اور مصیبت زدہ کو جزا کیسے دیتا ہے۔

فوائد:
- کسی بے گناہ شخص کو دوسرے کے جرم میں پکڑنا جائز نہیں، اس لیے مجرم کی جگہ کسی دوسرے شخص کو نہیں پکڑا جائے گا۔
- صبرِ جمیل (خوبصورت صبر) وہ ہے جس میں دکھ درد اور تکلیف کی فریاد صرف اکیلے اللہ تعالیٰ سے کی جائے۔
- مومن کو اس کامل یقین پر جینا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اس کی پریشانی ضرور دور کرے گا۔

يٰبَنِيَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوْسُفَ وَاَخِيْهِ وَلَا تَايْـَٔسُوْا
مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا يَايْـَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ
الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۷﴾ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَيْهِ قَالُوْا يٰۤاَيُّهَا الْعَزِيْزُ مَسَّنَا
وَاَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ
وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِيْنَ ﴿۸۸﴾ قَالَ
هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِيُوْسُفَ وَاَخِيْهِ اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ ﴿۸۹﴾
قَالُوْۤا ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ ؕ قَالَ اَنَا يُوْسُفُ وَهٰذَاۤ اَخِيْ ۫
قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا ؕ اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَيَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ
لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۹۰﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ
اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا لَخٰطِـِٕيْنَ ﴿۹۱﴾ قَالَ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ
الْيَوْمَ ؕ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ ۫ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۹۲﴾ اِذْهَبُوْا
بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا ۚ
وَاْتُوْنِيْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۹۳﴾ ع وَلَمَّا فَصَلَتِ
الْعِيْرُ قَالَ اَبُوْهُمْ اِنِّيْ لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ لَوْلَاۤ اَنْ
تُفَنِّدُوْنِ ﴿۹۴﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِيْ ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ ﴿۹۵﴾

ع 10 14 4

الرّٰبع

(87) ان کے باپ نے ان سے کہا: اے میرے بیٹو! تم جاؤ، یوسف اور اس کے بھائی کے بارے میں معلومات اکٹھی کرو اور اس بات سے مایوسی نہ دکھاؤ کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی مشکلیں حل کرتا ہے اور ان کے لیے آسانیاں پیدا کرتا ہے۔ بلاشبہ اس کے آسانیاں دینے اور مشکلیں دور کرنے سے مایوس صرف کافر ہوتے ہیں کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی عظیم قدرت سے بے خبر ہوتے ہیں اور اس کے اپنے بندوں پر پوشیدہ طور پر فضل فرمانے سے بھی لاعلم ہوتے ہیں۔

(88) انھوں نے اپنے باپ کے حکم پر عمل کیا اور یوسف علیہ السلام اور ان کے بھائی کی تلاش میں نکل پڑے۔ جب وہ یوسف علیہ السلام کے پاس گئے تو ان سے کہا: ہمیں حالات کی سختی اور فقر نے گھیر لیا ہے اور ہم نہایت حقیر اور معمولی قیمت لے کر آئے ہیں۔ آپ ہمیں پہلے کی طرح پورے غلے کا وزن دیں اور مزید دے کر یا ہماری حقیر پونجی نظر انداز کرتے ہوئے ہم پر صدقہ کر دیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ صدقہ کرنے والوں کو بہترین جزا دیتا ہے۔

(89) جب یوسف علیہ السلام نے ان کی بات سنی تو ان پر رحمت و شفقت سے ان کا دل بھر آیا اور انھوں نے انھیں اپنے بارے میں بتاتے ہوئے کہا: کیا تم جانتے ہو کہ تم نے انجام سے بے خبر ہو کر یوسف اور اس کے حقیقی بھائی کے ساتھ کیا کیا تھا؟!

(90) تب وہ چونک اٹھے اور کہا: کیا تم یوسف ہی ہو؟! یوسف علیہ السلام نے ان سے کہا: ہاں، میں یوسف ہوں اور یہ جسے تم میرے ساتھ دیکھ رہے ہو، یہ میرا سگا بھائی ہے۔ ہم جس صورت حال میں تھے، اس سے نکال کر اور عزت سے نواز کر اللہ تعالیٰ نے ہم پر خاص فضل کیا ہے۔ بلاشبہ جو اللہ کے حکموں کو مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز آ کر اس سے ڈرے اور آزمائشوں پر صبر کرے تو یقیناً اس کا عمل احسان شمار ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا بلکہ ان کے لیے اسے محفوظ رکھتا ہے۔

(91) ان کے بھائیوں نے ان کے ساتھ کی ہوئی زیادتیوں پر معذرت کرتے ہوئے ان سے کہا: اللہ کی قسم! اللہ نے جو اعلیٰ صفات آپ کو دی ہیں، ان کی بنا پر اس نے آپ کو ہم پر فضیلت بخشی ہے۔ یقیناً ہم نے آپ کے ساتھ جو کچھ کیا، اس میں ہم گناہ گار اور ظالم تھے۔

(92) یوسف علیہ السلام نے ان کی معذرت قبول کی اور کہا: جو ہوا سو ہوا، اب تم پر ایسی کوئی ملامت نہیں جو سزا یا ڈانٹ ڈپٹ کا باعث ہو۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تمھیں معاف کرے۔ وہ پاک ذات تمام رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والی ہے۔

(93) جب انھوں نے بتایا کہ والد محترم کی بصارت جاتی رہی ہے تو یوسف علیہ السلام نے ان کو اپنی قمیص دی اور کہا: میری یہ قمیص لے جاؤ اور اسے میرے باپ کے چہرے پر ڈالو تو ان کی بصارت ٹھیک ہو جائے گی اور اپنے تمام اہل و عیال کو میرے پاس لے آؤ۔

(94) جب قافلے نے مصر سے کوچ کیا اور مقامی لوگوں سے جدا ہو گیا تو یعقوب علیہ السلام نے اپنے پاس موجود بیٹوں اور اپنے علاقے کے دیگر لوگوں سے کہا: میں تمھیں بتاتا ہوں کہ مجھے تو یوسف کی خوشبو آ رہی ہے، اگر تم مجھے بے خبری اور دیوانگی کا طعنہ دیتے ہوئے یوں نہ کہو کہ بوڑھا سٹھیا گیا ہے، ایسی باتیں کہتا ہے جو نہیں جانتا۔

(95) ان کے پاس موجود ان کے بیٹوں نے کہا: بلاشبہ آپ یوسف علیہ السلام سے اپنے لگاؤ اور انھیں دوبارہ دیکھنے کی تڑپ کی وجہ سے کبھی اپنے سابقہ خیالات سے باہر نہیں آئے۔

فوائد:

- یعقوب علیہ السلام معرفتِ الٰہی کے اس عظیم مرتبے پر فائز تھے کہ پے در پے مصائب اور سالہا سال گزر جانے کے باوجود بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ ان کے حسن ظن میں کمی نہیں آئی۔
- سچے دل سے معذرت کرنے والے کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کرے، اپنے جرم کا اعتراف کرے اور جسے نقصان پہنچایا ہو، اس سے بھی معافی مانگے۔
- تقویٰ اور صبر سے دنیا و آخرت میں عظیم درجات حاصل کیے جا سکتے ہیں۔
- برائی کرنے والے کی معذرت قبول کرنی چاہیے اور انتقام کا ذہن چھوڑ کر پچھلی غلطیوں کو نظر انداز کر دینا چاہیے، خاص طور پر جب بندہ بدلہ لینے کی پوزیشن میں ہو۔

فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ اَلْقٰىهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا ۚ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ ۚ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۹۶﴾
قَالُوْا يٰٓاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَآ اِنَّا كُنَّا خٰطِـِٕيْنَ ﴿۹۷﴾
قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۹۸﴾
فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰي يُوْسُفَ اٰوٰٓى اِلَيْهِ اَبَوَيْهِ وَقَالَ ادْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ شَاۗءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ﴿۹۹﴾ وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَي الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ۚ وَقَالَ يٰٓاَبَتِ هٰذَا تَاْوِيْلُ رُءْيَايَ مِنْ قَبْلُ ڰ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّيْ حَقًّا ۭ وَقَدْ اَحْسَنَ بِيْٓ اِذْ اَخْرَجَنِيْ مِنَ السِّجْنِ وَجَاۗءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اِخْوَتِيْ ۭ اِنَّ رَبِّيْ لَطِيْفٌ لِّمَا يَشَاۗءُ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۰۰﴾ رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ڧ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۰۱﴾ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَاۗءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۚ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْٓا اَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُوْنَ ﴿۱۰۲﴾

(96) چنانچہ جب مخبر یعقوب علیہ السلام کے پاس خوش کرنے والی خبر لایا اور اس نے یوسف علیہ السلام کی قمیص ان کے چہرے پر ڈالی تو وہ بینا ہو گئے۔ تب انھوں نے اپنے بیٹوں سے کہا: میں نے تم سے کہا نہ تھا کہ بلاشبہ میں اللہ تعالیٰ کے لطف و احسان کو زیادہ جانتا ہوں جسے تم نہیں جانتے؟

(97) ان کے بیٹوں نے یوسف علیہ السلام اور ان کے بھائی کے ساتھ جو کچھ کیا، اس کی اپنے باپ یعقوب علیہ السلام سے معذرت کرتے ہوئے کہا: اے ابا جان! آپ اللہ تعالیٰ سے ہمارے پچھلے گناہوں کی معافی مانگیں۔ یقیناً ہم نے یوسف اور ان کے بھائی کے ساتھ جو کیا، اس میں ہم گناہ گار اور قصوروار تھے۔

(98) ان کے باپ نے ان سے کہا: میں عنقریب تمھارے لیے اپنے رب سے استغفار کروں گا۔ بلاشبہ وہی اپنے توبہ کرنے والے بندوں کے گناہ بے حد بخشنے والا اور ان پر خوب رحم کرنے والا ہے۔

(99) یعقوب علیہ السلام اپنے اہل وعیال کے ساتھ اپنے علاقے سے یوسف سے جا ملنے کے لیے مصر کی طرف نکلے۔ جب ان کے پاس پہنچے تو انھوں نے اپنی ماں اور باپ دونوں کو اپنے ساتھ ملا لیا اور بھائیوں اور ان کے اہل وعیال سے کہا: تم اللہ کے حکم و مشیّت سے امن کے ساتھ مصر میں داخل ہو جاؤ، یہاں تمھیں کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔

(100) انھوں نے اپنے والدین کو اپنے اس خصوصی تخت پر بٹھایا جس پر وہ خود بیٹھتے تھے اور انھیں ان کے والدین اور گیارہ بھائیوں نے سجدے سے سلامی دی اور یہ سجدہ عزت و تکریم کے لیے تھا، عبادت کے لیے نہیں تھا تاکہ اللہ کے حکم کی عملی صورت سامنے آجائے جیسا کہ خواب میں تھا۔ یوسف علیہ السلام نے اپنے باپ سے کہا: یہ آپ کی طرف سے مجھے سجدے کی سلامی اس خواب کی عملی تعبیر ہے جو میں نے پہلے دیکھا اور آپ کو بتایا تھا۔ یقیناً میرے رب نے اسے عملی شکل دے کر سچ کر دیا ہے۔ میرے رب نے مجھ پر بہت احسان کیا جب اس نے مجھے قید خانے سے نکالا اور اس وقت بھی جب وہ آپ لوگوں کو دیہات سے میرے پاس لے آیا، حالانکہ شیطان نے میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان بگاڑ پیدا کر دیا تھا۔ بلاشبہ میرا رب اپنے اس کام کی تدبیر میں جو وہ چاہتا ہے، بڑا باریک بین ہے۔ بے شک وہ اپنے بندوں کے حالات خوب جانتا ہے اور اپنی تدبیر میں کمال حکمت والا ہے۔

(101) پھر یوسف علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا کی اور کہا: اے میرے رب! یقیناً تو ہی نے مجھے مصر کی بادشاہی دی اور مجھے خوابوں کی تعبیر کا علم عطا کیا۔ اے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے اور کسی پچھلی مثال کے بغیر انوکھے انداز سے بنانے والے! میرے دنیا کے تمام امور کا والی اور کارساز تو ہی ہے اور آخرت میں بھی میرے تمام امور تیرے ہاتھ میں ہوں گے۔ میری زندگی ختم ہونے پر مجھے اسلام کی حالت میں فوت کرنا اور جنت الفردوس میں میرے آباء واجداد اور دوسرے نیکوکار انبیاء علیہم السلام سے مجھے ملا کر اعلیٰ مقام عطا کرنا۔

(102) اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! یوسف علیہ السلام اور ان کے بھائیوں کا مذکورہ قصہ جو ہم آپ کی طرف وحی کر رہے ہیں، اسے آپ پہلے نہیں جانتے تھے۔ آپ اس وقت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کے پاس موجود نہیں تھے جب انھوں نے یوسف علیہ السلام کو کنویں کی تہ میں پھینکنے کا پختہ ارادہ کیا اور اس کے لیے جو حیلہ سازی کی سو کی، لیکن یہ ہم نے آپ کو وحی کر کے بتایا ہے۔

فوائد:
- والدین سے حسنِ سلوک اور ان کی عزت و احترام فرض ہے اور اس میں یہ بات بھی شامل ہے کہ انھیں ایسی بات بتانے میں جلدی کی جائے جس سے وہ خوش ہوں۔
- شیطان کے وسوسوں سے ہوشیار رہنا چاہیے۔ اسی طرح دوست احباب میں جدائی پیدا کرنے کے لیے نفرت پھیلانے والے سے بھی بچ کر رہنا چاہیے۔
- بندہ دین و دنیا کے کتنے ہی اونچے مرتبے پر فائز ہو جائے، وہ سب اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان اور انعام و اکرام کے باعث ہی ہے۔
- اللہ تعالیٰ سے اپنے اچھے انجام، سلامتی اور یومِ قیامت کی نجات و فلاح کا سوال کرنا اور جنتوں میں نیک لوگوں کا ساتھ مانگنا چاہیے۔
- یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام کو بعض مقاصد اور حکمتوں کے پیش نظر غیب کی بعض باتوں سے مطلع فرما دیتا ہے۔

وَمَآ اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٣﴾ وَمَا تَسْـَٔلُهُمْ عَلَيْهِ
مِنْ اَجْرٍ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿١٠٤﴾ ع وَكَاَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ فِي
11 ع 11 5
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ ﴿١٠٥﴾
وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ﴿١٠٦﴾ اَفَاَمِنُوْٓا اَنْ
تَاْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ اَوْ تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَّ
هُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿١٠٧﴾ قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ قف عَلٰى
وقف النبي صلى الله عليه وسلم
بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ؕ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٠٨﴾
وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى ؕ
اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْا ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿١٠٩﴾
حَتّٰٓى اِذَا اسْتَيْـَٔسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا جَآءَهُمْ
نَصْرُنَا ۙ فَنُجِّيَ مَنْ نَّشَآءُ ؕ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿١١٠﴾
لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ؕ مَا كَانَ
حَدِيْثًا يُّفْتَرٰى وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَ
تَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿١١١﴾ ع
12 ع 7 6

(103) اے رسول (ﷺ)! اگر آپ لوگوں کو مومن بنانے کے لیے پورا زور لگا دیں تب بھی لوگوں کی اکثریت ایمان نہیں لائے گی، لہٰذا آپ ان پر حسرت و افسوس سے خود کو ختم نہ کر لیں۔ (104) اگر وہ عقل مند ہوتے تو ضرور آپ پر ایمان لاتے کیونکہ اے رسول (ﷺ)! آپ ان سے اس قرآن کی اجرت مانگتے ہیں نہ دعوت کا کوئی معاوضہ طلب کرتے ہیں۔ قرآن تو تمام لوگوں کے لیے سراسر نصیحت ہے۔ (105) اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی توحید پر دلالت کرنے والی بہت سی نشانیاں آسمانوں اور زمین میں بکھری ہوئی ہیں۔ وہ ان کے پاس سے گزرتے ہیں تو وہ ان میں غور وفکر کرنے اور ان سے عبرت پکڑنے سے منہ موڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ ان کی طرف توجہ ہی نہیں کرتے۔ (106) اور لوگوں کی اکثریت جو اللہ تعالیٰ کو خالق، رازق اور زندگی وموت دینے والا مان کر اس پر ایمان لاتی ہے، وہ اس کی عبادت کے ساتھ ساتھ بتوں اور مورتیوں کی عبادت بھی کرتی ہے اور اللہ کی اولاد کا دعویٰ بھی کرتی ہے، حالانکہ وہ اس سے پاک ہے۔ (107) کیا یہ مشرک اس بات سے بے خوف ہو گئے ہیں کہ دنیا میں ان پر کوئی عذاب آجائے جو انھیں اپنے گھیرے میں لے لے جسے ان کے لیے دور کرنا بھی ممکن نہ ہو یا اچانک ان پر قیامت آجائے اور انھیں اس کے آنے کا وہم وگمان بھی نہ ہو کہ وہ اس کی تیاری کرتے، اس لیے وہ ایمان نہیں لا رہے؟! (108) اے رسول (ﷺ)! جنھیں آپ دعوت دیتے ہیں، ان سے کہہ دیں: یہ میرا راستہ ہے جس کی طرف میں لوگوں کو بلاتا ہوں اور میری یہ دعوت واضح دلیل کی بنیاد پر ہے۔ میرے پیروکاروں، میری ہدایت کے راہیوں اور میری سنت کو اختیار کرنے والوں کی دعوت بھی اسی راستے کی طرف ہے۔ اللہ کی طرف منسوب وہ تمام چیزیں جو اس کے شایانِ شان نہیں یا اس کے کمال کے منافی ہیں، وہ ان سب سے پاک ہے۔ اللہ کے ساتھ شرک کرنے والوں سے میرا کوئی تعلق نہیں، بلکہ میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی توحید ماننے والوں میں سے ہوں۔ (109) اے رسول (ﷺ)! ہم نے آپ سے پہلے جو بھی رسول بھیجے، وہ بشر مرد تھے نہ کہ فرشتے۔ ہم ان کی طرف ایسے ہی وحی کرتے رہے جیسے آپ کی طرف وحی کی۔ وہ شہری آبادی سے تھے، دیہاتی نہیں تھے۔ ان کی امتوں نے انھیں جھٹلایا تو ہم نے انھیں ہلاک کر دیا۔ کیا آپ کو جھٹلانے والے یہ لوگ اس سرزمین سے نہیں گزرے کہ وہ اپنے سے پہلے جھٹلانے والوں کے انجام پر غور وفکر کر کے ان سے عبرت حاصل کرتے؟! آخرت کے گھر میں جو نعمتیں ہیں، وہ دنیا میں تقویٰ اختیار کرنے والوں کے لیے بہت بہتر ہیں۔ کیا تم عقل نہیں کرتے کہ اس بہت بہتر کو حاصل کرنے کے لیے تم اللہ تعالیٰ کے حکموں کو مان کر، جن میں سرفہرست ایمان ہے، اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز آکر، جن میں سب سے بڑا گناہ شرک ہے، اللہ کا تقویٰ اختیار کرتے۔ (110) یہ رسول جنھیں ہم بھیجتے ہیں، ہم ان کے دشمنوں کو مہلت دیتے ہیں اور آہستہ آہستہ پکڑنے کے لیے انھیں جلد سزا نہیں دیتے حتیٰ کہ جب ان کی ہلاکت مؤخر ہو گئی اور رسول ان کے تباہ ہونے سے مایوس ہونے لگے اور کافروں نے یہ سمجھا کہ ان کے رسولوں نے ان سے جو وعدہ کیا تھا کہ جھٹلانے والوں پر عذاب آئے گا اور اہلِ ایمان نجات پائیں گے، وہ جھوٹا تھا، تو ہمارے رسولوں کے لیے ہماری مدد آگئی۔ رسول اور اہلِ ایمان اس ہلاکت اور تباہی سے بچا لیے گئے جو جھٹلانے والوں پر آئی۔ جب ہم عذاب نازل کر دیں تو ہمارا عذاب مجرم قوم سے ٹلا نہیں کرتا۔ (111) یقیناً رسولوں اور ان کی قوموں کے واقعات میں اور یوسف علیہ السلام اور ان کے بھائیوں کے واقعے میں نصیحت ہے جو صحیح سالم عقل رکھنے والے ہی حاصل کرتے ہیں۔ قرآن جو ان واقعات پر مشتمل ہے، یہ جھوٹا اور گھڑا ہوا نہیں جو اللہ کی طرف منسوب کر دیا گیا ہو بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والی آسمانی کتابوں کی تصدیق کرنے والا، جن احکام ومسائل کی تفصیل وتشریح مطلوب ہے، ان کی تفصیل بیان کرنے والا، ہر خیر کی رہنمائی کرنے والا ہے، نیز وہ اپنے اوپر ایمان لانے والوں کے لیے رحمت ہے اور اس میں جو کچھ ہے، اس سے مومن ہی فائدہ اٹھاتے ہیں۔

فوائد: ❀ داعی اور مبلغ، لوگوں کے دل نہیں بدل سکتا اور انھیں اطاعت پر لگانا اس کے اختیار میں نہیں ہے اور لوگوں کی اکثریت ہدایت پانے والی نہیں ہوتی۔ ❀ کائنات میں بکھری اللہ تعالیٰ کی نشانیوں سے اور اس کی توحید کے دلائل سے منہ موڑنے والوں کی مذمت کی گئی ہے۔ ❀ آیت کریمہ: ﴿قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ .....﴾ میں دعوت کے بعض بنیادی ارکان کا ذکر ہے جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں: ① منہج (دعوتی طریق) کا ذکر: اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ (میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں)۔ ② منہج کی بنیاد علم پر ہو: عَلٰى بَصِيْرَةٍ (واضح دلیل کی بنیاد پر)۔ ③ داعی کا موجود ہونا: اَدْعُوْا (میں بلاتا ہوں)، اَنَا (میں)۔ ④ جنھیں دعوت دی جا رہی ہے ان کا موجود ہونا: وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ (اور جو میرے پیروکار ہوئے)۔

سُوْرَةُ الرَّعْدِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ ۭ وَالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۱ اَللّٰهُ الَّذِيْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ
عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَي الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۭ
كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ
بِلِقَاۗءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ ۝۲ وَهُوَ الَّذِيْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِيْهَا
رَوَاسِيَ وَاَنْهٰرًا ۭ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِيْهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ
يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝۳ وَ
فِي الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ وَّنَخِيْلٌ
صِنْوَانٌ وَّغَيْرُ صِنْوَانٍ يُّسْقٰى بِمَاۗءٍ وَّاحِدٍ ۣ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا
عَلٰي بَعْضٍ فِي الْاُكُلِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝۴ وَ
اِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ
جَدِيْدٍ ۭ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ ۚ وَاُولٰۗىِٕكَ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ
اَعْنَاقِهِمْ ۚ وَاُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝۵

سورۂ رعد مدنی ہے

سورت کے بعض مقاصد: اللہ تعالیٰ کی عظمت کے مظاہر بیان کر کے وحی اور نبوت کے منکروں کا رد کرنا۔

تفسیر: ① ﴿الٓمّٓرٰ﴾ اس جیسے حروف مقطعات پر تفصیلی گفتگو سورۂ بقرہ کے شروع میں گزر چکی ہے۔ اے رسول (ﷺ)! یہ عظیم الشان آیات جو اس سورت میں ہیں اور جو قرآن اللہ تعالیٰ نے آپ پر نازل کیا ہے، وہ ایسا حق ہے جس میں کوئی شک وشبہ نہیں اور نہ اس کے اللہ کا کلام ہونے میں کوئی شک ہے لیکن اکثر لوگ دشمنی اور تکبر کی وجہ سے اس پر ایمان نہیں لاتے۔

② اللہ وہ ہے جس نے آسمان بنائے جو تمھارے سامنے بغیر ستونوں کے بلند ہیں، پھر وہ عرش پر ایسے بلند اور مستوی ہوا جیسے اس کی شان کے لائق ہے۔ نہ ہم اس کی کیفیت اور حالت بیان کرتے ہیں نہ اس کی مثال پیش کرتے ہیں۔ اس نے سورج اور چاند اپنی مخلوقات کو فائدے پہنچانے میں لگا دیے ہیں۔ سورج اور چاند دونوں ایک مقرر مدت تک گردش میں ہیں جس کا علم صرف اللہ کو ہے۔ اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین میں جیسے چاہتا ہے، اپنا حکم نافذ کرتا ہے۔ وہ اپنی قدرت پر دلالت کرنے والی نشانیاں کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم اس بات کا یقین کرو کہ قیامت کے دن تمھارے رب سے تمھاری ملاقات ہوگی، اور پھر نیک عمل کر کے اس کی تیاری کرو۔

③ اللہ تعالیٰ وہ پاک ذات ہے جس نے زمین بچھائی اور پہاڑ بنا کر اس میں گاڑ دیے تاکہ وہ لوگوں کو لے کر ڈگمگا نہ جائے اور اس نے اس میں نہریں بنائیں تاکہ وہ لوگوں کو اور ان کے جانوروں اور کھیتیوں کو سیراب کریں۔ پھلوں کی تمام اقسام اُگائیں۔ حیوانات میں نر اور مادہ کی طرح جوڑے پیدا کیے۔ وہ دن کو رات کا لباس پہناتا ہے تو وہ روشن ہونے کے بعد تاریک ہو جاتا ہے۔ بلاشبہ اس مذکورہ عمل میں ان لوگوں کے لیے دلائل اور نشانیاں ہیں جو اللہ کی تخلیق میں غور وفکر اور تدبر کرتے ہیں اور یہی لوگ ہیں جو ان دلائل اور ثبوتوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

④ اور زمین کے کئی ٹکڑے ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں اور ان میں انگوروں کے باغات ہیں، کھیت ہیں اور کھجور کے کئی درخت اس طرح اکٹھے ہیں کہ ان کی جڑ ایک ہے اور کئی ایسے ہیں کہ ان کی جڑیں جدا جدا ہیں۔ ان باغوں اور کھیتوں کو ایک ہی پانی سے سیراب کیا جاتا ہے لیکن ان کے باہمی قرب اور ایک پانی سے سیراب ہونے کے باوجود ہم نے ان کے ذائقے اور دیگر فوائد میں بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔ بلاشبہ اس بیان کردہ امر میں بھی عقل مند لوگوں کے لیے بہت سے دلائل اور نشانیاں ہیں کیونکہ وہی اس سے عبرت حاصل کرتے ہیں۔

⑤ اے رسول (ﷺ)! اگر آپ کو کسی بات پر حیرانی ہو تو یہ بات سب سے زیادہ حیرانی کا باعث ہے کہ انھوں نے دوبارہ اٹھائے جانے کو جھٹلا دیا ہے اور اس تکذیب کی دلیل یہ دی ہے کہ بھلا جب ہم مر کر مٹی میں مل جائیں گے اور گلی سڑی ہڈیاں ہو جائیں گے تو ہمیں دوبارہ اٹھایا اور زندہ کر کے لوٹایا جائے گا؟! مرنے کے بعد دوبارہ جی اٹھنے کے منکر یہ لوگ وہ ہیں جنھوں نے اپنے رب کے ساتھ کفر کیا اور اس کی اس قدرت کے منکر ہیں کہ وہ مردوں کو دوبارہ زندہ کر سکتا ہے۔ اور یہی لوگ ہیں جن کی گردنوں میں قیامت کے دن آگ کے طوق پہنائے جائیں گے اور یہی لوگ آگ کے حق دار ہیں اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ وہ فنا ہوں گے نہ ان کا عذاب ختم ہوگا۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ کی قدرت کے ثبوت پیش کرنے اور اس کے نہایت وسیع وعریض آسمانوں کو پیدا کر کے انھیں بغیر ستونوں کے کھڑے کرنے پر اظہارِ حیرت کا بیان۔ ❀ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور کمالِ ربوبیت کو ثابت کرنے کے لیے اس کی تخلیق کو بطور دلیل پیش کیا گیا ہے کہ وہ بہت بھاری بھرکم درختوں کو ایک چھوٹے سے بیج سے پیدا کرتا ہے، پھر ان کھیتوں کو ایک ہی پانی سے سیراب کرتا ہے لیکن اس کے باوجود پھلوں کے حجم، رنگ اور ذائقے مختلف ہوتے ہیں۔ ❀ اللہ تعالیٰ کا چھوٹے سے بیج سے بڑے بڑے درخت پیدا کرنا جبکہ ان کا پہلے وجود تک نہیں ہوتا، اس میں ان مشرکوں کا رد ہے جو روز قیامت اٹھائے جانے کے منکر ہیں۔ بلاشبہ کسی چیز کے بکھرے ہوئے اور مٹی میں ملے اجزاء اکٹھے کر کے اسے نئے سرے سے وجود بخشنا جبکہ وہ پہلے موجود تھی، کسی چیز کو عدم سے وجود میں لانے کی نسبت زیادہ آسان ہے، جیسے درخت کا وجود ہی نہیں تھا اور اسے بیج سے بنا دیا۔

وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَقَدْ خَلَتْ مِنْ
قَبْلِهِمُ الْمَثُلٰتُ ؕ وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلٰى
ظُلْمِهِمْ ۚ وَاِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝۶ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّ
لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ۝۷ اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ ع 1 7
الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ؕ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ۝۸ عٰلِمُ الْغَيْبِ
وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ۝۹ سَوَآءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ وَ
مَنْ جَهَرَ بِهٖ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍۢ بِالَّيْلِ وَسَارِبٌۢ بِالنَّهَارِ ۝۱۰
لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ
مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا
بِاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَمَا لَهُمْ
مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ۝۱۱ هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا
وَّيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ۝۱۲ ع وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ
مِنْ خِيْفَتِهٖ ۚ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا مَنْ
يَّشَآءُ وَهُمْ يُجَادِلُوْنَ فِى اللّٰهِ ۚ وَهُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ ۝۱۳

(6) اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں نے آپ سے سزا طلب کرنے میں جلدی مچا رکھی ہے اور وہ اس مہلت کو تاخیر سمجھ رہے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے انھیں ان نعمتوں کے مکمل استعمال تک دے رکھی ہے جو اللہ نے ان کے مقدر میں کر دی ہیں جبکہ ان سے پہلے جھٹلانے والی قوموں پر عذاب کی مثالیں گزر چکی ہیں۔ وہ ان سے عبرت کیوں نہیں پکڑتے؟ اور اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ آپ کا رب لوگوں کے ظلم کے باوجود ان سے درگزر کرتا ہے اور انھیں جلد سزا نہیں دیتا تاکہ وہ اللہ کے حضور توبہ کریں، اور وہ کفر پر اڑے رہنے والوں کو اگر وہ توبہ نہ کریں تو سزا دینے کی پوری قوت رکھتا ہے۔

(7) اللہ کے ساتھ کفر کرنے والے سرکشی اور دشمنی میں کہتے ہیں: محمد (ﷺ) پر ان کے رب کی طرف سے کوئی ایسا معجزہ کیوں نہیں اتارا گیا جیسے موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام پر اتارے گئے تھے۔ اے رسول (ﷺ)! آپ صرف ڈرانے والے ہیں جو لوگوں کو اللہ کے عذاب سے ڈراتے ہیں۔ آپ صرف وہی معجزات دکھا سکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ آپ کو عطا کرے اور ہر قوم کے پاس ایک نبی آیا جو راہِ حق کی طرف ان کی راہنمائی کرتا رہا اور انھیں سیدھی راہ دکھاتا رہا۔

(8) اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ ہر مادہ اپنے پیٹ میں کیا اٹھائے پھرتی ہے۔ وہ اس بارے میں ہر چیز جانتا ہے اور جو کچھ رحم میں گھٹتا بڑھتا ہے اور جو صحت و بیماری لاحق ہوتی ہے، وہ اسے بھی جانتا ہے۔ ہر چیز کا اللہ سبحانہ کے نزدیک ایک اندازہ مقرر ہے جس سے وہ بڑھ سکتی ہے نہ اس سے کم ہو سکتی ہے۔

(9) کیونکہ اللہ پاک ہر وہ چیز جاننے والا ہے جو اس کی مخلوق کے حواس سے اوجھل ہے اور ہر وہ چیز بھی جاننے والا ہے جسے مخلوق کے حواس محسوس کر سکتے ہیں۔ وہ اپنی صفات، اسماء اور افعال میں نہایت عظمت والا اور اپنی ذات و صفات میں تمام مخلوقات سے بلند و بالا ہے۔

(10) وہ چھپی چیزوں اور پوشیدہ امور کو جانتا ہے۔ اے لوگو! تمھارے نزدیک خفیہ اور علانیہ بات اس کے علم میں برابر ہے۔ اسی طرح رات کی تاریکی میں لوگوں کی آنکھوں سے اوجھل ہونے والے اور دن کی روشنی میں کھلم کھلا عمل کرنے والے بھی اس کے علم میں برابر ہیں۔

(11) اللہ تعالیٰ کے کئی فرشتے ہیں جو ایک دوسرے کے بعد انسان کے پاس آتے ہیں۔ ان میں سے بعض رات کے وقت آتے ہیں اور بعض دن کے وقت حاضر ہوتے ہیں۔ وہ اللہ کے حکم سے ان تمام امور سے انسان کی حفاظت کرتے ہیں جن سے بچے رہنا اللہ تعالیٰ نے انسان کے مقدر میں کر دیا ہے اور اس کے اقوال و افعال لکھتے ہیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کسی قوم کی اچھی حالت کو بری حالت میں جو انھیں اچھی نہ لگے، نہیں بدلتا حتی کہ وہ اپنی شکر والی حالت کو خود ہی بدل لیں اور ناشکری شروع کر دیں۔ جب اللہ پاک کسی قوم کی ہلاکت کا فیصلہ کر لے تو اس کے ارادے کو کوئی نہیں ٹال سکتا۔ اے لوگو! اللہ کے سوا تمھارا کوئی والی نہیں جو تمھارے معاملات کا مالک ہو کہ تم اس کے حضور اپنے اوپر آنے والی آزمائش ٹالنے کی التجا کرو۔ (12) اے لوگو! اللہ ہی ہے جو تمھیں بجلی کی چمک دکھاتا ہے اور تمھارے دلوں میں بجلی گرنے کا خوف اور اس کے ساتھ ہی بارش کی طمع و امید پیدا کر دیتا ہے اور وہی بارش کے پانی سے بھرپور بھاری بادل پیدا کرتا ہے۔ (13) اور گرج چمک اپنے رب کی حمد کے ساتھ ملی ہوئی تسبیح کرتی ہے اور فرشتے بھی اپنے رب کے خوف سے اور اس کے احترام و اکرام اور تعظیم کی خاطر اس کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔ وہ اپنی مخلوقات میں سے جس پر چاہتا ہے، جلانے والی بجلیاں گرا کر اسے ہلاک کر دیتا ہے اور کافر اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے بارے میں لڑ جھگڑ رہے ہیں جبکہ اللہ زبردست قوت و طاقت والا ہے۔ وہ جو چاہتا ہے، کر گزرتا ہے۔

فوائد: ❀ اولادِ آدم کی خطاؤں کے معاملے میں اللہ تعالیٰ کی بخشش اور نرمی و بردباری نہایت عظیم ہے۔ وہ تکبر کرتے ہیں اور اس کے نبیوں اور رسولوں سے جنگ کرتے ہیں مگر وہ اس سب کچھ کے باوجود انھیں رزق دیتا ہے، صحت دیتا ہے اور ان سے نرمی کا معاملہ کرتا ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کے علم کی وسعت کا بیان کہ وہ رحم کی تاریکی میں موجود چیز کو بھی جانتا ہے۔ وہ رحم میں پڑنے والے نطفے، اس سے نر یا مادہ کے پیدا ہونے، اس کے تندرست و بیمار ہونے، اس کے رزق، موت، بدبخت اور سعادت مند ہونے کو بھی جانتا ہے۔ اس کا علم سب امور کو شامل اور عام ہے۔ ❀ بنی آدم پر اللہ تعالیٰ کی عظیم عنایت کا بیان اور ان فرشتوں کے وجود کا ثبوت جو انسان کی چوکیداری اور حفاظت وغیرہ پر مامور ہیں۔ ❀ اللہ تعالیٰ بندے کی حالت اس وقت تبدیل کر کے اچھی کر دیتا ہے جب وہ دیکھتا ہے کہ بندہ ہدایت کے اسباب کی پیروی کرتا ہے، چنانچہ توفیق والی ہدایت ملنے کا انحصار بیان کردہ ہدایت کی پیروی کرنے پر ہے۔

لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ ؕ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ
لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ
بِبَالِغِهٖ ؕ وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿۱۴﴾ وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ
مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ
وَالْاٰصَالِ ﴿۱۵﴾ السجدة قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ؕ قُلْ
اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا
وَّلَا ضَرًّا ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ اَمْ هَلْ
تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ ۚ اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا
كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ
وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۱۶﴾ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ
اَوْدِيَةٌۢ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا ؕ وَمِمَّا
يُوْقِدُوْنَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَآءَ حِلْيَةٍ اَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ
مِّثْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ؕ فَاَمَّا
الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَآءً ۚ وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ
فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ ﴿۱۷﴾

﴿14﴾ اکیلے اللہ تعالیٰ ہی کو پکارنا درست ہے۔ اس پکار میں کوئی دوسرا اس کا شریک نہیں بن سکتا۔ جن بتوں کو مشرک اللہ کے سوا پکارتے ہیں، وہ ان پکارنے والوں کی کسی بھی مسئلے میں پکار کا جواب نہیں دیتے اور ان کا انھیں پکارنا اس پیاسے کی طرح ہے جو اپنا ہاتھ پانی کی طرف بڑھاتا ہے تاکہ وہ اس کے منہ میں آجائے اور وہ اس سے پی لے، حالانکہ پانی ازخود اس کے منہ کی طرف آنے والا نہیں۔ ان کافروں کی بتوں سے التجائیں سب بے کار اور سچائی سے ہٹ کر ہیں کیونکہ وہ بت انھیں نفع پہنچانے اور ان سے نقصان دور کرنے کا اختیار نہیں رکھتے۔

﴿15﴾ آسمانوں اور زمین میں جو بھی ہیں سبھی اکیلے اللہ کے حضور سجدے کے لیے جھکتے ہیں۔ اس میں مومن اور کافر سب برابر ہیں، تاہم مومن خوشی سے اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکتا اور سجدہ کرتا ہے اور کافر نہ چاہتے ہوئے اس کے سامنے جھکتا ہے، حالانکہ اس کی فطرت کا تقاضا ہے کہ وہ اس کے سامنے خوشی سے جھکے۔ اور ہر سایہ دار مخلوق کا سایہ دن کے پہلے اور آخری حصے میں اس کے حضور سجدہ کرتا ہے۔

﴿16﴾ اے رسول (ﷺ)! ان کافروں سے پوچھیں جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ غیروں کی عبادت کرتے ہیں: آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والا اور ان کے معاملات کی تدبیر کرنے والا کون ہے؟ اے رسول (ﷺ)! آپ فرما دیں: اللہ ہی ان دونوں کو پیدا کرنے والا اور ان کے معاملات کی تدبیر کرنے والا ہے اور تم اس کا اقرار بھی کرتے ہو۔ اے رسول (ﷺ)! ان سے کہیں: کیا تم نے اپنے لیے اللہ کے سوا ان بے بسوں کو معبود بنا لیا ہے جو نہ تو خود کو فائدہ پہنچا سکتے ہیں اور نہ اپنے آپ کو نقصان سے بچا سکتے ہیں تو وہ دوسروں کے نفع و نقصان کے مالک کس طرح ہو سکتے ہیں؟ اے رسول (ﷺ)! ان سے پوچھیں: کیا اندھا بے بصیرت کافر اور ہدایت یافتہ صاحبِ بصیرت مومن برابر ہو سکتے ہیں؟ یا کیا کفر جو سراسر تاریکیاں ہیں اور ایمان جو نور ہے، دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ یا انھوں نے مخلوق میں اللہ پاک کے ساتھ ایسے شریک بنا لیے ہیں جنھوں نے اللہ کی تخلیق کی طرح کچھ پیدا کیا ہے، پھر ان کے شرکاء کی تخلیق ان کے ہاں اللہ تعالیٰ کی تخلیق کے ساتھ خلط ملط ہو گئی ہے؟ اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: ہر چیز کا خالق اللہ یکتا ہے اور پیدا کرنے میں اس کا کوئی شریک نہیں۔ وہ اپنی الوہیت میں اکیلا ہے جو اس بات کا حق دار ہے کہ عبادت بھی اس اکیلے کی کی جائے۔ وہ ہر چیز پر غالب ہے۔

﴿17﴾ اللہ تعالیٰ نے باطل کو پاش پاش کرنے اور حق کو باقی رکھنے کے متعلق بارش کے پانی کی مثال بیان کی ہے جو آسمان سے اترتا ہے تو اس سے ندیاں بہ پڑتی ہیں۔ ہر ندی چھوٹی ہو یا بڑی اپنے حجم کے مطابق پانی سمیٹتی ہے، پھر پانی کا ریلا خس و خاشاک اور جھاگ اپنے اوپر اٹھا لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے حق اور باطل کی ایک دوسری مثال بیان فرمائی کہ لوگ بعض عمدہ دھاتوں کو آگ میں جلاتے ہیں تاکہ انھیں پگھلائیں اور ان سے لوگوں کی زینت کی چیزیں بنائیں۔ اس کے اوپر بھی اسی طرح جھاگ آجاتا ہے، جیسے اس بارش کے پانی کے اوپر جھاگ آجاتا ہے۔ ان دونوں مثالوں سے اللہ تعالیٰ نے حق و باطل کا معاملہ واضح کیا۔ باطل کی مثال یوں ہے جیسے خس و خاشاک اور پانی پر تیرنے والا جھاگ ہو اور دوسری مثال میں یوں ہے جیسے دھات کو پگھلانے پر اوپر آنے والا میل کچیل ہو۔ حق کی مثال اس صاف شفاف پانی کی ہے جسے پیا جاتا ہے اور جو پھلوں، گھاس اور نباتات کو اگاتا ہے اور دوسری اس دھات کی مثال ہے جو پگھلانے کے بعد میل کچیل سے صاف ہو جاتی ہے اور لوگ اس سے نفع حاصل کرتے ہیں۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے یہ دونوں مثالیں بیان کی ہیں، وہ اسی طرح لوگوں کے لیے مثالیں بیان کرتا ہے تاکہ حق باطل سے واضح ہو جائے۔

فوائد: ❀ مشرکین کے غیر اللہ کو پکارنے اور ان سے مدد مانگنے میں ان کی گمراہی کا بیان اور ان کے حال کو اس شخص کے حال سے تشبیہ دی گئی ہے جو پانی پینا چاہتا ہے اور اپنا ہاتھ پانی کی طرف بڑھاتا ہے لیکن اسے پا نہیں سکتا۔ اس طرح وہ کبھی پانی نہیں پی سکتا کیونکہ اس نے اس کے لیے صحیح ذریعہ اختیار نہیں کیا۔ ❀ قرآن مجید میں وضاحت کے جو طریقے اختیار کیے گئے ہیں، ان میں مثالوں کے ذریعے سے مسائل سمجھانا بھی ہے۔ ان سے عقلی چیز محسوس چیز کے قریب ہو جاتی ہے اور ذہن میں ایک خاکہ آجاتا ہے جس سے مراد کو سمجھنا آسان ہوتا ہے۔ ❀ ان آیات سے ثابت ہوا کہ کائنات کی ہر چیز چاہتے ہوئے یا نہ چاہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ کرتی ہے اور اس کا سبب وہ فطرت ہے جس میں اللہ کے سامنے جھکنے کا عنصر پایا جاتا ہے۔

لِلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰى ؕ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهٗ لَوْ اَنَّ
لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ
سُوْٓءُ الْحِسَابِ ۙ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۸﴾ اَفَمَنْ يَّعْلَمُ
اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا
الْاَلْبَابِ ﴿۱۹﴾ الَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ ﴿۲۰﴾
وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَ
يَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ﴿۲۱﴾ وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ
وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ
بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۲۲﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ
يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓئِكَةُ
يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ﴿۲۳﴾ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ ؕ فَنِعْمَ
عُقْبَى الدَّارِ ﴿۲۴﴾ وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ
وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۙ اُولٰٓئِكَ
لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿۲۵﴾ اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ
وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ﴿۲۶﴾

(18) جن مومنوں نے توحید اور اطاعتِ الٰہی کی طرف بلائے جانے پر اپنے رب کی آواز پر لبیک کہا، ان کے لیے نہایت اچھا ٹھکانا ہے اور وہ جنت ہے۔ جن کافروں نے توحید اور اطاعت الٰہی کی دعوت کو قبول نہیں کیا، اگر بفرضِ محال انھیں زمین کے تمام مال کے برابر بلکہ اس سے دگنا مال مل جائے تو وہ سارا مال ہر صورت میں خود کو عذاب سے بچانے کے لیے خرچ کر دیں۔ یہ لوگ جنھوں نے اللہ کی دعوت کو قبول نہیں کیا، ان کا تمام برائیوں پر محاسبہ ہوگا اور ان کا ٹھکانا جہاں وہ ٹھہریں گے، جہنم ہے۔ ان کا بستر اور ٹھکانا جو کہ آگ ہے، نہایت برا ہے۔ (19) اے رسول (ﷺ)! جو شخص یہ جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر جو نازل کیا، وہ آپ کے رب کی طرف سے حق ہے جس میں کوئی شک وشبہ نہیں اور وہ مومن اور اللہ کی بات قبول کرنے والا بھی ہے، وہ اس شخص کے برابر نہیں ہوسکتا جو اندھا ہو۔ اس سے مراد کافر ہے جو اللہ تعالیٰ کی بات قبول نہیں کرتا۔ اس سے عبرت اور نصیحت وہی لوگ حاصل کرتے ہیں جن کی عقل صحیح سالم ہوتی ہے۔ (20) جن لوگوں نے اللہ کا حکم مانا، وہی اللہ تعالیٰ سے کیے ہوئے عہد اور اللہ کے بندوں سے کیے ہوئے عہد پورے کرنے والے ہیں اور وہ اللہ اور اس کے بندوں سے کیے ہوئے پختہ عہد و پیمان توڑتے نہیں ہیں۔ (21) وہ ہر اس رشتے داری کو جوڑتے ہیں جس کے جوڑنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ وہ اپنے رب سے اس طرح ڈرتے ہیں کہ یہ ڈر انھیں اللہ کے حکم ماننے اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز رہنے پر آمادہ کرتا ہے اور وہ اس بات سے بھی ڈرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان تمام گناہوں پر ان کا محاسبہ کرے گا جو انھوں نے کیے ہیں اور جس سے حساب میں تفتیش کی گئی، وہ ہلاک ہوگیا۔ (22) یہی وہ لوگ ہیں جو اللہ کی اطاعت پر جم گئے، اللہ تعالیٰ کی ہر اچھی بری تقدیر پر صبر کیا اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی خاطر اس کی نافرمانی سے رکے رہے، کامل طریقے سے نماز ادا کی اور جو مال ہم نے انھیں دیے، ان کے واجب حقوق بھی ادا کیے اور نفلی طور پر بھی دکھاوے سے دور رہتے ہوئے چھپا کر اسے خرچ کیا اور علانیہ بھی خرچ کیا تاکہ دوسرے لوگ ان کے نقش قدم پر چلیں اور وہ اپنے ساتھ برائی کرنے والے کی برائی کو اچھائی کے ساتھ دور کرتے ہیں۔ قیامت کے دن انھی صفات والے لوگوں کا انجام قابلِ تعریف ہے۔ (23) یہ قابلِ تعریف انجام وہ باغات ہیں جن کے اندر وہ ہمیشہ ہمیشہ نعمتوں میں رہیں گے۔ ان کی نعمتوں کی تکمیل اس طرح ہوگی کہ ان کے ساتھ ان کے وہ آباء واجداد، مائیں، بیویاں اور اولاد بھی وہاں داخل ہوگی جو صراط مستقیم پر چلتے رہے تاکہ ان سے مل کر وہ مانوس ہوں اور جنت میں ان کے محلات کے تمام دروازوں سے فرشتے انھیں مبارکباد دیتے ہوئے داخل ہوں گے۔ (24) فرشتے جب بھی ان کے پاس آئیں گے، ان کا سلام ہوگا: سلامٌ علیکم، یعنی تم جو اللہ کی اطاعت پر قائم رہے، اس کی تقدیر کی کڑواہٹ پر صبر کیا اور اس کی نافرمانی سے بچ کر رہے، اس کے سبب تم آفات سے محفوظ ہوگئے، چنانچہ آخرت کا تمھارا انجام نہایت اچھا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کی خوبیاں بیان کیں تو اس کے ساتھ ہی منہ پھیرنے والے کافروں کی علامات بھی ذکر کر دیں۔ فرمایا: (25) اور جو لوگ اللہ تعالیٰ سے پختہ عہد کرنے کے بعد توڑتے ہیں۔ جس رشتے کو اللہ تعالیٰ نے جوڑنے کا حکم دیا ہے، اسے توڑتے ہیں اور اللہ کی نافرمانی کر کے زمین میں فساد برپا کرتے ہیں تو یہی لوگ ہیں جو پرلے درجے کے بدبخت ہیں جنھیں اللہ کی رحمت سے دھتکار دیا گیا اور ان کا انجام بہت برا ہے اور وہ انجام آگ ہے۔ (26) اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس کا چاہتا ہے رزق کشادہ کرتا ہے اور جس کا چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے، نیز رزق کا کشادہ ہونا نیک بختی یا اللہ کی محبت کی علامت ہرگز نہیں اور نہ رزق کی تنگی بدبخت ہونے کی نشانی ہے۔ کافر دنیا کی زندگی پر خوش ہیں اور اس پر مطمئن ہو کر بیٹھ گئے ہیں، جبکہ دنیا کی زندگی آخرت کے مقابلے میں بہت تھوڑا اور ختم ہونے والا ساز وسامان ہے۔

فوائد: ❀ مجموعی طور پر ان عمدہ اخلاقیات کو اپنانے کی ترغیب ہے جو جنت میں لے جانے کا باعث ہیں۔ ان میں سرفہرست یہ ہیں: صلہ رحمی، خشیت الٰہی، عہد و پیمان پورے کرنا، صبر کرنا، اللہ کے راستے میں خرچ کرنا، برائی کا بدلہ اچھائی سے دینا اور برائی کا بدلہ برائی سے یا اچھائی کا بدلہ برائی سے نہ دینا۔ ❀ بلاشبہ رزق کی چابیاں اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں اور کسی بندے پر رزق کی فراخی یا تنگی اس کے لیے خوشی یا پریشانی کا باعث نہیں ہونی چاہیے کیونکہ یہ ہرگز اس بات کی دلیل نہیں کہ اللہ ضرور اس سے خوش ہے یا ناراض ہے۔

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ
يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ ﴿۲۷﴾ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ
قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ﴿۲۸﴾ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ ﴿۲۹﴾ كَذٰلِكَ اَرْسَلْنٰكَ فِيْٓ
اُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَآ اُمَمٌ لِّتَتْلُوَا عَلَيْهِمُ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَ
هُمْ يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ ؕ قُلْ هُوَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۫ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ
مَتَابِ ﴿۳۰﴾ وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ
اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى ؕ بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا ؕ اَفَلَمْ يَايْـَٔسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ
لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تُصِيْبُهُمْ
بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَةٌ اَوْ تَحُلُّ قَرِيْبًا مِّنْ دَارِهِمْ حَتّٰى يَاْتِيَ وَعْدُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ
اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿۳۱﴾ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَمْلَيْتُ
لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۫ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ﴿۳۲﴾ اَفَمَنْ هُوَ قَآئِمٌ
عَلٰى كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ ؕ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ ؕ قُلْ سَمُّوْهُمْ ؕ اَمْ تُنَبِّـُٔوْنَهٗ
بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي الْاَرْضِ اَمْ بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ ؕ بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا
مَكْرُهُمْ وَصُدُّوْا عَنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۳﴾

(27) اللہ تعالیٰ اور اس کی آیات کے منکر لوگ کہتے ہیں: محمد (ﷺ) پر ظاہری معجزہ کیوں نہیں اتارا گیا جو اس کی سچائی کی دلیل ہوتا تو ہم اس پر ایمان لے آتے۔ اے رسول (ﷺ)! ان مطالبہ کرنے والوں سے کہہ دیں: بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے عدل سے جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جو توبہ کر کے اس کی طرف رجوع کرتا ہے، اسے اپنے فضل سے ہدایت دیتا ہے۔ ہدایت ان لوگوں کے ہاتھ میں نہیں کہ وہ اسے معجزات کے نازل کرنے سے جوڑ دیں۔ (28) وہ لوگ جنھیں اللہ تعالیٰ ہدایت دیتا ہے، وہی ہیں جو ایمان لائے ہیں اور ان کے دل اللہ کے ذکر، یعنی اس کی تسبیح وتحمید اور اس کی کتاب کی تلاوت کرنے اور سننے اور اس کے علاوہ ذکر کی دوسری اقسام سے مانوس ہوتے ہیں۔ آگاہ رہو کہ اکیلے اللہ کے ذکر ہی سے دل مانوس ہوتے ہیں اور یہی ان دلوں کے لائق ہے۔ (29) وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور انھوں نے ایسے نیک اعمال کیے جو انھیں اللہ کے قریب کرتے ہیں، ان کے لیے آخرت میں پاکیزہ زندگی اور جنت کی صورت میں نہایت اچھا انجام ہے۔ (30) اے رسول (ﷺ)! جس طرح ہم پچھلے انبیاء کو پیغام دے کر ان کی امتوں کی طرف بھیجتے رہے، اسی طرح ہم نے آپ کو آپ کی امت کی طرف رسول بنا کر بھیجا تاکہ آپ انھیں قرآن پڑھ کر سنائیں جو ہم نے آپ کی طرف وحی کیا۔ وہ قرآن آپ کی سچائی کی دلیل ہونے کے لیے کافی ہے لیکن آپ کی قوم کا حال یہ ہے کہ وہ اس معجزے کا انکار کرتے ہیں کیونکہ وہ رحمان کے ساتھ کفر کرتے ہیں، اس طرح کہ وہ اس کے ساتھ غیروں کو شریک کرتے ہیں۔ اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: رحمن جس کے ساتھ تم غیروں کو شریک کرتے ہو، وہی میرا رب ہے جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ میں اپنے تمام معاملات میں اسی پر بھروسا کرتا ہوں اور اسی کے حضور توبہ کرتا ہوں۔ (31) اے رسول (ﷺ)! اگر کسی آسمانی کتاب کی یہ خاصیت ہوتی کہ اس کے ساتھ پہاڑوں کو اپنی جگہ سے ہٹایا جاسکتا یا زمین کو پھاڑ کر اس میں نہریں اور چشمے جاری کیے جاسکتے یا اسے مردوں پر پڑھا جاتا تو وہ زندہ ہو جاتے تو وہ کتاب آپ پر نازل ہونے والا یہ قرآن مجید ہوتا۔ قرآن اپنے اندر بڑی واضح دلیل اور نہایت عظیم تاثیر رکھتا ہے بشرطیکہ ان کے دلوں میں پرہیزگاری ہو لیکن وہ تو انکاری ہیں۔ باقی معجزات وغیرہ کے نزول کا سارا اختیار اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے۔ کیا اللہ پر ایمان رکھنے والے مومنوں کو علم نہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ سب لوگوں کو آیات کے نزول کے بغیر ہدایت دینا چاہتا تو ان کے بغیر بھی سب کو ہدایت سے نواز دیتا؟ لیکن اس نے یہ نہیں چاہا۔ اللہ کے ساتھ کفر کرنے والوں کو ان کے کفریہ اعمال اور گناہوں کی وجہ سے مسلسل سخت مصیبت آتی رہے گی جو انھیں متنبہ کرتی رہے گی یا یہ مصیبت ان کے گھروں کے قریب نازل ہوتی رہے گی یہاں تک کہ اس کے ساتھ ہی اللہ کے عذاب کے نزول کا وعدہ آجائے۔ بلاشبہ جب اللہ تعالیٰ کے وعدے کا مقرر وقت آجائے تو وہ اسے ضرور پورا کرتا ہے۔ (32) آپ پہلے رسول نہیں جنھیں ان کی قوم نے جھٹلایا اور ان سے مذاق کیا۔ اے رسول (ﷺ)! یقیناً آپ سے پہلی قوموں نے بھی اپنے رسولوں کا مذاق اڑایا اور انھیں جھٹلایا تو میں نے ان لوگوں کو ڈھیل دی جنھوں نے اپنے رسولوں کے ساتھ کفر کیا حتی کہ انھوں نے یہ سمجھ لیا کہ میں انھیں ہلاک نہیں کروں گا، پھر میں نے انھیں مہلت دینے کے بعد کئی طرح کے عذابوں میں گرفتار کیا۔ تم نے دیکھا کہ انھیں میری سزا کیسے ملی؟ یقیناً وہ سزا بڑی سخت تھی۔ (33) کیا بھلا جو تمام مخلوقات کے رزق کا محافظ ہے، ہر نفس کے ہر عمل کی نگرانی کرنے والا ہے اور پھر ان اعمال کا پورا پورا بدلہ دینے والا ہے، وہ عبادت کا زیادہ حق دار ہے یا یہ بت جن کا کوئی حق نہیں کہ ان کی عبادت کی جائے؟ جبکہ کافروں نے انھیں سراسر ظلم اور جھوٹ سے اللہ کا شریک بنا ڈالا ہے۔ اے رسول (ﷺ)! ان سے کہیں: اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو ہمیں اپنے ان شریکوں کے نام بتاؤ جن کی تم اللہ کے ساتھ عبادت کرتے ہو۔ یا کیا تم اللہ کو وہ باتیں بتاتے ہو جو وہ زمین میں ان شریکوں کے بارے میں نہیں جانتا یا اسے صرف اوپری اوپری باتیں بتا رہے ہو جن کی کوئی حقیقت نہیں؟ بلکہ شیطان نے کافروں کے لیے ان کی یہ بری چالبازی پُرکشش بنا دی تو انھوں نے اللہ کے ساتھ کفر کیا اور اس نے انھیں رشد وہدایت کی راہ سے بھٹکا دیا۔ جسے اللہ تعالیٰ سیدھی راہ سے بہکا دے، اسے کوئی راہنما ہدایت نہیں دے سکتا۔

فوائد: ❀ ہدایت کا انحصار معجزات اور نشانیوں کے نازل کرنے پر نہیں جن کے ظاہر کرنے اور دکھانے کا مشرکین نے مطالبہ کیا تھا۔ ❀ قرآن مجید کے بندۂ مومن پر اثرات میں یہ بات بھی داخل ہے کہ وہ اسے دلی سکون عطا کرتا ہے۔ ❀ ہر آسمانی کتاب دراصل ہدایت اور رہنمائی کے لیے آئی ہے، معجزات کے نزول کے لیے نہیں۔ معجزات ظاہر کرنے کا انحصار اللہ تعالیٰ کی مرضی پر ہے، وہ جب چاہے، جیسے چاہے نازل کرے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کی نبی اکرم ﷺ کو تسلی کہ مشرک آپ کو جھٹلانے کے جو طریقے اختیار کر رہے ہیں، وہ اللہ کے علم میں ہیں اور پچھلے تمام انبیاء نے ان کا سامنا کیا ہے۔ ❀ بعض بندوں کو شیطان اس حد تک گمراہ کر دیتا ہے کہ ان کے لیے گناہ اور فتنہ وفساد کے کام خوشنما بنا دیتا ہے۔

لَهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَقُّ ۚ وَمَا
لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ﴿٣٤﴾ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ اُكُلُهَا دَآئِمٌ وَّظِلُّهَا ؕ تِلْكَ عُقْبَى
الَّذِيْنَ اتَّقَوْا ۖ وَّعُقْبَى الْكٰفِرِيْنَ النَّارُ ﴿٣٥﴾ وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ
الْكِتٰبَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمِنَ الْاَحْزَابِ مَنْ يُّنْكِرُ
بَعْضَهٗ ؕ قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَآ اُشْرِكَ بِهٖ ؕ اِلَيْهِ
اَدْعُوْا وَاِلَيْهِ مَاٰبِ ﴿٣٦﴾ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا ؕ وَلَئِنِ
اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ
مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا وَاقٍ ﴿٣٧﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَ ع 5 6 11
جَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً ؕ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ
بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ﴿٣٨﴾ يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ
وَيُثْبِتُ ۚ وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتٰبِ ﴿٣٩﴾ وَاِنْ مَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ
الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ وَعَلَيْنَا
الْحِسَابُ ﴿٤٠﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ؕ
وَاللّٰهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ ؕ وَهُوَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿٤١﴾

(34) دنیا کی زندگی میں اہلِ ایمان کے ہاتھوں قتل اور قید کی صورت میں ان کے لیے عذاب ہے اور یقیناً آخرت کا عذاب جو ان کا منتظر ہے، وہ ان پر زیادہ سخت اور دنیا کے عذاب سے بہت بھاری ہے کیونکہ اس میں شدت ہے اور ہمیشگی بھی کہ کبھی ختم نہ ہوگا اور انھیں کوئی بچانے والا نہ ہوگا جو انھیں قیامت کے دن اللہ کے عذاب سے بچائے۔ (35) اس جنت کی صفت جس کا اللہ تعالیٰ نے ان پرہیزگاروں سے وعدہ کیا ہے جو اللہ کے حکموں کو ماننے والے اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز آنے والے ہیں، یہ ہے کہ اس کے محلات اور درختوں کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں۔ اس کے پھل دنیا کے پھلوں کے برعکس دائمی ہیں جو کبھی ختم نہ ہوں گے۔ اس کے سائے دائمی ہیں جو کبھی ختم ہوں گے نہ سکڑیں گے۔ یہ انجام ہے ان لوگوں کا جو اس طرح اللہ سے ڈرتے رہے کہ اس کے حکموں پر عمل کیا اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز رہے اور کافروں کا انجام آگ ہے جس میں وہ داخل ہوں گے اور ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔ (36) جن یہود کو ہم نے تورات دی اور جن عیسائیوں کو انجیل عطا کی، اے رسول (ﷺ)! وہ آپ پر نازل ہونے والے کلام سے اس لیے خوش ہوتے ہیں کہ وہ بعض امور میں ان پر نازل کیے ہوئے کلام کے موافق ہے۔ یہود و نصاریٰ میں سے بعض آپ پر نازل ہونے والے اس کلام کا انکار کرتے ہیں جو ان کی خواہشات کے موافق نہیں یا جو تورات و انجیل میں ان کی تحریف اور تبدیلی کی نشان دہی کرتا ہے۔ اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: مجھے تو اللہ نے حکم دیا ہے کہ میں اس اکیلے کی عبادت کروں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤں۔ میں اسی اکیلے کی طرف بلاتا ہوں اور اس کے سوا کسی کی طرف نہیں بلاتا اور اسی اکیلے کی طرف میرا لوٹنا ہے اور یہی تورات اور انجیل میں آیا ہے۔ (37) اے رسول (ﷺ)! جس طرح ہم نے پچھلی کتابیں ان کی قوموں کی زبانوں میں اتاری ہیں، آپ پر بھی یہ قرآن عربی زبان میں اتارا ہے جو فیصلہ کن اور حق کو واضح کرنے والا کلام ہے۔ اے رسول (ﷺ)! اگر آپ نے اہلِ کتاب کی خواہشات کی پیروی کی اس میں جو وہ آپ سے سودے بازی کرنا چاہتے ہیں کہ جو ان کی خواہشات کے مطابق نہیں، اسے حذف کر دیں جبکہ آپ کے پاس اللہ کا سکھایا ہوا علم آ چکا، تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو کوئی حمایتی نہ ملے گا جو آپ کے معاملے کی ذمہ داری لے اور آپ کے دشمنوں کے خلاف آپ کی مدد کر سکے اور نہ اللہ کے عذاب سے آپ کو کوئی بچا سکے گا۔ (38) اے رسول (ﷺ)! یقیناً ہم نے آپ سے پہلے بہت سے بشر رسول بھیجے ہیں۔ آپ کوئی انوکھے اور نرالے رسول نہیں ہیں اور ہم نے ان کی بیویاں بھی بنائیں اور دوسرے انسانوں کی طرح ان کو اولادیں بھی دیں۔ ہم نے انھیں فرشتے نہیں بنایا جو شادی کرتے ہیں نہ ان کی اولاد ہوتی ہے۔ آپ ان رسولوں میں سے ہیں جو بشر ہیں، شادی کرتے ہیں اور ان کی اولاد بھی ہوتی ہے، پھر یہ مشرک آپ کی اس حیثیت پر تعجب کیوں کرتے ہیں؟ کسی رسول کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنی طرف سے کوئی آیت یا معجزہ لے آئے الا یہ کہ اللہ اسے اس کے لانے کی اجازت دے۔ اللہ تعالیٰ کے ہر فیصلے کی ایک کتاب ہے جس میں وہ درج ہے اور اس کی مدت مقرر ہے جس سے وہ آگے پیچھے نہیں ہو سکتا۔ (39) اللہ تعالیٰ خیر و شر یا نیک بختی و بدبختی وغیرہ میں سے جسے ختم کرنا چاہے ختم کر دیتا ہے اور ان میں سے جسے باقی رکھنا چاہے باقی رکھتا ہے۔ اسی کے پاس لوحِ محفوظ ہے جو ان سب کا مرجع ہے۔ اگر کوئی چیز مٹتی ہے یا ثابت رہتی ہے تو یہ اسی کے مطابق ہوتا ہے جو لوحِ محفوظ میں ہے۔ (40) اے نبی (ﷺ)! ہم نے ان سے عذاب کے جو وعدے کیے ہیں، اگر ہم ان میں سے کوئی آپ کی وفات سے پہلے آپ کو دکھا دیں یا آپ کو دکھانے سے پہلے ہی آپ کو فوت کر لیں تو یہ ہمارا کام ہے۔ آپ کے ذمے تو صرف اس کی تبلیغ ہے جس کے پہنچانے کا ہم نے آپ کو حکم دیا ہے۔ آپ کی ذمے داری انھیں بدلہ دینا یا ان کا محاسبہ کرنا نہیں، یہ ہماری ذمہ داری ہے۔ (41) کیا ان کافروں نے اس بات کا مشاہدہ نہیں کیا کہ ہم اسلام کی نشر و اشاعت اور مسلمانوں کے ہاتھوں کافروں کے علاقے فتح کرنے کے ذریعے سے کفر کی زمین اس کے اطراف و اکناف (کناروں) سے کم کرتے جا رہے ہیں؟ اللہ اپنے بندوں کے درمیان جو چاہے فیصلہ کرے، کوئی اس کے فیصلے کو معطل کر کے، یا اس میں ردوبدل کر کے اس کو رد نہیں کر سکتا اور اللہ تعالیٰ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔ وہ اگلوں پچھلوں سب کا ایک ہی دن میں حساب لے گا۔

فوائد: ❀ جنت کی صفات بیان کر کے اس کی ترغیب دی گئی ہے کہ اس میں نہریں جاری ہوں گی، دائمی رزق اور نہ ختم ہونے والے سائے ہوں گے۔ ❀ علم آ جانے کے بعد نفسانی خواہشات کی پیروی کے خطرات اور اس بات کا بیان کہ یہ عذاب الٰہی کا باعث ہے۔ ❀ اس بات کا بیان کہ تمام رسول بشر تھے۔ ان کی بیویاں اور اولادیں تھیں۔ ہمارے نبی ﷺ ان سے مختلف اور نئے ہرگز نہ تھے۔ بشریت میں وہ دیگر انبیاء علیہم السلام کی طرح تھے۔

وَقَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ جَمِيْعًا ؕ يَعْلَمُ
مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ ؕ وَسَيَعْلَمُ الْكُفّٰرُ لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۴۲﴾
وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا ؕ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا
بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۙ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ ﴿۴۳﴾ ع 6 12

سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْمَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اِثْنَتَانِ وَخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّسَبْعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
الٓرٰ ۚ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى
النُّوْرِ ۙ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ﴿۱﴾ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا
فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَوَيْلٌ لِّلْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيْدِ ﴿۲﴾
الَّذِيْنَ يَسْتَحِبُّوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؕ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ﴿۳﴾ وَمَآ
اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ؕ فَيُضِلُّ اللّٰهُ
مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۴﴾ وَلَقَدْ
اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ
وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰمِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۵﴾

(42) پچھلی امتوں نے اپنے انبیاء علیہم السلام کے ساتھ مکر وفریب کیے، ان کے خلاف سازشیں کیں اور ان کے لائے ہوئے دین کو جھٹلایا لیکن انھوں نے یہ سازشیں کر کے ان کا کیا بگاڑ لیا؟ کچھ بھی نہیں کیونکہ جو تدبیر کارگر ہوتی ہے، وہ صرف اللہ تعالیٰ کی تدبیر ہے، کسی دوسرے کی نہیں، جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی اپنی ساری مخلوق کے سارے اعمال جانتا ہے، ان میں سے کوئی چیز بھی اس سے مخفی نہیں۔ اس وقت ان جھٹلانے والوں کو ضرور علم ہوگا کہ وہ اللہ پر ایمان نہ لا کر کتنی بڑی غلطی کر بیٹھے اور مومن کتنے ٹھیک تھے کہ وہ ایمان کی بدولت جنت میں داخل ہوئے اور اچھا ٹھکانا پا گئے۔

(43) کافر کہتے ہیں: اے محمد! آپ اللہ کے رسول نہیں ہیں۔ اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: میرے اور تمھارے درمیان اللہ گواہی دینے والا کافی ہے کہ میں اپنے رب کی طرف سے تمھاری جانب رسول بن کر آیا ہوں۔ وہ شخص بھی بطور گواہ کافی ہے جس کے پاس ان آسمانی کتابوں کا علم ہے جن میں میری نشانیوں کا ذکر ہے۔ جس کی سچائی کا گواہ اللہ تعالیٰ ہو، اسے کسی جھٹلانے والے کا جھٹلانا کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

سورۂ ابراہیم مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: بیان اور تبلیغ کے فریضے کو ادا کرنے کے لیے رسولوں کو کھڑا کرنے کا اثبات اور ان کے اتباع سے اعراض کرنے والوں کو عذاب سے ڈرانے کا بیان۔

تفسیر: (1) ﴿الٓرٰ﴾ حروف مقطعات پر تفصیلی کلام سورۂ بقرہ کے شروع میں گزر چکا ہے۔ اے رسول (ﷺ)! یہ قرآن عظیم کتاب ہے جسے ہم نے آپ کی طرف اتارا تاکہ آپ لوگوں کو اللہ کی مشیت اور مدد کے ساتھ کفر و جہالت اور گمراہی سے ایمان، علم اور دینِ اسلام کی ہدایت کی طرف نکالیں جو اس غالب اللہ کی راہ ہے جس پر کوئی غالب نہیں آ سکتا اور جو ہر چیز میں قابلِ تعریف ہے۔

(2) اللہ ہی ہے جس اکیلے کی آسمانوں میں حکومت ہے اور وہ اکیلا ہی زمین میں بادشاہ ہے، اس لیے وہی اس بات کا مستحق ہے کہ اس اکیلے کی عبادت کی جائے اور اس کی مخلوق میں سے کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرایا جائے۔ اس کا انکار کرنے والوں کو ضرور سخت عذاب ہوگا۔

(3) جو لوگ کافر ہیں، وہ دنیا کی زندگی اور اس کی ختم ہونے والی نعمتوں کو آخرت اور اس کی دائمی نعمتوں پر ترجیح دیتے ہیں اور لوگوں کو اللہ کی راہ سے بھٹکاتے ہیں۔ وہ اس کے راستے کو بگاڑ کر مشکوک بنانے اور اس میں ٹیڑھا پن اور گمراہی پیدا کرنے کے خواہش مند ہیں تاکہ کوئی اس راستے پر نہ چلے۔ ان صفات کے حامل یہی لوگ ہیں جو گمراہی میں پڑ کر حق اور درست بات سے بہت دور نکل چکے ہیں۔

(4) ہم نے جو بھی رسول بھیجا، وہ اپنی قوم کی زبان میں بات کرتا تھا تاکہ جو پیغام وہ اللہ کی طرف سے لایا ہے، اسے لوگوں کے لیے سمجھنا آسان ہو۔ ہم نے نبی کو جبراً اور زبردستی مسلمان کرنے کے لیے نہیں بھیجا، لہٰذا اللہ جسے چاہے اپنے عدل سے گمراہ کرے اور جسے چاہے اپنے فضل سے ہدایت کی توفیق دے۔ وہ سب پر ایسا غالب ہے کہ کوئی اسے مغلوب نہیں کر سکتا۔ وہ اپنی تخلیق اور تدبیر میں کمال حکمت والا ہے۔

(5) یقیناً ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو بھیجا اور ان کی سچائی پر دلالت کرنے والے معجزات کے ساتھ ان کی تائید کی۔ بلاشبہ وہ اپنے رب کے نمائندے تھے اور ہم نے انھیں حکم دیا کہ وہ اپنی قوم کو کفر و جہالت سے ایمان وعلم کی طرف لے آئیں۔ ہم نے انھیں حکم دیا کہ وہ انھیں اللہ تعالیٰ کے وہ دن یاد دلائیں جن میں اس نے ان پر انعام کیے۔ بلاشبہ ان دنوں میں اللہ کی توحید، اس کی عظیم قدرت اور اہلِ ایمان پر اس کے انعامات کے نمایاں دلائل موجود تھے۔ ان باتوں سے فائدہ صرف وہی اٹھاتے ہیں جو اللہ کی اطاعت پر جم کر رہیں اور اس کے انعام واکرام پر ہمیشہ شکر گزار رہیں۔

فوائد: ❀ قرآن مجید کے نزول کا مقصد ہدایت ہے کہ لوگوں کو باطل کی تاریکیوں سے نکال کر حق کے نور کی طرف لایا جائے۔ ❀ رسولوں کو ان کی قوموں کی زبانوں کے ساتھ اس لیے بھیجا گیا کہ اس سے سمجھنا سمجھانا آسان رہے اور اس طرح ماننے اور قبول کرنے کے امکانات بھی زیادہ ہوتے ہیں۔ ❀ رسولوں کی خالص ذمہ داری یہ تھی کہ لوگوں کی تاریکیوں سے نور اور روشنی کی طرف نکلنے میں راہنمائی اور قیادت کریں۔

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ
اَنْجٰىكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ وَ
يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ
مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۝۶ وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ ع 1 6 13
لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ۝۷ وَقَالَ
مُوْسٰٓى اِنْ تَكْفُرُوْٓا اَنْتُمْ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ فَاِنَّ
اللّٰهَ لَغَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝۸ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ
قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ۛ ؕ وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۛ ؕ لَا ع 9
يَعْلَمُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ ؕ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرَدُّوْٓا
اَيْدِيَهُمْ فِيْٓ اَفْوَاهِهِمْ وَقَالُوْٓا اِنَّا كَفَرْنَا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ
وَاِنَّا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَنَآ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ۝۹ قَالَتْ رُسُلُهُمْ الثّالثة
اَفِي اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يَدْعُوْكُمْ
لِيَغْفِرَ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرَكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ
قَالُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَصُدُّوْنَا
عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝۱۰

۶ اے رسول (ﷺ)! وہ وقت یاد کریں جب موسیٰ نے اپنے رب کے حکم کی تعمیل کی اور اپنی قوم بنی اسرائیل کو اللہ تعالیٰ کے ان پر ہونے والے انعامات کی یاد دہانی کراتے ہوئے کہا: اے میری قوم! اپنے اوپر اللہ کے اس انعام کو یاد کرو جب اس نے تمھیں آلِ فرعون سے نجات بخشی اور ان کی سختیوں سے تمھیں بچا لیا۔ وہ تمھیں بدترین عذاب دیتے تھے، اس طرح کہ تمھارے بیٹے ذبح کر دیتے تھے تاکہ فرعون کے تخت پر قبضہ کرنے والا تمھارا کوئی بچہ پیدا ہی نہ ہو اور وہ تمھاری عورتوں کی توہین و تذلیل کرنے کے لیے انھیں زندہ رکھتے تھے۔ ان کے ان کاموں میں تمھارے صبر کا بہت بڑا امتحان تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس آزمائش پر صبر کرنے کا تمھیں یہ صلہ دیا کہ تمھیں آلِ فرعون کے عذاب سے نجات دے دی۔

۷ موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا: اس وقت کو یاد کرو جب تمھارے رب نے بڑے واشگاف الفاظ میں تمھیں آگاہ کیا: اگر تم نے ان مذکورہ انعامات پر اللہ کا شکر ادا کیا تو وہ ضرور تم پر اور زیادہ انعام اور فضل و احسان کرے گا اور اگر تم اس کے انعامات کے منکر ٹھہرے اور ان کی قدر نہ کی تو بلاشبہ اس کا عذاب بھی اس کی نعمتوں کا انکار کرنے اور ناقدری کرنے والے کے لیے بڑا شدید ہے۔

۸ موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا: اے میری قوم! اگر تم کفر کرو اور تمھارے ساتھ سارے اہلِ زمین بھی کافر ہو جائیں تو تمھارے کفر کا نقصان تمھیں ہی ہوگا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ تو خود بے نیاز ہے، اپنی ذات میں حمد و تعریف کے لائق ہے۔ اسے ایمان والوں کا ایمان لانا کوئی فائدہ دیتا ہے نہ کافروں کا کفر اسے کوئی نقصان دے سکتا ہے۔

۹ اے کافرو! کیا تمھارے پاس تم سے پہلے جھٹلانے والی قوموں کے ہلاک کیے جانے کی خبر نہیں پہنچی۔ قومِ نوح، ہود علیہ السلام کی قوم عاد، صالح علیہ السلام کی قوم ثمود اور ان کے بعد آنے والی امتوں کی خبر، اور وہ بے شمار امتیں تھیں جن کی تعداد اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ ان کے پاس ان کے رسول واضح دلائل لے کر آئے اور انھوں نے رسولوں پر غیظ و غضب کا اظہار کرتے ہوئے اپنے ہاتھ اپنے مونہوں پر رکھتے ہوئے اپنی انگلیاں دانتوں میں داب لیں اور اپنے رسولوں سے کہا: جو کچھ دے کر تمھیں بھیجا گیا ہے، یقیناً ہم اس کا انکار کرتے ہیں اور جو دعوت تم ہمیں دیتے ہو، ہم اس کے بارے میں یقیناً بے چین کر دینے والے شک کا شکار ہیں۔

۱۰ ان کے رسولوں نے ان کا رد کرتے ہوئے کہا: کیا اللہ کی توحید اور اس اکیلے کی عبادت کے بارے میں کوئی شک ہے، حالانکہ وہ آسمانوں اور زمین کا خالق ہے اور ان دونوں کو بغیر کسی پچھلے نمونے کے بنانے والا ہے؟! وہ تمھیں اس پر ایمان لانے کی دعوت دیتا ہے تاکہ اس کے ذریعے سے وہ تمھارے پچھلے گناہ معاف کر دے اور تمھاری دنیاوی زندگی کی مقررہ مدت پوری ہونے تک تمھیں ڈھیل دے۔ ان کی قوموں نے ان سے کہا: تم بھی تو ہماری طرح انسان ہو، تمھیں ہمارے مقابلے میں کوئی امتیازی حیثیت حاصل نہیں۔ تم ہمیں ان کی عبادت سے پھیرنا چاہتے ہو جن کی عبادت ہمارے آباء و اجداد کیا کرتے تھے، لہٰذا تم اپنے اس دعوے کی سچائی میں کوئی واضح دلیل پیش کرو کہ تم اللہ کی طرف سے ہمارے رسول بن کر آئے ہو۔

فوائد: ❀ دعوت کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ جنھیں دعوت دی جا رہی ہے، انھیں اللہ تعالیٰ کی نعمتیں یاد دلائی جائیں، بالخصوص جب ان کا تعلق کسی بڑے انعام سے ہو، جیسے: دشمن کے خلاف مدد و نصرت یا اس سے نجات۔

❀ اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ اس نے اپنے شکر کرنے والے بندوں سے مزید انعام کا وعدہ کیا ہے اور اس کے مقابلے میں ناشکری کرنے والوں کے لیے اس کی طرف سے سخت عذاب کی وعید ہے۔

❀ بندوں کا کفر اللہ تعالیٰ کا کچھ نہیں بگاڑتا جیسا کہ ان کا ایمان اس کی شان میں کچھ بھی اضافہ نہیں کرتا۔ وہ اپنی ذات میں بے نیاز اور قابلِ تعریف ہے۔

قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ
عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَمَا كَانَ لَنَآ اَنْ نَّاْتِيَكُمْ بِسُلْطٰنٍ
اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَمَا لَنَآ اَلَّا
نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا ؕ وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰى مَآ
اٰذَيْتُمُوْنَا ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ ع 2 6 14
كَفَرُوْا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ؕ
فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۳﴾ وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْاَرْضَ
مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِيْ وَخَافَ وَعِيْدِ ﴿۱۴﴾ وَاسْتَفْتَحُوْا
وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿۱۵﴾ مِّنْ وَّرَآئِهٖ جَهَنَّمُ وَيُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ
صَدِيْدٍ ﴿۱۶﴾ يَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ
مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ؕ وَمِنْ وَّرَآئِهٖ عَذَابٌ غَلِيْظٌ ﴿۱۷﴾ مَثَلُ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ ِۨاشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ ؕ
لَا يَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا عَلٰى شَيْءٍ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ﴿۱۸﴾
اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ
وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿۱۹﴾ وَّمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ﴿۲۰﴾

(11) ان کے رسولوں نے ان کا رد کرتے ہوئے کہا: ہم بھی تمھاری طرح بشر ہی ہیں، لہٰذا اس حوالے سے ہم تمھاری طرح ہونے کا انکار نہیں کرتے لیکن اس مماثلت اور برابری کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ہم ہر حوالے سے تمھارے برابر ہیں، چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جن پر چاہے خاص انعام کرتا ہے، انھیں بزرگی بخشتا ہے اور انھیں چن کر بندوں کی طرف رسول بناتا ہے۔ ہمارے لیے یہ جائز نہیں کہ اللہ کی مرضی کے بغیر تمھارے مطالبے پر کوئی معجزہ پیش کریں۔ اسے لانا ہمارے بس میں نہیں بلکہ اللہ اکیلا ہی اس پر قادر ہے اور اہلِ ایمان کا اپنے تمام معاملات میں اکیلے اللہ ہی پر بھروسا کرنا لازم ہے۔ (12) اور ہم کس رکاوٹ اور عذر کی بنا پر اللہ پر بھروسا نہ کریں؟ جبکہ اس نے ہمیں سب سے زیادہ سیدھے اور واضح ترین راستے کی ہدایت دی ہے۔ ہم ضرور تمھارے جھٹلانے، تمسخر اور مذاق کی تکلیفوں پر صبر کریں گے۔ یہ ضروری ہے کہ اہلِ ایمان اپنے تمام معاملات میں اکیلے اللہ پر بھروسا کریں۔ (13) رسولوں کی کافر قومیں جب رسولوں کا دلائل کے ساتھ مقابلہ کرنے سے عاجز آ گئیں تو انھوں نے کہا: ہم ضرور تمھیں اپنی بستی سے نکال دیں گے یا تمھیں ہر صورت میں اپنا دین چھوڑ کر ہمارے دین میں آنا پڑے گا، پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں کو ثابت قدم رکھنے کے لیے ان کی طرف وحی کی: ہم ضرور ان ظالموں کو ہلاک کر دیں گے جنھوں نے اللہ اور اس کے رسولوں کے ساتھ کفر کیا۔ (14) اے رسولو! انھیں ہلاک کرنے کے بعد ہم تمھیں اور تمھارے پیروکاروں کو ضرور زمین میں بسا دیں گے اور مذکورہ بالا جھٹلانے والے کافروں کی ہلاکت اور اس کے بعد رسولوں اور ایمان والوں کو زمین میں بسانے کا یہ وعدہ اس کے حق میں ہوگا جس نے میری عظمت و وقار کا لحاظ رکھا، میری نگرانی کو یاد رکھا اور جس عذاب سے میں نے اسے ڈرایا ہے، اس نے اس سے خوف کھایا۔ (15) رسولوں نے اپنے رب سے درخواست کی کہ وہ ان کے دشمنوں کے خلاف ان کی مدد کرے۔ حق کا ہر مغرور دشمن گھاٹے میں رہا جس نے حق واضح ہونے کے بعد بھی اس کی پیروی نہ کی۔ (16) قیامت کے دن اس مغرور کے سامنے جہنم ہوگی جو اس کی گھات میں ہوگی۔ اس میں اسے دوزخیوں کا بہنے والا کچ لہو پلایا جائے گا تو وہ اس کی پیاس نہیں بجھائے گا اور اسے پیاس وغیرہ کے مختلف عذاب دیے جاتے رہیں گے۔ (17) وہ اسے اس کی شدید کڑواہٹ، حرارت اور بدبو کے باوجود بار بار پینے پر مجبور ہوگا اور اسے نگل نہیں سکے گا۔ جس شدید عذاب کا اسے سامنا ہوگا، اس کی وجہ سے موت اسے ہر طرف سے گھیرے ہوگی اور وہ مرے گا نہیں کہ آرام پا جائے بلکہ وہ زندہ عذاب جھیلتا رہے گا اور اس کے آگے دوسرا سخت عذاب اس کا منتظر ہوگا۔ (18) کافر جو خیر کے کام کرتے ہیں، جیسے: صدقہ، احسان اور کمزور پر ترس وغیرہ تو ان کے ان نیک اعمال کی مثال ایسے ہے جیسے ریت ہو اور اسے تیز ہوا، شدید آندھی کے دن اڑا لے جائے اور پوری قوت سے اسے اٹھا کر ہر جگہ بکھیر دے حتیٰ کہ اس کا نام و نشان بھی باقی نہ رہے۔ بالکل اسی طرح کافروں کا کفر اُن کے اعمال اڑا کر لے جائے گا اور کفر کرنے والے قیامت کے دن ان سے کوئی فائدہ نہ اٹھا سکیں گے۔ وہ عمل جس کی بنیاد ایمان پر نہ ہو، وہ حق کے راستے سے دور کی گمراہی ہے۔ (19) اے انسان! کیا تجھے علم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا اور انھیں بے مقصد نہیں بنایا۔ اے لوگو! اگر وہ تمھیں لے جانا چاہے اور تمھاری جگہ کوئی دوسری مخلوق لانا چاہے جو اس کی عبادت اور اطاعت کرے تو یقیناً وہ تمھیں لے جائے اور تمھاری جگہ کوئی دوسری مخلوق لے آئے جو اس کی عبادت اور اطاعت کرے اور ایسا کرنا اس کے لیے نہایت آسان اور معمولی کام ہے۔ (20) تمھیں ہلاک کر کے تمھاری جگہ کوئی دوسری مخلوق لانا اس پاک ذات کے لیے مشکل نہیں اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے، اسے کوئی چیز عاجز نہیں کر سکتی۔

فوائد: ❀ تمام انبیاء و رسل آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے بشر تھے۔ ہاں، اللہ تعالیٰ نے انھیں رسالت کی ذمہ داری دے کر شرف بخشا اور انھیں آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے چنا۔ ❀ اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے والا جو شخص تبدیلی چاہتا ہے، وہ یہ ذہن میں رکھے کہ اسے بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا ہوگا، اس میں گھر بار سے نکالے جانے کے علاوہ قولی و فعلی تکلیفیں بھی ہو سکتی ہیں۔ ❀ دعوتِ دین کا کام کرنے والوں اور نیکوکاروں کے لیے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ ان کی مدد کرے گا اور زمین میں انھیں اقتدار بخشے گا۔ ❀ روزِ قیامت کافروں کے نیک اعمال ضائع ہو جائیں گے اور ان کے کفر کے باعث وہ قابلِ اعتبار نہیں ہوں گے۔

وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ جَمِيْعًا فَقَالَ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا
كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ
شَيْءٍ ؕ قَالُوْا لَوْ هَدٰىنَا اللّٰهُ لَهَدَيْنٰكُمْ ؕ سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَجَزِعْنَآ اَمْ
صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِيْصٍ ﴿۲۱﴾ وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ ع 3 9 15
اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ ؕ وَمَا كَانَ
لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّآ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ ۚ فَلَا
تَلُوْمُوْنِيْ وَلُوْمُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ مَآ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ ؕ
اِنِّيْ كَفَرْتُ بِمَآ اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ ؕ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ
عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۲﴾ وَاُدْخِلَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ؕ
تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ﴿۲۳﴾ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً
طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ ﴿۲۴﴾
تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ بِاِذْنِ رَبِّهَا ؕ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ
لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۵﴾ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ
خَبِيْثَةِ ِۨ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ ﴿۲۶﴾

(21) مقرر دن میں تمام مخلوقات قبروں سے اللہ تعالیٰ کی طرف نکلیں گی تو کمزور پیروکار اپنے رئیس سرداروں سے کہیں گے: اے سردارو! ہم تو تمھارے پیروکار تھے۔ ہم تمھارے حکم پر چلتے تھے اور تمھارے منع کرنے پر رک جاتے تھے۔ کیا تم ہم سے اللہ کا کچھ عذاب ٹال سکتے ہو؟ رئیس سردار کہیں گے: اگر اللہ نے ہمیں ہدایت دی ہوتی تو ہم ضرور اس کی طرف تمھاری رہنمائی کرتے اور ہم سب عذاب سے نجات پا جاتے، لیکن ہم گمراہ تھے اور ہم نے تمھیں بھی گمراہ کیا۔ اب ہمارے اور تمھارے لیے یہ بات برابر ہے کہ ہم عذاب برداشت کرنے میں کمزوری دکھائیں اور گریہ وزاری کریں یا صبر سے برداشت کریں۔ ہمارے لیے عذاب سے بھاگنے کا کوئی راستہ نہیں۔

(22) جب جنتی جنت میں چلے جائیں گے اور آگ والے آگ میں داخل ہو جائیں گے تو شیطان کہے گا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تم سے وعدہ کیا تو سچا وعدہ کیا اور اپنا کیا ہوا وعدہ پورا کیا اور میں نے تم سے جھوٹا وعدہ کیا۔ جو وعدہ کیا، اسے پورا نہیں کیا۔ میرے پاس کوئی ایسی قوت نہ تھی کہ میں دنیا میں تمھیں زبردستی کفر اور گمراہی پر لگاتا لیکن میں نے تمھیں کفر کی دعوت دی اور گناہوں کو پُرکشش بنا کر تمھارے سامنے پیش کیا تو تم جلدی سے میرے پیچھے لگ گئے، لہٰذا جو گمراہی تمھارا مقدر ٹھہری، اس پر مجھے ملامت نہ کرو۔ خود کو ملامت کرو کیونکہ تم خود ہی ملامت کے زیادہ حق دار ہو۔ میں تم سے عذاب ٹالنے میں تمھاری کوئی مدد نہیں کر سکتا اور نہ مجھ سے عذاب دور کرنے میں تم میری کوئی مدد کر سکتے ہو۔ بلاشبہ میں اس کا بھی انکار کرتا ہوں جو تم نے عبادت میں مجھے اللہ کا شریک بنایا۔ یقیناً جو ظالم دنیا میں اللہ کے ساتھ شرک و کفر کرتے رہے، ان کے لیے دردناک عذاب ہے جو روزِ قیامت ان کا منتظر ہوگا۔

جب اللہ تعالیٰ نے خبردار کرنے کے لیے روز قیامت کافروں کے انجام کا ذکر کیا تو ساتھ ہی ترغیب دینے کے لیے اہلِ ایمان کے حسنِ انجام کا ذکر بھی کیا، فرمایا:

(23) ظالموں کے انجام کے اُلٹ، ایمان لانے اور نیک اعمال کرنے والوں کو ایسی جنتوں میں داخل کیا جائے گا جن کے محلات اور درختوں کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی۔ وہ اپنے رب کے حکم اور مرضی سے ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے۔ وہ ایک دوسرے کو سلام کیا کریں گے، فرشتے بھی انھیں سلامی دیں گے اور ان کا رب جو پاک ہے، وہ بھی انھیں سلامتی کا تحفہ عطا کرے گا۔

(24) اے رسول (ﷺ)! کیا آپ نے نہیں جانا کہ اللہ تعالیٰ نے کلمۂ توحید کی مثال کس طرح بیان کی۔ کلمۂ توحید لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہے۔ اس کی مثال ایک پاکیزہ درخت، یعنی کھجور کی سی ہے جس کی جڑ زمین میں قرار پکڑے ہوئے مضبوط ہے، جو اپنی عمدہ جڑوں سے زمین کا پانی جذب کرتا ہے۔ اس کی شاخیں آسمانوں میں بلند ہیں جو شبنم اور بارش سے پانی لے لیتی ہیں اور پاکیزہ ہوا میں سانس لیتی ہیں۔

(25) یہ پاکیزہ درخت اپنے رب کے حکم سے ہر وقت عمدہ پھل دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کے لیے مثالیں اس لیے بیان کرتا ہے کہ وہ نصیحت حاصل کریں۔

(26) شرک کے ناپاک کلمے کی مثال گندے درخت جیسی ہے اور وہ ہے اندرائن (تُمّا) جسے اس کی جڑ ہی سے اکھاڑ لیا جاتا ہے۔ اسے زمین میں کچھ پختگی تو حاصل ہے نہیں اور نہ وہ آسمان میں بلند ہے، چنانچہ وہ ختم ہو جاتا ہے اور اسے ہوائیں اڑا لے جاتی ہیں، لہٰذا کفر کی بات کا انجام بھی فنا ہے اور کافر کا بھی کوئی اچھا عمل اللہ کی طرف نہیں چڑھتا۔

فوائد: ❀ پیروی کرنے والا اور جس کی پیروی کی جائے، اگر دونوں باطل پر ہوں تو دونوں کا انجام بُرا ہوگا۔

❀ اس بات کا بیان کہ شیطان اولادِ آدم کا سب سے بڑا دشمن ہے اور بلاشبہ وہ جھوٹا، بدنام اور کمزور ہے۔ وہ روزِ قیامت اپنے یا اپنے پیروکاروں کے لیے کسی چیز کا مالک نہ ہوگا۔

❀ شیطان کا اعتراف کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہی حق اور سچ ہے اور بلاشبہ شیطان کا وعدہ محض جھوٹ اور فریب ہے۔

❀ کلمۂ توحید کو پھل دینے والے پاکیزہ درخت سے تشبیہ دی گئی ہے جس کی شاخیں نہایت بلند و بالا اور جڑیں نہایت گہری ہیں۔

❀ کلمۂ کفر کو اندرائن (تُمّا) کے درخت سے تشبیہ دی گئی ہے جو زمین کے ساتھ لگا ہوتا ہے، بلند نہیں ہوتا، عمدہ پھل بھی نہیں دیتا اور نہ دائمی ہوتا ہے۔

يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ ۙ۬ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ﴿٢٧﴾ ع 4 6 16
اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ
دَارَ الْبَوَارِ ﴿٢٨﴾ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۭ وَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿٢٩﴾ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ
اَنْدَادًا لِّيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ قُلْ تَمَتَّعُوْا فَاِنَّ مَصِيْرَكُمْ
اِلَى النَّارِ ﴿٣٠﴾ قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ
وَيُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً مِّنْ قَبْلِ اَنْ
يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ ﴿٣١﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ
مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ
بِاَمْرِهٖ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ ﴿٣٢﴾ وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
دَاۗىِٕبَيْنِ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ﴿٣٣﴾ وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا
سَاَلْتُمُوْهُ ۭ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ۭ اِنَّ الْاِنْسَانَ
لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ ﴿٣٤﴾ ع وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا 5 7 17
الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ﴿٣٥﴾

(27) اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو دنیا کی زندگی میں توحید کے پکے اور مضبوط کلمے پر ایمان کے ساتھ قائم رکھتا ہے حتی کہ ایمان ہی پر ان کی موت آتی ہے۔ دنیا اور آخرت کے درمیان برزخ میں ان کی قبروں کے اندر سوال کے وقت بھی ثابت قدم رکھتا ہے، نیز قیامت کے دن بھی وہ انھیں ثابت قدمی عطا فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک و کفر کرنے کی وجہ سے ظالموں کو اللہ تعالیٰ رشد و ہدایت کی راہ سے بھٹکا دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ وہ جسے گمراہ کرنے کا ارادہ کرے، اسے اپنے عدل سے گمراہ کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے اپنے فضل و احسان سے ہدایت دیتا ہے، اس پاک ذات کو کوئی مجبور کرنے والا نہیں۔

(28) (اے نبی!) یقیناً آپ نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کرنے والے قریش کا حال دیکھا جب انھوں نے حرم میں امن و امان اور محمد رسول اللہ ﷺ کے ان میں بھیجے جانے جیسے انعاماتِ الٰہی کے بدلے کفر کو پسند کیا کہ انھوں نے اس پیغام کو جھٹلا دیا جو محمد ﷺ اپنے رب کی طرف سے ان کے پاس لائے تھے اور اپنی قوم کے ان لوگوں کو ہلاکت کے گھر میں لا اتارا جنھوں نے کفر میں ان کی پیروی کی۔

(29) ہلاکت کا گھر دوزخ ہے جس میں وہ داخل ہوں گے۔ وہ اس کی گرمی جھیلیں گے اور بدترین ٹھکانا انھی کا ہوگا۔

(30) مشرکوں نے اللہ تعالیٰ کے ہمسر اور ہم پلہ بنا لیے تا کہ اپنے پیروکاروں کو اللہ کی راہ سے بھٹکائیں جیسے وہ خود اس سے بھٹکے ہوئے ہیں۔ اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں کہ تم دنیا کی اس زندگی میں جن شہوات کی پیروی کرنے اور شبہات کو پھیلانے میں لگے ہو، ان سے فائدہ اٹھا لو۔ روزِ قیامت تمھارا لوٹنا تو آگ کی طرف ہے، اس کے سوا تمھارے لوٹنے کی کوئی جگہ نہیں۔

(31) اے رسول (ﷺ)! مومنوں سے کہہ دیں: اے اہلِ ایمان! نماز کامل طریقے سے ادا کرو اور اللہ نے جو رزق تمھیں دیا ہے، اس میں سے فرض اور نفلی صدقات کرو۔ دکھاوے سے ڈرتے ہوئے خفیہ طریقے سے اور کھلے عام بھی خرچ کرو تا کہ دوسرے لوگ تمھیں نمونہ بنا کر تمھاری پیروی کریں۔ ایسا اس دن کے آنے سے پہلے کر لو جس میں کوئی خرید و فروخت ہوگی نہ فدیہ کہ جسے دے کر اللہ کے عذاب سے بچا جا سکے، اور نہ کوئی دوستی کام آئے گی کہ کوئی دوست کسی دوست کی سفارش کرے۔

(32) اللہ ہی ہے جس نے بغیر کسی اگلی مثال کے آسمانوں اور زمین کو بنایا۔ آسمان سے بارش کا پانی نازل کیا اور اس پانی سے تمھارے لیے بطور رزق مختلف قسموں کے پھل پیدا کیے۔ اے لوگو! اس نے کشتیوں کو تمھارے بس میں کر دیا کہ وہ پانی پر اس کے مقرر کیے ہوئے اندازے کے مطابق چلتی ہیں۔ اس نے ندیاں اور نہریں تمھارے اختیار میں کر دیں تا کہ تم ان سے پانی پیو اور اپنے جانوروں اور کھیتوں کو بھی سیراب کرو۔

(33) اس نے سورج اور چاند تمھارے لیے مسخر کر دیے کہ وہ مسلسل چل رہے ہیں اور اسی نے رات اور دن کو تمھارے کام میں لگا رکھا ہے کہ وہ ایک دوسرے کے بعد آتے ہیں۔ رات تمھاری نیند اور راحت کے لیے ہے اور دن تمھاری نقل و حرکت اور محنت مزدوری کے لیے۔

(34) اس نے تمھیں ہر وہ چیز دی جو تم نے اس سے مانگی اور وہ بھی دیا جو تم نے طلب نہیں کیا۔ اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرو تو ان کی تعداد کے زیادہ ہونے کی وجہ سے انھیں گننے کی طاقت بھی نہیں رکھتے، سو اس نے جن کا ذکر کیا ہے، وہ بطور مثال ہیں۔ بلاشبہ انسان خود پر بہت زیادہ ظلم کرنے والا اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا بہت زیادہ منکر ہے۔ (35) یاد کریں، اے رسول (ﷺ)! جب ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے اسماعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ ہاجرہ کو مکے کی وادی میں بسا کر کہا: اے میرے رب! یہ جس شہر، یعنی مکے میں، میں نے اپنے اہل و عیال کو آباد کیا ہے، اسے امن کا شہر بنا دے۔ نہ اس میں کسی کا خون بہایا جائے اور نہ اس میں کسی پر کوئی ظلم کیا جائے، نیز مجھے اور میری اولاد کو خاص طور پر بتوں کی عبادت سے دور رکھنا۔

فوائد: ❀ نماز اور زکاۃ کو آخر کے ذکر سے جوڑنے میں یہ اشارہ ہے کہ یہ دونوں ان اعمال میں سے ہیں جن کی بدولت قیامت کے دن نجات ملے گی۔ ❀ بعض عظیم انعامات کو ایک ترتیب سے ذکر کر کے انھیں شمار کرنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ بعض انسان اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا جو انکار کرتے ہیں، وہ بہت بڑا کفر کرتے ہیں۔ ❀ مکہ مکرمہ کی فضیلت بیان کی گئی ہے جس کے لیے اللہ کے نبی سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی تھی۔

رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ
تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ ۚ وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ ﴿36﴾ رَبَّنَآ اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ
ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا
الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْـِٕدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ
وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ﴿37﴾ رَبَّنَآ
اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ وَمَا نُعْلِنُ ۭ وَمَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ
مِنْ شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاۗءِ ﴿38﴾ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ
وَهَبَ لِيْ عَلَى الْكِبَرِ اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ ۭ اِنَّ رَبِّيْ لَسَمِيْعُ
الدُّعَاۗءِ ﴿39﴾ رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ڰ
رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاۗءِ ﴿40﴾ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ
وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ﴿41﴾ وَلَا تَحْسَبَنَّ
اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ۭ اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ
لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ ﴿42﴾ مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِيْ
رُءُوْسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ ۚ وَاَفْـِٕدَتُهُمْ هَوَاۗءٌ ﴿43﴾

ع 6 7 18

(36) اے میرے رب! ان بتوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا جو سمجھ بیٹھے تھے کہ یہ ان کے سفارشی ہیں اور ان کی وجہ سے وہ فتنے میں پڑ گئے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ان کی عبادت میں لگ گئے، لہٰذا لوگوں میں سے جس نے اللہ کی توحید اور اس کی اطاعت میں میری پیروی کی، وہ یقیناً میرے گروہ اور میرے پیروکاروں میں سے ہے اور جس نے میری نافرمانی کی اور اللہ کی توحید اور اس کی اطاعت میں میری پیروی نہ کی، تو اے میرے پروردگار! بلاشبہ تو جنھیں معاف کرنا چاہے، ان کے گناہ بہت زیادہ معاف کرنے والا اور ان پر خوب رحم کرنے والا ہے۔

(37) اے میرے رب! میں نے اپنی اولاد، یعنی اسماعیل (علیہ السلام) اور ان کی ہونے والی اولاد کو اس (مکے کی) وادی میں تیرے حرمت والے گھر کے پڑوس میں بسایا ہے جہاں کھیتی ہے نہ پانی۔ اے میرے رب! تیرے گھر کے پاس اس لیے انھیں ٹھہرایا ہے تاکہ وہ اس میں نماز پڑھیں، سو اے میرے رب! لوگوں کے دل ان کی طرف اور اس شہر کی طرف موڑ دے اور انھیں پھلوں سے رزق عطا فرما تاکہ وہ تیرے اس انعام پر تیرا شکر ادا کریں۔

(38) اے ہمارے رب! بلاشبہ تو وہ سب جانتا ہے جو ہم چھپائے رکھتے ہیں اور وہ تمام بھی جو ہم کھلے عام کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے آسمان و زمین کی کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں بلکہ وہ ہر چیز کو جانتا ہے، لہٰذا ہم اس کے کس قدر محتاج اور ضرورت مند ہیں، یہ اس سے مخفی نہیں۔

(39) شکر اور تعریف اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے جس نے میری دعا قبول کی کہ وہ مجھے نیک بیٹا عطا کرے گا، چنانچہ اس نے بڑھاپے میں مجھے ہاجرہ کے بطن سے اسماعیل اور سارہ سے اسحاق عطا کیے۔ بلاشبہ میرا رب پاک ہے، ہر اس بندے کی دعا قبول کرتا ہے جو اس سے دعا کرے۔

(40) اے میرے رب! مجھے مکمل طریقے سے نماز ادا کرنے والا بنا اور میری اولاد میں سے بھی اسی طرح کامل طریقے سے نماز ادا کرنے والے لوگ پیدا فرما۔ اے ہمارے رب! میری دعا سن اور اسے قبول فرما۔

(41) اے ہمارے رب! میرے گناہ بخش دے اور میرے والدین کے گناہ معاف فرما۔ (یہ دعا انھوں نے اس وقت کی جب انھیں علم نہ تھا کہ ان کا باپ اللہ کا دشمن ہے۔ پھر جب انھیں علم ہو گیا کہ وہ اللہ کا دشمن ہے تو انھوں نے اس سے براءت کا اظہار کر لیا تھا۔) اور ایمان والوں کے گناہ اس دن بخش دینا جس دن لوگ اپنے رب کے سامنے حساب دینے کے لیے کھڑے ہوں گے۔

(42) اے رسول (ﷺ)! آپ یہ گمان نہ کریں کہ اللہ جب ظالموں کے عذاب میں تاخیر کرتا ہے تو وہ ان ظالموں کے جھٹلانے اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکنے وغیرہ سے غافل ہے بلکہ اسے اس کا خوب علم ہے۔ اس سے ان کی کوئی چیز چھپی نہیں۔ وہ ان کا عذاب صرف قیامت تک ٹالتا ہے۔ یہ وہ دن ہے جس کی دہشت کا مشاہدہ کر کے آنکھیں خوف سے پتھرا جائیں گی۔

(43) جب لوگ قبروں سے اٹھیں گے اور داعی، یعنی بلانے والے کی طرف دوڑیں گے تو انھوں نے اپنے سر اوپر اٹھائے ہوں گے اور ڈر کے مارے اپنی نظریں آسمان کی طرف لگا رکھی ہوں گی۔ ان کی نظریں واپس ان کی طرف نہیں آئیں گی بلکہ جو مشاہدہ وہ کریں گے، اس کی دہشت سے وہ پتھرا جائیں گی اور ان کے دل اس خوفناک منظر کی وجہ سے خالی ہوں گے اور ان سے عقل و فہم جاتا رہے گا۔

فوائد:

- انسان اطاعت و عبودیت کے جس اعلیٰ مرتبے پر بھی فائز ہو جائے، اسے چاہیے کہ اپنے اور اپنی اولاد کے بارے میں چھوٹے بڑے شرک سے ڈرتا رہے۔
- سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی دعا یہ پتہ دیتی ہے کہ انسان کا مقام و مرتبہ کتنا بھی بلند ہو جائے، وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا فقیر اور محتاج ہی رہتا ہے۔
- تربیت کے طریقوں میں یہ بات بھی شامل ہے کہ اولاد کے لیے ان کے نیک بننے کی، ان کے اچھے عقیدے کی اور دین کے شعائر قائم رکھنے کی توفیق کی دعا کی جائے۔

وَاَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَاْتِيْهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ
ظَلَمُوْا رَبَّنَآ اَخِّرْنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ
الرُّسُلَ ؕ اَوَلَمْ تَكُوْنُوْٓا اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِّنْ زَوَالٍ ﴿44﴾ وَّسَكَنْتُمْ
فِيْ مَسٰكِنِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ
وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْاَمْثَالَ ﴿45﴾ وَقَدْ مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ ؕ
وَاِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ ﴿46﴾ فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ
وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿47﴾ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ
غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿48﴾ وَتَرَى
الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ﴿49﴾ سَرَابِيْلُهُمْ مِّنْ
قَطِرَانٍ وَّتَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُ ﴿50﴾ لِيَجْزِيَ اللّٰهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا
كَسَبَتْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿51﴾ هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوْا
بِهٖ وَلِيَعْلَمُوْٓا اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّلِيَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿52﴾ ع 7 11 19

سُوْرَةُ الْحِجْرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿1﴾

﴿44﴾ اے رسول (ﷺ)! اپنی امت کو قیامت کے دن والے اللہ کے عذاب سے ڈرائیں جب اللہ کے ساتھ کفر و شرک کر کے خود اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے کہیں گے: اے ہمارے رب! ہمیں مہلت دے اور ہم سے عذاب ٹال دے اور تھوڑی دیر کے لیے ہمیں دنیا میں بھیج دے۔ ہم تجھ پر ایمان لائیں گے اور تیرے ان رسولوں کی پیروی بھی کریں گے جنھیں تو نے ہماری طرف بھیجا تھا۔ انھیں ڈانٹتے ہوئے جواب دیا جائے گا: کیا تم نے مرنے کے بعد دوبارہ جی اٹھنے کا انکار کرتے ہوئے دنیا کی زندگی میں قسمیں نہیں کھائی تھیں کہ تم دنیا کی زندگی سے آخرت کی طرف نہیں جاؤ گے؟! ﴿45﴾ تم قوم ہود اور قوم صالح جیسی پچھلی امتوں کے گھروں میں آباد رہے جنھوں نے اللہ کے ساتھ کفر کر کے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا اور یہ بات بھی تم پر واضح ہو گئی تھی کہ ہم نے کس طرح انھیں ہلاک کیا۔ ہم نے تمھارے لیے اللہ کی کتاب میں کئی مثالیں بیان کر دی تھیں تا کہ تم نصیحت پکڑو مگر تم نے ان سے نصیحت نہ پکڑی۔ ﴿46﴾ ان ظالم قوموں کے گھروں میں قیام کرنے والوں نے محمد رسول اللہ ﷺ کے قتل کی اور آپ کی دعوت کو ختم کرنے کی ناپاک سازش کی۔ اللہ تعالیٰ ان کی چالوں کو جانتا ہے، اس میں سے کوئی چیز بھی اس سے پوشیدہ نہیں۔ ان کی چال نہایت کمزور ہے، چنانچہ وہ اپنی کمزوری کی وجہ سے پہاڑوں کو اپنی جگہ سے ہٹا سکتی ہے نہ کسی دوسری چیز کو۔ اس تدبیر کے برعکس اللہ تعالیٰ کی تدبیر ہے جو وہ ان کے بارے میں کر رہا ہے۔ ﴿47﴾ لہٰذا اے رسول (ﷺ)! آپ یہ مت سوچیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں سے نصرت اور دین کو غالب کرنے کا جو وعدہ کیا ہے، وہ اس کے خلاف کرے گا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ سب پر غالب ہے، اس پر کوئی چیز غالب نہیں آسکتی اور وہ جلد اپنے دوستوں کو عزت دے گا۔ وہ اپنے اور اپنے رسولوں کے دشمنوں سے شدید انتقام لینے والا ہے۔ ﴿48﴾ اللہ تعالیٰ کافروں سے یہ انتقام قیامت قائم ہونے کے دن پوری طرح لے گا جس دن یہ زمین اس زمین کے علاوہ دوسری صاف ستھری زمین سے بدل دی جائے گی اور آسمان بھی دوسرے آسمانوں سے بدل دیے جائیں گے۔ لوگ اپنے بدنوں اور عملوں کے ساتھ اپنے اللہ کے سامنے کھڑے ہونے کے لیے اپنی قبروں سے باہر آجائیں گے۔ وہ اللہ جو اپنی بادشاہت اور عظمت میں یکتا ہے، وہ ایسا زبردست ہے جو ہمیشہ حاوی رہتا ہے، کوئی اس پر حاوی نہیں ہو سکتا اور وہ ہمیشہ سے غالب ہے، کوئی اس پر غالب نہیں آسکتا۔ ﴿49﴾، ﴿50﴾ اے رسول (ﷺ)! جس دن زمین دوسری زمین میں بدل جائے گی اور آسمان بھی بدل جائیں گے، اس دن آپ کافروں اور مشرکوں کو دیکھیں گے کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ بیڑیوں میں باندھے گئے ہوں گے۔ ان کے ہاتھ اور پاؤں ان کی گردنوں کے ساتھ زنجیروں میں جکڑے ہوں گے اور جو کپڑے انھوں نے پہن رکھے ہوں گے، وہ گندھک کے ہوں گے (یہ ایک مادہ ہے جو آگ سے فوراً بھڑک اٹھتا ہے،) اور ان کے اُترے ہوئے چہروں پر آگ چڑھی ہوگی۔ ﴿51﴾ تا کہ اللہ تعالیٰ ہر شخص کو اس کے اچھے یا برے اعمال کا بدلہ دے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کا جلد حساب لینے والا ہے۔ ﴿52﴾ محمد ﷺ پر نازل ہونے والا یہ قرآن اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوگوں کے لیے اطلاع نامہ ہے، نیز اس میں وارد ڈراوے اور سخت وعید کے ذریعے سے لوگوں کو ڈرایا گیا ہے تا کہ وہ جان لیں کہ معبود برحق اکیلا اللہ ہی ہے۔ سو وہ اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں تا کہ عقل و دانش رکھنے والے سمجھدار اس سے نصیحت اور عبرت حاصل کریں کیونکہ وعظ و نصیحت اور عبرتوں سے ایسے ہی لوگ نفع حاصل کرتے ہیں۔

سورۂ حجر مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: قرآن کا مذاق اڑانے والوں کو ڈرانا دھمکانا اور نبی اکرم ﷺ کی تائید اور ثابت قدمی کے لیے قرآن کی حفاظت کا وعدہ۔

تفسیر: ﴿1﴾ ﴿الٓرٰ﴾ اس طرح کے حروف پر گفتگو سورۂ بقرہ کے آغاز میں گزر چکی ہے۔ یہ آیات جو نہایت عظیم الشان ہیں اور اس بات کی دلیل ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کی گئی ہیں، یہ اس قرآن کی آیات ہیں جو توحید اور احکام کی وضاحت کرنے والا ہے۔ **فوائد:** ❀ مذکورہ آیات میں قیامت کے مناظر کی تصویر کشی کی گئی ہے اور مخلوق کے ڈر، خوف، گھبراہٹ، پریشانی اور ان کی کمزوری و بے بسی کے ذکر کے علاوہ زمین اور آسمانوں کے بدلنے کی خبر دی گئی ہے۔ ❀ قیامت کے دن عذاب کی شدت اور نافرمانوں اور کافروں کو پہنچنے والی ذلت کا نقشہ پیش کیا گیا ہے۔ ❀ بے شک بندہ دنیا کی زندگی میں اپنے معاملات میں آزاد ہے، اس لیے اسے چاہیے کہ اطاعت کے کاموں میں خوب محنت کرے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ جب اسے قیامت کے دن اٹھائے گا تو کوئی دوسرا موقع نہیں دے گا۔ ❀ قرآن کریم ہر چیز میں کمال کی تمام صفات کا جامع ہے اور وضاحت و بیان میں اپنی مثال نہیں رکھتا۔

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ۝٢
ذَرْهُمْ يَاْكُلُوْا وَيَتَمَتَّعُوْا وَيُلْهِهِمُ الْاَمَلُ فَسَوْفَ
يَعْلَمُوْنَ ۝٣ وَمَآ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ
مَّعْلُوْمٌ ۝٤ مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ۝٥ وَ
قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْ نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ ۝٦ لَوْ
مَا تَاْتِيْنَا بِالْمَلٰٓئِكَةِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝٧ مَا نُنَزِّلُ
الْمَلٰٓئِكَةَ اِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوْٓا اِذًا مُّنْظَرِيْنَ ۝٨ اِنَّا نَحْنُ
نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝٩ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ
قَبْلِكَ فِيْ شِيَعِ الْاَوَّلِيْنَ ۝١٠ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا
كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝١١ كَذٰلِكَ نَسْلُكُهٗ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝١٢
لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ ۝١٣ وَلَوْ فَتَحْنَا
عَلَيْهِمْ بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ فَظَلُّوْا فِيْهِ يَعْرُجُوْنَ ۝١٤ لَقَالُوْٓا اِنَّمَا سُكِّرَتْ
اَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُوْرُوْنَ ۝١٥ وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَآءِ
بُرُوْجًا وَّزَيَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِيْنَ ۝١٦ وَحَفِظْنٰهَا مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ
رَّجِيْمٍ ۝١٧ اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ مُّبِيْنٌ ۝١٨

(2) عنقریب قیامت کے دن جب کافروں کے لیے معاملہ واضح ہو جائے گا اور ان پر یہ بات کھل جائے گی کہ جس کفر پر وہ دنیا میں رہے، وہ باطل ہے تو وہ خواہش کریں گے کہ کاش وہ مسلمان ہوتے۔ (3) اے رسول! ان جھٹلانے والوں کو جانوروں کی طرح کھاتے پیتے، دنیا کی ختم ہونے والی لذتوں سے فائدہ اٹھاتے اور ان جھوٹی اُمیدوں میں اُلجھتے چھوڑ دیں جنھوں نے ان لوگوں کو ایمان لانے اور نیک عمل کرنے سے روک رکھا ہے۔ جب قیامت کے دن وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہوں گے تو جان لیں گے کہ وہ کس گھاٹے میں رہے۔ (4) اللہ تعالیٰ نے کسی ظالم بستی پر ہلاکت اور تباہی نہیں اتاری مگر اس کے علم میں اس کا وقت مقرر تھا، اس لیے وہ اس سے آگے پیچھے نہیں ہوسکتی تھی۔ (5) کسی امت پر ہلاکت وتباہی اس کے مقرر وقت سے پہلے آسکتی ہے نہ اس مقرر وقت سے لیٹ ہوسکتی ہے، اس لیے ظالموں کو اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی اس مہلت سے کسی دھوکے میں نہیں رہنا چاہیے۔ (6) مکہ کے کافروں نے رسولِ اکرم ﷺ سے کہا: اے وہ شخص جس کا دعویٰ ہے کہ اس پر ذکر (قرآن) اتارا گیا ہے! بلاشبہ تم اپنے اس دعوے میں یقیناً دیوانے ہو اور دیوانوں جیسا رویہ ظاہر کرتے ہو۔ (7) اگر آپ سچوں میں سے ہیں تو آپ ہمارے پاس فرشتے لے کر کیوں نہ آئے جو آپ کے بارے میں گواہی دیتے کہ آپ مبعوث کیے گئے نبی ہیں اور یہ کہ عذاب ہم پر نازل ہو کر رہے گا۔ (8) اللہ تعالیٰ نے ان کے فرشتوں کے آنے کے مطالبے کا رد کرتے ہوئے فرمایا: حکمت کے تقاضے کے مطابق جب عذاب کے ذریعے سے تمھیں ہلاک کرنے کا وقت آجائے گا تو اس وقت ہم فرشتے اتاریں گے۔ جب ہم فرشتے لے آئے اور وہ لوگ ایمان نہ لائے تو انھیں مہلت نہیں دی جائے گی بلکہ فوراً سزا کے ذریعے وہ ہلاک کر دیے جائیں گے۔ (9) ہم ہی نے اس قرآن کو لوگوں کی نصیحت کے لیے محمد (ﷺ) کے دل پر نازل کیا اور ہم ہی اس قرآن کو کمی بیشی اور تحریف و تبدیلی سے محفوظ رکھنے والے ہیں۔

(10) اے رسول (ﷺ)! یقیناً ہم نے آپ سے پہلے کافر گروہوں میں کئی رسول بھیجے تو انھوں نے انھیں جھٹلایا، لہٰذا آپ اپنی امت کے جھٹلانے کے معاملے میں کوئی انوکھے رسول نہیں ہیں۔ (11) پچھلی کافر امتوں کے پاس جو بھی رسول آیا، انھوں نے اسے جھٹلایا اور اس کا مذاق اڑایا۔ (12) جس طرح ہم نے ان امتوں کے دلوں میں جھٹلانے کی سوچ ڈالی، اسی طرح مشرکینِ مکہ کے منہ پھیرنے اور ہٹ دھرمی کرنے کی وجہ سے ان کے دلوں میں بھی ہم یہ ڈال دیں گے۔ (13) وہ محمد ﷺ پر نازل ہونے والے اس قرآن پر ایمان نہیں لا رہے اور رسولوں کے لائے ہوئے پیغام کو جھٹلانے والوں کے لیے تباہی و بربادی کا دستور الٰہی گزر چکا ہے، اس لیے آپ کو جھٹلانے والوں کو عبرت پکڑنی چاہیے۔ (14) یہ جھٹلانے والے سرکش اور ہٹ دھرم ہیں، چاہے حق واضح دلائل کے ساتھ نمایاں ہو کر ان کے سامنے بھی آجائے حتی کہ اگر ہم آسمان سے کوئی دروازہ ان کے لیے کھول دیں جس میں وہ چڑھنے لگ جائیں۔ (15) وہ پھر بھی تصدیق نہیں کریں گے اور ضرور کہیں گے کہ ہماری نظریں بند کر دی گئی ہیں بلکہ ہمیں جو کچھ بظاہر دکھائی دے رہا ہے، یہ جادو کے اثرات ہیں اور ہم پر جادو کر دیا گیا ہے۔ (16) یقیناً ہم نے آسمان میں عظیم ستارے بنائے ہیں جن سے لوگ دورانِ سفر خشکی اور سمندر کی تاریکیوں میں راہنمائی لیتے ہیں اور ہم نے انھیں دیکھنے والوں کے لیے خوبصورت بنا دیا تاکہ وہ ان سے اللہ تعالیٰ کی قدرت کی دلیل حاصل کریں۔ (17) اور اس آسمان کو ہم نے اپنی رحمت سے دھتکارے ہوئے ہر شیطان سے محفوظ کر دیا ہے۔ (18) ہاں، مگر جو شیطان معزز فرشتوں کی گفتگو چوری چھپے سننے کی کوشش کرے تو اسے ایک دہکتا ہوا شعلہ لگتا ہے جو اسے جلا کر راکھ کر دیتا ہے۔

فوائد: ❀ کافر عام طور پر مادہ پرست ہوتے ہیں۔ آپ دیکھیں گے کہ وہ زیادہ تر شہوت پرستی اور نفسانی خواہشات کی تکمیل میں لگے رہتے ہیں اور باطل امیدوں سے دھوکا کھا کر آخرت کو چھوڑ کر دنیا میں مشغول رہتے ہیں۔ ❀ قوموں کی ہلاکت کا وقت مقرر اور تاریخ متعین ہے جو آگے پیچھے نہیں ہوسکتی اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ کسی کی جلد بازی کی وجہ سے جلدی نہیں کرتا۔ ❀ اللہ تعالیٰ نے قیامت تک یہ ذمہ داری لی ہے کہ وہ قرآن کریم کو ہر قسم کی تحریف وتبدیلی اور کمی بیشی سے محفوظ رکھے گا۔ ❀ آدمی کو چاہیے کہ وہ آسمان اور اس کی زیب وزینت پر غور وفکر کرے اور اس سے اس کے بنانے والے کی دلیل پکڑے۔

وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا
مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُوْنٍ ﴿١٩﴾ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ وَمَنْ
لَّسْتُمْ لَهٗ بِرٰزِقِيْنَ ﴿٢٠﴾ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ ۫ وَمَا
نُنَزِّلُهٗۤ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿٢١﴾ وَاَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ لَوَاقِحَ فَاَنْزَلْنَا
مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَسْقَيْنٰكُمُوْهُ ۚ وَمَاۤ اَنْتُمْ لَهٗ بِخٰزِنِيْنَ ﴿٢٢﴾ وَ
اِنَّا لَنَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَنَحْنُ الْوٰرِثُوْنَ ﴿٢٣﴾ وَلَقَدْ عَلِمْنَا
الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِيْنَ ﴿٢٤﴾ وَاِنَّ
رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ ؕ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٥﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا
الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿٢٦﴾ وَالْجَآنَّ
خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ﴿٢٧﴾ وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ
لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿٢٨﴾
فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ﴿٢٩﴾
فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ﴿٣٠﴾ اِلَّاۤ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰۤى اَنْ يَّكُوْنَ مَعَ
السّٰجِدِيْنَ ﴿٣١﴾ قَالَ يٰۤاِبْلِيْسُ مَا لَكَ اَلَّا تَكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ ﴿٣٢﴾ قَالَ
لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهٗ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿٣٣﴾

(19) اور زمین کو ہم نے پھیلا دیا ہے تاکہ لوگ اس پر ٹھہر سکیں اور اس میں ہم نے مضبوط پہاڑ گاڑ دیے تاکہ یہ زمین لوگوں سمیت ایک طرف جھک نہ جائے۔ ہم نے اس میں اپنی حکمت کے تقاضوں کے مطابق متعین اور مقرر مقدار میں مختلف انواع و اقسام کی نباتات اگا دیں۔

(20) اے لوگو! ہم نے اسی زمین میں تمھاری معیشت اور گزران کے لیے تا حیات کھانے پینے کی چیزیں بنا دی ہیں اور تمھارے علاوہ ان انسانوں اور حیوانوں کی گزران کا بندوبست بھی کر دیا ہے جن کی روزی کی ذمے داری تم پر نہیں ہے۔

(21) انسان اور چوپائے جتنی چیزوں سے بھی فائدہ اٹھاتے ہیں، انھیں پیدا کرنے اور لوگوں کے لیے نفع بخش بنانے پر ہم ہی قادر ہیں اور ہم ہر چیز کو اپنی حکمت اور اپنے ارادے کے تقاضے سے ایک مقرر اندازے کے مطابق ہی پیدا کرتے ہیں۔

(22) ہم نے ہوائیں بھیجیں جو بادلوں کو اٹھائے پھرتی ہیں، پھر ہم نے ان بوجھل بادلوں سے بارش برسائی اور تمھیں بارش کے پانی سے سیراب کیا۔ اے لوگو! تم اس پانی کو زمین میں ذخیرہ نہیں کر سکتے کہ وہ کنووں اور چشموں کی صورت اختیار کرے۔ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو اسے زمین میں ذخیرہ کرتا ہے۔

(23) ہم ہی عدم سے وجود بخش کر اور مرنے کے بعد دوبارہ اٹھا کر مردوں کو زندہ کرتے ہیں اور ہم ہی زندوں کو جب وہ اپنی عمریں پوری کر لیتے ہیں، موت دیتے ہیں۔ ہم ہی باقی رہنے والے ہیں جو بالآخر زمین اور اس پر موجود ہر چیز کے وارث ہوں گے۔

(24) یقیناً ہم انھیں بھی جانتے ہیں جو تم سے پہلے پیدا ہوئے اور فوت ہوئے اور انھیں بھی جانتے ہیں جو بعد میں پیدا ہوں گے اور فوت ہوں گے۔ ان میں سے کوئی فرد ہم سے پوشیدہ نہیں۔

(25) اے رسول! بلاشبہ آپ کا رب ہی روزِ قیامت ان سب کو اکٹھا کرے گا تاکہ نیکوکار کو اس کی نیکی کا اور برے کو اس کی برائی کا بدلہ دے۔ بلاشبہ وہ اپنی تدبیر میں کمال حکمت والا ہے اور ایسا جاننے والا ہے کہ کوئی چیز اس سے چھپی نہیں۔

(26) یقیناً ہم نے آدم کو ایسی خشک مٹی سے پیدا کیا کہ اگر اسے چوٹ لگائی جائے تو اس سے آواز آئے۔ یہ مٹی جس سے اسے پیدا کیا گیا، کالی تھی اور زیادہ دیر پڑے رہنے کی وجہ سے بدبودار ہو چکی تھی۔

(27) اور ہم نے جنوں کے باپ (ابلیس) کو آدم (علیہ السلام) کی پیدائش سے پہلے نہایت گرم آگ سے پیدا کیا۔ (28) اے رسول! وہ وقت یاد کریں جب آپ کے رب نے فرشتوں سے کہا اور ابلیس کو بھی مخاطب کیا کیونکہ وہ بھی ان کے ساتھ تھا: میں ایک انسان کو ایسی خشک مٹی سے پیدا کرنے لگا ہوں جس کو چوٹ لگانے سے آواز نکلتی ہے اور وہ سیاہ ہے اور لمبی مدت تک پڑے رہنے کی وجہ سے اس کی بو تبدیل ہو چکی ہے۔ (29) پھر جب میں اس کی پوری صورت بنا لوں اور اس کی پیدائش کا عمل مکمل کر لوں تو سب میرے حکم کی تعمیل میں اسے سلامی پیش کرتے ہوئے سجدہ کرنا۔ (30) چنانچہ فرشتوں نے حکم کی تعمیل کی اور اپنے رب کے حکم کے مطابق سب نے اسے سجدہ کیا۔ (31) لیکن ابلیس جو فرشتوں کے ساتھ تھا مگر ان میں سے نہیں تھا، اس نے فرشتوں کے ساتھ مل کر آدم کو سجدہ کرنے سے انکار کر دیا۔

(32) ابلیس کے آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے رکے رہنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس سے پوچھا: تجھے کس چیز نے اکساتے ہوئے اس بات سے روکا کہ تو سجدہ کرنے والے فرشتوں کے ساتھ مل کر میرے حکم کی تعمیل میں سجدہ کرے؟ (33) ابلیس نے تکبر کرتے ہوئے کہا: میرے لیے یہ صحیح نہیں کہ میں کسی ایسے بشر کو سجدہ کروں جسے تو نے کھنکھناتی مٹی سے پیدا کیا جو سیاہ اور بدبودار تھی۔

فوائد: ❀ تمام روزیوں اور تقدیر کی سب قسموں کا مالک صرف اکیلا اللہ ہے اور ان کے خزانے بھی اسی کے ہاتھ میں ہیں۔ وہ اپنی حکمت اور رحمت سے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور جس سے چاہتا ہے روک لیتا ہے۔

❀ یہ زمین پیدا کی گئی، ہموار کی گئی اور پھیلائی گئی ہے، نہایت تناسب کے ساتھ اسے بنایا گیا ہے جس سے اس پر انسانی زندگی ممکن ہوئی۔ یہ زمین گڑے ہوئے پہاڑوں کے ساتھ مضبوط کی گئی ہے تاکہ وہ اپنے باشندوں سمیت ڈگمگا نہ جائے اور اس میں اللہ تعالیٰ کی حکمت و مصلحت کے مطابق مقرر اندازے کے ساتھ مختلف طرح کی نباتات پائی جاتی ہیں۔

❀ فرشتوں سے آدم علیہ السلام کو سجدہ کرانے کا مقصد نوع انسانی کی عزت و تکریم کا اظہار تھا۔

❀ تمام فرشتوں نے عزت و تکریم کے لیے آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا، سوائے ابلیس کے، اس نے سجدہ کرنے سے انکار کر دیا۔

قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ ﴿٣٤﴾ وَإِنَّ عَلَيْكَ
اللَّعْنَةَ إِلَىٰ يَوْمِ الدِّينِ ﴿٣٥﴾ قَالَ رَبِّ فَأَنظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ
يُبْعَثُونَ ﴿٣٦﴾ قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنظَرِينَ ﴿٣٧﴾ إِلَىٰ يَوْمِ الْوَقْتِ
الْمَعْلُومِ ﴿٣٨﴾ قَالَ رَبِّ بِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي
الْأَرْضِ وَلَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٣٩﴾ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ
الْمُخْلَصِينَ ﴿٤٠﴾ قَالَ هَٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيمٌ ﴿٤١﴾ إِنَّ
عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ إِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ
مِنَ الْغَاوِينَ ﴿٤٢﴾ وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٤٣﴾
لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ لِّكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُومٌ ﴿٤٤﴾
إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿٤٥﴾ ادْخُلُوهَا بِسَلَامٍ
آمِنِينَ ﴿٤٦﴾ وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِم مِّنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَىٰ
سُرُرٍ مُّتَقَابِلِينَ ﴿٤٧﴾ لَا يَمَسُّهُمْ فِيهَا نَصَبٌ وَمَا هُم مِّنْهَا
بِمُخْرَجِينَ ﴿٤٨﴾ نَبِّئْ عِبَادِي أَنِّي أَنَا الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿٤٩﴾ وَأَنَّ
عَذَابِي هُوَ الْعَذَابُ الْأَلِيمُ ﴿٥٠﴾ وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ ﴿٥١﴾
إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلَامًا قَالَ إِنَّا مِنكُمْ وَجِلُونَ ﴿٥٢﴾

(34) اللہ تعالیٰ نے ابلیس سے کہا: جنت سے نکل جا، بلاشبہ تو دھتکار دیا گیا ہے۔

(35) بلاشبہ قیامت تک تجھ پر لعنت برستی رہے گی اور تو میری رحمت سے دور رہے گا۔

(36) ابلیس نے کہا: اے میرے رب! مجھے مہلت عطا فرما اور اس دن تک مجھے موت نہ دے جب تک مخلوق کو دوبارہ نہ اٹھایا جائے۔

(37) اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا: بلاشبہ تو بھی ان مہلت دیے گئے افراد میں شامل ہے جن کی موت میں نے مؤخر کر دی ہے۔

(38) اس وقت تک جب پہلا صور پھونکنے پر تمام مخلوقات کو موت آجائے گی۔

(39) ابلیس نے کہا: اے میرے رب! تو نے مجھے جو گمراہ کیا ہے، اس کے سبب میں زمین میں لوگوں کے لیے نافرمانیوں کو پُرکشش بناؤں گا اور ان سب کو سیدھے راستے سے بھٹکاؤں گا۔

(40) سوائے تیرے ان بندوں کے جنھیں تو نے اپنی عبادت کے لیے چن لیا۔

(41) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ درمیانی سیدھی راہ ہے جو مجھ تک پہنچانے والی ہے۔

(42) بلاشبہ میرے مخلص بندوں پر تیرا زور نہیں چلے گا اور نہ انھیں گمراہ کرنے کے لیے تجھے ان پر مسلط کیا جائے گا سوائے ان گمراہوں کے جو تیرے پیروکار بن جائیں۔

(43) اور بلاشبہ جہنم ابلیس اور اس کے تمام گمراہ پیروکاروں کے لیے وعدے کی جگہ ہے۔

(44) جہنم کے سات دروازے ہیں جن سے وہ داخل ہوں گے۔ اس کے ہر دروازے سے شیطان کے پیروکاروں میں سے معلوم اور متعین تعداد داخل ہوگی۔

(45) بلاشبہ جو لوگ اپنے رب کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز آ کر اس سے ڈرتے رہے، وہ جنت کے باغوں اور چشموں میں ہوں گے۔

(46) انھیں ان میں داخل ہوتے وقت کہا جائے گا: تم آفات سے سلامتی پا کر اور تمام خطرات سے امن پا کر ان میں داخل ہو جاؤ۔

(47) ہم ان کے سینوں کا کینہ اور دشمنی ختم کر دیں گے اور وہ باہمی محبت کے ساتھ بھائی بھائی بنے ہوئے آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہوں گے۔

(48) انھیں وہاں کسی قسم کی تھکاوٹ نہ پہنچے گی اور نہ انھیں وہاں سے نکالا جائے گا بلکہ وہ ان جنتوں میں ہمیشہ رہیں گے۔

(49) اے رسول! میرے بندوں کو بتا دیں کہ ان میں سے جو توبہ کرے، میں اسے بہت بخشنے والا اور اس پر خوب رحم کرنے والا ہوں۔

(50) اور ان کو یہ بھی بتا دیں کہ میرا عذاب ہی دردناک عذاب ہے، اس لیے انھیں چاہیے کہ میری بخشش کے حصول کے لیے اور میرے عذاب سے امن پانے کے لیے میرے حضور توبہ کریں۔

(51) انھیں ابراہیم علیہ السلام کے ان مہمانوں کے بارے میں بھی بتائیں جو فرشتوں میں سے تھے۔ وہ جو ان کے پاس بیٹے کی خوشخبری اور قومِ لوط کی ہلاکت کی خبر لے کر آئے تھے۔

(52) جب فرشتے ابراہیم علیہ السلام کے پاس گئے تو انھوں نے ان سے کہا: آپ پر سلام ہو، سو انھوں نے نہایت اچھے طریقے سے ان کے سلام کا جواب دیا اور ان کے سامنے کھانے کے لیے بُھنا ہوا بچھڑا پیش کیا۔ انھوں نے خیال کیا کہ وہ انسان ہیں۔ جب انھوں نے اس پیش کیے ہوئے کھانے میں سے کچھ نہ کھایا تو ابراہیم علیہ السلام نے کہا: بلاشبہ ہمیں تم لوگوں سے ڈر لگ رہا ہے۔

فوائد: ❀ ان آیات میں اس بات کی دلیل ہے کہ متقی لوگ ایک دوسرے کی زیارت کریں گے اور نہایت ادب و احترام سے ان کی بیٹھک ہوگی کہ ہر ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہوگا۔ ایک دوسرے کی طرف پشت کر کے نہیں بیٹھے گا۔ ❀ آدمی کو چاہیے کہ اس کے دل میں امید و خوف اور شوق اور ڈر بیک وقت موجود رہیں۔ ❀ جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی، انھیں برگزیدہ کیا اور چن لیا ہے، ان پر شیطان کا زور نہیں چلتا کہ وہ ان سے کوئی ایسا گناہ کرائے جس کی اللہ کے ہاں معافی نہیں ہے۔ ❀ مہمان کو اس ادب کی تعلیم دی گئی ہے کہ جب وہ دوسروں کے ہاں جائے تو پہلے سلام و آداب پیش کرے۔

قَالُوْا لَا تَوْجَلْ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ﴿۵۳﴾ قَالَ اَبَشَّرْتُمُوْنِيْ
عَلٰٓى اَنْ مَّسَّنِيَ الْكِبَرُ فَبِمَ تُبَشِّرُوْنَ ﴿۵۴﴾ قَالُوْا بَشَّرْنٰكَ
بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْقٰنِطِيْنَ ﴿۵۵﴾ قَالَ وَمَنْ يَّقْنَطُ مِنْ
رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ ﴿۵۶﴾ قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا
الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۵۷﴾ قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ﴿۵۸﴾ اِلَّآ اٰلَ
لُوْطٍ ؕ اِنَّا لَمُنَجُّوْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۵۹﴾ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ؕ قَدَّرْنَآ ۙ اِنَّهَا لَمِنَ
الْغٰبِرِيْنَ ﴿۶۰﴾ فَلَمَّا جَآءَ اٰلَ لُوْطِ ِۨالْمُرْسَلُوْنَ ﴿۶۱﴾ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ
مُّنْكَرُوْنَ ﴿۶۲﴾ قَالُوْا بَلْ جِئْنٰكَ بِمَا كَانُوْا فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ﴿۶۳﴾ وَ
اَتَيْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۶۴﴾ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ
الَّيْلِ وَاتَّبِعْ اَدْبَارَهُمْ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ وَّامْضُوْا
حَيْثُ تُؤْمَرُوْنَ ﴿۶۵﴾ وَقَضَيْنَآ اِلَيْهِ ذٰلِكَ الْاَمْرَ اَنَّ دَابِرَ هٰٓؤُلَآءِ
مَقْطُوْعٌ مُّصْبِحِيْنَ ﴿۶۶﴾ وَجَآءَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۶۷﴾
قَالَ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ ضَيْفِيْ فَلَا تَفْضَحُوْنِ ﴿۶۸﴾ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا
تُخْزُوْنِ ﴿۶۹﴾ قَالُوْٓا اَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۰﴾ قَالَ هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِيْٓ
اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴿۷۱﴾ لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۷۲﴾

ع 4 16 4

(53) ان پیغام لانے والے فرشتوں نے کہا: آپ ڈریں مت، یقیناً ہم آپ کو خوشخبری دیتے ہیں کہ آپ کے ہاں صاحبِ علم بیٹے کی ولادت ہوگی۔

(54) ابراہیم علیہ السلام نے بیٹے کی بشارت دینے پر حیرانی کا اظہار کرتے ہوئے ان سے کہا: کیا تم مجھے بیٹے کی خوشخبری دیتے ہو جبکہ میں عمر رسیدہ اور بوڑھا ہو چکا ہوں۔ تم کس بنیاد پر مجھے خوشخبری دیتے ہو؟

(55) پیغام لانے والے فرشتوں نے ابراہیم علیہ السلام سے کہا: ہم نے آپ کو حق کے ساتھ خوشخبری دی ہے جس میں کوئی شک نہیں، لہٰذا ہم نے آپ کو جو خوشخبری دی ہے، اس کے بارے میں مایوس ہونے والوں میں سے نہ بنیں۔

(56) ابراہیم علیہ السلام نے کہا: اپنے رب کی رحمت سے مایوس تو صرف سیدھی راہ سے ہٹے ہوئے لوگ ہی ہوتے ہیں۔

(57) ابراہیم علیہ السلام نے کہا: اے اللہ کی طرف سے بھیجے ہوئے (فرشتو!) تمھارا کیا اہم کام ہے جس کے لیے تم آئے ہو؟

(58) بھیجے ہوئے فرشتوں نے کہا: ہمیں اللہ تعالیٰ نے نہایت فسادی اور بہت بری قوم، یعنی قومِ لوط کو ہلاک کرنے کے لیے بھیجا ہے۔

(59) سوائے لوط کے اہلِ ایمان اہل وعیال اور پیروکاروں کے، وہ ہلاک نہیں ہوں گے۔ ہم ان سب کو اس ہلاکت سے بچا لیں گے۔

(60) سوائے ان کی بیوی کے۔ یقیناً ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ پیچھے رہنے والوں کے ساتھ رہ جائے گی جن کی ہلاکت کا فیصلہ ہو گیا ہے۔

(61) جب بھیجے گئے فرشتے مردانہ شکل وصورت میں آلِ لوط کے پاس آئے۔

(62) تو لوط علیہ السلام نے ان سے کہا: تم لوگ تو کچھ انجان سے معلوم ہو رہے ہو۔

(63) بھیجے گئے فرشتوں نے لوط (علیہ السلام) سے کہا: اے لوط! آپ ڈریں مت، ہم وہ مہلک عذاب لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں جس کے بارے میں آپ کی قوم شک وشبہ میں مبتلا تھی۔

(64) اور ہم آپ کے پاس حق لائے ہیں جس میں کوئی مذاق والی بات نہیں اور ہم نے آپ کو جو خبر دی ہے، اس میں ہم سچ بول رہے ہیں۔

(65) رات کا کچھ وقت گزارنے کے بعد آپ اپنے اہل وعیال کو لے کر یہاں سے نکل جائیں اور آپ ان کے پیچھے چلیں۔ تم میں سے کوئی پیچھے مڑ کر نہ دیکھے کہ ان پر کون سا عذاب اترا ہے۔ تم ادھر کو چلنا جدھر اللہ تعالیٰ نے تمھیں چلنے کا حکم دیا ہے۔

(66) ہم نے جو معاملہ مقدر ٹھہرایا تھا، اس کے بارے میں لوط علیہ السلام کو بذریعۂ وحی بتا دیا اور وہ یہ تھا کہ صبح ہوتے ہی ان کے آخری آدمی تک کو ہلاک کر کے ان کی جڑیں کاٹ دی جائیں گی۔

(67) سدوم کے رہنے والے لوط (علیہ السلام) کے مہمانوں کے پاس بے حیائی کا کام کرنے کی تمنا لیے خوشی خوشی آئے۔

(68) لوط (علیہ السلام) نے ان سے کہا: یہ لوگ میرے مہمان ہیں، لہٰذا تم جس ارادے سے ان کے پاس آئے ہو، مجھے اس بارے میں رسوا نہ کرو۔

(69) اللہ سے ڈر کر یہ بے حیائی والا کام چھوڑ دو اور اپنی اس بری حرکت سے مجھے ذلیل نہ کرو۔

(70) ان کی قوم نے ان سے کہا: ہم نے لوگوں میں سے کسی کی بھی مہمان نوازی کرنے سے آپ کو روکا نہ تھا؟

(71) لوط علیہ السلام نے اپنی معذوری ظاہر کرتے ہوئے ان سے اپنے مہمانوں کے سامنے کہا: یہ میری بیٹیاں تمھاری عورتوں میں سے ہیں، لہٰذا اگر شہوت پوری کرنا ہی تمھارا مقصد ہے تو ان سے شادیاں کر لو۔

(72) اے رسول! آپ کی زندگی کی قسم! بلاشبہ قومِ لوط اپنی شہوت کی ہوس میں بھٹکی ہوئی تھی۔

فوائد: ❀ جسے اللہ تعالیٰ نے ہدایت اور عظیم علم سے نوازا ہو، اسے کسی صورت میں بھی اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیے۔ ❀ اللہ تعالیٰ نے لوط علیہ السلام اور ان کے پیروکاروں کو قومِ لوط پر عذاب نازل ہونے کے دوران میں پیچھے مڑ کر دیکھنے سے منع کر دیا تاکہ انھیں ان پر ترس نہ آ جائے۔ ❀ قومِ لوط کا لوط علیہ السلام کے مہمانوں سے بدفعلی کا پختہ عزم اس بات کی دلیل ہے کہ ان کی فطرت بگڑ چکی تھی اور وہ نہایت بے حیا ہو گئے تھے۔

فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُشْرِقِيْنَ ﴿۷۳﴾ فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَ
اَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ﴿۷۴﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ
لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ ﴿۷۵﴾ وَاِنَّهَا لَبِسَبِيْلٍ مُّقِيْمٍ ﴿۷۶﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً
لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۷۷﴾ وَاِنْ كَانَ اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ لَظٰلِمِيْنَ ﴿۷۸﴾ فَانْتَقَمْنَا
مِنْهُمْ وَاِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِيْنٍ ﴿۷۹﴾ وَلَقَدْ كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ
الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۸۰﴾ وَاٰتَيْنٰهُمْ اٰيٰتِنَا فَكَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ﴿۸۱﴾
وَكَانُوْا يَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا اٰمِنِيْنَ ﴿۸۲﴾
فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِيْنَ ﴿۸۳﴾ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا
كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا
بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ وَاِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ ؕ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ
الْجَمِيْلَ ﴿۸۵﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿۸۶﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ
سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ ﴿۸۷﴾ لَا تَمُدَّنَّ
عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ
عَلَيْهِمْ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۸﴾ وَقُلْ اِنِّيْۤ اَنَا
النَّذِيْرُ الْمُبِيْنُ ﴿۸۹﴾ كَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِيْنَ ﴿۹۰﴾

(73) چنانچہ سورج نکلنے کے وقت کے آغاز ہی میں انھیں ایک شدید تباہ کن چنگھاڑ نے پکڑ لیا۔

(74) اور ہم نے ان کی بستیاں اس طرح الٹ پلٹ دیں کہ ان بستیوں کا اوپر والا حصہ نیچے کر دیا اور ان پر پتھریلی مٹی کے کھنگروں کی بارش برسائی۔

(75) بلاشبہ غور وفکر کرنے والوں کے لیے قومِ لوط پر مذکورہ ہلاک کرنے والے عذاب کے آنے میں کئی نشانیاں ہیں۔

(76) بلاشبہ قومِ لوط کی یہ بستیاں شاہراہ عام پر ہیں جنھیں وہاں سے گزرنے والے مسافر دیکھتے ہیں۔

(77) بلاشبہ یہ جو کچھ ہوا، اس میں ایمان داروں کے لیے بڑی راہنمائی ہے کہ وہ اس سے عبرت حاصل کریں۔

(78) گھنے درختوں والی بستی میں رہنے والی قومِ شعیب بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرنے اور اپنے رسول شعیب علیہ السلام کو جھٹلانے کی وجہ سے ظالم تھی۔

(79) پھر ہم نے ان سے انتقام لیا، اس طرح کہ عذاب نے انھیں پکڑ لیا، اور بلاشبہ قومِ لوط کی بستیاں اور قومِ شعیب کے علاقے ہر گزرنے والے کے لیے شارع عام پر واقع ہیں۔

(80) یقیناً قوم ثمود نے بھی تمام رسولوں کو جھٹلا دیا جب انھوں نے اپنے نبی صالح علیہ السلام کو جھٹلایا۔ یہ لوگ حجر کے علاقے میں رہنے والے تھے (جو شمالی حجاز کا ایک مقام ہے۔)

(81) ہم نے انھیں اس پیغام کی صداقت پر واضح دلائل اور نشانیاں عطا فرمائیں جو صالح علیہ السلام اپنے رب کی طرف سے لائے تھے۔ ان میں سے ایک اونٹنی تھی، لیکن انھوں نے ان دلائل کا اعتبار کیا نہ ان کی پروا کی۔

(82) وہ پہاڑوں کو تراش تراش کر گھر بناتے تاکہ جن خطرات کا انھیں سامنا تھا، ان سے بے خوف ہو کر ان گھروں میں رہ سکیں۔

(83) آخر انھیں بھی جونہی انھوں نے صبح کی، چنگھاڑ کے عذاب نے آدبوچا۔ (84) اور جو مال انھوں نے کمائے تھے اور جو گھر بنائے تھے، کوئی چیز بھی ان سے اللہ کا عذاب نہ ٹال سکی۔

(85) ہم نے آسمانوں، زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے، اسے بے کار اور بغیر حکمت کے نہیں بنایا۔ یقیناً ہم نے ان سب چیزوں کو بامقصد بنایا ہے اور قیامت ہر صورت ضرور آنے والی ہے، لہٰذا اے رسول! آپ اپنے جھٹلانے والوں سے منہ پھیر لیں اور حسن وخوبی کے ساتھ ان سے درگزر کریں۔

(86) اے رسول! بلاشبہ آپ کا رب ہی ہر چیز کو خوب پیدا کرنے والا اور اسے اچھی طرح جاننے والا ہے۔

(87) یقیناً ہم نے آپ کو سورت فاتحہ عطا کی جس کی سات آیات ہیں اور یہ قرآنِ عظیم بھی ہے۔

(88) ہم نے مختلف کافروں کو اس ختم ہونے والے مال ومتاع میں سے جو کچھ دے رکھا ہے، آپ اس کی طرف اپنی نظریں دوڑائیں نہ ان کے جھٹلانے کا رنج کریں اور مومنوں سے نرمی اور محبت کا رویہ اپنائیں۔

(89) اے رسول! کہہ دیں: بلاشبہ میں تو عذاب سے کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں۔

(90) میں تمھیں ڈراتا ہوں کہ تم پر بھی ویسا عذاب نہ آجائے جیسا اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر نازل کیا جنھوں نے اللہ کی کتابوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے کہ وہ کچھ پر ایمان لاتے تھے اور بعض کا انکار کرتے تھے۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ جب کسی بستی کو تباہ کرنا چاہتا ہے تو ان کے رہنے والوں کا شر اور سرکشی حد سے بڑھ جاتی ہے اور جب وہ انتہا کو پہنچ جائے تو اللہ تعالیٰ انھیں وہ سزا دیتا ہے جس کے وہ مستحق ہوتے ہیں۔ ❀ عذاب والی جگہوں پر جانے کی کراہت کا بیان، اور اسی طرح کافروں کے قبرستان میں جانا بھی (شرعاً) ناپسندیدہ ہے۔ اگر انسان ان جگہوں یا کفار کے قبرستان میں چلا جائے تو اسے وہاں سے جلدی نکل جانا چاہیے۔ ❀ مومن کی نظر دنیا کی زیب وزینت اور آرائش پر نہیں ہونی چاہیے اور اسے اللہ کے پاس جو عطیات اور نوازشات ہیں، ان کی طرف دیکھنا چاہیے۔ ❀ مومن کو چاہیے کہ وہ مشرکوں سے دور رہے اور اگر وہ ایمان نہ لائیں تو ان پر غم نہ کرے۔ اہلِ ایمان کی صحبت اختیار کرے، ان کے ساتھ نرمی کرے، ان سے محبت کرے، خواہ وہ فقیر ہی ہوں۔

الَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِيْنَ ﴿۹۱﴾ فَوَرَبِّكَ لَنَسْـَٔلَنَّهُمْ
اَجْمَعِيْنَ ﴿۹۲﴾ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَ
اَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۹۴﴾ اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ ﴿۹۵﴾ الَّذِيْنَ
يَجْعَلُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۹۶﴾ وَلَقَدْ نَعْلَمُ
اَنَّكَ يَضِيْقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُوْلُوْنَ ﴿۹۷﴾ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ
مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ﴿۹۸﴾ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ﴿۹۹﴾

سُوْرَةُ النَّحْلِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّثَمَانٍ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّسِتَّةُ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَتٰۤى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا
يُشْرِكُوْنَ ﴿۱﴾ يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ
مِنْ عِبَادِهٖۤ اَنْ اَنْذِرُوْۤا اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاتَّقُوْنِ ﴿۲﴾ خَلَقَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۳﴾ خَلَقَ
الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ﴿۴﴾ وَالْاَنْعَامَ
خَلَقَهَا ۚ لَكُمْ فِيْهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۵﴾
وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ ﴿۶﴾

﴿91﴾ وہ جنھوں نے قرآن کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے اور کہا: وہ جادو، کہانت یا شعر ہے۔

﴿92﴾ اے رسول! آپ کے پالنے والے کی قسم! ہم قیامت کے دن قرآن کے ٹکڑے ٹکڑے کرنے والے ان سب لوگوں سے ضرور پوچھیں گے۔

﴿93﴾ ہم ان سے ضرور اس کفر اور نافرمانیوں کی باز پرس کریں گے جو وہ دنیا میں کرتے تھے۔

﴿94﴾ چنانچہ اے رسول! جس کی طرف بلانے کا اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے، اس کا اعلان کر دیں اور مشرک جو کہتے اور کرتے ہیں، اس پر توجہ نہ دیں۔

﴿95﴾ اور ان سے ہرگز نہ ڈریں۔ یقیناً قریش کے مذاق اڑانے والے کفر کے سرغنوں سے ہم آپ کو کافی ہیں۔

﴿96﴾ وہ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ غیروں کو معبود بناتے ہیں، وہ بہت جلد اپنے شرک کا برا انجام خود دیکھ لیں گے۔

﴿97﴾ اے رسول (ﷺ)! یقیناً ہم جانتے ہیں کہ ان کے آپ کو جھٹلانے اور آپ کا مذاق اڑانے سے آپ کا دل تنگ ہوتا ہے۔

﴿98﴾ اس لیے آپ اللہ تعالیٰ کو ان صفات سے پاک قرار دے کر جو اس کی شان کے لائق نہیں اور اس کی صفاتِ کمال کے ذریعے سے اس کی حمد بیان کر کے اس کی پناہ حاصل کریں۔ اللہ ہی کی عبادت کرنے والے اور اس کے لیے نماز پڑھنے والے بنیں۔ آپ کے دل کی تنگی کا علاج اسی میں ہے۔

﴿99﴾ آپ اپنے رب کی عبادت پر ہمیشگی اختیار کریں اور تا حیات اس پر قائم رہیں یہاں تک کہ آپ کو موت آئے تو آپ اسی پر ہوں۔

سورۃ النحل مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: ان بعض نعمتوں کی یاد دہانی کرائی گئی ہے جو نعمتیں عطا کرنے والی ذات کا پتا بتاتی ہیں۔

تفسیر: ﴿1﴾ اے کافرو! اللہ تعالیٰ نے تمھیں عذاب دینے کا جو فیصلہ کیا ہے، وہ قریب ہے، لہٰذا اس کے وقت سے پہلے اس کی جلدی نہ مچاؤ۔ اللہ تعالیٰ پاک اور برتر ہے ان سب سے جنھیں مشرک اللہ کا شریک قرار دیتے ہیں۔

﴿2﴾ اللہ تعالیٰ اپنے فیصلے سے اپنے رسولوں میں سے جس پر چاہتا ہے، فرشتوں کو وحی دے کر نازل فرماتا ہے کہ اے رسولو! لوگوں کو میرے (اللہ کے) ساتھ شرک کرنے سے ڈراؤ کہ معبود برحق میں ہی ہوں، لہٰذا اے لوگو! میرے حکم مان کر اور میرے منع کیے ہوئے کاموں سے باز آ کر مجھ ہی سے ڈرو۔

﴿3﴾ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو کسی پچھلے نمونے کے بغیر حق کے ساتھ پیدا کیا اور انھیں بے مقصد نہیں بنایا بلکہ اس نے انھیں اس لیے بنایا تا کہ اس کی عظمت پر انھیں دلیل بنایا جائے، وہ لوگوں کے دوسروں کو اس کا شریک قرار دینے سے پاک ہے۔

﴿4﴾ اس نے انسان کو ایک حقیر نطفے سے پیدا کیا، پھر وہ پیدائش کے مختلف مرحلوں میں پروان چڑھتا رہا حتی کہ وہ حق کو مٹانے کے لیے باطل کو لے کر صریح اور شدید جھگڑالو بن بیٹھا۔

﴿5﴾ اے لوگو! اونٹ، گائے اور بکریاں (وغیرہ) چوپائے اس نے تمھارے فائدے کے لیے بنائے۔ ان فوائد میں سے یہ ہے کہ تم ان کی اون اور پشم سے گرمی حاصل کرتے ہو، مزید ان کے دودھ اور کھالوں سے فائدہ اٹھاتے ہو، نیز ان پر سواری کرنے کے ساتھ ساتھ انھیں کھاتے بھی ہو۔

﴿6﴾ اور ان میں تمھارے لیے رونق بھی ہے جب تم شام کو انھیں گھر لاتے ہو اور جب صبح کے وقت انھیں چرانے کے لیے لے جاتے ہو۔

فوائد: ❀ نبی ﷺ کو مشرکوں کی اذیتوں سے بچانے اور محفوظ رکھنے کے لیے اللہ تعالیٰ کا خصوصی انتظام اور بندوبست ہے۔ ❀ سبحان اللہ، الحمد للہ کہنا اور نماز ادا کرنا، غموں اور پریشانیوں کا علاج ہے، نیز سختیوں، مصیبتوں اور تکلیفوں سے نکلنے کا راستہ ہے۔ ❀ مسلمان سے بطور فرض یہ مطالبہ ہے کہ وہ موت تک ہمیشہ باقاعدگی سے نماز کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے جب تک وہ بے ہوش نہیں ہو جاتا یا اس کی عقل کام نہیں چھوڑ جاتی۔ ❀ اللہ تعالیٰ نے وحی کو روح کا نام دیا ہے کیونکہ اس سے انسانوں کو زندگی ملتی ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جانوروں اور چوپایوں کا مالک بنایا اور انھیں ہمارے لیے مسخر کر دیا اور ان کو ماتحت رکھ کر ان سے فائدہ اٹھانا ہمارے لیے جائز و حلال قرار دیا۔ یہ اس برتر ذات کی ہم پر خاص رحمت ہے۔

وَتَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ
الْاَنْفُسِ ؕ اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۙ﴿۷﴾ وَّالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ
وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً ؕ وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۸﴾
وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ وَمِنْهَا جَآئِرٌ ؕ وَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ
اَجْمَعِيْنَ ﴿۹﴾ ع هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّكُمْ مِّنْهُ
شَرَابٌ وَّمِنْهُ شَجَرٌ فِيْهِ تُسِيْمُوْنَ ﴿۱۰﴾ يُنْۢبِتُ لَكُمْ بِهِ
الزَّرْعَ وَالزَّيْتُوْنَ وَالنَّخِيْلَ وَالْاَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ
الثَّمَرٰتِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَسَخَّرَ
لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۙ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ وَالنُّجُوْمُ
مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۱۲﴾
وَمَا ذَرَاَ لَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ؕ اِنَّ فِيْ
ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَهُوَ الَّذِيْ
سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْا
مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ
فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۴﴾

ع 1 7

(7) اور یہ جانور جنھیں ہم نے تمھارے لیے پیدا کیا ہے، یہ سفروں میں تمھارے بھاری ساز و سامان ان شہروں تک اٹھا کر لے جاتے ہیں جہاں تم جانوں کی شدید مشقت کے بغیر پہنچ ہی نہیں سکتے تھے۔ اے لوگو! بلاشبہ تمھارا رب نہایت مہربان، تم پر خوب رحم کرنے والا ہے کہ اس نے یہ جانور تمھارے تابع فرمان کر دیے ہیں۔

(8) اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے گھوڑے، خچر اور گدھے پیدا کیے تاکہ تم ان پر سواری کرو اور اپنے سامان لاد دو، نیز وہ تمھارے لیے باعثِ زینت بھی ہوں کہ لوگوں کے درمیان تم ان سے خوبصورتی حاصل کرو۔ اللہ تعالیٰ اور بھی ایسی بہت سی چیزیں پیدا کرے گا جن کے پیدا کرنے کا وہ ارادہ رکھتا ہے جن کا تمھیں علم نہیں ہے۔

(9) سیدھی راہ جو اللہ تعالیٰ کی رضا تک پہنچاتی ہے، اس کا بیان اللہ کے ذمے ہے اور وہ راہ ہے اسلام۔ اور بعض راہیں ایسی ہیں جو حق سے ہٹی ہوئی شیطان کی راہیں ہیں۔ راہِ اسلام کے علاوہ ہر راہ ٹیڑھی ہے۔ اگر اللہ تم سب کو ایمان کی توفیق دینا چاہتا تو تم سب کو اس کی توفیق دے دیتا۔

(10) وہ پاک ذات ہے جس نے تمھارے لیے بادلوں سے پانی اتارا جس سے تم پیتے ہو اور تمھارے جانور بھی اس سے پیتے ہیں اور اسی سے نباتات اور درخت اگتے ہیں جن میں تم اپنے مویشی چراتے ہو۔

(11) اسی پانی سے اللہ تمھارے لیے کھیتیاں اگاتا ہے جن سے تم کھاتے ہو اور وہ اس پانی سے تمھارے لیے زیتون، کھجور، انگور اور ہر طرح کے پھل اگاتا ہے۔ بلاشبہ اس پانی میں اور اس سے پیدا ہونے والی چیزوں میں ان لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی قدرت کے یقینی دلائل ہیں جو اس کی تخلیق میں غور و فکر کرتے ہیں اور اس سے اللہ پاک کی عظمت پر دلیل لیتے ہیں۔

(12) اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے رات مسخر (مقرر وقت کی پابند) کر دی تاکہ تم اس میں سکون اور راحت حاصل کرو، تمھارے لیے دن مسخر کیا تاکہ تم اس میں زندگی بسر کرنے کا سامان کماؤ، سورج تمھارے لیے مسخر کیا اور اسے روشنی بنایا اور چاند مسخر کیا اور اسے نور بنا دیا۔ ستارے بھی اس کے تقدیری حکم سے تمھاری خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔ تم خشکی اور سمندر کی تاریکیوں میں ان سے راہنمائی لیتے ہو اور ان کے ذریعے سے اوقات وغیرہ معلوم کرتے ہو۔ ان سب کی تسخیر میں یقیناً عقل سے کام لینے والی قوم کے لیے اللہ کی قدرت کے واضح دلائل موجود ہیں۔ وہی ان سے حکمت کی باتیں سمجھ سکتے ہیں۔

(13) اللہ تعالیٰ نے زمین میں مختلف رنگ روپ کی معدنیات، حیوانات، نباتات اور کھیتیاں پیدا کر کے انھیں تمھارے لیے مسخر کر دیا۔ بلاشبہ اس مذکورہ تخلیق اور تسخیر میں ان لوگوں کے لیے اللہ کی قدرت کی نمایاں دلیل اور راہنمائی موجود ہے جو اس سے عبرت پکڑتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی قادر اور انعام کرنے والا ہے۔

(14) اور وہی پاک ذات ہے جس نے تمھارے لیے سمندر کو مسخر کیا اور تمھارے لیے اس میں سوار ہونا اور اس میں سے چیزیں نکالنا ممکن بنایا تاکہ تم اس سے مچھلی کا شکار کر کے تر و تازہ اور نرم گوشت کھاؤ اور تم اس سے زینت کا سامان موتی وغیرہ نکالو جسے تم اور تمھاری عورتیں پہنیں۔ تم دیکھتے ہو کہ کشتیاں سمندر کی موجوں کو پھاڑتی ہوئی چلتی ہیں اور تم اللہ کا فضل جو تجارت سے نفع کی صورت میں ملتا ہے، حاصل کرنے کے لیے ان کشتیوں میں سوار ہوتے ہو۔ اس نے یہ سب کچھ اس لیے بھی بنایا ہے تاکہ تم ان انعامات کا شکر کرو جو اس نے تم پر کیے اور عبادت کے معاملے میں اسے یکتا قرار دو۔

فوائد: ❀ یہ اللہ تعالیٰ کی عظمت ہی ہے کہ وہ ہر زمانے میں جیسی چاہتا ہے مخلوق پیدا کرتا ہے جسے تمام انسان نہیں جانتے۔

❀ اللہ تعالیٰ نے ستاروں کو تین مقاصد کے لیے پیدا کیا: آسمان کی زینت کے لیے، خشکی اور سمندر کی تاریکیوں میں راہنمائی لینے کے لیے، اوقات اور ماہ و سال معلوم کرنے کے لیے۔

❀ شکر و تعریف کے لائق وہی اللہ ہے جس نے ہم پر ایسی چیزوں کے ذریعے سے انعام کیا جن میں ہماری زندگی کی بہتری ہے اور جو بہترین گزران میں ہماری مدد کرتی ہیں۔

❀ اللہ تعالیٰ نے مچھلیوں کے گوشت حاصل کرنے، موتی اور مرجان نکالنے، سوار ہونے اور تجارت وغیرہ جیسے فوائد حاصل کرنے کے لیے سمندر کو مسخر کر کے ہم پر انعام فرمایا۔

وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَاَنْهٰرًا وَّسُبُلًا
لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿١٥﴾ وَعَلٰمٰتٍ ؕ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿١٦﴾ اَفَمَنْ
يَّخْلُقُ كَمَنْ لَّا يَخْلُقُ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿١٧﴾ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ
لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٨﴾ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَ
مَا تُعْلِنُوْنَ ﴿١٩﴾ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ
شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ﴿٢٠﴾ اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ ۚ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۙ
اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ﴿٢١﴾ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ
بِالْاٰخِرَةِ قُلُوْبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ وَّهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٢٢﴾ لَا جَرَمَ اَنَّ
اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ ﴿٢٣﴾
وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ مَّاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ۙ قَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ
الْاَوَّلِيْنَ ﴿٢٤﴾ لِيَحْمِلُوْٓا اَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۙ
وَمِنْ اَوْزَارِ الَّذِيْنَ يُضِلُّوْنَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اَلَا سَآءَ مَا
يَزِرُوْنَ ﴿٢٥﴾ قَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتَى
اللّٰهُ بُنْيَانَهُمْ مِّنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ
فَوْقِهِمْ وَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٢٦﴾

ع 2 12 8 — ع 3 4 9

(15) اور اس نے زمین میں پہاڑ گاڑ دیے جو تمھیں لے کر اسے ڈگمگانے اور ایک طرف ڈھلکنے سے بچائے رکھتے ہیں اور اس میں کئی دریا اور نہریں جاری کر دیں تاکہ تم ان سے پانی پیو، اپنے جانوروں کو پلاؤ اور کھیتوں کو سیراب کرو اور اس میں کئی راہیں نکال دیں جن پر تم چلو اور بھٹکے بغیر اپنی منزل مقصود تک پہنچ جاؤ۔ (16) اس نے زمین میں تمھارے لیے بہت سی واضح نشانیاں مقرر فرمائیں جن سے تم دن کے سفر میں راہنمائی لیتے ہو اور اس نے تمھارے لیے آسمان میں ستارے بنائے تاکہ رات کے وقت تم ان سے راہنمائی لے سکو۔ (17) تو کیا وہ جو یہ اور دوسری چیزیں پیدا کرتا ہے، اس جیسا ہے جو کچھ پیدا نہیں کرتا؟! کیا تم اللہ تعالیٰ کی عظمت کا ذرا بھی لحاظ نہیں کرتے جو سب کچھ پیدا کرتا ہے، نیز یہ کہ تم عبادت میں اسے یکتا جانو اور اس کے ساتھ انھیں شریک نہ ٹھہراؤ جو کچھ پیدا نہیں کرتے؟ (18) اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے جو بہت سی نعمتوں سے تمھیں نوازا ہے، اگر تم انھیں شمار کرنے اور گننے کی کوشش کرو تو ان کی کثرت اور انواع و اقسام کی بہتات کی وجہ سے ایسا نہ کر سکو گے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ بے حد بخشنے والا ہے کہ شکر سے غافل رہنے کے باوجود اس نے تمھارا مؤاخذہ نہیں کیا۔ وہ بہت رحم کرنے والا ہے کہ گناہوں اور شکر میں کوتاہی کے باوجود اس نے تم پر اپنے انعامات بند نہیں کیے۔ (19) اور اے بندو! اللہ جانتا ہے جو اعمال تم چھپاتے ہو اور جو تم ظاہر کرتے ہو۔ ان میں سے کوئی عمل اس سے مخفی نہیں اور وہ ضرور ان پر تمھیں جزا دے گا۔ (20) جن کی مشرک اللہ کے سوا عبادت کرتے ہیں، وہ کوئی معمولی سی چیز بھی پیدا نہیں کر سکتے بلکہ ان کے عبادت گزار خود انھیں بناتے ہیں تو وہ اللہ کو چھوڑ کر ان بتوں کی عبادت کیسے کرتے ہیں جنھیں وہ اپنے ہاتھوں سے تراشتے ہیں؟! (21) ان کے عبادت گزاروں کے انھیں اپنے ہاتھوں سے تیار کرنے کے ساتھ ساتھ وہ ایسے جمادات ہیں جن میں زندگی کے آثار ہیں نہ ان کے پاس علم ہے۔ وہ تو یہ بھی نہیں جانتے کہ وہ قیامت کے دن اپنے عبادت گزاروں کے ساتھ کب اٹھائے جائیں گے تاکہ ان کے ساتھ انھیں بھی جہنم کی آگ میں ڈالا جائے۔ (22) تمھارا معبود برحق ایک ہی ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور وہ ہے اللہ اور جو لوگ جزا کے لیے دوبارہ اٹھائے جانے پر ایمان نہیں رکھتے، ان کے دل خوف کے نہ ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے منکر ہیں۔ وہ حساب کتاب اور سزا پر ایمان نہیں رکھتے۔ یہ لوگ متکبر ہیں جو حق قبول کرتے ہیں نہ اس کے تابع ہوتے ہیں۔ (23) یہ بات پکی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر اس عمل کو جانتا ہے جسے وہ چھپاتے ہیں اور ہر اس عمل کو جانتا ہے جسے وہ ظاہر کرتے ہیں۔ اس سے کوئی عمل بھی پوشیدہ نہیں۔ وہ ضرور انھیں ان اعمال کا بدلہ دے گا۔ بلاشبہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ان لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو اس کی عبادت اور فرمانبرداری کرنے سے تکبر کرتے ہیں، بلکہ وہ ان سے شدید نفرت کرتا ہے۔ (24) جب ان لوگوں سے کہا جاتا ہے جو خالقِ کائنات کی وحدانیت کے منکر ہیں اور دوبارہ زندہ ہونے کو جھٹلاتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے محمد (ﷺ) پر کیا نازل کیا ہے؟ تو وہ کہتے ہیں: اس نے اس پر کچھ بھی نازل نہیں کیا، بس اس نے خود ہی پہلے لوگوں کے جھوٹے قصے کہانیاں گھڑ لیے ہیں۔ (25) تاکہ ان لوگوں کا انجام یہ ہو کہ وہ بغیر کسی کمی کے اپنے گناہ اٹھائیں اور ان لوگوں کے گناہ بھی اپنے سر لیں جنھیں انھوں نے جہالت اور تقلید کی بنا پر اسلام سے گمراہ کیا۔ کس قدر برا بوجھ ہے جو وہ اپنے اور اپنے پیروکاروں کے گناہوں کا اپنے سر لیں گے۔ (26) ان سے پہلے کافروں نے بھی اپنے رسولوں سے مکر و فریب کیے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی عمارتیں جڑوں سے اکھیڑ دیں، چنانچہ ان کی چھتیں اوپر کی جانب سے ان پر گر پڑیں اور ان پر عذاب وہاں سے آ گیا جہاں سے انھیں وہم و گمان بھی نہ تھا۔ وہ یہ توقع رکھتے تھے کہ ان کی عمارتیں انھیں بچا لیں گی مگر وہی ان کی ہلاکت کا باعث بنیں۔

فوائد: ❀ مذکورہ آیات میں اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں پر مختلف قسم کی نعمتوں کا اجمالی اور تفصیلی ذکر ایک عظیم چیز ہے جس کی بنیاد پر اللہ تعالیٰ بندوں کو اپنا شکر کرنے، اپنا ذکر کرنے اور اپنی ذات سے دعا کرنے کی دعوت دیتا ہے۔ ❀ انسان کے مزاج میں ظلم، گناہوں میں دلیری اور اپنے رب کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی شامل ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی بہت زیادہ ناقدری کرتا ہے۔ وہ ان پر شکر کرتا ہے نہ ان کا اعتراف کرتا ہے، سوائے اس کے جسے اللہ ہدایت دے۔ ❀ گمراہ کرنے والا گمراہی کے جرم میں گمراہ ہونے والے کے برابر ہے، اس لیے کہ اگر یہ اسے گمراہ نہ کرتا تو ممکن ہے کہ وہ خود غور و فکر کر کے یا کسی خیر خواہ سے سوال کر کے ہدایت پا جاتا۔ ❀ اللہ تعالیٰ کا مجرموں کو اچانک پکڑنا زیادہ سخت سزا ہے کیونکہ اس میں دہشت بہت زیادہ ہوتی ہے، اس سزا کے برعکس جو تدریجاً اور آہستہ آہستہ ہو۔

ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُخْزِيْهِمْ وَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ
كُنْتُمْ تُشَآقُّوْنَ فِيْهِمْ ۭ قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اِنَّ الْخِزْيَ
الْيَوْمَ وَالسُّوْۗءَ عَلَي الْكٰفِرِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ
ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۠ فَاَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْۗءٍ ۭ بَلٰٓى اِنَّ
اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ فَادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝ وَقِيْلَ لِلَّذِيْنَ
اتَّقَوْا مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ۭ قَالُوْا خَيْرًا ۭ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ
هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۭ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ ۭ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ ۝
جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهُمْ فِيْهَا
مَا يَشَاۗءُوْنَ ۭ كَذٰلِكَ يَجْزِي اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ
الْمَلٰۗىِٕكَةُ طَيِّبِيْنَ ۙ يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ۙ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا
كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ اَوْ
يَاْتِيَ اَمْرُ رَبِّكَ ۭ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ وَمَا ظَلَمَهُمُ
اللّٰهُ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝ فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ
مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ ع 4 9 10

(27) پھر قیامت کے دن اللہ تعالیٰ انھیں عذاب دے کر ذلیل و رسوا کرے گا اور ان سے کہے گا: میرے وہ شریک کہاں ہیں جنھیں تم عبادت میں میرے ساجھی بنایا کرتے تھے اور ان کی وجہ سے میرے نبیوں اور ایمان والوں سے دشمنی رکھتے تھے؟ ربانی علماء کہیں گے: بلاشبہ قیامت کے دن رسوائی اور عذاب کافروں پر پڑنے والا ہے۔ (28) وہ جن کی روحیں ملک الموت اور اس کے معاون فرشتے اس حال میں قبض کرتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کر کے اپنے آپ پر ظلم کرنے والے ہوتے ہیں، پھر جب ان پر موت آتی ہے تو وہ جھک جاتے ہیں اور عاجزی کا مظاہرہ کرتے ہیں اور جس کفر اور نافرمانی میں وہ تھے، اس سے انکار کر دیتے ہیں، اس امید پر کہ یہ انکار ان کے لیے فائدہ مند ہوگا۔ سو ان سے کہا جائے گا: تم جھوٹ بولتے ہو۔ تم کافر تھے۔ نافرمانیاں کرتے تھے۔ بلاشبہ دنیا میں تم نے جو عمل کیے، اللہ ان سے خوب آگاہ ہے۔ اس سے کوئی عمل پوشیدہ نہیں اور وہ تمھیں ضرور ان عملوں کی جزا دے گا۔ (29) اور ان سے کہا جائے گا: اپنے اپنے اعمال کے حساب سے دوزخ کے دروازوں سے داخل ہو جاؤ۔ تمھیں ہمیشہ کے لیے اس میں رہنا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اس اکیلے کی عبادت سے تکبر کرنے والوں کا نہایت برا ٹھکانا ہے۔ (30) جو لوگ اپنے رب کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز آ کر اس سے ڈرتے رہتے ہیں، ان سے پوچھا جاتا ہے: تمھارے رب نے تمھارے نبی محمد (ﷺ) پر کیا نازل کیا؟ وہ جواب دیتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر عظیم بھلائی نازل کی ہے۔ جن لوگوں نے دنیا کی اس زندگی میں اللہ کی عبادت اچھے طریقے سے کی اور اس کی مخلوق کے ساتھ اچھا سلوک کیا، ان کے لیے اچھا بدلہ ہے جس میں اللہ کی مدد اور رزق کی فراوانی سرفہرست ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آخرت میں ان کے لیے جو ثواب تیار کر رکھا ہے، وہ دنیا میں انھیں جلد ملنے والے انعامات سے بہت بہتر ہے۔ کیا خوب ہے آخرت کا گھر ان کے لیے جو اپنے رب کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز آ کر اس سے ڈرنے والے ہیں۔ (31) رہنے کے لیے ہمیشگی والے باغات ہیں جن میں وہ داخل ہوں گے، ان کے محلات اور درختوں کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں۔ ان کے لیے ان باغات میں کھانے پینے وغیرہ کی وہ چیزیں ہوں گی جو ان کا جی چاہے گا۔ جس طرح کا بدلہ اللہ تعالیٰ محمد ﷺ کی امت کے پرہیزگاروں کو دے گا، اسی طرح کا بدلہ وہ سابقہ امتوں کے پرہیزگاروں کو بھی عطا کرے گا۔ (32) وہ جن کی جانیں ملک الموت اور اس کے مددگار فرشتے اس حال میں قبض کرتے ہیں کہ ان کے دل کفر سے پاک ہوتے ہیں۔ فرشتے انھیں یہ کہتے ہوئے مخاطب کرتے ہیں: تم پر سلامتی نازل ہو، تم ہر آفت سے محفوظ ہو گئے۔ تم دنیا میں جس صحیح عقیدے اور صالح اعمال پر کاربند تھے، ان کی بنا پر جنت میں داخل ہو جاؤ۔ (33) یہ جھٹلانے والے مشرک تو بس اس بات کے منتظر ہیں کہ ملک الموت اور اس کے معاون فرشتے ان کی روحیں قبض کرنے کے لیے آئیں اور ان کے چہروں اور پشتوں پر ماریں یا وہ دنیا میں ایسے عذاب کا انتظار کر رہے ہیں جو انھیں جڑ سے کاٹ دے۔ جو حرکتیں یہ مکہ کے مشرک کر رہے ہیں، اسی طرح کی حرکتیں ان سے پہلے مشرکوں نے کیں تو اللہ تعالیٰ نے انھیں ہلاک کر دیا۔ جب انھیں ہلاک کیا تو ان پر ظلم نہیں کیا لیکن وہ اللہ کے ساتھ کفر کر کے اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال کر خود اپنے آپ پر ظلم کرتے تھے۔ (34) پھر ان پر ان کے اپنے اعمال کا وبال نازل ہوا جو وہ کیا کرتے تھے اور انھیں اسی عذاب نے گھیر لیا جس کی انھیں یاددلائی جاتی تو اس کا وہ مذاق اڑاتے تھے۔

فوائد: ❀ اہلِ علم کی فضیلت اور اس بات کا بیان کہ بلاشبہ وہی دنیا میں اور اس دن جب گواہ کھڑے ہوں گے، حق بولنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ہاں اور مخلوق کے نزدیک ان کی بات قابلِ اعتبار ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کے ساتھ فرشتوں کے ادب کی ایک جھلک کہ انھوں نے علم کی نسبت اللہ کی طرف کی اور یہ نہیں کہا کہ تم جو عمل کرتے تھے، ہم اسے جانتے ہیں اور ایسا یہ بتانے کے لیے کیا کہ انھیں جو بھی علم حاصل ہے، وہ اللہ تعالیٰ کے سکھانے ہی سے ہے۔ ❀ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہی ہے کہ وہ جنتیوں کو ہر وہ چیز عطا کرے گا جس کی وہ تمنا کریں گے حتیٰ کہ وہ خود انھیں کئی نعمتوں کی یاددہانی کرائے گا جو ان کے خواب و خیال میں نہ ہوں گی۔ ❀ نیک اعمال ہی جنت میں داخل ہونے اور آگ سے نجات پانے کا ذریعہ اور بنیادی سبب ہیں اور اہلِ ایمان کو ان اعمال کی توفیق اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کے خصوصی فضل سے ملتی ہے۔ اس میں ان کی قوت و طاقت کا کوئی عمل دخل نہیں۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا عَبَدْنَا مِنْ دُوْنِهٖ
مِنْ شَيْءٍ نَّحْنُ وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ؕ
كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ اِلَّا
الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۳۵﴾ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ
اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى اللّٰهُ
وَمِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ ؕ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا
كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۶﴾ اِنْ تَحْرِصْ عَلٰى هُدٰىهُمْ
فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ يُّضِلُّ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۳۷﴾ وَ
اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ يَّمُوْتُ ؕ
بَلٰى وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۸﴾
لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِيْ يَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا
اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰذِبِيْنَ ﴿۳۹﴾ اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ اِذَآ اَرَدْنٰهُ اَنْ نَّقُوْلَ
لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۴۰﴾ وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا
ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ؕ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ
كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۴۲﴾

ع 5 6 11 وقف لازم

(35) جن لوگوں نے اپنی عبادت میں اللہ کے ساتھ غیروں کو شریک ٹھہرایا، انھوں نے کہا: اگر اللہ چاہتا کہ ہم اس اکیلے کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ شرک نہ کریں تو ہم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرتے، نہ ہم اور نہ ہم سے پہلے ہمارے آباء و اجداد۔ اگر اللہ چاہتا کہ ہم کسی چیز کو حرام قرار نہ دیں، تو ہم اسے حرام قرار نہ دیتے۔ اس طرح کے باطل دلائل پہلے کافروں نے بھی پیش کیے، چنانچہ رسولوں پر تو کھلم کھلا پہنچانے کی ذمہ داری ہے جس کے پہنچانے کا انھیں حکم دیا گیا اور وہ یقیناً انھوں نے پہنچا دیا۔ کافروں کے لیے تقدیر کو بہانہ بنانے کا کوئی جواز نہیں جب اللہ تعالیٰ نے انھیں ارادے اور اختیار کی آزادی دے دی اور ان کی جانب اپنے رسول بھی مبعوث فرما دیے۔

(36) یقیناً ہم نے ہر پچھلی امت میں ایک رسول بھیجا جو اپنی امت کو حکم دیتا کہ وہ اکیلے اللہ کی عبادت کریں اور اس کے علاوہ بتوں اور شیاطین وغیرہ کی عبادت چھوڑ دیں تو ان میں سے بعض کو اللہ نے توفیق دی اور وہ اس پر ایمان لے آئے اور رسول کی لائی ہوئی شریعت کی پیروی کی اور بعض نے اللہ کے ساتھ کفر کیا اور اس کے رسول کی نافرمانی کی تو اس نے بھی انھیں توفیق نہ دی اور ان پر گمراہی ثابت ہوگئی۔ سو تم خود زمین میں چل پھر کر اپنی آنکھوں سے دیکھ لو کہ جھٹلانے والوں پر جب عذاب اور ہلاکت کا وقت آیا تو ان کا انجام کیا ہوا۔

(37) اے رسول! اگر آپ ان کو دعوت دینے میں پوری قوت صرف کریں، ان کی ہدایت کے خواہش مند ہوں اور اس کے لیے اسباب و وسائل بھی اختیار کریں تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت کی توفیق نہیں دیتا جنھیں وہ گمراہ کر دے اور اللہ کے سوا ان کی مدد کرنے والا کوئی نہ ہوگا جو ان سے عذاب ٹال سکے۔

(38) قیامت کے دن اٹھائے جانے کو جھٹلانے والے بڑی بڑھا چڑھا کر سخت قسمیں کھاتے ہیں کہ مردوں کو اللہ زندہ نہیں کرے گا۔ یہ بات وہ بغیر کسی دلیل کے کہتے ہیں۔ کیوں نہیں! اللہ تعالیٰ ہر مرنے والے کو ضرور زندہ کرے گا۔ یہ تو اس کے ذمے سچا لازمی وعدہ ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے کہ بلاشبہ اللہ مردوں کو زندہ کرے گا، اس لیے وہ دوبارہ اٹھائے جانے کا انکار کرتے ہیں۔

(39) اللہ تعالیٰ ان سب کو قیامت کے دن اٹھائے گا تاکہ ان اختلافات کی حقیقت ان پر واضح کرے جو وہ توحید، دوبارہ اٹھائے جانے اور نبوت کے بارے میں کرتے رہے اور تاکہ کافروں کو علم ہو جائے کہ اللہ کے ساتھ غیروں کو شریک کرنے کے دعوے اور دوبارہ جی اٹھنے کے انکار میں وہ جھوٹے تھے۔ (40) بلاشبہ جب ہم مردوں کو زندہ کر کے اٹھانا چاہیں گے تو ہمیں کوئی اس سے روکنے والا نہ ہوگا۔ ہم جب کسی کام کا ارادہ کرتے ہیں تو کہتے ہیں: ''ہو جا'' پھر وہ ہر صورت میں ہو جاتا ہے۔ (41) وہ لوگ جنھوں نے کافروں سے پہنچنے والی تکلیفوں اور تنگیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اپنے گھر بار، اہل و عیال اور مال و منال چھوڑ کر کافروں کے ملک سے مسلمان ملک کی طرف ہجرت کی، یقیناً ہم انھیں دنیا میں ضرور ایسے گھروں میں آباد کریں گے جہاں وہ باعزت زندگی گزاریں گے اور آخرت کا ثواب اس سے بہت عظیم ہے کیونکہ اس میں جنت بھی ہے۔ اگر ہجرت سے پیچھے رہنے والے، مہاجروں کو ملنے والا ثواب جان لیتے تو اس سے کبھی پیچھے نہ رہتے۔

(42) اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والے ہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنی قوموں کی طرف سے پہنچنے والی تکلیفوں پر اور اپنے اہل و عیال اور وطن کی جدائی پر صبر کیا اور اللہ کی اطاعت پر صبر سے ڈٹے رہے اور انھوں نے اپنے تمام معاملات میں اپنے اکیلے رب پر بھروسا کیا تو اللہ تعالیٰ نے انھیں یہ عظیم بدلہ عطا کیا۔

فوائد: ❀ عقل مند اور دانا وہ ہے جو اس تباہی، خرابی، عذاب اور ہلاکت سے عبرت پکڑے جو جھٹلانے والے گمراہ لوگوں کا مقدر بنی کہ کیسے وہ اس کا شکار ہوئے۔ ❀ مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے اور قیامت کی حکمت یہ ہے کہ لوگ دوبارہ اٹھائے جانے کے بارے میں یا دیگر جن معاملات میں اختلافات کا شکار رہے، ان میں حق کو ظاہر کیا جائے۔

❀ **صبر اور توکل کی فضیلت:** صبر کی فضیلت اس لیے ہے کہ اس میں نفس پر جبر ہوتا ہے اور توکل کی اس لیے کہ اس میں اللہ پر اعتماد اور اس سے وابستگی ہوتی ہے۔ ❀ جن مہاجرین نے اپنے گھر بار اور مال چھوڑے، تکلیفوں پر صبر کیا اور اپنے رب پر بھروسا کیا، ان کی جزا نہایت افضل ٹھکانا، نہایت اچھی منزل، خوش کن اور پسندیدہ زندگی، وافر پاکیزہ رزق، دشمنوں پر غلبہ اور شہروں اور افراد پر حکمرانی ہے۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ
الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۳﴾ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ ۭ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ
الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۴﴾
اَفَاَمِنَ الَّذِيْنَ مَكَرُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّخْسِفَ اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ
اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۴۵﴾ اَوْ يَاْخُذَهُمْ
فِيْ تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۴۶﴾ اَوْ يَاْخُذَهُمْ عَلٰي تَخَوُّفٍ ۭ فَاِنَّ
رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۴۷﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ
يَّتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَاۗىِٕلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمْ
دٰخِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مِنْ
دَاۗبَّةٍ وَّالْمَلٰۗىِٕكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۴۹﴾ يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ
وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ ۚ
اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ﴿۵۱﴾ وَلَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضِ وَلَهُ الدِّيْنُ وَاصِبًا ۭ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَتَّقُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَمَا بِكُمْ
مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَاِلَيْهِ تَجْــَٔرُوْنَ ﴿۵۳﴾
ثُمَّ اِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنْكُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْكُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿۵۴﴾

النصف

ع 3 6 10 12

(43) اے رسول! ہم آپ سے پہلے بھی مرد انسان ہی بھیجتے رہے ہیں جن کی طرف ہم وحی اتارا کرتے تھے اور ہم نے فرشتے رسول بنا کر نہیں بھیجے اور یہ ہمارا عام اصول ہے۔ (کفار سے کہیں:) اگر تمھیں اس بات کا علم نہیں اور تم اس کا انکار کرتے ہو کہ رسول بشر ہی ہوتے ہیں تو سابقہ اہلِ کتاب سے پوچھ لو۔ وہ تمھیں بتائیں گے کہ رسول بشر (انسان) ہی ہوتے تھے، فرشتے نہیں ہوتے تھے۔

(44) ہم نے انسانوں میں سے یہ رسول بڑے واضح دلائل اور نازل شدہ کتابوں کے ساتھ بھیجے۔ اور اے رسول! ہم نے آپ کی طرف بھی قرآن اتارا تاکہ آپ لوگوں کے سامنے ان باتوں کی وضاحت کریں جن کی وضاحت کی انھیں ضرورت ہے اور تاکہ وہ اپنی عقل سے کام لے کر غور وفکر کریں اور جن نصیحتوں پر یہ مشتمل ہے، ان سے عبرت پکڑیں۔

(45) جن لوگوں نے اللہ کی راہ سے روکنے کے لیے سازشیں اور فریب کاریاں کیں، کیا وہ اس بات سے بے خوف ہو گئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انھیں زمین میں دھنسا دے جس طرح اس نے قارون کو زمین میں دھنسایا یا ایسی طرف سے ان پر عذاب آجائے جہاں سے انھیں اس کے آنے کی اُمید ہی نہ ہو۔

(46) یا انھیں اس حال میں عذاب سے پکڑ لے کہ وہ اپنے سفر میں چل پھر رہے ہوں یا کاروبار اور تجارت کر رہے ہوں تو وہ نہ بھاگ سکیں اور نہ عذاب کو روک سکیں۔

(47) یا وہ اس بات سے بے خوف ہو گئے ہیں کہ خوف کی حالت میں ان پر اللہ کا عذاب آجائے۔ اللہ تعالیٰ ہر حال میں انھیں عذاب دینے پر قادر ہے۔ بلاشبہ تمھارا رب نہایت شفقت والا اور انتہائی رحم کرنے والا ہے جو اس لیے جلد سزا نہیں دیتا کہ شاید اس کے بندے اس کے حضور توبہ کر لیں۔

(48) کیا یہ جھٹلانے والے اللہ کی مخلوقات میں غور وفکر نہیں کرتے کہ دن کے وقت سورج اور رات کے وقت چاند کی حرکت سے ان کے سائے دائیں بائیں ڈھلتے ہیں۔ ایسا وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے عجز وانکسار کا اظہار کرنے اور اسے حقیقی طور پر سجدہ کرنے کے لیے کرتے ہیں جبکہ وہ عاجز ہوتے ہیں۔

(49) اور آسمانوں اور زمین کے تمام جاندار اکیلے اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں اور اسی اکیلے ہی کو تمام فرشتے سجدہ کرتے ہیں اور وہ اللہ کی عبادت اور اطاعت سے ذرہ بھر تکبر نہیں کرتے۔ (50) اور وہ اس قدر عبادت اور دائمی اطاعت کے باوجود اپنے رب سے ڈرتے ہیں جو اپنی ذات، غلبے اور اقتدار میں ان کے اوپر ہے اور اطاعت کے جن کاموں کا ان کا رب انھیں حکم دیتا ہے، وہ انھیں بجا لاتے ہیں۔ (51) اللہ پاک نے اپنے تمام بندوں سے کہا ہے: دو معبود نہ بناؤ۔ معبود برحق وہ ایک ہی ہے جس کا کوئی ثانی اور شریک نہیں، لہٰذا مجھ ہی سے ڈرو اور میرے سوا کسی سے نہ ڈرو۔ (52) آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے، اس کی تخلیق، تدبیر اور بادشاہی صرف اس اکیلے رب کی ہے اور اطاعت، عجز وانکسار اور اخلاص کا حق دار بھی صرف وہی ہے۔ کیا پھر بھی تم غیر اللہ سے ڈرتے ہو؟! نہیں، بلکہ اسی اکیلے سے ڈرو۔ (53) اے لوگو! تمھارے پاس دینی یا دنیاوی جتنی بھی نعمتیں ہیں، وہ سب اللہ سبحانہ کی عطا کی ہوئی ہیں، کسی دوسرے کی طرف سے نہیں ہیں، پھر تم پر جب کوئی آزمائش آتی ہے، یا تمھیں بیماری یا فقر لاحق ہوتا ہے تو اسی اکیلے کے سامنے گڑگڑاتے ہوئے دعا کرتے ہو کہ وہ تم سے یہ مصیبت دور کرے، چنانچہ جو نعمتیں عطا کرنے والا اور مصیبتیں دور کرنے والا ہے، عبادت کا حق دار بھی وہ اکیلا ہی ہے۔ (54) پھر جب وہ تمھاری دعا قبول کر کے تمھاری تکلیف دور کر دیتا ہے تو تم میں سے ایک گروہ اپنے رب کے ساتھ شرک کرنے لگ جاتا ہے اس طرح کہ وہ اس کے ساتھ غیروں کی عبادت شروع کر دیتے ہیں۔ اس سے بڑی کمینگی اور کیا ہے؟!

فوائد: ❀ مجرم کو چاہیے کہ وہ اپنے رب سے شرم وحیا کرے، کہ اس پر ہر وقت اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور نعمتوں کا نزول ہو رہا ہے اور اس کی طرف سے ہر وقت نافرمانیاں ہی اللہ کی طرف پہنچ رہی ہیں۔ ❀ کافروں، جھٹلانے والوں اور مختلف گناہوں میں ملوث افراد کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے، کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ اچانک انھیں پکڑ لے اور انھیں شعور ہی نہ ہو۔ ❀ تمام نعمتیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ وہ مادی نعمتیں ہوں، جیسے: رزق، سلامتی اور صحت یا معنوی نعمتیں، جیسے: امن وامان، جاہ وعزت اور عہدہ ومنصب وغیرہ۔ ❀ انسان مشکل گھڑیوں میں مصائب سے چھٹکارے کے لیے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی جائے پناہ نہیں پاتا تو اسی سے گڑگڑا کر دعائیں کرتا ہے کیونکہ وہ یقینی طور پر یہ علم رکھتا ہے کہ اس کے سوا اسے دُکھ اور مصیبت سے نکالنے والا کوئی نہیں۔

لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ؕ فَتَمَتَّعُوْا ۟ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَيَجْعَلُوْنَ
لِمَا لَا يَعْلَمُوْنَ نَصِيْبًا مِّمَّا رَزَقْنٰهُمْ ؕ تَاللّٰهِ لَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ
تَفْتَرُوْنَ ﴿۵۶﴾ وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ الْبَنٰتِ سُبْحٰنَهٗ ۙ وَلَهُمْ مَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۵۷﴾
وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ﴿۵۸﴾ ۚ
يَتَوٰرٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ؕ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ
يَدُسُّهٗ فِى التُّرَابِ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۵۹﴾ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ
بِالْاٰخِرَةِ مَثَلُ السَّوْءِ ۚ وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۶۰﴾ ع 7 10 13
وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ
يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ
سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۶۱﴾ وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ مَا يَكْرَهُوْنَ وَتَصِفُ
اَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ اَنَّ لَهُمُ الْحُسْنٰى ؕ لَا جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَ
اَنَّهُمْ مُّفْرَطُوْنَ ﴿۶۲﴾ تَاللّٰهِ لَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ
فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ
اَلِيْمٌ ﴿۶۳﴾ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِى
اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۶۴﴾

﴿55﴾ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک انھیں اللہ کی نعمتوں کی ناقدری پر ابھارتا ہے۔ ان نعمتوں میں سے ایک تکلیف کو دور کرنا ہے، اس لیے ان سے کہا گیا: جن نعمتوں میں تم ہو، ان سے فائدہ اٹھاتے رہو حتی کہ تم پر جلد یا بدیر اللہ کا عذاب آجائے۔ ﴿56﴾ مشرک اپنے بتوں کے لیے، جو جامد ہونے کی وجہ سے نہ کچھ جانتے ہیں اور نہ نفع ونقصان دے سکتے ہیں، اپنے ان مالوں میں سے ایک حصہ مقرر کرتے ہیں جو ہم نے انھیں دیے ہیں۔ وہ اس کے ذریعے سے ان کا قرب تلاش کرتے ہیں۔ اللہ کی قسم! اے مشرکو! تم سے قیامت کے دن اس کے بارے میں ضرور پوچھا جائے گا جو تم ان بتوں کو معبود سمجھتے ہو اور اپنے مالوں کا ایک حصہ ان کے نام کرتے ہو۔ ﴿57﴾ مشرک اللہ کی طرف بیٹیاں منسوب کرتے ہیں اور یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ وہ بیٹیاں فرشتے ہیں۔ اس طرح وہ اولاد کے رشتے کو اللہ کی طرف منسوب کرتے ہیں اور ایک ایسی چیز اس کے لیے اختیار کرتے ہیں جو وہ اپنے لیے پسند نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ اس سے بری اور پاک ہے جو وہ اس کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ مشرک اپنے لیے وہ اولاد منتخب کرتے ہیں جس کی طرف ان کا ذاتی میلان ہوتا ہے، یعنی مذکر اولاد۔ پھر اس سے بڑا جرم کیا ہے؟! ﴿58﴾ جب ان مشرکوں میں سے کسی کو بیٹی کی پیدائش کی خبر دی جاتی ہے تو اس خبر کی ناپسندیدگی کی وجہ سے اس کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے اور اس کا دل غم اور پریشانی سے بھر جاتا ہے اس کے باوجود وہ اللہ کی طرف وہ چیز منسوب کرتا ہے جو وہ اپنے لیے پسند نہیں کرتا! ﴿59﴾ بیٹی کی پیدائش کی خبر اسے اتنی بری لگتی ہے کہ وہ لوگوں سے چھپا چھپا پھرتا ہے۔ دل ہی دل میں سوچتا ہے کہ وہ اس ذلت و رسوائی کو برداشت کرتے ہوئے بیٹی کو باقی رکھے یا اسے زندہ درگور کر کے مٹی میں چھپا دے؟ آہ! یہ مشرک کیسے برے فیصلے کرتے ہیں کہ اپنے رب کی طرف ان چیزوں کو منسوب کر دیتے ہیں جو وہ اپنے لیے بھی پسند نہیں کرتے۔ ﴿60﴾ ان کافروں کی جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے، نہایت بری صفات ہیں، یعنی (نرینہ) اولاد کی حاجت، جہالت اور کفر، جبکہ اللہ تعالیٰ کی تو بہت ہی قابلِ تعریف اور بلند و بالا صفات ہیں جیسے کمال، جلال، بے نیازی اور علم۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنی سلطنت میں اس طرح غالب ہے کہ کوئی اس پر غالب نہیں آسکتا۔ وہ اپنی تخلیق، تدبیر اور شریعت سازی میں کمال حکمت والا بھی ہے۔ ﴿61﴾ اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کے ظلم اور کفر کے سبب انھیں پکڑتا تو کسی انسان یا حیوان کو روئے زمین پر چلتا پھرتا نہ چھوڑتا، لیکن اللہ سبحانہ وتعالیٰ ایک وقت مقرر تک، جو اس کے علم میں ہے، انھیں ڈھیل دیتا ہے اور جب ان کا وہ مقرر وقت، جو اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے، آجاتا ہے تو وہ ایک لمحے کے لیے پیچھے رہ سکتے ہیں نہ آگے بڑھ سکتے ہیں۔ ﴿62﴾ اور وہ جن بیٹیوں کی نسبت اپنے لیے ناپسند کرتے ہیں، وہ اللہ پاک کے لیے ثابت کرتے ہیں اور ان کی زبانیں جھوٹ بولتی ہیں کہ اگر وہ ان (مسلمانوں) کے بقول دوبارہ اٹھائے بھی گئے تو اللہ کے ہاں ان کا انجام نہایت اچھا ہوگا۔ نہیں نہیں، ان کے لیے یقیناً آگ ہے جس میں انھیں پڑے رہنے دیا جائے گا۔ وہ کبھی اس سے نہیں نکلیں گے۔ ﴿63﴾ اللہ کی قسم، اے رسول! ہم نے آپ سے پہلے امتوں کی طرف رسول بھیجے تو شیطان نے ان کے لیے ان کے برے اعمال شرک وکفر اور نافرمانی کو پُرکشش بنا دیا اور وہ ان کے دعوے کے مطابق قیامت کے دن ان کا مددگار ہوگا۔ انھیں چاہیے کہ وہ اس سے مدد مانگیں۔ ان کے لیے قیامت کے دن دردناک عذاب ہوگا۔ ﴿64﴾ اے رسول! ہم نے یہ قرآن آپ پر صرف اس مقصد کے لیے نازل کیا ہے تاکہ آپ تمام لوگوں کے لیے ان اختلافات کی وضاحت کر دیں جو انھوں نے اللہ کی توحید، دوبارہ اٹھائے جانے اور شرعی احکام میں کیے ہیں اور تاکہ یہ قرآن اللہ تعالیٰ پر، اس کے رسولوں پر اور جو کچھ قرآن میں ہے، اس پر ایمان لانے والوں کے لیے رہنمائی اور رحمت ہو۔ اور یہی لوگ حق سے نفع اٹھاتے ہیں۔

فوائد: ❀ مشرکوں کی جہالتوں میں یہ بات بھی شامل ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف بیٹیوں کی نسبت کرتے ہیں جبکہ وہ خود اپنے لیے بیٹے پسند کرتے ہیں، بیٹیوں سے انھیں شدید نفرت ہے۔ بیٹی کی خبر سن کر ان کے رنگ فق ہو جاتے ہیں اور وہ غم و پریشانی سے نڈھال ہو جاتے ہیں۔ ان میں سے کسی کو بیٹی کے سبب جس ذلت و رسوائی، ننگ و عار اور شدید رنج کا سامنا ہوتا ہے، اس وجہ سے وہ لوگوں کا سامنا کرنے سے چھپتا پھرتا اور ان سے دور بھاگتا ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کا دستور ہے کہ وہ کافروں کو ڈھیل دیتا ہے اور جلد سزا نہیں دیتا تاکہ انھیں ایمان اور توبہ کی فرصت دے۔ ❀ نبیٔ اکرم ﷺ کی سب سے بڑی ذمہ داری قرآن کے احکام کی وضاحت کرنا ہے اور مختلف مذاہب والوں اور خواہش پرستوں نے دین اور شریعت کے بارے میں جو اختلافات کیے ہیں، انھیں بیان کرنا اور ان کو بیان کر کے ان پر حجت قائم کرنا ہے۔

وَاللّٰهُ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ فِیْ
ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ یَّسْمَعُوْنَ ﴿۶۵﴾ وَاِنَّ لَكُمْ فِی الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ؕ نُسْقِیْكُمْ
مِّمَّا فِیْ بُطُوْنِهٖ مِنْۢ بَیْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِیْنَ ﴿۶۶﴾
وَمِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِیْلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّرِزْقًا
حَسَنًا ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَاَوْحٰی رَبُّكَ اِلَی
النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِیْ مِنَ الْجِبَالِ بُیُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا یَعْرِشُوْنَ ﴿۶۸﴾
ثُمَّ كُلِیْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِیْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ؕ یَخْرُجُ مِنْۢ
بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِیْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ
لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۶۹﴾ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ یَتَوَفّٰىكُمْ ؕ وَمِنْكُمْ مَّنْ
یُّرَدُّ اِلٰۤی اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَیْ لَا یَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَیْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ
قَدِیْرٌ ﴿۷۰﴾ وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰی بَعْضٍ فِی الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِیْنَ
فُضِّلُوْا بِرَآدِّیْ رِزْقِهِمْ عَلٰی مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ فَهُمْ فِیْهِ سَوَآءٌ ؕ اَفَبِنِعْمَةِ
اللّٰهِ یَجْحَدُوْنَ ﴿۷۱﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّ
جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَنِیْنَ وَحَفَدَةً وَّرَزَقَكُمْ مِّنَ
الطَّیِّبٰتِ ؕ اَفَبِالْبَاطِلِ یُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَتِ اللّٰهِ هُمْ یَكْفُرُوْنَ ﴿۷۲﴾

(65) اور اللہ تعالیٰ آسمان کی طرف سے بارش برسا کر اس کے ساتھ زمین کو زندہ کرتا ہے، اس طرح کہ اس کے بنجر اور خشک ہونے کے بعد اس سے نباتات اگاتا ہے۔ بلاشبہ آسمان کی طرف سے پانی نازل کرنے اور اس کے ساتھ زمین سے نباتات نکالنے میں اللہ کی قدرت کے واضح دلائل ہیں، ان لوگوں کے لیے جو اللہ کا کلام سنتے اور اس میں غور وفکر کرتے ہیں۔ (66) اے لوگو! بلاشبہ تمھارے لیے ان اونٹوں، گایوں اور بکریوں میں یقینی طور پر عبرت ہے جس سے تم نصیحت پکڑو۔ یہ اس طرح کہ ہم ان کے تھنوں سے تمھیں دودھ پلاتے ہیں جو ان کے پیٹ میں موجود گوبر اور خون کے درمیان سے نکلتا ہے مگر اس کے باوجود وہ پینے والوں کے لیے خالص، صاف ستھرا، لذیذ اور پاک ہوتا ہے۔ (67) تمھارے لیے اس رزق میں بھی عبرت کا سامان ہے جو ہم تمھیں کھجور اور انگور کے پھلوں کی صورت میں دیتے ہیں، پھر تم اس سے عقل کو مارنے والی شراب بنا لیتے ہو جو کسی صورت ٹھیک نہیں اور تم اس سے عمدہ روزی بھی حاصل کرتے ہو جس سے تم فائدہ اٹھاتے ہو، جیسے چھوارے مُنَقّٰی، سرکہ اور شیرہ۔ بلاشبہ ان مذکورہ تمام چیزوں میں عقل والوں کے لیے اللہ کی قدرت اور بندوں پر اس کے احسانات کے دلائل ہیں، اور وہی لوگ عبرت و نصیحت حاصل کرتے ہیں۔ (68) اے رسول! آپ کے رب نے شہد کی مکھی کو الہام کیا اور اس کی راہنمائی کی کہ وہ تمھارے لیے پہاڑوں میں، درختوں میں اور لوگوں کے بنائے ہوئے چھپروں میں گھر بنائے۔ (69) پھر وہ اپنی چاہت اور مرضی سے ہر طرح کے پھل کھائے اور اپنے رب کی الہام کی ہوئی آسان راہوں پر چلتی پھرتی رہے۔ ان شہد کی مکھیوں کے پیٹ سے مختلف رنگوں کا شہد نکلتا ہے جن میں سفید اور زرد رنگ وغیرہ شامل ہیں۔ اس میں لوگوں کے لیے شفا ہے۔ وہ اس کے ساتھ بیماریوں کا علاج کرتے ہیں۔ بلاشبہ شہد کی مکھی کو یہ سب الہام کرنے اور اس کے پیٹ سے نکلنے والے شہد میں غور وفکر کرنے والی قوم کے لیے اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کے اپنی مخلوق کے معاملات کی تدبیر کرنے کے یقینی دلائل ہیں اور غور وفکر کرنے والے لوگ ہی اس سے عبرت پکڑتے ہیں۔ (70) اللہ ہی نے تمھیں بغیر کسی پچھلے نمونے کے پیدا کیا، پھر تمھاری عمریں ختم ہونے پر وہ تمھیں موت دیتا ہے۔ تم میں سے کچھ وہ ہیں جو عمر کے نہایت بدترین مرحلے، یعنی انتہائی بڑھاپے تک زندہ رہتے ہیں۔ وہ جو کچھ جانتے ہوتے ہیں، انھیں بھولتا جاتا ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ خوب جاننے والا ہے جس سے بندوں کا کوئی عمل چھپا نہیں۔ وہ پوری طرح قادر ہے، اسے کوئی چیز عاجز نہیں کر سکتی۔ (71) اللہ تعالیٰ نے تمھیں جو رزق عطا کیا ہے، اس میں تمھیں ایک دوسرے پر برتری دی ہے، چنانچہ تم میں سے کسی کو مالدار بنا دیا اور کسی کو فقیر، کسی کو سردار بنا دیا تو کسی کو ماتحت، پھر جنھیں اللہ تعالیٰ نے رزق میں برتری دی ہے، وہ اللہ کا دیا ہوا مال اپنے غلاموں کو اس قدر نہیں دیتے کہ وہ ملکیت میں ان کے برابر کے شریک بن جائیں، پھر یہ اللہ کے بندوں کو اس کا شریک بنانے پر کیسے راضی ہو جاتے ہیں، حالانکہ اپنے غلاموں کو اپنا شریک اور ہمنوا بنانا انھیں گوارا نہیں کہ اس طرح وہ ان کے برابر ہو جائیں؟ یہ کیسا ظلم ہے اور اللہ کی نعمتوں کا اس سے بڑا انکار کیا ہے؟! (72) اے لوگو! اللہ نے تمھاری جنس سے تمھاری بیویاں پیدا کیں جن سے تم مانوس ہوتے اور سکون محسوس کرتے ہو اور تمھارے لیے تمھاری بیویوں سے اولاد اور اولاد کی اولاد پیدا کی اور تمھیں کھانے کی عمدہ چیزیں، جیسے گوشت، دانے اور پھل میوے عطا کیے۔ کیا پھر بھی لوگ باطل بتوں اور مورتیوں پر ایمان لائیں گے اور اللہ کی بہت زیادہ نعمتوں کی جنھیں وہ شمار بھی نہیں کر سکتے، ناشکری کریں گے۔ اللہ کا شکر ادا نہیں کریں گے کہ وہ اس اکیلے پر ایمان لائیں؟!

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ نے کھجور اور انگور کے پھل اپنے بندوں کے لیے کئی اعتبار سے نہایت نفع بخش بنائے ہیں اور ان میں کئی طرح کے عمدہ رزق کی خوبیاں پائی جاتی ہیں جنھیں بندے کچا اور پکا کھا لیتے ہیں۔ وہ حضر (قیام) میں استعمال ہوتے اور ذخیرہ بھی ہو جاتے ہیں۔ انھیں بطور کھانا بھی استعمال کیا جاتا ہے اور بطور مشروب بھی۔ ❀ چھوٹی سی شہد کی مکھی کی تخلیق اور علاقے اور ماحول کے حساب سے اس کے پیٹ سے نکلنے والے مختلف رنگوں کے لذیذ شہد میں اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر کمال مہربان اور بے انتہا لطف وکرم کرنے والا ہے اور اس کا تقاضا ہے کہ اس کے سوا کسی کو یکتا نہ مانا جائے، نہ کسی اور سے دعا کی جائے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کے عظیم احسانات میں سے ہے کہ اس نے اپنے بندوں کے لیے ان کی بیویاں بنائیں تاکہ وہ ان سے سکون حاصل کریں اور ان کی آنکھیں ٹھنڈی کرنے کے لیے ان کی بیویوں سے ان کے بچے پیدا کیے جو ان کی خدمت کرتے اور ان کی ضروریات پوری کرتے ہیں اور وہ کئی اعتبار سے ان سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ شَيْـًٔا وَّلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿۷۳﴾ فَلَا تَضْرِبُوْا
لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۷۴﴾ ضَرَبَ
اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّمَنْ رَّزَقْنٰهُ
مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَّجَهْرًا ؕ هَلْ
يَسْتَوٗنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَضَرَبَ
اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَآ اَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّهُوَ
كَلٌّ عَلٰى مَوْلٰىهُ ۙ اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُّ لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ ؕ هَلْ يَسْتَوِيْ
هُوَ ۙ وَمَنْ يَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ ۙ وَهُوَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۷۶﴾ ع
وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَآ اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا
كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۷۷﴾
وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا ۙ وَّ
جَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۙ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۸﴾
اَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِيْ جَوِّ السَّمَآءِ ؕ مَا يُمْسِكُهُنَّ
اِلَّا اللّٰهُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۷۹﴾

ع 10 16

(73) یہ مشرک اللہ کے سوا کئی بتوں کی عبادت کرتے ہیں جو انھیں کسی طرح رزق نہیں دے سکتے، نہ آسمانوں سے نہ زمین سے اور ان میں سے کوئی اس رزق کا مالک بننے کا اہل ہی نہیں کیونکہ وہ جمادات ہیں جن میں نہ تو زندگی ہے اور نہ وہ علم رکھتے ہیں۔ (74) اے لوگو! ان بتوں کو، جو نفع ونقصان کے مالک نہیں، اللہ کے مشابہ قرار نہ دو کیونکہ اللہ کی کوئی شبیہ نہیں کہ تم اسے اس کی عبادت میں شریک کرلو۔ بلاشبہ اللہ جانتا ہے کہ اس کے لیے جلال وکمال کی کون سی صفات ہیں، جبکہ تم یہ نہیں جانتے، اس لیے اس کے ساتھ شرک کرنے لگ جاتے ہو اور اپنے بتوں کے بارے میں اس کی برابری کا دعویٰ کرتے ہو۔ (75) اللہ پاک نے مشرکوں کے رد کے لیے ایک مثال بیان کی ہے: ایک غلام ہے جو دوسرے کی ملکیت ہے، اسے کسی چیز کا اختیار نہیں اور اس کے پاس خرچ کرنے کے لیے بھی کچھ نہیں اور دوسرا آزاد شخص ہے جسے ہم نے اپنے پاس سے حلال رزق وافر عطا کر رکھا ہے۔ وہ اپنی مرضی سے اس میں تصرف کرتا ہے۔ وہ اس میں سے جو چاہتا ہے، چپکے سے بھی خرچ کرتا ہے اور علانیہ بھی۔ یہ دونوں آدمی برابر نہیں ہو سکتے، پھر تم اللہ تعالیٰ جو کائنات کا مالک اور اپنی مرضی سے اپنی ملکیت میں تصرف کرنے والا ہے، کے درمیان اور اپنے بے بس بتوں کے درمیان کیسے برابری کرتے ہو؟! ہر قسم کی ثناء و تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جو تعریف کے لائق ہے لیکن اکثر مشرک یہ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ الوہیت میں یکتا ہے اور اکیلا ہی عبادت کا حقدار ہے۔ (76) اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان کے رد میں ایک اور مثال بیان کی۔ وہ مثال دو آدمیوں کی ہے: ایک ان میں سے گونگا ہے جو اپنے گونگے پن اور بہرے پن کی وجہ سے کچھ سنتا ہے نہ بولتا ہے اور نہ سمجھتا ہے۔ وہ خود کو نفع پہنچا سکتا ہے نہ دوسروں کو۔ وہ اپنی کفالت کرنے والے اور اپنے ذمہ دار پر انتہائی بوجھ ہے۔ وہ اسے جہاں بھی بھیجتا ہے، تو وہ کوئی خیر نہیں لاتا اور نہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوتا ہے۔ کیا اس شخص کا حال اس شخص جیسا ہے جس کے کان، زبان سب اعضاء ٹھیک ہوں۔ اس کا فیض ہر طرف عام ہو۔ وہ لوگوں کو عدل کا حکم دیتا ہو اور خود بھی سیدھا ہو اور جس راستے پر وہ گامزن ہو، وہ بھی بالکل واضح ہو اور اس میں کوئی کجی اور ٹیڑھ نہ ہو؟! اے مشرکو! تم صفاتِ جلال و کمال والے اللہ کو اپنے ان بتوں کے برابر کیسے کر دیتے ہو جو سنتے ہیں نہ بولتے ہیں اور وہ نفع دے سکتے ہیں نہ تکلیف دور کر سکتے ہیں؟! (77) آسمانوں کی غیب کی چیزوں کا علم اکیلے اللہ کے پاس ہے اور زمین کی چھپی چیزوں کا علم بھی صرف اسے ہے۔ یہ علم اسی کے ساتھ خاص ہے، مخلوق میں سے اسے کوئی نہیں جانتا۔ قیامت کا علم ان غیبی امور میں سے ہے جو اللہ کے ساتھ خاص ہیں۔ جب اللہ اسے لانا چاہے گا تو وہ اتنی جلد آئے گی جیسے ہم آنکھ کی پلکیں بند کرتے اور کھولتے ہیں بلکہ وہ اس سے بھی زیادہ قریب ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔ اسے کوئی چیز بے بس نہیں کر سکتی اور جب وہ کسی کام کا ارادہ کرے تو اس سے کہتا ہے: ''ہو جا'' تو وہ ہو جاتا ہے۔ (78) اے لوگو! اللہ نے تمھیں تمھاری ماؤں کے پیٹوں سے حمل کی مدت پوری ہو جانے کے بعد نکالا جبکہ تم بچے تھے اور تمھیں کچھ سمجھ اور شعور نہیں تھا۔ اس نے تمھارے سننے کے لیے کان بنائے، تمھارے دیکھنے کے لیے آنکھیں بنائیں اور سوجھ بوجھ کے لیے دل بنائے تاکہ تم اس کی دی ہوئی نعمتوں پر اس کے شکر گزار بنو۔ (79) کیا مشرکوں نے ان پرندوں کو نہیں دیکھا جو تابع فرمان ہیں اور ہوا میں اڑنا ان کے لیے آسان کر دیا گیا ہے اس صلاحیت کی بنا پر جو اللہ تعالیٰ نے انھیں پروں اور ہوا کی نرمی کی صورت میں دی ہے۔ اللہ نے انھیں اپنے پروں کو بند کرنا اور کھولنا سکھایا ہے۔ انھیں فضا میں گرنے سے بچا کر تھام رکھنے والا صرف اللہ قادرِ مطلق ہے۔ انھیں مسخر کرنے اور گرنے سے روک کر رکھنے میں ایمان رکھنے والی قوم کے لیے یقیناً بہت بڑے دلائل ہیں کیونکہ ان نشانیوں اور نصیحتوں سے ایمان والے ہی فائدہ اٹھاتے ہیں۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ نے اپنی کمال حکمت سے بندوں کے درمیان روزی تقسیم کی ہے کہ کسی کو مالدار، کسی کو فقیر اور کسی کو متوسط طبقے میں رکھا ہے تاکہ یہ کائنات ایک دوسرے سے مل جل کر مکمل ہو اور لوگوں کی معیشت چلتی رہے اور وہ ایک دوسرے کی خدمت کرتے رہیں۔ ❀ آیات میں وارد دونوں مثالوں سے مشرکوں کی گمراہی اور بتوں کی عبادت کا باطل ہونا ثابت ہوتا ہے کیونکہ معبود برحق ہی کی شان کے لائق ہے کہ وہ اشیاء کا مالک اور ان میں تصرف کرنے پر قادر ہو اور اپنی عبادت کرنے والوں کا بھلا کرے اور بھلائی اور عدل کا حکم دے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کی قدرت کے مظاہر میں سے ہے کہ اس نے لوگوں کو ان کی ماؤں کے پیٹوں سے پیدا کیا تو اس وقت انھیں کوئی علم نہ تھا، پھر انھیں معرفت وعلم کے ذرائع عطا کیے اور وہ ہیں کان، آنکھیں اور دل، چنانچہ وہ انھی کے ساتھ جانتے بوجھتے ہیں۔

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْۢ بُيُوْتِكُمْ سَكَنًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ جُلُوْدِ
الْاَنْعَامِ بُيُوْتًا تَسْتَخِفُّوْنَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ اِقَامَتِكُمْ ۙ
وَمِنْ اَصْوَافِهَا وَاَوْبَارِهَا وَاَشْعَارِهَآ اَثَاثًا وَّمَتَاعًا
اِلٰى حِيْنٍ ﴿۸۰﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا وَّجَعَلَ لَكُمْ
مِّنَ الْجِبَالِ اَكْنَانًا وَّجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمُ الْحَرَّ
وَسَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ بَاْسَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ
لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُوْنَ ﴿۸۱﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ
الْمُبِيْنُ ﴿۸۲﴾ يَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا وَاَكْثَرُهُمُ
الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۳﴾ وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا ثُمَّ لَا
يُؤْذَنُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ
ظَلَمُوا الْعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۸۵﴾ وَ
اِذَا رَاَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا شُرَكَآءَهُمْ قَالُوْا رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ
شُرَكَآؤُنَا الَّذِيْنَ كُنَّا نَدْعُوْا مِنْ دُوْنِكَ ۚ فَاَلْقَوْا
اِلَيْهِمُ الْقَوْلَ اِنَّكُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۸۶﴾ وَاَلْقَوْا اِلَى اللّٰهِ
يَوْمَئِذِ ِۨالسَّلَمَ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۸۷﴾

ع 11 17

النحل 16

(80) جو گھر تم پتھروں وغیرہ سے بناتے ہو، اللہ پاک نے ان میں تمھارے لیے سکونت اور راحت رکھ دی ہے۔ اسی نے تمھارے لیے اونٹ، گائے اور بکری کی کھالوں کے خیمے اور سائبان بنائے جو تمھارے لیے صحرا میں ایسی اقامت گاہ ہوتے ہیں جیسے حالتِ قیام میں گھر، جنھیں دورانِ سفر میں ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا اور پڑاؤ کے وقت انھیں نصب کرنا تمھارے لیے آسان ہے۔ اس نے تمھارے لیے بکریوں کے بالوں، اونٹوں کی اون اور بھیڑوں کی پشم سے تمھارے گھروں کا سامان، کپڑے اور چادریں وغیرہ بنائیں جن سے مقرر وقت تک تم فائدہ اٹھاتے ہو۔

(81) اللہ نے تمھارے لیے درخت اور عمارتیں بنائیں جن سے تم گرمی سے سایہ حاصل کرتے ہو اور اس نے تمھارے لیے پہاڑوں میں سرنگیں اور چھوٹے بڑے غار بنائے جن میں تم سردی، گرمی اور دشمن سے بچتے اور چھپتے ہو۔ اس نے تمھارے لیے روئی وغیرہ کی قمیصیں اور کپڑے بنائے جو تمھیں گرمی اور سردی سے بچاتے ہیں۔ اسی نے تمھارے لیے زرہیں بنائیں جو لڑائی اور جنگ میں تمھیں ایک دوسرے کے وار سے محفوظ رکھتی ہیں کہ اسلحہ تمھارے جسم نہیں چھیدتا۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے تمھیں گزشتہ نعمتیں دے کر تم پر احسان کیا ہے، اسی طرح وہ پوری پوری نعمتیں تمھیں عطا کرے گا تاکہ تم اکیلے اللہ کے سامنے جھکنے والے بنو اور اس کے ساتھ کسی اور چیز کو شریک نہ کرو۔

(82) اے رسول! اگر وہ آپ کے لائے ہوئے دین پر ایمان لانے اور اس کی تصدیق کرنے سے منہ موڑیں تو آپ کے ذمے بس یہ ہے کہ جس کی تبلیغ کا آپ کو حکم ہے، وہ کھلم کھلا پہنچا دیں اور انھیں ہدایت پر آمادہ کرنا آپ کے ذمے نہیں ہے۔

(83) مشرک، اللہ کی ان نعمتوں کو اچھی طرح جانتے ہیں جو اس نے انھیں دی ہیں اور ان میں سے ایک نعمت رسول (اکرم ﷺ) کا ان کی طرف بھیجا جانا ہے، پھر وہ ناشکری کر کے اور اس کے رسول (ﷺ) کو جھٹلا کر اس کی نعمتوں کے منکر بنتے ہیں اور ان لوگوں کی اکثریت اس پاک ذات کی نعمتوں کی ناقدری کرتی ہے۔

(84) اے رسول! وہ وقت یاد کریں جب اللہ تعالیٰ ہر امت میں اس کی طرف بھیجے گئے رسول کو کھڑا کرے گا جو ان میں سے ایمان لانے والے کے ایمان اور کافر کے کفر کی گواہی دے گا، پھر اس کے بعد کافروں کو ان کے کفر پر معذرت کی اجازت نہیں دی جائے گی اور نہ رب کی رضا کے کام کرنے کے لیے انھیں دوبارہ دنیا میں بھیجا جائے گا کیونکہ آخرت حساب کا گھر ہے، عمل کا نہیں۔

(85) جب ظالم مشرک عذاب دیکھیں گے تو ان سے عذاب ہلکا نہ ہوگا اور نہ اسے ٹال کر انھیں مہلت دی جائے گی بلکہ وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اس میں داخل ہو جائیں گے۔

(86) جب مشرک آخرت میں اپنے ان معبودوں کو دیکھیں گے جن کی وہ اللہ کے سوا عبادت کرتے تھے تو کہیں گے: اے ہمارے رب! یہ ہیں ہمارے شریک جن کی ہم تیرے سوا عبادت کرتے تھے۔ وہ یہ بات اس لیے کہیں گے تاکہ وہ اپنے گناہوں کا بوجھ ان پر ڈالیں، پھر اللہ تعالیٰ ان کے معبودوں کو بولنے کی صلاحیت دے گا تو وہ انھیں جواب دیں گے: اے مشرکو! بلاشبہ تم اپنی عبادت میں اللہ کا شریک بنانے میں سراسر جھوٹے تھے۔ اس کا کوئی شریک نہیں کہ اس کی عبادت کی جائے۔

(87) مشرک اس دن مطیع ہو جائیں گے اور اکیلے اللہ کے سامنے جھک جائیں گے اور ان کا یہ جھوٹا دعویٰ ہوا ہو جائے گا کہ ان کے بت اللہ کے ہاں ان کے سفارشی ہوں گے۔

فوائد: ❀ یہ آیات دلیل ہیں کہ (حلال جانوروں کی) اون، پشم اور بالوں سے ہر حال میں فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ یہ گھروں میں کارآمد ہیں اور ان سے گھریلو اشیاء بھی بنائی جا سکتی ہیں۔

❀ نعمتوں کی کثرت بندوں سے تقاضا کرتی ہے کہ وہ مزید شکر کریں اور ان نعمتوں پر اللہ تعالیٰ کی تعریف کریں۔

❀ جو گواہ پوری امت پر گواہی دے گا، وہ سب سے زیادہ پاکیزہ اور عادل ہوگا اور وہ ہیں رسول جن کی گواہی پر ان کی قوموں کا فیصلہ مکمل ہوگا۔

❀ ارشادِ باری تعالیٰ: ﴿وَسَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ بَاْسَكُمْ﴾ میں اس بات کی دلیل ہے کہ بندوں کو جہادی ساز و سامان بنانا چاہیے تاکہ وہ دشمن کے خلاف جنگ میں اسے استعمال کریں۔

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ زِدْنٰهُمْ عَذَابًا
فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يُفْسِدُوْنَ ﴿۸۸﴾ وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِيْ كُلِّ
اُمَّةٍ شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيْدًا
عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ ؕ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّ
هُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿۸۹﴾ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ
بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ
الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۹۰﴾ وَ
اَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ
بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ
يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۹۱﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا
مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا ؕ تَتَّخِذُوْنَ اَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ اَنْ
تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِيَ اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ ؕ اِنَّمَا يَبْلُوْكُمُ اللّٰهُ بِهٖ ؕ وَلَيُبَيِّنَنَّ
لَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۹۲﴾ وَلَوْ شَآءَ
اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ
وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَلَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾

ع 12 6 18

(88) جن لوگوں نے اللہ کے ساتھ کفر کیا اور دوسرے لوگوں کو بھی اللہ کی راہ سے روکا، ان کے فساد کرنے اور دوسروں کو گمراہ کر کے بگاڑنے کی وجہ سے ہم انھیں اس عذاب سے زیادہ عذاب دیں گے جس کے وہ کفر کے باعث حقدار تھے۔

(89) اے رسول! وہ دن یاد کریں جب ہم ہر امت میں سے رسول اٹھائیں گے جو ان کے بارے میں ان کے کفر یا ایمان کی گواہی دے گا۔ یہ رسول انھی میں سے ہوگا اور انھی کی زبان میں بات کرے گا۔ اے رسول! ہم آپ کو تمام امتوں پر گواہ بنا کر لائیں گے۔ ہم نے یہ قرآن آپ پر اس لیے نازل کیا ہے تاکہ آپ حلال و حرام اور ثواب و عذاب وغیرہ کے ہر معاملے کی وضاحت کر دیں جو وضاحت طلب ہے اور ہم نے اسے لوگوں کی حق کی طرف راہنمائی کے لیے نازل کیا ہے اور یہ ہر اس شخص کے لیے رحمت ہے جو اس پر ایمان لائے اور اس میں وارد احکام پر عمل کرے، نیز یہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے والوں کو ان دائمی نعمتوں کی خوشخبری بھی دیتا ہے جن کا وہ انتظار کر رہے ہیں۔

(90) بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو عدل کا حکم دیتا ہے کہ بندہ اللہ کے حقوق اور بندوں کے حقوق ادا کرے اور فیصلہ کرنے میں کسی کو دوسرے پر فضیلت نہ دے اِلّا یہ کہ اسے فضیلت کا حق حاصل ہو۔ اللہ احسان کرنے کا حکم دیتا ہے اور وہ یہ کہ بندہ اضافی طور پر وہ کچھ کرے جو اس پر لازم نہیں ہے، جیسے نفلی صدقہ اور ظالم کو معافی۔ وہ قریبی رشتے داروں کو ان کی ضرورت کی چیز دینے کا حکم دیتا ہے اور ہر قبیح قول جیسے فحش گوئی اور قبیح فعل جیسے زنا وغیرہ سے منع کرتا ہے اور ہر خلافِ شریعت کام سے روکتا ہے اور اس سے مراد ہر نافرمانی اور گناہ ہے۔ اور وہ لوگوں پر ظلم و تکبر کرنے سے منع کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کا تمھیں حکم دیا ہے اور جن کاموں سے منع کیا ہے، ان کے بارے میں وہ تمھیں اس آیت میں اس امید پر نصیحت کرتا ہے کہ تم اس نصیحت سے سبق سیکھو۔

(91) ہر وہ عہد و پیمان پورا کرو جو تم نے اللہ سے یا لوگوں سے کیا ہے اور اللہ کے نام کی پختہ قسمیں کھانے کے بعد انھیں نہ توڑو جبکہ تم ان قسموں کو پورا کرنے کے لیے اللہ کو گواہ بنا چکے ہو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو تم کرتے ہو، اس میں سے کوئی چیز اس سے چھپی نہیں اور وہ ضرور تمھیں اس کا بدلہ دے گا۔

(92) اور تم ان معاہدوں کو توڑ کر بے وقوفی اور کم عقلی کا مظاہرہ نہ کرو جیسے کوئی احمق عورت سوت کات کات کر تھک جائے اور اسے اچھی طرح کاتے اور پھر اسے ادھیڑ کر پہلے کی طرح اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے تو وہ پہلے سوت کاتنے میں تھکی اور پھر اسے ریزہ ریزہ کرنے میں، اور یوں وہ اپنے مقصد کو ہرگز نہ پا سکی۔ تم اپنی قسموں کو ایک دوسرے کو دھوکا دینے کا ذریعہ بناتے ہو، اس لیے کہ تمھارا گروہ تمھارے دشمن کے گروہ سے زیادہ بڑا اور زیادہ مضبوط و طاقتور ہو جائے۔ بات صرف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ عہدوں کو پورا کرنے کے ذریعے سے تمھیں آزماتا ہے کہ تم انھیں پورا کرتے ہو یا توڑ دیتے ہو۔ اللہ تمھارے لیے قیامت کے دن ہر اس چیز کو کھول کر بیان کر دے گا جس کے بارے میں تم دنیا میں اختلاف کیا کرتے تھے۔ پھر وہ حق و باطل اور سچے اور جھوٹے کے درمیان فرق کر دے گا۔

(93) اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو حق پر متحد کر کے ایک گروہ بنا دیتا لیکن وہ جسے چاہے حق اور عہد کی پاسداری سے دور کر کے اپنے عدل سے گمراہ کر دے اور جسے چاہے اپنے فضل سے اس کی توفیق دے۔ جو کچھ تم دنیا میں کر رہے ہو، اس کی باز پرس تم سے روزِ قیامت ضرور ہوگی۔

فوائد:

- جو کافر لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں، ان کے لیے کفر اور نافرمانی کے ذریعے سے دنیا میں فساد پھیلانے کی وجہ سے قیامت کے دن دگنا عذاب ہوگا۔
- زمین نیک اور اہلِ علم لوگوں سے خالی نہیں ہوگی اور اس سے مراد ہدایت یافتہ ائمہ، انبیاء کے جانشین اور انبیاء کی شریعتوں کی حفاظت کرنے والے علماء ہیں۔
- ان آیات نے مسلمان معاشرے کی بنیادی اکائیوں کا تعین کر دیا ہے کہ فرد واحد، جماعت اور ریاست کو ذاتی اور عام زندگی میں کن اصولوں کو سامنے رکھنا چاہیے۔
- رشوت اور مال لینے کی خاطر عہد و پیمان توڑنے کی ممانعت ہے۔

وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اَيْمَانَكُمْ دَخَلًۢا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ بَعْدَ
ثُبُوْتِهَا وَتَذُوْقُوا السُّوْٓءَ بِمَا صَدَدْتُّمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَ
لَكُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۹۴﴾ وَلَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ
اِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۹۵﴾ مَا عِنْدَكُمْ
يَنْفَدُ ۫ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ؕ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْٓا
اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا
مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ
وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۷﴾ فَاِذَا
قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴿۹۸﴾
اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ
يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۹۹﴾ اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ وَالَّذِيْنَ
هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ وَاِذَا بَدَّلْنَآ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ ۙ وَّ
اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مُفْتَرٍ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ
لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ
لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۰۲﴾

ع 13 11 19

(94) اور تم اپنی قسموں کو ایک دوسرے کو دھوکا دینے کا ذریعہ نہ بناؤ کہ تم ان کے بارے میں اپنی خواہشات کے پیچھے لگ جاؤ کہ جب دل چاہا انھیں توڑ دیا اور جب جی چاہا انھیں پورا کر دیا۔ اگر تم نے ایسے کیا تو تمھارے قدم سیدھے راستے پر جم جانے کے بعد اس سے ڈگمگا جائیں گے اور اللہ کی راہ سے بھٹکنے اور دوسروں کو اس سے بھٹکانے کی وجہ سے تمھیں عذاب کا مزہ چکھنا پڑے گا اور تم دگنے عذاب کے حقدار ٹھہرو گے۔

(95) اور تم اللہ کے عہد کو معمولی معاوضے کے بدلے نہ توڑو اور معمولی قیمت کے بدلے وعدہ وفا کرنے سے نہ رکو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے ہاں دنیا میں جو مدد اور غنیمتیں ہیں اور آخرت میں جو دائمی انعامات ہیں، وہ تمھارے لیے اس تھوڑے سے معاوضے سے کہیں بہتر ہیں جو تم اللہ کا عہد توڑ کر حاصل کرتے ہو، اگر تم یہ جان لو۔

(96) اے لوگو! تمھارے پاس جو مال، لذتیں اور نعمتیں ہیں، خواہ وہ کتنی ہی زیادہ ہوں، آخر کار ختم ہونے والی ہیں اور اللہ کے ہاں جو بدلہ ہے، وہ باقی رہنے والا ہے، پھر تم فانی کو باقی رہنے والے پر کیسے ترجیح دیتے ہو؟ ہم اپنے عہدوں کی پاسداری کرنے والوں اور انھیں نہ توڑنے والوں کو ضرور ان کے فرمانبرداری والے کاموں کا بہت اچھا بدلہ دیں گے، چنانچہ ہم انھیں ایک نیکی کا بدلہ دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک بلکہ اس سے بھی زیادہ دیں گے۔

(97) جس نے شریعت کے مطابق کوئی نیک عمل کیا، وہ مرد ہو یا عورت، بشرطیکہ وہ اللہ پر ایمان رکھنے والا ہو تو ہم اسے دنیا میں اللہ کے فیصلوں پر راضی رہنے والی، قناعت پسندانہ اور نیکیوں کی توفیق والی نہایت پاکیزہ زندگی عطا کریں گے اور دنیا میں جو نیک اعمال انھوں نے کیے، ان کا نہایت اچھا بدلہ آخرت میں بھی ہم انھیں ضرور دیں گے۔

(98) اے ایمان والے! جب تو قرآن کی قراءت کا ارادہ کرے تو اللہ سے سوال کر کہ وہ تجھے شیطان کے وسوسوں سے بچائے جو اللہ کی رحمت سے دور کر دیا گیا ہے۔

(99) بلاشبہ شیطان ان لوگوں پر مسلط نہیں ہو سکتا جو اللہ پر ایمان لائے اور اپنے تمام معاملات میں اپنے اکیلے پروردگار پر بھروسا کرتے ہیں۔

(100) وہ وسوسوں کے ذریعے صرف ان لوگوں پر مسلط ہوتا ہے جو اسے دوست بناتے ہیں، اس کی گمراہیوں میں اس کی اطاعت کرتے ہیں اور جو اس کے گمراہ کرنے کے باعث اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرتے ہوئے اس کے ساتھ غیروں کی عبادت کرتے ہیں۔ (101) جب ہم قرآن کی کسی آیت کا حکم کسی دوسری آیت سے منسوخ کرتے ہیں ..... اور اللہ خوب جانتا ہے کہ اس نے حکمت کے تحت قرآن میں سے کیا منسوخ کیا ہے اور جو اس میں سے منسوخ نہیں کیا، اسے بھی خوب جانتا ہے ..... تو وہ کہتے ہیں: اے محمد! تم جھوٹے ہو جو اللہ پر جھوٹ گھڑتے ہو، بلکہ اکثر لوگ نہیں جانتے کہ نسخ کامل حکمت الٰہی ہی کی وجہ سے ہوتا ہے! (102) اے رسول! ان سے کہہ دیں: یہ قرآن جبریل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے پاس سے لے کر حق کے ساتھ آئے ہیں جس میں کوئی غلطی نہیں اور نہ اس میں کوئی ردوبدل اور تحریف ہوئی ہے تاکہ جب بھی اس کا کوئی نیا حکم نازل ہو اور اس سے کچھ منسوخ ہو تو وہ اللہ پر ایمان لانے والوں کے ایمان کو مضبوط کرے اور تاکہ وہ ان کے لیے حق کی طرف راہنمائی کا ذریعہ بنے اور مسلمانوں کو اس اعلیٰ ثواب کی خوشخبری دے جو انھیں اس کے باعث ملنے والا ہے۔

فوائد:

- ایمان کے ساتھ نیک عمل زندگی کو بہت پاکیزہ اور بہتر بنا دیتا ہے۔
- شیطان کے شر سے بچنے کے لیے سلامتی کا راستہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے التجا کی جائے اور شیطان کے شر سے اللہ کی پناہ مانگی جائے۔
- اہلِ ایمان کو چاہیے کہ قرآن کو اپنا رہنما بنائیں، اس کے علوم سے تربیت پائیں، اس کے بیان کیے ہوئے اخلاق اپنائیں اور اس کے نور سے روشنی پائیں۔ ان کے دینی اور دنیاوی معاملات اسی سے سیدھے ہوں گے۔
- نزولِ وحی کے زمانے میں حکمت کے تحت قرآن کے احکام میں نسخ ہوتا رہا ہے اور ایسا مصلحتوں، حوادث اور بشری حالات کے بدل جانے کا لحاظ رکھتے ہوئے کیا گیا۔

وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ ؕ لِسَانُ الَّذِیْ
یُلْحِدُوْنَ اِلَیْهِ اَعْجَمِیٌّ وَّهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِیٌّ مُّبِیْنٌ ﴿۱۰۳﴾
اِنَّ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ۙ لَا یَهْدِیْهِمُ اللّٰهُ وَلَهُمْ
عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۰۴﴾ اِنَّمَا یَفْتَرِی الْكَذِبَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ
بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْۢ
بَعْدِ اِیْمَانِهٖۤ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِیْمَانِ وَلٰكِنْ
مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَیْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ۚ وَلَهُمْ
عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴿۱۰۶﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا
عَلَى الْاٰخِرَةِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۱۰۷﴾
اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ۚ
وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿۱۰۸﴾ لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ هُمُ
الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۰۹﴾ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِیْنَ هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ
مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جٰهَدُوْا وَصَبَرُوْۤا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا
لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۱۰﴾ یَوْمَ تَاْتِیْ كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ
نَّفْسِهَا وَتُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿۱۱۱﴾

ع 14 10 20

(103) ہمیں بخوبی علم ہے کہ مشرک کہتے ہیں: محمد (ﷺ) کو قرآن کوئی انسان سکھاتا ہے، حالانکہ وہ اپنے اس دعوے میں جھوٹے ہیں۔ جس کی طرف یہ سکھانے کی نسبت کرتے ہیں، اس کی زبان تو عجمی ہے اور یہ قرآن تو اعلیٰ درجے کی فصیح وبلیغ اور واضح عربی زبان میں اترا ہے، پھر انھوں نے یہ دعویٰ کیسے کرلیا کہ اس نے کسی عجمی سے یہ سیکھا ہے؟!

(104) بلاشبہ جو لوگ اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں لاتے کہ وہ اللہ پاک کی طرف سے ہیں، اللہ تعالیٰ انھیں ہدایت کی توفیق نہیں دیتا جب تک وہ اس پر اصرار کرتے رہیں۔ ان کے لیے اللہ کے ساتھ کفر کرنے اور اس کی آیتوں کو جھٹلانے کی وجہ سے دردناک عذاب ہے۔

(105) محمد (ﷺ) اپنے رب کی طرف سے جو لائے ہیں، اس میں جھوٹے نہیں۔ جھوٹ اور افترا تو وہ باندھتے ہیں جو اللہ کی آیتوں کی تصدیق نہیں کرتے کیونکہ نہ تو وہ عذاب سے ڈرتے ہیں اور نہ ثواب کی امید رکھتے ہیں اور یہی کافر لوگ جھوٹے ہیں، اس لیے کہ جھوٹ ان کی عادت ہے جس پر وہ پروان چڑھے ہیں۔

(106) جو شخص اپنے ایمان کے بعد اللہ سے کفر کرے، سوائے اس کے جسے کفر کرنے پر مجبور کیا گیا اور اس نے زبان سے کلمۂ کفر بول دیا جبکہ اس کا دل ایمان پر مطمئن اور اس کی حقیقت پر یقین رکھتا ہے، لیکن جو کھلے دل سے کفر کرے، ایمان پر اسے ترجیح دے اور دل کی خوشی سے کفر اپنائے تو وہ اسلام سے مرتد ہے اور ایسے لوگوں پر اللہ کا غضب ہے اور ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔

(107) اسلام سے ان کا ارتداد اس وجہ سے ہے کہ انھوں نے کفر کے بدلے حاصل ہونے والے دنیا کے مال کو آخرت پر ترجیح دی۔ اللہ تعالیٰ کافر قوم کو ایمان کی توفیق نہیں دیتا بلکہ انھیں ذلیل ورسوا کرتا ہے۔

(108) ایمان چھوڑ کر مرتد ہونے والے یہ لوگ وہ ہیں جن کے دلوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر لگا دی ہے، لہٰذا وہ وعظ ونصیحت سمجھتے ہی نہیں، ان کے کانوں پر بھی مہر لگا دی ہے، چنانچہ وہ کوئی نفع بخش بات نہیں سنتے اور ان کی آنکھوں پر بھی مہر لگا دی ہے، لہٰذا وہ ان نشانیوں کو دیکھتے ہی نہیں جو ایمان کی طرف رہنمائی کرتی ہیں۔ یہی لوگ ہیں جو نیک بختی وبدبختی کے اسباب سے غافل ہیں اور اس سے بھی جو اللہ نے ان کے لیے عذاب تیار کر رکھا ہے۔

(109) سچی بات ہے کہ یہی لوگ آخرت میں سخت نقصان اٹھانے والے ہیں جنھوں نے اپنے ایمان کے بعد کفر اختیار کرنے کے سبب خود کو خسارے میں ڈال لیا، وہ ایمان جسے اگر وہ اختیار کیے رکھتے تو ضرور جنت میں داخل ہوتے۔

(110) پھر اے رسول! آپ کا رب بے حد بخشنے والا اور کمزور مومنوں کے ساتھ بہت مہربان ہے جنھوں نے مشرکوں کی ایذاؤں کے بعد مکے سے مدینے ہجرت کی۔ ان مشرکوں نے ان کمزوروں کو ان کے دین کے بارے میں اس قدر آزمائش میں ڈالا کہ وہ زبان سے کلمۂ کفر کہنے پر مجبور ہوگئے جبکہ ان کے دل ایمان پر مطمئن تھے۔ پھر انھوں نے اللہ کے کلمے کی سربلندی کے لیے اور کافروں کی بات کو نیچا کرنے کے لیے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور اس راہ میں آنے والی مشقتوں پر صبر کیا۔ بلاشبہ اس آزمائش اور عذاب جھیلنے کے بعد جس میں انھیں مبتلا کیا گیا حتی کہ انھوں نے کلمۂ کفر تک زبان سے بول دیا، آپ کا رب انھیں بے حد بخشنے والا اور ان پر خوب مہربانیاں کرنے والا ہے کیونکہ انھوں نے کفر کی بات نہایت مجبور ہوکر کہی تھی۔

(111) اے رسول! اس دن کو یاد کریں جب ہر انسان اپنی ذات کے لیے لڑتا جھگڑتا آئے گا۔ حشر کی ہولناکی کے پیش نظر کسی دوسرے کی حمایت نہیں کرے گا۔ ہر شخص کو اس کے کیے ہوئے ہر اچھے برے عمل کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور ان پر نہ تو نیکیوں کا ثواب کم کرکے ظلم کیا جائے گا اور نہ گناہوں میں اضافہ کرکے ظلم ہوگا۔

فوائد: ❀ جس پر جبر کیا جائے، اس کے لیے ظاہری طور پر زبان سے کلمۂ کفر کہنا جائز ہے بشرطیکہ اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو۔ ❀ اسلام سے مرتد ہونے والوں نے اللہ تعالیٰ کا غضب اور اس کا عذاب اپنے اوپر لازم کرلیا کیونکہ انھوں نے دنیا کی زندگی کو آخرت کے مقابلے میں پسند کیا اور اللہ کی ہدایت سے محروم ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں، کانوں اور آنکھوں پر مہر لگا دی اور وہ قیامت کے دن کے سخت عذاب سے غافل ہونے والوں میں شامل ہوگئے۔ ❀ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لیے بخشش اور رحمت لکھ دی ہے جو ایمان لائے اور آزمائش میں ڈالے جانے کے بعد انھوں نے ہجرت کی اور جہاد پر ڈٹے رہے۔

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً
يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ
اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا
يَصْنَعُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوْهُ
فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ فَكُلُوْا مِمَّا
رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّاشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ
كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۱۴﴾ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَ
الدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ
اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾
وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا
حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ۭ اِنَّ
الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ﴿۱۱۶﴾
مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۠ وَّلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۱۷﴾ وَعَلَى الَّذِيْنَ
هَادُوْا حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ ۚ وَمَا
ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۱۸﴾

(112) اللہ نے ایک بستی کی مثال بیان فرمائی ..... اور اس سے مراد مکہ مکرمہ ہے ..... جو بڑی پُرامن تھی۔ وہاں کے باشندوں کو کوئی خوف وخطرہ نہ تھا۔ وہاں استحکام تھا جبکہ اس کے آس پاس سے لوگ اغوا کر لیے جاتے تھے۔ اس کی روزی اس کے پاس ہر جگہ سے فراخ اور نہایت آسانی سے چلی آ رہی تھی، پھر وہاں کے رہنے والوں نے اپنے اوپر ہونے والے اللہ کے ان انعامات کی ناشکری کی اور اللہ کا شکر ادا نہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے سزا کے طور پر انھیں بھوک اور شدید خوف میں مبتلا کر دیا جس کے اثرات ان کے جسموں پر گھبراہٹ اور کمزوری کی صورت میں ظاہر تھے حتی کہ یہ دونوں چیزیں ان کے کفر اور حق کو جھٹلانے کے باعث ان کے لباس کی طرح ان کے ساتھ چپک گئیں۔

(113) یقیناً اہلِ مکہ کے پاس انھی میں سے ایک عظیم رسول آیا جس کی امانت وصداقت کو وہ اچھی طرح جانتے تھے اور وہ ہیں محمد رسول اللہ ﷺ۔ پھر انھوں نے انھیں اس چیز میں جھٹلا دیا جو ان کے رب نے ان پر نازل کی تو ان پر اللہ کی طرف سے بھوک اور خوف کا عذاب آ گیا اور وہ خود ہی اپنے اوپر ظلم کرنے والے تھے کہ انھوں نے اللہ کے ساتھ شرک کر کے اور اس کے رسول کو جھٹلا کر خود کو تباہی کے گڑھے میں ڈالا۔

(114) اے بندو! اللہ تعالیٰ نے تمھیں جو حلال وطیب روزی دے رکھی ہے، اسے کھاؤ اور اپنے اوپر ہونے والی اللہ کی اس نعمت کا شکر ادا کرو، اس طرح کہ اس کی ان نعمتوں کا اقرار کرو اور انھیں اللہ کی رضا کے کاموں میں صرف کرو، اگر تم اس اکیلے کی عبادت کرتے ہو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے۔

(115) اللہ تعالیٰ نے تم پر کھانے والی وہ چیزیں حرام قرار دی ہیں جن کا ذبح کرنا ضروری ہے جبکہ وہ ذبح کیے بغیر مر جائیں اور بہایا گیا خون بھی۔ اسی طرح خنزیر اپنے تمام اجزاء سمیت حرام کیا اور وہ بھی جسے ذبح کرنے والے نے غیر اللہ کا قرب حاصل کرنے کے لیے ذبح کیا۔ یہ حرمت اس وقت ہے جب بندے کو اختیار ہو مگر جو ان مذکورہ چیزوں کے کھانے پر مجبور ہو کر انھیں کھا لے جبکہ وہ نہ تو حرام میں رغبت رکھے اور نہ ضرورت کی حد سے تجاوز کرے تو اسے کوئی گناہ نہیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ بے حد بخشنے والا ہے، جو اس شخص نے کھایا، وہ اسے معاف کر دے گا۔ وہ اس پر بہت مہربان ہے کہ اس نے مجبوری کی حالت میں اس کے لیے اسے جائز اور حلال قرار دیا ہے۔

(116) اے مشرکو! کسی چیز کو اپنی زبان سے جھوٹ موٹ کہہ کر اللہ کی طرف منسوب نہ کر دیا کرو کہ یہ چیز حلال ہے اور یہ چیز حرام ہے، اس ارادے سے کہ تم کسی ایسی چیز کو حرام قرار دے کر جسے اللہ نے حرام نہیں کیا یا کسی چیز کو حلال قرار دے کر جسے اللہ نے حلال قرار نہیں دیا، اللہ پر جھوٹ باندھو۔ بلاشبہ اللہ پر بہتان باندھنے والے اپنے مقصد میں کبھی کامیاب نہیں ہوتے اور نہ اس سے نجات پاتے ہیں جس کا انھیں خوف ہو۔

(117) دنیا میں خواہشاتِ نفس کی پیروی کی وجہ سے ان کے لیے معمولی اور حقیر ساز وسامان ہے اور آخرت میں ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

جب اللہ تعالیٰ نے اس امت پر حرام کی گئی کھانے کی اشیاء کا ذکر کیا تو ان چیزوں کا ذکر بھی کر دیا جن کا کھانا یہود کے لیے حرام ٹھہرایا تھا، چنانچہ فرمایا:

(118) اور ہم نے یہودیوں کے لیے خاص طور پر وہ چیزیں حرام قرار دیں جن کا ذکر ہم نے آپ کے سامنے کر دیا ہے (جیسا کہ سورۂ انعام کی آیت: 146 میں ہے۔) اور ہم نے یہ چیزیں حرام کر کے ان پر کوئی ظلم نہیں کیا، بلکہ انھوں نے خود اپنے اوپر ظلم کیا جب انھوں نے سزا والے کام کیے، چنانچہ ہم نے انھیں ان کی بغاوت کی سزا دی اور سزا کے طور پر یہ چیزیں ان پر حرام کر دیں۔

فوائد: ❀ جیسا کرو گے ویسا بھرو گے، بلاشبہ جب بستی والوں نے نعمت کی ناقدری کی تو انھیں اس کے برعکس صورت حال سے دوچار کر دیا گیا کہ وہ نعمتیں ان سے چھین لی گئیں، چنانچہ وہ فراوانی کے بعد بھوک، امن وامان کے بعد خوف وہراس اور کافی شافی رزق کے بعد تنگ گزران میں پڑ گئے۔ ❀ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لانا، اکیلے اللہ کی عبادت کرنا اور اس کی بے شمار نعمتوں اور نوازشوں پر اس کا شکر ادا کرنا واجب ہے۔ ہر وہ شخص عذابِ الٰہی کا شکار ہو گا جس نے اللہ کے ساتھ کفر کیا، اس کی نافرمانی کی اور اللہ کی عطا کردہ نعمتوں کا منکر ٹھہرا۔ ❀ اللہ تعالیٰ نے فضل واحسان کرتے ہوئے اور ہر گندی چیز سے ہمیں بچاتے ہوئے ہم پر صرف گندی چیزوں کو حرام قرار دیا ہے۔

ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوْا مِنْ
بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْٓا اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۹﴾ ع 15 9 21
اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيْفًا ۭ وَلَمْ يَكُ مِنَ
الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهٖ ۭ اِجْتَبٰىهُ وَهَدٰىهُ اِلٰى صِرَاطٍ
مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۲۱﴾ وَاٰتَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۭ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ
الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۲۲﴾ ثُمَّ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۭ
وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۲۳﴾ اِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ عَلَي الَّذِيْنَ
اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۭ وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا
كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ
وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۭ اِنَّ
رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۲۵﴾
وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ ۭ وَلَىِٕنْ
صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۲۶﴾ وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ
وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾
اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ﴿۱۲۸﴾ ع 16 9 22

(119) پھر اے رسول! جن لوگوں نے انجام سے بے خبر ہو کر، چاہے جان بوجھ کر ہی سہی، برے عمل کیے اور برے اعمال کرنے کے بعد انھوں نے اللہ کے حضور توبہ کر لی اور ان کے جن اعمال میں بگاڑ تھا، ان کی اصلاح کر لی تو بلاشبہ آپ کا رب توبہ کے بعد ان کے گناہ بہت زیادہ بخشنے والا اور ان پر نہایت مہربان ہے۔

جب مشرک یہ سمجھتے تھے کہ وہ ملت ابراہیمی کے پیروکار ہیں تو اللہ تعالیٰ نے ان کے اس دعوے کی تردید کرتے ہوئے فرمایا:

(120) بلاشبہ ابراہیم (علیہ السلام) تو خیر اور بھلائی کی تمام خوبیوں والے تھے۔ ہر وقت اپنے رب کے اطاعت گزار اور تمام باطل مذاہب سے بیزار ہو کر دینِ اسلام کی طرف مائل تھے۔ وہ ہرگز مشرکوں میں سے نہ تھے۔ (121) اللہ تعالیٰ نے ان پر جو انعام کیے تھے، وہ ان کے قدردان اور شکر گزار تھے۔ اللہ نے انھیں نبوت کے لیے چن لیا تھا اور انھیں محکم اور پکے سچے دین اسلام کی راہ سجھا دی تھی۔ (122) ہم نے انھیں دنیا میں نبوت، اچھی شہرت اور نیک اولاد سے نوازا تھا اور آخرت میں بھی وہ ان نیکوکاروں میں سے ہوں گے جن کے لیے اللہ تعالیٰ نے جنت میں بلند درجے تیار کر رکھے ہیں۔ (123) اے رسول! پھر ہم نے آپ کی طرف وحی کی کہ توحید، مشرکوں سے اظہارِ براءت، اللہ تعالیٰ کی طرف لوگوں کو بلانے اور شریعتِ الٰہی پر عمل کرنے میں ملت ابراہیمی کی پیروی کریں۔ ابراہیم علیہ السلام تمام ادیان سے بیزار ہو کر دینِ اسلام کے لیے یکسو تھے اور وہ مشرک ہرگز نہ تھے جیسا کہ مشرکوں کا خیال ہے بلکہ وہ اللہ کے لیے یکسو تھے۔

(124) ہفتے کے دن کی عظمت تو صرف یہودیوں پر فرض تھی جنھوں نے اس میں اختلاف کیا تاکہ وہ اپنی مشغولیت چھوڑ کر اس میں عبادت کے لیے فارغ ہو جائیں۔ یہ ان کے جمعے والے دن سے بھٹکنے کے بعد کی بات ہے جس میں انھیں مصروفیات سے فارغ ہو کر عبادت کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ اے رسول! بلاشبہ آپ کا رب ان اختلاف کرنے والوں کے درمیان ان چیزوں میں قیامت کے دن فیصلہ کرے گا جن میں وہ اختلاف کرتے تھے اور ہر ایک کو وہ بدلہ دے گا جس کا وہ حقدار ہے۔

(125) اے رسول! آپ اور آپ کے پیروکار اہلِ ایمان دینِ اسلام کی طرف بلائیں اور اس میں اس شخص کی ذہنی صلاحیت اور ماننے کی اہلیت کو ضرور پیشِ نظر رکھیں جسے آپ دعوت دے رہے ہیں۔ یہ دعوت ترغیب اور ڈراوے پر مشتمل خیر خواہی کے ساتھ ہو اور ان سے گفتگو کرتے وقت وہ طریقہ اختیار کریں جو قولی اور فکری طور پر نہایت اچھا ہو اور تہذیب کے لحاظ سے بھی نہایت مناسب ہو۔ آپ کی ذمہ داری لوگوں کو ہدایت کی راہ پر لگانا نہیں بلکہ آپ کے ذمے صرف ان کو تبلیغ کرنا ہے۔ بلاشبہ آپ کا رب اسے خوب جانتا ہے جو دینِ اسلام سے بھٹک جائے اور اپنی طرف راہ پانے والے کو بھی وہ خوب جانتا ہے، لہٰذا آپ ان پر افسوس کرتے ہوئے اپنی جان نہ گنوائیں۔

(126) اگر تم اپنے دشمن کو سزا دینا چاہو تو زیادتی کیے بغیر اتنی ہی سزا دو جتنا اس نے تمھارے ساتھ (برا) کیا۔ اگر اس پر قدرت رکھنے کے باوجود اسے سزا نہ دو اور صبر کرو تو بلاشبہ تم میں سے صبر کرنے والوں کے لیے معاف کرنا انصاف کے ساتھ بدلہ لینے سے بہت بہتر ہے۔

(127) اے رسول! آپ کفار سے پہنچنے والی تکلیفوں پر صبر کریں اور آپ کو صبر کی توفیق صرف اللہ ہی کی عطا سے مل سکتی ہے اور آپ کافروں کے آپ سے منہ پھیرنے پر غمزدہ نہ ہوں اور جو مکر و فریب وہ کرتے ہیں، اس کے باعث آپ کے سینے میں گھٹن پیدا نہ ہو۔

(128) بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ ہے جنھوں نے گناہ چھوڑ کر اللہ کا تقویٰ اختیار کیا اور وہ اطاعت کے کام سرانجام دے کر اور اللہ کے حکم مان کر نیکوکار بنے۔ اللہ اپنی نصرت اور تائید کے اعتبار سے ان کے ساتھ ہے۔

فوائد: ❀ اللہ کی رحمت کا تقاضا ہے کہ وہ اپنے ان بندوں کی توبہ قبول کرے جو کفر اور نافرمانی والے برے اعمال کرتے ہیں، پھر توبہ کرتے ہیں اور اپنے اعمال کی اصلاح کر لیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ انھیں بخش دے گا۔ ❀ مسلمانوں کے لیے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو اپنے لیے نمونہ بنانا بہت بہتر ہے۔ ❀ اللہ کے دین کی دعوت دینے والوں کو چاہیے کہ وہ یہ تین طریقے مدنظر رکھیں: حکمت، اچھی نصیحت اور نہایت اچھے طریقے سے بحث و مباحثہ۔ ❀ بدلہ بغیر زیادتی کے برابر ہونا چاہیے، چنانچہ مظلوم کو بھی ظالم سے بدلہ لیتے وقت زیادتی سے منع کیا گیا ہے۔

سُوْرَةُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ مَكِّیَّةٌ وَّهِیَ مِائَةٌ وَّاِحْدٰی عَشْرَةَ اٰیَةً وَّاثْنَا عَشَرَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ
اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ۝۱ وَاٰتَیْنَا مُوْسَی الْكِتٰبَ وَ
جَعَلْنٰهُ هُدًی لِّبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اَلَّا تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِیْ وَكِیْلًا ؕ ۝۲
ذُرِّیَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا ۝۳
وَقَضَیْنَآ اِلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ فِی الْكِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِی الْاَرْضِ
مَرَّتَیْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِیْرًا ۝۴ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ اُوْلٰىهُمَا بَعَثْنَا
عَلَیْكُمْ عِبَادًا لَّنَآ اُولِیْ بَاْسٍ شَدِیْدٍ فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّیَارِ ؕ
وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا ۝۵ ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَیْهِمْ
وَاَمْدَدْنٰكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِیْنَ وَجَعَلْنٰكُمْ اَكْثَرَ نَفِیْرًا ۝۶
اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ قف وَاِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَا ؕ
فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ لِیَسُوْٓءٗا وُجُوْهَكُمْ وَلِیَدْخُلُوا
الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوْهُ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّلِیُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا تَتْبِیْرًا ۝۷

سورۂ بنی اسرائیل مکی ہے

سورت کے مقاصد: اللہ تعالیٰ کا اپنے رسول ﷺ کو ثابت قدم رکھنا، واضح دلائل کے ذریعے سے آپ کی تائید کرنا اور مدد و ثابت قدمی کی آپ کو بشارت دینا۔

تفسیر: (1) اللہ تعالیٰ پاک اور اپنی قدرت کی وجہ سے اتنا عظیم ہے کہ اس کے سوا کوئی اس جیسی قدرت و طاقت نہیں رکھتا۔ وہی اللہ ہے جس نے اپنے بندے محمد ﷺ کو روح اور جسم کے ساتھ بحالتِ بیداری رات کے ایک حصے میں مسجد الحرام سے اس مسجد بیت المقدس تک سیر کرائی جس کے آس پاس کی سرزمین کو ہم نے مختلف پھلوں، فصلوں اور انبیاء علیہم السلام کے گھروں سے برکت دی۔ تاکہ وہ اللہ کی قدرت کی دلیل بننے والی ہماری بعض نشانیاں دیکھیں۔ بلاشبہ وہی سب کچھ سننے والا ہے اور کوئی سنی جانے والی آواز اس سے چھپی نہیں۔ سب کچھ دیکھنے والا ہے کہ کوئی دیکھی جانے والی چیز اس سے چھپی نہیں۔

(2) ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو تورات عطا کی اور اسے بنی اسرائیل کی ہدایت اور راہنمائی کا ذریعہ بنایا اور ہم نے بنی اسرائیل سے کہا: میرے سوا کسی کو کارساز نہ بناؤ جس کے سپرد تم اپنے معاملات کرو بلکہ مجھ اکیلے ہی پر بھروسا کرو۔

(3) تم ان لوگوں کی نسل سے ہو جنھیں ہم نے نوح علیہ السلام کے ساتھ طوفان میں غرق ہونے سے نجات دے کر ان پر انعام کیا، لہٰذا تم اس انعام کو یاد کرو، اکیلے اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اطاعت کر کے اس کا شکر ادا کرو اور اس بارے میں نوح علیہ السلام کی پیروی کرو کیونکہ وہ بہت زیادہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے والے تھے۔

(4) ہم نے بنی اسرائیل کو خبر دی اور انھیں تورات میں بتایا کہ تم نافرمانیوں اور سرکشی کی وجہ سے زمین میں دو بار فساد برپا کرو گے اور حد سے گزرتے ہوئے لوگوں پر بہت زیادہ ظلم اور زیادتیاں کرو گے۔

(5) پھر جب ان کی طرف سے پہلا فساد برپا ہوا تو ہم نے ان پر اپنے ایسے بندے مسلط کیے جو نہایت قوت اور سخت گرفت والے تھے جو انھیں قتل کرتے اور تتر بتر کرتے تھے حتیٰ کہ ان کے گھروں میں گھس کر ہر اس چیز کو برباد کرتے جو ان کے سامنے آتی اور اللہ کا یہ وعدہ ہر صورت میں پورا ہونا ہی تھا۔

(6) اے بنی اسرائیل! پھر جب تم نے اللہ کے حضور توبہ کی تو ہم نے تمھیں دوبارہ ان لوگوں پر غلبہ اور حکومت دی جنھیں تم پر مسلط کیا گیا تھا۔ ہم نے مال چھن جانے کے بعد دوبارہ تمھاری مالوں کے ذریعے سے مدد کی اور تمھاری اولاد کے قیدی بن جانے کے بعد اولاد عطا کی اور تمھیں تمھارے دشمن کے مقابلے میں کثیر تعداد والا بنا دیا۔

(7) اے بنی اسرائیل! اگر تم اپنے اعمال اچھے کر لو اور انھیں اس طریقے کے مطابق کرو جس کا مطالبہ کیا گیا ہے تو اس کا فائدہ خود تمھیں ہوگا۔ اللہ تو تمھارے اعمال سے بے نیاز ہے۔ اگر تمھارے اعمال برے ہوئے تو ان کا وبال بھی تم پر ہے۔ اللہ کو تمھارے نیک اعمال کا کوئی فائدہ ہے نہ برے اعمال کا کوئی نقصان، پھر جب تم نے دوسری مرتبہ فساد کیا تو ہم نے تمھیں رسوا کرنے کے لیے تمھارے دشمن تم پر مسلط کیے اور یہ کہ وہ تمھارے ساتھ ایسا توہین آمیز سلوک کریں جس کے برے اثرات تمھارے چہروں پر نمایاں ہوں اور تاکہ وہ بیت المقدس میں داخل ہوں اور اسے اسی طرح خراب کر دیں جیسے انھوں نے پہلی مرتبہ اس میں داخل ہو کر اسے برباد کیا اور وہ جن شہروں پر غالب آئیں، انھیں پوری طرح تباہ و برباد کر دیں۔

فوائد: ❀ ارشاد باری تعالیٰ: ﴿الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا﴾ میں اشارہ ہے کہ یہ اسلامی حکومت میں داخل ہوگا کیونکہ مسلمانوں کی عبادت گاہ مسجد کہلاتی ہے۔

❀ شکر کی فضیلت بیان کی گئی ہے اور شکر گزار انبیاء و رسل علیہم السلام کی پیروی کرنے کا بیان ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ کی حکمت اور دستور ہے کہ وہ فساد کرنے والوں پر ان لوگوں کو مسلط کرتا ہے جو انھیں فساد سے روکتے ہیں تاکہ اصلاح کے حوالے سے اللہ کی حکمت و مصلحت ثابت ہو جائے۔

❀ اس امت کو نافرمانیوں والے کام کرنے سے ڈرایا گیا ہے تاکہ ان پر آزمائش کا وہ دور نہ آئے جس سے بنی اسرائیل گزرے کیونکہ اللہ کا قانون ایک ہی ہے جو بدلتا ہے نہ ٹل سکتا ہے۔

عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يَّرْحَمَكُمْ ۚ وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا ۘ وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ
لِلْكٰفِرِيْنَ حَصِيْرًا ﴿٨﴾ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ وَ
يُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا ﴿٩﴾
وَّاَنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿١٠﴾
وَيَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالْخَيْرِ ۭ وَكَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا ﴿١١﴾
وَجَعَلْنَا الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اٰيَتَيْنِ فَمَحَوْنَآ اٰيَةَ الَّيْلِ وَجَعَلْنَآ اٰيَةَ
النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ
وَالْحِسَابَ ۭ وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنٰهُ تَفْصِيْلًا ﴿١٢﴾ وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ
طٰۗىِٕرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ ۭ وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ﴿١٣﴾
اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ۭ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا ﴿١٤﴾ مَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا
يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۭ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ
وِّزْرَ اُخْرٰى ۭ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ﴿١٥﴾ وَاِذَآ اَرَدْنَآ
اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً اَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا فَفَسَقُوْا فِيْهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا
الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰهَا تَدْمِيْرًا ﴿١٦﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْۢ
بَعْدِ نُوْحٍ ۭ وَكَفٰى بِرَبِّكَ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا ﴿١٧﴾

(8) اے بنی اسرائیل! اگر تم اللہ کے حضور توبہ کرو اور اپنے عمل اچھے کر لو تو امید ہے کہ اس سخت انتقام کے بعد تمھارا پروردگار تم پر رحم کرے گا۔ اگر تم نے تیسری مرتبہ یا اس سے زیادہ بار فساد کیا تو ہم بھی تم سے بار بار بدلہ لیں گے۔ ہم نے اللہ کے ساتھ کفر کرنے والوں کے لیے جہنم کو اوڑھنا بچھونا بنا رکھا ہے جس سے وہ الگ نہیں ہوں گے۔

(9) بلاشبہ محمد رسول اللہ (ﷺ) پر نازل ہونے والا یہ قرآن سب سے اچھے راستے کی راہنمائی کرتا ہے اور وہ ہے اسلام کا راستہ۔ یہ اللہ پر ایمان لانے والوں اور نیک عمل کرنے والوں کو ایسی بات کی خبر دیتا ہے جو انھیں خوش کر دیتی ہے اور وہ یہ ہے کہ ان کے لیے اللہ کی طرف سے عظیم ثواب ہے۔

(10) جو لوگ قیامت کے دن پر یقین نہیں رکھتے، قرآن انھیں ایسی خبر دیتا ہے جو انھیں نہایت بری لگتی ہے اور وہ یہ کہ ہم نے ان کے لیے قیامت کے دن دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

(11) انسان جہالت کی بنا پر غصے کے وقت اپنے آپ کو، اپنی اولاد کو اور اپنے مال کو بددعائیں دیتا ہے، بالکل اسی طرح جیسے وہ اپنے لیے خیر اور بھلائی کی دعائیں کرتا ہے، چنانچہ اگر ہم اس کی یہ بددعائیں قبول کر لیں تو یقیناً وہ ہلاک ہو جائے اور اس کا مال اور اولاد تباہ ہو جائے۔ انسان پیدا ہی جلد باز ہوا ہے اور اسی لیے کبھی وہ نقصان دہ چیز بھی جلدی مانگ لیتا ہے۔

(12) ہم نے رات اور دن ایسی دو علامتیں پیدا کی ہیں جو اپنے لمبے اور مختصر دورانیے اور سرد و گرم درجۂ حرارت میں اختلاف کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور قدرت کی دلیل پیش کرتی ہیں، چنانچہ ہم نے رات کو آرام اور نیند کے لیے تاریک بنایا اور دن کو روشن بنایا تاکہ تم اس میں اللہ کا رزق تلاش کرو جو اس نے اپنے فضل سے تمھارے مقدر میں کر دیا ہے اور تم دن رات کے ایک دوسرے کے بعد آنے سے برسوں کی گنتی معلوم کرو اور مہینوں، دنوں اور گھنٹوں کے جس حساب کی تمھیں ضرورت ہے، وہ کر سکو۔ چیزوں کو واضح کرنے اور حق کو باطل سے نمایاں کرنے کے لیے ہم نے ہر چیز کو خوب تفصیل سے بیان کر دیا ہے۔ (13) ہم نے ہر انسان کے کیے گئے عمل کو اس طرح اس کے ساتھ لگا دیا ہے جیسے ہار گردن کے ساتھ چپکا ہوتا ہے۔ وہ اس سے اس وقت تک جدا نہ ہوگا جب تک اس عمل پر اس کا محاسبہ نہ ہو جائے۔ ہم قیامت کے دن اس کے سامنے ایک کتاب لائیں گے جس میں اس کے اچھے برے تمام اعمال ہوں گے جسے وہ اپنے سامنے پوری طرح کھلا ہوا پائے گا۔ (14) اس دن ہم اس سے کہیں گے: اے انسان! اپنی کتاب (اعمال نامہ) پڑھ اور اپنے اعمال پر اپنا خود ہی حساب کر۔ قیامت کے دن تو خود ہی اپنا حساب لینے کے لیے کافی ہے۔ (15) جس نے ایمان کی ہدایت پائی تو اس کی ہدایت کا ثواب اسے ہی ملے گا اور جو گمراہ ہوا تو اس کی گمراہی کا وبال بھی اسی پر پڑے گا۔ کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے گناہ کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ ہم کسی قوم کو اس وقت تک عذاب نہیں دیتے جب تک ان کی طرف اپنے رسول بھیج کر ان پر حجت قائم نہ کر لیں۔ (16) جب ہم کسی بستی کے ظلم کی وجہ سے اسے تباہ کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو ہم وہاں کے ان لوگوں کو اطاعت گزاری کا حکم دیتے ہیں جنھیں نعمتوں نے مغرور بنا دیا تو وہ حکم کی تعمیل نہیں کرتے بلکہ نافرمانی کرتے ہیں اور اطاعت سے سرکشی کرتے ہیں، پھر ان پر ہماری جڑ سے اکھیڑنے والے عذاب کی ہماری بات پوری ہو جاتی ہے تو ہم انھیں مکمل تباہ و برباد کر دیتے ہیں۔ (17) کتنی ہی جھٹلانے والی قوموں کو ہم نے نوح علیہ السلام کے بعد ہلاک کیا، جیسے: عاد اور ثمود! اور اے رسول! آپ کا رب اپنے بندوں کے گناہوں کی پوری خبر رکھنے والا، سب کچھ دیکھنے والا کافی ہے۔ اس سے ان کا کوئی گناہ پوشیدہ نہیں اور وہ ضرور ان پر انھیں بدلہ دے گا۔

فوائد: ❀ جو شخص قرآن کی ہدایت سے رہنمائی لے، وہ اپنے تمام معاملات میں سب لوگوں سے زیادہ کامل، سیدھا اور ہدایت یافتہ ہوتا ہے۔

❀ آل اولاد اور اپنی ذات کے لیے بددعائیں کرنے سے ڈرایا گیا ہے۔

❀ دن اور رات کی کمی بیشی، ان دونوں کا ایک دوسرے کے بعد آنا جانا اور دن کی روشنی اور رات کی تاریکی، یہ سب چیزیں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، اس کے وجود اور کمال علم و قدرت پر دلالت کرتی ہیں۔

❀ یہ آیات شخصی جواب دہی کے نقطۂ آغاز کو ثابت کرتی ہیں جو کہ اللہ کی طرف سے عدل اور اس کی اپنے بندوں پر شفقت و مہربانی پر مبنی ہے۔

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا
لَهٗ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلٰىهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴿١٨﴾ وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا
سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿١٩﴾ كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ
وَهٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ ۚ وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ﴿٢٠﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ
فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۚ وَلَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ دَرَجٰتٍ وَّاَكْبَرُ تَفْضِيْلًا ﴿٢١﴾
لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا ﴿٢٢﴾ وَقَضٰى رَبُّكَ
اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ
اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا
كَرِيْمًا ﴿٢٣﴾ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا
كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ﴿٢٤﴾ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ ۚ اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ
فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا ﴿٢٥﴾ وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ
وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ﴿٢٦﴾ اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ
الشَّيٰطِيْنِ ۭ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ﴿٢٧﴾ وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَاۗءَ
رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا ﴿٢٨﴾ وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ
مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا ﴿٢٩﴾

ع 2 12 2

(18) جو نیکی کے کاموں سے صرف دنیاوی زندگی کا طلب گار ہو اور آخرت پر ایمان لائے نہ اس کی پروا کرے، تو ہم اسے یہاں فوراً وہ دیتے ہیں جو ہم چاہیں نہ کہ وہ نعمتیں جو وہ چاہے، یہ بھی اسے جس کو ہم دینا چاہیں، پھر ہم اس کے لیے جہنم مقرر کر دیتے ہیں جس میں وہ روزِ قیامت داخل ہو کر اس کی گرمی کا سامنا کرے گا جبکہ وہ اپنے دنیا منتخب کرنے اور آخرت کا انکار کرنے کی وجہ سے نہایت مذموم اور اللہ کی رحمت سے دھتکارا ہوا ہوگا۔ (19) جس نے نیکی کے کاموں سے آخرت کے ثواب کا ارادہ کیا اور اس کے لیے طلبِ شہرت اور دکھاوے سے دور رہ کر خوب محنت کی بشرطیکہ وہ ان چیزوں پر ایمان رکھتا ہو جن پر ایمان لانا اللہ تعالیٰ نے واجب قرار دیا ہے تو ان صفات کے حامل لوگوں کی محنتیں اللہ کے ہاں قبول ہوں گی اور وہ انھیں ضرور ان کا صلہ دے گا۔ (20) اے رسول! ہم نیک و بد دونوں گروہوں کو آپ کے رب کے انعامات میں سے بغیر کسی رکاوٹ کے مسلسل نوازے جا رہے ہیں اور دنیا میں کسی ایک سے بھی، چاہے وہ نیک ہو یا بد، آپ کے پروردگار کی بخشش روکی نہیں جاتی۔ (21) اے رسول! غور کریں کہ ہم نے دنیا میں مال و دولت اور مرتبوں میں انھیں کس طرح ایک دوسرے پر فضیلت دے رکھی ہے اور آخرت تو نعمتوں کے درجات میں فرق اور فضیلت کے لحاظ سے دنیا کی زندگی سے کہیں زیادہ بڑی ہے، اس لیے مومن کو اس کا طلب گار ہونا چاہیے۔ (22) اے بندے! اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود نہ بنا جس کی تو عبادت کرے ورنہ تو اللہ کے سامنے بھی قابلِ مذمت ہوگا اور اللہ کے نیک بندوں میں سے بھی کوئی تیری تعریف نہیں کرے گا۔ ایسا بے یار و مددگار اور رسوا ہوگا کہ کوئی تیرا مددگار نہ ہوگا۔ (23) اے بندے! تیرے رب نے تجھے حکم دیا ہے اور فرض کیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کی جائے اور اس نے والدین سے حسنِ سلوک کا حکم دیا ہے، بالخصوص جب وہ بوڑھے ہو جائیں، چنانچہ اگر والدین میں سے کوئی ایک یا دونوں تیری موجودگی میں بوڑھے ہو جائیں تو ایسی بات کر کے جو ان سے تنگ پڑنے کی نشاندہی کرتی ہو، ان سے گھٹن محسوس نہ کرنا، نہ انھیں جھڑکنا اور نہ ان سے سخت بات کرنا، بلکہ ان سے نہایت نرمی اور شفقت کے ساتھ ادب و احترام سے بات کرنا۔ (24) اور عاجزی اور محبت کے ساتھ ان سے تواضع سے پیش آنا اور یوں کہتے رہنا: اے میرے رب! انھوں نے بچپن میں جو میری پرورش کی، اس کے باعث ان پر رحم فرمانا۔ (25) اے لوگو! عبادت، نیک عمل اور والدین سے حسنِ سلوک کے بارے میں تمھارے دلوں میں اپنے پروردگار کے لیے جو اخلاص ہے، وہ اسے بہت اچھی طرح جانتا ہے۔ اگر عبادت میں اور والدین کے ساتھ برتاؤ وغیرہ میں تمھاری نیت اچھی ہے تو اللہ ان لوگوں کو بے حد بخشنے والا ہے جو اس کے حضور بار بار توبہ کرتے ہیں، چنانچہ جس نے اپنے رب کی اطاعت اور والدین کی فرمانبرداری کے بارے میں اپنی پچھلی زندگی کی کوتاہیوں پر توبہ کی، اللہ تعالیٰ اسے معاف کرنے والا ہے۔ (26) اے مومن بندے! اپنے قریبی رشتے دار کو صلہ رحمی سے اُس کا حق دو اور فقیر و محتاج کو بھی دو اور سفر میں جس کے اسباب ختم ہو جائیں، اس کو بھی دو اور اپنا مال گناہ، نافرمانی یا فضول خرچی میں ضائع نہ کرو۔ (27) بلاشبہ نافرمانی کے کاموں میں اپنے مال خرچ کرنے والے اور فضول خرچی کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں۔ وہ انھیں فضول خرچی اور اسراف کا جو حکم دیتے ہیں، وہ اس میں ان کی اطاعت کرتے ہیں اور شیطان اپنے رب کا بہت ناشکرا ہے۔ وہ وہی کام کرتا ہے جو اللہ کی نافرمانی والا ہو اور اسی کام کا حکم دیتا ہے جس سے اس کا رب ناراض ہو۔ (28) اگر آپ انھیں دینے سے قاصر ہوں، اس لیے کہ آپ کے پاس انھیں دینے کے لیے کچھ نہ ہو جبکہ آپ اس انتظار میں ہوں کہ اللہ آپ کے لیے رزق فراخ کر دے گا، تو بھی آپ عمدگی اور نرمی سے انھیں بات سمجھا دیں، مثلاً: ان کے لیے رزق کے کھلا ہونے کی دعا کر دیں یا ان سے دینے کا وعدہ کر لیں کہ اگر اللہ نے مال دیا تو انھیں دیں گے۔ (29) آپ خرچ کرنے سے اپنا ہاتھ نہ روکیں اور نہ خرچ کرنے میں فضول خرچی سے کام لیں ورنہ آپ ملامت کا نشانہ بنیں گے۔ اگر آپ خرچ کرنے سے اپنا ہاتھ روکیں گے تو لوگ آپ کے بخل پر آپ کو ملامت کریں گے اور آپ کے اسراف کی وجہ سے بھی خرچ کرنے میں رکاوٹ آجائے گی، پھر آپ کو خرچ کرنے کے لیے کچھ نہیں ملے گا۔

فوائد: ❀ آدمی کو چاہیے کہ طاقت کے مطابق خیر اور بھلائی کے کام کرے اور جس کی استطاعت نہیں رکھتا، وہ کرنے کی نیت رکھے تاکہ اس پر بھی اسے ثواب ملے۔ ❀ دنیا کی نعمتوں کو اللہ تعالیٰ کے راضی ہونے پر بطور دلیل پیش نہیں کیا جا سکتا کیونکہ دنیا بعض اوقات اس کو بھی حاصل ہوتی ہے جو مومن نہیں ہوتا اور اس کا انجام اللہ کے عذاب کی طرف لوٹنا ہوتا ہے۔ ❀ والدین سے حسنِ سلوک فرض اور ضروری ہے۔ والدین کی عظیم فضیلت کے باعث اللہ تعالیٰ نے ان کی شکر گزاری کو اپنی شکر گزاری کے ساتھ ملا کر ذکر کیا ہے۔ ❀ اسلام فضول خرچی کو حرام قرار دیتا ہے اور فضول خرچی یہ ہے کہ مال ناحق خرچ کیا جائے۔ ❀ اعلیٰ ادب یہ ہے کہ قریبی رشتے داروں کو اگر خالی ہاتھ لوٹانا ہو تو بھی بڑی نرمی سے ایسا کرنا چاہیے، آسائش کے وقت ان سے تعاون کا وعدہ کرنا چاہیے اور اس انداز سے ان سے معذرت کرنی چاہیے جو قابلِ قبول ہو۔

إِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ
خَبِيْرًا بَصِيْرًا ﴿٣٠﴾ وَلَا تَقْتُلُوْٓا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ ۖ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ ع 3 8 3
وَإِيَّاكُمْ ۚ إِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا ﴿٣١﴾ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى إِنَّهٗ كَانَ
فَاحِشَةً ۚ وَسَآءَ سَبِيْلًا ﴿٣٢﴾ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا
بِالْحَقِّ ۚ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا يُسْرِفْ
فِّي الْقَتْلِ ۖ إِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا ﴿٣٣﴾ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ إِلَّا بِالَّتِيْ
هِيَ أَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ أَشُدَّهٗ ۚ وَأَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۚ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ
مَسْئُوْلًا ﴿٣٤﴾ وَأَوْفُوا الْكَيْلَ إِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ۚ
ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّأَحْسَنُ تَأْوِيْلًا ﴿٣٥﴾ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۚ إِنَّ
السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا ﴿٣٦﴾ وَلَا
تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ۚ إِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْأَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ
طُوْلًا ﴿٣٧﴾ كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا ﴿٣٨﴾ ذٰلِكَ مِمَّآ
أَوْحٰٓى إِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ ۗ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا اٰخَرَ
فَتُلْقٰى فِي جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴿٣٩﴾ أَفَأَصْفٰىكُمْ رَبُّكُمْ بِالْبَنِيْنَ وَ
اتَّخَذَ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ إِنَاثًا ۚ إِنَّكُمْ لَتَقُوْلُوْنَ قَوْلًا عَظِيْمًا ﴿٤٠﴾ ع 4 10 4

(30) بلاشبہ آپ کا رب جسے چاہتا ہے، وافر روزی عطا کرتا ہے اور اپنی کمال حکمت سے جس کی چاہتا ہے روزی تنگ کر دیتا ہے۔ یقیناً وہ اپنے بندوں کی پوری خبر رکھنے والا، خوب دیکھنے والا ہے۔ اس سے ان کی کوئی چیز چھپی نہیں اور وہ جیسے چاہے ان میں اپنا حکم جاری کرنے والا ہے۔ (31) تم اپنی اولاد کو مستقبل میں فقر کے ڈر سے قتل نہ کرو کہ جب تم ان پر خرچ کرو گے تو فقیر ہو جاؤ گے۔ ان کی روزی کے ہم ذمے دار ہیں اور خود تمھارا رزق بھی ہمارے ذمے ہے۔ بلاشبہ ان کا قتل کبیرہ گناہ ہے کیونکہ ان کا کوئی گناہ ہے نہ ایسی بات جس کے باعث انھیں قتل کرنا ضروری ہو۔ (32) زنا سے بچ کر رہو اور اس پر آمادہ کرنے والے امور سے بھی دور رہو، بلاشبہ یہ انتہائی بری حرکت اور نہایت برا طریقہ ہے جو نسب کو خلط ملط کر دیتا اور اللہ کے عذاب کی طرف لے جاتا ہے۔ (33) اور اس شخص کو قتل نہ کرو جس کا خون اللہ تعالیٰ نے ایمان یا امان کی وجہ سے معصوم قرار دیا ہے الا یہ کہ وہ مرتد ہونے یا شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کرنے یا قصاص کی وجہ سے قتل کا حقدار ٹھہرے۔ جو کوئی کسی جائز سبب کے بغیر مظلومانہ قتل ہوا تو ہم نے اس کے معاملات کے ذمے دار وارث کو قاتل پر غلبہ اور اختیار دیا ہے۔ وہ چاہے تو قصاص میں اس کے قتل کا مطالبہ کرے، چاہے تو کچھ لیے بغیر معاف کر دے اور چاہے تو دِیَت لے کر معاف کر دے۔ سو اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ اس حد سے تجاوز کرے جو اللہ نے اس کے لیے مباح کی ہے، مثلاً: قاتل کا مثلہ کرے، یا ایسی چیز سے قتل کرے جس کے ساتھ اس کا مقتول قتل نہیں کیا گیا یا قاتل کے علاوہ کسی دوسرے شخص کو قتل کر دے۔ بے شک وارث کو اللہ کی طرف سے مدد اور تائید حاصل ہے۔ (34) جن بچوں کا باپ فوت ہو جائے، ان کے بالغ اور سمجھدار ہونے تک ان کے مال میں تصرف نہ کرو مگر ایسے طریقے سے جو اسے بڑھانے اور اس کی حفاظت کے لیے بہتر ہو۔ تمھارے اور اللہ کے درمیان جو معاہدہ ہے، اسے پورا کرو۔ اسی طرح تمھارے اور اس کے بندوں کے ساتھ جو معاہدے ہیں، انھیں بھی بغیر کسی کمی بیشی اور عہد شکنی کے پورا کرو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ عہد کرنے والے سے قیامت کے دن پوچھے گا کہ کیا اس نے وہ پورا کیا تھا، پھر اسے ثواب دے گا، یا پورا نہیں کیا تھا تو اسے سزا دے گا۔ (35) جب تم کسی دوسرے کو ناپ کر دو تو پورا ناپو اور اس کا نقصان نہ کرو اور عدل کے ترازو سے وزن کرو جس میں کوئی کمی بیشی نہ ہو۔ ناپ اور تول پورا کرنا تمھارے لیے دنیا و آخرت میں بہتر ہے اور یہ ناپ اور تول میں ڈنڈی مار کر کمی کرنے سے انجام اور نتیجے کے لحاظ سے بہت اچھا ہے۔ (36) اے ابنِ آدم! جس چیز کا تجھے علم نہیں، اس کے پیچھے نہ لگ ورنہ تو بدگمانیوں اور اندازوں کے سراب میں ڈوبتا چلا جائے گا۔ بلاشبہ انسان نے خیر و شر کے جس کام میں کان، آنکھیں اور دل استعمال کیے، اس کے بارے میں اس سے باز پرس ہوگی اور خیر پر ثواب اور شر پر سزا ملے گی۔ (37) زمین میں تکبر اور غرور سے نہ چلو، بلاشبہ اگر تم اس میں فخر و غرور سے چلو گے تو اپنی اس چال سے زمین کو پھاڑ سکتے ہو نہ کسی صورت میں اپنے قد و قامت کی لمبائی اور بلندی میں پہاڑوں کو پہنچ سکتے ہو، پھر تکبر کس بات کا؟! (38) اے انسان! مذکورہ بالا تمام چیزوں میں سے جو بری ہیں، وہ تیرے رب کے نزدیک ممنوع ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا ارتکاب کرنے والے کو پسند نہیں کرتا بلکہ اس سے نفرت کرتا ہے۔ (39) جن حکم کردہ کاموں اور ممنوعات کی ہم نے وضاحت کی ہے، یہ حکمت کی ان باتوں میں سے ہیں جو آپ کے رب نے آپ کی طرف وحی کی ہیں۔ اے انسان! تو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو معبود نہ بنا ورنہ قیامت کے دن تجھے ملامت زدہ کر کے جہنم میں پھینکا جائے گا کہ تو خود بھی اپنے آپ کو ملامت کر رہا ہوگا اور لوگ بھی تجھے ملامت کر رہے ہوں گے۔ تجھے ہر خیر سے دھتکار دیا جائے گا۔ (40) اے فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہنے والے مشرکو! کیا بیٹوں کے لیے تمھارے رب نے تمھیں چن لیا ہے اور خود اپنے لیے فرشتوں کو بیٹیاں بنا لیا؟ اللہ اس سے بہت بلند ہے جو تم کہتے ہو۔ یقیناً تم اللہ تعالیٰ کے بارے میں ایسی بات کرتے ہو جو انتہائی بری ہے کہ تم اس کی طرف اولاد کی نسبت کرتے ہو اور اس کے ساتھ کفر میں اتنے آگے چلے گئے ہو کہ اس کے لیے بیٹیوں کا دعویٰ کرتے ہو۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ والدین کے اولاد پر رحم کرنے سے بھی زیادہ لوگوں پر رحم کرنے والا ہے، اس لیے اس نے والدین کو منع کر دیا کہ وہ فقر اور بھوک کے ڈر سے اپنی اولاد کو قتل کریں اور اس نے سب کی روزی کی ذمے داری لے رکھی ہے۔ ❀ ان آیات سے ثابت ہوا کہ قتل کے حوالے سے مقتول کے وارث کو حق ہے، لہٰذا اس کی اجازت کے بغیر قصاص نہیں لیا جائے گا اور اگر وہ معاف کر دے تو قصاص ساقط ہو جائے گا۔ ❀ یتیم پر اللہ تعالیٰ کا لطف و کرم اور اس کی رحمت ہے کہ اس نے اس کی پرورش کرنے والوں کو اس کے بالغ اور سمجھدار ہونے تک اس کی اور اس کے مال کی حفاظت اور اس کی اصلاح و ترقی کا ذمہ دار قرار دیا۔ ❀ یہ دعویٰ کرنا کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں، بہت بڑا جھوٹ اور اللہ کے نزدیک بہت بڑے گناہ کی بات ہے۔

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِیَذَّكَّرُوْا ؕ وَمَا یَزِیْدُهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا ﴿41﴾ قُلْ
لَّوْ كَانَ مَعَهٗۤ اٰلِهَةٌ كَمَا یَقُوْلُوْنَ اِذًا لَّابْتَغَوْا اِلٰى ذِی الْعَرْشِ سَبِیْلًا ﴿42﴾
سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا یَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِیْرًا ﴿43﴾ تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ
وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِیْهِنَّ ؕ وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا
تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا ﴿44﴾ وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ
جَعَلْنَا بَیْنَكَ وَبَیْنَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ۙ﴿45﴾
وَّجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ یَّفْقَهُوْهُ وَفِیْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَاِذَا
ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِی الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا ﴿46﴾ نَحْنُ
اَعْلَمُ بِمَا یَسْتَمِعُوْنَ بِهٖۤ اِذْ یَسْتَمِعُوْنَ اِلَیْكَ وَاِذْ هُمْ نَجْوٰۤى اِذْ
یَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ﴿47﴾ اُنْظُرْ كَیْفَ ضَرَبُوْا
لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ سَبِیْلًا ﴿48﴾ وَقَالُوْۤا ءَاِذَا كُنَّا
عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِیْدًا ﴿49﴾ قُلْ كُوْنُوْا حِجَارَةً
اَوْ حَدِیْدًا ﴿50﴾ اَوْ خَلْقًا مِّمَّا یَكْبُرُ فِیْ صُدُوْرِكُمْ ۚ فَسَیَقُوْلُوْنَ مَنْ
یُّعِیْدُنَا ؕ قُلِ الَّذِیْ فَطَرَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ فَسَیُنْغِضُوْنَ اِلَیْكَ
رُءُوْسَهُمْ وَیَقُوْلُوْنَ مَتٰى هُوَ ؕ قُلْ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنَ قَرِیْبًا ﴿51﴾

﴿41﴾ اور ہم نے اس قرآن میں ہر طرح کے احکام، نصیحتیں، مثالیں اور واقعات کھول کر بیان کر دیے ہیں تا کہ لوگ ان سے نصیحت پکڑیں اور اس راستے پر چلیں جو ان کے لیے نفع بخش ہے اور نقصان والی راہ چھوڑ دیں لیکن صورت حال یہ ہے کہ بعض لوگ جن کی فطرت بگڑ چکی ہے، وہ اس قرآن کی وجہ سے حق سے اور زیادہ دور ہو جاتے ہیں اور اس سے ان کی نفرت بڑھتی ہے۔ ﴿42﴾ اے رسول! ان مشرکوں سے کہہ دیں: اگر اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور معبود ہوتے جس طرح وہ جھوٹ اور بہتان گھڑتے ہیں تو یہ من گھڑت معبود ضرور عرش والے اللہ کی طرف راہ ڈھونڈ نکالتے تا کہ اس کی بادشاہت پر غالب آ سکیں اور اس سے اقتدار چھین سکیں۔ ﴿43﴾ اللہ تعالیٰ ان صفات سے بری اور پاک ہے جو مشرکین اس سے منسوب کرتے ہیں اور وہ ان کی ایسی باتوں سے بہت بلند اور بڑا ہے۔ ﴿44﴾ سارے آسمان اللہ کی تسبیح کرتے ہیں اور زمین بھی اللہ کی تسبیح کرتی ہے، نیز آسمانوں اور زمین کی تمام مخلوقات اللہ کی تسبیح بیان کرتی ہیں۔ ایسی کوئی چیز نہیں جو تعریف کے ساتھ اس کی پاکیزگی بیان نہ کرتی ہو لیکن تم ان کی تسبیح کی کیفیت نہیں سمجھتے، تم صرف اس کی تسبیح سمجھ سکتے ہو جو تمھاری زبان میں تسبیح کرے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نہایت حوصلے والا ہے جو جلد سزا نہیں دیتا اور جو اس کے حضور توبہ کرے، اسے بہت بخشنے والا ہے۔ ﴿45﴾ اے رسول! جب آپ قرآن پڑھتے ہیں اور کافر اس میں موجود ڈانٹ ڈپٹ اور وعظ و نصیحت سنتے ہیں تو ہم آپ کے اور قیامت پر ایمان نہ لانے والوں کے درمیان ایک پوشیدہ پردہ ڈال دیتے ہیں جو انھیں قرآن سمجھنے نہیں دیتا۔ یہ ان کے لیے ان کے منہ پھیرنے کی سزا ہے۔ ﴿46﴾ اور ان کے دلوں پر ہم نے پردے ڈال دیے ہیں تا کہ وہ قرآن نہ سمجھیں اور ان کے کانوں میں ڈاٹ لگا دیے ہیں تا کہ وہ اس کا مفید سماع نہ کر سکیں۔ جب آپ قرآن میں اپنے اکیلے رب کا ذکر کرتے ہیں اور ان کے خود ساختہ اور من گھڑت خداؤں کا ذکر نہیں کرتے تو وہ اللہ کی خالص توحید سے دور بھاگتے ہوئے اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاتے ہیں۔ ﴿47﴾ ہم ان کے سرداروں کے قرآن سننے کا طریقہ جانتے ہیں۔ وہ ہدایت حاصل کرنے کے ارادے سے سنتے ہی نہیں بلکہ وہ چاہتے ہیں کہ آپ کی قراءت کے وقت مذاق اڑائیں اور شور و غل کریں۔ ہم ان کی سرگوشیوں کو بھی اچھی طرح جانتے ہیں جو وہ جھٹلانے اور قرآن سے روکنے کے لیے کرتے ہیں۔ جب کفر کر کے خود پر ظلم کرنے والے یہ لوگ کہتے ہیں: اے لوگو! تم اس شخص کی فرماں برداری میں لگے ہو جس پر جادو کر دیا گیا ہے اور اس کی عقل جاتی رہی ہے۔ ﴿48﴾ اے رسول! غور کریں، تا کہ آپ کو تعجب ہو کہ وہ کس طرح کی مختلف مذموم صفات آپ سے منسوب کر رہے ہیں۔ درحقیقت وہ حق سے بہک گئے اور پھر گئے ہیں، اس لیے وہ راہِ حق کی طرف ہدایت نہیں پا رہے۔ ﴿49﴾ مشرکوں نے دوبارہ اٹھائے جانے کا انکار کرتے ہوئے کہا: کیا بھلا جب ہم مر جائیں گے اور ہڈیاں ہو جائیں گے اور ہمارے جسم بوسیدہ ہو جائیں گے تو نئے سرے سے ہم اٹھائے جائیں گے؟ یہ تو بڑی ناممکن سی بات ہے۔ ﴿50﴾ اے رسول! ان سے کہہ دیں: اے مشرکو! اگر تم طاقت رکھتے ہو تو پتھروں کی طرح سخت ہو جاؤ یا قوت و مضبوطی میں لوہا بن جاؤ اور تم ہرگز اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ ﴿51﴾ یا ان دونوں سے بڑی کوئی ایسی مخلوق بن جاؤ جو تمھارے دلوں میں ان سے زیادہ بڑی ہو، پھر بھی اللہ تعالیٰ تمھیں ایسے ہی لوٹائے گا جیسے اس نے تمھیں پہلی مرتبہ بنایا تھا اور جس طرح اس نے تمھیں پہلی بار پیدا کیا، اسی طرح تمھیں زندہ کرے گا تو بھی یہ سرکش یہی کہیں گے: ہمیں مرنے کے بعد دوبارہ کون زندہ کرے گا؟ ان سے کہہ دیں: تمھیں وہ ذات دوبارہ اٹھائے گی جس نے تمھیں پہلی بار بغیر کسی سابقہ نمونے کے بنایا، پھر یہ لوگ آپ کے جواب کا مذاق اڑاتے ہوئے سر ہلا ہلا کر اور اسے ناممکن سمجھتے ہوئے کہیں گے: اچھا یہ لوٹنا ہے کب؟ ان سے کہہ دیں: ہو سکتا ہے وہ قریب ہی ہو، کیونکہ ہر آنے والی چیز قریب ہے۔

فوائد: ❀ اکثر لوگوں کے حق سے دشمنی رکھنے اور جس باطل پر وہ ہیں، اس سے محبت کرنے کی بنا پر اللہ کی آیات ان کو نفرت ہی میں بڑھاتی ہیں۔ ❀ آسمانوں اور زمین کی ہر مخلوق اللہ تعالیٰ کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرتی ہے، اس لیے بندے کو چاہیے کہ وہ بھی تسبیح اور حمد بیان کرے۔ ایسا نہ ہو کہ دیگر مخلوقات تسبیح میں اس سے سبقت لے جائیں۔ ❀ یہ بندوں پر اللہ کی نرمی ہے کہ وہ ان کی غفلت اور برے کاموں کے باوجود انھیں جلد نہیں پکڑتا، اس لیے کہ اس کی رحمت اس کے غضب سے بڑھی ہوئی ہے۔

يَوْمَ يَدْعُوْكُمْ فَتَسْتَجِيْبُوْنَ بِحَمْدِهٖ وَتَظُنُّوْنَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا
قَلِيْلًا ﴿52﴾ وَقُلْ لِّعِبَادِيْ يَقُوْلُوا الَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْزَغُ ع 5 12 5
بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ﴿53﴾ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِكُمْ ۭ
اِنْ يَّشَاْ يَرْحَمْكُمْ اَوْ اِنْ يَّشَاْ يُعَذِّبْكُمْ ۭ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ﴿54﴾
وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِمَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ
النَّبِيّٖنَ عَلٰي بَعْضٍ وَّاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ﴿55﴾ قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ
مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيْلًا ﴿56﴾ اُولٰۗىِٕكَ
الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ وَيَرْجُوْنَ
رَحْمَتَهٗ وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ ۭ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا ﴿57﴾ وَاِنْ
مِّنْ قَرْيَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اَوْ مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا
شَدِيْدًا ۭ كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ﴿58﴾ وَمَا مَنَعَنَآ اَنْ نُّرْسِلَ
بِالْاٰيٰتِ اِلَّآ اَنْ كَذَّبَ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ ۭ وَاٰتَيْنَا ثَمُوْدَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً
فَظَلَمُوْا بِهَا ۭ وَمَا نُرْسِلُ بِالْاٰيٰتِ اِلَّا تَخْوِيْفًا ﴿59﴾ وَاِذْ قُلْنَا لَكَ اِنَّ رَبَّكَ
اَحَاطَ بِالنَّاسِ ۭ وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا الَّتِيْٓ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ وَ ع 6 8 6
الشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ فِي الْقُرْاٰنِ ۭ وَنُخَوِّفُهُمْ ۙ فَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا طُغْيَانًا كَبِيْرًا ﴿60﴾

﴿52﴾ اللہ تمھیں اس دن لوٹائے گا جس دن وہ تمھیں میدانِ محشر میں بلائے گا تو تم اس کی تعریف کرتے ہوئے تعمیلِ ارشاد کرو گے اور خیال کرو گے کہ زمین میں تم نہایت تھوڑا عرصہ ہی رہے ہو۔ ﴿53﴾ اے رسول! مجھ پر ایمان لانے والے میرے بندوں سے کہہ دیں: آپس میں گفتگو کرتے وقت نہایت اچھی بات منہ سے نکالا کریں۔ بری اور نفرت پھیلانے والی بات سے اجتناب کریں کیونکہ شیطان اس موقع سے ناجائز فائدہ اٹھاتا ہے اور ان کی دنیا اور آخرت کی زندگی خراب کرنے کے لیے ان کے درمیان فساد پھیلانے کی کوشش کرتا ہے۔ بلاشبہ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے، اس لیے انسان کو چاہیے کہ اس سے بچ کر رہے۔ ﴿54﴾ اے لوگو! تمھارا رب تمھیں خوب جانتا ہے اور اس سے تمھاری کوئی چیز چھپی نہیں۔ اگر وہ تم پر رحم کرنا چاہے تو تمھیں ایمان اور نیک عمل کی توفیق دے کر تم پر رحم کرے اور اگر تمھیں عذاب دینا چاہے تو تمھیں ایمان سے بھٹکا کر اور کفر پر موت دے کر عذاب دے۔ اور اے رسول! ہم نے آپ کو ان کا ذمے دار بنا کر نہیں بھیجا کہ آپ انھیں ایمان لانے پر مجبور کریں، انھیں کفر سے روکیں اور ان کے اعمال کا محاسبہ کریں۔ آپ کی ذمے داری صرف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے جو پیغام پہنچانے کا آپ کو حکم دیا ہے، وہ پہنچا دیں۔ ﴿55﴾ اور اے رسول! آپ کا رب ان سب کو جو آسمانوں اور زمین میں ہیں، خوب جانتا ہے اور ان کے حالات اور جس کے وہ حق دار ہیں، سب کچھ اچھی طرح جانتا ہے۔ اور ہم نے بعض نبیوں کو بعض پر ان کے پیروکار زیادہ کر کے اور کتابیں نازل کر کے فضیلت بخشی اور داود علیہ السلام کو عظیم کتاب زبور عطا کی۔ ﴿56﴾ اے رسول! ان مشرکوں سے کہہ دیں: اے مشرکو! اگر تم پر کوئی مصیبت آئے تو انھیں پکارو جنھیں تم اللہ کے علاوہ معبود سمجھتے ہو، تو وہ تم سے تمھاری مشکل دور نہیں کر سکیں گے اور اپنی بے بسی کی وجہ سے اس مشکل کو کسی دوسرے کی طرف منتقل بھی نہیں کر سکیں گے، اور جو عاجز اور بے بس ہو، وہ معبود نہیں ہو سکتا۔ ﴿57﴾ یہ لوگ فرشتوں وغیرہ میں سے جنھیں پکارتے ہیں، وہ تو خود ایسے نیک اعمال کے طلب گار رہتے ہیں جن سے انھیں اللہ کا قرب نصیب ہو اور وہ اطاعت گزاری کے ذریعے سے اللہ کا قرب حاصل کرنے میں ایک دوسرے کا مقابلہ کرتے ہیں اور یہ امید رکھتے ہیں کہ وہ ان پر رحم کر دے اور اس کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں۔ اے رسول! بلاشبہ آپ کے رب کا عذاب ڈرنے ہی کی چیز ہے۔ ﴿58﴾ کوئی بستی یا شہر ایسا نہیں جس کے باشندے کافر ہوں مگر ہم ان کے کفر کے سبب ان پر دنیا کی زندگی میں ضرور عذاب اور تباہی نازل کریں گے یا ان کے کفر کی وجہ سے انھیں قتل وغیرہ کی کسی سخت سزا میں مبتلا کریں گے، یہ ہلاکت اور عذاب وہ الٰہی فیصلہ ہے جو لوحِ محفوظ میں لکھا ہوا ہے۔ ﴿59﴾ ہم رسول کی صداقت پر دلالت کرنے والے حسی معجزات جن کا مشرکین نے مطالبہ کیا ہے، جیسے مردوں کو زندہ کرنا وغیرہ، اس لیے نازل نہیں کرتے کہ ہم نے اس طرح کے معجزے پہلی امتوں پر نازل کیے تو انھوں نے ان کو جھٹلا دیا۔ ہم نے ثمودیوں کو واضح نشانی کے طور پر اونٹنی دی لیکن انھوں نے اس کو نہیں مانا تو ہم نے ان پر جلد عذاب نازل کر دیا۔ ہم رسولوں کے ہاتھوں نشانیاں صرف امتوں کو ڈرانے دھمکانے کے لیے بھیجتے ہیں تاکہ وہ اسلام لے آئیں۔ ﴿60﴾ اے رسول! اس وقت کو یاد کریں جب ہم نے آپ سے کہا: آپ کا رب اپنی قدرت سے سب لوگوں کو گھیرے ہوئے ہے اور وہ سب اس کے قبضے میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ان سے بچانے والا ہے، لہٰذا آپ کو جو پیغام پہنچانے کا حکم دیا گیا ہے وہ پہنچا دیں۔ ہم نے معراج کی رات آپ کو جو کچھ کھلی آنکھوں سے دکھایا، وہ لوگوں کے لیے صاف آزمائش تھی کہ وہ اس کی تصدیق کرتے ہیں یا اسے جھٹلاتے ہیں۔ قرآن میں مذکور تھوہر کے درخت کو بھی ہم نے لوگوں کے لیے آزمائش بنایا کہ وہ جہنم کی گہرائی میں اگتا ہے۔ پس جب وہ ان دونوں نشانیوں پر ایمان نہیں لائے تو ان کے علاوہ اوروں پر بھی وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ اور ہم نشانیاں نازل کر کے انھیں ڈرا رہے ہیں مگر نشانیاں نازل کر کے ڈرانا انھیں کفر، سرکشی اور گمراہی میں مزید بڑھا رہا ہے۔

فوائد: ❀ اچھی بات ہر عمدہ اخلاق اور نیک عمل کا پیش خیمہ ہے۔ بلاشبہ جو شخص اپنی زبان پر کنٹرول رکھتا ہے، وہ اپنے تمام معاملات پر کنٹرول رکھتا ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ نے اپنے علم اور حکمت سے انبیاء علیہم السلام کو ایک دوسرے پر فضیلت بخشی ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنے بندوں کی بھلائی چاہتا ہے اور انھیں صرف وہی حکم دیتا ہے جس میں ان کی بہتری ہو۔ ❀ اللہ تعالیٰ کی محبت کی نشانی یہ ہے کہ بندہ اللہ کے قریب کر دینے والے ہر عمل میں محنت و کوشش کرے اور تمام اعمال خالص اللہ کی رضا کے لیے بجا لا کر اور ان میں خیر خواہی کر کے اللہ کے قرب میں آگے بڑھے۔ ❀ یہ بھی لوگوں پر اللہ کی رحمت ہے کہ اس نے جھٹلانے والوں کے مطالبے پر معجزے نازل نہیں کیے تاکہ ان کے جھٹلانے پر انھیں فوری عذاب نہ دے۔

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ قَالَ
ءَاَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِيْنًا ﴿61﴾ قَالَ اَرَءَيْتَكَ هٰذَا الَّذِيْ كَرَّمْتَ
عَلَيَّ لَئِنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗٓ اِلَّا
قَلِيْلًا ﴿62﴾ قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ
جَزَآءً مَّوْفُوْرًا ﴿63﴾ وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ
وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ
وَالْاَوْلَادِ وَعِدْهُمْ ؕ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿64﴾ اِنَّ عِبَادِيْ
لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ ؕ وَكَفٰى بِرَبِّكَ وَكِيْلًا ﴿65﴾ رَبُّكُمُ الَّذِيْ
يُزْجِيْ لَكُمُ الْفُلْكَ فِي الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِكُمْ
رَحِيْمًا ﴿66﴾ وَاِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ
اِلَّآ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىكُمْ اِلَى الْبَرِّ اَعْرَضْتُمْ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ
كَفُوْرًا ﴿67﴾ اَفَاَمِنْتُمْ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ اَوْ يُرْسِلَ
عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ وَكِيْلًا ﴿68﴾ اَمْ اَمِنْتُمْ اَنْ
يُّعِيْدَكُمْ فِيْهِ تَارَةً اُخْرٰى فَيُرْسِلَ عَلَيْكُمْ قَاصِفًا مِّنَ
الرِّيْحِ فَيُغْرِقَكُمْ بِمَا كَفَرْتُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ عَلَيْنَا بِهٖ تَبِيْعًا ﴿69﴾

61 اے رسول! اس وقت کو یاد کریں جب ہم نے فرشتوں سے کہا: آدم کو سجدۂ تعظیمی کرو، سجدۂ عبادت نہیں تو انھوں نے حکم کی تعمیل کی اور سب نے ان کو سجدہ کیا لیکن ابلیس نے تکبر سے یہ کہتے ہوئے سجدہ کرنے سے انکار کر دیا: کیا میں اسے سجدہ کروں جسے تو نے مٹی سے پیدا کیا اور مجھے تو نے آگ سے پیدا کیا؟! اور میں اس سے شان میں اونچا ہوں۔

62 ابلیس نے اپنے رب سے کہا: اچھا دیکھ لے یہ مخلوق جسے سجدہ کرنے کا مجھے حکم دے کر تو نے اسے مجھ پر فضیلت بخشی، اگر تو مجھے دنیا کی زندگی کے خاتمے تک زندہ رکھے تو میں اس کی اولاد کو تیرے سیدھے راستے سے ہٹاؤں گا اور انھیں گمراہ کروں گا سوائے ان تھوڑے سے لوگوں کے جنھیں تو نے بچا لیا، اور وہ تیرے مخلص بندے ہوں گے۔

63 اس کے رب نے اس سے کہا: جا تو اور وہ بھی جوان میں سے تیرے پیروکار ہوئے، بلاشبہ جہنم ہی تیری اور ان کی پوری پوری جزا ہے جو تمھیں تمھارے اعمال کے بدلے کی صورت میں ملے گی۔

64 اور تو نافرمانی کی طرف بلانے والی اپنی آواز سے جس کو بے وقوف بنا سکتا ہے، بنا لے اور اپنی اطاعت کی طرف بلانے والے اپنے سوار اور پیادے ان پر چڑھا لے اور شریعت کے مخالف ہر تصرف کو پُرکشش بنا کر ان کے مالوں میں ان کا شریک بن جا اور اولادوں کے بارے میں جھوٹے دعووں، زنا کے ذریعے سے ان کے حصول اور نام رکھتے وقت غیر اللہ کی طرف ان کی عبدیت کی نسبت (جیسے عبدشمس وغیرہ) کے ذریعے سے ان کی اولادوں میں ان کا شریک ہو جا۔ جھوٹے وعدے اور باطل تمنائیں خوشنما بنا کر ان کے سامنے پیش کر۔ شیطان کے ان سے جتنے وعدے بھی ہوتے ہیں، سب کے سب جھوٹے اور سراسر فریب ہوتے ہیں۔

65 اے ابلیس! بلاشبہ میرے اطاعت گزار مومن بندوں پر تیرا بس نہیں چلے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ ان سے تیرا شر دور رکھے گا اور جس نے اپنے معاملات میں اللہ تعالیٰ پر اعتماد کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے بہترین کارساز ہے۔

66 اے لوگو! تمھارا رب وہ ہے جو تمھارے لیے سمندر میں کشتیاں چلاتا ہے تاکہ تم نفع بخش تجارت وغیرہ کے ذریعے سے اس کا رزق تلاش کرو۔ بلاشبہ وہ تم پر نہایت مہربان ہے کہ اس نے تمھارے لیے یہ وسائل آسان کر دیے ہیں۔

67 اے مشرکو! جب تمھیں سمندر میں کوئی آزمائش آتی ہے اور کسی ناپسندیدہ صورت حال سے واسطہ پڑتا ہے حتی کہ تمھیں ہلاکت کا ڈر ہونے لگتا ہے تو تمھارے دل سے وہ سارے معبود غائب ہو جاتے ہیں جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو۔ اس وقت تم صرف اللہ کو یاد کرتے اور اسی سے مدد مانگتے ہو، پھر جب وہ تمھاری مدد کرتا اور تمھیں خطرات سے صحیح سلامت نکال لیتا ہے اور تم خشکی پر آ جاتے ہو تو تم اس کی توحید اور اس اکیلے سے دعا کرنا چھوڑ دیتے ہو اور اپنے بتوں کی طرف پلٹ جاتے ہو۔ انسان ہے ہی اللہ کی نعمتوں کا ناشکرا۔

68 اے مشرکو! جب اللہ تمھیں خشکی کی طرف نجات دے دیتا ہے تو کیا تم اس وقت بے خوف ہو جاتے ہو کہ کہیں اللہ تمھیں خشکی ہی میں دھنسا دے؟ یا اس بات سے بے خوف ہو جاتے ہو کہ وہ تم پر آسمان سے پتھروں کی بارش برسا دے جیسے اس نے قوم لوط کے ساتھ کیا، پھر تم کوئی حفاظت کرنے والا نہ پاؤ جو تمھاری حفاظت کرے اور نہ کوئی مددگار پاؤ جو تمھیں ہلاکت سے بچا سکے۔

69 کیا تم اس بات سے بے خوف ہو گئے ہو کہ اللہ پھر تمھیں دوبارہ سمندر کے سفر کی طرف لے جائے اور تم پر شدید آندھی بھیج دے اور پہلی دفعہ اللہ کے نجات دینے پر تم نے اس کی نعمت کی جو ناقدری کی، اس وجہ سے تمھیں غرق کر دے، پھر تم اپنے لیے کوئی مطالبہ کرنے والا نہ پاؤ جو تمھارا بدلہ لینے کے لیے ہم سے اس کا مطالبہ کرے جو ہم نے تمھارے ساتھ کیا۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ نے بندوں کو شیطان کے ذریعے سے آزمایا ہے جو اپنے اقوال و افعال سے انھیں اللہ کی نافرمانی کی دعوت دیتا ہے۔

❀ انسان کے مال و اولاد میں شیطان کے شریک ہونے کی چند صورتیں یہ بھی ہیں: کھانے، پینے اور جماع کے وقت اللہ کا نام نہ لینا اور اولاد کو ادب نہ سکھانا۔

❀ انسان نعمتوں کا ناشکرا ہے، سوائے اس کے جسے اللہ ہدایت دے۔

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ
الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا ۝٧٠ يَوْمَ ع 7 10 7
نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۢ بِاِمَامِهِمْ ۚ فَمَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَاُولٰٓئِكَ
يَقْرَءُوْنَ كِتٰبَهُمْ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ۝٧١ وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ
اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا ۝٧٢ وَاِنْ كَادُوْا لَيَفْتِنُوْنَكَ
عَنِ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَهٗ ۖ وَاِذًا لَّاتَّخَذُوْكَ
خَلِيْلًا ۝٧٣ وَلَوْلَآ اَنْ ثَبَّتْنٰكَ لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَيْهِمْ شَيْـًٔا قَلِيْلًا ۝٧٤
اِذًا لَّاَذَقْنٰكَ ضِعْفَ الْحَيٰوةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ
عَلَيْنَا نَصِيْرًا ۝٧٥ وَاِنْ كَادُوْا لَيَسْتَفِزُّوْنَكَ مِنَ الْاَرْضِ لِيُخْرِجُوْكَ
مِنْهَا وَاِذًا لَّا يَلْبَثُوْنَ خِلٰفَكَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝٧٦ سُنَّةَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا
قَبْلَكَ مِنْ رُّسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيْلًا ۝٧٧ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ ع 8 7 8
الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ۭ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ
مَشْهُوْدًا ۝٧٨ وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ
رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۝٧٩ وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ
اَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ۝٨٠

(70) ہم نے آدم (علیہ السلام) کی اولاد کو عقل سے نواز کر اور ان کے باپ کو فرشتوں سے سجدہ کرا کے اور دیگر چیزوں کے ساتھ بڑی عزت بخشی اور ان کے لیے خشکی میں جانور اور سواریاں مسخر کر دیں جو انھیں اٹھائے پھرتی ہیں اور سمندر میں کشتیاں مسخر کیں جو انھیں اٹھائے پھرتی ہیں۔ ہم نے انھیں کھانے پینے کی پاکیزہ چیزوں اور عورتوں سے نکاح وغیرہ کی نعمتوں سے نوازا۔ ہم نے انھیں اپنی بہت سی مخلوقات پر عظیم فضیلت بخشی۔ انھیں بھی چاہیے کہ اپنے اوپر ہونے والے اللہ تعالیٰ کے ان انعامات کا شکر بجا لائیں۔ (71) اے رسول! وہ وقت یاد کریں جب ہم ہر گروہ کو اس کے پیشوا کے ساتھ بلائیں گے جس کی وہ دنیا میں پیروی کرتے رہے۔ پھر جسے اس کا اعمال نامہ اس کے دائیں ہاتھ میں تھما دیا گیا تو وہ لوگ خوش خوش اپنے اعمال نامے پڑھیں گے اور ان کے اجروں میں کچھ کمی نہ ہوگی، خواہ وہ اس باریک دھاگے کے برابر ہو جو کھجور کی گٹھلی کی لکیر پر ہوتا ہے۔ (72) جو شخص اس دنیاوی زندگی میں حق قبول کرنے اور اسے ماننے سے دل کا اندھا بنا رہا تو وہ قیامت کے دن شدید اندھا ہوگا جو جنت کی راہ نہیں پائے گا اور ہدایت کی راہ سے بہت زیادہ بھٹکا ہوگا۔ ایسے شخص کو اس کے عمل جیسا ہی بدلہ ملے گا اور ''جیسا کرو گے ویسا بھرو گے'' کا مقولہ اس پر صادق آئے گا۔ (73) اے رسول! قریب ہے کہ یہ مشرک لوگ آپ کو اس وحی سے بہکا دیں جو ہم نے قرآن کی صورت میں آپ کی طرف نازل کی تاکہ آپ اس کے علاوہ ان کی خواہشات کے مطابق قرآن گھڑ کر ہماری طرف منسوب کریں۔ اگر آپ ان کے ارادوں کے مطابق ایسا کر لیں تو پھر یہ لوگ آپ کو ضرور اپنا دلی دوست بنا لیں۔ (74) اگر ہم نے حق پر ثابت قدم رکھنے کا آپ پر احسان نہ کیا ہوتا تو بہت ممکن تھا کہ آپ کسی حد تک ان کی طرف مائل ہو جاتے اور ان کی تجویز سے اتفاق کر لیتے کیونکہ ان کا دھوکا اور حیلہ نہایت سخت تھا اور آپ ان کے ایمان لانے کے بہت حریص تھے، لیکن ہم نے آپ کو ان کی طرف مائل ہونے سے محفوظ رکھا۔ (75) اگر آپ ان کی تجویز کی طرف جھک جاتے تو ہم آپ کو دنیا کی زندگی اور آخرت میں دگنا عذاب دیتے اور پھر آپ کو کوئی مددگار نہ ملتا جو ہمارے مقابلے میں آپ کی مدد کرتا اور آپ سے یہ عذاب دور کر سکتا۔ (76) یہ کافر تو اپنی عداوت سے آپ کو پریشان کر کے مکے سے نکالنا ہی چاہتے تھے مگر اللہ تعالیٰ نے انھیں آپ کو نکالنے سے روک دیا حتیٰ کہ آپ نے اپنے رب کے حکم سے ہجرت کی۔ اگر وہ آپ کو نکال دیتے تو آپ کے بعد وہ بھی زیادہ دیر وہاں نہ رہ پاتے۔ (77) آپ کے بعد ان کے زیادہ دیر وہاں نہ رہ سکنے کا یہ فیصلہ اللہ تعالیٰ کا عام دستور ہے جو آپ سے پہلے رسولوں کے وقت سے چلا آ رہا ہے اور وہ یہ کہ جس قوم نے اپنے رسول کو اپنے ہاں سے نکالا، اللہ تعالیٰ نے اس پر عذاب نازل کیا۔ اے رسول! آپ ہمارے دستور میں کوئی تبدیلی نہ پائیں گے بلکہ اس قانون کو رائج اور ثابت پائیں گے۔ (78) نماز کو اس کے کامل طریقے کے مطابق اس کے مقررہ اوقات میں ادا کریں۔ وہ وقت سورج کے ڈھلنے سے شروع ہوتا ہے، اور اس وقت میں ظہر و عصر کی دونوں نمازیں آتی ہیں، اور رات کی تاریکی تک جاری رہتا ہے، اور اس وقت میں مغرب اور عشاء آتی ہیں۔ اور فجر کی نماز قائم کریں اور اس میں لمبی قراءت کریں کیونکہ نماز فجر میں رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے جمع ہوتے ہیں۔ (79) اے رسول! رات کے کچھ حصے میں بھی قیام کریں اور نماز ادا کریں تاکہ آپ کی نماز آپ کے درجات کی بلندی میں اضافے کا باعث بنے، نیز آپ اس کے ذریعے سے اس بات کی جستجو کریں کہ آپ کا رب آپ کو قیامت کے دن لوگوں کا سفارشی بنا کر اٹھائے کہ قیامت کی جس ہولناکی میں وہ پھنسے ہوں، اس سے نکالنے کی آپ سفارش کریں اور آپ کو شفاعت کبریٰ کا مرتبہ نصیب ہو جس پر فائز ہونے والے کی اگلے پچھلے تعریفیں کریں گے۔ (80) اے رسول! دعا کریں: اے میرے رب! میں جہاں بھی جاؤں اور جہاں سے بھی نکلوں، وہ سب تیری اطاعت میں تیری پسند کے مطابق ہو اور مجھے اپنی طرف سے ایسے ٹھوس دلائل عطا فرما جن کے ذریعے سے تو مجھے میرے دشمنوں پر غلبہ عطا کرے۔

فوائد: ❀ ہر امت کو اس کے دین اور کتاب کی طرف بلایا جائے گا، کیا اس نے اس پر عمل کیا یا نہیں؟ اللہ تعالیٰ کسی کو حجت قائم کرنے سے پہلے اور جب تک وہ اس حجت کی مخالفت نہ کر لے، عذاب نہیں دیتا۔ ❀ مجرموں اور جھٹلانے والوں کی رسولوں اور ان کے ورثاء (علماء) سے عداوت ان کی ذات کی وجہ سے نہیں ہوتی بلکہ اس حق کی وجہ سے ہوتی ہے جس کے وہ علمبردار ہوتے ہیں۔ ❀ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو شر کے اسباب اور لوگوں کی فتنہ پردازیوں سے محفوظ رکھا اور آپ کو سیدھی راہ کی ہدایت دی اور اس پر قائم رکھا۔ آپ کے وارثوں کو بھی آپ کی پیروی کرنے کے مطابق یہ تحفظ حاصل ہے۔ ❀ ان آیات میں اس بات کی دلیل ہے کہ بندہ اللہ کی طرف سے ثابت قدمی کا شدید محتاج ہے اور اسے چاہیے کہ ہمیشہ اپنے رب سے التجا کرتا رہے کہ وہ اسے ایمان پر ثابت قدم رکھے۔

وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ؕ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ﴿۸۱﴾
وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَلَا يَزِيْدُ
الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ﴿۸۲﴾ وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ
بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَـُٔوْسًا ﴿۸۳﴾ قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى
شَاكِلَتِهٖ ؕ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا ﴿۸۴﴾ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ
عَنِ الرُّوْحِ ؕ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ
اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۸۵﴾ وَلَئِنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ ثُمَّ
لَا تَجِدُ لَكَ بِهٖ عَلَيْنَا وَكِيْلًا ﴿۸۶﴾ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّ فَضْلَهٗ
كَانَ عَلَيْكَ كَبِيْرًا ﴿۸۷﴾ قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓى
اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ
لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا ﴿۸۸﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ
كُلِّ مَثَلٍ ۚ فَاَبٰٓى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۸۹﴾ وَقَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ
حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ يَنْۢبُوْعًا ﴿۹۰﴾ اَوْ تَكُوْنَ لَكَ جَنَّةٌ مِّنْ
نَّخِيْلٍ وَّعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ خِلٰلَهَا تَفْجِيْرًا ﴿۹۱﴾ اَوْ تُسْقِطَ السَّمَآءَ
كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا اَوْ تَاْتِيَ بِاللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ قَبِيْلًا ﴿۹۲﴾

(81) اے رسول! ان مشرکوں سے کہہ دیں: اسلام آ گیا اور اللہ کی مدد کا وعدہ سچ ثابت ہوا اور شرک و کفر ختم ہو گیا۔ بلاشبہ باطل مٹ جانے اور ناپید ہونے والا ہے جو حق کے سامنے ٹھہر نہیں سکتا۔ (82) ہم جو قرآن نازل کر رہے ہیں، وہ دلوں کی بیماریوں جہالت، کفر اور شک سے شفا ہے اور جب اس کے ذریعے سے دم کیا جائے تو وہ بدنوں اور جسموں کے لیے بھی شفا ہے اور وہ اپنے احکام پر عمل کرنے والے اہلِ ایمان کے لیے رحمت ہے۔ یہ قرآن کافروں کی ہلاکت اور بربادی ہی میں اضافہ کرتا ہے کیونکہ اس کے سننے سے ان کے غصے، جھٹلانے اور منہ پھیرنے میں اضافہ ہوتا ہے۔ (83) جب ہم انسان پر صحت و مالداری وغیرہ کی صورت میں انعام کرتے ہیں تو وہ اللہ کے شکر اور اس کی اطاعت سے منہ پھیر لیتا ہے اور تکبر کرتے ہوئے اس سے دور ہو جاتا ہے اور جب اسے فقیری یا کوئی بیماری لاحق ہو جائے یا اس طرح کی کوئی آزمائش آ جائے تو وہ اللہ کی رحمت سے انتہائی مایوس اور ناامید ہو جاتا ہے۔ (84) اے رسول! کہہ دیں: ہر انسان اپنے اس طریقے پر عمل پیرا ہے جو ہدایت و گمراہی میں اس کے حال سے ملتا جلتا ہے، چنانچہ تمھارا رب اسے خوب جانتا ہے جو حق کی طرف راہ پانے کے اعتبار سے زیادہ ہدایت والا ہے۔ (85) اے رسول! اہلِ کتاب کے کافر آپ سے روح کی حقیقت کے بارے میں سوال کرتے ہیں، تو ان سے کہہ دیں: روح کی حقیقت اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ تمھیں اور تمام مخلوقات کو جو علم دیا گیا ہے، وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے علم کے مقابلے میں نہایت تھوڑا ہے۔ (86) اے رسول! اللہ کی قسم! وہ وحی جو ہم نے آپ کی طرف نازل کی ہے، اگر ہم اسے سینوں اور کتابوں سے مٹا کر ختم کرنا چاہیں تو ختم کر دیں، پھر آپ کو کوئی حامی و ناصر نہ ملے گا جو اسے واپس لا سکے۔ (87) لیکن ہم نے اپنی رحمت سے اسے ختم نہیں کیا اور اسے محفوظ کر دیا ہے۔ بلاشبہ آپ پر آپ کے رب کا عظیم فضل ہے کہ اس نے آپ کو ایک عظیم رسول بنایا اور آپ کے ساتھ سلسلۂ نبوت کی تکمیل فرمائی اور آپ پر قرآن نازل کیا۔ جب مشرک یہ بیہودہ گفتگو کرتے تھے کہ یہ قرآن بھی انسانی کلام ہی ہے اور اس کی تبدیلی کا مطالبہ کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے انھیں اس جیسا کلام لانے کا چیلنج دیا اور فرمایا:

(88) اے رسول! آپ کہہ دیں: اگر جن اور انسان سارے اکٹھے ہو کر آپ پر نازل ہونے والے اس قرآن جیسا فصیح و بلیغ اور خوبصورت ترتیب والا کلام لانے کی کوشش کریں تو وہ سب ایک دوسرے کے معاون و مددگار بن کر بھی اس جیسا قرآن کبھی نہیں لا سکتے۔ (89) یقیناً ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے لیے نصیحتیں، عبرتیں، اوامر و نواہی اور واقعات جیسی ہر وہ چیز کھول کر بیان کر دی ہے اور اسے ہر اعتبار سے واضح کیا ہے جس سے نصیحت حاصل کی جاتی ہے، اس امید پر کہ وہ ایمان لائیں مگر لوگوں کی اکثریت نے اس قرآن کا انکار کیا اور اسے جھٹلا دیا۔ جب وہ عاجز آ گئے تو اپنی بے بسی کی توجیہات کرنے لگے، چنانچہ انھوں نے مطالبہ کیا: (90) اور مشرکوں نے کہا: ہم آپ پر ہرگز ایمان نہ لائیں گے حتی کہ آپ ہمیں سرزمینِ مکہ سے کوئی چشمہ جاری کر کے دکھائیں جو کبھی خشک نہ ہو۔ (91) یا آپ کا کھجوروں اور انگوروں کا کوئی باغ ہو اور اس میں نہریں پوری روانی سے بہ رہی ہوں۔ (92) یا آپ ہم پر آسمان کے ٹکڑے بطور عذاب گرا دیں جیسا کہ آپ نے ذکر کیا، یا آپ اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کو ہماری آنکھوں کے سامنے لے آئیں حتی کہ وہ آپ کے دعوے کی سچائی کی گواہی دیں۔

فوائد: ❀ حق ظاہر ہونے پر باطل مٹ جاتا ہے اور باطل صرف ان زمانوں میں اور ان جگہوں پر غالب آتا ہے جب اور جہاں اہلِ حق سست پڑ جائیں۔

❀ قرآن جس شفا پر مشتمل ہے، وہ عام ہے۔ وہ دلوں کو شبہات، جہالت، برے افکار، بدترین انحراف اور برے مقاصد سے پاک کرتا ہے۔

❀ یہ آیات اس بات کی دلیل ہیں کہ جب کسی ذمہ دار عالم سے ایسا سوال کیا جائے جس میں سوال کرنے والے کی کوئی بہتری نہ ہو تو زیادہ مناسب یہی ہے کہ وہ اس کا جواب نہ دے اور اسے اس کی ضرورت سے آگاہ کرے اور ایسی چیز کی طرف اس کی راہ نمائی کرے جو اسے نفع دے۔

❀ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں لوگوں کے لیے ہر طرح کی نصیحتیں، عبرتیں، احکام، نواہی (ممنوع کام) اور واقعات، جن سے نصیحت حاصل کی جاتی ہے، کھول کر بیان کیے ہیں تاکہ وہ ایمان لائیں۔

❀ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام اور نبی اکرم ﷺ کا دائمی معجزہ ہے اور کوئی شخص اس جیسا کلام لانے پر قادر نہیں۔

اَوْ یَكُوْنَ لَكَ بَیْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ اَوْ تَرْقٰى فِی السَّمَآءِ ؕ وَلَنْ نُّؤْمِنَ
لِرُقِیِّكَ حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَیْنَا كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ ؕ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّیْ هَلْ
كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا ﴿93﴾ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ یُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ ع 10 9 10
الْهُدٰٓى اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوْلًا ﴿94﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ فِی
الْاَرْضِ مَلٰٓئِكَةٌ یَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّیْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَیْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ
مَلَكًا رَّسُوْلًا ﴿95﴾ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِیْدًا بَیْنِیْ وَبَیْنَكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ
بِعِبَادِهٖ خَبِیْرًۢا بَصِیْرًا ﴿96﴾ وَمَنْ یَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ
یُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَنَحْشُرُهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ
عَلٰى وُجُوْهِهِمْ عُمْیًا وَّبُكْمًا وَّصُمًّا ؕ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ كُلَّمَا خَبَتْ
زِدْنٰهُمْ سَعِیْرًا ﴿97﴾ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِنَا وَقَالُوْٓا ع 11 7 11
ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِیْدًا ﴿98﴾
اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ قَادِرٌ عَلٰٓى
اَنْ یَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ وَجَعَلَ لَهُمْ اَجَلًا لَّا رَیْبَ فِیْهِ ؕ فَاَبَى الظّٰلِمُوْنَ
اِلَّا كُفُوْرًا ﴿99﴾ قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَآئِنَ رَحْمَةِ رَبِّیْٓ اِذًا
لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْیَةَ الْاِنْفَاقِ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا ﴿100﴾ ع

﴿93﴾ یا آپ کا سونے وغیرہ سے سجا کوئی گھر ہو یا آپ آسمان میں چڑھ جائیں اور ہم آپ کے صرف چڑھنے کی بنا پر آپ کے رسول ہونے پر ایمان نہیں لائیں گے بلکہ آپ اللہ کے پاس سے لکھی ہوئی کتاب لائیں جس میں ہم یہ پڑھیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اے رسول! آپ ان سے کہہ دیں: میرا رب پاک ہے۔ میں بھی دوسرے رسولوں کی طرح ایک انسان ہی ہوں جو رسول بنایا گیا ہوں۔ میں کوئی چیز لانے کا خود مالک نہیں۔ میرے لیے یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ چیز لاؤں جس کا تم مطالبہ کر رہے ہو؟! ﴿94﴾ اور کافروں کو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانے اور رسول اللہ (ﷺ) کی لائی ہوئی تعلیمات پر عمل کرنے سے صرف اس چیز نے روکا ہے کہ وہ رسول کے نسل انسانی سے ہونے کا انکار کرتے تھے۔ جب انھوں نے انکار کی غرض سے کہا: کیا اللہ نے بشر کو رسول بنا کر ہماری طرف بھیجا ہے؟! ﴿95﴾ اے رسول! ان کا رد کرتے ہوئے کہہ دیں: اگر زمین پر فرشتے آباد ہوتے اور تمھاری طرح اطمینان سے چلتے پھرتے ہوتے تو ہم ضرور ان کی طرف ان کی جنس سے کوئی فرشتہ رسول بنا کر بھیجتے کیونکہ وہی انھیں وہ پیغام سمجھا سکتا جس کے ساتھ اسے بھیجا جاتا، تب ہمارا ان فرشتوں کی طرف کوئی انسان رسول بھیجنا حکمت میں سے نہ ہوتا اور بالکل یہی حال تمھارا ہے۔ ﴿96﴾ اے رسول! کہہ دیں: میرے اور تمھارے درمیان اللہ بطور گواہ کافی ہے کہ میں تمھاری طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں اور میں نے تمھیں وہ سب کچھ پہنچا دیا ہے جو مجھے دے کر تمھاری طرف بھیجا گیا ہے۔ بلاشبہ وہ اپنے بندوں کے احوال کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔ اس سے ان کا کوئی عمل چھپا ہوا نہیں۔ وہ ان کے نفسوں کی چھپی ہوئی ساری چیزوں کو دیکھ رہا ہے۔ ﴿97﴾ اللہ تعالیٰ جسے ہدایت کی توفیق دے، وہی درحقیقت ہدایت یافتہ ہے اور اے رسول! جسے اللہ ہدایت کی راہ سے بھٹکا دے اور گمراہ کر دے تو آپ ایسے لوگوں کے لیے کوئی کارساز نہ پائیں گے جو ان کی حق کی طرف رہنمائی کر سکے، ان سے تکلیف دور کر سکے یا انھیں نفع دے سکے اور ہم قیامت کے دن انھیں چہروں کے بل گھسیٹ کر جمع کریں گے۔ نہ وہ دیکھ سکیں گے، نہ بولیں گے اور نہ سن سکیں گے۔ ان کی منزل جہنم ہوگی جہاں وہ ٹھہریں گے۔ جب بھی اس کے شعلے بجھنے لگیں گے ہم انھیں دوبارہ بھڑکا دیں گے۔ ﴿98﴾ یہ عذاب جس سے ان کا واسطہ پڑے گا، یہ سزا ہوگی ان کے اس کفر کی جو انھوں نے ہمارے رسول (ﷺ) پر نازل ہونے والی آیات کے ساتھ کیا اور ان کے اس قول کے باعث ہوگی جو انھوں نے دوبارہ اٹھائے جانے کے ناممکن ہونے کے بارے میں کہا: کیا جب ہم مر جائیں گے، بوسیدہ ہڈیاں ہو جائیں گے اور ریزہ ریزہ ہو جائیں گے تو اس کے بعد نئے سرے سے پیدا کر کے اٹھائے جائیں گے؟ اور جب انھوں نے ان باتوں کا ذکر کیا جن کی بنا پر وہ دوبارہ اٹھائے جانے کا انکار کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے ان کا یوں رد کیا: ﴿99﴾ کیا دوبارہ اٹھائے جانے کا انکار کرنے والوں کو علم نہیں کہ جس اللہ نے اتنے عظیم آسمان و زمین پیدا کیے ہیں، وہ ان جیسوں کو پیدا کرنے پر بھی قادر ہے اور جو اتنی بڑی مخلوق پیدا کرنے پر قادر ہے، وہ ان سے چھوٹی مخلوق بالاولیٰ پیدا کر سکتا ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ان کے لیے محدود وقت متعین کیا ہے جس میں ان کی زندگی ختم ہو جائے گی اور اللہ تعالیٰ نے ان کے دوبارہ اٹھائے جانے کا بھی وقت مقرر کیا ہے جس میں کوئی شک نہیں۔ دوبارہ اٹھائے جانے کے اتنے واضح دلائل کے باوجود مشرکوں نے دوبارہ اٹھائے جانے کا انکار کرنے ہی پر اصرار کیا، حالانکہ اس میں کوئی چیز مبہم نہ تھی۔ ﴿100﴾ اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہہ دیں: اگر تم میرے رب کی رحمت کے ان خزانوں کے مالک ہوتے جو کبھی ختم اور منقطع ہونے والے نہیں تو بھی تم ان کے ختم ہونے کے خوف سے وہ خرچ نہ کرتے کہ کہیں تم فقیر نہ ہو جاؤ۔ انسان کا مزاج ہے کہ وہ بخل سے کام لیتا ہے الّا یہ کہ وہ مومن ہو، پھر وہ اللہ سے ثواب کی امید پر خرچ کرتا ہے۔

فوائد:

❀ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں پر رحمت ہے کہ اس نے ان کی طرف انھی میں سے ایک انسان رسول بنا کر بھیجا کیونکہ وہ فرشتوں سے سیکھنے کی طاقت نہیں رکھتے۔

❀ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول ﷺ کے لیے گواہی یہ بھی ہے کہ اس نے معجزات کے ذریعے سے آپ کی تائید کی اور آپ سے دشمنی رکھنے اور مخالفت کرنے والوں کے خلاف آپ کی مدد کی۔

❀ ہدایت دینے اور گمراہ کرنے والا اکیلا اللہ تعالیٰ ہی ہے، چنانچہ جسے وہ ہدایت دے، وہی درحقیقت ہدایت یافتہ ہے اور جسے وہ گمراہ کرے اور بے یار و مددگار چھوڑ دے تو اسے ہدایت دینے والا کوئی نہیں۔

❀ کافروں کا ٹھکانا، جائے قرار اور ٹھہرنے کی جگہ جہنم ہے۔ جب بھی اس کی آگ ٹھنڈی پڑنے لگے گی تو اللہ تعالیٰ اس کی آگ اور بھڑکا دے گا۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ فَسْـَٔلْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِذْ جَآءَهُمْ
فَقَالَ لَهٗ فِرْعَوْنُ اِنِّيْ لَاَظُنُّكَ يٰمُوْسٰى مَسْحُوْرًا ﴿١٠١﴾ قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَآ
اَنْزَلَ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بَصَآئِرَ ۚ وَاِنِّيْ لَاَظُنُّكَ
يٰفِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًا ﴿١٠٢﴾ فَاَرَادَ اَنْ يَّسْتَفِزَّهُمْ مِّنَ الْاَرْضِ فَاَغْرَقْنٰهُ وَ
مَنْ مَّعَهٗ جَمِيْعًا ﴿١٠٣﴾ وَّقُلْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ لِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اسْكُنُوا
الْاَرْضَ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيْفًا ﴿١٠٤﴾ وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ
وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ۗ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿١٠٥﴾ وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ
لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ وَّنَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلًا ﴿١٠٦﴾ قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖٓ اَوْ
لَا تُؤْمِنُوْا ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖٓ اِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ
يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ﴿١٠٧﴾ وَّيَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنْ كَانَ
وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ﴿١٠٨﴾ وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ
خُشُوْعًا ﴿١٠٩﴾ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ۭ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَاۗءُ
الْحُسْنٰى ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ
سَبِيْلًا ﴿١١٠﴾ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ
شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ﴿١١١﴾

وقف لازم | السجدة 4 | ع 12 1 12

اور جب نبیٔ اکرم ﷺ کو مشرکوں کے جھٹلانے کی تکلیف اٹھانی پڑی تو آپ ﷺ کی تسلی کے لیے موسیٰ علیہ السلام کا قصہ بیان ہوا کہ ان کے ساتھ فرعون اور اس کی قوم نے کیا سلوک کیا، چنانچہ فرمایا: ﴿101﴾ یقیناً ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو نو واضح معجزات: عصا، روشن ہاتھ، قحط سالی، پھلوں کی کمی، طوفان، ٹڈی دل، جوئیں، مینڈک اور خون عطا کیے جو ان کی صداقت کے گواہ تھے، لہٰذا اے رسول (ﷺ)! ان یہود سے پوچھیں کہ جب موسیٰ علیہ السلام ان کے بڑوں کے پاس یہ معجزات لے کر آئے تو فرعون نے ان سے کہا: اے موسیٰ! میرے خیال میں تم پر جادو کر دیا گیا ہے جس کی وجہ سے تم ایسی عجیب و غریب چیزیں لاتے ہو۔ ﴿102﴾ موسیٰ علیہ السلام نے اس کا رد کرتے ہوئے کہا: اے فرعون! یقیناً تجھے اچھی طرح علم ہے کہ یہ نشانیاں اللہ ہی نے نازل کی ہیں جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے۔ اس نے انھیں اپنی قدرت پر دلالت کرنے اور اپنے رسول کی سچائی ظاہر کرنے کے لیے اتارا ہے لیکن تو نے انکار کیا۔ اے فرعون! میں خوب جانتا ہوں کہ تو ہر صورت میں ہلاک اور تباہ ہوگا۔ ﴿103﴾ پھر فرعون نے موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کو مصر سے نکال کر سزا دینے کا ارادہ کیا تو ہم نے اسے اور اس کے ساتھ موجود اس کے تمام لشکروں کو ڈبو کر ہلاک کر دیا۔ ﴿104﴾ ہم نے فرعون اور اس کے لشکروں کو ہلاک کرنے کے بعد بنی اسرائیل سے کہا: تم شام کی زمین میں سکونت اختیار کرو اور جب قیامت قائم ہوگی تو ہم تم سب کو اکٹھا کر کے حساب کے لیے میدان محشر میں لائیں گے۔ ﴿105﴾ ہم نے یہ قرآن محمد (ﷺ) پر حق کے ساتھ اتارا اور یہ کسی کمی بیشی اور تبدیلی کے بغیر حق کے ساتھ ہی آپ پر نازل ہوا۔ اے رسول (ﷺ)! ہم نے آپ کو صرف پرہیزگاروں کو جنت کی خوشخبری سنانے اور اہلِ کفر اور نافرمانوں کو آگ سے ڈرانے کے لیے بھیجا ہے۔ ﴿106﴾ ہم ہی نے اس قرآن کو تھوڑا تھوڑا کر کے اتارا اور اسے کھول کر بیان کیا تاکہ آپ لوگوں کے سامنے ٹھہر ٹھہر کر اطمینان سے اس کی تلاوت کریں کیونکہ اس طرح زیادہ اچھے طریقے سے اسے سمجھا اور اس میں غور و فکر کیا جا سکتا ہے۔ ہم نے اسے حالات و واقعات کے مطابق الگ الگ کر کے قسطوں میں نازل کیا ہے۔ ﴿107﴾ اے رسول! کہہ دیں کہ تم اس پر ایمان لاؤ تو تمھارا ایمان لانا اس کی کچھ شان نہیں بڑھائے گا یا اس کے ساتھ کفر کرو تو تمھارا کفر کرنا اس کی شان میں کچھ کمی نہ کرے گا۔ بلاشبہ جن لوگوں نے پچھلی آسمانی کتابیں پڑھیں اور وحی و نبوت کو پہچانا، ان کے سامنے جب قرآن پڑھا جاتا ہے تو وہ سجدۂ شکر کرتے ہوئے اللہ کے سامنے اپنے چہروں کے بل گر جاتے ہیں۔ ﴿108﴾ اور وہ اپنے سجدوں میں کہتے ہیں: ہمارا رب وعدہ خلافی سے پاک ہے اور اس نے محمد ﷺ کی بعثت کا جو وعدہ کیا ہے، وہ پورا ہو کر رہے گا۔ بلاشبہ ہمارے رب کا یہ وعدہ اور اس کے علاوہ دوسرے وعدے بھی ہر صورت میں پورے ہونے والے ہیں۔ ﴿109﴾ اور وہ اللہ کے لیے سجدہ کرتے ہوئے اپنے چہروں کے بل گر پڑتے ہیں اور اس کی خشیت سے روتے ہیں اور قرآن کا سننا اور اس کے معانی میں غور و فکر کرنا ان کی اللہ کے سامنے عاجزی اور خشوع و خضوع اور اس کے ڈر کو بڑھا دیتا ہے۔ ﴿110﴾ اے رسول! ان لوگوں سے کہہ دیں جو آپ کے ان الفاظ: (یا اللہ یا رحمان!) میں دعا کرنے پر اعتراض کرتے ہیں، اللہ اور رحمان دونوں اس پاک ذات کے نام ہیں، لہٰذا تم ان دونوں میں سے جس کسی کے ساتھ یا ان کے علاوہ اس کے باقی ناموں کے ساتھ دعا کرو تو اس پاک ذات کے سبھی نام نہایت اچھے ہیں اور یہ دونوں بھی انھی میں سے ہیں، لہٰذا تم اسے ان دونوں سے یا ان کے علاوہ جو اس کے نام ہیں، ان سے پکارو۔ آپ نماز میں اپنی قراءت اس قدر بلند نہ کریں کہ مشرک آپ کی آواز سنیں اور نہ اتنی پست کریں کہ اہلِ ایمان بھی نہ سن سکیں اور ان دونوں صورتوں کے درمیان راہ تلاش کریں۔ ﴿111﴾ اے رسول! آپ کہہ دیں: تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جو ہر طرح کی تعریفوں کا مستحق ہے۔ وہ اولاد اور شریک سے پاک ہے، لہٰذا اس کی بادشاہت میں کوئی اس کا شریک ہے نہ اسے ذلت و کمزوری سے واسطہ پڑتا ہے اور نہ وہ کسی مددگار اور حمایتی کا محتاج ہے۔ آپ اس کی عظمت کے خوب چرچے کریں اور اس کی طرف کسی طرح اولاد کی نسبت کریں نہ اس کی سلطنت میں کسی کو شریک بنائیں اور نہ کسی کو اس کا مددگار اور معاون ہی بنائیں۔

فوائد: ❀ سرکشوں اور ظالموں کی دھمکیوں کے وقت اللہ تعالیٰ کا سہارا لینا واجب ہے۔ ❀ سرکش لوگوں اور ظالموں کا جب اہلِ حق سے سامنا ہوتا ہے تو وہ قوت و طاقت کے استعمال کا سہارا لیتے ہیں کیونکہ وہ بیان اور دلائل سے ان کا سامنا کرنے کی ہمت نہیں رکھتے۔ ❀ اللہ تعالیٰ نے قرآن نازل کیا جو حق، عدل، شریعت اور نہایت اعلیٰ حکمتوں پر مشتمل ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کے خوف سے نماز میں رونے کا جواز ہے۔ ❀ نماز میں دعا اور قراءت درمیانی آواز میں ہونی چاہیے، نہ زیادہ بلند ہو اور نہ بالکل آہستہ۔ ❀ قرآن کریم یقیناً ہر اس نیک عمل پر مشتمل ہے جس سے دلوں کو خوشی ملتی ہے اور روح کو سکون حاصل ہوتا ہے۔

سُوْرَةُ الْكَهْفِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّعَشْرُ اٰيَاتٍ وَّاثْنَا عَشَرَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ
لَّهٗ عِوَجًا ؕ① قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ بَاْسًا شَدِيْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ
الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا ۙ②
مَّاكِثِيْنَ فِيْهِ اَبَدًا ۙ③ وَّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ
وَلَدًا ؕ④ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ ؕ كَبُرَتْ كَلِمَةً
تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ؕ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا ⑤ فَلَعَلَّكَ
بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ
اَسَفًا ⑥ اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ
اَحْسَنُ عَمَلًا ⑦ وَاِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَيْهَا صَعِيْدًا جُرُزًا ؕ ⑧
اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ
اٰيٰتِنَا عَجَبًا ⑨ اِذْ اَوَى الْفِتْيَةُ اِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَآ
اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ⑩
فَضَرَبْنَا عَلٰٓى اٰذَانِهِمْ فِي الْكَهْفِ سِنِيْنَ عَدَدًا ۙ⑪

سورۂ کہف مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد و اہداف: اس بات کا بیان کہ فتنوں کے دور میں کیا طرزِ عمل ہونا چاہیے۔

تفسیر: ① کمال وجلال کی تمام صفات پر اور ظاہری و باطنی ہر قسم کی نعمتوں پر تعریف کا حق دار صرف اکیلا اللہ ہے جس نے اپنے بندے اور رسول محمد (ﷺ) پر قرآن نازل کیا اور اس قرآن میں کسی قسم کی کجی اور ٹیڑھ رکھی ہے نہ حق سے انحراف۔

② بلکہ اس نے اسے ٹھیک ٹھاک بنایا جس میں کوئی تضاد ہے نہ اختلاف تاکہ وہ کافروں کو اللہ کے اس سخت عذاب سے ڈرائے جو ان کا منتظر ہے اور نیک عمل کرنے والے اہلِ ایمان کو ایسی خبر دے جس سے وہ خوش ہو جائیں کہ ان کے لیے ایسا خوبصورت بدلہ ہے کہ کسی جزا کا اس سے موازنہ نہیں کیا جا سکتا۔

③ وہ اس ثواب میں ہمیشہ رہیں گے اور وہ کبھی ان سے الگ نہیں ہوگا۔

④ اور (تاکہ) وہ ان یہود و نصاریٰ اور بعض مشرکوں کو ڈرائے جنھوں نے کہا: اللہ اولاد رکھتا ہے۔

⑤ یہ جھوٹ باندھنے والے اللہ کی طرف اولاد کی نسبت کا جو دعویٰ کرتے ہیں، اس کی بابت انھیں علم ہے نہ ان کے پاس اس کی کوئی دلیل ہے اور جن آباء واجداد کی پیروی میں انھوں نے یہ بات کہی ہے، انھیں بھی اس کا علم نہیں تھا۔ یہ بات جو بغیر سوچے سمجھے ان کے منہ سے نکلتی ہے، انتہائی بری ہے۔ وہ سراسر جھوٹی بات کہتے ہیں جس کی کوئی اساس اور بنیاد نہیں۔

⑥ سو اے رسول! یوں لگتا ہے کہ اگر یہ لوگ اس قرآن پر ایمان نہ لائے تو آپ اسی رنج وغم میں اپنی جان ہلاک کر ڈالیں گے۔ ایسا نہ کریں۔ آپ کی ذمے داری انھیں ہدایت دینا نہیں، آپ کا کام بس تبلیغ کرنا ہے۔

⑦ ہم نے روئے زمین پر موجود مخلوقات کو زمین کا حسن بنایا ہے تاکہ ہم انھیں آزمائیں کہ کون اللہ کی رضا والے اچھے کام کرتا ہے اور کس کے عمل برے ہیں تاکہ ہم ہر ایک کو وہ بدلہ دیں جس کا وہ حقدار ہے۔

⑧ بلاشبہ ہم روئے زمین پر موجود تمام مخلوقات کو نباتات سے خالی مٹی، یعنی چٹیل میدان بنانے والے ہیں اور ایسا اس زمین پر موجود مخلوقات کی زندگی ختم ہونے کے بعد ہوگا، اس لیے انھیں چاہیے کہ اس سے عبرت پکڑیں۔

⑨ اے رسول! آپ غار والوں کے واقعے اور اس تختی کو جس میں ان کے نام درج ہیں، عجیب اور حیرت انگیز نشانی نہ سمجھیں بلکہ اس سے بڑی بڑی حیرت انگیز نشانیاں موجود ہیں، جیسے آسمانوں اور زمین کی تخلیق۔

⑩ اے رسول! وہ وقت یاد کریں جب چند مومن نوجوانوں نے اپنا دین بچانے کے لیے غار میں پناہ لی تو انھوں نے اپنے رب سے دعا کرتے ہوئے التجا کی: اے ہمارے رب! ہم پر اپنی خاص رحمت فرما کہ تو ہمارے گناہ بخش دے، ہمیں ہمارے دشمنوں سے نجات دلا اور ہمارے لیے کافروں سے ہجرت کرنے اور ایمان لانے کو راہِ حق اور درست سمت کی جانب ہدایت پانے کا ذریعہ بنا۔

⑪ پھر ان کے وہاں سے چلے جانے اور غار میں پناہ لینے کے بعد ہم نے ان کے کانوں پر پردے ڈال دیے تاکہ وہ آوازیں نہ سن سکیں اور ہم نے کئی برس تک ان پر نیند طاری کر دی۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے والے کی ذمے داری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر بھروسا کرتے ہوئے لوگوں کو ہدایت پر لانے کے لیے آخری حد تک کوشش اور تبلیغ کرے۔ اگر لوگ ہدایت پا جائیں تو ٹھیک ورنہ وہ ان کے بارے میں غم اور افسوس نہ کرے۔

❀ اصحابِ کہف کے ٹھہرنے کی مقدار جاننے سے ضبطِ حساب، اللہ تعالیٰ کی کمال قدرت اور اس کی حکمت ورحمت کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔

ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ اَیُّ الْحِزْبَیْنِ اَحْصٰی لِمَا لَبِثُوْٓا اَمَدًا ﴿۱۲﴾
نَحْنُ نَقُصُّ عَلَیْكَ نَبَاَهُمْ بِالْحَقِّ ؕ اِنَّهُمْ فِتْیَةٌ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ
وَزِدْنٰهُمْ هُدًی ﴿۱۳﴾ وَّرَبَطْنَا عَلٰی قُلُوْبِهِمْ اِذْ قَامُوْا فَقَالُوْا
رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَا مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلٰهًا لَّقَدْ
قُلْنَآ اِذًا شَطَطًا ﴿۱۴﴾ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ؕ لَوْ
لَا یَاْتُوْنَ عَلَیْهِمْ بِسُلْطٰنٍۢ بَیِّنٍ ؕ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی
عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا ﴿۱۵﴾ وَاِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَمَا یَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ
فَاْوٗٓا اِلَی الْكَهْفِ یَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَیُهَیِّئْ لَكُمْ
مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا ﴿۱۶﴾ وَتَرَی الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ
كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْیَمِیْنِ وَاِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ
وَهُمْ فِیْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ ؕ ذٰلِكَ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰهِ ؕ مَنْ یَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ
الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِیًّا مُّرْشِدًا ﴿۱۷﴾ وَ
تَحْسَبُهُمْ اَیْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ ۖ وَّنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْیَمِیْنِ وَ
ذَاتَ الشِّمَالِ ۖ وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَیْهِ بِالْوَصِیْدِ ؕ لَوِ اطَّلَعْتَ
عَلَیْهِمْ لَوَلَّیْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَّلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا ﴿۱۸﴾

(12) پھر ان کے لمبا عرصہ سونے کے بعد ہم نے انھیں جگایا تا کہ ہم ظاہر کر دیں کہ ان کے غار میں ٹھہرنے کی مدت میں اختلاف کرنے والے دونوں گروہوں میں سے کون اس ٹھہرنے کی مدت کو زیادہ جانتا ہے۔ (13) اے رسول! ہم آپ کو سچائی کے ساتھ ان کی خبر سے مطلع کرتے ہیں جس میں کوئی شک نہیں۔ بلاشبہ وہ نوجوان تھے جو اپنے رب پر ایمان لائے اور انھوں نے اس کی اطاعت والے کام کیے اور ہم نے انھیں ہدایت اور حق پر ثابت قدمی میں مزید ترقی دی تھی۔ (14) ہم نے ان کے دل ایمان اور اس پر جم جانے کے ساتھ اور اس راہ میں اپنے وطن چھوڑنے پر صبر کرنے کے ساتھ مضبوط کیے۔ جب وہ کافر بادشاہ کے سامنے اپنے اکیلے اللہ پر ایمان کے اظہار کے لیے کھڑے ہو گئے اور اس سے کہا: ہمارا رب جس پر ہم ایمان لائے اور جس کی ہم نے عبادت کی، وہ ہے جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے۔ ہم اس کے سوا کسی من گھڑت جھوٹے معبود کی عبادت ہرگز نہیں کریں گے۔ اگر ہم نے اس کے علاوہ کسی کی عبادت کی تو یقیناً ہم نے حق سے ہٹی ہوئی بہت ظلم والی بات کی۔ (15) پھر وہ ایک دوسرے کی طرف یہ کہتے ہوئے متوجہ ہوئے: یہ ہماری قوم ہے جس نے اللہ کے سوا معبود بنا رکھے ہیں جن کی وہ عبادت کرتے ہیں، حالانکہ ان کے پاس ان کی عبادت کرنے کی ایک بھی واضح دلیل نہیں ہے اور اس شخص سے بڑا ظالم کوئی نہیں جس نے اللہ کی طرف کسی شریک کی نسبت کر کے اس پر جھوٹ گھڑا۔ (16) اور جب تم اپنی قوم سے الگ ہو گئے اور تم نے ان معبودوں کو چھوڑ دیا جن کی وہ اللہ کے سوا عبادت کرتے تھے اور تم نے صرف اکیلے اللہ کی عبادت کو اختیار کر لیا تو اپنا دین بچانے کے لیے کسی غار میں جا بیٹھو۔ تمھارا رب تم پر اپنی رحمت پھیلا دے گا جس کے ساتھ وہ تمھارے دشمن سے تمھاری حفاظت اور دفاع کرے گا، اور تمھارے معاملات تم پر آسان کر دے گا جن سے تم اس طرح فائدہ اُٹھاؤ گے کہ اپنی قوم کے درمیان نہ رہنے کی کمی پوری ہو جائے گی۔ (17) چنانچہ انھیں جو حکم دیا گیا، انھوں نے اس کی تعمیل کی اور اللہ نے انھیں سلا دیا اور ان کے دشمن سے انھیں محفوظ رکھا۔ اے ان کا مشاہدہ کرنے والے! تو سورج کو دیکھے گا کہ وہ طلوع کے وقت ان کے غار کے دائیں جانب ہٹ جاتا ہے اور جب غروب کے وقت ڈوبتا ہے تو اس کے بائیں جانب سے کترا کر گزر جاتا ہے، اس غار پر نہیں پڑتا اور وہ ہمیشہ سائے میں ہیں۔ انھیں سورج کی گرمی تکلیف نہیں دیتی اور وہ غار کی کھلی جگہ میں ہیں، انھیں حسب ضرورت ہوا میسر آتی ہے۔ انھیں غار میں اس طرح پناہ ملنا، پھر ان پر نیند طاری ہونا، سورج کا ان سے کترا کر گزر جانا، ان کی جگہ کا کشادہ ہونا اور قوم سے ان کا نجات پانا، یہ سب امور اللہ تعالیٰ کی کاریگری کے عجائبات میں سے ہیں جو اس کی قدرت پر دلالت کرتے ہیں۔ جسے اللہ تعالیٰ ہدایت کے راستے کی توفیق دے، وہی حقیقت میں ہدایت یافتہ ہے اور جسے وہ اس سے بھٹکا دے اور گمراہ کر دے تو آپ اس کا کوئی مددگار نہیں پائیں گے جو اسے ہدایت کی توفیق دے اور اس کی طرف اس کی راہنمائی کرے کیونکہ ہدایت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے، کسی اور کے ہاتھ میں نہیں ہے۔ (18) اے ان کی طرف دیکھنے والے! ان کی آنکھوں کے کھلے ہونے کی وجہ سے تم انھیں بیدار سمجھو گے، حالانکہ حقیقت میں وہ سوئے ہوئے ہیں۔ ہم ان کی نیند ہی میں ان کی کروٹیں کبھی دائیں اور کبھی بائیں بدلتے رہتے ہیں تا کہ مٹی ان کے جسموں کو نہ کھا جائے۔ ان کے ہمراہ جو کتا تھا، وہ بھی غار کی چوکھٹ پر اپنے بازو پھیلائے ہوئے ہے۔ اگر آپ ان پر جھانکیں اور ان کا مشاہدہ کریں تو ضرور خوف کے مارے بھاگتے ہوئے ان سے پیٹھ پھیر لیں گے اور آپ کا دل ان کے رعب سے بھر جائے گا۔

فوائد: ❀ ان آیات میں اس بات کی واضح دلیل ہے کہ فتنے کے خوف سے دین بچانے کے لیے گھر بار، اولاد، قریبی عزیزوں، دوستوں، وطن اور مال و جائداد کو چھوڑ دینا چاہیے۔

❀ نوجوانوں کی تربیت کے اہتمام کی ضرورت ہے کیونکہ وہ پاکیزہ اور صاف دل کے مالک ہوتے ہیں۔ ان میں دلیری و بہادری اور حمیت و غیرت زیادہ ہوتی ہے اور امتوں کی ترقی کا انحصار انھی پر ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ کی حکمت اور قدرت ہے کہ اس نے دائیں بائیں ان کی اس قدر کروٹیں بدلیں کہ زمین نے ان کے جسموں کو خراب نہ کیا اور یہ بندوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی تعلیم ہے۔

❀ ضرورت، شکار اور حفاظت کے لیے کتا رکھنا جائز ہے۔ ❀ انسان کو اچھے اور نیک صالح لوگوں کی صحبت اور میل جول سے فائدہ اٹھانا چاہیے، خواہ وہ قدر و منزلت میں ان سے کم ہو۔ کتے کا ذکر صرف اس لیے محفوظ رہ گیا کہ اس نے اصحابِ فضیلت کا ساتھ اختیار کیا۔

وَكَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ لِيَتَسَآءَلُوْا بَيْنَهُمْ ؕ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ
كَمْ لَبِثْتُمْ ؕ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ؕ قَالُوْا رَبُّكُمْ
اَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ ؕ فَابْعَثُوْٓا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖٓ
اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَآ اَزْكٰى طَعَامًا فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ
مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ اَحَدًا ﴿19﴾
اِنَّهُمْ اِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوْكُمْ اَوْ يُعِيْدُوْكُمْ
فِيْ مِلَّتِهِمْ وَلَنْ تُفْلِحُوْٓا اِذًا اَبَدًا ﴿20﴾ وَكَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا
عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوْٓا اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَةَ لَا
رَيْبَ فِيْهَا ۚ اِذْ يَتَنَازَعُوْنَ بَيْنَهُمْ اَمْرَهُمْ فَقَالُوا ابْنُوْا
عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا ؕ رَبُّهُمْ اَعْلَمُ بِهِمْ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ غَلَبُوْا
عَلٰٓى اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ مَّسْجِدًا ﴿21﴾ سَيَقُوْلُوْنَ
ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ
رَجْمًۢا بِالْغَيْبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ سَبْعَةٌ وَّثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ ؕ قُلْ
رَّبِّيْٓ اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَّا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِيْلٌ ۬ فَلَا تُمَارِ فِيْهِمْ
اِلَّا مِرَآءً ظَاهِرًا ۪ وَّلَا تَسْتَفْتِ فِيْهِمْ مِّنْهُمْ اَحَدًا ﴿22﴾

ع 3 15

﴿19﴾ جیسے ہم نے ان کے ساتھ کیا جس میں سے ہم نے اپنی قدرت کے بعض عجائب ذکر کر دیے، اسی طرح ہم نے انھیں ایک لمبی مدت کے بعد جگایا تا کہ وہ ایک دوسرے سے پوچھیں کہ وہ کتنی دیر سوئے رہے۔ ان میں سے کسی نے کہا: ہم ایک دن یا ایک دن سے بھی کم سوئے رہے ہیں اور ان میں سے کسی نے کہا، جسے ان کی سو کر گزاری ہوئی مدت کا صحیح اندازہ نہ ہوا: تمھارے سو کر گزارے ہوئے وقت کی مدت تمھارا رب ہی بہتر جانتا ہے، اس لیے اس کے علم کا معاملہ اس کے سپرد کرو اور اس کام میں مشغول ہو جاؤ جو تمھارے لیے مددگار ہو اور اب تم اپنے میں سے کسی کو چاندی کے یہ سکے دے کر شہر بھیجو، جس کا تصور ان کے ذہن میں تھا، تو وہ اچھی طرح دیکھ لے کہ کس کا کھانا زیادہ پاکیزہ اور کمائی زیادہ عمدہ ہے۔ وہ تمھارے لیے اس سے خوراک لے کر آئے۔ وہ شہر میں داخل ہوتے، نکلتے اور معاملہ کرتے وقت غور و فکر اور پوری احتیاط سے کام لے اور کسی کو تمھاری جگہ کی خبر نہ ہونے دے کیونکہ اس سے کوئی بڑی مصیبت آ سکتی ہے۔ ﴿20﴾ اگر تمھاری قوم کو تمھاری اطلاع ہو گئی اور تمھاری اس جگہ کا انھیں علم ہو گیا تو وہ پتھروں سے رجم کر کے تمھیں مار دیں گے یا تمھیں اپنے ناحق دین کی طرف لوٹا دیں گے جس پر تم اللہ کی مہربانی سے دینِ حق کی طرف ہدایت پانے سے پہلے تھے۔ اگر تم اس کی طرف پلٹ گئے تو کبھی کامیاب نہ ہو گے، نہ دنیا کی زندگی میں اور نہ آخرت میں، بلکہ دینِ حق جس کی طرف اللہ نے تمھیں ہدایت دی ہے، اس کو چھوڑنے اور اس باطل دین کو اپنانے کی وجہ سے تم دونوں جہانوں میں بہت زیادہ نقصان اٹھاؤ گے۔ ﴿21﴾ جیسے ہم نے ان کے ساتھ حیران کن معاملات کیے جو ہماری قدرت پر دلالت کرتے ہیں کہ انھیں سالہا سال تک سلائے رکھا، پھر انھیں جگایا، اسی طرح ہم نے ان کے شہر والوں کو ان کے بارے میں مطلع کر دیا تا کہ ان کے شہر والے یہ جان لیں کہ اہلِ ایمان کی مدد کا اللہ کا وعدہ سچا، مرنے کے بعد دوبارہ اٹھنا برحق اور قیامت یقینی طور پر آنے والی ہے جس میں کوئی شک نہیں۔ پھر جب غار والوں کا معاملہ ظاہر ہو گیا اور وہ فوت ہو گئے تو ان پر مطلع ہونے والوں نے ان کے بارے میں اختلاف کیا کہ ان کے معاملے میں کیا کیا جائے؟ ان میں سے ایک گروہ نے کہا: ان کے غار کے دروازے پر ان کی دیکھ بھال اور حفاظت کے لیے ایک عمارت بنا دو۔ ان کا رب ہی ان کے حال کا زیادہ علم رکھتا ہے۔ ان کا حال بتاتا ہے کہ انھیں اللہ کے ہاں خصوصی مقام حاصل تھا۔ ان پر غلبہ پانے والے جن لوگوں کے پاس علم تھا نہ صحیح دعوت، انھوں نے کہا: ہم تو ان کی اس جگہ پر ان کی تکریم اور ان کے مرتبے کی یادگار کے طور پر ضرور مسجد بنائیں گے۔ ﴿22﴾ ان کے قصے میں بحث مباحثہ کرنے والے بعض لوگ ان کی تعداد کے بارے میں کہیں گے: وہ تین تھے اور چوتھا ان کا کتا تھا اور کچھ کہیں گے: وہ پانچ تھے، چھٹا ان کا کتا تھا۔ ان دونوں گروہوں نے یہ بات بغیر کسی دلیل کے محض اندازے ہی سے کہی ہے۔ اور بعض کہیں گے: وہ سات تھے اور آٹھواں ان کا کتا تھا۔ اے رسول! آپ کہہ دیں: میرا رب ان کی تعداد زیادہ جانتا ہے۔ ان کی تعداد سوائے ان چند لوگوں کے کوئی نہیں جانتا جنھیں اللہ نے ان کی تعداد بتائی ہے، لہٰذا آپ ان کی تعداد اور دیگر حالات کے بارے میں اہلِ کتاب وغیرہ سے بس سرسری گفتگو ہی کریں، زیادہ گہرائی میں نہ جائیں، یعنی ان کے بارے میں جو وحی آپ پر اتری ہے، اسی پر اکتفا کریں۔ ان کے بارے میں کسی سے تفصیلات نہ پوچھیں کیونکہ وہ ان کی تفصیلات نہیں جانتے۔

فوائد:

❀ ان آیات سے وکالت کا جواز ثابت ہوتا ہے، نیز یہ آیات لوگوں کے ساتھ معاملات کرتے وقت نرمی اور حسنِ معاشرت اختیار کرنے پر دلالت کرتی ہیں۔

❀ قبروں پر مسجدیں بنانا، ان میں نماز پڑھنا اور ان پر عمارتیں بنانا ہماری شریعت میں ناجائز ہے۔

❀ اس قصے میں اللہ کی قدرت کی دلیل ہے کہ وہ لوگوں کو قبروں سے اٹھا کر حشر میں اکٹھا کرنے اور ان کا حساب لینے پر قادر ہے۔

❀ یہ آیات دلیل ہیں کہ وہ بحث مباحثہ قابلِ تعریف ہے جو بہت اچھے انداز سے ہو۔

وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَایْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ﴿۲۳﴾ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ
اللّٰهُ ۫ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِیْتَ وَقُلْ عَسٰٓى اَنْ یَّهْدِیَنِ
رَبِّیْ لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَدًا ﴿۲۴﴾ وَلَبِثُوْا فِیْ كَهْفِهِمْ
ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِیْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا ﴿۲۵﴾ قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا
لَبِثُوْا ۚ لَهٗ غَیْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَبْصِرْ بِهٖ وَاَسْمِعْ ؕ مَا
لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا یُشْرِكُ فِیْ حُكْمِهٖٓ اَحَدًا ﴿۲۶﴾
وَاتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ ؕ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ
وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ﴿۲۷﴾ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِیْنَ
یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ ۚ
وَلَا تَعْدُ عَیْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِیْدُ زِیْنَةَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۚ وَ
لَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ
اَمْرُهٗ فُرُطًا ﴿۲۸﴾ وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۟ فَمَنْ شَآءَ فَلْیُؤْمِنْ
وَّمَنْ شَآءَ فَلْیَكْفُرْ ۚ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِیْنَ نَارًا
اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ؕ وَاِنْ یَّسْتَغِیْثُوْا یُغَاثُوْا بِمَآءٍ
كَالْمُهْلِ یَشْوِی الْوُجُوْهَ ؕ بِئْسَ الشَّرَابُ ؕ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا ﴿۲۹﴾

الثلثة

(23) اور اے نبی! آپ جو کام کل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں، اس کے بارے میں ایسا ہرگز نہ کہیں: میں یہ کام کل کروں گا کیونکہ آپ نہیں جانتے کہ آپ وہ کام کرسکیں گے یا اس کے کرنے میں آپ کے سامنے کوئی رکاوٹ آجائے گی۔ اس حکم کا مخاطب ہر مسلمان ہے۔ (24) مگر آپ اپنے اس فعل کو اللہ کی مشیّت و ارادے سے مشروط کردیں، یعنی یوں کہیں: اگر اللہ نے چاہا تو کل میں یہ کام ضرور کروں گا۔ اگر آپ یہ کہنا بھول گئے ہوں، تو اپنے قول ''ان شاء اللہ'' سے اپنے رب کو یاد کرلیں۔ اور یہ کہیں: مجھے پوری امید ہے کہ میرا رب مجھے اس سے بھی زیادہ ہدایت اور توفیق کے قریب کی بات کی راہنمائی کرے گا۔ (25) اصحابِ کہف اپنے اس غار میں تین سو نو سال رہے۔ (26) اے رسول! کہہ دیں: اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے کہ وہ اپنی غار میں کتنی مدت ٹھہرے رہے اور ہم نے ان کے ٹھہرنے کی مدت بتادی ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فرمان کے بعد کسی کی بات کی کوئی گنجائش نہیں۔ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ پوشیدہ ہے، اس کا خالق اور عالم بھی اللہ پاک اکیلا ہے۔ کیا ہی خوب ہے وہ پاک مالک دیکھنے والا کہ وہ ہر چیز کو دیکھتا ہے اور کیا خوب ہے وہ سننے والا کہ وہ ہر چیز کو سنتا ہے۔ اس کے سوا ان کا کوئی کارساز نہیں جو ان کے معاملات کی نگرانی کرے۔ وہ اپنے حکم میں کسی کو شریک نہیں کرتا، اس لیے وہ اکیلا ہی حکم دینے والا ہے۔

جب اللہ تعالیٰ نے یہ بات واضح کردی کہ حکم اس اکیلے ہی کا ہے تو اس نے اپنے رسول (ﷺ) کو حکم دیا کہ وہ اس حکم ربانی کی تلاوت اور پیروی کریں جو ان کی طرف وحی کیا جاتا ہے، چنانچہ فرمایا:

(27) اے رسول! اللہ نے جو قرآن آپ کی طرف وحی کیا ہے، اسے پڑھیں اور اس پر عمل کریں۔ اس کی باتوں کو بدلنے والا کوئی نہیں کیونکہ وہ تمام کی تمام باتیں سچی اور عدل پر مبنی ہیں اور آپ اللہ تعالیٰ کے سوا ہرگز کوئی ٹھکانا اور پناہ کی جگہ نہیں پائیں گے جہاں آپ ٹھکانا حاصل کرسکیں یا اس کے سوا پناہ پکڑ سکیں۔

(28) اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ رکھا کریں جو اخلاص کے ساتھ اپنے رب کو صبح و شام دعائے عبادت اور دعائے سوال کے ذریعے سے پکارتے ہیں۔ مال داروں اور اونچے مقام و مرتبہ والوں کو اپنے ساتھ بٹھانے کی خاطر آپ کی آنکھیں ان مخلص ساتھیوں سے نہ پھریں۔ آپ اس کی بات نہ مانیں جس کے دل پر مہر لگا کر ہم نے اسے اپنی یاد سے غافل کردیا ہے، اور وہ آپ کو مشورہ دیتا ہے کہ فقراء کو اپنی مجلس سے دور رکھیں۔ اس شخص نے اپنے نفس کی خواہشات کو اپنے رب کے حکم سے مقدم جانا، ایسے شخص کے عمل برباد ہوگئے۔ (29) اے رسول! دلوں کی غفلت کی وجہ سے اللہ کا ذکر چھوڑ دینے والے لوگوں سے کہہ دیں: جو میں تمھارے پاس لایا ہوں، وہ حق ہے اور وہ اللہ کی طرف سے ہے، میری طرف سے نہیں اور میں مومنوں کو اپنے سے دور ہٹانے والی تمھاری اس تجویز کو ہرگز نہیں مانتا۔ تم میں سے جسے اس حق پر ایمان لانا ہے، لے آئے اور وہ جلد اس کی جزا پر خوش ہوگا اور جو اس کے ساتھ کفر کرنا چاہے، وہ کفر کرے اور وہ عنقریب اس سزا پر پچھتائے گا جو اس کے انتظار میں ہے۔ جن لوگوں نے کفر کا انتخاب کرکے خود پر ظلم کیا ہے، بلاشبہ ہم نے ان کے لیے بہت بڑی آگ تیار کی ہے جس کی دیواریں انھیں گھیرے ہوئے ہوں گی اور وہ اس سے بھاگ نہیں سکیں گے۔ اگر وہ شدتِ پیاس سے پانی طلب کرنے کے لیے فریاد کریں گے تو تیل کی تلچھٹ جیسے سخت گرم پانی سے ان کی فریاد پوری کی جائے گی جو سخت گرم ہونے کی وجہ سے ان کے چہرے بگاڑ دے گا۔ نہایت برا ہے یہ مشروب جس سے ان کی طلب پوری کی جائے گی۔ وہ ان کی پیاس ختم نہ کرے گا بلکہ الٹا اسے بڑھائے گا اور نہ ان شعلوں کی حرارت کو کم کرے گا جو ان کی کھال ادھیڑ رہے ہوں گے۔ آگ نہایت برا ٹھکانا ہے جس میں وہ اتریں اور قیام کریں گے۔

فوائد: ❀ شرعی سنت اور ادب دونوں کا تقاضا ہے کہ مستقبل کے امور کو اللہ تعالیٰ کی مشیّت اور ارادے سے مشروط ٹھہرایا جائے۔ ❀ نیک لوگوں کی صحبت کی فضیلت اور اس بات کا بیان کہ ان کی صحبت اور ہم نشینی اختیار کرنے کی مکمل کوشش کرنی چاہیے اور ان کے ساتھ گھل مل کے رہنا چاہیے، خواہ وہ نیک لوگ فقیر ہی ہوں۔ بلاشبہ ان کی صحبت کے اس قدر فوائد ہیں جو شمار ہی نہیں کیے جاسکتے۔ ❀ حضورِ قلب کے ساتھ کثرت سے اللہ کا ذکر کرنا عمروں اور اوقات میں برکت کا عظیم سبب ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ إِنَّا لَا نُضِيعُ أَجْرَ مَنْ
أَحْسَنَ عَمَلًا ﴿٣٠﴾ أُولَٰئِكَ لَهُمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِنْ
تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَيَ
يَلْبَسُونَ ثِيَابًا خُضْرًا مِنْ سُنْدُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ مُتَّكِئِينَ
فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ نِعْمَ الثَّوَابُ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ﴿٣١﴾ وَاضْرِبْ ع 4 9 16
لَهُمْ مَثَلًا رَجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِأَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ أَعْنَابٍ
وَحَفَفْنَاهُمَا بِنَخْلٍ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا ﴿٣٢﴾ كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ
آتَتْ أُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِنْهُ شَيْئًا وَفَجَّرْنَا خِلَالَهُمَا نَهَرًا ﴿٣٣﴾ لا
وَكَانَ لَهُ ثَمَرٌ فَقَالَ لِصَاحِبِهِ وَهُوَ يُحَاوِرُهُ أَنَا
أَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَأَعَزُّ نَفَرًا ﴿٣٤﴾ وَدَخَلَ جَنَّتَهُ وَهُوَ
ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ قَالَ مَا أَظُنُّ أَنْ تَبِيدَ هَٰذِهِ أَبَدًا ﴿٣٥﴾ لا
وَمَا أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً وَلَئِنْ رُدِدْتُ إِلَىٰ رَبِّي لَأَجِدَنَّ
خَيْرًا مِنْهَا مُنْقَلَبًا ﴿٣٦﴾ قَالَ لَهُ صَاحِبُهُ وَهُوَ يُحَاوِرُهُ
أَكَفَرْتَ بِالَّذِي خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ
سَوَّاكَ رَجُلًا ﴿٣٧﴾ لَٰكِنَّا هُوَ اللَّهُ رَبِّي وَلَا أُشْرِكُ بِرَبِّي أَحَدًا ﴿٣٨﴾

جب اللہ تعالیٰ نے اس عذاب کا ذکر کیا جو اس نے ظالموں کے لیے تیار کیا ہے تو ساتھ ہی اس عزت والے ثواب کا بھی ذکر کیا جو اس نے اہلِ ایمان کے لیے تیار کیا ہے، چنانچہ فرمایا:

﴿30﴾ بلاشبہ جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے، یقیناً انھوں نے اپنا عمل بہت اچھا کر لیا، لہٰذا ان کے لیے عظیم ثواب ہے۔ بلاشبہ ہم اچھا عمل کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کریں گے، بلکہ ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ بغیر کسی کمی کے انھیں دیں گے۔

﴿31﴾ ان ایمان اور نیک اعمال والے لوگوں کے لیے ٹھہرنے کی ایسی جنتیں ہیں جہاں وہ ہمیشہ قیام کریں گے۔ ان کی رہائش گاہوں کے نیچے جنت کی انتہائی خوش ذائقہ پانی کی نہریں جاری ہوں گی۔ انھیں وہاں سونے کے کنگنوں سے سجایا گیا ہوگا اور وہ وہاں باریک اور موٹے ریشم کے سبز لباس پہنے ہوں گے اور وہ خوبصورت پردوں سے مزین پلنگوں پر براجمان ہوں گے۔ ان کا بدلہ کیا خوب بدلہ ہے اور جنت کیا خوب اور عمدہ آرام گاہ اور ٹھکانا ہے جہاں وہ قیام کریں گے۔

جب اللہ تعالیٰ نے ظالموں اور اہلِ ایمان کی جزا کا ذکر فرمایا تو ان دونوں کی مثال بھی بیان فرمائی، چنانچہ فرمایا:

﴿32﴾ اے رسول! دو آدمیوں، یعنی کافر اور مومن کی مثال بیان کریں۔ ان میں سے کافر کو ہم نے انگوروں کے دو باغ عطا کیے اور دونوں باغوں کو کھجور کے درختوں سے گھیر دیا، پھر ان دونوں کے درمیان خالی جگہ پر ہم نے کھیتیاں بھی اگائیں۔

﴿33﴾ پھر ہر ایک باغ کھجوروں، انگوروں اور کھیتیوں کی صورت میں خوب پھل لایا اور اس میں کسی طرح کی کمی نہ کی بلکہ ہر ایک نے بھرپور پیداوار دی۔ ہم نے ان دونوں باغوں کو آسانی سے سیراب کرنے کے لیے ان کے درمیان نہر جاری کر دی تھی۔

﴿34﴾ ان دونوں باغوں کے مالک کے پاس ان کے علاوہ دیگر اموال اور پھل بھی تھے تو اس نے اپنے مومن ساتھی پر رعب ڈالنے کے لیے بڑے غرور سے اسے مخاطب کرتے ہوئے کہا: میں تجھ سے زیادہ مالدار ہوں، حیثیت میں تجھ سے زیادہ معزز ہوں اور میرا جتھا تجھ سے زیادہ مضبوط ہے۔

﴿35﴾ وہ کافر، مومن کے ہمراہ اپنے باغ میں داخل ہوا تا کہ اسے وہ باغ دکھائے جبکہ وہ کفر اور خود پسندی کی وجہ سے خود پر ظلم کرنے والا تھا۔ اس کافر نے کہا: یہ باغ جو تم دیکھ رہے ہو، میں نے اس کی بقا کے جو اسباب اختیار کیے ہیں، میرا نہیں خیال کہ یہ کبھی فنا ہوگا۔

﴿36﴾ اور میرا نہیں خیال کہ قیامت آئے گی۔ یہ زندگی ہمیشہ رہے گی اور اگر بالفرض قیامت آ بھی گئی تو جب مجھے اٹھایا جائے گا اور میں اپنے رب کی طرف لوٹایا جاؤں گا تو اٹھائے جانے کے بعد یقیناً وہاں میں اپنے اس باغ سے زیادہ بہتر لوٹنے کی جگہ پاؤں گا۔ دنیا میں میری مالداری کا تقاضا ہے کہ دوبارہ اٹھائے جانے کے بعد بھی میں مالدار رہوں۔

﴿37﴾ اس کے مومن ساتھی نے اس کی بات کا جواب دیتے ہوئے کہا: کیا تو نے اس ہستی کا انکار کیا جس نے تیرے باپ آدم کو مٹی سے پیدا کیا اور پھر تجھے مادہ منویہ سے پیدا کیا، پھر تجھے مرد انسان بنا دیا اور تجھے متوازن اعضاء دیے اور پورا آدمی بنایا؟ لہٰذا جو ان تمام باتوں پر قادر ہے، وہ تجھے دوبارہ اٹھانے پر بھی قادر ہے۔

﴿38﴾ لیکن میں تو تیرے والی یہ بات نہیں کہتا۔ میں تو صرف یہ کہتا ہوں کہ وہ اللہ پاک ہی میرا رب ہے جو ہم پر اپنی نعمتوں سے فضل و احسان کرنے والا ہے اور میں عبادت میں کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہراؤں گا۔

فوائد: ❀ حصولِ ثواب اور نجات کی دو بنیادیں ہیں: (1) ایمان۔ (2) نیک اعمال۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دنیا و آخرت میں ثواب انھی دو چیزوں پر رکھا ہے۔ ❀ مومن کو چاہیے کہ وہ کافر کی مالداری کے رعب سے متأثر نہ ہو۔ اس کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس کی خیر خواہی کرے اور اسے اللہ پر ایمان لانے اور اس کی وحدانیت کا اقرار کرنے کی طرف مائل کرے، نیز اسے اللہ کے انعامات و احسانات پر شکر بجالانے کا راستہ دکھائے۔

وَلَوْلَآ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ
اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًا ﴿۳۹﴾ فَعَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ
يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ
فَتُصْبِحَ صَعِيْدًا زَلَقًا ﴿۴۰﴾ اَوْ يُصْبِحَ مَآؤُهَا غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ
لَهٗ طَلَبًا ﴿۴۱﴾ وَاُحِيْطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلٰى مَآ
اَنْفَقَ فِيْهَا وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ
لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا ﴿۴۲﴾ وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ فِئَةٌ يَّنْصُرُوْنَهٗ
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ مُنْتَصِرًا ﴿۴۳﴾ هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ
لِلّٰهِ الْحَقِّ ۭ هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ عُقْبًا ﴿۴۴﴾ وَاضْرِبْ لَهُمْ
مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ
فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ
الرِّيٰحُ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ﴿۴۵﴾ اَلْمَالُ وَ
الْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ
عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا ﴿۴۶﴾ وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَ
تَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً ۙ وَّحَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ﴿۴۷﴾

ع 5 13 17

(39) جب تو اپنے باغ میں داخل ہوا تو تو نے یہ کیوں نہ کہا: جو کچھ ہوتا ہے، اللہ کی مشیّت اور ارادے سے ہوتا ہے۔ اللہ کے بغیر کسی کو بھی قوت حاصل نہیں۔ وہی جو چاہتا ہے، کرتا ہے اور وہی طاقت والا ہے۔ اگر تو مجھے مالی اعتبار سے اپنے سے زیادہ فقیر اور اولاد میں اپنے سے کم دیکھ رہا ہے۔

(40) تو مجھے توقع ہے کہ میرا رب مجھے تیرے باغ سے بہتر عطا کردے اور تیرے باغ پر آسمان سے عذاب بھیج دے تو تیرا یہ باغ چٹیل میدان بن جائے جس میں کوئی سبزہ نہ رہے اور اس قدر چکنا میدان بن جائے کہ اس میں پاؤں پھسلیں۔

(41) یا اس کا پانی زمین میں اس قدر گہرا ہو جائے کہ تو کسی ذریعے سے اسے حاصل نہ کر سکے۔ جب اس کا پانی گہرا ہو جائے گا پھر تو وہ باغ بھی باقی نہیں رہے گا۔

(42) اور مومن جو توقع کر رہا تھا وہی ہوا، چنانچہ کافر کے باغ کے پھلوں کو تباہی نے گھیر لیا اور کافر نے اس کی آبادکاری اور اصلاح میں جو مال خرچ کیا تھا، شدید حسرت اور پچھتاوے سے اس پر ہاتھ ملتا رہ گیا اور وہ باغ اپنے ان ستونوں اور چھپروں پر گرا پڑا تھا جن پر انگوروں کی بیلیں پھیلائی جاتی تھیں اور وہ یہ کہہ رہا تھا: اے کاش! میں اپنے اکیلے رب پر ایمان لاتا اور اس کے ساتھ اس کی عبادت میں کسی کو شریک نہ ٹھہراتا۔

(43) اس کافر کا کوئی جتھا اسے اترنے والے اس عذاب سے بچانے نہ آیا، حالانکہ اسے اپنے جتھے پر بڑا غرور تھا اور نہ وہ خود ہی باغ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والی تباہی سے بچا سکا۔

(44) یہیں سے ثابت ہے کہ نصرت وحکومت کا اختیار اکیلے اللہ کا ہے۔ وہی پاک ہستی اپنے اہلِ ایمان اولیاء کو بہتر ثواب دینے والی ہے، وہ انھیں دگنا ثواب عطا کرتی ہے۔ ان کے انجام کے اعتبار سے بھی وہی ذات ان کے لیے بہتر ہے۔

(45) اور اے رسول! دنیا کے دھوکے فریب میں مبتلا لوگوں کے لیے اس کی مثال بیان کریں: اس کے زوال پانے اور جلد ختم ہو جانے کی مثال بارش کے اس پانی کی طرح ہے جسے ہم نے آسمان سے نازل کیا تو اس سے زمین میں کئی طرح کی نباتات اگیں، پھر پک کر تیار ہو گئیں، آخر کار وہ چورا چورا ہو گئیں جن کے اجزاء کو ہوائیں دوسرے مقامات پر اڑائے پھرتی ہیں اور زمین پھر پہلے کی طرح ہو گئی اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر ہمیشہ سے پوری طرح قدرت رکھنے والا ہے۔ اسے کوئی چیز عاجز نہیں کر سکتی۔ وہ جسے چاہے زندہ رکھے اور جسے چاہے ختم کر دے۔

(46) مال اور اولاد تو دنیاوی زندگی کی زیب وزینت ہے اور آخرت میں اس مال کا کوئی فائدہ نہیں الّا یہ کہ وہ اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے خرچ کیا جائے۔ اچھے اعمال اور اقوال جو اللہ کو پسند ہیں، وہ ثواب کے اعتبار سے دنیا میں موجود ہر زینت سے بہتر ہیں۔ یہی وہ نیکیاں ہیں جن کی انسان امید رکھتا ہے کیونکہ دنیا کی زیب وزینت فنا ہونے والی ہے اور اللہ کے پسندیدہ اعمال و اقوال کا ثواب ہمیشہ باقی رہنے والا ہے۔

(47) اس دن کو یاد کریں جب ہم پہاڑوں کو ان کی جگہوں سے ہٹا دیں گے اور پہاڑوں، درختوں اور عمارتوں کے ختم ہو جانے کی وجہ سے تم زمین کو صاف اور کھلی دیکھو گے۔ ہم تمام مخلوقات کو جمع کریں گے اور ان میں سے کسی ایک کو بھی باقی نہ چھوڑیں گے۔ سب کو دوبارہ اٹھائیں گے۔

فوائد: ❀ ہر شخص کو چاہیے کہ جب اسے اپنے مال واولاد میں سے کوئی چیز بھلی لگے تو اس نعمت کی نسبت اس کے عطا کرنے والے کی طرف کرے، یعنی یوں کہے: مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ. ❀ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اسے دنیا ہی میں جلد سزا دے دیتا ہے۔ ❀ جس کا مال اس کے لیے گھاٹے، سرکشی، بغاوت اور کفر کا باعث ہو، اس کے بارے میں یہ دعا کرنا جائز ہے کہ اللہ اس کا مال تباہ وبرباد کر دے۔ ❀ بندے کو چاہیے کہ وہ کثرت سے باقی رہنے والی نیکیاں کرے۔ ان سے قول وفعل کا ہر وہ نیک عمل مراد ہے جو آخرت کے لیے باقی رہے۔

وَعُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ
اَوَّلَ مَرَّةٍ بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ مَّوْعِدًا ﴿48﴾ وَوُضِعَ
الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ وَ
يَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً
وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰىهَا ۚ وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ۭ وَ
لَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا ﴿49﴾ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰۗىِٕكَةِ اسْجُدُوْا
لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ
اَمْرِ رَبِّهٖ ۭ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗٓ اَوْلِيَاۗءَ مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ
لَكُمْ عَدُوٌّ ۭ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا ﴿50﴾ مَآ اَشْهَدْتُّهُمْ خَلْقَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَا خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ ۠ وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ
الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا ﴿51﴾ وَيَوْمَ يَقُوْلُ نَادُوْا شُرَكَاۗءِيَ الَّذِيْنَ
زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ
مَّوْبِقًا ﴿52﴾ وَرَاَ الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ فَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مُّوَاقِعُوْهَا وَ
لَمْ يَجِدُوْا عَنْهَا مَصْرِفًا ﴿53﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ
لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۭ وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا ﴿54﴾

(48) سب لوگوں کو آپ کے رب کے سامنے صفیں باندھے پیش کیا جائے گا، پھر وہ ان کا محاسبہ کرے گا اور ان سے کہا جائے گا: یقیناً تم ہمارے پاس اسی طرح ننگے پاؤں، ننگے جسم اور بغیر ختنہ آئے ہو جس طرح ہم نے تمھیں پہلی بار پیدا کیا تھا، بلکہ تم تو سمجھتے تھے کہ تمھیں ہرگز دوبارہ نہ اٹھایا جائے گا اور ہم تمھیں تمھارے اعمال کا بدلہ دینے کے لیے ہرگز کوئی وقت اور جگہ مقرر نہیں کریں گے۔

(49) اعمال کی کتاب سامنے رکھ دی جائے گی تو کچھ اپنا اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں پکڑیں گے اور کچھ اسے بائیں ہاتھ سے پکڑیں گے۔ اے انسان! اس دن تو کافروں کو دیکھے گا کہ وہ اس تحریر سے ڈر رہے ہوں گے جو ان کے اعمال نامے میں ہوگی کیونکہ وہ اپنے کفر اور نافرمانیوں سے بخوبی آگاہ ہوں گے جو انھوں نے آگے بھیجیں۔ وہ کہیں گے: ہائے ہماری ہلاکت و بربادی اور مصیبت! اس کتاب کو کیا ہے جس نے ہمارا کوئی چھوٹا بڑا عمل محفوظ اور شمار کیے بغیر نہیں چھوڑا۔ جو نافرمانی کے کام انھوں نے دنیا کی زندگی میں کیے تھے، ان سب کو وہاں لکھا ہوا موجود پائیں گے۔ اے رسول! آپ کا رب کسی پر ظلم وستم نہیں کرے گا، لہٰذا وہ کسی کو بغیر گناہ کے سزا نہیں دے گا اور نہ کسی اطاعت گزار کی اطاعت کے اجر میں کوئی کمی کرے گا۔

(50) اے رسول! وہ وقت یاد کریں جب ہم نے فرشتوں سے کہا: آدم کو سجدۂ تعظیمی کرو تو ان سب نے اپنے رب کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے سجدہ کیا مگر ابلیس جو جنوں میں سے تھا اور فرشتوں میں سے نہ تھا، اس نے سجدہ کرنے سے انکار اور تکبر کیا، اس لیے وہ اپنے رب کی اطاعت سے نکل گیا۔ تو اے لوگو! کیا تم مجھے چھوڑ کر اسے اور اس کی اولاد کو اپنا دوست بناتے ہو اور ان سے محبتیں بڑھاتے ہو، حالانکہ وہ تمھارے دشمن ہیں، پھر تم اپنے دشمنوں کو اپنا دوست کیسے بناتے ہو؟! ان ظالموں کی یہ حرکت نہایت قبیح اور بری ہے جنھوں نے اللہ تعالیٰ کی دوستی کے مقابلے میں شیطان کو اپنا دوست بنایا۔

(51) یہ جنھیں تم نے میرے علاوہ کارساز بنا رکھا ہے، وہ بھی تمھاری طرح بندے ہیں۔ میں نے جب آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تو ان کی پیدائش کے وقت انھیں حاضر نہیں رکھا بلکہ ان کا تو وجود ہی نہیں تھا اور نہ میں نے انھیں ایک دوسرے کی پیدائش کے وقت موجود رکھا۔ سو میں اکیلا ہی پیدا کرنے اور تدبیر کرنے والا ہوں۔ میں نے گمراہ کرنے والے جن وانس کے شیاطین سے کوئی مدد حاصل نہیں کی اور میں مددگاروں سے ہر طرح بے نیاز ہوں۔

(52) اے رسول! ان سے قیامت کے اس دن کا ذکر کریں جب اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے کہے گا جنھوں نے دنیا میں اس کے ساتھ شریک بنائے: میرے ان شریکوں کو بلاؤ جنھیں تم میرا شریک سمجھتے تھے کہ وہ تمھاری مدد کریں تو وہ انھیں پکاریں گے مگر وہ ان کی پکار کا جواب دیں گے نہ ان کی مدد کریں گے اور ہم ان عبادت گزاروں اور ان کے معبودوں کے درمیان جائے ہلاکت، یعنی جہنم کی آگ حائل کر دیں گے جس میں وہ سب پڑے ہوں گے۔

(53) مشرک آگ دیکھیں گے تو انھیں پورا یقین ہو جائے گا کہ وہ اس میں داخل ہونے والے ہیں اور وہ اس سے بھاگنے کی کوئی جگہ نہ پائیں گے۔

(54) ہم نے محمد (رسول اللہ ﷺ) پر نازل ہونے والے اس قرآن میں ہر طریقے سے کئی طرح کی بہت سی مثالیں بیان کر دی ہیں تاکہ وہ نصیحت وعبرت حاصل کریں، لیکن انسان اور بالخصوص کافر اکثر ناحق جھگڑالو ہی ثابت ہوا ہے۔

فوائد: ❀ بندے کو قیامت کی ہولناکیاں یاد رکھنی چاہئیں اور اس دن کے لیے عمل کرنا چاہیے تاکہ وہ اس کی ہولناکیوں سے نجات پا سکے اور اللہ تعالیٰ کی جنت اور اس کی رضامندی سے سرفراز ہو سکے۔ ❀ اللہ تعالیٰ نے ہمارے باپ آدم علیہ السلام اور پوری نسل انسانی کو یہ عزت بخشی کہ ان کی پیدائش کے آغاز میں تمام فرشتوں سے انھیں تعظیمی سجدہ کرایا۔ ❀ ان آیات میں شیطان کو دشمن بنا کر رکھنے کی ترغیب ہے۔ ❀ قرآنِ کریم نہایت عظمت وجلال والی اور ہر اعتبار سے کامل کتاب ہے کہ اس میں نفع بخش علوم اور ابدی نیک بختی کے حصول کا ہر راستہ بتا دیا گیا ہے اور ہر اس طریقے کی وضاحت ہے جو شر سے بچاتا ہے۔

وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰى وَيَسْتَغْفِرُوْا
رَبَّهُمْ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ
الْعَذَابُ قُبُلًا ﴿٥٥﴾ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ
وَمُنْذِرِيْنَ ۚ وَيُجَادِلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا
بِهِ الْحَقَّ وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَمَآ اُنْذِرُوْا هُزُوًا ﴿٥٦﴾ وَمَنْ
اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ
يَدٰهُ ۭ اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰي قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ
اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۭ وَاِنْ تَدْعُهُمْ اِلَى الْهُدٰى فَلَنْ يَّهْتَدُوْٓا
اِذًا اَبَدًا ﴿٥٧﴾ وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ ۭ لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا
كَسَبُوْا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ ۭ بَلْ لَّهُمْ مَّوْعِدٌ لَّنْ يَّجِدُوْا
مِنْ دُوْنِهٖ مَوْىِلًا ﴿٥٨﴾ وَتِلْكَ الْقُرٰٓى اَهْلَكْنٰهُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا وَجَعَلْنَا
لِمَهْلِكِهِمْ مَّوْعِدًا ﴿٥٩﴾ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِفَتٰىهُ لَآ اَبْرَحُ حَتّٰٓى
اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ اَوْ اَمْضِيَ حُقُبًا ﴿٦٠﴾ فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ
بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوْتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا ﴿٦١﴾ فَلَمَّا
جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰىهُ اٰتِنَا غَدَاۗءَنَا ۡ لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا ﴿٦٢﴾

ع 8 6 20

(55) ان دشمنی رکھنے والے کفار کو محمد (ﷺ) کے اپنے رب کی طرف سے لائے ہوئے دین پر ایمان لانے سے اور اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی بخشش طلب کرنے سے اظہار و بیان کی کسی کمی کوتاہی نے نہیں روکا کیونکہ یقیناً قرآن میں ان کے لیے کئی مثالیں بیان کی گئی ہیں اور واضح دلائل بھی ان کے پاس آئے ہیں۔ انھیں بس اس چیز نے روکا ہے کہ وہ ڈھٹائی اور بے شرمی سے سابقہ قوموں والے عذاب کا مطالبہ کر رہے ہیں اور جس عذاب سے انھیں ڈرایا گیا، اسے آنکھوں سے دیکھنا چاہتے ہیں۔ (56) ہم اپنا جو رسول بھیجتے ہیں، وہ ایمان والوں اور اطاعت گزاروں کو خوشخبری دینے اور کافروں اور نافرمانوں کو ڈرانے کے لیے بھیجتے ہیں اور ان رسولوں کا دلوں پر اختیار نہیں ہوتا کہ وہ انھیں ہدایت پر لگا لیں۔ اللہ کے ساتھ کفر کرنے والے روشن دلائل کے باوجود رسولوں سے جھگڑتے ہیں تاکہ وہ اپنے باطل کے ذریعے سے محمد (ﷺ) پر نازل ہونے والے حق کو لڑکھڑا دیں اور انھوں نے قرآن اور جس چیز سے انھیں ڈرایا گیا، اسے ٹھٹھا مذاق بنا ڈالا۔ (57) اس شخص سے بڑھ کر ظالم کوئی نہیں جسے اس کے رب کی آیتوں کے ذریعے سے نصیحت کی جائے تو وہ ان میں بیان کیے گئے عذاب کے وعدوں کی پروا نہ کرے اور ان سے سبق حاصل کرنے سے منہ موڑ لے، اس کفر اور نافرمانیوں کو بھول جائے جو اس نے دنیا کی زندگی میں آگے بھیجیں اور ان سے توبہ نہ کی۔ بلاشبہ ہم نے ایسی صفات کے حامل لوگوں کے دلوں پر پردے ڈال دیے ہیں جو انھیں قرآن کے سمجھنے سے دور رکھتے ہیں اور ان کے کانوں میں بھی ایسے ڈاٹ ڈال دیے ہیں جن سے ان کا قرآن سننا اور اسے قبول کرنا ناممکن ہو گیا ہے۔ اگر آپ انھیں ایمان کی طرف بلاتے رہیں تو وہ اس وقت تک آپ کی دعوت کبھی قبول نہیں کریں گے جب تک ان کے دلوں پر پردے اور کانوں میں ڈاٹ پڑے ہیں۔ (58) تاکہ ان جھٹلانے والوں کے بارے میں نبیٔ اکرم ﷺ جلد عذاب آنے کی امید اور انتظار نہ کریں اس لیے اللہ تعالیٰ نے آپ سے فرمایا: اے رسول! آپ کا رب اپنے توبہ کرنے والے بندوں کے گناہ بہت زیادہ بخشنے والا ہے۔ وہ ایسا رحیم ہے کہ اس کی رحمت ہر چیز سے وسیع ہے۔ یہ بھی اس کی رحمت ہے کہ وہ نافرمانوں کو مہلت دیتا ہے تاکہ وہ اس کے حضور توبہ کر لیں۔ اگر اللہ تعالیٰ ان منہ پھیرنے والوں کو ان کے جرائم کی سزا میں پکڑے تو یقیناً انھیں دنیا کی زندگی میں جلد عذاب دے دے لیکن وہ نہایت حوصلے والا، خوب رحم کرنے والا ہے، اس نے ان کا عذاب ٹال دیا تاکہ وہ توبہ کریں، بلکہ ان کے لیے ایک جگہ اور وقت مقرر ہے جس میں توبہ نہ کرنے کی صورت میں انھیں ان کے کفر اور منہ پھیرنے کی سزا ملے گی، پھر وہ اللہ کے سوا پناہ پکڑنے کی کوئی جگہ نہیں پائیں گے۔ (59) یہ کافر بستیاں جو تمھارے قریب ہیں جیسے قومِ ہود، قومِ صالح اور قومِ شعیب کی بستیاں، ان کے رہنے والوں نے جب کفر اور نافرمانیاں کر کے خود پر ظلم کیا تو ہم نے انھیں ہلاک کر دیا اور ان کی تباہی کی بھی ہم نے ایک مدت مقرر کر رکھی تھی۔ (60) اے رسول! وہ وقت یاد کریں جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنے خادم یوشع بن نون (علیہ السلام) سے کہا: میں تو ہمیشہ چلتا ہی رہوں گا حتی کہ دو دریاؤں کے سنگم پر پہنچ جاؤں یا پھر عرصۂ دراز تک چلتا رہوں گا حتی کہ اس نیک بندے سے ملاقات ہو جائے تو اس سے علم حاصل کروں۔ (61) چنانچہ وہ دونوں چلے اور جب دو دریاؤں کے سنگم پر پہنچے تو وہاں اپنی وہ مچھلی بھول گئے جو انھوں نے زادِ راہ کے طور پر ساتھ رکھی تھی۔ تب اللہ تعالیٰ نے مچھلی کو زندہ کیا اور اس نے دریا میں سرنگ نما راستہ بنا لیا جسے پانی نے مل کر ختم نہ کیا۔ (62) پھر جب وہ دونوں اس جگہ سے آگے بڑھے تو موسیٰ علیہ السلام نے اپنے خادم سے کہا: لاؤ ہمارا ناشتہ دو، یقیناً ہم تو اپنے اس سفر میں شدید تھکاوٹ کا شکار ہو گئے ہیں۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ کی حکمت و رحمت ہے کہ اس نے باطل کے ذریعے سے حق ٹھکرانے والوں کو حق کے غلبے اور اسے نمایاں کرنے کا، نیز باطل کی قلعی کھولنے اور اس کی خرابی ظاہر کرنے کا سبب بنایا ہے۔ ❀ مذکورہ آیات میں حق کا علم ہونے کے بعد اسے ٹھکرانے والے کو ڈرایا گیا ہے کہ ہو سکتا ہے اس کے بعد اس کے اور حق کے درمیان ایسی رکاوٹ آ جائے کہ قبولِ حق کا امکان ہی نہ رہے اور یہ سب سے بڑا ڈراوا ہے۔ ❀ علم اور اسے حاصل کرنے کے لیے سامانِ سفر باندھنے کی فضیلت اور فضلاء و علماء کی ملاقات کو غنیمت سمجھنا، خواہ ان کے علاقے دور ہی ہوں۔ ❀ «الحوت» کا لفظ چھوٹی بڑی تمام مچھلیوں پر بولا جاتا ہے۔ اور قرآن میں «السمك» کا لفظ استعمال نہیں ہوا۔ مچھلی کے لیے قرآن میں حوت، نون اور لحمِ طری (تازہ گوشت) کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ ❀ مستحب بات یہ ہے کہ آدمی ذہین و فطین اور سمجھ دار شخص کو اپنا خادم اور سیکرٹری بنائے تاکہ اس کا کام اچھے طریقے سے پایۂ تکمیل کو پہنچے۔

قَالَ اَرَءَيْتَ اِذْ اَوَيْنَآ اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ ۡ وَ
مَآ اَنْسٰنِيْهُ اِلَّا الشَّيْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ ۚ وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي
الْبَحْرِ ۖ عَجَبًا ﴿٦٣﴾ قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ ۚ فَارْتَدَّا عَلٰٓى اٰثَارِهِمَا
قَصَصًا ﴿٦٤﴾ فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ اٰتَيْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا
وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ﴿٦٥﴾ قَالَ لَهٗ مُوْسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰٓى
اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ﴿٦٦﴾ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ
مَعِيَ صَبْرًا ﴿٦٧﴾ وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا ﴿٦٨﴾
قَالَ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَآ اَعْصِيْ لَكَ اَمْرًا ﴿٦٩﴾
قَالَ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِيْ فَلَا تَسْـَٔلْنِيْ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰٓى اُحْدِثَ
لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا ﴿٧٠﴾ فَانْطَلَقَا ۫ حَتّٰٓى اِذَا رَكِبَا فِي السَّفِيْنَةِ خَرَقَهَا ؕ
قَالَ اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا ۚ لَقَدْ جِئْتَ شَيْـًٔا اِمْرًا ﴿٧١﴾
قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿٧٢﴾ قَالَ لَا
تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا نَسِيْتُ وَلَا تُرْهِقْنِيْ مِنْ اَمْرِيْ عُسْرًا ﴿٧٣﴾
فَانْطَلَقَا ۫ حَتّٰٓى اِذَا لَقِيَا غُلٰمًا فَقَتَلَهٗ ۙ قَالَ اَقَتَلْتَ
نَفْسًا زَكِيَّةًۢ بِغَيْرِ نَفْسٍ ؕ لَقَدْ جِئْتَ شَيْـًٔا نُّكْرًا ﴿٧٤﴾

ع 9 1 21

(63) خادم نے کہا: آپ نے دیکھا اس وقت کیا ہوا جب ہم چٹان سے ٹیک لگا کر آرام کر رہے تھے؟! میں آپ کو مچھلی کا معاملہ بتانا بھول گیا۔ دراصل شیطان ہی نے مجھے بھلایا کہ میں آپ سے اس کا ذکر کروں۔ مچھلی تو وہاں زندہ ہو گئی تھی اور اس نے بڑے انوکھے طریقے سے دریا میں اپنا راستہ بنالیا۔

(64) موسیٰ علیہ السلام نے اپنے خادم سے کہا: یہی تو ہماری منزل تھی جس کی تلاش میں ہم آئے تھے۔ وہی اس نیک آدمی کے مقام کی نشانی تھی، چنانچہ وہ دونوں وہیں سے اپنے قدموں کے نشان دیکھتے دیکھتے واپس آئے تاکہ راستہ نہ بھول جائیں حتی کہ وہ اس چٹان کے پاس پہنچ گئے اور وہاں سے پھر مچھلی کے دریا میں داخل ہونے کی جگہ پر آئے۔

(65) چنانچہ جب وہ دونوں مچھلی کے غائب ہونے کی جگہ پہنچے تو وہاں انھیں ہمارے نیک بندوں میں سے ایک بندہ ملا (اور وہ تھے خضر علیہ السلام) جسے ہم نے اپنی خاص رحمت عطا کر رکھی تھی اور اسے اپنے پاس سے خاص علم سکھا رکھا تھا جس سے لوگ واقف نہیں ہوتے اور اسی پر یہ قصہ مشتمل ہے۔

(66) موسیٰ علیہ السلام نے ان سے نہایت تواضع اور نرمی سے درخواست کی: کیا مجھے آپ کی خدمت میں رہنے کی اجازت ہے تاکہ آپ اس علم میں سے مجھے سکھا دیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھایا ہے اور وہ حق کی طرف راہنمائی کرنے والا ہے۔

(67) خضر (علیہ السلام) نے کہا: آپ میرے علم (کے نتائج) کو دیکھ کر اس پر صبر نہیں کر سکیں گے کیونکہ وہ اس علم کے موافق نہیں ہے جو آپ کے پاس ہے۔

(68) آپ جن افعال کی حقیقت ہی سے ناآشنا ہیں، انھیں دیکھ کر ان پر صبر کیسے کر سکتے ہیں کیونکہ آپ تو اپنے علم کے مطابق ان پر حکم لگائیں گے؟!

(69) موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: ان شاء اللہ آپ ضرور مجھے ان افعال پر صابر پائیں گے جو میں آپ سے رونما ہوتے دیکھوں گا۔ میں آپ کا اطاعت گزار رہوں گا اور آپ جو حکم دیں گے، میں اس میں آپ کی نافرمانی نہیں کروں گا۔

(70) خضر نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا: اچھا، اگر آپ نے میرے ساتھ چلنا ہی ہے تو میرا جو کام آپ دیکھیں، اس کے بارے میں مجھ سے کچھ نہ پوچھیں یہاں تک کہ میں خود اس کے سبب کی وضاحت کر دوں۔ (71) پھر جب دونوں کا اس پر اتفاق ہو گیا تو وہ دونوں دریا کے کنارے کی طرف چلے یہاں تک کہ انھیں ایک کشتی ملی تو اس میں سوار ہو گئے۔ انھوں نے خضر علیہ السلام کی عزت و احترام کرتے ہوئے اجرت بھی نہ لی۔ خضر نے اس کشتی کے تختوں میں سے ایک تختہ اکھیڑ دیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا: جن کشتی والوں نے بغیر اجرت اور کرائے کے ہمیں سوار کیا، آپ نے ان کی کشتی توڑ دی، اس لیے کہ اس کے سوار ڈوب جائیں؟! یقیناً آپ نے بڑا خطرناک کام کیا ہے۔ (72) خضر نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا: کیا میں نے آپ سے کہا نہیں تھا کہ آپ میرے کام دیکھ کر انھیں کسی صورت برداشت نہیں کر سکیں گے؟! (73) موسیٰ علیہ السلام نے خضر سے کہا: میں نے آپ سے کیا ہوا عہد جو بھولنے کی وجہ سے پورا نہیں کیا، اس پر میری پکڑ نہ کیجیے اور اپنی صحبت کے بارے میں مجھے تنگی اور سختی میں نہ ڈالیے۔ (74) پھر کشتی سے اترنے کے بعد وہ دونوں ساحل پر چلنے لگے اور انھوں نے ایک نابالغ لڑکا دیکھا جو دوسرے لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ خضر نے اسے قتل کر دیا تو موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا: آپ نے ایک بے گناہ معصوم کی جان لے لی جو بالغ بھی نہیں تھا؟! یہ تو آپ نے بڑی ہی بے جا اور ناپسندیدہ حرکت کی ہے۔

فوائد:

- بندے پر اللہ کی مدد و نصرت اسی حساب سے نازل ہوتی ہے جس قدر وہ اللہ تعالیٰ کے حکم بجالاتا ہے اور اللہ کے حکموں کی تعمیل کرنے والے کی جو مدد ہوتی ہے، وہ کسی دوسرے کی نہیں ہوتی۔
- استاد کے ادب و احترام کا بیان اور شاگرد کو چاہیے کہ استاد سے انتہائی دھیمے اور نرم لہجے میں بات کرے۔
- بھول چوک پر کوئی پکڑ نہیں ہوتی اور بھول چوک ذمہ دار ٹھہرانے کے ضمن میں نہیں آتی اور نہ اس پر کسی حکم کا نفاذ ہوتا ہے۔
- عالم فاضل شخص کو بھی کسی خاص فن میں ماہر شخص سے علم حاصل کرنے میں عار محسوس نہیں کرنی چاہیے اگر اسے اس میں مہارت نہ ہو، خواہ وہ شخص کئی اعتبار سے اس سے کم علم ہو۔
- علم اور دیگر فضائل کی نسبت صرف اللہ تعالیٰ کی طرف کرنی چاہیے، اس کا اقرار کرنا اور اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر بجالانا چاہیے۔

الجزء (16)

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿٧٥﴾
قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصٰحِبْنِيْ ۚ قَدْ بَلَغْتَ
مِنْ لَّدُنِّيْ عُذْرًا ﴿٧٦﴾ فَانْطَلَقَا ۫ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَتَيَاۤ اَهْلَ قَرْيَةِ ِۨاسْتَطْعَمَاۤ
اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ
يَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ ۫ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا ﴿٧٧﴾ قَالَ
هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ ۚ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ
صَبْرًا ﴿٧٨﴾ اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسٰكِيْنَ يَعْمَلُوْنَ فِي الْبَحْرِ
فَاَرَدْتُّ اَنْ اَعِيْبَهَا وَكَانَ وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ
غَصْبًا ﴿٧٩﴾ وَاَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِيْنَاۤ اَنْ يُّرْهِقَهُمَا
طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ﴿٨٠﴾ فَاَرَدْنَاۤ اَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً
وَّاَقْرَبَ رُحْمًا ﴿٨١﴾ وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي
الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا ۚ فَاَرَادَ
رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَاۤ اَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا ۖ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۚ
وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِيْ ؕ ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿٨٢﴾
وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ ؕ قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا ﴿٨٣﴾

10 ع 12 1

(75) خضر علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا: اے موسیٰ! میں نے آپ سے کہا تھا کہ جو کام میں کروں گا، آپ اس پر ہرگز صبر نہیں کر سکیں گے۔

(76) موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اگر اس دفعہ کے بعد میں نے کسی چیز کے متعلق سوال کیا تو مجھے اپنے سے الگ کر دیجیے گا، یقیناً آپ اس حد تک پہنچ گئے ہیں کہ میرا ساتھ چھوڑنے میں حق بجانب ہوں کیونکہ میں نے دو دفعہ آپ کی حکم عدولی کی ہے۔

(77) پھر وہ دونوں چلے یہاں تک کہ ایک بستی میں آئے جہاں کے باشندوں سے انھوں نے کھانا طلب کیا تو انھوں نے ان دونوں کو کھانا کھلانے اور ان کی مہمان نوازی کا حق ادا کرنے سے انکار کر دیا۔ انھوں نے بستی میں ایک دیوار دیکھی جو ایک طرف جھکی ہوئی اور گرنے کے قریب تھی۔ خضر علیہ السلام نے اسے درست کر دیا حتی کہ وہ سیدھی ہوگئی۔ تب موسیٰ علیہ السلام نے خضر علیہ السلام سے کہا: اگر آپ اس کے درست کرنے کی اجرت لینا چاہتے تو لے سکتے تھے جبکہ ہمیں اس کی ضرورت بھی تھی، خصوصاً جب انھوں نے ہماری مہمان نوازی کرنے سے بھی انکار کر دیا۔

(78) خضر علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا: دیوار سیدھی کرنے کی اجرت نہ لینے پر آپ کا یہ اعتراض میرے اور آپ کے درمیان جدائی کا باعث ہے۔ میں عنقریب آپ کو ان کاموں کی تفصیل بتاتا ہوں جو میں نے کیے اور آپ انھیں دیکھ کر صبر نہ کر سکے۔

(79) جہاں تک کشتی کا تعلق ہے جس کے توڑنے پر آپ نے مجھ پر اعتراض کیا تو وہ غریب لوگوں کی تھی جس پر وہ سمندر میں کام کرتے تھے۔ وہ اسے بچانے کی طاقت نہیں رکھتے تھے۔ میں نے چاہا کہ وہ میرے اسے توڑنے کی وجہ سے عیب دار ہو جائے تاکہ بادشاہ، جو ان کے آگے تھا، اس پر قبضہ نہ کرے۔ وہ ہر صحیح کشتی اس کے مالکوں سے چھین لیتا تھا اور ہر عیب دار کشتی چھوڑ دیتا تھا۔

(80) جہاں تک اس لڑکے کا تعلق ہے جس کے قتل پر آپ نے اعتراض کیا تھا تو اس کے والدین مومن تھے اور اللہ کے علم میں تھا کہ یہ کافر ہوگا، چنانچہ ہمیں خطرہ تھا کہ یہ بڑا ہو کر والدین کو اللہ کے ساتھ کفر و سرکشی پر آمادہ کرے گا اور وہ فرطِ محبت میں یا اپنی شدید محتاجی کی وجہ سے اس کی بات مان لیں گے۔ (81) چنانچہ ہم نے چاہا کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں کو اس کے بدلے ایک ایسا بیٹا عطا کرے جو دین اور نیکوکاری میں اس سے بہتر اور گناہوں سے دور رہنے میں اس سے اچھا ہو اور اس کی نسبت والدین سے زیادہ نرمی اور محبت کرنے والا ہو۔ (82) جہاں تک اس دیوار کا تعلق ہے جسے میں نے درست کیا اور آپ نے اعتراض کیا تو وہ اس بستی کے دو چھوٹے بچوں کی تھی جس بستی میں ہم آئے تھے اور ان بچوں کا باپ فوت ہو گیا تھا اور اس دیوار کے نیچے ان دونوں بچوں کے لیے خزانہ دفن تھا۔ ان دونوں چھوٹے بچوں کا باپ نیک آدمی تھا، چنانچہ اے موسیٰ! آپ کے رب نے چاہا کہ وہ سمجھداری کی عمر کو پہنچ جائیں اور بڑے ہو جائیں اور اس کے نیچے مدفون اپنا مال نکال لیں۔ اگر دیوار اب گر جاتی تو ان کا مال ظاہر ہو جاتا اور ضائع ہو جاتا۔ یہ تدبیر آپ کے رب کی طرف سے ان دونوں بچوں کے لیے رحمت تھی۔ یہ کام میں نے اپنے اجتہاد سے نہیں کیے۔ یہ تفصیل ہے ان امور کی جن پر آپ صبر نہیں کر سکے۔

جب اللہ تعالیٰ نے خضر علیہ السلام کا قصہ ذکر کیا تو ساتھ ہی ذوالقرنین کا واقعہ بھی بیان کر دیا کیونکہ ان دونوں میں ایک چیز مشترک تھی کہ دونوں نے کمزوروں کی حمایت اور مدد کے لیے کوشش کی، چنانچہ فرمایا: (83) اے رسول! مشرک اور یہود آپ کا امتحان لینے کے لیے آپ سے ذوالقرنین کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ آپ کہہ دیں: میں تمھیں اس کی کچھ باتیں بتاتا ہوں جن سے تم عبرت پکڑو اور نصیحت حاصل کرو۔

فوائد: ❀ کسی چیز پر کوئی حکم لگانے سے پہلے غور و فکر اور پوری تحقیق کر لینی چاہیے اور جلد بازی سے کام نہیں لینا چاہیے۔ ❀ تمام امور کا فیصلہ ظاہر پر ہوتا ہے اور مال و خون وغیرہ دنیاوی امور کے فیصلوں کا تعلق بھی ظاہر سے ہے۔ ❀ کسی بڑے شر سے بچنے کے لیے چھوٹی برائی کرنا جائز ہے، اسی طرح کسی بڑی مصلحت کے لیے چھوٹی مصلحت کو چھوڑا جا سکتا ہے۔ ❀ آدمی کو چاہیے کہ اپنے دوست سے اس وقت تک علیحدگی اختیار کرے نہ اس کا ساتھ چھوڑے جب تک اسے ملامت نہ کر لے اور پوری طرح اس پر حجت قائم نہ کر لے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کے ادب کا تقاضا ہے کہ اس کے بارے میں استعمال کیے جانے والے الفاظ میں یہ خاص خیال رکھا جائے کہ خیر کی نسبت اس کی طرف کی جائے مگر شر کی نسبت اس کی طرف نہ کی جائے۔ ❀ بلاشبہ نیک آدمی کے جان و مال اور اس کی اولاد کی اللہ تعالیٰ حفاظت کرتا ہے۔

إِنَّا مَكَّنَّا لَهُ فِي الْأَرْضِ وَآتَيْنَاهُ مِن كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ﴿٨٤﴾ فَأَتْبَعَ
سَبَبًا ﴿٨٥﴾ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِي عَيْنٍ
حَمِئَةٍ وَوَجَدَ عِندَهَا قَوْمًا ۗ قُلْنَا يَا ذَا الْقَرْنَيْنِ إِمَّا أَن
تُعَذِّبَ وَإِمَّا أَن تَتَّخِذَ فِيهِمْ حُسْنًا ﴿٨٦﴾ قَالَ أَمَّا مَن ظَلَمَ
فَسَوْفَ نُعَذِّبُهُ ثُمَّ يُرَدُّ إِلَىٰ رَبِّهِ فَيُعَذِّبُهُ عَذَابًا نُّكْرًا ﴿٨٧﴾ وَأَمَّا مَنْ
آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُ جَزَاءً الْحُسْنَىٰ ۖ وَسَنَقُولُ لَهُ مِنْ أَمْرِنَا
يُسْرًا ﴿٨٨﴾ ثُمَّ أَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٨٩﴾ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ
عَلَىٰ قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَل لَّهُم مِّن دُونِهَا سِتْرًا ﴿٩٠﴾ كَذَٰلِكَ ۖ وَقَدْ أَحَطْنَا
بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ﴿٩١﴾ ثُمَّ أَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٩٢﴾ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ
وَجَدَ مِن دُونِهِمَا قَوْمًا لَّا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ قَوْلًا ﴿٩٣﴾ قَالُوا يَا ذَا
الْقَرْنَيْنِ إِنَّ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ فَهَلْ
نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلَىٰ أَن تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ﴿٩٤﴾ قَالَ مَا
مَكَّنِّي فِيهِ رَبِّي خَيْرٌ فَأَعِينُونِي بِقُوَّةٍ أَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ
رَدْمًا ﴿٩٥﴾ آتُونِي زُبَرَ الْحَدِيدِ ۖ حَتَّىٰ إِذَا سَاوَىٰ بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ
انفُخُوا ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَعَلَهُ نَارًا قَالَ آتُونِي أُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا ﴿٩٦﴾

(84) بلاشبہ ہم نے اسے زمین میں قوت عطا فرمائی اور اسے اپنے مقاصد کے حصول کے لیے ہر طرح کا ساز و سامان عطا فرمایا اور وسائل مہیا کیے۔

(85) چنانچہ اس نے اپنا مطلوب پانے کے لیے ہمارے دیے ہوئے وسائل و اسباب اختیار کیے اور مغرب کا رخ کیا۔

(86) وہ زمین میں چلتا گیا حتی کہ جب وہ مغرب کی جانب آنکھ کو دکھائی دینے والے زمین کے آخری کنارے پر پہنچا تو اس نے دیکھا کہ گویا سورج سیاہ دلدل کے گرم چشمے میں غروب ہوتا ہے۔ اس نے مغرب کے آخری کنارے پر ایک کافر قوم کو پایا۔ ہم نے اسے اختیار دیتے ہوئے کہا: اے ذوالقرنین! تم چاہو تو انھیں قتل کر کے یا کسی دوسرے طریقے سے عذاب دو اور چاہو تو ان سے حسنِ سلوک کرو۔

(87) ذوالقرنین نے کہا: ہم انھیں اللہ کی عبادت کی دعوت دیں گے، پھر جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا اور وہ اس پر اڑا رہا، اسے ہم ضرور دنیا میں قتل کی سزا دیں گے، پھر وہ قیامت کے دن اپنے رب کی طرف لوٹایا جائے گا تو وہ اسے عبرتناک عذاب دے گا۔

(88) اور ان میں سے جو اللہ پر ایمان لے آیا اور نیک اعمال کیے تو اس کے لیے جنت ہے۔ یہ اس کے رب کی طرف سے اس کے ایمان اور عمل صالح کا بدلہ ہے اور ہم اپنے کام میں اس کے لیے آسانی اور نرمی ہی کا حکم دیں گے۔

(89) پھر وہ پہلی سمت کے مخالف دوسری سمت کو، یعنی سورج کے طلوع ہونے والی جانب چلا۔

(90) وہ چلتا گیا حتی کہ آنکھوں کو نظر آنے والی سورج طلوع ہونے کی جگہ پہنچ گیا۔ اس نے دیکھا کہ سورج ایک ایسی قوم پر طلوع ہوتا ہے جو کھلے آسمان تلے رہتی ہے۔ ہم نے انھیں سورج کی تپش سے بچانے کے لیے گھر بنائے تھے نہ درختوں کے سائے۔

(91) ذوالقرنین کا معاملہ اسی طرح تھا۔ اس کی جو قوت اور بادشاہی تھی، اس کی تمام تر تفصیلات ہمارے احاطۂ علم میں تھیں۔

(92) پھر وہ ان دونوں سمتوں، یعنی مشرق و مغرب سے ہٹ کر شمال کی جانب چلا۔

(93) وہ چلتا گیا حتی کہ دو پہاڑوں کے درمیان ایک درے میں پہنچا تو وہاں اس نے ان دونوں کے اس طرف ایک ایسی قوم کو پایا جو اپنے سوا کسی کی بات نہیں سمجھتے تھے۔

(94) انھوں نے کہا: اے ذوالقرنین! بلاشبہ یاجوج اور ماجوج (ان کی مراد بنو آدم کی دو عظیم امتیں تھیں) قتل و غارت اور دیگر جرائم کے ذریعے سے زمین میں فساد برپا کرتے ہیں۔ کیا ہم آپ کو مال اکٹھا کر دیں کہ آپ ہمارے اور ان کے درمیان کوئی رکاوٹ اور آڑ کھڑی کر دیں؟

(95) ذوالقرنین نے کہا: اللہ تعالیٰ نے جو بادشاہت اور سلطنت مجھے عطا کی ہے، وہ میرے لیے تمھارے اس مال سے بہت بہتر ہے جو تم مجھے دو گے۔ تم افرادی قوت اور آلات کے ذریعے سے میرے ساتھ تعاون کرو، میں ان کے اور تمھارے درمیان آڑ بنا دیتا ہوں۔

(96) لوہے کے ٹکڑے لے آؤ۔ انھوں نے وہ حاضر کر دیے تو ذوالقرنین دونوں پہاڑوں کے درمیانی درے میں ان کی دیوار بنانے لگا۔ آخر کار جب اس نے ان کے درمیانی خلا کو دیوار کے ذریعے سے برابر کر لیا تو مزدوروں سے کہا: ان لوہے کے ٹکڑوں پر آگ جلاؤ حتی کہ جب وہ سرخ ہو گئے تو اس نے کہا: (گرم) تانبا لاؤ، میں اس پر انڈیل دوں۔

فوائد: ❀ بلاشبہ ذوالقرنین ایک مومن حکمران تھا۔ اس کا شمار ان بادشاہوں میں ہوتا ہے جنھوں نے دنیا پر حکومت کی اور سب لوگوں پر اس کا کنٹرول تھا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اسے وسیع و عریض سلطنت دی تھی، نیز حکمت و ہیبت اور نفع بخش علم عطا کیا تھا۔

❀ حاکمِ وقت اور بادشاہ کے فرائض میں یہ بات شامل ہے کہ وہ عوام کے گھر بار کی حفاظت کرے اور ان کے اموال سے ان کی سرحدوں کی اصلاح کرے۔

❀ نیکوکار اور مخلص لوگوں کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اعمال سرانجام دیتے رہیں۔

فَمَا اسۡطَاعُوۡۤا اَنۡ يَّظۡهَرُوۡهُ وَمَا اسۡتَطَاعُوۡا لَهٗ نَقۡبًا ﴿۹۷﴾ قَالَ
هٰذَا رَحۡمَةٌ مِّنۡ رَّبِّىۡ‌ۚ فَاِذَا جَآءَ وَعۡدُ رَبِّىۡ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ‌ۚ وَكَانَ
وَعۡدُ رَبِّىۡ حَقًّا ﴿۹۸﴾ وَتَرَكۡنَا بَعۡضَهُمۡ يَوۡمَئِذٍ يَّمُوۡجُ فِىۡ بَعۡضٍ وَّنُفِخَ
فِى الصُّوۡرِ فَجَمَعۡنٰهُمۡ جَمۡعًا ﴿۹۹﴾ وَّعَرَضۡنَا جَهَنَّمَ يَوۡمَئِذٍ لِّلۡكٰفِرِيۡنَ
عَرۡضَا ﴿۱۰۰﴾ الَّذِيۡنَ كَانَتۡ اَعۡيُنُهُمۡ فِىۡ غِطَآءٍ عَنۡ ذِكۡرِىۡ وَكَانُوۡا
لَا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ سَمۡعًا ﴿۱۰۱﴾ اَفَحَسِبَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اَنۡ يَّتَّخِذُوۡا
عِبَادِىۡ مِنۡ دُوۡنِىۡۤ اَوۡلِيَآءَ‌ؕ اِنَّاۤ اَعۡتَدۡنَا جَهَنَّمَ لِلۡكٰفِرِيۡنَ نُزُلًا ﴿۱۰۲﴾
قُلۡ هَلۡ نُنَبِّئُكُمۡ بِالۡاَخۡسَرِيۡنَ اَعۡمَالًا ﴿۱۰۳﴾ اَلَّذِيۡنَ ضَلَّ سَعۡيُهُمۡ
فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا وَهُمۡ يَحۡسَبُوۡنَ اَنَّهُمۡ يُحۡسِنُوۡنَ صُنۡعًا ﴿۱۰۴﴾ اُولٰٓئِكَ
الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمۡ وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتۡ اَعۡمَالُهُمۡ فَلَا
نُقِيۡمُ لَهُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ وَزۡنًا ﴿۱۰۵﴾ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمۡ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوۡا
وَاتَّخَذُوۡۤا اٰيٰتِىۡ وَرُسُلِىۡ هُزُوًا ﴿۱۰۶﴾ اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ كَانَتۡ لَهُمۡ جَنّٰتُ الۡفِرۡدَوۡسِ نُزُلًا ﴿۱۰۷﴾ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا
لَا يَبۡغُوۡنَ عَنۡهَا حِوَلًا ﴿۱۰۸﴾ قُلۡ لَّوۡ كَانَ الۡبَحۡرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّىۡ
لَنَفِدَ الۡبَحۡرُ قَبۡلَ اَنۡ تَنۡفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّىۡ وَلَوۡ جِئۡنَا بِمِثۡلِهٖ مَدَدًا ﴿۱۰۹﴾

ع 11 19 2

(97) پھر یاجوج اور ماجوج اس دیوار کی بلندی کی وجہ سے اس پر چڑھ نہیں سکے اور اس کی مضبوطی کی وجہ سے اس کے نیچے سے سوراخ بھی نہیں کر سکے۔

(98) ذوالقرنین نے کہا: یہ دیوار میرے رب کی رحمت ہے جو یاجوج و ماجوج اور زمین میں ان کی فسادی سرگرمیوں کے درمیان حائل ہوگی اور انھیں دنگا فساد سے روکے گی، پھر جب قیامت سے پہلے وہ وقت آجائے گا جسے اللہ تعالیٰ نے ان کے نکلنے کے لیے مقرر کیا ہے تو وہ اس دیوار کو زمین کے برابر کر دے گا۔ دیوار زمین کے برابر کرنے اور یاجوج و ماجوج کے نکلنے کا ربانی وعدہ پکا ہے جس میں کوئی ردوبدل نہ ہوگا۔

(99) ہم آخری زمانے میں بعض مخلوقات کو اس طرح چھوڑ دیں گے کہ وہ ایک دوسرے میں گڈمڈ ہو جائیں گی اور صور پھونک دیا جائے گا۔ پھر ہم تمام مخلوقات کو حساب اور جزا کے لیے اکٹھا کر لیں گے۔

(100) اور ہم جہنم کافروں کے سامنے اتنی واضح شکل میں لے آئیں گے کہ اس میں کوئی شک وشبہ نہ رہے گا تاکہ وہ کھلی آنکھوں سے اسے دیکھ لیں۔

(101) ہم اسے ان کافروں کے لیے ظاہر کریں گے جو دنیا میں اللہ کے ذکر سے اندھے تھے کیونکہ ان کی آنکھوں پر پڑا ہوا پردہ اس میں رکاوٹ تھا اور وہ اللہ کی آیات قبول کرنے کی غرض سے سننے کی طاقت نہیں رکھتے تھے۔

(102) کیا اللہ کے ساتھ کفر کرنے والوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ وہ فرشتوں، رسولوں اور شیطانوں میں سے میرے بندوں کو میرے علاوہ معبود بنا لیں گے؟ ہم نے کافروں کے ٹھہرنے کے لیے جہنم کو بطور گھر تیار کر رکھا ہے۔

(103) اے رسول! کہہ دیں: اے لوگو! کیا ہم تمھیں عمل میں سب سے بڑے گھاٹے اور خسارے والے لوگوں کے بارے میں بتائیں؟

(104) وہ جو قیامت کے دن دیکھیں گے کہ ان کی دنیا کی ساری محنت، جو وہ کرتے رہے، یقینی طور پر ضائع ہوگئی، حالانکہ وہ سمجھتے تھے کہ وہ بڑی اچھی کوشش کر رہے ہیں اور عنقریب اپنے اعمال سے فائدہ حاصل کریں گے لیکن حقیقت اس کے خلاف نکلی۔

(105) یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے رب کی ان آیات کے انکاری ہیں جو اس کی توحید پر دلالت کرتی ہیں اور انھوں نے اللہ کی ملاقات کا بھی انکار کیا، چنانچہ ان کے اس کفر کی وجہ سے ان کے اعمال برباد ہو گئے، اس لیے قیامت کے دن اللہ کے ہاں ان کی کوئی قدر نہ ہوگی۔

(106) جو سزا ان کے لیے تیار کی گئی ہے، وہ جہنم ہے کیونکہ انھوں نے اللہ کے ساتھ کفر کیا اور میری نازل کی ہوئی آیات اور میرے رسولوں کا مذاق اڑایا۔

جب اللہ تعالیٰ نے کافروں کی جزا کا ذکر کیا تو مومنوں کی جزا کا تذکرہ بھی کیا، چنانچہ فرمایا:

(107) بلاشبہ جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیے تو ان کی عزت بڑھانے کی خاطر اعلیٰ جنتوں میں ان کے گھر ہوں گے۔

(108) وہ ان میں ہمیشہ آرام کریں گے، وہ وہاں سے نکلنے کا مطالبہ نہیں کریں گے کیونکہ کوئی جزا اس کے برابر نہیں ہو سکتی۔

(109) اے رسول! کہہ دیں: میرے رب کے کلمات بہت زیادہ ہیں، چنانچہ اگر سمندر سیاہی بن جائے جس سے میرے رب کے کلمات لکھے جائیں تو اللہ سبحانہ کے کلمات ختم ہونے سے پہلے سمندر کا پانی ختم ہو جائے اور اگر ہم اتنے سمندر اور لائیں تو وہ بھی ختم ہو جائیں۔

فوائد: ❀ جنوں اور انسانوں کو قیامت کے میدانوں میں جمع کرنے سے ان کو دوبارہ زندہ کرنے اور اکٹھا کرنے کا اثبات ہوتا ہے اور یہ سب کچھ صور میں دوسری مرتبہ پھونکنے کے بعد ہوگا۔ ❀ قیامت کے دن سب سے زیادہ گھاٹے اور نقصان میں وہ لوگ ہوں گے جن کی کوششیں دنیا میں ضائع ہوگئیں اور وہ یہ سمجھتے رہے کہ وہ اللہ کے سوا دوسروں کی عبادت کر کے بہت اچھا کر رہے ہیں۔ ❀ اللہ تعالیٰ کے کلمات، اس کے علم وحکمت اور اس کے بھید شمار کرنا ممکن نہیں حتی کہ اگر انھیں لکھنے کے لیے تمام چھوٹے بڑے سمندر اور دریا وغیرہ سیاہی بن جائیں تو بھی ان کا شمار نہ ہو سکے گا۔

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ
يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ﴿۱۱۰﴾ ع
سُوْرَةُ مَرْيَمَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٍ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
كٓهٰيٰعٓصٓ ﴿۱﴾ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا ﴿۲﴾ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ
نِدَآءً خَفِيًّا ﴿۳﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ
شَيْبًا وَّلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ﴿۴﴾ وَاِنِّيْ خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ
وَّرَآءِيْ وَكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا فَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ﴿۵﴾ يَّرِثُنِيْ
وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ ۗ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا ﴿۶﴾ يٰزَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ
بِغُلٰمِ اِسْمُهٗ يَحْيٰى ۙ لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا ﴿۷﴾ قَالَ رَبِّ اَنّٰى
يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ
عِتِيًّا ﴿۸﴾ قَالَ كَذٰلِكَ ۚ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَّقَدْ خَلَقْتُكَ
مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْـًٔا ﴿۹﴾ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ۭ قَالَ
اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا ﴿۱۰﴾ فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ
مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ﴿۱۱﴾

﴿۱۱۰﴾ اے رسول! کہہ دیں: میں تمھاری طرح انسان ہی ہوں، میری طرف وحی آتی ہے کہ بلاشبہ تمھارا معبود برحق ایک ہی معبود ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور وہ اللہ ہے، لہٰذا جو شخص اپنے رب کی ملاقات سے ڈرتا ہے، اسے چاہیے کہ اس کی شریعت کے مطابق عمل کرے اور اس میں اپنے رب کے لیے مخلص رہے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔

سورۂ مریم مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: مشرکوں اور عیسائیوں کے اللہ کی طرف اولاد کی نسبت کرنے کے عقیدے کو باطل ثابت کرنا اور اللہ کی اپنے بندوں کے لیے وسیع رحمت کا بیان۔

تفسیر: ﴿۱﴾ ﴿كٓهٰيٰعٓصٓ﴾ اس طرح کے حروفِ مقطعات پر تفصیلی گفتگو سورۂ بقرہ کے شروع میں گزر چکی ہے۔

﴿۲﴾ یہ آپ کے رب کی رحمت کا تذکرہ ہے جو اس نے اپنے بندے زکریا علیہ السلام پر کی۔ ہم اسے نصیحت وعبرت کی خاطر آپ کو بتا رہے ہیں۔

﴿۳﴾ جب انھوں نے چپکے چپکے اپنے رب تعالیٰ سے دعا کی تاکہ اس کی قبولیت کے امکانات زیادہ ہو جائیں۔

﴿۴﴾ انھوں نے عرض کیا: اے میرے رب! بلاشبہ میری ہڈیاں کمزور ہوگئی ہیں اور میرے سر کی سفیدی بہت زیادہ ہوگئی ہے اور میں تجھ سے مانگ کر کبھی نامراد نہیں رہا بلکہ میں نے جب بھی تجھے پکارا ہے، تو نے میری دعا قبول کی ہے۔

﴿۵﴾ مجھے اپنے رشتہ داروں کے بارے میں ڈر ہے کہ وہ میری موت کے بعد دنیا میں مشغول ہونے کے سبب دین کا حق ادا نہیں کریں گے اور میری بیوی بانجھ ہے جو بچہ نہیں جن سکتی، لہٰذا تو مجھے اپنے پاس سے معاون بیٹا عطا فرما۔

﴿۶﴾ جو میری نبوت کا وارث ہو اور آلِ یعقوب علیہ السلام کی طرف سے بھی اس کا وارث بنے اور اے میرے رب! اسے دین، اخلاق اور علم میں مقبول بندہ بنا۔

﴿۷﴾ سو اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی اور انھیں آواز دی: اے زکریا! بلاشبہ ہم تمھیں خوشی کی خبر دیتے ہیں۔ یقیناً ہم نے تمھاری دعا قبول کر لی اور تمھیں بیٹا عطا کر دیا جس کا نام یحییٰ ہوگا۔ ہم نے اس سے پہلے کسی اور کا یہ نام نہیں رکھا۔

﴿۸﴾ زکریا علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی قدرت پر حیرانی ظاہر کرتے ہوئے کہا: میرے ہاں لڑکا کیسے پیدا ہوگا جبکہ میری بیوی بانجھ ہے کہ اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں اور میں خود بڑھاپے اور ہڈیوں کی کمزوری کی آخری حد کو پہنچ چکا ہوں؟

﴿۹﴾ فرشتے نے کہا: معاملہ ایسے ہی ہے جیسے آپ نے کہا کہ آپ کی بیوی بچہ جننے کے قابل نہیں اور آپ بھی انتہائی بوڑھے ہیں اور آپ کی ہڈیاں بھی نہایت کمزور ہو چکی ہیں، لیکن آپ کے رب نے فرمایا ہے: بانجھ ماں اور نہایت بوڑھے باپ سے یحییٰ پیدا کرنا آپ کے رب کے لیے نہایت آسان ہے۔ اے زکریا! یقیناً اس سے پہلے میں نے تمھیں پیدا کیا جبکہ تم کوئی قابلِ ذکر شے نہ تھے کیونکہ تمھارے وجود کا دور دور تک نشان نہ تھا۔

﴿۱۰﴾ زکریا علیہ السلام نے کہا: اے میرے رب! میرے لیے کوئی نشانی مقرر فرما دے جس سے میری تسلی ہو جائے اور وہ اس بات کی دلیل ہو کہ فرشتوں نے جو خوشخبری مجھے دی ہے، وہ پوری ہونے والی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس چیز کی تمھیں خوشخبری دی گئی ہے، اس کے حاصل ہونے کی علامت یہ ہے کہ تم بغیر کسی بیماری کے تین دن تک لوگوں سے بات نہیں کر سکو گے، جبکہ تم صحت مند اور تندرست ہو گے۔

﴿۱۱﴾ پھر زکریا علیہ السلام اپنی نماز والی جگہ سے نکل کر اپنی قوم کے پاس آئے تو بات کیے بغیر انھیں اشارہ کیا کہ دن کے شروع اور آخر میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی تسبیح بیان کرو۔

فوائد: ❀ اپنی کمزوری اور عجز وانکسار کا اظہار اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا سب سے پسندیدہ ذریعہ ہے کیونکہ اس طرح اپنی قوت وطاقت کی نفی ہوتی ہے اور دل اللہ تعالیٰ کی قوت و طاقت سے جُڑ جاتا ہے۔ ❀ آدمی کے لیے مستحب ہے کہ وہ دعا کرتے وقت اپنے اوپر ہونے والی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا ذکر کرے اور ایسی باتوں کا اظہار کرے جو عاجزی کے لحاظ سے مناسب ہوں۔ ❀ آدمی کو چاہیے کہ وہ دینی مصلحت کو باقی تمام مصلحتوں پر ترجیح دے اور اسی کا حریص اور خواہشمند رہے۔ ❀ عمدہ معنی والے نام رکھنا مستحب ہے۔

يٰيَحۡيٰى خُذِ الۡكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ؕ وَاٰتَيۡنٰهُ الۡحُكۡمَ صَبِيًّا ﴿۱۲﴾ۙ وَّحَنَانًا
مِّنۡ لَّدُنَّا وَزَكٰوةً ؕ وَكَانَ تَقِيًّا ﴿۱۳﴾ۙ وَّبَرًّا بِوَالِدَيۡهِ وَلَمۡ يَكُنۡ
جَبَّارًا عَصِيًّا ﴿۱۴﴾ وَسَلٰمٌ عَلَيۡهِ يَوۡمَ وُلِدَ وَيَوۡمَ يَمُوۡتُ وَيَوۡمَ
يُبۡعَثُ حَيًّا ﴿۱۵﴾ وَاذۡكُرۡ فِى الۡكِتٰبِ مَرۡيَمَ ۘ اِذِ انۡتَبَذَتۡ مِنۡ اَهۡلِهَا
مَكَانًا شَرۡقِيًّا ﴿۱۶﴾ۙ فَاتَّخَذَتۡ مِنۡ دُوۡنِهِمۡ حِجَابًا ۖ فَاَرۡسَلۡنَاۤ
اِلَيۡهَا رُوۡحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ﴿۱۷﴾ قَالَتۡ اِنِّىۡۤ اَعُوۡذُ
بِالرَّحۡمٰنِ مِنۡكَ اِنۡ كُنۡتَ تَقِيًّا ﴿۱۸﴾ قَالَ اِنَّمَاۤ اَنَا رَسُوۡلُ رَبِّكِ ۖ
لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ﴿۱۹﴾ قَالَتۡ اَنّٰى يَكُوۡنُ لِىۡ غُلٰمٌ وَّلَمۡ
يَمۡسَسۡنِىۡ بَشَرٌ وَّلَمۡ اَكُ بَغِيًّا ﴿۲۰﴾ قَالَ كَذٰلِكِ ۚ قَالَ رَبُّكِ
هُوَ عَلَىَّ هَيِّنٌ ۚ وَلِنَجۡعَلَهٗۤ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحۡمَةً مِّنَّا ۚ وَكَانَ
اَمۡرًا مَّقۡضِيًّا ﴿۲۱﴾ فَحَمَلَتۡهُ فَانۡتَبَذَتۡ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ﴿۲۲﴾
فَاَجَآءَهَا الۡمَخَاضُ اِلٰى جِذۡعِ النَّخۡلَةِ ۚ قَالَتۡ يٰلَيۡتَنِىۡ مِتُّ
قَبۡلَ هٰذَا وَكُنۡتُ نَسۡيًا مَّنۡسِيًّا ﴿۲۳﴾ فَنَادٰىهَا مِنۡ تَحۡتِهَاۤ
اَلَّا تَحۡزَنِىۡ قَدۡ جَعَلَ رَبُّكِ تَحۡتَكِ سَرِيًّا ﴿۲۴﴾ وَهُزِّىۡۤ
اِلَيۡكِ بِجِذۡعِ النَّخۡلَةِ تُسٰقِطۡ عَلَيۡكِ رُطَبًا جَنِيًّا ﴿۲۵﴾

ع 1 15 4 1 وقف لازم — الرکوع

(12) پھر ان کے ہاں یحییٰ کی پیدائش ہوئی اور جب وہ اس عمر کو پہنچا جس میں مخاطب کیا جاتا ہے (یعنی نبوت کی عمر کو پہنچا) تو ہم نے اس سے کہا: اے یحییٰ! سنجیدگی اور پوری کوشش سے تورات پکڑ لو۔ ہم نے اسے بچپن ہی سے فہم، علم، ثابت قدمی اور عزم و ہمت عطا کی تھی۔

(13) ہم نے اس پر اپنی طرف سے خاص رحمت کی تھی اور اسے گناہوں سے پاک رکھا تھا اور وہ نہایت پرہیزگار تھا کہ اللہ کے حکموں پر عمل کرتا اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز رہتا تھا۔

(14) اور وہ اپنے والدین کے ساتھ انتہائی اچھا سلوک کرنے والا اور لطف و کرم اور نیکی کرنے والا تھا۔ وہ اپنے رب اور اپنے والدین کی اطاعت کرنے میں تکبر نہیں کرتا تھا اور اپنے رب اور اپنے والدین کا نافرمان نہیں تھا۔

(15) اسے پیدائش کے روز ہی سے اللہ کی طرف سے سلامتی اور امن و امان حاصل تھا، نیز اس روز بھی جب وہ وفات پا کر دنیا چھوڑ دے گا اور اس دن بھی جب اسے روزِ قیامت زندہ کر کے اٹھایا جائے گا۔ یہ تینوں مرحلے انسان کے لیے نہایت وحشت ناک ہوتے ہیں جن سے وہ گزرتا ہے۔ سو اگر ان میں امن ہو تو دوسرے مراحل میں کوئی خوف نہ ہوگا۔

(16) اے رسول! آپ اپنے اوپر نازل ہونے والے قرآن میں مریم (علیہا السلام) کے واقعے کا ذکر کریں جب وہ اپنے اہلِ خانہ سے دور چلی گئیں اور ان سے مشرق کی جانب ایک جگہ پر الگ ہو گئیں۔

(17) پھر انھوں نے اپنی قوم سے پردہ کرنے کے لیے ایک چادر تان لی تاکہ وہ لوگ انھیں اپنے رب کی عبادت کرتے ہوئے نہ دیکھ سکیں تو ہم نے ان کی طرف جبریل علیہ السلام کو بھیجا اور وہ مکمل انسانی شکل میں ان کے پاس آیا۔ وہ اسے دیکھ کر ڈر گئیں کہ وہ ان سے کوئی برائی کرنا چاہتا ہے۔

(18) جب انھوں نے دیکھا کہ وہ ایک مکمل انسانی شکل میں ان کی طرف بڑھ رہا ہے تو انھوں نے کہا: اے آنے والے! اگر تم متقی ہو، اللہ سے ڈرتے ہو تو میں تم سے رحمان کی پناہ میں آتی ہوں اس بات سے کہ مجھے تم سے کوئی برائی پہنچے۔

(19) جبریل علیہ السلام نے کہا: میں بشر نہیں ہوں، میں تو بس آپ کے رب کی طرف سے قاصد ہوں۔ اس نے مجھے بھیجا ہے کہ میں آپ کو ایک پاکیزہ اور پارسا بیٹا عطا کروں۔

(20) مریم علیہا السلام نے تعجب سے کہا: میرے ہاں بیٹا کیسے ہوگا جبکہ خاوند یا کوئی دوسرا مرد میرے قریب نہیں آیا اور میں بدکار بھی نہیں ہوں کہ میرے ہاں بیٹا پیدا ہو جائے؟

(21) جبریل علیہ السلام نے ان سے کہا: معاملہ ایسے ہی ہے جیسے تم نے کہا ہے کہ خاوند یا کوئی دوسرا مرد تمھارے قریب نہیں گیا اور نہ تم زانیہ ہی ہو، لیکن تمھارے پاک رب نے کہا ہے: بغیر باپ کے بچہ پیدا کرنا میرے لیے نہایت آسان ہے۔ تاکہ جو بیٹا تمھیں ملے، وہ لوگوں کے لیے اللہ کی قدرت کی عظیم نشانی ہو اور تمھارے لیے اور اس پر ایمان لانے والوں کے لیے وہ ہماری طرف سے خاص رحمت ہو۔ تمھارے اس بچے کا پیدا ہونا اللہ کی قضا و قدر میں طے ہو چکا ہے جو لوحِ محفوظ میں لکھا ہوا ہے۔

(22) چنانچہ فرشتے کے پھونک مارنے کے بعد وہ حاملہ ہو گئیں، پھر انھوں نے لوگوں سے دور الگ جگہ تنہائی اختیار کر لی۔

(23) پھر انھیں دردِ زہ ہوا جو انھیں ایک کھجور کے تنے کی طرف لے آیا۔ مریم علیہا السلام نے کہا: کاش! میں اس دن سے پہلے مر جاتی اور میں کوئی قابلِ ذکر چیز نہ ہوتی کہ میرے بارے میں برا گمان کیا جاتا۔

(24) پھر ان کے قدموں کے نیچے سے عیسیٰ علیہ السلام نے آواز دی: غم نہ کرو۔ یقیناً تمھارے رب نے تمھارے نیچے پانی کا ایک چشمہ جاری کر دیا ہے جس سے تم پیو گی۔

(25) اور کھجور کا تنا پکڑو اور ہلاؤ تو یہ اسی لمحے تم پر تازہ پکی ہوئی کھجوریں گرائے گا۔

فوائد: ❀ شرعی احکام کی بجا آوری میں آنے والی تکلیفوں پر صبر کرنا مطلوب ہے۔

❀ والدین سے حسنِ سلوک کرنے کی اللہ کے ہاں عظیم قدر و منزلت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے شکر کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ نے مریم علیہا السلام کو اپنے کمالِ قدرت کی واضح نشانیاں دکھانے کے باوجود انھیں کھجور کا پھل حاصل کرنے کے لیے اسباب اختیار کرنے کا حکم دیا۔

فَكُلِي وَاشْرَبِي وَقَرِّي عَيْنًا ۚ فَإِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ أَحَدًا
فَقُولِي إِنِّي نَذَرْتُ لِلرَّحْمَٰنِ صَوْمًا فَلَنْ أُكَلِّمَ الْيَوْمَ إِنسِيًّا ﴿٢٦﴾
فَأَتَتْ بِهِ قَوْمَهَا تَحْمِلُهُ ۖ قَالُوا يَا مَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا فَرِيًّا ﴿٢٧﴾
يَا أُخْتَ هَارُونَ مَا كَانَ أَبُوكِ امْرَأَ سَوْءٍ وَمَا كَانَتْ أُمُّكِ بَغِيًّا ﴿٢٨﴾
فَأَشَارَتْ إِلَيْهِ ۖ قَالُوا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا ﴿٢٩﴾
قَالَ إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ آتَانِيَ الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا ﴿٣٠﴾ وَجَعَلَنِي
مُبَارَكًا أَيْنَ مَا كُنتُ وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ
حَيًّا ﴿٣١﴾ وَبَرًّا بِوَالِدَتِي وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا شَقِيًّا ﴿٣٢﴾ وَالسَّلَامُ
عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدتُّ وَيَوْمَ أَمُوتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا ﴿٣٣﴾ ذَٰلِكَ
عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ ۚ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِي فِيهِ يَمْتَرُونَ ﴿٣٤﴾ مَا كَانَ
لِلَّهِ أَن يَتَّخِذَ مِن وَلَدٍ ۖ سُبْحَانَهُ ۚ إِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ
لَهُ كُن فَيَكُونُ ﴿٣٥﴾ وَإِنَّ اللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ ۚ هَٰذَا
صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ ﴿٣٦﴾ فَاخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ مِن بَيْنِهِمْ ۖ فَوَيْلٌ
لِّلَّذِينَ كَفَرُوا مِن مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿٣٧﴾ أَسْمِعْ بِهِمْ وَأَبْصِرْ
يَوْمَ يَأْتُونَنَا لَٰكِنِ الظَّالِمُونَ الْيَوْمَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٣٨﴾

(26) اب تازہ کھجوریں کھاؤ، پانی پیو، اپنے بیٹے سے کلیجہ ٹھنڈا کرو اور غم نہ کرو۔ پھر اگر تمھیں کوئی انسان نظر آئے اور وہ تم سے نومولود کے بارے میں پوچھے تو اسے کہہ دینا کہ میں نے اپنے رب کی خاطر بات نہ کرنے کا روزہ رکھا ہوا ہے اور آج میں کسی انسان سے بات نہیں کروں گی۔ (27) چنانچہ مریم علیہا السلام اپنے بیٹے کو اٹھائے ہوئے اپنی قوم کے پاس آئیں۔ ان کی قوم نے ناگواری کے ساتھ انھیں کہا: اے مریم! تم نے بہت بری اور بے بنیاد حرکت کی ہے کہ بغیر باپ کے لڑکا لے آئی ہے۔ (28) اے عبادت میں ہارون سے مشابہت رکھنے والی! (اور وہ ایک نیک آدمی تھا) نہ تیرا باپ زانی تھا اور نہ تیری ماں بدکار تھی۔ نیکوکاری میں معروف ایک پاک باز گھرانے سے تعلق رکھنے کے باوجود تو نے بغیر باپ کے لڑکا کیسے جنم دیا ہے؟ (29) تو انھوں نے اپنے بیٹے عیسیٰ علیہ السلام کی طرف اشارہ کیا جبکہ وہ گود میں تھا۔ قوم نے حیرت کا اظہار کرتے ہوئے ان سے کہا: ہم گود کے بچے سے کیسے بات کریں؟ (30) عیسیٰ علیہ السلام نے کہا: میں اللہ کا بندہ ہوں، اس نے مجھے انجیل دی اور مجھے اپنے نبیوں میں سے ایک نبی بنایا ہے۔ (31) اور میں جہاں بھی ہوں، اس نے مجھے بندوں کے لیے انتہائی نفع بخش بنایا ہے اور اس نے مجھے زندگی بھر نماز ادا کرنے اور زکاۃ دینے کا حکم دیا ہے۔ (32) اس نے مجھے اپنی ماں سے حسنِ سلوک کرنے والا بنایا اور مجھے اپنے رب کی اطاعت سے تکبر کرنے والا نہیں بنایا اور نہ اس کی نافرمانی کرنے والا بنایا ہے۔ (33) اس نے مجھے میری پیدائش کے دن، میری وفات کے دن اور قیامت کو میرے دوبارہ جی اٹھنے کے دن شیطان اور اس کے چیلوں چانٹوں سے امن میں رکھا ہے، چنانچہ شیطان مجھے ان تین وحشت ناک مواقع پر دیوانہ اور مخبوط الحواس نہیں کر سکتا۔ (34) مذکورہ صفات والے شخص عیسیٰ ابن مریم ہیں۔ ان کے بارے میں یہی باتیں برحق ہیں، نہ کہ وہ جو گمراہ لوگ کہتے ہیں جو ان کے معاملے میں شک کرتے ہیں اور اختلاف کا شکار ہیں۔ (35) اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق نہیں کہ وہ کسی کو بیٹا بنائے۔ وہ اس سے پاک اور بری ہے۔ وہ جب کسی کام کا ارادہ کرتا ہے تو اس پاک ذات کے لیے اتنا ہی کافی ہوتا ہے کہ وہ اس سے کہہ دے: ''ہوجا'' تو وہ ہر صورت میں ہوجاتا ہے اور جس کی شان ایسی ہو، وہ اولاد سے پاک اور بے نیاز ہے۔ (36) بلاشبہ اللہ پاک ہی میرا اور تمھارا سبھی کا رب ہے، لہٰذا تم اسی ایک کے لیے عبادت کو خالص کرو۔ یہ جو میں نے تمھارے سامنے ذکر کیا ہے، یہی سیدھا راستہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی تک پہنچاتا ہے۔ (37) چنانچہ اختلاف کرنے والوں نے عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں اختلاف کیا اور ان کی قوم ہی کے لوگ مختلف گروہوں میں تقسیم ہو گئے۔ بعض ان پر ایمان لائے اور انھوں نے کہا: وہ اللہ کے رسول ہیں اور دوسرے کچھ لوگوں نے ان کے ساتھ کفر کیا، جیسے یہود۔ اسی طرح کچھ گروہوں نے ان کے بارے میں غلو (مبالغہ) کیا۔ بعض نے کہا: وہ اللہ ہیں۔ دوسرے کچھ لوگوں نے کہا: وہ اللہ کے بیٹے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب باتوں سے بلند و بالا ہے اور عیسیٰ علیہ السلام کے معاملے میں اختلاف کرنے والوں کے لیے قیامت کے عظیم دن کی حاضری کے باعث ہلاکت ہے کیونکہ اس میں کئی مشاہدات ہوں گے اور حساب و عذاب ہوگا۔

(38) اس دن وہ کیا خوب سننے والے اور کیا خوب دیکھنے والے ہوں گے۔ وہ اس وقت سنیں گے جب سننا ان کے لیے نفع بخش نہیں ہوگا اور اس وقت دیکھیں گے جب دیکھنا ان کے لیے مفید نہیں ہوگا، لیکن ظالم لوگ دنیا کی زندگی میں واضح گمراہی میں پڑ کر سیدھی راہ سے ہٹے ہوئے ہیں اور آخرت کے لیے تیاری نہیں کر رہے حتی کہ وہ ان کے پاس اچانک آجائے گی جبکہ وہ اپنے ظلم پر قائم ہوں گے۔

فوائد: ❀ مریم علیہا السلام کو بات نہ کرنے اور خاموش رہنے کا حکم دینا اس بات کی دلیل ہے کہ بعض موقعوں پر خاموش رہنا باعثِ فضیلت ہوتا ہے۔ ❀ چپ کا روزہ رکھنا ہم سے پہلے لوگوں کی شریعت میں جائز تھا، جبکہ حدیث کے مطابق ہماری شریعت میں یہ ممنوع ہے۔ ❀ عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے بارے میں جو کچھ قرآن نے بتایا ہے، وہی قطعی برحق اور حتمی ہے جس میں کوئی شک نہیں اور اس کے علاوہ تمام اقوال جھوٹ اور باطل ہیں جو رسولوں کی شان کے لائق نہیں۔ ❀ دنیا میں کافر حق سے بہرے اور اندھے ہوتے ہیں لیکن آخرت میں جب عذاب دیکھیں گے تو سب کچھ دیکھیں اور سنیں گے مگر اس وقت کا دیکھنا سننا انھیں ہرگز فائدہ نہ دے گا۔

وَاَنۡذِرۡهُمۡ يَوۡمَ الۡحَسۡرَةِ اِذۡ قُضِىَ الۡاَمۡرُ ۘ وَهُمۡ فِىۡ غَفۡلَةٍ وَّهُمۡ
لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۳۹﴾ اِنَّا نَحۡنُ نَرِثُ الۡاَرۡضَ وَمَنۡ عَلَيۡهَا وَاِلَيۡنَا
يُرۡجَعُوۡنَ ﴿۴۰﴾ وَاذۡكُرۡ فِى الۡكِتٰبِ اِبۡرٰهِيۡمَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيۡقًا
نَّبِيًّا ﴿۴۱﴾ اِذۡ قَالَ لِاَبِيۡهِ يٰۤاَبَتِ لِمَ تَعۡبُدُ مَا لَا يَسۡمَعُ وَلَا يُبۡصِرُ وَ
لَا يُغۡنِىۡ عَنۡكَ شَيۡـًٔا ﴿۴۲﴾ يٰۤاَبَتِ اِنِّىۡ قَدۡ جَآءَنِىۡ مِنَ الۡعِلۡمِ مَا لَمۡ
يَاۡتِكَ فَاتَّبِعۡنِىۡۤ اَهۡدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ﴿۴۳﴾ يٰۤاَبَتِ لَا تَعۡبُدِ الشَّيۡطٰنَ ؕ
اِنَّ الشَّيۡطٰنَ كَانَ لِلرَّحۡمٰنِ عَصِيًّا ﴿۴۴﴾ يٰۤاَبَتِ اِنِّىۡۤ اَخَافُ اَنۡ
يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحۡمٰنِ فَتَكُوۡنَ لِلشَّيۡطٰنِ وَلِيًّا ﴿۴۵﴾ قَالَ اَرَاغِبٌ
اَنۡتَ عَنۡ اٰلِهَتِىۡ يٰۤاِبۡرٰهِيۡمُ ۚ لَئِنۡ لَّمۡ تَنۡتَهِ لَاَرۡجُمَنَّكَ وَاهۡجُرۡنِىۡ مَلِيًّا ﴿۴۶﴾
قَالَ سَلٰمٌ عَلَيۡكَ ۚ سَاَسۡتَغۡفِرُ لَكَ رَبِّىۡ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِىۡ حَفِيًّا ﴿۴۷﴾ وَ
اَعۡتَزِلُكُمۡ وَمَا تَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ وَاَدۡعُوۡا رَبِّىۡ ۖ عَسٰۤى اَلَّاۤ
اَكُوۡنَ بِدُعَآءِ رَبِّىۡ شَقِيًّا ﴿۴۸﴾ فَلَمَّا اعۡتَزَلَهُمۡ وَمَا يَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ
دُوۡنِ اللّٰهِ ۙ وَهَبۡنَا لَهٗۤ اِسۡحٰقَ وَيَعۡقُوۡبَ ؕ وَكُلًّا جَعَلۡنَا نَبِيًّا ﴿۴۹﴾
وَوَهَبۡنَا لَهُمۡ مِّنۡ رَّحۡمَتِنَا وَجَعَلۡنَا لَهُمۡ لِسَانَ صِدۡقٍ عَلِيًّا ﴿۵۰﴾
وَاذۡكُرۡ فِى الۡكِتٰبِ مُوۡسٰۤى ۫ اِنَّهٗ كَانَ مُخۡلَصًا وَّكَانَ رَسُوۡلًا نَّبِيًّا ﴿۵۱﴾

(39) اے رسول! لوگوں کو پچھتاوے کے دن سے ڈرائیں، جب برائی کرنے والا اپنی برائی پر پچھتائے گا اور نیک آدمی اس بات پر پچھتائے گا کہ اس نے زیادہ اطاعت کیوں نہ کی۔ جب لوگوں کے صحیفے لپیٹ دیے جائیں گے اور ان کے حساب کتاب کا معاملہ مکمل ہو جائے گا اور ہر ایک اپنے آگے بھیجے ہوئے اعمال کے انجام کو پہنچ جائے گا، حالانکہ دنیا کی زندگی میں وہ اس کے متعلق دھوکے کا شکار تھے، آخرت سے بے خبر تھے اور قیامت کے دن پر ایمان نہیں رکھتے تھے۔ (40) بلاشبہ مخلوق کے فنا ہونے کے بعد ہم ہی باقی رہنے والے ہیں۔ ان کے ختم ہونے اور ہمارے ان کے بعد باقی رہنے کی وجہ سے ہم ہی زمین اور اس پر موجود ہر چیز کے وارث ہوں گے، ان کے مالک اور ان میں اپنی چاہت کے مطابق ہر قسم کا تصرف اور تبدیلی کرنے والے ہوں گے اور قیامت کے دن ہمارے اکیلے ہی کی طرف وہ سب حساب اور بدلے کے لیے لوٹائے جائیں گے۔ (41) اے رسول! اپنے اوپر نازل ہونے والے قرآن میں ابراہیم علیہ السلام کے واقعے کا ذکر کریں۔ بلاشبہ وہ نہایت سچ بولنے والے اور اللہ کی آیتوں کی تصدیق کرنے والے اور اللہ کی طرف سے نبی تھے۔ (42) جب انھوں نے اپنے باپ آزر سے کہا: اے ابا جان! آپ اللہ کے علاوہ اس بت کی عبادت کیوں کرتے ہیں جو آپ کے اسے پکارنے پر آپ کی دعا نہیں سنتا اور اگر آپ اس کی عبادت کریں تو آپ کی عبادت نہیں دیکھتا۔ آپ سے نقصان دور کر سکتا ہے نہ آپ کے لیے نفع کھینچ کر لا سکتا ہے۔ (43) اے ابا جان! بلاشبہ میرے پاس بذریعۂ وحی علم آیا ہے جو آپ کے پاس نہیں آیا، لہٰذا آپ میری پیروی کریں، میں سیدھے راستے کی طرف آپ کی راہنمائی کروں گا۔ (44) اے ابا جان! شیطان کی اطاعت کے ذریعے سے اس کی عبادت نہ کریں۔ بلاشبہ شیطان رحمان کا نافرمان ہے کہ اس نے اسے آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا حکم دیا تھا تو اس نے سجدہ نہ کیا۔ (45) اے ابا جان! اگر آپ اپنے کفر پر مر گئے تو میں ڈرتا ہوں کہ آپ کو رحمٰن کی طرف سے سخت عذاب پہنچے گا اور آپ شیطان سے دوستی کی وجہ سے عذاب میں بھی اس کے ساتھی بن جائیں گے۔ (46) آزر نے اپنے بیٹے ابراہیم علیہ السلام سے کہا: اے ابراہیم! کیا تو میرے ان بتوں سے منہ پھیرتا ہے جن کی میں عبادت کرتا ہوں؟ اگر تو میرے بتوں کو برا بھلا کہنے سے باز نہ آیا تو میں تجھے ضرور پتھر مار مار کر ختم کر دوں گا۔ مجھ سے لمبے عرصے کے لیے دور چلا جا اور میرے ساتھ بات نہ کر اور نہ میرے ساتھ اکٹھے رہ۔ (47) ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ سے کہا: میری طرف سے آپ کو سلام۔ میری طرف سے آپ کو کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی۔ میں اپنے رب سے آپ کے لیے بخشش اور ہدایت کی دعا ضرور کروں گا۔ بلاشبہ وہ میرے ساتھ نہایت لطف و کرم کرنے والا ہے۔ (48) اور میں تم سے اور تمھارے ان معبودوں سے علیحدہ ہوتا ہوں جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو۔ اور میں اپنے اکیلے رب سے دعا کرتا ہوں، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا۔ امید ہے کہ جب میں اس سے دعا کروں گا تو وہ مجھے اپنی عطا سے نہیں روکے گا کہ میں اسے پکار کر محروم ہو جاؤں۔ (49) پھر جب وہ انھیں اور ان کے معبودوں کو چھوڑ کر چلے گئے جن کی وہ اللہ کے سوا عبادت کرتے تھے تو ہم نے انھیں خاندان کو چھوڑنے کا بدلہ یہ دیا کہ انھیں اسحاق بیٹا عطا کیا اور پھر پوتا یعقوب بھی دیا اور ہم نے ان دونوں میں سے ہر ایک کو نبی بنایا۔ (50) ہم نے انھیں اپنی رحمت سے نبوت کے علاوہ بہت زیادہ بھلائی بھی عطا کی اور لوگوں کی زبانوں پر ہمیشہ کے لیے ان کی اچھی تعریف جاری کر دی۔ (51) اور اے رسول! اپنے اوپر نازل ہونے والے قرآن مجید میں موسیٰ علیہ السلام کی خبر کا ذکر کیجیے۔ بلاشبہ وہ نہایت برگزیدہ اور منتخب کیے ہوئے تھے اور اللہ کے عظیم رسول اور نبی تھے۔

فوائد: ❀ جب ابراہیم علیہ السلام قوم کو چھوڑ کر گئے تو سیدہ سارہ بھی ان کے ساتھ تھیں۔ اس مناسبت سے اس تحفے کا ذکر کیا جو ان دونوں کو بیٹے اور پوتے کی صورت میں عطا کیا، پھر اسماعیل علیہ السلام کا مستقل ذکر کیا، جو اللہ تعالیٰ نے انھیں اسحاق علیہ السلام سے پہلے عطا کیا تھا۔ ❀ والدین کے ساتھ نہایت ادب و احترام، لطف و کرم اور نرمی سے بات کرنی چاہیے اور انھیں بلاتے وقت سب سے اچھے ناموں کا چناؤ کرنا چاہیے۔ ❀ نافرمانیاں بندے کے لیے اللہ کی رحمت کے حصول میں رکاوٹ بن جاتی ہیں اور اس پر رحمت کے دروازے بند کر دیتی ہیں۔ اسی طرح اطاعت گزاری اللہ تعالیٰ کی رحمت کے حصول کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ ❀ ہر نیکوکار سے اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ اس کی نیکی کے مطابق اسے اچھی شہرت عطا کرے گا اور ابراہیم علیہ السلام اور ان کی اولاد تو نیکوکاروں کے امام ہیں۔

وَنَادَيْنٰهُ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ وَقَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا ﴿۵۲﴾ وَ
وَهَبْنَا لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَآ اَخَاهُ هٰرُوْنَ نَبِيًّا ﴿۵۳﴾ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ
اِسْمٰعِيْلَ ۚ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ﴿۵۴﴾ ۚ وَ
كَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ ۚ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ﴿۵۵﴾
وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ ۚ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ﴿۵۶﴾ ۙ وَّرَفَعْنٰهُ
مَكَانًا عَلِيًّا ﴿۵۷﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ
مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ۖ وَّمِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ
وَاِسْرَآءِيْلَ ۖ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا ۭ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ
الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا ﴿۵۸﴾ السجدة فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ
اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ﴿۵۹﴾ ۙ
اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ
الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْـًٔا ﴿۶۰﴾ ۙ جَنّٰتِ عَدْنِ ۨ الَّتِيْ وَعَدَ
الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ بِالْغَيْبِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ وَعْدُهٗ مَاْتِيًّا ﴿۶۱﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ
فِيْهَا لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًا ۭ وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ﴿۶۲﴾
تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا ﴿۶۳﴾

(52) جہاں موسیٰ علیہ السلام کھڑے تھے، ان کی دائیں جانب پہاڑ سے ہم نے انھیں آواز دی اور ان کو سرگوشی کے لیے قریب کرلیا جہاں اللہ تعالیٰ نے انھیں اپنا کلام سنایا۔

(53) ہم نے اپنی رحمت سے اور بطورِ انعام ان کو ان کے بھائی ہارون نبی عطا کیے۔ یہ ان کی اس دعا کا نتیجہ تھا جو انھوں نے اپنے رب سے اس بارے میں کی تھی۔

(54) اور اے رسول! اپنے اوپر نازل ہونے والے قرآن میں اسماعیل علیہ السلام کا ذکر خیر کیجیے۔ بلاشبہ وہ وعدے کے سچے تھے۔ جب وعدہ کرتے تو ضرور وفا کرتے اور وہ عظیم رسول اور نبی تھے۔

(55) وہ اپنے گھر والوں کو نماز قائم کرنے اور زکاۃ ادا کرنے کا حکم دیتے اور وہ اپنے رب کے نہایت پسندیدہ اور منظورِ نظر تھے۔

(56) اے رسول! اپنے اوپر نازل ہونے والے قرآن میں ادریس علیہ السلام کا تذکرہ کیجیے۔ بلاشبہ وہ نہایت سچے اور اپنے رب کی آیات کی تصدیق کرنے والے تھے اور وہ اللہ کے نبیوں میں سے ایک نبی تھے۔

(57) ہم نے انھیں نبوت عطا کرکے ان کی شان بلند کی اور وہ نہایت بلند مقام و مرتبہ والے تھے۔

(58) یہ سب حضرات جن کا ذکر اس سورت میں آیا ہے جن کی ابتدا زکریا علیہ السلام سے ہوئی اور اختتام ادریس علیہ السلام پر ہوا، یہ آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے نبوت کا انعام فرمایا اور ان لوگوں کی نسل سے ہیں جنھیں ہم نے نوح علیہ السلام کے ساتھ کشتی میں سوار کیا اور اولادِ ابراہیم اور اولادِ یعقوب سے ہیں اور ان لوگوں میں سے ہیں جنھیں ہم نے اسلام کی ہدایت بخشی، انھیں اپنے برگزیدہ بندے بنایا اور نبوت عطا کی۔ جب وہ اللہ کی آیتوں کی قراءت سنتے تو اللہ کے ڈر سے روتے ہوئے سجدے میں گر جاتے۔

(59) پھر ان برگزیدہ انبیاء علیہم السلام کے بعد ایسے لوگ آئے جو نہایت برے اور گمراہ تھے جنھوں نے نمازیں ضائع کیں اور انھیں صحیح طرح ادا نہ کیا جیسا کہ ان سے مطالبہ تھا اور اپنی نفسانی خواہشات کے پجاری بن کر زنا جیسے بے حیائی پر مبنی گناہ کیے۔ بہت جلد انھیں دوزخ میں برے انجام اور ناکامی کا سامنا کرنا پڑے گا۔

(60) ہاں، جس نے اپنی کمی کوتاہی سے توبہ کرلی، اللہ پر ایمان لے آیا اور نیک عمل کیے تو ان صفات والے لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور ان کے اعمال کے اجر میں ذرہ بھر کمی نہ ہوگی، خواہ تھوڑی سی ہی کیوں نہ ہو۔

(61) وہ ہمیشہ رہنے والی جنتوں میں ہوں گے، جن میں داخل کرنے کا وعدہ رحمان نے اپنے نیک بندوں سے غائبانہ کر رکھا ہے۔ انھوں نے انھیں دیکھا نہیں مگر ان پر ایمان رکھتے ہیں۔ جنت کا جو وعدہ اللہ تعالیٰ نے کر رکھا ہے، وہ اگرچہ آنکھوں سے اوجھل ہے مگر ہر صورت میں پورا ہونے والا ہے۔

(62) وہ اس میں کوئی فضول اور بے حیائی کی بات نہیں سنیں گے بلکہ ایک دوسرے کا سلام اور فرشتوں کی طرف سے کہا جانے والا سلام ہی سنیں گے اور صبح و شام حسبِ خواہش انھیں کھانا پیش کیا جائے گا۔

(63) ان مذکورہ صفات والی جنت کا وارث ہم اپنے ان بندوں کو بنائیں گے جو ہمارے حکم مانتے اور منع کیے ہوئے کاموں سے باز رہتے تھے۔

فوائد: ❀ داعی کو ہمیشہ ایسے مددگاروں کی ضرورت رہتی ہے جو دعوت کے میدان میں اس کی مدد کریں۔

❀ اللہ تعالیٰ کے لیے صفتِ کلام کا اثبات ہوتا ہے۔

❀ وعدے کا سچا ہونا قابلِ تعریف عمل ہے اور یہ نبیوں اور رسولوں کے اخلاق میں سے ایک عمدہ عادت ہے۔ اس کے برعکس وعدہ خلافی ہے جو نہایت قابلِ مذمت صفت ہے۔

وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمۡرِ رَبِّكَ ۚ لَهٗ مَا بَيۡنَ اَيۡدِيۡنَا وَمَا خَلۡفَنَا
وَمَا بَيۡنَ ذٰلِكَ ۚ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ﴿۶۴﴾ ۚ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ
الۡاَرۡضِ وَمَا بَيۡنَهُمَا فَاعۡبُدۡهُ وَاصۡطَبِرۡ لِعِبَادَتِهٖ ؕ هَلۡ تَعۡلَمُ
لَهٗ سَمِيًّا ﴿۶۵﴾ ع وَيَقُوۡلُ الۡاِنۡسَانُ ءَاِذَا مَا مِتُّ لَسَوۡفَ اُخۡرَجُ حَيًّا ﴿۶۶﴾
اَوَلَا يَذۡكُرُ الۡاِنۡسَانُ اَنَّا خَلَقۡنٰهُ مِنۡ قَبۡلُ وَلَمۡ يَكُ شَيۡـًٔا ﴿۶۷﴾
فَوَرَبِّكَ لَنَحۡشُرَنَّهُمۡ وَالشَّيٰطِيۡنَ ثُمَّ لَنُحۡضِرَنَّهُمۡ حَوۡلَ جَهَنَّمَ
جِثِيًّا ﴿۶۸﴾ ۚ ثُمَّ لَنَنۡزِعَنَّ مِنۡ كُلِّ شِيۡعَةٍ اَيُّهُمۡ اَشَدُّ عَلَى الرَّحۡمٰنِ
عِتِيًّا ﴿۶۹﴾ ۚ ثُمَّ لَنَحۡنُ اَعۡلَمُ بِالَّذِيۡنَ هُمۡ اَوۡلٰى بِهَا صِلِيًّا ﴿۷۰﴾ وَاِنۡ
مِّنۡكُمۡ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتۡمًا مَّقۡضِيًّا ﴿۷۱﴾ ۚ ثُمَّ نُنَجِّى
الَّذِيۡنَ اتَّقَوۡا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيۡنَ فِيۡهَا جِثِيًّا ﴿۷۲﴾ وَاِذَا تُتۡلٰى عَلَيۡهِمۡ
اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لِلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا ۙ اَىُّ الۡفَرِيۡقَيۡنِ
خَيۡرٌ مَّقَامًا وَّاَحۡسَنُ نَدِيًّا ﴿۷۳﴾ وَكَمۡ اَهۡلَكۡنَا قَبۡلَهُمۡ مِّنۡ قَرۡنٍ هُمۡ
اَحۡسَنُ اَثَاثًا وَّرِءۡيًا ﴿۷۴﴾ قُلۡ مَنۡ كَانَ فِى الضَّلٰلَةِ فَلۡيَمۡدُدۡ لَهُ
الرَّحۡمٰنُ مَدًّا ۚ حَتّٰۤى اِذَا رَاَوۡا مَا يُوۡعَدُوۡنَ اِمَّا الۡعَذَابَ وَاِمَّا
السَّاعَةَ ؕ فَسَيَعۡلَمُوۡنَ مَنۡ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضۡعَفُ جُنۡدًا ﴿۷۵﴾

اور جب اللہ تعالیٰ نے پرہیزگاروں کے اجر وثواب کا ذکر کیا تو ساتھ ہی یہ بھی ذکر کر دیا کہ پرہیزگاری اللہ کے حکم کے سامنے رک جانے کا نام ہے، چنانچہ فرمایا: ﴿64﴾ اے جبریل! محمد ﷺ سے کہہ دیں: بلاشبہ فرشتے اپنی مرضی سے نازل نہیں ہوتے۔ وہ صرف اللہ کے حکم سے اترتے ہیں۔ ہمیں مستقبل میں پیش آنے والا آخرت کا معاملہ بھی اللہ ہی کا ہے اور جو دنیا میں پیچھے چھوڑ آئے ہیں اور جو دنیا و آخرت کے درمیان ہے، سب اللہ ہی کا ہے۔ اے رسول! آپ کا رب کوئی چیز بھولنے والا نہیں۔ ﴿65﴾ وہ آسمانوں کا خالق، زمین کا خالق، ان دونوں کا مالک، ان کے امور کی تدبیر کرنے والا ہے اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اس کا پیدا کرنے والا، اس کا مالک اور اس کی تدبیر کرنے والا ہے، لہٰذا اسی اکیلے کی عبادت کریں، وہی عبادت کا حقدار ہے اور اس کی عبادت پر ڈٹے رہیں۔ کوئی اس کا ہم پلہ، اس جیسا اور اس کے مشابہ نہیں جو عبادت میں اس کا شریک ہو۔ ﴿66﴾ مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے کا منکر کافر شخص مذاق اڑاتے ہوئے کہتا ہے: کیا بھلا جب میں مر جاؤں گا تو عنقریب مجھے قبر سے دوبارہ زندہ کر کے اٹھایا جائے گا؟ بلاشبہ یہ بات تو عقل سے بہت دور ہے۔ ﴿67﴾ کیا دوبارہ اٹھائے جانے کے اس منکر کو یہ یاد نہیں کہ ہم نے اس سے پہلے اسے پیدا کیا جبکہ وہ کوئی قابلِ ذکر شے نہ تھا؟ وہ پہلی تخلیق ہی سے دوسری تخلیق پر دلیل پکڑ لیتا، حالانکہ دوسری دفعہ پیدا کرنا زیادہ سہل اور آسان ہے۔ ﴿68﴾ اے رسول! آپ کے رب کی قسم! ہم ضرور انھیں ان کی قبروں سے نکال کر ان کے گمراہ کرنے والے شیطانوں کے ہمراہ حشر میں جمع کریں گے، پھر انھیں گھٹنوں کے بل جہنم کی طرف ذلیل کر کے لے جائیں گے۔ ﴿69﴾ ہم بڑی شدت اور سختی کے ساتھ ان گمراہ گروہوں میں سے ان کو باہر نکالیں گے جو زیادہ نافرمان تھے اور وہ ان کے لیڈر تھے۔ ﴿70﴾ یقیناً ہم خوب جانتے ہیں کہ آگ میں داخل ہونے اور اس کی گرمی اور سختی جھیلنے کا زیادہ حق دار کون ہے۔ ﴿71﴾ اے لوگو! تم میں سے ہر ایک کو وہ پل ضرور عبور کرنا ہے جو جہنم کے اوپر نصب ہے اور وہاں سے ہر ایک کا گزرنا اللہ تعالیٰ کا قطعی فیصلہ ہے جو اس نے کیا ہے اور اس کے فیصلے کو کوئی رد نہیں کر سکتا۔ ﴿72﴾ پھر ہم اس پل پر سے گزرنے کے بعد، ان لوگوں کو بچا لیں گے جو اپنے رب کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے رک کر اس سے ڈرتے تھے اور ہم ظالموں کو گھٹنوں کے بل گرتا ہوا چھوڑ دیں گے۔ وہ دوزخ سے بھاگنے کی طاقت نہیں رکھیں گے۔ ﴿73﴾ جب لوگوں کو ہمارے رسول ﷺ پر نازل ہونے والی واضح آیتیں سنائی جاتی ہیں تو کافر مومنوں سے کہتے ہیں کہ ہم دونوں فریقوں میں سے کس کا ٹھکانہ اور گھر اچھا ہے اور کس کی مجلس بہتر ہے، ہمارے گروہ کی یا تمھارے فریق کی؟ ﴿74﴾ کتنی ایسی امتیں گزری ہیں جنھیں ہم نے مادی برتری پر فخر کرنے والے ان کافروں سے پہلے ہلاک کیا۔ وہ مالی طور پر ان سے کہیں زیادہ مضبوط تھیں اور وہ لوگ اپنے ظاہری رہن سہن اور لباس وغیرہ میں بھی ان سے بہت زیادہ خوبصورت تھے۔ ﴿75﴾ اے رسول! کہہ دیں: جو اپنی گمراہی میں پاگل ہو تو رحمان اسے اور ڈھیل دیتا ہے تاکہ اس کی گمراہی میں اضافہ ہو، حتیٰ کہ جب وہ اس عذاب کا مشاہدہ کریں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے، خواہ دنیا میں جلدی آنے والا عذاب ہو یا قیامت کے دن دیر سے آنے والا، تو اس دن انھیں ضرور علم ہو جائے گا کہ کس کی جگہ زیادہ بری ہے اور کس کے مددگار کم ہیں، کیا وہ ان کا گروہ ہے یا مومنوں کی جماعت؟

فوائد: ❀ بلاشبہ فرشتے اللہ کے قاصد ہیں جو وحی لانے والے ہیں۔ وہ انسانوں میں سے کسی نبی اور رسول پر صرف اللہ تعالیٰ کے حکم سے نازل ہوتے ہیں۔ ❀ اہلِ ایمان کو چاہیے کہ وہ استطاعت کے مطابق اللہ کے حکم بجالانے میں مشغول رہیں اور ان پر ہمیشگی اختیار کریں۔ ❀ تمام مخلوقات (جن وانس) کو آگ پر پیش کیا جائے گا، یعنی پل پر سے گزرنا ہوگا، نہ کہ جہنم میں داخل ہونا ہوگا اور ایسا ہر صورت میں ہوگا۔ ❀ دینی معیار اور صحیح مفہوم جاہلوں اور عوام کے تصورات سے مختلف ہوتے ہیں۔ ❀ جو شخص گمراہی میں غرق اور کفر پہ ڈٹا ہوا ہو، اللہ تعالیٰ اسے اس کی جہالت اور اس کے کفر کی سرکشی میں بھٹکتا چھوڑ دیتا ہے حتیٰ کہ اس کے دھوکا کھانے کا دورانیہ لمبا ہو جاتا ہے جو اس کے لیے زیادہ سخت پکڑ کا باعث بنتا ہے۔

وَيَزِيۡدُ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ اهۡتَدَوۡا هُدًى ؕ وَالۡبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ
خَيۡرٌ عِنۡدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيۡرٌ مَّرَدًّا ﴿۷۶﴾ اَفَرَءَيۡتَ الَّذِىۡ كَفَرَ
بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوۡتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا ؕ ﴿۷۷﴾ اَطَّلَعَ الۡغَيۡبَ اَمِ اتَّخَذَ
عِنۡدَ الرَّحۡمٰنِ عَهۡدًا ﴿۷۸﴾ كَلَّا ؕ سَنَكۡتُبُ مَا يَقُوۡلُ وَنَمُدُّ لَهٗ مِنَ
الۡعَذَابِ مَدًّا ﴿۷۹﴾ وَّنَرِثُهٗ مَا يَقُوۡلُ وَيَاۡتِيۡنَا فَرۡدًا ﴿۸۰﴾ وَاتَّخَذُوۡا
مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لِّيَكُوۡنُوۡا لَهُمۡ عِزًّا ﴿۸۱﴾ كَلَّا ؕ سَيَكۡفُرُوۡنَ
بِعِبَادَتِهِمۡ وَيَكُوۡنُوۡنَ عَلَيۡهِمۡ ضِدًّا ﴿۸۲﴾ اَلَمۡ تَرَ اَنَّاۤ اَرۡسَلۡنَا الشَّيٰطِيۡنَ
عَلَى الۡكٰفِرِيۡنَ تَؤُزُّهُمۡ اَزًّا ﴿۸۳﴾ فَلَا تَعۡجَلۡ عَلَيۡهِمۡ ؕ اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمۡ عَدًّا ﴿۸۴﴾
يَوۡمَ نَحۡشُرُ الۡمُتَّقِيۡنَ اِلَى الرَّحۡمٰنِ وَفۡدًا ﴿۸۵﴾ وَّنَسُوۡقُ الۡمُجۡرِمِيۡنَ
اِلٰى جَهَنَّمَ وِرۡدًا ﴿۸۶﴾ لَا يَمۡلِكُوۡنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنۡدَ
الرَّحۡمٰنِ عَهۡدًا ﴿۸۷﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحۡمٰنُ وَلَدًا ﴿۸۸﴾ لَقَدۡ جِئۡتُمۡ شَيۡـًٔا
اِدًّا ﴿۸۹﴾ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرۡنَ مِنۡهُ وَتَنۡشَقُّ الۡاَرۡضُ وَتَخِرُّ الۡجِبَالُ
هَدًّا ﴿۹۰﴾ اَنۡ دَعَوۡا لِلرَّحۡمٰنِ وَلَدًا ﴿۹۱﴾ وَمَا يَنۡۢبَغِىۡ لِلرَّحۡمٰنِ اَنۡ يَّتَّخِذَ وَلَدًا ﴿۹۲﴾
اِنۡ كُلُّ مَنۡ فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ اِلَّاۤ اٰتِى الرَّحۡمٰنِ عَبۡدًا ﴿۹۳﴾ لَقَدۡ
اَحۡصٰىهُمۡ وَعَدَّهُمۡ عَدًّا ﴿۹۴﴾ وَكُلُّهُمۡ اٰتِيۡهِ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ فَرۡدًا ﴿۹۵﴾

(76) اے رسول! گمراہی میں مزید بڑھنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کفار کو دی جانے والی ڈھیل کے برعکس اللہ ہدایت والوں کو ایمان واطاعت اور اعمالِ صالحہ میں بڑھاتا ہے جو ابدی سعادت اور رب تعالیٰ کے ہاں جزا کے اعتبار سے زیادہ نفع بخش ہیں اور انجام کے اعتبار سے بہت خوب ہیں۔ (77) اے رسول! کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جس نے ہمارے دلائل کا انکار کیا، ہماری وعید کی پروا نہ کی اور کہا: اگر میں مر گیا اور دوبارہ اٹھایا گیا تو ضرور مجھے بہت زیادہ مال اور اولاد ملے گی۔ (78) کیا اسے غیب کا علم ہے اور وہ دلیل کی بنیاد پر یہ بات کہتا ہے؟ یا اس نے اپنے رب سے کوئی وعدہ لے رکھا ہے کہ وہ ضرور اسے جنت میں داخل کرے گا اور ہر صورت میں اسے مال اور اولاد عطا کرے گا؟ (79) معاملہ ہرگز ایسا نہیں جیسا اس نے خیال کیا۔ ہم اس کا قول وعمل ضرور لکھیں گے اور ہم اس کے جھوٹے دعوے کی وجہ سے اسے عذاب پر عذاب دیں گے۔ (80) ہمارے اسے ہلاک کرنے کے بعد ہم ہی اس کے چھوڑے ہوئے مال واولاد کے وارث ہوں گے اور وہ قیامت کے دن ہمارے پاس تنہا آئے گا اور اس سے اس کا مال ومرتبہ جس سے وہ فائدہ اٹھاتا تھا، چھین لیا جائے گا۔ (81) مشرکوں نے اللہ کے سوا غیروں کو اپنا معبود بنا لیا تاکہ وہ ان کے حمایتی اور مددگار ہوں جن کے ذریعے سے وہ غلبہ حاصل کریں۔ (82) معاملہ ایسے بالکل نہیں جیسے وہ خیال کر بیٹھے ہیں۔ یہی معبود جن کی وہ اللہ کے سوا عبادت کرتے ہیں، روزِ قیامت مشرکوں کی اس عبادت کا انکار کر دیں گے جو وہ ان جھوٹے خداؤں کی کرتے تھے اور وہ ان سے براءت کا اظہار کرتے ہوئے ان کے دشمن بن جائیں گے۔ (83) اے رسول! کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ ہم نے شیطان بھیجے اور انھیں کافروں پر مسلط کر دیا جو انھیں گناہوں اور اللہ کے دین سے روکنے پر خوب ابھارتے ہیں۔ (84) اے رسول! آپ اللہ سے ان کی جلد ہلاکت کا مطالبہ کر کے جلدی نہ کریں۔ ہم ان کی عمریں اچھی طرح گن رہے ہیں۔ جب ان کی مہلت کا وقت ختم ہو جائے گا تو ہم انھیں وہ سزا دیں گے جس کے وہ حقدار ہیں۔ (85) اے رسول! قیامت کا دن یاد کریں جب ہم رب کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے رک کر اپنے رب سے ڈرنے والوں کو نہایت عزت واکرام کے ساتھ ان کے پروردگار کی طرف مختلف گروہوں میں جمع کریں گے۔ (86) اور کافروں کو پیاسے ہی جہنم کی طرف ہانکیں گے۔ (87) یہ کافر ایک دوسرے کی سفارش کا اختیار نہیں رکھیں گے سوائے ان کے جنھوں نے اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لا کر دنیا میں اللہ سے اس کا عہد لیا ہو۔ (88) یہود ونصاریٰ اور بعض مشرکوں نے کہا: رحمٰن نے اولاد بنائی ہے۔ (89) ایسی بات کہنے والو! یقیناً تم نے بہت بڑا جرم کیا ہے۔

(90) قریب ہے کہ اس بری بات سے آسمان پھٹ پڑیں اور زمین میں دراڑیں اور شگاف پڑ جائیں اور قریب ہے کہ پہاڑ گر کر ڈھے جائیں۔

(91) یہ سب اس وجہ سے کہ انھوں نے رحمان کی طرف اولاد کی نسبت کی۔ اللہ تعالیٰ اس سے بہت بلند اور بہت بڑا ہے۔

(92) یہ بات کس طرح صحیح ہو سکتی ہے کہ رحمٰن نے اولاد بنائی ہے کیونکہ وہ اس سے پاک ہے۔ (93) آسمانوں میں جتنے فرشتے اور زمین میں جتنے انسان اور جن ہیں، سب ضرور قیامت کے دن اپنے رب کے سامنے فرمانبردار بن کر پیش ہوں گے۔ (94) اللہ تعالیٰ نے ان سب کا اپنے علم سے احاطہ کر رکھا ہے اور انھیں اچھی طرح گن رکھا ہے، لہٰذا ان میں سے کوئی فرد بھی اس سے چھپا ہوا نہیں۔ (95) ان میں سے ہر ایک قیامت کے دن اس کے پاس تن تنہا آئے گا۔ اس کا کوئی مددگار ہو گا نہ اس کے پاس مال ہی ہو گا۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ اہلِ ایمان کو ہدایت پر ثابت قدم رکھتا ہے، انھیں مزید توفیق اور نصرت عنایت فرماتا ہے اور ان کے لیے بدلے کے طور پر اپنی آیات نازل فرماتا ہے جس سے ان کا ایمان ویقین مزید پختہ ہو جاتا ہے۔ ❀ یہ آیات اس بات کی دلیل ہیں کہ کافر نہایت بے وقوف اور سوچ اور فکر کا ہلکا ہوتا ہے۔ اس کی خواہشات بڑی چکنی چپڑی ہوتی ہیں جنھیں وہ آخرت میں یقیناً اس کے بالکل برعکس پائے گا۔ ❀ اللہ تعالیٰ نے شیطانوں کو کافروں پر مسلط کر دیا ہے کہ وہ انھیں گمراہ کرتے رہتے ہیں اور انھیں برائی کا درس دیتے ہیں اور اللہ کی اطاعت سے ہٹا کر اس کی نافرمانی پر لگاتے ہیں۔ ❀ اہلِ علم وفضل اور نیکوکار اللہ کے حکم سے قیامت کے دن شفاعت کریں گے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ
وُدًّا ﴿٩٦﴾ فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ وَتُنْذِرَ
بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا ﴿٩٧﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ ؕ هَلْ تُحِسُّ
مِنْهُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ﴿٩٨﴾ ع

ع 6 16 9 – النصف

سُوْرَةُ طٰهٰ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّخَمْسٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّثَمَانِيْ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
طٰهٰ ﴿١﴾ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى ۙ﴿٢﴾ اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ
يَّخْشٰى ۙ﴿٣﴾ تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ؕ﴿٤﴾
اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ﴿٥﴾ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي
الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى ﴿٦﴾ وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ
فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى ﴿٧﴾ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الْاَسْمَآءُ
الْحُسْنٰى ﴿٨﴾ وَهَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ﴿٩﴾ اِذْ رَاٰ نَارًا فَقَالَ
لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ
اَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى ﴿١٠﴾ فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِيَ يٰمُوْسٰى ؕ﴿١١﴾ اِنِّيْٓ اَنَا
رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ ۚ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ؕ﴿١٢﴾

وقف لازم

(96) بلاشبہ جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور ایسے نیک عمل کیے جو اللہ کو پسند ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کے لیے محبت پیدا فرما دے گا، اس طرح کہ وہ خود بھی ان سے ضرور محبت کرے گا اور انھیں اپنے بندوں کا بھی محبوب بنا دے گا۔

(97) اے رسول! یقیناً ہم نے اس قرآن کو آپ کی زبان میں نازل کر کے آسان کر دیا ہے تاکہ اس کے ذریعے سے آپ پرہیزگار بندوں کو بشارت دیں جو میرے حکموں کی تعمیل کرتے اور میرے منع کیے ہوئے کاموں سے بچتے ہیں اور ایسے لوگوں کو ڈرائیں جو حق بات قبول کرنے کے معاملے میں سخت جھگڑالو اور سینہ زوری کرنے والے ہیں۔

(98) کتنی ہی ایسی قومیں تھیں جنھیں ہم نے آپ کی قوم سے پہلے ہلاک کیا، تو کیا آج ان میں سے کسی امت کی آہٹ آپ کو سنائی دیتی ہے؟ یا کیا ان کی آواز کی بھنک بھی آپ کے کان میں پڑتی ہے؟ اس لیے جب اللہ کا حکم ہوگا تو جو عذاب ان پر آیا، ان کے علاوہ لوگوں پر بھی آجائے گا۔

سورۂ طٰہٰ مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: قرآن کی ہدایت کی پیروی کرنا اور اس کے پیغام کو قبول کرنا سعادت مندی ہے جبکہ اس کی مخالفت کرنا بدبختی ہے۔

تفسیر: (1) ﴿طٰهٰ﴾ حروف مقطعات پر تفصیلی کلام سورۂ بقرہ کے شروع میں گزر چکا ہے۔

(2) اے رسول! ہم نے آپ پر یہ قرآن اس لیے نہیں اتارا کہ آپ اپنی قوم کے اپنے اوپر ایمان نہ لانے پر حسرت و افسوس کرتے ہوئے خود کو گھائل کر لیں۔

(3) ہم نے یہ قرآن صرف ان لوگوں کی وعظ و نصیحت کے لیے اتارا جنھیں اللہ نے اپنی ذات سے ڈرنے کی توفیق دی ہے۔

(4) اس قرآن کو اس اللہ نے اتارا ہے جس نے زمین پیدا کی اور بلند و بالا آسمان بنائے۔ یہ قرآن عظیم ہے کیونکہ یہ عظیم ذات کی جانب سے نازل ہوا ہے۔

(5) رحمٰن اپنے عرش پر اس طرح بلند اور مستوی ہوا جیسے اس کی عظمت و جلال کے لائق ہے۔

(6) اسی اکیلے پاک رب کی وہ تمام مخلوقات ہیں جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں اور جو مٹی کے نیچے ہیں۔ سب کو پیدا کرنے والا، سب کا مالک اور سب کی تدبیر کرنے والا وہی ہے۔

(7) اے رسول! اگر آپ اپنی بات علانیہ کریں یا اسے چھپائیں، تو یقیناً اللہ پاک ان سب باتوں کو جانتا ہے۔ وہ پوشیدہ بات اور پوشیدہ سے بھی پوشیدہ تر بات، مثلاً دلی خیالات کو بھی جانتا ہے۔ ہے۔ ان میں سے کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں۔

(8) اللہ جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اس ذاتِ واحد کے ایسے نام ہیں جو حسن اور خوبصورتی میں انتہائی کمال کو پہنچے ہوئے ہیں۔

اور جب نبیٔ اکرم ﷺ اپنی قوم کی بے رخی اور حق سے منہ موڑنے کا سامنا کرنے لگے تو آپ کی تسلی کے لیے موسیٰ علیہ السلام کا قصہ ذکر ہوا، چنانچہ اللہ پاک نے فرمایا:

(9) اے رسول! یقیناً آپ کے پاس موسیٰ بن عمران علیہ السلام کی خبر آچکی ہے۔

(10) جب انھوں نے اپنے ایک سفر میں آگ دیکھی تو اپنی اہلیہ سے کہا: تم اسی جگہ ٹھہرو۔ میں نے آگ دیکھی ہے، ممکن ہے کہ میں اس آگ کا کوئی انگارا تمھارے پاس لاؤں یا وہاں مجھے کوئی راستہ بتانے والا مل جائے۔ (11) پھر جب وہ آگ والی جگہ پر آئے تو اللہ تعالیٰ نے انھیں یہ کہہ کر آواز دی: اے موسیٰ! (12) یقیناً میں ہی تمھارا رب ہوں، اب مجھ سے مناجات کے لیے اپنے جوتے اتار دو، بلاشبہ تم ایک پاک وادی (طویٰ) میں ہو۔

فوائد: ❀ قرآن مجید کے نزول کا یہ مقصد نہیں کہ عبادت میں اپنے نفس کو تھکا دیا جائے اور اسے بے جا مشقت میں ڈالا جائے۔ یہ تو یقیناً نصیحت بھری کتاب ہے جس سے وہی لوگ نفع حاصل کرتے ہیں جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔ ❀ اللہ تعالیٰ نے تخلیق اور حکم کا ایک ساتھ ذکر کیا جس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح اس کی تخلیق حکمت سے خالی نہیں، اسی طرح وہ جو حکم دیتا ہے یا جس سے منع کرتا ہے، وہ بھی سراسر عدل و حکمت پر مبنی ہوتا ہے۔ ❀ خاوند پر فرض ہے کہ وہ بیوی کی غذا، لباس، رہائش اور سردی (و گرمی) سے بچاؤ کے انتظامات کرے۔

وَاَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوْحٰى ﴿١٣﴾ اِنَّنِيْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ
اَنَا فَاعْبُدْنِيْ ۙ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ ﴿١٤﴾ اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ
اَكَادُ اُخْفِيْهَا لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا تَسْعٰى ﴿١٥﴾ فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا
مَنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ فَتَرْدٰى ﴿١٦﴾ وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى ﴿١٧﴾
قَالَ هِيَ عَصَايَ ۚ اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِيْ وَلِيَ فِيْهَا
مَاٰرِبُ اُخْرٰى ﴿١٨﴾ قَالَ اَلْقِهَا يٰمُوْسٰى ﴿١٩﴾ فَاَلْقٰىهَا فَاِذَا هِيَ حَيَّةٌ
تَسْعٰى ﴿٢٠﴾ قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ ۖ سَنُعِيْدُهَا سِيْرَتَهَا الْاُوْلٰى ﴿٢١﴾
وَاضْمُمْ يَدَكَ اِلٰى جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ اٰيَةً
اُخْرٰى ﴿٢٢﴾ لِنُرِيَكَ مِنْ اٰيٰتِنَا الْكُبْرَى ﴿٢٣﴾ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ
طَغٰى ﴿٢٤﴾ قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ﴿٢٥﴾ وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ﴿٢٦﴾ وَاحْلُلْ
عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ﴿٢٧﴾ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ﴿٢٨﴾ وَاجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ
اَهْلِيْ ﴿٢٩﴾ هٰرُوْنَ اَخِي ﴿٣٠﴾ اشْدُدْ بِهٖٓ اَزْرِيْ ﴿٣١﴾ وَاَشْرِكْهُ فِيْٓ اَمْرِيْ ﴿٣٢﴾
كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا ﴿٣٣﴾ وَّنَذْكُرَكَ كَثِيْرًا ﴿٣٤﴾ اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا
بَصِيْرًا ﴿٣٥﴾ قَالَ قَدْ اُوْتِيْتَ سُؤْلَكَ يٰمُوْسٰى ﴿٣٦﴾ وَلَقَدْ مَنَنَّا
عَلَيْكَ مَرَّةً اُخْرٰى ﴿٣٧﴾ اِذْ اَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّكَ مَا يُوْحٰٓى ﴿٣٨﴾

ع 1 24 10

(13) اور اے موسیٰ! میں نے تمھیں اپنا پیغام پہنچانے کے لیے منتخب کر لیا ہے، لہٰذا جو وحی میں تمھاری طرف کروں، اسے غور سے سنو۔ (14) بے شک میں ہی اللہ ہوں۔ میرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، اس لیے تم مجھا کیلے ہی کی عبادت کرو اور کامل طریقے سے نماز ادا کرو تاکہ اس میں مجھے یاد کرو۔ (15) بلاشبہ قیامت ہر صورت میں آنے والی اور واقع ہونے والی ہے جسے میں پوشیدہ رکھنا چاہتا ہوں، اسی لیے اس کا وقت مخلوق میں سے کوئی نہیں جانتا، لیکن نبی کے بتانے کی وجہ سے وہ اس کی نشانیاں جانتے ہیں اور قیامت اس لیے واقع ہونی ہے کہ ہر شخص کو اس کے اچھے یا برے عمل کا بدلہ دیا جائے۔ (16) لہٰذا اس پر ایمان نہ رکھنے والا اور حرام کاموں کے حوالے سے اپنی خواہشات کا پجاری کوئی کافر تمھیں اس کی تصدیق کرنے سے اور عمل صالح کے ساتھ اس کے لیے تیاری کرنے سے ہرگز نہ روک دے کہ تم اس وجہ سے ہلاک ہو جاؤ۔ (17) اے موسیٰ! یہ تمھارے دائیں ہاتھ میں کیا ہے؟ (18) موسیٰ علیہ السلام نے کہا: یہ میرا عصا ہے جس پر میں چلتے ہوئے ٹیک لگاتا ہوں اور اسے میں درخت پر مارتا ہوں تاکہ اس کے پتے میری بکریوں کے لیے گریں اور میرے لیے اس میں ان کے علاوہ دیگر فوائد بھی ہیں۔ (19) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: موسیٰ! اسے پھینکو۔ (20) اس پر موسیٰ علیہ السلام نے اسے پھینک دیا۔ وہ فوراً سانپ کی صورت میں بدل گیا اور بڑی تیزی اور پھرتی سے حرکت کرنے لگا۔ (21) اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا: اپنا عصا پکڑ لو اور اس کے سانپ بننے سے نہ ڈرو۔ جب تم اسے پکڑو گے تو ہم اسے اس کی پہلی حالت میں لوٹا دیں گے۔ (22) اور اپنا ہاتھ اپنی بغل میں ڈال لو، وہ سفید چمکتا ہوا ہو کر نکلے گا لیکن برص (پھلبہری) کی بیماری سے نہیں۔ یہ تمھارے لیے دوسرا معجزہ ہے۔ (23) اے موسیٰ! ہم نے یہ دونوں معجزے تمھیں اس لیے دکھائے تاکہ تمھیں اپنی کچھ عظیم نشانیاں دکھائیں جو ہماری قدرت اور اس امر کی دلیل ہیں کہ تم اللہ کے رسول ہو۔ (24) اے موسیٰ! فرعون کی طرف جاؤ، بلاشبہ وہ کفر اور اللہ کے خلاف سرکشی میں حد سے بڑھ چکا ہے۔ (25) موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے میرے رب! میرا سینہ کھول دے تاکہ میں تکلیف برداشت کر سکوں۔ (26) اور میرے لیے میرا کام آسان کر دے۔ (27) اور مجھے صاف اور رواں زبان میں بات کرنے کی طاقت دے۔ (28) تاکہ وہ میرا کلام سمجھیں جب میں انھیں تیرا پیغام پہنچاؤں۔ (29) اور میرے اہل میں سے کوئی میرا مددگار بنا دے جو میرے معاملات میں میری مدد کرے۔ (30) ہارون بن عمران کو، جو میرا بھائی ہے۔ (31) اس کے ساتھ میری کمر مضبوط کر۔
(32) اور اسے رسالت میں میرا شریک بنا۔ (33) تاکہ ہم کثرت سے تیری تسبیح کریں۔
(34) اور کثرت سے تیرا ذکر کریں۔
(35) بلاشبہ تو ہمیں خوب دیکھنے والا ہے۔ ہمارے معاملات میں سے کوئی معاملہ تجھ سے چھپا نہیں۔
(36) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ! جو تم نے مانگا، ہم نے دے دیا۔
(37) اور یقیناً ہم نے تم پر دوسری مرتبہ انعام کیا۔
(38) جب ہم نے تمھاری ماں کو الہام کیا جو کچھ اسے الہام کیا جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ نے فرعون کے مکر و فریب سے تمھاری حفاظت کی۔

فوائد: ❀ اہم امور کو بہت اچھے انداز میں غور سے سننا واجب ہے اور ان میں سب سے اہم اللہ کی طرف سے نازل کی ہوئی وحی ہے۔ ❀ موسیٰ علیہ السلام کی طرف پہلی وحی عقیدے کے دو بنیادی اصولوں پر مشتمل تھی اور وہ یہ ہیں: ① اللہ کی توحید کا اقرار ② قیامت پر ایمان۔ نیز ایمان کے بعد ایک اہم فریضے نماز کا ذکر کیا۔ ❀ مثبت نتائج اور کامیاب دعوت کے لیے داعیوں کا آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پیغامِ رسالت پہنچانے میں موسیٰ علیہ السلام کا تعاون کرنے کے لیے ان کے بھائی ہارون علیہ السلام کو مقرر کیا۔ ❀ داعی کی یہ اہلیت بہت اہم ہے کہ وہ حاضرین کو سمجھانے کی مہارت رکھتا ہو۔

اَنِ اقۡذِفِيۡهِ فِى التَّابُوۡتِ فَاقۡذِفِيۡهِ فِى الۡيَمِّ فَلۡيُلۡقِهِ الۡيَمُّ
بِالسَّاحِلِ يَاۡخُذۡهُ عَدُوٌّ لِّىۡ وَعَدُوٌّ لَّهٗ ؕ وَاَلۡقَيۡتُ عَلَيۡكَ مَحَبَّةً
مِّنِّىۡ ۚ وَلِتُصۡنَعَ عَلٰى عَيۡنِىۡ ﴿۳۹﴾ اِذۡ تَمۡشِىۡۤ اُخۡتُكَ فَتَقُوۡلُ هَلۡ
اَدُلُّكُمۡ عَلٰى مَنۡ يَّكۡفُلُهٗ ؕ فَرَجَعۡنٰكَ اِلٰٓى اُمِّكَ كَىۡ تَقَرَّ عَيۡنُهَا
وَلَا تَحۡزَنَ ؕ وَقَتَلۡتَ نَفۡسًا فَنَجَّيۡنٰكَ مِنَ الۡغَمِّ وَفَتَنّٰكَ
فُتُوۡنًا ؕ فَلَبِثۡتَ سِنِيۡنَ فِىۡۤ اَهۡلِ مَدۡيَنَ ۙ ثُمَّ جِئۡتَ عَلٰى قَدَرٍ
يّٰمُوۡسٰى ﴿۴۰﴾ وَاصۡطَنَعۡتُكَ لِنَفۡسِىۡ ﴿۴۱﴾ اِذۡهَبۡ اَنۡتَ وَاَخُوۡكَ بِاٰيٰتِىۡ
وَلَا تَنِيَا فِىۡ ذِكۡرِىۡ ﴿۴۲﴾ اِذۡهَبَاۤ اِلٰى فِرۡعَوۡنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿۴۳﴾ فَقُوۡلَا لَهٗ
قَوۡلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوۡ يَخۡشٰى ﴿۴۴﴾ قَالَا رَبَّنَاۤ اِنَّنَا نَخَافُ اَنۡ
يَّفۡرُطَ عَلَيۡنَاۤ اَوۡ اَنۡ يَّطۡغٰى ﴿۴۵﴾ قَالَ لَا تَخَافَاۤ اِنَّنِىۡ مَعَكُمَاۤ اَسۡمَعُ
وَاَرٰى ﴿۴۶﴾ فَاۡتِيٰهُ فَقُوۡلَاۤ اِنَّا رَسُوۡلَا رَبِّكَ فَاَرۡسِلۡ مَعَنَا بَنِىۡۤ
اِسۡرَآءِيۡلَ ۬ؕ وَلَا تُعَذِّبۡهُمۡ ؕ قَدۡ جِئۡنٰكَ بِاٰيَةٍ مِّنۡ رَّبِّكَ ؕ وَالسَّلٰمُ
عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الۡهُدٰى ﴿۴۷﴾ اِنَّا قَدۡ اُوۡحِىَ اِلَيۡنَاۤ اَنَّ الۡعَذَابَ عَلٰى مَنۡ
كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿۴۸﴾ قَالَ فَمَنۡ رَّبُّكُمَا يٰمُوۡسٰى ﴿۴۹﴾ قَالَ رَبُّنَا الَّذِىۡۤ اَعۡطٰى
كُلَّ شَىۡءٍ خَلۡقَهٗ ثُمَّ هَدٰى ﴿۵۰﴾ قَالَ فَمَا بَالُ الۡقُرُوۡنِ الۡاُوۡلٰى ﴿۵۱﴾

(39) ہم نے جب اسے الہام کر کے یہ حکم دیا کہ بیٹے کی پیدائش کے بعد اسے صندوق میں ڈال دینا اور اس صندوق کو دریا میں ڈال دینا، پھر عنقریب دریا اسے ہمارے حکم سے کنارے پر پھینک دے گا اور اسے میرا اور اس کا دشمن اٹھالے گا اور وہ ہے فرعون۔ میں نے تجھ پر اپنی محبت ڈال دی تو لوگ تجھ سے محبت کرنے لگے اور تاکہ تو میری آنکھوں کے سامنے اور میری حفاظت ونگرانی میں پرورش پائے۔

(40) جب تیری بہن نکلی اور تابوت کے پیچھے پیچھے چلتی رہی اور جنھوں نے اسے پکڑا، اس نے ان سے کہا: کیا میں تمھیں اس کے بارے میں بتاؤں جو اس کی حفاظت کرے، اسے دودھ پلائے اور اس کی تربیت کرے؟ پھر ہم نے تجھے تیری ماں کی طرف لوٹا کر تجھ پر احسان کیا تاکہ وہ تیرے لوٹنے پر خوش ہو جائے اور تیری وجہ سے غمگین نہ ہو۔ اور تو نے قبطی کو مکا مار کر قتل کر دیا تو پھر ہم نے تجھے سزا سے بچا کر تجھ پر احسان کیا اور ہم نے تجھے بار بار پیش آنے والی کئی آزمائشوں سے بچایا۔ پھر تو نکلا اور اہلِ مدین میں کئی سال رہا، پھر اے موسیٰ! تو اس وقت آیا جو تیرے مجھ سے ہم کلامی کے لیے آنے کا وقت مقدر کر دیا گیا تھا۔

(41) میں نے تجھے اپنی رسالت کے لیے منتخب کر لیا کہ جو وحی میں تیری طرف کروں، وہ تو لوگوں تک پہنچا۔

(42) اے موسیٰ! تو اور تیرا بھائی ہارون ہماری نشانیاں لے کر جاؤ جو اللہ کی قدرت اور وحدانیت کی دلیل ہیں اور میری طرف دعوت دینے اور مجھے یاد کرنے میں سستی اور کمزوری نہ دکھانا۔

(43) تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ کیونکہ وہ کفر اور اللہ کے خلاف بغاوت میں حد سے بڑھ چکا ہے۔

(44) تم دونوں اس کے ساتھ نرمی سے بات کرنا جس میں سختی نہ ہو، شاید کہ وہ سمجھ جائے یا اللہ سے ڈرے اور توبہ کر لے۔

(45) موسیٰ اور ہارون علیہما السلام نے کہا: ہمیں خوف ہے کہ وہ دعوت کے مکمل ہونے سے پہلے ہی ہم پر کوئی زیادتی کرنے میں جلد بازی کرے یا ہم پر ظلم میں حد سے بڑھتے ہوئے ہمیں قتل کر دے یا کوئی اور تکلیف دے۔

(46) اللہ تعالیٰ نے ان دونوں سے فرمایا: تم ڈرو نہیں۔ میں اپنی نصرت وحمایت کے اعتبار سے تمھارے ساتھ ہوں۔ تمھارے اور اس کے درمیان جو بات ہوگی، میں اسے سن اور دیکھ رہا ہوں۔

(47) اب تم دونوں اس کے پاس جاؤ اور اس سے کہو: اے فرعون! بلاشبہ ہم تیرے رب کے رسول ہیں، لہٰذا تو بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ بھیج دے۔ ان کے بیٹوں کو قتل کر کے اور ان کی بیٹیوں کو زندہ رکھ کر انھیں عذاب نہ دے۔ یقیناً ہم تیرے رب کی طرف سے اپنی سچائی کی واضح دلیل اور نشانی بھی لائے ہیں۔ جو شخص ایمان لایا اور اس نے اللہ کی ہدایت کی پیروی کی، اس کے لیے اللہ کے عذاب سے بچنے کی ضمانت ہے۔

(48) بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ہماری طرف وحی کی ہے کہ دنیا وآخرت میں عذاب اس شخص کو ملے گا جس نے اللہ کی آیات کو جھٹلایا اور رسولوں کے لائے ہوئے پیغام سے منہ پھیرا۔

(49) فرعون نے ان دونوں کے لائے ہوئے پیغام کا انکار کرتے ہوئے کہا: اے موسیٰ! تمھارا وہ رب کون ہے جس کے بارے میں تمھارا خیال ہے کہ اس نے تم دونوں کو میری طرف بھیجا ہے؟

(50) موسیٰ علیہ السلام نے کہا: ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر چیز کو اس کے مناسب شکل وصورت عطا کی ہے، پھر اس نے جس مقصد کے لیے مخلوق بنائی ہے، اس کی اس طرف راہنمائی کی۔

(51) فرعون نے کہا: تو پھر ان پچھلی امتوں کا کیا بنے گا جو کفر پر تھیں؟

فوائد: ❀ موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام اور دیگر انبیاء ورسل علیہم السلام پر اللہ تعالیٰ کی کمال توجہ کا بیان اور اس اہمیت وتوجہ والے شرف میں سے انبیاء کے وارثوں کو بھی ان کے اللہ کے ساتھ تعلق کے بقدر حصہ ملتا ہے۔ ❀ مخلوقات کی عمومی ہدایت کا مفہوم یہ ہے کہ آپ دیکھیں گے کہ ہر مخلوق اپنے ان منافع کے حصول کی کوشش کرتی ہے جو اس کے لیے پیدا کیے گئے ہیں اور اپنے آپ سے نقصان دہ چیزوں کو دور کرتی ہے۔ ❀ نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے کی فضیلت اور جس کے پاس قوت واقتدار ہو، اسے اچھائی کا حکم دیتے اور برائی سے منع کرتے وقت نرمی سے کام لینا چاہیے۔ اس انداز سے یہ فریضہ ادا کرنے والے کی حفاظت اللہ کے ذمے ہے۔ ❀ ماضی، حال اور مستقبل کا علم غیب صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔

قَالَ عِلۡمُهَا عِنۡدَ رَبِّىۡ فِىۡ كِتٰبٍ‌ۚ لَا يَضِلُّ رَبِّىۡ وَلَا يَنۡسَى ﴿۵۲﴾
الَّذِىۡ جَعَلَ لَـكُمُ الۡاَرۡضَ مَهۡدًا وَّسَلَكَ لَـكُمۡ فِيۡهَا سُبُلًا وَّ
اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً‌ فَاَخۡرَجۡنَا بِهٖۤ اَزۡوَاجًا مِّنۡ نَّبَاتٍ شَتّٰى ﴿۵۳﴾
كُلُوۡا وَارۡعَوۡا اَنۡعَامَكُمۡ‌ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِى النُّهٰى ﴿۵۴﴾ مِنۡهَا
خَلَقۡنٰكُمۡ وَفِيۡهَا نُعِيۡدُكُمۡ وَمِنۡهَا نُخۡرِجُكُمۡ تَارَةً اُخۡرٰى ﴿۵۵﴾ وَلَقَدۡ اَرَيۡنٰهُ
اٰيٰتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَاَبٰى ﴿۵۶﴾ قَالَ اَجِئۡتَنَا لِتُخۡرِجَنَا مِنۡ اَرۡضِنَا
بِسِحۡرِكَ يٰمُوۡسٰى ﴿۵۷﴾ فَلَنَاۡتِيَنَّكَ بِسِحۡرٍ مِّثۡلِهٖ فَاجۡعَلۡ بَيۡنَنَا وَبَيۡنَكَ
مَوۡعِدًا لَّا نُخۡلِفُهٗ نَحۡنُ وَلَاۤ اَنۡتَ مَكَانًا سُوًى ﴿۵۸﴾ قَالَ مَوۡعِدُكُمۡ
يَوۡمُ الزِّيۡنَةِ وَاَنۡ يُّحۡشَرَ النَّاسُ ضُحًى ﴿۵۹﴾ فَتَوَلّٰى فِرۡعَوۡنُ فَجَمَعَ
كَيۡدَهٗ ثُمَّ اَتٰى ﴿۶۰﴾ قَالَ لَهُمۡ مُّوۡسٰى وَيۡلَكُمۡ لَا تَفۡتَرُوۡا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا
فَيُسۡحِتَكُمۡ بِعَذَابٍ‌ ۚ وَقَدۡ خَابَ مَنِ افۡتَرٰى ﴿۶۱﴾ فَتَنَازَعُوۡۤا اَمۡرَهُمۡ
بَيۡنَهُمۡ وَاَسَرُّوا النَّجۡوٰى ﴿۶۲﴾ قَالُوۡۤا اِنۡ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ يُرِيۡدٰنِ اَنۡ
يُّخۡرِجٰكُمۡ مِّنۡ اَرۡضِكُمۡ بِسِحۡرِهِمَا وَيَذۡهَبَا بِطَرِيۡقَتِكُمُ الۡمُثۡلٰى ﴿۶۳﴾
فَاَجۡمِعُوۡا كَيۡدَكُمۡ ثُمَّ ائۡتُوۡا صَفًّا‌ ۚ وَقَدۡ اَفۡلَحَ الۡيَوۡمَ مَنِ اسۡتَعۡلٰى ﴿۶۴﴾
قَالُوۡا يٰمُوۡسٰۤى اِمَّاۤ اَنۡ تُلۡقِىَ وَاِمَّاۤ اَنۡ نَّكُوۡنَ اَوَّلَ مَنۡ اَلۡقٰى ﴿۶۵﴾

ع 2 30 11

(52) موسیٰ علیہ السلام نے فرعون سے کہا: وہ امتیں جس پر تھیں، اس کا علم میرے رب کے پاس ہے جو لوحِ محفوظ میں درج ہے۔ میرا رب ان کے علم میں غلطی نہیں کرتا اور ان کے بارے میں اسے جو علم ہے، وہ اسے بھولتا بھی نہیں۔

(53) میرے اس رب کے پاس جس نے زمین کو تمھارے لیے بچھا کر اسے رہنے سہنے کے قابل بنایا، تمھارے اس پر چلنے کے لیے اس میں مناسب راستے بنائے اور آسمان سے بارش کا پانی نازل کیا۔ پھر ہم نے اس پانی کے ذریعے سے مختلف انواع و اقسام کی نباتات نکالیں۔

(54) اے لوگو! جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تمھارے لیے پیدا کی ہیں، ان میں سے کھاؤ اور اپنے مویشیوں کو بھی چراؤ۔ بلاشبہ ان مذکورہ بالا نعمتوں میں عقل والوں کے لیے اللہ کی قدرت و وحدانیت کے یقینی دلائل موجود ہیں۔

(55) زمین کی مٹی سے ہم نے تمھارے باپ آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور جب تم فوت ہو جاؤ گے تو دفن کے ذریعے سے تمھیں اسی میں لوٹائیں گے اور اسی سے روزِ قیامت تمھیں دوسری مرتبہ نکالیں گے۔

(56) یقیناً ہم نے فرعون کے لیے اپنی مکمل نو نشانیاں ظاہر کیں اور اس نے ان کا مشاہدہ بھی کیا مگر پھر انھیں جھٹلایا اور اللہ پر ایمان لانے کی بات قبول کرنے سے رکا رہا۔

(57) فرعون نے کہا: اے موسیٰ! جو جادو تم لائے ہو، کیا اس کے ذریعے سے تم ہمیں مصر سے نکالنا چاہتے ہو تاکہ اس کی بادشاہت تمھارے لیے باقی رہے؟

(58) اے موسیٰ! ہم بھی تمھارے مقابلے میں تمھارے جیسا جادو لائیں گے، لہٰذا وقت اور جگہ کا تعین کر کے اپنے اور ہمارے درمیان ایک دن مقرر کر لو جس سے نہ ہم آگے پیچھے ہوں اور نہ تم اس کی خلاف ورزی کرو اور یہ برابر کی جگہ ہو جہاں دونوں فریق آسانی سے پہنچ سکیں۔

(59) موسیٰ علیہ السلام نے فرعون سے کہا: ہمارے اور تمھارے درمیان جشن کے دن کا وعدہ ہے جہاں لوگ دن چڑھے اپنی عید منانے کے لیے اکٹھے ہوتے ہیں۔ (60) چنانچہ فرعون لوٹ گیا اور پوری منصوبہ بندی کرنے کے بعد مقررہ دن اس جگہ آیا جو ایک دوسرے سے مقابلے کے لیے طے پائی تھی۔

(61) موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کے جادوگروں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: بچ جاؤ، جادو کے ذریعے سے تم لوگوں کو جو دھوکا دیتے ہو، اس کے ذریعے سے اللہ پر جھوٹ نہ گھڑو، ورنہ وہ تمھیں اپنے عذاب سے ملیامیٹ کر دے گا اور یاد رکھو! اللہ پر جھوٹ گھڑنے والا ہر حال میں نقصان اٹھائے گا۔

(62) جادوگروں نے جب موسیٰ علیہ السلام کی بات سنی تو ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر آپس میں سرگوشی کی۔

(63) جادوگروں نے ایک دوسرے سے آہستہ سے کہا: بلاشبہ موسیٰ اور ہارون دونوں جادوگر ہیں اور وہ دونوں چاہتے ہیں کہ جو جادو وہ لائے ہیں، اس کے ذریعے سے تمھیں مصر سے نکال دیں اور تمھاری عالی شان روایات ختم اور تمھارا بہترین مذہب برباد کر دیں۔

(64) لہٰذا تم بھی اپنا معاملہ پوری طرح مضبوط کرو اور اس کے بارے میں کسی اختلاف کا شکار نہ ہو۔ پوری صف بندی کر کے آگے بڑھو اور ایک بار ہی وہ پھینکو جو تمھارے پاس ہے (اپنی زبردست مہارت کا مظاہرہ کرو)، آج کامیابی اسی کی ہے جو اپنے مخالف پر غالب آ گیا۔

(65) جادوگروں نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا: اے موسیٰ! تمھیں دونوں باتوں کا اختیار ہے کہ پہلے تم اپنا جادو پیش کرو یا (اگر تم کہو تو) ہم اس کی ابتدا کرتے ہیں۔

فوائد: ❀ زمین سے مختلف قسموں اور رنگوں کی نباتات اور کھیتیاں نکالنا، اللہ تعالیٰ کی قدرت اور کسی بنانے والے کے وجود کی واضح دلیل ہے۔ ❀ ان آیات میں دوبارہ لوٹائے جانے کی دو واضح عقلی دلیلیں ذکر کی گئی ہیں: زمین کے بنجر ہونے کے بعد اس سے نباتات نکالنا اور انسانوں کو اس سے نکالنا اور دوبارہ وجود بخشنا۔ ❀ فرعون کا کفر عناد اور دشمنی کی بنا پر تھا کیونکہ اسے صرف بتایا ہی نہیں گیا بلکہ اس نے نشانیاں اپنی آنکھوں سے دیکھیں اور دل کی گہرائیوں سے انھیں تسلیم بھی کیا (مگر زبان سے اقرار نہ کیا)۔ ❀ موسیٰ علیہ السلام نے جشن کا دن منتخب کیا تاکہ سب لوگوں کے سامنے اللہ کا کلمہ بلند ہو، اس کا دین غالب آئے، کفر خاک آلود ہو اور یہ خبر ہر طرف پھیل جائے۔

قَالَ بَلْ اَلْقُوْا ۚ فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ
اَنَّهَا تَسْعٰى ﴿٦٦﴾ فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى ﴿٦٧﴾ قُلْنَا لَا تَخَفْ
اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ﴿٦٨﴾ وَاَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا ۭ اِنَّمَا
صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ۭ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُ حَيْثُ اَتٰى ﴿٦٩﴾ فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ
سُجَّدًا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَمُوْسٰى ﴿٧٠﴾ قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ
اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۭ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَاُقَطِّعَنَّ
اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُوصَلِّبَنَّكُمْ فِيْ جُذُوْعِ النَّخْلِ ۡ
وَلَتَعْلَمُنَّ اَيُّنَآ اَشَدُّ عَذَابًا وَّاَبْقٰى ﴿٧١﴾ قَالُوْا لَنْ نُّؤْثِرَكَ عَلٰي مَا
جَاۗءَنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالَّذِيْ فَطَرَنَا فَاقْضِ مَآ اَنْتَ قَاضٍ ۭ
اِنَّمَا تَقْضِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿٧٢﴾ اِنَّآ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا
خَطٰيٰنَا وَمَآ اَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿٧٣﴾
اِنَّهٗ مَنْ يَّاْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ ۭ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَ
لَا يَحْيٰى ﴿٧٤﴾ وَمَنْ يَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰۗىِٕكَ
لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى ﴿٧٥﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ جَزٰۗؤُا مَنْ تَزَكّٰى ﴿٧٦﴾ ع

الثالثة — 3 ع 22 12

(66) موسیٰ علیہ السلام نے کہا: بلکہ تم پہلے پھینکو جو تمھارے پاس ہے۔ انھوں نے وہ پھینکا جو ان کے پاس تھا تو ان کی رسیاں اور لاٹھیاں جو انھوں نے پھینکی تھیں، وہ ان کے جادو کی وجہ سے موسیٰ علیہ السلام کو تیزی سے حرکت کرتے سانپ معلوم ہونے لگیں۔

(67) تب موسیٰ علیہ السلام کو ان کی اس کارروائی سے دل ہی دل میں خوف محسوس ہوا۔

(68) اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا: جو تمھیں دکھائی دے رہا ہے، اس سے نہ ڈرو۔ اے موسیٰ! بلاشبہ تم ہی ان پر فتح یاب اور غالب ہو گے۔

(69) تمھارے دائیں ہاتھ میں جو لاٹھی ہے، اسے پھینکو تو یہ بڑے اژدہے کی شکل اختیار کر لے گی جو ان کے سارے جادو کو نگل جائے گا۔ انھوں نے جو کچھ کیا ہے، وہ صرف جادو کی ایک چال ہے اور جادوگر جہاں بھی ہو، وہ اپنے مقصد میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔

(70) چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے اپنی لاٹھی پھینکی تو وہ سانپ بن گئی اور جادوگروں نے جو کچھ گھڑا تھا، اس نے وہ سب کچھ نگل لیا۔ جادوگروں کو جب علم ہو گیا کہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جو کچھ ہے وہ جادو نہیں، وہ تو اللہ کی طرف سے ہے، تو وہ سب اللہ کے حضور سجدے میں گر گئے۔ انھوں نے کہا: ہم موسیٰ اور ہارون (علیہما السلام) کے رب پر ایمان لائے جو تمام مخلوقات کا رب ہے۔

(71) فرعون نے جادوگروں کے ایمان کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے اور انھیں دھمکی دیتے ہوئے کہا: کیا تم موسیٰ پر ایمان لے آئے ہو اس سے پہلے کہ میں تمھیں اس کی اجازت دیتا؟ اے جادوگرو! یقیناً موسیٰ تمھارا بڑا (اور استاد) ہے جس نے تمھیں جادو سکھایا ہے، اس لیے میں ضرور تم میں سے ہر ایک کے پاؤں اور ہاتھ مخالف سمت میں کاٹوں گا (دایاں پاؤں اور بایاں ہاتھ یا اس کے برعکس) اور تمھارے جسموں کو کھجور کے تنوں پر لٹکاؤں گا حتی کہ تم مر جاؤ اور تم دوسرے لوگوں کے لیے عبرت بنو۔ اس وقت تمھیں پتہ چلے گا کہ کس کا عذاب زیادہ سخت اور دیرپا ہے،

میرا یا موسیٰ کے رب کا؟

(72) جادوگروں نے فرعون سے کہا: اے فرعون! ہم ان واضح آیات کی پیروی چھوڑ کر جو ہمارے پاس آئی ہیں، تیری اتباع کو کبھی ترجیح نہیں دیں گے۔ ہم تجھے کبھی اپنے پیدا کرنے والے اللہ پر فضیلت نہیں دیں گے۔ تو نے ہمارا جو کرنا ہے کر لے۔ ہم پر تیرا تسلط صرف اس فانی دنیا میں ہے اور بہت جلد تیرے اقتدار کا سورج ڈھل جائے گا۔

(73) بلاشبہ ہم اپنے رب پر ایمان لائے ہیں، اس امید پر کہ وہ ہمارے پچھلے گناہ کفر وغیرہ معاف کر دے اور ہمارا جادو کا گناہ بھی معاف کر دے جس کے سیکھنے، اس میں مہارت پیدا کرنے اور اس کے ذریعے سے موسیٰ علیہ السلام پر غالب آنے کے لیے تو نے ہمیں مجبور کیا۔ اللہ کی جزا اس انعام سے بہت بہتر ہے جس کا تو نے ہم سے وعدہ کیا اور جس عذاب کی تو ہمیں دھمکی دیتا ہے، اللہ کا عذاب اس سے زیادہ دیرپا ہے۔

(74) بلاشبہ صورت حال یہ ہے کہ قیامت کے دن جو اپنے رب کے پاس حالتِ کفر میں آیا تو اس کے لیے جہنم کی آگ ہے جس میں وہ داخل ہو کر ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔ نہ مرے گا کہ اس کے عذاب سے آرام پا جائے اور نہ سکھ کی زندگی جیے گا۔

(75) اور جو اپنے رب کے پاس روزِ قیامت حالتِ ایمان میں آیا کہ اس نے نیک اعمال بھی کیے ہوں تو ان عظیم صفات والے لوگوں کے لیے بلند و بالا منزلیں اور عالی شان درجات ہیں۔

(76) یہ درجے وہ ہمیشہ رہنے کی جنتیں ہیں جن کے محلات کے نیچے سے نہریں بہ رہی ہیں، جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ مذکورہ بدلہ ہر اس شخص کے لیے ہے جو کفر اور نافرمانیوں سے پاک رہا۔

فوائد: ❀ جادوگر جس علاقے سے بھی آئے اور جو مرضی چال چلے، وہ کبھی نجات پا سکتا ہے نہ کامیاب ہو سکتا ہے اور نہ جادو کے ذریعے سے اپنا اچھا یا برا مقصد حاصل کر سکتا ہے۔ ❀ ایمان بڑے بڑے معجزات کو جنم دیتا ہے۔ یقیناً جادوگروں کا ایمان پہاڑوں سے بھی زیادہ مضبوط تھا جس نے فرعون کا عذاب ان کے لیے دنیا میں آسان کر دیا اور انھوں نے فرعون کی دھمکیوں کی بالکل پروا نہ کی۔ ❀ اللہ کے باغیوں کا طریقہ رہا ہے کہ وہ اہلِ حق اور پختہ اہلِ ایمان کو ذلیل و رسوا کرنے کے لیے سخت عذاب کی دھمکیاں دیتے ہیں۔

وَلَقَدْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى ۙ اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْ فَاضْرِبْ
لَهُمْ طَرِيْقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا ۙ لَّا تَخٰفُ دَرَكًا وَّلَا تَخْشٰى ﴿٧٧﴾
فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ فَغَشِيَهُمْ مِّنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ ﴿٧٨﴾
وَاَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهٗ وَمَا هَدٰى ﴿٧٩﴾ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ قَدْ
اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ عَدُوِّكُمْ وَوٰعَدْنٰكُمْ جَانِبَ الطُّوْرِ الْاَيْمَنَ
وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ﴿٨٠﴾ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا
رَزَقْنٰكُمْ وَلَا تَطْغَوْا فِيْهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِيْ ۚ وَمَنْ
يَّحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِيْ فَقَدْ هَوٰى ﴿٨١﴾ وَاِنِّيْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ
تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى ﴿٨٢﴾ وَمَآ اَعْجَلَكَ
عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوْسٰى ﴿٨٣﴾ قَالَ هُمْ اُولَآءِ عَلٰٓى اَثَرِيْ وَ
عَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى ﴿٨٤﴾ قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا
قَوْمَكَ مِنْۢ بَعْدِكَ وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ ﴿٨٥﴾ فَرَجَعَ
مُوْسٰٓى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۚ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَمْ يَعِدْكُمْ
رَبُّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا ۭ اَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ اَمْ اَرَدْتُّمْ اَنْ
يَّحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَخْلَفْتُمْ مَّوْعِدِيْ ﴿٨٦﴾

(77) یقیناً ہم نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ میرے بندوں کو کسی رات مصر سے لے کر نکلو حتی کہ کسی کو ان کے نکلنے کی کانوں کان خبر نہ ہو۔ ان کے لیے سمندر میں لاٹھی مار کر خشک راستہ بناؤ اور بے خوف ہو کر گزر جاؤ، فرعون اور اس کے سردار تمھیں پکڑ نہیں سکیں گے اور نہ سمندر میں ڈوبنے سے ڈرو۔

(78) چنانچہ فرعون نے اپنے لشکروں کے ساتھ ان کا پیچھا کیا، پھر سمندر نے اسے اور اس کے لشکروں کو جس طرح اپنے اندر ڈبویا، اس کی حقیقت بس اللہ ہی جانتا ہے اور وہ سارے کے سارے غرق ہو کر ہلاک ہو گئے اور موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی بچ گئے۔

(79) فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ کیا کہ ان کے لیے کفر خوشنما بنایا اور انھیں باطل کے ساتھ دھوکا دیا اور راہِ ہدایت کی طرف ان کی راہنمائی نہ کی۔

(80) ہم نے بنی اسرائیل کو فرعون اور اس کے لشکروں سے بچانے کے بعد کہا: اے بنی اسرائیل! یقیناً ہم نے تمھیں تمھارے دشمن سے نجات دی اور تم سے وعدہ کیا کہ ہم کوہِ طور کے دامن میں واقع وادی کے دائیں جانب موسیٰ علیہ السلام سے کلام کریں گے۔ ہم نے تم پر تیہ کے میدان میں اپنی نعمتوں میں سے شہد کی طرح میٹھا مشروب (منّ) اور بٹیر سے ملتا جلتا نہایت عمدہ گوشت والا چھوٹا سا پرندہ (سلویٰ) نازل کیا۔

(81) ہم نے تمھیں جو حلال کھانے دیے ہیں، ان میں سے لذیذ چیزیں کھاؤ اور ہم نے تمھارے لیے جو چیزیں حلال کی ہیں، ان سے تم ان چیزوں کی طرف تجاوز نہ کرو جو ہم نے تمھارے لیے حرام کی ہیں، ورنہ تم پر میرا غضب نازل ہوگا اور جس پر میرا غضب نازل ہوا تو یقیناً وہ ہلاک ہو گیا اور دنیا و آخرت میں بدبخت ٹھہرا۔

(82) بلاشبہ میں اس شخص کو بہت زیادہ بخشنے والا اور معاف کرنے والا ہوں جس نے میرے حضور توبہ کی اور ایمان لا کر نیک عمل کیے، پھر حق پر ڈٹ گیا۔

(83) اے موسیٰ! تم نے اپنی قوم سے رخصت ہونے میں کس لیے جلدی کی اور انھیں پیچھے چھوڑ کر خود آگے آ گئے؟

(84) موسیٰ علیہ السلام نے کہا: وہ بھی میرے پیچھے پیچھے ہی ہیں، ابھی آ جاتے ہیں اور میں تیری طرف اپنی قوم سے اس لیے آگے نکل آیا ہوں تاکہ تیری طرف جلدی کرنے سے تو مجھ سے راضی ہو جائے۔

(85) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس قوم کو تم نے اپنے پیچھے چھوڑا ہے، ہم نے انھیں بچھڑے کی عبادت کی آزمائش میں مبتلا کر دیا ہے۔ سامری نے انھیں اس کی عبادت کی دعوت دی، اس طرح اس نے انھیں گمراہ کر دیا۔

(86) قوم کے بچھڑا پوجنے کی وجہ سے موسیٰ علیہ السلام غصے سے اپنی قوم کے پاس واپس گئے۔ انھیں ان کے بارے میں بڑی پریشانی تھی۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے میری قوم! کیا اللہ تعالیٰ نے تم سے نہایت اچھا وعدہ نہ کیا تھا کہ وہ تم پر تورات نازل کرے گا اور تمھیں جنت میں داخل کرے گا؟ کیا تم پر بہت لمبا عرصہ گزر گیا تھا کہ تم اسے بھول گئے؟ یا اپنی اس حرکت سے تم چاہتے ہو کہ تم پر تمھارے رب کا غضب نازل ہو اور تم پر اس کا عذاب آئے، اس لیے تم نے میری واپسی تک اطاعت پر قائم رہنے والے اس وعدے کی خلاف ورزی کی جو مجھ سے کیا تھا؟

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ کا دستور ہے کہ مجرموں سے اس طرح انتقام لیتا ہے کہ اہلِ ایمان کے سینے اس سے شفا پاتے، ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتیں اور ان کے دلوں کا غصہ ختم ہو جاتا ہے۔

❀ سرکش لوگ اپنے لیے اور اپنی قوم کے لیے منحوس ہوتے ہیں کیونکہ وہ انھیں سیدھی راہ سے بھٹکاتے ہیں۔ خیر کی طرف ان کی رہنمائی کرتے نہ انھیں نجات کی راہ دکھاتے ہیں۔

❀ اللہ کی نعمتیں تقاضا کرتی ہیں کہ ان کی حفاظت کی جائے اور ان پر شکر کیا جائے جو ان میں اضافے کا سبب ہے اور ان کی ناقدری اللہ کے غضب کے نزول کا باعث بنتی ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ اس شخص کو ہمیشہ کے لیے بخشنے والا ہے جو شرک و کفر اور نافرمانی سے توبہ کرے، اللہ پر ایمان لا کر نیک عمل کرے اور پھر اپنی موت تک اس پر ثابت قدم رہے۔

❀ جلد بازی اگرچہ مجموعی طور پر قابلِ مذمت ہے لیکن یہ دین کے معاملے میں قابلِ تعریف ہے (کہ انسان نیکی کے کام میں دیر نہ کرے۔)

قَالُوْا مَآ اَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا وَلٰكِنَّا حُمِّلْنَآ اَوْزَارًا مِّنْ زِيْنَةِ
الْقَوْمِ فَقَذَفْنٰهَا فَكَذٰلِكَ اَلْقَى السَّامِرِيُّ ﴿٨٧﴾ فَاَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا
جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ فَقَالُوْا هٰذَآ اِلٰهُكُمْ وَاِلٰهُ مُوْسٰى ۙ فَنَسِيَ ﴿٨٨﴾ اَفَلَا
يَرَوْنَ اَلَّا يَرْجِعُ اِلَيْهِمْ قَوْلًا ۙ وَّلَا يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ﴿٨٩﴾
وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هٰرُوْنُ مِنْ قَبْلُ يٰقَوْمِ اِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهٖ ۚ وَاِنَّ
رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِيْ وَاَطِيْعُوْٓا اَمْرِيْ ﴿٩٠﴾ قَالُوْا لَنْ نَّبْرَحَ
عَلَيْهِ عٰكِفِيْنَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْنَا مُوْسٰى ﴿٩١﴾ قَالَ يٰهٰرُوْنُ مَا
مَنَعَكَ اِذْ رَاَيْتَهُمْ ضَلُّوْٓا ﴿٩٢﴾ اَلَّا تَتَّبِعَنِ ۭ اَفَعَصَيْتَ اَمْرِيْ ﴿٩٣﴾
قَالَ يَبْنَؤُمَّ لَا تَاْخُذْ بِلِحْيَتِيْ وَلَا بِرَاْسِيْ ۚ اِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ
تَقُوْلَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِيْ ﴿٩٤﴾ قَالَ
فَمَا خَطْبُكَ يٰسَامِرِيُّ ﴿٩٥﴾ قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوْا بِهٖ
فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذٰلِكَ سَوَّلَتْ
لِيْ نَفْسِيْ ﴿٩٦﴾ قَالَ فَاذْهَبْ فَاِنَّ لَكَ فِي الْحَيٰوةِ اَنْ تَقُوْلَ لَا
مِسَاسَ ۡ وَاِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهٗ ۚ وَانْظُرْ اِلٰٓى اِلٰهِكَ الَّذِيْ
ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا ۭ لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ فِي الْيَمِّ نَسْفًا ﴿٩٧﴾

ع 4 13 13

(87) موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے کہا: اے موسیٰ! ہم نے آپ کے وعدے کی مخالفت اپنی مرضی سے نہیں کی بلکہ مجبوری کی حالت میں کی۔ درحقیقت ہم پر قومِ فرعون کے زیورات کا بوجھ لادا گیا تو ہم نے اس سے جان چھڑانے کے لیے اسے ایک گڑھے میں پھینک دیا۔ جونہی ہم نے وہ زیورات گڑھے میں پھینکے، سامری نے بھی وہ مٹی اس میں ڈال دی جو اس نے جبریل علیہ السلام کے گھوڑے کے قدم والی جگہ سے لی تھی۔

(88) پھر سامری نے بنی اسرائیل کے لیے ان زیورات سے ایک بچھڑے کا بُت بنا ڈالا جس میں روح نہیں تھی۔ وہ گائے کی طرح آواز نکالتا تھا۔ ان میں سے سامری کے کرتب سے فتنے میں مبتلا ہونے والوں نے کہا: یہی تمھارا اور موسیٰ کا معبود ہے جسے وہ بھول گئے ہیں اور یہاں چھوڑ گئے ہیں۔

(89) کیا بچھڑے کی وجہ سے فتنے میں مبتلا ہو کر اس کی عبادت کرنے والوں نے یہ نہیں دیکھا کہ وہ بچھڑا ان سے کلام کرتا ہے نہ انھیں جواب دیتا ہے، نہ ان سے اور نہ کسی دوسرے سے تکلیف دور کر سکتا ہے اور نہ انھیں اور نہ ان کے علاوہ کسی اور کو نفع دیتا ہے؟

(90) یقیناً موسیٰ علیہ السلام کے ان کی طرف واپس آنے سے پہلے ہارون علیہ السلام نے ان سے کہا تھا: اس بچھڑے کو سونے سے ڈھالنے اور اس کے ڈکرانے میں صرف تمھارا امتحان ہے تاکہ مومن اور کافر ظاہر ہو جائیں۔ اے میری قوم! بلاشبہ تمھارا رب وہ ہے جو رحمت کا مالک ہے، نہ کہ وہ جو نہ تو تمھارے لیے نفع کا مالک ہے اور نہ نقصان کا چہ جائیکہ وہ تم پر رحم کرے، لہٰذا اس اکیلے کی عبادت کرنے میں میری پیروی کرو اور اس کے غیر کی عبادت چھوڑنے میں میری بات مانو۔

(91) بچھڑے کی عبادت کے فتنے میں پڑنے والوں نے کہا: ہم تو موسیٰ (علیہ السلام) کی واپسی تک بچھڑے کی عبادت پر قائم رہیں گے۔

(92) موسیٰ علیہ السلام نے اپنے بھائی ہارون علیہ السلام سے کہا: تجھے کس چیز نے روکا تھا جب تو نے انھیں دیکھا کہ وہ اللہ کو چھوڑ کر بچھڑے کی عبادت میں گمراہ ہو گئے ہیں۔

(93) کہ تو انھیں چھوڑ کر میرے پیچھے آ جاتا؟ کیا تو نے میرے اس حکم کی نافرمانی کی ہے جو میں نے تجھے ان پر اپنا نائب مقرر کرتے وقت دیا تھا؟

(94) جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنے بھائی کے فعل پر ناراضی ظاہر کرتے ہوئے اس کی داڑھی اور سر کو پکڑ کر اپنی جانب کھینچا تو ہارون علیہ السلام نے ان سے شفقت کی درخواست کرتے ہوئے کہا: میری داڑھی اور سر کے بال نہ پکڑیں۔ میں ان کے ساتھ رہنے پر مجبور تھا کیونکہ مجھے ڈر تھا کہ اگر میں نے انھیں اکیلا چھوڑ دیا تو وہ منتشر ہو جائیں گے اور آپ کہیں گے کہ میں نے انھیں منتشر کیا ہے اور ان کے بارے میں آپ کی وصیت یاد نہیں رکھی۔ (95) موسیٰ علیہ السلام نے سامری سے کہا: تو بتا اے سامری! تیرا کیا معاملہ ہے؟ اور تو نے یہ حرکت کیوں کی ہے؟ (96) سامری نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا: میں نے وہ دیکھا جو انھوں نے نہیں دیکھا۔ میں نے جبریل کو گھوڑے پر سوار دیکھا تو میں نے اس کے گھوڑے کے قدموں کے نشانات سے مٹھی بھر مٹی لی اور اسے ان پگھلے ہوئے اور بچھڑے کی شکل میں ڈھالے ہوئے زیورات پر ڈال دیا تو اس سے بچھڑے کا وجود بن گیا جو ڈکرانے لگا۔ یہ جو کچھ میں نے کیا، میرے دل نے میرے لیے اسی کو خوشنما بنا کر پیش کیا۔ (97) موسیٰ علیہ السلام نے سامری سے کہا: تو جا، جب تک تو زندہ رہے گا یہی کہتا رہے گا: نہ میں کسی کو ہاتھ لگاؤں گا نہ مجھے کوئی ہاتھ لگائے۔ اس طرح تو دھتکارا ہوا زندگی گزارے گا۔ بلاشبہ تیرے لیے قیامت کے دن مؤاخذے اور سزا کا وعدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ تیرے ساتھ اس وعدے کے خلاف کبھی نہیں کرے گا۔ اپنے بچھڑے کی طرف دیکھ جسے تو نے اپنا معبود بنایا ہے اور اللہ کو چھوڑ کر اس کی عبادت میں لگ گیا ہے، ہم اس پر آگ جلائیں گے حتی کہ وہ پگھل جائے، پھر ہم اسے سمندر میں بکھیر دیں گے تاکہ اس کا نام و نشان بھی نہ رہے۔

فوائد: ❀ حقائق مسخ کر کے لوگوں کو دھوکا دینا گمراہ لوگوں کا طریقۂ کار ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کی حرمتوں کو پامال ہوتا دیکھ کر غصہ آنا قابلِ تعریف ہے۔ ❀ ان آیات میں یہ اصول بیان ہوا ہے کہ بدعتیوں اور نافرمان لوگوں کو دور کر دینا چاہیے، ان سے الگ تھلگ ہو جانا چاہیے اور میل ملاپ نہیں رکھنا چاہیے۔ ❀ ان آیات میں بتایا گیا ہے کہ کائنات میں اللہ تعالیٰ کی کاریگری کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنے کے لیے غور و فکر کرنا واجب ہے۔

إِنَّمَآ إِلَٰهُكُمُ ٱللَّهُ ٱلَّذِى لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ وَسِعَ كُلَّ شَىْءٍ عِلْمًا ﴿٩٨﴾ كَذَٰلِكَ
نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنۢبَآءِ مَا قَدْ سَبَقَ ۚ وَقَدْ ءَاتَيْنَٰكَ مِن لَّدُنَّا
ذِكْرًا ﴿٩٩﴾ مَّنْ أَعْرَضَ عَنْهُ فَإِنَّهُۥ يَحْمِلُ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ وِزْرًا ﴿١٠٠﴾ خَٰلِدِينَ
فِيهِ ۖ وَسَآءَ لَهُمْ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ حِمْلًا ﴿١٠١﴾ يَوْمَ يُنفَخُ فِى ٱلصُّورِ ۚ وَنَحْشُرُ
ٱلْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا ﴿١٠٢﴾ يَتَخَٰفَتُونَ بَيْنَهُمْ إِن لَّبِثْتُمْ إِلَّا
عَشْرًا ﴿١٠٣﴾ نَّحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُونَ إِذْ يَقُولُ أَمْثَلُهُمْ طَرِيقَةً إِن
لَّبِثْتُمْ إِلَّا يَوْمًا ﴿١٠٤﴾ وَيَسْـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلْجِبَالِ فَقُلْ يَنسِفُهَا رَبِّى نَسْفًا ﴿١٠٥﴾
فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ﴿١٠٦﴾ لَّا تَرَىٰ فِيهَا عِوَجًا وَلَآ أَمْتًا ﴿١٠٧﴾ يَوْمَئِذٍ
يَتَّبِعُونَ ٱلدَّاعِىَ لَا عِوَجَ لَهُۥ ۖ وَخَشَعَتِ ٱلْأَصْوَاتُ لِلرَّحْمَٰنِ
فَلَا تَسْمَعُ إِلَّا هَمْسًا ﴿١٠٨﴾ يَوْمَئِذٍ لَّا تَنفَعُ ٱلشَّفَٰعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ
لَهُ ٱلرَّحْمَٰنُ وَرَضِىَ لَهُۥ قَوْلًا ﴿١٠٩﴾ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ
وَلَا يُحِيطُونَ بِهِۦ عِلْمًا ﴿١١٠﴾ وَعَنَتِ ٱلْوُجُوهُ لِلْحَىِّ ٱلْقَيُّومِ ۖ وَقَدْ
خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ﴿١١١﴾ وَمَن يَعْمَلْ مِنَ ٱلصَّٰلِحَٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ
فَلَا يَخَافُ ظُلْمًا وَلَا هَضْمًا ﴿١١٢﴾ وَكَذَٰلِكَ أَنزَلْنَٰهُ قُرْءَانًا عَرَبِيًّا وَصَرَّفْنَا فِيهِ مِنَ ٱلْوَعِيدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ أَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ﴿١١٣﴾

ع 5 15 14

(98) اے لوگو! تمھارا معبود برحق صرف اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اس نے اپنے علم سے ہر چیز کو گھیر رکھا ہے اور اس پاک ذات کے علم سے کوئی چیز باہر نہیں۔ (99) اے رسول! جس طرح ہم نے آپ کے سامنے موسیٰ علیہ السلام اور فرعون، نیز ان دونوں کی قوم کی خبریں بیان کی ہیں، اسی طرح ہم آپ سے سابقہ انبیاء اور ان کی امتوں کے واقعات بھی بیان کرتے ہیں تاکہ آپ کو تسلی ہو۔ یقیناً ہم نے آپ کو اپنی طرف سے قرآن عطا کیا جس سے نصیحت حاصل کرنے والا نصیحت پکڑتا ہے۔ (100) جس نے آپ پر نازل ہونے والے اس قرآن سے منہ پھیرا، اس پر ایمان نہ لایا اور اس میں موجود احکام پر عمل نہ کیا تو وہ قیامت کے دن بہت بڑے گناہ کا بوجھ اٹھائے ہوئے آئے گا اور دردناک عذاب کا حقدار ہوگا۔ (101) ایسے لوگ اس عذاب میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور نہایت برا بوجھ ہے جسے وہ قیامت کے دن اٹھا کر آئیں گے۔ (102) جس دن دوبارہ اٹھانے کے لیے فرشتہ صور میں دوسری بار پھونکے گا اور کافروں کو ہم اس دن اکٹھا کریں گے تو آخرت کی ناقابلِ برداشت ہولناکی کی وجہ سے ان کے رنگ بدلے ہوئے اور آنکھیں نیلی ہوں گی۔ (103) وہ آپس میں چپکے چپکے کہہ رہے ہوں گے: تم موت کے بعد برزخ میں تو صرف دس راتیں ہی رہے۔ (104) جو وہ سرگوشیاں کریں گے، ہم ان سے خوب باخبر ہیں۔ اس میں سے کوئی چیز ہم سے ڈھکی چھپی نہیں، جب ان میں سب سے زیادہ عقلمند اور سمجھ دار کہے گا: تم برزخ میں تو صرف ایک دن ٹھہرے ہو، اس سے زیادہ نہیں۔ (105) اے رسول! وہ آپ سے پوچھتے ہیں کہ قیامت کے دن پہاڑوں کا کیا حال ہوگا تو آپ ان سے کہہ دیں: ان پہاڑوں کو میرا رب جڑ سے اکھاڑ کر ریزہ ریزہ کر کے اڑا دے گا۔ (106) اور زمین کو، جو انھیں اٹھائے ہوئے ہے، ایسا کر چھوڑے گا کہ وہ بالکل برابر ہو جائے گی جس پر کوئی عمارت ہوگی نہ سبزہ۔ (107) اور اس کی طرف دیکھنے والے اے شخص! تو اس کے پوری طرح ہموار ہونے کی وجہ سے کسی طرف غیر ضروری جھکاؤ دیکھے گا نہ اونچ نیچ۔ (108) اس دن لوگ محشر کی طرف بلانے اور پکارنے والے کی آواز کے پیچھے چلیں گے۔ وہ اس کی پیروی سے منہ پھیر کر دائیں بائیں نہیں ہوں گے اور رحمان کے سامنے تمام آوازیں ڈر اور خوف سے پست ہو جائیں گی اور تمھیں سوائے کھسر پھسر کے کچھ سنائی نہ دے گا۔ (109) اس عظیم دن میں کسی سفارشی کی کوئی سفارش کام نہ آئے گی مگر صرف اس کی جسے اللہ سفارش کی اجازت دے اور سفارش کے حوالے سے اس کی بات پسند کرے۔ (110) اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ قیامت کے معاملے میں مستقبل میں لوگوں کو کیا پیش آنے والا ہے اور وہ جانتا ہے کہ انھوں نے دنیا میں کیا چھوڑا جبکہ تمام بندے مل کر بھی اللہ کی ذات اور صفات کے علم کا احاطہ نہیں کر سکتے۔ (111) تمام لوگوں کے چہرے اس دن اس زندہ و قائم ذات کے سامنے نہایت عاجزی سے جھکے ہوں گے، جو بندوں کے معاملات کی تدبیر کرنے والی اور ان کے کاموں میں تصرف کرنے والی ہے۔ یقیناً وہ شخص برباد ہوا جس نے خود کو ہلاکت کے گڑھوں میں ڈال کر گناہ کا بوجھ اٹھایا۔ (112) اور جو شخص نیک عمل کرے جبکہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتا ہو تو وہ ضرور اس کا پورا پورا بدلہ پائے گا۔ نہ اسے ظلم کا ڈر ہوگا کہ اسے ایسے جرم کی سزا ملے گی جو اس نے نہیں کیا اور نہ اپنے نیک اعمال کے ثواب کی کمی کا خوف ہوگا۔ (113) جس طرح ہم نے سابقہ لوگوں کے واقعات نازل کیے، ہم نے اس قرآن کو واضح عربی زبان میں نازل کیا اور اس میں کئی طرح کی وعیدیں دھمکیوں اور ڈراووں کی صورت میں بیان کیں تاکہ وہ اللہ سے ڈریں یا قرآن ان میں نصیحت حاصل کرنے یا عبرت پکڑنے کی سوچ پیدا کرے۔

فوائد: ❀ پورا قرآن عظیم تمام اقوامِ عالم، معاشروں اور افراد کے لیے وعظ و نصیحت ہے اور پوری انسانیت کے لیے شرف اور فخر ہے۔ ❀ سفارش کسی کو فائدہ نہیں دے گی سوائے اس کی سفارش کے جسے رحمان اجازت دے گا اور اس کے لیے سفارش کرنا پسند کرے گا۔ ❀ قرآن مجید جن احکام پر مشتمل ہے، وہ نہایت عمدہ ہیں۔ ان کی خوبیوں اور کمال کی گواہی عقل اور فطرت دیتی ہے۔ ❀ قرآن مجید کے ساتھ تعامل اور برتاؤ کے آداب میں یہ بات شامل ہے کہ اسے ہاتھوں ہاتھ لیا جائے، اس کے احکام مانے جائیں، اس کی تعظیم کی جائے اور اس کے نور سے سیدھے راستے کی طرف راہنمائی لی جائے، نیز اسے سیکھنے سکھانے کے ذریعے سے اس پر پوری توجہ دی جائے۔ ❀ قیامت والے دن مجرموں کے پچھتاوے کا ذکر، اس طرح کہ انھوں نے بہت سا وقت ضائع کیا اور اسے غفلت و کاہلی میں گزار دیا، نفع مند چیزوں سے منہ موڑے رکھا اور نقصان دہ امور پر توجہ کیے رکھی۔

فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ
يُّقْضٰٓى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ ۡ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ﴿۱۱۴﴾ وَلَقَدْ عَهِدْنَآ
اِلٰٓى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ﴿۱۱۵﴾ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ
اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى ﴿۱۱۶﴾ فَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا
عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى ﴿۱۱۷﴾ اِنَّ
لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَلَا تَعْرٰى ﴿۱۱۸﴾ وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَلَا تَضْحٰى ﴿۱۱۹﴾
فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ الشَّيْطٰنُ قَالَ يٰٓاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ
الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى ﴿۱۲۰﴾ فَاَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا
وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ۡ وَعَصٰٓى اٰدَمُ رَبَّهٗ
فَغَوٰى ﴿۱۲۱﴾ ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدٰى ﴿۱۲۲﴾ قَالَ اهْبِطَا
مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى ۙ
فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى ﴿۱۲۳﴾ وَمَنْ اَعْرَضَ
عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
اَعْمٰى ﴿۱۲۴﴾ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْٓ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا ﴿۱۲۵﴾
قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ۚ وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى ﴿۱۲۶﴾

ع 6 11 15

(114) چنانچہ اللہ تعالیٰ نہایت بلند، ہرعیب سے پاک اورعظمت و جلال والا ہے۔ وہ ایسا بادشاہ ہے جس کے لیے ہر چیز کی بادشاہی ہے۔ وہ ذات حق ہے اور اس کا قول بھی حق ہے، وہ ان تمام باتوں سے بہت بلند ہے جو مشرک اس سے منسوب کرتے ہیں۔ اے رسول! آپ جبریل کے ساتھ قرآن کی قراءت میں جلدی نہ کریں حتی کہ وہ آپ کو پہنچا کر فارغ ہوجائے (تو پڑھیں) اور کہیں: میرے رب! جو علم تو نے مجھے سکھایا ہے، اس میں اضافہ فرما۔ جب اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کا قصہ ذکر کیا اور اس میں فرعون کے حق سے منہ موڑنے اور بنی اسرائیل کی غفلت کا بیان کیا تو بھولے ہوئے کو اللہ کی اطاعت کی طرف لوٹنے کی ترغیب دینے کے لیے آدم علیہ السلام کا واقعہ ذکر کر دیا، فرمایا: (115) یقیناً اس سے پہلے ہم نے آدم (علیہ السلام) کو درخت سے نہ کھانے کی تاکید کی اور انھیں اس سے منع کر دیا اور ہم نے اس کے بُرے انجام سے بھی انھیں آگاہ کیا مگر وہ ہماری نصیحت کو بھول گئے، درخت سے کھالیا اور اس سے صبر نہ کر سکے۔ ہم نے انھیں اپنی نصیحت کی حفاظت میں عزم وارادہ کی قوت والا نہیں پایا۔ (116) اے رسول! یاد کرو جب ہم نے فرشتوں سے کہا: آدم کو تعظیمی سجدہ کرو تو ان سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے جو ان کے ساتھ تھا مگر ان میں سے نہیں تھا۔ اس نے تکبر کرتے ہوئے سجدہ کرنے سے انکار کیا۔ (117) تو ہم نے کہا: اے آدم! بلاشبہ ابلیس تمھارا اور تمھاری بیوی کا دشمن ہے، لہٰذا وہ اپنے وسوسوں کے ذریعے سے تمھیں اور تمھاری بیوی کو اپنے پیچھے لگا کر جنت سے نہ نکلوا دے اور پھر تمھیں مشقتیں اور پریشانیاں اٹھانی پڑیں۔ (118) بلاشبہ یہ اللہ کے ذمے ہے کہ وہ تمھیں جنت میں کھلائے گا تو تم بھوکے نہیں رہو گے اور تمھیں پہنائے گا تو تم کبھی بے لباس نہیں ہوگے۔ (119) تمھیں پلائے گا تو تمھیں پیاس نہیں لگے گی اور تمھیں سایہ نصیب کرے گا تو تمھیں سورج کی گرمی نہیں پہنچے گی۔ (120) پھر شیطان نے آدم علیہ السلام کے دل میں وسوسہ ڈالا اور ان سے کہا: کیا تمھیں ایک درخت کے بارے میں بتاؤں جو اس سے کھائے گا وہ کبھی نہیں مرے گا، بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے زندہ رہے گا اور اسے ایسی ہمیشہ کی بادشاہت ملے گی جس پر کبھی زوال آئے گا نہ وہ ختم ہوگی؟ (121) پھر آدم اور حوا علیہما السلام نے اس درخت سے کھالیا جس کے کھانے سے ان دونوں کو روکا گیا تھا تو ان دونوں کے سامنے ان کی چھپی ہوئی شرمگاہیں ظاہر ہوگئیں۔ وہ دونوں جنت کے پتے اتارنے اور ان کے ساتھ اپنی شرمگاہیں چھپانے لگے۔ آدم نے اپنے رب کے حکم کی مخالفت کی جب انھوں نے درخت کے پھل سے اجتناب کرنے کے حکم الٰہی پر عمل نہ کیا اور ایک ایسا کام کیا جو ان کے لیے جائز نہ تھا۔ (122) پھر اللہ تعالیٰ نے انھیں چن لیا اور ان کی توبہ قبول فرمائی اور انھیں سیدھے راستے کی توفیق دی۔ (123) اللہ تعالیٰ نے آدم اور حوا علیہما السلام سے کہا: تم دونوں اور ابلیس جنت سے نیچے اتر جاؤ، اب وہ تمھارا دشمن ہے اور تم دونوں اس کے دشمن ہو۔ اگر تمھارے پاس میری طرف سے میرے راستے کا بیان آیا تو تم میں سے جس نے میرے راستے کے بیان کی پیروی کی، اس پر عمل کیا اور اس سے انحراف نہ کیا تو وہ حق سے بھٹکے گا نہ آخرت میں عذاب میں مبتلا ہوکر بدنصیب ہوگا بلکہ اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا۔ (124) اور جس نے میرے ذکر سے منہ پھیر لیا، اسے قبول نہ کیا اور اس پر لبیک نہ کہا تو دنیا میں اور برزخ میں اس کی گزران تنگ ہوجائے گی اور ہم میدان محشر میں اسے آنکھوں سے اندھا اور دلیل سے عاری ہانک کر لائیں گے۔ (125) اللہ کے ذکر سے منہ موڑنے والا یہ شخص کہے گا: اے میرے رب! آج تو مجھے اندھا کر کے کیوں لایا جبکہ میں دنیا میں اچھا بھلا دیکھتا تھا؟ (126) اللہ تعالیٰ اس کے رد میں فرمائے گا: تو نے دنیا میں اسی طرح کیا تھا۔ تیرے پاس ہماری آیتیں آئیں تو تو نے ان سے منہ پھیر لیا اور انھیں چھوڑ دیا تھا۔ اسی طرح آج تجھے عذاب میں بے یار و مددگار چھوڑ دیا جائے گا۔

فوائد: ❀ حصولِ علم میں آداب کو ملحوظ رکھنا چاہیے اور علم حاصل کرنے اور سننے والے کو چاہیے کہ وہ صبر و تحمل سے سنے حتی کہ املاء کرانے والا اور استاد متعلقہ موضوع کے بارے میں بات مکمل کر لے۔ ❀ آدم علیہ السلام بھول گئے تو ان کی اولاد بھی بھول گئی اور نہ وہ اپنی پختہ بات پر قائم رہے اور نہ ان کی اولاد۔ اور آدم علیہ السلام نے جلد توبہ کر لی تو اللہ تعالیٰ نے انھیں بخش دیا اور جو اپنے باپ کے مشابہ ہو (یعنی فوراً توبہ کر لے) تو وہ ظالم نہیں۔ ❀ توبہ کی فضیلت، کیونکہ آدم علیہ السلام توبہ کے بعد پہلے سے بھی زیادہ اچھے ہوگئے۔ ❀ کافروں اور گمراہ لوگوں کے لیے دنیا کی گزران تنگ ہوتی ہے، اور برزخ اور آخرت میں بھی ان کی گزران نہایت تنگ ہوگی۔

وَكَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ اَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْۢ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ؕ وَلَعَذَابُ
الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَاَبْقٰى ﴿۱۲۷﴾ اَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ
الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى ﴿۱۲۸﴾
وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَّاَجَلٌ مُّسَمًّى ﴿۱۲۹﴾
فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ
وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ
لَعَلَّكَ تَرْضٰى ﴿۱۳۰﴾ وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا
مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ؕ وَرِزْقُ رَبِّكَ
خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿۱۳۱﴾ وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ؕ لَا
نَسْـَٔلُكَ رِزْقًا ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ﴿۱۳۲﴾ وَقَالُوْا
لَوْلَا يَاْتِيْنَا بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ اَوَلَمْ تَاْتِهِمْ بَيِّنَةُ مَا فِي الصُّحُفِ
الْاُوْلٰى ﴿۱۳۳﴾ وَلَوْ اَنَّاۤ اَهْلَكْنٰهُمْ بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا
رَبَّنَا لَوْلَاۤ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ مِنْ قَبْلِ
اَنْ نَّذِلَّ وَنَخْزٰى ﴿۱۳۴﴾ قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْا ۚ
فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدٰى ﴿۱۳۵﴾

ع 7 13 16 — ع 8 7 17

(127) اور حرام شہوات میں غرق ہونے والوں اور اپنے رب کی طرف سے واضح دلائل کے باوجود ایمان سے منہ پھیرنے والوں کو ہم اسی طرح بدلہ دیتے ہیں۔ یقیناً اللہ کا عذاب جو انھیں آخرت میں ملے گا، وہ دنیا کی تنگ گزران اور برزخ کی زندگی سے زیادہ ہولناک، سخت اور دائمی ہوگا۔

(128) کیا مشرکوں کے سامنے ان امتوں کی کثیر تعداد کے حالات واضح نہیں جنھیں ہم نے ان سے پہلے ہلاک کیا؟ وہ ان ہلاک شدہ امتوں کے گھروں میں چلتے پھرتے اور ان پر نازل ہونے والے عذاب کے نشانات دیکھتے ہیں۔ بلاشبہ ان بہت سی امتوں پر جو ہلاکت اور تباہی و بربادی آئی، اس میں عقل والوں کے لیے یقیناً بہت سی عبرتیں ہیں۔

(129) اے رسول! اگر آپ کے رب کی طرف سے یہ بات پہلے سے طے نہ ہو چکی ہوتی کہ وہ کسی پر حجت قائم کرنے سے پہلے عذاب نازل نہیں کرے گا اور اس کے ہاں ان کے لیے مقررہ مدت نہ ہوتی تو ان کے عذاب کے حقدار ٹھہرنے کی وجہ سے وہ ضرور جلد انھیں عذاب دے دیتا۔

(130) سو اے رسول! آپ کو جھٹلانے والے جن باطل اوصاف کو آپ سے منسوب کرتے ہیں، اس پر صبر کریں۔ اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی خوب تسبیح کریں سورج طلوع ہونے سے پہلے نمازِ فجر میں اور غروبِ آفتاب سے پہلے نماز عصر میں اور رات کی گھڑیوں، یعنی نماز مغرب اور عشاء میں، اور دن کا پہلا آدھا حصہ ختم ہونے پر سورج ڈھلنے کے بعد نمازِ ظہر میں اور دن کا دوسرا آدھا حصہ ختم ہونے پر نماز مغرب میں۔ اس امید پر کہ آپ اللہ سے وہ ثواب حاصل کرلیں جس سے آپ خوش ہو جائیں۔

(131) آپ ان جھٹلانے والے مختلف گروہوں کی اس دنیاوی شان و شوکت کو نہ دیکھیں جو ہم نے انھیں آزمانے کے لیے عطا کر رکھی ہے جس سے وہ فائدہ اٹھاتے ہیں۔ بلاشبہ یہ سب کچھ جو ہم نے انھیں عطا کیا ہے، ختم ہونے والا ہے اور آپ کے رب کا ثواب جس کا اس نے آپ سے وعدہ کیا ہے حتی کہ آپ راضی ہو جائیں، اس ختم ہونے والے دنیاوی مال ومتاع سے جو اس نے انھیں عطا کیا ہے، بہت بہتر اور دائمی ہے کیونکہ وہ کبھی ختم نہیں ہوگا۔

(132) اے رسول! اپنے اہل وعیال کو نماز کی ادائیگی کا حکم دیں اور خود بھی اسے باقاعدگی سے ادا کریں۔ ہم آپ سے خود آپ کی ذات یا کسی دوسرے کے لیے رزق کا مطالبہ نہیں کرتے۔ ہم آپ کے رزق کے ذمے دار ہیں۔ دنیا و آخرت میں اچھا انجام ان پرہیزگار لوگوں کا ہے جو اللہ سے ڈرتے ہوئے اس کے حکم بجالاتے ہیں اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچتے ہیں۔

(133) نبی کریم ﷺ کو جھٹلانے والے ان کافروں نے کہا: محمد (ﷺ) ہمارے پاس اپنے رب کی طرف سے کوئی معجزہ کیوں نہیں لاتے جو آپ کی سچائی کی دلیل ہو اور یہ واضح کرے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ کیا ان جھٹلانے والوں کے پاس قرآن نہیں آیا جو اپنے سے پہلی آسمانی کتابوں کی تصدیق ہے؟

(134) اگر نبی کریم ﷺ کو جھٹلانے والے ان لوگوں کی طرف کوئی رسول بھیجنے اور کتاب نازل کرنے سے پہلے ان کے کفر وعناد کی وجہ سے ہم ان پر کوئی عذاب نازل کر کے انھیں ہلاک کر دیتے تو وہ قیامت کے دن اپنے کفر سے معذرت کرتے ہوئے ضرور کہتے: اے ہمارے رب! تو نے دنیا میں ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہ بھیجا کہ ہم اس پر ایمان لاتے اور تیرے عذاب کی وجہ سے جو ذلت اور رسوائی اٹھا رہے ہیں، اس سے پہلے ہی اس کی لائی ہوئی آیات کی پیروی کرتے؟ (135) اے رسول! ان جھٹلانے والوں سے کہہ دیں: ہم اور تم سب اللہ کے حکم کے منتظر ہیں، لہٰذا تم بھی انتظار کرو۔ بہت جلد تمھیں ضرور پتہ چل جائے گا کہ سیدھے راستے پر کون ہے؟ اور کون ہدایت یافتہ ہیں، ہم یا تم؟

فوائد: ❀ منہ پھیرنے والوں کی طرف سے دی جانے والی تکلیفیں برداشت کرنے میں مددگار اسباب میں سے یہ ہے کہ فارغ اوقات میں اللہ کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کی جائے۔ ❀ جب بندے کا میلان اور رجحان دنیا کی زیب وزینت کی طرف زیادہ ہو جائے تو اسے چاہیے کہ وہ دنیا کی ان ختم ہو جانے والی نعمتوں اور آخرت کی دائمی نعمتوں کا موازنہ کرے۔ ❀ بندے کو چاہیے کہ وہ نماز کا صحیح طور پر اہتمام کرے، اسے جب کوئی اہم معاملہ پیش آجائے تو نماز ادا کرے، اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دے اور رسول اکرم ﷺ کی پیروی میں انھیں بار بار کہتا رہے۔ ❀ پرہیزگاروں کے لیے قابلِ تعریف اور نہایت خوبصورت انجام جنت ہے۔

سُوْرَةُ الْاَنْبِيَآءِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّاثْنَتَا عَشْرَةَ اٰيَةً وَّسَبْعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ (1)
مُّعْرِضُوْنَ (2) مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ اِلَّا اسْتَمَعُوْهُ
وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ (3) لَاهِيَةً قُلُوْبُهُمْ وَاَسَرُّوا النَّجْوَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا
هَلْ هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ (4)
قٰلَ رَبِّيْ يَعْلَمُ الْقَوْلَ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ (5)
بَلْ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ بَلِ افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ فَلْيَاْتِنَا
بِاٰيَةٍ كَمَآ اُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ (6) مَآ اٰمَنَتْ قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا
اَفَهُمْ يُؤْمِنُوْنَ (7) وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ
فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (8) وَمَا جَعَلْنٰهُمْ
جَسَدًا لَّا يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوْا خٰلِدِيْنَ (9) ثُمَّ صَدَقْنٰهُمُ
الْوَعْدَ فَاَنْجَيْنٰهُمْ وَمَنْ نَّشَآءُ وَاَهْلَكْنَا الْمُسْرِفِيْنَ (10) لَقَدْ
اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ كِتٰبًا فِيْهِ ذِكْرُكُمْ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ (11) وَكَمْ قَصَمْنَا
مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً وَّاَنْشَاْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ

سورۃ الانبیاء مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: رسالت کا اثبات اور مقصدِ انبیاء علیہم السلام کے ایک ہونے اور ان پر اللہ تعالیٰ کی خصوصی شفقت کا بیان۔

تفسیر: (1) قیامت کے دن لوگوں کے اعمال کا حساب ان کے قریب آ گیا ہے جبکہ وہ غفلت میں پڑے آخرت سے منہ پھیرے ہوئے ہیں کیونکہ وہ اس کے بجائے دنیا میں مشغول اور مگن ہیں۔

(2) ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے جو بھی قرآن کا نیا حکم آتا ہے تو وہ اسے کھیل کود کرتے ہوئے بے دھیانی اور بے پروائی سے سنتے ہیں اور یہ سننا ان کے لیے ذرہ بھر مفید نہیں ہوتا۔

(3) وہ اسے اس حال میں سنتے ہیں کہ ان کے دل اس سے غافل ہوتے ہیں اور کفر کر کے خود پر ظلم کرنے والے اپنی سرگوشیاں یہ کہتے ہوئے چھپاتے ہیں: یہ جو دعویٰ کرتا ہے کہ بلاشبہ وہ رسول ہے، یہ بھی بس تمھارے جیسا ایک بشر ہے، اسے تم پر کوئی امتیاز حاصل نہیں! اور جو کلام وہ لایا ہے، وہ جادو ہے۔ کیا تم یہ سمجھ لینے کے بعد بھی کہ وہ تمھارے جیسا بشر ہے اور جو کلام لایا ہے وہ جادو ہے، اس کی پیروی کرو گے؟!

(4) رسول ﷺ نے کہا: میرا رب جانتا ہے جو باتیں تم خفیہ طور پر کرتے ہو۔ وہ آسمانوں اور زمین کی ہر بات جانتا ہے جو کسی کہنے والے کی زبان سے نکلتی ہے۔ وہ اپنے بندوں کے اقوال خوب سننے والا، ان کے اعمال خوب جاننے والا ہے اور وہ ضرور ان کی جزا بھی انھیں دے گا۔

(5) بلکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ محمد ﷺ کے لائے ہوئے پیغام کے بارے میں شک وشبہ کا شکار ہیں۔ کبھی کہتے ہیں: یہ ادھر اُدھر کے خواب ہیں جن کی کوئی تعبیر نہیں۔ کبھی کہتے ہیں: نہیں، بلکہ اس نے خود سے یہ کلام بنا لیا ہے جس کی کوئی اصل نہیں اور کبھی کہتے ہیں: وہ شاعر ہے۔ اگر وہ اپنے دعوے میں سچا ہے تو ہمارے پاس پہلے رسولوں جیسا کوئی معجزہ لائے۔ وہ تو یقیناً معجزات لائے تھے، جیسے موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور صالح علیہ السلام کی اونٹنی۔

(6) ان معجزات کا مطالبہ کرنے والوں سے پہلے کسی بستی کے لوگ تب بھی ایمان نہ لائے جب ان کی تجویز اور مطالبے کے مطابق انھیں معجزات دیے گئے بلکہ انھوں نے ان معجزات کو جھٹلا دیا تو ہم نے انھیں ہلاک کر دیا، پھر کیا یہ لوگ ایمان لائیں گے؟!

(7) اے رسول (ﷺ)! ہم نے آپ سے پہلے صرف مرد انسان نبی بنا کر بھیجے جن کی طرف ہم وحی کرتے تھے اور ہم نے فرشتے نبی بنا کر نہیں بھیجے۔ اگر تم یہ نہیں جانتے تو اپنے سے پہلے اہلِ کتاب سے پوچھ لو۔ (8) اور جو رسول ہم بھیجتے رہے، ہم نے انھیں ایسا وجود نہیں دیا کہ وہ کھانا نہ کھاتے ہوں بلکہ وہ دوسرے لوگوں کی طرح کھاتے تھے اور نہ وہ موت سے بچ کر دنیا ہی میں ہمیشہ باقی رہنے والے تھے۔ (9) پھر ہم نے اپنے رسولوں سے جو وعدے کیے تھے، وہ پورے کیے کہ انھیں اور ان پر ایمان لانے والوں میں سے جسے چاہا ہلاکت سے بچا لیا اور حد سے گزرنے والوں کو اللہ کے ساتھ کفر کرنے اور گناہوں کے ارتکاب کی وجہ سے تباہ کر دیا۔ (10) یقیناً ہم نے تمھاری طرف قرآن نازل کیا جس میں تمھاری عزت ہے اور وہ تمھارے لیے باعثِ فخر ہے بشرطیکہ تم اس کی تصدیق کرو اور اس میں موجود احکام پر عمل کرو۔ کیا تم عقل نہیں رکھتے کہ اس پر ایمان لانے اور اس میں موجود احکام پر عمل کرنے میں جلدی کرتے؟

(11) کتنی بستیاں ایسی ہیں جن کے کفر کے ذریعے ظلم کرنے کی وجہ سے ہم نے انھیں ہلاک کیا اور ان کے بعد دوسرے لوگوں کو پیدا کیا!

فوائد:
- قیامت کے قریب ہونے سے یہ لازم آتا ہے کہ اس کی تیاری کی جائے۔
- دل کھیل کود اور لہو ولعب میں مشغول رہیں تو وہ حق سے دور ہو جاتے ہیں۔
- اللہ کے بندوں سے صادر ہونے والا ہر قول وفعل اس کے احاطۂ علم میں ہے۔
- نبیِ اکرم ﷺ کے بارے میں مشرکین کی مختلف آراء ان کے پاگل پن اور پریشانی پر دلالت کرتی ہیں۔
- بلاشبہ اللہ تعالیٰ دشمنوں کے خلاف تائید اور مدد کے اعتبار سے اپنے رسولوں اور اہلِ ایمان کے ساتھ ہے۔
- قرآن اس شخص کے لیے بہت زیادہ عزت وشرف کا باعث ہے جو اس پر ایمان لائے اور اس پر عمل کرے۔

فَلَمَّآ اَحَسُّوْا بَاْسَنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَرْكُضُوْنَ ﴿١٢﴾ لَا تَرْكُضُوْا وَ
ارْجِعُوْٓا اِلٰى مَآ اُتْرِفْتُمْ فِيْهِ وَمَسٰكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْـَٔلُوْنَ ﴿١٣﴾
قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿١٤﴾ فَمَا زَالَتْ تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ حَتّٰى
جَعَلْنٰهُمْ حَصِيْدًا خٰمِدِيْنَ ﴿١٥﴾ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ
وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ﴿١٦﴾ لَوْ اَرَدْنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ
مِنْ لَّدُنَّآ ۖ اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿١٧﴾ بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ
فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ۭ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ ﴿١٨﴾
وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَمَنْ عِنْدَهٗ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ
عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ ﴿١٩﴾ يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ
لَا يَفْتُرُوْنَ ﴿٢٠﴾ اَمِ اتَّخَذُوْٓا اٰلِهَةً مِّنَ الْاَرْضِ هُمْ يُنْشِرُوْنَ ﴿٢١﴾
لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ
الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿٢٢﴾ لَا يُسْـَٔلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ
يُسْـَٔلُوْنَ ﴿٢٣﴾ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ۭ قُلْ هَاتُوْا
بُرْهَانَكُمْ ۚ هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِيْ ۭ
بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۙ الْحَقَّ فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٢٤﴾

(12) پھر جب ہلاک ہونے والوں نے ہمارا تباہ و برباد کر دینے والا عذاب دیکھا تو وہ تباہی و ہلاکت سے بچنے کے لیے جلدی جلدی اپنی بستی سے بھاگنے لگے۔

(13) تب انھیں ازراہ مذاق آواز دی گئی: بھاگو نہیں، جن نعمتوں اور لذتوں میں تم مگن تھے اور جن گھروں میں تم رہتے تھے، ان کی طرف پلٹ جاؤ، تاکہ تم سے تمھاری دنیا کے بارے میں کچھ پوچھ لیا جائے۔

(14) ان ظالموں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہوئے کہا: ہائے ہماری تباہی اور خرابی! بے شک ہم اللہ کے ساتھ کفر کر کے ظلم کرنے والے تھے۔

(15) پھر تو وہ اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہی رہے اور اپنی ہلاکت و تباہی کی دعائیں دہراتے رہے حتی کہ ہم نے انھیں جڑوں سے کٹی ہوئی کھیتی کی طرح بے جان کر دیا اور ان میں زندگی کے آثار اور کوئی حرکت ہی نہ رہی۔

(16) ہم نے آسمان و زمین اور ان کے درمیان جو کچھ ہے، انھیں کھیل تماشے کے طور پر اور بیکار نہیں بنایا بلکہ انھیں اپنی قدرت کی دلیل کے طور پر بنایا ہے۔

(17) اگر ہم نے بیوی یا اولاد بنانی ہوتی تو اپنے پاس ہی سے بنا لیتے اور ہم یہ سب کچھ کرنے والے نہ تھے کیونکہ ہم اس سے پاک ہیں۔

(18) بلکہ جو حق ہم اپنے رسول کی طرف وحی کرتے ہیں، وہ اہلِ کفر کے باطل پر مارتے ہیں تو وہ اس کا سر پھوڑ دیتا ہے اور ان کا باطل ملیامیٹ ہو جاتا ہے۔ اے اللہ کے بارے میں بیوی اور اولاد کا عقیدہ رکھنے والو! تمھاری اس نازیبا بات کی وجہ سے جو اللہ کی شان کے لائق نہیں، تمھارے لیے ہلاکت و بربادی ہے۔

چونکہ بیوی اور اولاد بنانے سے محتاجی کا اشارہ ملتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا کہ وہ اس کائنات کا مالک ہے، چنانچہ فرمایا:

(19) اللہ اکیلے ہی کے لیے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے اور اس کے ہاں جو فرشتے ہیں، وہ اس کی عبادت سے تکبر کرتے ہیں نہ عبادت کرتے کرتے تھکتے ہیں۔

(20) وہ مسلسل اللہ کی تسبیح بیان کرتے ہیں اور اس سے اکتاتے نہیں۔

(21) بلکہ مشرکوں نے اللہ کے سوا جو معبود بنا رکھے ہیں، وہ مردوں کو زندہ نہیں کرتے، سو جو ایسا کرنے سے عاجز ہیں، یہ لوگ ان کی عبادت کیسے کرتے ہیں؟!

(22) اگر آسمانوں اور زمین میں اللہ کے سوا متعدد معبود ہوتے تو ان معبودوں کے بادشاہت میں جھگڑنے کی وجہ سے آسمان و زمین کا نظام درہم برہم ہو جاتا جبکہ فی الواقع ایسا نہیں۔ سو عرش کا رب اللہ تعالیٰ ان اوصاف سے پاک ہے جو مشرک اس کے بارے میں جھوٹ بولتے ہوئے بتاتے ہیں کہ اس کے شریک ہیں۔

(23) اللہ تعالیٰ اپنے اقتدار اور فیصلہ کرنے میں یکتا ہے۔ وہ جو فیصلہ کرے اور مقدر ٹھہرائے، اس سے اس بارے میں کوئی پوچھ نہیں سکتا اور وہ اپنے بندوں سے ان کے اعمال کے بارے میں پوچھے گا اور انھیں ان کا بدلہ دے گا۔ (24) بلکہ انھوں نے اللہ کے سوا اور معبود بنا لیے۔ اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہہ دیں: ان کے لائقِ عبادت ہونے کی اپنی دلیل لے آؤ۔ یہ مجھ پر نازل ہونے والی کتاب ہے اور مجھ سے پہلے رسولوں پر نازل ہونے والی کتابیں بھی ہیں۔ ان میں تمھاری کوئی دلیل نہیں ہے، بلکہ مشرکوں کی اکثریت صرف جہالت اور تقلید کا سہارا لیتی ہے، اس لیے وہ حق قبول کرنے سے منہ موڑتے ہیں۔

فوائد: ❀ ظلم انفرادی طور پر ہو یا اجتماعی سطح پر، بہرحال ہلاکت اور تباہی کا باعث ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز بے کار پیدا نہیں کی کیونکہ وہ بے فائدہ کام کرنے سے پاک ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ کا یہ طریقہ ہے کہ وہ حق کو غلبہ عطا کرتا ہے اور باطل کو شکست سے دوچار کرتا ہے۔

❀ تمانع (دو چیزوں کے اکٹھے ہونے کا محال ہونا) کی دلیل سے شرک کے عقیدے کی نفی کی گئی ہے، یعنی دو معبودوں کا ہونا محال اور ناممکن ہے۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ
لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ﴿۲۵﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا
سُبْحٰنَهٗ ؕ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ
بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۷﴾ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَ
لَا يَشْفَعُوْنَ ۙ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ﴿۲۸﴾
وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّيْٓ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ ؕ
كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۹﴾ ع 2 19 2 اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ؕ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ
كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ؕ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَجَعَلْنَا فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ
تَمِيْدَ بِهِمْ وَجَعَلْنَا فِيْهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿۳۱﴾
وَجَعَلْنَا السَّمَآءَ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا ۚ وَّهُمْ عَنْ اٰيٰتِهَا مُعْرِضُوْنَ ﴿۳۲﴾
وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ
فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ؕ
اَفَاْئِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ﴿۳۴﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ
الْمَوْتِ ؕ وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ؕ وَاِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۳۵﴾

(25) اے رسول (ﷺ)! ہم نے آپ سے پہلے جو رسول بھیجے، ان کی طرف یہی وحی کی کہ میرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، لہٰذا مجھ اکیلے کی عبادت کرو اور میرے ساتھ کسی قسم کا شرک نہ کرو۔

(26) مشرکوں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو بیٹیاں بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس جھوٹ سے پاک اور بری ہے جو وہ کہتے ہیں، بلکہ فرشتے تو اللہ کے بندے ہیں۔ اس نے انھیں عزت عطا کی ہے۔ انھیں اس کا قرب حاصل ہے۔

(27) وہ اپنے رب سے آگے بڑھ کر کوئی بات نہیں کہتے، یہی وجہ ہے کہ اس وقت تک بولتے نہیں جب تک ان کا رب انھیں حکم نہ دے۔ وہ اس کے حکم پر عمل کرتے ہیں اور اس کے کسی حکم کی مخالفت نہیں کرتے۔

(28) وہ ان کے اگلے پچھلے اعمال جانتا ہے اور وہ اس کی اجازت کے بغیر کسی کی سفارش نہیں کرتے اور وہ بھی صرف اس کے لیے جس کی سفارش کرنا اللہ کو پسند ہو۔ وہ اس پاک ذات کے خوف سے ڈرتے رہتے ہیں اور کسی حکم یا ممانعت میں اس کی مخالفت نہیں کرتے۔

(29) بالفرض (اگر) کوئی فرشتہ یہ کہے کہ میں اللہ کے سوا معبود ہوں تو ہم اس کی اس بات پر اسے قیامت کے دن جہنم کا عذاب دیں گے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اسی طرح کی سزا ہم اللہ کے ساتھ کفر و شرک کرنے والے ظالموں کو دیں گے۔

(30) کیا ان لوگوں نے نہیں جانا جنھوں نے اللہ کے ساتھ کفر کیا کہ آسمان و زمین دونوں آپس میں ملے ہوئے تھے، ان کے درمیان خلا نہ تھا کہ اس سے بارش نازل ہو، پھر ہم نے ان میں فاصلہ کر دیا۔ ہم نے آسمان سے زمین کی طرف نازل ہونے والے اس پانی سے ہر جاندار چیز، یعنی حیوانات اور نباتات بنائے۔ کیا وہ اس سے عبرت حاصل نہیں کرتے اور اکیلے اللہ پر ایمان نہیں لاتے؟

(31) اور ہم نے زمین میں پختہ اور مضبوط پہاڑ پیدا کیے تاکہ وہ اپنے اوپر موجود چیزوں کو لے کر حرکت نہ کرے اور ہم نے اس میں چلنے کی جگہیں اور کھلے راستے بنا دیے تاکہ لوگ اپنے سفروں میں اپنے مقصود کی طرف راہ پا سکیں۔

(32) اور ہم نے آسمان کو بغیر ستونوں کے چھت بنایا جو گرنے سے محفوظ ہے اور رُن گن سے بھی محفوظ ہے اور مشرک آسمانی نشانیوں، جیسے سورج چاند وغیرہ سے منہ پھیرتے ہیں، نصیحت حاصل نہیں کرتے۔

(33) اور اکیلے اللہ ہی نے سکون و راحت کے لیے رات پیدا کی اور کمائی کرنے کے لیے دن بنایا اور سورج کو دن کی نشانی بنایا اور چاند کو رات کی علامت قرار دیا۔ سورج اور چاند ہر ایک اپنے اپنے خاص مدار میں چل رہے ہیں۔ وہ اس سے ہٹتے ہیں نہ ادھر ادھر ہوتے ہیں۔ (34) اور اے رسول (ﷺ)! آپ سے پہلے بھی ہم نے کسی بشر کے لیے اس دنیا میں ہمیشہ رہنا نہیں بنایا، لہٰذا اگر اس زندگی میں آپ کی مدت ختم ہو گئی اور آپ فوت ہو گئے تو کیا یہ لوگ آپ کے بعد باقی رہیں گے؟! ہرگز نہیں۔ (35) ہر نفس خواہ وہ مومن ہے یا کافر، اسے دنیا میں موت کا ذائقہ چکھنا ہے اور اے لوگو! دنیا میں ہم تمھیں انعامات، تکلیفوں اور مصیبتوں کے ذریعے سے آزماتے رہیں گے، پھر موت کے بعد تمھیں ہماری ہی طرف لوٹنا ہے، کسی دوسرے کی طرف نہیں، تو ہم تمھیں تمھارے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیں گے۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ اولاد سے بے نیاز اور پاک ہے۔

❀ فرشتوں کا مقام و مرتبہ اللہ کے نزدیک یہ ہے کہ وہ اس کے بندے ہیں جنھیں اس نے اپنی اطاعت کے لیے پیدا کیا ہے۔ انھیں مذکر و مؤنث جنس والے قرار نہیں دیا جا سکتا بلکہ وہ اللہ کے معزز بندے ہیں۔

❀ آسمانوں اور زمین کو اللہ تعالیٰ کے قانونِ تدریج (ایک حالت کے بعد دوسری حالت میں پیدا کرنا) کے تحت پیدا کیا گیا۔ پہلے انھیں اس طرح پیدا کیا گیا کہ وہ دونوں آپس میں ملے ہوئے تھے، پھر ان کے درمیان فاصلہ کر دیا گیا۔

❀ آزمائش جس طرح شر اور تکلیف کے ذریعے سے ہوتی ہے، اسی طرح خیر و عنایت کے ساتھ بھی ہوتی ہے۔

وَاِذَا رَاٰكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ؕ اَهٰذَا
الَّذِيْ يَذْكُرُ اٰلِهَتَكُمْ ۚ وَهُمْ بِذِكْرِ الرَّحْمٰنِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۶﴾
خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ ؕ سَاُورِيْكُمْ اٰيٰتِيْ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿۳۷﴾
وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۳۸﴾ لَوْ يَعْلَمُ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا حِيْنَ لَا يَكُفُّوْنَ عَنْ وُّجُوْهِهِمُ النَّارَ وَلَا
عَنْ ظُهُوْرِهِمْ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۳۹﴾ بَلْ تَاْتِيْهِمْ بَغْتَةً
فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ رَدَّهَا وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۴۰﴾
وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا
مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۴۱﴾ ع قُلْ مَنْ يَّكْلَؤُكُمْ بِالَّيْلِ
وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ ؕ بَلْ هُمْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۴۲﴾
اَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِّنْ دُوْنِنَا ؕ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَ
اَنْفُسِهِمْ وَلَا هُمْ مِّنَّا يُصْحَبُوْنَ ﴿۴۳﴾ بَلْ مَتَّعْنَا هٰٓؤُلَآءِ وَ
اٰبَآءَهُمْ حَتّٰى طَالَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ؕ اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِي
الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ؕ اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۴۴﴾ قُلْ اِنَّمَآ
اُنْذِرُكُمْ بِالْوَحْيِ ۖ وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَآءَ اِذَا مَا يُنْذَرُوْنَ ﴿۴۵﴾

(36) اور اے رسول (ﷺ)! جب یہ مشرک آپ کو دیکھتے ہیں تو اپنے پیروکاروں کو آپ سے نفرت دلانے کے لیے آپ کا مذاق اڑاتے ہوئے کہتے ہیں: کیا یہی ہے وہ جو تمھارے ان معبودوں کو برا بھلا کہتا ہے جن کی تم عبادت کرتے ہو؟ آپ کا مذاق اڑانے کے ساتھ ساتھ اس قرآن کا بھی انکار کرتے ہیں جو اللہ نے ان کے لیے نازل کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے انھیں جو نعمتیں دی ہیں، ان کے بھی منکر ہیں، اس لیے تمام برائیاں پائی جانے کی وجہ سے وہ خود عیب لگائے جانے کے زیادہ لائق ہیں۔

(37) انسان کی طبیعت میں جلد بازی رکھ دی گئی ہے، چنانچہ وہ چیزوں کو ان کے واقع ہونے سے پہلے ہی دیکھنا چاہتا ہے اور مشرکوں کا جلدی عذاب کا مطالبہ کرنا اسی جلد بازی کا حصہ ہے۔ اے میرا عذاب جلد طلب کرنے والو! تم جسے نبی سے جلد مانگتے ہو، میں تمھیں عنقریب وہ دکھاؤں گا، اس لیے اس کے بارے میں جلد بازی نہ کرو۔

(38) کافر جو دوبارہ اٹھائے جانے کے منکر ہیں، وہ قیامت کو جلد طلب کرنے کی غرض سے کہتے ہیں: اے مسلمانو! اگر تم اپنے دوبارہ اٹھائے جانے کے دعوے میں سچے ہو تو بتاؤ جس کی تم ہمیں دھمکیاں دیتے ہو، وہ دن کب آئے گا؟

(39) کاش! دوبارہ اٹھائے جانے کے منکران کافروں کو اس وقت کا علم ہو جائے جب وہ اپنے چہروں اور پشتوں سے آگ دور کر سکیں گے نہ ان سے عذاب ہٹانے میں کوئی ان کا مددگار ہوگا۔ اگر انھیں اس کا یقین ہو جائے تو وہ عذاب کی جلدی نہ مچائیں۔

(40) جس آگ کے ساتھ انھیں عذاب دیا جائے گا وہ انھیں بتا کر نہیں آئے گی بلکہ اچانک ان کے پاس آئے گی، پھر وہ خود سے اسے ہٹانے کی طاقت رکھیں گے نہ انھیں مہلت دی جائے گی کہ وہ توبہ کر لیں اور انھیں اللہ کی رحمت نصیب ہو جائے۔

جب رسول اکرم ﷺ کو اپنی قوم کی طرف سے تکذیب اور ٹھٹھے مذاق کا سامنا ہوا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو یوں تسلی دی:

(41) اگر آپ کی قوم آپ کا مذاق اڑا رہی ہے تو آپ اس میدان میں نئے نہیں ہیں۔ اے رسول (ﷺ)! یقیناً آپ سے پہلے رسولوں کے ساتھ بھی اسی طرح مذاق کیا گیا تھا، پھر ان کافروں کو جو مذاق اڑاتے تھے، اس عذاب نے گھیر لیا جس کا وہ دنیا میں اس وقت مذاق اڑاتے تھے جب ان کے رسول انھیں اس سے ڈراتے تھے۔

(42) اے رسول (ﷺ)! عذاب کی جلدی مچانے والے ان لوگوں سے کہہ دیں: دن اور رات میں رحمٰن کے تم پر عذاب اور ہلاکت نازل کرنے کے ارادے سے تمھیں کون محفوظ رکھتا ہے؟ بلکہ وہ اپنے رب کی نصیحتوں اور دلیلوں سے منہ پھیرنے والے ہیں۔ وہ جہالت اور بے وقوفی کی وجہ سے ان میں سے کسی چیز پر غور و فکر نہیں کرتے۔

(43) یا ان کے کوئی معبود ہیں جو انھیں ہمارے عذاب سے بچاتے ہیں؟ وہ اپنے آپ سے نقصان دور کر کے یا نفع بخش چیز حاصل کر کے اپنی مدد کرنے کی طاقت نہیں رکھتے اور جو خود اپنی مدد نہیں کر سکتے، وہ دوسروں کی مدد کیا کریں گے؟ اور نہ انھیں ہمارے عذاب سے پناہ حاصل ہے۔

(44) بلکہ ہم نے ان کافروں اور ان کے باپ دادوں کو بطور ڈھیل نعمتوں سے نواز کر انھیں فائدہ دیا حتی کہ جب ان پر لمبا عرصہ گزر گیا تو وہ ان نعمتوں کے بارے میں دھوکے کا شکار ہو گئے اور اپنے کفر پر قائم رہے۔ کیا ان نعمتوں سے دھوکا کھانے والوں اور ہمارے عذاب کی جلدی مچانے والوں نے دیکھا نہیں کہ ہم اہلِ زمین پر اپنے قہر اور غلبے کے باعث زمین کو اس کے اطراف سے کم کرتے آ رہے ہیں۔ یہ اس سے عبرت حاصل کریں تاکہ ان پر وہ حالات نہ آئیں جن سے دوسرے دوچار ہوئے۔ سو یہ غالب آنے والے نہیں بلکہ مغلوب ہی ہوں گے۔

(45) اے رسول (ﷺ)! کہہ دیں: اے لوگو! میں تمھیں اپنے رب کی طرف سے آنے والی وحی کے ذریعے سے جو وہ مجھ پر نازل کرتا ہے، اللہ کے عذاب سے ڈراتا ہوں اور حق سننے سے بہرے بنے ہوئے لوگوں کو جب اللہ کے عذاب سے ڈرایا جاتا ہے تو وہ اس پکار کو قبول کرنے کے لیے نہیں سنتے۔

فوائد: ❀ رسول اکرم ﷺ کے ساتھ ٹھٹھا مذاق کرنے والوں کے کفر کا بیان، چاہے یہ مذاق زبان سے ہو یا فعل سے یا اشاروں کنایوں میں۔ ❀ انسان کی طبیعت میں جلد بازی ہے جبکہ طبیعت میں ٹھہراؤ عمدہ اور اعلیٰ اخلاق ہے۔ ❀ اللہ کے عذاب سے صرف اللہ ہی محفوظ رکھ سکتا ہے۔ ❀ باطل کا انجام زوال ہے اور حق کا انجام بقا ہے۔

وَلَئِنْ مَّسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ يٰوَيْلَنَآ
اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿46﴾ وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ
فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا ؕ وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ
خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا ؕ وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ ﴿47﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا
مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ الْفُرْقَانَ وَضِيَآءً وَّذِكْرًا لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿48﴾
الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَهُمْ مِّنَ السَّاعَةِ
مُشْفِقُوْنَ ﴿49﴾ وَهٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ اَنْزَلْنٰهُ ؕ اَفَاَنْتُمْ لَهٗ
مُنْكِرُوْنَ ﴿50﴾ ع وَلَقَدْ اٰتَيْنَآ اِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ وَ
كُنَّا بِهٖ عٰلِمِيْنَ ﴿51﴾ ج اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ
الَّتِيْٓ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ ﴿52﴾ قَالُوْا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا لَهَا
عٰبِدِيْنَ ﴿53﴾ قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ فِيْ ضَلٰلٍ
مُّبِيْنٍ ﴿54﴾ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِيْنَ ﴿55﴾
قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الَّذِيْ
فَطَرَهُنَّ ۖ وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿56﴾ وَ
تَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿57﴾

ع 4 4 الربع

(46) اے رسول (ﷺ)! اگر عذاب کی جلدی مچانے والے ان لوگوں کو آپ کے رب کے عذاب کا کچھ حصہ مل جائے تو وہ ضرور اس وقت یہ پکار اٹھیں: ہائے ہماری ہلاکت و بربادی! یقیناً ہم اللہ کے ساتھ شرک کر کے اور محمد (ﷺ) کی لائی ہوئی شریعت کو جھٹلا کر ظلم کرنے والے تھے۔

(47) اور ہم قیامت والوں کے لیے انصاف کا ترازو نصب کریں گے تاکہ اس کے ساتھ ان کے اعمال کا وزن کیا جائے۔ اس دن کسی انسان کی نیکیاں کم کر کے یا اس کے گناہ زیادہ کر کے اس پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ اگر وزن کی جانے والی چیز نہایت تھوڑی ہوئی، مثلاً رائی کے دانے کے برابر بھی ہوئی تو ہم اسے بھی لے آئیں گے۔ ہم شمار کرنے والے کافی ہیں۔ ہم اپنے بندوں کے اعمال گن گن کر رکھتے ہیں۔

(48) یقیناً ہم نے موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کو تورات عطا کی جو حق و باطل اور حلال وحرام کے درمیان فرق کرنے والی ہے اور ان لوگوں کے لیے ہدایت ہے جو اس پر ایمان لائے اور اپنے رب کے لیے تقویٰ اختیار کرنے والوں کے لیے نصیحت ہے۔

(49) جو لوگ اپنے رب کی سزا سے ڈرتے ہیں۔ وہ اپنے رب کو دیکھے بغیر اس پر ایمان لاتے ہیں اور وہ قیامت سے بھی ڈرنے والے ہیں۔

(50) محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل ہونے والا یہ قرآن اس شخص کے لیے نصیحت اور بھلائی کا باعث ہے جو اس سے وعظ ونصیحت حاصل کرنا چاہے۔ کیا تم اس کے باوجود بھی اس کے منکر ہو؟! اس میں بیان کیے گئے احکام کا اقرار کرتے ہو نہ اس پر عمل کرتے ہو۔

(51) یقیناً ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو ان کے بچپن ہی میں ان کی قوم کے خلاف دلیل دے دی تھی اور ہم انھیں اچھی طرح جانتے تھے، چنانچہ ہم نے انھیں ان کی قوم کے خلاف وہ دلیل دی جس کے وہ ہمارے علم کے مطابق حقدار تھے۔

(52) جب انھوں نے اپنے باپ آزر اور اپنی قوم سے کہا: یہ بت کیا ہیں جنھیں تم نے اپنے ہاتھوں سے تراشا ہے اور جن کی عبادت پر تم ڈٹے ہوئے ہو؟

(53) ان کی قوم نے ان سے کہا: ہم نے اپنے باپ دادا کو ان کی عبادت کرتے پایا تو ان کی پیروی میں ہم بھی ان کی عبادت کرنے لگے۔

(54) ابراہیم علیہ السلام نے ان سے کہا: اے پیروی کرنے والو! یقیناً تم اور تمھارے آباء واجداد جن کی تم پیروی کرتے ہو، حق کے راستے سے واضح گمراہ اور بھٹکے ہوئے ہو۔

(55) ان کی قوم نے ان سے کہا: کیا تم نے یہ بات سوچ سمجھ کر کی ہے یا تم نے مذاق کیا ہے؟

(56) ابراہیم علیہ السلام نے کہا: نہیں، بلکہ میں نے تم سے سوچ سمجھ کر بات کی ہے، کوئی مذاق نہیں کیا۔ تمھارا رب تو وہ ہے جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے، جس نے انھیں بغیر کسی پچھلے نمونے کے پیدا فرمایا اور میں اس بات پر گواہ ہوں کہ وہ تمھارا رب ہے اور آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور اس میں تمھارے بتوں کا کوئی حصہ نہیں۔

(57) ابراہیم علیہ السلام نے اس انداز سے کہا کہ قوم کو سنائی نہ دیا: اللہ کی قسم! تمھارے عید پر جانے کے بعد میں تمھارے ان بتوں کے ساتھ ایسی تدبیر کروں گا جو تمھیں پسند نہیں۔

فوائد:

- گناہ کے اقرار کا فائدہ تب ہے جب وقت ختم ہونے سے پہلے پہلے توبہ کر لی جائے۔
- اللہ تعالیٰ کے لیے عدل کا اثبات اور اس سے ظلم کی نفی بیان کی گئی ہے۔
- اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت میں دلیل کی قوت کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔
- اندھی تقلید کے نقصانات ہی نقصانات ہیں۔
- برائی کو آہستہ آہستہ ختم کرنا اور سب سے پہلے جو سب سے آسان ہو وہ کام کرنا، پھر جو اس کے بعد آسان ہو وہ کرنا۔ یقیناً ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم کی برائی پہلے باتوں اور دلیل کے ذریعے سے ختم کرنے کی کوشش کی اور پھر آخر میں اسے زورِ بازو سے ختم کیا۔

فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا اِلَّا كَبِيْرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ اِلَيْهِ يَرْجِعُوْنَ ﴿٥٨﴾
قَالُوْا مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٥٩﴾ قَالُوْا
سَمِعْنَا فَتًى يَّذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهٗٓ اِبْرٰهِيْمُ ﴿٦٠﴾ قَالُوْا
فَاْتُوْا بِهٖ عَلٰٓى اَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُوْنَ ﴿٦١﴾ قَالُوْٓا
ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ﴿٦٢﴾ قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ
كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَسْـَٔلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ ﴿٦٣﴾ فَرَجَعُوْٓا اِلٰٓى
اَنْفُسِهِمْ فَقَالُوْٓا اِنَّكُمْ اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٦٤﴾ ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰى
رُءُوْسِهِمْ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَآءِ يَنْطِقُوْنَ ﴿٦٥﴾ قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْـًٔا وَّلَا يَضُرُّكُمْ ﴿٦٦﴾ اُفٍّ
لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٧﴾
قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴿٦٨﴾
قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ﴿٦٩﴾ وَاَرَادُوْا
بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ ﴿٧٠﴾ وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا
اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿٧١﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ
اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ نَافِلَةً وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ ﴿٧٢﴾

(58) پھر ابراہیم علیہ السلام نے ان کے بت توڑ دیے حتی کہ ان کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر دیے اور ان کے بڑے بت کو باقی رکھا تا کہ لوگ واپس آ کر اس سے پوچھیں کہ انھیں کس نے توڑا ہے۔

(59) چنانچہ جب وہ لوٹے اور بتوں کو بری طرح ٹوٹا ہوا پایا تو ایک دوسرے سے پوچھا: ہمارے معبود کس نے توڑے؟ بلاشبہ جس نے انھیں توڑا ہے، وہ یقینی طور پر ظالم ہے کہ اس نے ان کی تحقیر و توہین کی ہے جو تعظیم و تقدیس کے حقدار تھے۔

(60) ان میں سے بعض نے کہا: ہم نے ایک نوجوان کو سنا ہے کہ وہ انھیں برا بھلا کہتا، ان پر عیب لگاتا اور ان کی مذمت کرتا ہے۔ اسے ابراہیم کہہ کر پکارا جاتا ہے۔ ہوسکتا ہے اسی نے انھیں ریزہ ریزہ کیا ہو۔

(61) ان کے سرداروں نے کہا: ابراہیم کو لوگوں کی آنکھوں کے سامنے لے آؤ تا کہ اس نے جو کچھ کیا ہے، وہ لوگوں کے سامنے اس کا اقرار کرے اور اس کا اقرار تمھارے لیے اس کے خلاف دلیل بن جائے۔

(62) چنانچہ وہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئے اور ان سے پوچھا: اے ابراہیم! کیا تو نے ہمارے بتوں کے ساتھ یہ گھناؤنا کام کیا ہے؟!

(63) ابراہیم علیہ السلام نے ان کی تحقیر اور ٹھٹھا کرتے ہوئے کہا، جبکہ آپ کا مقصد لوگوں کے سامنے ان کے بتوں کی بے بسی ظاہر کرنا تھا: میں نے یہ نہیں کیا، بلکہ بڑے بت نے یہ کیا ہے، لہٰذا تم اپنے بتوں سے پوچھ لو اگر یہ بولتے ہیں۔

(64) یہ سن کر وہ سوچ بچار میں پڑ گئے تو ان کے لیے یہ بات واضح ہوگئی کہ ان کے بت نفع و نقصان نہیں دے سکتے اور اللہ کے سوا ان کی عبادت کر کے وہ خود ہی پر ظلم کرنے والے ہیں۔

(65) پھر وہ سرکشی اور انکار کی راہ پر چل پڑے اور انھوں نے کہا: ابراہیم! آپ کو یقین ہے کہ یہ بت بولتے نہیں۔ آپ ہمیں ان سے پوچھنے کا کیسے کہہ رہے ہیں؟ انھوں نے اس بات کو اپنے حق میں دلیل بنانا چاہا لیکن وہ ان کے خلاف دلیل بن گئی۔

(66) ابراہیم علیہ السلام نے ان کی بات کو ناپسند کرتے ہوئے کہا: کیا تم اللہ کے سوا ایسے بتوں کی عبادت کرتے ہو جو تمھیں نفع دے سکتے ہیں نہ نقصان جبکہ وہ خود سے کوئی تکلیف دور کرنے یا اپنے لیے کوئی فائدہ حاصل کرنے سے عاجز اور بے بس ہیں۔

(67) تُف ہے تم پر اور تُف ہے ان بتوں پر جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو جو نہ نفع دیتے ہیں نہ نقصان۔ کیا تم اس بات کو سمجھتے نہیں اور ان کی عبادت نہیں چھوڑتے؟

(68) پھر جب وہ دلیل سے ان کا سامنا کرنے سے عاجز آ گئے تو انھوں نے قوت کا سہارا لیا اور کہا: اگر تمھیں اسے روکنے اور سزا دینے کے لیے کچھ کرنا ہے تو ابراہیم کو اپنے ان بتوں کا بدلہ لینے کی خاطر آگ میں جلا دو جنھیں اس نے توڑا اور پاش پاش کیا ہے۔

(69) چنانچہ انھوں نے آگ جلائی اور ابراہیم علیہ السلام کو اس میں پھینک دیا تو ہم نے کہا: اے آگ! ابراہیم کے لیے ٹھنڈی اور سلامتی والی بن جا۔ آگ اسی طرح ہوگئی اور انھیں کوئی تکلیف نہ پہنچی۔

(70) ابراہیم علیہ السلام کی قوم نے انھیں جلانے کے لیے چال چلی تو ہم نے ان کی سازش ناکام کر دی اور انھیں ہی مغلوب اور ہلاک کر دیا۔

(71) ہم نے انھیں بھی بچا لیا اور لوط کو بھی نجات دی اور ان دونوں کو سرزمین شام کی طرف نکالا جس میں ہم نے انبیاء بھیج کر اور مخلوقات کے لیے خیر اور بھلائی کے ذرائع عام کر کے برکت رکھی ہے۔

(72) جب انھوں نے اپنے رب سے بیٹے کی دعا کی تو ہم نے انھیں اسحاق بیٹا عطا کیا۔ مزید انعام کے طور پر یعقوب (ابن اسحاق) عطا کیا۔ ابراہیم علیہ السلام اور ان کے دونوں بیٹوں اسحاق اور یعقوب علیہم السلام میں سے ہر ایک کو ہم نے نیک اور اپنا فرماں بردار بنایا۔

فوائد: ❀ حق ظاہر کرنے اور باطل ختم کرنے کے لیے حیلہ کرنا جائز ہے۔ ❀ باطل پرست جن دلیلوں کا سہارا لیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ یہ ان کے حق میں ہیں، وہی ان کے خلاف ہوتی ہیں۔ ❀ سخت اقدام اور قوت کا استعمال برائی کو ختم کرنے کا ایک ذریعہ ہے بشرطیکہ اس سے کوئی بڑا شر پھیلنے کا اندیشہ نہ ہو۔ ❀ دورانِ گفتگو دست درازی پر اتر آنا اس بات کی دلیل ہے کہ دلائل سے بات کرنے کی ہمت نہیں ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں کی مدد کرتا ہے اور انھیں مشکلات سے ایسے نکالتا ہے کہ ان کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتا۔

وَجَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ فِعْلَ
الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ﴿٧٣﴾
وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَّنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ
كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ﴿٧٤﴾
وَاَدْخَلْنٰهُ فِيْ رَحْمَتِنَا ۭ اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٧٥﴾ ع وَنُوْحًا
اِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ
الْعَظِيْمِ ۚ ﴿٧٦﴾ وَنَصَرْنٰهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۭ
اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٧٧﴾ وَدَاوٗدَ
وَسُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِي الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ
الْقَوْمِ ۚ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ ﴿٧٨﴾ فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ۚ
وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا ۡ وَّسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ
يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ۭ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿٧٩﴾ وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ
لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ
شٰكِرُوْنَ ﴿٨٠﴾ وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖٓ
اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ۭ وَكُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ ﴿٨١﴾

73 ہم نے انھیں ایسے پیشوا بنا دیا کہ لوگ خیر میں ان سے راہنمائی لیتے تھے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے لوگوں کو اکیلے اللہ کی عبادت کی طرف بلاتے تھے۔ ہم نے ان کی طرف وحی کی کہ بھلائی کے کام کرو، کامل طریقے سے نماز ادا کرو اور زکاۃ دو۔ وہ ہمارے سامنے جھکنے والے اور فرمانبردار تھے۔

74 لوط علیہ السلام کو ہم نے جھگڑنے والوں کے درمیان فیصلہ کرنے کی اہلیت دی اور اسے اس کے دین کے معاملے کا علم دیا۔ ہم نے اسے اس عذاب سے بچا لیا جو ہم نے اس کی بستی (سدوم) پر نازل کیا جس کے باشندے بے حیائی کا کام کرتے تھے۔ بلاشبہ وہ اپنے رب کی اطاعت سے نکلے ہوئے فسادی لوگ تھے۔

75 ہم نے اسے اپنی رحمت میں لے لیا جب ہم نے اسے اس عذاب سے بچایا جو اس کی قوم پر آیا تھا۔ بلاشبہ وہ ان نیک بندوں میں سے تھا جو ہمارے حکموں پر چلتے ہیں اور ہمارے منع کرنے پر رک جاتے ہیں۔

76 اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! نوح علیہ السلام کا قصہ بیان کریں جب انھوں نے ابراہیم اور لوط علیہما السلام سے پہلے اللہ تعالیٰ کو پکارا تو ہم نے ان کی مانگی گئی چیز انھیں عطا کر کے ان کی پکار قبول کر لی، پھر انھیں اور ان کے اہلِ ایمان گھر والوں کو بہت بڑے غم سے بچا لیا۔

77 ہم نے انھیں اس قوم کے مکر و فریب سے نجات دی جس نے نوح علیہ السلام کی صداقت پر دلالت کرنے والی ان آیات و معجزات کو جھٹلا دیا جن کے ساتھ ہم نے نوح علیہ السلام کی مدد کی تھی۔ بلاشبہ وہ لوگ نہایت برے اور شر پسند تھے، لہٰذا ہم نے ان سب کو غرق کر کے ہلاک کر دیا۔

78 اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! داود علیہ السلام اور ان کے بیٹے سلیمان علیہ السلام کا قصہ بھی ذکر کریں جب وہ دونوں ایک معاملے کا فیصلہ کر رہے تھے جو دو جھگڑنے والوں کے بارے میں ان کے سامنے پیش کیا گیا تھا۔ ان میں سے ایک کی بکریاں تھیں جو کسی رات (باڑے سے نکل کر) دوسرے کی کھیتی میں داخل ہوئیں اور اسے برباد کر دیا۔ ہم داود اور سلیمان علیہما السلام کا فیصلہ دیکھ رہے تھے اور ان کے فیصلے کا کوئی پہلو ہم سے چھپا ہوا نہ تھا۔

79 چنانچہ ہم نے یہ معاملہ سلیمان علیہ السلام کو سمجھا دیا مگر ان کے والد داود علیہ السلام کو نہ سمجھایا۔ ہم نے داود اور سلیمان علیہما السلام میں سے ہر ایک کو نبوت اور احکامِ شریعت کا علم عطا فرمایا، صرف سلیمان علیہ السلام کو خصوصی طور پر نہیں دیا تھا۔ ہم نے داود علیہ السلام کے ساتھ پہاڑوں کو بھی ان کے تابع اور ماتحت کر دیا جو ان کی تسبیح کے ساتھ تسبیح کرتے تھے اور اسی طرح پرندے بھی ان کے فرماں بردار بنا دیے۔ ہم ہی ہیں اس فہم و بصیرت اور حکمت و علم سے نوازنے والے اور پہاڑوں اور پرندوں کو مسخر و آمادہ کرنے والے۔

80 ہم نے سلیمان علیہ السلام کے بجائے داود علیہ السلام کو خصوصی طور پر زرہیں بنانے کا ہنر سکھایا تاکہ وہ اسلحے کے اچانک وار سے تمھارے جسموں کو محفوظ رکھیں، سو اے لوگو! کیا تم اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کا شکر ادا کرتے ہو جو اس نے تم پر کی ہے؟!

81 ہم نے تیز چلنے والی ہوا کو بھی سلیمان علیہ السلام کے تابع کر دیا۔ وہ اس کے حکم سے چلتی جب وہ اسے شام کی اس سرزمین کی طرف چلنے کا حکم دیتے جسے ہم نے بابرکت بنایا ہے کیونکہ اس میں ہم نے انبیاء بھیجے اور ہر قسم کی خیر و برکت رکھ دی ہے۔ ہم ہر چیز کو خوب جاننے والے ہیں۔ ہم سے اس کی کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں ہے۔

فوائد:
- خیر اور بھلائی کے کام کرنا، نماز پڑھنا اور زکاۃ ادا کرنا، یہ وہ امور ہیں جن پر تمام آسمانی شریعتیں متفق ہیں۔
- بے حیائیوں کا ارتکاب ایسے عذاب میں مبتلا ہونے کا باعث ہے جو جڑ سے اکھاڑ پھینکتا ہے۔
- نیکی اللہ تعالیٰ کی رحمت میں داخل ہونے کا بہت بڑا سبب اور ذریعہ ہے۔
- دعا پریشانیوں اور دکھ درد سے نجات کا ذریعہ ہے۔

وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَيَعْمَلُوْنَ عَمَلًا
دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ﴿٨٢﴾ وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى
رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿٨٣﴾ ۚ
فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ ۖ وَّاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَ
مِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ﴿٨٤﴾
وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ وَذَا الْكِفْلِ ۭ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿٨٥﴾ ۖ
وَاَدْخَلْنٰهُمْ فِيْ رَحْمَتِنَا ۭ اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٨٦﴾ وَ
ذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ
فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ
اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٨٧﴾ ۚ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيْنٰهُ
مِنَ الْغَمِّ ۭ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٨﴾ وَزَكَرِيَّآ
اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ
الْوٰرِثِيْنَ ﴿٨٩﴾ ۚ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۡ وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا
لَهٗ زَوْجَهٗ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَ
يَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ۭ وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ﴿٩٠﴾

(82) اور ہم نے کئی شیطانوں کو ان کے تابع کر دیا جو ان کے لیے سمندروں میں غوطے لگا کر موتی وغیرہ نکالتے تھے اور اس کے علاوہ بھی کئی کام کرتے تھے جیسے عمارتیں بنانا۔ ہم ان کی تعداد اور کاموں کی نگہبانی کرنے والے تھے۔ اس میں سے کوئی بھی چیز ہم سے اوجھل نہیں۔

(83) اے رسول (ﷺ)! ایوب علیہ السلام کا قصہ بھی ذکر کریں جب انھیں آزمائش نے آلیا تو انھوں نے اپنے رب سے دعا کرتے ہوئے عرض کی: اے میرے رب! مجھے بیماری لگ گئی ہے اور اہل وعیال بھی نہیں رہے اور تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے، لہٰذا مجھ پر جو مصیبت آئی ہے، اسے مجھ سے دور کر دے۔

(84) پھر ہم نے اس کی دعا قبول کی اور اسے جو بیماری لگی تھی، اسے دور کر دیا اور جو اہل وعیال اور اولاد ختم ہوئی تھی، وہ بھی اسے عطا کر دی۔ ان کے ساتھ ان کی مثل اور بھی عطا کر دیے۔ یہ جو کچھ بھی ہم نے کیا، خاص اپنی رحمت سے کیا اور اللہ کے لیے جھکنے والے ہر عبادت گزار کو نصیحت کرنے کے لیے کیا تاکہ وہ بھی اسی طرح صبر کرے جیسے ایوب علیہ السلام نے صبر کیا۔

(85) اے رسول (ﷺ)! اسماعیل، ادریس اور ذوالکفل علیہم السلام کا ذکر کیجیے۔ ان میں سے ہر ایک آزمائش پر اور جو احکام اللہ نے ان کے ذمے لگائے تھے، انھیں ادا کرنے پر صبر کرنے والا تھا۔

(86) ہم نے انھیں اپنی رحمت میں جگہ دی، انھیں انبیاء بنایا اور انھیں جنت میں داخل کیا۔ بلاشبہ وہ اللہ کے ان نیک بندوں میں سے تھے جنھوں نے اپنے رب کی اطاعت میں عمل کیے اور ان کا ظاہر و باطن نہایت پاک تھا۔

(87) اے رسول (ﷺ)! مچھلی والے یونس علیہ السلام کا قصہ ذکر کریں جب ان کی قوم نافرمانیوں میں حد سے بڑھ گئی تو وہ ان سے ناراض ہو کر اپنے رب کی اجازت کے بغیر ہی نکل کھڑے ہوئے اور یہ سمجھے کہ ہم ان کے جانے پر ان کا مؤاخذہ کر کے ان پر تنگی نہیں کریں گے۔ ہم نے انھیں سخت تنگی اور قید میں مبتلا کر دیا جب مچھلی (وہیل) نے انھیں نگل لیا۔ تب انھوں نے مچھلی کے پیٹ، سمندر اور رات کی تاریکیوں میں اپنی غلطی کا اعتراف کیا۔ اللہ سے معافی مانگتے ہوئے دعا کی اور عرض کی: تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، تو ہر عیب سے پاک اور مقدس ہے، بلاشبہ میں ہی ظالموں میں سے ہوں۔

(88) ہم نے اس کی دعا قبول کی اور اسے اندھیروں اور مچھلی کے پیٹ سے نکال کر بہت بڑے غم سے نجات دی۔ جس طرح ہم نے یونس علیہ السلام کو اس غم سے نجات دی، اسی طرح ہم مومنوں کو بھی نجات دیتے ہیں جب وہ کسی مصیبت میں پھنس جائیں اور اللہ سے دعا کریں۔

(89) اے رسول (ﷺ)! زکریا علیہ السلام کا قصہ بیان کریں جب انھوں نے اپنے رب سے عرض کرتے ہوئے دعا کی: اے میرے رب! مجھے اکیلا نہ چھوڑنا، ایسا نہ ہو کہ میرا کوئی بیٹا نہ ہو اور تو سب سے بہترین باقی رہنے والا ہے، لہٰذا مجھے بیٹا عطا فرما جو میرے بعد باقی رہے۔

(90) ہم نے ان کی دعا قبول کی اور انھیں یحییٰ بیٹا عطا فرمایا۔ ہم نے ان کی بیوی کو بھی تندرست کر دیا تو وہ اولاد پیدا کرنے کے قابل ہو گئی، حالانکہ اس کے ہاں اولاد نہیں ہوتی تھی۔ بلاشبہ زکریا علیہ السلام، ان کی بیوی اور ان کا بیٹا خیر کے کاموں میں بہت جلدی کرنے والے تھے اور وہ ہمارے پاس موجود ثواب کا شوق رکھتے ہوئے اور ہماری سزا سے ڈرتے ہوئے ہم سے دعا کرتے تھے اور وہ ہمارے سامنے عجز و انکسار کرنے والے تھے۔

فوائد:
- نیکوکاری رحمت کا باعث ہے۔
- اللہ تعالیٰ سے التجا مصیبتوں کو دور کرنے کا وسیلہ ہے۔
- نیک بیٹا طلب کرنے کی فضیلت تاکہ وہ انسان کی وفات کے بعد باقی رہے۔
- گناہ کا اقرار، اللہ کے حضور بے چارگی کا شعور و احساس، اللہ سے اپنے حالات کا شکوہ کرنا اور خوشحالی میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنا، دعا کی قبولیت اور مصیبت دور کرنے کے اسباب میں سے ہیں۔

وَالَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَ
جَعَلْنٰهَا وَابْنَهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿91﴾ اِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ
اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ﴿92﴾ وَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ
بَيْنَهُمْ ۭ كُلٌّ اِلَيْنَا رٰجِعُوْنَ ﴿93﴾ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ
وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ ۚ وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ ﴿94﴾ وَ
حَرٰمٌ عَلٰي قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَآ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿95﴾ حَتّٰٓى اِذَا
فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ ﴿96﴾
وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَاِذَا هِيَ شَاخِصَةٌ اَبْصَارُ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا ۭ يٰوَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا بَلْ
كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿97﴾ اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
حَصَبُ جَهَنَّمَ ۭ اَنْتُمْ لَهَا وٰرِدُوْنَ ﴿98﴾ لَوْ كَانَ هٰٓؤُلَاۗءِ
اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَا ۭ وَكُلٌّ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿99﴾ لَهُمْ فِيْهَا
زَفِيْرٌ وَّهُمْ فِيْهَا لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿100﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ
لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓى ۙ اُولٰۗىِٕكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ﴿101﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ
حَسِيْسَهَا ۚ وَهُمْ فِيْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿102﴾

ع 6 18 6

﴿91﴾ اے رسول (ﷺ)! مریم علیہا السلام کا قصہ ذکر کریں جنھوں نے اپنی شرم گاہ کو بدکاری سے محفوظ رکھا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف جبریل علیہ السلام کو بھیجا، انھوں نے ان میں پھونک ماری تو وہ عیسیٰ علیہ السلام کو لے کر حاملہ ہوگئیں۔ وہ اور ان کے بیٹے عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کے لیے اللہ کی قدرت کی عظیم نشانی تھے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کو کوئی چیز عاجز نہیں کرسکتی جیسا کہ اس نے عیسیٰ علیہ السلام کو بغیر باپ کے پیدا کیا۔

﴿92﴾ اے لوگو! تمھاری یہ ملت ایک ہی ملت ہے اور وہ توحید ہے جو دینِ اسلام ہے اور میں تمھارا رب ہوں، لہٰذا تم عبادت مجھ اکیلے ہی کے لیے خاص کرو۔

﴿93﴾ لوگ مختلف گروہوں میں بٹ گئے۔ کوئی مومن وموحّد بن گیا اور کوئی مشرک وکافر ہوا۔ یہ سب گروہوں میں بٹے ہوئے لوگ قیامت کے دن صرف ہماری طرف لوٹیں گے اور ہم انھیں ان کے اعمال کا بدلہ دیں گے۔

﴿94﴾ پھر ان میں سے جس نے نیک عمل کیے جبکہ وہ اللہ تعالیٰ پر، اس کے رسولوں اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو تو اس کے نیک اعمال کی ناقدری نہیں ہوگی بلکہ اللہ تعالیٰ اس کے ثواب کی قدردانی کر کے اسے دوگنا ثواب عطا کرے گا اور جس دن وہ اٹھایا جائے گا تو وہ اسے اپنے نامۂ اعمال میں پائے گا اور اس کی وجہ سے خوش ہوگا۔

﴿95﴾ کسی بستی والوں کے لیے ناممکن ہے کہ ہم انھیں ان کے کفر کی وجہ سے تباہ کریں اور وہ توبہ کرنے کے لیے دنیا میں واپس آجائیں، پھر ہم ان کی توبہ قبول کرلیں۔

﴿96﴾ وہ کبھی واپس نہیں آئیں گے حتیٰ کہ جب یاجوج اور ماجوج کا درّہ کھولا جائے گا اور وہ اس روز ہر ٹیلے سے دوڑتے ہوئے نکل آئیں گے۔

﴿97﴾ اور ان کے نکلنے کے باعث قیامت قریب آجائے گی اور اس کی ہولناکیاں اور سختیاں ظاہر ہوجائیں گی تو اچانک کافروں کی آنکھیں اس کی شدید ہولناکی کی وجہ سے کھلی کی کھلی رہ جائیں گی۔ وہ کہیں گے: ہائے ہماری بربادی! یقیناً ہم دنیا میں اس عظیم دن کی تیاری چھوڑ کر لہو ولعب اور کھیل کود میں مشغول رہے بلکہ ہم کفر اور گناہ کر کے ظلم کرنے والے تھے۔

﴿98﴾ اے مشرکو! بلاشبہ تم اور جن بتوں کی اللہ کے سوا تم عبادت کرتے ہو اور جنوں اور انسانوں میں سے جو تمھاری عبادت سے خوش ہیں، سب جہنم کا ایندھن ہیں۔ تم اور تمھارے معبود اس میں داخل ہونے والے ہیں۔

﴿99﴾ اگر یہ ایسے معبود ہوتے جن کی عبادت برحق ہوتی تو وہ اپنے عبادت گزاروں کے ساتھ آگ میں داخل نہ ہوتے اور وہ سب عبادت گزار اور معبود آگ میں داخل ہوں گے جس میں ہمیشہ رہیں گے اور اس سے کبھی نہ نکلیں گے۔

﴿100﴾ ان کے لیے اس آگ میں شدید تکلیفوں کا سامنا کرنے کی وجہ سے سانس لینا بھی مشکل ہوگا اور جہنم کی گھبراہٹ میں ڈالنے والی شدید ہولناکی کی وجہ سے وہ آوازیں بھی نہیں سن سکیں گے۔

﴿101﴾ جب مشرکوں نے کہا: بلاشبہ عیسیٰ (علیہ السلام) اور جن فرشتوں کی عبادت کی جاتی ہے، وہ بھی عنقریب آگ میں جائیں گے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جن لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے علم میں پہلے ہی سعادت مندی کا فیصلہ ہو چکا ہے، جیسے عیسیٰ علیہ السلام، تو یقیناً وہ آگ سے دور رکھے جائیں گے۔

﴿102﴾ ان کے کانوں تک جہنم کی آواز بھی نہیں جائے گی اور وہ اپنی من پسند نعمتوں، لذتوں اور آسائشوں میں ہمیشہ رہیں گے۔ ان کی نعمتیں کبھی ختم نہ ہوں گی۔

فوائد: ❀ پاک دامنی کی قدر افزائی وتعریف اور اس کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔

❀ تمام آسمانی مذاہب توحید اور عبادت کے بنیادی فلسفے پر متفق ہیں۔

❀ یاجوج اور ماجوج کے درے کا کھلنا قیامت کی بڑی نشانیوں میں سے ہے۔

❀ قیامت کے دن کی تیاری سے غفلت اس کی ہولناکیاں جھیلنے کا سبب ہوگی۔

لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَتَتَلَقّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ هٰذَا يَوْمُكُمُ
الَّذِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ يَوْمَ نَطْوِي السَّمَآءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ
لِلْكُتُبِ ؕ كَمَا بَدَاْنَآ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ ؕ وَعْدًا عَلَيْنَا ؕ اِنَّا كُنَّا
فٰعِلِيْنَ ﴿۱۰۴﴾ وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ
الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ اِنَّ فِيْ هٰذَا لَبَلٰغًا
لِّقَوْمٍ عٰبِدِيْنَ ﴿۱۰۶﴾ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۷﴾
قُلْ اِنَّمَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ
مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۸﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ اٰذَنْتُكُمْ عَلٰى سَوَآءٍ ؕ وَاِنْ اَدْرِيْٓ
اَقَرِيْبٌ اَمْ بَعِيْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ ﴿۱۰۹﴾ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ مِنَ
الْقَوْلِ وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ وَاِنْ اَدْرِيْ لَعَلَّهٗ فِتْنَةٌ لَّكُمْ
وَمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۱۱۱﴾ قٰلَ رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ ؕ وَرَبُّنَا
الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ﴿۱۱۲﴾

الجزء 17 ع 19 7

سُوْرَةُ الْحَجِّ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٍ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّعَشْرُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ ﴿۱﴾

(103) انھیں قیامت کے دن کی بہت بڑی ہولناکی بھی خوف زدہ نہیں کرے گی جب آگ دوزخیوں کو گھیر لے گی۔ فرشتے انھیں مبارک باد دیتے اور ان کا استقبال کرتے ہوئے کہیں گے: یہ تمھارا وہ دن ہے جس کا تم سے دنیا میں وعدہ کیا جاتا تھا اور تمھیں ان نعمتوں کی خوشخبری دی جاتی تھی جو تمھیں یہاں مل رہی ہیں۔

(104) جس دن ہم آسمان کو اس طرح لپیٹ لیں گے جیسے دفتر لپیٹا جاتا ہے اور ہم مخلوق کو اس حالت میں جمع کریں گے جس حالت میں انھیں پہلی بار پیدا کیا گیا تھا۔ یہ ہم نے ایسا پختہ وعدہ کر رکھا ہے جس کی کبھی خلاف ورزی نہیں ہوگی۔ ہم جو وعدہ بھی کرتے ہیں، اسے ضرور پورا کرتے ہیں۔

(105) یقیناً ہم نے لوحِ محفوظ میں لکھنے کے بعد ان کتابوں میں لکھ دیا جو ہم نے رسولوں پر نازل کیں کہ زمین کے وارث اللہ کے وہ نیک بندے ہوں گے جو اس کی اطاعت کے کام کرنے والے ہوں گے اور وہ محمد رسول اللہ ﷺ کی امت ہے۔

(106) بلاشبہ جو وعظ و نصیحت ہم نے نازل کی ہے، وہ شریعت کے مطابق اپنے رب کی عبادت کرنے والے بندوں کے لیے کافی ہے اور وہی اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

(107) اے رسول (ﷺ)! ہم نے آپ کو تمام مخلوقات کے لیے رحمت بنا کر ہی بھیجا ہے، اس کی وجہ آپ کی یہ خوبی ہے کہ آپ لوگوں کو ہدایت پر لانے اور انھیں اللہ کے عذاب سے بچانے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔

(108) اے رسول (ﷺ)! کہہ دیں: میری طرف تو میرے رب کی جانب سے صرف یہ وحی کی گئی ہے کہ تمھارا سچا معبود ایک ہی ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور وہ اللہ ہے، لہٰذا اس پر ایمان لا کر اور اس کی اطاعت کے کام کر کے اس کے فرمانبردار بن جاؤ۔

(109) اگر یہ لوگ اس سے منہ پھیر لیں جو آپ ان کے پاس لائے ہیں تو اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: میں نے تمھیں خبردار کر دیا ہے کہ میں اور تم ایک یکساں معاملے پر ہیں اور وہ یہ کہ میرے اور تمھارے درمیان کھلی جنگ اور دوری ہے اور میں نہیں جانتا کہ تم پر وہ عذاب کب آ جائے جس کا اللہ تعالیٰ نے تم سے وعدہ کیا ہے۔

(110) بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس بات کو بھی جانتا ہے جو تم علانیہ کرو اور اسے بھی جو تم اس سے چھپا کر کرو۔ ان میں سے کوئی بات اس سے چھپی نہیں اور وہ ضرور تمھیں اس پر جزا دے گا۔

(111) میں نہیں جانتا کہ شاید تمھیں عذاب میں جو ڈھیل دی جا رہی ہے، وہ تمھارا امتحان ہو اور تمھاری رسی دراز کی جا رہی ہو اور اللہ کے علم میں ایک وقت مقرر تک تمھیں فائدہ اٹھانے دینا ہو تاکہ تم اپنے کفر اور گمراہی میں مزید سرکشی کرو۔

(112) اللہ کے رسول ﷺ نے اپنے رب سے دعا کرتے ہوئے کہا: اے میرے رب! ہمارے اور ہماری اس قوم کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر دے جو کفر پر ڈٹی ہوئی ہے۔ جو کفر اور جھٹلانے کی باتیں تم کرتے ہو، ہم ان پر اپنے رب رحمان ہی سے مدد مانگتے ہیں۔

سورۃ الحج مدنی ہے

سورت کے بعض مقاصد: اللہ تعالیٰ اور اس کے شعائر کی تعظیم اور اس کے حکم کے سامنے سرِ تسلیم خم کرنے کا بیان۔

تفسیر: (1) اے لوگو! اپنے رب کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے رک کر اس سے ڈرو۔ بلاشبہ قیامت آنے پر زمین میں جو بھونچال اور دیگر ہولناک صورت حال پیش آئے گی، وہ بہت بڑا حادثہ ہے۔ اس کی تیاری ایسے عمل کے ساتھ ضروری ہے جس سے اللہ راضی ہو جائے۔

فوائد: ❀ نیکوکاری زمین میں غلبہ پانے کا سبب ہے۔ ❀ نبیِ اکرم ﷺ کی بعثت، آپ کی شریعت اور سنت تمام جہان والوں کے لیے رحمت ہے۔ ❀ رسول اکرم ﷺ عالم الغیب نہیں تھے۔ ❀ بندوں کی زبان سے نکلنے والی ہر بات اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے۔ ❀ تقویٰ کا زادِ راہ لے کر قیامت کے دن کی تیاری کرنا واجب ہے۔

يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ
وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى
وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ۲ وَمِنَ
النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِى اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّبِعُ كُلَّ
شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ ۳ كُتِبَ عَلَيْهِ اَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ يُضِلُّهٗ
وَيَهْدِيْهِ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ۴ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ
فِىْ رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ
نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّغَيْرِ
مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ ۭ وَنُقِرُّ فِى الْاَرْحَامِ مَا نَشَآءُ اِلٰٓى
اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ۚ
وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ
لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنْۢ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْـــًٔا ۭ وَتَرَى الْاَرْضَ
هَامِدَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاۗءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ
وَاَنْۢبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ۵ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ
هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّهٗ يُحْيِ الْمَوْتٰى وَاَنَّهٗ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۶

(2) جس دن تم دیکھو گے کہ ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے بچے سے بے خبر ہو جائے گی اور خوف کی شدت سے ہر حمل والی اپنا حمل گرا دے گی۔ اس منظر کی ہولناکی اس قدر سخت ہوگی کہ لوگوں کی عقل ٹھکانے نہیں رہے گی اور وہ مدہوش سے نظر آئیں گے۔ یہ مدہوشی شراب پینے کی وجہ سے نہیں ہوگی بلکہ اللہ کا عذاب اس قدر شدید ہوگا کہ وہ ان کی عقلوں کو گم کر دے گا۔

جب اللہ تعالیٰ نے قیامت آنے پر ہولناک مناظر کا ذکر کیا تو ساتھ ہی ان لوگوں کا رد بھی کر دیا جو قیامت قائم ہونے اور دوبارہ اٹھائے جانے کے منکر ہیں، چنانچہ فرمایا:

(3) لوگوں میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو کسی ٹھوس اور معتبر علمی دلیل کے بغیر ہی مُردوں کو دوبارہ اٹھانے پر اللہ کی قدرت کے بارے میں جھگڑتے ہیں۔ وہ اپنے عقیدے اور قول میں اپنے رب سے سرکشی کرنے والے ہر شیطان اور گمراہی کے امام کی پیروی کرتے ہیں۔

(4) انسانوں اور جنوں کے ان سرکش شیطانوں کے بارے میں یہ بات لکھ دی گئی ہے کہ جس نے ان کی پیروی اور تصدیق کی تو وہ اسے راہِ حق سے بھٹکا دیں گے اور اس سے کفر اور گناہ کے کام کروا کر اسے آگ کے عذاب کی طرف ہانک لے جائیں گے۔

(5) اے لوگو! اگر تمھیں ہماری قدرت و طاقت کے بارے میں شک ہو کہ ہم تمھیں موت کے بعد کیسے زندہ کریں گے تو تم اپنی پیدائش پر غور کر لو کہ یقیناً ہم نے تمھارے باپ آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا کیا، پھر ہم نے اس کی اولاد کو منی کے اس قطرے سے پیدا کیا جو مرد عورت کے رحم میں ٹپکاتا ہے، پھر وہ منی جمے ہوئے خون کی شکل اختیار کر لیتی ہے، پھر وہ جما ہوا خون گوشت کے ایسے لوتھڑے کی شکل میں بدل جاتا ہے جو چبائے ہوئے گوشت کے ٹکڑے کے مشابہ ہو، پھر گوشت کا وہ لوتھڑا یا تو کامل انسان کی شکل اختیار کر لیتا ہے جو رحم میں باقی رہتا ہے اور نومولود کی صورت میں زندہ باہر نکلتا ہے یا پھر وہ پوری شکل اختیار نہیں کرتا اور رحم اسے گرا دیتا ہے تاکہ ہم تم پر واضح کر دیں کہ ہم تمھیں مختلف مرحلوں سے گزار کر پیدا کرنے پر قادر ہیں۔ ہم جس جنین کو چاہتے ہیں، رحم میں ٹھہراتے ہیں حتیٰ کہ مقررہ مدت میں جنین کی پیدائش ہوتی ہے اور وہ مدت نو ماہ ہے۔ پھر ہم تمھیں تمھاری ماؤں کے پیٹوں سے بچے کی صورت میں نکالتے ہیں، تاکہ تم قوت و عقل کے کمال کو پہنچو۔ تم میں سے کچھ اس سے پہلے ہی فوت ہو جاتے ہیں اور کچھ زندہ رہتے ہیں یہاں تک کہ بڑھاپے کی عمر کو پہنچ جاتے ہیں جب قوت اور عقل کمزور ہو جاتی ہے حتیٰ کہ ان کی حالت بچوں سے بھی بدتر ہو جاتی ہے کہ جو کچھ وہ جانتے تھے، سب محو ہو جاتا ہے۔ تم دیکھتے ہو کہ زمین خشک ہوتی ہے، اس میں کوئی سبزہ نہیں ہوتا، پھر جب ہم اس پر بارش کا پانی برساتے ہیں تو وہ نباتات کے ساتھ کھل اٹھتی ہے اور نباتات اگنے سے وہ بلند ہو جاتی ہے اور خوبصورت منظر پیش کرنے والی ہر قسم کی نباتات نکالتی ہے۔

(6) یہ جو ہم نے تمھاری تخلیق کی ابتدا اور اس کے مختلف مرحلے اور تمھاری ولادت کی درجہ بدرجہ حالتیں تمھارے سامنے بیان کی ہیں، اس کا مقصد یہ ہے کہ تم ایمان لاؤ کہ جس اللہ نے تمھیں پیدا کیا ہے، وہی برحق ہے جس میں کوئی شک و شبہ نہیں، ان بتوں کے برعکس جن کی تم عبادت کرتے ہو۔ اور تاکہ تم یقین رکھو کہ وہی مُردوں کو زندہ کرے گا اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے، اسے کوئی چیز عاجز نہیں کر سکتی۔

فوائد:
- قیامت کی ہولناکی اس قدر شدید ہوگی کہ دودھ پلانے والی اپنے بچے کو بھول جائے گی، حاملہ اپنا حمل گرا دے گی اور لوگوں کی عقل جاتی رہے گی۔
- مخلوق کو درجہ بدرجہ پیدا کرنا دستورِ الٰہی ہے۔
- پہلی دفعہ پیدا کرنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ دوبارہ اٹھائے جانے کا امکان سو فیصد ہے۔
- بارش اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والی نباتات موت کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے کی نمایاں اور واضح دلیل ہے۔

وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ
فِي الْقُبُوْرِ ۝٧ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ
وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ۝٨ ثَانِيَ عِطْفِهٖ لِيُضِلَّ عَنْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ لَهٗ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّنُذِيْقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝٩ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدٰكَ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ
بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝١٠ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰي حَرْفٍ ۚ
فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُۨ اطْمَاَنَّ بِهٖ ۚ وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُۨ انْقَلَبَ عَلٰي
وَجْهِهٖ ۚ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ۝١١
يَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهٗ وَمَا لَا يَنْفَعُهٗ ۭ ذٰلِكَ هُوَ
الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ۝١٢ يَدْعُوْا لَمَنْ ضَرُّهٗٓ اَقْرَبُ مِنْ نَّفْعِهٖ ۭ
لَبِئْسَ الْمَوْلٰى وَلَبِئْسَ الْعَشِيْرُ ۝١٣ اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ
اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ۝١٤ مَنْ كَانَ يَظُنُّ اَنْ لَّنْ
يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ اِلَى
السَّمَاۗءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ فَلْيَنْظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهٗ مَا يَغِيْظُ ۝١٥

ع 1 10 8

(7) اور تا کہ تم اس پر ایمان لاؤ کہ بلاشبہ قیامت آنے والی ہے جس کے آنے میں کوئی شک و شبہ نہیں اور یہ کہ اللہ تعالیٰ مُردوں کو ان کی قبروں سے اٹھائے گا تا کہ انھیں ان کے اعمال کا بدلہ دے۔

جب اللہ تعالیٰ نے آیت نمبر 3 میں تقلید کی وجہ سے گمراہ ہونے والوں کا حال بیان کیا تو اس آیت میں کفر کے سرغنوں کی گمراہی کا حال ذکر کیا، چنانچہ فرمایا:

(8) کافروں میں سے وہ بھی ہیں جو اللہ کی توحید میں جھگڑا کرتے ہیں، اس کے لیے نہ تو ان کے پاس علم ہے کہ وہ اس کے ذریعے سے حق تک پہنچ سکیں، نہ وہ کسی رہبر کی پیروی کرتے ہیں جو ان کی راہنمائی کرے اور نہ اس کے لیے ان کے پاس اللہ تعالیٰ کی نازل کی ہوئی کوئی روشن کتاب ہے جو اس کی طرف ان کی راہنمائی کرے۔

(9) اپنی گردن تکبر سے ٹیڑھی کرتے ہوئے (جھگڑتے ہیں) تا کہ لوگوں کو ایمان سے اور اللہ کے دین میں داخل ہونے سے پھیر دیں۔ جس کا یہ وصف ہو اسے دنیا میں جو سزا ملتی ہے، اس وجہ سے وہ ذلیل ہوگا اور آخرت میں ہم اسے جلانے والی آگ کا عذاب دیں گے۔

(10) اس سے کہا جائے گا: یہ عذاب جس کا مزہ تم چکھ رہے ہو، یہ اس کفر اور ان گناہوں کی وجہ سے ہے جو تم نے کمائے اور اللہ اپنی مخلوق میں سے کسی کو اس کے گناہوں کے بغیر ہرگز عذاب نہیں دیتا۔

(11) لوگوں میں سے وہ بھی ہے جو تردد اور بے یقینی سے اللہ کی عبادت کرتا ہے، پھر اگر اسے صحت و مال ملتا رہے تو اپنے ایمان اور اللہ کی عبادت پر قائم رہتا ہے اور اگر اس پر بیماری یا فقر و فاقہ کی آزمائش آجائے تو وہ اپنے دین کو منحوس سمجھ کر اس سے مرتد ہو جاتا ہے۔ اس کی دنیا تباہ ہوگئی کیونکہ اس کا کفر اسے دنیاوی روزی کا وہ حصہ نہیں دلا سکتا جو اس کے مقدر میں نہیں لکھا گیا اور اس کی آخرت بھی برباد ہوگئی کہ اسے اللہ کے عذاب کا سامنا کرنا پڑے گا اور یہی واضح خسارہ ہے۔

(12) وہ اللہ کو چھوڑ کر ان بتوں کی عبادت کرتا ہے کہ اگر وہ ان کی نافرمانی کرے تو وہ اسے کوئی نقصان نہیں دے سکتے اور اگر ان کی اطاعت کرے تو وہ اسے کوئی نفع نہیں دے سکتے۔ نفع و نقصان نہ دے سکنے والے بتوں کو یوں پکارنا حق سے دوری والی کھلی گمراہی ہے۔

(13) یہ کافر جو بتوں کی عبادت کرتا ہے، وہ اسے پکارتا ہے جس کا یقینی نقصان اس کے خیالی فائدے سے زیادہ قریب ہے۔ یقیناً وہ معبود بہت برا ہے جس کا نقصان اس کے نفع سے زیادہ قریب ہے۔ جو اس سے مدد مانگے، وہ اس کا نہایت برا مددگار ہے اور جو اس کا ساتھی بنے، وہ اس کا نہایت برا ساتھی ہے۔

(14) بلاشبہ جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیے، اللہ انھیں ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے محلات کے نیچے سے نہریں جاری ہیں۔ بلاشبہ اللہ جس پر رحمت کرنا چاہے، اس پر رحم فرماتا ہے اور جسے سزا دینا چاہے، اسے سزا دیتا ہے۔ اس پاک ذات کو مجبور کرنے والا کوئی نہیں۔

(15) جو شخص یہ خیال کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اپنے نبی ﷺ کی مدد نہیں کرے گا تو اسے چاہیے کہ اپنے گھر کی چھت کے ساتھ ایک رسی باندھے، پھر اس کے ساتھ پھانسی لے کر خود کو زمین سے الگ کر لے، پھر وہ دیکھے آیا اس طرح اس کے دل کا غصہ ٹھنڈا ہوتا ہے۔ دشمن چاہے یا انکار کرے، اللہ تو ہر صورت اپنے نبی کی مدد کرے گا۔

فوائد: ❀ ہدایت کے اسباب درج ذیل ہیں:

① علم جو انسان کو حق تک پہنچائے۔ ② کوئی رہبر جو انسان کی حق کی طرف راہنمائی کرے۔ ③ کسی کتاب پر اعتماد جو انسان کو حق تک پہنچا دے۔

❀ تکبر انسان کو حق قبول کرنے کی توفیق سے محروم کر دیتا ہے۔ ❀ یہ اللہ تعالیٰ کا عدل ہے کہ وہ صرف گناہ کی سزا دیتا ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ اپنے نبی اور دین کا مددگار ہے، خواہ کافروں کو یہ ناپسند ہو۔

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يُّرِيْدُ ﴿۱۶﴾
اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِـُٔوْنَ وَالنَّصٰرٰى
وَالْمَجُوْسَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا ۖ اِنَّ اللّٰهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ
اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۱۷﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ
فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَ
الْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَاۗبُّ وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ ۭ وَكَثِيْرٌ حَقَّ
عَلَيْهِ الْعَذَابُ ۭ وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ
السجدة 6 يَفْعَلُ مَا يَشَاۗءُ ﴿۱۸﴾ السجدة هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ ۣ
فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ ۭ يُصَبُّ مِنْ
فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ ﴿۱۹﴾ يُصْهَرُ بِهٖ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ ﴿۲۰﴾
وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ ﴿۲۱﴾ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا
ع 2 12 9 مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِيْدُوْا فِيْهَا ۣ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۲۲﴾
اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ
اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۭ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ﴿۲۳﴾

(16) جس طرح ہم نے موت کے بعد زندہ کرنے کے واضح دلائل تمھارے سامنے کھول کر بیان کر دیے ہیں، اسی طرح ہم نے محمد ﷺ پر قرآن نازل کیا جس میں واضح نشانیاں ہیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جسے چاہتا ہے، رشد و ہدایت کے راستے کی توفیق دیتا ہے۔

(17) بلاشبہ اس امت میں سے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے والوں، یہودیوں، صابیوں (کسی نبی کے پیروکاروں کا ایک گروہ)، عیسائیوں، آگ کے پجاریوں اور بتوں کی پوجا کرنے والوں کے مابین اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فیصلہ کرے گا، پھر مومنوں کو جنت میں داخل کرے گا اور ان کے سوا اوروں کو آگ میں ڈالے گا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے اعمال اور اقوال میں سے ہر چیز پر گواہ ہے۔ اس سے ان کی کوئی چیز چھپی نہیں اور وہ انھیں ان کے اعمال کی جزا دے گا۔

(18) اے رسول (ﷺ)! کیا آپ جانتے نہیں کہ آسمانوں کے فرشتے اور زمین کے اہلِ ایمان انسان اور جنّ اللہ کے سامنے اطاعت کا سجدہ کرتے ہیں اور سورج، چاند، آسمان میں موجود ستارے، پہاڑ، درخت اور زمین میں بسنے والے چوپائے سب اللہ کے حضور سجدہ کرتے ہیں اور ان کا سجدہ اللہ کے حکم کی تعمیل ہے۔ بہت سارے لوگ اللہ تعالیٰ کو اطاعت کا سجدہ کرتے ہیں اور بہت سے لوگ اطاعت کا سجدہ کرنے کے منکر ہیں تو ان کے کفر کی وجہ سے ان پر اللہ کا عذاب ثابت ہو گیا۔ جس کے کفر کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کی ذلت و رسوائی کا فیصلہ کر دے تو کوئی اسے عزت دینے والا نہیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے، اسے کوئی مجبور کرنے والا نہیں۔

جب اللہ تعالیٰ نے اطاعت کا سجدہ کرنے والے اور اس کے منکر گروہوں کا بیان فرمایا تو اس کے فوراً بعد ان دونوں کا انجام بھی ذکر کر دیا، چنانچہ فرمایا:

(19) یہ دونوں گروہ اپنے رب کے بارے میں جھگڑتے ہیں کہ ان میں سے کون حق پر ہے۔ ایک گروہ ایمان والا ہے اور دوسرا گروہ کافر۔ کافر گروہ کو تو جہنم کی آگ اس طرح گھیر لے گی جیسے کپڑے پہننے والے کو اس کے کپڑے ڈھانپ لیتے ہیں اور ان کے سروں پر انتہائی گرم کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا۔

(20) اس پانی کی شدید حرارت سے ان کے پیٹوں کی انتڑیاں وغیرہ پگھل جائیں گی اور وہ ان کے چمڑوں تک پہنچ جائے گا اور انھیں بھی پگھلا دے گا۔

(21) ان کے لیے آگ میں لوہے کے ہتھوڑے ہوں گے جو فرشتے ان کے سروں پر ماریں گے۔

(22) وہ جب بھی شدید تکلیف اور اذیت کی وجہ سے جس کا انھیں سامنا ہوگا، آگ سے نکلنے کی کوشش کریں گے تو انھیں دوبارہ اس میں دھکیل دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا: جلانے والی آگ کا عذاب چکھو۔

(23) ایمان والوں کا گروہ، اور یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ پر ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے، انھیں اللہ تعالیٰ ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے محلات اور درختوں کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ اللہ تعالیٰ انھیں سونے کے کنگن اور موتیوں کے زیورات پہنا کر آراستہ کرے گا اور ان جنتوں میں ان کا لباس ریشمی ہوگا۔

فوائد: ❀ ہدایت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے، وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے ہدایت دیتا ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے تمام اعمال اور حالات پر نگران ہے۔

❀ تمام مخلوقات غیر اختیاری طور پر تقدیر کے مطابق اللہ کی فرمانبردار ہیں جبکہ ایمان والے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہوئے اس کے آگے جھکتے ہیں (حالانکہ ان کے پاس نافرمانی کا اختیار بھی ہوتا ہے۔)

❀ کافروں اور نافرمانوں پر عذاب نازل ہوگا جبکہ ایمان لانے والے اور اطاعت گزاری کرنے والے رحمتِ الٰہی کے حقدار ہوں گے۔

وَهُدُوْٓا اِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ ۚ وَهُدُوْٓا اِلٰى صِرَاطِ
الْحَمِيْدِ ﴿٢٤﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِيْ جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَآءَ ِۨالْعَاكِفُ
فِيْهِ وَالْبَادِ ۭ وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍۢ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ
عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٢٥﴾ وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اَنْ لَّا
تُشْرِكْ بِيْ شَيْـــًٔا وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّاۗىِٕفِيْنَ وَالْقَاۗىِٕمِيْنَ وَ
الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿٢٦﴾ وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا
وَّعَلٰي كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ﴿٢٧﴾ لِّيَشْهَدُوْا
مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ
عَلٰي مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ۚ فَكُلُوْا مِنْهَا
وَاَطْعِمُوا الْبَاۗىِٕسَ الْفَقِيْرَ ﴿٢٨﴾ ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ
وَلْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ﴿٢٩﴾
ذٰلِكَ ۭ وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۭ
وَاُحِلَّتْ لَكُمُ الْاَنْعَامُ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاجْتَنِبُوا
الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ﴿٣٠﴾

(24) اللہ تعالیٰ نے دنیا کی زندگی میں عمدہ اقوال کی طرف ان کی راہنمائی فرمائی جیسے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰه کی گواہی دینا اور تکبیر وتحمید کے کلمات اور اسلام کے تعریف کیے گئے راستے کی طرف ان کی راہنمائی کی۔

(25) بلاشبہ جن لوگوں نے اللہ کے ساتھ کفر کیا اور وہ دوسروں کو بھی اسلام میں داخل ہونے سے روکتے ہیں، نیز وہ لوگوں کو مسجد الحرام سے روکتے ہیں، جیسا کہ مشرکوں نے صلح حدیبیہ کے سال کیا تو عنقریب ہم انھیں دردناک عذاب چکھائیں گے۔ یہ مسجد جسے ہم نے نماز کے لیے لوگوں کا قبلہ بنایا اور حج وعمرہ کے مناسک (مقاماتِ عبادت) میں سے ایک منسک بنایا جس میں مکے کا رہائشی اور اہلِ مکہ کے علاوہ وقتی طور پر یہاں آنے والا (اجنبی مسافر) برابر ہیں۔ جو شخص اس مسجد میں جان بوجھ کر کوئی نافرمانی اور گناہ کر کے حق سے منہ موڑنے کا ارادہ کرے تو ہم اسے دردناک عذاب چکھائیں گے۔

(26) اور اے رسول (ﷺ)! یاد کیجیے جب ہم نے ابراہیم علیہ السلام کے لیے بیت اللہ کی جگہ اور اس کی حدود واضح کیں جبکہ وہ نامعلوم تھیں۔ ہم نے ان کی طرف وحی کی کہ تم میری عبادت میں کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ بلکہ صرف میری عبادت کرو اور میرا گھر طواف کرنے والوں اور اس میں نماز پڑھنے والوں کے لیے ظاہری اور معنوی گندگیوں سے پاک رکھو۔

(27) جس گھر کے بنانے کا ہم نے آپ کو حکم دیا ہے، اس کے حج کے لیے لوگوں کو بلاتے ہوئے ان میں اعلان کیجیے، وہ پیدل اور سفر کی وجہ سے تھکے ہوئے اونٹوں پر سوار اس گھر کی طرف آئیں گے۔ ان کے اونٹ اور اونٹنیاں انھیں ہر دور دراز راستے سے اٹھائے ہوئے لائیں گی۔

(28) تاکہ وہ ایسے کام کے لیے آئیں جس کا فائدہ انھیں گناہوں کی معافی، ثواب کے حصول اور اتفاق واتحاد وغیرہ کی صورت میں حاصل ہو اور تاکہ وہ معلوم اور مخصوص دنوں میں قربانی کے جو جانور ذبح کرتے ہیں، ان پر اللہ کا نام ذکر کریں۔ وہ مخصوص دن دس ذوالحجہ اور تین دن اس کے بعد ہیں، یہ سب وہ اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے کریں کہ اس نے انھیں اونٹ، گائے، بھیڑ اور بکری کی صورت میں جانور عطا فرمائے ہیں۔ چنانچہ تم قربانی کے ان جانوروں میں سے کھاؤ اور ان میں سے اسے بھی کھلاؤ جو بہت زیادہ فقیر وغریب ہے۔

(29) پھر انھیں چاہیے کہ حج کے جو مناسک ان کے ذمے رہ گئے ہیں، وہ پورے کریں اور اپنے سروں کے بال مونڈ کر، ناخن وغیرہ اتار کر اور احرام کی حالت میں رہنے کی وجہ سے جو میل کچیل ان پر جما ہوا ہو، اسے دور کر کے احرام کی پابندیوں سے آزاد ہو جائیں۔ انھیں چاہیے کہ جس حج یا عمرہ یا ہدی (بیت اللہ کی طرف بھیجی جانے والی قربانی) وغیرہ کو انھوں نے نذر کی صورت میں خود پر لازم ٹھہرایا ہے، اسے پورا کریں اور اس گھر کا طوافِ افاضہ (طوافِ زیارت) کریں جسے اللہ نے سرکش ظالموں کے تسلط اور قبضے سے آزاد کیا ہے۔ (30) یہ جن چیزوں: سر کے بال مونڈنے، ناخن کاٹنے، میل کچیل اتارنے، نذر پوری کرنے اور بیت اللہ کا طواف کرنے کا تمھیں حکم دیا گیا ہے، یہ وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ نے تم پر فرض قرار دی ہیں، لہٰذا اللہ تعالیٰ نے تم پر جو فرض کیا ہے، اس کی تعظیم کرو۔ جو ان چیزوں سے بچے جن سے حالتِ احرام میں بچنے کا اللہ نے اسے حکم دیا ہے، اور اللہ کی حدود کی تعظیم کرتے ہوئے ان میں نہ پڑے اور ان کی پامالی سے باز رہے تو یہ اس کے رب تعالیٰ کے ہاں دنیا وآخرت میں اس کے لیے بہت بہتر ہے۔ اے لوگو! تمھارے لیے چوپائے، یعنی اونٹ، گائے، بھیڑ اور بکری حلال اور مباح کیے گئے ہیں اور اس نے تم پر ان میں سے کوئی حام، بحیرہ، سائبہ اور وصیلہ (یہ جانوروں کے نام تھے جن کو مشرکوں نے مخصوص افراد کے لیے حرام قرار دیا تھا) وغیرہ حرام نہیں کیے۔ اس نے صرف وہی حرام قرار دیے ہیں جن کا ذکر تم قرآن میں پاتے ہو، جیسے مردار اور خون وغیرہ، لہٰذا تم بتوں کی گندگی سے دور رہو اور ہر اس باطل اور جھوٹی بات سے بھی دور رہو جو اللہ کی طرف یا لوگوں کی طرف منسوب ہو۔

فوائد: ❀ بیت اللہ کی حرمت کا تقاضا ہے کہ وہاں دوسری جگہوں کی نسبت گناہوں سے زیادہ دور رہا جائے۔ ❀ بیت اللہ ہر جگہ اور ہر دور میں ایمان والوں کے دلوں کی دھڑکن رہا ہے۔
❀ حج کے فوائد دنیاوی ہوں یا اخروی، سب لوگوں ہی کو حاصل ہوتے ہیں۔
❀ نعمتوں کی شکر گزاری کا تقاضا ہے کہ کمزوروں سے نرمی وشفقت کی جائے اور ان پر خصوصی توجہ دی جائے۔

حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا
خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ
مَكَانٍ سَحِيْقٍ ﴿۳۱﴾ ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ
تَقْوَى الْقُلُوْبِ ﴿۳۲﴾ لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ
مَحِلُّهَآ اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ﴿۳۳﴾ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا
لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ؕ
فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗٓ اَسْلِمُوْا ؕ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ ﴿۳۴﴾
الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ عَلٰى
مَآ اَصَابَهُمْ وَالْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ ۙ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۳۵﴾
وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ ۖ
فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ ۚ فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا
فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ؕ كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا
لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۳۶﴾ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا
دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ؕ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا
لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ؕ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳۷﴾

ع 4 8 11

(31) اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ دین کے سوا سارے دینوں سے بیزار ہو کر اس چیز سے بچو کہ تم اس کی عبادت میں کسی کو شریک کر بیٹھو۔ جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا، وہ ایسے ہے کہ گویا آسمان سے گر پڑا۔ اب یا تو پرندے اس کا گوشت اور ہڈیاں لے اڑیں یا ہوا اسے کسی دور دراز جگہ پر پھینک دے۔

(32) یہ ہے وہ چیز جس کا اللہ نے حکم دیا ہے کہ اس کی توحید اور اخلاص کو اختیار کیا جائے اور بتوں اور جھوٹی بات سے بچا جائے۔ جو شخص دین کے نشانات کی تعظیم کرے تو ان کی تعظیم بھی دلوں میں رب کے تقویٰ کی دلیل ہے۔ ہدی (قربانی) اور مناسکِ حج بھی دین کے نشانات میں سے ہیں۔

(33) ہدی کے جن جانوروں کو تم بیت اللہ کے پاس ذبح کرتے ہو، ان میں تمھارے لیے فائدے ہیں، جیسے سواری کرنا، ان کی اون استعمال کرنا، نسل بڑھانا اور دودھ حاصل کرنا۔ یہ سب فائدے تمھارے انھیں بیت اللہ کے قریب ذبح کرنے کے مقررہ وقت تک ہیں، وہ بیت اللہ جسے اللہ نے ظالموں کے تسلط اور قبضے سے آزاد کیا ہے۔

(34) ہم نے ہر سابقہ امت کے لیے اللہ کا قرب حاصل کرنے کی خاطر خون بہانے کا طریقہ مقرر کیا تاکہ وہ جن جانوروں کو اللہ کے قرب کے لیے ذبح کرتے ہیں، انھیں ذبح کرتے وقت ان پر اللہ کا نام ذکر کریں، اس بات پر اللہ کا شکر ادا کرنے کے لیے کہ اس نے انھیں اونٹوں، گایوں اور بکریوں کی صورت میں رزق دیا ہے۔ سو اے لوگو! تمھارا سچا معبود ایک ہی معبود ہے جس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کے سامنے جھکو اور اس کے اطاعت گزار اور فرماں بردار بنو۔ اے رسول (ﷺ)! اللہ سے ڈرنے والے اور اس کے مخلص بندوں کو وہ خبر سنا دیں جس سے وہ خوش ہو جائیں۔

(35) یہ وہ لوگ ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جائے تو وہ اس کی سزا سے ڈرتے ہوئے اس کے حکم کی مخالفت سے بچتے ہیں، اگر ان پر کوئی آزمائش آئے تو اس پر صبر کرتے ہیں، نماز مکمل طریقے سے ادا کرتے ہیں اور اللہ کا دیا ہوا رزق خیر کے کاموں میں خرچ کرتے ہیں۔

(36) اونٹ اور گائے جنھیں بطور ہدی بیت اللہ کی طرف بھیجا جاتا ہے، انھیں ہم نے تمھارے لیے دین کا شعار اور عظیم نشان بنایا ہے۔ ان میں تمھارے لیے دینی اور دنیاوی فوائد ہیں، لہٰذا انھیں نحر کرتے وقت اللہ کا نام لو جبکہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہوں اور ان کا اگلا ایک گھٹنا باندھا ہوا ہو تاکہ وہ بھاگ نہ جائیں۔ پھر نحر ہونے کے بعد جب وہ اپنے پہلو کے بل گر جائیں تو اے قربانی کرنے والو! تم خود ان میں سے کھاؤ اور اس فقیر کو بھی دو جو سوال نہیں کرتا اور جو فقیر سوال کرتا ہے اسے بھی دو۔ جس طرح ہم نے انھیں تمھارے مطیع کر دیا ہے کہ تم ان پر سواری کرو اور سامان لاد دو، اسی طرح تمھارے تابع کر دیا ہے کہ تم انھیں اس جگہ لے جاؤ جہاں تم نے انھیں اللہ کے قرب کے حصول کے لیے ذبح کرنا ہے، تاکہ اللہ تعالیٰ نے انھیں مطیع کرنے کا تم پر جو انعام کیا ہے، اس پر تم اللہ کا شکر ادا کرو۔

(37) جو قربانیوں کے جانور تم پیش کرتے ہو، ان کے گوشت اور خون اللہ تک ہرگز نہیں پہنچتے اور نہ اس کی طرف بلند کیے جاتے ہیں لیکن اس بارے میں اللہ تعالیٰ کے قرب کے حصول کے لیے جو قربانی کے عمل میں تم اخلاص پیدا کر کے اللہ کا تقویٰ اختیار کرتے ہو، وہ اس کی طرف بلند ہوتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ان جانوروں کو تمھارے مطیع بنا دیا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ نے تمھیں جو حق کی توفیق دی ہے، اس پر شکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرو۔ اے رسول (ﷺ)! جو لوگ اپنے رب کی عبادت کرنے اور اس کی مخلوق کے ساتھ معاملہ کرنے میں نیکی کرنے والے ہیں، انھیں اس جزا کی خبر دے دیں جو انھیں خوش کر دے گی۔

فوائد: ❀ کسی معنوی چیز کو حسی شکل میں لانے کے لیے مثال بیان کرنا، یہ تربیت کے عظیم مقصد کے لیے ہے۔ ❀ تواضع اور انکسار کی بڑی فضیلت ہے۔

❀ احسان کرنا سعادت مندی کا سبب ہے۔

إِنَّ اللَّهَ يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِينَ اٰمَنُوا ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ
خَوَّانٍ كَفُورٍ ﴿٣٨﴾ أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقٰتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا ۚ وَإِنَّ اللَّهَ
عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ ﴿٣٩﴾ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ
إِلَّا أَنْ يَقُولُوا رَبُّنَا اللَّهُ ۗ وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ
بِبَعْضٍ لَهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَصَلَوٰتٌ وَمَسٰجِدُ يُذْكَرُ
فِيهَا اسْمُ اللَّهِ كَثِيرًا ۗ وَلَيَنْصُرَنَّ اللَّهُ مَنْ يَنْصُرُهُ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ
عَزِيزٌ ﴿٤٠﴾ الَّذِينَ إِنْ مَكَّنّٰهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا
الزَّكٰوةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ۗ وَلِلَّهِ عَاقِبَةُ
الْأُمُورِ ﴿٤١﴾ وَإِنْ يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَعَادٌ
وَثَمُودُ ﴿٤٢﴾ وَقَوْمُ إِبْرٰهِيمَ وَقَوْمُ لُوطٍ ﴿٤٣﴾ وَأَصْحٰبُ مَدْيَنَ ۚ وَكُذِّبَ
مُوسٰى فَأَمْلَيْتُ لِلْكٰفِرِينَ ثُمَّ أَخَذْتُهُمْ ۖ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ﴿٤٤﴾
فَكَأَيِّنْ مِنْ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنٰهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوشِهَا
وَبِئْرٍ مُعَطَّلَةٍ وَقَصْرٍ مَشِيدٍ ﴿٤٥﴾ أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَتَكُونَ
لَهُمْ قُلُوبٌ يَعْقِلُونَ بِهَا أَوْ ءَاذَانٌ يَسْمَعُونَ بِهَا ۖ فَإِنَّهَا لَا
تَعْمَى الْأَبْصٰرُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ ﴿٤٦﴾

(38) بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات پر ایمان لانے والوں سے ان کے دشمنوں کا شر دور کرتا ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کو ناپسند کرتا ہے جو امانتوں میں بہت زیادہ خیانت کرنے والا، اللہ کی نعمتوں کی بہت زیادہ ناقدری کرنے والا ہے اور وہ ان نعمتوں پر اللہ کا شکر ادا نہیں کرتا بلکہ اللہ تعالیٰ ایسے شخص سے بغض رکھتا ہے۔

جب اللہ تعالیٰ نے یہ واضح فرمایا کہ وہ اپنے مومن بندوں کا دفاع کرتا ہے جس سے ان کے دل مطمئن ہو گئے، تو اللہ تعالیٰ نے انھیں کافروں سے جنگ کرنے کی اجازت دی، چنانچہ فرمایا:

(39) اللہ تعالیٰ نے اپنے ان مومن بندوں کو جنگ کرنے کی اجازت دی ہے جن سے مشرک جنگ کرتے ہیں کیونکہ ان کے دشمنوں کی طرف سے ان پر ظلم کیا گیا ہے اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ بغیر جنگ کے بھی ایمان والوں کی ان کے دشمنوں کے خلاف مدد کرنے پر یقیناً پوری طرح قادر ہے لیکن اس کی حکمت کا تقاضا ہے کہ مومنوں کو کافروں کے ساتھ لڑا کر ان کی آزمائش کرے۔

(40) وہ لوگ جنھیں کافروں نے بغیر کسی جرم کے ظلم کرتے ہوئے ان کے گھروں سے نکالا۔ ان کا جرم صرف یہ تھا کہ انھوں نے کہا: ہمارا رب اللہ ہے۔ اس کے سوا ہمارا کوئی رب نہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں اور مومنوں کو ان کے دشمنوں سے جنگ کی اجازت نہ دی ہوتی تو وہ عبادت کی جگہوں پر بھی چڑھ دوڑتے اور راہبوں کی خانقاہیں، عیسائیوں کے گرجے، یہودیوں کے عبادت خانے اور مسلمانوں کی مسجدیں جو نماز کی ادائیگی کے لیے بنائی جاتی ہیں جن میں مسلمان کثرت سے اللہ کا ذکر کرتے ہیں، وہ یہ سب ڈھا دیتے۔ اللہ تعالیٰ اس کی ضرور مدد کرے گا جو اس کے دین اور نبی کی مدد کرے، بلاشبہ اللہ اس کی مدد کی خوب طاقت رکھتا ہے جو اس کے دین کی مدد کرے۔ وہ ایسا غالب ہے کہ اسے کوئی مغلوب نہیں کر سکتا۔

(41) یہ جن سے مدد کا وعدہ ہے، وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم ان کے دشمنوں کے خلاف ان کی مدد کر کے انھیں زمین میں اقتدار دیں تو وہ کامل طریقے سے نماز ادا کریں، اپنے مالوں کی زکاۃ دیں، اسی چیز کا حکم دیں جس کا شریعت نے حکم دیا اور اس چیز سے روکیں جس سے انھیں شریعت نے روکا، جبکہ تمام امور میں ثواب اور سزا دینے کا اختیار اکیلے اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔

(42) اے رسول (ﷺ)! اگر آپ کی قوم آپ کو جھٹلائے تو اس پر صبر کریں۔ آپ پہلے رسول نہیں ہیں جسے اس کی قوم نے جھٹلایا ہو۔ یقیناً آپ کی قوم سے پہلے قومِ نوح نے نوح علیہ السلام کو جھٹلایا، قومِ عاد نے ہود علیہ السلام کی تکذیب کی اور ثمود نے صالح علیہ السلام کو جھٹلایا۔

(43) اور قومِ ابراہیم نے ابراہیم علیہ السلام کی تکذیب کی اور قومِ لوط نے لوط علیہ السلام کو جھوٹا کہا۔

(44) اور مدین والوں نے شعیب علیہ السلام کی تکذیب کی اور فرعون اور اس کی قوم نے موسیٰ علیہ السلام کو جھٹلایا تو میں نے ان کی قوموں سے عذاب مؤخر کر کے انھیں ڈھیل دی، پھر میں نے انھیں عذاب میں پکڑ لیا، لہٰذا آپ غور و فکر کریں کہ میرا عذاب ان پر کیسا رہا۔ یقیناً میں نے انھیں ان کے کفر کے باعث تباہ و برباد کر دیا۔ (45) کتنی زیادہ بستیاں ایسی تھیں جنھیں ہم نے جڑ سے اکھاڑ پھینکنے والے عذاب سے ہلاک کر دیا جبکہ وہ اپنے کفر کی وجہ سے ظالم تھیں۔ یہ دیکھو ان کے گھر برباد اور ویران پڑے ہیں کہ وہاں رہنے والا کوئی نہیں۔ کتنے کنویں خالی اور ویران پڑے ہیں کہ ان پر آنے والے ہلاک ہو گئے اور کتنے بلند و بالا اور سجے ہوئے محلات ایسے ہیں جو اپنے رہنے والوں کو عذاب سے نہ بچا سکے۔ (46) کیا رسول ﷺ کی لائی ہوئی شریعت کو جھٹلانے والے یہ لوگ زمین میں چلے پھرے نہیں کہ وہ ان تباہ شدہ بستیوں کے نشانات دیکھتے اور اپنی عقلوں سے غور و فکر کر کے ان سے نصیحت حاصل کرتے اور ان واقعات کو قبول کرنے کی غرض سے سنتے تاکہ نصیحت حاصل کریں۔ بلاشبہ اندھا پن آنکھوں کا اندھا ہونا نہیں بلکہ انتہائی مہلک اندھا پن دل کا اندھا پن ہے کہ انسان عبرت اور نصیحت حاصل نہ کرے۔

فوائد: ❀ ایمان وہ عظیم سبب ہے جس کے باعث اللہ تعالیٰ اپنے بندے کا دفاع کرتا اور اس کی حفاظت و نگرانی کرتا ہے۔ ❀ قوت اور عزت دونوں صفات اللہ تعالیٰ کے لیے ثابت ہیں۔ ❀ عبادت گاہوں کے تحفظ کے لیے جہاد جائز قرار دیا گیا ہے۔ ❀ دین قائم کرنے سے اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں کی نصرت فرماتا ہے۔ ❀ دلوں کا اندھا پن اللہ تعالیٰ کی آیات سے نصیحت حاصل کرنے میں رکاوٹ ہے۔

وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ وَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ ؕ وَاِنَّ يَوْمًا
عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ﴿۴۷﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ
اَمْلَيْتُ لَهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ اَخَذْتُهَا ۚ وَاِلَيَّ الْمَصِيْرُ ﴿۴۸﴾ قُلْ
يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَاۤ اَنَا لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۴۹﴾ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ
عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۵۰﴾ وَالَّذِيْنَ سَعَوْا
فِيْۤ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۵۱﴾ وَمَاۤ اَرْسَلْنَا
مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّاۤ اِذَا تَمَنّٰۤى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ
فِيْۤ اُمْنِيَّتِهٖ ۚ فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ
اٰيٰتِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۵۲﴾ لِّيَجْعَلَ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ
فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَ
اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِيْ شِقَاقٍ بَعِيْدٍ ﴿۵۳﴾ وَّلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا
الْعِلْمَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ
قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۴﴾
وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ
السَّاعَةُ بَغْتَةً اَوْ يَاْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيْمٍ ﴿۵۵﴾

ع 6 10 13

(47) اور اے رسول (ﷺ)! آپ کی قوم کے کافروں کو جب دنیا و آخرت کے عذاب سے ڈرایا جاتا ہے تو وہ دنیا کے جلدی آنے والے عذاب اور آخرت کے دیر سے آنے والے عذاب کے بارے میں جلدی مچاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا جو وعدہ ان سے کیا ہے، وہ اس کے خلاف ہرگز نہیں کرے گا۔ جلدی آنے والا عذاب وہ ہے جو بدر کے دن ان پر اترا۔ اور آخرت میں عذاب کا ایک دن، اس میں ہونے والے عذاب کی وجہ سے، تمھاری گنتی کے مطابق دنیا کے ایک ہزار سال کے برابر ہوگا۔

(48) اور کتنی بستیاں ایسی تھیں جنھیں میں نے عذاب میں ڈھیل دی اور انھیں مہلت دے کر عذاب میں جلدی نہیں کی، حالانکہ وہ اپنے کفر کی وجہ سے ظالم تھیں۔ پھر میں نے انھیں تہس نہس کر دینے والے عذاب کے ساتھ پکڑ لیا اور مجھ اکیلے ہی کی طرف انھیں قیامت کے دن لوٹنا ہے اور میں انھیں ان کے کفر کا بدلہ ہمیشہ کے عذاب کے ذریعے سے دوں گا۔

(49) کہہ دیجیے: اے لوگو! میں تو صرف تمھیں ڈرانے والا ہوں۔ جو کچھ دے کر مجھے بھیجا گیا ہے، میں وہ تمھیں پہنچاتا ہوں اور میں واضح طور پر تمھیں خبردار کرتا ہوں۔

(50) چنانچہ جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے، ان کے لیے ان کے رب کی طرف سے ان کے گناہوں کی بخشش ہے اور جنت میں ان کے لیے نہایت عمدہ اور باعزت روزی ہے جو کبھی ختم نہ ہوگی۔

(51) جن لوگوں نے یہ سمجھتے ہوئے ہماری آیتوں کو جھٹلانے کی بھرپور کوشش کی کہ وہ اللہ تعالیٰ کو عاجز کر دیں گے اور اس سے بچ نکلیں گے، پھر وہ انھیں عذاب نہیں دے گا، تو وہ لوگ دوزخی ہیں۔ وہ دوزخ سے ایسے چمٹیں گے جیسے ایک دوست اپنے دوست کے ساتھ رہتا ہے۔

(52) اے رسول (ﷺ)! ہم نے آپ سے پہلے کوئی رسول اور نبی نہیں بھیجا مگر جب وہ اللہ کی کتاب کی قراءت کرتا تو شیطان اس کی قراءت میں کچھ داخل کر دیتا جو لوگوں کو لگتا کہ یہ بھی وحی ہے، پھر اللہ تعالیٰ شیطان کے داخل کیے ہوئے کلمات کو باطل قرار دے دیتا اور اپنی آیات کو قائم رکھتا۔ اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔ اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ وہ اپنی تخلیق، تقدیر اور تدبیر میں کمال حکمت والا ہے۔

(53) شیطان نبی کی قراءت میں اپنے کلمات اس لیے داخل کرتا تاکہ اللہ تعالیٰ شیطان کی اس مداخلت کو منافقوں اور ان مشرکوں کے لیے جن کے دل سخت ہو گئے ہیں، آزمائش بنا دے۔ بلاشبہ منافقوں اور مشرکوں میں سے ظالم، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی عداوت میں پڑے ہوئے ہیں اور حق و ہدایت سے دور ہیں۔

(54) اور اے رسول (ﷺ)! یہ اس لیے بھی ہے کہ جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے علم عطا کیا ہے، وہ پکا یقین کر لیں کہ محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل ہونے والا قرآن وہ حق ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی کی ہے، چنانچہ ان کا اس پر ایمان و یقین مزید بڑھ جائے اور ان کے دلوں میں اس کے لیے عاجزی اور خشوع و خضوع پیدا ہو جائے۔ بلاشبہ اللہ پر ایمان لانے والوں کو اللہ تعالیٰ ضرور حق کی سیدھی راہ دکھاتا ہے جس میں کوئی کجی اور ٹیڑھا پن نہیں ہے۔ یہ ان کے لیے اسے دل سے ماننے کی جزا ہے۔

(55) جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کیا اور اس کے رسول کو جھٹلایا، وہ اس قرآن کے بارے میں ہمیشہ شک میں رہیں گے جو اللہ تعالیٰ نے آپ پر نازل کیا ہے، حتیٰ کہ ان کے پاس اچانک قیامت آ جائے تو بھی وہ اسی حال میں ہوں گے، یا ان پر اس دن کا عذاب آ جائے جس میں ان کے لیے کوئی رحمت اور خیر نہ ہو اور وہ ان کی نسبت سے قیامت کا دن ہوگا۔

فوائد:
- اللہ تعالیٰ کا دستور ہے کہ وہ ظالم کو ڈھیل دیتا ہے تاکہ وہ اپنے ظلم میں خوب سرکش ہو جائے۔
- اللہ تعالیٰ اپنی کتاب کو تحریف اور تبدیلی سے محفوظ رکھتا ہے اور اس کے بارے میں شیطان کے ساتھیوں کی سازشیں ناکام بناتا ہے۔
- نفاق اور دل کی سختی دونہایت مہلک بیماریاں ہیں۔
- ایمان علم کا پھل ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکموں کے سامنے سر تسلیم خم کرنا ایمان کا صلہ ہے۔

اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ؕ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ
عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۵۶﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ
كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۵۷﴾ ع وَالَّذِيْنَ
هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْٓا اَوْ مَاتُوْا لَيَرْزُقَنَّهُمُ
اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۵۸﴾
لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ
حَلِيْمٌ ﴿۵۹﴾ ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ
ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ﴿۶۰﴾
ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ
فِي الَّيْلِ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۶۱﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ
الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ وَاَنَّ
اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿۶۲﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ
مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً ؕ اِنَّ
اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ﴿۶۳﴾ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا
فِي الْاَرْضِ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۶۴﴾ ع

ع 7 9 14 — ع 8 7 15

(56) قیامت کے دن، بادشاہت صرف اکیلے اللہ کی ہوگی اور اس بارے میں کوئی اس سے جھگڑنے والا نہ ہوگا کہ جس دن ان کے پاس وہ عذاب آجائے گا جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ مومنوں اور کافروں کے درمیان فیصلہ کرے گا۔ وہ ہر ایک کے لیے وہی فیصلہ کرے گا جس کا وہ حق دار ہے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور نیک عمل کیے، ان کے لیے بہت بڑا ثواب ہے جو کبھی ختم نہ ہوگا اور وہ ہے ہمیشہ کی نعمتوں والی جنتیں۔

(57) اور جنھوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کیا اور ہمارے رسول پر نازل کی جانے والی ہماری آیتوں کو جھٹلایا، ان کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ انھیں جہنم میں ذلیل ورسوا کرے گا۔

(58) جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے اور اس کے دین کی عزت کی خاطر اپنے گھر بار اور وطن چھوڑے، پھر اس کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے شہید ہوگئے یا فوت ہوگئے تو اللہ تعالیٰ ضرور انھیں جنت میں نہایت عمدہ اور ہمیشہ رہنے والی روزی دے گا جو ختم نہ ہوگی۔ بلاشبہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔

(59) اللہ تعالیٰ انھیں ضرور ایسی جگہ میں داخل کرے گا جسے وہ پسند کریں گے اور وہ ہے جنت۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان کے عملوں اور نیتوں کو خوب جاننے والا ہے۔ وہ نہایت حلیم ہے کہ اپنے حق میں کوتاہیاں کرنے والوں کو جلد سزا نہیں دیتا۔

(60) ایک تو یہ مذکورہ معاملہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو جنت میں داخل کرے گا اور دوسری بات یہ ہے کہ زیادتی کرنے والے کے مقابلے میں اسی قدر زیادتی کرنے کی اجازت ہے اور اسے گناہ شمار نہیں کیا جاتا اور اگر زیادتی کرنے والا دوبارہ زیادتی کرے تو اللہ تعالیٰ اس مظلوم کی ضرور مدد کرے گا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں کے گناہوں سے بہت زیادہ درگزر کرنے والا اور انھیں بے حد بخشنے والا ہے۔

(61) جس پر دوبارہ زیادتی ہوئی ہے، اس کی مدد اس لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ جو چاہے کرنے پر قادر ہے اور اس کی قدرت کی نشانیوں میں سے رات کو دن میں داخل کرنا اور دن کو رات میں داخل کرنا بھی ہے، وہ اس طرح کہ وہ رات دن میں سے ایک کو بڑا کرتا ہے اور دوسرے کو چھوٹا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے اقوال خوب سننے والا، ان کے افعال خوب دیکھنے والا ہے۔ ان میں سے کوئی چیز اس سے چھپی نہیں اور وہ انھیں ان کا بدلہ ضرور دے گا۔

(62) اور یہ مذکورہ بات، یعنی اللہ تعالیٰ کا رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرنا اس لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ حق ہے، اس کا دین حق ہے، اس کا وعدہ سچا ہے اور اس کا مومنوں کی مدد کرنا برحق ہے اور بلاشبہ مشرک اللہ تعالیٰ کے سوا جن بتوں کی عبادت کرتے ہیں، وہ ایسا باطل ہے جس کی کوئی بنیاد نہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی ذات، قدرت اور غلبے میں اپنی مخلوق سے بے انتہا بلند ہے۔ وہ ایسا بڑا ہے کہ ہر قسم کی بڑائی، عظمت اور جلال اسی کے شایانِ شان ہے۔

(63) اے رسول (ﷺ)! کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے بارش نازل فرمائی، پھر بارش نازل ہونے کے بعد زمین سے جو نباتات نکلی، اس سے زمین سرسبز وشاداب ہوگئی۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بڑا لطف وکرم کرنے والا ہے کہ اس نے ان کے لیے بارش نازل کی اور زمین نے ان کے لیے نباتات اگائی۔ وہ ان کی مصلحتوں سے خوب آگاہ ہے، ان میں سے کوئی چیز اس سے چھپی نہیں۔

(64) آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے، سب اسی اکیلے کی ملکیت ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی غنی اور بے نیاز ہے جو اپنی مخلوقات میں سے کسی مخلوق کا محتاج نہیں۔ وہ ہر حال میں قابلِ تعریف ہے۔

فوائد: ❀ اسلام میں ہجرت کا مقام ومرتبہ اور اس کی فضیلت کا بیان۔ ❀ زیادتی کے برابر سزا دینا جائز ہے۔

❀ جس پر زیادتی ہو، اللہ تعالیٰ دنیا یا آخرت میں اس کی ضرور مدد کرے گا۔

❀ اللہ تعالیٰ کے لیے اس کی شان کے لائق بلند صفات، جیسے علم، سمع (سننا)، بصر (دیکھنا) اور علو (بلند ہونا) وغیرہ کا اثبات کیا گیا ہے۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِيْ
فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ؕ وَيُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ
اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿٦٥﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ
اَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ ﴿٦٦﴾
لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوْهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي
الْاَمْرِ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ ؕ اِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٦٧﴾
وَاِنْ جَادَلُوْكَ فَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿٦٨﴾ اَللّٰهُ
يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿٦٩﴾ اَلَمْ
تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ فِيْ كِتٰبٍ ؕ
اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿٧٠﴾ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا
لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّمَا لَيْسَ لَهُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ
مِنْ نَّصِيْرٍ ﴿٧١﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ تَعْرِفُ فِيْ
وُجُوْهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ ؕ يَكَادُوْنَ يَسْطُوْنَ بِالَّذِيْنَ
يَتْلُوْنَ عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ؕ قُلْ اَفَاُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ
اَلنَّارُ ؕ وَعَدَهَا اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿٧٢﴾

ع 9 8 16

(65) اے رسول (ﷺ)! کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے تمھارے فائدوں اور تمھاری ضروریات کے لیے زمین کے جانور اور جمادات آپ کے اور لوگوں کے تابع کر دیے ہیں۔ اس نے کشتیاں تمھارے تابع کر دیں جو اس کے حکم سے اور اس کے مسخر کرنے کے باعث سمندر میں ایک شہر سے دوسرے شہر کی طرف چلتی ہیں اور وہی آسمان کو تھامے ہوئے ہے کہ وہ زمین پر اس کی اجازت کے بغیر گر نہ پڑے۔ اگر اللہ تعالیٰ اسے زمین پر گرنے کی اجازت دے تو وہ ضرور گر پڑے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ لوگوں پر بہت شفقت کرنے والا، نہایت رحم کرنے والا ہے کہ اس نے ان کے ظلم کے باوجود ان چیزوں کو ان کے لیے مسخر کر دیا ہے۔

(66) اللہ ہی ہے جس نے تمھیں زندگی بخشی، اس طرح کہ تمھیں عدم (نہ ہونے) سے وجود میں لایا، پھر جب تمھاری عمریں ختم ہو جائیں گی تو تمھیں موت دے گا، پھر تمھاری موت کے بعد دوبارہ تمھیں زندہ کرے گا تاکہ وہ تمھارے اعمال کا محاسبہ کرے اور تمھیں ان کا بدلہ دے۔ بلاشبہ انسان اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا بہت زیادہ ناشکرا ہے کہ وہ اس کے ساتھ غیروں کی عبادت کرتا ہے، حالانکہ اس کی نعمتیں ظاہر ہیں۔

(67) ہم نے ہر دین والوں کے لیے شریعت بنائی اور وہ اپنی شریعت کے مطابق عمل کرتے ہیں، لہٰذا اے رسول (ﷺ)! مشرکوں اور دوسری شریعتوں والوں کو آپ کی شریعت کے بارے میں جھگڑا نہیں کرنا چاہیے۔ آپ ان کی نسبت حق کے زیادہ قریب ہیں کیونکہ وہ تو باطل پرست ہیں۔ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی خالص توحید کی طرف بلایئے، بلاشبہ آپ ایسے سیدھے راستے پر ہیں جس میں کوئی ٹیڑھا پن نہیں۔

(68) اگر دلیل واضح ہو جانے کے بعد بھی یہ لوگ آپ سے جھگڑنے پر اصرار کریں تو ان کا معاملہ اللہ کے سپرد کر دیں اور انھیں بطور وعید کہیں: اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو عمل تم کرتے ہو۔ تمھارے اعمال میں سے کوئی عمل اس سے پوشیدہ نہیں اور وہ جلد تمھیں ان کی جزا دے گا۔

(69) اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے بندوں، مومنوں اور کافروں کے درمیان اس دینی امر کے بارے میں فیصلہ کرے گا جس کے متعلق وہ دنیا میں اختلاف کرتے تھے۔

(70) اے رسول (ﷺ)! کیا آپ کو معلوم نہیں کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ جو کچھ آسمان میں ہے اسے بھی جانتا ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اسے بھی جانتا ہے۔ ان دونوں کی کوئی چیز اس سے چھپی ہوئی نہیں۔ بلاشبہ ان کا علم لوحِ محفوظ میں درج ہے۔ بلاشبہ ان سب کا علم اللہ تعالیٰ پر نہایت آسان ہے۔

(71) مشرک اللہ تعالیٰ کے سوا جن بتوں کی عبادت کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے اپنی کتابوں میں ان کی عبادت کی کوئی دلیل نازل کی ہے نہ ان کے پاس اس کی کوئی اور علمی دلیل ہے۔ ان کی ساری بنیاد باپ دادا کی اندھی پیروی پر ہے۔ ان ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہوگا جو انھیں اللہ کے اس عذاب سے بچا سکے جو ان پر آئے گا۔

(72) جب ان کے سامنے قرآن مجید میں موجود ہماری واضح آیتوں کی قراءت ہوتی ہے تو انھیں سن کر ان کافروں کے چہروں پر جو ناگواری ظاہر ہوتی ہے، اس سے آپ ان کے انکار کو اچھی طرح جان سکتے ہیں۔ قریب ہے کہ وہ شدتِ غضب سے ان لوگوں پر ٹوٹ پڑیں جو ان کے سامنے ہماری آیتیں پڑھتے ہیں۔ اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: کیا میں تمھیں اس کی خبر نہ دوں جو تمھارے اس غیظ و غضب اور تیوری چڑھانے سے زیادہ بری ہے؟ وہ آگ ہے جس میں کافروں کو داخل کرنے کا اللہ نے وعدہ کیا ہے اور وہ نہایت برا ٹھکانا ہے جس کی طرف وہ جانے والے ہیں۔

فوائد:
- لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے آسمانوں اور زمین کی ہر چیز ان کے لیے مطیع کر دی ہے۔
- اللہ تعالیٰ کے لیے صفت رأفت (نرمی، شفقت) و رحمت کا اثبات ہے۔
- اللہ تعالیٰ کے علم نے آسمانوں، زمین اور ان دونوں کے درمیان موجود ہر چیز کا احاطہ کر رکھا ہے۔
- اندھی تقلید ہی مشرکوں کے اللہ کے ساتھ شرک پر کاربند رہنے کا سبب ہے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ
تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ
اجْتَمَعُوْا لَهٗ ؕ وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْـًٔا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ
مِنْهُ ؕ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ﴿۷۳﴾ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ
حَقَّ قَدْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۷۴﴾ اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ
الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۷۵﴾
يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ
الْاُمُوْرُ ﴿۷۶﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَ
اعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۷۷﴾
وَجَاهِدُوْا فِى اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ؕ هُوَ اجْتَبٰىكُمْ وَمَا
جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِى الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ؕ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ
اِبْرٰهِيْمَ ؕ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۙ مِنْ قَبْلُ وَفِىْ هٰذَا
لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى
النَّاسِ ۚ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا
بِاللّٰهِ ؕ هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ﴿۷۸﴾

السجدة عند الشافعي — ع 10 6 17

(73) اے لوگو! ایک مثال بیان کی گئی ہے، لہٰذا اسے کان لگا کر پوری توجہ اور غور سے سنو اور اس سے عبرت حاصل کرو! بلاشبہ جن بتوں وغیرہ کی تم اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کرتے ہو، وہ اپنی عاجزی اور بے بسی کے سبب ایک چھوٹی سی مکھی بھی ہرگز پیدا نہیں کر سکتے، خواہ اسے پیدا کرنے کے لیے وہ سارے کے سارے ہی جمع ہو جائیں۔ جب مکھی ان پر موجود کوئی خوشبو یا اس سے ملتی جلتی چیز لے بھاگے تو وہ اسے اس سے چھڑانے کی طاقت بھی نہیں رکھتے۔ ان کے مکھی پیدا نہ کر سکنے اور اس سے کوئی چیز چھڑانے سے عاجز ہونے سے یہ بات واضح ہوگئی کہ وہ اس سے بڑی کوئی چیز پیدا کرنے سے بھی عاجز ہیں، پھر تم ان کے بے بس ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ کے سوا ان کی عبادت کیسے کرتے ہو؟ نہایت کمزور ہے یہ طلب کرنے والا اور اس سے مراد وہ بت ہے جس کی عبادت کی جاتی ہے جو مکھی سے وہ چیز چھڑانے کی طاقت نہیں رکھتا جسے وہ اس سے چھین کر لے جائے۔ اور نہایت کمزور ہے یہ جس سے طلب کیا جا رہا ہے اور وہ ہے مکھی۔

(74) انھوں نے جب اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کی بعض مخلوقات کی عبادت کی تو انھوں نے صحیح معنوں میں اللہ کی تعظیم ہی نہیں کی۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ زبردست قوت والا ہے اور اس کی قوت وقدرت کے مظاہر میں سے ہے کہ اس نے آسمان وزمین اور جو کچھ ان دونوں میں ہے، ان کو پیدا فرمایا۔ وہ ایسا غالب ہے کہ کوئی اسے مغلوب نہیں کر سکتا، برعکس مشرکوں کے بتوں کے کہ وہ نہایت کمزور اور ذلیل ہیں جو کوئی چیز پیدا نہیں کر سکتے۔

(75) اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرشتوں میں سے کئی فرشتے پیغام رسانی کے لیے چن لیتا ہے اور اسی طرح انسانوں میں سے کئی رسول منتخب فرماتا ہے، پھر بعض فرشتوں کو ان نبیوں کی طرف بھیجتا ہے جیسا کہ جبریل علیہ السلام کو انسانوں میں سے منتخب کردہ رسولوں کی طرف بھیجا۔ اور وہ انسانوں میں سے رسولوں کو لوگوں کی طرف بھیجتا ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ مشرکوں کی وہ بات اچھی طرح سنتا ہے جو وہ اس کے رسولوں کے بارے میں کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جسے اپنی رسالت کے لیے منتخب کرتا ہے، اسے خوب دیکھنے والا ہے۔

(76) وہ اس ساری صورت حال کو بھی جانتا ہے جس پر فرشتوں اور انسانوں میں سے اس کے پیغام رساں اپنی پیدائش سے پہلے تھے اور موت کے بعد ہوں گے۔ قیامت کے دن اکیلے اللہ ہی کی طرف تمام معاملات لوٹائے جائیں گے جہاں وہ اپنے تمام بندوں کو قبروں سے اٹھائے گا اور پھر انھیں ان اعمال کی جزا دے گا جو انھوں نے آگے بھیجے ہوں گے۔

(77) اے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اس کی متعین کردہ شریعت پر عمل کرنے والو! اپنی نمازوں میں اکیلے اللہ تعالیٰ ہی کے لیے رکوع اور سجدے کرو اور صدقہ وخیرات اور صلہ رحمی وغیرہ کی صورت میں خیر کے کام کرو، اس امید پر کہ تم اپنا مقصود پا سکو اور جس چیز سے ڈرتے ہو، اس سے نجات پاؤ۔

(78) اللہ کی راہ میں خالص اس کی رضا کے حصول کے لیے جہاد کرو۔ اسی نے تمھیں چنا اور تمھارا دین نہایت آسان بنایا جس میں کوئی تنگی اور سختی نہیں ہے۔ یہ آسان دین ہی تمھارے باپ ابراہیم علیہ السلام کا دین ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نے پچھلی کتابوں اور قرآن مجید میں تمھارا نام مسلمان رکھا ہے تاکہ رسول تم پر گواہ ہو جائے کہ بلاشبہ اس نے وہ پیغام تمھیں پہنچا دیا ہے جس کے پہنچانے کا اسے حکم ملا اور تاکہ تم پچھلی امتوں کے گواہ بن جاؤ کہ ان کے رسولوں نے انھیں پیغام پہنچا دیا تھا، لہٰذا نماز کامل طریقے سے ادا کر کے اس پر اللہ کا شکر ادا کرو اور اپنے مالوں کی زکاۃ ادا کرو۔ اللہ کی پناہ لو اور اپنے تمام معاملات میں اسی پر بھروسا کرو۔ وہ پاک رب مومنوں میں سے جس کا بھی مولا بنے، کیا ہی اچھا مولا ہے اور ان میں سے وہ جس کا مددگار ہو تو کیا ہی خوب مددگار ہے، لہٰذا اسی کو مولا بناؤ، وہ تم سے دوستی کرے گا اور اسی سے مدد مانگو، وہ تمھاری مدد کرے گا۔

فوائد: ❀ معانی کی تشریح اور وضاحت کرنے کے لیے مثالیں بیان کرنے کی بڑی اہمیت ہے اور یہ تربیت کا نہایت جلیل القدر طریقہ ہے۔ ❀ بتوں کا کوئی ادنیٰ اور نہایت معمولی چیز پیدا نہ کر سکنا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ اس کے علاوہ بھی کچھ پیدا کرنے سے عاجز ہیں۔ ❀ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کا سبب اس کی تعظیم نہ کرنا ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کے لیے ''قوت اور عزت'' دو صفات کا اثبات اور اس بات کی اہمیت کہ مومن ان صفات کے معانی ہر وقت ذہن میں رکھے۔

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّثَمَانِيَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿1﴾ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ
خٰشِعُوْنَ ﴿2﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ﴿3﴾ وَالَّذِيْنَ
هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ﴿4﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ﴿5﴾ اِلَّا
عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ﴿6﴾ فَمَنِ
ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ﴿7﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ
لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ﴿8﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴿9﴾
اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ﴿10﴾ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ؕ هُمْ فِيْهَا
خٰلِدُوْنَ ﴿11﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ﴿12﴾
ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ﴿13﴾ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً
فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ
لَحْمًا ۗ ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ؕ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ﴿14﴾
ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ﴿15﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ ﴿16﴾
وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ ۖ وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غٰفِلِيْنَ ﴿17﴾

سورۃ المؤمنون مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: اہلِ ایمان کی کامیابی اور کافروں کے خسارے میں پڑنے کا بیان۔

تفسیر: ﴿1﴾ اللہ پر ایمان لانے والے اور اس کی شریعت پر عمل کرنے والے اپنا مطلوب حاصل کرنے میں اور جس سے وہ ڈرتے تھے، اس سے نجات پانے میں کامیاب ہو گئے۔

﴿2﴾ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی نماز میں خشوع اور عاجزی اختیار کرنے والے ہیں کہ اس میں ان کے اعضاء: ہاتھ پاؤں وغیرہ پُرسکون رہتے ہیں اور ان کے دل ہر طرح کے شغل سے خالی رہتے ہیں۔

﴿3﴾ اور وہ جو ہر طرح کے باطل، تمام فضولیات اور نافرمانی پر مبنی اقوال وافعال سے منہ پھیر لینے والے ہیں۔

﴿4﴾ اور وہ جو اپنے آپ کو گھٹیا کاموں سے پاک رکھنے والے اور اپنے مال پاک کرنے کے لیے باقاعدگی سے زکاۃ ادا کرنے والے ہیں۔

﴿5﴾ اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کو زنا، لواطت (لڑکوں سے بدفعلی) اور فحش حرکات سے دور رکھ کر ان کی حفاظت کرنے والے ہیں، چنانچہ وہ پاک باز اور طاہر ہیں۔

﴿6﴾ سوائے اپنی بیویوں اور لونڈیوں کے، کیونکہ ان سے جنسی تعلقات وغیرہ قائم کر کے لذت حاصل کرنے میں ان پر کوئی ملامت نہیں۔

﴿7﴾ پھر جس نے بیویوں اور اپنی زیرِ ملکیت لونڈیوں کے علاوہ جنسی تسکین کا کوئی راستہ اختیار کیا تو وہ اللہ کا حلال کیا ہوا فائدہ اٹھانے کا راستہ چھوڑ کر حرام کی طرف جانے کی وجہ سے اللہ کی مقرر کی ہوئی حدیں پار کرنے والا ہے۔

﴿8﴾ اور وہ جنھیں اللہ تعالیٰ کسی چیز پر امین بنائے یا اس کے بندے کوئی امانت انھیں سونپیں تو وہ اس کی پوری طرح حفاظت کرنے والے ہیں، اسے ضائع نہیں کرتے اور وہ اپنے وعدوں کی بھی پاسداری کرنے والے ہیں۔ دونوں چیزوں کو پوری طرح ادا کرتے ہیں۔

﴿9﴾ اور وہ جو اپنی نمازیں ہمیشہ، بروقت اور ارکان وواجبات اور مستحبات (جائز امور) کے ساتھ ادا کر کے ان کی حفاظت کرتے ہیں۔

﴿10﴾ انھی مذکورہ صفات والے لوگ ہی وارث ہیں۔

﴿11﴾ جو اعلیٰ ترین جنت کے وارث ہوں گے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے، جہاں ان کی نعمتیں کبھی ختم نہ ہوں گی۔

﴿12﴾ یقیناً ہم نے تمام انسانوں کے باپ آدم کو مٹی سے پیدا کیا۔ اس کی مٹی اس جوہر سے لی گئی جو پانی اور مٹی کے گارے سے لیا گیا تھا۔

﴿13﴾ پھر ہم نے ان کی اولاد کو بذریعہ سلسلۂ تناسل نطفے سے پیدا کیا جو پیدائش تک رحمِ مادر میں قرار پکڑتا ہے۔

﴿14﴾ پھر ہم نے ماں کے رحم میں قرار پکڑنے والے اس نطفے کو سرخ لوتھڑے کی شکل دی، پھر اس سرخ لوتھڑے کو گوشت کے چبائے ہوئے ٹکڑے جیسا کر دیا، پھر اس گوشت کے ٹکڑے سے مضبوط ہڈیاں پیدا کیں، پھر ان ہڈیوں پر گوشت چڑھا دیا، پھر اس میں روح پھونک کر اور اسے دنیا کی زندگی کی طرف باہر نکال کر اس کی ایک دوسری بناوٹ بنا دی۔ سو برکتوں والا ہے وہ اللہ جو پیدا کرنے والوں میں سب سے اچھا ہے۔ ﴿15﴾ پھر تم اے لوگو! یہ تمام مرحلے طے کرنے کے بعد ایک دن ضرور مر جاؤ گے جب تمھاری مدت پوری ہو جائے گی۔ ﴿16﴾ پھر اپنی موت کے بعد قیامت کے دن بلاشبہ تم اپنی قبروں سے اٹھائے جاؤ گے تاکہ ان اعمال کے بارے میں تمھارا محاسبہ ہو جو تم نے آگے بھیجے۔ ﴿17﴾ اے لوگو! یقیناً ہم نے تمھارے اوپر سات آسمان بنائے جو ایک دوسرے کے اوپر ہیں اور ہم اپنی مخلوق سے غافل ہیں نہ اسے بھولنے والے ہیں۔

فوائد: ❀ کامیابی کے مختلف اسباب ہیں۔ ان کی معرفت اور انھیں بروئے کار لانے کی حرص نہایت اچھی بات ہے۔ ❀ درجہ بدرجہ تخلیق اور مرحلہ وار شریعت کا نزول اللہ تعالیٰ کا دستور اور قانون ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ نے اپنی تمام مخلوقات کو اپنے علم سے گھیر رکھا ہے۔

وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَاَسْكَنّٰهُ فِي الْاَرْضِ ۚ وَاِنَّا عَلٰى
ذَهَابٍۭ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ فَاَنْشَاْنَا لَكُمْ بِهٖ جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّ
اَعْنَابٍ ۖ لَكُمْ فِيْهَا فَوَاكِهُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَشَجَرَةً
تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَيْنَآءَ تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِّلْاٰكِلِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَ
اِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۖ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهَا وَلَكُمْ فِيْهَا
مَنَافِعُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ﴿۲۲﴾
وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ
مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۲۳﴾ فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ
قَوْمِهٖ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يُرِيْدُ اَنْ يَّتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ ۭ وَلَوْ شَاۗءَ
اللّٰهُ لَاَنْزَلَ مَلٰۗىِٕكَةً ۚ مَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَاۗىِٕنَا الْاَوَّلِيْنَ ﴿۲۴﴾ اِنْ هُوَ
اِلَّا رَجُلٌۢ بِهٖ جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۲۵﴾ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ
بِمَا كَذَّبُوْنِ ﴿۲۶﴾ فَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَ
وَحْيِنَا فَاِذَا جَاۗءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ ۙ فَاسْلُكْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ
زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ
مِنْهُمْ ۚ وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ﴿۲۷﴾

(18) اور ہم نے ضرورت کے مطابق آسمان سے بارش کا پانی اتارا، نہ زیادہ کہ بگاڑ پیدا کرے اور نہ تھوڑا کہ کافی نہ ہو، پھر ہم نے اسے زمین میں ٹھہرا دیا جس سے انسان اور چوپائے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ یقیناً ہم اس پر خوب قادر ہیں کہ اس پانی کو (گہرائی میں) لے جائیں اور تم فائدہ نہ اٹھا سکو۔

(19) اسی پانی کے ذریعے سے ہم نے تمھارے لیے کھجوروں اور انگوروں کے باغات پیدا کر دیے کہ ان میں تمھارے لیے مختلف شکلوں اور رنگوں کے بہت سے پھل لگتے ہیں، جیسے انجیر، انار اور سیب اور انھی میں سے تم کھاتے ہو۔

(20) اسی پانی سے ہم نے تمھارے لیے زیتون کا درخت پیدا کیا جو طور سینا پہاڑ کے خطے سے نکلتا ہے۔ یہ تیل پیدا کرتا ہے جو اس کے پھل سے نکلتا ہے۔ وہ تیل روٹی وغیرہ پر لگانے کے لیے اور بطور سالن استعمال ہوتا ہے۔

(21) اے لوگو! بلاشبہ تمھارے لیے ان چوپایوں (اونٹ، گائے، بھیڑ، بکری) میں بہت بڑی عبرت اور دلیل ہے کہ تم ان سے اللہ کی قدرت اور اپنے اوپر اس کے لطف و کرم کی دلیل پکڑ سکتے ہو۔ ہم تمھیں ان چوپایوں کے پیٹوں میں سے خالص دودھ پلاتے ہیں جو پینے والوں کے لیے نہایت خوشگوار اور مزیدار ہے اور تمھارے لیے ان میں اور بھی بہت سے منافع ہیں جن کے ذریعے سے تم ان سے فائدہ اٹھاتے ہو، جیسے سوار ہونا، ان کی اون، پشم اور بال استعمال کرنا اور ان میں سے کچھ کا تم گوشت بھی کھاتے ہو۔

(22) ان چوپایوں میں سے اونٹ پر تم خشکی میں سوار ہوتے ہو اور سمندر میں تم کشتیوں پر سوار کیے جاتے ہو۔

(23) یقیناً ہم نے نوح علیہ السلام کو ان کی قوم کی طرف بھیجا۔ وہ انھیں اللہ کی طرف بلاتے رہے اور انھوں نے ان سے کہا: اے میری قوم! اکیلے اللہ کی عبادت کرو۔ اس پاک ذات کے سوا تمھارا کوئی معبود برحق نہیں۔ کیا تم اللہ کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے رک کر اس سے ڈرتے نہیں ہو؟!

(24) تب ان کی قوم کے اللہ کے ساتھ کفر کرنے والے چودھریوں اور سرداروں نے اپنے پیروکاروں اور عوام سے کہا: یہ جو خود کو رسول سمجھتا ہے، یہ تو تم جیسا ہی انسان ہے جو تم پر فضیلت اور سرداری حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اگر اللہ ہماری طرف کوئی رسول بھیجنا چاہتا تو فرشتوں میں سے رسول بھیجتا، انسانوں میں سے نہ بھیجتا۔ ہم نے تو اس جیسا دعویٰ اپنے اگلے باپ دادوں اور بڑوں میں سنا ہی نہیں۔

(25) اس شخص کو تو محض جنون ہے۔ اسے پتا ہی نہیں کہ وہ کیا کہتا ہے، لہٰذا اس کا انتظار کرو حتی کہ اس کا معاملہ لوگوں کے سامنے کھل جائے۔

(26) نوح علیہ السلام نے کہا: اے میرے رب! ان کے خلاف میری مدد فرما کہ انھوں نے جو مجھے جھٹلایا ہے، اس کی وجہ سے تو ان سے میرا بدلہ لے۔

(27) تو ہم نے اس کی طرف وحی کی کہ تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہماری ہدایات کے مطابق کشتی بنا۔ ہم تجھے بتائیں گے کہ وہ کیسے بنانی ہے، پھر جب انھیں ہلاک کرنے کا ہمارا حکم آجائے اور روٹیاں پکانے والی جگہ، یعنی تنور سے پوری قوت کے ساتھ پانی نکلنا شروع ہو جائے تو تُو ہر زندہ چیز کا ایک جوڑا، یعنی نر اور مادہ اس کشتی میں بٹھا لے تاکہ نسل کا سلسلہ جاری رہے اور اپنے اہل (گھر والوں) کو بھی اس میں سوار کر لے، سوائے ان کے جن کی ہلاکت کا فیصلہ اللہ کی طرف سے پہلے سے ہو چکا ہے، جیسے تیری بیوی اور بیٹا (کنعان) اور جنھوں نے کفر کر کے ظلم کیا ہے، مجھ سے ان کے نجات پانے اور ہلاکت سے بچانے کی درخواست مت کرنا۔ وہ ہر صورت میں طوفان کے پانی میں غرق کر کے ہلاک کیے جائیں گے۔

فوائد: ❀ بارش برسانے اور اسے سرعام مفید بنانے سے اللہ تعالیٰ کے اس لطف و کرم کا اظہار ہوتا ہے جو وہ اپنے بندوں پر کرتا ہے۔

❀ زیتون کے درخت کی قدر و منزلت کا ذکر کیا گیا ہے۔

❀ مشرکوں کا پتھروں کو معبود قرار دینا اور بشر کی نبوت کا انکار کرنا، ان کی کم عقلی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ کے اپنے رسولوں کی مدد کرنے کا ثبوت جس وقت امتوں نے ان کی تکذیب کی۔

فَاِذَا اسْتَوَيْتَ اَنْتَ وَمَنْ مَّعَكَ عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ
الَّذِيْ نَجّٰىنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٢٨﴾ وَقُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِيْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا
وَّاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ﴿٢٩﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ وَّاِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِيْنَ ﴿٣٠﴾
ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ﴿٣١﴾ فَاَرْسَلْنَا فِيْهِمْ رَسُوْلًا
مِّنْهُمْ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿٣٢﴾ وَقَالَ
الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ وَاَتْرَفْنٰهُمْ
فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ مَا هٰذَاۤ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ
وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَلَئِنْ اَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ ۙ اِنَّكُمْ اِذًا
لَّخٰسِرُوْنَ ﴿٣٤﴾ اَيَعِدُكُمْ اَنَّكُمْ اِذَا مِتُّمْ وَكُنْتُمْ تُرَابًا وَّعِظَامًا اَنَّكُمْ
مُّخْرَجُوْنَ ﴿٣٥﴾ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ ﴿٣٦﴾ اِنْ هِيَ اِلَّا
حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ﴿٣٧﴾ اِنْ هُوَ
اِلَّا رَجُلُ ِۨافْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا وَّمَا نَحْنُ لَهٗ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿٣٨﴾ قَالَ
رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ﴿٣٩﴾ قَالَ عَمَّا قَلِيْلٍ لَّيُصْبِحُنَّ نٰدِمِيْنَ ﴿٤٠﴾
فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنٰهُمْ غُثَآءً ۚ فَبُعْدًا لِّلْقَوْمِ
الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤١﴾ ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قُرُوْنًا اٰخَرِيْنَ ﴿٤٢﴾

ع 2 10 2

(28) پھر جب تم اور تمھارے ساتھ نجات پانے والے اہلِ ایمان کشتی پر اطمینان سے سوار ہو جائیں تو کہنا: سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے ہمیں کافروں سے نجات بخشی اور انھیں ہلاک کر دیا۔

(29) اور کہنا: میرے رب! مجھے مبارک جگہ اتارنا اور تو سب سے بہتر اتارنے والا ہے۔

(30) بلاشبہ اس مذکورہ امر، یعنی نوح علیہ السلام اور ان پر ایمان لانے والوں کو نجات دینے اور کافروں کو ہلاک کرنے میں بڑے واضح دلائل ہیں کہ ہم اپنے رسولوں کی مدد کرنے اور انھیں جھٹلانے والوں کو تباہ و برباد کرنے کی قدرت رکھتے ہیں۔ اور یقیناً ہم قومِ نوح کی طرف نوح علیہ السلام کو بھیج کر ان کا امتحان لینے والے ہیں تاکہ مومن اور کافر، نیز فرمانبردار اور نافرمان کا پتا چل جائے۔

(31) پھر قومِ نوح کو ہلاک کرنے کے بعد ہم نے ایک اور امت پیدا کی۔

(32) ہم نے ان میں انھی میں سے ایک رسول بھیجا جس نے انھیں اللہ کی طرف بلاتے ہوئے کہا: تم اکیلے اللہ کی عبادت کرو۔ اس پاک ذات کے سوا تمھارا کوئی معبود برحق نہیں۔ کیا تم اللہ کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچ کر اور اس کے حکم مان کر اس سے ڈرتے نہیں ہو؟!

(33) اس کی قوم کے ان وڈیروں اور سرداروں نے جنھوں نے اللہ کے ساتھ کفر کیا، آخرت اور اس میں ملنے والی جزا و سزا کو جھٹلایا اور ہم نے دنیاوی زندگی میں انھیں نواز کر جو خوشحال کیا تھا اس بات نے انھیں سرکش (باغی) بنا دیا۔ انھوں نے اپنے پیروکاروں اور عام لوگوں سے کہا: یہ تو تمھاری طرح انسان ہے۔ جس طرح کا کھانا تم کھاتے ہو، اسی طرح کا یہ بھی کھاتا ہے اور جس طرح کا پانی تم پیتے ہو، اسی طرح کا یہ بھی پیتا ہے، اس لیے اسے تم پر کوئی امتیازی حیثیت اور نمایاں درجہ حاصل نہیں ہے کہ اسے تمھارا رسول بنا کر بھیجا جائے۔

(34) اگر تم نے کسی اپنے جیسے بشر کی پیروی کی تو تم سخت نقصان اٹھاؤ گے کیونکہ اپنے معبودوں کو چھوڑ کر اس کی اطاعت سے تمھیں کوئی فائدہ نہیں ہوگا اور یہ ایسے شخص کی پیروی ہوگی جسے تم پر کوئی فضیلت نہیں۔ (35) کیا یہ شخص جو خود کو رسول سمجھتا ہے، تم سے وعدہ کرتا ہے کہ جب تم مر جاؤ گے اور تم مٹی اور گلی سڑی ہڈیاں ہو جاؤ گے تو تمھیں تمھاری قبروں سے زندہ کر کے اٹھایا جائے گا؟! کیا یہ بات عقل میں آتی ہے؟! (36) نہیں، یہ بات تو بہت دور ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے کہ تمھارے مرنے کے بعد تمھیں تمھاری قبروں سے زندہ کر کے اٹھایا جائے گا جبکہ تم خاک میں مل چکے ہو گے اور تمھاری ہڈیاں بھی گل سڑ چکی ہوں گی۔

(37) زندگی تو بس دنیا ہی کی زندگی ہے، آخرت کی زندگی کا کوئی تصور نہیں۔ ہمارے زندہ مر جاتے ہیں اور دوبارہ زندہ نہیں ہوتے اور دوسرے پیدا ہو جاتے ہیں اور زندہ رہتے ہیں۔ ہمیں موت کے بعد قیامت کے دن حساب کے لیے قبروں سے نہیں نکالا جائے گا۔

(38) یہ شخص جو اپنے بارے میں تمھارا رسول ہونے کا دعویٰ کرتا ہے، بس ایسا شخص ہے جس نے یہ دعویٰ کر کے اللہ پر جھوٹ باندھا ہے اور ہم تو اس پر ایمان لانے والے نہیں۔

(39) رسول نے کہا: اے میرے رب! ان کے خلاف میری مدد فرما کہ انھوں نے جو مجھے جھٹلایا ہے، اس کا ان سے انتقام لے لے۔

(40) تب اللہ تعالیٰ نے یہ کہتے ہوئے جواب دیا: آپ کے لائے ہوئے پیغام کو جھٹلانے والے یہ لوگ اپنی اس حرکت پر بہت جلد پچھتانے والے ہیں۔

(41) بالآخر ان کے اپنی سرکشی کی وجہ سے عذاب کے مستحق ہونے کے باعث ایک سخت ہلاک کرنے والی چیخ نے انھیں پکڑ لیا اور ان کو تباہ و برباد کر کے کوڑے کرکٹ کی طرح بنا دیا۔ سو ظالم لوگوں کے لیے تباہی ہے۔

(42) پھر انھیں ہلاک کرنے کے بعد ہم نے کئی دوسری قومیں اور امتیں پیدا کیں، جیسے: قومِ لوط، قومِ شعیب اور قومِ یونس وغیرہ۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرنا واجب ہے۔ ❀ دنیاوی خوشحالی غفلت اور حق سے منہ پھیرنے کے اسباب میں سے ہے۔ ❀ کافر کا انجام پچھتاوا اور خسارہ ہے۔ ❀ ظلم اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دوری کا سبب ہے۔

مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ﴿43﴾ ثُمَّ اَرْسَلْنَا
رُسُلَنَا تَتْرَا ؕ كُلَّمَا جَآءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا كَذَّبُوْهُ فَاَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ
بَعْضًا وَّجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ ۚ فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿44﴾ ثُمَّ
اَرْسَلْنَا مُوْسٰى وَاَخَاهُ هٰرُوْنَ ۙ بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿45﴾
اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا عَالِيْنَ ﴿46﴾ فَقَالُوْٓا
اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا لَنَا عٰبِدُوْنَ ﴿47﴾ فَكَذَّبُوْهُمَا
فَكَانُوْا مِنَ الْمُهْلَكِيْنَ ﴿48﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ لَعَلَّهُمْ
يَهْتَدُوْنَ ﴿49﴾ وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗٓ اٰيَةً وَّاٰوَيْنٰهُمَآ اِلٰى
رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ ﴿50﴾ يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ
وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ؕ اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿51﴾ وَاِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً
وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ ﴿52﴾ فَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا ؕ
كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ﴿53﴾ فَذَرْهُمْ فِيْ غَمْرَتِهِمْ حَتّٰى
حِيْنٍ ﴿54﴾ اَيَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّبَنِيْنَ ﴿55﴾ نُسَارِعُ
لَهُمْ فِي الْخَيْرٰتِ ؕ بَلْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ﴿56﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ خَشْيَةِ
رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ﴿57﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ﴿58﴾

(43) ان جھٹلانے والی امتوں میں سے کوئی امت اپنی ہلاکت کے وقتِ مقرر سے آگے بڑھ سکی نہ پیچھے ہی رہ سکی، خواہ اس کے پاس کتنے ہی وسائل واسباب تھے۔

(44) پھر ہم نے ایک دوسرے کے بعد پے در پے اپنے رسول بھیجے۔ ان امتوں میں سے جب بھی کسی امت کے پاس اس کی طرف بھیجا گیا رسول آیا، انھوں نے اسے جھٹلایا تو ہم نے انھیں ایک دوسرے کے بعد ہلاک کر دیا اور ان کا وجود اس طرح ختم کیا کہ وہ صرف لوگوں کے لیے افسانہ بن کر رہ گئے۔ سو ان لوگوں کے لیے ہلاکت ہے جو اپنے رسولوں کے، ان کے رب کی طرف سے لائے ہوئے پیغام پر ایمان نہیں لاتے۔

(45) پھر ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) اور ان کے بھائی ہارون (علیہ السلام) کو نو نشانیاں (عصا، ید بیضاء، ٹڈیاں، جوئیں، مینڈک، خون، طوفان، قحط سالی، پھلوں کی کمی) دے کر بھیجا اور واضح دلائل عطا کیے۔

(46) ہم نے ان دونوں کو فرعون اور اس کی قوم کے وڈیروں کی طرف بھیجا تو انھوں نے تکبر کیا اور ایمان کے حوالے سے ان کی بات نہ مانی اور وہ لوگوں پر ظلم وزیادتی کر کے چڑھ دوڑنے والی قوم تھی۔

(47) انھوں نے کہا: کیا ہم اپنے جیسے دو انسانوں پر ایمان لائیں جنھیں ہم پر کوئی برتری حاصل نہیں اور ان کی قوم (بنی اسرائیل) ہماری اطاعت کرنے والے اور ہماری ماتحتی کرنے والے ہیں؟!

(48) چنانچہ انھوں نے اسے جھٹلا دیا جو وہ دونوں اللہ کے پاس سے لائے تھے تو اس جھٹلانے کے سبب انھیں غرق کر کے ہلاک کر دیا گیا۔

(49) ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو تورات دی تاکہ اس کے ذریعے سے ان کی قوم حق کی طرف راہ پکڑے اور اس پر عمل کرے۔

(50) ہم نے عیسیٰ ابن مریم (علیہما السلام) اور ان کی والدہ مریم (علیہا السلام) کو اپنی قدرت کی دلیل اور عظیم نشانی بنایا، چنانچہ ان کے ہاں عیسیٰ (علیہ السلام) کا بغیر باپ کے حمل ٹھہرا اور ہم نے انھیں زمین سے ایک بلند جگہ پر ٹھکانا دیا جو رہائش کے لیے نہایت مناسب اور ہموار تھی اور وہاں پانی کا ایک جدید چشمہ جاری کیا۔

(51) اے رسولو! کھانے کے لائق جو چیزیں ہم نے تمھارے لیے حلال کی ہیں، وہ کھاؤ اور شریعت کے مطابق نیک عمل کرو۔ بلاشبہ تم جو عمل بھی کرتے ہو، میں اسے خوب جانتا ہوں۔ مجھ سے تمھارا کوئی عمل چھپا ہوا نہیں ہے۔

(52) اے رسولو! بلاشبہ تم سب کا دین ایک ہی ہے اور وہ ہے اسلام اور میں تمھارا رب ہوں۔ میرے سوا تمھارا کوئی رب نہیں، لہٰذا میرے حکم مان کر اور میرے منع کیے ہوئے کاموں سے رک کر مجھ ہی سے ڈرو۔

(53) پھر ان کے پیروکاروں نے ان کے بعد دین میں تفرقہ پیدا کیا اور وہ مختلف گروہوں اور دھڑوں میں بٹ گئے۔ ہر گروہ نے جسے دین قرار دیا، وہ اس پر خوش ہے کہ یہی اللہ کا پسندیدہ دین ہے اور وہ اس کی طرف توجہ دینے کے لیے تیار ہی نہیں جو دوسرے کے پاس ہے۔

(54) اے رسول (ﷺ)! انھیں ان کی جہالت اور حیرانی و پریشانی میں چھوڑ دیں یہاں تک کہ ان پر عذاب آ جائے۔

(55) (56) اپنے پاس موجود چیزوں پر خوش ہونے والے یہ گروہ کیا یہ سمجھتے ہیں کہ دنیا کی زندگی میں ہم نے انھیں جو مال اور اولاد دے رکھی ہے، یہ ان کے لیے اس خیر کا جلدی ملنے والا حصہ ہے جس کے وہ حقدار ہیں؟! معاملہ ایسے نہیں جیسے انھوں نے سمجھا ہے۔ یہ ہم انھیں ڈھیل دینے اور اچانک پکڑنے کے لیے دیے جا رہے ہیں لیکن وہ اسے محسوس نہیں کرتے۔

(57) بلاشبہ جو لوگ اپنے ایمان اور نیکی کے باوجود اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔ (58) اور جو اس کی کتاب کی آیات پر ایمان رکھتے ہیں۔

فوائد: ❀ قبولِ حق کی توفیق ملنے میں تکبر بہت بڑی رکاوٹ ہے۔ ❀ دل اور عمل کی اصلاح میں رزقِ حلال اور پاکیزہ کمائی کا بڑا عمل دخل ہے۔ ❀ توحید تمام انبیاء (علیہم السلام) کا دین اور ان کی دعوت رہی ہے۔ ❀ اللہ کی حدیں توڑنے والے فاسق وفاجر پر انعامات اس کی عزت وتکریم کی خاطر نہیں ہوتے، وہ محض مہلت اور ڈھیل کے لیے ہوتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُوْنَ ﴿٥٩﴾ وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّ
قُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ﴿٦٠﴾ اُولٰٓئِكَ يُسٰرِعُوْنَ
فِي الْخَيْرٰتِ وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ ﴿٦١﴾ وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا
وَلَدَيْنَا كِتٰبٌ يَّنْطِقُ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٦٢﴾ بَلْ قُلُوْبُهُمْ فِيْ
غَمْرَةٍ مِّنْ هٰذَا وَلَهُمْ اَعْمَالٌ مِّنْ دُوْنِ ذٰلِكَ هُمْ لَهَا عٰمِلُوْنَ ﴿٦٣﴾
حَتّٰٓى اِذَآ اَخَذْنَا مُتْرَفِيْهِمْ بِالْعَذَابِ اِذَا هُمْ يَجْـَٔرُوْنَ ﴿٦٤﴾ لَا تَجْـَٔرُوا
الْيَوْمَ اِنَّكُمْ مِّنَّا لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿٦٥﴾ قَدْ كَانَتْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ
عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُوْنَ ﴿٦٦﴾ مُسْتَكْبِرِيْنَ ۖ بِهٖ سٰمِرًا تَهْجُرُوْنَ ﴿٦٧﴾
اَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ اَمْ جَآءَهُمْ مَّا لَمْ يَاْتِ اٰبَآءَهُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٦٨﴾
اَمْ لَمْ يَعْرِفُوْا رَسُوْلَهُمْ فَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿٦٩﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ بِهٖ جِنَّةٌ ۭ
بَلْ جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ وَاَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ﴿٧٠﴾ وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ اَهْوَآءَهُمْ
لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ۭ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ
عَنْ ذِكْرِهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٧١﴾ اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ ۚ
وَّهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿٧٢﴾ وَاِنَّكَ لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٧٣﴾
وَاِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنٰكِبُوْنَ ﴿٧٤﴾

(59) اور جو اپنے رب کو ایک مان کر اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے۔

(60) اور جو پوری محنت و کوشش سے نیکی کے کام کرتے ہیں اور نیک اعمال کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کا قرب تلاش کرتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ وہ اس بات سے ڈرتے بھی ہیں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ ان سے ان کا یہ خرچ کرنا اور ان کے نیک اعمال، روزِ قیامت جب وہ اس کی طرف لوٹ کر جائیں، قبول ہی نہ کرے۔

(61) ان عظیم صفات والے یہ لوگ ہی نیک اعمال کرنے میں جلدی کرتے ہیں اور انھیں بڑھ چڑھ کر کرتے ہیں۔ اسی وجہ سے وہ دوسروں سے آگے بڑھ جاتے ہیں۔

(62) اور ہم کسی نفس کو اسی قدر تکلیف دیتے ہیں جتنا عمل کرنے کی وہ طاقت رکھتا ہے۔ ہمارے پاس ایسی کتاب ہے جس میں ہم نے ہر عمل کرنے والے کا عمل محفوظ کر رکھا ہے جو بلا شک وشبہ حق کے ساتھ بولے گی۔ ان کی کوئی نیکی کم کر کے نہ کسی گناہ کا اضافہ کر کے ان پر ظلم کیا جائے گا۔

(63) بلکہ کافروں کے دل اس حق سچ بولنے والی کتاب اور ان پر نازل ہونے والی کتاب سے غفلت میں ہیں اور ان کے اس کفر کے علاوہ بھی بہت سے اعمال ہیں جنھیں وہ کرنے والے ہیں۔

(64) یہاں تک کہ جب ہم قیامت کے دن ان کے دنیا میں خوش حال لوگوں کو عذاب میں مبتلا کریں گے تو وہ چیخ پکار کرتے ہوئے اپنی آوازیں بلند کر کے مدد طلب کریں گے۔

(65) تب انھیں اللہ کی رحمت سے مایوس کرنے کے لیے کہا جائے گا: آج تم نہ تو چیخ پکار کرو اور نہ مدد مانگو۔ یقیناً آج تمھارا کوئی مددگار نہیں جو تمھیں اللہ کے عذاب سے بچائے۔

(66) یقیناً دنیا میں تم پر اللہ کی کتاب کی آیات پڑھی جاتی تھیں تو تم انھیں سن کر ناگواری کا اظہار کرتے ہوئے ان سے منہ پھیر کر چلے جاتے تھے۔

(67) تم لوگوں پر غرور کرتے ہوئے یہ کام کرتے تھے، اس لیے کہ تم سمجھتے تھے کہ تم حرم والے ہو، حالانکہ تم اس کے خادم اور نگران نہیں کیونکہ اس کے اہل تو متقی لوگ ہیں۔ تم تو اس حرم کے پاس بیٹھ کر راتوں کو آپس میں نہایت بری باتیں کرتے ہو اور اس کی پاکیزگی کا ذرا لحاظ نہیں کرتے۔ (68) کیا یہ مشرک اللہ تعالیٰ کے نازل کیے ہوئے اس قرآن میں غور و فکر نہیں کرتے کہ اس پر ایمان لائیں اور اس میں بتائے گئے احکام پر عمل کریں، یا ان کے پاس وہ چیز آئی ہے جو ان سے پہلے ان کے بڑوں کے پاس نہیں آئی تو انھوں نے اس سے منہ پھیرا اور اسے جھٹلایا۔ (69) یا انھوں نے محمد (ﷺ) کو پہچانا ہی نہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف بھیجا تو وہ ان سے انجان بن گئے۔ یقیناً وہ آپ کو جانتے پہچانتے تھے اور آپ کی سچائی اور امانت داری سے بھی بخوبی واقف تھے۔ (70) بلکہ وہ کہتے ہیں: وہ تو مجنون ہے۔ یقیناً وہ جھوٹ بولتے ہیں، بلکہ وہ تو ان کے پاس ایسا حق لائے ہیں جس کے اللہ کی طرف سے ہونے میں کوئی شک نہیں اور ان کی اکثریت حسد اور اپنے باطل پر بے جا اصرار کی وجہ سے حق سے نفرت کرنے والی اور بغض رکھنے والی ہے۔ (71) اگر اللہ تعالیٰ معاملات ان کی مرضی کے مطابق انجام دے تو آسمان و زمین اور ان کے درمیان کے معاملات کی ہر چیز ان کی انجام سے بے خبری اور صحیح اور غلط تدبیر سے لاعلمی کی وجہ سے درہم برہم ہو جائے۔ بلکہ ہم تو ان کے پاس وہ چیز لائے ہیں جس میں ان کی عزت ہے، اور وہ قرآن ہے، سو وہ اس سے اعراض کر رہے ہیں۔ (72) اے رسول (ﷺ)! آپ جو پیغام ان کے پاس لائے ہیں، کیا آپ ان سے اس کی مزدوری مانگتے ہیں اور اس وجہ سے وہ دعوت کو ٹھکرا رہے ہیں؟ آپ نے تو ایسا کیا ہی نہیں، اس لیے کہ آپ کے رب کا ثواب ان لوگوں اور ان کے علاوہ دوسرے لوگوں کی جزا سے بہت بہتر ہے اور وہ پاک ذات بہترین روزی دینے والی ہے۔ (73) یقیناً آپ تو اے رسول (ﷺ)! انھیں اور ان کے علاوہ دوسرے لوگوں کو سیدھی راہ کی طرف بلا رہے ہیں جس میں کوئی ٹیڑھ نہیں اور وہ اسلام کا راستہ ہے۔ (74) بلا شبہ جو لوگ آخرت پر اور اس میں ہونے والے حساب کتاب اور ملنے والی سزا و جزا پر ایمان نہیں رکھتے، یقیناً وہ اسلام کی راہ چھوڑ کر کسی دوسری ٹیڑھی راہ کی طرف مائل ہونے والے ہیں جو آگ کی طرف لے جانے والی ہے۔

فوائد: ❀ مومن اپنے نیک اعمال کے قبول نہ ہونے کے بارے میں ہمیشہ ڈرتا رہتا ہے۔ ❀ طاقت سے بڑھ کر ذمہ دار نہ ٹھہرانا، بندوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کی دلیل ہے۔ ❀ خوشحالی استقامت میں رکاوٹ بننے والی اور ہلاکت کا سبب ہے۔ ❀ انسانی عقلیں بہت سی مصلحتوں کو سمجھنے اور پانے میں ناکام رہتی ہیں۔

وَلَوْ رَحِمْنٰهُمْ وَكَشَفْنَا مَا بِهِمْ مِّنْ ضُرٍّ لَّلَجُّوْا فِيْ طُغْيَانِهِمْ
يَعْمَهُوْنَ ﴿٧٥﴾ وَلَقَدْ اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوْا لِرَبِّهِمْ
وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿٧٦﴾ حَتّٰۤى اِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيْدٍ
اِذَا هُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ﴿٧٧﴾ وَهُوَ الَّذِيْۤ اَنْشَاَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ
وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿٧٨﴾ وَهُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي
الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿٧٩﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ
وَلَهُ اخْتِلَافُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٨٠﴾ بَلْ قَالُوْا
مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُوْنَ ﴿٨١﴾ قَالُوْۤا ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّ
عِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿٨٢﴾ لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا هٰذَا
مِنْ قَبْلُ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٨٣﴾ قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ
وَمَنْ فِيْهَاۤ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٨٤﴾ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ اَفَلَا
تَذَكَّرُوْنَ ﴿٨٥﴾ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ
الْعَظِيْمِ ﴿٨٦﴾ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿٨٧﴾ قُلْ مَنْۢ
بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ
كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٨٨﴾ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ﴿٨٩﴾

ع 4 27 4

(75) اگر ہم ان پر رحم کریں اور جس قحط اور بھوک میں وہ مبتلا ہیں، اس کو ان سے دور کر دیں تو وہ حق کو چھوڑ کر اور شک و شبہ کا شکار ہو کر اپنی گمراہی میں مزید سرکش ہو جائیں۔

(76) یقیناً ہم نے انھیں مختلف قسم کی مصیبتیں دے کر آزمایا مگر وہ لوگ پھر بھی اپنے رب کے سامنے جھکے نہ انھوں نے عاجزی اختیار کی اور نہ مصائب آنے پر گڑگڑا کر اللہ سے دعا ہی مانگی کہ الٰہی! انھیں ہم سے دور فرما دے۔

(77) یہاں تک کہ جب ہم نے ان پر سخت عذاب کا دروازہ کھول دیا تو وہ اس میں ہر آسانی اور خیر سے فوراً مایوس ہو گئے۔

جب دوبارہ اٹھائے جانے کا انکار ایسے شخص سے ممکن نہیں جو اپنے کان، آنکھیں اور عقل استعمال کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ نے انھیں وہ انعامات یاد دلائے جو اس نے یہ چیزیں عطا کر کے ان پر کیے تھے، چنانچہ فرمایا:

(78) اے دوبارہ اٹھائے جانے کو جھٹلانے والو! وہ اللہ پاک ہی ہے جس نے تمھارے لیے کان بنائے تاکہ تم سن سکو اور آنکھیں بنائیں تاکہ تم دیکھ سکو اور دل بنائے تاکہ تم ان کے ساتھ سمجھ سکو مگر اس کے باوجود تم ان نعمتوں پر اس کا بہت کم شکر ادا کرتے ہو۔

(79) اے لوگو! وہی اللہ ہے جس نے تمھیں زمین میں پیدا کیا اور اسی اکیلے کی طرف قیامت کے دن تم حساب کتاب اور بدلے کے لیے اکٹھے کیے جاؤ گے۔

(80) اور وہی اکیلا ایسا ہے جو زندہ کرتا ہے، اس کے سوا کوئی زندہ نہیں کرتا اور وہی اکیلا موت دیتا ہے، اس کے سوا کوئی موت دینے والا نہیں۔ وہی اکیلا دن رات کے ردوبدل کے انداز کا مالک ہے کہ انھیں تاریک کرے یا روشن، لمبا کرے یا چھوٹا۔ کیا تم اس کی قدرت کو اور تخلیق و تدبیر میں اس کے اکیلا ہونے کو نہیں سمجھتے؟!

(81) بلکہ ان لوگوں نے بھی کفر میں وہی کہا جو ان کے باپ دادوں اور پہلوں نے کہا تھا۔

(82) انھوں نے دوبارہ اٹھائے جانے کو ناممکن قرار دیتے ہوئے اور اس کا انکار کرتے ہوئے کہا: کیا بھلا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی ہو جائیں گے اور ہماری ہڈیاں بھی گل سڑ جائیں گی تو ہمیں حساب کے لیے زندہ کر کے دوبارہ اٹھایا جائے گا؟!

(83) یقیناً موت کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے کا یہ وعدہ ہم سے اور اس سے پہلے ہمارے باپ دادوں سے ہوتا چلا آیا ہے۔ ہم نہیں سمجھتے کہ یہ وعدہ پورا ہوگا۔ یہ تو صرف پہلے لوگوں کی جھوٹی اور باطل کہانیاں معلوم ہوتی ہیں۔

(84) اے رسول (ﷺ)! مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے کا انکار کرنے والے ان کافروں سے پوچھیں: یہ زمین اور جو کچھ اس میں ہے، کس کا ہے؟ بتلاؤ، اگر جانتے ہو؟

(85) وہ ضرور کہیں گے: زمین اور اس میں موجود ہر چیز اللہ کی ہے۔ تو ان سے کہیں: کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے کہ زمین اور اس میں موجود ہر چیز جس کی ہے، وہ تمھاری موت کے بعد تمھیں زندہ کرنے پر بھی قادر ہے؟

(86) ان سے پوچھیے: ساتوں آسمانوں کا رب کون ہے؟ اور عرشِ عظیم کا رب کون ہے جس سے بڑی کوئی مخلوق نہیں پائی جاتی؟ (87) وہ ضرور کہیں گے: ساتوں آسمان اور عرشِ عظیم اللہ کی ملکیت ہیں۔ تو آپ ان سے کہیں: کیا تم پھر بھی اللہ کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے رک کر اس سے ڈرتے نہیں ہوتا کہ اس کے عذاب سے بچ جاؤ؟ (88) ان سے پوچھیں: کون ہے جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی بادشاہی ہے اور کوئی چیز اس کی سلطنت سے خارج نہیں، وہ اپنے بندوں میں سے جس کی چاہے مدد کرے اور جسے وہ نقصان پہنچانا چاہے، اس کا کوئی دفاع کر سکتا ہے نہ اس سے عذاب ٹال سکتا ہے۔ اگر تمھیں علم ہے تو بتلاؤ؟ (89) وہ ضرور کہیں گے: ہر چیز کی بادشاہت اللہ پاک کے ہاتھ میں ہے، تو ان سے کہہ دیں: پھر تمھاری عقلیں کیوں ماری گئیں اور تم اس اقرار کے باوجود غیروں کی عبادت کیوں کرتے ہو؟!

فوائد: ❀ کافروں کا خود کو ملنے والی نعمتوں اور سزاؤں سے عبرت نہ پکڑنا اس بات کی دلیل ہے کہ ان کی فطرت مسخ ہو چکی ہے۔ ❀ نعمتوں کی ناقدری کرنا کافروں کی صفت ہے۔
❀ اندھی تقلید حق تک پہنچنے سے روک دیتی ہے۔ ❀ الوہیت (اللہ کے معبودِ برحق ہونے) کا اقرار کیے بغیر محض ربوبیت (رب ہونے) کو تسلیم کرنے سے نجات ممکن نہیں۔

بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِالْحَقِّ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۹۰﴾ مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ
وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۢ بِمَا خَلَقَ
وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۹۱﴾ عٰلِمِ
الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۹۲﴾ ع قُلْ رَّبِّ اِمَّا
تُرِيَنِّيْ مَا يُوْعَدُوْنَ ﴿۹۳﴾ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِى الْقَوْمِ
الظّٰلِمِيْنَ ﴿۹۴﴾ وَاِنَّا عَلٰٓى اَنْ نُّرِيَكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقٰدِرُوْنَ ﴿۹۵﴾
اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ السَّيِّئَةَ ؕ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَصِفُوْنَ ﴿۹۶﴾
وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ﴿۹۷﴾ وَاَعُوْذُ بِكَ
رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ﴿۹۸﴾ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ
ارْجِعُوْنِ ﴿۹۹﴾ لَعَلِّيْٓ اَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا ؕ اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ
قَآئِلُهَا ؕ وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ فَاِذَا نُفِخَ
فِى الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۱۰۱﴾
فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَمَنْ خَفَّتْ
مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فِىْ جَهَنَّمَ
خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيْهَا كٰلِحُوْنَ ﴿۱۰۴﴾

ع 5 15 5

(90) معاملہ اس طرح نہیں جیسے ان کا دعویٰ ہے، بلکہ ہم ان کے پاس حق لائے ہیں جس میں کوئی شک وشبہ نہیں۔ اللہ کے شریک اور اولاد ہونے کا جو دعویٰ وہ کرتے ہیں، اس میں وہ یقیناً جھوٹے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اس بہتان سے بہت بلند وبالا اور بڑا ہے۔ (91) اللہ نے کسی کو بیٹا نہیں بنایا جیسے کافر خیال کرتے ہیں اور نہ اس کے ساتھ کوئی اور معبود برحق ہے۔ اگر فرض کرلیں کہ اس کے ساتھ کوئی معبود برحق ہوتا تو ہر معبود اپنی اپنی پیدا کی ہوئی مخلوق لیے پھرتا اور وہ ایک دوسرے پر چڑھ دوڑتے اور کائنات کا نظام درہم برہم ہوجاتا۔ حقیقت یہ ہے کہ ایسا کچھ بھی نہیں ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ معبود برحق ایک ہی ہے اور وہ ہے اکیلا اللہ، جو ہر اس نقص سے پاک اور مبرا ہے جسے مشرک اولاد اور کسی شریک کے نام سے اس کی طرف منسوب کرتے ہیں، حالانکہ وہ اس کی شان کے لائق نہیں۔

(92) وہ ہر اس چیز کو جاننے والا ہے جو اس کی مخلوق سے غائب ہے اور ہر اس چیز کو بھی جاننے والا ہے جس کا مشاہدہ ہوسکتا ہے یا حواس کے ذریعے سے اس کا ادراک کیا جاسکتا ہے۔ اس میں سے کوئی چیز اس سے چھپی نہیں۔ اللہ پاک اس سے بہت بلند ہے کہ اس کا کوئی شریک ہو۔ (93) اے رسول (ﷺ)! آپ (دعا کرتے ہوئے) کہیں: اے میرے رب! اگر تو مجھے ان مشرکوں کے بارے میں وہ عذاب دکھائے جس کا تو نے انھیں وعدہ دیا ہے۔ (94) اے میرے رب! اگر تو انھیں میری موجودگی میں سزا دے تو مجھے ان میں شامل نہ کرنا کہ ان پر آنے والا عذاب مجھے بھی اپنی لپیٹ میں لے لے۔ (95) اور جس عذاب کی دھمکی ہم انھیں دے رہے ہیں، بلاشبہ ہم وہ سب آپ کو دکھانے پر قادر ہیں۔ ہم اس سے یا کسی دوسری چیز سے عاجز نہیں ہیں۔

(96) اے رسول (ﷺ)! آپ کے ساتھ جو برا سلوک کرے، اسے نہایت اچھے طریقے سے جواب دیں اس طرح کہ آپ اس سے درگزر کریں اور اس کے تکلیف دینے پر صبر کریں۔ جو کچھ یہ ہمارے بارے میں شرک کرتے ہیں اور حق کو جھٹلاتے ہیں اور آپ کو جو ناز یبا القابات دیتے ہیں کہ آپ جادوگر اور مجنون ہیں، یہ سب ہم اچھی طرح جانتے ہیں۔ (97) اور دعا کریں کہ اے میرے رب! میں شیطانوں کے بہکاووں اور وسوسوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ (98) اے میرے رب! میں اس سے تیری پناہ چاہتا ہوں کہ وہ میرے معاملات میں سے کسی بھی چیز میں دخل دیں۔ (99) یہاں تک کہ جب ان مشرکوں میں سے کسی کو موت آنے لگتی ہے اور وہ آیندہ صورت حال کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتا ہے تو اس نے جو عمر ضائع کی ہوتی ہے اور اس میں اللہ کے حق میں کوتاہی کی ہوتی ہے، اس پر حسرت اور پچھتاوے سے کہتا ہے: اے میرے رب! مجھے دنیا کی زندگی کی طرف لوٹا دے۔ (100) تاکہ جب میں اس کی طرف واپس جاؤں تو نیک عمل کروں۔ ہرگز نہیں، ایسا کبھی نہیں ہوگا جیسے تو چاہتا ہے۔ یہ صرف ایک بات ہے جو وہ کہہ رہا ہے ورنہ بالفرض اگر اسے دنیا کی طرف بھیج بھی دیا جائے تو وہ جو وعدہ کر رہا ہے، اسے وفا نہیں کرے گا۔ یہ فوت ہونے والے قیامت قائم ہونے اور دوبارہ اٹھائے جانے تک دنیا اور آخرت کے درمیان ایک برزخ، یعنی حجاب میں رہیں گے اور وہ دنیا کی طرف نہیں پلٹ سکیں گے کہ ان سے جو کمی رہ گئی، اس کا ازالہ کرسکیں اور جو انھوں نے بگاڑا، اس کی اصلاح کر سکیں۔ (101) جب صور پھونکنے پر مقرر فرشتہ قیامت کا اعلان کرنے کے لیے دوسری مرتبہ صور میں پھونکے گا تو آخرت کی ہولناکیوں کی وجہ سے وہ رشتے داریاں بھول جائیں گے جن پر وہ فخر کرتے تھے اور اپنی فکر میں اس قدر مشغول ہوں گے کہ ایک دوسرے سے کچھ پوچھیں گے بھی نہیں۔ (102) پھر جن کی نیکیوں کے پلڑے ان کے گناہوں کے پلڑے سے بھاری ہوگئے تو وہی لوگ اپنے مطلوب کو حاصل کر کے اور اپنے مرہوب (جس سے وہ ڈرائے جاتے تھے) سے نجات پا کر کامیاب ہونے والے ہیں۔ (103) اور جن کے پلڑے ہلکے ہوگئے کہ ان کی برائیاں ان کی نیکیوں سے زیادہ ہوگئیں تو یہی لوگ ہیں جنھوں نے نقصان دہ کام کر کے اور ایمان اور عمل صالح پر مبنی مفید کام چھوڑ کر خود کو ضائع کرلیا، وہ جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔ وہ وہاں سے نکل نہیں سکیں گے۔ (104) آگ ان کے چہرے جھلساتی رہے گی اور ان کے چہروں کے شدید بگاڑ کی وجہ سے ان کے اوپر اور نیچے والے ہونٹ سکڑ جائیں گے اور ان کے دانت ظاہر ہوجائیں گے۔

فوائد: ❀ کائنات کا نظام قائم رہنے سے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی دلیل پیش کی گئی ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کا علم ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔ ❀ برائی کرنے والے کے ساتھ حسنِ سلوک والا معاملہ کرنا اسلامی ادب ہے جس کے مخالف پر بہت مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ ❀ شیطان کے وسوسوں اور اس کے مکر وفریب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرنا نہایت ضروری اور اہمیت کا حامل ہے۔

اَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ قَالُوْا
رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ ﴿۱۰۶﴾ رَبَّنَآ
اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۰۷﴾ قَالَ اخْسَـُٔوْا فِيْهَا
وَلَا تُكَلِّمُوْنِ ﴿۱۰۸﴾ اِنَّهٗ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْ عِبَادِيْ يَقُوْلُوْنَ
رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾
فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِيًّا حَتّٰٓى اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِيْ وَكُنْتُمْ مِّنْهُمْ
تَضْحَكُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ اِنِّيْ جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوْٓا اَنَّهُمْ هُمُ
الْفَآئِزُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ قٰلَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِي الْاَرْضِ عَدَدَ سِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾
قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَسْـَٔلِ الْعَآدِّيْنَ ﴿۱۱۳﴾
قٰلَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا لَّوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۱۴﴾
اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱۵﴾
فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ
الْكَرِيْمِ ﴿۱۱۶﴾ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ
لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۱۷﴾
وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۱۸﴾

ع 6 26 6

(105) انھیں لعن طعن اور ملامت کرنے کے لیے کہا جائے گا: کیا دنیا میں تمھارے سامنے قرآن کی آیتیں تلاوت نہیں کی جاتی تھیں، پھر بھی تم انھیں جھٹلاتے تھے؟!

(106) وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! ہماری بدبختی ہم پر غالب آ گئی تھی جس کا تجھے پہلے سے علم تھا اور واقعی ہم حق سے بھٹکے ہوئے لوگ تھے۔

(107) اے ہمارے رب! ہمیں آگ سے نکال، پھر اگر ہم دوبارہ وہی کفر اور گمراہی اختیار کریں جس پر پہلے تھے تو ہم یقیناً خود پر ظلم کرنے والے ہیں، اب ہمارا عذر ختم ہو گیا۔

(108) اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ذلیل و رسوا ہو کر آگ ہی میں رہو اور مجھ سے کلام نہ کرو۔

(109) بلاشبہ مجھ پر ایمان لانے والی میرے بندوں کی ایک جماعت تھی جو برابر یہ کہتی رہی: اے ہمارے رب! ہم تجھ پر ایمان لا چکے۔ تو ہمارے گناہ بخش دے۔ ہم پر اپنی مہربانی سے رحم فرما اور تو سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے۔

(110) لیکن تم نے اپنے رب سے دعائیں کرنے والے ان مومنوں کو مذاق کا نشانہ بنا کر ان سے ٹھٹھا ہی کیا اور تم نے ان کا اس قدر مذاق اڑایا کہ اس مذاق میں مشغول رہنے نے تمھیں اللہ کی یاد بھی بھلا دی اور تم ان پر ہنستے اور ان کا مذاق ہی اڑاتے رہے۔

(111) میں نے (آج) قیامت کے دن ان ایمان لانے والوں کو اللہ کی اطاعت پر ڈٹ جانے اور تمھاری طرف سے ملنے والی تکلیفیں برداشت کرنے کا بدلہ جنت کی کامیابی کی صورت میں دیا ہے۔

جب انھوں نے دنیا کی طرف لوٹ جانے کی درخواست کی تاکہ جو بگاڑ پیدا کر کے وہ آ گئے ہیں، اس کی اصلاح کریں تو اللہ تعالیٰ نے جو عمر انھیں عطا کی تھی، اس کی یاد دلائی کہ اگر وہ چاہتے تو ان کے لیے اس میں توبہ کرنا ممکن تھا۔

(112) اللہ تعالیٰ دریافت فرمائے گا: تم زمین میں کتنے سال رہے؟ اور تم نے اس میں کتنا وقت ضائع کیا؟

(113) اس پر وہ جواب دیتے ہوئے کہیں گے: ہم ایک دن یا دن کا کچھ حصہ ٹھہرے ہیں۔ سو ان سے پوچھ لے جو دنوں اور مہینوں کا حساب رکھتے تھے۔

(114) اللہ تعالیٰ فرمائے گا: واقعی تم دنیا میں بہت ہی تھوڑا عرصہ رہے ہو جس میں اطاعت پر ڈٹے رہنا نہایت آسان تھا، کاش! تم اپنے ٹھہرنے کی مقدار جانتے ہوتے۔

(115) اے لوگو! کیا تم نے سمجھ رکھا ہے کہ بس ہم نے تمھیں یونہی حکمت کے بغیر کھیلتے ہوئے پیدا کیا ہے اور چوپایوں کی طرح تمھیں کوئی ثواب اور سزا نہیں ہوگی۔ تم قیامت کے دن حساب اور جزا کے لیے ہماری طرف نہیں لوٹائے جاؤ گے؟!

(116) پس اللہ پاک ہے جو اپنی مخلوق کے حالات اپنی مرضی سے بدلنے والا بادشاہ ہے۔ وہ خود حق ہے۔ اس کا وعدہ بھی حق ہے، اس کی بات حق ہے، اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ وہ اس عرشِ کریم کا رب ہے جو تمام مخلوقات میں سب سے بڑا ہے اور جو کائنات کی سب سے بڑی مخلوق کا رب ہو، وہی تمام مخلوقات کا رب ہے۔

(117) جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو پکارے جس کے عبادت کا حقدار ہونے کی اس کے پاس کوئی دلیل نہ ہو (اور اللہ کے سوا ہر معبود کا یہی حال ہے) تو اس کے برے عمل کا بدلہ اس کے پروردگار کے ہاں ہے۔ وہی اسے اس پر عذاب دے کر بدلہ دے گا۔ بلاشبہ کافر اپنے مطلوب کے حصول اور عذاب سے نجات پانے میں کامیاب نہیں ہوں گے۔

(118) اے رسول (ﷺ)! کہیے: اے میرے رب! میرے گناہ بخش دے، اپنی رحمت سے مجھ پر خصوصی رحم فرما اور تو گناہ گار پر سب سے بہتر مہربانی کرنے والا اور اس کی توبہ قبول کرنے والا ہے۔

فوائد: ❀ کافر اللہ کے ہاں نہایت حقیر اور ذلیل و رسوا ہوتا ہے۔ ❀ نیکوکاروں کے ساتھ ٹھٹھا مذاق کرنا بہت بڑا گناہ ہے اور ایسا کرنے والا عذاب کا حق دار ہے۔ ❀ عمر کا ضائع ہونا کفر کے لوازمات میں سے ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کی تعریف و ثنا دعا کے آداب کا حصہ ہے۔ ❀ جب اللہ تعالیٰ نے سورت کا آغاز ان صفات کے بیان سے کیا جو کامیاب ہونے والے اہلِ ایمان کی ہیں تو مناسب تھا کہ اس سورت کا اختتام کافروں کے خسارے اور ناکامی کے ذکر سے کیا جاتا۔

سُوْرَةُ النُّوْرِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعٌ وَّسِتُّوْنَ اٰيَةً وَّتِسْعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا وَاَنْزَلْنَا فِيْهَآ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ
تَذَكَّرُوْنَ ۝١ اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا
مِائَةَ جَلْدَةٍ ۖ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ
تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ
مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝٢ اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً ۖ وَّ
الزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ ۚ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى
الْمُؤْمِنِيْنَ ۝٣ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا
بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ
شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝٤ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا
مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝٥ وَالَّذِيْنَ
يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ
فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝٦
وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝٧

سورۂ نور مدنی ہے

سورت کے بعض مقاصد: پاک دامنی اور عزتوں کی حفاظت کی دعوت دینا۔

تفسیر: ① یہ ایک سورت ہے، ہم نے اسے نازل کیا، اس کے احکام پر عمل کرنا فرض قرار دیا اور اس میں واضح آیات اتاریں تاکہ تم اس میں بیان کیے گئے احکام سے نصیحت حاصل کرو اور ان پر عمل کرو۔

② اگر تم اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو تو زنا کار عورت اور مرد اگر کنوارے ہوں تو ان میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو اور ان دونوں پر حد قائم کرتے ہوئے تمھیں کسی قسم کی نرمی اور ترس کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے کہ تم حد قائم نہ کرو یا اس میں کمی کرو اور ان پر حد قائم کرتے وقت اہلِ ایمان کی ایک جماعت موجود ہونی چاہیے تاکہ ان کی وسیع پیمانے پر تشہیر ہو اور ان کے لیے اور دوسرے لوگوں کے لیے عبرت کا باعث ہو۔

③ زنا کا گھناؤنا پن واضح کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا کہ جسے زنا کی لت پڑی ہو، وہ اپنے جیسی زانیہ ہی سے شادی کی رغبت رکھے گا یا پھر مشرکہ سے نکاح کرے گا جو زنا سے نہیں بچتی، حالانکہ اس کے ساتھ نکاح کرنا ناجائز ہے اور جس عورت کو زنا کی عادت ہو، وہ بھی اپنے جیسے زانی یا مشرک ہی سے نکاح کرنا پسند کرے گی جو زنا سے پرہیز نہیں کرتا، حالانکہ اس سے شادی کرنا اس کے لیے حرام ہے۔ زانیہ سے نکاح کرنا اور زانی کو رشتہ دینا مومنوں کے لیے حرام ہے۔

④ جو لوگ پاک دامن عورتوں پر زنا کی تہمت لگائیں (اور یہی حکم پاک دامن مردوں کا ہے) پھر وہ ان پر لگائے ہوئے اپنے زنا کے بہتان پر چار گواہ پیش نہ کر سکیں تو اے وقت کے حکمرانو! انھیں اسّی کوڑے مارو اور ان کی گواہی کبھی قبول نہ کرو اور یہ پاک دامنوں پر بہتان لگانے والے اللہ کی اطاعت سے نکل جانے والے لوگ ہیں۔

⑤ مگر جن لوگوں نے اس کا ارتکاب کرنے کے بعد اللہ کے حضور توبہ کر لی اور اپنے اعمال کی اصلاح کر لی تو یقیناً اللہ تعالیٰ ان کی توبہ اور گواہی قبول کرنے والا ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کو بے حد بخشنے والا اور ان پر خوب رحم کرنے والا ہے۔

⑥ جو مرد اپنی بیویوں پر تہمت لگائیں اور خود ان کی ذات کے سوا کوئی اور ان کے گواہ نہ ہوں جو ان کی اس تہمت کے صحیح ہونے کی تصدیق کریں تو ایسے لوگوں میں سے ہر ایک کا ثبوت یہ ہے کہ وہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ اس نے اپنی بیوی پر زنا کی جو تہمت لگائی ہے، اس میں وہ یقینی طور پر سچا ہے۔

⑦ پھر وہ پانچویں قسم کھائے اور اپنے آپ کو بددعا دیتے ہوئے ان الفاظ کا اضافہ کرے کہ اگر وہ اس پر تہمت لگانے میں جھوٹا ہے تو وہ اللہ کی لعنت کا حقدار ٹھہرے۔

فوائد: ❀ بڑے بڑے معاملات پر گفتگو کرنے سے پہلے تمہید باندھنا ان معاملات کے عظیم ہونے کی نشاندہی کرتا ہے۔

❀ زانی شخص مسلمان معاشرے میں اپنی عزت و وقار اور ہمدردی کھو بیٹھتا ہے۔

❀ زانیوں پر معاشرتی اور سماجی پابندیاں معاشرے کو ان سے بچانے کے لیے ہیں، نیز وہ انھیں زنا سے روکنے کا ذریعہ ہیں۔

❀ بہتان لگانے والے کو مادی سزا (حد لگانا) اور معنوی سزا دینا (اس کی گواہی قبول نہ کرنا اور اس پر فسق کا حکم لگانا) اس بات کی دلیل ہے کہ یہ جرم نہایت خطرناک ہے۔

❀ واضح دلیل کے بغیر زنا ثابت نہیں ہوتا اور دلیل کے بغیر دعویٰ بہتان تصور ہوگا۔

وَيَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ
لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝٨ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَآ اِنْ كَانَ
مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝٩ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ
تَوَّابٌ حَكِيْمٌ ۝١٠ ع اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ۭ لَا
تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ ۭ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۭ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ
مِنَ الْاِثْمِ ۚ وَالَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝١١ لَوْلَآ
اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًا ۙ وَّقَالُوْا
هٰذَآ اِفْكٌ مُّبِيْنٌ ۝١٢ لَوْلَا جَاۗءُوْ عَلَيْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَاۗءَ ۚ فَاِذْ لَمْ يَاْتُوْا
بِالشُّهَدَاۗءِ فَاُولٰۗىِٕكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ۝١٣ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ
عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِيْ مَآ اَفَضْتُمْ فِيْهِ
عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝١٤ ۙ اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِكُمْ مَّا
لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّتَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا ۚ وَّهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ ۝١٥ وَ
لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا ۡ سُبْحٰنَكَ
هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ ۝١٦ يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖٓ اَبَدًا اِنْ
كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝١٧ ۚ وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝١٨

(8) اب عورت پر حد زنا نافذ ہوگی۔ اس سے یہ حد ایک صورت میں ٹل سکتی ہے کہ وہ بھی چار دفعہ اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ اس کے شوہر نے اس پر جو الزام لگایا ہے، اس میں وہ جھوٹا ہے۔

(9) پھر وہ اپنی پانچویں قسم میں اپنے آپ کو بددعا دیتے ہوئے ان الفاظ کا اضافہ کرے کہ اگر اس کا شوہر تہمت لگانے میں سچا ہے تو اس (عورت) پر اللہ کا قہر ہو۔

(10) اے لوگو! اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم اور اس کی رحمت نہ ہوتی اور وہ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کی توبہ بہت زیادہ قبول کرنے والا نہ ہوتا اور اپنی تدبیر اور شریعت سازی میں کمال حکمت والا نہ ہوتا تو بہت جلد تمھیں تمھارے گناہوں کی سزا دے دیتا اور تمھیں اس کے ساتھ رسوا کر دیتا۔

(11) اے مومنو! بلاشبہ جن لوگوں نے بہت بڑا بہتان باندھا (اس سے ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانا مراد ہے) وہ ایک گروہ ہے جو تم سے تعلق رکھتا ہے۔ تم ان کے اس بہتان کو اپنے لیے برا نہ سمجھو بلکہ یہ تمھارے حق میں بہتر ہے، کیونکہ اس میں تمھارے لیے اجر وثواب ہے، مومنوں کی جانچ پڑتال ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ام المومنین کی براءت کو واضح کر دیا گیا ہے۔ ہر شخص جو اس بہتان لگانے میں شریک ہوا، اس کے لیے اتنی ہی سزا ہے جتنا اس نے اس میں حصہ لے کر گناہ کمایا۔ اور جس نے اس کا آغاز کر کے اس کو پھیلانے میں سب سے زیادہ حصہ لیا، اس کے لیے بہت بڑا عذاب ہے اور اس سے مراد رئیس المنافقین عبداللہ بن اُبی ابن سلول ہے۔

(12) ایسا کیوں نہ ہوا کہ جب مومن مردوں اور مومنہ عورتوں نے اس بہت بڑے بہتان کی بابت سنا تو وہ اپنے ان اہلِ ایمان بہن بھائیوں کے بارے میں نیک گمان کرتے جن پر تہمت لگائی گئی تھی اور کہتے کہ یہ سراسر جھوٹ ہے۔

(13) ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر اتنا بڑا بہتان لگانے والے اپنی اس بہتان بازی کو ثابت کرنے کے لیے چار گواہ کیوں نہ لائے جو اس الزام کے صحیح ہونے کی گواہی دیتے۔ جب وہ چار گواہ نہیں لائے، اور کبھی لا بھی نہیں سکیں گے، تو یہ بہتان لگانے والے ہی اللہ کے نزدیک جھوٹے ہیں۔

(14) اے مومنو! اگر اللہ تعالیٰ تم پر اپنا فضل وکرم اور اپنی رحمت نہ کرتا کہ اس نے تمھیں جلد سزا نہیں دی اور تم میں سے جس نے توبہ کی، اس کی توبہ قبول کی تو ام المومنین پر اس بہتان گھڑنے میں مشغول ہونے کے سبب تم پر بہت بڑا عذاب آ جاتا۔

(15) (وہ وقت یاد کرو) جب تم اس کے جھوٹ ہونے کے باوجود ایک دوسرے سے یہ بیان کر رہے تھے اور اپنے مونہوں سے یہ بات نکال رہے تھے، حالانکہ تمھیں اس کا ذرا بھی علم نہ تھا۔ تم اسے ہلکی اور معمولی بات سمجھتے رہے لیکن اللہ کے ہاں وہ بہت بڑی بات تھی کیونکہ یہ سراسر جھوٹی ہونے کے ساتھ ساتھ ایک پاک دامن پر بہتان تھا۔

(16) ایسا کیوں نہ ہوا کہ جب تم نے یہ جھوٹی بات سنی تو تم کہتے: ہمارے لیے درست نہیں کہ ہم ایسی بری بات مونہوں سے نکالیں۔ اے ہمارے رب! ہم تیری پاکی بیان کرتے ہیں۔ ام المومنین پر انھوں نے جو یہ تہمت اور بہتان لگایا ہے، یہ بہت بڑا جھوٹ ہے۔

(17) اللہ تعالیٰ تمھیں وعظ ونصیحت کرتا ہے کہ اگر تمھارا اللہ پر ایمان ہے تو آیندہ کبھی اس بہتان بازی جیسا کام نہ کرنا کہ کسی معصوم پر زنا کا بہتان لگاؤ۔

(18) اللہ تعالیٰ تمھارے لیے اپنے احکام ومواعظ پر مشتمل آیات کھول کھول کر بیان کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمھارے افعال خوب جاننے والا ہے، ان میں سے کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں اور وہ ضرور تمھیں ان کا بدلہ دے گا۔ وہ اپنی تدبیر اور شریعت سازی میں کمال حکمت والا ہے۔

فوائد: ❀ منافقوں کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ مسلمان معاشرے کے قابلِ اعتماد مراکز کے بارے میں جھوٹی خبریں پھیلا کر ان کا اعتماد ختم کر دیں۔ ❀ منافق کبھی کبھی بعض ایمان والوں کو بھی دھوکے سے اپنا ہم خیال بنا کر اپنے برے اعمال میں شریک کر لیتے ہیں۔ ❀ ساتوں آسمانوں کے اوپر سے ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی براءت نازل کر کے اللہ تعالیٰ نے ان کی عظمت کو چار چاند لگا دیے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ
عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿19﴾
وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿20﴾ ع
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ
الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَاۗءِ وَالْمُنْكَرِ ۭ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ
وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ
وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿21﴾ وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ
يُّؤْتُوْٓا اُولِي الْقُرْبٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۠
وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا ۭ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ ﴿22﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا
فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۠ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿23﴾ يَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ
اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿24﴾ يَوْمَىِٕذٍ يُّوَفِّيْهِمُ
اللّٰهُ دِيْنَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ ﴿25﴾ اَلْخَبِيْثٰتُ
لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ ۚ وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ
لِلطَّيِّبٰتِ ۚ اُولٰۗىِٕكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿26﴾ ع

ع 2 10 8 النصف

ع 3 6 9

(19) بلاشبہ جو لوگ اس بات کے خواہش مند ہیں کہ اہلِ ایمان میں برے کام رواج پکڑیں اور زنا کی تہمت بھی ان میں سے ایک ہے تو ان کے لیے دنیا میں حدِ قذف کی صورت میں دردناک عذاب ہے اور آخرت میں ان کے لیے آگ کا عذاب ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ان کے جھوٹ کو جانتا ہے اور اس کے بندوں کا معاملہ جس طرف لوٹتا ہے، اس سے بھی آگاہ ہے اور وہ ان کی مصلحتوں سے بھی خوب واقف ہے اور تم یہ بات نہیں جانتے۔

(20) اے اس تہمت اور بہتان میں پڑنے والو! اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم اور اس کی رحمت نہ ہوتی اور وہ تم پر خصوصی شفقت اور مہربانی کرنے والا نہ ہوتا تو وہ ضرور تمھیں جلد سزا دیتا۔

(21) اے اللہ پر ایمان لانے اور اس کی شریعت پر عمل کرنے والو! شیطان جو باطل کو بنا سجا کر پیش کرتا ہے، اس کی راہوں پر نہ چلو۔ جو اس کی راہوں پر چلتا ہے تو وہ بلاشبہ اسے برے کاموں اور بری باتوں کا حکم دیتا ہے اور شریعت کے مخالف کاموں کی راہ دکھاتا ہے۔ اے ایمان والو! اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان نہ ہوتا تو تم میں سے اگر کوئی توبہ بھی کر لیتا، تب بھی وہ اسے پاک صاف نہ کرتا، لیکن اللہ جسے چاہے، اس کی توبہ قبول کر کے اسے پاک صاف کرتا ہے۔ اللہ تمھاری باتیں خوب سننے والا اور تمھارے اعمال خوب جاننے والا ہے۔ اس سے ان میں سے کچھ بھی چھپا ہوا نہیں اور وہ ضرور تمھیں ان کا بدلہ دے گا۔

(22) تم میں سے جو دین میں فضیلت و بزرگی والے ہیں اور مال میں بھی کشادگی رکھتے ہیں، انھیں اپنے ان ضرورت مند رشتے داروں پر جو فقیر ہیں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کا شرف بھی انھیں حاصل ہے، ان کی غلطی کی وجہ سے خرچ نہ کرنے کی قسم نہیں کھانی چاہیے بلکہ انھیں چاہیے کہ وہ انھیں معاف کر دیں اور ان سے درگزر کریں۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ جب تم انھیں معاف کرو اور ان سے درگزر کرو تو اللہ تمھارے قصور معاف کر دے؟! اللہ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کو بے حد بخشنے والا، ان پر خوب مہربان ہے، اس لیے اس کے بندوں کو بھی اسی راہ پہ چلنا چاہیے۔ یہ

آیت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی جب انھوں نے مسطح رضی اللہ عنہ پر خرچ نہ کرنے کی قسم کھائی تھی کیونکہ وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر بہتان لگانے والوں میں شامل تھے۔

(23) بلاشبہ جو لوگ پاک دامن، بدکاری سے دُور بھولی بھالی مومن خواتین پر بہتان لگاتے ہیں، وہ دنیا و آخرت میں اللہ کی رحمت سے دور کر دیے گئے ہیں اور ان کے لیے آخرت میں بہت بڑا عذاب ہے۔

(24) یہ عذاب انھیں قیامت کے دن ہوگا جس دن ان کی زبانیں ان کے خلاف گواہی دیں گی کہ وہ جھوٹے بول بولتے رہے اور ان کے ہاتھ اور پاؤں ان کے خلاف ان کے اعمال کی گواہی دیں گے۔ (25) اس دن اللہ تعالیٰ عدل و انصاف کے ساتھ انھیں پورا پورا بدلہ دے گا اور وہ جان لیں گے کہ اللہ تعالیٰ ہی حق ہے، لہٰذا اس کی دی ہوئی ہر خبر، وعدہ یا وعید بھی واضح حق ہے جس میں کوئی شک نہیں۔ (26) تمام خبیث مرد و خواتین اور برے اقوال و افعال انھی کے لائق ہیں جو خبیث ہوں اور تمام پاکیزہ مرد و خواتین اور عمدہ اقوال و افعال انھی کے لائق ہیں جو پاکیزہ ہوں۔ یہ پاکیزہ مرد اور عورتیں ان تمام باتوں سے بَری ہیں جو ان کے بارے میں خبیث مرد و خواتین کہتے ہیں۔ ان کے لیے اللہ کی طرف سے ان کے گناہوں کی بخشش کا پروانہ اور عزت کی روزی ہے اور اس سے مراد جنت ہے۔

فوائد:
- افواہوں پر کان دھرنے سے پہلے ان کی تصدیق ضروری ہے۔
- شیطان کے دھوکے اور وسوسے نافرمانیوں کے ارتکاب کی دعوت ہیں، لہٰذا مومن کو ان سے بچ کر رہنا چاہیے۔
- توبہ اور نیک عمل کی توفیق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، بندے کا اختیار نہیں ہے۔
- غلطی کرنے والے کو معاف کرنا اور اس سے درگزر کرنا گناہوں کی بخشش کا سبب ہے۔
- پاک دامن عورتوں اور مردوں پر بہتان لگانا کبیرہ گناہ ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا
وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٧﴾ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا
فِيْهَآ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا
فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿٢٨﴾ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ
اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ
وَمَا تَكْتُمُوْنَ ﴿٢٩﴾ قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا
فُرُوْجَهُمْ ۭ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ﴿٣٠﴾ وَقُلْ
لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ
زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا ۠ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰي جُيُوْبِهِنَّ ۠ وَلَا
يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَاۗىِٕهِنَّ اَوْ اٰبَاۗءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ
اَبْنَاۗىِٕهِنَّ اَوْ اَبْنَاۗءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ
بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَاۗىِٕهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ
اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰي
عَوْرٰتِ النِّسَاۗءِ ۠ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ
زِيْنَتِهِنَّ ۭ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿٣١﴾

جب پردے والے اعضاء کو دیکھنے سے شہوت پیدا ہوتی ہے جو اس زنا کے ارتکاب کا باعث بنتی ہے جس کا ذکر سورت کے شروع میں ہوا، تو اللہ تعالیٰ نے گھروں میں داخل ہونے سے پہلے اجازت لینے کا حکم دیا تا کہ چھپانے کے قابل اعضاء پر نظر پڑنے سے بچا جا سکے، چنانچہ فرمایا:

(27) اے اللہ پر ایمان لانے اور اس کی شریعت پر عمل کرنے والو! اپنے گھروں کے سوا اور گھروں میں نہ جاؤ جب تک ان کے رہنے والوں سے اندر جانے کی اجازت نہ لے لو اور انھیں سلام نہ کر لو۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ سلام اور اجازت کے لیے یوں کہو: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ! کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟ یہ اجازت طلب کرنے کا جو حکم تمھیں دیا گیا ہے، یہ تمھارے لیے اچانک داخل ہونے سے بہت بہتر ہے تا کہ جو تمھیں حکم دیا گیا ہے، تم اس سے نصیحت پکڑو اور اس پر عمل کرو۔

(28) اگر تمھیں ان گھروں میں کوئی نہ مل سکے تو اس وقت تک ان میں داخل نہ ہو جب تک تمھیں ایسا شخص اندر جانے کی اجازت نہ دے جسے اجازت دینے کا اختیار ہے۔ اگر گھر والے تمھیں لوٹ جانے کا کہیں تو تم لوٹ جاؤ اور داخل نہ ہو۔ بے شک یہ اللہ کے ہاں تمھارے لیے زیادہ پاکیزگی کا باعث ہے اور تم جو عمل کرتے ہو، اللہ انھیں خوب جانتا ہے۔ اس سے تمھارا کوئی عمل چھپا نہیں اور وہ تمھیں ان کا بدلہ دے گا۔

(29) تم پر ایسے عام مکانوں میں بلا اجازت داخل ہونے پر کوئی گناہ نہیں جو کسی کی ملکیت نہ ہوں اور عوام کے فائدے کے لیے بنائے گئے ہوں، جیسے لائبریریاں اور بازار کی دکانیں وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ تمھارے وہ اعمال و احوال خوب جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو چھپاتے ہو۔ ان میں سے کوئی چیز اس سے چھپی نہیں اور وہ ضرور تمھیں ان کا بدلہ دے گا۔

جب نظر ڈالنا زنا کا پیش خیمہ ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس سے بچنے کے لیے نظر کی حفاظت کا حکم دیا، چنانچہ فرمایا:

(30) اے رسول (ﷺ)! مومنوں سے کہہ دیں کہ وہ اپنی نظریں ان عورتوں اور پردے کی چیزوں سے روک کر رکھیں جن کا دیکھنا ان کے لیے حلال نہیں اور اپنی شرمگاہوں کی حرام کاموں سے حفاظت کریں اور انھیں ظاہر نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزوں کو دیکھنے سے رک جانا اور شرمگاہوں کی حفاظت کرنا ان کے لیے اللہ کے ہاں زیادہ پاکیزگی کا باعث ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس سے خوب باخبر ہے جو وہ کرتے ہیں۔ اس سے ان کی کوئی چیز چھپی نہیں اور وہ ضرور انھیں اس کی جزا دے گا۔

(31) مومن عورتوں سے کہہ دیں کہ وہ اپنی نظریں ان پردے والی چیزوں سے بچا کر رکھیں جنھیں دیکھنا ان کے لیے حلال نہیں اور اپنی شرمگاہوں کو بدکاری سے دور رکھ کر اور چھپا کر ان کی حفاظت کریں۔ اجنبیوں (غیر محرموں) کے لیے اپنی زینت ظاہر نہ کریں ماسوا اس کے جو از خود اس میں سے ظاہر ہو جائے جس کا چھپانا ممکن نہ ہو، جیسے کپڑے وغیرہ۔ انھیں چاہیے کہ کھلی جگہوں پر اپنے کپڑوں کی اوپر والی اوڑھنیوں سے بکل مار لیا کریں تا کہ ان کے بال، چہرے اور گردنیں چھپ جائیں اور اپنی پوشیدہ زیب و زینت اور سجاوٹ ظاہر نہ کریں، سوائے اپنے خاوندوں کے، یا اپنے والد کے یا اپنے سسر کے یا اپنے بیٹوں کے یا اپنے خاوندوں کے بیٹوں کے یا اپنے بھائیوں کے یا اپنے بھتیجوں کے یا اپنے بھانجوں کے یا اپنی میل جول کی قابلِ اعتماد عورتوں کے، خواہ وہ مسلمان ہوں یا کافر، یا غلام اور لونڈیوں کے جو ان کی ملکیت میں ہوں یا ایسے نوکر چاکر مردوں کے جنھیں عورتوں میں کوئی دلچسپی نہ ہو یا ان بچوں کے جو کم عمری کی وجہ سے عورتوں کی پوشیدہ باتوں سے واقف نہیں۔ عورتیں اس طرح زور زور سے اپنے پاؤں مار کر نہ چلیں کہ ان کی چھپی زینت، جیسے پازیب وغیرہ معلوم ہو جائے۔ اے مومنو! تم سب کے سب نظر بازی وغیرہ کی صورت میں ہونے والے گناہوں سے اللہ کے حضور توبہ کرو تا کہ تم مقصد کے حصول میں کامیاب ہو سکو اور جس بات کا تمھیں ڈر ہے، اس سے نجات پا سکو۔

فوائد: ❀ اجازت لینے کا شرعی حکم نظر کی حفاظت اور چادر اور چار دیواری کا تقدس اور پاکیزگی قائم رکھنے کے لیے ہے۔ ❀ عوامی مقامات میں اجازت کے بغیر جانا جائز ہے۔ ❀ مردوں اور عورتوں دونوں کے لیے ان چیزوں سے نگاہیں بچا کر رکھنا فرض ہے جنھیں دیکھنا ان کے لیے حلال نہیں۔ ❀ عورتوں پر پردہ کرنا فرض ہے۔ ❀ ہیجان پیدا کرنے والے وسائل استعمال کرنا منع ہے۔

وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ ؕ اِنْ
يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۳۲﴾
وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ
فَضْلِهٖ ؕ وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ
اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا ۖ وَّاٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اٰتٰىكُمْ ؕ وَلَا
تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ
الدُّنْيَا ؕ وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ ﴿۳۳﴾ وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ وَّمَثَلًا مِّنَ الَّذِيْنَ
خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۴﴾ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ؕ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ
زُجَاجَةٍ ؕ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ
مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ ۙ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ
لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ؕ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ؕ يَهْدِى اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ
يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۳۵﴾ فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ
اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ ۙ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ﴿۳۶﴾

4 ع 8 10

جب شادی میں تاخیر زنا عام ہونے کا ایک سبب تھا تو اللہ تعالیٰ نے نکاح کے سلسلے میں بے نکاحوں کی مدد کرنے کا حکم دیا ہے، چنانچہ فرمایا:

﴿32﴾ اے مومنو! تم ان مردوں کی شادیاں کر دو جن کی بیویاں نہیں ہیں اور ان آزاد عورتوں کی بھی جن کے خاوند نہیں ہیں۔ اپنے مومن غلاموں اور لونڈیوں کا بھی نکاح کر دو۔ اگر وہ مفلس اور غریب ہوں گے تو اللہ تعالیٰ انھیں اپنے وسیع فضل سے امیر بنا دے گا اور اللہ تعالیٰ وسیع رزق والا ہے۔ کسی کو مال دار کر کے اس کے رزق کے خزانے میں کمی نہیں ہوتی۔ وہ اپنے بندوں کے حالات سے خوب واقف ہے۔

جب اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کو حکم دیا کہ وہ بے نکاحوں کی شادی کر دیں تو ساتھ ہی غیر شادی شدہ لوگوں کو حکم دیا کہ اگر ان کی شادی کا کوئی انتظام نہ ہو تو وہ پاکدامنی اختیار کریں، چنانچہ فرمایا:

﴿33﴾ جو لوگ اپنے فقر کی وجہ سے نکاح کرنے کی طاقت نہیں رکھتے، انھیں زنا کاری سے بچتے ہوئے پاک دامن رہنا چاہیے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے وسیع فضل سے انھیں مال دار بنا دے۔ غلاموں میں سے جو اپنے مالکوں کو مال دے کر آزادی کی تحریر لکھوانا چاہیں تو مالکوں کو چاہیے کہ ان کی یہ پیشکش قبول کر لیں اگر انھیں ان میں دین داری اور مال ادا کرنے کی اہلیت نظر آئے اور انھیں چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں جو مال دے رکھا ہے، اس میں سے انھیں بھی دیں کہ آزادی کے معاہدے کی جو رقم انھوں نے ان سے لینی ہے، وہ اس کا کچھ حصہ ان کو معاف کر دیں۔ مال کمانے کے لیے اپنی لونڈیوں کو بدکاری کرنے پر مجبور نہ کرو کہ ان سے کہو کہ بدکاری کر کے پیسے کما لاؤ، جیسا کہ عبداللہ بن ابی نے اپنی دو لونڈیوں کے ساتھ کیا جب انھوں نے پاکدامن اور زنا سے دور رہنے کا کہا۔ تم میں سے جو کوئی انھیں اس بدکاری پر مجبور کرے گا تو بلاشبہ انھیں مجبور کیے جانے کے بعد اللہ تعالیٰ ان کے گناہ خوب بخشنے والا، ان پر نہایت مہربان ہے کیونکہ وہ مجبور ہیں اور گناہ انھیں مجبور کرنے والے پر ہے۔

﴿34﴾ اے لوگو! یقیناً ہم نے تمھاری طرف واضح آیات نازل کی ہیں جو حق کو باطل سے الگ کر دینے والی ہیں۔ ہم نے تمھاری طرف ان مومن اور کافر لوگوں کی کہاوتیں (ضرب الامثال) نازل کی ہیں جو تم سے پہلے گزر گئے اور ہم نے تم پر ایسا وعظ اتارا جس سے وہ لوگ نصیحت حاصل کرتے ہیں جو اپنے رب کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے رک کر اس سے ڈرتے ہیں۔ ﴿35﴾ اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کا نور ہے اور ان میں موجود چیزوں کا ہادی ہے۔ مومن کے دل میں اس پاک ذات کے نور کی مثال دیوار میں روشن دان (طاقچے) کی طرح ہے جو دوسری جانب سے کھلا نہ ہو، اس میں چراغ ہو اور چراغ شیشے کی قندیل میں ہو جو اس طرح چمک رہی ہو جیسے موتی کی طرح چمکتا ستارہ ہو۔ وہ چراغ ایک مبارک درخت زیتون کے تیل سے جلایا جاتا ہو جس پر صبح و شام دونوں اوقات براہِ راست دھوپ پڑنے میں کوئی رکاوٹ نہ ہو۔ قریب ہے کہ اس کا تیل شفاف ہونے کی وجہ سے آگ لگائے بغیر خود ہی روشنی دینے لگے۔ اور جب اسے آگ چھوئے تو اس کی روشنی کا کیا عالم ہوگا؟! چراغ کی روشنی شیشے کی روشنی کو اور زیادہ بڑھاتی ہے۔ مومن کے دل میں جب ہدایت کا نور روشن ہو تو اس کی یہی کیفیت ہوتی ہے۔ اللہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے، اسے قرآن کی پیروی کی توفیق دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ اشیاء کو ان سے ملتی جلتی چیزوں کی مثالیں بیان کر کے واضح کرتا ہے۔ اللہ ہر چیز خوب جاننے والا ہے۔ اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ ﴿36﴾ یہ چراغ ایسی مساجد میں روشن ہوتا ہے جن کے ادب و احترام اور بنانے کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اور ان میں اذان، ذکر اور نماز کے ذریعے سے اس کے نام کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔ وہاں اللہ تعالیٰ کی رضا کی تلاش کے لیے دن کے اول و آخر میں نماز پڑھی جاتی ہے۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ نے جنگ کے ذریعے سے غلامی کے اسباب تنگ کر دیے اور آزادی کے اسباب کو وسعت دی اور اس کی ترغیب دی۔ ❀ مال دے کر آزادی حاصل کرنا اور غلام کی مالی مدد کرنا تاکہ وہ آزادی حاصل کر سکے، یہ اس لیے ہے کہ غلام ایک ایسا حقیر طبقہ نہ بن جائے جسے بے حیائی اپنا اسیر بنائے رکھے۔ ❀ مومن کا دل نورِ فطرت سے منور ہے اور ہدایت ربانی کا نور اسے مزید چار چاند لگا دیتا ہے۔ ❀ مسجدیں رُوئے زمین پر اللہ تعالیٰ کے گھر ہیں جنھیں اللہ نے بنایا ہے تاکہ ان میں اس کی عبادت کی جائے، اس لیے انھیں ظاہری اور معنوی گندگی سے پاک صاف رکھنا ضروری ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ''النور'' بھی ہے جو اس کی صفت نور پر مشتمل ہے۔

رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَ
اِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۙ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ﴿۳۷﴾
لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ
مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۸﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍۢ
بِقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَهٗ لَمْ يَجِدْهُ شَيْـًٔا وَّ
وَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ ؕ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۳۹﴾ اَوْ
كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ
سَحَابٌ ؕ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ؕ اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ
يَرٰىهَا ؕ وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ﴿۴۰﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ
اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ ؕ كُلٌّ قَدْ
عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿۴۲﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُزْجِيْ سَحَابًا ثُمَّ
يُؤَلِّفُ بَيْنَهٗ ثُمَّ يَجْعَلُهٗ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ وَيُنَزِّلُ
مِنَ السَّمَآءِ مِنْ جِبَالٍ فِيْهَا مِنْۢ بَرَدٍ فَيُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَ
يَصْرِفُهٗ عَنْ مَّنْ يَّشَآءُ ؕ يَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ يَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ ﴿۴۳﴾ ؕ

5 ع 6 11

(37) وہ ایسے لوگ ہیں جنھیں خرید و فروخت اللہ تعالیٰ کے ذکر، کامل طریقے سے نماز ادا کرنے اور زکاۃ کے مصارف میں زکاۃ دینے سے غافل نہیں کرتی۔ وہ قیامت کے دن سے ڈرتے ہیں جس دن بہت سے دل عذاب سے نجات پانے کی طمع اور اس کے خوف کے درمیان الٹ پلٹ ہو جائیں گے اور آنکھیں جس طرف بھی جائیں گی، الٹ کر رہ جائیں گی۔

(38) انھوں نے یہ عمل کیے تاکہ اللہ تعالیٰ انھیں ان کے اعمال کا اچھا بدلہ دے اور اپنے فضل سے انھیں ان کی مزید جزا عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ جنھیں چاہے، ان کے اعمال کے مطابق بے شمار رزق دیتا ہے بلکہ ان کے اعمال سے بھی کئی گنا زیادہ دیتا ہے۔

(39) جن لوگوں نے اللہ کے ساتھ کفر کیا، ان کے کیے ہوئے اعمال کا انھیں کوئی ثواب نہیں ملے گا جیسے نشیبی زمین میں سراب ہو جسے پیاسا دیکھ کر پانی خیال کرے اور اس کی طرف چل پڑے مگر جب وہ وہاں پہنچے تو اسے کچھ بھی نہ ملے۔ یہی حال کافر کا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ اس کے اعمال اسے فائدہ دیں گے حتی کہ جب مرنے کے بعد اسے اٹھایا جائے گا تو وہ ان کا ثواب نہیں پائے گا۔ وہ اپنے رب کو اپنے سامنے پائے گا جو اس کے اعمال کا پورا پورا حساب کر کے اسے دے گا اور اللہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔

(40) یا ان کے اعمال ان اندھیروں کی طرح ہیں جو گہرے سمندر کی تہ میں ہوں جن کے اوپر موجیں ہوں اور ان موجوں پر مزید موجیں ہوں، پھر اوپر بادل چھائے ہوئے ہوں جو ستاروں سے راہنمائی لینے میں بھی حائل ہوں۔ الغرض اندھیرے ہوں جو اوپر تلے تہ بہ تہ ہوں۔ ان اندھیروں میں گھرنے والا جب اپنا ہاتھ نکالے تو شدید اندھیرے کی وجہ سے وہ بھی اسے دکھائی نہ دے۔ یہی صورت حال اس کافر کی ہے جس پر جہالت، شکوک و شبہات، حیرت اور دل پر مہر لگ جانے کے اندھیرے پے در پے چھائے ہوئے ہیں۔ جسے اللہ تعالیٰ گمراہی سے ہدایت کی راہ نہ دکھائے اور اپنی کتاب کا علم نہ دے تو اس کے لیے راہ پانے کی کوئی صورت ہے نہ روشنی حاصل کرنے کی کوئی کتاب۔

(41) اے رسول (ﷺ)! کیا آپ نہیں جانتے کہ آسمانوں میں جو کچھ ہے، وہ اللہ کی تسبیح میں مشغول ہے، زمین کی تمام مخلوقات بھی اس کی تسبیح کرتی ہیں اور فضا میں اپنے پر پھیلائے تمام پرندے بھی اس کی تسبیح کرتے ہیں۔ ان تمام مخلوقات میں سے جو نماز ادا کرنے والے ہیں، جیسے انسان، تو اللہ ان کی نماز کو جانتا ہے اور جو تسبیح کرنے والے ہیں، جیسے پرندے، تو اللہ ان کی تسبیح کو بھی جانتا ہے۔ اللہ خوب جانتا ہے جو وہ کرتے ہیں۔ ان کے افعال میں سے کوئی چیز اس سے چھپی نہیں۔

(42) آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اکیلے اللہ ہی کے لیے ہے اور حساب و جزا کے لیے قیامت کے دن اسی اکیلے کی طرف لوٹنا ہے۔

(43) اے رسول (ﷺ)! کیا آپ کو علم نہیں کہ اللہ تعالیٰ بادلوں کو چلاتا ہے، پھر انھیں ایک دوسرے کے ساتھ ملاتا ہے، پھر انھیں تہ بہ تہ اکٹھا کر دیتا ہے، پھر آپ دیکھتے ہیں کہ ان بادلوں کے اندر سے بارش نکلتی ہے اور وہ آسمان کی جانب سے وہاں موجود گھنے بادلوں سے، جو اپنے بھاری بھرکم ہونے میں پہاڑوں کے مشابہ ہوتے ہیں، جمے ہوئے پانی کے کنکروں جیسے ٹکڑے (اولے) نازل کرتا ہے، پھر یہ اولے اپنے بندوں میں سے جن پر چاہے برساتا ہے اور جن سے چاہے انھیں ہٹا دیتا ہے۔ بادلوں سے نکلنے والی بجلی کی چمک اور روشنی اتنی شدید ہوتی ہے کہ گویا آنکھوں کی روشنی ہی لے جائے۔

فوائد: ❀ مومن کو اپنی دنیاوی مصروفیات اور اخروی اعمال میں لازماً موازنہ کرنا چاہیے۔

❀ کافر کا عمل باطل ہے کیونکہ اس میں ایمان کی شرط نہیں پائی جاتی۔

❀ کافر اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرنے والی مطیع اور فرمانبردار مخلوقات سے خارج ہے۔

❀ بارش کے تمام مراحل اللہ تعالیٰ کے پیدا کیے ہوئے اور اس کی تقدیر سے ہیں۔

يُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ﴿۴۴﴾
وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ
مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْنِ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰٓى اَرْبَعٍ ؕ يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا
يَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۴۵﴾ لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ ؕ وَ
اللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۴۶﴾ وَيَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا
بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوْلِ وَاَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ
ذٰلِكَ ؕ وَمَآ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَاِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ
لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَاِنْ يَّكُنْ لَّهُمُ الْحَقُّ
يَاْتُوْٓا اِلَيْهِ مُذْعِنِيْنَ ﴿۴۹﴾ اَفِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَمِ ارْتَابُوْٓا اَمْ
يَخَافُوْنَ اَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُوْلُهٗ ؕ بَلْ اُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۵۰﴾
اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ
بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَمَنْ
يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿۵۲﴾
وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ اَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ ؕ قُلْ لَّا
تُقْسِمُوْا ۚ طَاعَةٌ مَّعْرُوْفَةٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۳﴾

ع 6 10 12 الثالثة

(44) اللہ تعالیٰ ہی رات اور دن کو چھوٹا بڑا کر کے اور ایک کو لا کر دوسرے کو ختم کر کے اُن میں ردو بدل کرتا ہے۔ بلاشبہ ان مذکورہ نشانیوں میں اللہ کی ربوبیت کے ایسے دلائل ہیں جن میں بصیرت والوں کے لیے ایسی عبرتیں ہیں جو اللہ کی قدرت اور وحدانیت کا ثبوت ہیں۔

(45) اللہ تعالیٰ نے زمین پر چلنے پھرنے والے تمام جانداروں کو نطفے سے پیدا کیا ہے، سو ان میں سے بعض تو اپنے پیٹ کے بل رینگ کر چلتے ہیں، جیسے سانپ اور بعض دو ٹانگوں پر چلتے ہیں، جیسے انسان اور پرندے اور بعض چار ٹانگوں پر چلتے ہیں، جیسے چوپائے۔ اللہ جو چاہے، پیدا کرتا ہے، ان میں سے بھی جن کا ذکر ہوا اور ان میں سے بھی جن کا ذکر نہیں ہوا۔ بلاشبہ اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے، اسے کوئی چیز عاجز نہیں کر سکتی۔

(46) یقیناً ہم نے محمد (ﷺ) پر واضح آیات نازل کی ہیں جو حق کے راستے کی رہنمائی کرتی ہیں اور اللہ جسے چاہتا ہے، اسے ایسے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دیتا ہے جس میں کوئی ٹیڑھ نہیں اور وہ راستہ اسے جنت تک پہنچاتا ہے۔

(47) منافق کہتے ہیں: ہم اللہ پر ایمان لائے اور رسول پر ایمان لائے اور ہم نے اللہ کی اطاعت کی اور ہم نے اس کے رسول کی اطاعت کی، پھر ایک گروہ ان میں سے پھر جاتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان اور ان کی اطاعت کے دعوے کے باوجود اللہ کی راہ میں جہاد وغیرہ کے حکم میں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت نہیں کرتے۔ درحقیقت اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی اطاعت سے منہ پھیرنے والے یہ لوگ مومن ہی نہیں، خواہ وہ اپنے ایمان دار ہونے کا دعویٰ کرتے رہیں۔

(48) جب ان منافقوں کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ رسول (ﷺ) ان کے آپس کے جھگڑے چکا دیں تو وہ اپنے نفاق کی وجہ سے آپ کے فیصلے سے منہ پھیر لیتے ہیں۔

(49) اگر انھیں علم ہو کہ حق انھی کا ہے اور آپ فیصلہ انھی کے حق میں کریں گے تو پھر وہ مطیع اور فرمانبردار بن کر آپ کی طرف دوڑے آتے ہیں۔

(50) کیا ان کے دلوں میں دائمی بیماری ہے یا یہ آپ کے اللہ کے رسول ہونے کے بارے میں شک میں ہیں یا انھیں اس بات کا ڈر ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول فیصلے میں ان پر ظلم کریں گے؟ مذکورہ بالا کسی چیز کی وجہ سے بھی ایسا نہیں، بلکہ اصل بات وہ بیماری ہے جو ان کے رسول اللہ (ﷺ) کے فیصلے سے منہ پھیرنے اور آپ سے دشمنی رکھنے کی وجہ سے ان کے دلوں میں پیدا ہو گئی ہے۔ جب اللہ اور اس کے رسول کا فیصلہ ٹھکرانے والے منافقوں کا نقطۂ نظر بیان کیا تو ساتھ ہی اس پر راضی ہونے والے اہلِ ایمان کا نقطۂ نظر بھی بیان کر دیا، چنانچہ فرمایا: (51) ایمان والوں کا قول تو یہ ہے کہ جب انھیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کر دیں تو وہ کہتے ہیں: ہم نے آپ کی بات سنی اور آپ کا حکم مان لیا۔ انھی صفات کے حامل لوگ دنیا و آخرت میں کامیاب ہونے والے ہیں۔ (52) اور جو اللہ کی اطاعت کرے اور اس کے رسول کی بات مانے اور ان کے فیصلے تسلیم کرے اور گناہ و نافرمانی کے ارتکاب سے ڈرے اور اللہ کا حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کام سے رک کر اس کے عذاب سے ڈرے تو بس یہی لوگ دنیا و آخرت کی بھلائیاں سمیٹ کر کامیاب ہونے والے ہیں۔

(53) منافق جتنی پختہ اور انتہائی قسمیں کھا سکتے ہیں، وہ کھا کھا کر کہتے ہیں: اگر آپ انھیں جہاد کے لیے نکلنے کا حکم دیں گے تو وہ ضرور نکلیں گے۔ اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: قسمیں نہ کھاؤ کیونکہ تمھارا جھوٹ معروف ہے اور تمھاری نام نہاد اطاعت کی حقیقت بھی معلوم ہے اور جو عمل تم کرتے ہو، اللہ اس سے خوب باخبر ہے۔ اس سے تمھارا کوئی عمل چھپا نہیں، خواہ تم اسے جتنا بھی چھپانے کی کوشش کرو۔

فوائد: ❀ مختلف اقسام کی مخلوقات اللہ تعالیٰ کی قدرت کی دلیل ہیں۔ ❀ منافقوں کی یہ بھی نشانی ہے کہ وہ اللہ کے فیصلے سے منہ پھیرتے ہیں الا یہ کہ اس فیصلے میں ان کا فائدہ ہو۔ اسی طرح دل کی بیماری، شکوک و شبہات اور اللہ کے بارے میں بدظنی کا شکار رہنا ان کی نمایاں صفات ہیں۔ ❀ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت اور خوف الٰہی دنیا و آخرت میں کامیابی کے اسباب میں سے ہیں۔ ❀ جھوٹ پر قسمیں کھانا منافقوں کا عمومی طریقۂ کار ہے۔

قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ
مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ۭ وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ۭ وَمَا عَلَى
الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۵۴﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ
عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِهِمْ ۠ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ
مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ۭ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـــًٔا ۭ وَمَنْ
كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ
اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۵۶﴾ لَا تَحْسَبَنَّ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۭ وَلَبِئْسَ
الْمَصِيْرُ ﴿۵۷﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ
اَيْمَانُكُمْ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ۭ مِنْ
قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ
وَمِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَاۗءِ ۭ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ ۭ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَ
لَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌۢ بَعْدَهُنَّ ۭ طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰي
بَعْضٍ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۵۸﴾

ع 7 7 13

(54) اے رسول (ﷺ)! ان منافقوں سے کہہ دیں: ظاہر و باطن میں اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی بات مانو، پھر اگر تم ان دونوں کی اطاعت کرنے کے حکم سے منہ پھیر لو تو رسول صرف اس تبلیغ کا ذمہ دار ہے جس کا اسے حکم دیا گیا ہے اور تم اس اطاعت کے جوابدہ ہو جو تم پر لازم کی گئی ہے اور اس پر عمل کے ذمہ دار ہو جو وہ رسول لایا ہے۔ اگر تم وہ کام کر کے جس کے کرنے کا رسول نے تمھیں حکم دیا ہے اور اس سے رک کر جس سے اس نے تمھیں روکا ہے، اس کی اطاعت کرو تو حق کی راہ پا جاؤ گے۔ رسول (ﷺ) کے ذمے تو صرف کھلم کھلا پہنچا دینا ہے۔ اس کی ذمہ داری تمھیں پکڑ کر ہدایت پر لگانا اور جبراً اس کا پابند کرنا نہیں ہے۔

(55) تم میں سے جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے، اللہ تعالیٰ کا ان سے وعدہ ہے کہ وہ ان کے دشمنوں کے خلاف ان کی مدد کرے گا اور انھیں زمین میں اسی طرح خلیفہ بنائے گا جیسے ان سے پہلے مومنوں کو اس میں خلیفہ بنایا تھا۔ اس نے ان سے وعدہ کیا ہے کہ ان کے دین، جسے اس نے ان کے لیے پسند کیا ہے، یعنی دین اسلام کو ضرور مضبوط اور غالب کرے گا۔ اس نے ان سے وعدہ کیا کہ وہ خوف کے بعد انھیں امن و امان عطا کرے گا۔ وہ مجھ اکیلے کی عبادت کریں گے، میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گے۔ ان نعمتوں کے بعد جس نے ناشکری کی تو یقیناً وہی لوگ اللہ کی اطاعت سے نکلنے والے ہیں۔

(56) پورے ارکان و واجبات کے ساتھ نماز ادا کرو اور اپنے مالوں کی زکاۃ ادا کرو اور رسول نے تمھیں جو حکم دیا ہے، اسے مان کر اور جس سے تمھیں منع کیا ہے، اس سے رک کر اس کی اطاعت کرو تا کہ تم اللہ کی رحمت پا لو۔

(57) اے رسول (ﷺ)! آپ یہ خیال بھی نہ کرنا کہ اللہ کے ساتھ کفر کرنے والوں پر جب میں عذاب نازل کرنے کا ارادہ کروں تو وہ کہیں بچ نکلیں گے۔ قیامت کے دن ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور جس کا ٹھکانا جہنم ہو تو یقیناً وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔

جب اللہ تعالیٰ نے اس سے پہلے آزاد بالغ لوگوں کے اجازت لینے کے احکام ذکر فرمائے تو یہاں غلاموں اور نابالغ آزاد بچوں کے اجازت طلب کرنے کے احکام ذکر کر دیے اور اس کی وضاحت کر دی کہ بچے جب بالغ ہو جائیں تو ان کا کیا حکم ہے، چنانچہ فرمایا:

(58) اے اللہ پر ایمان لانے اور اس کی شریعت پر عمل کرنے والو! تمھارے غلام، لونڈیاں اور وہ آزاد بچے جو ابھی بلوغت کی عمر کو نہیں پہنچے، وہ بھی تین اوقات میں اجازت لے کر تمھارے پاس آیا کریں: صبح کی نماز سے پہلے جو نیند کے لباس کا بیداری والے لباس سے بدلنے کا وقت ہے اور دوپہر کے وقت جب تم قیلولے کے لیے اپنے (باہر پہننے والے) کپڑے اتار دیتے ہو اور عشاء کی نماز کے بعد کیونکہ وہ تمھاری نیند کا اور بیداری کے کپڑے اتارنے اور سونے والے کپڑے پہننے کا وقت ہے۔ یہ تینوں اوقات تمھارے پردے کے ہیں۔ ان میں وہ تم سے اجازت لیے بغیر تمھارے پاس نہ آئیں۔ ان اوقات کے علاوہ اگر وہ اجازت لیے بغیر تمھارے پاس آئیں تو نہ تم پر کوئی گناہ ہے اور نہ ان پر۔ ان کا تمھارے پاس کثرت سے آنا جانا ہوتا ہے اور تم ایک دوسرے کے پاس آتے جاتے ہو، اس لیے ہر وقت اجازت لینا باعثِ مشقت ہے اور انھیں پابند کرنا مشکل ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے اجازت لینے کے احکام تمھارے سامنے کھول کر بیان کیے ہیں، اسی طرح اس نے وہ آیات بھی کھول کھول کر بیان کی ہیں جو تمھارے لیے اس کے دوسرے شرعی احکام بیان کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی مصلحتوں کو خوب جانتا ہے اور جو احکام اس نے اپنے بندوں کو دیے ہیں، ان میں وہ کمال حکمت والا ہے۔

فوائد:
- رسول اکرم ﷺ کی پیروی ہدایت یافتہ ہونے کی علامت ہے۔
- داعی کو چاہیے کہ وہ پوری محنت و کوشش سے دعوت کا کام کرے جبکہ نتائج اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔
- ایمان اور نیک عمل زمین میں اقتدار اور امن و امان کے بنیادی اسباب ہیں۔
- لوگوں کی پردے کی چیزیں ظاہر ہونے کے اوقات میں اجازت لے کر ان کے پاس جانے کے بارے میں غلاموں اور بچوں کو ادب سکھانا چاہیے۔

وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَاْذِنُوْا كَمَا
اسْتَاْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ
اٰيٰتِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۵۹﴾ وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِيْ
لَا يَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ يَّضَعْنَ
ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۭ بِزِيْنَةٍ ؕ وَاَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ
خَيْرٌ لَّهُنَّ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۶۰﴾ لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى
حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ
وَّلَا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا مِنْۢ بُيُوْتِكُمْ اَوْ
بُيُوْتِ اٰبَآئِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اِخْوَانِكُمْ
اَوْ بُيُوْتِ اَخَوٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَعْمَامِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ عَمّٰتِكُمْ
اَوْ بُيُوْتِ اَخْوَالِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ خٰلٰتِكُمْ اَوْ مَا مَلَكْتُمْ
مَّفَاتِحَهٗٓ اَوْ صَدِيْقِكُمْ ؕ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ
تَاْكُلُوْا جَمِيْعًا اَوْ اَشْتَاتًا ؕ فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا
فَسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً
طَيِّبَةً ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۱﴾ ع 8 4 14

(59) جب تمھارے بچے بلوغت کی عمر کو پہنچ جائیں تو انھیں بھی گھر میں داخل ہوتے وقت تمام اوقات میں اجازت لینی چاہیے جیسا کہ بڑوں کے بارے میں پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے اجازت کے احکام بیان کیے ہیں، اسی طرح وہ تمھارے لیے اپنی آیتیں بیان فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی مصلحتوں کو خوب جاننے والا ہے اور جو شریعت اس نے انھیں دی ہے، اس میں وہ کمال حکمت والا ہے۔

(60) بڑی بوڑھی عورتیں جو بڑھاپے کی وجہ سے حیض اور حمل سے مایوس ہو گئی ہوں جنھیں نکاح میں کوئی رغبت نہ ہو، وہ اگر اپنے بعض اوپر والے کپڑے جیسے چادر یا برقع وغیرہ اتار دیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں بشرطیکہ وہ اپنا پوشیدہ بناؤ سنگھار ظاہر کرنے والی نہ ہوں جس کے چھپانے کا انھیں حکم دیا گیا ہے۔ اگر وہ یہ کپڑے بھی نہ اتاریں تو ان کے لیے زیادہ بہتر اور حد درجہ پردے اور پاک دامنی کا باعث ہے۔ اللہ تعالیٰ تمھارے اقوال خوب سننے والا، تمھارے افعال خوب جاننے والا ہے۔ ان میں سے کوئی چیز اس سے چھپی نہیں اور وہ ضرور تمھیں ان کا بدلہ دے گا۔

(61) نابینا، جو بصارت سے محروم ہو، لنگڑا اور مریض اگر جہاد فی سبیل اللہ وغیرہ کی یہ ذمے داریاں چھوڑ دیں جو وہ پوری نہ کر سکیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں۔ اے مومنو! تم پر اپنے گھروں سے اور انھی میں تمھارے بیٹوں کے گھر بھی ہیں یا اپنے باپوں کے گھروں سے یا اپنی ماؤں کے گھروں سے یا اپنے بھائیوں کے گھروں سے یا اپنی بہنوں کے گھروں سے یا اپنے چچاؤں کے گھروں سے یا اپنی پھوپھیوں کے گھروں سے یا اپنے ماموؤں کے گھروں سے یا اپنی خالاؤں کے گھروں سے کھانے میں کوئی گناہ نہیں، یا جن گھروں کی حفاظت پر تم مامور ہو، جیسے باغ کا چوکیدار تو اس میں سے کھانے میں بھی کوئی حرج نہیں۔ اس میں بھی کوئی حرج نہیں کہ تم اپنے دوست کے گھر سے اس کی مرضی اور اجازت سے معمول کے مطابق کھاؤ۔ تم اکیلے اکیلے کھاؤ یا اکٹھے، اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔ سو جب تم مذکورہ گھروں وغیرہ میں داخل ہونے لگو تو گھر میں موجود افراد کو سلام کرتے ہوئے یوں کہو: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ! اور اگر ان گھروں میں کوئی نہ ہو تو اپنے اوپر سلامتی بھیجتے ہوئے یوں کہو: اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ (ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلامتی ہو)۔ یہ اللہ کی طرف سے نہایت مبارک تحفہ ہے جو اس نے تم پر لازم ٹھہرایا ہے کیونکہ اس سے تمھارے درمیان الفت و محبت عام ہوتی ہے۔ یہ نہایت پاکیزہ تحفہ ہے جس سے سننے والے کا دل خوش ہو جاتا ہے۔ اس سورت میں مذکورہ بالا وضاحت کی طرح اللہ تعالیٰ اپنی آیات کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم انھیں سمجھ لو اور ان میں بیان کی گئی باتوں پر عمل کرو۔

فوائد: ❀ بوڑھی عورتوں کو بعض کپڑے (چادر اور برقع) اتارنے کی اجازت اس مسئلے سے شک و شبہ دور کرنے کے لیے ہے۔

❀ دین کے معاملے میں احتیاط متقی و پرہیز گار لوگوں کا شیوہ ہے۔

❀ شرعی عذر احکامِ شریعت کے لازم ہونے میں تخفیف (نرمی و کمی) کا باعث بنتے ہیں۔

❀ مسلمان معاشرہ بھائی چارے، ہمدردی اور ایک دوسرے کی مدد و نصرت کرنے والا معاشرہ ہے۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِذَا كَانُوْا
مَعَهٗ عَلٰٓى اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوْا حَتّٰى يَسْتَاْذِنُوْهُ ؕ اِنَّ
الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ
فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ
وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۶۲﴾ لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ
الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ؕ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ
يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ
اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۶۳﴾ اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا
فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قَدْ يَعْلَمُ مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ ؕ وَيَوْمَ
يُرْجَعُوْنَ اِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۶۴﴾ ع 9 ع 3 15

سُوْرَةُ الْفُرْقَانِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سَبْعٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تَبٰرَكَ الَّذِىْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرَا ﴿۱﴾
الَّذِىْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ
لَّهٗ شَرِيْكٌ فِى الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَىْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا ﴿۲﴾

جب اللہ تعالیٰ نے داخل ہوتے وقت اجازت لینے کا ذکر کیا تو واپس جاتے ہوئے اجازت لینے کا ذکر بھی کیا، چنانچہ فرمایا:

﴿62﴾ اپنے ایمان میں سچے مومن تو وہی ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر یقین رکھتے ہیں اور جب وہ مسلمانوں کی بہتری سے متعلق کسی معاملے میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اکٹھے ہوں تو جب تک نبیٔ اکرم ﷺ سے جانے کی اجازت نہ لے لیں، واپس نہیں جاتے۔ اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ جو لوگ آپ سے اجازت لے کر واپس جاتے ہیں، وہی صحیح معنوں میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہیں، چنانچہ ایسے لوگ جب آپ سے اپنے کسی اہم کام کے لیے اجازت مانگیں تو آپ ان میں سے جسے چاہیں، اجازت دے دیں اور ان کے لیے ان کے گناہوں کی بخشش کی دعا مانگیں۔ بلاشبہ اللہ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کے گناہ بے حد بخشنے والا اور ان پر خوب مہربان ہے۔

﴿63﴾ اے ایمان والو! رسول اللہ (ﷺ) کی عزت وتکریم کرو، لہٰذا جب آپ کو بلاؤ تو آپ کا نام لے کر یا آپ کے والد کا نام لے کر نہ بلاؤ، مثلاً: یا محمد اور یا ابن عبد اللہ، جیسا کہ تم ایک دوسرے کو بلاتے ہو۔ لیکن تم یوں بلاؤ: یا رسول اللہ! یا نبي اللہ! جب آپ (ﷺ) تمھیں کسی عمومی معاملے کے لیے بلائیں تو آپ کے اس بلاوے کو ایک دوسرے کے بلاوے کی طرح نہ سمجھو جو عام طور پر معمولی کاموں کے لیے ہوتا ہے، بلکہ آپ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے آپ کے ارشاد کی فوراً تعمیل کرو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ تم میں سے ان لوگوں کو جانتا ہے جو اجازت لیے بغیر چپکے سے نکل جاتے ہیں، اس لیے رسول اکرم ﷺ کے حکم کی مخالفت کرنے والوں کو اس بات سے ڈرنا چاہیے کہ ان پر کہیں اللہ کی طرف سے کوئی آفت اور آزمائش آپڑے یا ان پر کوئی دردناک عذاب آجائے جو ان کی برداشت ہی سے باہر ہو۔

﴿64﴾ آگاہ رہو کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب کا پیدا کرنے والا، ان کا مالک اور ان کی تدبیر کرنے والا اکیلا اللہ ہے۔ لوگو! تم جس روش پر بھی ہو، وہ اسے بخوبی جانتا ہے۔ اس سے تمھاری کوئی چیز ڈھکی چھپی نہیں۔ قیامت کے دن جب موت کے بعد انھیں اٹھا کر اس کی طرف لوٹایا جائے گا تو وہ انھیں ان اعمال کے بارے میں بتائے گا جو وہ دنیا میں کرتے تھے۔ اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔ آسمانوں اور زمین کی کوئی چیز اس سے اوجھل نہیں۔

سورۃ الفرقان مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: غلبہ و کامیابی رسول اکرم ﷺ اور قرآن کے لیے ہے اور مشرکین کے شبہات دور کیے گئے ہیں۔

تفسیر: ﴿1﴾ بہت بابرکت اور خیر والی ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے اور رسول محمد ﷺ پر حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والا قرآن نازل کیا تاکہ وہ تمام انسانوں اور جنوں کے لیے رسول اور پیغمبر بنے اور انھیں اللہ کے عذاب سے ڈرانے والا ہو۔

﴿2﴾ وہ اللہ جس اکیلے کے لیے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے اور اس کی کوئی اولاد ہے نہ اس کی سلطنت میں کوئی اس کا شریک ہے اور اس نے تمام اشیاء کو پیدا فرمایا اور اپنے علم وحکمت کے تقاضوں کے مطابق ہر چیز کی مناسبت سے اس کی تخلیق کا ٹھیک ٹھیک اندازہ لگایا۔

فوائد: ❀ دینِ اسلام نظم وضبط اور آداب پر مشتمل دین ہے اور اس کے آداب کو ملحوظ رکھنے میں نہایت خیر وبرکت ہے۔

❀ رسول اکرم ﷺ کی قدر ومنزلت کا تقاضا ہے کہ تمام لوگوں سے زیادہ آپ کی عزت وتوقیر اور ادب واحترام کیا جائے۔

❀ نبیٔ اکرم ﷺ کی سنت کی مخالفت کی نحوست بیان ہوئی ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ کی بادشاہت اور علم نے ہر چیز کو گھیر رکھا ہے۔

وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً لَّا يَخْلُقُوْنَ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ
وَلَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا يَمْلِكُوْنَ مَوْتًا
وَّلَا حَيٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا ۝٣ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ
اِفْكُ ِۨافْتَرٰىهُ وَاَعَانَهٗ عَلَيْهِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ ۚ فَقَدْ جَآءُوْ
ظُلْمًا وَّزُوْرًا ۝٤ ۚ وَقَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ اكْتَتَبَهَا فَهِيَ
تُمْلٰى عَلَيْهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝٥ قُلْ اَنْزَلَهُ الَّذِيْ يَعْلَمُ السِّرَّ
فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝٦ وَقَالُوْا
مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ ۭ
لَوْلَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُوْنَ مَعَهٗ نَذِيْرًا ۝٧ ۙ اَوْ يُلْقٰٓى
اِلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ تَكُوْنُ لَهٗ جَنَّةٌ يَّاْكُلُ مِنْهَا ۭ وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ
اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ۝٨ اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ
الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ۝٩ ع تَبٰرَكَ الَّذِيْٓ
اِنْ شَاۗءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِّنْ ذٰلِكَ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ وَيَجْعَلْ لَّكَ قُصُوْرًا ۝١٠ بَلْ كَذَّبُوْا
بِالسَّاعَةِ ۣ وَاَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيْرًا ۝١١ ع

معانقة 10 عند المتأخرين 12 | ع 1 5 16

③ مشرکوں نے اللہ کے سوا انھیں معبود بنالیا ہے جو چھوٹی یا بڑی کوئی چیز پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ خود پیدا کیے جاتے ہیں۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نے انھیں عدم سے وجود بخشا۔ یہ تو اپنی جان سے نقصان دور کر سکتے ہیں نہ اپنے لیے نفع کا اختیار رکھتے ہیں اور نہ کسی زندہ کو مار سکتے ہیں اور نہ کسی میت کو زندہ کر سکتے ہیں اور نہ مُردوں کو ان کی قبروں سے اٹھانے کی طاقت رکھتے ہیں۔

جب اللہ تعالیٰ نے انھیں اللہ کے ساتھ ان کے شرک کے بارے میں نصیحت فرمائی تو ساتھ ہی اللہ کی کتاب اور اس کے رسول ﷺ کے بارے میں ان کا موقف بھی ذکر کر دیا، چنانچہ فرمایا:

④ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کرنے والوں نے کہا: یہ قرآن تو سراسر جھوٹ ہے جسے محمد (ﷺ) نے خود گھڑ کر اللہ پر بہتان لگاتے ہوئے اس کی طرف منسوب کر دیا اور اس کے گھڑنے میں اور لوگوں نے بھی اس سے تعاون کیا ہے۔ دراصل ان کافروں نے ایک نہایت ہی جھوٹی بات گھڑ لی ہے۔ قرآن تو اللہ کا کلام ہے، کسی انسان یا جن کے بس کی بات ہی نہیں کہ وہ ایسا کلام بنالائے۔

⑤ قرآن کو جھٹلانے والے ان لوگوں نے کہا: یہ قرآن تو پہلے لوگوں کے افسانے اور جھوٹی کہانیاں ہیں جو وہ لکھتے تھے۔ محمد (ﷺ) نے انھیں نقل کر لیا ہے۔ بس وہی صبح و شام اس کے سامنے پڑھے جاتے ہیں۔

⑥ اے رسول (ﷺ)! ان جھٹلانے والوں سے کہہ دیں: یہ قرآن اس اللہ نے اتارا ہے جو آسمانوں اور زمین کی ہر چیز کو جانتا ہے اور یہ گھڑا ہوا نہیں جیسا تم سمجھتے ہو، پھر انھیں توبہ کا شوق دلاتے ہوئے کہا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کو بے حد بخشنے والا اور ان پر نہایت مہربان ہے۔

⑦ نبیٔ اکرم ﷺ کو جھٹلانے والے مشرکوں نے کہا: یہ جو خود کو اللہ کا رسول سمجھتا ہے، اسے کیا ہے کہ یہ اسی طرح کھانا کھاتا ہے جیسے دوسرے لوگ کھاتے ہیں اور معاش کی تلاش کے لیے بازاروں میں بھی جاتا ہے۔ اللہ نے اس کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہیں اتارا جو اس کا رفیق کار ہو، اس کی تصدیق کرے اور مددگار بھی ہو۔

⑧ یا اس پر آسمان سے کوئی خزانہ ہی اتار دیا جاتا یا اس کا کوئی باغ ہی ہوتا جس کے پھل وہ کھاتا اور اسے بازاروں میں جانے کی ضرورت نہ ہوتی اور وہ روزی روٹی کی فکر سے آزاد ہوتا۔ ان ظالموں نے کہا: اے مومنو! تم کسی رسول کی پیروی نہیں کر رہے۔ تم تو بس ایک ایسے آدمی کے پیچھے لگے ہو جس کی عقل جادو کے اثر سے صحیح کام ہی نہیں کرتی۔

⑨ اے رسول (ﷺ)! دیکھیں! تاکہ آپ کو ان پر حیرانی ہو کہ کس طرح کے باطل اوصاف آپ سے منسوب کر رہے ہیں۔ کبھی کہتے ہیں کہ جادوگر ہے۔ کبھی کہتے ہیں کہ اس پر جادو کا اثر ہے اور کبھی مجنون اور دیوانہ کہتے ہیں۔ چنانچہ یہ خود حق سے بھٹک گئے ہیں اور ہدایت کے راستے پر چلنے کی طاقت رکھتے ہیں نہ آپ کی سچائی اور امانت پر جرح کرنے کی کوئی راہ انھیں سجھائی دیتی ہے۔

⑩ اللہ تو ایسا بابرکت ہے کہ اگر چاہے تو ان کی آپ کے لیے تجویز کی ہوئی چیزوں سے بہت بہتر آپ کو عطا کر دے، یہ کہ وہ آپ کو دنیا میں ایسے باغات عطا کرے جن کے محلات اور درختوں کے نیچے سے نہریں بہ رہی ہوں اور آپ ان کے پھل کھائیں اور آپ کو بہت سے محلات عطا کر دے جن میں آپ ناز و نعمت سے رہیں۔

⑪ یہ سب باتیں جو وہ کہہ رہے ہیں، یہ حق کی طلب یا دلیل کی تلاش کے لیے نہیں ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ انھوں نے قیامت کو جھٹلا دیا ہے اور جس نے قیامت کو جھٹلایا، اس کے لیے ہم نے بھڑکتی ہوئی بہت بڑی آگ تیار کر رکھی ہے۔

فوائد: ❀ ان آیات میں معبود برحق کی یہ صفات ذکر کی گئی ہیں کہ وہ پیدا کرنے والا، نفع دینے کا مالک اور موت و زندگی دینے والا ہے جبکہ بت ان تمام خوبیوں سے عاری ہیں۔
❀ اللہ تعالیٰ کی صفت مغفرت اور رحمت کا اثبات ہے۔ ❀ رسالت کی وجہ سے رسول کی ذات سے بشریت کی نفی لازم نہیں آتی۔ ❀ نبیٔ اکرم ﷺ کی تواضع کا بیان کہ آپ عام لوگوں کی طرح رہتے تھے۔

إِذَا رَأَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍۭ بَعِيدٍ سَمِعُوا۟ لَهَا تَغَيُّظًا وَّزَفِيرًا ﴿١٢﴾
وَإِذَآ أُلْقُوا۟ مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِينَ دَعَوْا۟ هُنَالِكَ
ثُبُورًا ﴿١٣﴾ لَّا تَدْعُوا۟ ٱلْيَوْمَ ثُبُورًا وَٰحِدًا وَٱدْعُوا۟ ثُبُورًا
كَثِيرًا ﴿١٤﴾ قُلْ أَذَٰلِكَ خَيْرٌ أَمْ جَنَّةُ ٱلْخُلْدِ ٱلَّتِى وُعِدَ
ٱلْمُتَّقُونَ كَانَتْ لَهُمْ جَزَآءً وَمَصِيرًا ﴿١٥﴾ لَّهُمْ فِيهَا مَا يَشَآءُونَ
خَٰلِدِينَ كَانَ عَلَىٰ رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْـُٔولًا ﴿١٦﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ
وَمَا يَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ فَيَقُولُ ءَأَنتُمْ أَضْلَلْتُمْ
عِبَادِى هَٰٓؤُلَآءِ أَمْ هُمْ ضَلُّوا۟ ٱلسَّبِيلَ ﴿١٧﴾ قَالُوا۟ سُبْحَٰنَكَ
مَا كَانَ يَنۢبَغِى لَنَآ أَن نَّتَّخِذَ مِن دُونِكَ مِنْ أَوْلِيَآءَ وَلَٰكِن
مَّتَّعْتَهُمْ وَءَابَآءَهُمْ حَتَّىٰ نَسُوا۟ ٱلذِّكْرَ وَكَانُوا۟ قَوْمًۢا
بُورًا ﴿١٨﴾ فَقَدْ كَذَّبُوكُم بِمَا تَقُولُونَ فَمَا تَسْتَطِيعُونَ صَرْفًا
وَلَا نَصْرًا ۚ وَمَن يَظْلِم مِّنكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيرًا ﴿١٩﴾
وَمَآ أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ ٱلْمُرْسَلِينَ إِلَّآ إِنَّهُمْ لَيَأْكُلُونَ
ٱلطَّعَامَ وَيَمْشُونَ فِى ٱلْأَسْوَاقِ ۗ وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ
لِبَعْضٍ فِتْنَةً أَتَصْبِرُونَ ۗ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيرًا ﴿٢٠﴾

ع 2 1 17

⑫ جب یہ آگ دور سے ان کافروں کو دیکھے گی کہ انھیں اس کی طرف ہانک کر لایا جارہا ہے تو کافر شدتِ غضب سے اس کا کھولنا، بپھرنا اور دہاڑنا سن لیں گے۔

⑬ جب یہ کافر اس طرح جہنم کی تنگ جگہ میں ڈالے جائیں گے کہ ان کے ہاتھ زنجیروں سے جکڑے ان کی گردنوں میں بندھے ہوں گے تو یہ اس سے نجات کی امید پر اپنے لیے ہلاکت و بربادی اور موت ہی موت پکاریں گے۔

⑭ اے کافرو! آج ایک موت کو نہ پکارو بلکہ بہت زیادہ ہلاکتوں اور موتوں کو پکارو، لیکن پھر بھی تمھارا مطالبہ پورا نہ ہوگا، بلکہ اس دردناک عذاب میں تم ہمیشہ ہمیشہ رہو گے۔

⑮ اے رسول (ﷺ)! ان سے پوچھیں: کیا یہ مذکورہ عذاب جس کی تفصیل تمھارے لیے بیان ہوئی ہے، زیادہ بہتر ہے یا ہمیشہ کی جنت جس کی نعمتیں دائمی ہیں اور کبھی ختم نہ ہوں گی؟ یہی وہ جنت ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اپنے ایمان دار بندوں میں سے متقیوں اور پرہیزگاروں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کے لیے ثواب اور قیامت کے دن ان کے لوٹنے کی اصل جگہ بنے گی۔

⑯ ان کے لیے اس جنت میں وہ سب نعمتیں ہوں گی جو وہ چاہیں گے۔ یہ اللہ کے ذمے وعدہ ہے جس کا اس کے متقی بندے اس سے سوال کریں گے اور اللہ کا وعدہ ہر صورت پورا ہوگا کیونکہ وہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

⑰ اللہ تعالیٰ جس دن جھٹلانے والے مشرکوں کو اور جن کی وہ اللہ کے سوا عبادت کرتے رہے، انھیں جمع کرے گا تو ان معبودوں کے عبادت گزاروں کی ڈانٹ ڈپٹ کے لیے ان معبودوں سے کہے گا: کیا میرے ان بندوں کو تم نے اپنی عبادت کا حکم دے کر گمراہ کیا تھا یا یہ از خود ہی گمراہ ہوئے تھے۔

⑱ وہ معبود کہیں گے: اے ہمارے رب! تو اس بات سے پاک ہے کہ تیرا کوئی شریک ہو۔ خود ہمیں ہی زیبا نہ تھا کہ ہم تیرے سوا کسی کو کارساز بناتے تو ہم تیرے بندوں کو یہ دعوت کیسے دے سکتے تھے کہ وہ تجھے چھوڑ کر ہماری عبادت کریں؟! لیکن تو نے ان مشرکوں کو ڈھیل دیتے ہوئے دنیا کی لذتوں کا سامان دیا اور اس سے پہلے تو نے ان کے آباء واجداد کو بھی دنیوی فائدہ دیا یہاں تک کہ وہ تیری نصیحت بھلا بیٹھے اور انھوں نے تیرے ساتھ غیروں کی عبادت کی۔ یہ اپنی بدبختی کی وجہ سے ہلاک ہونے والے لوگ ہی تھے۔

⑲ سوائے مشرکو! جن کی تم نے اللہ کے سوا عبادت کی، انھوں نے یقیناً تمھاری تمام باتوں کو جھٹلا دیا جن کا تم نے ان کے بارے میں دعویٰ کیا تھا۔ اب اپنی بے بسی کی وجہ سے نہ تم میں خود سے عذاب دور کرنے کی طاقت ہے نہ اپنی مدد کرنے کی ہمت۔ اے مومنو! تم میں سے جس نے اللہ کے ساتھ شرک کر کے ظلم کیا، ہم اسے بھی اسی طرح کا بڑا عذاب چکھائیں گے جس طرح کا انھیں چکھایا جن کا ذکر کیا گیا ہے۔

جب مشرکوں نے اس بات کو برا سمجھا کہ رسول (ﷺ) کھانا کھاتا اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے ان کا یوں رد کیا:

⑳ اے رسول (ﷺ)! ہم نے آپ سے پہلے جتنے رسول بھیجے، وہ سب کے سب بشر تھے۔ وہ کھانا بھی کھاتے اور بازاروں میں بھی چلتے پھرتے تھے۔ آپ اس حوالے سے رسولوں میں انوکھے نہیں ہیں۔ اے لوگو! ہم نے مال و دولت، فقر، صحت اور بیماری میں اس اختلاف کے باعث تمھیں ایک دوسرے کی آزمائش کا ذریعہ بنا دیا ہے۔ تمھیں جس آزمائش میں ڈالا گیا ہے، کیا تم اس پر صبر کرو گے کہ اللہ تمھیں تمھارے صبر کا بدلہ دے؟! اور آپ کا رب خوب دیکھ رہا ہے کہ کون صبر کرتا ہے اور کون نہیں، نیز کون اس کی اطاعت کرتا ہے اور کون نافرمانی کرتا ہے۔

فوائد: ❀ یہاں ترغیب وترہیب کو اکٹھا کر دیا گیا ہے، یعنی اللہ کے عذاب سے ڈرایا گیا ہے اور اس کے ثواب کی ترغیب دلائی گئی ہے۔ ❀ دنیا کا ساز وسامان اللہ کی یاد بھلا دیتا ہے۔ ❀ رسولوں کا بشر ہونا لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے تاکہ ان کے ساتھ عام برتاؤ میں آسانی ہو۔ ❀ نعمتوں اور سزاؤں میں لوگوں کا ایک دوسرے سے مختلف ہونا، اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ امتحان ہے جو وہ اپنے بندوں سے لیتا ہے۔

الجزء (19)

وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا
الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ نَرٰى رَبَّنَا ؕ لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا
كَبِيْرًا ﴿٢١﴾ يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا بُشْرٰى يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِيْنَ وَ
يَقُوْلُوْنَ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿٢٢﴾ وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ
فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ﴿٢٣﴾ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا
وَّاَحْسَنُ مَقِيْلًا ﴿٢٤﴾ وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ
تَنْزِيْلًا ﴿٢٥﴾ اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذِ ۨالْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ ؕ وَكَانَ يَوْمًا عَلَى
الْكٰفِرِيْنَ عَسِيْرًا ﴿٢٦﴾ وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ
يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ﴿٢٧﴾ يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ
اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ﴿٢٨﴾ لَقَدْ اَضَلَّنِيْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِيْ ؕ
وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ﴿٢٩﴾ وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ
اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ﴿٣٠﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ
نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ ؕ وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيْرًا ﴿٣١﴾
وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً
وَّاحِدَةً ۛۚ كَذٰلِكَ ۛۚ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا ﴿٣٢﴾

مع 7 عند المتقدمين 14

(21) ان کافروں نے کہا جو ہماری ملاقات کی امید نہیں رکھتے اور نہ وہ ہمارے عذاب سے ڈرتے ہیں کہ اللہ ہم پر فرشتے کیوں نہیں اتارتا جو ہمیں محمد (ﷺ) کی سچائی کی خبر دیں یا ہم اپنے رب کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں جو ہمیں اس بارے میں بتائے؟ یقیناً ان لوگوں کے دلوں میں تکبر و غرور بہت بڑھ چکا ہے حتی کہ اس نے انھیں ایمان سے روک دیا ہے اور وہ اپنی اس بات میں کفر و سرکشی کی تمام حدیں پار کر چکے ہیں۔

(22) جس دن کافر اپنی موت کے وقت، برزخ میں اور اپنے قبروں سے اٹھائے جانے کے وقت، اسی طرح جب انھیں حساب کے لیے ہانک کر لے جایا جائے گا اور جب وہ جہنم میں داخل ہوں گے، فرشتوں کو دیکھ لیں گے تو ان مذکورہ مقامات پر ان کے لیے مومنوں کے برعکس کوئی خوشخبری نہ ہوگی اور فرشتے ان سے کہیں گے: تمھارے لیے خوشخبری اللہ کی طرف سے قطعی حرام کر دی گئی ہے اور تم محروم ہی محروم ہو۔

(23) ہم کافروں کے ان خیر اور بھلائی کے کاموں کی طرف متوجہ ہوں گے جو انھوں نے دنیا میں کیے تو انھیں ان کے کفر کی وجہ سے اس غبار کی طرح باطل اور بے فائدہ کر دیں گے جسے کسی روشندان سے سورج کی شعاعیں پڑنے پر دیکھنے والا دیکھتا ہے۔

(24) جنتی مومن اس دن کافروں کے مقابلے میں اعلیٰ ٹھکانے پر اور اس سے عمدہ اور راحت والے مقام پر ہوں گے جس میں وہ دنیا میں دوپہر کے وقت آرام کیا کرتے تھے۔ یہ سب کچھ انھیں اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور نیک اعمال کی وجہ سے ملے گا۔

(25) اور اے رسول (ﷺ)! وہ دن یاد کریں جب آسمان سفید باریک بادل کے ساتھ پھٹ جائے گا اور فرشتے بہت کثرت سے لگاتار میدانِ محشر میں اتارے جائیں گے۔

(26) بادشاہی جو صحیح اور برحق بادشاہی ہوگی، وہ قیامت کے دن اللہ رحمٰن ہی کے لیے ہوگی اور یہ دن کافروں پر بڑا بھاری اور اس کے برعکس اہلِ ایمان پر نہایت آسان ہوگا۔

(27) اے رسول (ﷺ)! وہ دن یاد کریں جس دن ظالم، رسول (اکرم ﷺ) کی پیروی نہ کرنے کی وجہ سے شدید پچھتاوے کا شکار ہو کر اپنے ہاتھ چبا چبا کر کہے گا: اے کاش! میں نے رسول کی اس چیز میں پیروی کی ہوتی جو وہ اپنے رب کی طرف سے لائے تھے اور میں نے ان کے ہمراہ نجات کا راستہ اختیار کیا ہوتا۔

(28) اور وہ افسوس کی شدت سے خود کو بددعائیں دیتے ہوئے کہے گا: ہائے افسوس! میں نے فلاں کافر کو دوست نہ بنایا ہوتا۔

(29) یقیناً اس کافر دوست نے مجھے قرآن سے بھٹکا دیا، حالانکہ یہ رسول کے ذریعے سے مجھ تک پہنچ چکا تھا۔ اور شیطان ہے ہی انسان کو بہت دغا دینے والا۔ جب اس پر کوئی مشکل آتی ہے، تو شیطان اس سے الگ تھلگ ہو جاتا ہے۔

(30) رسول (ﷺ) اس دن اپنی قوم کی حالتِ زار کا شکوہ کرتے ہوئے کہیں گے: اے میرے رب! بلاشبہ میری قوم جن کی طرف تو نے مجھے بھیجا تھا، انھوں نے اس قرآن کو چھوڑ دیا اور اس سے منہ پھیر لیا تھا۔

(31) اے رسول (ﷺ)! اپنی قوم کی طرف سے تکلیفیں پہنچنے اور آپ کی راہ سے لوگوں کو روکنے کی جس صورت حال کا آپ کو سامنا ہے، آپ سے پہلے ہر نبی کے دور میں یہ ہوا کہ اس کی قوم کے مجرموں کو ہم نے اس کا دشمن بنا دیا۔ آپ کا رب حق کی طرف ہدایت کرنے والا کافی ہے اور وہی آپ کے دشمن کے خلاف آپ کی مدد کرنے کے لیے کافی ہے۔

(32) اللہ کے ساتھ کفر کرنے والوں نے کہا: رسول پر یہ قرآن سارا ایک ساتھ ہی کیوں نہیں اتارا گیا اور اس پر تھوڑا تھوڑا کر کے کیوں نازل ہوا؟ اے رسول (ﷺ)! ہم نے یہ قرآن آپ کا دل مضبوط اور ثابت رکھنے کے لیے اسی طرح تھوڑا تھوڑا کر کے اتارا ہے اور ہم نے اسے وقفے وقفے سے اس لیے اتارا ہے تاکہ اسے سمجھنا اور یاد کرنا آسان ہو۔

فوائد: ❀ کفر نیک اعمال کی قبولیت میں رکاوٹ ہے۔ ❀ برے دوستوں کے نقصانات بیان ہوئے ہیں۔ ❀ قرآن چھوڑنے کے سنگین نقصانات ہیں۔ ❀ قرآن تھوڑا تھوڑا نازل کرنے کی حکمتوں میں سے یہ بھی ہے کہ رسول اکرم ﷺ کو اطمینانِ قلب نصیب ہو، نیز اسے سمجھنا، یاد کرنا اور اس پر عمل کرنا آسان ہو۔

وَلَا يَاْتُوْنَكَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاَحْسَنَ تَفْسِيْرًا ﴿٣٣﴾ اَلَّذِيْنَ
يُحْشَرُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اِلٰى جَهَنَّمَ ۙ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ
سَبِيْلًا ﴿٣٤﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنَا مَعَهٗٓ اَخَاهُ هٰرُوْنَ
وَزِيْرًا ﴿٣٥﴾ فَقُلْنَا اذْهَبَآ اِلَى الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۭ فَدَمَّرْنٰهُمْ
تَدْمِيْرًا ﴿٣٦﴾ وَقَوْمَ نُوْحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ اَغْرَقْنٰهُمْ وَجَعَلْنٰهُمْ لِلنَّاسِ
اٰيَةً ۭ وَاَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿٣٧﴾ وَّعَادًا وَّثَمُوْدَا وَ
اَصْحٰبَ الرَّسِّ وَقُرُوْنًۢا بَيْنَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا ﴿٣٨﴾ وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ
الْاَمْثَالَ ۡ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيْرًا ﴿٣٩﴾ وَلَقَدْ اَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِيْٓ
اُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ ۭ اَفَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرَوْنَهَا ۚ بَلْ كَانُوْا لَا
يَرْجُوْنَ نُشُوْرًا ﴿٤٠﴾ وَاِذَا رَاَوْكَ اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ۭ اَهٰذَا
الَّذِيْ بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا ﴿٤١﴾ اِنْ كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا لَوْ
لَآ اَنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا ۭ وَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ حِيْنَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ
مَنْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿٤٢﴾ اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ۭ اَفَاَنْتَ
تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا ﴿٤٣﴾ اَمْ تَحْسَبُ اَنَّ اَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُوْنَ
اَوْ يَعْقِلُوْنَ ۭ اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ ۭ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿٤٤﴾

ع 3 14 1 — ع 4 10 2

(33) اور اے رسول (ﷺ)! یہ مشرک آپ کے پاس اپنی خود ساختہ جو مثال اور جیسا اعتراض لائیں گے، ہم اس کا صحیح اور حتمی جواب آپ کو بتا دیں گے اور اس کی نہایت عمدہ توجیہ بیان کر دیں گے۔

(34) قیامت کے دن جن لوگوں کو ان کے مونہوں کے بل چلا کر جہنم کی طرف لایا جائے گا، وہی لوگ بدترین ٹھکانے والے ہیں کیونکہ ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہی حق سے دور ترین راستے والے ہیں کیونکہ ان کا راستہ گمراہی اور کفر والا ہے۔

(35) یقیناً ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو تورات دی اور ان کے ساتھ ان کے بھائی ہارون علیہ السلام کو بھی رسول بنایا تاکہ وہ ان کے معاون و مددگار رہوں۔

(36) ہم نے ان دونوں سے کہا کہ فرعون اور اس کی قوم کے پاس جاؤ جنھوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تو انھوں نے ہمارے حکم کی تعمیل کی اور دونوں ان کی طرف گئے۔ ان دونوں نے انھیں اللہ کی توحید کی دعوت دی مگر انھوں نے ان دونوں کو جھٹلا دیا تو ہم نے انھیں بری طرح تباہ و برباد کر دیا۔

(37) قوم نوح نے جب نوح علیہ السلام کو جھٹلاتے ہوئے دوسرے رسولوں کو بھی جھٹلایا تو ہم نے انھیں طوفان میں غرق کر کے ہلاک کر دیا اور ہم نے ان کی ہلاکت کو ظالموں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے پر اپنی قدرت کی دلیل بنا دیا۔ ہم نے قیامت کے دن ظالموں کے لیے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

(38) ہم نے ہود (علیہ السلام) کی قوم عاد، صالح (علیہ السلام) کی قوم ثمود اور کنویں والوں کو تباہ و برباد کر دیا اور ان تینوں کے درمیان کی بہت سی امتوں کو بھی ہلاک کیا۔

(39) ان تمام ہلاک ہونے والوں کو ہم نے ان سے پہلی قوموں کی ہلاکت اور اس کے اسباب سے آگاہ کیا تاکہ وہ نصیحت پکڑیں اور ان سب کو ان کے کفر اور دشمنی کی وجہ سے ہم نے تباہ و برباد کر ڈالا۔

(40) آپ کی قوم کے جھٹلانے والے یہ لوگ شام آتے جاتے قوم لوط کی اس بستی کے پاس سے بھی گزرتے ہیں جس پر اس کے باشندوں کو ان کی بے حیائی کی سزا دینے کے لیے پتھروں کی بارش برسائی گئی تھی، تاکہ وہ نصیحت پکڑیں۔ کیا وہ اس بستی سے اندھے ہو گئے ہیں کہ اس کا مشاہدہ نہیں کرتے؟ نہیں، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ دوبارہ جی اٹھنے کی امید ہی نہیں رکھتے کہ اس کے بعد ان کا محاسبہ ہو۔

(41) اے رسول (ﷺ)! یہ جھٹلانے والے جب آپ کا سامنا کرتے ہیں تو آپ کا مذاق اڑاتے اور انکار کرتے ہوئے کہتے ہیں: کیا یہی وہ شخص ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ہماری طرف رسول بنا کر بھیجا ہے؟!

(42) یقیناً قریب تھا کہ یہ ہمیں ہمارے معبودوں کی عبادت سے دور کر دیتا۔ اگر ہم ان کی عبادت پر ڈٹ نہ گئے ہوتے تو یہ اپنی دلیل اور حجت کی بنا پر ضرور ہمیں ان سے ہٹا دیتا۔ جب وہ اپنی قبروں میں اور قیامت کے دن عذاب دیکھیں گے تو بہت جلد انھیں علم ہو جائے گا کہ کون راستے سے زیادہ بھٹکا ہے، وہ خود یا وہ رسول؟ اور وہ بہت جلد جان لیں گے کہ کون زیادہ گمراہ ہے۔

(43) اے رسول (ﷺ)! کیا آپ نے اسے دیکھا جس نے اپنی خواہشات کو معبود بنا لیا اور اس کی اطاعت میں لگ گیا۔ کیا آپ اس پر نگران ہیں کہ اسے ایمان کی طرف واپس لائیں اور کفر سے روکیں؟!

(44) بلکہ اے رسول (ﷺ)! کیا آپ سمجھتے ہیں کہ اکثر لوگ جنھیں آپ اللہ کی توحید اور اس کی اطاعت کی طرف بلاتے ہیں، وہ قبول کرنے کے لیے سنتے یا دلیل اور حجت کو سمجھتے ہیں؟! وہ تو سننے، سمجھنے اور غور و فکر کرنے میں نرے چوپایوں جیسے ہیں بلکہ چوپایوں سے بھی زیادہ راہ سے بھٹکے ہوئے ہیں۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرنا اور اس کی آیتوں کو جھٹلانا امتوں کی ہلاکت کا باعث بنا۔ ❀ دوبارہ اٹھائے جانے پہ ایمان نہ ہونا نصیحت حاصل نہ کرنے کا سبب ہے۔ ❀ اہل حق کا مذاق اڑانا کافروں کی عادت ہے۔ ❀ نفسانی خواہشات کی پیروی کے شدید خطرات ہیں۔ ❀ کافر اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کی وجہ سے اس حد تک گر جاتا ہے کہ وہ جانوروں سے بھی بدتر ہو جاتا ہے۔

اَلَمْ تَرَ اِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ ۚ وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا ۚ ثُمَّ
جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيْلًا ۝٤٥ ثُمَّ قَبَضْنٰهُ اِلَيْنَا قَبْضًا يَّسِيْرًا ۝٤٦
وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا وَّجَعَلَ
النَّهَارَ نُشُوْرًا ۝٤٧ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ بُشْرًۢا بَيْنَ يَدَيْ
رَحْمَتِهٖ ۚ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا ۝٤٨ لِّنُحْيِۦَ بِهٖ بَلْدَةً
مَّيْتًا وَّنُسْقِيَهٗ مِمَّا خَلَقْنَآ اَنْعَامًا وَّاَنَاسِيَّ كَثِيْرًا ۝٤٩ وَلَقَدْ
صَرَّفْنٰهُ بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوْا ۖ فَاَبٰٓى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ۝٥٠ وَلَوْ
شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ نَّذِيْرًا ۝٥١ فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَ
جَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا ۝٥٢ وَهُوَ الَّذِيْ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هٰذَا
عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ۚ وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّحِجْرًا
مَّحْجُوْرًا ۝٥٣ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّ
صِهْرًا ۭ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا ۝٥٤ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ ۭ وَكَانَ الْكَافِرُ عَلٰي رَبِّهٖ
ظَهِيْرًا ۝٥٥ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝٥٦ قُلْ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ
عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِلَّا مَنْ شَآءَ اَنْ يَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ۝٥٧

(45) اے رسول (ﷺ)! کیا آپ نے اللہ تعالیٰ کی تخلیق کے آثار نہیں دیکھے جب اس نے سائے کو روئے زمین پر پھیلا دیا۔ اگر اللہ اسے ساکن بنانا چاہتا کہ وہ حرکت ہی نہ کرے تو اسے ایسا بنا سکتا تھا، پھر سورج کو ہم نے سائے پر دلالت کرنے والا بنایا کہ اس کے ساتھ وہ بڑھتا اور گھٹتا ہے۔

(46) پھر سورج کے بلند ہونے کے ساتھ ساتھ آہستہ آہستہ ہم نے سائے کو کم کرتے ہوئے سمیٹ لیا۔

(47) اللہ ہی ہے جس نے رات کو تمھارے لیے لباس کے قائم مقام بنایا جو تمھیں ڈھانپ لیتی ہے اور دوسری چیزوں کو بھی چھپا لیتی ہے۔ وہ اللہ ہی ہے جس نے نیند کو تمھارے لیے راحت بنایا جس کے ذریعے سے تم اپنی مصروفیات سے راحت پاتے ہو اور وہی ہے جس نے تمھارے لیے دن کو اپنے کام کاج کی طرف چلنے کا وقت بنایا۔

(48) وہی ہے جس نے بارش کے برسنے کی خوشخبری دینے کے لیے ہوائیں بھیجیں جو اس کے بندوں پر اس کی رحمت کا حصہ ہے۔ ہم نے آسمان سے پاک پانی برسایا جس سے وہ پاکی حاصل کرتے ہیں۔

(49) تاکہ ہم اس اترنے والے پانی سے بنجر زمین میں جو نباتات سے خالی ہے، انواع و اقسام کی نباتات اگا کر اور سبزہ پھیلا کر اسے زندہ کریں اور تاکہ اس پانی سے ہم اپنی مخلوقات میں سے بہت سے چوپایوں اور انسانوں کو سیراب کریں۔

(50) یقیناً ہم نے قرآن میں مختلف طرح کے دلائل اور نشانیاں مختلف انداز سے بیان کی ہیں تاکہ وہ ان سے نصیحت حاصل کریں مگر پھر بھی لوگوں کی اکثریت نے سوائے حق کی ناشکری اور اس کے انکار کے مانا ہی نہیں۔

(51) اگر ہم چاہتے تو ہر بستی میں رسول بھیج دیتے جو انھیں اللہ کے عذاب سے ڈراتا اور خبردار کرتا لیکن ہم نے یہ نہیں چاہا اور ہم نے محمد ﷺ ہی کو تمام لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا۔

(52) کافر آپ سے اپنے ساتھ جس مداہنت اور نرمی برتنے کا مطالبہ کرتے ہیں، اس میں آپ ان کی اطاعت ہرگز نہ کریں اور جو تجاویز وہ دیتے ہیں، وہ ہرگز نہ مانیں۔ آپ اس قرآن کے ذریعے سے جو آپ پر نازل کیا گیا ہے، ان کے خلاف جہادِ عظیم کریں کہ ان سے پہنچنے والی تکلیفوں پر صبر کریں اور اللہ کی طرف دعوت دینے کی راہ میں آنے والی مشکلات برداشت کریں۔

(53) وہ اللہ پاک ہی ہے جس نے دو سمندروں کا پانی آپس میں ملا رکھا ہے۔ ان میں سے میٹھے کو نمکین کے ساتھ ملایا اور ان دونوں کے درمیان ایک آڑ اور پردہ ڈال دیا جو ان دونوں کو ایک دوسرے میں شامل نہیں ہونے دیتا۔ (54) اور وہی ہے جس نے مرد اور عورت کے مادہ منویہ سے انسان کو پیدا کیا اور جس نے انسان کو پیدا کیا، اسی نے قرابت داری اور سسرالی تعلقات بنائے۔ اے رسول (ﷺ)! آپ کا رب پوری طرح قادر ہے، اسے کوئی چیز عاجز نہیں کر سکتی۔ اس سے بھی اس کی قدرت ظاہر ہوتی ہے کہ اس نے انسان کو مرد و عورت کے مادہ منویہ سے پیدا کیا۔

(55) کافر اللہ کے سوا ان بتوں کو پوجتے ہیں کہ اگر یہ ان کی فرماں برداری کریں تو وہ انھیں کوئی نفع نہیں دے سکتے اور اگر یہ ان کی نافرمانی کریں تو وہ ان کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے۔ اور کافر تو ایسے کاموں میں شیطان کی پیروی کرتا ہے جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو ناراض کرنے والے ہیں۔

(56) اے رسول (ﷺ)! ہم نے آپ کو اس شخص کو خوشخبری سنانے کے لیے بھیجا ہے جس نے ایمان لا کر اور نیک عمل کر کے اللہ کی اطاعت کی اور اس شخص کو ڈرانے کے لیے بھیجا ہے جس نے کفر اور نافرمانی کر کے اس کی اطاعت کی راہ چھوڑی۔

(57) اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیجیے کہ میں رسالت کی تبلیغ پر تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا، مگر تم میں سے جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر کے اس کی خوشنودی کی راہ پکڑنا چاہے تو وہ ایسا کر لے۔

فوائد: ❀ سائے کا ظاہر ہونا اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک عظیم نشانی ہے جو اس کی قدرت کی دلیل ہے۔ ❀ دلائل اور حجتوں کو مختلف انداز سے پیش کرنا تعلیم و تربیت کا نہایت کامیاب طریقہ ہے۔ ❀ قرآن کے ذریعے سے دعوت دینا بھی اللہ کی راہ میں جہاد کی ایک صورت ہے۔ ❀ اللہ کی طرف دعوت دینے والا لوگوں سے جزا نہیں مانگتا۔

وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ ؕ وَكَفٰى بِهٖ
بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرَا ﴿۵۸﴾ ۟ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا
بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۛ الرَّحْمٰنُ فَسْـَٔلْ
بِهٖ خَبِيْرًا ﴿۵۹﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَمَا
الرَّحْمٰنُ اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُوْرًا ﴿۶۰﴾ ۩ تَبٰرَكَ الَّذِيْ
جَعَلَ فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِيْهَا سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِيْرًا ﴿۶۱﴾
وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّذَّكَّرَ
اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا ﴿۶۲﴾ وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ
هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ﴿۶۳﴾ وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ
لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ﴿۶۴﴾ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا
عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ﴿۶۵﴾ ۖ اِنَّهَا سَآءَتْ
مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ﴿۶۶﴾ وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ
يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ﴿۶۷﴾ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ
مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا
بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ﴿۶۸﴾

(58) اے رسول (ﷺ)! اپنے تمام معاملات میں ہمیشہ اس اللہ پر بھروسا کریں جو زندہ اور باقی ہے، جسے کبھی موت نہیں آئے گی اور اس کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکیزگی بیان کرتے رہیں۔ وہ اپنے بندوں کے گناہوں سے پوری طرح باخبر رہنے کے لیے کافی ہے، ان میں سے کوئی چیز اس سے چھپی نہیں اور وہ جلد انھیں ان کے گناہوں کی سزا دے گا۔

(59) وہ جس نے آسمانوں، زمین اور ان کے درمیان کی ہر چیز کو چھ دن میں پیدا کیا، پھر وہ اپنی شان اور جلال کے مطابق عرش پر بلند اور مستوی ہوا۔ وہ رحمان ہے، اے رسول (ﷺ)! آپ اس کے بارے میں کسی باخبر سے پوچھ لیں اور وہ اللہ ہی ہے جو ہر چیز کو جانتا ہے، اس سے کوئی چیز چھپی نہیں۔

(60) جب کافروں سے کہا جاتا ہے کہ رحمان کو سجدہ کرو تو وہ کہتے ہیں: ہم رحمٰن کو سجدہ نہیں کریں گے اور رحمٰن ہے کون؟ ہم اسے جانتے ہیں نہ اس کا اقرار کرتے ہیں۔ کیا ہم اسے سجدہ کریں جسے سجدہ کرنے کا تو ہمیں حکم دیتا ہے جبکہ ہم اسے جانتے ہی نہیں؟! اس کا انھیں سجدے کا حکم دینا ان کے لیے اللہ پر ایمان سے مزید دوری کا باعث بنا۔

(61) بابرکت ہے وہ ذات جس نے آسمان میں ستاروں کی منزلیں بنائیں، (ان کے گرد) گھومنے والے سیّارے بنائے، آسمان میں روشنی بکھیرنے والا سورج بنایا اور اس میں چاند بنایا جو سورج کی روشنی منعکس کر کے زمین کو روشن کرتا ہے۔

(62) اللہ ہی وہ ذات ہے جس نے رات اور دن کو ایک دوسرے کے پیچھے آنے والا بنایا۔ وہ ایک دوسرے کے بعد آتے ہیں۔ اس میں نصیحت ہے اس شخص کے لیے جو اللہ کی آیات سے عبرت حاصل کرنا چاہے اور راہنمائی پائے یا اللہ کی نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔

جب اللہ تعالیٰ نے اس سورت میں کفار کا ذکر کیا جو اللہ پر ایمان اور اس کی اطاعت سے اعراض کرنے والے ہیں تو اپنے نیک بندوں کی صفات کا بھی تذکرہ کیا جو اس کی اطاعت کی طرف بڑھنے والے ہیں، چنانچہ فرمایا: (63) رحمٰن کے مومن بندے وہ ہیں جو زمین پر بڑے وقار اور عجز و انکسار سے چلتے ہیں اور جب بے علم لوگ ان سے باتیں کرنے لگتے ہیں تو وہ ان جیسا رویہ اپنا کر ان کا مقابلہ نہیں کرتے بلکہ ان سے بھلی بات کرتے ہیں اور اپنی گفتگو میں ان کے خلاف جاہلانہ رویہ اختیار نہیں کرتے۔

(64) جو اپنے رب کے سامنے اپنی پیشانیوں کے بل سجدہ کرتے ہوئے اور اپنے قدموں پر قیام کرتے ہوئے اللہ کے لیے نماز میں اپنی راتیں گزارتے ہیں۔

(65) جو اپنے رب سے دعا میں کہتے ہیں: اے ہمارے رب! ہم سے جہنم کا عذاب دور کر دے، بلاشبہ جو کفر کی حالت میں مرا، اس کے ساتھ جہنم کا عذاب ہمیشہ کے لیے چپک جائے گا۔

(66) جو اس میں ٹھہرا، بلاشبہ اس کے لیے ٹھہرنے کی یہ نہایت بری جگہ ہے اور قیام کرنے والے کے لیے بھی یہ قیام کی نہایت بری جگہ ہے۔

(67) جب وہ مال خرچ کرتے ہیں تو اس خرچ کرنے میں فضول خرچی کی حد تک جاتے ہیں نہ اپنی ذات یا دوسروں پر، جن کا نان و نفقہ ان پر واجب ہے، خرچ کرنے میں بخل سے کام لیتے ہیں بلکہ اسراف اور بخل کے درمیان معتدل طریقے سے خرچ کرتے ہیں۔

(68) جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور جس شخص کا قتل اللہ نے حرام قرار دیا ہے، اسے قتل نہیں کرتے سوائے اس کے جس کے قتل کی اللہ نے اجازت دی ہے، جیسے ناحق قتل کرنے والے کو قتل کرنا یا مرتد یا شادی شدہ زانی کو قتل کرنا، اور نہ وہ بدکاری کرتے ہیں۔ جو شخص یہ کبیرہ گناہ کرتا ہے تو اسے ان کے کرنے کی قیامت کے دن سخت سزا ملے گی۔

فوائد: ❀ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے لیے صفت استوا ثابت ہے، جیسے اس کی شان کے لائق ہے۔ ❀ ''الرحمٰن'' اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے جس میں کوئی دوسرا قطعی طور پر اس کا شریک نہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی صفتِ رحمت کی دلیل ہے۔ ❀ دن رات کو ایک دوسرے کے پیچھے لانے کا مقصد یہ ہے کہ بندے سے اطاعت کا جو کام دن میں رہ گیا ہے، وہ اس کا ازالہ رات میں کرے اور جو رات میں رہ گیا ہے، وہ دن میں کر لے۔ ❀ رحمٰن کے بندوں کی کچھ خوبیاں یہ ہیں: تواضع، بردباری، لوگوں کی غفلت کے وقت اللہ کی اطاعت، اللہ کا خوف، خرچ کرنے اور دیگر امور میں میانہ روی۔ ❀ رحمٰن کے بندوں کی چند صفات یہ ہیں: شرک سے دوری، ناحق قتل سے گریز، زنا سے دوری، باطل سے دوری، اللہ کی آیات سے عبرت پکڑنا اور دعا کرنا۔

يُضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ﴿٦٩﴾ اِلَّا مَنْ
تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ
حَسَنٰتٍ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٧٠﴾ وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا
فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ﴿٧١﴾ وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ ۙ وَ
اِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ﴿٧٢﴾ وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ
يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا ﴿٧٣﴾ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا
مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ﴿٧٤﴾
اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا ﴿٧٥﴾
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ﴿٧٦﴾ قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ
رَبِّيْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ ۚ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا ﴿٧٧﴾ ع

سُوْرَةُ الشُّعَرَآءِ مَكِّيَّةٌ اِلَّا مَا اسْتُثْنِيَ وَهِيَ مِائَتَانِ وَسَبْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَاَحَدَ عَشَرَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

طٰسٓمّٓ ﴿١﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿٢﴾ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ
نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿٣﴾ اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ
مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِيْنَ ﴿٤﴾

(69) اسے قیامت کے دن دہرا عذاب دیا جائے گا اور وہ ذلیل و خوار ہو کر اس میں ہمیشہ رہے گا۔

(70) لیکن جس نے اللہ کے حضور توبہ کی، ایمان لایا اور اس نے نیک عمل کیے جو اس کی توبہ کی سچائی کی دلیل ہوں تو ایسے لوگوں کی سابقہ برائیوں کو بھی اللہ تعالیٰ نیکیوں میں بدل دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کے گناہ بے حد بخشنے والا اور ان پر خوب مہربان ہے۔

(71) جو شخص اللہ کے حضور توبہ کرے اور اپنی توبہ کو سچا ثابت کرنے کے لیے بھلائی کے کام کرے اور نافرمانی کے کام چھوڑ دے تو بلاشبہ اس کی توبہ قبول ہوگی۔

(72) جو غلط کاموں میں شریک نہیں ہوتے، جیسے گناہ کی جگہوں اور حرام کھیل کود میں اور جب وہ کسی لغو اور بیہودہ قول و فعل کے پاس سے گزرتے ہیں تو اپنا دامن بچاتے ہوئے اس میں حصہ لیے بغیر باعزت طریقے اور شرافت سے گزر جاتے ہیں۔

(73) جب انھیں اللہ کی سنانے اور دکھانے سے تعلق رکھنے والی نشانیوں کے ذریعے سے نصیحت کی جاتی ہے تو وہ سننے والی آیات سے اپنے کان بند کرتے ہیں نہ دیکھنے والی نشانیوں سے اندھے بنتے ہیں۔

(74) جو اپنے رب سے دعا میں کہتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں ایسی بیویاں اور اولاد عطا فرما جو اپنی پرہیزگاری اور حق پر قائم رہنے کی وجہ سے ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک ہوں اور ہمیں راہِ حق میں پرہیزگاروں کا امام بنا کہ ہماری اقتدا کی جائے۔

(75) ان صفات کے حامل لوگوں کو اللہ کی اطاعت پر ان کے ڈٹے رہنے کی وجہ سے جنت الفردوس میں بالا خانے دیے جائیں گے، وہاں فرشتے انھیں مبارکباد اور سلام پیش کریں گے اور وہاں وہ آفات سے محفوظ رہیں گے۔

(76) وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ وہ رہنے اور قیام کرنے کی نہایت اچھی جگہ اور عمدہ قیام گاہ ہے جہاں وہ ٹھہریں گے اور قیام کریں گے۔

(77) اے رسول (ﷺ)! ان کافروں سے کہہ دیں جو اپنے کفر پر ڈٹے ہوئے ہیں: میرا رب تمھاری اطاعت سے کسی نفع کی وجہ سے جو اسے پہنچتا ہو، تمھاری پروا نہیں کرے گا۔ اگر اللہ تعالیٰ سے بطور عبادت اور بطور سوال دعا کرنے والے بندے نہ ہوتے تو اسے تمھاری کوئی پروا نہ ہوتی۔ یقیناً تم تو اس چیز کو جھٹلا چکے جو رسول تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے لایا اور بہت جلد اس جھٹلانے کی سزا تمھیں چمٹ جانے والی ہے۔

سورۃ الشعراء مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: رسولوں کی تائید اور جھٹلانے والوں کی ہلاکت کے بارے میں آیاتِ الٰہی کا بیان۔

تفسیر: (1) ﴿طٰسٓمّٓ﴾ حروف مقطعات کی تفصیل سورۂ بقرہ کے شروع میں گزر چکی ہے۔

(2) یہ قرآن مجید کی آیات ہیں جو حق کو باطل سے واضح کرنے والا ہے۔

(3) اے رسول (ﷺ)! آپ کو ان کی ہدایت کی جتنی حرص ہے، شاید ان کی ہدایت کی اس حرص اور غم میں آپ اپنی جان کھو دیں گے۔

(4) اگر ہم ان پر آسمان سے کوئی نشانی اتارنا چاہتے تو اتار دیتے جس کے سامنے ان کی گردنیں اطاعت سے جھک جاتیں لیکن انھیں آزمانے کے لیے کہ وہ بن دیکھے ایمان لاتے ہیں یا نہیں ہم نے ایسا نہیں چاہا۔

فوائد: ❀ سچی توبہ گناہ چھوڑنے اور اطاعت والے کام کرنے کا تقاضا کرتی ہے۔

❀ صبر جنت کے اعلیٰ ترین درجے فردوس میں لے جانے کا باعث ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ کافروں کے ایمان لانے سے بالکل بے نیاز ہے۔

❀ لوگوں کی ہدایت کے لیے رسول اللہ ﷺ کی حرص اور تڑپ کا بیان ہے۔

وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثٍ اِلَّا كَانُوْا عَنْهُ
مُعْرِضِيْنَ ۝٥ فَقَدْ كَذَّبُوْا فَسَيَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ
يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝٦ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الْاَرْضِ كَمْ اَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ
زَوْجٍ كَرِيْمٍ ۝٧ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝٨
وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝٩ وَاِذْ نَادٰى رَبُّكَ مُوْسٰٓى اَنِ ع ١ ٩ ٥
ائْتِ الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝١٠ قَوْمَ فِرْعَوْنَ ؕ اَلَا يَتَّقُوْنَ ۝١١ قَالَ رَبِّ
اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ۝١٢ وَيَضِيْقُ صَدْرِيْ وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِيْ
فَاَرْسِلْ اِلٰى هٰرُوْنَ ۝١٣ وَلَهُمْ عَلَيَّ ذَنْۢبٌ فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ۝١٤ ج صلے
قَالَ كَلَّا ۚ فَاذْهَبَا بِاٰيٰتِنَآ اِنَّا مَعَكُمْ مُّسْتَمِعُوْنَ ۝١٥ فَاْتِيَا فِرْعَوْنَ
فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١٦ اَنْ اَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ؕ ۝١٧
قَالَ اَلَمْ نُرَبِّكَ فِيْنَا وَلِيْدًا وَّلَبِثْتَ فِيْنَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِيْنَ ۝١٨ لا
وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِيْ فَعَلْتَ وَاَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝١٩ قَالَ فَعَلْتُهَآ
اِذًا وَّاَنَا مِنَ الضَّآلِّيْنَ ۝٢٠ ؕ فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِيْ
رَبِّيْ حُكْمًا وَّجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝٢١ وَتِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ
اَنْ عَبَّدْتَّ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝٢٢ ؕ قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٢٣

(5) ان مشرکوں کے پاس اللہ کی توحید اور اس کے نبی کی صداقت پر دلالت کرنے والی جو بھی نشانی اور دلیل رحمان کی طرف سے آتی ہے جس میں کوئی نئی نصیحت ہوتی ہے تو یہ اسے سننے اور اس کی تصدیق کرنے سے انکار کر دیتے ہیں۔

(6) یقیناً ان لوگوں نے اپنے پاس اپنے رسول کے لائے ہوئے پیغام کو جھٹلا دیا۔ اب ان کے پاس جلد ان خبروں کی تصدیق آجائے گی جن کے ساتھ وہ ٹھٹھا مذاق کرتے ہیں اور ان پر عذاب نازل ہو جائے گا۔

(7) کیا یہ اپنے کفر پر اڑے رہیں گے اور زمین کی طرف نہیں دیکھیں گے کہ ہم نے اس میں ہر طرح کی نباتات اگائیں جو نہایت خوبصورت اور بہت زیادہ نفع بخش ہیں؟!

(8) بلاشبہ زمین میں مختلف اقسام کی نباتات کی پیداوار ان کے اگانے والے کی مُردوں کو زندہ کرنے پر قدرت کی واضح دلیل ہے مگر ان میں سے اکثر لوگ مومن نہیں ہیں۔

(9) اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ آپ کا رب ہی سب پر غالب ہے جس پر کوئی غالب نہیں آ سکتا۔ وہ اپنے بندوں پر خوب رحم کرنے والا ہے۔

(10) اے رسول (ﷺ)! وہ وقت یاد کریں جب آپ کے رب نے موسیٰ (علیہ السلام) کو آواز دے کر حکم دیا کہ اس قوم کے پاس جاؤ جس نے اللہ کے ساتھ کفر کر کے اور موسیٰ کی قوم کو غلام بنا کر خود پر ظلم کیا ہے۔

(11) اور وہ تھی قومِ فرعون۔ اور انھیں نرمی اور پیار سے اللہ سے ڈرنے کا حکم دیں کہ وہ اس کے حکم مانیں اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے رک جائیں۔

(12) موسیٰ علیہ السلام نے کہا: مجھے خوف ہے کہ میں تیرا جو پیغام انھیں پہنچاؤں، اس بارے میں وہ مجھے جھٹلا نہ دیں۔

(13) اور ان کے مجھے جھٹلانے کے خدشے سے میرا سینہ تنگ ہو رہا ہے اور میری زبان چل نہیں رہی، لہٰذا تو جبریل علیہ السلام کو میرے بھائی ہارون کے پاس بھیج تا کہ وہ میرا معاون بنے۔

(14) ایک قبطی کو میرے قتل کرنے کی وجہ سے ان کا میرے ذمے ایک گناہ بھی ہے، اس لیے مجھے ڈر ہے کہ کہیں وہ مجھے مار نہ ڈالیں۔

(15) اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا: ہرگز ایسا نہ ہوگا۔ وہ آپ کو ہرگز قتل نہیں کریں گے، لہٰذا تم اور تمھارا بھائی ہارون دونوں ہماری نشانیاں لے کر جاؤ جو تمھاری سچائی کی دلیل ہیں۔ ہم اپنی نصرت اور مدد کے اعتبار سے تمھارے ساتھ ہیں۔ تم جو کہو گے اور جو تمھیں جواب ملے گا، اسے ہم اچھی طرح سننے والے ہیں۔ اس میں سے کوئی چیز ہم سے نہیں رہے گی۔

(16) تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ اور اس سے کہو: بلاشبہ تمام مخلوقات کے رب نے ہم دونوں کو رسول بنا کر تیری طرف بھیجا ہے۔ (17) کہ تو بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ بھیج دے۔

(18) فرعون نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا: کیا ہم نے تجھے بچپن میں اپنے ہاں نہیں پالا تھا اور تو کئی سال ہمارے ساتھ رہا تو پھر نبوت کا دعویٰ کرنے پر تجھے کس چیز نے آمادہ کیا؟

(19) تو نے بہت بڑا جرم کیا جب اپنی قوم کے ایک آدمی کا بدلہ لینے کے لیے ایک قبطی کو قتل کیا اور تو نے اپنے اوپر میرے احسانات فراموش کر دیے۔ (20) موسیٰ علیہ السلام نے اعتراف کرتے ہوئے فرعون سے کہا: جب میں نے اس آدمی کو قتل کیا تھا تو یہ مجھ پر وحی آنے سے پہلے کی بات ہے۔ اس وقت میں وحی کے علم سے ناواقفوں میں سے تھا۔ (21) پھر اسے قتل کرنے کے بعد تم سے ڈر کر میں مدین بھاگ گیا کہ تم مجھے اس کے بدلے قتل نہ کر دو، پھر میرے رب نے مجھے علم عطا کیا اور مجھے اپنے ان رسولوں میں سے بنایا جنھیں وہ لوگوں کی طرف بھیجتا ہے۔ (22) مجھے غلام بنائے بغیر تیرا میری پرورش کرنا جبکہ تو نے دیگر بنی اسرائیل کو غلام بنا رکھا تھا، واقعی قابلِ قدر احسان ہے جو تو مجھ پر جتا رہا ہے لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ میں تجھے دعوت ہی نہ دوں۔

(23) فرعون نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا: وہ تمام مخلوقات کا رب کیا چیز ہے جس کے بارے میں تمھارا خیال ہے کہ تم اس کے رسول ہو؟!

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ کے لیے صفت عزت و رحمت ثابت ہے۔ ❀ داعی کے لیے شرح صدر اور فصاحت و بلاغت کی بڑی اہمیت ہے۔ ❀ انبیاء علیہم السلام کی دعوت لوگوں کو غیر اللہ کی غلامی سے آزادی دلانے کے لیے تھی۔ ❀ فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کی رسالت کے خلاف حجت پکڑی کہ وہ قتل کا ارتکاب کر چکے ہیں جس کا موسیٰ علیہ السلام نے اعتراف کیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ موسیٰ علیہ السلام کو جھٹلانے کے لیے فرعون کی یہ حجت نہیں بنتی تھی۔ ❀ داعی کی سابقہ غلطیوں یا اس پر ہونے والے احسانات کا یہ مطلب نہیں کہ اس نے جس کے بارے میں غلطی کی ہے یا جس نے اس پر احسان کیا ہے، وہ اسے دعوت نہ دے۔

قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۭ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ﴿۲۴﴾
قَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗٓ اَلَا تَسْتَمِعُوْنَ ﴿۲۵﴾ قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَاۗىِٕكُمُ
الْاَوَّلِيْنَ ﴿۲۶﴾ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِيْٓ اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ ﴿۲۷﴾
قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۭ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۲۸﴾
قَالَ لَىِٕنِ اتَّخَذْتَ اِلٰهًا غَيْرِيْ لَاَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُوْنِيْنَ ﴿۲۹﴾
قَالَ اَوَلَوْ جِئْتُكَ بِشَيْءٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۰﴾ قَالَ فَاْتِ بِهٖٓ اِنْ كُنْتَ مِنَ
الصّٰدِقِيْنَ ﴿۳۱﴾ فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ﴿۳۲﴾ وَّنَزَعَ يَدَهٗ
فَاِذَا هِيَ بَيْضَاۗءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿۳۳﴾ قَالَ لِلْمَلَاِ حَوْلَهٗٓ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ
عَلِيْمٌ ﴿۳۴﴾ يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهٖ ۡ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿۳۵﴾
قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَابْعَثْ فِي الْمَدَاۗىِٕنِ حٰشِرِيْنَ ﴿۳۶﴾ يَاْتُوْكَ بِكُلِّ
سَحَّارٍ عَلِيْمٍ ﴿۳۷﴾ فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۳۸﴾ وَّقِيْلَ
لِلنَّاسِ هَلْ اَنْتُمْ مُّجْتَمِعُوْنَ ﴿۳۹﴾ لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ اِنْ
كَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۴۰﴾ فَلَمَّا جَاۗءَ السَّحَرَةُ قَالُوْا لِفِرْعَوْنَ اَىِٕنَّ
لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۴۱﴾ قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ اِذًا لَّمِنَ
الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۴۲﴾ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓى اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ﴿۴۳﴾

ع 2 24 6

(24) موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کو جواب دیتے ہوئے کہا: مخلوقات کا رب وہ ہے جو آسمانوں، زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے، سب کا رب ہے۔ اگر تمھیں یقین ہو کہ وہ ان سب کا رب ہے تو اس اکیلے ہی کی عبادت کرو۔

(25) فرعون نے اپنے اردگرد بیٹھے اپنی قوم کے سرداروں سے کہا: کیا تم موسیٰ کا جواب اور اس میں جو جھوٹا دعویٰ ہے، وہ نہیں سنتے!

(26) موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا: اللہ تمھارا بھی رب ہے اور تمھارے پچھلے آباء واجداد کا بھی رب ہے۔

(27) فرعون نے کہا: بلاشبہ یہ جو تمھارا رسول ہونے کا دعویٰ کرتا ہے، یہ دیوانہ ہے۔ اسے تو جواب دینے کا ڈھنگ بھی نہیں اور وہ ایسی باتیں کرتا ہے جو سمجھ سے باہر ہیں۔

(28) موسیٰ علیہ السلام نے کہا: جس اللہ کی طرف میں تمھیں بلاتا ہوں، وہ مشرق ومغرب کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا رب ہے، اگر تم ایسی عقلیں رکھتے ہو جن سے تم سمجھو۔

(29) فرعون جب موسیٰ علیہ السلام سے بحث کرنے سے عاجز آ گیا تو اس نے کہا: اگر تو نے میرے علاوہ کسی اور معبود کی عبادت کی تو میں تجھے قیدیوں میں بھیج دوں گا۔

(30) موسیٰ علیہ السلام نے فرعون سے کہا: میں جو کچھ تیرے پاس اللہ کی طرف سے لے کر آیا ہوں، اگر اس کی سچائی کی واضح دلیل تیرے پاس لے آؤں تو تو پھر بھی مجھے قیدیوں میں بھیج دے گا؟

(31) فرعون نے کہا: اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو اس کی سچائی کی دلیل لاؤ جس کا تم نے ذکر کیا ہے۔

(32) تب موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا زمین پر پھینکا جو دیکھنے والوں کے لیے واضح طور پر فوراً بہت بڑا اژدہا بن گیا۔

(33) اور اپنا ہاتھ جو سفید نہیں تھا، اپنے گریبان میں ڈالا اور اسے نکالا تو وہ چمکتا ہوا نورانی بن گیا جس کی سفیدی پھلبہری کی سفیدی جیسی نہیں تھی۔ دیکھنے والوں کو یوں ہی نظر آ رہا تھا۔

(34) فرعون نے اپنے اردگرد موجود اپنی قوم کے سرداروں سے کہا: یہ تو کوئی بہت بڑا ماہر فن جادوگر ہے۔

(35) وہ اپنے جادو کے ذریعے سے تمھیں تمھاری سرزمین سے نکالنا چاہتا ہے۔ اب تم بتاؤ کہ اس کے ساتھ ہم کیا معاملہ کریں؟

(36) انھوں نے اس سے کہا: اسے اور اس کے بھائی کو مہلت دیجیے، انھیں سزا دینے میں جلدی نہ کیجیے اور مصر کے شہروں میں تمام جادوگروں کو اکٹھا کرنے کے لیے کارندے بھیج دیجیے۔

(37) جو آپ کے پاس تمام پڑھے لکھے ماہر فن جادوگر لے آئیں۔

(38) چنانچہ فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کے مقابلے کے لیے مقرر وقت اور جگہ پر اپنے جادوگر جمع کیے۔

(39) لوگوں سے کہا گیا: کیا تم یہ دیکھنے کے لیے جمع ہو گے کہ موسیٰ غالب آتا ہے یا جادوگر؟

(40) یہ امید رکھتے ہوئے کہ اگر جادوگر موسیٰ پر غالب آ گئے تو ہم ان کے دین کی پیروی کریں گے۔

(41) پھر جب جادوگر فرعون کے پاس آئے تاکہ موسیٰ علیہ السلام پر غالب آنے کی کوشش کریں تو انھوں نے اس سے کہا: اگر ہم موسیٰ پر غالب آ گئے تو کیا ہمیں کوئی مادی یا معنوی انعام ملے گا؟

(42) فرعون نے ان سے کہا: ہاں، تمھیں ضرور جزا ملے گی اور تمھارے اس پر کامیابی پانے کی صورت میں تم ضرور میرے درباریوں میں شامل ہو جاؤ گے اور میں تمھیں اعلیٰ عہدے دوں گا۔

(43) موسیٰ علیہ السلام نے اللہ کی مدد پر پختہ یقین رکھتے ہوئے اور یہ واضح کرتے ہوئے کہ میرے پاس جو کچھ ہے وہ جادو نہیں، ان سے کہا: تم نے اپنی جو رسیاں اور لاٹھیاں پھینکنی ہیں، پھینکو۔

فوائد: ❀ دشمن سے بچاؤ کے اسباب اختیار کرنا ایمان اور اللہ پر توکل کے منافی نہیں۔ ❀ اللہ تعالیٰ کی مخلوقات، اس کی ربوبیت (رب ہونے) اور وحدانیت (ایک ہونے) کی دلیل ہیں۔ ❀ دلیل کی کمزوری سختی اور لڑائی کے اسباب میں سے ایک سبب ہے۔ ❀ عام لوگوں کو دین داروں کے خلاف ابھارنا (ہر دور کے) سرکشوں کا طریقہ رہا ہے۔ ❀ اہلِ باطل کے درمیان تعلقات کی بنیاد مادی مصلحتیں ہوتی ہیں۔

فَاَلْقُوْا حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ وَقَالُوْا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ اِنَّا لَنَحْنُ
الْغٰلِبُوْنَ ﴿44﴾ فَاَلْقٰى مُوْسٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ﴿45﴾
فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ﴿46﴾ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿47﴾ رَبِّ مُوْسٰى
وَهٰرُوْنَ ﴿48﴾ قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ
عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۬ لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ
مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُوصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿49﴾ قَالُوْا لَا ضَيْرَ ۚ اِنَّآ اِلٰى
رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ﴿50﴾ اِنَّا نَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطٰيٰنَآ اَنْ كُنَّآ اَوَّلَ
الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿51﴾ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْٓ اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ﴿52﴾
فَاَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿53﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَشِرْذِمَةٌ
قَلِيْلُوْنَ ﴿54﴾ وَاِنَّهُمْ لَنَا لَغَآئِظُوْنَ ﴿55﴾ وَاِنَّا لَجَمِيْعٌ حٰذِرُوْنَ ﴿56﴾
فَاَخْرَجْنٰهُمْ مِّنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿57﴾ وَّكُنُوْزٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿58﴾ كَذٰلِكَ
وَاَوْرَثْنٰهَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿59﴾ فَاَتْبَعُوْهُمْ مُّشْرِقِيْنَ ﴿60﴾ فَلَمَّا تَرَآءَ
الْجَمْعٰنِ قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰٓى اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ﴿61﴾ قَالَ كَلَّا ۚ اِنَّ مَعِيَ
رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ﴿62﴾ فَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ؕ
فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ ﴿63﴾ وَاَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِيْنَ ﴿64﴾

﴿44﴾ چنانچہ انھوں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں پھینکیں اور انھیں پھینکتے وقت کہا: فرعون کی عظمت وعزت کی قسم! یقیناً ہم ہی غالب آئیں گے اور موسیٰ مغلوب ہوں گے۔ ﴿45﴾ پھر موسیٰ علیہ السلام نے اپنی لاٹھی پھینکی تو وہ ایک اژدہا میں تبدیل ہوگئی اور اس نے اسی وقت ان سب جادو کی چیزوں کو نگلنا شروع کر دیا جن کے ساتھ انھوں نے لوگوں کو دھوکا دے رکھا تھا۔ ﴿46﴾ چنانچہ جب جادوگروں نے دیکھا کہ موسیٰ علیہ السلام کا عصا ان کی پھینکی ہوئی جادو کی چیزوں کو نگل رہا ہے تو وہ بے ساختہ سجدے میں گر گئے۔ ﴿47﴾ انھوں نے کہا: ہم تمام مخلوقات کے رب پر ایمان لے آئے ہیں۔ ﴿48﴾ یعنی موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کے رب پر۔ ﴿49﴾ فرعون نے جادوگروں کے ایمان پر تنقید کرتے ہوئے کہا: کیا تم میری اجازت سے پہلے ہی موسیٰ پر ایمان لے آئے ہو؟! بلاشبہ موسیٰ ہی تمھارا بڑا ہے جس نے تمھیں جادو سکھایا ہے۔ تم سب نے مل کر شہر والوں کو یہاں سے نکالنے کا پروگرام بنایا ہے۔ بہت جلد تم جان لو گے کہ میں تمھیں کیا سزا دیتا ہوں۔ میں ضرور تم میں سے ہر ایک کے پاؤں اور ہاتھ مخالف سمت میں کاٹوں گا، یعنی دایاں پاؤں اور بایاں ہاتھ یا اس کے الٹ، اور میں تم سب کو کھجور کے تنوں پر لٹکاؤں گا، تم میں سے کسی ایک کو بھی نہیں چھوڑوں گا۔ ﴿50﴾ جادوگروں نے فرعون سے کہا: دنیا میں ہاتھ پاؤں کاٹنے اور سولی پر لٹکانے کی جو تو ہمیں دھمکیاں دیتا ہے، ان کی کوئی پروا نہیں۔ تیرا عذاب تو ختم ہو جائے گا اور ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں اور وہ ضرور ہمیں اپنی دائمی رحمت میں داخل فرمائے گا۔ ﴿51﴾ بلاشبہ ہم امید رکھتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام پر سب سے پہلے ایمان لانے اور ان کی تصدیق کرنے کی وجہ سے اللہ ہماری پچھلی تمام خطائیں معاف فرما دے گا۔ ﴿52﴾ ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیتے ہوئے وحی کی کہ بنی اسرائیل کو راتوں رات لے چل۔ بلاشبہ فرعون اور اس کے ساتھی انھیں واپس لانے کے لیے ضرور ان کا پیچھا کریں گے۔ ﴿53﴾ چنانچہ جب فرعون کو بنی اسرائیل کے مصر سے نکل جانے کا علم ہوا تو اس نے اپنے کچھ فوجی شہروں میں بھیجے کہ وہ بنی اسرائیل کو واپس لانے کے لیے لشکر اکٹھے کریں۔ ﴿54﴾ فرعون نے بنی اسرائیل کے بارے میں نفرت وحقارت سے کہا: بلاشبہ یہ گروہ نہایت ہی کم تعداد میں ہے۔ ﴿55﴾ اور بلاشبہ یہ ایسا کام کر رہے ہیں جو ہمیں ان پر سخت غصہ دلا رہا ہے۔ ﴿56﴾ یقیناً ہم ان کے لیے چوکس اور چوکنے ہیں۔ ﴿57﴾ بالآخر ہم نے فرعون اور اس کی قوم کو گھنے باغوں اور جاری چشموں والے ملک مصر سے نکال باہر کیا۔ ﴿58﴾ اور مال و دولت کے خزانوں اور نہایت اچھے خوبصورت گھروں والے ملک سے بھی (نکال باہر کیا)۔ ﴿59﴾ جس طرح ہم نے فرعون اور اس کی قوم کو ان نعمتوں سے نکال باہر کیا، بالکل اسی طرح کی نعمتیں ہم نے ان کے بعد بنی اسرائیل کو ملک شام میں عطا کیں۔ ﴿60﴾ سو فرعون اور اس کی قوم سورج نکلتے ہی بنی اسرائیل کا پیچھا کرنے کو نکلے۔ ﴿61﴾ پھر جب فرعون اور اس کی قوم کا موسیٰ (علیہ السلام) اور ان کی قوم سے آمنا سامنا ہوا اور ہر گروہ دوسرے گروہ کو دیکھ رہا تھا تو موسیٰ علیہ السلام کے ساتھیوں نے کہا: بلاشبہ فرعون اور اس کی قوم ضرور ہم تک آ پہنچے گی اور ہم میں ان کا مقابلہ کرنے کی ہمت بھی نہیں۔ ﴿62﴾ موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا: معاملہ ایسے نہیں جیسے تم نے تصور کر لیا ہے، میرا رب مدد و نصرت کے اعتبار سے میرے ساتھ ہے۔ وہ ضرور میری راہنمائی کرے گا اور مجھے نجات کی راہ بتائے گا۔ ﴿63﴾ پھر ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو حکم دیتے ہوئے وحی کی کہ سمندر پر اپنا عصا مارو تو انھوں نے وہ سمندر پر مارا۔ اسی وقت سمندر پھٹ گیا اور بنی اسرائیل کے قبائل کی تعداد کے برابر اس میں بارہ راستے بن گئے۔ سمندر کا پھٹا ہوا (پانی کا) ہر ٹکڑا مضبوطی اور بڑائی میں بڑے پہاڑ کی طرح ہو گیا کہ اس میں ذرا بھی پانی نہیں بہ رہا تھا۔

﴿64﴾ اور ہم نے فرعون اور اس کی قوم کو قریب لا کھڑا کیا حتی کہ وہ یہ سمجھتے ہوئے سمندر میں داخل ہو گئے کہ گزرنے کا راستہ ہے۔

فوائد: ❀ موسیٰ علیہ السلام کو جادوگروں پر غلبے کا پختہ یقین تھا کیونکہ وہ اپنے رب کے وعدے کی سچائی پر ایمان رکھتے تھے۔

❀ جادوگروں کا ایمان لانا اس بات کی دلیل ہے کہ دلوں کو پھیرنے والا اللہ تعالیٰ ہے، وہ جیسے چاہے پھیر دے۔

❀ سرکشی اور ظلم سلطنت کے زوال کے اسباب میں سے ہیں۔

❀ اللہ تعالیٰ مدد و نصرت اور مشکلات سے نجات دینے کے اعتبار سے اپنے مومن بندوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

وَاَنْجَيْنَا مُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗۤ اَجْمَعِيْنَ ﴿۶۵﴾ ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿۶۶﴾
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۶۷﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ
لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۶۸﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ اِبْرٰهِيْمَ ﴿۶۹﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ
وَقَوْمِهٖ مَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۷۰﴾ قَالُوْا نَعْبُدُ اَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عٰكِفِيْنَ ﴿۷۱﴾
قَالَ هَلْ يَسْمَعُوْنَكُمْ اِذْ تَدْعُوْنَ ﴿۷۲﴾ اَوْ يَنْفَعُوْنَكُمْ اَوْ يَضُرُّوْنَ ﴿۷۳﴾
قَالُوْا بَلْ وَجَدْنَاۤ اٰبَآءَنَا كَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ﴿۷۴﴾ قَالَ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا
كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ﴿۷۵﴾ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمُ الْاَقْدَمُوْنَ ﴿۷۶﴾ فَاِنَّهُمْ عَدُوٌّ
لِّيْۤ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۷﴾ الَّذِيْ خَلَقَنِيْ فَهُوَ يَهْدِيْنِ ﴿۷۸﴾ وَ
الَّذِيْ هُوَ يُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِ ﴿۷۹﴾ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ﴿۸۰﴾
وَالَّذِيْ يُمِيْتُنِيْ ثُمَّ يُحْيِيْنِ ﴿۸۱﴾ وَالَّذِيْۤ اَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لِيْ
خَطِيْٓـَٔتِيْ يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿۸۲﴾ رَبِّ هَبْ لِيْ حُكْمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۳﴾
وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۸۴﴾ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ
وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ ﴿۸۵﴾ وَاغْفِرْ لِاَبِيْۤ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿۸۶﴾
وَلَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ ﴿۸۷﴾ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ﴿۸۸﴾ اِلَّا
مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿۸۹﴾ وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۹۰﴾

ع 4 17 8 — وقف لازم

(65) ہم نے موسیٰ اور ان کے ساتھ جانے والے بنی اسرائیل کو بچا لیا اور ان میں سے کوئی بھی ہلاک نہ ہوا۔
(66) پھر ہم نے فرعون اور اس کی قوم کو سمندر میں ڈبو کر ہلاک کر دیا۔ (67) بلاشبہ موسیٰ (علیہ السلام) کے لیے سمندر کے پھٹنے اور ان کے نجات پانے اور فرعون اور اس کی قوم کے ہلاک ہونے میں بہت بڑی نشانی ہے جو موسیٰ علیہ السلام کی سچائی کی دلیل ہے۔ فرعون کے اکثر ساتھی ایمان لانے والے نہیں تھے۔ (68) اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ آپ کا رب یقیناً سب پر غالب ہے جو اپنے دشمنوں سے بدلہ لیتا ہے اور ان میں سے جو توبہ کرے، اس پر بڑا مہربان ہے۔ (69) اے رسول (ﷺ)! انھیں ابراہیم (علیہ السلام) کا واقعہ بھی سنا دو۔ (70) جب انھوں نے اپنے باپ آزر اور اپنی قوم سے کہا: یہ کیا ہے جس کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو؟ (71) ان کی قوم نے انھیں جواب دیا: ہم بتوں کی عبادت کرتے ہیں اور ان کی عبادت پر قائم اور برابر ان کے مجاور بنے رہیں گے۔ (72) ابراہیم (علیہ السلام) نے ان سے کہا: جب تم ان بتوں کو پکارتے ہو تو کیا وہ تمھاری پکار سنتے ہیں؟ (73) یا جب تم ان کی اطاعت کرو تو وہ تمھیں نفع دیتے ہیں یا ان کی نافرمانی کرو تو وہ تمھیں نقصان پہنچاتے ہیں؟ (74) انھوں نے کہا: جب ہم ان سے دعا کرتے ہیں تو وہ ہماری فریاد نہیں سنتے اور نہ ہماری ان کی اطاعت کرنے پر وہ ہمیں نفع دیتے ہیں اور نہ ان کی نافرمانی پر وہ ہمیں نقصان پہنچاتے ہیں۔ قصہ مختصر کہ ہم نے اپنے آباء و اجداد کو اسی طرح کرتے پایا تو ہم بھی ان کی پیروی میں ایسا کرتے ہیں۔ (75) ابراہیم علیہ السلام نے کہا: اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جو تم بتوں کی عبادت کرتے ہو تو کیا تم نے کبھی اس بارے میں غور و فکر بھی کیا۔ (76) اور ان کے بارے میں جن کی تمھارے پہلے باپ دادا عبادت کرتے تھے۔ (77) بلاشبہ وہ سب کے سب میرے دشمن ہیں کیونکہ وہ سب باطل ہیں سوائے اللہ کے جو تمام مخلوقات کا رب ہے۔ (78) وہ جس نے مجھے پیدا کیا اور وہی دنیا و آخرت کی بھلائی کی طرف میری رہنمائی فرماتا ہے۔

(79) وہی اکیلا بھوک کے وقت مجھے کھانا کھلاتا اور مجھے پیاس لگنے پر پانی پلاتا ہے۔ (80) جب میں بیمار ہو جاؤں تو وہ اکیلا ہی مجھے بیماری سے شفا عطا فرماتا ہے جس کے سوا کوئی مجھے شفا دینے والا نہیں۔ (81) وہ میری عمر پوری ہونے پر اکیلا ہی مجھے فوت کرے گا اور میری موت کے بعد وہ دوبارہ مجھے زندہ کرے گا۔ (82) اور وہ جس اکیلے ہی سے مجھے امید ہے کہ وہ روز جزا میری خطائیں معاف کر دے گا۔ (83) ابراہیم علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا کرتے ہوئے کہا: اے میرے رب! مجھے دین میں سوجھ بوجھ عطا فرما اور مجھے ان انبیاء کے ساتھ ملا دے جو مجھ سے پہلے گزرے، اس طرح کہ مجھے ان کے ساتھ جنت میں داخل فرما۔ (84) اور میرا ذکر خیر اور اچھی تعریف ان لوگوں میں بھی باقی رکھ جو میرے بعد آنے والی صدیوں میں آئیں۔ (85) اور مجھے ان لوگوں میں شامل فرما جو ان جنتی گھروں کے وارث ہوں گے جن میں تیرے مومن بندوں کو نعمتوں سے نوازا جائے گا اور مجھے بھی ان جنتوں کا مکین بنا دے۔ (86) اور میرے باپ کو بخش دے، بلاشبہ وہ شرک کی وجہ سے حق سے گمراہ لوگوں میں سے تھا۔ یہ دعا ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ کے لیے اس وقت کی جب ان پر واضح نہیں ہوا تھا کہ ان کا باپ دوزخ والوں میں سے ہے اور جب یہ بات کھل کر ان کے سامنے آ گئی تو انھوں نے اس سے براءت کا اظہار کر دیا اور اس کے لیے دعا نہ کی۔ (87) اور جس دن لوگوں کو حساب کے لیے اٹھایا جائے گا، اس دن مجھے عذاب دے کر رسوا نہ کرنا۔
(88) جس دن انسان کو دنیا میں جمع کیا ہوا مال نفع نہ دے گا اور نہ وہ بیٹے کام آئیں گے جن سے وہ مدد لیتا تھا۔
(89) مگر جو اللہ کے پاس سلامتی والا دل لایا جس میں شرک، نفاق، ریاکاری اور تکبر نہ ہو تو وہ اپنے اس مال سے فائدہ اٹھائے گا جو اس نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا اور ان بیٹوں سے بھی نفع پائے گا جو اس کے لیے دعا کرتے ہوں۔ (90) جنت ان لوگوں کے قریب کی جائے گی جو اپنے رب کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے رک کر اس سے ڈرتے رہے۔

فوائد: ❀ دو صفات عزت اور رحمت اللہ تعالیٰ کے لیے ثابت ہیں۔ ❀ اندھی تقلید کے نقصانات ہیں۔ ❀ مومن کا اپنے رب سے امیدیں وابستہ رکھنا بہت عظیم کام ہے۔
❀ حسد، ریاکاری اور خود پسندی جیسی بیماریوں سے پاک دل کی بڑی اہمیت ہے۔

وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِلْغٰوِيْنَ ﴿۹۱﴾ وَقِيْلَ لَهُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ﴿۹۲﴾
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ هَلْ يَنْصُرُوْنَكُمْ اَوْ يَنْتَصِرُوْنَ ﴿۹۳﴾ فَكُبْكِبُوْا فِيْهَا
هُمْ وَالْغَاوٗنَ ﴿۹۴﴾ وَجُنُوْدُ اِبْلِيْسَ اَجْمَعُوْنَ ﴿۹۵﴾ قَالُوْا وَهُمْ فِيْهَا
يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۹۶﴾ تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۹۷﴾ اِذْ نُسَوِّيْكُمْ بِرَبِّ
الْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۸﴾ وَمَاۤ اَضَلَّنَاۤ اِلَّا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۹۹﴾ فَمَا لَنَا مِنْ شٰفِعِيْنَ ﴿۱۰۰﴾
وَلَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾ فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۲﴾
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ
لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۰۴﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوْحِ ِۨالْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۰۵﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ
اَخُوْهُمْ نُوْحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۰۶﴾ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۰۷﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ
اَطِيْعُوْنِ ﴿۱۰۸﴾ وَمَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ
الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۱۰﴾ قَالُوْۤا اَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ
الْاَرْذَلُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ قَالَ وَمَا عِلْمِيْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ اِنْ حِسَابُهُمْ
اِلَّا عَلٰى رَبِّيْ لَوْ تَشْعُرُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ وَمَاۤ اَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ اِنْ اَنَا
اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۱۵﴾ قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰنُوْحُ لَتَكُوْنَنَّ
مِنَ الْمَرْجُوْمِيْنَ ﴿۱۱۶﴾ قَالَ رَبِّ اِنَّ قَوْمِيْ كَذَّبُوْنِ ﴿۱۱۷﴾

ع 5 36 9

(91) میدانِ محشر میں آگ گمراہ لوگوں کے لیے ظاہر کر دی جائے گی جو دینِ حق سے بھٹکے رہے۔ (92) اور انھیں ڈانٹتے ہوئے کہا جائے گا: وہ بت کہاں ہیں جن کی تم عبادت کرتے تھے؟ (93) تم اللہ کو چھوڑ کر ان کی عبادت کرتے تھے؟ کیا وہ تمھیں اللہ کے عذاب سے بچا کر تمھاری مدد کر سکتے ہیں یا وہ خود اپنا بدلہ لے سکتے ہیں؟ (94) پھر انھیں اور ان کو گمراہ کرنے والے سب لوگوں کو ایک دوسرے کے اوپر آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ (95) بغیر کسی استثنا کے ابلیس کے مددگار تمام شیاطین کو بھی۔ (96) وہ مشرک کہیں گے جو اللہ کے ساتھ غیر اللہ کی عبادت کرتے تھے اور انھیں اللہ کا شریک بناتے تھے جبکہ وہ ان کے ساتھ جھگڑ رہے ہوں گے جن کی وہ اللہ کے سوا عبادت کرتے تھے۔ (97) اللہ کی قسم! یقیناً ہم تو حق سے دور کھلی گمراہی میں تھے۔ (98) جب ہم تمھیں تمام مخلوقات کے رب کے برابر سمجھ بیٹھے تھے اور تمھاری اس طرح عبادت کرتے تھے جس طرح اس کی عبادت کرتے تھے۔ (99) ہمیں تو سوائے ان مجرموں کے کسی نے راہِ حق سے نہیں بھٹکایا جنھوں نے ہمیں اللہ کے سوا ان کی عبادت کی طرف بلایا تھا۔ (100) اب تو ہمارے کوئی سفارشی بھی نہیں جو ہمیں اللہ کے عذاب سے نجات دلانے کے لیے اللہ کے حضور ہماری سفارش کریں۔ (101) نہ ہمارا کوئی مخلص اور محبت کرنے والا دوست ہے جو ہمارا دفاع اور ہماری سفارش کرے۔ (102) کاش! ہمیں ایک دفعہ دنیا کی طرف لوٹ جانے کا موقع مل جائے تو ہم ضرور اللہ پر ایمان لانے والوں میں سے ہو جائیں۔ (103) بلاشبہ ابراہیم علیہ السلام کے مذکورہ قصے اور جھٹلانے والوں کے انجام میں یقیناً نصیحت حاصل کرنے والوں کے لیے سامانِ عبرت ہے۔ ان میں سے اکثر ایمان لانے والے نہیں تھے۔ (104) اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ آپ کا رب ہی سب پر غالب ہے جو اپنے دشمنوں سے انتقام لیتا ہے اور جو ان میں سے توبہ کرے، وہ اس پر مہربان ہے۔ (105) قومِ نوح نے جب نوح علیہ السلام کو جھٹلایا تو انھوں نے تمام رسولوں کو جھٹلا دیا۔ (106) جب ان کے نسبی بھائی نوح نے ان سے کہا: کیا تم اللہ کے خوف سے غیر اللہ کی عبادت چھوڑ کر اس سے ڈرتے نہیں؟ (107) بلاشبہ میں تمھاری طرف رسول بن کر آیا ہوں۔ اللہ نے مجھے تمھاری طرف بھیجا ہے۔ میں امانت دار ہوں کہ اللہ نے میری طرف جو وحی کی ہے، اس میں اضافہ کرتا ہوں نہ کمی۔ (108) اللہ کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے رک کر اس سے ڈرو اور میں تمھیں جو حکم دوں اور جس سے تمھیں منع کروں، اس میں میری اطاعت کرو۔ (109) میں اپنے رب کی طرف سے جو پیغام تمھیں پہنچا رہا ہوں، اس پر تم سے کوئی ثواب اور بدلہ نہیں مانگتا۔ میرا ثواب تو صرف تمام مخلوقات کے رب اللہ کے ذمے ہے، اس کے علاوہ کسی کے ذمے نہیں۔ (110) لہٰذا اللہ کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے رک کر اس سے ڈرو اور میں تمھیں جو حکم دوں اور جس سے تمھیں منع کروں، اس میں میری اطاعت کرو۔ (111) ان کی قوم نے ان سے کہا: اے نوح! کیا ہم تجھ پر ایمان لائیں اور جو تو لایا ہے ہم اس کی پیروی کریں اور اس پر عمل کریں جبکہ حالت یہ ہے کہ تیرے پیرو کار صرف گھٹیا لوگ ہیں۔ ان میں کوئی بھی سردار اور معزز آدمی شامل نہیں؟! (112) نوح علیہ السلام نے ان سے کہا: مجھے کیا علم کہ یہ مومن پہلے کیا کرتے رہے؟ میں ان پر نگران تو ہوں نہیں کہ ان کے اعمال شمار کرتا۔ (113) ان کا حساب تو اللہ ہی کے ذمے ہے جو ان کے خفیہ اور علانیہ حالات جانتا ہے اور وہ میرے ذمے نہیں۔ اگر تمھیں شعور ہو تو تم یہ بات نہ کرو جو تم نے کی ہے۔ (114) تمھارا مطالبہ تسلیم کر کے تاکہ تم ایمان لے آؤ، میں ایمان والوں کو اپنی مجلس سے دھکے دے کر نکالنے والا نہیں۔ (115) میں تو بس صاف طور پر ڈرانے والا ہوں۔ میں تمھیں اللہ کے عذاب سے ڈراتا ہوں۔ (116) ان کی قوم نے ان سے کہا: اگر تم اس دعوت سے باز نہ آئے جو تم ہمیں دے رہے ہو تو ضرور تمھیں گالیاں پڑیں گی اور تمھیں پتھر مار مار کر جان سے مار دیا جائے گا۔

(117) نوح علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا کرتے ہوئے کہا: اے میرے رب! بلاشبہ میری قوم نے مجھے جھٹلایا ہے اور جو تیری طرف سے میں لایا ہوں، اس میں میری تصدیق نہیں کی۔

فوائد: ❀ گمراہی کے متعلق سوال پر دوسرے گمراہوں کو الزام دینا ان لوگوں کے لیے نفع بخش نہ ہوگا۔

❀ اللہ کے کسی ایک رسول کو جھٹلانا تمام رسولوں کو جھٹلانے کے مترادف ہے۔ ❀ ابراہیم علیہ السلام کے قصے میں بڑی خوبصورتی سے قیامت کے تذکرے میں کلام کو لمبا کرنے سے بچا گیا اور پھر ان کے قصے کے اختتام کی طرف رجوع کیا گیا ہے۔ ❀ ایمان میں پہل کرنے والے افضل ہیں، خواہ وہ فقیر اور کمزور لوگ ہی ہوں۔

فَافْتَحْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَّنَجِّنِيْ وَمَنْ مَّعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١١٨﴾
فَاَنْجَيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿١١٩﴾ ثُمَّ اَغْرَقْنَا بَعْدُ
الْبٰقِيْنَ ﴿١٢٠﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٢١﴾ وَ
اِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٢٢﴾ كَذَّبَتْ عَادُ ِۨالْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٢٣﴾ اِذْ
قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٢٤﴾ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٢٥﴾
فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٢٦﴾ وَمَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ
اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٢٧﴾ اَتَبْنُوْنَ بِكُلِّ رِيْعٍ اٰيَةً تَعْبَثُوْنَ ﴿١٢٨﴾ وَ
تَتَّخِذُوْنَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ ﴿١٢٩﴾ وَاِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ
جَبَّارِيْنَ ﴿١٣٠﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٣١﴾ وَاتَّقُوا الَّذِيْۤ اَمَدَّكُمْ بِمَا
تَعْلَمُوْنَ ﴿١٣٢﴾ اَمَدَّكُمْ بِاَنْعَامٍ وَّبَنِيْنَ ﴿١٣٣﴾ وَجَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿١٣٤﴾ اِنِّيْۤ
اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿١٣٥﴾ قَالُوْا سَوَآءٌ عَلَيْنَاۤ اَوَعَظْتَ
اَمْ لَمْ تَكُنْ مِّنَ الْوٰعِظِيْنَ ﴿١٣٦﴾ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا خُلُقُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٣٧﴾ وَمَا
نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿١٣٨﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاَهْلَكْنٰهُمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَ
مَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٣٩﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٤٠﴾
كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٤١﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ صٰلِحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٤٢﴾

(118) لہٰذا تو میرے اور ان کے درمیان کوئی قطعی فیصلہ کر دے جو ان کے باطل پر اڑنے کی وجہ سے انھیں ہلاک کر دے اور مجھے اور میرے ایمان دار ساتھیوں کو اس عذاب سے بچا لے جس سے تو میری کافر قوم کو ہلاک کرے۔

(119) چنانچہ ہم نے اس کی دعا قبول کی اور اسے اور اس کے ایمان دار ساتھیوں کو اس کشتی میں نجات دی جو لوگوں اور جانوروں سے بھری ہوئی تھی۔

(120) پھر ان کے بعد ہم نے باقیوں کو غرق کر دیا اور وہ تھی قومِ نوح۔

(121) بلاشبہ نوح (علیہ السلام) اور ان کی قوم کے مذکورہ قصے میں اور نوح (علیہ السلام) اور ان کے اہلِ ایمان ساتھیوں کو نجات دینے اور ان کی قوم کے کافروں کو ہلاک و تباہ کرنے میں نصیحت حاصل کرنے والوں کے لیے بہت بڑی عبرت ہے۔ قوم نوح کی اکثریت ایمان نہیں رکھتی تھی۔

(122) اور اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ آپ کا رب ہی سب پر غالب ہے جو اپنے دشمنوں سے بدلہ لیتا ہے اور ان میں سے جو توبہ کرے، اس پر بڑا مہربان ہے۔

(123) قومِ عاد نے جب اپنے رسول ہود علیہ السلام کو جھٹلایا تو گویا انھوں نے سب رسولوں کو جھٹلایا۔

(124) یاد کرو جب ان سے ان کے نسبی بھائی ہود (علیہ السلام) نے کہا: کیا تم اللہ کے خوف سے غیر اللہ کی عبادت ترک کر کے اس سے ڈرتے نہیں ہو؟!

(125) بلاشبہ میں تمھارا رسول ہوں۔ اللہ نے مجھے تمھاری طرف بھیجا ہے۔ میں امانت دار ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے تبلیغ کی جو ذمہ داری مجھے سونپی ہے، میں اس میں کمی بیشی نہیں کرتا۔

(126) اس لیے اللہ کے حکموں کو مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے رک کر اس سے ڈرو اور میں تمھیں جو حکم دوں اور جس بات سے تمھیں منع کروں، تم اس میں میری اطاعت کرو۔

(127) اور میں اپنے رب کی طرف سے تمھیں جو پہنچاتا ہوں، اس پر تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا۔ میرا اجر صرف اس اللہ کے ذمے ہے جو تمام مخلوقات کا رب ہے، اس کے علاوہ کسی کے ذمے نہیں۔

(128) کیا تم ہر بلند اور اونچی جگہ پر بطور کھیل تماشا اپنے کسی دنیاوی یا اخروی فائدے کے بغیر یادگار عمارت تعمیر کرتے ہو؟! (129) اور تم قلعے اور محلات تعمیر کرتے ہو، گویا کہ تم اس دنیا میں ہمیشہ رہو گے اور اس سے اگلے جہان منتقل نہیں ہو گے؟! (130) جب تم کسی کو قتل کرتے ہو یا کسی پر ہاتھ ڈالتے ہو تو بغیر نرمی اور رحم کے جابر و ظالم بن کر پکڑتے ہو۔ (131) لہٰذا اللہ کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے رک کر اللہ سے ڈرو اور جس بات کا میں تمھیں حکم دوں اور جس سے منع کروں، اس میں میری اطاعت کرو۔ (132) اس اللہ کی ناراضی اور غصے سے ڈرو جس نے تمھیں اپنی ان نعمتوں سے نوازا ہے جنھیں تم جانتے ہو۔ (133) اس نے تمھیں مال مویشی دیے اور اولاد عطا کی۔ (134) اس نے تمھیں باغات اور جاری چشمے عطا کیے۔ (135) اے میری قوم! بلاشبہ میں تمھارے بارے میں بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں اور وہ ہے قیامت کا دن۔ (136) ان سے ان کی قوم نے کہا: آپ کا ہمیں نصیحت کرنا اور نہ کرنا ہمارے لیے برابر ہے۔ ہم ہرگز آپ پر ایمان نہیں لائیں گے اور نہ اسے چھوڑیں گے جس پر ہم ہیں۔ (137) یہ تو بس پہلے لوگوں کا دین اور ان کے اخلاق و عادات ہیں۔ (138) اور ہمیں ہرگز عذاب نہیں دیا جائے گا۔ (139) لہٰذا وہ اپنے نبی ہود علیہ السلام کو جھٹلانے پر اڑے رہے تو ان کے جھٹلانے کے باعث ہم نے انھیں بانجھ (تباہ کن) آندھی کے ساتھ ہلاک کر دیا۔ بلاشبہ اس ہلاکت میں نصیحت حاصل کرنے والوں کے لیے یقینی عبرت ہے۔ ان کی اکثریت ایمان لانے والی نہ تھی۔ (140) اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ آپ کا رب ہی سب پر غالب ہے جو اپنے دشمنوں سے انتقام لیتا ہے اور اس کے بندوں میں سے جو توبہ کرے، اس پر بڑا مہربان ہے۔ (141) قومِ ثمود نے اپنے نبی صالح علیہ السلام کو جھٹلا کر تمام رسولوں کو جھٹلایا۔ (142) جب ان سے ان کے نسبی بھائی صالح (علیہ السلام) نے کہا: کیا تم اللہ کے خوف سے، اس سے ڈرتے ہوئے غیر اللہ کی عبادت چھوڑتے نہیں ہو؟!

فوائد: ❀ ظالموں کو ہلاک کرنا اور مومنوں کو نجات دینا اللہ تعالیٰ کا دستور ہے۔ ❀ دنیا کی طرف جھکاؤ کے شدید نقصانات ہیں۔ ❀ اہلِ باطل کی ڈھٹائی اور ہٹ دھرمی کا بیان ہے۔ ❀ کفر کے باوجود نعمتوں کا مسلسل ملنا ان کی ہلاکت کے لیے ڈھیل ہے۔

إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٤٣﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١٤٤﴾ وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ
مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٤٥﴾ أَتُتْرَكُونَ فِي مَا هَاهُنَا
آمِنِينَ ﴿١٤٦﴾ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿١٤٧﴾ وَزُرُوعٍ وَنَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِيمٌ ﴿١٤٨﴾
وَتَنْحِتُونَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا فَارِهِينَ ﴿١٤٩﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١٥٠﴾
وَلَا تُطِيعُوا أَمْرَ الْمُسْرِفِينَ ﴿١٥١﴾ الَّذِينَ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ وَ
لَا يُصْلِحُونَ ﴿١٥٢﴾ قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِينَ ﴿١٥٣﴾ مَا أَنْتَ إِلَّا بَشَرٌ
مِثْلُنَا فَأْتِ بِآيَةٍ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿١٥٤﴾ قَالَ هَٰذِهِ نَاقَةٌ
لَهَا شِرْبٌ وَلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَعْلُومٍ ﴿١٥٥﴾ وَلَا تَمَسُّوهَا بِسُوءٍ فَيَأْخُذَكُمْ
عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿١٥٦﴾ فَعَقَرُوهَا فَأَصْبَحُوا نَادِمِينَ ﴿١٥٧﴾ فَأَخَذَهُمُ
الْعَذَابُ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿١٥٨﴾
وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٥٩﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٦٠﴾
إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ لُوطٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٦١﴾ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٦٢﴾
فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١٦٣﴾ وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ
إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٦٤﴾ أَتَأْتُونَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعَالَمِينَ ﴿١٦٥﴾ وَ
تَذَرُونَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ ۚ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ عَادُونَ ﴿١٦٦﴾

8 ع 19 12

﴿143﴾ بلاشبہ میں تمھارا رسول ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے تمھاری طرف بھیجا ہے اور اس کی طرف سے دیا گیا پیغام میں ایمان داری سے پہنچا رہا ہوں۔ میں اس میں کمی بیشی نہیں کرتا۔ ﴿144﴾ لہٰذا اللہ سے ڈرتے ہوئے اس کے حکم مانو اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز آجاؤ اور میں تمھیں جو حکم دوں اور جس سے منع کروں، اس میں میری اطاعت کرو۔ ﴿145﴾ اور میں اپنے رب کی طرف سے جو پیغام تمھیں پہنچاتا ہوں، اس پر تم سے کسی قسم کی کوئی اجرت نہیں مانگتا۔ میرا ثواب صرف اس اللہ کے ذمے ہے جو تمام مخلوقات کا رب ہے، اس کے سوا کسی دوسرے کے ذمے نہیں۔ ﴿146﴾ کیا تم یہ امید رکھتے ہو کہ جن نعمتوں اور بھلائیوں میں تم ہو، تمھیں ان میں یونہی امن کے ساتھ چھوڑ دیا جائے گا، تمھیں کوئی ڈر اور خطرہ نہ ہوگا؟! ﴿147﴾ یعنی باغوں اور جاری چشموں میں۔ ﴿148﴾ اور ان کھیتوں اور کھجوروں میں جن کے پھل نرم اور پکے ہیں۔ ﴿149﴾ اور تم گھر بنانے کے لیے پہاڑوں کو کاٹتے ہو جن میں تم رہتے ہو اور تم اس سنگ تراشی کے ماہر ہو۔ ﴿150﴾ تم اللہ کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے رک کر اس سے ڈرو اور جس بات کا میں تمھیں حکم دوں اور جس سے منع کروں، اس میں میری اطاعت کرو۔ ﴿151﴾ گناہوں میں پڑ کر خود اپنے اوپر ظلم کرنے والوں کی اطاعت نہ کرو۔ ﴿152﴾ جو گناہ پھیلا کر زمین میں فساد برپا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا التزام کر کے اپنی اصلاح نہیں کرتے۔ ﴿153﴾ ان کی قوم نے ان سے کہا: تم تو ان لوگوں میں سے ہو جن پر بار بار جادو کیا گیا ہو اور اس جادو نے ان کی عقلوں پر غلبہ پا کر انھیں ختم کر دیا ہو۔ ﴿154﴾ تم تو بس ہماری طرح بشر ہو۔ تمھیں ہم پر کوئی برتری حاصل نہیں کہ تم رسول بنو، لہٰذا تم اگر اپنے رسول ہونے کے دعوے میں سچے ہو تو کوئی نشانی لاؤ جو اس بات کی دلیل ہو کہ تم واقعی رسول ہو۔ ﴿155﴾ اللہ تعالیٰ نے انھیں ایک نشانی دی جو کہ ایک اونٹنی تھی جسے اللہ تعالیٰ نے چٹان سے نکالا، صالح علیہ السلام نے ان سے کہا: یہ اونٹنی ہے جسے دیکھا اور چھوا جا سکتا ہے۔ پانی پینے کی ایک باری اس کی ہے اور ایک مقرر باری تمھاری۔ جس دن تمھاری باری ہوگی، اس دن یہ نہیں پیے گی اور جس دن اس کی باری ہوگی، اس دن تم نہیں پیو گے۔ ﴿156﴾ اور اسے برے ارادے، یعنی کوچیں کاٹنے یا مارنے کی نیت سے ہاتھ نہ لگانا ورنہ اس وجہ سے تم پر اللہ کا عذاب آجائے گا جس کے ذریعے سے وہ ایک بہت بڑے عظیم دن میں، جس میں تم پر آزمائش نازل ہوگی، تمھیں ہلاک کر دے گا۔ ﴿157﴾ پھر وہ اس کی کوچیں کاٹنے پر متفق ہو گئے اور ان کے بدبخت ترین آدمی نے اس کی کوچیں کاٹ دیں، پھر جب انھیں علم ہوا کہ عذاب ہر صورت میں ان پر آنے والا ہے تو وہ اپنے اس اقدام پر پچھتائے لیکن عذاب دیکھ کر ندامت فائدہ نہیں دیتی۔ ﴿158﴾ پھر انھیں اس عذاب نے پکڑ لیا جس کی انھیں دھمکی دی گئی تھی اور وہ زلزلہ اور سخت چنگھاڑ تھی۔ بلاشبہ صالح (علیہ السلام) اور ان کی قوم کے مذکورہ قصے میں نصیحت حاصل کرنے والوں کے لیے یقیناً بہت بڑی عبرت ہے۔ ان کی اکثریت ایمان لانے والی نہ تھی۔ ﴿159﴾ اور اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! بلاشبہ آپ کا رب ہی سب پر غالب ہے جو اپنے دشمنوں سے انتقام لیتا ہے اور اپنے توبہ کرنے والے بندوں پر بڑا مہربان ہے۔ ﴿160﴾ قومِ لوط نے اپنے نبی لوط علیہ السلام کو جھٹلا کر سارے رسولوں ہی کو جھٹلا دیا۔ ﴿161﴾ جب ان سے ان کے نسبی بھائی لوط (علیہ السلام) نے کہا: کیا تم اللہ سے نہیں ڈرتے کہ اس کے خوف سے شرک چھوڑ دو؟! ﴿162﴾ بلاشبہ میں تمھارا رسول ہوں۔ اللہ نے مجھے تمھاری طرف بھیجا ہے۔ میں پوری امانت داری سے اس کا پیغام پہنچاتا ہوں۔ اس میں کمی بیشی نہیں کرتا۔ ﴿163﴾ لہٰذا تم اللہ کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے رک کر اس سے ڈرو اور میں جس بات کا تمھیں حکم دوں اور جس سے منع کروں، اس میں میری بات مانو۔ ﴿164﴾ میں اپنے رب کی طرف سے تمھیں جو تبلیغ کرتا ہوں، اس پر تم سے کوئی صلہ نہیں مانگتا۔ میرا ثواب تو صرف اس اللہ کے ذمے ہے جو تمام مخلوقات کا رب ہے، اس کے سوا کسی کے ذمے نہیں۔ ﴿165﴾ کیا تم لوگوں میں سے مردوں کے ساتھ بدفعلی کرتے ہو؟! ﴿166﴾ اللہ تعالیٰ نے تمھارے شہوانی تقاضے پورے کرنے کے لیے تمھاری بیویوں کی جو شرمگاہیں بنائی ہیں، انھیں چھوڑ دیتے ہو؟! بلکہ تم یہ گھناؤنا اور خلافِ شریعت کام کر کے اللہ کی حدوں کو پامال کرنے والے بن چکے ہو۔

فوائد: ❀ نعمتوں کے ذریعے سے نصیحت اور یاددہانی سے ایمان کی امید ہوتی ہے اور بندے کے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ ❀ گناہ ہی زمین میں فسادات کا سبب ہیں۔ ❀ لواطت (مردوں سے بدفعلی) فطرت سے انحراف اور بڑا خطرناک گناہ ہے۔

قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰلُوْطُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِيْنَ ﴿١٦٧﴾ قَالَ اِنِّيْ
لِعَمَلِكُمْ مِّنَ الْقَالِيْنَ ﴿١٦٨﴾ رَبِّ نَجِّنِيْ وَاَهْلِيْ مِمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٦٩﴾ فَنَجَّيْنٰهُ وَ
اَهْلَهٗۤ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٧٠﴾ اِلَّا عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ ﴿١٧١﴾ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿١٧٢﴾
وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿١٧٣﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ
وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٧٤﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٧٥﴾
كَذَّبَ اَصْحٰبُ لْـَٔيْكَةِ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٧٦﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ اَلَا
تَتَّقُوْنَ ﴿١٧٧﴾ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٧٨﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٧٩﴾
وَمَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٨٠﴾
اَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُخْسِرِيْنَ ﴿١٨١﴾ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ
الْمُسْتَقِيْمِ ﴿١٨٢﴾ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ
مُفْسِدِيْنَ ﴿١٨٣﴾ وَاتَّقُوا الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالْجِبِلَّةَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٨٤﴾
قَالُوْۤا اِنَّمَاۤ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ﴿١٨٥﴾ وَمَاۤ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَ
اِنْ نَّظُنُّكَ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿١٨٦﴾ فَاَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ
اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿١٨٧﴾ قَالَ رَبِّيْۤ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٨٨﴾ فَكَذَّبُوْهُ
فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿١٨٩﴾

ع 9 16 13

(167) ان سے ان کی قوم نے کہا: اے لوط! اگر تو ہمیں اس کام سے منع کرنے اور روکنے ٹوکنے سے باز نہ آیا تو یقیناً ہم ضرور تجھے اور تیرے ساتھیوں کو اپنی اس بستی سے نکال دیں گے۔

(168) لوط (علیہ السلام) نے ان سے کہا: مجھے تمھارے اس کام سے جو تم کرتے ہو، سخت نفرت اور بیزاری ہے۔

(169) انھوں نے اپنے رب سے دعا کرتے ہوئے کہا: اے میرے رب! ان کے اس برے فعل کی وجہ سے جو عذاب ان پر آنے والا ہے، اس سے مجھے اور میرے گھر والوں کو بچا لے۔

(170) سو ہم نے اس کی دعا قبول کی اور اسے اور اس کے تمام اہلِ خانہ کو نجات بخشی۔

(171) سوائے اس کی بیوی کے۔ وہ کافر تھی، اس لیے ہلاک اور تباہ و برباد ہونے والوں میں شامل ہوئی۔

(172) پھر جب لوط (علیہ السلام) اور ان کے اہل و عیال بستی (سدوم) سے نکلے تو ان کے بعد ہم نے ان کی باقی قوم کو بری طرح تباہ و برباد کر دیا۔

(173) ہم نے ان پر آسمان سے بارش کی طرح پتھر برسائے۔ سو ان لوگوں کی بارش بہت بری تھی جنھیں لوط (علیہ السلام) اللہ کے عذاب سے ڈراتے اور خبردار کرتے رہے کہ اگر وہ اپنی اس بری عادت پر قائم رہے تو ان پر عذاب آ جائے گا۔

(174) بلاشبہ قومِ لوط کی بے حیائی کی وجہ سے اس پر نازل ہونے والے مذکورہ عذاب میں عبرت پکڑنے والوں کے لیے یقینی عبرت ہے۔ ان کی اکثریت ایمان لانے والی نہ تھی۔

(175) اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! بلاشبہ آپ کا رب ہی سب پر غالب ہے جو اپنے دشمنوں سے بدلہ لیتا ہے اور اپنے بندوں میں سے توبہ کرنے والوں پر بڑا مہربان ہے۔

(176) گھنے درختوں والی بستی کے باشندوں نے جب اپنے نبی شعیب علیہ السلام کو جھٹلایا تو انھوں نے گویا سارے رسولوں کو جھٹلایا۔

(177) جب ان سے ان کے نبی شعیب (علیہ السلام) نے کہا: کیا تم اللہ سے ڈرتے نہیں کہ اس کے خوف سے شرک کرنا چھوڑ دو؟!

(178) بلاشبہ میں تمھارا رسول ہوں۔ اللہ نے مجھے تمھاری طرف بھیجا ہے۔ میں امانت داری سے اس کی طرف سے پیغام پہنچاتا ہوں۔ جس بات کی تبلیغ کا اس نے مجھے حکم دیا ہے، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کرتا۔

(179) لہٰذا تم اللہ کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے رک کر اس سے ڈرو اور جس بات کا میں تمھیں حکم دوں اور جس سے منع کروں، اس میں میری اطاعت کرو۔

(180) میں تمھیں اپنے رب کی طرف سے جو بتاتا ہوں، اس پر تم سے کوئی معاوضہ طلب نہیں کرتا۔ میرا اجر و ثواب صرف اللہ کے ذمے ہے جو تمام مخلوقات کا رب ہے، کسی دوسرے کے ذمے نہیں۔ (181) جب لوگوں کو کوئی چیز بیچو تو ماپ پورا پورا دو اور ان لوگوں میں سے نہ بنو جو لوگوں کو بیچتے وقت ماپ میں کمی کرتے ہیں۔ (182) اور جب دوسروں کو وزن کر کے دو تو سیدھی اور صحیح ترازو سے تول کر دو۔ (183) لوگوں کے حقوق میں کمی نہ کرو اور نافرمانیوں کا ارتکاب کر کے بے باکی سے زمین میں فساد نہ پھیلاتے پھرو۔ (184) ڈرو اس ذات سے جس نے تمھیں پیدا کیا اور سابقہ امتوں کو بھی پیدا کیا کہ کہیں وہ تم پر اپنا عذاب ہی نازل نہ کر دے۔ (185) قومِ شعیب نے شعیب (علیہ السلام) سے کہا: تو تو ان لوگوں میں سے ہے جن پر بار بار جادو ہوا ہو حتی کہ یہ جادو تیری عقل پر پوری طرح چھا گیا اور اس نے اسے ختم کر دیا ہے۔ (186) اور تو تو ہماری طرح بشر ہے۔ تجھے ہم پر کوئی درجہ حاصل نہیں، پھر تو رسول کیسے بن گیا؟ ہم تو تجھے تیرے رسول ہونے کے دعوے میں جھوٹا ہی خیال کرتے ہیں۔ (187) اور اگر تو اپنے اس دعوے میں سچا ہے تو ہم پر آسمان کا کوئی ٹکڑا گرا دے۔ (188) شعیب (علیہ السلام) نے ان سے کہا: جو شرک اور نافرمانیاں تم کرتے ہو، میرا رب انھیں خوب جانتا ہے۔ تمھارے اعمال کی کوئی چیز اُس سے چھپی نہیں۔ (189) چونکہ وہ اسے جھٹلانے پر اڑے رہے تو انھیں بڑے عذاب نے اس طرح دبوچا کہ شدید گرمی والے دن کے بعد بادل نے ان پر سایہ کیا جس نے ان پر آگ برسائی تو اس نے انھیں جلا کر راکھ کر دیا۔ بلاشبہ ان کی ہلاکت کا دن انتہائی ہولناک تھا۔

فوائد: ❀ اللہ کی طرف دعوت دینے والے کے لیے یہ بہت بڑی آزمائش ہے کہ اس کے گھر والے کافر یا گناہ گار ہوں۔ ❀ ایمان کے بغیر محض زمینی (دنیاوی) تعلقات نزولِ عذاب کے وقت کوئی فائدہ نہیں دیتے۔ ❀ ناپ پورا پورا دینا فرض ہے اور ڈنڈی مارنا حرام ہے۔

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ﴿١٩٠﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ
لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٩١﴾ وَإِنَّهُ لَتَنزِيلُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٩٢﴾ نَزَلَ بِهِ
الرُّوحُ الْأَمِينُ ﴿١٩٣﴾ عَلَىٰ قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنذِرِينَ ﴿١٩٤﴾ بِلِسَانٍ
عَرَبِيٍّ مُّبِينٍ ﴿١٩٥﴾ وَإِنَّهُ لَفِي زُبُرِ الْأَوَّلِينَ ﴿١٩٦﴾ أَوَلَمْ يَكُن لَّهُمْ آيَةً أَن
يَعْلَمَهُ عُلَمَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ ﴿١٩٧﴾ وَلَوْ نَزَّلْنَاهُ عَلَىٰ بَعْضِ الْأَعْجَمِينَ ﴿١٩٨﴾
فَقَرَأَهُ عَلَيْهِم مَّا كَانُوا بِهِ مُؤْمِنِينَ ﴿١٩٩﴾ كَذَٰلِكَ سَلَكْنَاهُ فِي قُلُوبِ
الْمُجْرِمِينَ ﴿٢٠٠﴾ لَا يُؤْمِنُونَ بِهِ حَتَّىٰ يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ﴿٢٠١﴾ فَيَأْتِيَهُم
بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٢٠٢﴾ فَيَقُولُوا هَلْ نَحْنُ مُنظَرُونَ ﴿٢٠٣﴾
أَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُونَ ﴿٢٠٤﴾ أَفَرَأَيْتَ إِن مَّتَّعْنَاهُمْ سِنِينَ ﴿٢٠٥﴾ ثُمَّ
جَاءَهُم مَّا كَانُوا يُوعَدُونَ ﴿٢٠٦﴾ مَا أَغْنَىٰ عَنْهُم مَّا كَانُوا يُمَتَّعُونَ ﴿٢٠٧﴾
وَمَا أَهْلَكْنَا مِن قَرْيَةٍ إِلَّا لَهَا مُنذِرُونَ ﴿٢٠٨﴾ ذِكْرَىٰ وَمَا كُنَّا
ظَالِمِينَ ﴿٢٠٩﴾ وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيَاطِينُ ﴿٢١٠﴾ وَمَا يَنبَغِي لَهُمْ وَمَا
يَسْتَطِيعُونَ ﴿٢١١﴾ إِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُولُونَ ﴿٢١٢﴾ فَلَا تَدْعُ مَعَ
اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ فَتَكُونَ مِنَ الْمُعَذَّبِينَ ﴿٢١٣﴾ وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ
الْأَقْرَبِينَ ﴿٢١٤﴾ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٢١٥﴾

(190) بلاشبہ قومِ شعیب کی ہلاکت کے مذکورہ واقعے میں نصیحت حاصل کرنے والوں کے لیے یقیناً بہت بڑی عبرت ہے۔ ان کی اکثریت ایمان دار نہیں تھی۔

(191) اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ آپ کا رب ہی سب پر غالب ہے جو اپنے دشمنوں سے بدلہ لیتا ہے اور اس کے بندوں میں سے جو توبہ کرے، اس پر بڑا مہربان ہے۔

(192) بلاشبہ محمد ﷺ پر نازل کیا گیا یہ قرآن، تمام مخلوقات کے رب کا اتارا ہوا ہے۔

(193) جسے جبریل امین علیہ السلام لے کر اترے۔

(194) اے رسول (ﷺ)! وہ اسے لے کر آپ کے دل پر نازل ہوا تاکہ آپ بھی ان رسولوں میں سے ہوں جو لوگوں کو خبردار کرتے رہے اور انھیں اللہ کے عذاب سے ڈراتے رہے۔

(195) جسے وہ صاف اور واضح عربی زبان میں لے کر آیا۔

(196) اور بلاشبہ اس قرآن کا تذکرہ پہلے نبیوں کی کتابوں میں بھی ہے۔ سابقہ آسمانی کتابوں نے اس کی بشارت دی ہے۔

(197) کیا آپ کو جھٹلانے والے ان لوگوں کے لیے آپ کی سچائی کی یہ عظیم نشانی کافی نہیں کہ آپ پر نازل ہونے والے اس کلام کی حقیقت بنی اسرائیل کے علماء جانتے ہیں، جیسے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ۔

(198) اگر ہم یہ قرآن عجمیوں کے کسی فرد پر نازل کرتے جو عربی زبان نہیں بولتے۔

(199) پھر وہ ان کے سامنے اس کی تلاوت کرتا تو بھی وہ اس پر ایمان لانے والے نہ ہوتے کیونکہ وہ ضرور کہتے: ہمیں اس کی سمجھ ہی نہیں آتی، لہٰذا انھیں اس پر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ یہ ان کی زبان میں نازل ہوا۔

(200) اسی طرح انکار اور کفر ہم نے مجرموں کے دلوں میں داخل کر دیا ہے۔

(201) وہ جب تک دردناک عذاب نہ دیکھ لیں، اپنے کفر کو چھوڑیں گے نہ ایمان لائیں گے۔

(202) اور وہ عذاب ان پر اچانک آجائے گا اور اتنا اچانک آئے گا کہ انھیں اس کے آنے کی خبر تک نہ ہوگی۔ (203) جب یہ عذاب ان پر اچانک آجائے گا تو وہ شدید حسرت کے مارے کہیں گے: کیا ہمیں مہلت ملے گی کہ ہم اللہ کے حضور توبہ کر لیں؟ (204) کیا یہ کافر ہمارے عذاب کی جلدی مچاتے ہوئے کہتے ہیں: ہم ہرگز تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے حتی کہ تو اپنے خیال کے مطابق ہم پر آسمان ٹکڑے ٹکڑے کر کے گرا دے؟ (205) اے رسول (ﷺ)! اچھا آپ مجھے یہ بتائیں کہ ان کافروں کو جو آپ کے لائے ہوئے کلام پر ایمان لانے سے منہ پھیرنے والے ہیں، اگر ہم ایک لمبی مدت کے لیے نعمتوں سے فائدہ اٹھانے دیں۔ (206) پھر نعمتوں سے فائدہ اٹھانے والے اس دور کے بعد ان پر وہی عذاب آجائے جس سے یہ ڈرائے دھمکائے جاتے تھے۔ (207) دنیا میں جن نعمتوں سے وہ فائدہ اٹھاتے رہے ہیں، وہ ان کے کس کام کی؟! یقیناً یہ ساری نعمتیں ختم ہو جائیں گی اور انھیں کوئی فائدہ نہ دیں گی۔ (208) ہم نے کسی امت کو اس وقت تک ہلاک اور تباہ نہیں کیا جب تک اس کی طرف رسول بھیج کر اور کتابیں نازل کر کے اس پر حجت قائم نہیں کر لی۔ (209) انھیں وعظ و نصیحت کے لیے، ہم نے رسول بھیج کر اور کتابیں نازل کر کے ان پر حجت قائم کرنے کے بعد انھیں عذاب دے کر ان پر ظلم نہیں کیا۔ (210) اس قرآن کو رسول اکرم ﷺ کے دل پر شیاطین لے کر نہیں اترے۔ (211) نہ ان کا اسے آپ کے دل پر لے کر اترنا صحیح ہے اور نہ انھیں اس کی طاقت ہے۔ (212) اور انھیں اس کی طاقت ہو بھی نہیں سکتی کیونکہ انھیں آسمان کی نزول قرآن والی جگہ سے دور کر دیا گیا ہے، تو وہ کیسے وہاں پہنچ سکتے ہیں اور اسے لے کر نازل ہو سکتے ہیں؟! (213) اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو شریک کر کے اس کی عبادت نہ کرو ورنہ اس وجہ سے تم بھی سزا کے حق دار ٹھہرو گے۔ (214) اے رسول (ﷺ)! درجہ بدرجہ اپنی قوم کے قریبی لوگوں کو ڈرائیے تاکہ شرک پر قائم رہنے کی وجہ سے ان پر اللہ کا عذاب نہ آجائے۔ (215) جو شخص مومن بن کر آپ کا پیروکار ہو جائے، اس پر رحمت و شفقت کرتے ہوئے قول و فعل میں اس کے ساتھ نرمی والا برتاؤ کریں۔

فوائد: ❀ مسلمان کی عربی زبان پر جس قدر گرفت مضبوط ہوگی، اسی قدر قرآن سمجھنا زیادہ آسان ہوگا۔ ❀ انصاف پسند اہلِ کتاب کے اس اقرار کو کہ ''قرآن اللہ کی طرف سے ہے'' مشرکوں کے خلاف حجت اور دلیل کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ ❀ کافر دنیا کی جن نعمتوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں، وہ انھیں مہلت اور ڈھیل کے طور پر دی جاتی ہیں، نہ کہ ان کی عزت افزائی کے لیے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کے لیے عدل کا اثبات اور اس سے ظلم کی نفی کی گئی ہے۔

فَاِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٢١٦﴾ وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيْزِ
الرَّحِيْمِ ﴿٢١٧﴾ الَّذِيْ يَرٰىكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ﴿٢١٨﴾ وَتَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ ﴿٢١٩﴾
اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٢٢٠﴾ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ ﴿٢٢١﴾
تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ﴿٢٢٢﴾ يُّلْقُوْنَ السَّمْعَ وَاَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ ﴿٢٢٣﴾
وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ﴿٢٢٤﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِيْ كُلِّ وَادٍ
يَّهِيْمُوْنَ ﴿٢٢٥﴾ وَاَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ ﴿٢٢٦﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّانْتَصَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا
ظُلِمُوْا ؕ وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ﴿٢٢٧﴾ ع

11 ع 36 15

سُوْرَةُ النَّمْلِ مَكِّيَّةٌ ثَلٰثٌ وَّتِسْعُوْنَ اٰيَةً سَبْعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
طٰسٓ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ ﴿١﴾ هُدًى وَّبُشْرٰى
لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٢﴾ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ
هُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴿٣﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ
زَيَّنَّا لَهُمْ اَعْمَالَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿٤﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ
لَهُمْ سُوْٓءُ الْعَذَابِ وَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ﴿٥﴾

﴿216﴾ پھر اگر یہ لوگ آپ کی نافرمانی کریں اور جس توحید باری تعالیٰ اور اطاعت کا آپ انھیں حکم دیتے ہیں، اس میں آپ کی بات نہ مانیں تو ان سے کہہ دیں: بلاشبہ تم جو شرک اور نافرمانیاں کرتے ہو، میں ان سے بری ہوں۔ ﴿217﴾ اپنے تمام معاملات میں اس سب سے غالب پر اعتماد کریں جو اپنے دشمنوں سے انتقام لیتا ہے اور ان میں سے جو اس کی طرف رجوع کرے، اس پر بڑا مہربان ہے۔ ﴿218﴾ وہ پاک ذات جو آپ کو اس وقت بھی دیکھتی ہے جب آپ نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں۔ ﴿219﴾ اور وہ پاک ذات نمازیوں میں آپ کا ایک حالت سے دوسری حالت میں منتقل ہونا بھی دیکھتی ہے۔ آپ جو کام کرتے ہیں یا آپ کے علاوہ جو کوئی کام سرانجام دیتا ہے، اللہ سے کچھ پوشیدہ نہیں۔ ﴿220﴾ بلاشبہ آپ اپنی نماز میں جو قرآن پڑھتے اور ذکر کرتے ہیں، اللہ اسے خوب سننے والا اور آپ کی نیت کو اچھی طرح جاننے والا ہے۔ جب انھوں نے یہ خیال کیا کہ شیاطین قرآن لے کر نازل ہوتے ہیں اور یہ کہ محمد ﷺ شاعر ہیں تو اللہ تعالیٰ نے ان کے اس برے گمان کا رد کرتے ہوئے فرمایا: ﴿221﴾ کیا میں تمھیں بتاؤں کہ وہ شیطان کن پر نازل ہوتے ہیں جن کے بارے میں تم گمان کرتے ہو کہ وہ یہ قرآن لے کر اترتے ہیں؟ ﴿222﴾ شیطان تو ہر ایک پرلے درجے کے جھوٹے اور گناہوں اور نافرمانیوں میں غرق کاہن پر اترتے ہیں۔ ﴿223﴾ اعلیٰ فرشتوں کی جماعت سے شیطان کوئی ایک آدھی بات چوری چھپے سنتے ہیں اور وہ اپنے کاہن دوستوں کے کانوں میں ڈال دیتے ہیں اور کاہنوں کی اکثریت جھوٹی ہوتی ہے۔ اگر وہ ایک آدھ کلمہ سچا بولیں بھی تو اس کے ساتھ سو جھوٹ ملا لیتے ہیں۔ ﴿224﴾ اور شعراء جن کے بارے میں تمھارا خیال ہے کہ محمد (رسول اللہ ﷺ) ان میں سے ہیں، حالانکہ شعراء کی پیروی تو وہ لوگ کرتے ہیں جو ہدایت اور استقامت کی راہ سے ہٹے ہوتے ہیں، کیونکہ وہی ان کے کہے ہوئے اشعار بیان کرتے ہیں۔ ﴿225﴾ اے رسول (ﷺ)! آپ نے دیکھا نہیں کہ ان کی گمراہی کی علامت یہ ہے کہ وہ ہر وادی میں بھٹکتے پھرتے ہیں۔ کبھی کسی کی تعریف میں تو کبھی کسی کی مذمت میں اور کبھی کسی دوسرے کام میں لگے ہوتے ہیں۔ ﴿226﴾ اور وہ جھوٹ بولتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ہم نے یوں کیا، حالانکہ انھوں نے وہ کیا ہی نہیں ہوتا۔ ﴿227﴾ ہاں، وہ شعراء (اس سے مستثنیٰ ہیں) جو ایمان لائے، انھوں نے نیک عمل کیے، اللہ کو کثرت سے یاد کیا اور اللہ کے دشمنوں سے ان کے اس ظلم کا بدلہ لیا جو انھوں نے ان پر کیا، جیسے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ۔ اور جن لوگوں نے اللہ کے ساتھ شرک کر کے اور اس کے بندوں پر زیادتی کر کے خود پر ظلم کیا، وہ بہت جلد جان لیں گے کہ وہ کون سی جگہ لوٹتے ہیں۔ یقیناً وہ جو ابدی کے عظیم کٹہرے اور کٹھن حساب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

سورۃ النمل مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: اس بات کا بیان کہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو بہت بڑی نعمت قرآن مجید دے کر آپ پر بہت احسان فرمایا، نیز اس نعمت کا شکر ادا کرنے کی ترغیب دی گئی ہے اور اس کی تبلیغ پر صبر و استقامت سے ڈٹ جانے کا حکم ہے۔ **تفسیر:** ﴿1﴾ ﴿طٰسٓ﴾ ان جیسے حروف مقطعات پر تفصیلی کلام سورۂ بقرہ کے شروع میں گزر چکا ہے۔ یہ آیات جو آپ پر اتاری گئی ہیں، یہ قرآن مجید کی اور ایسی واضح کتاب کی آیات ہیں جس میں کسی قسم کا ابہام نہیں۔ جس نے اس میں غور و فکر کیا، وہ جان گیا کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے۔ ﴿2﴾ یہ آیات حق کی طرف ہدایت اور راہنمائی کرنے والی اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لانے والوں کو خوشخبری سنانے والی ہیں۔ ﴿3﴾ یہ وہ لوگ ہیں جو نماز کامل طریقے سے ادا کرتے اور اپنے مالوں کی زکاۃ اس کے شرعی مصارف میں دیتے ہیں اور وہ آخرت کے ثواب و عذاب پر یقین رکھتے ہیں۔ ﴿4﴾ بلاشبہ کافر جو آخرت اور اس کے ثواب و عذاب پر ایمان نہیں رکھتے، ہم ان کے برے اعمال ان کے لیے سجا دیتے ہیں تو وہ ہمیشہ برے کام کرتے رہتے ہیں اور وہ اس طرح حیران و پریشان رہتے ہیں کہ صحیح اور درست راستے کی ہدایت ہی نہیں پاتے۔ ﴿5﴾ ان مذکورہ صفات والے لوگوں ہی کے لیے دنیا میں قتل اور قید کا برا عذاب ہے اور آخرت میں بھی یہی لوگوں میں سب سے زیادہ نقصان اٹھائیں گے جہاں قیامت کے دن وہ خود کو اور اپنے اہل و عیال کو ہمیشہ کے لیے آگ کا ایندھن بنا کر نقصان میں ڈالیں گے۔

فوائد: ❀ قرآن مجید شیطانوں کے اثر و تصرف سے پاک ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے والوں کے لیے نرمی اور شفقت کی بڑی اہمیت ہے۔ ❀ اچھے اشعار قابلِ تعریف اور برے اشعار قابلِ مذمت ہیں۔ ❀ قرآن ایمان والوں کے لیے ہدایت اور خوشخبری ہے۔

وَاِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ عَلِيْمٍ ۝٦ اِذْ قَالَ مُوْسٰى
لِاَهْلِهٖٓ اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا ۭ سَاٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ اٰتِيْكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ
لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ۝٧ فَلَمَّا جَاۗءَهَا نُوْدِيَ اَنْۢ بُوْرِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَ
مَنْ حَوْلَهَا ۭ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٨ يٰمُوْسٰٓى اِنَّهٗٓ اَنَا اللّٰهُ
الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝٩ وَاَلْقِ عَصَاكَ ۭ فَلَمَّا رَاٰىهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَاۗنٌّ
وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ۭ يٰمُوْسٰى لَا تَخَفْ ڰ اِنِّىْ لَا يَخَافُ لَدَيَّ
الْمُرْسَلُوْنَ ۝١٠ اِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًۢا بَعْدَ سُوْۗءٍ فَاِنِّىْ
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝١١ وَاَدْخِلْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاۗءَ مِنْ
غَيْرِ سُوْۗءٍ ڰ فِيْ تِسْعِ اٰيٰتٍ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَقَوْمِهٖ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا
قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝١٢ فَلَمَّا جَاۗءَتْهُمْ اٰيٰتُنَا مُبْصِرَةً قَالُوْا هٰذَا
سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝١٣ وَجَحَدُوْا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّعُلُوًّا ۭ
فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ۝١٤ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ وَ
سُلَيْمٰنَ عِلْمًا ۚ وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ فَضَّلَنَا عَلٰي كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ
الْمُؤْمِنِيْنَ ۝١٥ وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ وَقَالَ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا
مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَاُوْتِيْنَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ۭ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ ۝١٦

۝٦ اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ آپ اپنے اوپر نازل ہونے والا یہ قرآن اس اللہ سے حاصل کر رہے ہیں جو اپنی تخلیق و تدبیر اور شریعت میں کمال حکمت والا ہے۔ وہ ایسا باخبر ہے کہ بندوں کے مفادات کی کوئی چیز اس سے چھپی نہیں۔

۝٧ اے رسول (ﷺ)! وہ وقت یاد کریں جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنی اہلیہ سے کہا: میں نے آگ دیکھی ہے۔ میں آگ جلانے والے سے عنقریب تمھارے پاس کوئی خبر لے کر آتا ہوں کہ وہ صحیح راستے کی طرف ہماری راہنمائی کر دے یا تمھارے پاس آگ کا کوئی سلگتا ہوا انگارہ لے کر آتا ہوں تاکہ تم سردی سے بچنے کے لیے اس سے گرمی حاصل کر لو۔

۝٨ چنانچہ جب وہ آگ والی جگہ پر پہنچے جو انھوں نے دیکھی تھی تو اللہ تعالیٰ نے انھیں آواز دی: جو کوئی آگ میں ہے، اسے پاکیزہ اور بابرکت ٹھہرایا گیا ہے اور اس کے آس پاس جو فرشتے ہیں انھیں بھی۔ ہر قسم کی تعظیم تمام جہانوں کے رب کے لیے ہے اور وہ ان صفات سے پاک ہے جو اس کے لائق نہیں اور جنھیں گمراہ لوگ اس سے منسوب کرتے ہیں۔

۝٩ اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا: اے موسیٰ! میں ہی اللہ ہوں سب پر غالب۔ کوئی مجھ پر غالب نہیں آ سکتا۔ میں اپنی تخلیق و تقدیر اور شریعت میں کمال حکمت والا ہوں۔

۝١٠ اور اپنا عصا پھینکو۔ موسیٰ (علیہ السلام) نے حکم کی تعمیل کی، پھر جب موسیٰ (علیہ السلام) نے دیکھا کہ وہ عصا حرکت کر رہا ہے گویا کہ وہ سانپ ہے تو وہ اس سے پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑے ہوئے اور مڑ کر بھی نہ دیکھا۔ تب اللہ تعالیٰ نے ان سے کہا: اس سے نہ ڈرو، بلاشبہ میرے حضور میں رسول سانپ یا کسی دوسری شے سے ڈرا نہیں کرتے۔

۝١١ لیکن جس نے گناہ کر کے اپنے آپ پر ظلم کیا، پھر اس کے بعد توبہ کر لی تو میں اسے بے حد بخشنے والا اور اس پر خوب رحم کرنے والا ہوں۔

۝١٢ اور تم اپنا ہاتھ اپنی قمیص کے اس کھلے حصے میں داخل کرو جو گردن کے ساتھ ہے تو وہ داخل کرنے کے بعد برف کی طرح سفید چمکیلا ہو کر نکلے گا ایسے نہیں جیسے پھلبہری کا رنگ ہوتا ہے۔ یہ ان نو نشانیوں میں سے ہے جو تمھاری صداقت کی دلیل ہیں۔ اور وہ یہ ہیں: 1 ہاتھ۔ 2 عصا۔ 3 قحط سالی۔ 4 پھلوں کی قلت۔ 5 طوفان۔ 6 ٹڈیاں۔ 7 جوئیں۔ 8 مینڈک اور 9 خون۔ فرعون اور اس کی قوم کی طرف جاؤ۔ بلاشبہ وہ اللہ کے ساتھ کفر کر کے اللہ کی اطاعت سے نکلے ہوئے ہیں۔

۝١٣ پھر جب ان کے پاس ہماری یہ کھلی اور واضح نشانیاں آ گئیں جن کے ساتھ ہم نے موسیٰ علیہ السلام کی امداد کی تو انھوں نے کہا: یہ جو نشانیاں موسیٰ لایا ہے، یہ تو کھلا جادو ہے۔

۝١٤ انھوں نے اپنے ظلم اور حق سے تکبر کرنے اور منہ پھیرنے کی وجہ سے ان واضح نشانیوں کا انکار کیا اور انھیں تسلیم نہ کیا، حالانکہ ان کے دل یقین کر چکے تھے کہ وہ اللہ کی طرف سے ہیں۔ اے رسول (ﷺ)! آپ غور کریں کہ اپنے کفر اور نافرمانیوں کے ذریعے سے زمین میں فساد پھیلانے والوں کا انجام کیا ہوا۔ یقیناً ہم نے ان سب کو ہلاک اور تباہ و برباد کر دیا۔

۝١٥ ہم نے یقیناً داود اور ان کے بیٹے سلیمان علیہما السلام کو علم دے رکھا تھا اور اس میں پرندوں کا کلام سمجھنے کا علم بھی تھا۔ داود اور سلیمان علیہما السلام نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے کہا: ہر قسم کی تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے ہمیں نبوت اور علم کے لیے منتخب فرما کر اپنے بے شمار مومن بندوں پر فضیلت بخشی۔

۝١٦ سلیمان (علیہ السلام) نبوت، علم اور بادشاہت میں اپنے باپ داود (علیہ السلام) کے وارث ہوئے اور انھوں نے اپنے اور اپنے والد پر ہونے والے اللہ کے انعامات کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا: اے لوگو! اللہ نے ہمیں پرندوں کی بولیاں سمجھنے کا علم عطا کیا ہے اور ہمیں ہر وہ چیز عطا کی ہے جو اس نے انبیاء علیہم السلام اور بادشاہوں کو دی۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو عطا کیا ہے، یقیناً یہ اس کا واضح اور صریح فضل ہے۔

فوائد:
- اللہ کے ساتھ کفر کرنا اعمال و اقوال میں باطل کی پیروی، شک اور الجھن کا سبب ہے۔
- اللہ پاک نے اپنے رسولوں کو گارنٹی دی کہ وہ انھیں ہر شر اور برائی سے حفظ و امان میں رکھے گا۔

وَحُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿١٧﴾
حَتّٰۤى اِذَاۤ اَتَوْا عَلٰى وَادِ النَّمْلِ ۙ قَالَتْ نَمْلَةٌ يّٰۤاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا
مَسٰكِنَكُمْ ۚ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ ۙ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿١٨﴾
فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا وَقَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْۤ اَنْ اَشْكُرَ
نِعْمَتَكَ الَّتِيْۤ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا
تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٩﴾ وَتَفَقَّدَ
الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَاۤ اَرَى الْهُدْهُدَ ۖ اَمْ كَانَ مِنَ الْغَآئِبِيْنَ ﴿٢٠﴾
لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِيْدًا اَوْ لَاَاْذْبَحَنَّهٗۤ اَوْ لَيَاْتِيَنِّيْ بِسُلْطٰنٍ
مُّبِيْنٍ ﴿٢١﴾ فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيْدٍ فَقَالَ اَحَطْتُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ وَ
جِئْتُكَ مِنْ سَبَاٍۭ بِنَبَاٍ يَّقِيْنٍ ﴿٢٢﴾ اِنِّيْ وَجَدْتُّ امْرَاَةً تَمْلِكُهُمْ
وَاُوْتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَّلَهَا عَرْشٌ عَظِيْمٌ ﴿٢٣﴾ وَجَدْتُّهَا وَقَوْمَهَا
يَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ
فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿٢٤﴾ اَلَّا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ
الَّذِيْ يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ
وَمَا تُعْلِنُوْنَ ﴿٢٥﴾ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿٢٦﴾ السجدة 8

(17) سلیمان (علیہ السلام) کے سامنے انسانوں، جنوں اور پرندوں پر مشتمل ان کے تمام لشکر جمع کیے گئے اور وہ تمام بڑی ترتیب اور درجہ بندی سے چلائے جا رہے تھے۔

(18) پھر جب وہ چلتے چلتے وادیٔ نمل (فلسطین میں ایک وادی کا نام ہے) میں پہنچے تو ایک چیونٹی نے دوسری چیونٹیوں سے کہا: اے چیونٹیو! اپنے اپنے گھروں میں داخل ہو جاؤ، ایسا نہ ہو کہ سلیمان (علیہ السلام) اور ان کے لشکر بے خبری میں تمھیں ہلاک کر دیں، کیونکہ اگر انھیں تمھارا علم ہوا تو وہ تمھیں نہیں روندیں گے۔

(19) جب سلیمان (علیہ السلام) نے اس کی بات سنی تو اس کی اس بات پر مسکرا کر ہنس دیے اور اپنے پاک رب سے یوں دعا کرنے لگے: اے میرے رب! مجھے توفیق دے اور الہام فرما کہ میں تیری اس نعمت کا شکر کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کی ہے اور مجھے توفیق دے کہ میں ایسے نیک اعمال کرتا رہوں جن سے تو خوش رہے اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیک بندوں میں شامل فرما۔

(20) سلیمان (علیہ السلام) نے پرندوں کو دیکھا بھالا تو انھیں ہدہد نظر نہ آیا۔ انھوں نے کہا: یہ کیا بات ہے کہ میں ہدہد کو نہیں دیکھتا؟ کیا اسے دیکھنے میں میرے سامنے کوئی رکاوٹ آ گئی ہے یا وہ واقعی غائب ہے؟

(21) پھر جب انھیں اس کی غیر حاضری کا صاف پتا چل گیا تو انھوں نے کہا: میں ضرور اسے سخت سزا دوں گا یا اس کی غیر حاضری پر بطور سزا اسے ذبح ہی کر دوں گا یا پھر وہ میرے پاس کوئی واضح دلیل لے کر آئے جس سے اس کے غیر حاضر ہونے کا عذر ثابت ہو۔

(22) پھر ہدہد زیادہ دیر غائب نہ رہا اور جب آیا تو سلیمان علیہ السلام سے کہا: میں ایک ایسی خبر لایا ہوں جس کا آپ کو علم ہی نہیں۔ میں اہلِ سبا کی ایک غیر مشکوک سچی خبر لایا ہوں۔

(23) بلاشبہ میں نے وہاں پایا کہ ایک عورت ان پر حکمرانی کرتی ہے اور اسے قوت و طاقت اور بادشاہت کے تمام وسائل عطا کیے گئے ہیں۔ اس کا عظیم تخت ہے جس پر سے وہ اپنی قوم کے معاملات کنٹرول کرتی ہے۔

(24) میں نے اس عورت اور اس کی قوم کو اللہ تعالیٰ کے بجائے سورج کو سجدہ کرتے ہوئے پایا۔ شرک اور نافرمانیوں کے جن کاموں میں وہ لگے ہوئے ہیں، شیطان نے انھیں ان کے لیے خوشنما بنا دیا ہے اور راہِ حق سے انھیں پھیر دیا ہے، لہٰذا وہ اس کی ہدایت نہیں پاتے۔

(25) شیطان نے ان کے لیے شرک اور نافرمانی والے اعمال خوشنما کر دیے ہیں تاکہ وہ اکیلے اللہ کو سجدہ نہ کریں جو آسمان میں چھپی بارش برساتا ہے اور زمین میں چھپی نباتات بھی ظاہر کرتا ہے اور تم جن اعمال کو ظاہر کرتے اور چھپاتے ہو، وہ سب کو جانتا ہے۔ ان میں سے کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں۔

(26) اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ وہی عرشِ عظیم کا رب ہے۔

فوائد: ❀ مسکرانا باوقار لوگوں کی ہنسی ہے۔

❀ انبیاء و صالحین کا اپنے رب کے ساتھ یہ ادب ہے کہ وہ نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرتے ہیں۔

❀ نیک لوگوں کی عدم موجودگی میں ان کی طرف سے خود ہی کوئی عذر پیش کر دینا چاہیے (کہ ہوسکتا ہے اس وجہ سے انھوں نے یہ کام کیا یا نہ کیا ہو۔)

❀ رعایا کے معاملات چلانے کا انداز یہ ہونا چاہیے کہ جو سزا کا حقدار ہو، اسے سزا دی جائے اور کسی کا معقول عذر ہو تو اسے قبول کیا جائے۔

❀ بعض اوقات چھوٹوں کے پاس ایسا علم ہوتا ہے جو بڑوں کے پاس نہیں ہوتا۔

❀ ہدہد کا اہلِ سبا کے شرک و کفر پر تنقید کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ ایمان تمام مخلوقات میں فطری ہے۔

قَالَ سَنَنْظُرُ اَصَدَقْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۲۷﴾ اِذْهَبْ بِّكِتٰبِيْ
هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ مَاذَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۸﴾ قَالَتْ
يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّيْۤ اُلْقِيَ اِلَيَّ كِتٰبٌ كَرِيْمٌ ﴿۲۹﴾ اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۳۰﴾ اَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ وَاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ﴿۳۱﴾
قَالَتْ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَفْتُوْنِيْ فِيْۤ اَمْرِيْ ۚ مَا كُنْتُ قَاطِعَةً اَمْرًا
حَتّٰى تَشْهَدُوْنِ ﴿۳۲﴾ قَالُوْا نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ وَّاُولُوْا بَاْسٍ شَدِيْدٍ ۙ
وَّالْاَمْرُ اِلَيْكِ فَانْظُرِيْ مَاذَا تَاْمُرِيْنَ ﴿۳۳﴾ قَالَتْ اِنَّ الْمُلُوْكَ
اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا وَجَعَلُوْۤا اَعِزَّةَ اَهْلِهَاۤ اَذِلَّةً ۚ وَ
كَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَاِنِّيْ مُرْسِلَةٌ اِلَيْهِمْ بِهَدِيَّةٍ فَنٰظِرَةٌۢ بِمَ
يَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۳۵﴾ فَلَمَّا جَآءَ سُلَيْمٰنَ قَالَ اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ فَمَاۤ
اٰتٰىنِيَ اللّٰهُ خَيْرٌ مِّمَّاۤ اٰتٰىكُمْ ۚ بَلْ اَنْتُمْ بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُوْنَ ﴿۳۶﴾ اِرْجِعْ
اِلَيْهِمْ فَلَنَاْتِيَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ لَّا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِّنْهَاۤ
اَذِلَّةً وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ قَالَ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَيُّكُمْ يَاْتِيْنِيْ بِعَرْشِهَا
قَبْلَ اَنْ يَّاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ﴿۳۸﴾ قَالَ عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِيْكَ
بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ ۚ وَاِنِّيْ عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ اَمِيْنٌ ﴿۳۹﴾

ع 2 17 17

(27) سلیمان علیہ السلام نے ہدہد سے کہا: اب ہم دیکھیں گے کہ تو اپنے دعوے میں سچا ہے یا تو جھوٹوں میں سے ہے۔

(28) پھر سلیمان (علیہ السلام) نے ایک خط لکھا اور ہدہد کو دے کر اس سے کہا: میرا یہ خط لے جا اور اہلِ سبا کی طرف پھینک کر ان کے حوالے کر دے اور ان کے پاس سے ایک طرف ہٹ آ جہاں سے تو سن سکے کہ وہ اس کا کیا جواب دیتے ہیں۔

(29) ملکہ نے وہ خط وصول کیا اور کہنے لگی: اے سردارو! بلاشبہ میری طرف ایک عزت والا عظیم خط ڈالا گیا ہے۔

(30) اس بھیجے گئے خط کا مضمون یہ ہے کہ یہ سلیمان کی طرف سے ہے اور اس کا آغاز بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے ہو رہا ہے۔

(31) یہ کہ تم تکبر نہ کرو اور جس توحیدِ الٰہی کو اختیار کرنے کی اور شرک کو چھوڑنے کی، جو تم اللہ کے ساتھ سورج کی پوجا کر کے کرتے ہو، میں تمھیں دعوت دے رہا ہوں، اسے تسلیم کرتے ہوئے فرمانبردار بن کر میرے پاس آ جاؤ۔

(32) ملکہ نے کہا: اے رئیس زادو اور سردارو! میرے اس معاملے میں مجھے درست مشورہ دو۔ میں تمھاری موجودگی اور رائے کے اظہار کے بغیر کوئی قطعی فیصلہ نہیں کیا کرتی۔

(33) اس کی قوم کے معززین نے اس سے کہا: ہم بہت بڑی طاقت وقوت والے اور سخت جنگجو ہیں۔ آگے آپ کو اختیار ہے، آپ خود ہی دیکھ لیں کہ ہمیں کیا حکم دیتی ہیں۔ ہم اس کے نفاذ پر پوری طرح قادر ہیں۔

(34) ملکہ نے کہا: بلاشبہ بادشاہ جب کسی بستی پر حملہ آور ہو کر اس میں داخل ہوتے ہیں تو وہاں قتل و غارت اور لوٹ کھسوٹ کر کے اسے اجاڑ دیتے ہیں اور وہاں کے باعزت لوگوں کو ذلیل کر دیتے ہیں جبکہ اس سے پہلے وہ عزت و وقار کے ساتھ رہ رہے ہوتے ہیں۔ بادشاہ جب کسی بستی پر غالب آتے ہیں تو ہمیشہ ایسے ہی کرتے ہیں تاکہ لوگوں پر رعب ڈال کر اپنی دھاک بٹھائیں۔

(35) میں خط بھیجنے والے کو اور اس کی قوم کو ایک ہدیہ بھیجتی ہوں اور دیکھتی ہوں کہ ہدیہ بھیجنے کے بعد قاصد کیا جواب لے کر آتے ہیں۔

(36) چنانچہ جب ملکہ کا قاصد اور اس کے دیگر ہمراہی ہدیہ لے کر سلیمان (علیہ السلام) کے پاس پہنچے تو انھوں نے اس تحفے پر ناگواری کا اظہار کرتے ہوئے کہا: کیا تم مال سے میری مدد کرنا چاہتے ہو تاکہ مجھے خود پر حملہ کرنے سے روک سکو؟ اللہ تعالیٰ نے مجھے جو نبوت، بادشاہت اور مال عطا کیا ہے، وہ اس سے کہیں بہتر ہے جو اس نے تمھیں دیا ہے، بلکہ دنیا کے اس ساز و سامان کے تحائف سے تم لوگ ہی خوش ہوتے ہو۔

(37) سلیمان (علیہ السلام) نے ملکہ کے قاصد سے کہا: جو تحائف تم لائے ہو، ان کے پاس واپس لے جاؤ۔ ہم ملکہ کے اور اس کی قوم کے مقابلے میں ایسے لشکر لائیں گے جن کا سامنا کرنے کی ان میں طاقت نہیں ہوگی۔ اگر وہ تابع بن کر میرے پاس نہ آئے تو ہم ان کی عزت خاک میں ملائیں گے اور انھیں ذلیل و رسوا کر کے سبا سے نکال دیں گے۔

(38) سلیمان (علیہ السلام) نے اپنی سلطنت کے سرکردہ لوگوں سے مخاطب ہو کر کہا: اے سردارو! ان کے فرماں بردار بن کر میرے پاس آنے سے پہلے ملکہ کا شاہی تخت تم میں سے کون میرے پاس لائے گا؟

(39) ایک سرکش جن نے یہ کہتے ہوئے ان کو جواب دیا: آپ کے اپنی اس مجلس سے جس میں آپ موجود ہیں، اٹھنے سے پہلے پہلے میں اس کا تخت آپ کے پاس لا دیتا ہوں۔ یقین مانیے کہ میں اس کے اٹھانے پر پوری طرح قادر ہوں اور اس میں جو کچھ ہے، اس پر امانت دار بھی ہوں، میں اس میں کسی چیز کی کمی نہیں کروں گا۔

فوائد: ❀ جس پر کوئی الزام ہو، اس کے بارے میں تحقیق اور اس کے دلائل کی جانچ پڑتال کرنی چاہیے۔ ❀ دشمنوں کی جاسوسی کرنا جائز کام ہے۔

❀ خطوط کا ایک ادب یہ ہے کہ ان کا آغاز بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے کیا جائے۔ ❀ اہلِ باطل کے سامنے مومن کی عزت کا اظہار ضروری ہے۔

❀ ایمان کی بنا پر ملنے والی عزت مومن کو دنیا کے مال سے متاثر ہونے سے بچاتی ہے۔

❀ مادی چیزوں پر خوش ہونا اور ان کی طرف جھکنا کافروں کی صفات میں سے ہے۔

قَالَ الَّذِیْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ
اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْكَ طَرْفُكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ
هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ ۫ لِیَبْلُوَنِیْۤ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ ؕ وَمَنْ
شَكَرَ فَاِنَّمَا یَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّیْ غَنِیٌّ
كَرِیْمٌ ﴿40﴾ قَالَ نَكِّرُوْا لَهَا عَرْشَهَا نَنْظُرْ اَتَهْتَدِیْۤ اَمْ تَكُوْنُ
مِنَ الَّذِیْنَ لَا یَهْتَدُوْنَ ﴿41﴾ فَلَمَّا جَآءَتْ قِیْلَ اَهٰكَذَا
عَرْشُكِ ؕ قَالَتْ كَاَنَّهٗ هُوَ ۚ وَاُوْتِیْنَا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهَا وَ
كُنَّا مُسْلِمِیْنَ ﴿42﴾ وَصَدَّهَا مَا كَانَتْ تَّعْبُدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ
اِنَّهَا كَانَتْ مِنْ قَوْمٍ كٰفِرِیْنَ ﴿43﴾ قِیْلَ لَهَا ادْخُلِی الصَّرْحَ ۚ
فَلَمَّا رَاَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَّكَشَفَتْ عَنْ سَاقَیْهَا ؕ قَالَ اِنَّهٗ
صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِیْرَ ؕ قَالَتْ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَ
اَسْلَمْتُ مَعَ سُلَیْمٰنَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿44﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَاۤ اِلٰی
ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ فَاِذَا هُمْ فَرِیْقٰنِ
یَخْتَصِمُوْنَ ﴿45﴾ قَالَ یٰقَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ بِالسَّیِّئَةِ قَبْلَ
الْحَسَنَةِ ۚ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿46﴾

ع 3 13 18

(40) سلیمان (علیہ السلام) کے پاس موجود ایک نیک عالم دین نے کہا جس کے پاس کتاب کا علم تھا اور اس کے ضمن میں اللہ کا اسم اعظم بھی تھا جس کے ساتھ دعا کی جائے تو وہ ضرور قبول ہوتی ہے: میں اس کا تخت آپ کے آنکھ جھپکنے سے بھی پہلے آپ کے پاس لا سکتا ہوں کہ میں اللہ سے دعا کروں گا اور وہ اسے یہاں لے آئے گا، چنانچہ اس نے دعا کی اور اللہ تعالیٰ نے اس کی دعا قبول کر لی۔ پھر جب سلیمان (علیہ السلام) نے اس کا تخت اپنے سامنے موجود پایا تو کہا: یہ میرے پاک رب کا فضل ہے تاکہ وہ مجھے آزمائے کہ میں اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرتا ہوں یا ان کی ناشکری کرتا ہوں اور جو اللہ کا شکر ادا کرے، اس کی شکر گزاری کا فائدہ اسی کو ہوگا۔ اللہ تو بے نیاز ہے۔ بندوں کے شکر سے اس کی شان میں کوئی اضافہ نہیں ہوتا۔ جو اللہ کی نعمتوں کی ناقدری کرے اور ان پر اس کا شکر نہ کرے تو میرا رب ان کی شکر گزاری سے بے نیاز نہایت کرم والا ہے اور اس کی کرم نوازی ہے کہ وہ اپنی نعمتوں کی ناشکری کرنے والوں پر بھی فضل و کرم کرتا ہے۔

(41) سلیمان علیہ السلام نے کہا: اس کے لیے اس کے تخت کی سابقہ شکل وصورت بدل دو۔ ہم دیکھتے ہیں کہ وہ اپنے تخت کو پہچانتی ہے یا وہ ان لوگوں میں سے ہے جو اپنی چیزیں پہچاننے کی صلاحیت نہیں رکھتے؟

(42) پھر جب سبا کی ملکہ سلیمان (علیہ السلام) کے پاس آئی تو اس سے بطور امتحان پوچھا گیا: کیا یہ تیرے تخت کی طرح ہے؟ تو اس نے سوال کے مطابق جواب دیا: گویا کہ یہ وہی ہے۔ تب سلیمان (علیہ السلام) نے کہا: اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کے آنے سے پہلے ہی علم دے دیا تھا کیونکہ وہ اس طرح کے امور پر قادر ہے اور ہم تو اللہ کا حکم ماننے والے اور اس کے مطیع و فرمانبردار تھے۔

(43) اور اسے اللہ کی توحید سے ان چیزوں نے روکے رکھا جن کی وہ اپنی قوم کی پیروی اور تقلید میں اللہ کے سوا عبادت کرتی تھی۔ یقیناً اس کا تعلق اللہ کے ساتھ کفر کرنے والی قوم کے ساتھ تھا اور وہ بھی ان کی طرح کافر تھی۔

(44) اس سے کہا گیا: محل میں داخل ہو جا اور وہ بالکل ہموار لگتا تھا۔ جب اس نے اسے دیکھا تو اسے پانی سمجھا اور اس میں داخل ہونے کے لیے اپنی پنڈلیوں سے کپڑا اٹھا لیا۔ سلیمان (علیہ السلام) نے کہا: بلاشبہ یہ ایسا محل ہے جس کے فرش پر صاف شفاف شیشے جڑے ہوئے ہیں اور اسے اسلام کی دعوت دی تو ملکہ نے اس دعوت کو یہ کہتے ہوئے قبول کیا: اے میرے رب! بلاشبہ میں نے تیرے ساتھ غیر کی عبادت کر کے اپنے آپ پر ظلم کیا ہے۔ اب میں سلیمان کے ساتھ اس اللہ کی مطیع و فرمانبردار بنتی ہوں جو تمام مخلوقات کا رب ہے۔

(45) یقیناً ہم نے ثمود کی طرف ان کے نسبی بھائی صالح (علیہ السلام) کو بھیجا کہ اکیلے اللہ کی عبادت کرو تو وہ ان کی دعوت کے بعد دو گروہ بن گئے: ایک اہلِ ایمان کا گروہ اور دوسرا کافروں کا گروہ۔ وہ آپس میں جھگڑنے لگے کہ ان میں سے کون حق پر ہے۔

(46) صالح (علیہ السلام) نے ان سے کہا: تم (اللہ کی) رحمت سے پہلے ہی عذاب کی جلدی کیوں مچاتے ہو؟ تم اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی بخشش کیوں نہیں مانگتے اس امید پر کہ وہ تم پر رحم کرے۔

فوائد:
- اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے معاملے میں مومن کا شعور ہمیشہ بیدار رہتا ہے۔
- مدمقابل کی ذہانت کا امتحان لینے کے لیے اس کے ساتھ اس کے مناسبِ حال معاملہ کرنا چاہیے۔
- مدمقابل کو متأثر کرنے کے لیے اس پر اپنی برتری ظاہر کی جا سکتی ہے۔
- گناہوں سے استغفار اللہ تعالیٰ کی رحمت کا بہت بڑا سبب ہے۔

قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وَبِمَنْ مَّعَكَ ؕ قَالَ طٰٓئِرُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ بَلْ
اَنْتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَكَانَ فِي الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُّفْسِدُوْنَ
فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ﴿۴۸﴾ قَالُوْا تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ لَنُبَيِّتَنَّهٗ وَ
اَهْلَهٗ ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِيِّهٖ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ اَهْلِهٖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۴۹﴾
وَمَكَرُوْا مَكْرًا وَّمَكَرْنَا مَكْرًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۵۰﴾ فَانْظُرْ كَيْفَ
كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ ۙ اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ وَقَوْمَهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۵۱﴾ فَتِلْكَ
بُيُوْتُهُمْ خَاوِيَةً بِمَا ظَلَمُوْا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۵۲﴾
وَاَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿۵۳﴾ وَلُوْطًا اِذْ قَالَ
لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ﴿۵۴﴾ اَئِنَّكُمْ
لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ
تَجْهَلُوْنَ ﴿۵۵﴾ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْٓا اٰلَ
لُوْطٍ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿۵۶﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَ
اَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۫ قَدَّرْنٰهَا مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۵۷﴾ وَاَمْطَرْنَا
عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۵۸﴾ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلٰمٌ
عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ؕ ءٰٓاللّٰهُ خَيْرٌ اَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۵۹﴾

ع 4 14 19

(47) ان کی قوم نے حق سے سرکشی کرتے ہوئے ان سے کہا: ہم نے تجھ سے اور تجھ پر ایمان لانے والوں سے بدشگونی لی ہے۔ صالح (علیہ السلام) نے ان سے کہا: تم آنے والی مصیبتوں پر جو پرندوں کو ڈانٹ کر اڑاتے اور شگون لیتے ہو تو اللہ کو اس کا علم ہے اور اس سے کوئی چیز چھپی نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ تمھیں خیر میں وسعت عطا کر کے اور شر میں مبتلا کر کے آزماتا ہے۔

(48) اور حجر شہر میں نو آدمی تھے جو کفر اور نافرمانیوں کے ذریعے سے زمین (شہر) میں فساد پھیلاتے رہتے تھے اور وہاں ایمان اور نیک اعمال کے ذریعے سے اصلاح نہیں کرتے تھے۔

(49) انھوں نے ایک دوسرے سے کہا: تم میں سے ہر ایک اللہ کے نام کی پختہ قسم کھائے کہ ہم ضرور کسی رات اچانک صالح (علیہ السلام) کے گھر میں گھسیں گے اور اسے اور اس کے اہلِ خانہ کو قتل کر دیں گے، پھر ہم اس کے خون کے وارثوں سے صاف کہہ دیں گے کہ ہم صالح (علیہ السلام) اور اس کے گھر والوں کے قتل کیے جانے کے وقت موجود نہ تھے اور ہم اپنی اس بات میں بالکل سچے ہیں۔

(50) انھوں نے صالح (علیہ السلام) اور ان کے اہلِ ایمان ساتھیوں کو ہلاک کرنے کی خفیہ سازش کی اور ہم نے اس کی مدد کرنے، اسے ان کے مکر سے بچانے اور اس کی کافر قوم کو ہلاک کرنے کی مضبوط منصوبہ بندی کی اور وہ اسے جانتے ہی نہ تھے۔

(51) اے رسول (ﷺ)! آپ غور کریں کہ ان کے مکر و فریب اور سازش کا کیا انجام ہوا؟ بلاشبہ ہم نے ان پر اپنا عذاب نازل کر کے انھیں جڑ سے اکھاڑ پھینکا تو وہ سب کے سب ہلاک ہو گئے۔

(52) تو یہ ہیں ان کے مکانات جن کی دیواریں ان کی چھتوں پر گری پڑی ہیں اور ان میں بسنے والے اپنے ظلم کی وجہ سے ان میں نہیں ہیں۔ بلاشبہ ان کے ظلم کی وجہ سے جو عذاب ان پر آیا، وہ ایمان والوں کے لیے نہایت سبق آموز ہے۔ سو وہی ہیں جو ان آیات سے عبرت حاصل کرتے ہیں۔

(53) قومِ صالح میں سے اللہ پر ایمان لانے والوں کو ہم نے بچا لیا اور وہ اللہ کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے رک کر اس سے ڈرتے تھے۔

(54) اے رسول (ﷺ)! آپ لوط (علیہ السلام) کا ذکر کیجیے، جب انھوں نے اپنی قوم کو ڈانٹتے ہوئے اور ان کا رد کرتے ہوئے کہا: کیا تم علانیہ اپنی مجلسوں میں لواطت جیسی گھٹیا حرکت کرتے ہو جبکہ تم ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہوتے ہو؟! (55) کیا تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں کے پاس شہوت کی غرض سے آتے ہو؟ تم پاکدامنی کا ارادہ رکھتے ہو نہ اولاد کی طلب کا، بس جانوروں کی طرح محض شہوت کی تکمیل تمھارا مقصود ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ تم ان چیزوں کے معاملے میں جاہل قوم ہو جو ایمان، پاکیزگی اور گناہوں سے دور رہنے کی صورت میں تم پر واجب ہیں۔

(56) اس پر ان کی قوم کا جواب اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ آلِ لوط کو اپنی بستی سے نکال دو، یہ تو ان (اخلاقی) گندگیوں اور نجاستوں سے دور رہ کر بڑے پاک باز بنتے ہیں۔ یہ بات انھوں نے آلِ لوط کے ان لوگوں کا مذاق اڑاتے ہوئے کہی جو ان کی اس بے حیائی میں ان کے ساتھ شریک نہیں ہوتے تھے بلکہ اس گناہ سے انھیں بھی روکتے تھے۔

(57) پھر ہم نے اسے اور اس کے سب گھر والوں کو، سوائے اس کی بیوی کے، بچا لیا۔ اس کا فیصلہ تو ہم کر چکے تھے کہ وہ عذاب کا شکار ہونے والوں میں پیچھے رہے گی تاکہ وہ تباہ و برباد ہونے والوں میں شامل ہو۔ (58) ہم نے ان پر آسمان سے پتھروں کی بارش برسائی اور یہ بارش ان لوگوں کے لیے نہایت بری اور ہلاک کر دینے والی تھی جنھیں عذاب سے ڈرایا گیا اور انھوں نے بات نہ مانی۔ (59) اے رسول (ﷺ)! کہہ دیں: اللہ کی نعمتوں پر ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے اور اس کی طرف سے نبیِ اکرم ﷺ کے ساتھیوں کے لیے اس عذاب سے امان ہے جو قومِ لوط اور قومِ صالح کو دیا گیا۔ کیا وہ اللہ معبودِ برحق بہتر ہے جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی بادشاہی ہے یا وہ معبود جن کی مشرک عبادت کرتے ہیں اور وہ کسی نفع و نقصان کے مالک نہیں؟!

فوائد: ❀ افراد یا اشیاء سے بدشگونی لینا مومنوں کی صفات میں سے نہیں۔ ❀ شر کے کام میں ایک دوسرے سے تعاون اور اہلِ حق سے مکر و فریب کا انجام نہایت برا ہے۔ ❀ علانیہ گناہ کرنا چھپ کر گناہ کرنے سے بہت زیادہ برا ہے۔ ❀ گناہ گار اور فاسق و فاجر لوگوں کو روکنا ٹوکنا اور ان پر تنقید کرنا واجب ہے۔ ❀ اہلِ باطل کے گرد جب حق کے دلائل گھیرا تنگ کر دیتے ہیں تو وہ شدت پسندی پر اتر آتے ہیں۔ ❀ ایمان کے بغیر رشتۂ ازدواج (خاوند بیوی کا رشتہ) بھی قیامت کے دن فائدہ نہ دے گا۔

اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ
السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ ۚ مَا كَانَ
لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ؕ ﴿۶۰﴾
اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَآ اَنْهٰرًا وَّجَعَلَ
لَهَا رَوَاسِيَ وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ
بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۱﴾ اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ
وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ
قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۶۲﴾ اَمَّنْ يَّهْدِيْكُمْ فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَ
الْبَحْرِ وَمَنْ يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًا ۢ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ؕ
ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۳﴾ اَمَّنْ يَّبْدَؤُا
الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ
ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۶۴﴾
قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ؕ
وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ﴿۶۵﴾ بَلِ ادّٰرَكَ عِلْمُهُمْ فِي
الْاٰخِرَةِ ۚ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْهَا ۚ بَلْ هُمْ مِّنْهَا عَمُوْنَ ﴿۶۶﴾

ع 5 8 1

﴿60﴾ اے لوگو! بھلا بتلاؤ کون ہے جس نے بغیر کسی پچھلے نمونے کے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ تمھارے لیے آسمان سے بارش کا پانی اتارا، پھر ہم نے تمھارے لیے اس سے ہرے بھرے بارونق اور خوبصورت باغات اگا دیے۔ ان باغوں کے درخت تم ہرگز نہیں اگا سکتے تھے کیونکہ یہ تمھارے بس میں نہیں۔ تو پھر اللہ ہی ہے انھیں اگانے والا۔ کیا کسی اور معبود نے اللہ کے ساتھ مل کر ایسا کیا ہے؟ نہیں، بلکہ وہ ہے ہی حق سے منہ موڑنے والی قوم جو ظلم کرتے ہوئے خالق کو مخلوقات کے برابر قرار دیتی ہے۔

﴿61﴾ بھلا کون ہے جس نے زمین کو قرار پکڑنے والی اور ثابت رہنے والی بنایا جو اس طرح پرسکون ہے کہ اپنے اوپر والی مخلوقات کے ساتھ ڈولتی اور حرکت نہیں کرتی۔ اس نے اس کے اندر نہریں جاری کر دیں، پہاڑوں کو میخیں بنا کر اس میں گاڑ دیا اور اس نے نمکین اور میٹھے دو سمندروں کے درمیان (نظر نہ آنے والی) حد فاصل قائم کر دی جو نمکین کو میٹھے سے ملنے نہیں دیتی تاکہ وہ خراب نہ ہو اور پھر پینے کے قابل نہ رہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کسی اور معبود نے یہ کیا ہے؟ نہیں، بلکہ لوگوں کی اکثریت لاعلم ہے۔ اور اگر وہ جانتے ہوتے تو اللہ کے ساتھ اس کی مخلوقات میں سے کسی کو شریک نہ ٹھہراتے۔

﴿62﴾ بھلا کون ہے جو لاچار اور مصائب و مشکلات میں گھرے ہوئے کی دعا اس وقت سنتا ہے جب وہ اسے پکارے اور انسان کو پیش آنے والی بیماری اور فقر وغیرہ دور کرتا ہے۔ وہ تمھیں زمین میں خلیفہ بناتا ہے کہ تمھاری ایک نسل دوسری نسل کی جانشین بنتی ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے جو یہ کرتا ہے؟ نہیں، تم بہت کم نصیحت و عبرت حاصل کرتے ہو۔

﴿63﴾ بھلا کون ہے جو خشکی کی تاریکیوں اور سمندر کی تاریکیوں میں تمھارے لیے نشانات نصب کر کے اور ستاروں کے ذریعے سے تمھاری راہنمائی کرتا ہے؟ وہ کون ہے جو بارش کے نزول کے قریب ہونے کی خوشخبری دینے والی ہوائیں چلاتا ہے، جس بارش کے ذریعے سے وہ اپنے بندوں پر رحم فرماتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے جو یہ کرتا ہے؟ اللہ تعالیٰ بلند و برتر اور پاک ہے ان شریکوں سے جنھیں وہ اس کی مخلوقات میں سے اس کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہیں۔

﴿64﴾ بھلا کون ہے جو رحموں میں پہلی دفعہ مرحلہ وار پیدائش کرتا ہے، پھر اسے موت دینے کے بعد دوبارہ زندگی عطا کرے گا؟ تمھیں آسمان کی جانب سے نازل ہونے والی بارش کے ساتھ روزی کون دیتا ہے؟ تمھیں زمین سے ان نباتات کے ذریعے سے روزی کون دیتا ہے جنھیں وہ اس میں اگاتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ایسا کرتا ہے؟ اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہہ دیں: جو شرک تم کر رہے ہو اس کی کوئی دلیل پیش کرو، اگر تم اپنے حق پر ہونے کے دعوے میں سچے ہو۔

﴿65﴾ اے رسول (ﷺ)! کہہ دیں: آسمانوں میں جو فرشتے ہیں، وہ غیب نہیں جانتے اور نہ زمین میں بسنے والے انسان جانتے ہیں، لیکن اکیلا اللہ ہی اسے جانتا ہے اور آسمانوں اور زمین میں بسنے والی تمام مخلوقات سوائے اللہ کے یہ نہیں جانتیں کہ انھیں جزا و سزا کے لیے کب اٹھایا جائے گا۔

﴿66﴾ کیا آخرت کے بارے میں ان کا علم ایک دوسرے کی پیروی میں ہے کہ انھوں نے اس پر یقین کر لیا ہے؟ نہیں، بلکہ وہ آخرت کے بارے میں شکوک و شبہات اور حیرت کا شکار ہیں بلکہ اس کے بارے میں ان کی عقلیں جواب دے گئی ہیں۔

فوائد:
- اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی یاددہانی کے ذریعے سے عقیدۂ توحید مضبوط اور پختہ کیا گیا ہے۔
- ہر مجبور و لاچار سے، وہ مومن ہو یا کافر، اللہ تعالیٰ نے وعدہ کر رکھا ہے کہ وہ جب اسے پکارے گا تو وہ اس کی دعا قبول کرے گا۔
- غیب کا علم اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے خاص کیا ہے اور اس کا دعویٰ کرنا کفر ہے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا وَّاٰبَآؤُنَآ اَىِٕنَّا
لَمُخْرَجُوْنَ ﴿٦٧﴾ لَقَدْ وُعِدْنَا هٰذَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا مِنْ
قَبْلُ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٦٨﴾ قُلْ سِيْرُوْا
فِى الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٦٩﴾
وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُنْ فِىْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ﴿٧٠﴾
وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٧١﴾ قُلْ
عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ رَدِفَ لَكُمْ بَعْضُ الَّذِىْ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿٧٢﴾
وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا
يَشْكُرُوْنَ ﴿٧٣﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا
يُعْلِنُوْنَ ﴿٧٤﴾ وَمَا مِنْ غَآئِبَةٍ فِى السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِلَّا فِىْ
كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿٧٥﴾ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَقُصُّ عَلٰى بَنِىْٓ
اِسْرَآءِيْلَ اَكْثَرَ الَّذِىْ هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿٧٦﴾ وَاِنَّهٗ
لَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٧٧﴾ اِنَّ رَبَّكَ
يَقْضِىْ بَيْنَهُمْ بِحُكْمِهٖ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ﴿٧٨﴾
فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِيْنِ ﴿٧٩﴾

(67) کافروں نے انکار کرتے ہوئے کہا: کیا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی ہو جائیں گے تو کیا یہ ممکن ہے کہ ہم زندہ کر کے دوبارہ اٹھائے جائیں؟

(68) یقیناً ہمیں وعدے دیے جاتے رہے اور ہم سے پہلے ہمارے آباء واجداد کو بھی وعدے دیے جاتے رہے کہ ہم سب اکٹھے اٹھائے جائیں گے۔ ہم تو یہ وعدہ پورا ہوتا نہیں دیکھتے۔ یہ وعدہ جو ہم سب کو دیا گیا، یہ پہلے لوگوں کے افسانوں اور جھوٹی کہانیوں کے سوا کچھ نہیں جو انھوں نے اپنی کتابوں میں تحریر کیں۔

(69) اے رسول (ﷺ)! ان دوبارہ اٹھائے جانے کے منکروں سے کہیں: زمین کی جس سمت میں چاہو، چل پھر لو اور پھر غور وفکر کرو کہ دوبارہ اٹھائے جانے کے دن کو جھٹلانے والے مجرموں کا انجام کیا ہوا؟ ہم نے اس دن کو جھٹلانے کی وجہ سے انھیں ہلاک کر دیا۔

(70) مشرک آپ کی دعوت سے جو منہ پھیر رہے ہیں تو اس وجہ سے آپ غم کریں نہ ان کی سازشوں کی وجہ سے آپ کا سینہ تنگ ہو۔ اللہ ان کے خلاف آپ کا مددگار اور حامی وناصر ہے۔

(71) آپ کی قوم کے کافر جو دوبارہ اٹھائے جانے کے منکر ہیں، کہتے ہیں: اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو بتاؤ، وہ عذاب کب آئے گا جس کی تم اور ایمان والے ہمیں دھمکیاں دیتے ہو؟

(72) اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: ہو سکتا ہے کہ جس عذاب کی تم جلدی مچا رہے ہو، اس کا کچھ حصہ تمھارے قریب ہو۔

(73) اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ آپ کا رب تمام لوگوں پر بڑے فضل والا ہے کہ وہ ان کے کفر اور گناہوں کے باوجود انھیں جلد سزا نہیں دیتا لیکن لوگوں کی اکثریت اللہ کے اپنے اوپر ہونے والے انعامات پر اس کا شکر نہیں کرتی۔

(74) بلاشبہ آپ کا رب اپنے بندوں کے دلوں میں چھپی باتوں کو اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں، سب کو جانتا ہے۔ اس سے ان کی کوئی چیز اوجھل نہیں اور وہ ضرور انھیں ان کی جزا دے گا۔

(75) آسمان میں لوگوں سے چھپی اور زمین میں لوگوں سے اوجھل کوئی چیز ایسی نہیں جو واضح کتاب، یعنی لوحِ محفوظ میں نہ ہو۔

(76) بلاشبہ محمد ﷺ پر نازل ہونے والا یہ قرآن بنی اسرائیل کے سامنے اکثر ان چیزوں کو بیان کر رہا ہے جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں اور ان کی دینی گمراہیوں کو واضح کر رہا ہے۔

(77) یہ قرآن ان ایمان والوں کے لیے یقیناً ہدایت ورحمت ہے جو اس کے احکام پر عمل کرتے ہیں۔

(78) اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ آپ کا رب اپنے مومن اور کافر بندوں کے درمیان قیامت کے دن اپنے حکم سے عدل کے ساتھ فیصلہ کرے گا۔ پھر وہ مومن پر رحم کرے گا اور کافر کو عذاب دے گا۔ وہ ایسا غالب ہے جو اپنے دشمنوں سے انتقام لیتا ہے اور کوئی اس پر غالب نہیں آ سکتا۔ وہ ایسا کمال علم والا ہے کہ حق پر چلنے والا اور باطل پرست اس پر خلط ملط نہیں ہوتے۔

(79) پس آپ اللہ ہی پر بھروسا رکھیے اور اپنے تمام امور میں اسی پر اعتماد کیجیے۔ بلاشبہ آپ واضح حق پر ہیں۔

فوائد: ❀ سابقہ امتوں کے انجام واحوال سے عبرت پکڑنا نجات کا راستہ ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ کے علم نے اپنے بندوں کے اعمال کا احاطہ کر رکھا ہے۔

❀ قرآن کریم نے بنی اسرائیل کی گمراہیوں کی تصحیح کی اور انھوں نے اپنی کتابوں میں جو تحریفات اور ردوبدل کیا تھا، اس کی بھی نشاندہی کی ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ پر توکل اور بھروسے کی اہمیت۔ ❀ نبی کریم ﷺ کا تزکیہ کہ آپ روشن اور واضح حق پر ہیں۔

إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ إِذَا
وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿٨٠﴾ وَمَآ أَنْتَ بِهٰدِ الْعُمْيِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ؕ
إِنْ تُسْمِعُ إِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿٨١﴾ وَ
إِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْأَرْضِ
تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ ﴿٨٢﴾ وَ
يَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ يُّكَذِّبُ
بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿٨٣﴾ حَتّٰى إِذَا جَآءُوْ قَالَ أَكَذَّبْتُمْ
بِاٰيٰتِيْ وَلَمْ تُحِيْطُوْا بِهَا عِلْمًا أَمَّاذَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٨٤﴾
وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ بِمَا ظَلَمُوْا فَهُمْ لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿٨٥﴾
أَلَمْ يَرَوْا أَنَّا جَعَلْنَا الَّيْلَ لِيَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ
إِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٨٦﴾ وَيَوْمَ يُنْفَخُ
فِي الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ
إِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَكُلٌّ أَتَوْهُ دٰخِرِيْنَ ﴿٨٧﴾ وَتَرَى الْجِبَالَ
تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ؕ صُنْعَ اللّٰهِ
الَّذِيْٓ أَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ ؕ إِنَّهٗ خَبِيْرٌ بِمَا تَفْعَلُوْنَ ﴿٨٨﴾

6 ع 16 2

(80) اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ آپ ان مُردوں کو نہیں سنا سکتے جن کے دل اللہ کے ساتھ کفر کرنے کی وجہ سے مر گئے ہیں اور نہ ان لوگوں کو آپ اپنی دعوت سنا سکتے ہیں جن کے کانوں کو اللہ نے حق کے سننے سے بہرہ کر دیا ہے جبکہ وہ آپ سے پیٹھ پھیر کر، منہ موڑے جا رہے ہوں۔

(81) آپ اس شخص کو ہدایت نہیں دے سکتے جس کی نگاہیں حق سے اندھی ہو جائیں، لہٰذا آپ ان کے بارے میں غم کریں نہ خود کو تھکائیں۔ آپ صرف انھیں حق سمجھا سکتے ہیں جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں اور وہ اللہ کے حکموں کو ماننے والے ہیں۔

(82) جب ان کے اپنے کفر اور گناہوں پر اڑنے کی وجہ سے ان پر عذاب واجب اور ثابت ہو جائے گا اور صرف برے لوگ باقی رہ جائیں گے تو ہم قیامت کے قریب اس کی نشانیوں میں سے ایک بڑی نشانی ان کے لیے ظاہر کریں گے اور وہ ہوگا زمین سے ایک جانور (دابّہ) کا نکلنا، جو ان سے ایسی باتیں کرے گا جنھیں لوگ سمجھتے ہوں گے (کہے گا:) کہ لوگ ہمارے نبی پر نازل ہونے والی ہماری آیات کی تصدیق نہیں کرتے تھے۔

(83) اے رسول (ﷺ)! وہ دن یاد کریں جب ہم ہر امت میں سے ان کے سرغنوں کا وہ گروہ اکٹھا کریں گے جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتا تھا۔ ان کے پہلوں سے لے کر آخر والوں تک سب کو لوٹایا جائے گا، پھر انھیں حساب کے لیے ہانک کر لایا جائے گا۔

(84) انھیں ہانکنے کا یہ سلسلہ جاری رہے گا حتی کہ جب وہ حساب والی جگہ پہنچ جائیں گے تو اللہ تعالیٰ انھیں ڈانٹتے ہوئے کہے گا: کیا تم نے میری توحید کی دلیل بننے والی اور میری شریعت پر مشتمل آیات کو جھٹلایا تھا، حالانکہ ان کے باطل ہونے کا تمھیں ایسا یقینی علم نہیں تھا کہ تمھارے لیے انھیں جھٹلانا جائز ہوتا؟ یا یہ بتاؤ کہ تم ان آیات کے ساتھ کیا کرتے رہے، ان کی تصدیق کی یا انھیں جھٹلایا؟

(85) انھوں نے اللہ کے ساتھ کفر کر کے اور اس کی آیتوں کو جھٹلا کر جو ظلم کیا، اس کے باعث ان پر عذاب نازل ہوگا اور وہ اپنے دفاع سے عاجز ہونے اور اپنے بے تکے دلائل کی وجہ سے اپنے دفاع کے لیے بات بھی نہیں کر سکیں گے۔

جب وہ دوبارہ اٹھائے جانے کا انکار کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی زندگی میں پائی جانے والی ایک چیز پر تنبیہ فرمائی جو دوبارہ جی اُٹھنے کی دلیل ہے اور وہ ان کی نیند ہے جو موت کے قائم مقام ہے اور ان کا بیدار ہونا ہے جو دوبارہ جی اٹھنے کی طرح ہے، چنانچہ فرمایا:

(86) کیا دوبارہ جی اٹھنے کو جھٹلانے والوں نے یہ نہیں دیکھا کہ ہم نے رات بنائی تاکہ وہ اس میں نیند کے ساتھ سکون پائیں اور ہم نے دن کو روشن بنایا تاکہ وہ اس میں دیکھیں اور اپنے کاموں کے لیے دوڑ دھوپ کریں؟ بلاشبہ اس بار بار مرنے اور اس کے بعد اٹھائے جانے میں ایمان رکھنے والی قوم کے لیے واضح نشانیاں ہیں۔

(87) اے رسول (ﷺ)! اس دن کو یاد کریں جب صور پھونکنے پر مقرر فرشتہ نرسنگھے میں دوسری مرتبہ صور پھونکے گا تو آسمانوں اور زمین والے تمام کے تمام گھبرا اٹھیں گے سوائے اس کے جسے اللہ اپنے فضل و احسان سے گھبراہٹ سے محفوظ رکھے۔ اس دن اللہ کی تمام مخلوقات اس کے پاس مطیع و فرمانبردار بن کر آئیں گی۔

(88) اس دن تم پہاڑوں کو دیکھو گے تو تمھیں محسوس ہوگا کہ وہ اپنی جگہ پر قائم ہیں، حرکت نہیں کر رہے جبکہ حقیقت میں وہ بادلوں کی طرح بڑی تیزی سے چل رہے ہوں گے۔ یہ اللہ کی کاریگری ہے، سو وہی انھیں حرکت دے گا۔ بلاشبہ جو تم کرتے ہو، وہ اس سے خوب باخبر ہے۔ اس سے تمھارا کوئی عمل چھپا نہیں اور وہ تمھیں ان عملوں کی جزا دے گا۔

فوائد: ❀ ہدایت کی توفیق دینا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے، رسول اکرم ﷺ کے ہاتھ میں نہیں ہے۔

❀ نیند موت کی اور اس سے بیداری دوبارہ اٹھائے جانے کی دلیل ہے۔

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ
اٰمِنُوْنَ ﴿۸۹﴾ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ ۭ هَلْ
تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۰﴾ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ
الْبَلْدَةِ الَّذِيْ حَرَّمَهَا وَلَهٗ كُلُّ شَيْءٍ ۡ وَّاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ
الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۹۱﴾ وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ
وَمَنْ ضَلَّ فَقُلْ اِنَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴿۹۲﴾ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ
سَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ فَتَعْرِفُوْنَهَا ۭ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾ ع

7 ع 11 3

سُوْرَةُ الْقَصَصِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٍ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّتِسْعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

طٰسٓمّٓ ﴿۱﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۲﴾ نَتْلُوْا عَلَيْكَ مِنْ نَّبَاِ
مُوْسٰى وَفِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۳﴾ اِنَّ فِرْعَوْنَ
عَلَا فِي الْاَرْضِ وَجَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا يَّسْتَضْعِفُ طَاۗىِٕفَةً
مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ اَبْنَاۗءَهُمْ وَيَسْتَحْيٖ نِسَاۗءَهُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ
الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۴﴾ وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَي الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا
فِي الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اَىِٕمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿۵﴾

(89) جو شخص قیامت کے دن ایمان اور نیک عمل لے کر آیا تو اس کے لیے جنت ہے۔ ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کی دی گئی امان و پناہ کی وجہ سے قیامت کے دن کی گھبراہٹ سے امن میں ہوں گے۔

(90) اور جو کفر اور گناہوں کے ساتھ آیا تو ایسے لوگوں کے لیے آگ ہے جس میں انھیں منہ کے بل ڈالا جائے گا اور انھیں ڈانٹ پلانے اور ذلیل کرنے کے لیے کہا جائے گا: تمھیں صرف انھی اعمال کا بدلہ دیا جا رہا ہے جو تم دنیا میں کفر اور نافرمانیوں کی صورت میں کرتے تھے۔

(91) اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: مجھے تو بس یہ حکم ملا ہے کہ میں مکہ کے اس رب کی عبادت کروں جس نے اسے حرمت والا ٹھہرایا ہے، چنانچہ نہ اس میں خونریزی ہوگی، نہ کسی پر ظلم ہوگا اور نہ اس کا شکار ہلاک کیا جائے گا اور نہ اس کے درخت کاٹے جائیں گے۔ اسی پاک پروردگار کے لیے ہر چیز کی بادشاہی ہے۔ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں خود کو اللہ کے سپرد کرنے والوں اور اس کی اطاعت کر کے اس کے آگے جھکنے والوں میں شامل ہو جاؤں۔ (92) اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں کے سامنے قرآن کی تلاوت کرتا رہوں، پھر جس نے اس کی راہ کی ہدایت پائی اور اس کے احکام پر عمل کیا تو اس کی ہدایت کا فائدہ خود اسے ہی ہوگا اور جو بھٹک گیا اور اس کے احکام سے منہ پھیرا، اس کا انکار کیا اور اس کے احکام پر عمل نہ کیا تو اس سے کہہ دیں: میں تو صرف ڈرانے والا ہوں، میں تمھیں اللہ کے عذاب سے ڈراتا ہوں اور میرے ہاتھ میں تمھاری ہدایت نہیں ہے۔

(93) اور اے رسول (ﷺ)! کہہ دیں: تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں ان نعمتوں پر جنھیں شمار بھی نہیں کیا جا سکتا۔ وہ اللہ عنقریب تمھیں تمھاری جانوں، آسمان و زمین اور رزق میں ایسی نشانیاں دکھائے گا جنھیں تم اتنی اچھی طرح پہچان لو گے کہ وہ قبولِ حق میں تمھاری راہنمائی کریں گی۔ تمھارا رب تمھارے عملوں سے جو تم کرتے ہو، غافل نہیں ہے، بلکہ وہ ان سے پوری طرح واقف ہے۔ اس سے کوئی عمل چھپا نہیں اور وہ تمھیں ضرور ان کا بدلہ دے گا۔

سورۃ القصص مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: کمزور مومنوں کو غلبہ و اقتدار عطا کرنے اور متکبر سرکشوں کو ہلاک کرنے کے بارے میں دستورِ الٰہی کا بیان۔

تفسیر: (1) ﴿طٰسٓمّٓ﴾ اس جیسے حروف مقطعات پر تفصیلی بحث سورۂ بقرہ کے شروع میں ہو چکی ہے۔ (2) یہ روشن اور واضح قرآن کی آیتیں ہیں۔ (3) ہم آپ کے سامنے موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کی سچی اور صحیح، نیز شک سے بالاتر کچھ خبریں ایمان والوں کے لیے بیان کرتے ہیں کیونکہ وہی ان واقعات کے اسباق سے فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ (4) بلاشبہ فرعون نے سرزمین مصر میں سرکشی کی تھی اور اس پر پوری طرح قابض تھا اور اس نے وہاں کے لوگوں کو مختلف گروہوں میں تقسیم کر رکھا تھا۔ ان میں سے ایک گروہ، یعنی بنی اسرائیل کو نہایت کمزور کر رکھا تھا، اس طرح کہ وہ انھیں بری طرح ذلیل کرنے کے لیے ان کے بیٹے قتل کر دیتا اور ان کی بیٹیاں خدمت کرنے کے لیے زندہ چھوڑ دیتا۔ بلاشبہ وہ ظلم و سرکشی اور تکبر کے ذریعے سے زمین میں فساد برپا کرنے والا تھا۔ (5) ہم چاہتے تھے کہ بنی اسرائیل پر کرم فرمائیں جنھیں فرعون نے سرزمین مصر میں نہایت کمزور کر رکھا تھا، اس طرح کہ ان کے دشمن کو ہلاک کر دیں، ان کی کمزوری ختم کر دیں، انھیں ایسے امام بنا دیں جن کی لوگ حق کے معاملے میں پیروی کریں اور فرعون کو ہلاک کرنے کے بعد انھیں شام کی بابرکت سرزمین کا وارث بنا دیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ۭ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰي بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ۙ بِمَا صَبَرُوْا ۭ وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهٗ وَمَا كَانُوْا يَعْرِشُوْنَ ﴾ ''اور ہم نے ان لوگوں کو جو کمزور سمجھے جاتے تھے، اس زمین کے مشرقوں اور مغربوں کا وارث بنا دیا جس میں ہم نے برکت رکھی تھی۔ (اے نبی! اس طرح) بنی اسرائیل کے حق میں آپ کے رب کا اچھا وعدہ پورا ہوا، اس لیے کہ انھوں نے صبر کیا تھا۔ اور ہم نے فرعون اور اس کی قوم کا وہ سب کچھ تباہ کر دیا جو (کارخانے) وہ بناتے اور جو (محلات کی عمارتیں) وہ اٹھاتے تھے۔'' (الأعراف 137:7)

فوائد: ❀ ایمان اور نیک اعمال قیامت کے دن کی گھبراہٹ سے نجات کے دو سبب ہیں۔ ❀ کفر اور نافرمانی آگ میں لے جانے کا سبب ہیں۔ ❀ حرم میں قتل، ظلم اور شکار کرنا حرام ہے۔ ❀ آخر کار اللہ تعالیٰ ایمان والوں ہی کو فتح اور غلبے سے نوازتا ہے۔

وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُودَهُمَا
مِنْهُمْ مَّا كَانُوا يَحْذَرُونَ ﴿٦﴾ وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ أُمِّ مُوسَىٰ أَنْ
أَرْضِعِيهِ ۖ فَإِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَأَلْقِيهِ فِي الْيَمِّ وَلَا تَخَافِي وَلَا
تَحْزَنِي ۖ إِنَّا رَادُّوهُ إِلَيْكِ وَجَاعِلُوهُ مِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿٧﴾
فَالْتَقَطَهُ آلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُونَ لَهُمْ عَدُوًّا وَحَزَنًا ۗ إِنَّ
فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُودَهُمَا كَانُوا خَاطِئِينَ ﴿٨﴾ وَقَالَتِ
امْرَأَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ لِّي وَلَكَ ۖ لَا تَقْتُلُوهُ ۖ عَسَىٰ
أَنْ يَنْفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَدًا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٩﴾
وَأَصْبَحَ فُؤَادُ أُمِّ مُوسَىٰ فَارِغًا ۖ إِنْ كَادَتْ لَتُبْدِي بِهِ
لَوْلَا أَنْ رَبَطْنَا عَلَىٰ قَلْبِهَا لِتَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٠﴾
وَقَالَتْ لِأُخْتِهِ قُصِّيهِ ۖ فَبَصُرَتْ بِهِ عَنْ جُنُبٍ وَهُمْ
لَا يَشْعُرُونَ ﴿١١﴾ وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ
هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ أَهْلِ بَيْتٍ يَكْفُلُونَهُ لَكُمْ وَهُمْ لَهُ
نَاصِحُونَ ﴿١٢﴾ فَرَدَدْنَاهُ إِلَىٰ أُمِّهِ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ
وَلِتَعْلَمَ أَنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿١٣﴾

ع 1 13 4

﴿6﴾ ہم نے ارادہ کیا کہ انھیں زمین میں قوت وسلطنت دے کر قدرت واختیار دیں اور فرعون اور بادشاہت میں اس کے سب سے بڑے معاون ہامان اور ان کے مددگار لشکروں کو وہ کچھ دکھائیں جس سے وہ ڈرتے تھے، یعنی ان کی بادشاہت بنی اسرائیل کے ایک نومولود لڑکے کے ہاتھوں ختم ہوجائے گی۔

جب اللہ تعالیٰ نے فرعون کی سلطنت کے حتمی انجام اور موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کی عزت وتکریم کا ذکر کیا تو ساتھ ہی موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے رسول بننے تک کا واقعہ بھی بیان کردیا، چنانچہ فرمایا:

﴿7﴾ ہم نے موسیٰ علیہ السلام کی ماں کو الہام کیا کہ تم اسے دودھ پلاتی رہو حتی کہ جب تجھے فرعون اور اس کی قوم سے خدشہ ہو کہ وہ اسے قتل کردیں گے تو اسے ایک صندوق میں رکھنا اور دریائے نیل میں ڈال دینا۔ اس کے بارے میں نہ تو ڈوبنے سے ڈرنا، نہ فرعون ہی سے خوف رکھنا اور نہ اس کی جدائی کا غم کرنا۔ یقیناً ہم اسے تیری طرف زندہ لوٹائیں گے اور اسے اللہ کے رسولوں میں سے بنائیں گے جنھیں وہ اپنی مخلوق کی طرف بھیجتا ہے۔

﴿8﴾ چنانچہ ہم نے اسے موسیٰ کو صندوق میں رکھنے اور دریا میں ڈالنے کا جو الہام کیا، اس نے اس پر عمل کیا۔ فرعون کے گھر والوں کو اس صندوق کی اطلاع ہوئی تو انھوں نے اسے اٹھا لیا تاکہ اللہ کے ارادے کی تکمیل ہو کہ مستقبل قریب میں موسیٰ فرعون کا دشمن ہو اور اللہ اس کے ہاتھوں فرعون کی بادشاہت ختم کرے اور وہ ان کے لیے غم کا باعث ہو۔ بلاشبہ فرعون، اس کا وزیر ہامان اور ان کے کارندے اپنے کفر، سرکشی اور زمین میں فساد پھیلانے کے سبب گناہ گار تھے۔

﴿9﴾ جب فرعون نے اسے قتل کرنا چاہا تو اسی کی بیوی نے اس سے کہا: یہ بچہ میرے لیے اور تمھارے لیے خوشی کا باعث ہوگا۔ اسے قتل نہ کرو، ہوسکتا ہے کہ وہ ہمیں نفع دے کہ ہم اس سے خدمت لیں یا اسے لے پالک بیٹا بنالیں اور وہ نہیں جانتے تھے کہ اسی کے ہاتھوں ان کی سلطنت کا خاتمہ ہوگا۔

﴿10﴾ موسیٰ علیہ السلام کی ماں کا دل دنیا کے ہر معاملے سے خالی ہوگیا سوائے موسیٰ علیہ السلام کی محبت کے۔ وہ ان کے لیے بے قرار ہوگئی۔ ان سے شدید لگاؤ کی وجہ سے قریب تھا کہ وہ ظاہر کردیتی کہ وہ اس کا بیٹا ہے، اگر ہم اس کا دل مضبوط کرکے اس کی ڈھارس نہ بندھاتے اور اسے صبر نہ دے دیتے کہ وہ اپنے رب پر بھروسا کرنے والی، ایمان دار اور اس کے فیصلوں پر صبر کرنے والی بنے۔

﴿11﴾ موسیٰ علیہ السلام کی ماں نے انھیں دریا میں ڈالنے کے بعد ان کی بہن سے کہا: تو اس کے پیچھے پیچھے جا اور پتا کر اس کے ساتھ کیا ہوتا ہے، چنانچہ وہ انھیں دور سے دیکھتی رہی تاکہ اس کا بھید نہ کھل جائے اور فرعون اور اس کی قوم کو علم بھی نہ ہو کہ وہ اس کی بہن ہے اور اس کے حالات سے آگاہی حاصل کررہی ہے۔

﴿12﴾ موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی تدبیر سے عورتوں کا دودھ پینے سے رک گئے۔ جب ان کی بہن نے دیکھا کہ وہ انھیں دودھ پلانے کی شدید خواہش رکھتے ہیں تو اس نے ان سے کہا: کیا میں تمھاری ایک گھرانے کی طرف رہنمائی کروں جو اسے دودھ پلائے اور اس کی دیکھ بھال کرے اور وہ اس بچے کا خیر خواہ بھی ہو؟

﴿13﴾ چنانچہ ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو اس کی ماں کی طرف لوٹا دیا تاکہ اسے قریب سے دیکھ کر اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور وہ اس کی جدائی کی وجہ سے غم زدہ نہ ہو اور تاکہ وہ جان لے کہ موسیٰ علیہ السلام کو اس کی طرف لوٹانے کا اللہ کا وعدہ سچا ہے جس میں کوئی شک نہیں لیکن لوگوں کی اکثریت اس وعدے کو نہیں جانتی تھی اور نہ کوئی یہ جانتا تھا کہ یہی اس کی ماں ہے۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ کی اپنے نیک بندوں کو ان کے دشمنوں کی سازش سے بچانے کے لیے تدبیر کا بیان۔

❀ ظالم کی تدبیر کا نتیجہ خود اسی کی ہلاکت ہوتا ہے۔

❀ بیٹوں کے بارے میں ماؤں کی شفقت اور ان کے جذبات کا بیان۔

❀ ظالم کے ظلم سے نجات پانے کے لیے جائز حیلہ بہانہ کرنا درست ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہر صورت میں پورا ہو کر رہتا ہے۔ ❀ نجات کے اسباب اختیار کرنا اور اللہ تعالیٰ سے دعا والتجا کرکے اس کی پناہ پکڑنا واجب ہے۔

وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰٓى اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ؕ وَكَذٰلِكَ
نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۴﴾ وَدَخَلَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ
اَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيْهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلٰنِ ۗ هٰذَا مِنْ شِيْعَتِهٖ وَهٰذَا
مِنْ عَدُوِّهٖ ۚ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِيْ مِنْ شِيْعَتِهٖ عَلَى الَّذِيْ مِنْ
عَدُوِّهٖ ۙ فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى فَقَضٰى عَلَيْهِ ۗ قَالَ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ ؕ
اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ
فَغَفَرَ لَهٗ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۶﴾ قَالَ رَبِّ بِمَآ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ
فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِيْرًا لِّلْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۷﴾ فَاَصْبَحَ فِي الْمَدِيْنَةِ خَآئِفًا
يَّتَرَقَّبُ فَاِذَا الَّذِي اسْتَنْصَرَهٗ بِالْاَمْسِ يَسْتَصْرِخُهٗ ؕ قَالَ
لَهٗ مُوْسٰٓى اِنَّكَ لَغَوِيٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۸﴾ فَلَمَّآ اَنْ اَرَادَ اَنْ يَّبْطِشَ
بِالَّذِيْ هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا ۙ قَالَ يٰمُوْسٰٓى اَتُرِيْدُ اَنْ تَقْتُلَنِيْ
كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًۢا بِالْاَمْسِ ۚ اِنْ تُرِيْدُ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ جَبَّارًا
فِي الْاَرْضِ وَمَا تُرِيْدُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِيْنَ ﴿۱۹﴾ وَجَآءَ
رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ يَسْعٰى ۙ قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنَّ الْمَلَاَ
يَاْتَمِرُوْنَ بِكَ لِيَقْتُلُوْكَ فَاخْرُجْ اِنِّيْ لَكَ مِنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿۲۰﴾

جب اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے بچپن کا ذکر کیا تو ساتھ ہی ان کے دورِ جوانی کا تذکرہ بھی کر دیا، چنانچہ فرمایا:

(14) جب وہ بدن کے مضبوط اور طاقتور ہو جانے کی عمر کو پہنچے اور بھرپور قوت والے ہو گئے تو ہم نے انھیں نبوت سے پہلے بنی اسرائیل کے دین کا فہم اور علم عطا کیا۔ جس طرح ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو ان کی اطاعت پر جزا دی، ہم ہر دور میں اور ہر جگہ نیکوکاروں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں۔

(15) موسیٰ علیہ السلام شہر میں اس وقت آئے جب لوگ اپنے گھروں میں آرام کر رہے تھے تو انھوں نے دو آدمیوں کو آپس میں جھگڑتے ہوئے اور ایک دوسرے کو مارتے ہوئے پایا۔ ان میں سے ایک موسیٰ علیہ السلام کی قوم بنی اسرائیل سے تھا اور دوسرا قومِ فرعون کا قبطی تھا جو موسیٰ علیہ السلام کے دشمن تھے، چنانچہ جو آپ کی قوم سے تھا اس نے اپنے قبطی دشمن کے خلاف موسیٰ علیہ السلام سے مدد مانگی تو موسیٰ علیہ السلام نے اس قبطی کو مکا مارا۔ ان کا مکا اتنا زوردار تھا کہ وہ قبطی مر گیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: یہ شیطان کی دھوکا بازی اور اس کا فریب ہے۔ بلاشبہ جو شخص شیطان کی پیروی کرے، وہ اسے گمراہ کرنے والا دشمن ہے جس کی عداوت اور دشمنی بالکل واضح ہے۔ جو کچھ مجھ سے ہوا ہے، وہ بھی اس کی دشمنی کی وجہ سے ہوا ہے، کیونکہ وہ گمراہ کرنے والا ہے اور وہ مجھے گمراہ کرنا چاہتا ہے۔

(16) موسیٰ علیہ السلام سے جو کچھ ہوا، انھوں نے اس کا اعتراف اور اپنے رب سے دعا کرتے ہوئے کہا: اے میرے رب! میں نے اس قبطی کو قتل کر کے خود پر ظلم کیا ہے، لہٰذا تو میرا گناہ بخش دے۔ سو اللہ تعالیٰ نے ہمیں واضح طور پر بتا دیا کہ اس نے موسیٰ علیہ السلام کو بخش دیا۔ بلاشبہ وہ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کو بے حد بخشنے والا، ان پر نہایت رحم کرنے والا ہے۔

(17) پھر موسیٰ علیہ السلام کی دعا کے بارے میں بات جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ انھوں نے اس دعا میں یہ بھی کہا: اے میرے رب! تو نے مجھے قوت و حکمت اور علم عطا کر کے مجھ پر جو احسان کیا ہے تو میں بھی اب ہرگز مجرموں کا ان کے جرموں میں مددگار نہیں بنوں گا۔

(18) پھر جب موسیٰ علیہ السلام سے قبطی کا قتل ہو گیا تو وہ صبح صبح ڈرتے ہوئے شہر میں خبر لینے کے لیے آئے کہ کیا صورت حال ہے تو دیکھا کہ جس شخص نے کل ان سے اپنے قبطی دشمن کے خلاف مدد مانگی تھی، آج ایک اور قبطی کے خلاف مدد کے لیے انھیں پکار رہا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے اس سے کہا: بلاشبہ تو تو نہایت گمراہ اور صاف بھٹکا ہوا شخص ہے۔

(19) پھر جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنے اور اس اسرائیلی کے دشمن قبطی کو پکڑنے کا ارادہ کیا تو اسرائیلی سمجھا کہ موسیٰ علیہ السلام مجھے پکڑنے لگے ہیں کیونکہ اس نے یہ بات سنی تھی کہ ''بلاشبہ تو تو نہایت گمراہ اور صاف بھٹکا ہوا شخص ہے'' تو اس نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا: کیا تم چاہتے ہو کہ مجھے بھی اسی طرح قتل کر دو جس طرح تم نے کل ایک شخص کو قتل کیا تھا۔ تم تو بس یہ چاہتے ہو کہ لوگوں کو قتل کر کے اور ان پر ظلم ڈھا کر ملک میں سرکش بنو۔ تمھارا یہ ارادہ ہی نہیں کہ تم جھگڑنے والوں کے درمیان صلح کرانے والے بنو۔

(20) جب یہ خبر پھیل گئی تو ایک شخص شہر کے پرلے کنارے سے دوڑتا ہوا آیا جسے ڈر تھا کہ موسیٰ علیہ السلام پکڑے جائیں گے۔ اس نے کہا: اے موسیٰ! قومِ فرعون کے وڈیرے آپ کے قتل کا مشورہ کر رہے ہیں، لہٰذا آپ شہر سے نکل جائیں۔ بلاشبہ میں آپ کے خیر خواہوں میں سے ہوں۔ مجھے ڈر ہے کہ وہ آپ کو پکڑ کر قتل کر دیں گے۔

فوائد: ❀ آدابِ دعا میں یہ بات بھی شامل ہے کہ اپنے گناہ کا اعتراف کیا جائے۔

❀ قابلِ تعریف شکر گزاری وہ ہے جو بندے کو اپنے رب کی اطاعت پر آمادہ کرے اور اس کی معصیت و نافرمانی سے دور رکھے۔

❀ خیر خواہی میں جلدی کرنے کی اہمیت، بالخصوص جب اس کے ذریعے سے مومن کو ہلاکت سے بچانا مقصود ہو۔

فَخَرَجَ مِنْهَا خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ ۫ قَالَ رَبِّ نَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۱﴾ ع 2/8/5
وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يَّهْدِيَنِيْ سَوَآءَ
السَّبِيْلِ ﴿۲۲﴾ وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ اُمَّةً مِّنَ
النَّاسِ يَسْقُوْنَ ۖ وَوَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَيْنِ تَذُوْدٰنِ ۚ
قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ۭ قَالَتَا لَا نَسْقِيْ حَتّٰى يُصْدِرَ الرِّعَآءُ ۭ وَاَبُوْنَا
شَيْخٌ كَبِيْرٌ ﴿۲۳﴾ فَسَقٰى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰٓى اِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّىْ
لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ﴿۲۴﴾ فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِيْ عَلَى
اسْتِحْيَآءٍ ۡ قَالَتْ اِنَّ اَبِيْ يَدْعُوْكَ لِيَجْزِيَكَ اَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا ۭ
فَلَمَّا جَآءَهٗ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ ۙ قَالَ لَا تَخَفْ ۡ نَجَوْتَ مِنَ
الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۵﴾ قَالَتْ اِحْدٰىهُمَا يٰٓاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ ۡ اِنَّ خَيْرَ
مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ ﴿۲۶﴾ قَالَ اِنِّيْٓ اُرِيْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ
اِحْدَى ابْنَتَيَّ هٰتَيْنِ عَلٰٓى اَنْ تَاْجُرَنِيْ ثَمٰنِيَ حِجَجٍ ۚ فَاِنْ اَتْمَمْتَ
عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ ۚ وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَيْكَ ۭ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ
شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۲۷﴾ قَالَ ذٰلِكَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ ۭ اَيَّمَا الْاَجَلَيْنِ
قَضَيْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ﴿۲۸﴾ ع 3/7/6

(21) موسیٰ علیہ السلام نے اس خیر خواہ کی بات مانی اور ڈرتے ہوئے سن گن لیتے شہر سے نکل گئے۔ انھوں نے اپنے رب سے دعا کرتے ہوئے عرض کی: اے میرے رب! مجھے ظالم قوم سے نجات دلا کہ وہ مجھے کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں۔

(22) جب وہاں سے چل کر انھوں نے مدین کا رُخ کیا تو کہا: مجھے امید ہے کہ میرا رب مجھے خیر کی راہ پر چلائے گا تو میں اس راہ سے نہیں بھٹکوں گا۔

(23) جب وہ مدین کے پانی (کنویں) پر پہنچے جہاں سے وہ لوگ پانی لیتے تھے تو وہاں انھوں نے لوگوں کی ایک جماعت کو اپنے مویشیوں کو پانی پلاتے ہوئے پایا اور وہاں ان سے ہٹ کر دو لڑکیاں دیکھیں جو اپنی بکریوں کو پانی سے روکے کھڑی تھیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے ان سے پوچھا: تمھارا کیا معاملہ ہے، تم لوگوں کے ساتھ پانی نہیں پلاتیں؟ ان دونوں نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا: ہماری عادت یہ ہے کہ ہم رکی رہتی ہیں اور اس وقت تک پانی نہیں پلاتیں جب تک چرواہے پانی پلا کر واپس نہیں چلے جاتے تاکہ مردوں سے ہمارا میل جول نہ ہو اور ہمارے والد بہت بوڑھے ہیں، وہ پانی نہیں پلا سکتے۔ ہم مجبوراً اپنی بکریوں کو پانی پلانے کے لیے آتی ہیں۔

(24) تب موسیٰ علیہ السلام کو ان پر ترس آیا تو انھوں نے ان کی بکریوں کو پانی پلا دیا، پھر سائے کا رخ کیا اور اس میں آرام کرنے لگے اور اپنے رب کے سامنے اپنی حاجت پیش کر کے اس سے ان الفاظ میں دعا کی: اے میرے رب! تو جو بھی بھلائی میری طرف اتارے، بلاشبہ میں اس کا محتاج ہوں۔

(25) پھر جب وہ دونوں لڑکیاں گھر گئیں تو انھوں نے موسیٰ علیہ السلام کی خبر اپنے باپ کو دی۔ اس نے ان میں سے ایک کو بھیجا کہ اسے بلا لاؤ۔ سو وہ حیا سے چلتی ہوئی ان کے پاس آئی اور کہا: میرے والد آپ کو بلا رہے ہیں تاکہ آپ کو اس کی مزدوری دیں جو آپ نے ہماری بکریوں کو پانی پلایا ہے، چنانچہ جب موسیٰ علیہ السلام ان کے والد کے پاس آئے اور انھیں اپنی روداد سنائی تو اس نے انھیں تسلی دیتے ہوئے کہا: ڈریے مت، آپ ظالم قوم، یعنی فرعون اور اس کے سرداروں سے نجات پا گئے ہیں کیونکہ مدین پر ان کی حکومت نہیں ہے، اس لیے وہ یہاں آپ کو کوئی تکلیف نہیں پہنچا سکتے۔

(26) ان دونوں بیٹیوں میں سے ایک نے کہا: ابا جی! آپ اسے مزدوری پر رکھ لیجیے تاکہ یہ ہماری بکریاں چرائے کیونکہ یہ اس قابل ہے کہ آپ اسے اجرت پر رکھیں، اس لیے کہ اس میں قوت اور امانت داری دونوں وصف موجود ہیں۔ یہ اپنی قوت سے وہ کام جو اس کے ذمے لگا، کر لے گا اور اپنی امانتداری سے جس بات پر اسے امین بنایا گیا، اس کی حفاظت کرے گا۔

(27) ان کے والد نے موسیٰ علیہ السلام کو مخاطب کر کے کہا: میں چاہتا ہوں کہ اپنی ان دونوں بیٹیوں میں سے ایک بیٹی کے ساتھ آپ کا نکاح کر دوں، اس شرط پر کہ اس کا مہر یہ ہوگا کہ آپ آٹھ سال تک ہماری بکریاں چرائیں۔ اگر آپ دس سال کی مدت پوری کر دیں تو یہ آپ کی طرف سے بطور احسان ہوگا، آپ پر لازم نہیں کیونکہ معاہدہ آٹھ سال ہی کا ہے۔ جو اس سے اوپر ہوگا، وہ آپ کی مرضی سے ہے اور میں نہیں چاہتا کہ آپ کو کسی ایسی چیز کا پابند کروں جس میں آپ کے لیے مشقت ہو۔ اگر اللہ نے چاہا تو آپ مجھے ضرور نیک لوگوں میں سے پائیں گے جو معاہدے پورے کرتے ہیں اور اپنے عہد توڑتے نہیں۔

(28) موسیٰ علیہ السلام نے کہا: یہ بات میرے اور آپ کے درمیان پختہ ہوگئی کہ میں ان دونوں مدتوں آٹھ سال یا دس سال میں سے جس کے مطابق چاہوں، آپ کے لیے کام کروں۔ میں وعدہ وفا کرنے والا ہی تصور ہوں گا۔ آپ مجھ سے زیادہ کا مطالبہ نہیں کریں گے۔ ہم نے جو معاہدہ کیا ہے، اس پر اللہ تعالیٰ نگران ہے۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ کی طرف پناہ پکڑنا دنیا و آخرت کی نجات کا راستہ ہے۔ ❀ مسلمان خاتون کی حیا اس کی عزت و تکریم اور اس کے بلند مرتبہ ہونے کا سبب ہے۔

❀ مشورے میں خواتین کو شریک کرنا اور اگر اس کی رائے درست ہو تو اس پر اعتماد کرنا قابلِ تعریف امر ہے۔

❀ قوت اور امانت کسی بھی کامیاب اور ذمہ دار شخص کے دو بنیادی وصف ہیں۔

❀ کسی فائدہ و خدمت کو مہر قرار دینا جائز ہے۔

فَلَمَّا قَضٰى مُوْسَى الْاَجَلَ وَسَارَ بِاَهْلِهٖۤ اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ
الطُّوْرِ نَارًا ۚ قَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْۤا اِنِّیْۤ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّیْۤ اٰتِیْكُمْ
مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ﴿۲۹﴾
فَلَمَّاۤ اَتٰىهَا نُوْدِیَ مِنْ شَاطِیٔ الْوَادِ الْاَیْمَنِ فِی الْبُقْعَةِ
الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ یّٰمُوْسٰۤى اِنِّیْۤ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۙ﴿۳۰﴾
وَاَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى
مُدْبِرًا وَّلَمْ یُعَقِّبْ ؕ یٰمُوْسٰۤى اَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ ۫ اِنَّكَ مِنَ
الْاٰمِنِیْنَ ﴿۳۱﴾ اُسْلُكْ یَدَكَ فِیْ جَیْبِكَ تَخْرُجْ بَیْضَآءَ مِنْ
غَیْرِ سُوْٓءٍ ۫ وَّاضْمُمْ اِلَیْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ
مِنْ رَّبِّكَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ىِٕهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِیْنَ ﴿۳۲﴾
قَالَ رَبِّ اِنِّیْ قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا فَاَخَافُ اَنْ یَّقْتُلُوْنِ ﴿۳۳﴾
وَاَخِیْ هٰرُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ مِنِّیْ لِسَانًا فَاَرْسِلْهُ مَعِیَ رِدْاً
یُّصَدِّقُنِیْۤ ۫ اِنِّیْۤ اَخَافُ اَنْ یُّكَذِّبُوْنِ ﴿۳۴﴾ قَالَ سَنَشُدُّ
عَضُدَكَ بِاَخِیْكَ وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطٰنًا فَلَا یَصِلُوْنَ
اِلَیْكُمَا ۚۛ بِاٰیٰتِنَا ۚۛ اَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُوْنَ ﴿۳۵﴾

معانقة 11 عند المتأخرين

(29) جب موسیٰ علیہ السلام نے دونوں مدتوں میں سے کامل ترین دس سال کی مدت پوری کی اور اپنے گھر والوں کو مدین سے مصر لے کر چلے تو انھوں نے کوہِ طور کے دامن میں آگ دیکھی۔ اپنے گھر والوں سے کہا: تم یہاں ٹھہرو، میں نے آگ دیکھی ہے، ممکن ہے کہ میں وہاں سے تمھارے پاس کوئی خبر لاؤں یا آگ کا کوئی شعلہ لاؤں جس سے تم آگ جلا لو تاکہ تم سردی سے بچنے کے لیے اسے تاپ لو۔

(30) پھر جب موسیٰ علیہ السلام اس آگ کے پاس پہنچے جو انھوں نے دیکھی تھی تو ان کے رب سبحانہ وتعالیٰ نے انھیں اس وادی کے دائیں کنارے والی اس جگہ سے آواز دی جس کو اس نے موسیٰ علیہ السلام سے کلام کر کے برکت دی، آواز درخت سے آئی کہ اے موسیٰ! بلاشبہ میں اللہ ہی تمام مخلوقات کا رب ہوں۔

(31) اور حکم دیا کہ اپنی لاٹھی پھینکو۔ موسیٰ علیہ السلام نے فوراً اپنے رب کے حکم کی تعمیل میں اسے پھینک دیا، پھر جب اسے دیکھا کہ وہ سانپ کی طرح تیزی سے حرکت کر رہی ہے اور ہل جل رہی ہے تو وہ اس سے ڈرتے ہوئے بھاگ کھڑے ہوئے اور مڑ کر بھی نہ دیکھا۔ تب ان کے رب نے انھیں آواز دی: اے موسیٰ! آگے آؤ اور اس سے ڈرو مت۔ بلاشبہ تم ہر طرح سے امن میں ہو، اس سے بھی اور اس کے علاوہ ان چیزوں سے بھی جن سے تم ڈرتے ہو۔

(32) تم اپنا دایاں ہاتھ اپنی قمیص کے گریبان میں گردن کے قریب ڈالو تو وہ بغیر برص کے سفید چمکتا ہوا نکلے گا، چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے ہاتھ ڈالا تو وہ برف کی طرح سفید چمکتا ہوا نکلا۔ (حکم ہوا) اپنا ہاتھ اپنی طرف ملا لو تاکہ تمھارا خوف جاتا رہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے اسے اپنے ساتھ ملایا تو ان کا خوف جاتا رہا۔ فرمایا: یہ دونوں مذکورہ معجزے، یعنی لاٹھی اور روشن ہاتھ دو دلیلیں ہیں جو تمھارے رب کی طرف سے فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف بھیجی گئی ہیں۔ بلاشبہ وہ لوگ کفر اور گناہ کر کے اللہ کی اطاعت سے نکل جانے والے ہیں۔

(33) موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے التماس کرتے ہوئے کہا: بلاشبہ میں نے ان کا ایک آدمی مارا ہے۔ اب مجھے خطرہ ہے کہ اگر میں انھیں وہ پیغام پہنچانے گیا جو مجھے دے کر بھیجا گیا ہے تو وہ مجھے اس مقتول کے بدلے میں قتل کر دیں گے۔

(34) میرا بھائی ہارون میری نسبت زیادہ فصاحت سے بات کرتا ہے، لہٰذا اسے میرے ساتھ میرا معاون بنا کر بھیج دے کہ اگر فرعون اور اس کی قوم مجھے جھٹلائے تو وہ میری تائید کرے۔ مجھے خدشہ ہے کہ وہ مجھے جھٹلا دیں گے جیسے مجھ سے پہلی امتوں کی عادت رہی ہے جن کی طرف رسول بھیجے گئے کہ انھوں نے انھیں جھٹلا دیا۔

(35) اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی دعا قبول کرتے ہوئے کہا: اے موسیٰ! ہم تیرے بھائی کو تیرے ساتھ مددگار رسول بنا کر ضرور تیرے ہاتھ مضبوط کریں گے۔ تم دونوں کے لیے غلبہ اور ہماری خاص تائید ہوگی، اس لیے وہ تمھارے ساتھ کوئی برا سلوک نہیں کر سکیں گے جو تمھیں ناگوار گزرے۔ ہماری ان نشانیوں کے باعث جو ہم نے تمھیں دے کر بھیجا ہے، تم اور تمھارے مومن پیروکار ہی غالب آنے والے ہیں۔

فوائد: ❀ معاہدوں کی پاسداری اہلِ ایمان کی شان ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ کا موسیٰ علیہ السلام سے کلام کرنا حقیقت پر مبنی اور ثابت ہے۔

❀ اللہ کی طرف دعوت دینے والے کو مددگار کی ضرورت ہوتی ہے۔

❀ داعی حضرات کے لیے فصاحت و بلاغت کی بڑی اہمیت ہے۔

فَلَمَّا جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ
مُّفْتَرًى وَّمَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ ﴿٣٦﴾ وَقَالَ
مُوْسٰى رَبِّيْٓ اَعْلَمُ بِمَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى مِنْ عِنْدِهٖ وَمَنْ تَكُوْنُ
لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٣٧﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ
يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرِيْ ۚ فَاَوْقِدْ لِيْ
يٰهَامٰنُ عَلَى الطِّيْنِ فَاجْعَلْ لِّيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَطَّلِعُ اِلٰٓى
اِلٰهِ مُوْسٰى ۙ وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٣٨﴾ وَاسْتَكْبَرَ
هُوَ وَجُنُوْدُهٗ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اِلَيْنَا
لَا يُرْجَعُوْنَ ﴿٣٩﴾ فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ ۚ
فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٠﴾ وَجَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً
يَّدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿٤١﴾
وَاَتْبَعْنٰهُمْ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ هُمْ
مِّنَ الْمَقْبُوْحِيْنَ ﴿٤٢﴾ ع وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ
مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰى بَصَاۗىِٕرَ
لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٤٣﴾

4 ع 14 7

(36) پھر جب موسیٰ علیہ السلام ان کے پاس ہماری واضح آیات لے کر آئے تو انھوں نے کہا: یہ تو صرف گھڑا گھڑایا جھوٹ ہے جسے موسیٰ (علیہ السلام) نے خود گھڑ لیا ہے اور ہم نے اپنے اگلے باپ دادوں کے زمانے میں کبھی یہ نہیں سنا۔

(37) موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: میرا رب تعالیٰ اس حق والے کو خوب جانتا ہے جو اس کی طرف سے ہدایت لے کر آیا اور اسے بھی جانتا ہے جس کا انجام آخرت میں قابلِ تعریف ہوگا۔ بلاشبہ ظالم اپنے مقصد میں کامیاب ہوں گے نہ اس عذاب سے نجات پائیں گے جس سے وہ ڈرتے ہیں۔

(38) فرعون نے اپنی قوم کے سرداروں کو مخاطب کر کے کہا: اے سردارو! میں تو اپنے سوا کسی کو تمھارا معبود نہیں جانتا، لہٰذا اے ہامان! تو میرے لیے مٹی کو آگ پر پکوا۔ جب وہ سخت ہو جائے تو میرے لیے اس کا ایک عالیشان محل بنا۔ ہوسکتا ہے اس پر چڑھ کر میں موسیٰ کے معبود کو دیکھ سکوں۔ یقیناً میں تو یہی سمجھتا ہوں کہ موسیٰ اپنے اس دعوے میں جھوٹا ہے کہ وہ اللہ کی طرف سے میرے لیے اور میری قوم کے لیے رسول بن کر آیا ہے۔

(39) فرعون اور اس کے لشکروں نے سرزمین مصر میں ناحق تکبر کیا اور بلاوجہ ہی بڑے بنتے رہے اور انھوں نے دوبارہ اٹھائے جانے کا انکار کر دیا۔ وہ یہ سمجھ بیٹھے کہ قیامت کے دن حساب اور سزا کے لیے وہ ہماری طرف نہیں لوٹائے جائیں گے۔

(40) سو ہم نے اسے اور اس کے لشکروں کو پکڑ لیا، پھر ہم نے ان کو دریا میں پھینک کر ڈبو دیا حتی کہ وہ سب ہلاک ہو گئے۔ اے رسول (ﷺ)! آپ غور و فکر کریں کہ ظالموں کا انجام اور خاتمہ کیسے ہوا۔ یقیناً انجام کار وہ ہلاک و تباہ کر دیے گئے۔

(41) ہم نے انھیں سرکشوں اور گمراہوں کا امام و پیشوا بنا دیا جو کفر و گمراہی پھیلا کر آگ کی طرف بلاتے ہیں اور قیامت کے دن عذاب سے نکلنے کے لیے ان کی مدد نہیں کی جائے گی بلکہ بری روایت قائم کرنے اور گمراہی کی طرف دعوت دینے کی وجہ سے انھیں دگنا عذاب دیا جائے گا۔ ان پر ان کے اپنے اعمال کا بھی بوجھ ہوگا اور ان لوگوں کے برے اعمال کا بھی جنھوں نے ان برے اعمال میں ان کی پیروی کی۔

(42) ہم نے دنیا میں ان کی سزا میں اضافہ کرتے ہوئے ان کے پیچھے لعنت اور پھٹکار لگا دی اور قیامت کے دن بھی وہ اللہ کی رحمت سے دور کیے گئے بدحال اور قابلِ مذمت لوگوں میں ہوں گے۔

(43) ہم نے ان سے پہلے لوگوں کی طرف رسول بھیجے تو انھوں نے ہمارے رسولوں کو جھٹلا دیا، پھر ان کے جھٹلانے کی وجہ سے ہم نے انھیں ہلاک کر دیا تو اس کے بعد ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو تورات عطا کی جس میں لوگوں کو ان کے فائدے کی چیزیں سمجھانے والی باتیں تھیں تاکہ وہ ان پر عمل کریں اور نقصان دینے والی چیزوں کا بیان تھا تاکہ وہ انھیں چھوڑ دیں۔ اس تورات میں ان کے لیے خیر کی راہنمائی تھی اور وہ رحمت تھی کہ اس میں دنیا و آخرت کی بھلائی تھی تاکہ وہ اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کے انعامات سے نصیحت حاصل کریں، اس کا شکر ادا کریں اور اس پر ایمان لائیں۔

فوائد:
- کمزور اور فضول قسم کے شبہات سے حق کو ٹھکرانا سرکش لوگوں کا طریقہ ہے۔
- حق کی پیروی میں تکبر بہت بڑی رکاوٹ ہے۔
- تکبر کرنے والوں کو برے انجام تک پہنچانا رب العالمین کا دستور ہے۔
- باطل کے بھی کئی پیشوا، امام اور داعی ہیں اور ان کی کئی شکلیں اور صورتیں ہیں۔

وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ اِذْ قَضَيْنَآ اِلٰى مُوْسَى الْاَمْرَ وَمَا
كُنْتَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿44﴾ وَلٰكِنَّآ اَنْشَاْنَا قُرُوْنًا فَتَطَاوَلَ عَلَيْهِمُ
الْعُمُرُ ۚ وَمَا كُنْتَ ثَاوِيًا فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۙ
وَلٰكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ﴿45﴾ وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَيْنَا
وَلٰكِنْ رَّحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ
مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿46﴾ وَلَوْلَآ اَنْ تُصِيْبَهُمْ
مُّصِيْبَةٌ ۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَيَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ
اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿47﴾ فَلَمَّا
جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْا لَوْلَآ اُوْتِيَ مِثْلَ مَآ
اُوْتِيَ مُوْسٰى ۭ اَوَلَمْ يَكْفُرُوْا بِمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ۚ
قَالُوْا سِحْرٰنِ تَظٰهَرَا ۡ وَقَالُوْٓا اِنَّا بِكُلٍّ كٰفِرُوْنَ ﴿48﴾
قُلْ فَاْتُوْا بِكِتٰبٍ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ هُوَ اَهْدٰى مِنْهُمَآ اَتَّبِعْهُ
اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿49﴾ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكَ فَاعْلَمْ اَنَّمَا
يَتَّبِعُوْنَ اَهْوَآءَهُمْ ۭ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيْرِ
هُدًى مِّنَ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿50﴾

ع 5 8 8

(44) اور اے رسول (ﷺ)! آپ اس وقت پہاڑ (طور) کی مغربی جانب موجود نہیں تھے، یہ سمت موسیٰ علیہ السلام کے اعتبار سے ہے، جب ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف رسول بنا کر بھیجنے کا حتمی فیصلہ کیا۔ آپ اس وقت موجود نہیں تھے کہ آپ کو اس خبر کا علم ہوتا اور آپ اسے لوگوں کے سامنے بیان کرتے۔ آپ جو کچھ انھیں بتا رہے ہیں، وہ اللہ کی اس وحی کے ذریعے سے ہے جو آپ کی طرف کی گئی۔

(45) لیکن موسیٰ علیہ السلام کے بعد ہم نے بہت سی امتیں اور بے شمار مخلوقات پیدا کیں جن پر لمبی مدتیں گزر گئیں اور وہ اللہ سے کیے ہوئے وعدے بھول گئے۔ نہ آپ اہلِ مدین کے ساتھ رہتے تھے کہ ان کے سامنے ہماری آیتوں کی تلاوت کرتے بلکہ ہم ہی نے آپ کو اپنی طرف سے رسول بنایا اور پھر موسیٰ علیہ السلام کی اور ان کے مدین میں رہنے کی خبر آپ کی طرف وحی کی تو آپ نے اس بات کی خبر لوگوں کو دی جو اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی فرمائی۔

(46) نہ آپ اس وقت کوہِ طور کے دامن میں تھے جب ہم نے موسیٰ کو آواز دی اور اس کی طرف جو وحی کی سو کی، حتی کہ آپ اس کی خبر دیتے مگر یہ تیرے رب کی لوگوں پر رحمت ہے کہ ہم نے آپ کو بھیجا اور آپ کی طرف یہ خبر وحی کی تاکہ آپ اس قوم کو ڈرائیں جن کی طرف آپ سے پہلے کوئی ڈرانے والا رسول نہیں آیا تاکہ وہ نصیحت پکڑیں اور آپ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے جو دین لے کر آئے ہیں، وہ اس پر ایمان لائیں۔

(47) اگر یہ بات نہ ہوتی کہ ان کے کفر اور گناہوں کی وجہ سے ان پر آنے والے عذابِ الٰہی کے موقع پر وہ اپنی طرف رسول نہ آنے کو بطور حجت پیش کرتے ہوئے کہیں گے کہ اے اللہ! تو نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہ بھیجا کہ ہم تیری آیات کی پیروی کرتے، ان پر عمل کرتے اور ہم بھی ان لوگوں میں شامل ہوتے جو اپنے رب پر ایمان لانے والے اور اس کے حکم پر عمل کرنے والے تھے تو ہم انھیں جلد سزا دے دیتے مگر ہم نے اسے ان سے اس لیے ٹالا تاکہ ان کی طرف رسول بھیج کر ان کا عذر ختم کر دیں۔

(48) جب قریش کی طرف محمد (رسول اللہ ﷺ) اپنے رب کی طرف سے رسول بن کر آئے تو انھوں نے آپ ﷺ کے بارے میں یہودیوں سے پوچھا، چنانچہ انھوں نے ان کو یہ کٹ حجتی سکھائی اور کہا کہ محمد (رسول اللہ ﷺ) کو موسیٰ (علیہ السلام) کی طرح معجزات کیوں نہیں دیے گئے، جیسے ید بیضا اور عصا، جو اس بات کی دلیل ہوتے کہ وہ اپنے رب کی طرف سے رسول ہیں۔ اے رسول (ﷺ)! ان کا رد کرتے ہوئے کہیں: کیا یہود نے اس کے ساتھ کفر نہیں کیا جو اس سے پہلے موسیٰ علیہ السلام کو دیا گیا تھا اور کافروں نے تورات اور قرآن کے بارے میں کہا: یہ دونوں جادو ہیں جو ایک دوسرے کی تائید کرتے ہیں۔ انھوں نے یہ بھی کہا: ہم تورات اور قرآن دونوں کا انکار کرتے ہیں۔

(49) اے رسول (ﷺ)! ان لوگوں سے کہیں: تم اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کی ہوئی کوئی کتاب لاؤ جو تورات اور قرآن سے زیادہ ہدایت والی ہو۔ اگر تم وہ لے آؤ تو میں اس کی پیروی کر لوں گا۔ اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو کہ تورات اور قرآن جادو ہے (تو پھر ان سے زیادہ ہدایت والی کتاب لاؤ)۔

(50) پھر اگر قریش تورات اور قرآن سے زیادہ ہدایت والی کتاب لانے کی آپ کی بات قبول نہ کریں تو یقین کر لیں کہ ان دونوں کو وہ کسی دلیل کی بنیاد پر نہیں جھٹلا رہے۔ وہ صرف نفسانی خواہشات کی پیروی ہے۔ اور اس شخص سے بڑا گمراہ کوئی نہیں جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ہدایت کے بغیر محض نفسانی خواہش کی پیروی کرے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس قوم کو رشد و ہدایت نہیں دیتا جو اللہ کے ساتھ کفر کر کے خود پر ظلم کرنے والی ہے۔

فوائد: ❀ رسول اکرم ﷺ سے علم غیب کی نفی، سوائے اس کے جس کی اللہ تعالیٰ آپ کو اطلاع کر دے۔ ❀ لمبا زمانہ گزر جانے پر علم کا مٹ جانا۔

❀ کافروں کو چیلنج دیا گیا ہے کہ وہ اس وحی سے زیادہ ہدایت والی چیز لائیں جو اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں کی طرف کرتا ہے۔

❀ کافروں کی گمراہی کا سبب نفسانی خواہشات کی پیروی ہے۔ کسی دلیل کی پیروی ان کی گمراہی کا سبب ہرگز نہیں۔

وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۱﴾ اَلَّذِيْنَ
اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ هُمْ بِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَاِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ
قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖٓ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّنَآ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهٖ مُسْلِمِيْنَ ﴿۵۳﴾
اُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا وَيَدْرَءُوْنَ
بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۵۴﴾ وَاِذَا سَمِعُوا
اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَقَالُوْا لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ
سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِيْنَ ﴿۵۵﴾ اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ
اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ
بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۵۶﴾ وَقَالُوْٓا اِنْ نَّتَّبِعِ الْهُدٰى مَعَكَ نُتَخَطَّفْ
مِنْ اَرْضِنَا ۭ اَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا يُّجْبٰٓى اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ
كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾
وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍۢ بَطِرَتْ مَعِيْشَتَهَا ۚ فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ
لَمْ تُسْكَنْ مِّنْۢ بَعْدِهِمْ اِلَّا قَلِيْلًا ۭ وَكُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿۵۸﴾ وَ
مَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى حَتّٰى يَبْعَثَ فِيْٓ اُمِّهَا رَسُوْلًا يَّتْلُوْا
عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرٰٓى اِلَّا وَاَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ ﴿۵۹﴾

(51) اور ہم نے مشرکوں اور بنی اسرائیل کے یہودیوں کو سابقہ امتوں کے قصے مسلسل پہنچائے اور جب انھوں نے ہمارے رسولوں کو جھٹلایا تو ہم نے ان پر عذاب نازل نہ کیا، اس امید پر کہ شاید وہ ان قصوں سے نصیحت حاصل کریں اور ایمان لے آئیں تاکہ ان پر وہ عذاب نہ آئے جو ان (سے پہلے) لوگوں پر آیا۔

(52) جو لوگ نزولِ قرآن سے پہلے تورات پر ایمان لا کر اس پر ثابت قدم رہے، وہی قرآن پر ایمان لاتے ہیں کیونکہ وہ اپنی کتابوں میں قرآن کا تذکرہ اور اس کے اوصاف پاتے ہیں۔

(53) جب ان کے سامنے قرآن کی قراءت کی جاتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لائے۔ بلاشبہ یہ ایسا حق ہے جس میں کوئی شک نہیں، جو ہمارے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔ بلاشبہ ہم اس قرآن سے پہلے بھی مسلمان تھے کیونکہ ہمارا اس پر ایمان تھا جو آپ ﷺ سے پہلے رسول لائے۔

(54) مذکورہ بالا صفات والے لوگوں کو اپنی کتاب پر ایمان لا کر اس پر کاربند رہنے اور پھر محمد رسول اللہ ﷺ کی بعثت کے وقت آپ پر ایمان لانے کے سبب اللہ تعالیٰ ان کے عملوں کا ثواب دو مرتبہ دے گا۔ وہ اپنے نیک اعمال کی اچھائی سے اپنے کیے ہوئے گناہ دور کرتے ہیں اور ہم نے جو رزق انھیں دیا ہے، وہ اس میں سے خیر اور بھلائی کے کاموں میں خرچ کرتے ہیں۔

(55) جب یہ اہلِ کتاب میں سے ایمان والے کوئی بے ہودہ بات سنتے ہیں تو اس کی طرف توجہ نہ دیتے ہوئے اس سے منہ پھیر لیتے ہیں اور وہ ایسی بات کرنے والوں سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں: ہمارے لیے ہمارے عملوں کی جزا ہے اور تمھارے لیے تمھارے اعمال کا بدلہ۔ تم ہماری طرف سے گالیوں اور تکلیفوں سے محفوظ ہو اور ہم جاہلوں کی رفاقت اور ان کا ساتھ نہیں چاہتے کیونکہ اس میں دین و دنیا کا نقصان اور اذیت ہے۔

(56) اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ آپ جسے چاہیں، ہدایت نہیں دے سکتے کہ اسے ایمان کی توفیق دیں، جیسے سردار ابوطالب وغیرہ، بلکہ اکیلا اللہ ہی جسے چاہے، ہدایت کی توفیق عطا کرتا ہے اور وہ خوب جانتا ہے کہ اس کے پیشگی علم کے مطابق سیدھی راہ کی طرف ہدایت پانے والا کون ہے۔

(57) مکہ کے مشرکوں نے اسلام کی پیروی کرنے اور اس پر ایمان لانے سے معذرت کرتے ہوئے کہا: آپ جو اسلام لائے ہیں اگر ہم اس کی پیروی کر لیں تو ہمارے دشمن بہت جلد ہمیں ہماری سرزمین سے اچک لیں گے۔ کیا ہم نے ان مشرکوں کو ایسے حرم میں جگہ نہیں دی جس میں خون بہانا اور ظلم کرنا حرام ہے جہاں وہ دوسروں کے حملوں اور ان کی لوٹ کھسوٹ سے امن میں رہتے ہیں اور ہر طرح کے پھل اس کی طرف کھنچے چلے آتے ہیں؟ یہ ہمارا رزق ہے جو ہم ان کی طرف لاتے ہیں لیکن ان کی اکثریت اپنے اوپر اللہ کے انعامات کو جانتی ہی نہیں کہ وہ ان پر اس کا شکر ادا کرے۔ (58) کتنی ہی بستیاں ایسی ہیں جنھوں نے اپنے اوپر ہونے والی اللہ کی نعمتوں کی ناقدری کی اور گناہوں اور نافرمانیوں میں حد سے بڑھ گئیں تو ہم نے ان پر عذاب نازل کر کے انھیں ہلاک کر دیا۔ ان کی رہائش گاہیں ویران پڑی ہیں جہاں سے لوگ گزرتے ہیں جن میں سے بہت تھوڑی بستیوں کو ان کے باسیوں کے بعد چند راہ گزر مسافروں کے سوا کسی نے آباد نہیں کیا، بالآخر ہم ہی وارث بننے والے ہیں جو آسمانوں، زمین اور ان میں موجود ہر چیز کے وارث ہوں گے۔ (59) اے رسول (ﷺ)! آپ کا رب بستیوں (والوں) کو اس وقت تک ہلاک نہیں کرتا جب تک ان میں سے کسی بڑی بستی میں اپنا کوئی رسول نہ بھیج دے جیسا کہ آپ کو ام القریٰ، یعنی مکہ مکرمہ میں بھیجا۔ ہم بستیوں کے باشندوں کو اس وقت تک ہلاک نہیں کرتے جب تک وہ حق پر قائم رہیں۔ ہم تو انھیں صرف تب ہلاک کرتے ہیں جب وہ کفر اور گناہ کر کے ظلم کرنے والے ہوں۔

فوائد: ❀ اہلِ کتاب میں جو لوگ اللہ کے نبی محمد ﷺ پر ایمان لائے، ان کی فضیلت کا بیان اور یہ کہ ان کے لیے دہرا اجر ہے۔ ❀ ہدایت کی توفیق اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ یہ اختیار رسولوں وغیرہ کو نہیں ہے۔ ❀ حق کی پیروی امن کا باعث ہے، نہ کہ خوف کا سبب جیسا کہ مشرکوں کا دعویٰ ہے۔

❀ فرد اور معاشرے کے لیے خوشحالی اور مالداری نہایت خطرناک ہے۔

❀ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے کہ وہ لوگوں کو اس وقت تک ہلاک نہیں کرتا جب تک ان کی طرف رسول بھیج کر ان پر حجت قائم نہ کر دے۔

وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا ۚ وَمَا
عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۰﴾ اَفَمَنْ وَّعَدْنٰهُ وَعْدًا ع 6 10 9
حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيْهِ كَمَنْ مَّتَّعْنٰهُ مَتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ثُمَّ هُوَ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ﴿۶۱﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ
شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۶۲﴾ قَالَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ
الْقَوْلُ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَغْوَيْنَا ۚ اَغْوَيْنٰهُمْ كَمَا غَوَيْنَا ۚ تَبَرَّاْنَآ
اِلَيْكَ ۖ مَا كَانُوْٓا اِيَّانَا يَعْبُدُوْنَ ﴿۶۳﴾ وَقِيْلَ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ
فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَرَاَوُا الْعَذَابَ ۚ لَوْ اَنَّهُمْ
كَانُوْا يَهْتَدُوْنَ ﴿۶۴﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اَجَبْتُمُ
الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۶۵﴾ فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْاَنْۢبَآءُ يَوْمَئِذٍ فَهُمْ لَا
يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۶۶﴾ فَاَمَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَعَسٰٓى اَنْ
يَّكُوْنَ مِنَ الْمُفْلِحِيْنَ ﴿۶۷﴾ وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ ؕ مَا
كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۸﴾ وَرَبُّكَ يَعْلَمُ
مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿۶۹﴾ وَهُوَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ
الْحَمْدُ فِي الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ ۫ وَلَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۷۰﴾

جب مشرکوں نے حق کی پیروی نہ کرنے کا یہ عذر پیش کیا کہ اس طرح انھیں جنگ کی مشکلات اٹھانا پڑیں گی اور تجارت ختم ہونے کی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑے گا تو اللہ تعالیٰ نے انھیں جواب دیتے ہوئے فرمایا:

(60) تمھارے رب نے تمھیں جو کچھ دیا ہے، وہ تو بس اتنا ہے کہ تم دنیا کی زندگی میں اس سے فائدہ اٹھاتے اور اس سے زیب و زینت حاصل کرتے ہو، پھر وہ ختم ہو جاتا ہے اور اللہ کے ہاں آخرت میں جو عظیم ثواب ہے، وہ دنیا کے اس معمولی ساز و سامان اور زیب و زینت سے بہت بہتر اور دیر پا ہے۔ کیا تم یہ بات سمجھتے نہیں کہ جو باقی رہنے والا ہے، اسے فنا اور ختم ہو جانے والے پر ترجیح دے سکو؟

(61) کیا وہ شخص جس سے ہم نے آخرت میں جنت اور اس کی دائمی نعمتوں کا وعدہ کر رکھا ہے جن تک یہ لازمی طور پر پہنچ کر رہے گا، اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جسے ہم نے دنیاوی زندگی میں فائدہ اٹھانے کے لیے مال اور زیب و زینت دی، پھر آخر کار وہ قیامت کے دن جہنم کی طرف حاضر کیے جانے والے لوگوں میں سے ہوگا؟

(62) جس دن ان کا پاک پروردگار یہ کہتے ہوئے انھیں آواز دے گا: میرے وہ شریک کہاں ہیں جن کی تم میرے سوا عبادت کرتے تھے اور یہ دعویٰ کرتے تھے کہ وہ میرے شریک ہیں؟

(63) کفر کی طرف بلانے والے جن لوگوں پر عذاب واجب ہو چکا ہوگا، وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! یہی ہیں وہ لوگ جنھیں ہم نے گمراہ کیا۔ ہم نے انھیں اسی طرح گمراہ کیا جیسا کہ ہم خود گمراہ تھے۔ ہم تیری بارگاہ میں ان سے الگ تھلگ ہونے کا اظہار کرتے ہیں۔ یہ ہماری عبادت نہیں کرتے تھے۔ دراصل یہ شیطانوں کی عبادت کرتے تھے۔

(64) ان سے کہا جائے گا: بلاؤ اب اپنے ان شریکوں کو کہ وہ تمھیں اس ذلت سے بچائیں جس کا تمھیں سامنا ہے، تو وہ اپنے شریکوں کو بلائیں گے مگر وہ ان کی پکار کا جواب نہیں دیں گے۔ وہ اپنے لیے تیار کیا گیا عذاب اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے تو خواہش کریں گے کہ کاش! انھوں نے دنیا میں حق کی راہ پکڑی ہوتی۔

(65) جس دن ان کا رب انھیں بلا کر ان سے پوچھے گا: جن رسولوں کو میں نے تمھاری طرف بھیجا تھا، تم نے انھیں کیا جواب دیا تھا؟

(66) اس دن ان سے ساری دلیلیں گم ہو جائیں گی اور انھیں کچھ یاد نہ رہے گا اور نہ وہ ایک دوسرے سے کچھ سوال کریں گے کیونکہ اس دن وہ ہولناک صدمے کی لپیٹ میں ہوں گے، کیونکہ انھیں یقین ہو چکا ہوگا کہ وہ (جہنم کے) عذاب میں گرفتار ہونے والے ہیں۔

(67) ہاں، ان مشرکوں میں سے جس نے اپنے کفر سے توبہ کر لی اور اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لے آیا اور نیک عمل کیے تو وہ یقینی طور پر اپنے مقصد میں کامیاب ہوگا اور جس عذاب کا اسے ڈر ہے، اس سے نجات پا جائے گا۔

(68) اے رسول (ﷺ)! آپ کا رب جو پیدا کرنا چاہتا ہے، پیدا کرتا ہے اور جسے چاہے، اپنی نبوت و اطاعت کے لیے چُن لیتا ہے۔ مشرکوں کو اللہ تعالیٰ پر اعتراض کرنے کا کوئی اختیار نہیں۔ اللہ تعالیٰ پاک اور بلند تر ہے ان شریکوں سے جن کی وہ اللہ کے ساتھ عبادت کرتے ہیں۔

(69) آپ کا رب اسے بھی جانتا ہے جسے ان کے سینے چھپاتے ہیں اور جسے وہ لوگ ظاہر کرتے ہیں۔ ان میں سے کوئی چیز اس سے چھپی نہیں اور وہ انھیں ضرور اس کی جزا اور بدلہ دے گا۔

(70) وہی اللہ پاک ہے جس کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں۔ اسی اکیلے کی تعریف ہے دنیا میں اور آخرت میں بھی اسی کی تعریف ہوگی۔ اسی کا فیصلہ نافذ ہونے والا ہے جسے کوئی رد کرنے والا نہیں۔ قیامت کے دن حساب کتاب اور جزا و سزا کے لیے تم اسی اکیلے کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

فوائد: ❀ عقل مند وہ ہے جو ہمیشہ باقی رہنے والی چیز کو فنا اور ختم ہو جانے والی پر ترجیح دیتا ہے۔ ❀ توبہ اپنے سے پہلے کے تمام گناہوں کو مٹا دیتی ہے۔ ❀ چُن لینے کا اختیار اللہ کے پاس ہے نہ کہ اس کے بندوں کے پاس، اس لیے بندوں کو اس پر اعتراض کرنے کا کوئی حق نہیں۔ ❀ اللہ تعالیٰ کے علم نے بندوں کے ظاہری اور چھپے اعمال کا احاطہ کر رکھا ہے۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الَّيْلَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ
الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِضِيَآءٍ ؕ اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ﴿۷۱﴾
قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ
الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُوْنَ فِيْهِ ؕ اَفَلَا
تُبْصِرُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا
فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾ وَيَوْمَ
يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِىَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۷۴﴾
وَنَزَعْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا فَقُلْنَا هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ
فَعَلِمُوْٓا اَنَّ الْحَقَّ لِلّٰهِ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۷۵﴾ ع 7 15 10
اِنَّ قَارُوْنَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى فَبَغٰى عَلَيْهِمْ ۠ وَاٰتَيْنٰهُ
مِنَ الْكُنُوْزِ مَآ اِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓاُ بِالْعُصْبَةِ اُولِى الْقُوَّةِ ۗ
اِذْ قَالَ لَهٗ قَوْمُهٗ لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ ﴿۷۶﴾
وَابْتَغِ فِيْمَآ اٰتٰىكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ
مِنَ الدُّنْيَا وَاَحْسِنْ كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ
الْفَسَادَ فِى الْاَرْضِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۷۷﴾

(71) اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہہ دیں: مجھے بتاؤ کہ اگر اللہ تعالیٰ تم پر ہمیشہ کے لیے رات ہی رات بنا دے جو قیامت تک ختم نہ ہو، تو اللہ کے سوا کون معبود ہے جو تمھارے لیے دن کی روشنی جیسی روشنی لائے؟ کیا تم یہ دلائل نہیں سنتے اور یہ نہیں جانتے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو تمھارے پاس یہ روشنی لا سکے؟

(72) اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: مجھے بتاؤ کہ اگر اللہ تعالیٰ تم پر ہمیشہ قیامت تک دن ہی دن رکھے تو اللہ کے سوا کون معبود ہے جو تمھارے پاس رات لائے کہ دن بھر کے کام کی مشقت سے راحت پانے کے لیے تم اس میں آرام کر سکو؟ کیا تم ان آیات کو دیکھتے نہیں اور یہ جانتے نہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو یہ سب کچھ تمھارے پاس لا سکے؟

(73) اے لوگو! یہ بھی اس پاک ذات کی رحمت ہے کہ اس نے تمھارے لیے رات کو تاریک بنایا تاکہ دن بھر کام کی تھکاوٹ کے بعد تم اس میں آرام کرو اور اس نے دن کو تمھارے لیے روشن بنایا تاکہ تم اس میں حصولِ رزق کی کوشش کرو تاکہ تم اپنے اوپر اللہ کی نعمتوں کی قدر کرو اور ان کی ناقدری نہ کرو۔

(74) جس دن ان کا رب سبحانہ وتعالیٰ انھیں پکار کر کہے گا: کہاں ہیں میرے وہ شریک جن کی تم میرے سوا عبادت کرتے تھے اور دعویٰ کرتے تھے کہ وہ میرے شریک ہیں؟

(75) ہم ہر امت سے اس کا نبی حاضر کریں گے جو اس امت کے کفر اور حق کو جھٹلانے کے بارے میں گواہی دے گا اور ہم ان امتوں میں سے جھٹلانے والوں کو کہیں گے: جس کفر اور حق کو جھٹلانے پر تم اڑے ہوئے تھے، اس کے دلائل اور ثبوت پیش کرو تو ان کی ساری دلیلیں ختم ہو جائیں گی اور انھیں یقین ہو جائے گا کہ حق، جس میں کوئی شک وشبہ نہیں، صرف اللہ کے لیے ہے اور اللہ تعالیٰ کے جو شریک وہ گھڑتے تھے، وہ سب ان سے غائب ہو جائیں گے۔

جب اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا کہ فرعون اپنے اقتدار کی وجہ سے زمین میں سرکش ہوا، وہیں یہ بات بھی ذکر کی کہ قارون کی سرکشی کا سبب اس کا مال تھا، چنانچہ فرمایا:

(76) بلاشبہ قارون، موسیٰ علیہ السلام کی قوم میں سے تھا مگر اس نے ان پر تکبر کیا اور انھیں حقیر سمجھا۔ ہم نے اسے مال کے بے پناہ خزانے دے رکھے تھے حتی کہ ان خزانوں کی چابیاں اتنی بھاری تھیں کہ لوگوں کی مضبوط جماعت انھیں مشکل سے اٹھاتی تھی۔ جب اس سے اس کی قوم نے کہا: اترا مت! اللہ تعالیٰ اترانے اور غرور کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا بلکہ ان سے نفرت کرتا ہے اور اس پر انھیں سزا دے گا۔

(77) اللہ تعالیٰ نے جو اموال تجھے دیے ہیں، ان کے ذریعے سے آخرت کا ثواب تلاش کر کہ انھیں خیر کے کاموں میں خرچ کر اور کھانے پینے اور لباس وغیرہ کی صورت میں جو دنیاوی نعمتیں ہیں، ان میں بھی اپنا حصہ نہ بھول، لیکن ان میں فضول خرچی ہو نہ تکبر۔ تو اپنے رب کے ساتھ اور اس کے بندوں کے ساتھ اپنا معاملہ اچھا اور عمدہ رکھ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ احسان کیا ہے۔ تو گناہوں کا ارتکاب کر کے اور اطاعت کے کام چھوڑ کر زمین میں فساد پھیلانے کا خواہش مند نہ بن۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس طرح زمین میں فساد پھیلانے والوں کو پسند نہیں کرتا بلکہ ان سے نفرت کرتا ہے۔

فوائد: ❀ دن اور رات کا بدل بدل کر آنا اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں میں سے ہے جن پر اس کا شکر ادا کرنا فرض ہے۔

❀ سرکشی جس طرح اقتدار اور بادشاہت کے ساتھ ہوتی ہے، اسی طرح اس کا ایک سبب مال بھی ہے۔

❀ خوشی کے موقع پر اترانا اور غرور کرنا ایسا گناہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ سخت ناراض ہوتا ہے۔

❀ جس کے بارے میں ڈر ہو کہ وہ کسی فتنے کا شکار ہو جائے گا، اس کی خیر خواہی کرنا ضروری ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ زمین میں فساد پھیلانے والوں کا دشمن ہے۔

قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ عِنْدِيْ ؕ اَوَ لَمْ يَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ
اَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهٖ مِنَ الْقُرُوْنِ مَنْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَّ اَكْثَرُ
جَمْعًا ؕ وَ لَا يُسْـَٔلُ عَنْ ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۷۸﴾ فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ
فِيْ زِيْنَتِهٖ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا يٰلَيْتَ لَنَا
مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ قَارُوْنُ ۙ اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ﴿۷۹﴾ وَ قَالَ الَّذِيْنَ
اُوْتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا ۚ
وَ لَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ ﴿۸۰﴾ فَخَسَفْنَا بِهٖ وَ بِدَارِهِ الْاَرْضَ ۫ فَمَا
كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۫ وَ مَا كَانَ مِنَ
الْمُنْتَصِرِيْنَ ﴿۸۱﴾ وَ اَصْبَحَ الَّذِيْنَ تَمَنَّوْا مَكَانَهٗ بِالْاَمْسِ يَقُوْلُوْنَ
وَيْكَاَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَ يَقْدِرُ ۚ
لَوْ لَآ اَنْ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا ؕ وَيْكَاَنَّهٗ لَا يُفْلِحُ
الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۲﴾ تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا
يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَ لَا فَسَادًا ؕ وَ الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۸۳﴾
مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَ مَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا
يُجْزَى الَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۸۴﴾

ع 8 7 11

(78) قارون نے کہا: یہ سب مال مجھے میرے علم اور قوت کی بنیاد ہی پر دیے گئے ہیں اور میں ان کا حقدار ہوں۔ کیا قارون کو یہ پتا نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے پہلی امتوں میں سے انھیں بھی ہلاک کر دیا جو مال و دولت، قوت اور جمع پونجی میں اس سے بھی بڑھ کر تھے؟! پھر ان کی قوت ان کے کام آئی نہ ان کے مالوں نے انھیں فائدہ پہنچایا۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مجرموں سے ان کے گناہوں کے متعلق پوچھے گا بھی نہیں کیونکہ اسے ان کا اچھی طرح علم ہے۔ ان سے پوچھنا محض ڈانٹ ڈپٹ اور ملامت کرنے کے لیے ہوگا۔

(79) پھر قارون اپنی شان و شوکت کا اظہار کرتے ہوئے اپنی پوری زیب و زینت کے ساتھ نکلا تو اس کے ساتھیوں میں سے جو دنیاوی زندگی کی زیب و زینت کے متوالے تھے، کہنے لگے: اے کاش! ہمیں بھی قارون کی طرح دنیاوی زینت و آرائش مل جاتی۔ قارون تو کتنے نصیب والا اور قسمت کا دھنی ہے۔

(80) اور جن لوگوں کو علم سے نوازا گیا تھا، انھوں نے جب قارون کو پورے ٹھاٹھ باٹھ میں دیکھا اور اس کے ساتھیوں کی خواہش سنی تو کہا: تم پر افسوس! آخرت میں اللہ کا ثواب اور جو نعمتیں اس نے ایمان لانے اور نیک عمل کرنے والے کے لیے تیار کر رکھی ہیں، وہ اس دنیاوی ٹھاٹھ باٹھ سے جو قارون کو ملا ہے، بہت بہتر ہیں۔ یہ بات کہنے اور اس کے تقاضوں پر عمل کرنے کی توفیق صرف ان صبر کرنے والوں کو ملتی ہے جو دنیا کے ختم ہونے والے مال و متاع پر اس ثواب کو ترجیح دینے پر ڈٹے رہتے ہیں جو اللہ کے ہاں ہے۔

(81) آخر کار ہم نے اس سے اس کی سرکشی کا بدلہ لینے کے لیے اسے اس کے محل اور اس میں موجود ساز و سامان سمیت زمین میں دھنسا دیا اور اللہ کے مقابلے میں کوئی جماعت اس کی مدد کے لیے موجود نہ تھی اور نہ وہ خود اپنے آپ کو بچانے والوں میں سے ہو سکا۔

(82) جو لوگ اس کے دھنسنے سے پہلے کل تک اس جیسے مال اور ٹھاٹھ باٹھ کی خواہش کر رہے تھے، آج حسرت کرتے ہوئے اور عبرت لیتے ہوئے کہہ رہے تھے: کیا ہمیں علم نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس کا رزق چاہتا ہے، کھلا کرتا ہے اور ان میں سے جس کی روزی چاہتا ہے، تنگ کر دیتا ہے؟ اگر اللہ تعالیٰ کا ہم پر فضل نہ ہوتا کہ اس نے ہمیں ہماری بات کہنے پر سزا نہیں دی، تو یقیناً ہمیں بھی قارون کی طرح زمین میں دھنسا دیتا۔ بلاشبہ کافر کبھی کامیاب نہیں ہوتے، نہ دنیا میں اور نہ آخرت میں، بلکہ دونوں جہانوں میں ان کا انجام ناکامی ہی ہے۔

(83) وہ آخرت کا گھر ہم ان لوگوں کے لیے ہی عزت و تکریم اور نعمتوں سے بھرپور بناتے ہیں جو زمین میں حق پر ایمان لانے اور اس کی پیروی کرنے سے تکبر کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے اور نہ اس میں فساد کی چاہت رکھتے ہیں۔ جنت کی نعمتوں اور اس میں ملنے والی اللہ کی خوشنودی کی صورت میں قابلِ تعریف انجام تو ان کا ہے جو اپنے رب کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے رک کر اس سے ڈرتے ہیں۔

(84) جو شخص قیامت کے دن نماز، زکاۃ اور روزوں وغیرہ کی صورت میں نیکیاں لے کر آیا تو اس کے لیے ان نیکیوں سے بہتر جزا ہوگی، اس طرح کہ ایک نیکی کا بدلہ اس کے لیے دس گنا ہوگا اور جو قیامت کے دن کفر، سود اور زنا وغیرہ جیسی برائیاں لے کر آیا تو ان برائیاں کرنے والوں کو ان کے عمل کے مطابق بغیر کسی زیادتی کے بدلہ دیا جائے گا۔

فوائد: ❀ انسان میں جو بھی خیر اور بھلائی ہے اور اسے جو بھی نعمتیں میسر ہیں، ان سب کو پیدا کرنے اور مقدر کرنے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

❀ اہلِ علم ہی حکمت و دانائی والے اور فتنوں سے نجات پانے والے ہیں کیونکہ علم انسان کی صحیح سمت کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔

❀ زمین میں اونچائی، بڑائی، تکبر اور فساد پھیلانے کا انجام سراسر ہلاکت اور گھاٹا ہے۔

❀ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وسعت اور اس کا عدل ہے کہ وہ مومن کے لیے نیکیاں کئی گنا بڑھا دیتا ہے اور کافر کے لیے اس کی برائیاں نہیں بڑھاتا۔

إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَادُّكَ إِلَىٰ مَعَادٍ ۚ
قُل رَّبِّي أَعْلَمُ مَن جَاءَ بِالْهُدَىٰ وَمَنْ هُوَ فِي ضَلَالٍ
مُّبِينٍ ﴿٨٥﴾ وَمَا كُنتَ تَرْجُوٓا أَن يُلْقَىٰٓ إِلَيْكَ الْكِتَابُ
إِلَّا رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ ظَهِيرًا لِّلْكَافِرِينَ ﴿٨٦﴾
وَلَا يَصُدُّنَّكَ عَنْ آيَاتِ اللَّهِ بَعْدَ إِذْ أُنزِلَتْ إِلَيْكَ
وَادْعُ إِلَىٰ رَبِّكَ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿٨٧﴾ وَلَا تَدْعُ
مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ ۘ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا
وَجْهَهُ ۚ لَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٨٨﴾

سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سَبْعُوْنَ وَتِسْعُ اٰيَاتٍ وَّسَبْعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ
الٓمٓ ﴿١﴾ أَحَسِبَ النَّاسُ أَن يُتْرَكُوٓا أَن يَقُولُوٓا آمَنَّا وَهُمْ لَا
يُفْتَنُونَ ﴿٢﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۖ فَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ
الَّذِينَ صَدَقُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكَاذِبِينَ ﴿٣﴾ أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ
يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ أَن يَسْبِقُونَا ۚ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ﴿٤﴾ مَن كَانَ
يَرْجُو لِقَاءَ اللَّهِ فَإِنَّ أَجَلَ اللَّهِ لَآتٍ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٥﴾

وقف لازم — ع 20-12-2 — التغابن

(85) بلاشبہ جس نے آپ پر قرآن نازل کیا اور اس کی تبلیغ اور اس پر عمل کرنا آپ پر فرض کیا، وہ ضرور آپ کو فاتح بنا کر مکہ کی طرف لوٹائے گا۔ اے رسول (ﷺ)! مشرکوں سے کہہ دیں: میرا رب اسے بخوبی جانتا ہے جو ہدایت لایا ہے اور اسے بھی جو ہدایت اور حق سے (دور) کھلی گمراہی میں ہے۔

(86) اے رسول (ﷺ)! آپ کو رسول بننے سے پہلے کبھی امید بھی نہ تھی کہ آپ پر اللہ کی طرف سے قرآن کی وحی آئے گی لیکن یہ اس پاک ذات کی رحمت کا تقاضا تھا کہ وہ آپ پر اسے نازل کرے، لہٰذا کافر جس گمراہی میں ہیں، آپ اس میں ان کی مدد ہرگز نہ کریں۔

(87) یہ مشرک آپ کو اللہ کی آیتوں سے، جبکہ وہ آپ پر نازل ہوچکیں، ہرگز نہ پھیر دیں کہ آپ ان کی تلاوت اور تبلیغ چھوڑ بیٹھیں۔ آپ لوگوں کو اللہ پر ایمان لانے، اس کی توحید اور اس کی شریعت پر عمل کرنے کی دعوت دیتے رہیں اور ان مشرکوں میں سے ہرگز نہ ہوں جو اللہ کے ساتھ ساتھ دوسروں کی عبادت کرتے ہیں، بلکہ ان توحید پرستوں میں رہیں جو اکیلے اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے۔

(88) اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور معبود کی عبادت نہ کرنا کیونکہ اس کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں۔ ہر چیز فنا ہونے والی ہے سوائے اس پاک ذات کے چہرے کے۔ اسی اکیلے کے لیے فرماں روائی ہے۔ وہ جو چاہتا ہے، فیصلہ کرتا ہے۔ قیامت کے دن حساب اور جزا کے لیے تم اسی اکیلے کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

سورۂ عنکبوت مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: ابتلاء و آزمائش اور فتنوں کے وقت صبر و استقامت کا حکم دیا گیا ہے اور اس کا اچھا انجام بیان کیا گیا ہے۔

تفسیر: (1) ﴿الٓمٓ﴾ اس طرح کے حروف مقطعات پر تفصیلی کلام سورۂ بقرہ کے شروع میں گزر چکا ہے۔

(2) کیا لوگوں نے یہ خیال کرلیا ہے کہ وہ صرف یہ کہنے پر کہ ''ہم اللہ پر ایمان لے آئے'' چھوڑ دیے جائیں گے اور ان کے اس قول کی حقیقت کا امتحان نہیں ہوگا کہ کیا وہ سچے مومن ہیں؟ معاملہ اس طرح نہیں جیسے انھوں نے گمان کیا ہے۔

(3) یقیناً ہم نے ان سے پہلے لوگوں کا امتحان لیا تھا اور یقیناً اللہ انھیں بھی ظاہر کر کے جان لے گا، اور تمھارے لیے واضح کر دے گا ان کی سچائی کو جو ان میں سے اپنے ایمان میں سچے ہیں اور ان کے جھوٹ کو جو ایمان میں جھوٹے ہیں۔

(4) بلکہ کیا جو لوگ شرک وغیرہ جیسے گناہ کر رہے ہیں، وہ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ہمیں بے بس کر دیں گے اور ہماری سزا سے بچ نکلیں گے؟ ان کا یہ فیصلہ نہایت بُرا ہے جو انھوں نے کیا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کو کبھی عاجز نہیں کر سکتے اور اگر وہ اپنے کفر پر مرے تو اس کی سزا سے بچ نہیں سکتے۔

(5) جو کوئی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی امید رکھتا ہے تاکہ وہ اسے ثواب دے، اسے یہ جان لینا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا جو وقت مقرر کیا ہے، وہ بہت جلد آنے والا ہے اور وہی اپنے بندوں کے اقوال خوب سننے والا اور ان کے افعال اچھی طرح جاننے والا ہے۔ اس سے ان کی کوئی چیز چھپی نہیں ہوگی اور وہ ضرور ان پر انھیں بدلہ دے گا۔

فوائد: ❀ گمراہ لوگوں کی مدد کرنے کی ممانعت ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ کی توحید پر کاربند رہنے اور شرک سے دور رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔

❀ ایمان والوں کی آزمائش اور امتحان دستورِ الٰہی ہے۔

وَمَنْ جٰهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ
الْعٰلَمِيْنَ ۝٦ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ
عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَحْسَنَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝٧
وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ؕ وَاِنْ جٰهَدٰكَ
لِتُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ؕ اِلَيَّ
مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝٨ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصّٰلِحِيْنَ ۝٩ وَمِنَ
النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ فَاِذَآ اُوْذِيَ فِي اللّٰهِ جَعَلَ
فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ ؕ وَلَئِنْ جَآءَ نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ
لَيَقُوْلُنَّ اِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ؕ اَوَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِمَا فِيْ صُدُوْرِ
الْعٰلَمِيْنَ ۝١٠ وَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ
الْمُنٰفِقِيْنَ ۝١١ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبِعُوْا
سَبِيْلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطٰيٰكُمْ ؕ وَمَا هُمْ بِحٰمِلِيْنَ مِنْ خَطٰيٰهُمْ
مِّنْ شَيْءٍ ؕ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝١٢ وَلَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَاَثْقَالًا مَّعَ
اَثْقَالِهِمْ ۫ وَلَيُسْـَٔلُنَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَمَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝١٣ ع 1 13 13

6 جس نے اپنے نفس کو اطاعت پر لگانے اور گناہ سے دور رکھنے پر آمادہ کرنے کی بھرپور کوشش کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا تو وہ اپنے ہی لیے کوشش کرتا ہے کیونکہ اس کا فائدہ اسی کی طرف لوٹنے والا ہے۔ اللہ تو تمام مخلوقات سے بے نیاز ہے۔ ان کی اطاعت سے اس کی شان بڑھتی ہے نہ ان کی نافرمانی سے اس کی شان میں کوئی کمی ہوتی ہے۔

7 جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے ہماری طرف سے آنے والی آزمائشوں پر صبر کیا، نیز انھوں نے نیک عمل کیے تو ہم ان کے نیک اعمال کے ساتھ ضرور ان کے گناہ مٹا دیں گے اور آخرت میں ضرور انھیں ان کے اعمال کا بہت اچھا بدلہ دیں گے جو وہ دنیا میں کیا کرتے تھے۔

8 ہم نے ہر انسان کو تاکید کی ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ نیکی اور حسنِ سلوک کرے۔ اے انسان! اگر تیرے والدین کوشش کریں کہ تو اسے میرے ساتھ شریک ٹھہرائے جس کے شریک ٹھہرانے کا تجھے علم نہیں، جیسا کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کی ماں کی طرف سے ہوا، تو اس معاملے میں ان کی بات نہیں ماننی کیونکہ مخلوق کی ایسی اطاعت جائز نہیں جس سے خالق کی نافرمانی ہوتی ہو۔ قیامت کے دن تم سب کو میری طرف لوٹنا ہے، پھر میں تمھیں بتاؤں گا جو دنیا میں تم عمل کرتے تھے اور ان کی جزا بھی تمھیں دوں گا۔

9 جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے تو ہم قیامت کے دن ضرور انھیں نیک لوگوں میں شامل کریں گے اور آخرت میں انھی کے ساتھ ان کو اٹھائیں گے اور انھی جیسا ثواب اور بدلہ دیں گے۔

10 بعض لوگ کہتے ہیں: ہم اللہ پر ایمان لائے، پھر جب کافر انھیں ان کے ایمان کی بدولت تکلیف پہنچاتے ہیں تو وہ ان کے اس عذاب کو اللہ کے عذاب جیسا قرار دیتے ہیں اور کافروں کے ساتھی بن کر ایمان سے مرتد ہو جاتے ہیں۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! اگر آپ کو اپنے رب کی مدد حاصل ہو جائے تو وہ ضرور پکار اٹھیں گے: اے مومنو! ہم تو یقیناً ایمان پر تمھارے ساتھ تھے۔ کیا لوگوں کے دلوں میں جو کچھ ہے، اللہ تعالیٰ اس سے خوب واقف نہیں؟ ان کے دلوں میں موجود کفر اور ایمان اللہ سے چھپا ہوا نہیں۔ وہ اللہ کو اپنے دلوں کی بات کی کیا خبر دیں گے، حالانکہ وہ تو خود ان سے زیادہ جانتا ہے کہ ان کے دلوں میں کیا ہے؟

11 یقیناً اللہ تعالیٰ سچے مومنوں کو بھی اچھی طرح جانچ لے گا اور ان منافقوں کو بھی جان لے گا جو اپنے آپ کو ایمان والے ظاہر کرتے اور دلوں میں کفر چھپاتے ہیں۔

12 کافروں نے اکیلے اللہ پر ایمان لانے والوں سے کہا: تم ہمارے دین اور ہماری راہ کی پیروی کر لو، تمھارے گناہ ہم اٹھا لیں گے اور ان کی جو سزا ہو گی وہ تمھارے بجائے ہم بھگتیں گے، حالانکہ وہ ان کے گناہوں میں سے کچھ بھی اٹھانے والے نہیں اور بلاشبہ وہ اپنی اس بات میں سراسر جھوٹے ہیں۔

جب اس بات کی نفی کی گئی کہ وہ دوسروں کے گناہ نہیں اٹھائیں گے تو اس سے یہ سمجھا جا سکتا تھا کہ جو کافر اپنی گمراہی کی طرف لوگوں کو دعوت دیتے ہیں، وہ اس دعوت کے سبب کسی زائد گناہ کے مرتکب نہیں ہوتے۔ اللہ تعالیٰ نے درج ذیل فرمان سے اس ابہام کو دور کر دیا:

13 باطل کی طرف دعوت دینے والے یہ مشرک یقیناً اپنے گناہ بھی اٹھائیں گے جو انھوں نے کیے اور ساتھ ان لوگوں کے گناہ بھی ضرور اٹھائیں گے جنھوں نے ان کی دعوت کی پیروی کی، تاہم ان کی پیروی کرنے والوں کے گناہوں میں کوئی کمی نہ ہو گی۔ قیامت کے دن ان ساری جھوٹی باتوں کے بارے میں ان سے ضرور پوچھا جائے گا جو وہ دنیا میں گھڑتے تھے۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی اطاعت سے بے نیاز ہے۔ ❀ نیک اعمال کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ گناہ مٹا دیتا ہے۔

❀ والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کے واجب ہونے کی تاکید کی گئی ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ پر ایمان کا تقاضا ہے کہ اس کی راہ میں آنے والی تکلیفوں پر صبر کیا جائے۔

❀ جس نے کوئی برا طریقہ جاری کیا تو اس کے ذمے اس کے اپنے گناہ کے علاوہ ان لوگوں کے گناہ بھی ہوں گے جنھوں نے اس پر عمل کیا، اس طرح کہ ان پیروی کرنے والوں کے گناہوں میں کوئی کمی نہ ہو گی۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ
اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۴﴾
فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ وَجَعَلْنٰهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۵﴾
وَاِبْرٰهِيْمَ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ ؕ ذٰلِكُمْ
خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۶﴾ اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّتَخْلُقُوْنَ اِفْكًا ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ
تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا
عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ؕ اِلَيْهِ
تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَاِنْ تُكَذِّبُوْا فَقَدْ كَذَّبَ اُمَمٌ مِّنْ
قَبْلِكُمْ ؕ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۸﴾
اَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ اللّٰهُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ؕ
اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۱۹﴾ قُلْ سِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ
فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِئُ
النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۰﴾
يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَرْحَمُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاِلَيْهِ تُقْلَبُوْنَ ﴿۲۱﴾

(14) ہم نے نوح علیہ السلام کو ان کی قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجا تو وہ نو سو پچاس سال ان میں رہے اور انھیں اللہ کی توحید کی طرف بلاتے رہے مگر انھوں نے انھیں جھٹلایا اور اپنے کفر پر اڑے رہے، پھر انھیں طوفان نے آ پکڑا جبکہ وہ اللہ کے ساتھ کفر کرنے اور اس کے رسولوں کو جھٹلانے کی وجہ سے ظالم تھے، چنانچہ وہ سب پانی میں ڈبو کر ہلاک کیے گئے۔

(15) پھر ہم نے نوح علیہ السلام اور ان کے ساتھ کشتی میں سوار اہلِ ایمان کو ڈوب کر ہلاک ہونے سے بچا لیا اور ہم نے اس کشتی کو لوگوں کے لیے عبرت بنا دیا جس سے وہ نصیحت حاصل کرتے ہیں۔

(16) اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! ابراہیم علیہ السلام کا قصہ ذکر کریں جب انھوں نے اپنی قوم سے کہا: تم اکیلے اللہ کی عبادت کرو اور اس کے حکم مان کر اور منع کیے ہوئے کاموں سے رک کر اس کی سزا سے ڈرو۔ یہ حکم جو تمھیں دیا جا رہا ہے، تمھارے لیے بہت بہتر ہے اگر تم اسے جان لو۔

(17) اے مشرکو! تم تو بس بتوں کی عبادت کرتے ہو جو نہ نفع دیتے ہیں نہ نقصان۔ تم انھیں عبادت کا حقدار سمجھ کر جھوٹ گھڑتے ہو۔ بلاشبہ جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو، وہ تمھاری روزی کے مالک نہیں کہ تمھیں روزی دے سکیں، لہٰذا اللہ ہی سے روزیاں مانگو کیونکہ وہی بہت زیادہ رزق دینے والا ہے۔ اسی اکیلے کی عبادت کرو اور رزق کی صورت میں اس نے تم پر جو انعامات کیے ہیں، ان پر اس کا شکر ادا کرو۔ تمھیں حساب اور جزا کے لیے قیامت کے دن اسی اکیلے کی طرف لوٹایا جائے گا، تمھارے بتوں کی طرف نہیں۔

(18) اے مشرکو! اگر تم اسے جھٹلاؤ جو محمد (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) لائے ہیں تو تم سے پہلی امتوں نے بھی جھٹلایا تھا، جیسے: قومِ نوح، عاد اور ثمود۔ رسول کے ذمے تو صرف صاف صاف پہنچا دینا ہے اور اس کے رب نے اسے جو کچھ تمھیں پہنچانے کا حکم دیا ہے، اس نے یقیناً وہ تمھیں پہنچا دیا ہے۔

(19) کیا ان جھٹلانے والوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ پہلی بار مخلوق کس طرح پیدا کرتا ہے، پھر اسے فنا کرنے کے بعد اس کا اعادہ کرے گا؟ بلاشبہ یہ اللہ کے لیے بہت آسان ہے۔ وہ قادر ہے، اسے کوئی چیز عاجز نہیں کر سکتی۔

(20) اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! ان دوبارہ اٹھائے جانے کو جھٹلانے والوں سے کہیں: زمین میں چلو پھرو اور غور و فکر کرو کہ اللہ نے کس طرح ابتدا میں انسان کو پیدا کیا، پھر اللہ تعالیٰ لوگوں کو ان کی موت کے بعد اٹھانے اور حساب لینے کے لیے دوبارہ زندگی عطا کرے گا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے، اسے کوئی چیز عاجز نہیں کر سکتی، اس لیے جس طرح وہ لوگوں کو پہلی بار پیدا کرنے سے عاجز نہیں، اسی طرح لوگوں کو دوبارہ اٹھانے سے بھی عاجز نہیں۔

(21) وہ اپنی مخلوق میں سے جسے چاہے، اپنے عدل و انصاف سے عذاب دے اور اپنی مخلوق میں سے جس پر چاہے، اپنے فضل و کرم سے رحم کرے اور تم قیامت کے دن حساب کتاب کے لیے اس اکیلے ہی کی طرف لوٹائے جاؤ گے جب وہ حساب کتاب کے لیے تمھیں زندہ کر کے تمھاری قبروں سے اٹھائے گا۔

فوائد: ❀ بت روزی کے مالک نہیں ہیں، اس لیے وہ عبادت کے حق دار بھی نہیں۔

❀ رزق صرف اللہ تعالیٰ سے مانگنا چاہیے جو رزق کا مالک ہے۔

❀ مخلوق کی ابتدا دوبارہ اٹھائے جانے کی دلیل ہے۔

وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ۫ وَمَا
لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿٢٢﴾ ع وَالَّذِيْنَ 2 ع 9 14
كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَلِقَآئِهٖٓ اُولٰٓئِكَ يَئِسُوْا مِنْ رَّحْمَتِيْ
وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٢٣﴾ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ
اِلَّآ اَنْ قَالُوا اقْتُلُوْهُ اَوْ حَرِّقُوْهُ فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ ؕ
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٢٤﴾ وَقَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ
مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا ۙ مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيٰوةِ
الدُّنْيَا ۚ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ
وَّيَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ۫ وَّمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ
مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٢٥﴾ قصلے فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ ۘ وَقَالَ اِنِّيْ مُهَاجِرٌ وقف لازم
اِلٰى رَبِّيْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٢٦﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ
وَيَعْقُوْبَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ
وَاٰتَيْنٰهُ اَجْرَهٗ فِي الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ
الصّٰلِحِيْنَ ﴿٢٧﴾ وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ
الْفَاحِشَةَ ۫ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٨﴾

(22) تم اپنے رب سے چھوٹ جانے والے ہو نہ اس کی سزا سے بچ کر زمین و آسمان میں کہیں جا سکتے ہو۔ اللہ کے سوا تمھارا کوئی کارساز نہیں جو تمھارے معاملے کا والی ہو اور نہ اللہ کے سوا تمھارا کوئی مددگار ہے جو تم سے اس کا عذاب دور کر دے۔

(23) جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار کیا اور قیامت کے دن اس کی ملاقات کے منکر ہوئے، وہی لوگ میری رحمت سے ناامید ہو چکے ہیں، لہٰذا وہ اپنے کفر کی وجہ سے کبھی جنت میں داخل نہیں ہوں گے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے جو آخرت میں ان کا انتظار کر رہا ہے۔

(24) جب ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم کو اکیلے اللہ کی عبادت کرنے اور اس کے سوا بتوں کی عبادت چھوڑنے کا حکم دیا تو ان کا جواب بس یہی تھا کہ اپنے معبودوں کا بدلہ لینے کی خاطر اسے قتل کر دو یا آگ میں ڈال دو۔ آخر اللہ تعالیٰ نے انھیں آگ سے بچا لیا۔ بلاشبہ آگ میں ڈالے جانے کے بعد ابراہیم علیہ السلام کو اس سے بچانے میں ایمان لانے والوں کے لیے یقیناً بہت سی عبرتیں ہیں کیونکہ وہی عبرتوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

(25) ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا: بلاشبہ تم نے جن بتوں کو معبود بنایا ہے، ان کی عبادت تم صرف اس لیے کرتے ہو کہ دنیا کی زندگی میں تمھارے آپس کے تعارف اور تمھاری محبت اور دوستی کا انحصار ان کی عبادت پر ہے، پھر قیامت کے دن تمھاری یہ آپس کی دوستی ٹوٹ جائے گی اور عذاب دیکھ کر تم ایک دوسرے سے براءت (الگ تھلگ ہونے) کا اظہار کرو گے اور ایک دوسرے پر لعنت بھیجو گے۔ تمھارا ٹھکانا جس کی طرف تم لوٹو گے، آگ ہے۔ تمھارے کوئی مددگار نہ ہوں گے جو تمھیں اللہ کے عذاب سے بچا سکیں، نہ تمھارے بت جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو اور نہ ان کے علاوہ کوئی دوسرا۔

(26) سو لوط علیہ السلام ان پر ایمان لائے اور ابراہیم علیہ السلام نے کہا: میں اپنے رب کے لیے شام (فلسطین) کی مبارک سرزمین کی طرف ہجرت کرنے والا ہوں، بلاشبہ وہ ایسا غالب ہے جو کبھی مغلوب نہیں ہوتا اور اس کی طرف ہجرت کرنے والا کبھی ذلیل نہیں ہوتا۔ وہ اپنی تقدیر اور تدبیر میں کمال حکمت والا ہے۔

(27) اور ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو اسحاق اور ان کا بیٹا یعقوب عطا فرمایا اور ہم نے نبوت اور اللہ کی طرف سے نازل ہونے والی کتابیں انھی کی اولاد میں خاص کر دیں۔ ہم نے انھیں حق پر ڈٹ جانے کا بدلہ دنیا میں یہ دیا کہ ان کی اولاد نیک بنا دی اور انھیں اچھی شہرت عطا کی اور آخرت میں انھیں نیکوکاروں والی جزا ضرور ملے گی۔ دنیا میں انھیں جو کچھ ملا، اس سے اس قیمتی ثواب اور بدلے میں کمی نہیں ہوگی جو آخرت میں ان کے لیے تیار کیا گیا ہے۔

(28) اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! لوط علیہ السلام کا ذکر بھی کریں جب انھوں نے اپنی قوم سے کہا: بلاشبہ تم ایسے گھناؤنے اور برے گناہ کا ارتکاب کرتے ہو کہ تم سے پہلے دنیا جہان والوں میں سے کسی نے ایسا گناہ نہیں کیا۔ تم ہی اس گناہ کے سب سے پہلے موجد ہو جس سے انسان کی نیک فطرت گھن کھاتی ہے۔

فوائد: ❀ جو شخص حالتِ کفر میں مرا، اس پر جنت کا داخلہ حرام ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ کی اپنے نیک بندوں پر خصوصی نوازش کہ وہ انھیں ان کے دشمنوں کے مکر و فریب سے نجات دیتا ہے۔

❀ اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے کی بڑی فضیلت ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ کے ہاں ابراہیم علیہ السلام اور آپ کی آل اولاد کی عظیم قدر و منزلت اور مقام و مرتبہ بیان کیا گیا ہے۔

❀ دنیا میں نیکیوں کا بعض اجر جلدی ملنے کے معنی یہ نہیں کہ آخرت میں ثواب میں کمی واقع ہوگی۔

اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ وَتَقْطَعُوْنَ السَّبِيْلَ ۙ وَتَاْتُوْنَ
فِيْ نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرَ ؕ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوا
ائْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۲۹﴾ قَالَ رَبِّ
انْصُرْنِيْ عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۳۰﴾ وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَاۤ
اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى ۙ قَالُوْۤا اِنَّا مُهْلِكُوْۤا اَهْلِ هٰذِهِ
الْقَرْيَةِ ۚ اِنَّ اَهْلَهَا كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿۳۱﴾ قَالَ اِنَّ فِيْهَا
لُوْطًا ؕ قَالُوْا نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ فِيْهَا ۫ لَنُنَجِّيَنَّهٗ وَاَهْلَهٗۤ
اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۫ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَلَمَّاۤ اَنْ جَآءَتْ
رُسُلُنَا لُوْطًا سِيْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالُوْا
لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ ۟ قف اِنَّا مُنَجُّوْكَ وَاَهْلَكَ اِلَّا
امْرَاَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۳۳﴾ اِنَّا مُنْزِلُوْنَ عَلٰۤى اَهْلِ
هٰذِهِ الْقَرْيَةِ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۳۴﴾
وَلَقَدْ تَّرَكْنَا مِنْهَاۤ اٰيَةًۢ بَيِّنَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَاِلٰى
مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۙ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ
ارْجُوا الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۳۶﴾

ع 3 8 15

(29) کیا تم اپنی شہوت پوری کرنے کے لیے مردوں کی پیٹھ استعمال کرتے ہو اور مسافروں کے لیے راستے بند کرتے ہو حتی کہ تمھاری اس بے حیائی کے کام کی وجہ سے ڈرتے ہوئے کوئی تمھارے پاس سے نہیں گزرتا۔ تم اپنی عام مجلسوں میں بے حیائی کے کام کرتے ہو، جیسے بے لباس اور ننگا ہونا اور گزرنے والے کو قول وفعل کے ذریعے سے تکلیف پہنچانا؟ چنانچہ انھوں نے جب اپنی قوم کو برے کاموں سے منع کیا تو اس کے بعد قوم کا انھیں ایک ہی جواب تھا: اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو اللہ تعالیٰ کا وہ عذاب لے آؤ جس کی تم ہمیں دھمکیاں دیتے ہو۔

(30) قوم کی سرکشی اور عذاب کا مذاق اڑاتے ہوئے اس کے نزول کے مطالبے کے بعد لوط علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا کرتے ہوئے عرض کی: اے میرے رب! میری اس قوم کے خلاف مدد فرما جو کفر اور نہایت گھناؤنے گناہوں کو رواج دے کر زمین میں فساد پھیلا رہی ہے۔

(31) جب ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئے تو انھوں نے انھیں اسحاق علیہ السلام اور ان کے بعد ان کے بیٹے یعقوب علیہ السلام کی خوشخبری سناتے ہوئے کہا: ہم قومِ لوط کی بستی سدوم کے رہنے والوں کو ہلاک کرنے والے ہیں۔ بلاشبہ وہاں کے رہنے والے بے حیائی کے جو کام کرتے ہیں، اس وجہ سے وہ ظالم ہیں۔

(32) ابراہیم علیہ السلام نے فرشتوں سے کہا: یہ بستی جس کے باشندوں کو ہلاک کرنے کا تمھارا ارادہ ہے، وہاں لوط علیہ السلام بھی ہیں اور وہ ظالموں میں سے نہیں۔ فرشتوں نے کہا: وہاں جو ہیں ہم انھیں بخوبی جانتے ہیں۔ جو تباہی اس بستی والوں پر آنے والی ہے، ہم اس سے لوط علیہ السلام اور ان کے گھر والوں کو ضرور بچا لیں گے سوائے ان کی بیوی کے، وہ پیچھے رہنے اور ہلاک ہونے والوں میں ہوگی، لہٰذا اسے ہم ان کے ساتھ ہی ہلاک کر دیں گے۔

(33) جن فرشتوں کو ہم نے قومِ لوط کو ہلاک کرنے کے لیے بھیجا، جب وہ لوط علیہ السلام کے پاس آئے تو انھیں ان کا آنا ناگوار گزرا اور ان کے بارے میں قوم کی خباثت کے ڈر کی وجہ سے وہ غمگین ہو گئے۔ فرشتے مردوں کی شکل میں ان کے پاس آئے تھے، اس لیے انھیں قوم کی بدتمیزی کا خوف تھا کیونکہ وہ عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے اپنی شہوت پوری کرتے تھے۔ فرشتوں نے ان سے کہا: ڈریے مت، آپ کی قوم کسی برے ارادے سے آپ کے قریب بھی نہیں آ سکے گی اور ہم نے آپ کو ان کی ہلاکت کی جو خبر دی ہے، اس پر آپ غمگین نہ ہوں۔ بلاشبہ ہم آپ کو اور آپ کے اہل خانہ کو ہلاکت سے بچا لیں گے، سوائے آپ کی بیوی کے، وہ پیچھے رہنے اور ہلاک ہونے والوں میں ہوگی، لہٰذا اسے ہم ان کے ساتھ ہی ہلاک کر دیں گے۔

(34) ہم اس بستی پر کھنگر کے پتھروں کی شکل میں آسمانی عذاب نازل کرنے والے ہیں جس کے باشندے بے حیائی کے کام کرتے ہیں۔ یہ سزا انھیں اللہ کی اطاعت سے سرکشی کر کے نہایت بے حیائی کے کام کرنے کی وجہ سے ہے اور وہ بے حیائی عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے شہوت پوری کرنا ہے۔

(35) ہم نے جس بستی کو ہلاک کیا، اس میں عقل والوں کے لیے بڑی واضح نشانی چھوڑی کیونکہ عقل والے ہی نشانیوں سے عبرت حاصل کرتے ہیں۔

(36) ہم نے مدین والوں کی طرف ان کے نسبی بھائی شعیب علیہ السلام کو بھیجا تو انھوں نے کہا: اے میری قوم! اکیلے اللہ کی عبادت کرو اور اپنی عبادت کے بدلے روزِ قیامت اللہ سے جزا کی امید رکھو اور گناہوں کے کام اور ان کی نشر واشاعت کر کے زمین میں فساد نہ پھیلاؤ۔

فوائد: ❀ عام مجلسوں میں برے کام کرنے کی قباحت اور خرابی بیان کی گئی ہے۔

❀ انسانی تعلقات ایمان کے ساتھ ہی نفع مند ہوں گے۔

❀ مہمانوں کے بارے میں کوشش کرنی چاہیے کہ وہ امن وامان اور سلامتی سے رہیں اور ان پر کسی قسم کی کوئی زیادتی نہ ہو۔

فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ
جٰثِمِيْنَ ﴿٣٧﴾ وَعَادًا وَّثَمُوْدَا۠ وَقَدْ تَّبَيَّنَ لَكُمْ مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ ۫ وَقفة
وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ
وَكَانُوْا مُسْتَبْصِرِيْنَ ﴿٣٨﴾ وَقَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ ۫ وَلَقَدْ
جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ فَاسْتَكْبَرُوْا فِي الْاَرْضِ وَمَا كَانُوْا
سٰبِقِيْنَ ۚ ﴿٣٩﴾ فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ
حَاصِبًا ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا
بِهِ الْاَرْضَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَا ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ
وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿٤٠﴾ مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ ۚ اِتَّخَذَتْ بَيْتًا ۭ وَ
اِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿٤١﴾
اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ۭ وَهُوَ
الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٤٢﴾ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۚ وَمَا
يَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ﴿٤٣﴾ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٤٤﴾ ع

وقف لازم
ع 4 14 16

﴿37﴾ پھر بھی ان کی قوم نے انھیں جھٹلا دیا تو ان پر زلزلہ آ گیا اور وہ اپنے گھروں ہی میں اوندھے منہ گرے ہوئے رہ گئے۔ ان کے چہرے مٹی میں لت پت ہو چکے تھے اور ان کی حرکت ختم ہو گئی تھی۔

﴿38﴾ اسی طرح ہم نے ہود علیہ السلام کی قوم عاد کو ہلاک کر دیا اور صالح علیہ السلام کی قوم ثمود کو، اور اے اہلِ مکہ! تم ان کے گھروں کو حضرموت کے علاقے الشّحر اور الحجر میں اچھی طرح جانتے ہو جو تمھارے لیے ان کی ہلاکت کی دلیل ہیں۔ ان کے ویران گھر ان کی ہلاکت پر گواہ ہیں۔ شیطان نے ان کے کفر اور دیگر برے اعمال جو وہ کر رہے تھے، وہ ان کے لیے خوشنما بنا دیے تھے اور اس نے انھیں سیدھے راستے سے ہٹا دیا تھا، حالانکہ وہ رسولوں کی دی ہوئی تعلیم کی وجہ سے حق اور گمراہی، رشد و ہدایت اور بے راہ روی کو اچھی طرح سمجھتے تھے مگر انھوں نے خواہشات کی پیروی کو ہدایت کی پیروی کے مقابلے میں پسند کیا۔

﴿39﴾ قارون نے جب موسیٰ (علیہ السلام) کی قوم پر سرکشی کی تو ہم نے اسے اور اس کے گھر کو زمین میں دھنسا کر ہلاک کر دیا اور فرعون اور اس کے وزیر ہامان کو سمندر میں ڈبو کر ہلاک کر دیا۔ بلاشبہ ان کے پاس موسیٰ علیہ السلام کھلے معجزے لے کر آئے تھے جو ان کی سچائی پر دلالت کرتے تھے مگر پھر بھی انھوں نے سرزمین مصر میں ان پر ایمان لانے سے تکبر کیا اور وہ ہمارے عذاب کی پکڑ سے جان چھڑا کر نکلنے والے نہ تھے۔

﴿40﴾ چنانچہ ان سب کو، جن کا پہلے ذکر ہوا، ہم نے اپنے ہلاک کرنے والے عذاب کی گرفت میں لے لیا۔ ان میں سے ایک قومِ لوط تھی جن پر ہم نے تہ بہ تہ کھنگر کے پتھر برسائے اور ان میں قومِ صالح اور قومِ شعیب تھیں جنھیں سخت زوردار چنگھاڑ نے دبوچ لیا۔ ان میں ایک قارون تھا جسے ہم نے اس کے گھر سمیت زمین میں دھنسا دیا اور ان میں قومِ نوح اور فرعون اور ہامان تھے جنھیں ہم نے غرق کر کے ہلاک کر دیا۔ اللہ تعالیٰ بغیر گناہ کے انھیں ہلاک کر کے ان پر ظلم کرنے والا نہ تھا بلکہ وہ گناہ کر کے خود اپنے آپ پر ظلم کرتے تھے، لہٰذا عذاب کے حقدار ٹھہرے۔

﴿41﴾ ان مشرکوں کی مثال جنھوں نے اللہ کے سوا بتوں کو اپنا کارساز بنا کر ان کے نفع یا ان کی شفاعت کی امید پر ان کی عبادت کی، اس مکڑی کی طرح ہے جو گھر بناتی ہے کہ وہ اسے کسی کی زیادتی سے محفوظ رکھے گا، حالانکہ تمام گھروں میں سب سے کمزور گھر مکڑی کا گھر ہی ہے۔ وہ دشمن سے اس کا بچاؤ نہیں کرتا۔ اسی طرح ان کے بت ہیں جو نفع دے سکتے ہیں نہ نقصان اور نہ وہ سفارش ہی کریں گے۔ اگر مشرکوں کو اس بات کا علم ہوتا تو اللہ کو چھوڑ کر بتوں کو معبود بنا کر ان کی عبادت نہ کرتے۔

﴿42﴾ بلاشبہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ جانتا ہے جن کی وہ اس کے سوا عبادت کرتے ہیں۔ اس میں سے کوئی چیز اس سے چھپی نہیں اور وہی سب پر غالب ہے جسے مغلوب نہیں کیا جا سکتا، جو اپنی تخلیق، تقدیر اور تدبیر میں کمال حکمت والا ہے۔

﴿43﴾ یہ مثالیں ہم لوگوں کے لیے اس لیے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ انھیں جگائیں اور انھیں حق کی بصیرت اور اس کی طرف راہنمائی مہیا کریں۔ ان کا مقصد و مطلب صرف وہی لوگ سمجھ سکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی شریعت اور اس کی حکمتوں کا علم رکھتے ہوں۔

﴿44﴾ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا اور اس نے انھیں باطل اور بیکار نہیں بنایا۔ اس تخلیق میں ایمان والوں کے لیے یقیناً اللہ کی قدرت کی واضح دلیل ہے کیونکہ وہی اللہ کی مخلوق سے اس کے خالق کے وجود کا استدلال کرتے ہیں۔ جہاں تک کافروں کا تعلق ہے تو وہ کائنات اور وجودِ انسانی میں موجود نشانیوں کے پاس سے گزر جاتے ہیں اور ان کے خالق کی عظمت اور قدرت کی طرف ان کی توجہ نہیں جاتی۔

فوائد: ❀ ارشاد باری تعالیٰ: ﴿قَدْ تَّبَيَّنَ . . .﴾ سے معلوم ہوتا ہے کہ عرب عاد و ثمود کے گھروں اور حالات سے واقف تھے۔ ❀ عذاب کے ساتھ ہلاک ہونے والوں کے کھنڈر نصیحت حاصل کرنے والوں کے لیے عبرت کا باعث ہیں۔ ❀ حق کا علم اس بندے کو کوئی نفع نہیں دیتا جو خواہشاتِ نفس کا پجاری ہو اور اپنی خواہشات کو ہدایت پر ترجیح دیتا ہو۔ مکڑی کی مثال سے ضرب المثل کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ ❀ دنیا میں ملنے والے عذاب کی مختلف قسمیں ہیں۔ ❀ اللہ تعالیٰ ظلم سے پاک ہے۔ ❀ غیر اللہ سے امید اور تعلق رکھنا کمزور ترین اسباب پر بھروسا کرنا ہے۔

أُتْلُ مَآ أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ ۖ
إِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنكَرِ ۗ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ أَكْبَرُ ۗ
وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُونَ ﴿٤٥﴾ وَلَا تُجَٰدِلُوٓا۟ أَهْلَ الْكِتٰبِ إِلَّا
بِالَّتِى هِىَ أَحْسَنُ إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا۟ مِنْهُمْ وَقُولُوٓا۟ ءَامَنَّا
بِالَّذِىٓ أُنزِلَ إِلَيْنَا وَأُنزِلَ إِلَيْكُمْ وَإِلٰهُنَا وَإِلٰهُكُمْ وَٰحِدٌ
وَنَحْنُ لَهُۥ مُسْلِمُونَ ﴿٤٦﴾ وَكَذٰلِكَ أَنزَلْنَآ إِلَيْكَ الْكِتٰبَ ۚ فَالَّذِينَ
ءَاتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يُؤْمِنُونَ بِهِۦ ۚ وَمِنْ هٰٓؤُلَآءِ مَن يُؤْمِنُ بِهِۦ ۚ وَ
مَا يَجْحَدُ بِـَٔايٰتِنَآ إِلَّا الْكٰفِرُونَ ﴿٤٧﴾ وَمَا كُنتَ تَتْلُوا۟ مِن قَبْلِهِۦ
مِن كِتٰبٍ وَلَا تَخُطُّهُۥ بِيَمِينِكَ إِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُونَ ﴿٤٨﴾
بَلْ هُوَ ءَايٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِى صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا۟ الْعِلْمَ ۚ وَمَا يَجْحَدُ
بِـَٔايٰتِنَآ إِلَّا الظّٰلِمُونَ ﴿٤٩﴾ وَقَالُوا۟ لَوْلَآ أُنزِلَ عَلَيْهِ ءَايٰتٌ مِّن رَّبِّهِۦ ۖ قُلْ
إِنَّمَا الْـَٔايٰتُ عِندَ اللّٰهِ ۖ وَإِنَّمَآ أَنَا۠ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٥٠﴾ أَوَلَمْ يَكْفِهِمْ أَنَّآ أَنزَلْنَا
عَلَيْكَ الْكِتٰبَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّ فِى ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَذِكْرٰى لِقَوْمٍ
يُؤْمِنُونَ ﴿٥١﴾ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ بَيْنِى وَبَيْنَكُمْ شَهِيدًا ۖ يَعْلَمُ مَا فِى السَّمٰوٰتِ
وَالْأَرْضِ ۗ وَالَّذِينَ ءَامَنُوا۟ بِالْبٰطِلِ وَكَفَرُوا۟ بِاللّٰهِ أُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُونَ ﴿٥٢﴾

(45) اے رسول (ﷺ)! اللہ تعالیٰ نے جس قرآن کی آپ پر وحی کی ہے، اسے لوگوں کے سامنے پڑھیں اور نماز کامل طریقے سے ادا کریں۔ بلاشبہ فرائض اور سنتوں کا خیال رکھ کر کامل طریقے سے ادا کی جانے والی نماز اپنے پڑھنے والے کو گناہوں اور برے کاموں میں پڑنے سے روکتی ہے، کیونکہ اس سے دلوں میں خاص قسم کا نور پیدا ہوتا ہے جو گناہوں کے کاموں میں رکاوٹ بنتا اور نیک اعمال کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔ یقیناً اللہ کا ذکر ہر چیز سے بڑا اور عظیم ہے۔ تم جتنا ذکر کرتے ہو، اللہ اسے جانتا ہے۔ تمھارے اعمال کی کوئی چیز اس سے چھپی نہیں اور وہ ضرور تمھیں تمھارے اعمال کی جزا دے گا۔ اگر اچھے ہوئے تو اس کی جزا بھی اچھی ہوگی اور اگر برے ہوئے تو بدلہ بھی برا ہوگا۔

(46) اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ سے بحث مباحثہ اور جھگڑا نہ کرو مگر اس طریقے سے جو بہت عمدہ اور مثالی ہو اور وہ ہے وعظ و نصیحت اور واضح دلائل کے ساتھ دعوت دینا۔ ہاں، ان میں جو لوگ سرکشی اور ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کریں اور تمھارے خلاف اعلانِ جنگ کریں تو ان سے اس وقت تک جنگ کرو یہاں تک کہ وہ مسلمان ہو جائیں یا ذلیل ہو کر اپنے ہاتھوں سے جزیہ دیں۔ یہود و نصاریٰ سے کہو: ہم تو اس قرآن پر ایمان رکھتے ہیں جو اللہ نے ہماری طرف اتارا ہے اور اس تورات و انجیل پر بھی ایمان رکھتے ہیں جو تمھاری طرف نازل کی گئی ہے۔ ہمارا اور تمھارا معبود ایک ہی ہے جس کی الوہیت، ربوبیت اور کمال میں کوئی اس کا شریک نہیں اور ہم سب اسی اکیلے کے مطیع و فرمانبردار ہیں۔

(47) جس طرح ہم نے آپ سے پہلے لوگوں پر کتابیں نازل کیں، اسی طرح آپ پر قرآن نازل کیا، چنانچہ تورات پڑھنے والے بعض لوگ، جیسے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ، اس قرآن پر ایمان لاتے ہیں کیونکہ وہ اپنی کتابوں میں اس قرآن کے اوصاف پاتے ہیں۔ ان مشرکین میں سے بھی کچھ ایسے ہیں جو اس پر ایمان لاتے ہیں۔ ہماری آیتوں کا انکار صرف وہ کافر کرتے ہیں جن کے مزاج میں کفر اور حق واضح ہونے کے باوجود اس کا انکار پایا جاتا ہے۔

(48) اور اے رسول (ﷺ)! آپ اس قرآن سے پہلے کسی کتاب کی قراءت کرتے تھے نہ اپنے دائیں ہاتھ سے کوئی چیز لکھتے تھے کیونکہ آپ اُمّی تھے۔ آپ نہ تو پڑھتے تھے نہ لکھتے تھے۔ اگر آپ پڑھتے اور لکھتے ہوتے تو جاہل لوگ آپ کی نبوت کے بارے میں شک و شبہ میں پڑ جاتے اور یہ بات بنا لیتے کہ آپ پہلی کتابوں میں سے لکھتے ہیں۔

(49) بلکہ آپ پر نازل ہونے والا قرآن تو واضح اور روشن آیتیں ہیں جو ان اہلِ ایمان کے سینوں میں ہیں جنھیں علم دیا گیا ہے۔ ہماری آیتوں کا انکار صرف وہ کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر و شرک کر کے خود پر ظلم کرنے والے ہوں۔ (50) مشرکوں نے کہا: محمد (رسول اللہ ﷺ) پر ان کے رب کی طرف سے ایسے کچھ معجزات کیوں نہیں اتارے گئے جیسے ان سے پہلے رسولوں پر اتارے گئے۔ اے رسول (ﷺ)! ان مطالبہ کرنے والوں سے کہیں: معجزات اتارنے کا اختیار صرف اللہ پاک کے پاس ہے۔ وہ جب چاہتا ہے، انھیں اتارتا ہے اور ان کو لانا میرے بس میں نہیں۔ میں تو صرف تم لوگوں کو اللہ کے عذاب سے کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں۔ (51) اے رسول (ﷺ)! کیا معجزات اور نشانیوں کا مطالبہ کرنے والے ان حضرات کے لیے یہ کافی نہیں کہ ہم نے آپ پر قرآن نازل کیا جو ان کے سامنے پڑھا جاتا ہے۔ بلاشبہ ان پر نازل ہونے والے اس قرآن میں ایمان لانے والے لوگوں کے لیے یقینی رحمت اور نصیحت ہے۔ سو وہی ہیں جو اس کے احکام سے فائدہ اٹھاتے ہیں، اس لیے جو ان پر اتارا گیا ہے، وہ اس سے بہتر ہے جو وہ سابقہ انبیاء جیسے معجزات کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ (52) اے رسول (ﷺ)! کہہ دیں: جو کچھ میں لایا ہوں، اس کی سچائی پر اور تمھارے اس کو جھٹلانے پر اللہ پاک کا گواہ ہونا ہی کافی ہے۔ وہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور اسے بھی جانتا ہے جو زمین میں ہے۔ ان دونوں کی کوئی چیز اس سے چھپی نہیں۔ جو لوگ باطل پر یقین رکھتے ہیں، اور باطل سے مراد ہر وہ چیز ہے جس کی اللہ کے سوا عبادت کی جائے، اور اللہ کے ساتھ کفر کرتے ہیں جو اکیلا عبادت کے لائق ہے تو وہی لوگ ایمان کے بدلے کفر اختیار کرنے کی وجہ سے زبردست نقصان اور گھاٹے میں ہیں۔

فوائد: ❀ مومن کی اصلاح اور کردار سازی میں نماز کی بڑی اہمیت ہے۔ ❀ اہلِ کتاب سے بحث مباحثہ نہایت عمدہ طریقے سے ہونا چاہیے۔ ❀ تمام رسولوں اور کتابوں پر بلاتفریق ایمان لانا ایمان کے صحیح ہونے کی لازمی شرط ہے۔ ❀ قرآن کریم نبیٔ اکرم ﷺ کی سچائی کی لازوال نشانی اور دائمی دلیل ہے۔

وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ۭ وَلَوْلَآ اَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَاۗءَهُمُ الْعَذَابُ ۭ
وَلَيَاْتِيَنَّهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ۭ وَ
اِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ۝ يَوْمَ يَغْشٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ
فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ وَيَقُوْلُ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝
يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ ۝
كُلُّ نَفْسٍ ذَاۗىِٕقَةُ الْمَوْتِ ۣ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ
صَبَرُوْا وَعَلٰي رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝ وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَاۗبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ
رِزْقَهَا ۡ اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ وَلَىِٕنْ
سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۚ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝ اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ
مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ وَلَىِٕنْ
سَاَلْتَهُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ
مَوْتِهَا لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۭ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝

ع 6 12 2

(53) اے رسول (ﷺ)! آپ مشرکوں کو جس عذاب سے ڈراتے ہیں، وہ اس کی جلدی مچا رہے ہیں اور اگر اللہ تعالیٰ نے ان کے عذاب کا ایک وقت مقرر نہ کیا ہوتا جو آگے پیچھے نہیں ہوگا تو اب تک ان پر وہ عذاب آ چکا ہوتا جو وہ طلب کر رہے ہیں۔ وہ یقیناً ان پر اچانک آئے گا اور وہ اس کی توقع بھی نہ رکھتے ہوں گے۔

(54) وہ آپ سے اس عذاب کی جلدی مچا رہے ہیں جس سے آپ نے انھیں ڈرایا ہے۔ بلاشبہ جہنم جس کا اللہ نے کافروں سے وعدہ کیا ہے، وہ ضرور انھیں گھیرنے والی ہے۔ وہ اس کے عذاب سے بھاگنے کی طاقت نہیں رکھیں گے۔

(55) اس دن عذاب انھیں ان کے اوپر سے ڈھانپ رہا ہوگا اور ان کے قدموں تلے بچھونا بھی وہی عذاب ہوگا اور اللہ تعالیٰ ڈانٹتے ہوئے ان سے کہے گا: تم شرک اور گناہوں کے جو کام کرتے تھے، ان کی سزا چکھو۔

(56) اے مجھ پر ایمان لانے والے میرے بندو! جس زمین میں تم کھل کر میری عبادت نہیں کر سکتے، وہاں سے ہجرت کر جاؤ۔ بلاشبہ میری زمین وسیع ہے، لہٰذا صرف میری عبادت کرو اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔

(57) موت کا خوف تمھیں ہجرت سے نہ روکے۔ ہر جان موت کو چکھنے والی ہے، پھر قیامت کے دن حساب کتاب اور جزا کے لیے تم صرف ہماری ہی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

(58) جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے جو اس (اللہ تعالیٰ) کے قریب کرتے ہیں تو ہم جنت میں انھیں ایسے بالا خانوں میں ٹھہرائیں گے جن کے نیچے سے نہریں بہ رہی ہیں۔ ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے جہاں وہ فنا نہیں ہوں گے۔ اللہ کی اطاعت میں کام کرنے والوں کا یہ اجر کیا ہی اچھا اجر ہے!

(59) یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے اس کی اطاعت پر ڈٹ کر کام کیا اور اس کی نافرمانی سے رکے بھی رہے اور وہ اپنے تمام امور میں صرف اپنے اکیلے رب پر بھروسا کرتے ہیں۔

(60) اپنی کثرت کے باوجود تمام لاتعداد چوپائے جو اپنا رزق جمع کرنے اور اسے اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتے، اللہ انھیں بھی رزق دیتا ہے اور تمھیں بھی، اس لیے بھوک کے ڈر سے ہجرت نہ کرنا تمھارا کوئی عذر نہیں۔ اللہ تعالیٰ تمھارے اقوال خوب سننے والا اور تمھاری نیتیں اور افعال خوب جاننے والا ہے۔ ان میں سے کوئی چیز اس سے چھپی نہیں اور وہ ضرور تمھیں اس کی جزا دے گا۔

(61) اے رسول (ﷺ)! اگر آپ ان مشرکوں سے پوچھیں: آسمان کس نے پیدا کیے ہیں اور زمین کا خالق کون ہے؟ اور سورج اور چاند کو کس نے مطیع کیا ہے کہ وہ ایک دوسرے کے بعد آتے ہیں؟ تو ان کا جواب یقیناً یہ ہوگا: انھیں اللہ نے پیدا کیا ہے، پھر اکیلے اللہ پر ایمان سے وہ کیسے پھیرے جا رہے ہیں اور وہ اللہ کے سوا ان معبودوں کی عبادت کرتے ہیں جو نفع دے سکتے ہیں نہ نقصان؟

(62) اللہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے، رزق کشادہ اور کھلا کر دیتا ہے اور جس پر چاہے، اپنی حکمت سے جسے وہی جانتا ہے، اس کا رزق تنگ کر دیتا ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔ اس سے کوئی چیز اوجھل نہیں اور کوئی تدبیر جو اس کے بندوں کے لیے بہتر ہو، اس سے چھپی نہیں۔

(63) اے رسول (ﷺ)! اگر آپ ان مشرکوں سے پوچھیں: آسمان سے پانی کس نے نازل کیا، پھر اس پانی کے ذریعے سے زمین کے بنجر ہو جانے کے بعد کس نے اس میں نباتات اگائیں؟ تو وہ ضرور کہیں گے: آسمان سے بارش نازل کرنے والا اور اس کے ساتھ زمین میں نباتات اگانے والا اللہ ہے۔ اے رسول (ﷺ)! کہہ دیں: ہر قسم کی تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے تم پر حجت قائم کر دی، مگر خلاصہ کلام یہ ہے کہ ان کی اکثریت عقل نہیں رکھتی، چنانچہ اگر وہ عقل مند ہوتے تو اللہ کے ساتھ ایسے بتوں کو شریک نہ ٹھہراتے جو نفع و نقصان نہیں دے سکتے۔

فوائد:

❀ کافر کا جلدی عذاب مانگنا اس کے احمق ہونے کی دلیل ہے۔

❀ دین بچانے کے لیے ہجرت کا دروازہ اب بھی کھلا ہے۔

❀ صبر اور اللہ پر توکل کرنے کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔

❀ الوہیت کے اقرار کے بغیر محض ربوبیت کے اقرار سے آدمی کا ایمان اور نجات ثابت نہیں ہوگی۔

وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ؕ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ
لَهِيَ الْحَيَوَانُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿٦٤﴾ فَاِذَا رَكِبُوْا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا
اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ
يُشْرِكُوْنَ ﴿٦٥﴾ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۚ وَلِيَتَمَتَّعُوْا ۟ فَسَوْفَ
يَعْلَمُوْنَ ﴿٦٦﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّيُتَخَطَّفُ النَّاسُ
مِنْ حَوْلِهِمْ ؕ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَكْفُرُوْنَ ﴿٦٧﴾
وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ
لَمَّا جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿٦٨﴾ وَالَّذِيْنَ
جٰهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٦٩﴾

سُوْرَةُ الرُّوْمِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتُّوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓ ﴿١﴾ غُلِبَتِ الرُّوْمُ ﴿٢﴾ فِيْٓ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ
غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ ﴿٣﴾ فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ ؕ لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ
قَبْلُ وَمِنْۢ بَعْدُ ؕ وَيَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿٤﴾
بِنَصْرِ اللّٰهِ ؕ يَنْصُرُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿٥﴾

(64) یہ دنیا کی زندگی اپنے اندر پائے جانے والے مال ومتاع اور نفسانی خواہشات کی بنا پر ان لوگوں کے لیے کھیل تماشے سے زیادہ نہیں ہے جنھوں نے اس سے دل لگا رکھا ہے۔ یہ بہت جلد ختم ہو جائے گی۔ بلاشبہ آخرت کا گھر ہی ہمیشہ باقی رہنے کی بنا پر حقیقی زندگی ہے۔ کاش! یہ جانتے ہوتے تو اس فنا اور ختم ہونے والی کو ہمیشہ باقی رہنے والی پر فوقیت نہ دیتے۔

جب اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کو ان کے ایک تضاد سے متنبہ کیا کہ جب ان سے پوچھا جاتا ہے کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو وہ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت پر ایمان رکھتے ہیں اور جب وہ غیر اللہ کی عبادت کرتے ہیں تو اس کی الوہیت کا انکار کر دیتے ہیں، تو ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے ان کے ایک دوسرے تضاد کا ذکر بھی کر دیا اور وہ یہ کہ جب انھیں ڈوب مرنے کا ڈر ہوتا ہے تو خالص توحید کو مان لیتے ہیں اور جب اللہ انھیں امن دے دیتا ہے تو دوبارہ شرک کی طرف پلٹ جاتے ہیں، چنانچہ فرمایا:

(65) جب یہ مشرک کشتیوں پر سوار ہو کر سمندر میں جاتے ہیں تو خالص اللہ سے دعا کرتے ہوئے اسی کو پکارتے ہیں کہ وہ انھیں ڈوبنے سے بچا لے، پھر جب وہ انھیں غرق ہونے سے بچا لیتا ہے تو شرک کی طرف پلٹ کر اللہ کے ساتھ اپنے معبودوں کو پکارتے ہیں۔

(66) وہ دوبارہ مشرک بن جاتے ہیں تاکہ جو نعمتیں ہم نے انھیں دی ہیں، ان کی ناقدری کریں اور دنیا کی جو لذتیں اور ساز وسامان انھیں دیا گیا ہے، اس سے فائدہ اٹھائیں۔ عنقریب جب وہ مریں گے تو اپنا برا انجام جان لیں گے۔

(67) کیا یہ لوگ جنھیں اللہ تعالیٰ ڈوبنے سے بچا کر ان پر انعام کرتا ہے، اللہ تعالیٰ کے اس دوسرے احسان اور انعام کو نہیں دیکھتے کہ ہم نے ان کے لیے حرم بنایا ہے جہاں ان کے خون اور مال کو امن وتحفظ حاصل ہے جبکہ ان کے علاوہ دوسرے لوگ غارت گری کا شکار ہوتے ہیں۔ وہ قتل کر دیے جاتے ہیں، قیدی بنا لیے جاتے ہیں، ان کی عورتوں اور بچوں کو بھی قیدی بنا لیا جاتا ہے اور ان کے مال لوٹ لیے جاتے ہیں۔ کیا یہ اپنے خود ساختہ باطل معبودوں پر ایمان رکھتے ہیں اور اپنے اوپر ہونے والے اللہ کے انعامات کی ناقدری کرتے ہیں اور اس کا شکر ادا نہیں کرتے؟ (68) اس شخص سے بڑا ظالم کوئی نہیں جو اللہ پر جھوٹ گھڑے کہ اس کی طرف کسی شریک کی نسبت کرے یا اس حق کو جھٹلا دے جو اس کا رسول لے کر آیا ہے۔ بلاشبہ کافروں اور ان جیسوں کے لیے جہنم میں ٹھکانا ہے۔

(69) اور جن لوگوں نے ہماری رضا کی خاطر اپنے نفسوں سے جہاد کیا، ہم انھیں ضرور سیدھی راہ کی توفیق دیں گے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنی مدد ونصرت اور ہدایت دینے میں نیکوکاروں کے ساتھ ہے۔

سورۃ الروم مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: اس بات کی تاکید کہ تمام امور میں تصرف اور تبدیلی کرنے والا اکیلا اللہ ہے، نیز اللہ تعالیٰ کا اپنی مخلوق (کی جزا وسزا) میں اختیار کردہ طریقوں کا بیان۔

تفسیر: (1) ﴿الٓمّٓ﴾ سورۂ بقرہ کے شروع میں اس طرح کے حروف کی تفصیل گزر چکی ہے۔ (2) ایرانی رومیوں پر غالب آ گئے۔

(3) شام کی اس سرزمین میں جو ایرانی شہروں کے قریب ترین ہے اور ایرانیوں کے غلبے کے بعد عنقریب رومی ان پر غالب آ جائیں گے۔

(4) اتنے عرصے میں جو نہ تین سال سے کم ہوگا اور نہ نو سال سے زیادہ۔ رومیوں کے غالب آنے سے پہلے اور اس کے بعد بھی ہر قسم کا اختیار اللہ کے پاس ہے اور جس دن رومی ایرانیوں پر غالب آئیں گے، اس دن ایمان والے خوش ہوں گے۔

(5) وہ اللہ تعالیٰ کی اس مدد پر خوش ہوں گے جو وہ (مسلمانوں اور) رومیوں کی کرے گا کیونکہ وہ اہلِ کتاب تھے۔ اللہ تعالیٰ جس کے خلاف جس کی چاہے، مدد کرتا ہے اور وہ ایسا غالب ہے جو مغلوب نہیں ہوتا۔ وہ اپنے مومن بندوں پر نہایت رحم کرنے والا ہے۔

فوائد: ❀ مشرکوں کا مشکل وقت میں اللہ کی طرف رجوع کرنا اور اپنے بتوں کو بھول جانا اور آسانیوں میں ان کا اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، ان کے پاگل پن کی دلیل ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے سے راہِ حق کی توفیق ملتی ہے۔ ❀ قرآن مجید کا غیب کی خبریں دینا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔

وَعْدَ اللّٰهِ ؕ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا
يَعْلَمُوْنَ ۝٦ يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۖ وَهُمْ عَنِ
الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ۝٧ اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ؕ مَا خَلَقَ اللّٰهُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ وَ
اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ ۝٨ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا
فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ
كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاَثَارُوا الْاَرْضَ وَعَمَرُوْهَآ اَكْثَرَ
مِمَّا عَمَرُوْهَا وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ؕ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ
وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝٩ ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ
اَسَآءُوا السُّوْٓاٰى اَنْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَكَانُوْا بِهَا يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝١٠ ع
اَللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝١١ وَيَوْمَ
تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ ۝١٢ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ
مِّنْ شُرَكَآئِهِمْ شُفَعٰٓؤُا وَكَانُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ كٰفِرِيْنَ ۝١٣
وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّتَفَرَّقُوْنَ ۝١٤ فَاَمَّا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ يُّحْبَرُوْنَ ۝١٥

1 ع 10 4

⑥ اس مدد کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے وعدہ ہے۔ اللہ اپنے اس وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرے گا۔ اس کے پورے ہونے سے مومنوں کا اللہ کی مدد کے وعدوں پر یقین بڑھے گا۔ جہاں تک لوگوں کی اکثریت کا تعلق ہے تو وہ اپنے کفر کی وجہ سے یہ نہیں سمجھتے۔

⑦ وہ ایمان اور شریعت کے احکام نہیں جانتے۔ وہ صرف دنیا کی زندگی کا ظاہر جانتے ہیں جس کا تعلق روزی کمانے اور مادی تہذیب کی تعمیر و ترقی سے ہے۔ وہ آخرت سے منہ پھیرنے والے ہیں جو حقیقی زندگی کا گھر ہے۔ وہ اس کی طرف توجہ نہیں کرتے۔

⑧ کیا ان جھٹلانے والے مشرکوں نے خود اپنی ذات میں کبھی غور و فکر نہیں کیا کہ اللہ نے انھیں کیسے پیدا کیا اور ان کی نوک پلک سنواری۔ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے، اسے بامقصد ہی پیدا کیا ہے اور اس نے انھیں بیکار پیدا نہیں کیا۔ دنیا میں ان کے باقی رہنے کا بھی ایک وقت اور مدت مقرر کی ہے۔ بلاشبہ لوگوں کی اکثریت قیامت کے دن اپنے رب سے ملاقات کی منکر ہے، اس لیے وہ اللہ کی رضا والے اور اس کے پسندیدہ نیک اعمال کے ذریعے سے دوبارہ اٹھائے جانے کی تیاری نہیں کرتے۔

⑨ کیا یہ لوگ زمین میں چلے پھرے نہیں کہ غور و فکر کرتے کہ ان سے پہلے جھٹلانے والی امتوں کا کیا انجام ہوا۔ یہ امتیں قوت و طاقت میں ان سے بڑھ کر تھیں اور انھوں نے زمین کو کھیتی باڑی اور تعمیر کے لیے بالکل الٹ پلٹ کر دیا اور اس (زمین) کو جتنا انھوں نے آباد کیا ہے، اُن لوگوں نے اسے ان سے زیادہ آباد کیا تھا۔ ان کے رسول ان کے پاس توحید باری تعالیٰ کے ٹھوس ثبوت اور واضح دلائل لے کر آئے مگر انھوں نے جھٹلا دیا۔ سو اللہ نے انھیں ہلاک کر کے ان پر ظلم نہیں کیا لیکن وہ اپنے کفر کی وجہ سے خود کو تباہی کے گڑھوں میں ڈال کر اپنے آپ پر ظلم کرتے رہے۔

⑩ پھر ان لوگوں کا انجام نہایت برا ہوا جن کے اعمال اللہ کے ساتھ شرک کرنے اور گناہوں کی وجہ سے انتہائی برے تھے کیونکہ انھوں نے اللہ کی آیتوں کو جھٹلایا اور وہ ان سے ٹھٹھا مذاق کرتے تھے۔

⑪ اللہ ہی نے کسی پچھلے نمونے کے بغیر کائنات کو ابتدا میں پیدا کیا، پھر وہ اسے ختم کرے گا اور پھر وہی اس کا اعادہ کرے گا، پھر قیامت کے دن تم سب حساب کتاب اور جزا کے لیے اسی اکیلے کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

⑫ جس دن قیامت قائم ہوگی، اس دن مجرم اللہ کی رحمت سے مایوس ہو جائیں گے، اس کے بارے میں ان کی امیدیں دم توڑ جائیں گی کیونکہ اللہ کے ساتھ کفر کرنے کی ان کی دلیل ختم ہو جائے گی۔

⑬ جن شریکوں کی وہ دنیا میں عبادت کرتے تھے، ان میں سے کوئی ایسا نہ ہوگا جو انھیں عذاب سے بچانے کی سفارش کرے اور یہ خود بھی اپنے شریکوں کے منکر ہو جائیں گے۔ یقیناً انھوں نے اس وقت انھیں بے یار و مددگار چھوڑا جب وہ ان کے سخت محتاج تھے کیونکہ وہ سب ہلاکت میں برابر ہوں گے۔

⑭ جس دن قیامت قائم ہوگی، اس دن لوگ اپنے دنیاوی اعمال کے مطابق جزا پانے کے لیے مختلف گروہوں میں بٹ جائیں گے۔ کچھ اعلیٰ علیین (جنت کے نہایت اونچے درجے) میں ہوں گے اور کچھ اتنے پست ہوں گے کہ ان کا شمار اسفل سافلین (دوزخ کے نہایت نچلے طبقے) میں ہوگا۔

⑮ چنانچہ جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور انھوں نے اللہ کی رضا اور پسندیدگی والے نیک عمل کیے تو وہ جنت کی دائمی اور نہ ختم ہونے والی نعمتیں پا کر خوش و خرم ہوں گے۔

فوائد: ❀ ایسا علم جو صرف دنیا سنوارنے کے لیے ہو، اس وقت کوئی فائدہ نہیں دیتا جب آخرت سنوارنے والے علم سے غفلت برتی جائے۔

❀ انسانی وجود اور کائنات میں موجود اللہ تعالیٰ کی بے شمار نشانیاں اس کی توحید کی دلیل کے لیے کافی ہیں۔

❀ پچھلی امتوں کی ہلاکت کا بنیادی سبب ظلم تھا۔

❀ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مومنوں کو اونچا کرے گا اور کافروں کو نیچا کر دے گا۔

وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآئِ الْاٰخِرَةِ
فَاُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ﴿۱۶﴾ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ
تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ
الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ
مَوْتِهَا ؕ وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ﴿۱۹﴾ ع وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ
تُرَابٍ ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ
لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ
مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾
وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ
وَاَلْوَانِكُمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْعٰلِمِيْنَ ﴿۲۲﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ
مَنَامُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَآؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ
ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ
خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَيُحْيٖ بِهِ الْاَرْضَ
بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۴﴾

ع 2 9 5

(16) اور جن لوگوں نے اللہ کے ساتھ کفر کیا اور ہمارے رسول پر نازل ہونے والی ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور دوبارہ اٹھائے جانے اور حساب کتاب کو بھی جھٹلایا تو یہی لوگ ہیں جنھیں عذاب میں پکڑوا دیا جائے گا اور وہ اس میں ہمیشہ گرفتار رہیں گے۔

(17) سو اللہ کی تسبیح کرو جب تم شام کرو اور وہ مغرب وعشاء کی دو نمازوں کا وقت ہے اور اس کی تسبیح کرو جب تم صبح کرو اور وہ نمازِ فجر کا وقت ہے۔

(18) اسی اکیلی پاک ذات کی ثنا اور تعریف ہے۔ آسمانوں میں اس کے فرشتے اس کی حمد بیان کرتے ہیں اور زمین میں اس کی مخلوقات اس کی تعریف کرتی ہیں۔ جب تم تیسرے پہر میں داخل ہو تو اس کی تعریف وتسبیح کرو اور وہ نمازِ عصر کا وقت ہے اور ظہر کے وقت بھی اس کی تسبیح کرو۔

(19) وہ زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے جیسے اس نے انسان کو نطفے سے نکالا اور چوزے کو انڈے سے۔ اور وہ مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے جیسے اس نے نطفے کو انسان سے نکالا اور انڈے کو مرغی سے۔ وہ زمین کے بنجر ہو جانے کے بعد بارش نازل کر کے اور اس میں نباتات اگا کر اسے زندہ کرتا ہے۔ جس طرح زمین میں نباتات اگا کر اسے زندہ کیا جاتا ہے، اسی طرح تمھیں حساب کتاب اور جزا کے لیے تمھاری قبروں سے نکالا جائے گا۔

(20) اللہ تعالیٰ کی قدرت اور وحدانیت پر دلالت کرنے والی اس کی عظیم نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اے لوگو! اس نے تمھیں اس وقت مٹی سے پیدا کیا جب تمھارے باپ کو مٹی سے بنایا، پھر تم نسل بڑھنے سے کثیر تعداد میں انسان بن کر زمین کے مشرق و مغرب میں پھیل رہے ہو۔

(21) اسی طرح اس کی قدرت اور وحدانیت پر دلالت کرنے والی ایک عظیم نشانی یہ بھی ہے کہ اے مَردو! اس نے تمھارے لیے تمھاری جنس سے بیویاں پیدا کیں تاکہ آپس میں ہم جنس ہونے اور ہم آہنگی کی وجہ سے تم ان سے آرام پاؤ اور اس نے تمھارے اور ان کے درمیان محبت اور ہمدردی قائم کر دی۔ بلاشبہ ان مذکورہ امور میں غور وفکر کرنے والی قوم کے لیے واضح دلائل اور ثبوت ہیں کیونکہ وہی اپنی عقلیں استعمال کر کے ان سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

(22) اس کی قدرت اور وحدانیت کی عظیم نشانیوں میں سے آسمانوں اور زمین کی پیدائش بھی ہے اور تمھاری زبانوں اور رنگتوں کا اختلاف بھی ہے۔ بلاشبہ ان مذکورہ امور میں علم اور بصیرت والوں کے لیے یقینی دلائل اور ثبوت ہیں۔

(23) اس کی قدرت و وحدانیت کی عظیم نشانیوں میں سے تمھاری راتوں اور دن کی نیند بھی ہے تاکہ تم دن بھر کے کاموں کی تھکاوٹ سے آرام پاؤ۔ یہ اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمھارے لیے دن بنایا تاکہ تم اپنے رب کے رزق کی تلاش میں پھیل جاؤ۔ بلاشبہ ان مذکورہ امور میں ان لوگوں کے لیے دلائل اور نشانیاں ہیں جو غور وفکر اور قبول کرنے کی غرض سے سنتے ہیں۔

(24) اس کی قدرت و وحدانیت کی عظیم نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ وہ تمھیں آسمان میں بجلیاں دکھاتا ہے اور ان میں تمھارے لیے کڑک کا خوف اور بارش کی طمع جمع کر دیتا ہے، تمھارے لیے آسمان سے بارش کا پانی نازل کرتا ہے اور زمین کے بنجر ہو جانے کے بعد اس میں سبزہ اگا کر اسے زندہ کرتا ہے۔ بلاشبہ اس میں عقل رکھنے والوں کے لیے واضح دلائل اور ثبوت ہیں جن سے وہ موت کے بعد حساب کتاب اور جزا کے لیے دوبارہ اٹھائے جانے پر دلیل لاتے ہیں۔

فوائد:
- بندے کا اپنے اوقات کو نماز اور تسبیح سے مزین اور آراستہ کرنا اچھے انجام کی علامت ہے۔
- نئی زندگی کے ساتھ دوبارہ اٹھائے جانے کی یہ دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ زندہ کو مردہ سے پیدا کرتا ہے اور مردہ کو زندہ سے۔
- انسانی وجود اور کائنات میں موجود اللہ تعالیٰ کی نشانیوں سے صرف وہی لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں جو اللہ کے عطا کردہ حسی اور معنوی ادراک وشعور کے ذرائع استعمال کرتے ہیں۔

وَمِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ ؕ ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ
دَعْوَةً ۖ مِّنَ الْاَرْضِ اِذَاۤ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ ﴿۲۵﴾ وَلَهٗ مَنْ فِی
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَهُوَ الَّذِیْ یَبْدَؤُا
الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُهٗ وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَیْهِ ؕ وَلَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰی
فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۲۷﴾ ع ضَرَبَ لَكُمْ
مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ؕ هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ
مِّنْ شُرَكَآءَ فِیْ مَا رَزَقْنٰكُمْ فَاَنْتُمْ فِیْهِ سَوَآءٌ تَخَافُوْنَهُمْ
كَخِیْفَتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۸﴾
بَلِ اتَّبَعَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْۤا اَهْوَآءَهُمْ بِغَیْرِ عِلْمٍ ۚ فَمَنْ یَّهْدِیْ
مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَقِمْ وَجْهَكَ
لِلدِّیْنِ حَنِیْفًا ؕ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْهَا ؕ لَا
تَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ ۙ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ
النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۰﴾ ق لا مُنِیْبِیْنَ اِلَیْهِ وَاتَّقُوْهُ وَاَقِیْمُوا
الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۳۱﴾ لا مِنَ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا
دِیْنَهُمْ وَكَانُوْا شِیَعًا ؕ كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَیْهِمْ فَرِحُوْنَ ﴿۳۲﴾

الربع | ع 3 8 6

(25) اللہ تعالیٰ کی قدرت و وحدانیت پر دلالت کرنے والی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ آسمان گرے بغیر اور زمین منہدم ہوئے بغیر اس کے حکم سے قائم ہے، پھر جب وہ پاک رب تمھیں زمین سے آواز دے گا، یعنی فرشتہ صور میں پھونکے گا تو تم اپنی قبروں سے حساب کتاب اور جزا کے لیے نکل آؤ گے۔

(26) آسمانوں اور زمین کی ہر چیز اسی اکیلے کی ملکیت، پیدا کی ہوئی اور مقرر کی ہوئی ہے اور اس کی جو مخلوقات آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں، سبھی اس کی فرمانبردار اور اس کے حکم کے ماتحت ہیں۔

(27) وہی اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہے جو مخلوقات کو پہلی بار کسی پچھلے نمونے کے بغیر پیدا کرتا ہے اور پھر انھیں ختم کرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرے گا اور کسی چیز کو دوبارہ پیدا کرنا نئے سرے سے پیدا کرنے سے زیادہ آسان ہے۔ یہ دونوں کام ہی اس کے لیے آسان ہیں کیونکہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو اسے کہتا ہے: ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے۔ جلال اور کمال کے تمام اعلیٰ اوصاف اسی پاک ذات کے لیے ہیں۔ وہ ایسا غالب ہے کہ مغلوب نہیں ہوتا۔ وہ اپنی تخلیق اور تدبیر میں کمال حکمت والا ہے۔

(28) اے مشرکو! اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے ایک مثال بیان فرمائی جو خود تمھی سے لی گئی ہے۔ کیا تمھارے غلاموں اور نوکروں چاکروں میں سے کوئی ہے جو تمھارے مالوں میں تمھارے ساتھ برابر کا شریک ہو؟ تم ڈرتے ہو کہ وہ تمھارے ساتھ تمھارے مال تقسیم کریں جس طرح تم میں سے کوئی اپنے آزاد شراکت دار سے ڈرتا ہے کہ وہ اس کے ساتھ مال تقسیم کرے۔ کیا تم اپنے غلاموں کی طرف سے اپنے لیے یہ پسند کرتے ہو کہ وہ تمھارے ساتھ شریک ہوں؟ بلاشبہ تم یہ پسند نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ زیادہ حق رکھتا ہے کہ اس کی بادشاہت میں اس کی مخلوقات اور اس کے بندوں میں سے کوئی شریک نہ ہو۔ اس طرح کی مثالیں وغیرہ بیان کر کے ہم عقل رکھنے والوں کے لیے مختلف انداز سے دلائل اور نشانیاں ذکر کرتے ہیں کیونکہ وہی ان سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

(29) ان کی گمراہی کا سبب دلائل کی کمی اور انھیں ان کے لیے واضح نہ کرنا نہیں تھا بلکہ اس کا سبب ان کے اپنے اوپر عائد ہونے والے اللہ کے حق سے جہالت برتتے ہوئے نفسانی خواہشات کی پیروی اور اپنے آباء واجداد کی تقلید تھا، چنانچہ جسے اللہ گمراہ کر دے، اسے ہدایت کی توفیق کون دے سکتا ہے؟! کوئی انھیں ہدایت کی توفیق دے سکتا ہے نہ کوئی ان کا مددگار ہوگا جو ان سے اللہ کا عذاب ہٹا سکے۔

(30) لہٰذا اے رسول (ﷺ)! آپ اور آپ کے پیروکار یکسو ہو کر تمام دینوں سے منہ موڑ کر اپنا منہ اس دین کی طرف کر لیں جس کی طرف اللہ نے آپ کو متوجہ کیا اور وہ ہے دینِ اسلام جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا۔ اللہ کے پیدا کیے ہوئے کو بدلنا ممکن نہیں۔ یہی سیدھا دین ہے جس میں کوئی ٹیڑھا پن نہیں لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے کہ سچا اور برحق دین یہی ہے۔

(31) اپنے گناہوں سے توبہ کر کے اس پاک ذات کی طرف رجوع کرو اور اس کے حکم مان کر اور منع کیے ہوئے کاموں سے رک کر اس سے ڈرو۔ نماز کامل طریقے سے ادا کرو اور ان شرک کرنے والوں میں سے نہ ہو جاؤ جو فطرت کی مخالفت کرتے ہوئے اپنی عبادات میں اللہ کے ساتھ غیروں کو شریک ٹھہراتے ہیں۔

(32) تم ان مشرکوں میں سے نہ ہو جاؤ جنھوں نے اپنا دین بدل دیا اور اس کے کچھ حصے پر ایمان لائے اور کچھ کا انکار کر دیا اور مختلف فرقوں اور گروہوں میں بٹ گئے۔ ان میں سے ہر گروہ اس باطل پر خوش ہے جس پر وہ ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ صرف وہی حق پر ہے اور اس کے علاوہ باقی سارے باطل پر ہیں۔

فوائد: ❀ تمام مخلوقات بخوشی یا زبردستی اللہ تعالیٰ کی مطیع و فرمانبردار ہیں۔

❀ پہلی دفعہ پیدا کرنے کا دوبارہ اٹھائے جانے کی دلیل بننا، صاف اور واضح نشانی ہے۔

❀ خواہشات کی پیروی گمراہ اور سرکش بنا دیتی ہے۔

❀ دینِ اسلام فطرتِ سلیمہ (راست بازی) کا دین ہے۔

وَاِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُّنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَآ
اَذَاقَهُمْ مِّنْهُ رَحْمَةً اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿٣٣﴾ لِيَكْفُرُوْا
بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۭ فَتَمَتَّعُوْا ۣ وَدقة فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿٣٤﴾ اَمْ اَنْزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا
فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوْا بِهٖ يُشْرِكُوْنَ ﴿٣٥﴾ وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوْا
بِهَا ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ ﴿٣٦﴾
اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّ فِيْ
ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٣٧﴾ فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَ
الْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ
اللّٰهِ ۡ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٣٨﴾ وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَا۟
فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ
تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ﴿٣٩﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ
خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ۭ هَلْ مِنْ
شُرَكَاۗىِٕكُمْ مَّنْ يَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا
يُشْرِكُوْنَ ﴿٤٠﴾ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي
النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِيْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿٤١﴾

ع 4 13 7

(33) جب مشرکوں پر بیماری یا فقر و فاقہ یا قحط وغیرہ کی صورت میں کوئی سخت مصیبت آتی ہے تو وہ آہ و زاری اور التجائیں کرتے ہوئے اپنے اکیلے رب سبحانہ وتعالیٰ کی طرف رجوع کر کے اس کو پکارتے ہیں کہ وہ ان پر آنے والی مصیبت دور کر دے، پھر جب وہ یہ مصیبت دور کر کے ان پر رحم کرتا ہے تو ان میں سے ایک گروہ دعا میں دوبارہ اللہ کے ساتھ غیروں کو شریک کرنا شروع کر دیتا ہے۔

(34) جب انھوں نے اللہ کی نعمتوں کی ناقدری کی، جن میں سے ایک نعمت تکلیف دور کرنا بھی ہے، اور دنیا کی زندگی میں جو ان کے سامنے ہے، اس سے فائدہ اٹھایا تو عنقریب قیامت کے دن اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے کہ وہ کھلی گمراہی میں تھے۔

(35) کس چیز نے انھیں اللہ کے ساتھ شرک پر لگایا جبکہ ان کے پاس اس کی کوئی بھی دلیل نہیں ہے؟ ہم نے ان پر کتاب میں کوئی دلیل نازل نہیں کی جسے اللہ کے ساتھ شرک کرنے کے لیے وہ بطورِ حجت پیش کرتے اور نہ ان کے پاس کوئی کتاب ہے جو ان کے شرک کی تائید کرتی ہو اور ان کے اس کفر کے صحیح ہونے کا جواز پیش کرتی ہو جس پر وہ لگے ہوئے ہیں۔

(36) جب ہم لوگوں کو اپنی نعمتوں میں سے کوئی نعمت عطا کرتے ہیں، جیسے صحت، مالداری وغیرہ تو وہ اس پر خوش ہو کر اتراتے اور تکبر کرتے ہیں اور اگر ان کی اپنی کی ہوئی نافرمانیوں کی وجہ سے ان پر کوئی مصیبت بیماری اور فقر و فاقہ کی صورت میں آجائے جو انھیں ناگوار گزرے تو وہ ایک دم اللہ کی رحمت سے مایوس ہو جاتے ہیں اور پہنچنے والی تکلیف کے خاتمے سے ناامید ہو جاتے ہیں۔

(37) کیا انھوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا امتحان لینے کے لیے جس کا چاہے، رزق کھلا کر دیتا ہے کہ کیا وہ شکر کرتا ہے یا ناشکری؟ اور جس کا چاہے، اسے آزمانے کے لیے رزق تنگ کر دیتا ہے کہ کیا وہ صبر کرتا ہے یا ناراض ہوتا ہے؟! بلاشبہ بعض کا رزق کھلا کرنے اور بعض کا تنگ کرنے میں ایمان والوں کے لیے اللہ کے لطف و کرم اور اس کی رحمت کے کئی دلائل ہیں۔

(38) اے مسلمان! رشتہ دار جس حسنِ سلوک اور نیکی کا حق دار ہے، وہ اس کے ساتھ کر اور جو محتاج ہے، اس کی ضرورت پوری کر اور اس مسافر کو بھی دے جو اپنے شہر سے دور ہے اور اس کا زادِ سفر ختم ہو گیا ہے۔ ان خیر کے کاموں میں مال خرچ کرنا ان لوگوں کے لیے بہتر ہے جو اس کے ذریعے سے اللہ کا چہرہ (دیدار) چاہتے ہوں۔ وہ لوگ جو یہ تعاون کرتے اور حقوق ادا کرتے ہیں، وہی اپنا مطلوب و مقصود جنت پا کر اور اس عذاب سے سلامت رہ کر جس سے وہ ڈرتے ہیں، کامیاب ہونے والے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے ان اعمال کا ذکر کیا جن کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کیا جاتا ہے، تو ساتھ ہی ان اعمال کو بیان کر دیا جو اللہ کی خوشنودی کے لیے نہ کیے جائیں اور ان کا مقصد صرف حقیر دنیاوی فائدہ ہو، چنانچہ فرمایا:

(39) جو مال تم لوگوں میں سے کسی کو اس غرض سے دو کہ وہ تمھیں اس سے زیادہ لوٹائے گا تو اس کا اجر اللہ کے ہاں نہیں بڑھتا اور جو مال تم کسی ضرورت مند کو اللہ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کے لیے دو، جس سے لوگوں کے ہاں اپنا مقام بنانا یا ان سے کوئی مفاد حاصل کرنا مقصود نہ ہو، تو ایسے لوگوں کا اجر و ثواب اللہ کے ہاں کئی گنا ہو جاتا ہے۔

(40) اکیلے اللہ ہی نے تمھیں پیدا کیا، پھر تمھیں روزی دی، پھر وہی تمھیں موت دے گا، پھر وہی تمھیں دوبارہ اٹھانے کے لیے زندہ کرے گا۔ کیا جن بتوں کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو، ان میں سے کوئی مذکورہ کاموں میں سے کچھ کر سکتا ہے؟! برتر اور پاک ہے وہ ذات ان سب باتوں سے جو مشرک کہتے اور عقیدہ رکھتے ہیں۔

(41) قحط سالی، بارش کی قلت اور بہت زیادہ بیماریوں اور وباؤں کی صورت میں جو فساد خشکی اور تری میں پھیل گیا ہے، وہ ان کے اپنے ہی گناہوں کی وجہ سے ہے۔ یہ فساد اس لیے پھیلا کہ اللہ تعالیٰ انھیں ان کے کچھ برے اعمال کا مزہ دنیا کی زندگی میں چکھائے تاکہ وہ توبہ کر کے اس کی طرف رجوع کریں۔

فوائد: ❀ نعمت کے موقع پر اترانا اور گرفت کے وقت اللہ کی رحمت سے مایوس ہونا دونوں کافروں کی صفات ہیں۔

❀ حق داروں کو ان کا حق دینا کامیابی کا سبب ہے۔ ❀ سود کی تباہ کاری اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے دوہرے اجر کا بیان۔

❀ مشاہدے سے یہ بات ثابت ہے کہ وبائیں پھیلنے اور ماحول کی خرابی میں گناہوں کا بہت زیادہ عمل دخل ہے۔

قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلُ ؕ كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّشْرِكِيْنَ ﴿۴۲﴾ فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ
الْقَيِّمِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ يَوْمَئِذٍ
يَّصَّدَّعُوْنَ ﴿۴۳﴾ مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا
فَلِاَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُوْنَ ﴿۴۴﴾ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ
اَنْ يُّرْسِلَ الرِّيٰحَ مُبَشِّرٰتٍ وَّلِيُذِيْقَكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَلِتَجْرِيَ
الْفُلْكُ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَ
لَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ
بِالْبَيِّنٰتِ فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا ؕ وَكَانَ حَقًّا
عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۷﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ
فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهٗ فِي السَّمَآءِ كَيْفَ يَشَآءُ وَيَجْعَلُهٗ
كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ فَاِذَآ اَصَابَ بِهٖ
مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَاِنْ
كَانُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْهِمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمُبْلِسِيْنَ ﴿۴۹﴾

(42) اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہہ دیں: زمین میں چلو پھرو اور دیکھو تو سہی کہ تم سے پہلے جھٹلانے والی امتوں کا انجام کیسا ہوا؟ یقیناً ان کا انجام نہایت برا تھا۔ ان کی اکثریت اللہ کے ساتھ شرک کرنے والی تھی۔ وہ اللہ کے ساتھ غیروں کی عبادت کرتے تھے تو انھیں اللہ کے ساتھ شرک کرنے کی وجہ سے ہلاک کر دیا گیا۔

(43) سو اے رسول (ﷺ)! آپ اپنا رخ دین اسلام کی طرف رکھیں جو ایسا سیدھا ہے کہ اس میں کوئی ٹیڑھ پن نہیں، اس سے پہلے کہ قیامت کا دن آجائے جس کے آنے پر کوئی اسے ٹالنے والا نہیں۔ اس دن لوگ الگ الگ ہو جائیں گے: ایک گروہ جنت میں عیش وعشرت سے ہوگا جبکہ دوسرے گروہ کو آگ میں عذاب دیا جائے گا۔

(44) جس نے اللہ کے ساتھ کفر کیا، اس کے کفر کا وبال اسی پر پڑے گا اور وہ ہے ہمیشہ آگ میں رہنا۔ جس نے اللہ کی رضا اور خوشنودی کی خاطر کوئی نیک عمل کیا تو ایسے لوگ ہی جنت میں داخل ہونے اور اس کی نعمتوں سے فیض یاب ہونے کی اپنے لیے راہ ہموار کر رہے ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

(45) تاکہ وہ اپنے فضل واحسان سے ان لوگوں کو جزا دے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور انھوں نے اپنے رب کو راضی کرنے والے نیک کام کیے۔ بلاشبہ وہ پاک رب اپنے اور اپنے رسولوں کے ساتھ کفر کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا بلکہ ان سے شدید نفرت کرتا ہے اور قیامت کے دن ضرور انھیں عذاب دے گا۔

(46) اس کی قدرت اور وحدانیت پر دلالت کرنے والی اس کی عظیم نشانیوں میں سے ہے کہ وہ بندوں کو یہ خوشخبری دینے کے لیے ہوائیں چلاتا ہے کہ بارش کا نزول قریب ہے، تاکہ اے لوگو! وہ بارش کے بعد ہونے والی ہریالی اور خوشحالی سے تمھیں اپنی رحمت کا مزہ چکھائے اور تاکہ اس کے حکم سے سمندر میں کشتیاں چلیں اور تم سمندر میں تجارتی سفر کر کے اس کا فضل تلاش کرو اور تاکہ تم اللہ کے اپنے اوپر ہونے والے انعامات پر اس کا شکر ادا کرو تو وہ تمھیں مزید عطا کرے۔

(47) اے رسول (ﷺ)! یقیناً ہم نے آپ سے پہلے کئی رسول ان کی امتوں کی طرف بھیجے جو اپنی سچائی کی دلیل کے طور پر کئی معجزے اور نشانیاں ان کے پاس لائے تو انھوں نے اپنے رسولوں کے لائے ہوئے دلائل کو جھٹلا دیا، پھر ہم نے برائیوں کا شکار ہونے والوں سے انتقام لیا اور انھیں اپنے عذاب کے ساتھ ہلاک کر دیا اور ہم نے رسولوں اور ان پر ایمان لانے والوں کو ہلاکت سے بچا لیا۔ مومنوں کو نجات دینا اور ان کی مدد ونصرت کرنا ایسا حق ہے جسے ہم نے اپنے اوپر لازم کر لیا ہے۔

(48) اللہ پاک ہی ہے جو ہوائیں چلاتا اور بھیجتا ہے۔ یہ ہوائیں بادل اٹھاتی اور انھیں حرکت دیتی ہیں اور اللہ تعالیٰ انھیں تھوڑا یا زیادہ جیسے چاہے، آسمان میں پھیلا دیتا ہے اور ان کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے، پھر اے دیکھنے والے! تو بارش کو ان بادلوں میں سے نکلتے دیکھتا ہے، پھر جب وہ اپنے جن بندوں پر چاہتا ہے بارش برساتا ہے تو وہ بارش کی صورت میں اپنے لیے اللہ کی رحمت نازل ہونے سے خوش ہو جاتے ہیں، کیونکہ اس بارش کے بعد زمین سے ان کی اور ان کے چوپایوں کی ضرورت کی چیزیں اُگتی ہیں۔

(49) حالانکہ اپنے اوپر بارش نازل ہونے سے پہلے تو وہ اس کے اترنے سے ناامید ہو رہے تھے۔

فوائد: ❀ ہوائیں چلانا، بارش برسانا اور سمندر میں کشتیوں کا چلنا، یہ ایسی نعمتیں ہیں جن کا تقاضا ہے کہ ہم ان پر اللہ کا شکر ادا کریں۔

❀ مجرموں کو ہلاک کرنا اور مومنوں کی مدد کرنا اللہ کا طریقہ ہے۔

فَانْظُرْ اِلٰٓى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ
اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۵۰﴾ وَلَئِنْ
اَرْسَلْنَا رِيْحًا فَرَاَوْهُ مُصْفَرًّا لَّظَلُّوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ يَكْفُرُوْنَ ﴿۵۱﴾ فَاِنَّكَ
لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿۵۲﴾
وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِ الْعُمْيِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ؕ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ
بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۵۳﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضُعْفٍ
ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ
ضُعْفًا وَّشَيْبَةً ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْقَدِيْرُ ﴿۵۴﴾
وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ۙ مَا لَبِثُوْا غَيْرَ سَاعَةٍ ؕ
كَذٰلِكَ كَانُوْا يُؤْفَكُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَ
الْاِيْمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْبَعْثِ ۚ فَهٰذَا
يَوْمُ الْبَعْثِ وَلٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۵۶﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يَنْفَعُ
الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَلَقَدْ
ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؕ وَلَئِنْ جِئْتَهُمْ
بِاٰيَةٍ لَّيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُبْطِلُوْنَ ﴿۵۸﴾

(50) سو اے رسول (ﷺ)! اللہ تعالیٰ جو بارش اپنے بندوں پر رحمت کرنے کے لیے نازل کرتا ہے، اس کے اثرات دیکھیے کہ زمین کے بنجر اور خشک ہو جانے کے بعد اس میں کئی طرح کی نباتات اگا کر اللہ اسے کیسے زندہ کرتا ہے۔ بلاشبہ جس نے اس خشک اور بنجر زمین کو زندہ کیا، وہی مردوں کو زندہ کر کے اٹھائے گا۔ وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے، اسے کوئی چیز عاجز نہیں کر سکتی۔

(51) اگر ہم ان کی کھیتیوں اور نباتات پر تیز ہوا چلا دیں جو انھیں خراب کر دے اور وہ لوگ اپنی کھیتیاں مرجھائی ہوئی زرد پڑی دیکھ لیں جبکہ پہلے وہ سرسبز و شاداب تھیں تو وہ ان کا مشاہدہ کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی پچھلی بے شمار نعمتوں کی ناشکری کرنے لگیں گے۔

(52) سو جس طرح آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے اور نہ آپ بہروں کو سنانے کی طاقت رکھتے ہیں جبکہ وہ آپ سے دور بھی چلے گئے ہوں کہ جہاں سے ان کا نہ سننا یقینی ہو جائے، اسی طرح آپ اس شخص کو بھی ہدایت پر لانے کی طاقت نہیں رکھتے جو حق سے منہ پھیرنے اور فائدہ حاصل نہ کرنے میں ان سے بہت زیادہ مشابہ ہو۔

(53) جو شخص سیدھے راستے سے بھٹک جائے، آپ اسے سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق نہیں دے سکتے، نہ اس طرح سنا سکتے ہیں کہ وہ فائدہ مند بھی ہو، سوائے اس شخص کے جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتا ہو کیونکہ آپ کی بات سے وہی فائدہ اٹھاتا ہے، ایسے لوگ ہی ہمارا حکم ماننے والے اور اسے تسلیم کرنے والے ہیں۔

(54) اے لوگو! اللہ وہ ہے جس نے تمھیں بہت حقیر اور معمولی پانی سے پیدا کیا، پھر تمھاری بچپن کی کمزوری کے بعد اسی نے تمھیں جوانی کی قوت دی، پھر جوانی کی قوت کے بعد اسی نے ادھیڑ عمری اور بڑھاپے کی کمزوری دی۔ اللہ تعالیٰ کمزوری اور قوت جو چاہے، پیدا کرتا ہے۔ وہ ہر شے کو خوب جاننے والا ہے۔ اس سے کوئی چیز چھپی نہیں۔ وہ ایسا قادر ہے کہ اسے کوئی چیز عاجز نہیں کر سکتی۔

(55) جس دن قیامت قائم ہوگی، مجرم قسمیں کھائیں گے کہ وہ اپنی قبروں میں صرف ایک گھڑی ٹھہرے ہیں۔ جس طرح انھیں اپنی قبروں میں ٹھہرے رہنے کی صحیح مدت جاننے سے محروم کر دیا گیا، اسی طرح وہ دنیا میں حق سے بہکے رہے۔

(56) انبیاء علیہم السلام اور فرشتوں میں سے جنھیں اللہ تعالیٰ نے علم عطا کیا، وہ کہیں گے: یقیناً اللہ تعالیٰ نے اپنے ازلی علم میں جو کچھ لکھ رکھا ہے، اس کے مطابق تم اپنی پیدائش کے دن سے اٹھائے جانے کے دن تک، جس کا تم نے انکار کیا، ٹھہرے ہو، چنانچہ یہی وہ دن ہے جس میں لوگوں کو ان کی قبروں سے دوبارہ نکالا جائے گا۔ لیکن تم نہیں جانتے تھے کہ قیامت قائم ہوگی، اس لیے تم نے اس کا انکار کیا۔

(57) سو جس دن اللہ مخلوقات کو حساب کتاب اور جزا کے لیے اٹھائے گا تو ظالموں کے من گھڑت عذر انھیں کوئی نفع دیں گے نہ ان سے یہ مطالبہ ہوگا کہ وہ توبہ اور اللہ کی طرف رجوع کر کے اسے راضی کریں کیونکہ اس کا وقت ختم ہو چکا ہوگا۔

(58) ہم نے لوگوں کے فائدے کی خاطر ان کے لیے قرآن میں ساری مثالیں بیان کر دی ہیں تاکہ ان کے لیے باطل سے حق واضح ہو جائے۔ اے رسول (ﷺ)! اگر آپ ان کے سامنے اپنی سچائی کی کوئی دلیل پیش کریں تو بھی اللہ کے ساتھ کفر کرنے والے ضرور کہیں گے: تم جو کچھ لائے ہو، یہ سراسر جھوٹ ہے۔

فوائد:
- زمین کے بنجر ہو جانے کے بعد اس میں نباتات اگانا دوبارہ اٹھائے جانے کی دلیل ہے۔
- آزمائش اور مصیبت آنے پر کافر اللہ کی رحمت سے مایوس ہو جاتے ہیں۔
- ہدایت کی توفیق دینا اللہ کے ہاتھ میں ہے، رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں نہیں۔
- عمر کے مختلف مراحل نصیحت حاصل کرنے والے کے لیے عبرت کا باعث ہیں۔

كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٥٩﴾ فَاصْبِرْ
اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ ﴿٦٠﴾ ع 6 7 9

سُوْرَةُ لُقْمٰنَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
الٓمّٓ ﴿١﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ﴿٢﴾ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِيْنَ ﴿٣﴾
الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ
يُوْقِنُوْنَ ﴿٤﴾ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٥﴾
وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ۭ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿٦﴾
وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا كَاَنَّ
فِيْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٧﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِيْمِ ﴿٨﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۭ
وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٩﴾ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَاَلْقٰى
فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَاۗبَّةٍ ۭ
وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ﴿١٠﴾

(59) جس طرح ان لوگوں کے دلوں پر یہ مہر لگی ہے جن کے پاس آپ جب کوئی نشانی لے کر آتے ہیں تو وہ اس پر ایمان نہیں لاتے، اسی طرح کی مہر اللہ تعالیٰ ان تمام لوگوں کے دلوں پر لگا دیتا ہے جو یہ نہیں جانتے کہ آپ ان کے پاس جو لائے ہیں، وہ حق ہے۔

(60) لہٰذا اے رسول (ﷺ)! آپ کی قوم جو آپ کو جھٹلاتی ہے، اس پر صبر کیجیے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے مدد و نصرت اور عزت دینے کا جو وعدہ کیا ہے، وہ بلا شک و شبہ یقینی طور پر پورا ہوگا۔ جو لوگ دوبارہ اٹھائے جانے پر یقین نہیں رکھتے، وہ آپ کو جلد بازی اور صبر کا دامن چھوڑنے پر آمادہ نہ کر دیں۔

سورۂ لقمان مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: اس حکمت و دانائی کی پیروی کا حکم جس پر قرآن مجید مشتمل ہے اور اس سے روگردانی کرنے سے ڈرانا۔

تفسیر: (1) ﴿الٓمّٓ﴾ اس طرح کے کلمات پر سورۂ بقرہ کے شروع میں بات ہو چکی ہے۔

(2) اے رسول (ﷺ)! آپ پر نازل ہونے والی یہ آیات اس کتاب کی ہیں جو حکمت کے ساتھ گفتگو کرتی ہے۔

(3) وہ ہدایت اور رحمت ہے ان لوگوں کے لیے جو اپنے رب کے حقوق ادا کر کے اور اس کے بندوں کے حقوق پورے کر کے اچھے عمل کرتے ہیں۔

(4) جو لوگ کامل طریقے سے نماز ادا کرتے ہیں، اپنے مالوں کی زکاۃ دیتے ہیں اور وہ آخرت میں اٹھائے جانے، حساب کتاب اور جزا و سزا پر پورا یقین رکھتے ہیں۔

(5) انھی صفات والے یہ لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ کامیاب و کامران ہیں کیونکہ یہ اپنی مراد پالیں گے جس چیز سے وہ ڈرتے تھے، اس سے دور کر دیے جائیں گے۔ جب اللہ تعالیٰ نے نیک لوگوں کی صفات ذکر کیں تو ساتھ ہی برے لوگوں کی علامات بھی بیان کر دیں، چنانچہ فرمایا:

(6) لوگوں میں نضر بن حارث جیسے کئی ایسے بھی ہیں جو فضول و بے فائدہ اور کھیل تماشے والی باتوں کو پسند کرتے ہیں تاکہ بغیر علم کے لوگوں کو اللہ کے دین سے ان کی طرف پھیر دیں اور وہ اللہ تعالیٰ کی آیات کا مذاق اڑاتے ہوئے ان سے ٹھٹھا کرتے ہیں۔ انھی علامات کے حامل لوگوں کے لیے آخرت میں ذلیل و رسوا کرنے والا عذاب ہے۔

(7) جب اس کے سامنے ہماری آیتیں تلاوت کی جاتی ہیں تو تکبر کرتے ہوئے ان کے سننے سے اس طرح منہ پھیر لیتا ہے، گویا اس نے انھیں سنا ہی نہیں، گویا کہ اس کے کانوں میں آوازوں سے بچنے کے لیے ڈاٹ لگے ہوئے ہیں۔ اے رسول (ﷺ)! آپ اسے دردناک عذاب کی خبر سنا دیجیے جو اس کا انتظار کر رہا ہے۔

(8) بلاشبہ جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے، ان کے لیے نعمتوں والی جنتیں ہیں جہاں وہ ان چیزوں سے فائدے اٹھائیں گے جو اللہ تعالیٰ نے وہاں ان کے لیے تیار کی ہیں۔

(9) جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا ان سے سچا وعدہ کر رکھا ہے جس میں کوئی شک و شبہ نہیں۔ وہ پاک رب ایسا غالب ہے کہ اس پر کوئی غالب نہیں آ سکتا۔ وہ اپنی تخلیق، تقدیر اور شریعت سازی میں کمال حکمت والا ہے۔

(10) اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آسمانوں کو بغیر ستونوں کے بلند و بالا پیدا کیا، اس نے زمین میں پہاڑوں کو بوجھ بنا کر گاڑ دیا تاکہ وہ تمھیں لے کر ادھر ادھر حرکت نہ کرے اور زمین پر ہر طرح کے جاندار پھیلا دیے۔ ہم نے آسمان سے بارش کا پانی نازل کیا اور اس کے ساتھ زمین میں ہر قسم کی نباتات اگائیں جو خوبصورت اور پررونق نظارہ پیش کرتی ہیں۔ انسان اور چوپائے ان سے فائدہ حاصل کرتے ہیں۔

فوائد: ❀ دلوں پر مہر لگ جانے کا سبب گناہ ہیں۔

❀ اللہ تعالیٰ کی اطاعت دنیا و آخرت میں کامیابی کی ضامن ہے۔

❀ سیدھے راستے سے روکنے والا ہر قول و فعل حرام ہے۔ ❀ تکبر حق کی پیروی کرنے میں بہت بڑی رکاوٹ ہے۔

هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِیْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِیْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ بَلِ
الظّٰلِمُوْنَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۱۱﴾ ع وَلَقَدْ اٰتَیْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ
لِلّٰهِ ؕ وَمَنْ یَّشْكُرْ فَاِنَّمَا یَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ
حَمِیْدٌ ﴿۱۲﴾ وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ یَعِظُهٗ یٰبُنَیَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ؕ
اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ ﴿۱۳﴾ وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ ۚ حَمَلَتْهُ
اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰی وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِیْ عَامَیْنِ اَنِ اشْكُرْ لِیْ وَلِوَالِدَیْكَ ؕ
اِلَیَّ الْمَصِیْرُ ﴿۱۴﴾ وَاِنْ جٰهَدٰكَ عَلٰۤی اَنْ تُشْرِكَ بِیْ مَا لَیْسَ لَكَ
بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِی الدُّنْیَا مَعْرُوْفًا ۫ وَّاتَّبِعْ
سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ ۚ ثُمَّ اِلَیَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ
تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵﴾ یٰبُنَیَّ اِنَّهَاۤ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ
فَتَكُنْ فِیْ صَخْرَةٍ اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ اَوْ فِی الْاَرْضِ یَاْتِ بِهَا
اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ ﴿۱۶﴾ یٰبُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ
بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰی مَاۤ اَصَابَكَ ؕ
اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۷﴾ ۚ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا
تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ﴿۱۸﴾ ۚ

ع 1 11 10

وَقَفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

النِّصْف

(11) یہ سب مذکورہ چیزیں اللہ کی پیدا کی ہوئی ہیں۔ اے مشرکو! اب تم مجھے دکھاؤ کہ انھوں نے کیا پیدا کیا ہے جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو؟! بلکہ ظالم حق سے دور، کھلی گمراہی میں ہیں کہ وہ اپنے رب کے ساتھ انھیں شریک ٹھہراتے ہیں جنھوں نے کوئی چیز پیدا نہیں کی بلکہ وہ خود پیدا کیے گئے ہیں۔

(12) یقیناً ہم نے لقمان کو دین میں سمجھ بوجھ عطا کی اور معاملات کا صحیح اور درست فیصلہ کرنے کی توفیق دی۔ ہم نے اس سے کہا: اے لقمان! تیرے رب نے تجھے اپنی اطاعت کی توفیق دے کر تجھ پر جو انعام کیا ہے، اس پر اپنے رب کا شکر ادا کر اور جو اپنے رب کا شکر ادا کرے گا، اس کی شکر گزاری کا فائدہ اسی کو ہوگا۔ اللہ تو اس کی شکر گزاری سے بے نیاز ہے۔ اور جس نے اپنے اوپر ہونے والی اللہ کی نعمت کا انکار کیا اور اس پاک ذات کی ناشکری کی تو اس کے کفر اور ناشکری کا وبال خود اسی پر پڑے گا اور وہ اللہ تعالیٰ کا کچھ نہیں بگاڑے گا کیونکہ وہ اپنی تمام مخلوق سے بے نیاز، ہر حال میں قابلِ تعریف ہے۔

(13) اے رسول (ﷺ)! ذکر کیجیے جب لقمان نے اپنے بیٹے کو خیر کا شوق دلاتے اور برائی سے ڈراتے ہوئے کہا: میرے پیارے بیٹے! اللہ کے ساتھ کسی اور کی عبادت نہ کرنا۔ بلاشبہ اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کی عبادت خود اپنے آپ پر بہت بڑا ظلم ہے کیونکہ یہ سب سے بڑے گناہ کا ارتکاب ہے جو ہمیشہ کے لیے دوزخی بنا دیتا ہے۔

(14) ہم نے انسان کو تاکید کی کہ وہ ایسے کاموں میں والدین کی اطاعت اور ان سے حسنِ سلوک کرے جن میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ ہو۔ اس کی ماں نے دکھ پر دکھ برداشت کر کے اسے اپنے پیٹ میں اٹھائے رکھا اور اس کی دودھ چھڑائی دو برس میں ہے۔ ہم نے اس سے کہا: اللہ نے تجھ پر جو انعام کیے ہیں، ان پر اللہ کا شکر ادا کرو، پھر تمھارے والدین نے تمھاری تربیت اور پرورش کی جو ذمہ داری نبھائی ہے، اس پر ان کی شکر گزاری کرو۔ مجھ اکیلے ہی کی طرف سب کا لوٹنا ہے تو میں ہر ایک کو وہ جزا دوں گا جس کا وہ مستحق ہے۔

(15) اگر والدین تم پر دباؤ ڈال کر یہ زبردستی کریں کہ تم اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک ٹھہراؤ تو اس بارے میں ان دونوں کی اطاعت نہ کرو کیونکہ خالق کی نافرمانی کرتے ہوئے کسی مخلوق کی اطاعت کرنا درست نہیں۔ دنیا میں ان کے ساتھ نیکی، صلہ رحمی اور احسان کرو جبکہ پیروی اس شخص کی کرو جو توحید اور اطاعت کے ذریعے سے میری طرف رجوع کرے، پھر قیامت کے دن مجھ اکیلے ہی کی طرف تم سب کو لوٹنا ہے اور میں تمھیں ان اعمال کی خبر دوں گا جو تم دنیا میں کرتے تھے اور تمھیں ان کی جزا بھی دوں گا۔

(16) اے پیارے بیٹے! برائی یا نیکی خواہ رائی کے دانے کے برابر چھوٹی ہو، اور وہ کسی چٹان کے اندر ہو کہ کسی کو اس کا علم نہ ہو یا آسمانوں اور زمین میں کسی بھی جگہ پر ہو، تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے ضرور لے آئے گا اور اس پر بندے کو بدلہ دے گا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نہایت باریک بین ہے۔ چیزوں کی باریکیاں اس سے چھپی ہوئی نہیں۔ وہ ان کی حقیقتوں اور جگہوں سے خوب واقف ہے۔

(17) اے پیارے بیٹے! ارکان و واجبات کی مکمل ادائیگی کے ساتھ نماز قائم کرو، نیکی کا حکم دو، برائی سے روکو اور اس راہ میں جس ناگواری کا سامنا ہو، اس پر صبر کرو۔ بلاشبہ جن مذکورہ باتوں کا تمھیں حکم دیا گیا ہے، وہ ان امور میں سے ہیں جن کی اللہ تعالیٰ نے تاکید کی ہے اور ان کا کرنا تم پر فرض ہے۔ ان میں تمھیں کرنے یا چھوڑنے کا کوئی اختیار نہیں۔

(18) تکبر کرتے ہوئے اپنا چہرہ لوگوں سے پھیرو نہ خود کو بڑا سمجھ کر زمین پر اتراتے ہوئے چلو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو پسند نہیں کرتا جو اپنی چال میں تکبر کرنے والا، اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی نعمتوں کی وجہ سے فخر و غرور کرنے والا اور لوگوں پر اپنی بڑائی کا اظہار کرنے والا ہو اور وہ ان انعامات پر اللہ تعالیٰ کا شکر نہ کرے۔

فوائد: ❀ پیدا کرنے میں اللہ تعالیٰ کا اکیلا اور یکتا ہونا اور کافروں کو اس بات کا چیلنج کہ ان کے معبود کوئی چیز پیدا کر کے دکھائیں۔ ❀ جب اللہ تعالیٰ نے ماں کو پہنچنے والی حمل اور وضع حمل وغیرہ کی تکلیفوں کا تفصیلی ذکر کیا تو یہ ماں کے ساتھ مزید حسنِ سلوک کی دلیل ہے۔ ❀ اطاعت کا فائدہ اور نافرمانی کا نقصان خود کرنے والے کو ہوتا ہے۔ ❀ بچوں کی تعلیم و تربیت کا خیال رکھنا واجب ہے۔ ❀ اسلام نے انفرادی اور اجتماعی زندگی کے تمام آداب کا احاطہ کیا ہے۔

وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ؕ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ
لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ ﴿۱۹﴾ اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا
فِي الْاَرْضِ وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً ؕ وَمِنَ النَّاسِ
مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ﴿۲۰﴾ وَ
اِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا
عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ يَدْعُوْهُمْ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ﴿۲۱﴾
وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗۤ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ
بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ؕ وَاِلَى اللّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿۲۲﴾ وَمَنْ كَفَرَ فَلَا
يَحْزُنْكَ كُفْرُهٗ ؕ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ
عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۲۳﴾ نُمَتِّعُهُمْ قَلِيْلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ اِلٰى
عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿۲۴﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۵﴾ لِلّٰهِ مَا
فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۲۶﴾ وَلَوْ اَنَّمَا
فِي الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ
سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۷﴾

ع 2 8 11

(19) اپنی چال درمیانی رکھو جس سے وقار ظاہر ہو۔ نہ زیادہ تیز چلو نہ رینگ رینگ کر۔ اپنی آواز نیچی رکھو، اس قدر اونچی نہ ہو کہ اوروں کو تکلیف دے۔ بلاشبہ آوازوں میں سے گدھے کی آواز بہت زیادہ بلند ہونے کی وجہ سے بدتر ہے۔

(20) اے لوگو! کیا تم نے مشاہدہ نہیں کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کی چیزوں، یعنی سورج، چاند اور ستاروں سے فائدہ اٹھانا تمھارے لیے نہایت آسان کر دیا ہے۔ زمین کے چوپایوں، درختوں، فصلوں اور جڑی بوٹیوں سے فائدہ اٹھانا بھی تمھارے لیے آسان کر دیا اور تم پر اپنی ان نعمتوں کو مکمل کیا جو دیکھنے والوں کے لیے بالکل ظاہر ہیں، جیسے شکل وصورت کی خوبصورتی اور چال ڈھال کا حسن، اور باطنی نعمتیں بھی مکمل کر دیں جو چھپی ہیں جیسے عقل وشعور اور علم۔ ان نعمتوں کے باوجود کئی لوگ ایسے ہیں جو وحی الٰہی کے معتبر علم یا روشن عقلی دلیل اور اللہ کی طرف سے نازل ہونے والی واضح کتاب کے بغیر ہی اللہ تعالیٰ کی توحید کے بارے میں جھگڑا کرتے ہیں۔

(21) جب توحید کے بارے میں ان جھگڑا کرنے والوں سے کہا جاتا ہے کہ اس وحی کی پیروی کرو جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر نازل کی ہے تو وہ کہتے ہیں: ہم اس کی پیروی نہیں کریں گے بلکہ ہم اپنے بڑوں کی پیروی میں اپنے معبودوں کی عبادت کریں گے۔ کیا وہ اپنے اسلاف اور بڑوں کی تب بھی پیروی کریں گے جب شیطان انھیں بتوں کی عبادت کے ذریعے سے گمراہ کر کے قیامت کے دن بھڑکتی آگ کے عذاب کی طرف بلاتا ہو؟!

(22) جو اپنی عبادت اللہ کے لیے خالص کرتے ہوئے اور نیک عمل کرتے ہوئے اس کی طرف متوجہ ہوا تو اس نے یقیناً وہ مضبوط کڑا تھام لیا جس سے نجات کی امید رکھنے والا چمٹ جاتا ہے جبکہ اسے اس کے ٹوٹنے کا ڈر نہیں ہوتا جسے اس نے پکڑا ہے۔ تمام امور کا انجام اور لوٹنا صرف اللہ کی طرف ہے اور وہ ہر ایک کو وہ بدلہ دے گا جس کا وہ حقدار ہے۔

(23) جس نے اللہ کے ساتھ کفر کیا تو اے رسول (ﷺ)! اس کا کفر آپ کو غمگین نہ کرے۔ قیامت کے دن اکیلے ہماری ہی طرف انھیں لوٹنا ہے، تو ہم انھیں ان کے وہ برے اعمال بتائیں گے جو وہ دنیا میں کرتے تھے اور ان کی سزا بھی دیں گے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اسے خوب جاننے والا ہے جو سینوں میں ہے اور ان میں موجود کوئی چیز اس سے چھپی نہیں۔

(24) ہم دنیا کی جو نعمتیں اور لذتیں انھیں عطا کرتے ہیں، ان کے ذریعے سے ہم انھیں تھوڑے عرصے ہی کے لیے فائدہ دیتے ہیں، پھر قیامت کے دن ہم انھیں سخت عذاب کی طرف دھکیل دیں گے اور وہ ہے آگ کا عذاب۔

(25) اے رسول (ﷺ)! اگر آپ ان مشرکوں سے پوچھیں: آسمان کس نے پیدا کیے اور زمین کس نے پیدا کی تو وہ ضرور کہیں گے: انھیں اللہ نے پیدا کیا ہے۔ ان سے کہہ دیں: تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے تم پر حجت قائم کر دی لیکن ان کی اکثریت اپنی جہالت کی وجہ سے نہیں جانتی کہ تعریفوں کا حقدار کون ہے۔

(26) آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے، اس کا خالق، مالک اور اس کی تدبیر کرنے والا صرف اکیلا اللہ ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی اپنی تمام مخلوقات سے بے نیاز اور دنیا وآخرت میں قابلِ تعریف ہے۔

(27) اگر زمین پر موجود تمام درخت کاٹے جائیں اور ان کی قلمیں تراشی جائیں اور سمندر اور اس جیسے مزید سات سمندروں کی سیاہی بنائی جائے تو بھی اللہ کے کلمات لامحدود ہونے کی بنا پر ختم نہ ہوں گے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ سب پر غالب ہے، اس پر کوئی غالب نہیں آ سکتا۔ وہ اپنی تخلیق اور تدبیر میں کمال حکمت والا ہے۔

فوائد:
- اللہ تعالیٰ کی نعمتیں اس کا شکر کرنے اور اس پر ایمان لانے کا ذریعہ ہیں، اس کے ساتھ کفر کرنے کا ذریعہ نہیں۔
- اندھی تقلید کے خطرات، بالخصوص جب یہ عقائد کے معاملات میں ہو۔
- اللہ تعالیٰ کی اطاعت وفرمانبرداری اور اس کی رضا کے حصول کے لیے نیک عمل کرنے کی بہت اہمیت ہے۔
- اللہ تعالیٰ کے کلمات کی کوئی انتہا نہیں ہے۔

مَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۲۸﴾
اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ
وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۙ كُلٌّ يَّجْرِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّاَنَّ اللّٰهَ
بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۲۹﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ
مِنْ دُوْنِهِ الْبَاطِلُ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿۳۰﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ
الْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ لِيُرِيَكُمْ مِّنْ اٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ
ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۳۱﴾ وَاِذَا غَشِيَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ
دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ
فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ؕ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ ﴿۳۲﴾
يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِيْ وَالِدٌ
عَنْ وَّلَدِهٖ ۫ وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ وَعْدَ
اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۪ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ
الْغَرُوْرُ ﴿۳۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ وَ
يَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ ؕ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ؕ
وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌۢ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ﴿۳۴﴾

ع 3 11 12
ع 4 4 13

(28) اے لوگو! تمھاری تخلیق اور قیامت کے دن حساب کتاب اور جزا کے لیے تمھیں اٹھانا اللہ کے لیے اتنا ہی آسان ہے جتنا ایک جان پیدا کرنا اور اسے اٹھانا آسان ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ خوب سننے والا ہے، اس کے لیے ایک آواز کا سننا دوسری آواز کے سننے میں رکاوٹ نہیں بنتا۔ وہ ایسا دیکھنے والا ہے کہ ایک چیز کو دیکھنے کے ساتھ دوسری کو دیکھنا اس کے لیے کوئی مشکل نہیں۔ اسی طرح کسی ایک جان کو پیدا کرنا یا اسے دوبارہ اٹھانا اس کے لیے کسی دوسری جان کے پیدا کرنے یا اٹھانے میں رکاوٹ نہیں۔

(29) کیا آپ نے دیکھا نہیں کہ اللہ تعالیٰ رات کو کم کرتا ہے تاکہ دن بڑھ جائے اور دن کو کم کرتا ہے تاکہ رات بڑھ جائے اور اس نے سورج اور چاند ہر ایک کی راہ مقرر کر دی ہے۔ وہ دونوں اپنے اپنے مدار میں مقرر وقت تک چلتے ہیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمھارے اعمال سے باخبر ہے۔ تمھارا کوئی عمل اس سے چھپا نہیں اور وہ ضرور ان اعمال کی تمھیں جزا دے گا۔

(30) یہ رات دن اور سورج چاند کی تدبیر اور تقدیر اس بات کی گواہ ہیں کہ اکیلا اللہ ہی برحق ہے۔ وہ اپنی ذات وصفات اور افعال میں برحق ہے اور مشرک اللہ کو چھوڑ کر جس کی عبادت کرتے ہیں، وہ ایسا باطل ہے جس کی کوئی اساس اور بنیاد نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ہی اپنی ذات، غلبے اور تمام مخلوقات پر قدرت رکھنے کے اعتبار سے بلند ہے جس سے اوپر کوئی نہیں اور جو ہر چیز سے بڑا ہے۔

(31) کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ دریا میں کشتیاں اللہ تعالیٰ کے لطف وکرم اور تابع کرنے سے چل رہی ہیں تاکہ اے لوگو! وہ تمھیں اپنی قدرت اور لطف وکرم پر دلالت کرنے والی نشانیاں دکھائے۔ بلاشبہ اس میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کے دلائل ہیں ہر اس شخص کے لیے جو آنے والی مصیبت پر بہت زیادہ صبر کرنے والا اور اللہ کی جو نعمتیں اسے میسر ہوں، ان پر خوب شکر کرنے والا ہو۔

(32) جب انھیں پہاڑوں کی مثل موجیں اور بادل ہر طرف سے گھیر لیتے ہیں تو وہ دعا اور عبادت کو اللہ کے لیے خاص کرتے ہوئے اسے پکارتے ہیں، پھر جب اللہ تعالیٰ ان کی دعا قبول کر لیتا ہے اور انھیں خشکی کی طرف نجات دے کر غرق ہونے سے بچا لیتا ہے تو کچھ لوگ متوسط اور درمیانی راہ اختیار کرتے ہیں کہ جس طرح انھیں پوری طرح شکر کرنا چاہیے، وہ نہیں کرتے اور کچھ لوگ اللہ کی نعمت کا سرے سے انکار کر دیتے ہیں اور ہماری آیتوں کا انکار صرف ہر غدار (جیسے یہ شخص ہے جس نے اللہ سے وعدہ کیا کہ اگر اس نے اسے نجات دی تو وہ ضرور اس کا شکر گزار ہوگا) اور اللہ کی نعمتوں کی بہت زیادہ ناقدری کرنے والا کرتا ہے جو اپنے رب کی عطا کی ہوئی نعمتوں پر اس کا شکر نہیں کرتا۔

(33) اے لوگو! اپنے رب کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے رک کر اس سے ڈرو اور اس دن کے عذاب کا خوف رکھو جس دن کوئی والد اپنی اولاد کے کام آئے گا نہ کوئی بیٹا اپنے باپ کے ذرہ بھر کام آئے گا۔ بلاشبہ قیامت کے دن اللہ کی جزا کا وعدہ برحق اور ہر صورت میں پورا ہونے والا ہے، لہٰذا دنیا کی زندگی اپنی شہوات اور کھیل تماشوں کی وجہ سے تمھیں غافل نہ کر دے اور شیطان تمھیں اللہ تعالیٰ کے حلم (بردباری) اور تم سے عذاب کو مؤخر کرنے کے بارے میں ہرگز دھوکے میں مبتلا نہ کرے۔

(34) بلاشبہ اللہ اکیلے ہی کے پاس قیامت کا علم ہے۔ وہی جانتا ہے کہ وہ کب آئے گی۔ وہ جب چاہے بارش نازل کرتا ہے اور وہی جانتا ہے کہ رحموں میں کیا ہے، لڑکا ہے یا لڑکی؟! بدبخت ہے یا سعادت مند؟! اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کل خیر اور شر کیا کمائے گا اور نہ کسی کو یہ معلوم ہے کہ وہ کس زمین میں مرے گا بلکہ اللہ تعالیٰ ہی یہ سب کچھ جانتا ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ یہ سب کچھ خوب جاننے والا اور اس سب کچھ سے باخبر ہے۔ ان امور میں سے کوئی بھی چیز اس سے چھپی نہیں۔

فوائد:
- دن اور رات کا گھٹنا بڑھنا اور سورج اور چاند کا تابع ہونا ایسی عظیم نشانیاں ہیں جو اللہ پاک کی قدرت کی دلیل ہیں اور ایسی عظیم نعمتیں ہیں جو شکر کی حقدار ہیں۔
- صبر اور شکر اللہ تعالیٰ کی آیات سے عبرت حاصل کرنے کے وسیلے اور ذریعے ہیں۔
- قیامت کا خوف دنیا کی دھوکا دہی سے اور شیطانوں کے وسوسوں کے پیچھے لگنے سے محفوظ رکھتا ہے۔
- اللہ تعالیٰ کا علم تمام غیب کی باتوں پر محیط ہے۔

سُوْرَةُ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

الٓمّٓ ① تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ② اَمْ
يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۚ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ
اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ③ اَللّٰهُ
الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ
ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۭ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا شَفِيْعٍ ۭ
اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ④ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَاۗءِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ
يَعْرُجُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗٓ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ⑤
ذٰلِكَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ⑥ الَّذِيْٓ اَحْسَنَ
كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ ⑦ ثُمَّ جَعَلَ
نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّاۗءٍ مَّهِيْنٍ ⑧ ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ
رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۭ قَلِيْلًا مَّا
تَشْكُرُوْنَ ⑨ وَقَالُوْٓا ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِي الْاَرْضِ ءَاِنَّا لَفِيْ
خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۭ بَلْ هُمْ بِلِقَاۗئِ رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ ⑩

سورۃ السجدۃ مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: مخلوق کی حقیقت اور دنیا و آخرت میں انسان کے احوال کا بیان۔

تفسیر: ① ﴿الٓمّٓ﴾ اس طرح کے حروف پر تفصیلی کلام سورۂ بقرہ کے شروع میں گزر چکا ہے۔

② یہ قرآن جو محمد رسول اللہ ﷺ لے کر آئے ہیں، یہ ان پر رب العالمین کی طرف سے نازل کیا ہوا ہے جس میں کوئی شک وشبہ نہیں۔

③ یہ کافر کہتے ہیں کہ بلاشبہ محمد (ﷺ) نے یہ قرآن گھڑ کر اپنے رب کی طرف منسوب کر دیا ہے۔ معاملہ اس طرح نہیں جیسے انھوں نے کہا، بلکہ یہ ایسا حق ہے جس میں کوئی شک وشبہ نہیں۔ اے رسول (ﷺ)! یہ آپ کے رب کی طرف سے آپ پر نازل کیا ہوا ہے تاکہ آپ ایک ایسی قوم کو ڈرائیں جن کے پاس آپ سے پہلے انھیں اللہ کے عذاب سے ڈرانے کے لیے کوئی رسول نہیں آیا تاکہ وہ حق کی طرف راہ پا کر اس کی پیروی کریں اور اس پر عمل کریں۔

④ اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں، زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے، انھیں چھ دن میں پیدا کیا جبکہ وہ انھیں آنکھ جھپکنے سے بہت کم وقت میں پیدا کرنے پر بھی قادر ہے۔ پھر وہ عرش پر بلند اور مستوی ہوا جیسے اس کی شان کے لائق ہے۔ اے لوگو! اس کے سوا تمھارا کوئی مددگار نہیں جو تمھارے معاملے کو سنبھالے یا ایسا کوئی سفارشی نہیں جو تمھارے رب کے ہاں تمھاری سفارش کرے۔ کیا تم غور وفکر نہیں کرتے اور اس اللہ کی عبادت نہیں کرتے جس نے تمھیں پیدا کیا اور اس کے ساتھ غیروں کی عبادت کرنا ترک نہیں کرتے؟!

⑤ اللہ سبحانہ وتعالیٰ آسمانوں اور زمین کی تمام مخلوقات کے ہر امر کی تدبیر کرتا ہے، پھر یہ امر اس کی طرف ایسے دن میں بلند ہوتا ہے جس کی مقدار اے لوگو! تمھارے دنیا کے شمار کیے ہوئے ہزار سال کے برابر ہے۔

⑥ وہ ذات جو ان سارے معاملات کی تدبیر کرتی ہے، وہ ہر غیب وحاضر کو جاننے والی ہے اور ان میں سے کوئی چیز اس سے چھپی نہیں۔ وہ ایسا غالب ہے کہ کوئی اسے مغلوب نہیں کر سکتا۔ جو اپنے دشمنوں سے انتقام لیتا ہے۔ اپنے مومن بندوں پر خوب مہربان ہے۔

⑦ جس نے ہر چیز کو مضبوط اور مستحکم طریقے سے پیدا کیا اور آدم علیہ السلام کو کسی پچھلے نمونے کے بغیر مٹی سے بنایا۔

⑧ پھر اس کے بعد اس کی اولاد کو اس پانی سے پیدا کیا جو مادہ منویہ کی صورت میں اس سے نکلا۔

⑨ پھر انسان کی تخلیق مکمل کر کے اسے ٹھیک ٹھاک کیا، پھر اس میں اپنی روح سے پھونکا، اس طرح کہ روح پھونکنے پر مقرر فرشتے کو روح پھونکنے کا حکم دیا۔ اے لوگو! اس نے تمھارے کان بنائے تاکہ تم ان کے ذریعے سے سنو، آنکھیں بنائیں تاکہ تم ان سے دیکھو اور دل بنائے تاکہ تم ان کے ساتھ سمجھو۔ تم ان نعمتوں پر جو اللہ تعالیٰ نے تمھیں عطا کی ہیں، کم ہی اللہ کا شکر ادا کرتے ہو۔

⑩ موت کے بعد دوبارہ جی اٹھنے کو جھٹلانے والے مشرکوں نے کہا: جب ہم مر جائیں گے، زمین میں گم ہو جائیں گے اور ہمارے جسم خاک ہو جائیں گے تو کیا ہمیں نئے سرے سے زندہ کر کے اٹھایا جائے گا؟! یہ بات ان کی سمجھ میں نہیں آتی، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ دوبارہ اٹھائے جانے کے منکر ہیں اور اس پر ایمان ہی نہیں رکھتے۔

فوائد: ❀ رسولوں کو بھیجنے کی حکمت یہ ہے کہ وہ اپنی قوموں کو سیدھی راہ دکھائیں۔

❀ کسی تشبیہ ومثال کے بغیر اللہ تعالیٰ کے لیے صفت استوا ثابت ہے۔

قُلْ يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ
تُرْجَعُوْنَ ﴿11﴾ وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ
رَبَّنَآ اَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ﴿12﴾ وَ
لَوْ شِئْنَا لَاٰتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا وَلٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّيْ
لَاَمْلَـَٔنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿13﴾ فَذُوْقُوْا بِمَا
نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۚ اِنَّا نَسِيْنٰكُمْ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا
كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿14﴾ اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا
سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿15﴾ تَتَجَافٰى
جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۫ وَّمِمَّا
رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿16﴾ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ
اَعْيُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿17﴾ اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ
فَاسِقًا ؕ لَا يَسْتَوٗنَ ﴿18﴾ اَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ
جَنّٰتُ الْمَاْوٰى ۖ نُزُلًۢا بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿19﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ فَسَقُوْا
فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَآ اُعِيْدُوْا فِيْهَا وَ
قِيْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿20﴾

ع 1 11 14 — السجدة 9 — وقف غفران 111

﴿11﴾ اے رسول (ﷺ)! موت کے بعد دوبارہ جی اٹھنے کو جھٹلانے والے ان مشرکوں سے کہہ دیں: وہ موت کا فرشتہ تمھیں فوت کرے گا جسے اللہ تعالیٰ نے تمھاری روحیں قبض کرنے کی ذمہ داری سونپی ہے، پھر تم قیامت کے دن حساب کتاب اور جزا کے لیے ہماری طرف اکیلے ہی لوٹائے جاؤ گے۔

﴿12﴾ عنقریب قیامت کے دن مجرم اس حال میں ظاہر ہوں گے کہ وہ ذلیل ہوں گے، ان کے سر شرمندگی و ندامت سے جھکے ہوں گے جس کا سبب ان کا دوبارہ اٹھائے جانے کا انکار ہوگا۔ وہ اس ذلت و رسوائی کو محسوس کریں گے اور کہیں گے: اے ہمارے رب! جس دوبارہ زندہ کر کے اٹھائے جانے کا ہم انکار کرتے اور اسے جھٹلاتے تھے، وہ آج ہم نے دیکھ لیا ہے اور جو کچھ رسول تیری طرف سے لائے تھے، اس کی سچائی کو بھی سن لیا، لہٰذا ہمیں دنیا کی زندگی کی طرف لوٹا دے کہ ہم نیک عمل کریں جو تجھے ہم سے راضی کر دیں۔ ہمیں اب دوبارہ جی اٹھنے اور رسولوں کی لائی ہوئی شریعت کی سچائی کا یقین ہو گیا ہے۔ اگر آپ مجرموں کو اس حال میں دیکھ لیں تو آپ بہت بڑا معاملہ دیکھیں گے۔

﴿13﴾ اگر ہم ہر شخص کو اس کی ہدایت اور توفیق دینا چاہتے تو اسے اس کے لیے تیار کر دیتے لیکن میری طرف سے حکمت اور عدل کے ساتھ یہ بات طے ہو چکی ہے کہ میں قیامت کے دن جہنم کو جنوں اور انسانوں میں سے کافروں کے ساتھ ضرور بھروں گا، یہ اس وجہ سے ہوگا کہ انھوں نے ایمان اور استقامت کی راہ کے مقابلے میں کفر اور گمراہی کا راستہ اپنایا۔

﴿14﴾ قیامت کے دن ان کی سرزنش اور ڈانٹ ڈپٹ کے لیے ان سے کہا جائے گا: اب اس غفلت کے سبب عذاب کا مزہ چکھو جس کا دنیا میں تم شکار رہے اور قیامت کے دن اپنے حساب کتاب کے لیے اللہ سے ملاقات کی پروا نہ کی۔ بلاشبہ ہم تمھیں عذاب میں اس طرح بے یار و مددگار چھوڑیں گے کہ اس کی پروا نہیں کریں گے کہ تمھارے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ انھیں کہا جائے گا: آگ کا دائمی عذاب چکھو جو دنیا میں تمھارے کیے ہوئے گناہوں کی وجہ سے کبھی ختم نہ ہوگا۔ جب اللہ تعالیٰ نے مجرموں کا حال ذکر کیا تو ساتھ ہی ایمان والوں کا حال بھی ذکر کر دیا، چنانچہ فرمایا:

﴿15﴾ بلاشبہ ہمارے رسول پر نازل کی ہوئی آیات پر وہ لوگ ایمان لاتے ہیں کہ جب انھیں ان آیات کے ساتھ نصیحت کی جاتی ہے تو وہ اللہ کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرتے ہوئے سجدے میں گر جاتے ہیں اور وہ کسی حال میں بھی اللہ کی عبادت اور اس کے حضور سجدہ کرنے سے تکبر نہیں کرتے۔

﴿16﴾ ان کے پہلو ان بستروں سے الگ رہتے ہیں جن پر وہ سوتے ہیں۔ وہ انھیں چھوڑ دیتے ہیں اور اللہ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ وہ اس کے عذاب سے ڈرتے اور اس کی رحمت کی امید رکھتے ہوئے اپنی نماز وغیرہ میں اسے پکارتے ہیں اور جو مال ہم نے انھیں دیے ہیں، انھیں اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔

﴿17﴾ اب کوئی شخص نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لیے کیا کیا تیار کر رکھا ہے۔ یہ اس کی طرف سے ان کے لیے ان نیک اعمال کا بدلہ ہے جو وہ دنیا میں کرتے تھے۔ یہ اتنی بڑی جزا اور بدلہ ہے کہ اس کی عظمت کے پیش نظر اس کا احاطہ صرف اللہ تعالیٰ کر سکتا ہے۔ ﴿18﴾ جو شخص اللہ پر ایمان لانے والا ہو، اس کے حکموں پر عمل کرنے والا ہو اور اس کی منع کی ہوئی چیزوں سے بچنے والا ہو، وہ اس کی طرح نہیں جو اس کی اطاعت سے سرکش اور باغی ہو۔ اللہ کے ہاں بدلے اور جزا میں یہ دونوں گروہ برابر نہیں ہو سکتے۔ ﴿19﴾ جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے تو ان کے لیے جو جزا تیار کی گئی ہے، وہ ایسی جنتیں ہیں جن میں وہ ٹھہریں گے۔ یہ اللہ کی طرف سے ان کی عزت و تکریم ہوگی اور ان نیک اعمال کا بدلہ ہوگا جو وہ دنیا میں کرتے تھے۔ ﴿20﴾ جو لوگ کفر اور گناہ کر کے اللہ کی اطاعت سے نکل گئے تو قیامت کے دن ان کے لیے جو ٹھکانا تیار کیا گیا ہے، وہ آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ جب بھی وہ اس سے نکلنا چاہیں گے، دوبارہ اس میں لوٹا دیے جائیں گے اور ان کی سرزنش کے لیے ان سے کہا جائے گا: اب اس آگ کا عذاب چکھو جسے تم دنیا میں اس وقت جھٹلاتے تھے جب تمھارے رسول تمھیں اس سے ڈراتے تھے۔

فوائد: ❀ مشرکوں کا دوبارہ زندہ کر کے اٹھائے جانے کو محال سمجھنا، حالانکہ اس کے واضح دلائل موجود ہیں۔ ❀ قیامت کے دن کافروں کا ایمان لانا انھیں فائدہ نہیں دے گا کیونکہ وہ بدلے کا دن ہے، عمل کا نہیں۔ ❀ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی ملاقات سے غافل رہنے کے نقصانات اور خطرات ہیں۔ ❀ رات کا قیام ایمان والوں کی سیرت کا حصہ ہے۔

وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ
الْاَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿٢١﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ
بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا ؕ اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ ﴿٢٢﴾ ع
وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ
مِّنْ لِّقَآئِهٖ وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿٢٣﴾ ج وَ
جَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا ؗ وَ
كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يُوْقِنُوْنَ ﴿٢٤﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿٢٥﴾ اَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ
كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ؕ
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ ؕ اَفَلَا يَسْمَعُوْنَ ﴿٢٦﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ
الْمَآءَ اِلَى الْاَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا تَاْكُلُ مِنْهُ
اَنْعَامُهُمْ وَاَنْفُسُهُمْ ؕ اَفَلَا يُبْصِرُوْنَ ﴿٢٧﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى
هٰذَا الْفَتْحُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٢٨﴾ قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِيْمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿٢٩﴾ فَاَعْرِضْ
عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ ﴿٣٠﴾ ع

ع 2 11 15 | ع 3 8 16

(21) ان جھٹلانے والوں اور اپنے رب کی اطاعت سے نکلنے والوں نے اگر توبہ نہ کی تو آخرت کا بڑا عذاب جو ان کے لیے تیار کیا گیا ہے، اس سے پہلے ہم انھیں دنیا میں مشکلات اور مصیبتوں کا مزہ ضرور چکھائیں گے تاکہ وہ اپنے رب کی اطاعت کی طرف لوٹ آئیں۔

(22) اس شخص سے بڑھ کر کوئی ظالم نہیں جسے اللہ کی آیتوں کے ذریعے سے وعظ کیا گیا، اس نے نصیحت حاصل نہ کی اور انھیں نظر انداز کر کے ان سے منہ پھیر لیا۔ بلاشبہ ہم کفر اور نافرمانیاں کرنے والے مجرموں سے، جو اللہ تعالیٰ کی آیتوں سے منہ پھیرتے ہیں، ہر صورت میں ضرور انتقام لینے والے ہیں۔

(23) یقیناً ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو تورات عطا کی، لہٰذا اے رسول (ﷺ)! آپ اسراء و معراج کے موقع پر موسیٰ (علیہ السلام) سے اپنی ملاقات کے بارے میں شک نہ کریں۔ ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) پر نازل ہونے والی کتاب کو بنی اسرائیل کے لیے گمراہی سے ہدایت کی طرف لانے والی بنایا تھا۔

(24) جب بنی اسرائیل نے اللہ کے حکم ماننے، اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے رک جانے اور دعوتِ دین کی راہ میں آنے والی مصیبتوں پر صبر کیا تو ہم نے ان میں ایسے پیشوا بنائے جن کی حق و ہدایت میں لوگ پیروی کرتے تھے اور وہ حق کی طرف لوگوں کی راہنمائی کرتے تھے۔ وہ یہ سب کچھ ہمارے حکم دینے کی وجہ سے اور ہماری تائید و تقویت کے ساتھ کرتے تھے۔ وہ اپنے رسولوں پر نازل ہونے والی اللہ کی آیتوں کی بھرپور انداز میں تصدیق کرتے تھے۔

(25) اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ آپ کا رب ہی ہے جو قیامت کے دن ان کے درمیان ان چیزوں کا فیصلہ کرے گا جن میں وہ دنیا میں اختلاف کرتے تھے، چنانچہ وہ واضح کر دے گا کہ کون سچا تھا اور کون جھوٹا۔ پھر وہ ہر ایک کو وہ بدلہ دے گا جس کا وہ حق دار ہوگا۔

(26) کیا یہ اندھے ہیں کہ انھیں پتا نہیں چلتا کہ ان سے پہلے ہم نے کتنی پچھلی قوموں کو ہلاک کیا؟! اور یہ ہیں کہ ان کے مکانوں میں چل پھر رہے ہیں جن میں وہ ہلاکت سے پہلے رہتے تھے اور پھر بھی ان کی حالت سے نصیحت نہیں پکڑتے۔ بلاشبہ ان پچھلی قوموں کے کفر اور نافرمانیوں کی وجہ سے ان کی ہلاکت و تباہی کے جو واقعات پیش آئے، ان میں یقیناً عبرتیں ہیں جن سے ان تعلیمات کی سچائی ثابت ہوتی ہے جو ان کے رسول، اللہ کی طرف سے ان کے پاس لے کر آئے۔ کیا اللہ کی آیات کو جھٹلانے والے لوگ قبول کرنے اور نصیحت حاصل کرنے کی غرض سے نہیں سنتے؟

(27) مرنے کے بعد دوبارہ جی اٹھنے کو جھٹلانے والے یہ لوگ دیکھتے نہیں کہ ہم بارش کا پانی بنجر اور خشک زمین کی طرف بھیجتے ہیں جس میں کوئی سبزہ نہیں ہوتا، پھر اس پانی کے ساتھ ہم کھیتی نکالتے ہیں جس سے ان کے اونٹ، گائیں اور بکریاں کھاتی ہیں اور وہ خود بھی اس سے کھاتے ہیں؟! کیا وہ یہ دیکھتے نہیں اور انھیں یہ شعور اور سمجھ نہیں کہ جس نے خشک زمین کو سرسبز و شاداب کیا، وہ مُردوں کو زندہ کرنے پر قادر ہے؟!

(28) دوبارہ جی اٹھنے کو جھٹلانے والے لوگ عذاب کی جلدی مچاتے ہوئے کہتے ہیں: وہ فیصلہ کب ہوگا جس کے بارے میں تمھارا خیال ہے کہ وہ قیامت کے دن ہمارے اور تمھارے درمیان جدائی ڈال دے گا، پھر ہمارا ٹھکانا آگ ہوگا اور تمھارے لوٹنے کی جگہ جنت ہوگی؟!

(29) اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: یہ وعدہ قیامت کا دن ہے۔ بلاشبہ وہ بندوں کے درمیان فیصلے کا دن ہے جس دن کو دیکھ لینے کے بعد ان لوگوں کا تصدیق کرنا انھیں کوئی فائدہ نہ دے گا جنھوں نے دنیا میں اللہ کے ساتھ کفر کیا اور نہ انھیں ڈھیل دی جائے گی کہ وہ اپنے رب کے حضور توبہ کریں اور اس کی طرف رجوع کریں۔

(30) چنانچہ اے رسول (ﷺ)! جب یہ اپنی گمراہی پر اڑ ہی گئے ہیں تو آپ ان لوگوں سے منہ پھیر لیں اور انتظار کریں کہ ان کے ساتھ کیا ہوتا ہے۔ یہ بھی اس عذاب کے انتظار میں ہیں جس کی آپ انھیں دھمکی دیتے ہیں۔

فوائد: ❀ کافر کے لیے دنیا کا عذاب اس کی توبہ اور رجوع کا ایک سبب ہے۔ ❀ ہمارے نبی ﷺ اور موسیٰ علیہ السلام کے درمیان اسراء و معراج کے موقع پر ملاقات کا ثبوت۔ ❀ صبر اور یقین دین کے اماموں اور پیشواؤں کی دو اہم صفات ہیں۔

سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّتِسْعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ ؕ اِنَّ
اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝۱ وَّاتَّبِعْ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝۲ وَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ
وَكِيْلًا ۝۳ مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ ۚ وَمَا جَعَلَ
اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓـِٔيْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَآءَكُمْ
اَبْنَآءَكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ
يَهْدِي السَّبِيْلَ ۝۴ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ
فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا اٰبَآءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ ؕ وَ
لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْمَآ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ
وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝۵ اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ
اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ ؕ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى
بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ اِلَّآ اَنْ
تَفْعَلُوْٓا اِلٰٓى اَوْلِيٰٓئِكُمْ مَّعْرُوْفًا ؕ كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ۝۶

سورۂ احزاب مدنی ہے

سورت کے بعض مقاصد: اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی اپنے نبی ﷺ پر خصوصی شفقت وعنایت کا ذکر ہے، نیز آپ ﷺ کی عزت و ناموس اور آپ کے اہلِ بیت کی حفاظت اور دفاع کا بیان ہے۔

تفسیر: (1) اے نبی (ﷺ)! آپ اور آپ کے ساتھی اللہ کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے رک کر اللہ کے تقویٰ اور پرہیزگاری پر کاربند رہیں اور صرف اسی سے ڈریں۔ کافروں اور منافقوں کی خواہشات کی پیروی نہ کریں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کافروں اور منافقوں کی سازشوں کو خوب جاننے والا اور اپنی تخلیق وتدبیر میں کمال حکمت والا ہے۔

(2) اور اس وحی کی پیروی کریں جو آپ کا رب آپ پر نازل کرتا ہے۔ بلاشبہ جو عمل تم کرتے ہو، اللہ تعالیٰ اس سے خوب باخبر ہے۔ اس میں سے کوئی چیز اس سے اوجھل نہیں رہتی اور وہ ضرور تمھیں تمھارے اعمال کی جزا اور بدلہ دے گا۔

(3) آپ اپنے تمام معاملات میں اکیلے اللہ تعالیٰ پر بھروسا کریں۔ اس کے بندوں میں سے جو اس پر اعتماد اور بھروسا کرے، وہ اس کی حفاظت کے لیے کافی ہے۔

(4) اللہ تعالیٰ نے کسی بندے کے سینے میں دو دل نہیں بنائے۔ اسی طرح اس نے حرام ہونے میں بیویوں کو ماؤں کے درجے میں رکھا ہے نہ منہ بولے بیٹوں کو حقیقی بیٹوں کا مقام دیا ہے۔ بلاشبہ ظہار (آدمی کا بیوی کو خود پر اپنی ماں بہن کی طرح حرام قرار دینا) اور اسی طرح منہ بولا بیٹا بنانا زمانۂ جاہلیت کی رسمیں ہیں جنھیں اسلام نے کالعدم ٹھہرا کر ان کا خاتمہ کر دیا ہے۔ یہ ظہار اور منہ بولے بیٹے والی بات صرف تمھاری زبان کی حد تک ہے، اس کی کوئی حقیقت نہیں۔ بیوی ماں بنتی ہے نہ منہ بولا بیٹا حقیقی بیٹا بنتا ہے۔ اللہ پاک حق بات کہتا ہے تاکہ اس کے بندے اس پر عمل کریں اور وہ راہِ حق کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔

(5) جنھیں تم اپنے بیٹے خیال کرتے ہو، ان کی ان کے حقیقی باپوں کی طرف نسبت کرو۔ ان کی ان کے حقیقی باپوں کی طرف نسبت اللہ تعالیٰ کے نزدیک عدل والی بات ہے۔ اگر تمھیں ان کے باپوں کا علم نہ ہو کہ جن کی طرف تم ان کی نسبت کر سکو تو وہ تمھارے دینی بھائی ہیں اور غلامی سے تمھارے آزاد کیے ہوئے ہیں۔ لہٰذا انھیں یوں بلاؤ: اے میرے بھائی! اے بھتیجے! جب تم میں سے کوئی غلطی کر بیٹھے اور منہ بولے بیٹے کی منہ بولے باپ کی طرف نسبت کرے تو اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں، لیکن تم جان بوجھ کر ایسا کرو گے تو گناہ گار ٹھہرو گے۔ اللہ تعالیٰ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کو بے حد بخشنے والا اور ان پر نہایت رحم کرنے والا ہے کہ خطا پر ان کی پکڑ نہیں کرتا۔

(6) اللہ کے نبی محمد رسول اللہ ﷺ مومنوں کو جس چیز کی طرف بلائیں، اس میں آپ ان پر خود ان کی جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتے ہیں، خواہ ان کے دل کسی دوسری جانب مائل ہوں۔ آپ ﷺ کی ازواج مطہرات تمام ایمان والوں کی مائیں ہیں۔ کسی بھی مومن پر حرام ہے کہ وہ آپ ﷺ کی وفات کے بعد ان میں سے کسی کے ساتھ نکاح کرے۔ اللہ کے حکم کے مطابق قریبی رشتے دار ایک دوسرے کی وراثت کے زیادہ حقدار ہیں بہ نسبت ان کے جن کا تعلق ایمان اور اللہ کی راہ میں ہجرت کی بنیاد پر ہے، جو اسلام کے ابتدائی دور میں ایک دوسرے کے وارث بنتے تھے، پھر ان کی وراثت کا حکم منسوخ کر دیا گیا۔ ہاں، اے ایمان والو! اگر تم اپنے دوستوں کے حق میں، جو ورثاء کے علاوہ ہیں، وصیت کر کے یا ان سے حسنِ سلوک کر کے ان کے ساتھ کوئی بھلائی کرو تو اس کا تمھیں اختیار ہے۔ یہی حکم لوحِ محفوظ میں درج ہے، لہٰذا اس پر عمل کرنا فرض ہے۔

فوائد: ❀ کوئی شخص اپنے بڑے پن کی وجہ سے اس سے مستثنیٰ نہیں کہ اسے نیکی کا حکم دیا جائے اور برائی سے روکا جائے۔

❀ اس امت سے بھول چوک پر پکڑ نہیں ہوگی۔

❀ نبیٔ اکرم ﷺ کی خواہش کو اپنی خواہش پر مقدم کرنا واجب اور ضروری ہے۔

❀ نبی ﷺ کی ازواجِ مطہرات کے قدر ومنزلت میں اعلیٰ مقام اور آپ ﷺ کی وفات کے بعد ان سے نکاح کی حرمت کا بیان کیونکہ وہ مومنوں کی مائیں ہیں۔

وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِيْمَ
وَمُوْسٰى وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۖ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۙ﴿۷﴾
لِّيَسْـَٔلَ الصّٰدِقِيْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ ۚ وَاَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ع ﴿۸﴾ 1 ع 8 17
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ
فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
بَصِيْرًا ۚ﴿۹﴾ اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ
زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ
الظُّنُوْنَا ؕ﴿۱۰﴾ هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا ﴿۱۱﴾
وَاِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا
اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۱۲﴾ وَاِذْ قَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ يٰٓاَهْلَ
يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا ۚ وَيَسْتَاْذِنُ فَرِيْقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ
يَقُوْلُوْنَ اِنَّ بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ ۛؕ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ ۛۚ اِنْ يُّرِيْدُوْنَ اِلَّا
فِرَارًا ﴿۱۳﴾ وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ مِّنْ اَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ
لَاٰتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوْا بِهَآ اِلَّا يَسِيْرًا ﴿۱۴﴾ وَلَقَدْ كَانُوْا عَاهَدُوا اللّٰهَ
مِنْ قَبْلُ لَا يُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ ؕ وَكَانَ عَهْدُ اللّٰهِ مَسْـُٔوْلًا ﴿۱۵﴾ مع 10 - عند المتقدمين 12

(7) اور اے رسول (ﷺ)! یاد کریں جب ہم نے انبیاء علیہم السلام سے پختہ عہد لیا کہ وہ اکیلے اللہ کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں، نیز جو وحی ان کی طرف نازل کی جائے، اسے آگے پہنچائیں اور خصوصی طور پر یہی عہد و پیمان آپ سے لیا اور نوح، ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ ابن مریم علیہم السلام سے بھی لیا۔ ہم نے ان سے پختہ عہد لیا کہ اللہ تعالیٰ کے پیغامات پہنچانے پر جو انھیں امین بنایا گیا ہے، وہ اسے ذمہ داری سے پورا کریں گے۔

(8) اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام سے یہ پختہ عہد اس لیے لیا تا کہ وہ کافروں کی سرزنش کرنے کے لیے سچے رسولوں سے ان کی سچائی کے بارے میں سوال کرے۔ اللہ تعالیٰ نے قیامت کے دن اپنے اور اپنے رسولوں کے ساتھ کفر کرنے والوں کے لیے دردناک عذاب تیار کیا ہے اور وہ ہے جہنم کی آگ۔

(9) اے اللہ پر ایمان لانے اور اس کی شریعت کے مطابق عمل کرنے والو! اپنے آپ پر اللہ کی نعمت یاد کرو جب کافروں کے لشکروں نے تم سے جنگ کرنے کے لیے مدینہ طیبہ پر چڑھائی کی اور منافقوں اور یہودیوں نے ان کی مدد کی تو ہم نے ان پر تیز ہوا مسلط کر دی۔ یہ باد صبا تھی جس کے ساتھ نبیٔ اکرم ﷺ کی مدد کی گئی۔ ہم نے فرشتوں کے عظیم لشکر بھیجے جنھیں تم نہیں دیکھتے تھے، چنانچہ کافر پیٹھ پھیر کر اس حال میں بھاگ نکلے کہ انھیں کسی چیز پر اختیار نہ تھا۔ اور جو عمل تم کرتے ہو، اللہ تعالیٰ اسے خوب دیکھنے والا ہے اور ان میں سے کوئی چیز اس سے چھپی نہیں اور وہ تمھیں تمھارے اعمال کا بدلہ ضرور دے گا۔

(10) یہ اس وقت کی بات ہے جب کافر تم پر وادی کے اوپر اور نیچے کی طرف سے، یعنی مشرق و مغرب سے چڑھ آئے تھے۔ یہ وہ وقت تھا جب نگاہیں ہر طرف سے بے خبر صرف دشمن پر لگی ہوئی تھیں اور شدتِ خوف سے کلیجے مونہوں کو آ گئے تھے۔ تم اللہ تعالیٰ کے بارے میں طرح طرح کے خیال کرنے لگے تھے۔ کبھی اللہ کی مدد و نصرت کا گمان گزرتا اور کبھی ناامیدی کے سائے منڈلانے لگتے۔

(11) یہیں غزوۂ خندق کے موقع پر ایمان والوں کا امتحان لیا گیا جب ان کے دشمن ان پر ٹوٹ پڑے اور شدتِ خوف سے وہ سخت پریشان ہوئے اور اس جانچ پڑتال سے مومن اور منافق کا صاف پتا چل گیا۔

(12) اس دن منافقوں اور کمزور ایمان والوں نے، جن کے دلوں میں شک تھا، کہا: اللہ اور اس کے رسول نے دشمنوں کے خلاف فتح اور زمین میں شان و شوکت اور عزت کا جو وعدہ ہم سے کیا تھا، وہ سراسر باطل ہے جس کی کوئی بنیاد نہیں۔

(13) اے رسول (ﷺ)! وہ وقت یاد کریں جب منافقوں کے ایک گروہ نے مدینے والوں سے کہا: اے یثرب والو! (اسلام سے پہلے مدینہ طیبہ کا نام یثرب تھا) خندق کے قریب سلع پہاڑ کے دامن میں ٹھہرنا اب تمھارے لیے ممکن نہیں، لہٰذا اپنے گھروں کو لوٹ چلو اور ان کی ایک اور جماعت نبی (ﷺ) سے اپنے گھروں کو واپس جانے کی اجازت مانگنے لگی یہ کہہ کر کہ ان کے گھر دشمنوں کے سامنے کھلے اور غیر محفوظ ہیں، حالانکہ ان کے گھر کھلے نہیں تھے جیسا کہ وہ خیال کر رہے تھے۔ وہ صرف اس جھوٹے عذر کے ذریعے سے دشمن سے بھاگنا چاہتے تھے۔

(14) اگر دشمن ہر طرف سے مدینے میں داخل ہو کر ان پر چڑھائی کرتا اور ان سے اللہ کے ساتھ کفر و شرک کرنے کی طرف لوٹنے کا مطالبہ کرتا تو یہ ضرور ان دشمنوں کی بات مان لیتے اور مرتد ہو کر کفر اختیار کرنے میں بس تھوڑا سا توقف کرتے۔

(15) احد کے دن لڑائی سے بھاگنے کے بعد یقیناً ان منافقوں نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے انھیں دوبارہ لڑائی کا موقع دیا تو وہ ضرور اپنے دشمن سے لڑیں گے اور ان کے ڈر سے بھاگیں گے نہیں لیکن انھوں نے یہ عہد توڑ دیا۔ ہر بندے نے اللہ سے جو وعدہ کیا ہے، وہ اسے پورا کرنے کا ذمہ دار ہے اور اس سے اس کے بارے میں ضرور باز پرس ہوگی۔

فوائد: ❀ اولوالعزم رسولوں کی قدر و منزلت کا بیان۔ ❀ مشکلات پڑنے پر اللہ تعالیٰ کا اپنے مومن بندوں کی مدد و نصرت کا وعدہ ہے۔

❀ مشکل حالات میں منافقوں کے ایمان والوں کا ساتھ چھوڑنے کا بیان ہے۔

قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَاِذًا
لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿١٦﴾ قُلْ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَعْصِمُكُمْ مِّنَ اللّٰهِ اِنْ
اَرَادَ بِكُمْ سُوْٓءًا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ؕ وَلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ
اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿١٧﴾ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِيْنَ مِنْكُمْ وَالْقَآئِلِيْنَ
لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَيْنَا ۚ وَلَا يَاْتُوْنَ الْبَاْسَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿١٨﴾ اَشِحَّةً
عَلَيْكُمْ ۚ فَاِذَا جَآءَ الْخَوْفُ رَاَيْتَهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ تَدُوْرُ
اَعْيُنُهُمْ كَالَّذِيْ يُغْشٰى عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۚ فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ
سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوْا
فَاَحْبَطَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿١٩﴾ يَحْسَبُوْنَ
الْاَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوْا ۚ وَاِنْ يَّاْتِ الْاَحْزَابُ يَوَدُّوْا لَوْ اَنَّهُمْ
بَادُوْنَ فِي الْاَعْرَابِ يَسْاَلُوْنَ عَنْ اَنْۢبَآئِكُمْ ؕ وَلَوْ كَانُوْا فِيْكُمْ مَّا
قٰتَلُوْٓا اِلَّا قَلِيْلًا ﴿٢٠﴾ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ
لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ﴿٢١﴾ ؕ وَلَمَّا رَاَ
الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ ۙ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَ
صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۫ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا ﴿٢٢﴾ ؕ

ع 2 12 18

﴿16﴾ اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: اگر تم موت یا قتل ہو جانے کے ڈر سے لڑائی سے راہِ فرار اختیار کرو گے تو یہ بھاگنا تمھیں ہرگز فائدہ نہیں دے گا کیونکہ موت کا وقت مقرر ہے۔ جب تم راہ فرار اختیار کرو اور تمھاری موت کا وقت نہ ہو تو بھی تم دنیا کی زندگی سے تھوڑا وقت ہی فائدہ اٹھا پاؤ گے اور بالآخر مر جاؤ گے۔

﴿17﴾ اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: اگر اللہ تمھیں موت یا قتل سے دوچار کرنا چاہے جسے تم ناپسند کرتے ہو یا تمھیں خیر و سلامتی سے رکھنا چاہے جس کی تم خواہش رکھتے ہو تو تمھیں اللہ تعالیٰ سے کون بچا سکتا ہے؟! کوئی بھی تمھیں اس سے بچانے والا نہیں۔ اور ان منافقوں کو اللہ کے سوا کوئی کارساز نہیں ملے گا جو ان کے معاملے کا ذمہ دار ہو اور نہ کوئی مددگار جو انھیں اللہ کے عذاب سے بچا سکے۔

﴿18﴾ اللہ تعالیٰ تم میں سے ان لوگوں کو جانتا ہے جو دوسروں کو اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ مل کر جنگ کرنے سے روکتے ہیں اور اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں: ہمارے پاس چلے آؤ اور اس کے ساتھ مل کر لڑائی نہ کرو تاکہ تمھیں قتل نہ کیا جائے۔ ہم تمھارے بارے میں ڈرتے ہیں کہ تم مارے جاؤ گے۔ یہ حوصلہ توڑنے والے جنگ میں کبھی کبھار ہی آتے اور شرکت کرتے ہیں تاکہ ذلت اور بدنامی سے بچ سکیں۔ ان کا مقصد اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی مدد کرنا نہیں ہوتا۔

﴿19﴾ اے مومنوں کے گروہ! یہ تم پر اپنے مال خرچ کرنے میں پورے کنجوس ہیں اور مال خرچ کر کے تمھاری مدد نہیں کرتے اور اپنی جانوں کے بارے میں بھی کنجوس ہیں کہ تمھارے ساتھ مل کر لڑائی نہیں کرتے، نیز یہ اپنی محبت میں بھی کنجوس ہیں کہ تم سے محبت نہیں کرتے، پھر جب دشمن سے ٹکرانے کے وقت ان پر خوف طاری ہوتا ہے تو اے رسول (ﷺ)! آپ انھیں دیکھیں گے، وہ آپ کو اس طرح دیکھتے ہیں کہ بزدلی کی وجہ سے ان کی آنکھیں اس شخص کی طرح گھوم رہی ہوتی ہیں جسے موت کی سختیوں کا سامنا ہو۔ جب ان کا خوف ختم ہو جاتا ہے اور انھیں اطمینان ہو جاتا ہے تو اپنی تیز زبانوں سے آپ کو باتوں کے ذریعے سے تکلیف دیتے ہیں۔ وہ مالِ غنیمت کے بڑے لالچی ہیں کہ ہر وقت اسے تلاش کرتے ہیں۔ مذکورہ صفات کے حامل یہ لوگ صحیح معنوں میں ایمان نہیں لائے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال کا ثواب ضائع کر دیا اور اللہ تعالیٰ کے لیے یہ ثواب ضائع کرنا بہت ہی آسان ہے۔

﴿20﴾ یہ بزدل سمجھتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ اور اہلِ ایمان سے لڑنے کے لیے حملہ آور ہونے والے یہ لشکر اس وقت تک کسی صورت واپس نہیں جائیں گے جب تک ایمان والوں کا مکمل خاتمہ نہ کر لیں۔ فرض کریں اگر یہ فوجیں دوبارہ آ جائیں تو یہ منافق چاہیں گے کہ وہ مدینے سے باہر دیہاتیوں کے ساتھ ہوں۔ تمھاری خبریں دریافت کرتے رہیں کہ دشمن کے تمھارے ساتھ جنگ کرنے کے بعد تمھارا کیا بنا؟ اے ایمان والو! اگر یہ تمھارے ساتھ ہوتے تو بھی برائے نام لڑتے، اس لیے ان کی پروانہ کرو اور نہ ان پر افسوس کرو۔

﴿21﴾ یقیناً تمھارے لیے رسول (اکرم ﷺ) کا قول و فعل اور کردار بہترین نمونہ ہے۔ آپ بذاتِ خود موجود رہے اور جنگ میں شرکت کی تو اس کے بعد تم رسول اکرم ﷺ کی ذات کے مقابلے میں اپنی ذات کے بارے میں کیسے بخل کر سکتے ہو؟ رسول اللہ (ﷺ) کو نمونہ وہی بناتا ہے جو اللہ سے ثواب اور اس کی رحمت کی امید رکھتا ہو، آخرت کے دن پر یقین رکھتا اور اس کے لیے عمل کرتا ہو، نیز کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا ہو۔ جو شخص آخرت کے دن کی امید رکھتا ہو نہ کثرت سے اللہ کو یاد کرتا ہو تو وہ رسول اکرم ﷺ کی پیروی نہیں کرتا۔

﴿22﴾ جب ایمان والوں نے دیکھا کہ فوجیں ان سے لڑنے کے لیے اکٹھی ہیں تو انھوں نے کہا: یہ وہ آزمائش، امتحان اور مدد ہے جس کا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے ہم سے وعدہ کیا تھا اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے اس بارے میں سچ کہا تھا۔ وہ وعدہ یقیناً پورا ہو گیا اور ان فوجوں کو دیکھ کر ان کے اللہ پر ایمان اور اس کی فرمانبرداری میں اضافہ ہی ہوا۔

فوائد: ❀ موت کا وقت مقرر ہے۔ جنگ اس وقت کو قریب کر سکتی ہے نہ اس سے بھاگنا اسے دور کر سکتا ہے۔ ❀ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد سے روکنا اور بددل کرنا ہمیشہ منافقوں کا کام رہا ہے۔ ❀ رسول اکرم ﷺ اپنے اقوال و افعال میں مومنوں کے لیے اسوہ اور نمونہ ہیں۔ ❀ اللہ تعالیٰ پر مکمل بھروسا اور اس کی اطاعت اہلِ ایمان کی صفات میں سے ہے۔

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ
مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ﴿٢٣﴾ لِيَجْزِيَ
اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ
يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٢٤﴾ وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا ۭ وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ۭ
وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا ﴿٢٥﴾ وَاَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ
الْكِتٰبِ مِنْ صَيَاصِيْهِمْ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا
تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا ﴿٢٦﴾ وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَ ع 3 ع 19
اَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَــُٔوْهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ﴿٢٧﴾
يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا
وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿٢٨﴾
وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ
اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٢٩﴾ يٰنِسَاۗءَ
النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ
لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿٣٠﴾

(23) مومنوں میں سے کئی مرد ہیں جنھوں نے اللہ سے سچ بولا اور جہاد فی سبیل اللہ میں جس صبر اور ثابت قدمی کا انھوں نے اس سے وعدہ کیا، اسے پورا کر دکھایا، چنانچہ ان میں سے کچھ فوت ہو گئے یا اللہ کی راہ میں شہید ہو گئے اور کچھ ایسے ہیں جو اللہ کی راہ میں شہادت کا انتظار کر رہے ہیں۔ ان مومنوں نے اللہ سے جو عہد کیا تھا، اس میں ویسی کوئی تبدیلی نہیں کی جیسی کہ منافقوں نے اپنے عہدوں اور وعدوں کے ساتھ کی۔

(24) تاکہ اللہ تعالیٰ ان سچوں کو جنھوں نے اللہ سے کیے ہوئے عہد و پیمان پورے کیے، ان کی سچائی اور اپنے وعدے وفا کرنے کی جزا دے اور اگر چاہے تو عہد توڑنے والے منافقوں کو عذاب دے کہ انھیں کفر سے توبہ کرنے سے پہلے ہی موت دے دے یا انھیں توبہ کی توفیق دے کر ان پر توجہ فرمائے۔ جو شخص اپنے گناہوں سے توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اسے بے حد بخشنے والا اور اس پر نہایت رحم کرنے والا ہے۔

(25) اللہ تعالیٰ نے قریش، غطفان اور ان کے اتحادیوں کو ان کے کرب و تکلیف اور غم و غصہ کے ساتھ نامراد لوٹا دیا کہ ان کی ساری خواہشیں دھری کی دھری رہ گئیں۔ مومنوں کو سرے سے ختم کرنے کا جو ارادہ لے کر وہ آئے تھے، اس میں انھیں کامیابی نہ ملی۔ اس جنگ میں اللہ تعالیٰ خود ہی مومنوں کے لیے کافی ہو گیا کہ اس نے ان پر آندھی بھیج دی اور کچھ فرشتے نازل کر دیے۔ اللہ تعالیٰ بڑی قوتوں والا اور سب پر غالب ہے۔ جو اس پر غالب آنے کی کوشش کرے، وہ ضرور اسے مغلوب اور ذلیل و رسوا کر دیتا ہے۔

(26) اللہ تعالیٰ نے ان سے تعاون کرنے والے یہودیوں (بنو قریظہ) کو بھی ان کے ان قلعوں سے نیچے اتارا جن میں وہ اپنے دشمنوں سے محفوظ رہتے تھے اور ان کے دلوں میں خوف ڈال دیا۔ اے مومنو! ایک گروہ کو تم قتل کر رہے تھے اور ایک گروہ کو قیدی بنا رہے تھے۔

(27) ان کی ہلاکت کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کی فصلوں اور کھجوروں (کے باغات) سمیت ان کی زمینوں کا تمھیں مالک بنا دیا اور ان کے گھر بار اور دیگر اموال کا بھی تمھیں مالک بنا دیا اور خیبر کی زمین کا بھی تمھیں مالک بنا دیا جسے ابھی تک تم نے روندا نہیں لیکن عنقریب تم اسے اپنے قبضے میں کر لو گے اور یہ ایمان والوں کے لیے وعدہ اور بشارت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے، اسے کوئی چیز عاجز نہیں کر سکتی۔

(28) اے نبی (ﷺ)! آپ کی بیویوں نے جب آپ سے نان و نفقہ میں اضافے کا مطالبہ کیا جبکہ آپ کے پاس انھیں زیادہ دینے کے لیے نہیں ہے، تو آپ ان سے کہہ دیں: اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی زیب و زینت چاہتی ہو تو آؤ میرے پاس، میں تمھیں کچھ دے دلا دوں جو طلاق یافتہ عورتوں کو دیا جاتا ہے اور تمھیں طلاق دے کر کوئی تکلیف اور نقصان پہنچائے بغیر رخصت کر دوں۔

(29) اگر تم اللہ کی رضا اور اس کے رسول (ﷺ) کی خوشنودی چاہتی ہو، نیز آخرت کے گھر میں جنت چاہتی ہو تو پھر اپنے حال پر صبر کرو۔ بلاشبہ تم میں سے جس نے صبر اور حسن معاشرت کا مظاہرہ کر کے نیک کام کیا تو ان کے لیے اللہ تعالیٰ نے بہت بڑا اجر تیار کر رکھا ہے۔

(30) اے نبی کی بیویو! جس نے تم میں سے کھلے عام نافرمانی کی تو اس کی قدر و منزلت اور نبیٔ اکرم ﷺ کی عزت کی حفاظت کے پیش نظر اسے قیامت کے دن دوگنا عذاب ہوگا اور یہ دوگنا عذاب دینا اللہ تعالیٰ کے لیے نہایت آسان ہے۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ کا رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کے عظیم کردار کی گواہی دینا، ان کے لیے بہت بڑا اشرف ہے۔

❀ بندے جب اللہ تعالیٰ سے ڈریں تو وہ ان کی وہاں سے مدد و نصرت کرتا ہے جہاں سے انھیں خیال تک نہیں ہوتا۔

❀ یہودیوں کی غداری کا برا انجام جنھوں نے لشکروں کی مدد کی۔

❀ نبیٔ اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کا اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے رسول ﷺ کی خوشنودی اختیار کرنا ان کی قوتِ ایمانی کی عظیم دلیل ہے۔

وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا
نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ ۙ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا ﴿۳۱﴾ يٰنِسَآءَ
النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ
بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿۳۲﴾ ۚ
وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى
وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ
اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ
وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ﴿۳۳﴾ ۚ وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ
مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا ﴿۳۴﴾ ع
اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ
وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ
وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَ
الْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ
فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّ
الذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۳۵﴾

(31) تم میں سے جو باقاعدگی سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت پر کاربند رہے اور ایسے نیک اعمال کرے جو اللہ کے ہاں پسندیدہ ہوں تو ہم اسے دیگر ساری عورتوں کے مقابلے میں دوگنا ثواب دیں گے اور آخرت میں ہم نے اس کے لیے نہایت عمدہ اجر تیار کر رکھا ہے اور وہ ہے جنت۔

(32) اے محمد رسول اللہ (ﷺ) کی بیویو! تم فضل و شرف میں دوسری عورتوں کی طرح نہیں ہو بلکہ تم فضل و شرف کے اس مرتبے پر ہو جہاں دوسری کوئی عورت نہیں پہنچ سکتی اگر تم اللہ کے حکموں پر عمل کرو اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز رہو، لہٰذا جب تم اجنبی مردوں سے بات کرو تو لہجہ نرم رکھو نہ آواز میں لطافت پیدا کرو تاکہ جس کے دل میں نفاق ہے اور وہ حرام شہوت کا رسیا ہے، وہ اس وجہ سے کوئی غلط توقع نہ لگا بیٹھے۔ ایسی گفتگو کرو جو شک سے دور، بامقصد، سنجیدہ اور مزاح سے پاک ہو۔

(33) اپنے گھروں میں ٹکی رہو اور بغیر ضرورت کے گھروں سے نہ نکلو، نیز اپنا بناؤ سنگھار ظاہر نہ کرو جیسا کہ اسلام سے پہلے عورتیں کرتی تھیں کہ مردوں کو اپنی طرف مائل کرنے کے لیے اپنا بناؤ سنگھار ظاہر کرتی تھیں۔ نماز کامل ترین طریقے سے ادا کرتی رہو، اپنے مالوں کی زکاۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو۔ اللہ پاک تو بس یہ چاہتا ہے کہ ہر قسم کی گندگی اور برائی تم سے دور کر دے۔ اے رسول اللہ (ﷺ) کی بیویو اور اے آپ کے اہلِ بیت! وہ چاہتا ہے کہ تمھیں اعلیٰ اخلاق سے آراستہ کر کے اور برے اخلاق سے دور کر کے خوب اچھی طرح پاک صاف کر دے کہ اس کے بعد کوئی آلائش نہ رہے۔

(34) تمھارے گھروں میں اللہ کی طرف سے اپنے رسول پر نازل ہونے والی جو آیتیں اور رسول اکرم ﷺ کی جو احادیث پڑھی جاتی ہیں، ان کا ذکر کرتی رہو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کا تم پر خاص لطف و کرم ہے کہ اس نے اپنے فضل سے تمھیں اپنے نبی ﷺ کے گھروں میں آباد کیا۔ وہ پوری طرح باخبر تھا جب اس نے تمھیں اپنے نبی کی بیویوں کے طور پر چُنا اور تمھیں آپ کی ساری امت کے مومنوں کی مائیں بنایا۔

(35) اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے ساتھ اس کے سامنے عاجزی کرنے والے مرد اور عورتیں، اللہ کی تصدیق کرنے والے مرد اور عورتیں، اللہ تعالیٰ کے فرماں بردار مرد اور عورتیں، اپنے ایمان اور قول کے سچے مرد اور عورتیں، اللہ تعالیٰ کی اطاعت، گناہوں سے بچنے اور آزمائشوں پر صبر کرنے والے مرد اور عورتیں، اپنے مالوں سے فرضی اور نفلی صدقہ کرنے والے مرد اور عورتیں، اللہ کے لیے فرض اور نفل روزے رکھنے والے مرد اور عورتیں، زنا اور اس پر مائل کرنے والی چیزوں سے دور رہ کر اور جس کے سامنے ستر کھولنا جائز نہیں، اس سے قابلِ ستر اعضاء چھپا کر اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور عورتیں اور دل و زبان سے علانیہ اور چپکے چپکے بکثرت اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں، بلاشبہ ان کے لیے اللہ تعالیٰ نے ان کے گناہوں کی بخشش کا سامان تیار کیا ہے اور قیامت کے دن جنت کی صورت میں عظیم بدلہ تیار کر رکھا ہے۔

فوائد: ❀ قرآن کریم نے مسلمان خواتین کو درج ذیل ہدایات دی ہیں: (1) آواز میں نرمی اور لطافت نہ رکھیں۔ (2) بلاضرورت گھر سے نہ نکلیں۔ (3) بے پردگی اختیار نہ کریں۔

❀ رسول اللہ ﷺ کے اہلِ بیت کی فضیلت اور یہ کہ آپ ﷺ کی ازواج مطہرات آپ کے اہلِ بیت ہیں۔

❀ اعمال اور جزا میں مرد و خواتین برابر ہیں سوائے ان امور کے جو شریعت نے کسی ایک جنس کے لیے الگ رکھے ہیں۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ
يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ
ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ﴿۳۶﴾ وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ
عَلَيْهِ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ
مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ ۚ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ ؕ فَلَمَّا
قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ
حَرَجٌ فِيْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ؕ وَكَانَ اَمْرُ
اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿۳۷﴾ مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيْمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ؕ
سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرَا ﴿۳۸﴾
الَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا
اللّٰهَ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ﴿۳۹﴾ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ
وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ
عَلِيْمًا ﴿۴۰﴾ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ﴿۴۱﴾ وَّ
سَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿۴۲﴾ هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ
لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ﴿۴۳﴾

ع 5 6 2

(36) کسی مومن مرد اور عورت کے لیے یہ جائز نہیں، جب اللہ اور اس کا رسول ان کے بارے میں کسی امر کا فیصلہ کر دیں، وہ اسے قبول کرنے یا رد کرنے کا اختیار رکھتے ہوں۔ جس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی، وہ سیدھے راستے سے کھلم کھلا گمراہ ہو گیا۔

(37) اور اے رسول (ﷺ)! جب آپ اس شخص سے کہہ رہے تھے جسے اللہ تعالیٰ نے اسلام کی نعمت عطا کی اور آپ نے بھی اسے آزاد کر کے اس پر احسان کیا..... اور اس سے مراد سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما ہیں جب وہ اپنی بیوی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو طلاق دینے کے بارے میں مشورے کے لیے آپ ﷺ کے پاس آئے ..... آپ اس سے کہہ رہے تھے: اپنی بیوی اپنے پاس رکھ اور اسے طلاق نہ دے اور اللہ کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز آ کر اس سے ڈر۔ اے رسول (ﷺ)! آپ لوگوں کے ڈر سے اپنے دل میں وہ بات چھپا رہے تھے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی کی کہ آپ کی شادی زینب سے ہو گی اور زید کا اسے طلاق دینا، پھر آپ کا اس سے نکاح کرنا اللہ تعالیٰ جلد ظاہر کرنے والا تھا۔ اس معاملے میں اللہ زیادہ حق رکھتا ہے کہ آپ اس سے ڈریں۔ پھر جب زید دلی طور پر مطمئن ہو گئے اور انھیں اس (زینب) میں دلچسپی نہ رہی اور انھوں نے اسے طلاق دے دی تو ہم نے آپ کی شادی اس سے کر دی تا کہ ایمان والوں کو اپنے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں سے شادی کرنے میں کوئی حرج محسوس نہ ہو جب وہ انھیں طلاق دے دیں اور ان کی عدت گزر جائے۔ اللہ کا حکم پورا ہو کر رہتا ہے اس میں کوئی رکاوٹ نہیں ڈال سکتا اور نہ اس کے لاگو ہونے میں کوئی حائل ہو سکتا ہے۔

(38) اللہ کے نبی محمد ﷺ پر اس چیز میں کوئی گناہ یا تنگی نہیں جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے منہ بولے بیٹے کی بیوی سے نکاح حلال کیا ہے اور وہ اس بارے میں اپنے سے پہلے انبیاء علیہم السلام کے پیروکار ہیں، چنانچہ وہ اس بارے میں کوئی انوکھے رسول نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس شادی کو آخر تک پہنچانے اور منہ بولے بیٹے کی روایت ختم کرنے کا جو فیصلہ کیا ہے، اس پر ہر صورت میں عمل ہو کر رہے گا، کوئی اسے ٹالنے والا نہیں اور اس میں نبی ﷺ کی کوئی ذاتی رائے یا اختیار نہیں۔

(39) یہ انبیاء علیہم السلام وہ ہیں جو اپنے اوپر نازل ہونے والے اللہ تعالیٰ کے پیغامات اپنی امتوں کو پہنچاتے رہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہ ڈرتے تھے۔ جب اللہ تعالیٰ کے حلال کیے ہوئے کام کرتے تھے تو اس کی پروا نہیں کرتے تھے کہ دوسرے لوگ کیا کہیں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے اعمال کی حفاظت کرنے کے لیے کافی ہے تا کہ وہ ان پر ان کا محاسبہ کرے اور انھیں ان اعمال کی جزا دے۔ اگر اچھے ہیں تو اچھی جزا اور اگر برے ہیں تو بری جزا۔

(40) محمد (ﷺ) تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں اور نہ وہ زید کے والد ہیں کہ جب انھوں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تو آپ ﷺ پر اس سے نکاح کرنا حرام ہوتا۔ لیکن آپ تمام لوگوں کی طرف اللہ کے رسول بن کر آئے ہیں اور خاتم النبیین ہیں جن کے بعد کوئی نبی نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز خوب جاننے والا ہے، اس سے اپنے بندوں کا کوئی امر چھپا ہوا نہیں۔

(41) اے اللہ پر ایمان لانے اور اس کی مقرر کی ہوئی شریعت پر عمل کرنے والو! اپنے دلوں، زبانوں اور اعضاء سے اللہ کا ذکر کثرت سے کیا کرو۔

(42) سبحان اللہ اور الحمد للہ کی فضیلت کے پیش نظر دن کے پہلے اور آخری پہر ان کلمات کے ساتھ اس پاک ذات کی پاکیزگی بیان کرو۔

(43) وہی ہے جو تم پر رحم کرتا اور تمھاری تعریف کرتا ہے اور اس کے فرشتے تمھارے لیے دعائیں کرتے ہیں تا کہ وہ تمھیں کفر کے اندھیروں سے ایمان کے نور کی طرف نکالے اور وہ مومنوں پر انتہائی رحم کرنے والا ہے، چنانچہ جب وہ اس کی اطاعت کرتے ہوئے اس کے حکم مانیں اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچ جائیں تو وہ انھیں عذاب نہیں دے گا۔

فوائد: ❀ مومن پر فرض ہے کہ وہ اللہ کے حکم مانے اور ان کے سامنے سر جھکا دے۔ ❀ اللہ تعالیٰ دلوں کے راز جانتا ہے۔ ❀ ام المومنین سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے فضائل و مناقب میں یہ بات بھی شامل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شادی سات آسمانوں کے اوپر سے کر دی۔ ❀ اللہ تعالیٰ کے ذکر بالخصوص صبح و شام کے اذکار کی بڑی فضیلت ہے۔

تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۚ وَاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا ﴿٤٤﴾ يٰۤاَيُّهَا
النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿٤٥﴾ وَّدَاعِيًا اِلَى
اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ﴿٤٦﴾ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ
اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ﴿٤٧﴾ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَدَعْ اَذٰىهُمْ
وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿٤٨﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا
نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ
فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا ۚ فَمَتِّعُوْهُنَّ
وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿٤٩﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَحْلَلْنَا
لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِيْۤ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ
مِمَّاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَبَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ
خَالِكَ وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ ۫ وَامْرَاَةً
مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ
يَّسْتَنْكِحَهَا ۗ خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ قَدْ عَلِمْنَا
مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْۤ اَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ
لِكَيْلَا يَكُوْنَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٥٠﴾

(44) مومن جس دن اپنے رب سے ملاقات کریں گے، اس دن ان کا تحفہ سلام اور ہر برائی سے امان ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے باعزت اجر تیار کر رکھا ہے اور وہ ہے اس کی جنت جو ان کے اس کی اطاعت کرنے اور نافرمانیوں سے دور رہنے کا اجر ہے۔

(45) اے نبی (ﷺ)! بلاشبہ ہم نے آپ کو لوگوں کی طرف اس بات پر گواہی دینے والا بنا کر بھیجا کہ آپ نے وہ پیغام انھیں پہنچا دیا ہے جسے دے کر آپ ان کی طرف بھیجے گئے۔ ان میں سے مومنوں کو اس جنت کی خوشخبری دینے کے لیے بھیجا جو اللہ نے ان کے لیے تیار کی ہے اور کافروں کو اس عذاب سے ڈرانے کے لیے بھیجا جو اللہ نے ان کے لیے تیار کیا ہے۔

(46) ہم نے آپ کو اللہ کی توحید اور اس کے حکم کی اطاعت کی طرف دعوت دینے والا بنا کر بھیجا اور آپ کو ایسا روشن چراغ بنا کر بھیجا جس سے ہدایت کا ہر طلب گار روشنی حاصل کرتا ہے۔

(47) اللہ پر ایمان لانے والوں کو، جو اس کی شریعت پر عمل کرتے ہیں، یہ خوشخبری سنا دیں کہ ان کے لیے اللہ پاک کی طرف سے بہت بڑا فضل ہے کہ وہ دنیا میں ان کی مدد کرے گا اور آخرت میں انھیں جنت میں داخل کر کے کامیابی عطا فرمائے گا۔

(48) کافر اور منافق اللہ کے دین سے روکنے کی جو دعوت دیتے ہیں، آپ اس بارے میں ان کی بات نہ مانیں اور ان سے منہ پھیر لیں۔ ہوسکتا ہے کہ یہ انداز آپ کے لائے ہوئے دین پر ان کے ایمان لانے کا زیادہ باعث ہو۔ آپ اپنے تمام امور میں اللہ تعالیٰ پر بھروسا کریں اور ان میں آپ کی آپ کے دشمنوں پر فتح بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ بطور کارساز کافی ہے جس پر بندے دنیا و آخرت کے اپنے تمام امور میں اعتماد کریں۔

(49) اے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اس کی مقرر کی ہوئی شریعت پر عمل کرنے والو! جب تم مومن عورتوں سے نکاح کر لو اور پھر ان سے تعلق قائم کرنے سے پہلے انھیں طلاق دے دو تو پھر ان کے ذمے تمھارے لیے کوئی عدت نہیں ہے، خواہ ماہواری کے حساب سے ہو یا مہینوں کے حساب سے کیونکہ ان کی رُخصتی اور ان سے تعلق قائم نہ ہونے کی وجہ سے ان کے رحموں کے خالی ہونے کا یقینی علم موجود ہے اور اپنی طاقت کے مطابق انھیں کچھ نہ کچھ مالی فائدہ دو تاکہ طلاق کی وجہ سے ان کا جو دل دُکھا ہے، اس میں کسی حد تک کمی ہو سکے۔ انھیں کسی قسم کی تکلیف دیے بغیر معروف طریقے سے ان کی راہ سے ہٹ جاؤ۔

(50) اے نبی (ﷺ)! بلاشبہ ہم نے آپ کے لیے آپ کی وہ بیویاں حلال کر دیں جنھیں آپ نے ان کے حق مہر ادا کیے ہیں اور وہ لونڈیاں بھی آپ کے لیے حلال ہیں جو آپ کی ملکیت ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو قیدیوں کی صورت میں عطا فرمائیں۔ اور ہم نے آپ کے لیے آپ کے چچاؤں کی بیٹیوں سے، آپ کی پھوپھیوں کی بیٹیوں سے، آپ کے ماموؤں کی بیٹیوں سے اور آپ کی خالاؤں کی بیٹیوں سے، جنھوں نے آپ کے ساتھ مکّے سے مدینے کی طرف ہجرت کی ہے، نکاح کرنا حلال کر دیا ہے۔ ہم نے آپ کے لیے اس مومن عورت سے بغیر حق مہر کے نکاح کرنا حلال کر دیا ہے جو خود کو آپ کے لیے ہبہ (وقف) کر دے، بشرطیکہ آپ اس سے نکاح کرنا چاہیں۔ نکاحِ ہبہ صرف رسول اکرم ﷺ کے ساتھ خاص ہے۔ آپ کے علاوہ کسی امتی کے لیے یہ جائز نہیں۔ ہم بخوبی جانتے ہیں کہ ہم نے مومنوں پر ان کی بیویوں کے بارے میں کیا فرض قرار دیا ہے کہ وہ ایک وقت میں چار بیویوں سے زائد اپنے عقد میں نہ رکھیں اور ان کی لونڈیوں کے بارے میں ان کے لیے جو جائز ٹھہرایا ہے کہ وہ کسی مقرر تعداد کے بغیر ان میں سے جتنی لونڈیوں سے چاہیں فائدہ اٹھائیں۔ ہم نے آپ (ﷺ) کے لیے جو مباح اور حلال کیا جس کا ذکر پیچھے گزر چکا، وہ ہم نے آپ کے علاوہ کسی اور کے لیے حلال نہیں کیا تاکہ آپ پر کوئی تنگی یا مشقت نہ ہو۔ اللہ کے بندوں میں سے جو توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے بے حد بخشنے والا، ان پر نہایت رحم کرنے والا ہے۔

فوائد: ❀ کامیاب داعی کی خوبیوں میں سے ہے کہ وہ تکلیفوں پر صبر کرتا ہے۔

❀ جو شخص رُخصتی سے پہلے بیوی کو طلاق دے، اس کے لیے مستحب ہے کہ وہ اس کی دل جوئی کے لیے اسے کچھ مال دے۔

❀ نکاحِ ہبہ صرف نبیٔ اکرم ﷺ کے لیے جائز تھا اگرچہ آپ نے بھی عملی طور پر یہ نہیں کیا۔

تُرْجِيْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُـْٔوِيْٓ اِلَيْكَ مَنْ تَشَآءُ ؕ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ
مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ تَقَرَّ اَعْيُنُهُنَّ
وَلَا يَحْزَنَّ وَيَرْضَيْنَ بِمَآ اٰتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا
فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَلِيْمًا ﴿51﴾ لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ
مِنْۢ بَعْدُ وَلَآ اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكَ
حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
رَّقِيْبًا ﴿52﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ ع 6 12 3
اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ وَلٰكِنْ اِذَا
دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ
لِحَدِيْثٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ ۫
وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ ؕ وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا
فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ؕ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ ؕ
وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَآ اَنْ تَنْكِحُوْٓا اَزْوَاجَهٗ
مِنْۢ بَعْدِهٖٓ اَبَدًا ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا ﴿53﴾ اِنْ
تُبْدُوْا شَيْـًٔا اَوْ تُخْفُوْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿54﴾

(51) اے رسول (ﷺ)! آپ اپنی بیویوں میں سے جس کی باری چاہیں پیچھے کر دیں اور اس کے ہاں قیام نہ کریں اور ان میں سے جسے چاہیں اپنے قریب کر لیں اور اس کے ہاں قیام کریں اور جنھیں آپ نے پیچھے کیا ہے، ان میں سے اگر کسی کو آپ ساتھ رکھنا چاہیں تو اس میں بھی آپ پر کوئی گناہ نہیں۔ آپ کو یہ اختیار اور وسعت دینے سے آپ کی بیویوں کی آنکھیں ٹھنڈی ہونے کے امکانات زیادہ ہیں اور زیادہ قریب ہے کہ انھیں آپ جو دیں اس پر وہ سب راضی ہوں کیونکہ انھیں علم ہوگا کہ آپ نے کوئی واجب چھوڑا ہے نہ کسی کا حق ادا کرنے میں بخل سے کام لیا ہے۔ اے مردو! تمھارے دلوں میں کسی ایک بیوی سے زیادہ کسی دوسری بیوی کے بارے میں جو میلان اور جھکاؤ پایا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے اعمال خوب جاننے والا ہے۔ اس سے ان کا کوئی عمل چھپا ہوا نہیں۔ وہ نہایت بردبار ہے کہ انھیں جلد سزا نہیں دیتا کہ شاید وہ اس کے حضور توبہ کر لیں۔

(52) اے رسول (ﷺ)! جو بیویاں آپ کے نکاح میں ہیں، ان کے علاوہ دوسری عورتوں سے نکاح کرنا آپ کے لیے اب جائز ہے نہ آپ کے لیے ان سب کو یا بعض کو اس غرض سے طلاق دینا جائز ہے کہ آپ ان کے علاوہ کسی اور سے نکاح کریں، خواہ ان کے علاوہ جن سے آپ نکاح کرنا چاہتے ہیں، ان کا حسن و جمال آپ کو پسند ہو، البتہ آپ اپنی ملکیت میں موجود لونڈیوں سے تعلق قائم کر سکتے ہیں اور ان کی کوئی تعداد مقرر نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر اچھی طرح نگران ہے۔ یہ حکم امہات المومنین کی فضیلت کی دلیل ہے کہ انھیں طلاق دینے اور ان کے علاوہ کسی دوسری عورت سے شادی کرنے سے آپ ﷺ کو منع کر دیا گیا۔

(53) اے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اس کی شریعت پر عمل کرنے والو! تم نبی ﷺ کے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو مگر جب تمھیں کھانے کے لیے بلایا جائے اور داخل ہونے کی اجازت دی جائے تو داخل ہو سکتے ہو۔ کھانا پکنے کے انتظار میں زیادہ دیر نہ بیٹھو بلکہ جب کھانا تیار ہو جائے اور تمھیں کھانے کے لیے بلایا جائے تو داخل ہو اور جب کھانا کھا لو تو فوراً چلے جاؤ اور اس کے بعد وہیں بیٹھے ایک دوسرے سے باتوں میں نہ لگے رہو۔ بلاشبہ تمھارا یہ بیٹھے رہنا نبی ﷺ کے لیے تکلیف دہ ہے مگر وہ تمھیں یہ کہنے سے شرماتے ہیں کہ چلے جاؤ جبکہ اللہ تعالیٰ حق کا حکم دینے سے نہیں شرماتا، اس لیے اس نے تمھیں چلے جانے کا حکم دیا تاکہ تم وہاں رک کر نبی ﷺ کو تکلیف نہ دو۔ جب تم نبی ﷺ کی بیویوں سے ضرورت کی کوئی چیز مانگو، جیسے برتن وغیرہ تو پردے کے پیچھے سے مانگو اور ان کے سامنے آ کر ان سے نہ مانگو تاکہ تمھاری آنکھیں انھیں دیکھ نہ پائیں۔ یہ ان کی حفاظت کی خاطر اور رسول اللہ ﷺ کے مقام و مرتبہ کا لحاظ رکھنے کے لیے ہے۔ پردے کے پیچھے سے مانگنا تمھارے اور ان کے دلوں کے لیے مکمل پاکیزگی کا باعث ہے تاکہ شیطان کو وسوسے اور برائی کو خوشنما بنا کر دکھانے کے ذریعے سے تمھارے یا ان کے دلوں تک راہ پانے کا موقع نہ ملے۔ اے مومنو! تمھارے لیے جائز نہیں کہ تم زیادہ دیر باتوں کے لیے ٹھہر کر اللہ کے رسول ﷺ کو تکلیف دو اور نہ تمھارے لیے آپ کی وفات کے بعد آپ کی بیویوں سے نکاح کرنا جائز ہے کیونکہ وہ مومنوں کی مائیں ہیں اور کسی کے لیے اپنی ماں سے شادی کرنا جائز نہیں۔ بلاشبہ تمھارا یہ تکلیف دینا اور اس کی ایک صورت آپ کی وفات کے بعد آپ کی بیویوں سے نکاح کرنا ہے، حرام ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ بہت بڑا گناہ شمار ہوگا۔

(54) اگر تم اپنے اعمال میں سے کوئی چیز ظاہر کرو یا اسے اپنے دلوں میں چھپاؤ، اللہ تعالیٰ سے تمھارا کوئی عمل چھپا نہیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر چیز خوب جاننے والا ہے۔ اس سے تمھارا کوئی عمل اور اس کے علاوہ بھی کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں ہے اور وہ جلد تمھیں تمھارے اعمال کی جزا دے گا۔ اگر اعمال اچھے ہوئے تو بدلہ بھی اچھا اور اگر برے ہوئے تو بدلہ بھی برا۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ کے نزدیک نبیٔ اکرم ﷺ کے مقام و مرتبہ کی عظمت، اسی لیے اس نے نبیٔ اکرم ﷺ کے صحابہ کی اس بات پر سرزنش فرمائی کہ وہ آپ ﷺ کے گھر میں اتنی دیر کیوں ٹھہرے جس سے آپ ﷺ کو تکلیف ہوئی۔ ❀ اللہ تعالیٰ کے لیے دو صفات علم اور حلم کا اثبات کیا گیا ہے۔ ❀ حیا، نبیٔ اکرم ﷺ کے اخلاق کی امتیازی علامت ہے۔ ❀ نبیٔ اکرم ﷺ کی ازواجِ مطہرات جو ایمان والوں کی مائیں ہیں، ان کے مقام و مرتبہ کی حفاظت لازم ہے۔

لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِيْٓ اٰبَآئِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآئِهِنَّ وَلَآ اِخْوَانِهِنَّ
وَلَآ اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ وَلَا نِسَآئِهِنَّ وَلَا
مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ ۚ وَاتَّقِيْنَ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰي كُلِّ
شَيْءٍ شَهِيْدًا ۝۵۵ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰۗىِٕكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَي النَّبِيِّ ۭ يٰٓاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝۵۶ اِنَّ الَّذِيْنَ
يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ
لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝۵۷ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ
بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ۝۵۸ يٰٓاَيُّهَا
النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَاۗءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ
عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ۭ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ۭ
وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝۵۹ لَىِٕنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَ
الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ
لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَآ اِلَّا قَلِيْلًا ۝۶۰ مَّلْعُوْنِيْنَ ۚ
اَيْنَمَا ثُقِفُوْٓا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا ۝۶۱ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي
الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۝۶۲

ع 7 4 — معانقة 12 – عند المتاخرين 12 — الربع

(55) ان پر کوئی گناہ نہیں کہ درج ذیل افراد انھیں دیکھیں یا حجاب اور پردے کے بغیر ان سے کلام کریں: ان کے باپ، ان کے بیٹے، ان کے بھائی، ان کے بھتیجے، ان کے بھانجے، خواہ وہ حقیقی ہوں یا رضاعی۔ ان عورتوں پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ مومن عورتوں اور اپنے غلاموں سے بغیر پردے کے گفتگو کریں۔ اے مومن عورتو! اللہ پاک نے جس چیز کا حکم دیا ہے اور جس سے منع کیا ہے، اس بارے میں اس سے ڈرو۔ تمھاری طرف سے جو کچھ ظاہر ہوتا ہے اور جو فعل تم سے سرزد ہوتا ہے، وہ اسے دیکھ رہا ہے۔

(56) بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کے سامنے محمد رسول اللہ ﷺ کی تعریف فرماتا ہے اور اس کے فرشتے بھی آپ کے لیے دعا کرتے ہیں۔ اے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور بندوں کے لیے اس کی مقرر کی ہوئی شریعت پر عمل کرنے والو! رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھو اور آپ پر خوب سلام بھیجو۔

جب اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم ﷺ کی تعظیم اور آپ پر درود پڑھنے کا حکم دیا تو آپ کو اذیت اور تکلیف دینے سے منع کیا، چنانچہ فرمایا:

(57) بلاشبہ جو لوگ اپنی گفتار یا کردار سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو تکلیف دیتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے انھیں دنیا و آخرت میں اپنی رحمت سے دور کر کے دھتکار دیا ہے اور آخرت میں ان کے لیے ذلیل و رسوا کرنے والا عذاب تیار کیا ہے۔ یہ سزا ہے ان کے لیے اس تکلیف کی جو انھوں نے اس کے رسول ﷺ کو پہنچائی۔

(58) جو لوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو قول یا فعل سے تکلیف دیتے ہیں جبکہ انھوں نے کوئی ایسا قابلِ سزا گناہ بھی نہیں کیا جو تکلیف پہنچانے کا باعث ہو تو وہ بہت بڑے جھوٹ اور کھلے گناہ کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔

(59) اے نبی (ﷺ)! اپنی بیویوں، بیٹیوں اور مومنوں کی عورتوں سے کہہ دیں کہ جو چادریں انھوں نے پہنی ہوں، وہ اپنے اوپر لٹکا لیا کریں تاکہ اجنبی مردوں کے سامنے ان کے جسم کا کوئی قابلِ ستر حصہ ظاہر نہ ہو۔ یہ زیادہ قریب ہے کہ وہ پہچانی جائیں کہ وہ آزاد عورتیں ہیں اور کوئی شخص انھیں چھیڑ چھاڑ کے ذریعے سے تکلیف نہ دے جیسا کہ لونڈیوں کو ستایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے توبہ کرنے والے کے گناہ بے حد بخشنے والا اور اس پر نہایت رحم کرنے والا ہے۔

(60) اگر منافق اپنے نفاق، یعنی دل میں کفر چھپانے اور زبان سے اسلام کا اظہار کرنے سے باز نہ آئے، نیز جن لوگوں کے دلوں میں ان کے شہوتوں میں مگن رہنے کی وجہ سے برائی ہے اور جو مدینہ طیبہ میں ایمان والوں کے درمیان انتشار پھیلانے کے لیے جھوٹی خبریں پھیلاتے ہیں، وہ باز نہ آئے تو اے رسول (ﷺ)! ہم انھیں سزا دینے کا آپ کو حکم دیں گے اور ہم ضرور آپ کو ان پر مسلط کر دیں گے، پھر وہ آپ کے ساتھ مدینے میں تھوڑی مدت ہی رہ سکیں گے کیونکہ زمین میں ان کے فساد پھیلانے کی وجہ سے انھیں ہلاک کر دیا جائے گا یا انھیں وہاں سے نکال دیا جائے گا۔

(61) وہ اللہ کی رحمت سے دھتکارے ہوئے ہیں۔ ان کے نفاق اور زمین میں فساد برپا کرنے کی وجہ سے جہاں بھی وہ مل جائیں، انھیں پکڑ لیا جائے اور بری طرح سے ان کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے جائیں۔

(62) منافق جب اپنے نفاق کا اظہار کریں تو ان کے بارے میں یہی دستورِ الٰہی ہے اور اللہ تعالیٰ کا دستور ہمیشہ کے لیے ہے۔ آپ ہرگز اس میں کوئی تبدیلی نہیں پائیں گے۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کے نزدیک نبیٔ اکرم ﷺ کا مقام و مرتبہ نہایت اعلیٰ ہے۔

❀ بلاوجہ مومنوں کو تکلیف اور ایذا دینا حرام ہے۔

❀ منافق پر عذاب نازل ہونے کا ایک سبب نفاق ہے۔

يَسْـَٔلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَمَا
يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا ﴿۶۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِيْنَ
وَاَعَدَّ لَهُمْ سَعِيْرًا ﴿۶۴﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۚ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا
نَصِيْرًا ﴿۶۵﴾ يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا
اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ﴿۶۶﴾ وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا
فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ﴿۶۷﴾ رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ
لَعْنًا كَبِيْرًا ﴿۶۸﴾ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا ع 8 10 5
مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا ؕ وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا ﴿۶۹﴾
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ﴿۷۰﴾ يُّصْلِحْ
لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿۷۱﴾ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَ
حَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ﴿۷۲﴾ لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ
الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ وَيَتُوْبَ
اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۷۳﴾ ع ع 9 5 6

(63) اے رسول (ﷺ)! مشرک انکار کرنے اور جھٹلانے کی غرض سے آپ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں اور یہودی بھی اس کے بارے میں آپ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ کب آئے گی؟ آپ ان سے کہہ دیں: قیامت کا علم اللہ تعالیٰ کے پاس ہے، میرے پاس اس بارے میں کوئی خبر نہیں۔ اے رسول (ﷺ)! آپ کو کیا خبر کہ قیامت بالکل قریب ہی ہو؟

(64) بلاشبہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے کافروں کو اپنی رحمت سے دھتکار دیا ہے اور اس نے ان کے لیے قیامت کے دن بھڑکتی ہوئی آگ تیار کی ہے جو ان کا انتظار کر رہی ہے۔

(65) وہ اس آگ کے عذاب میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے جو ان کے لیے تیار کی گئی ہے جہاں وہ کوئی دوست نہ پائیں گے جو انھیں فائدہ دے اور نہ انھیں کوئی مددگار ملے گا جو ان سے اس کا عذاب ہٹا سکے۔

(66) قیامت کے دن ان کے چہرے جہنم کی آگ میں الٹ پلٹ کیے جائیں گے۔ وہ شدید حسرت اور پچھتاوے سے کہیں گے: کاش! ہم نے دنیا کی زندگی میں اللہ کے حکم مان کر اور جن چیزوں سے اس نے منع کیا، ان سے رک کر اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری کی ہوتی اور رسول اللہ (ﷺ) جو پیغام اپنے رب کی طرف سے لائے تھے، اسے مانا ہوتا۔

(67) وہ نہایت ہی بودی، کمزور اور باطل دلیل دیتے ہوئے کہیں گے: اے ہمارے رب! بلاشبہ ہم نے اپنے سرداروں اور اپنی قوموں کے بڑوں کی اطاعت کی تو انھوں نے ہمیں سیدھی راہ سے بھٹکا دیا۔

(68) اے ہمارے رب! ان سرداروں اور بڑوں کو جنھوں نے ہمیں سیدھی راہ سے بھٹکایا، اس سے دوگنا عذاب دے جو تو نے ہمارے لیے مقرر کیا ہے کیونکہ انھوں نے ہمیں گمراہ کیا ہے اور انھیں اپنی رحمت سے بہت دور دھتکار دے۔

(69) اے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اپنے لیے اس کی مقرر کردہ شریعت پر عمل کرنے والو! تم اپنے رسول ﷺ کو تکلیف نہ دو ورنہ تم بھی ان لوگوں کی طرح ہو جاؤ گے جنھوں نے موسیٰ علیہ السلام کو جسمانی طور پر عیب دار قرار دے کر تکلیف دی تو اللہ تعالیٰ نے انھیں ان کی باتوں سے بری قرار دے دیا۔ انھوں نے جو باتیں ان کے بارے میں کہی تھیں، ان سے ان کی صحت وسلامتی واضح ہو گئی۔ موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑے مرتبے والے تھے۔ ان کی بات ٹالی نہیں جاتی تھی اور ان کی کوشش ضائع نہیں ہوتی تھی۔

(70) اے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اس کی شریعت پر عمل کرنے والو! اللہ کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے رک کر اس سے ڈرو اور ایسی بات کرو جو درست اور سچی ہو۔

(71) بلاشبہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور تم نے درست بات کی تو وہ تمھارے لیے تمھارے اعمال درست کر دے گا اور انھیں تم سے قبول فرمائے گا اور تمھارے گناہ مٹا دے گا اور ان پر تمھاری پکڑ نہیں کرے گا۔ جو شخص بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے، یقیناً اس نے بہت بڑی کامیابی حاصل کر لی جس کا مقابلہ کوئی کامیابی نہیں کر سکتی اور وہ کامیابی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے اور جنت میں داخل ہونے کی ہے۔

(72) بلاشبہ ہم نے شرعی ذمہ داریوں اور اموال واسرار کی حفاظت کا معاملہ آسمانوں، زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا تو انھوں نے یہ ذمے داری اٹھانے سے معذرت کر لی اور اس کے انجام سے ڈر گئے جبکہ انسان نے اسے اٹھا لیا۔ بلاشبہ وہ خود پر بہت ظلم کرنے والا اور اس ذمے داری کے انجام سے بے خبر ہے۔

(73) انسان نے اسے اللہ کی تقدیر کے مطابق اٹھایا تاکہ اللہ تعالیٰ منافق مردوں، منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو ان کے نفاق اور اللہ کے ساتھ شرک کرنے پر عذاب دے اور تاکہ اللہ تعالیٰ مومن مردوں اور مومن عورتوں کی توبہ قبول کرے جنھوں نے ان ذمہ داریوں کی امانت کو اچھے طریقے سے نبھایا۔ اللہ تعالیٰ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کے گناہ بے حد بخشنے والا اور ان پر نہایت رحم کرنے والا ہے۔

فوائد: ❀ قیامت کا علم اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے۔ ❀ پیروکاروں کا اپنی گمراہی کی ذمہ داری اپنے بڑوں پر ڈالنا انھیں جوابدہی سے بری نہیں کرے گا۔ ❀ انبیاء علیہم السلام کو قول وفعل سے تکلیف دینا سخت حرام ہے۔ ❀ اس امانت کی عظمت کا بیان جسے انسان نے اٹھایا۔

سُوْرَةُ سَبَإٍ مَّكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَلَهُ
الْحَمْدُ فِي الْاٰخِرَةِ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝۱ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي
الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ
فِيْهَا ؕ وَهُوَ الرَّحِيْمُ الْغَفُوْرُ ۝۲ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَاْتِيْنَا
السَّاعَةُ ؕ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتَاْتِيَنَّكُمْ ۙ عٰلِمِ الْغَيْبِ ۚ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ
مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَلَاۤ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ
وَلَاۤ اَكْبَرُ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝۳ ۙ لِّيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝۴ وَالَّذِيْنَ
سَعَوْ فِيْۤ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ
اَلِيْمٌ ۝۵ وَيَرَى الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ الَّذِيْۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ
رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ ۙ وَيَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝۶
وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ يُّنَبِّئُكُمْ
اِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ۙ اِنَّكُمْ لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۝۷ ۚ

سورۂ سبا مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: نعمتوں کے بارے میں لوگوں کے مختلف احوال اور نعمتوں کو بدلنے کے بارے میں دستورِ الٰہی کا بیان۔

تفسیر: ① تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس کی ملکیت میں آسمانوں اور زمین کی ہر چیز ہے۔ وہی انھیں پیدا کرنے والا، ان کا مالک اور ان کی تدبیر کرنے والا ہے۔ آخرت میں تعریف بھی اسی کے لیے ہے اور وہ اپنے پیدا کرنے اور تدبیر کرنے میں کمال حکمت والا ہے۔ اپنے بندوں کے حالات سے پوری طرح باخبر ہے اور ان کی کوئی چیز اس سے چھپی نہیں۔

② وہ جانتا ہے جو پانی اور نباتات میں سے زمین کے اندر جاتا ہے اور جو سبزہ وغیرہ اس سے باہر آتا ہے، وہ اسے بھی جانتا ہے۔ آسمان سے جو بارش، فرشتے اور روزی اترتی ہے، وہ اسے بھی جانتا ہے اور آسمان کی طرف چڑھنے والے فرشتوں، بندوں کے اعمال اور ان کی روحوں کو بھی جانتا ہے۔ وہ اپنے مومن بندوں پر نہایت رحم کرنے والا اور جو اس کے حضور توبہ کرے، اس کے گناہ بے حد بخشنے والا ہے۔

③ جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کیا، انھوں نے کہا: ہم پر قیامت کبھی نہیں آئے گی۔ اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: کیوں نہیں، اللہ کی قسم! جس قیامت کو تم جھٹلاتے ہو، وہ تم پر ضرور آئے گی لیکن اس کا وقت صرف اللہ جانتا ہے۔ وہی پاک رب قیامت وغیرہ غیب کی چیزوں کا علم رکھتا ہے۔ اس پاک ذات کے علم سے آسمانوں اور زمین میں سب سے چھوٹی چیونٹی کے وزن کے برابر بھی کوئی چیز چھپی نہیں اور مذکورہ چیز سے چھوٹی یا بڑی کوئی چیز بھی اس سے چھپی نہیں بلکہ وہ واضح کتاب میں درج ہے اور وہ ہے لوح محفوظ جس میں قیامت تک ہونے والی ہر چیز لکھی گئی ہے۔

④ اللہ تعالیٰ نے لوح محفوظ میں جو بھی درج فرمایا، وہ اس لیے ہے تاکہ وہ ان لوگوں کو جزا دے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے۔ انھی صفات کے حامل یہ لوگ ہیں جن کے لیے اللہ کی طرف سے ان کے گناہوں کی بخشش ہے، وہ ان گناہوں کی بنا پر ان کی پکڑ نہیں کرے گا اور ان کے لیے عزت والی روزی ہے اور وہ ہے قیامت کے دن اس کی جنت۔

⑤ جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی نازل کی ہوئی آیات کو باطل قرار دینے کے لیے سرتوڑ کوششیں کیں اور ان کے بارے میں کہا: یہ جادو ہے، اور ہمارے رسول ﷺ کے بارے میں کہا: وہ کاہن، جادوگر اور شاعر ہے۔ مذکورہ بالا صفات کے حامل لوگوں ہی کے لیے قیامت کے دن بدترین اور نہایت سخت عذاب ہوگا۔

⑥ اہلِ علم صحابہ اور اہلِ کتاب کے ایمان لانے والے علماء اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف جو وحی نازل کی، وہ حق ہے جس میں کوئی شک وشبہ نہیں اور وہ اس سب پر غالب رب کے راستے کی طرف راہنمائی کرتی ہے جس پر کوئی غالب نہیں آسکتا، جو دنیا و آخرت میں قابلِ تعریف ہے۔

⑦ کافروں نے رسول اکرم ﷺ کے لائے ہوئے دین کا مذاق اڑاتے اور اس پر حیران ہوتے ہوئے ایک دوسرے سے کہا: کیا ہم تمھیں ایک ایسے شخص کے بارے میں بتلائیں جو تمھیں خبر دیتا ہے کہ جب تم مرجاؤ گے اور ریزہ ریزہ ہوجاؤ گے تو عنقریب تمھیں تمھاری موت کے بعد زندہ کرکے اٹھایا جائے گا؟

فوائد: ❀ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا علم اس قدر وسیع ہے کہ اس نے ہر چیز کا احاطہ کر رکھا ہے۔

❀ اہلِ علم کی فضیلت کا تذکرہ ہے۔

❀ مشرکوں کا جسموں کے دوبارہ اٹھائے جانے کا انکار درحقیقت اس اللہ کی قدرت کا انکار ہے جس نے انھیں پیدا کیا۔

اَفْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ ؕ بَلِ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ
بِالْاٰخِرَةِ فِي الْعَذَابِ وَالضَّلٰلِ الْبَعِيْدِ ﴿۸﴾ اَفَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا
بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنْ نَّشَاْ نَخْسِفْ
بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
لَاٰيَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ﴿۹﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا ؕ ع 1 7
يٰجِبَالُ اَوِّبِيْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ ۚ وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ ﴿۱۰﴾ اَنِ اعْمَلْ
سٰبِغٰتٍ وَّقَدِّرْ فِي السَّرْدِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ؕ اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
بَصِيْرٌ ﴿۱۱﴾ وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ ۚ وَ
اَسَلْنَا لَهٗ عَيْنَ الْقِطْرِ ؕ وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَّعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِاِذْنِ
رَبِّهٖ ؕ وَمَنْ يَّزِغْ مِنْهُمْ عَنْ اَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ ﴿۱۲﴾
يَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا يَشَآءُ مِنْ مَّحَارِيْبَ وَتَمَاثِيْلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ
وَقُدُوْرٍ رّٰسِيٰتٍ ؕ اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا ؕ وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ
الشَّكُوْرُ ﴿۱۳﴾ فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلٰى مَوْتِهٖٓ
اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ ۚ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ
اَنْ لَّوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوْا فِي الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ﴿۱۴﴾

﴿8﴾ انھوں نے کہا: کیا اس آدمی نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ گھڑا ہے کہ وہ موت کے بعد ہمارے دوبارہ اٹھائے جانے کے متعلق عجیب وغریب گمان رکھتا ہے یا وہ پاگل ہے جو ایسی فضول باتیں کرتا ہے جن کی کوئی حقیقت نہیں؟ معاملہ ایسے نہیں جیسے وہ خیال کرتے ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے، وہ قیامت کے دن سخت عذاب میں ہوں گے اور وہ دنیا میں حق سے ہٹے ہوئے دور کی گمراہی میں پڑے ہیں۔

﴿9﴾ دوبارہ جی اٹھنے کو جھٹلانے والے یہ لوگ کیا اس زمین کو نہیں دیکھتے جو ان کے سامنے ہے اور اس آسمان کو نہیں دیکھتے جو ان کے پیچھے ہے؟ اگر ہم ان کے قدموں کے نیچے سے زمین دھنسانا چاہیں تو دھنسا دیں اور اگر ہم ان پر آسمان کا کوئی ٹکڑا گرانا چاہیں تو ضرور ان پر گرا دیں۔ بلاشبہ اس میں ہر اس بندے کے لیے قطعی اور یقینی نشانی ہے جو کثرت سے اپنے رب کی اطاعت کی طرف رجوع کرنے والا ہے۔ وہ اس سے اللہ تعالیٰ کی قدرت کی دلیل حاصل کرتا ہے۔ سو جو اللہ اس بات پر قادر ہے، وہ تمھاری موت اور تمھارے جسموں کے ریزہ ریزہ ہو جانے کے بعد تمھیں دوبارہ اٹھانے کی قدرت بھی رکھتا ہے۔

﴿10﴾ یقیناً ہم نے داود علیہ السلام کو اپنے فضل سے نبوت اور بادشاہت عطا کی اور پہاڑوں سے کہا: اے پہاڑو! داود کے ساتھ تسبیح کرو اور ہم نے پرندوں کو بھی یہی حکم دیا اور ہم نے اس کے لیے لوہا نرم کر دیا تاکہ وہ اس سے اپنی مرضی کے اوزار بنائے۔

﴿11﴾ اے داود! تم کھلی کھلی زرہیں بناؤ جو تمھارے جنگجوؤں کو ان کے دشمن کے وار سے بچائیں اور کیل، کڑیوں کی مناسبت سے بناؤ۔ نہ زیادہ باریک ہوں کہ ان میں ٹھہریں ہی نہ اور نہ زیادہ موٹے ہوں کہ کڑیوں میں داخل نہ ہو سکیں۔ تم سب نیک کام کیا کرو۔ بلاشبہ جو کام تم کرتے ہو، میں انھیں دیکھ رہا ہوں۔ تمھارا کوئی عمل مجھ سے چھپا ہوا نہیں اور میں ضرور تمھیں ان کی جزا دوں گا۔

﴿12﴾ ہم نے ہوا کو سلیمان بن داود علیہما السلام کے تابع کر دیا کہ وہ صبح ایک مہینے کی مسافت طے کرتی اور شام کو ایک مہینے کی مسافت طے کرتی۔ ہم نے اس کے لیے تانبے کا چشمہ جاری کر دیا تاکہ وہ تانبے سے جو چاہے بنائے اور ہم نے جنات اس کے تابع کر دیے جو اس کے رب کے حکم سے اس کے سامنے کام کرتے۔ جو جن ہمارے دیے گئے حکم کے مطابق کام کرنے سے منہ موڑتا، اسے ہم بھڑکتی آگ کا عذاب چکھاتے۔

﴿13﴾ سلیمان علیہ السلام ان جنوں سے جو کام کروانا چاہتے، وہ ان کے لیے وہی کام کرتے تھے، جیسے نماز کے لیے مساجد، محلات، اپنی مرضی کی تصویریں، اپنی چاہت کے مطابق پانی کے بڑے بڑے حوضوں جیسے پیالے اور چولھوں پر دھری کھانا پکانے والی دیگیں جو بہت بڑی ہونے کی وجہ سے ہل نہیں سکتی تھیں۔ ہم نے ان سے کہا: اے آلِ داود! اللہ نے تم پر جو انعامات کیے ہیں، ان کے شکریے میں نیک عمل کرو اور میرے انعامات پر میرے بندوں میں سے بہت تھوڑے میرے شکر گزار ہیں۔

﴿14﴾ پھر جب ہم نے سلیمان علیہ السلام پر موت کا حکم بھیج دیا تو ان کی موت کی خبر جنات کو کسی نے نہ دی سوائے گھن کے کیڑے کے جو ان کا وہ عصا کھا گیا جس پر وہ ٹیک لگائے ہوئے تھے، پھر جب وہ گر پڑے تو جنوں پر واضح ہوا کہ وہ غیب نہیں جانتے تھے کیونکہ اگر وہ غیب جانتے ہوتے تو اس ذلت والے عذاب میں زیادہ دیر مبتلا نہ رہتے۔ اس سے وہ مشقت والے کام مراد ہیں جو وہ سلیمان علیہ السلام کے لیے یہ سمجھ کر کرتے رہے کہ وہ زندہ ہیں اور ان کی نگرانی کر رہے ہیں۔

جب اللہ تعالیٰ نے ان انعامات کا ذکر کیا جو داود اور ان کے بیٹے سلیمان علیہما السلام پر کیے تو ساتھ ہی ان انعامات کا ذکر کر دیا جو اس نے سبا والوں پر کیے۔ فرق یہ ہے کہ داود اور سلیمان علیہما السلام نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور اہلِ سبا نے اس کی ناشکری کی، چنانچہ فرمایا:

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی داود علیہ السلام کو نبوت اور بادشاہت دے کر اور پہاڑوں اور پرندوں کو مسخر کر کے کہ وہ ان کی تسبیح کے ساتھ تسبیح کرتے، نیز ان کے لیے لوہا نرم کر کے انھیں عزت بخشی۔
❀ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سلیمان علیہ السلام کو نبوت و بادشاہت دے کر عزت و تکریم سے نوازا۔ ❀ نعمتوں کا تقاضا ہے کہ ان پر اللہ تعالیٰ کا شکر کیا جائے۔
❀ غیب کا علم اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے۔ جنوں یا ان کے علاوہ کسی مخلوق کے بارے میں یہ دعویٰ بے بنیاد ہے کہ انھیں غیب کا علم حاصل ہے۔

لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ فِيْ مَسْكَنِهِمْ اٰيَةٌ ۚ جَنَّتٰنِ عَنْ يَّمِيْنٍ وَّشِمَالٍ ؕ
كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ؕ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَّرَبٌّ
غَفُوْرٌ ﴿۱۵﴾ فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنٰهُمْ
بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ اُكُلٍ خَمْطٍ وَّاَثْلٍ وَّشَيْءٍ مِّنْ سِدْرٍ
قَلِيْلٍ ﴿۱۶﴾ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِمَا كَفَرُوْا ؕ وَهَلْ نُجٰزِيْۤ اِلَّا الْكَفُوْرَ ﴿۱۷﴾
وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا قُرًى ظَاهِرَةً
وَّقَدَّرْنَا فِيْهَا السَّيْرَ ؕ سِيْرُوْا فِيْهَا لَيَالِيَ وَاَيَّامًا اٰمِنِيْنَ ﴿۱۸﴾
فَقَالُوْا رَبَّنَا بٰعِدْ بَيْنَ اَسْفَارِنَا وَظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَجَعَلْنٰهُمْ
اَحَادِيْثَ وَمَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ
صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۱۹﴾ وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ اِبْلِيْسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ
اِلَّا فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَمَا كَانَ لَهٗ عَلَيْهِمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ
اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يُّؤْمِنُ بِالْاٰخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِيْ شَكٍّ ؕ وَ
رَبُّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ﴿۲۱﴾ ع قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ
دُوْنِ اللّٰهِ ۚ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي
الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍ ﴿۲۲﴾

(15) قبیلہ سبا والے جن بستیوں میں رہتے تھے، ان کے لیے ان بستیوں میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کی اور اس کے ان پر ہونے والے انعامات کی واضح نشانیاں موجود تھیں اور وہ تھے دو باغ۔ ایک دائیں طرف اور دوسرا بائیں جانب۔ ہم نے ان سے کہا: اپنے رب کا رزق کھاؤ اور اس کی نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرو۔ یہ عمدہ شہر ہے اور اللہ بے حد بخشنے والا رب ہے جو اپنی طرف رجوع کرنے والے ہر شخص کے گناہ معاف کرتا ہے۔

(16) مگر انھوں نے اللہ کا شکر ادا کرنے اور اس کے رسولوں پر ایمان لانے سے منہ پھیر لیا تو ہم نے انھیں یہ سزا دی کہ ان کی نعمتوں کو عذاب اور سزا میں بدل دیا، چنانچہ ہم نے ان پر زوردار سیلاب بھیج دیا جس نے ان کا بند توڑ دیا اور ان کی کھیتیوں کو ڈبو دیا۔ ہم نے ان کے دونوں باغوں کو ایسے باغوں میں تبدیل کر دیا جو کڑوا پھل دیتے تھے جن میں بکثرت جھاؤ کے بے پھل درخت اور کچھ بیری کے درخت اُگ آئے۔

(17) یہ تبدیلی، جس میں ہم نے ان سے نعمتیں چھین لیں، ان کے کفر کرنے اور اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے سے منہ موڑنے کی وجہ سے ظاہر ہوئی اور ایسی سخت سزا ہم صرف ان لوگوں کو دیتے ہیں جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نعمتوں کے بہت زیادہ منکر اور اس کے ساتھ کفر کرنے والے ہوں۔

(18) ہم نے یمن میں بسنے والے اہلِ سبا اور شام کی ان بستیوں کے درمیان جن میں ہم نے برکت دے رکھی تھی، قریب قریب کئی بستیاں آباد کر رکھی تھیں اور ان میں چلنے کی منزلیں مقرر کر رکھی تھیں کہ وہ بغیر کسی مشقت کے ایک بستی سے دوسری بستی تک چلتے حتی کہ شام پہنچ جاتے۔ ہم نے ان سے کہا: تم ان میں رات اور دن کے وقت جب چاہو امن وامان سے چلو پھرو، تمھیں دشمن اور بھوک پیاس کا کوئی ڈر نہ ہوگا۔ (19) مگر انھوں نے مسافت کی قربت والی نعمت الٰہی کو حقیر جانا اور کہا: اے ہمارے رب! ان بستیوں کو ختم کر کے ہمارے سفروں میں دوری پیدا کر دے حتی کہ ہم بھی سفروں کی مشقت کا مزہ چکھیں اور ہماری سواریوں کی خصوصیات ظاہر اور نمایاں ہوں۔ انھوں نے اللہ کی نعمت کی ناقدری کر کے، اس کے شکر سے منہ پھیر کے اور اپنے فقراء سے حسد کر کے خود پر ظلم کیا تو ہم نے انھیں افسانے بنا دیا جنھیں ان کے بعد والے بیان کرتے ہیں۔ ہم نے انھیں مختلف شہروں میں جدا جدا کر کے اس طرح بکھیر دیا کہ وہ ایک دوسرے سے مل نہ سکتے تھے۔ بلاشبہ اہلِ سبا پر انعام اور پھر ان کی ناشکری اور تکبر کی وجہ سے ان سے بدلہ لینے کے اس مذکورہ واقعے میں ہر اس شخص کے لیے یقینی عبرت ہے جو اللہ کی اطاعت کرنے، اس کی نافرمانی سے بچنے اور آزمائشوں پر بہت صبر کرنے والا اور اپنے اوپر ہونے والی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا بہت زیادہ قدردان ہو۔ (20) یقیناً ابلیس نے ان کے بارے میں اپنا گمان سچا کر دکھایا کہ وہ انھیں حق سے بھٹکانے اور گمراہ کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ سو انھوں نے کفر اور گمراہی میں اس کی اطاعت گزاری کی سوائے مومنوں کی ایک جماعت کے جنھوں نے اس کی پیروی نہ کر کے اس کی امیدوں کو خاک میں ملا دیا۔ (21) ابلیس کا ان پر کوئی زور اور دباؤ نہیں تھا کہ وہ انھیں زبردستی گمراہ کرتا۔ وہ تو صرف ان کے لیے گناہ پُرکشش بناتا رہا اور انھیں بہکاتا رہا اور انھیں بہکانے کی ہم نے اسے اجازت دی ہے تاکہ ہم معلوم کر لیں کہ آخرت اور اس کی جزا و سزا پر کون ایمان رکھتا ہے اور کون آخرت کے بارے میں شک میں مبتلا ہے۔ اے رسول (ﷺ)! آپ کا رب ہر چیز پر پوری طرح نگہبان ہے۔ وہ اپنے بندوں کے اعمال کی نگہبانی کرتا ہے اور ان پر انھیں جزا بھی دے گا۔ (22) اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہہ دیں: انھیں بلا لو جن کے بارے میں تمھارا عقیدہ ہے کہ وہ اللہ کے سوا تمھارے معبود ہیں تاکہ وہ تمھیں نفع دیں یا تم سے تکلیف دور کر دیں۔ وہ تو آسمانوں اور زمین میں ایک ذرہ برابر وزن کے بھی مالک نہیں اور نہ ان میں اللہ کے ساتھ ان کی کوئی شراکت ہے اور نہ اللہ کا کوئی معاون ہے جو اس کی مدد کرے۔ وہ شریکوں اور مددگاروں سے بے نیاز ہے۔

فوائد: ❀ شکر کرنے سے نعمتیں محفوظ ہوتی اور ناشکری سے چھن جاتی ہیں۔ ❀ اللہ تعالیٰ کے بندوں پر احسانات میں سے ایک بہت بڑا احسان امن وامان بھی ہے۔ ❀ صحیح ایمان اللہ تعالیٰ کے حکم سے انسان کو شیطان کے بہکاووں سے بچاتا ہے۔ ❀ شرک کے اسباب اور چور دروازوں کو واضح طور پر باطل قرار دیا گیا، جیسے یہ گمان کہ بتوں کو اختیار حاصل ہے یا اللہ کے شراکت دار ہیں یا اللہ کے مددگار ہیں یا اللہ کے حضور سفارش کرتے ہیں۔

وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ ؕ حَتّٰۤى اِذَا فُزِّعَ
عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا ۙ قَالَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوا الْحَقَّ ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ
الْكَبِيْرُ ﴿۲۳﴾ قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ وَ
اِنَّاۤ اَوْ اِيَّاكُمْ لَعَلٰى هُدًى اَوْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۴﴾ قُلْ لَّا تُسْـَٔلُوْنَ
عَمَّاۤ اَجْرَمْنَا وَلَا نُسْـَٔلُ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۵﴾ قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ
بَيْنَنَا بِالْحَقِّ ؕ وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ ﴿۲۶﴾ قُلْ اَرُوْنِيَ الَّذِيْنَ اَلْحَقْتُمْ
بِهٖ شُرَكَآءَ كَلَّا ؕ بَلْ هُوَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۷﴾ وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً
لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَيَقُوْلُوْنَ
مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۹﴾ قُلْ لَّكُمْ مِّيْعَادُ يَوْمٍ لَّا
تَسْتَاْخِرُوْنَ عَنْهُ سَاعَةً وَّلَا تَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَلَا بِالَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ ؕ وَلَوْ
تَرٰۤى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۖۚ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضِ
ِالْقَوْلَ ۚ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لَوْلَاۤ اَنْتُمْ
لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۱﴾ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْۤا اَنَحْنُ
صَدَدْنٰكُمْ عَنِ الْهُدٰى بَعْدَ اِذْ جَآءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۲﴾

(23) اللہ تعالیٰ کے پاس سفارش بھی کچھ نفع نہیں دیتی سوائے ان کے جن کے لیے وہ اجازت دے۔ وہ اپنی عظمت کی بنا پر سفارش کرنے کی اجازت صرف اسے دیتا ہے جسے وہ پسند کرے۔ اس کی عظمت کا عالَم یہ ہے کہ جب وہ آسمان میں کلام فرماتا ہے تو فرشتے اس کے کلام کے سامنے عاجزی کا اظہار کرتے ہوئے اپنے پَر مارتے ہیں یہاں تک کہ جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور ہوتی ہے تو وہ فرشتے جبریل علیہ السلام سے کہتے ہیں: تمھارے رب نے کیا کہا ہے؟ جبریل علیہ السلام کہتے ہیں: اس نے حق فرمایا ہے اور وہ اپنی ذات اور غلبے میں نہایت بلند ہے۔ وہ ایسا بڑا ہے کہ ہر چیز اس سے کمتر ہے۔

(24) اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہہ دیں: آسمانوں سے بارش نازل کر کے اور زمین سے اناج، کھیتیاں اور پھل وغیرہ اگا کر تمھیں کون رزق دیتا ہے؟ کہہ دیجیے: اللہ ہی ہے جو تمھیں ان سے روزی دیتا ہے اور اے مشرکو! ہم یا تم میں سے ایک فریق ہر صورت میں ہدایت پر ہے یا سیدھے راستے سے واضح طور پر ہٹا ہوا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہدایت یافتہ مومن ہی ہیں اور بلاشبہ گمراہ مشرک ہی ہیں۔

(25) اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: روزِ قیامت تم سے ہمارے ان گناہوں کے بارے میں سوال نہیں ہوگا جو ہم نے کیے اور نہ ہم سے تمھارے اعمال کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

(26) ان سے کہہ دیں: اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمھیں قیامت کے دن اکٹھا کرے گا، پھر ہمارے اور تمھارے درمیان عدل و انصاف سے فیصلہ فرمائے گا، پھر واضح کرے گا کہ کون حق پر تھا اور کون باطل پر۔ وہی حاکم ہے جو عدل کے ساتھ فیصلہ کرے گا اور وہ اچھی طرح جاننے والا ہے کہ اُسے کیا فیصلہ کرنا ہے۔

(27) اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: مجھے بھی تو دکھاؤ جنھیں تم اللہ کے شریک بنا کر اس کے ساتھ اس کی عبادت میں شریک ٹھہراتے ہو۔ ہرگز ایسا نہیں جیسا تمھارا تصور اور خیال ہے کہ اس کے شریک ہیں بلکہ وہ اللہ ہی سب پر غالب ہے جس پر کوئی غالب نہیں آ سکتا جو اپنے پیدا کرنے، مقدر ٹھہرانے اور تدبیر کرنے میں کمال حکمت والا ہے۔

(28) اے رسول (ﷺ)! ہم نے آپ کو تمام لوگوں کے لیے بھیجا۔ آپ پرہیزگاروں کو خوشخبری دینے والے ہیں کہ ان کے لیے جنت ہے اور کافروں اور فاسقوں کو آگ سے ڈرانے والے ہیں لیکن لوگوں کی اکثریت اس بات کو نہیں جانتی۔ اگر انھیں اس کا علم ہوتا تو وہ آپ کو نہ جھٹلاتے۔

(29) مشرکوں کو جس عذاب سے ڈرایا جاتا ہے، وہ اس کی جلدی مچاتے ہوئے کہتے ہیں: یہ عذاب کا وعدہ کب پورا ہوگا، اگر تم اپنے اس دعوے میں سچے ہو کہ وہ برحق ہے؟

(30) اے رسول (ﷺ)! عذاب کی جلدی مچانے والے ان لوگوں سے کہہ دیں: تمھارے لیے وعدے کا ایک دن مقرر ہے جس سے ایک لمحہ تم پیچھے ہٹ سکتے ہو نہ ایک لمحہ اس سے آگے بڑھ سکتے ہو اور وہ دن قیامت کا دن ہے۔

(31) اللہ کے ساتھ کفر کرنے والوں نے کہا: ہم ہرگز اس قرآن پر ایمان نہ لائیں گے جس کے بارے میں محمد (ﷺ) خیال کرتے ہیں کہ وہ ان پر نازل ہوا ہے اور نہ ہم اگلی آسمانی کتابوں پر ایمان لائیں گے۔ اے رسول (ﷺ)! کاش آپ ان ظالموں کو اس وقت دیکھیں جب انھیں قیامت کے دن اپنے رب کے سامنے حساب کتاب کے لیے روکا گیا ہوگا۔ وہ ایک دوسرے سے تکرار کر رہے ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک دوسرے کو الزام دے رہا اور ملامت کر رہا ہوگا۔ پیروی کرنے والے وہ لوگ جنھیں کمزور سمجھا گیا، اپنے ان سرداروں سے کہیں گے جنھوں نے دنیا میں انھیں کمزور سمجھا: اگر تم نے ہمیں گمراہ نہ کیا ہوتا تو ہم ضرور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھنے والے ہوتے۔ (32) حق سے تکبر کرنے والے وہ لوگ جن کی پیروی کی گئی، اپنے ان پیروکاروں سے کہیں گے جنھیں انھوں نے کمزور سمجھا: کیا ہم نے تمھیں اس ہدایت سے روکا تھا جو محمد (ﷺ) تمھارے پاس لائے تھے؟ نہیں بلکہ تم خود ظالم، فسادی اور بگاڑ پیدا کرنے والے تھے۔

فوائد: ❀ جسے دعوت دی جائے، اس کے ساتھ لطف و کرم والا معاملہ کرنا چاہیے تاکہ وہ عناد اور تکبر کی آڑ نہ لے۔ ❀ ہدایت والا ہدایت کی بنا پر ہمیشہ بلندی اور رفعت کو چھوتا ہے جبکہ گمراہ ہمیشہ اپنی گمراہی میں گم حقیر و ذلیل رہتا ہے۔ ❀ رسول اکرم ﷺ تمام انسانوں اور جنوں کے رسول ہیں۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا بَلْ مَكْرُ الَّيْلِ وَ
النَّهَارِ اِذْ تَاْمُرُوْنَنَآ اَنْ نَّكْفُرَ بِاللّٰهِ وَنَجْعَلَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ؕ وَاَسَرُّوا
النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ؕ وَجَعَلْنَا الْاَغْلٰلَ فِيْٓ اَعْنَاقِ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا ؕ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ
مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۙ اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَ
قَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ۙ وَّمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿۳۵﴾ قُلْ
اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ
لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَمَآ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِيْ تُقَرِّبُكُمْ
عِنْدَنَا زُلْفٰٓى اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۪ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ
جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَهُمْ فِي الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَ
الَّذِيْنَ يَسْعَوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ
مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۸﴾ قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ
مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ؕ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ
يُخْلِفُهٗ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۳۹﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا
ثُمَّ يَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اَهٰٓؤُلَآءِ اِيَّاكُمْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ﴿۴۰﴾

4 ع 10

(33) جن پیروکاروں کو ان کے سرداروں نے کمزور سمجھا، وہ اپنے ان پیشواؤں سے کہیں گے جو حق سے تکبر کرنے والے تھے: بلکہ ہمیں ہدایت سے تمھارے دن رات کے اس مکروفریب نے روکا جو تم ہمارے ساتھ کرتے تھے جب تم ہمیں اللہ کے ساتھ کفر کرنے اور اس کے سوا دیگر مخلوقات کی عبادت کا حکم دیتے تھے۔ جب وہ عذاب دیکھیں گے اور جان لیں گے کہ انھیں عذاب ہونے والا ہے تو اس پچھتاوے کو چھپائیں گے جو دنیا میں کفر پر قائم رہنے سے انھیں ہوگا۔ ہم کافروں کی گردنوں میں طوق ڈال دیں گے۔ یہ سزا انھیں دنیا میں کیے گئے ان اعمال ہی کی بنا پر دی جائے گی جو وہ غیر اللہ کی عبادت اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانیاں کر کے کرتے تھے۔

جب رسول اکرم ﷺ کو آپ کی قوم نے جھٹلایا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی تسلی کے لیے آپ کو یہ بتایا کہ جھٹلانا آپ سے پہلی امتوں کا بھی وتیرہ رہا ہے، چنانچہ فرمایا:

(34) ہم نے بستیوں میں سے جس بستی میں بھی اللہ کے عذاب سے ڈرانے کے لیے کوئی رسول بھیجا تو اقتدار اور مال و دولت والے خوشحال لوگوں نے کہا: اے رسولو! تمھیں جو دے کر بھیجا گیا ہے، ہم اس کا انکار کرنے والے ہیں۔

(35) ان شان و شوکت رکھنے والوں نے فخر و غرور سے کہا: ہمارے پاس مال و اولاد بہت زیادہ ہے اور تمھارا یہ خیال جھوٹا ہے کہ ہمیں عذاب ہوگا۔ ہمیں دنیا میں سزا ملے گی نہ آخرت میں عذاب ہوگا۔

(36) اے رسول (ﷺ)! ملنے والی نعمتوں پر غرور کرنے والے ان لوگوں سے کہہ دیں: میرا رب جس کا چاہے رزق کھلا کرتا ہے یہ امتحان لینے کے لیے کہ کیا وہ شکر کرتا ہے یا ناشکری، اور وہ جس کی روزی چاہے تنگ کر دیتا ہے یہ جانچنے کے لیے کہ کیا وہ صبر کرتا ہے یا ناراض ہوتا ہے، لیکن لوگوں کی اکثریت یہ نہیں جانتی کہ اللہ کمال حکمت والا ہے۔ وہ ہر فیصلہ ہی کمال حکمت کے ساتھ کرتا ہے۔ جس نے اس کی حکمت کو جانا سو جانا اور جو جاہل رہا سو جاہل رہا۔

(37) تمھارے مال اور تمھاری اولاد جن پر تم فخر کرتے ہو، یہ تمھارے لیے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا سرٹیفکیٹ نہیں، مگر جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا اور اس نے نیک عمل کیے تو وہ دوہرا اجر سمیٹے گا، چنانچہ مال کے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے اور اولاد کے اس کے لیے دعا کرنے سے اسے اللہ کا قرب حاصل ہوگا، لہٰذا انھی نیک عمل کرنے والے مومنوں کے لیے ان کی نیکیوں کا دوگنا ثواب ہے اور وہ جنت کے بالا خانوں میں ہر اس عذاب سے امن میں ہوں گے جس سے وہ ڈرتے تھے اور انھیں موت اور نعمتوں کے چھن جانے کا خوف بھی نہیں ہوگا۔

(38) کافر جو لوگوں کو ہماری آیتوں سے دور کرنے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں اور اپنے اہداف و مقاصد حاصل کرنے کی تگ و دو میں لگے رہتے ہیں، یہ دنیا میں ناکام ہوں گے اور آخرت میں ان کو عذاب دیا جائے گا۔

(39) اے رسول (ﷺ)! کہہ دیں: بلاشبہ میرا رب اپنے بندوں میں سے جس کا رزق چاہتا ہے کشادہ کرتا ہے اور جس کا رزق چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔ تم جو چیز بھی اللہ کی راہ میں خرچ کرو تو وہ دنیا میں تمھیں اس سے بہتر چیز عطا کر کے اس کا بدلہ دے گا اور آخرت میں بہت زیادہ ثواب عطا فرمائے گا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے، لہٰذا جس نے رزق مانگنا ہو، وہ اسی پاک ذات کی طرف رجوع کرے۔

(40) اے رسول (ﷺ)! وہ دن یاد کریں جب اللہ تعالیٰ ان سب کو اکٹھا کرے گا، پھر مشرکوں کو ڈانٹ ڈپٹ کرنے کے لیے فرشتوں سے فرمائے گا: کیا یہ دنیا کی زندگی میں اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر تمھاری عبادت کرتے تھے؟

فوائد: ❀ پیروی کرنے والوں اور جن کی پیروی کی گئی، ان کا ایک دوسرے سے براءت کا اظہار کسی ایک فریق کو بھی اس کی ذمے داری سے بری نہیں کرتا۔ ❀ خوشحالی (اکثر و بیشتر) انسان کو حق قبول کرنے اور اسے ماننے سے دور لے جاتی ہے۔ ❀ مومن کو اس کا مال اور اولاد نفع دے گی جبکہ کافر ان سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کر سکے گا۔ ❀ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے دنیا میں نعم البدل (اچھا متبادل) ملتا ہے اور آخرت میں اچھی جزا ملتی ہے۔

قَالُوْا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ
الْجِنَّ ۚ اَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ﴿41﴾ فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ
لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَّلَا ضَرًّا ۭ وَنَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ
النَّارِ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿42﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا
بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا رَجُلٌ يُّرِيْدُ اَنْ يَّصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ
يَعْبُدُ اٰبَاۗؤُكُمْ ۚ وَقَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّآ اِفْكٌ مُّفْتَرًى ۭ وَقَالَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَاۗءَهُمْ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿43﴾
وَمَآ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ كُتُبٍ يَّدْرُسُوْنَهَا وَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ قَبْلَكَ
مِنْ نَّذِيْرٍ ﴿44﴾ وَكَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۙ وَمَا بَلَغُوْا مِعْشَارَ
مَآ اٰتَيْنٰهُمْ فَكَذَّبُوْا رُسُلِيْ ۣ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿45﴾ ع قُلْ اِنَّمَآ
اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ ۚ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ
تَتَفَكَّرُوْا ۣ مَا بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ
بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ ﴿46﴾ قُلْ مَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ
فَهُوَ لَكُمْ ۭ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَي اللّٰهِ ۚ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ
شَهِيْدٌ ﴿47﴾ قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَقْذِفُ بِالْحَقِّ ۚ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿48﴾

ع 5 9 11

(41) فرشتے کہیں گے: تیری ذات پاک اور بے عیب ہے۔ تو ہمارا ولی ہے نہ کہ یہ (مشرک)، ہمارے اور ان کے درمیان کوئی تعلق نہیں بلکہ یہ مشرک تو شیطانوں کی عبادت کرتے تھے جو ان کے سامنے فرشتے بن کر آتے تھے اور یہ اللہ تعالیٰ کے سوا ان کی عبادت کرتے تھے۔ ان کی اکثریت انھی پر یقین رکھتی تھی۔

(42) حشر اور حساب کتاب کے دن یہ معبود ان کو جنھوں نے دنیا میں اللہ کے سوا ان کی عبادت کی، نفع دینے کے مالک ہوں گے نہ انھیں کوئی نقصان پہنچا سکیں گے۔ جن لوگوں نے کفر اور گناہ کر کے خود پر ظلم کیا، ہم ان سے کہیں گے: تم اس آگ کا عذاب چکھو جسے تم دنیا میں جھٹلاتے تھے۔

(43) جب ان جھٹلانے والے مشرکوں کے سامنے ہمارے رسول پر نازل ہونے والی شک و شبہ سے پاک اور واضح آیات پڑھی جاتی ہیں تو وہ کہتے ہیں: یہ آدمی جو یہ آیتیں لایا ہے، صرف یہ چاہتا ہے کہ تمھیں تمھارے باپ دادا کے طریقے سے دور کر دے۔ انھوں نے کہا: یہ قرآن تو سراسر جھوٹ ہے جسے اس نے اللہ پر گھڑ لیا ہے۔ اللہ کے ساتھ کفر کرنے والوں کے پاس جب اللہ کی طرف سے قرآن آیا تو انھوں نے کہا: یہ تو کھلم کھلا جادو ہے کیونکہ یہ میاں بیوی اور باپ بیٹے کے درمیان جدائی ڈال دیتا ہے۔

(44) اے رسول (ﷺ)! نہ تو ہم نے انھیں کوئی کتابیں دے رکھی ہیں جنھیں وہ پڑھتے ہوں اور وہ ان کی راہنمائی کرتی ہوں کہ یہ قرآن جھوٹ ہے جسے محمد ﷺ نے گھڑ لیا ہے اور نہ ہم نے آپ سے پہلے ان کی طرف کوئی رسول بھیجا ہے جو انھیں اللہ کے عذاب سے ڈراتا ہو۔

(45) اگلی امتوں نے بھی جھٹلایا، جیسے عاد، ثمود اور قومِ لوط اور آپ کی قوم کے مشرک تو اس قوت و طاقت، عزت و شہرت اور مال و تعداد کا عُشرِ عشیر بھی نہیں رکھتے جو ان اگلی امتوں کو حاصل تھا، پھر ان سب نے اپنے اپنے رسول کو جھٹلایا تو ان کے مال، قوت اور تعداد نے انھیں کوئی فائدہ نہ دیا اور ان پر میرا عذاب آ گیا۔ پھر اے رسول (ﷺ)! دیکھیے میرا ان پر انکار کرنا اور انھیں عذاب دینا کیسا رہا۔

(46) اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہہ دیں: بس میں تمھیں ایک ہی چیز کی طرف توجہ دلاتا اور اس کی نصیحت کرتا ہوں کہ تم اپنی خواہشات ایک طرف رکھ کر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے واسطے دو دو مل کر یا تنہا تنہا کھڑے ہو جاؤ اور پھر اپنے ساتھی (محمد ﷺ) کی سیرت کے متعلق سوچو اور ان کی عقل و دانش، سچائی اور امانت کے بارے میں تم جو کچھ جانتے ہو، اس میں غور و فکر کرو تا کہ تم پر واضح ہو کہ ان کو بالکل کوئی جنون نہیں۔ وہ تو تمھیں ایک بڑے سخت عذاب کے آنے سے پہلے ڈرانے والے ہیں۔ اگر تم نے اللہ کے حضور شرک سے توبہ نہ کی تو وہ عذاب تمھیں لپیٹ میں لے لے گا۔

(47) اے رسول (ﷺ)! ان جھٹلانے والے مشرکوں سے کہہ دیں: جو ہدایت اور خیر میں تمھارے پاس لایا ہوں، اس کے عوض جو بدلہ یا مزدوری میں تم سے مانگتا ہوں، اگر بالفرض اس کا وجود ہے، تو وہ تم لے لو۔ میرا بدلہ تو صرف اللہ اکیلے کے ذمے ہے اور وہ پاک رب ہر چیز پر گواہ ہے۔ وہ گواہی دے گا کہ میں نے تمھیں پیغام پہنچا دیا ہے اور وہ تمھارے اعمال پر بھی گواہ ہے اور تمھیں ان کا پورا پورا بدلہ دے گا۔

جب اللہ تعالیٰ نے باطل پرستوں اور مشرکوں کے خلاف دلائل ذکر کیے تو واضح کیا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا دستور ہے، چنانچہ فرمایا:

(48) اے رسول (ﷺ)! کہہ دیجیے: بلاشبہ میرا رب حق کو باطل پر مسلط کرتا ہے تو وہ اسے باطل قرار دے دیتا ہے۔ وہ ہر غیب کا جاننے والا ہے۔ آسمانوں اور زمین کی کوئی چیز اس سے چھپی نہیں اور نہ اس کے بندوں کے اعمال اس سے چھپے ہوئے ہیں۔

فوائد: ❀ باپ دادا کی اندھی تقلید ہدایت سے بہت دور لے جاتی ہے۔ ❀ خواہشات کی قید سے آزاد ہو کر غور و فکر کرنا صحیح فیصلے اور درست رائے تک پہنچنے کا ذریعہ ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے والا لوگوں سے اجرت کا منتظر نہیں ہوتا، وہ لوگوں کے رب سے اجر کی امید رکھتا ہے۔

قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ ﴿٤٩﴾ قُلْ اِنْ
ضَلَلْتُ فَاِنَّمَآ اَضِلُّ عَلٰى نَفْسِيْ ۚ وَاِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوْحِيْٓ
اِلَيَّ رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ ﴿٥٠﴾ وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ
وَاُخِذُوْا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ﴿٥١﴾ وَّقَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖ ۚ وَاَنّٰى لَهُمُ
التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ﴿٥٢﴾ وَقَدْ كَفَرُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ۚ
وَيَقْذِفُوْنَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ﴿٥٣﴾ وَحِيْلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا
يَشْتَهُوْنَ كَمَا فُعِلَ بِاَشْيَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ ﴿٥٤﴾ ع 6 9 12

سُوْرَةُ فَاطِرٍ مَّكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰۗىِٕكَةِ رُسُلًا
اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۭ يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَاۗءُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ
عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١﴾ مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ
لَهَا ۚ وَمَا يُمْسِكْ ۙ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٢﴾
يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۭ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ
يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿٣﴾

(49) اے رسول (ﷺ)! ان جھٹلانے والے مشرکوں سے کہہ دیں: حق آ گیا ہے اور وہ ہے اسلام، اور باطل ختم ہو گیا جس کا کوئی اثر یا قوت ظاہر نہیں ہوتی اور نہ وہ دوبارہ ابھر سکے گا۔

(50) اے رسول (ﷺ)! ان جھٹلانے والے مشرکوں سے کہیں: جو دین میں تمھیں پہنچا رہا ہوں، اگر میں اس میں حق سے بھٹک گیا تو میری گمراہی کا وبال مجھ ہی پر ہے۔ تمھیں اس کا کوئی نقصان نہیں اور اگر میں راہِ ہدایت پا جاؤں تو وہ اس وحی کے سبب ہے جو میرا پاک رب میری طرف کرتا ہے۔ بلاشبہ وہ اپنے بندوں کے اقوال خوب سننے والا ہے، اس طرح قریب ہے کہ جو میں کہہ رہا ہوں، اس کا سننا اس کے لیے کوئی مشکل نہیں۔

(51) اے رسول (ﷺ)! اگر آپ وہ منظر دیکھیں جب قیامت کے دن عذاب دیکھ کر یہ جھٹلانے والے گھبرائے ہوئے ہوں گے اور ان کے لیے اس سے بھاگنے کی راہ ہوگی نہ کوئی پناہ گاہ ہوگی جس کا وہ سہارا لے سکیں اور وہ پہلی فرصت میں قریب کی جگہ ہی سے بآسانی گرفتار کر لیے جائیں گے۔ اگر آپ وہ منظر دیکھیں تو یقیناً آپ عجیب صورت حال کا مشاہدہ کریں گے۔

(52) اور جب وہ اپنا انجام دیکھیں گے تو کہیں گے: ہم قیامت کے دن پر ایمان لائے مگر اب ایمان تک رسائی اور ایمان لانا ان کے لیے کیسے ممکن ہے جبکہ وہ قبولِ ایمان کی جگہ سے بہت دور ہو چکے کہ وہ دنیا جو دارالعمل (عمل کی جگہ) تھی، جزا والی جگہ نہ تھی، اس سے نکل کر اب آخرت کے گھر میں آ چکے ہیں جو دارالجزاء ہے، عمل کی جگہ نہیں۔

(53) اب وہ ایمان کیسے لا سکتے ہیں اور ان سے ایمان کیسے قبول کیا جا سکتا ہے جبکہ دنیا کی زندگی میں وہ اس سے انکار کرتے رہے اور حق کو تسلیم کرنے کے بجائے دور دراز سے محض گمان کے تیر پھینکتے رہے جیسے رسول ﷺ کے بارے میں کہتے رہے کہ یہ جادوگر، کاہن اور شاعر ہے؟ (54) ان جھٹلانے والوں کو زندگی کی لذتیں حاصل کرنے سے جن کی وہ خواہش کریں گے، روک دیا جائے گا اور انھیں کفر سے توبہ کا موقع دیا جائے گا نہ ان کے لیے آگ سے نجات کی کوئی صورت ہوگی، نیز دنیا کی طرف انھیں لوٹنے بھی نہیں دیا جائے گا جیسا کہ ان سے پہلے ان جیسی جھٹلانے والی امتوں کے ساتھ کیا گیا۔ بلاشبہ وہ رسولوں کی لائی ہوئی توحید باری تعالیٰ اور مرنے کے بعد دوبارہ جی اٹھنے کے بارے میں ایسے شک و تردد کا شکار تھے جو ان کے کفر کا باعث بنا۔

سورۂ فاطر مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: بندوں کا مطلق طور پر آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے کا محتاج ہونا اور اس کی ان سے کمال بے نیازی۔

تفسیر: (1) تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جو آسمانوں اور زمین کو بغیر کسی سابقہ نمونے کے پیدا کرنے والا ہے۔ وہ جس نے اپنے تقدیری حکم نافذ کرنے کے لیے فرشتوں میں سے کئی پیغام رساں بنائے اور ان میں سے وہ بھی ہے جو انبیاء علیہم السلام کو وحی پہنچاتا ہے۔ اس نے انھیں وہ امانت ادا کرنے کی صلاحیت وقوت بھی عطا کی جو انھیں سونپی گئی، چنانچہ ان میں دو دو، تین تین اور چار چار پروں والے فرشتے ہیں جن کے ساتھ وہ اللہ کے دیے گئے حکم کے نفاذ کے لیے اڑتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کے اعضاء، حسن اور آواز میں سے جو چاہے بڑھاتا ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے، اسے کوئی چیز عاجز نہیں کر سکتی۔ (2) بلاشبہ ہر چیز کی چابیاں اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں، چنانچہ وہ لوگوں کے لیے رزق، ہدایت اور سعادت وغیرہ نعمتوں کے جو دروازے کھول دے تو کوئی ان نعمتوں کو روک نہیں سکتا اور ان میں سے جسے وہ روک لے تو اس کے روکنے کے بعد کوئی بھی اسے جاری کرنے والا نہیں۔ وہ سب پر ایسا غالب ہے کہ کوئی اس پر غالب نہیں آ سکتا۔ وہ اپنی تخلیق، تقدیر اور تدبیر میں کمال حکمت والا ہے۔ (3) اے لوگو! اپنی زبان، دل اور اپنے اعضاء سے عمل کر کے اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو جو اس نے تم پر کی ہیں۔ کیا اللہ کے سوا تمھارا کوئی اور خالق ہے جو آسمان سے تم پر بارش نازل کر کے تمھیں رزق دے اور زمین سے پھل اور کھیتیاں وغیرہ اگا کر تمھاری روزی کا انتظام کرے؟ اس کے سوا کوئی برحق معبود نہیں۔ اس کے بعد تم اس حق سے کہاں پھیرے جاتے ہو۔ اللہ پر جھوٹ گھڑتے ہو اور یہ خیال کرتے ہو کہ اللہ کے شریک ہیں، حالانکہ وہی ہے جس نے تمھیں پیدا کیا اور رزق عطا کیا۔

فوائد: ❀ قیامت کے دن کافروں کی گھبراہٹ کا منظر بہت ہولناک ہوگا۔ ❀ دنیا میں ایمان لانا ہی فائدہ مند ہے کیونکہ دنیا ہی عمل کی جگہ ہے۔ ❀ فرشتوں کا عظیم الخلقت ہونا، ان کے عظیم خالق کی عظمت کی دلیل ہے۔

وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ
الْاُمُوْرُ ۝۴ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ
الدُّنْيَا ۪ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝۵ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ
عَدُوًّا ؕ اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ؕ ۝۶ اَلَّذِيْنَ
كَفَرُوْا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ
مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝۷ اَفَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا ؕ فَاِنَّ
اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۪ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ
عَلَيْهِمْ حَسَرٰتٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝۸ وَاللّٰهُ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ
الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰهُ اِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَحْيَيْنَا بِهِ الْاَرْضَ
بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ ۝۹ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ
جَمِيْعًا ؕ اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ ؕ وَ
الَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ السَّيِّاٰتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ وَمَكْرُ اُولٰٓئِكَ هُوَ
يَبُوْرُ ۝۱۰ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ
اَزْوَاجًا ؕ وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ؕ وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ
مُّعَمَّرٍ وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖۤ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝۱۱

ع 1 7 13

۴ اے رسول (ﷺ)! اگر آپ کی قوم آپ کو جھٹلائے تو اس پر صبر کریں کیونکہ آپ پہلے رسول نہیں جنھیں ان کی قوم نے جھٹلایا۔ یقیناً آپ سے پہلی امتوں نے بھی اپنے رسولوں کو جھٹلایا، جیسے قومِ عاد، قومِ ثمود اور قومِ لوط۔ تمام کام صرف اللہ اکیلے کی طرف لوٹائے جاتے ہیں، چنانچہ وہ جھٹلانے والوں کو ہلاک کرتا اور اپنے رسولوں اور ایمان والوں کی مدد کرتا ہے۔

۵ اے لوگو! بلاشبہ اللہ نے قیامت کے دن دوبارہ اٹھانے اور جزا دینے کا جو وعدہ کیا ہے، وہ برحق ہے جس میں کوئی شک وشبہ نہیں، لہٰذا دنیا کی زندگی کی لذتیں اور خواہشیں تمھیں نیک اعمال کے ذریعے سے اس دن کی تیاری کرنے سے دھوکے میں نہ رکھیں اور شیطان، باطل کو بنا سنوار اور خوشنما بنا کر اور دنیا کی زندگی کی طرف مائل کر کے تمھیں کوئی فریب نہ دے۔

۶ اے لوگو! بلاشبہ شیطان تمھارا ازلی دشمن ہے، اس لیے اس کی مخالفت پر کاربند رہ کر اسے دشمن بنا کے رکھو۔ شیطان تو اپنے پیروکاروں کو اللہ کے ساتھ کفر کرنے کی طرف ہی بلاتا ہے تاکہ قیامت کے دن ان کا انجام یہ ہو کہ وہ بھڑکتی آگ میں داخل ہوں۔

۷ جنھوں نے شیطان کی پیروی میں اللہ کے ساتھ کفر کیا، ان کے لیے زبردست عذاب ہے اور جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے، ان کے لیے اللہ کی طرف سے ان کے گناہوں کی بخشش ہے اور ان کے لیے اس کی طرف سے بہت بڑا اجر ہے اور وہ ہے جنت۔

۸ بلاشبہ جس کے لیے شیطان نے اس کا برا عمل خوشنما بنا دیا اور وہ اسے اچھا سمجھ بیٹھا، وہ اس کی طرح نہیں ہو سکتا جس کے لیے اللہ نے حق خوشنما بنا دیا اور اس نے اسے حق ہی سمجھا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے، گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے، ہدایت دیتا ہے۔ اسے کوئی مجبور کرنے والا نہیں، اس لیے اے رسول (ﷺ)! ان گمراہوں کے بھٹکنے کے غم میں اپنی جان ہلاکت میں نہ ڈالیں۔ بلاشبہ اللہ پاک اسے خوب جاننے والا ہے جو وہ کرتے ہیں۔ اس سے ان کا کوئی عمل چھپا نہیں۔

۹ اور اللہ وہ ہے جس نے ہوائیں بھیجیں تو یہ ہوائیں بادلوں کو حرکت دیتی ہیں، پھر ہم ان بادلوں کو ایسی زمین کی طرف لے گئے جس میں نباتات نہیں تھیں تو ہم نے اس پانی کے ذریعے سے اس میں نباتات اگائیں اور اس زمین کے بنجر ہونے کے بعد اسے زندہ کر دیا۔ جس طرح ہم نے اس بنجر زمین میں نباتات اگا کر اسے زندہ کر دیا، اسی طرح قیامت کے دن مردوں کو بھی زندہ کر کے اٹھایا جائے گا۔

۱۰ جو دنیا یا آخرت میں عزت چاہتا ہے، اسے چاہیے کہ صرف اللہ سے مانگے۔ ان دونوں کی عزت اللہ ہی کے پاس ہے۔ اسی کی طرف اس کا پاکیزہ ذکر چڑھتا ہے اور بندوں کے نیک اعمال اس (پاکیزہ ذکر) کو اس کی طرف بلند کرتے ہیں۔ جو لوگ بری سازشیں کرتے ہیں، جیسے رسول اکرم ﷺ کو قتل کرنے کی کوشش، ان کے لیے سخت ترین عذاب ہے اور ان کافروں کا مکر و فریب ناکام و نامراد ہو جائے گا اور ان کا برا مقصد کبھی پورا نہ ہوگا۔

۱۱ اور اللہ ہی وہ ذات ہے جس نے تمھارے باپ آدم کو مٹی سے پیدا کیا، پھر تمھیں نطفے سے پیدا کیا، پھر تمھیں مذکر و مؤنث بنا دیا، تم آپس میں جوڑے بناتے ہو۔ کوئی عورت اپنے پیٹ میں جو بچہ اٹھاتی ہے اور جو بچہ جنتی ہے، وہ سب اللہ پاک کے علم میں ہے۔ اس میں سے کوئی چیز اس سے چھپی نہیں۔ اس کی مخلوق میں سے جس کسی کی عمر کم یا زیادہ ہوتی ہے تو وہ لوحِ محفوظ میں درج ہوتی ہے۔ بلاشبہ یہ مذکورہ امور، یعنی تمھیں مٹی سے پیدا کرنا، کئی مراحل سے گزار کر تمھیں وجود بخشنا اور لوحِ محفوظ میں تمھاری عمروں کا لکھنا اللہ تعالیٰ کے لیے نہایت آسان ہیں۔

فوائد:
- پہلے رسولوں اور ان کی قوموں کے واقعات ذکر کر کے رسول اکرم ﷺ کو تسلی دی گئی ہے۔
- حق سے منہ پھیرنے کا ایک سبب دنیا کے دھوکے کا شکار ہونا ہے۔
- شیطان کو دشمن بنانے کا مطلب یہ ہے کہ اس سے بچاؤ میں مدد دینے والے اسباب اختیار کیے جائیں، جیسے اللہ کا ذکر کرنا، قرآن کی تلاوت کرنا، اطاعت کے کام کرنا اور گناہوں کو چھوڑ دینا۔
- اللہ تعالیٰ کے لیے صفتِ علو کا اثبات، یعنی اس بات کا ثبوت کہ اللہ تعالیٰ اوپر عرش پر ہے۔

وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرٰنِ ۖ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَآئِغٌ شَرَابُهٗ وَ
هٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ؕ وَمِنْ كُلٍّ تَاْكُلُوْنَ لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْنَ
حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ فِيْهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ
فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲﴾ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ
فِي الَّيْلِ ۙ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ
ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا
يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ﴿۱۳﴾ اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ ۚ وَلَوْ
سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ ؕ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ ؕ
وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ ﴿۱۴﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى
اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۱۵﴾ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ
وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿۱۶﴾ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ﴿۱۷﴾ وَ
لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ اِلٰى حِمْلِهَا
لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ؕ اِنَّمَا تُنْذِرُ
الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ
وَمَنْ تَزَكّٰى فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿۱۸﴾

ع 2 7 14

⑫ دو سمندر برابر نہیں: ان میں سے ایک انتہائی میٹھا ہے، اپنی مٹھاس کی وجہ سے پینے میں خوشگوار، اور دوسرا نمکین نہایت کڑوا جسے پینا اس کی شدید کڑواہٹ کی وجہ سے ناممکن ہے۔ تم مذکورہ بالا دونوں طرح کے سمندروں سے تازہ گوشت مچھلی کی صورت میں حاصل کرتے اور کھاتے ہو، نیز ان سے موتی اور مرجان نکالتے ہو جنھیں تم بطورِ زینت پہنتے ہو۔ اے نظارہ کرنے والے! تم کشتیوں کو دیکھتے ہو کہ وہ سمندر کی لہروں کو چیرتی ہوئی آتی جاتی ہیں تاکہ تم تجارت کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کا فضل تلاش کرو اور تاکہ اللہ نے تم پر جو بہت زیادہ انعامات کیے ہیں، ان پر اللہ کا شکر ادا کرو۔

⑬ اللہ تعالیٰ رات کو دن میں داخل کرتا ہے تو وہ بڑا ہو جاتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے تو وہ لمبی ہو جاتی ہے۔ اس پاک رب نے سورج اور چاند کو پابند کر دیا ہے۔ ان میں سے ہر ایک مقرر وقت تک کے لیے چل رہا ہے اور اس وقت کو اللہ جانتا ہے اور وہ ہے قیامت کا دن۔ جو یہ سب کچھ مقدر ٹھہراتا ہے اور چلاتا ہے، وہ اللہ ہے جو تمھارا رب ہے۔ بادشاہت صرف اسی اکیلے کی ہے۔ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جن بتوں کی تم پوجا کرتے ہو، وہ کھجور کی گٹھلی کے چھلکے جتنی چیز کے بھی مالک نہیں، پھر تم میرے سوا ان کی عبادت کیسے کرتے ہو؟

⑭ اگر تم اپنے معبودوں کو پکارو تو وہ تمھاری پکار نہیں سنیں گے کیونکہ وہ جمادات ہیں جن میں زندگی کا احساس اور سننے کی صلاحیت نہیں ہے۔ فرض کرو اگر وہ تمھاری پکار سن بھی لیں تو تمھیں کوئی جواب نہیں دیں گے اور قیامت کے دن وہ تمھارے شرک سے اور تم ان کی جو عبادت کرتے ہو، اس سے لاتعلقی کا اظہار کریں گے، چنانچہ اے رسول (ﷺ)! آپ کو اللہ پاک سے زیادہ سچی خبریں کوئی نہیں دے گا۔

⑮ اے لوگو! تم اپنے تمام معاملات و حالات میں اللہ تعالیٰ کے محتاج ہو، اللہ تو بے نیاز ہے جو کسی چیز میں تمھارا محتاج نہیں اور وہ اپنے بندوں کے لیے جو انتظام کرتا ہے، اس پر دنیا و آخرت میں قابلِ تعریف ہے۔

⑯ اگر وہ پاک رب تمھیں ہلاک کر کے ختم کرنا چاہے تو ہلاک کر دے اور تمھاری جگہ کوئی اور مخلوق لے آئے جو اس کی عبادت کرنے والی ہو، اس کے ساتھ کسی کو شریک کرنے والی نہ ہو۔

⑰ تمھیں ہلاک کر کے ختم کرنا اور تمھاری جگہ کسی اور مخلوق کو لانا اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے لیے بالکل مشکل نہیں۔

⑱ کوئی گناہ کرنے والا انسان کسی دوسرے گناہ گار کا گناہ اپنے ذمے نہیں لے گا بلکہ ہر گناہ گار اپنے گناہ کا بوجھ خود اٹھائے گا۔ اگر گناہوں کے بوجھ تلے دبا شخص کسی دوسرے کو گناہوں کا بوجھ اٹھانے کے لیے پکارے گا تو اس کے بوجھ میں سے ذرہ بھر بوجھ بھی کوئی نہیں اٹھائے گا، خواہ جسے وہ پکار رہا ہے وہ اس کا قریبی ہی ہو۔ اے رسول (ﷺ)! آپ تو اللہ کے عذاب سے صرف انھیں ڈرا سکتے ہیں جو غائبانہ طور پر اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور انھوں نے نماز کامل طریقے سے ادا کی تو وہی لوگ آپ کے ڈرانے سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ جو شخص گناہوں سے پاک ہو جائے .....اور سب سے بڑا گناہ اللہ کے ساتھ شرک ہے.....تو وہ اپنے ہی لیے پاک ہوتا ہے کیونکہ اس کا نفع اسی کو ہوگا۔ اللہ تعالیٰ تو اس کی اطاعت سے بے نیاز ہے اور قیامت کے دن حساب کتاب اور جزا کے لیے اسی کی طرف لوٹنا ہے۔

فوائد: ❀ سمندروں کو تابع کرنا، دن اور رات کا ایک دوسرے کے پیچھے آنا اور سورج چاند کو پابند کرنا، بندوں پر اللہ تعالیٰ کے انعامات میں سے ہیں لیکن لوگ ان نعمتوں کے عادی ہو چکے ہیں اور ان سے غافل رہتے ہیں۔ ❀ مشرکوں کی عقل ماری جاتی ہے جب وہ ایسے بتوں کو پکارتے ہیں جو نہ سنتے ہیں نہ سمجھتے ہیں۔

❀ اللہ تعالیٰ کا محتاج ہونا انسان کی لازمی صفت ہے جبکہ غنیٰ اللہ تعالیٰ کی صفتِ کمال ہے۔

❀ تزکیۂ نفس (ذاتی پاکیزگی) کا انحصار خود انسان پر ہے، وہ چاہے تو اس کی حفاظت کرے اور چاہے تو اسے ضائع کر دے۔

وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ﴿١٩﴾ وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ ﴿٢٠﴾
وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ ﴿٢١﴾ وَمَا يَسْتَوِي الْاَحْيَآءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي
الْقُبُوْرِ ﴿٢٢﴾ اِنْ اَنْتَ اِلَّا نَذِيْرٌ ﴿٢٣﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ
بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ؕ وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ ﴿٢٤﴾
وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ جَآءَتْهُمْ
رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ﴿٢٥﴾ ثُمَّ
اَخَذْتُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۫ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿٢٦﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ ع 3 12 15
اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا
اَلْوَانُهَا ؕ وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌۢ بِيْضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ
اَلْوَانُهَا وَغَرَابِيْبُ سُوْدٌ ﴿٢٧﴾ وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ
وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ ؕ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ
مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ ﴿٢٨﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ
يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا
رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ﴿٢٩﴾

(19) کافر اور مومن مقام و مرتبہ میں برابر نہیں ہو سکتے جس طرح اندھا اور دیکھنے والا برابر نہیں۔

(20) نہ کفر اور ایمان برابر ہیں جیسے اندھیرے اور روشنی برابر نہیں۔

(21) نہ جنت اور جہنم اپنے اثرات میں برابر ہیں جیسا کہ سایہ اور گرم ہوا برابر نہیں۔

(22) مومن اور کافر برابر نہیں ہو سکتے جس طرح زندہ اور مردہ افراد برابر نہیں۔ بلاشبہ اللہ جسے ہدایت دینا چاہے، اسے سنا دیتا ہے۔ اے رسول (ﷺ)! آپ ان کافروں کو نہیں سنا سکتے جو قبروں میں موجود مُردوں کی طرح ہیں۔

(23) آپ تو بس انھیں اللہ کے عذاب سے ڈرانے والے ہیں۔

(24) اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ ہم نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے جس میں کوئی شک وشبہ نہیں۔ آپ ایمان والوں کو اس عزت والے بدلے کی خوشخبری سنانے والے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے تیار کیا ہے اور کافروں کو اس دردناک عذاب سے ڈرانے والے ہیں جو اس نے ان کے لیے تیار کیا ہے۔ اگلی امتوں میں سے کوئی امت ایسی نہیں گزری جس میں اللہ کی طرف سے کوئی رسول نہ آیا ہو جو انھیں اللہ کے عذاب سے ڈراتا تھا۔

(25) اے رسول (ﷺ)! اگر آپ کی قوم آپ کو جھٹلا دے تو اس پر صبر کریں کیونکہ آپ پہلے رسول نہیں ہیں جسے اس کی قوم نے جھٹلایا ہے۔ یقیناً ان سے پہلی امتوں نے بھی اپنے رسولوں کو جھٹلایا تھا جیسے عاد، ثمود اور قومِ لوط نے۔ ان کے رسول ان کے پاس اللہ کی طرف سے اپنی صداقت کے واضح دلائل و معجزات لے کر آئے اور ان کے رسول ان کے غور وفکر اور تدبر کرنے والوں کے پاس صحیفے اور روشن کتابیں بھی لے کر آئے۔

(26) اس کے باوجود انھوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کے ساتھ کفر کیا اور اللہ کی طرف سے جو پیغام وہ رسول لائے تھے، انھوں نے اس کی تصدیق نہ کی تو میں نے ان لوگوں کو ہلاک کر دیا جنھوں نے کفر کیا۔ سوغور وفکر کیجیے اے رسول (ﷺ)! میرا ان پر انکار کرنا کیسا تھا کہ میں نے انھیں برباد کر دیا۔

(27) اے رسول (ﷺ)! کیا آپ نے دیکھا نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے بارش کا پانی نازل کیا، پھر درختوں کو اس سے سیراب کر کے ہم نے اس پانی کے ساتھ سرخ، سبز اور زرد وغیرہ مختلف رنگوں کے پھل نکالے۔ اور پہاڑوں کی مختلف پٹیاں ہیں، کوئی سفید ہے تو کوئی سرخ اور کئی گہری سیاہ ہیں۔

(28) اور اسی طرح آدمیوں، جانوروں اور چوپایوں (اونٹ، گائے اور بکری) میں بھی مذکورہ چیزوں کی طرح مختلف رنگ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے مقام و مرتبہ کی تعظیم کرنے اور اس سے ڈرنے والے اس کے عالم بندے ہی ہیں کیونکہ وہ اس کی صفات، شریعت اور قدرت کے دلائل سے واقف ہیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ سب پر غالب ہے، اس پر کوئی غالب نہیں آ سکتا۔ اس کے بندوں میں سے جو اس کے حضور توبہ کرے، وہ اس کے گناہ بے حد بخشنے والا ہے۔

(29) بلاشبہ جو لوگ اللہ کی کتاب پڑھتے ہیں جسے ہم نے اپنے رسول ﷺ پر نازل کیا اور جو کچھ اس میں ہے، اس پر عمل کرتے ہیں اور انھوں نے اچھے طریقے سے نماز ادا کی اور جو رزق ہم نے انھیں دیا، اس میں سے چھپا کر اور علانیہ زکاۃ وغیرہ کی صورت میں خرچ بھی کیا۔ وہ ان اعمال سے اللہ تعالیٰ کے ہاں ایسی تجارت کی امید رکھتے ہیں جو کبھی گھاٹے اور خسارے میں نہ ہوگی۔

فوائد:

- حق اور اہلِ حق کی باطل اور اہلِ باطل سے مماثلت اور برابری کی نفی کی گئی ہے۔
- ہمارے رسول ﷺ سے پہلے رسولوں کی کثرت اللہ تعالیٰ کی رحمت اور مخلوق کی ہٹ دھرمی اور سرکشی کی دلیل ہے۔
- جھٹلانے والوں کو ہلاک کرنا اللہ تعالیٰ کا دستور ہے۔
- ایمان کی صفت نفع بخش تجارت اور کفر کی صفت گھاٹے کی تجارت ہے۔

لِيُوَفِّيَهُمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدَهُمْ مِّن فَضْلِهِ ۚ إِنَّهُ غَفُورٌ
شَكُورٌ ﴿٣٠﴾ وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا
لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ بِعِبَادِهِ لَخَبِيرٌ بَصِيرٌ ﴿٣١﴾ ثُمَّ أَوْرَثْنَا
الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۖ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ ۚ
وَمِنْهُم مُّقْتَصِدٌ ۚ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ
هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ﴿٣٢﴾ جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا يُحَلَّوْنَ
فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِن ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا ۖ وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ ﴿٣٣﴾
وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ۖ إِنَّ رَبَّنَا
لَغَفُورٌ شَكُورٌ ﴿٣٤﴾ الَّذِي أَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِن فَضْلِهِ ۖ
لَا يَمَسُّنَا فِيهَا نَصَبٌ وَلَا يَمَسُّنَا فِيهَا لُغُوبٌ ﴿٣٥﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا
لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ ۖ لَا يُقْضَىٰ عَلَيْهِمْ فَيَمُوتُوا وَلَا يُخَفَّفُ
عَنْهُم مِّنْ عَذَابِهَا ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي كُلَّ كَفُورٍ ﴿٣٦﴾ وَهُمْ
يَصْطَرِخُونَ فِيهَا ۖ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ
الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ ۚ أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَن
تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ ۖ فَذُوقُوا فَمَا لِلظَّالِمِينَ مِن نَّصِيرٍ ﴿٣٧﴾ ع 4 11 16

(30) تا کہ اللہ تعالیٰ انھیں ان کے اعمال کا پورا پورا ثواب دے اور اپنے فضل سے انھیں زیادہ دے، اور یہی اس کے لائق ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان صفات والوں کے گناہ بے حد بخشنے والا اور ان کے اچھے اعمال کی قدردانی کرنے والا ہے۔

(31) اے رسول ﷺ! ہم نے آپ کی طرف جو کتاب وحی کی ہے، وہ ایسا حق ہے جس میں کوئی شک وشبہ نہیں، جسے اللہ تعالیٰ نے اگلی کتابوں کی تصدیق کے لیے نازل فرمایا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے پوری طرح باخبر، خوب دیکھنے والا ہے، چنانچہ وہ ہر امت کے رسول کی طرف ایسی وحی کرتا ہے جس کی انھیں اپنے دور میں ضرورت ہوتی ہے۔

(32) پھر ہم نے امتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو، جسے ہم نے ساری امتوں سے برگزیدہ بنایا، قرآن عطا فرمایا۔ اب ان میں سے کچھ تو حرام کردہ کام کر کے اور فرائض و واجبات ترک کر کے خود پر ظلم کرنے والے ہیں اور کچھ ان میں سے واجبات کی ادائیگی کر کے اور حرام کو ترک کر کے درمیانی راہ چلنے والے ہیں، اگرچہ وہ بعض مستحب امور کو ترک کرتے اور بعض مکروہ کام کرتے ہیں۔ کچھ ان میں سے اللہ کے حکم سے نیکیوں میں آگے بڑھنے والے ہیں۔ یہ وہ ہیں جو واجبات و مستحبات ادا کرتے اور حرام و مکروہات کو ترک کر دیتے ہیں۔ یہ مذکورہ امر کہ اس امت کو چن لینا اور اسے قرآن عطا کرنا، اتنا بڑا فضل واحسان ہے کہ کوئی احسان اس کے برابر نہیں۔

(33) یہ پسندیدہ اور چنے ہوئے لوگ اپنے قیام کی جنتوں میں داخل ہوں گے جہاں انھیں موتی اور سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور جنت میں ان کا لباس ریشم کا ہوگا۔

(34) وہ جنت میں داخل ہونے کے بعد کہیں گے: تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہم سے غم دور کر دیا جو ہمیں آگ میں داخل ہونے کے خوف کی وجہ سے لاحق تھا۔ بلاشبہ ہمارا رب اپنے توبہ کرنے والے بندوں کے گناہ بے حد بخشنے والا اور ان کی اطاعت کا بڑا قدردان ہے۔

(35) وہ جس نے ہمیں اپنے فضل سے ہمیشہ رہنے کے گھر میں اتارا جہاں سے کہیں اور نہیں جانا ہوگا اور اس کے حصول میں ہماری قوت وطاقت کا کوئی عمل دخل نہیں۔ اس میں ہمیں تھکاوٹ ہوگی نہ کسی تکلیف ومشقت کا سامنا ہوگا۔

جب اللہ تعالیٰ نے اپنے پسندیدہ اور برگزیدہ بندوں کی جزا کا ذکر کیا تو ساتھ ہی ان میں سے رذیل اور گھٹیا لوگوں کی سزا کا تذکرہ بھی کیا، اور وہ کافر ہیں، چنانچہ فرمایا:

(36) جن لوگوں نے اللہ کے ساتھ کفر کیا، ان کے لیے جہنم کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ ان کے لیے موت کا فیصلہ نہیں کیا جائے گا کہ وہ مر جائیں اور عذاب سے راحت پا جائیں اور نہ ان سے جہنم کا عذاب کچھ ہلکا ہوگا۔ اسی طرح کی جزا اور بدلہ قیامت کے دن ہم ہر اس شخص کو دیں گے جو اپنے رب کی نعمتوں کا منکر ہو۔

(37) وہ اس میں بلند آواز سے چیختے چلاتے درخواست کریں گے: اے ہمارے رب! ہمیں آگ سے نکال دے۔ ہم تیری رضا کے حصول کے لیے اور تیرے عذاب سے بچنے کے لیے نیک عمل کریں گے جو ہمارے ان عملوں سے بالکل مختلف ہوں گے جو ہم دنیا میں پہلے کر کے آئے ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ انھیں جواب دے گا: کیا ہم نے تمھیں اتنی عمر نہ دی تھی کہ جسے نصیحت حاصل کرنا ہوتی وہ نصیحت حاصل کر لیتا اور اللہ کے حضور توبہ کرتا اور نیک اعمال کرتا؟ تمھیں اللہ کے عذاب سے ڈرانے والا رسول بھی تمھارے پاس آیا تھا۔ اس سب کے بعد تمھاری کوئی دلیل معتبر ہے نہ کوئی عذر قابلِ قبول ہے، اب تم آگ کا عذاب چکھو۔ کفر اور نافرمانیاں کر کے خود پر ظلم کرنے والوں کا کوئی مددگار نہیں جو انھیں اللہ کے عذاب سے بچائے یا اس میں کوئی کمی کرا سکے۔

فوائد: ❀ محمد رسول اللہ ﷺ کی امت کو دوسری امتوں پر فضیلت حاصل ہے۔

❀ مومنوں کے ایمان کے تفاوت اور فرق کا مطلب یہ ہے کہ دنیا و آخرت میں ان کا مقام و مرتبہ اسی اعتبار سے ہوگا۔

❀ وقت امانت ہے جس کی حفاظت فرض ہے، چنانچہ جس نے اسے ضائع کیا، وہ اس دن پچھتائے گا جس روز پچھتانا فائدہ نہ دے گا۔

إِنَّ اللّٰهَ عٰلِمُ غَيْبِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ
الصُّدُوْرِ ﴿۳۸﴾ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ فِي الْاَرْضِ ؕ فَمَنْ كَفَرَ
فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ؕ وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اِلَّا
مَقْتًا ۚ وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ اِلَّا خَسَارًا ﴿۳۹﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ
شُرَكَآءَكُمُ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا
مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۚ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا
فَهُمْ عَلٰى بَيِّنَتٍ مِّنْهُ ۚ بَلْ اِنْ يَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ
بَعْضًا اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۴۰﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
اَنْ تَزُوْلَا ۚ وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ
بَعْدِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ﴿۴۱﴾ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ
اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ لَّيَكُوْنُنَّ اَهْدٰى مِنْ اِحْدَى
الْاُمَمِ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ مَّا زَادَهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا ﴿۴۲﴾ اِسْتِكْبَارًا
فِي الْاَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ ؕ وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا
بِاَهْلِهٖ ؕ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِيْنَ ۚ فَلَنْ تَجِدَ
لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا ﴿۴۳﴾

(38) بلاشبہ اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ چیزوں کو جاننے والا ہے۔ اس سے ان کی کوئی چیز چھپی نہیں۔ بلاشبہ وہ اس خیر اور شر کو بھی اچھی طرح جانتا ہے جو اس کے بندے اپنے سینوں میں چھپاتے ہیں۔

(39) اے لوگو! اللہ ہی ہے جس نے تمھیں زمین میں ایک دوسرے کا نائب بنایا تاکہ وہ تمھیں آزمائے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔ سو جس نے اللہ کے اور رسولوں کی لائی ہوئی تعلیمات کے ساتھ کفر کیا، اس کے کفر کا گناہ اور عذاب اسی کو ہوگا۔ اس کا کفر اس کے رب کا کچھ نہیں بگاڑے گا۔ کافروں کا کفران کے پاک پروردگار کے نزدیک ناراضی بڑھانے ہی کا باعث ہوتا ہے اور کافروں کا کفر خسارہ بڑھانے ہی کا سبب بنتا ہے، اس طرح کہ وہ سب کچھ ضائع کر دیتے ہیں جو ان کے ایمان کی صورت میں اللہ نے جنت میں ان کے لیے تیار کر رکھا تھا۔

(40) اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہہ دیں: مجھے اپنے ان شریکوں کے بارے میں بتاؤ جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو، انھوں نے زمین میں کیا بنایا ہے؟ کیا انھوں نے اس کے پہاڑ پیدا کیے ہیں؟ کیا اس میں نہریں جاری کی ہیں؟ کیا اس کے جانور بنائے ہیں؟ یا آسمانوں کی تخلیق میں وہ اللہ کے ساتھ شریک تھے؟ یا ہم نے انھیں کوئی کتاب دی ہے جس میں اس بات کی دلیل ہو کہ ان کا اپنے شریکوں کی عبادت کرنا صحیح ہے؟ ان میں سے کسی چیز کا وجود نہیں بلکہ یہ کفر اور نافرمانیوں کے ذریعے سے اپنے آپ پر ظلم کرنے والے لوگ ایک دوسرے سے نرے دھوکے کی باتوں کا وعدہ کرتے آ رہے ہیں۔

(41) بلاشبہ اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کو تھامے ہوئے ہے کہ انھیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار نہیں ہونے دیتا۔ فرض کریں اگر وہ اپنی جگہ سے ہٹ جائیں اور ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جائیں تو اللہ کے سوا کوئی انھیں تھام نہیں سکتا۔ بلاشبہ وہ نہایت بردبار ہے کہ جلد سزا نہیں دیتا اور اپنے توبہ کرنے والے بندوں کے گناہ بے حد بخشنے والا ہے۔

(42) ان جھٹلانے والے کافروں نے بڑی پختہ اور زوردار قسمیں کھائی تھیں کہ اگر ان کے پاس اللہ کی طرف سے اس کے عذاب سے ڈرانے والا کوئی رسول آیا تو وہ یہود و نصاریٰ اور دیگر لوگوں سے زیادہ استقامت، ثابت قدمی اور حق کی پیروی کرنے والے ہوں گے، پھر جب محمد رسول اللہ ﷺ ان کے پاس اپنے رب کے رسول بن کر آ گئے جنھوں نے انھیں اللہ کے عذاب سے ڈرایا تو ان کی آمد کفار کی حق سے زیادہ دوری اور باطل سے لگاؤ کا سبب بنی، چنانچہ انھوں نے اپنے سے پہلے لوگوں سے زیادہ ہدایت یافتہ ہونے کی جو پختہ قسمیں کھائی تھیں، انھیں بالکل پورا نہ کیا۔

(43) جن باتوں پر انھوں نے اللہ کے نام کی قسمیں کھائی تھیں، وہ کسی اچھی نیت اور مثبت ارادے کی بنیاد پر نہیں تھیں بلکہ وہ زمین میں تکبر کے اظہار اور لوگوں کو دھوکا دینے کے لیے تھیں۔ بری تدبیروں کا وبال ان بری تدبیریں کرنے والوں ہی پر پڑتا ہے تو کیا یہ تکبر کرنے والے سازشی اب صرف اللہ کے دستور کے منتظر ہیں؟ وہ دستور ان کو ہلاک کرنا ہے جس طرح اس نے ان کے بڑوں کو ہلاک کیا، لہٰذا آپ تکبر کرنے والوں کی ہلاکت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے دستور میں ہرگز کوئی تبدیلی نہیں پائیں گے کہ وہ عذاب ان پر واقع نہ ہو یا ان کے علاوہ کسی اور پر واقع ہو جائے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا قطعی دستور اور طریقہ ہے۔

فوائد:
- اللہ تعالیٰ کا علم ہر چیز کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔
- کفر، اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا سبب اور خسارے اور بدبختی کی راہ ہے۔
- مشرکوں کے پاس ان کے شرک کی کوئی عقلی و نقلی دلیل نہیں ہے۔
- ظالم کی سازش جلد یا دیر سے اس کی تباہی کا باعث بنتی ہے۔

أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَانُوا أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۚ وَمَا
كَانَ اللَّهُ لِيُعْجِزَهُ مِن شَيْءٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ ۚ
إِنَّهُ كَانَ عَلِيمًا قَدِيرًا ﴿٤٤﴾ وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللَّهُ النَّاسَ بِمَا
كَسَبُوا مَا تَرَكَ عَلَىٰ ظَهْرِهَا مِن دَابَّةٍ وَلَٰكِن
يُؤَخِّرُهُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۖ فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ فَإِنَّ
اللَّهَ كَانَ بِعِبَادِهِ بَصِيرًا ﴿٤٥﴾ ع 5 8 17

سُوْرَةُ يٰسٓ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثُوْنَ وَثَلَاثٌ اٰيَةً وَّخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ
يٰسٓ ﴿١﴾ وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ ﴿٢﴾ إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿٣﴾ عَلَىٰ صِرَاطٍ
مُّسْتَقِيمٍ ﴿٤﴾ تَنزِيلَ الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ ﴿٥﴾ لِتُنذِرَ قَوْمًا مَّا أُنذِرَ
آبَاؤُهُمْ فَهُمْ غَافِلُونَ ﴿٦﴾ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلَىٰ أَكْثَرِهِمْ فَهُمْ
لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٧﴾ إِنَّا جَعَلْنَا فِي أَعْنَاقِهِمْ أَغْلَالًا فَهِيَ إِلَى
الْأَذْقَانِ فَهُم مُّقْمَحُونَ ﴿٨﴾ وَجَعَلْنَا مِن بَيْنِ أَيْدِيهِمْ
سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ ﴿٩﴾

(44) کیا آپ کو جھٹلانے والے یہ قریش زمین میں چلے پھرے نہیں اور انھوں نے غور نہیں کیا کہ ان سے پہلی امتوں کے جن لوگوں نے جھٹلایا، ان کا انجام کیا ہوا؟ کیا ان کا انجام نہایت برا نہیں ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں ہلاک کر دیا، حالانکہ وہ قریش سے زیادہ قوت و طاقت والے تھے؟ اللہ ایسا نہیں ہے کہ آسمانوں اور زمین کی کوئی چیز اس سے چھپی رہ جائے۔ بلاشبہ وہ ان جھٹلانے والوں کے اعمال کو خوب جاننے والا ہے۔ ان کا کوئی عمل اس سے اوجھل اور چھپا نہیں رہتا۔ وہ جب چاہے انھیں ہلاک کرنے پر پوری طرح قادر ہے۔

(45) اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کو ان کے برے اعمال اور گناہوں کی سزا جلد دے دیتا تو تمام اہلِ زمین کو اور ان کی زیرِ ملکیت تمام جانوروں اور اموال کو فوراً ہلاک کر دیتا لیکن اللہ تعالیٰ انھیں ایک مقرر وقت تک کے لیے مہلت دے رہا ہے جو اس کے علم میں ہے اور وہ ہے قیامت کا دن۔ جب قیامت کا دن آ جائے گا تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو خوب دیکھنے والا ہے۔ اس سے ان کی کوئی چیز چھپی نہیں، چنانچہ وہ انھیں ان کے اعمال کی جزا دے گا۔ اگر وہ اچھے ہوئے تو بدلہ بھی اچھا ہوگا اور اگر برے ہوئے تو بدلہ بھی برا ہوگا۔

سورۂ یٰسٓ مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: رسالت اور بعثت کا اثبات اور ان کے دلائل۔

تفسیر: (1) ﴿يٰسٓ﴾ اس طرح کے حروف پر تفصیلی کلام سورۂ بقرہ کے شروع میں گزر چکا ہے۔

(2) اللہ تعالیٰ قرآن مجید کی قسم کھا رہا ہے جس کی آیتیں محکم ہیں اور باطل اس کے آگے پیچھے کسی طرف سے نہیں آ سکتا۔

(3) اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ آپ ان رسولوں میں سے ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی طرف بھیجا ہے تاکہ وہ انھیں صرف اکیلے اللہ کی توحید اور عبادت کا حکم دیں۔

(4)، (5) ایک ایسے منہج (راستے) اور شریعت پر جو سیدھی اور مستحکم ہے۔ یہ صحیح راستہ اور مضبوط شریعت آپ کے سب پر غالب رب کی نازل کی ہوئی ہے جس پر کوئی غالب نہیں آ سکتا، جو اپنے مومن بندوں پر نہایت رحم کرنے والا ہے۔

(6) یہ ہم نے آپ کی طرف اس لیے نازل کیا تاکہ آپ ایک قوم کو ڈرائیں اور انھیں خبردار کریں اور وہ ہیں عرب جن کے پاس مدت سے کوئی رسول ڈرانے کے لیے نہیں آیا، اس لیے وہ ایمان اور توحید سے غافل ہیں۔ یہی حالت ہر اس امت کی ہے جس کو ڈرانے کا سلسلہ کٹا رہا، اس لیے انھیں ضرورت ہے کہ ان کے پاس کوئی رسول آئے جو انھیں نصیحت کرے۔

(7) ان میں سے اکثریت پر اس وقت اللہ کا عذاب لازم ہوا جب ان کے پاس اللہ کی طرف سے اس کے رسول کی زبانی حق پہنچ گیا اور وہ اس پر ایمان نہ لائے اور اپنے کفر پر ڈٹے رہے، چنانچہ وہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہ لائیں گے اور نہ اس حق پر عمل کریں گے جو ان کے پاس آیا۔

(8) ان کی مثال اس بارے میں ان لوگوں کی طرح ہے جن کی گردنوں میں طوق ڈال دیے گئے ہوں اور ان کے ہاتھ اکٹھے کر کے ان کی گردن کے ساتھ جبڑوں کے نیچے باندھ دیے گئے ہوں، چنانچہ وہ اپنے سروں کو آسمان کی طرف اٹھانے پر مجبور ہوں اور انھیں نیچا کرنے کی طاقت بھی نہ رکھتے ہوں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ پر ایمان لانے سے جکڑے ہوئے ہیں، اس لیے وہ اسے قبول نہیں کرتے اور اس کی خاطر اپنے سر نہیں جھکاتے۔

(9) ہم نے حق قبول کرنے سے ان کے سامنے ایک آڑ کھڑی کر دی، ان کے پیچھے بھی ایک آڑ کھڑی کر دی اور ہم نے ان کی آنکھوں پر حق سے پردہ کر دیا ہے، اس لیے وہ اس طرح نہیں دیکھ سکتے کہ اس سے فائدہ اٹھائیں۔ ان کے ساتھ یہ سب کچھ ان کی دشمنی و سرکشی ظاہر ہونے اور کفر پر ان کے اصرار کے بعد ہوا۔

فوائد: ❀ سرکشی حق کی طرف ہدایت پانے میں بہت بڑی رکاوٹ ہے۔

❀ قرآن مجید پر عمل اور اللہ تعالیٰ کا ڈر جنت میں داخل ہونے کے اسباب میں سے ہیں۔

وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٠﴾
اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ ۚ
فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ ﴿١١﴾ اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى
وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ ۭ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ
اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ﴿١٢﴾ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ ۘ اِذْ
جَاۗءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿١٣﴾ اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا
فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ﴿١٤﴾ قَالُوْا
مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَيْءٍ ۙ
اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ﴿١٥﴾ قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ اِنَّآ اِلَيْكُمْ
لَمُرْسَلُوْنَ ﴿١٦﴾ وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿١٧﴾ قَالُوْٓا
اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَىِٕنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ
مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١٨﴾ قَالُوْا طَاۗىِٕرُكُمْ مَّعَكُمْ ۭ اَىِٕنْ
ذُكِّرْتُمْ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿١٩﴾ وَجَاۗءَ مِنْ اَقْصَا
الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٢٠﴾
اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْـَٔلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿٢١﴾

وقف لازم | وقف غفران | ع 1 12 18

(10) اے نبی (ﷺ)! حق کے مخالف ان کافروں کو آپ کا ڈرانا یا نہ ڈرانا برابر ہے، وہ اس پر ایمان نہیں لائیں گے جو آپ اللہ کی طرف سے ان کے پاس لائے ہیں۔

(11) بلاشبہ آپ کے ڈرانے سے صحیح معنوں میں فائدہ وہ شخص اٹھاتا ہے جس نے اس قرآن کی تصدیق کی اور اس کے احکام کی پیروی کی، نیز وہ تنہائی میں جب اللہ کے سوا اسے کوئی نہ دیکھتا ہو، اپنے رب سے ڈرا، لہٰذا جس کی یہ صفات ہوں اسے خوشخبری سنا دیں کہ اللہ نے اس کے گناہ مٹا دیے ہیں اور اس کی بخشش کر دی ہے اور آخرت میں جنت میں داخلے کی صورت میں عظیم ثواب اس کا انتظار کر رہا ہے۔

(12) بلاشبہ ہم قیامت کے دن حساب کتاب کے لیے مُردوں کو دوبارہ اٹھا کر زندہ کریں گے اور دنیا کی زندگی میں وہ جو اچھے یا برے عمل کر رہے ہیں، انھیں ہم لکھتے جا رہے ہیں اور ان کے مرنے کے بعد ان کے اعمال کے باقی رہ جانے والے اثرات بھی لکھیں گے، وہ اچھے ہوں، جیسے صدقۂ جاریہ، یا برے، جیسے کفر۔ ہم نے ہر چیز ایک واضح کتاب میں درج کر رکھی ہے اور وہ ہے لوحِ محفوظ۔

(13) اے رسول (ﷺ)! ان جھٹلانے اور دشمنی کرنے والوں کے لیے ایک مثال بیان کریں جو ان کے لیے عبرت ہو، اور وہ قصہ ہے ایک بستی والوں کا جن کے پاس ان کے رسول آئے۔

(14) جب ہم نے ابتدا میں ان کی طرف دو رسول بھیجے تاکہ وہ انھیں اللہ کی توحید اور اس کی عبادت کی طرف بلائیں تو انھوں نے ان دونوں رسولوں کو جھٹلا دیا، پھر ہم نے انھیں مزید تقویت دینے کے لیے ان کے ساتھ تیسرا رسول بھیجا۔ ان تینوں رسولوں نے بستی والوں سے کہا: ہم تینوں تمھاری طرف رسول بن کر آئے ہیں تاکہ تمھیں اللہ کی توحید اور اس کی شریعت کی پیروی کی دعوت دیں۔

(15) اس بستی والوں نے ان رسولوں سے کہا: تم تو ہماری طرح عام آدمی ہی ہو۔ تمھیں ہم پر کوئی امتیازی حیثیت حاصل نہیں اور رحمٰن نے تم پر کوئی وحی نہیں اتاری۔ تم اپنے اس دعوے میں اللہ پر سراسر جھوٹ بول رہے ہو۔

(16) ان تینوں رسولوں نے بستی والوں کے جھٹلانے کا رد کرتے ہوئے کہا: اے بستی والو! ہمارا رب جانتا ہے کہ یقیناً ہم اسی اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں اور وہی دلیل کے طور پر ہمیں کافی ہے۔

(17) ہمارے ذمے تو بس یہ ہے کہ ہمیں جو کچھ تمھیں پہنچانے کا حکم ہے، وہ واضح طور پر پہنچا دیں اور ہم تمھاری ہدایت کا اختیار نہیں رکھتے۔

(18) بستی والوں نے رسولوں سے کہا: ہم تمھیں منحوس سمجھتے ہیں اور اگر تم ہمیں توحید کی دعوت دینے سے باز نہ آئے تو ہم پتھر مار مار کر تمھارا کام تمام کر دیں گے اور تمھیں ہماری طرف سے سخت سزا ملے گی۔

(19) رسولوں نے ان کا رد کرتے ہوئے کہا: تمھاری نحوست تمھارے ساتھ ہی لگی ہوئی ہے اور اس کا سبب تمھارا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرنا اور اس کے رسولوں کی پیروی نہ کرنا ہے۔ کیا اگر ہم تمھیں اللہ کی یاد دلائیں، تو اس کو تم نحوست سمجھتے ہو؟ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ تم کفر اور گناہوں میں حد سے بڑھ جانے والے لوگ ہو۔

(20) بستی کے ایک دور دراز کنارے سے دوڑتا ہوا ایک شخص آیا جسے اپنی قوم کے بارے میں خدشہ تھا کہ وہ رسولوں کو جھٹلا دیں گے اور ان کی طرف سے انھیں قتل کی دھمکیوں اور اذیت دینے کا بھی ڈر تھا۔ اس نے کہا: اے میری قوم! یہ رسول جو کچھ لائے ہیں، ان کی پیروی کرو۔

(21) اے میری قوم! ان کی پیروی کرو جو تم سے اس دعوت کے پہنچانے پر کوئی اجرت نہیں مانگتے اور وہ اللہ کی طرف سے اس کی جو وحی پہنچاتے ہیں، اس میں وہ راہِ راست پر ہیں۔ جس کی یہ صورتِ حال ہو، وہ اس لائق ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔

فوائد: ❀ مومن بندے کے لیے نیک اولاد اور صدقۂ جاریہ وغیرہ کی بڑی فضیلت ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت میں قصص و واقعات کی بڑی اہمیت ہے۔ ❀ بدشگونی اور نحوست کفریہ اعمال میں سے ہیں۔ ❀ اہلِ حق پر دوسروں کی خیر خواہی کرنا فرض ہے۔ ❀ لوگوں کے لیے خیر اور بھلائی پسند کرنا اہلِ ایمان کی صفات میں سے ہے۔

الجزء (23)

وَمَالِيَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٢٢﴾
ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً اِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّيْ
شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا وَّلَا يُنْقِذُوْنِ ﴿٢٣﴾ ۚ اِنِّيْٓ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢٤﴾ اِنِّيْٓ
اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ ﴿٢٥﴾ ؕ قِيْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ؕ قَالَ يٰلَيْتَ قَوْمِيْ
يَعْلَمُوْنَ ﴿٢٦﴾ ۙ بِمَا غَفَرَ لِيْ رَبِّيْ وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ ﴿٢٧﴾ وَمَآ
اَنْزَلْنَا عَلٰى قَوْمِهٖ مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِيْنَ ﴿٢٨﴾
اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ ﴿٢٩﴾ يٰحَسْرَةً عَلَى
الْعِبَادِ ۚ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٣٠﴾ اَلَمْ يَرَوْا
كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٣١﴾ وَاِنْ
كُلٌّ لَّمَّا جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿٣٢﴾ ع وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ ۖ ۚ
اَحْيَيْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَاْكُلُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَجَعَلْنَا فِيْهَا جَنّٰتٍ
مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ ﴿٣٤﴾ ۙ لِيَاْكُلُوْا مِنْ
ثَمَرِهٖ ۙ وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ ؕ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٣٥﴾ سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ
الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٦﴾
وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ ۖ ۚ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ ﴿٣٧﴾ ۙ

وقف غفران

ع 2 20 1

(22) اس نصیحت کرنے والے آدمی نے کہا: مجھے اس اللہ کی عبادت کرنے میں کیا رکاوٹ ہے جس نے مجھے پیدا کیا؟ اور تمھیں اس رب کی عبادت کرنے میں کیا رکاوٹ ہے جس نے تمھیں پیدا کیا اور جزا کے لیے تمھیں اٹھا کر اسی اکیلے کی طرف لوٹایا جائے گا؟ (23) کیا میں اپنے پیدا کرنے والے اس اللہ کو چھوڑ کر ناحق ایسوں کو معبود بناؤں کہ اگر رحمان مجھے کوئی نقصان پہنچانا چاہے تو ان معبودوں کی سفارش مجھے کچھ بھی نفع نہ پہنچا سکے۔ وہ تو میرے نفع ونقصان کے مالک ہیں نہ وہ مجھے اس نقصان سے بچانے کی طاقت رکھتے ہیں جو کفر کی حالت میں مرنے کی صورت میں اللہ تعالیٰ مجھے پہنچانے کا ارادہ کرے۔ (24) بلاشبہ اگر میں نے انھیں اللہ کے سوا معبود بنالیا تو یقیناً میں نے واضح غلطی کی کہ میں نے اس کی عبادت کی جو عبادت کے لائق نہیں اور اس کی عبادت چھوڑ دی جو اس کا حقدار ہے۔ (25) اے میری قوم! میں اپنے اور تم سب کے رب پر ایمان لایا ہوں، لہٰذا میری سنو، تم جو مجھے قتل کی دھمکیاں دیتے ہو، مجھے ان کی کوئی پروا نہیں۔ آخر کار اس کی قوم نے اسے قتل کر ہی دیا تو اللہ نے اسے جنت میں داخل کر دیا۔ (26)، (27) اس کی شہادت کے بعد اس کی عزت بڑھانے کے لیے اس سے کہا گیا: جنت میں داخل ہو جاؤ۔ جب وہ اس میں داخل ہوا اور اس کی نعمتوں کا نظارہ کیا تو یوں خواہش کی: کاش! میری قوم، جس نے مجھے جھٹلایا اور قتل کیا، یہ جان لے کہ میرے رب نے میرے گناہ بخش دیے اور مجھے عزت واکرام سے نوازا ہے، تاکہ وہ لوگ بھی میری طرح ایمان لے آئیں اور میرے جیسی جزا انھیں بھی ملے۔ (28) اس کی قوم جس نے اسے جھٹلایا اور قتل کر دیا، اسے ہلاک کرنے کے لیے ہمیں آسمان سے فرشتوں کا لشکر اتارنے کی ضرورت پیش آئی نہ ہم امتوں پر ان کی ہلاکت کے وقت فرشتے نازل کرنے والے ہیں، بلکہ ان کا معاملہ ہمارے لیے اس سے کہیں زیادہ آسان تھا۔ ہم نے فیصلہ کیا کہ انھیں ایک زوردار آسمانی چیخ کے ساتھ ہلاک کر دیں، نہ کہ عذاب کے فرشتے نازل کر کے۔ (29) سو اس کی قوم کی ہلاکت کی داستان یہی ہے کہ وہ ایک زور کی چیخ تھی جسے ہم نے ان پر مسلط کیا تو وہ سارے مر گئے۔ کوئی ایک بھی ان میں سے باقی نہ رہا۔ ان کی مثال اس آگ کی طرح ہے جو بھڑک رہی ہو اور پھر بجھ جائے تو اس کا کوئی نشان باقی نہ رہے۔ (30) ہائے جھٹلانے والے بندوں کا پچھتاوا اور حسرت جس کا اظہار روزِ قیامت وہ عذاب دیکھ کر کریں گے، یہ اس لیے کہ دنیا میں جب بھی ان کے پاس اللہ کی طرف سے کوئی رسول آیا، انھوں نے اس کا مذاق اڑایا اور اس سے استہزا کیا، اس لیے انجام کار اللہ کے حق میں انھوں نے جو کوتاہی کی، اس پر روز قیامت انھیں پچھتاوا ہوگا۔ (31) کیا رسولوں کو جھٹلانے اور ان کا مذاق اڑانے والوں نے اپنے سے پہلے آنے والی قوموں سے عبرت حاصل نہیں کی؟ یقیناً وہ مر گئے اور دنیا کی طرف دوبارہ کبھی لوٹ کر نہیں آئیں گے بلکہ جو اعمال انھوں نے آگے بھیجے تھے، ان کی طرف چلے گئے اور اللہ جلد انھیں ان اعمال کی جزا دے گا۔ (32) ساری امتیں بغیر کسی استثنا (چھوٹ) کے روزِ قیامت دوبارہ اٹھائے جانے کے بعد ہمارے پاس حاضر ہوں گی تاکہ ہم انھیں ان کے اعمال کی جزا دیں۔ (33) مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے کو جھٹلانے والوں کے لیے اس اٹھائے جانے کے حق ہونے کی ایک نشانی یہ خشک اور بنجر زمین ہے جس پر ہم نے آسمان سے بارش نازل کی، پھر اس میں کئی طرح کی نباتات اگائیں اور ہم نے اس میں مختلف طرح کا غلہ نکالا تاکہ لوگ اسے کھائیں۔ پس جس نے بارش نازل کر کے اس زمین کو زندہ کیا اور اس سے نباتات نکالیں، وہ مُردوں کو زندہ کرنے اور دوبارہ اٹھانے پر بھی قادر ہے۔ (34) ہم نے اس زمین میں، جس پر ہم نے بارش نازل کی، کھجوروں اور انگوروں کے باغات پیدا کر دیے اور ان میں ہم نے پانی کے چشمے جاری کر دیے جو انھیں سیراب کرتے ہیں۔ (35) تاکہ لوگ ان باغات کے پھل کھائیں جو اللہ تعالیٰ نے بطور انعام انھیں دیے جبکہ اس میں ان کی کوشش کا کوئی عمل دخل نہیں۔ کیا وہ اکیلے اللہ کی عبادت کر کے اور اس کے رسولوں پر ایمان لا کر اس کی نعمتوں کا شکر ادا نہیں کرتے؟ (36) اللہ پاک اور بلند ہے جس نے مختلف قسم کی نباتات اور درخت پیدا کیے اور پھر خود انسانوں میں مذکر ومؤنث پیدا کر کے جوڑے بنائے اور خشکی وسمندر وغیرہ میں اللہ کی دیگر کئی مخلوقات ہیں جنھیں لوگ نہیں جانتے۔ (37) لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی توحید کی ایک دلیل یہ ہے کہ ہم دن کے ختم کرنے اور رات کے لانے کے لیے جب دن کو اس سے کھینچ لیتے ہیں تو روشنی کو بھی ختم کر دیتے ہیں اور دن کے ختم ہونے کے بعد تاریکی لے آتے ہیں تو لوگ یکایک اندھیرے میں رہ جاتے ہیں۔

فوائد: ❀ مخلوق جب اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتی ہے تو وہ اس کی نظر میں کس قدر بے قیمت ہو جاتی ہے اور جب اس کی اطاعت کرتی ہے تو اس کے ہاں کس قدر معزز ہو جاتی ہے۔ ❀ مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے کے دلائل میں بنجر زمین کو سرسبز وشاداب نباتات کے ساتھ زندہ کرنا اور اس سے غلہ نکالنا بھی شامل ہے۔

وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ۭ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿38﴾ وَالْقَمَرَ
قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ﴿39﴾ لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ
لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ۭ وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ
يَّسْبَحُوْنَ ﴿40﴾ وَاٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿41﴾
وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا يَرْكَبُوْنَ ﴿42﴾ وَاِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيْخَ
لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَذُوْنَ ﴿43﴾ اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ﴿44﴾ وَاِذَا
قِيْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿45﴾ وَمَا
تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ﴿46﴾ وَاِذَا
قِيْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا
اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَاۗءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗٓ ۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿47﴾
وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿48﴾ مَا يَنْظُرُوْنَ
اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ ﴿49﴾ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ
تَوْصِيَةً وَّلَآ اِلٰٓى اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿50﴾ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ
مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ﴿51﴾ قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا
مِنْ مَّرْقَدِنَا ۜ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿52﴾

ع 3 18 2 — وقف منزل — وقف لازم — وقف غفران

(38) ان کے لیے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی نشانی یہ سورج بھی ہے جو مقرر راستے پر چل رہا ہے جس کی منزل اللہ ہی جانتا ہے جس سے وہ آگے نہیں بڑھتا۔ یہ اندازہ، اس غالب ذات کا ٹھہرایا ہوا ہے جس پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔ وہ ایسا علم والا ہے کہ اس کی مخلوقات کا کوئی بھی معاملہ اس سے چھپا نہیں۔ (39) ان کے لیے اللہ پاک کی توحید کی نشانی یہ چاند بھی ہے جس کی ہر رات کی ہم نے منزلیں مقرر کردی ہیں۔ وہ ابتدا میں چھوٹا ہوتا ہے، پھر بڑھتا ہے اور پھر چھوٹا ہونے لگتا ہے حتی کہ وہ باریکی، جھکاؤ، زردی اور پرانا ہونے میں کھجور کی پرانی اور بوسیدہ ٹیڑھی ٹہنی کی طرح ہو جاتا ہے۔ (40) سورج، چاند اور دن رات کی نشانیاں اللہ کی تقدیر سے طے ہوئی ہیں۔ جو ان کا اندازہ ٹھہرایا گیا ہے، وہ اس سے آگے نہیں بڑھ سکتیں۔ سورج کے لیے یہ ممکن نہیں کہ وہ چاند کو جا پکڑے، اس طرح کہ اس کا مدار تبدیل ہو جائے یا اس کی روشنی جاتی رہے اور نہ رات کی مجال ہے کہ وہ دن سے آگے بڑھ جائے اور اس کا وقت پورا ہونے سے پہلے اس پر داخل ہو جائے۔ مسخر کی گئی یہ تمام مخلوقات اور ان کے علاوہ دیگر سیارے اور ستارے، ان سب کے اللہ تعالیٰ کی تقدیر اور نگرانی سے مخصوص مدار ہیں (جن میں وہ گردش کرتے ہیں)۔ (41) ان کے لیے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اپنے بندوں پر اس کے احسانات کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ ہم نے نوح علیہ السلام کے زمانے میں آنے والے طوفان سے نجات پانے والی اولادِ آدم کو اس کشتی میں سوار کیا جو اللہ تعالیٰ کی دیگر مخلوقات سے بھری ہوئی تھی جس میں اللہ تعالیٰ نے ہر جنس کا جوڑا جوڑا سوار کیا۔ (42) ان کے لیے اللہ کی توحید اور اپنے بندوں پر اس کے انعامات کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ ہم نے ان کے لیے نوح علیہ السلام کی کشتی جیسی اور سواریاں پیدا کیں۔ (43) اگر ہم انھیں غرق کرنا چاہتے تو غرق کر دیتے اور اگر ہم انھیں غرق کرنا چاہتے تو کوئی فریادرس ان کی فریاد سننے والا نہ ہوتا اور جب وہ ہمارے حکم اور فیصلے سے ڈوبتے تو کوئی انھیں بچانے والا بھی نہ ہوتا۔ (44) مگر ہم نے انھیں غرق ہونے سے بچا کر ان پر رحم کیا اور انھیں دوبارہ موقع دیا تاکہ وہ معین مدت تک فائدہ اٹھالیں جس سے وہ تجاوز نہیں کر سکتے۔ یہ سب کچھ اس لیے کیا کہ شاید وہ عبرت حاصل کریں اور ایمان لے آئیں۔ (45) جب ایمان سے منہ موڑنے والے ان مشرکوں سے کہا گیا کہ تم آخرت کے جس معاملے اور سختیوں کی طرف جانے والے ہو، ان سے ڈر جاؤ اور اس پیٹھ پھیر کر جانے والی دنیا سے ہوشیار ہو جاؤ یا امید کرتے ہوئے کہ اللہ تم پر اپنی رحمت کے ساتھ احسان کرے تو انھوں نے اس بات کو نہ مانا اور اس کی پروانہ کرتے ہوئے اس سے منہ پھیر لیا۔ (46) ان سرکش مشرکوں کے پاس اللہ کی توحید اور اسی ایک کے عبادت کا حق دار ہونے پر دلالت کرنے والی آیتیں جب بھی آتی ہیں تو وہ انھیں غیر معتبر سمجھ کر ان سے منہ پھیر لیتے ہیں۔ (47) جب ان سرکشوں اور دشمنی رکھنے والوں سے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمھیں جو اموال دیے ہیں، ان سے فقراء اور مساکین کی مدد کرو تو وہ انکار کرتے اور ایمان والوں کے بارے میں ہرزہ سرائی کرتے ہوئے جواب دیتے ہیں: کیا ہم انھیں کھلائیں کہ جنھیں اگر اللہ کھلانا چاہتا تو ضرور خود کھلا دیتا؟ لہٰذا ہم اللہ کی مشیت و مرضی کی مخالفت نہیں کر سکتے۔ اے ایمان والو! تم واضح غلطی پر اور حق سے بہت دور ہو۔ (48) جو کافر مرنے کے بعد دوبارہ جی اٹھنے کے منکر ہیں اور اس کی تکذیب کرتے ہوئے اسے محال سمجھتے ہیں، وہ کہتے ہیں: اے مومنو! اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو کہ مرنے کے بعد دوبارہ اٹھایا جائے گا تو یہ اٹھانا کب ہوگا؟ (49) مرنے کے بعد دوبارہ جی اٹھنے کو جھٹلانے والے اور اسے محال سمجھنے والے بس اس پہلی پھونک کا انتظار کر رہے ہیں جب صور میں پھونکا جائے گا اور یہ چیخ ان پر اچانک آجائے گی جبکہ وہ اپنے دنیاوی کاموں خرید و فروخت، کھیتی باڑی اور جانور چرانے میں مصروف ہوں گے۔ (50) جب یہ چیخ ان پر اچانک آجائے گی تو یہ ایک دوسرے کو وصیت کر سکیں گے نہ اپنے گھروں اور اہل و عیال کے پاس لوٹنے کی طاقت رکھیں گے بلکہ اپنے کاموں میں مشغول وہیں مر جائیں گے۔ (51) صور میں دوسری بار قبروں سے اٹھانے کے لیے پھونکا جائے گا تو تمام لوگ اپنی قبروں سے نکل کر حساب کتاب اور جزا کے لیے اپنے رب کی طرف دوڑیں گے۔ (52) دوبارہ اٹھنے کے منکر یہ کافر ندامت سے کہیں گے: ہائے ہماری بربادی! ہمیں ہماری قبروں سے کس نے اٹھایا؟ تو ان کے سوال کا جواب دیا جائے گا: یہی ہے جس کا اللہ نے وعدہ کیا تھا، بلاشبہ اس نے واقع ہو کر رہنا تھا اور اس بارے میں رسولوں نے اپنے رب کی طرف سے جو کچھ پہنچایا تھا، اس میں وہ سچے تھے۔

فوائد: ❀ توحید کے دلائل میں سے زمین و آسمان میں مخلوقات پیدا کرنا اور انھیں ایک اندازے کے مطابق چلانا بھی ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کی تربیت کا طریقہ یہ بھی ہے کہ اس نے ان کے سامنے اپنی آیات اور نشانیاں رکھ دی ہیں جن سے وہ دلیل پکڑ سکتے ہیں کہ ان کے دین و دنیا کا نفع کس میں ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ نے بندوں کو اختیار دیا اور انھیں یہ طاقت دی کہ وہ اللہ کے حکم پر عمل کریں اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز رہیں، پھر جب وہ اسے چھوڑ دیں جس کے کرنے کا ان کو حکم دیا گیا تو یہ ان کے اپنے اختیار اور مرضی سے ہوگا۔

إِن كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَٰحِدَةً فَإِذَا هُمْ جَمِيعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُونَ ﴿٥٣﴾
فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا وَلَا تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٥٤﴾ إِنَّ
أَصْحَٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِى شُغُلٍ فَٰكِهُونَ ﴿٥٥﴾ هُمْ وَأَزْوَٰجُهُمْ فِى ظِلَٰلٍ
عَلَى الْأَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔونَ ﴿٥٦﴾ لَهُمْ فِيهَا فَٰكِهَةٌ وَلَهُم مَّا يَدَّعُونَ ﴿٥٧﴾
سَلَٰمٌ قَوْلًا مِّن رَّبٍّ رَّحِيمٍ ﴿٥٨﴾ وَٱمْتَٰزُوا۟ ٱلْيَوْمَ أَيُّهَا ٱلْمُجْرِمُونَ ﴿٥٩﴾
أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يَٰبَنِىٓ ءَادَمَ أَن لَّا تَعْبُدُوا۟ ٱلشَّيْطَٰنَ إِنَّهُۥ لَكُمْ عَدُوٌّ
مُّبِينٌ ﴿٦٠﴾ وَأَنِ ٱعْبُدُونِى هَٰذَا صِرَٰطٌ مُّسْتَقِيمٌ ﴿٦١﴾ وَلَقَدْ أَضَلَّ
مِنكُمْ جِبِلًّا كَثِيرًا ۖ أَفَلَمْ تَكُونُوا۟ تَعْقِلُونَ ﴿٦٢﴾ هَٰذِهِۦ جَهَنَّمُ ٱلَّتِى
كُنتُمْ تُوعَدُونَ ﴿٦٣﴾ ٱصْلَوْهَا ٱلْيَوْمَ بِمَا كُنتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿٦٤﴾ ٱلْيَوْمَ
نَخْتِمُ عَلَىٰٓ أَفْوَٰهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ أَيْدِيهِمْ وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُم بِمَا كَانُوا۟
يَكْسِبُونَ ﴿٦٥﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلَىٰٓ أَعْيُنِهِمْ فَٱسْتَبَقُوا۟ ٱلصِّرَٰطَ فَأَنَّىٰ
يُبْصِرُونَ ﴿٦٦﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنَٰهُمْ عَلَىٰ مَكَانَتِهِمْ فَمَا ٱسْتَطَٰعُوا۟
مُضِيًّا وَلَا يَرْجِعُونَ ﴿٦٧﴾ وَمَن نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِى ٱلْخَلْقِ ۖ أَفَلَا
يَعْقِلُونَ ﴿٦٨﴾ وَمَا عَلَّمْنَٰهُ ٱلشِّعْرَ وَمَا يَنۢبَغِى لَهُۥٓ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ وَقُرْءَانٌ
مُّبِينٌ ﴿٦٩﴾ لِّيُنذِرَ مَن كَانَ حَيًّا وَيَحِقَّ ٱلْقَوْلُ عَلَى ٱلْكَٰفِرِينَ ﴿٧٠﴾

وقف غفران

ع 4 17 3

(53) جونہی دوسری دفعہ صور میں پھونکا جائے گا، اس کے ساتھ ہی قبروں سے اٹھنے کا معاملہ پیش آجائے گا تو تمام مخلوقات قیامت کے دن حساب کتاب کے لیے ہمارے سامنے حاضر ہو جائیں گی۔ (54) اس دن فیصلہ عدل و انصاف کے ساتھ ہوگا۔ اے بندو! تمھاری برائیوں میں اضافہ کر کے یا نیکیوں میں کمی کر کے تم پر کوئی ظلم نہ ہوگا۔ تمھیں بس ان اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا جو تم دنیا کی زندگی میں کرتے رہے ہو۔ (55) قیامت کے دن جنت والے جب دائمی نعمتوں اور بہت بڑی کامیابی کا مشاہدہ کریں گے تو وہ ان میں اس قدر کھوئے ہوئے اور خوش ہوں گے کہ انھیں دوسروں کے بارے میں سوچنے کی فرصت ہی نہ ہوگی۔ (56) وہ اور ان کی بیویاں جنت کے گھنے سایوں میں مسہریوں پر تکیے لگائے نعمتوں سے لطف اٹھا رہے ہوں گے۔ (57) ان کے لیے اس جنت میں انگور، انجیر اور انار وغیرہ مختلف قسموں کے عمدہ پھل ہوں گے اور سکون و راحت اور قسم قسم کی ہر وہ نعمت انھیں ملے گی جو وہ مانگیں گے، گویا ان کی ہر مراد پوری ہوگی۔ (58) اور ان تمام نعمتوں سے بڑھ کر وہ سلام ہوگا جو ان کے مہربان رب کی طرف سے انھیں کہا جائے گا۔ جب وہ انھیں سلام کرے گا تو انھیں ہر حوالے سے سلامتی حاصل ہو جائے گی اور انھیں وہ تحفہ ملے گا جس سے بڑا کوئی تحفہ نہیں۔ (59) قیامت کے دن مشرکوں سے کہا جائے گا: مومنوں سے الگ ہو جاؤ۔ یہ ان کی شان کے خلاف ہے کہ وہ تمھارے ساتھ ہوں کیونکہ تمھاری جزا ان کی جزا سے اور تمھاری صفات ان کی صفات سے بالکل الگ اور مختلف ہیں۔ (60) اے آدم کی اولاد! کیا میں نے اپنے رسولوں کی زبانی تمھیں تاکید نہیں کی تھی اور حکم نہیں دیا تھا کہ طرح طرح کے گناہ اور کفر کر کے شیطان کی اطاعت نہ کرنا۔ بلاشبہ شیطان تمھارا ایسا دشمن ہے جس کی دشمنی بالکل واضح ہے۔ عقل مند سے یہ امید کیسے کی جا سکتی ہے کہ وہ اپنے ایسے دشمن کی بات مانے جس کی دشمنی اس کے لیے بالکل واضح ہو؟ (61) اور اے بنی آدم! میں نے تمھیں حکم دیا تھا کہ مجھ اکیلے کی عبادت کرنا اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا، اس لیے کہ مجھ اکیلے کی عبادت اور اطاعت ہی وہ سیدھی راہ ہے جو میری رضا اور جنت میں داخلے کا باعث ہے لیکن میں نے تمھیں جو تاکید کی اور جس بات کا حکم دیا، تم نے اسے نہیں مانا۔ (62) یقیناً شیطان نے تم میں سے بہت ساری مخلوق کو گمراہ کر دیا۔ کیا تمھاری عقلیں نہیں تھیں جو تمھیں اپنے رب کی اطاعت اور اس اکیلے پاک رب کی عبادت کا حکم دیتیں اور تمھیں اس شیطان کی اطاعت سے روکتیں جو تمھارا کھلم کھلا دشمن ہے؟ (63) یہی وہ جہنم ہے جس کا، تمھارے کفر کرنے پر، تم سے دنیا میں وعدہ کیا جاتا تھا اور وہ تم سے اوجھل تھی مگر آج تم اسے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہو۔ (64) آج اس میں داخل ہو جاؤ اور دنیا کی زندگی میں اللہ کے ساتھ جو کفر کرتے تھے، اس کے سبب اس کی گرمی برداشت کرو۔ (65) آج ہم ان کے مونہوں پر مہریں لگا دیں گے تو وہ گونگے ہو جائیں گے۔ جو کفر اور نافرمانیاں وہ کرتے رہے، اس کے انکار کی بات نہیں کر سکیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے باتیں کریں گے کہ انھوں نے دنیا میں کیا عمل کیے اور ان کے پاؤں ان گناہوں کی گواہی دیں گے جو وہ کیا کرتے تھے اور جن کی طرف وہ چل کر جاتے تھے۔ (66) اگر ہم ان کی آنکھیں بے نور کرنا چاہتے تو انھیں بے نور کر دیتے، پھر وہ دیکھ نہ سکتے، تب یہ ایک دوسرے سے بڑھ کر راستہ تلاش کرنے کو دوڑتے کہ اسے عبور کر کے جنت میں چلے جائیں۔ پس یہ بعید ہے کہ وہ عبور کر لیں جبکہ ان کی آنکھیں بے نور ہوں۔ (67) اگر ہم ان کی شکل و صورت بگاڑنا چاہتے اور انھیں ان کے قدموں پر بٹھانا چاہتے تو ضرور ہم ان کی صورتیں بگاڑ دیتے اور انھیں ان کے قدموں پر بٹھا دیتے اور وہ اپنی جگہ سے نہ ہل سکتے، نہ آگے جانے کی طاقت رکھتے اور نہ پیچھے لوٹ سکتے۔ (68) لوگوں میں سے جس کی عمر لمبی کر کے ہم اس کی زندگی دراز کریں تو اسے کمزوری کے مرحلے کی طرف لوٹا دیتے ہیں۔ کیا وہ اپنی عقلوں سے نہیں سوچتے اور یہ سمجھ نہیں رکھتے کہ دنیا کا گھر باقی اور ہمیشہ رہنے والا نہیں اور باقی رہنے والا گھر آخرت ہی کا گھر ہے۔ (69) ہم نے محمد ﷺ کو شعر نہیں سکھائے اور نہ یہ آپ کی شان کے لائق ہیں کیونکہ نہ آپ کی طبیعت اور مزاج شاعرانہ ہے اور نہ آپ کی فطرت کا یہ تقاضا ہے کہ تمھارے اس دعوے کو صحیح کہا جائے کہ آپ شاعر ہیں۔ ہم نے جو کچھ انھیں سکھایا ہے، وہ تو صرف نصیحت اور واضح قرآن ہے غور و فکر کرنے والے کے لیے۔ (70) تاکہ وہ اسے ڈرائیں جو زندہ دل اور روشن بصیرت والا ہے، وہی اس سے فائدہ اٹھاتا ہے اور تاکہ کافروں پر عذاب ثابت ہو جائے، کیونکہ نزولِ قرآن اور اس کی دعوت ان تک پہنچنے کی وجہ سے ان پر حجت قائم ہو چکی ہے اور ان کا کوئی عذر باقی نہیں رہا جسے وہ پیش کر سکیں۔

فوائد: ❀ قیامت کے دن اہلِ ایمان اپنے لیے اللہ تعالیٰ کی رحمت کا جو مظاہرہ دیکھیں گے، وہ ان کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوگا۔ ❀ اہلِ جنت کو ہر اس چیز کے ساتھ خوش کیا جائے گا جو ان کے دل چاہیں گے، آنکھیں جسے دیکھ کر لذت محسوس کریں گی اور خواہش مند جس کی خواہش کریں گے۔ ❀ صاحبِ دل وہ ہے جو قرآن سے تزکیہ پائے اور پاکیزگی حاصل کرے اور اس سے علم و عمل کے موتی زیادہ سے زیادہ اکٹھے کرے۔

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا خَلَقْنَاهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ أَيْدِينَا أَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مَالِكُونَ ﴿٧١﴾
وَذَلَّلْنَاهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوبُهُمْ وَمِنْهَا يَأْكُلُونَ ﴿٧٢﴾ وَلَهُمْ فِيهَا مَنَافِعُ
وَمَشَارِبُ أَفَلَا يَشْكُرُونَ ﴿٧٣﴾ وَاتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ آلِهَةً لَّعَلَّهُمْ
يُنصَرُونَ ﴿٧٤﴾ لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَهُمْ وَهُمْ لَهُمْ جُندٌ مُّحْضَرُونَ ﴿٧٥﴾ فَلَا
يَحْزُنكَ قَوْلُهُمْ إِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿٧٦﴾ أَوَلَمْ يَرَ الْإِنسَانُ
أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِن نُّطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُّبِينٌ ﴿٧٧﴾ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَنَسِيَ
خَلْقَهُ ۖ قَالَ مَن يُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ ﴿٧٨﴾ قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي
أَنشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ ۖ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ ﴿٧٩﴾ الَّذِي جَعَلَ لَكُم مِّنَ
الشَّجَرِ الْأَخْضَرِ نَارًا فَإِذَا أَنتُم مِّنْهُ تُوقِدُونَ ﴿٨٠﴾ أَوَلَيْسَ الَّذِي
خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِقَادِرٍ عَلَىٰ أَن يَخْلُقَ مِثْلَهُم ۚ بَلَىٰ وَهُوَ
الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ ﴿٨١﴾ إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَن يَقُولَ لَهُ كُن فَيَكُونُ ﴿٨٢﴾
فَسُبْحَانَ الَّذِي بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٨٣﴾

سُوْرَةُ الصّٰفّٰتِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّاِثْنَتَانِ وَسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

وَالصَّافَّاتِ صَفًّا ﴿١﴾ فَالزَّاجِرَاتِ زَجْرًا ﴿٢﴾ فَالتَّالِيَاتِ ذِكْرًا ﴿٣﴾

وقف لازم | وقف غفران 12 | 5 ع 6 4 | اَلْمَنْزِل (6)

﴿71﴾ کیا انھوں نے دیکھا نہیں کہ ہم نے ان کے لیے چوپایے پیدا کیے اور وہ ان چوپایوں کے معاملات کے مالک ہیں۔ وہ اپنی مصلحت کے مطابق ان میں تصرف کرتے ہیں۔ ﴿72﴾ ہم نے انھیں ان کے تابع کر دیا ہے اور ان کے فرمانبردار بنایا ہے، چنانچہ وہ بعض کی پیٹھ پر سوار ہوتے اور ان پر اپنے بوجھ لادتے ہیں اور بعض کا وہ گوشت کھاتے ہیں۔ ﴿73﴾ ان کے لیے ان جانوروں پر سوار ہونے اور ان کا گوشت کھانے کے علاوہ بھی ان میں فوائد ہیں، جیسے ان کی اون، پشم، بالوں اور قیمت سے فائدہ اٹھانا، نیز وہ ان سے گھر کا سامان اور لباس بناتے ہیں اور ان کو ان جانوروں سے مشروب ملتا ہے کہ وہ ان کا دودھ پیتے ہیں۔ کیا پھر بھی وہ اللہ کا شکر ادا نہیں کرتے جس نے انھیں مذکورہ بالا اور دیگر کئی نعمتیں دے کر ان پر احسان کیا؟ ﴿74﴾ اور مشرکوں نے اللہ کے سوا اوروں کو اپنا معبود بنالیا جن کی وہ اس امید پر عبادت کرتے ہیں کہ وہ ان کی مدد کریں گے اور انھیں اللہ کے عذاب سے بچائیں گے۔ ﴿75﴾ یہ معبود جو انھوں نے بنا رکھے ہیں، یہ تو اپنی مدد بھی نہیں کر سکتے اور نہ ان کی مدد کر سکتے ہیں جو اللہ کو چھوڑ کر ان کی عبادت کرتے ہیں۔ وہ اور ان کے بت سب عذاب میں حاضر کیے جائیں گے جہاں وہ ایک دوسرے سے براءت کا اظہار کریں گے۔ ﴿76﴾ لہٰذا اے رسول (ﷺ)! آپ کو ان کی یہ بات غمگین نہ کرے کہ آپ رسول نہیں یا آپ شاعر ہیں اور ان کے علاوہ ان کے دیگر بہتان بھی۔ بلاشبہ ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ وہ اس بارے میں کیا چھپاتے ہیں اور کیا ظاہر کرتے ہیں۔ ہم سے ان کی کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں۔ ہم انھیں ضرور اس کی جزا دیں گے۔ ﴿77﴾ کیا مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے کے منکر انسان نے یہ غور نہیں کیا کہ ہم نے اسے مادہ منویہ سے پیدا کیا، پھر وہ مختلف مرحلوں سے گزر کر پیدا ہوا اور اس نے پرورش پائی، پھر وہ بہت زیادہ جھگڑالو بن بیٹھا۔ کیا اس نے یہ سب کچھ نہیں دیکھا کہ وہ اس سے دوبارہ اٹھائے جانے کے ممکن ہونے کی دلیل پکڑتا؟ ﴿78﴾ یہ کافر غافل ہو گیا اور اس نے جہالت کا مظاہرہ کیا جب اس نے گلی سڑی ہڈیوں سے دوبارہ اٹھائے جانے کے ناممکن ہونے کی دلیل پیش کرتے ہوئے کہا: انھیں کون لوٹائے گا؟ اور اس سے اپنی پیدائش اوجھل رہی جو عدم (نہ ہونے) سے ہوئی تھی۔ ﴿79﴾ اے رسول (ﷺ)! اسے جواب دیتے ہوئے کہیں: ان گلی سڑی ہڈیوں کو وہی زندہ کرے گا جس نے انھیں پہلی بار پیدا کیا، چنانچہ جس نے انھیں پہلی بار پیدا کیا، اس کے لیے انھیں دوبارہ زندگی بخشنا کوئی مشکل نہیں اور اللہ تعالیٰ ہر طرح کی پیدائش کو خوب جاننے والا ہے۔ اس میں سے کوئی چیز اس سے چھپی ہوئی نہیں۔ ﴿80﴾ اے لوگو! وہ ذات جس نے تمھارے لیے سرسبز اور تروتازہ درخت سے آگ پیدا کر دی جسے تم اس سے حاصل کرتے ہو اور یکا یک اس سے آگ سلگا لیتے ہو۔ سو جس نے دو متضاد چیزوں، سبز درخت کے پانی کی رطوبت اور اس میں بھڑکتی آگ، کو جمع کر دیا، وہ مردوں کو زندہ کرنے پر بھی قادر ہے۔ ﴿81﴾ کیا بھلا جس نے آسمانوں اور زمین کو ان کے اس قدر بڑے ہونے کے باوجود پیدا کیا، وہ مردوں کے مرجانے کے بعد انھیں دوبارہ پیدا کرنے کی قدرت نہیں رکھتا؟ کیوں نہیں، بلاشبہ وہ یقیناً اس کی قدرت رکھتا ہے اور وہی اصل پیدا کرنے والا ہے جس نے تمام مخلوقات کو پیدا کیا۔ وہ ان کا خوب علم رکھتا ہے، چنانچہ ان میں سے کوئی چیز اس سے چھپی نہیں۔ ﴿82﴾ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کا معاملہ اور شان یہ ہے کہ جب وہ کسی چیز کو وجود بخشنا چاہے تو اس سے کہہ دیتا ہے: ہو جا، تو وہ چیز وجود میں آجاتی ہے جس کا وہ ارادہ کرے۔ زندگی، موت اور پھر دوبارہ اٹھایا جانا وغیرہ اس کے اسی ارادے کے تحت ہے۔ ﴿83﴾ اس لیے اللہ تعالیٰ اس بے بسی اور عجز سے پاک اور بری ہے جسے مشرک اس کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ وہی ہے جس کی تمام چیزوں پر بادشاہی ہے۔ وہ ان میں جیسے چاہے تصرف کرتا ہے۔ اسی کے ہاتھ میں ہر چیز کی چابیاں ہیں اور آخرت میں تم اسی اکیلے کی طرف لوٹائے جاؤ گے اور وہ تمھیں تمھارے اعمال کی جزا دے گا۔

سورۂ صافات مکی ہے۔ **سورت کے بعض مقاصد:** اللہ تعالیٰ کی ان نقائص اور عیبوں سے پاکیزگی بیان کرنا جن کی مشرک اللہ کی طرف نسبت کرتے ہیں اور فرشتوں اور جنوں کے بارے میں ان کے خیالات کی تردید کرنا۔ **تفسیر:** ﴿1﴾ میں ان فرشتوں کی قسم کھاتا ہوں جو اپنی عبادت میں سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح صف بناتے ہیں۔ ﴿2﴾ میں قسم کھاتا ہوں ان فرشتوں کی جو بادلوں کو ڈانٹتے اور انھیں اس طرف ہانک لے جاتے ہیں جہاں اللہ تعالیٰ انھیں برسانا چاہتا ہے۔ ﴿3﴾ میں قسم کھاتا ہوں ان فرشتوں کی جو اللہ کے کلام کی تلاوت کرتے ہیں۔

فوائد: ❀ لوگوں پر اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان میں یہ بات بھی شامل ہے کہ اس نے جانوروں کو ان کے ماتحت کر دیا ہے اور ان کے مختلف فائدوں کے لیے انھیں ان کا پابند کر دیا ہے۔ ❀ قیامت کا دن آنے کی وافر عقلی دلیلوں اور مشرکوں کے ان سے منہ پھیرنے کا بیان۔ ❀ اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ہے کہ اس کا علم تمام حالات میں ہر وقت اس کی تمام مخلوقات کو گھیرے ہوئے ہے۔ اور وہ اسے جانتا ہے جو زمین فوت ہونے والوں کے جسموں سے کم کرتی اور جو باقی رکھتی ہے اور وہ غیب اور حاضر کو بھی جانتا ہے۔

إِنَّ إِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ﴿٤﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ
الْمَشَارِقِ ﴿٥﴾ إِنَّا زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِزِينَةِ الْكَوَاكِبِ ﴿٦﴾ وَحِفْظًا
مِّنْ كُلِّ شَيْطَانٍ مَّارِدٍ ﴿٧﴾ لَّا يَسَّمَّعُونَ إِلَى الْمَلَإِ الْأَعْلَىٰ وَيُقْذَفُونَ
مِن كُلِّ جَانِبٍ ﴿٨﴾ دُحُورًا وَلَهُمْ عَذَابٌ وَاصِبٌ ﴿٩﴾ إِلَّا مَنْ خَطِفَ
الْخَطْفَةَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ﴿١٠﴾ فَاسْتَفْتِهِمْ أَهُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَم
مَّنْ خَلَقْنَا ۚ إِنَّا خَلَقْنَاهُم مِّن طِينٍ لَّازِبٍ ﴿١١﴾ بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُونَ ﴿١٢﴾
وَإِذَا ذُكِّرُوا لَا يَذْكُرُونَ ﴿١٣﴾ وَإِذَا رَأَوْا آيَةً يَسْتَسْخِرُونَ ﴿١٤﴾ وَقَالُوا إِنْ
هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿١٥﴾ أَإِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ﴿١٦﴾
أَوَآبَاؤُنَا الْأَوَّلُونَ ﴿١٧﴾ قُلْ نَعَمْ وَأَنتُمْ دَاخِرُونَ ﴿١٨﴾ فَإِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ
وَاحِدَةٌ فَإِذَا هُمْ يَنظُرُونَ ﴿١٩﴾ وَقَالُوا يَا وَيْلَنَا هَٰذَا يَوْمُ الدِّينِ ﴿٢٠﴾ هَٰذَا
يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِي كُنتُم بِهِ تُكَذِّبُونَ ﴿٢١﴾ احْشُرُوا الَّذِينَ ظَلَمُوا
وَأَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوا يَعْبُدُونَ ﴿٢٢﴾ مِن دُونِ اللَّهِ فَاهْدُوهُمْ إِلَىٰ
صِرَاطِ الْجَحِيمِ ﴿٢٣﴾ وَقِفُوهُمْ إِنَّهُم مَّسْئُولُونَ ﴿٢٤﴾ مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُونَ ﴿٢٥﴾ بَلْ
هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُونَ ﴿٢٦﴾ وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ ﴿٢٧﴾
قَالُوا إِنَّكُمْ كُنتُمْ تَأْتُونَنَا عَنِ الْيَمِينِ ﴿٢٨﴾ قَالُوا بَل لَّمْ تَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ﴿٢٩﴾

ع 1 21 5

الربع

(4) اے لوگو! بلاشبہ تمھارا معبود برحق ایک ہی ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور وہ ہے اللہ۔ (5) جو آسمانوں کا رب ہے، زمین کا رب ہے اور ان دونوں میں جو کچھ ہے، اس کا رب ہے اور سارا سال سورج کے طلوع اور غروب ہونے کی مختلف جگہوں کا رب ہے۔ (6) بلاشبہ ہم نے زمین کے قریب ترین آسمان کو خوبصورت زینت کے ساتھ حسن بخشا ہے اور وہ ہے ستاروں کی زینت جو دیکھنے میں چمکتے ہوئے موتی معلوم ہوتے ہیں۔ (7) ہم نے آسمانِ دنیا کو ان ستاروں (شہابیوں) کے ذریعے سے ہر سرکش اور نافرمان شیطان سے محفوظ رکھا ہے جسے ان کے ساتھ مارا جاتا ہے۔ (8) یہ شیاطین آسمان میں موجود فرشتوں کی وہ گفتگو سننے کی طاقت نہیں رکھتے جو ان کا رب اپنی شریعت اور تقدیر کے حوالے سے ان کی طرف وحی کرتا ہے اور وہ اس بارے میں آپس میں بات کرتے ہیں۔ ان شیاطین پر ہر طرف سے شعلے نکالتے شہابیے پڑتے ہیں۔ (9) انھیں دھتکارنے کے لیے اور اس لیے کہ وہ ان کے سننے سے دور رہیں۔ ان کے لیے آخرت میں نہ ختم ہونے والا دائمی اور دردناک عذاب ہے۔ (10) مگر شیطانوں میں سے جو کوئی ایک آدھی بات اچک لے، اور اس سے مراد وہ کلمہ ہے جس پر فرشتے آپس میں گفتگو کر رہے ہوتے ہیں اور وہ ان کے مابین گردش کر رہا ہوتا ہے اور اس کا علم ابھی زمین والوں کو نہیں ہوتا، تو اس کا پیچھا ایک چمکتا ہوا شہابیہ کرتا ہے جو اسے جلا دیتا ہے اور بعض اوقات وہ شیطان شہابیہ پڑنے سے پہلے یہ کلمہ اپنے کسی بھائی کو پہنچانے میں کامیاب ہو جاتا ہے جو کاہنوں اور نجومیوں کو پہنچا دیتا ہے اور وہ اس کے ساتھ سو جھوٹ ملا لیتے ہیں۔ (11) اے رسول (ﷺ)! دوبارہ اٹھائے جانے کے منکر کافروں سے پوچھیں: کیا وہ ہمارے پیدا کیے ہوئے آسمانوں، زمین اور فرشتوں سے بھی تخلیق کے اعتبار سے زیادہ سخت، جسمانی طور پر زیادہ طاقتور اور اعضاء کے اعتبار سے زیادہ بڑے ہیں؟ بلاشبہ ہم نے انھیں لیس دار مٹی سے پیدا کیا ہے۔ وہ دوبارہ اٹھائے جانے کا انکار کیسے کرتے ہیں جبکہ وہ نہایت کمزور مخلوق، یعنی لیس دار مٹی سے پیدا ہوئے ہیں؟ (12) بلکہ اے نبی (ﷺ)! آپ کو اللہ کی قدرت اور اس کے مخلوق کے معاملات کی تدبیر کرنے پر حیرانی ہے اور دوسری طرف آپ مشرکوں کے دوبارہ جی اٹھنے کا انکار کرنے پر حیران ہو رہے ہیں۔ یہ مشرک دوبارہ جی اٹھنے کو اس زور و شور سے جھٹلاتے ہیں کہ آپ اس کے بارے میں جو کہتے ہیں، وہ اس کا مذاق اڑانے لگتے ہیں۔ (13) جب ان مشرکوں کو کوئی نصیحت کی جاتی ہے تو وہ دل کی سختی کی وجہ سے نصیحت حاصل کرتے ہیں نہ اس نصیحت سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ (14) جب وہ نبی ﷺ کی نشانیوں میں سے کسی نشانی کا مشاہدہ کرتے ہیں جو آپ کی سچائی کی دلیل ہو تو وہ اس کا نہایت بھونڈے طریقے سے مذاق اڑاتے اور اس پر حیرانی ظاہر کرتے ہیں۔ (15) انھوں نے کہا: محمد (ﷺ) یہ جو کچھ بھی لائے ہیں، کھلم کھلا جادو کے سوا کچھ بھی نہیں۔ (16) پھر جب ہم مر جائیں گے اور مٹی اور گلی سڑی ریزہ ریزہ ہڈیاں ہو جائیں گے، کیا اس کے بعد ہمیں دوبارہ زندہ کر کے اٹھایا جائے گا؟ ایسا تو یقیناً محال اور ناممکن ہے۔ (17) کیا ہم سے پہلے ہمارے باپ دادا جو فوت ہو گئے، انھیں بھی اٹھایا جائے گا؟ (18) اے پیغمبر (ﷺ)! انھیں جواب دیتے ہوئے کہیں: ہاں، تمھیں مٹی اور گلی سڑی ہڈیاں ہو جانے کے بعد اٹھایا جائے گا اور تمھارے پہلے باپ دادا کو بھی۔ تم سب کو اٹھایا جائے گا جبکہ تم ذلیل و رسوا بھی ہو گے۔ (19) وہ تو بس صور میں ایک ہی بار پھونکا جائے گا (یہ دوسری پھونک ہو گی) تو یکایک وہ سارے قیامت کی ہولناکیوں کو دیکھ رہے ہوں گے۔ وہ انتظار کر رہے ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ کیا کرتا ہے۔ (20) دوبارہ اٹھائے جانے کو جھٹلانے والے مشرک کہیں گے: ہائے ہماری بربادی! یہ تو بدلے کا دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ان اعمال کی جزا دے گا جو انھوں نے دنیا کی زندگی میں کر کے آگے بھیجے۔ (21) تب ان سے کہا جائے گا: یہ بندوں کے درمیان فیصلے کا وہ دن ہے جس کا تم دنیا میں انکار کرتے اور اسے جھٹلایا کرتے تھے۔ (22)، (23) اس دن فرشتوں سے کہا جائے گا: مشرکوں کو جمع کرو جنھوں نے شرک کر کے ظلم کیا اور شرک کرنے اور جھٹلانے میں جو ان کے ہمراہی تھے، انھیں بھی اکٹھا کرو اور اللہ تعالیٰ کے سوا جن بتوں کی یہ عبادت کرتے تھے، انھیں بھی حاضر کرو، پھر انھیں آگ کی راہ کی پہچان کراؤ اور اس کی طرف ان کی راہنمائی کر کے انھیں اس کی طرف ہانک کر لے جاؤ۔ بلاشبہ وہی ان کے لوٹنے کی جگہ ہے۔ (24) انھیں آگ میں داخل کرنے سے پہلے حساب کتاب کے لیے روک لو، ان سے ابھی پوچھ گچھ ہو گی، پھر اس کے بعد انھیں آگ کی طرف ہانکنا۔ (25) ان کی ڈانٹ ڈپٹ کے لیے ان سے کہا جائے گا: تمھیں کیا ہے، تم ایک دوسرے کی مدد کیوں نہیں کرتے جیسے دنیا میں تم ایک دوسرے کے حمایتی تھے اور یہ سمجھتے تھے کہ تمھارے بت تمھاری مدد کریں گے؟ (26) بلکہ اُس دن وہ اللہ کے حکم کے سامنے ذلیل ہو کر فرمانبردار بن جائیں گے اور اپنی بے بسی اور لاچارگی کی وجہ سے ایک دوسرے کی مدد نہیں کر سکیں گے۔ (27) اور وہ ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگیں گے اور آپس میں جھگڑیں گے مگر اس وقت ملامت کرنا اور جھگڑنا انھیں فائدہ نہیں دے گا۔ (28) پیروی کرنے والے ان سے کہیں گے جن کی پیروی کی گئی: اے ہمارے بڑو! تم ہی دین اور حق کے علمبردار بن کر ہمارے پاس آتے تھے اور اللہ کے ساتھ کفر و شرک اور گناہ کرنے کو ہمارے لیے پُرکشش بناتے تھے اور اللہ کی طرف سے رسول جو حق لے کر آئے تھے، ہمیں اس سے نفرت دلاتے تھے۔ (29) جن کی پیروی کی گئی تھی، وہ اپنے پیروکاروں سے کہیں گے: معاملہ ایسے نہیں جیسے تم خیال کرتے ہو بلکہ تم کفر پر تھے اور ماننے والے نہ تھے بلکہ تم تھے ہی منکر۔

فوائد: ❀ آسمانِ دنیا کو بعض فوائد کے لیے ستاروں سے سجایا گیا ہے۔ ان میں سے کچھ فوائد یہ ہیں: زیب و زینت کا حصول اور سرکش شیطان سے بچاؤ۔ ❀ صراط کا اثبات اور اس سے مراد وہ پل ہے جو جہنم کے اوپر پھیلایا گیا ہے جسے اہلِ جنت عبور کر جائیں گے اور دوزخی لڑکھڑا کر دوزخ میں گر جائیں گے۔

وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ ۚ بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طٰغِيْنَ ﴿٣٠﴾ فَحَقَّ عَلَيْنَا
قَوْلُ رَبِّنَا ۖ اِنَّا لَذَآئِقُوْنَ ﴿٣١﴾ فَاَغْوَيْنٰكُمْ اِنَّا كُنَّا غٰوِيْنَ ﴿٣٢﴾ فَاِنَّهُمْ
يَوْمَئِذٍ فِى الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿٣٣﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ﴿٣٤﴾
اِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٣٥﴾ وَيَقُوْلُوْنَ
اَئِنَّا لَتَارِكُوْٓا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ﴿٣٦﴾ بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ
الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٣٧﴾ اِنَّكُمْ لَذَآئِقُوا الْعَذَابِ الْاَلِيْمِ ﴿٣٨﴾ وَمَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا
كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٣٩﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿٤٠﴾ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ
مَّعْلُوْمٌ ﴿٤١﴾ فَوَاكِهُ ۚ وَهُمْ مُّكْرَمُوْنَ ﴿٤٢﴾ فِىْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿٤٣﴾ عَلٰى سُرُرٍ
مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿٤٤﴾ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿٤٥﴾ بَيْضَآءَ لَذَّةٍ
لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿٤٦﴾ لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ﴿٤٧﴾ وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ
الطَّرْفِ عِيْنٌ ﴿٤٨﴾ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿٤٩﴾ فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ
يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿٥٠﴾ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ اِنِّىْ كَانَ لِىْ قَرِيْنٌ ﴿٥١﴾ يَّقُوْلُ
ءَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ ﴿٥٢﴾ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا
ءَاِنَّا لَمَدِيْنُوْنَ ﴿٥٣﴾ قَالَ هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ ﴿٥٤﴾ فَاطَّلَعَ
فَرَاٰهُ فِىْ سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ﴿٥٥﴾ قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِيْنِ ﴿٥٦﴾

(30) اے پیروی کرنے والو! ہم نے تم پر کوئی زبردستی تو نہیں کی تھی یا ہمارا زور تو تم پر نہیں چلتا تھا کہ تمھیں کفر و شرک اور گناہ کرنے پر مجبور کرتے بلکہ تم خود ہی کفر و گمراہی کی تمام حدیں پار کرنے والے تھے۔ (31) چنانچہ اب تو ہم اور تم سب پر اللہ کے اس فرمان میں بیان کی گئی سزا ثابت ہو چکی ہے جو شیطان کو سنائی گئی تھی کہ ﴿لَاَمْلَاَنَّ ..... اَجْمَعِيْنَ﴾ ''میں ضرور دوزخ کو تجھ سے اور تیری پیروی کرنے والوں سب سے بھروں گا۔'' (صٓ 85:38) اس لیے اب ہر صورت میں ہمیں عذاب چکھنا ہے جس سے ہمارے رب نے ہمیں دھمکایا تھا۔ (32) سو ہم نے تمھیں گمراہی اور کفر کی طرف بلایا تھا جبکہ ہم خود بھی راہِ ہدایت سے بھٹکے ہوئے تھے۔ (33) بلاشبہ پیروی کرنے والے اور جن کی پیروی کی گئی، قیامت کے دن سب عذاب میں شریک ہوں گے۔ (34) بلاشبہ جس طرح ہم نے ان کے ساتھ کیا کہ انھیں عذاب کا مزہ چکھایا، ان کے علاوہ مجرموں کے ساتھ بھی ہم ایسا ہی کریں گے۔ (35) بلاشبہ ان مشرکوں کو جب دنیا میں لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کے تقاضوں پر عمل کرنے اور اس کی مخالفت چھوڑنے کا کہا جاتا تو وہ حق سے تکبر کرتے ہوئے اور خود کو بلند مرتبہ سمجھتے ہوئے اسے قبول کرنے اور ماننے سے انکار کر دیتے تھے۔ (36) اور اپنے کفر کا جواز پیش کرتے ہوئے کہتے تھے: کیا ہم ایک شاعر اور دیوانے کی خاطر اپنے معبودوں کی عبادت چھوڑ دیں؟ شاعر اور دیوانے سے ان کی مراد رسول اکرم ﷺ تھے۔ (37) یقیناً انھوں نے بہت بڑا جھوٹ اور بہتان گھڑا۔ رسول اکرم ﷺ دیوانے تھے نہ شاعر بلکہ آپ وہ قرآن لائے جو اللہ کی توحید اور اس کے رسول کی پیروی کی دعوت دینے والا ہے۔ آپ نے توحید اور آخرت کے حوالے سے اس کی تصدیق کی جو آپ سے پہلے اللہ کی طرف سے رسول لائے تھے اور اس میں ان کی ذرا مخالفت نہیں کی۔ (38) اے مشرکو! تم اپنے کفر کرنے اور رسولوں کو جھٹلانے کی وجہ سے یقیناً قیامت کے دن دردناک عذاب ضرور چکھو گے۔ (39) اور اے مشرکو! تمھیں صرف ان اعمال کی سزا ملے گی جو دنیا میں تم اللہ کے ساتھ کفر اور گناہوں کی صورت میں کرتے تھے۔ (40) مگر اللہ کے مومن بندے جنھیں اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کے لیے چن لیا ہے اور انھوں نے خالص اس کی عبادت کی، وہ اس عذاب سے نجات پائیں گے۔ (41) انھی مخلص بندوں کے لیے رزق ہے جو اللہ تعالیٰ انھیں عطا کرے گا جس کا عمدہ، پاکیزہ اور دائمی ہونا معلوم ہے۔ (42) اس روزی میں انھیں کھانے کے لیے من پسند پھلوں کا نہایت عمدہ رزق دیا جائے گا۔ اس سے بڑھ کر یہ کہ ان کے درجے بلند کر کے اور انھیں اللہ کریم کے چہرۂ مبارک کا دیدار نصیب کر کے ان کی عزت افزائی ہوگی۔ (43) یہ سب کچھ انھیں ایسی جنتوں میں ملے گا جس کی نعمتیں دائمی، پائدار اور کبھی نہ ختم ہونے والی ہیں۔ (44) وہ آمنے سامنے تختوں پر ٹیک لگائے ایک دوسرے کو دیکھتے ہوں گے۔ (45) شراب کے جاموں کا دور اُن پر چل رہا ہوگا جو شفاف ہونے میں جاری پانی کی طرح ہوگی۔ (46) اس کا رنگ سفید ہوگا۔ پینے والا اسے پی کر پوری طرح لذت محسوس کرے گا۔ (47) وہ دنیاوی شراب کی طرح نہیں ہوگی۔ اس میں نہ ایسا نشہ ہوگا کہ عقل جاتی رہے اور نہ پینے والے کو سر درد ہوگا۔ پینے والے کا جسم اور اس کی عقل محفوظ ہوں گے۔ (48) جنت میں ان کے پاس پاک دامن بیویاں ہوں گی جن کی نگاہیں اپنے خاوندوں کے سوا کسی کی طرف نہیں اٹھیں گی۔ وہ خوبصورت نگاہوں والی ہوں گی۔ (49) ان کے رنگ زردی مائل سفید ہوں گے جیسے پرندے کا چھپایا ہوا انڈہ ہو جسے کسی نے چھوا تک نہ ہو۔ (50) پھر جنت والے اپنے ماضی اور دنیا میں پیش آنے والے واقعات کے بارے میں ایک دوسرے سے پوچھیں گے۔ (51) ان مومنوں میں سے ایک کہے گا: میرا دنیا میں ایک ساتھی تھا جو دوبارہ اٹھائے جانے کا منکر تھا۔ (52) وہ انکار اور ٹھٹھا مذاق کرتے ہوئے مجھ سے کہتا تھا: اے دوست! کیا تم بھی مُردوں کے دوبارہ اٹھائے جانے کی تصدیق کرنے والوں میں سے ہو؟ (53) کیا جب ہم مر جائیں گے، پھر مٹی اور بوسیدہ ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا ہم دوبارہ اٹھائے جائیں گے اور ہمیں ان اعمال کا بدلہ دیا جائے گا جو ہم دنیا میں کرتے ہیں؟ (54) وہ مومن دوست اپنے جنتی ساتھیوں سے کہے گا: تم بھی میرے ساتھ جھانک کر دیکھو گے تاکہ ہم اس دوست کا انجام دیکھ لیں جو دوبارہ اٹھائے جانے کا انکار کرتا تھا؟ (55) تو وہ جھانکتے ہی اپنے اس ساتھی کو دوزخ کے درمیان میں دیکھے گا۔ (56) وہ کہے گا: اے ساتھی! اللہ کی قسم! بہت قریب تھا کہ کفر کی دعوت دے کر اور دوبارہ اٹھائے جانے کے انکار پر مائل کر کے تو مجھے بھی دوزخ میں داخل کر کے برباد کر دیتا۔

فوائد: ❀ کافروں کے عذاب کا سبب ان کے برے عمل ہوں گے اور وہ ہیں شرک اور نافرمانیاں۔ ❀ اہلِ جنت کو جو نعمتیں ملیں گی، ان میں سے ایک نعمت ایک دوسرے کے ساتھ مل بیٹھنا اور آمنے سامنے براجمان ہونا ہوگی اور یہ کمال کا سرور اور خوشی ہوگی۔

وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ﴿٥٧﴾ اَفَمَا نَحْنُ
بِمَيِّتِيْنَ ﴿٥٨﴾ اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿٥٩﴾ اِنَّ
هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿٦٠﴾ لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ﴿٦١﴾ اَذٰلِكَ
خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ﴿٦٢﴾ اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ ﴿٦٣﴾
اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْٓ اَصْلِ الْجَحِيْمِ ﴿٦٤﴾ طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ
الشَّيٰطِيْنِ ﴿٦٥﴾ فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿٦٦﴾
ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿٦٧﴾ ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِلَى
الْجَحِيْمِ ﴿٦٨﴾ اِنَّهُمْ اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ ضَآلِّيْنَ ﴿٦٩﴾ فَهُمْ عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ
يُهْرَعُوْنَ ﴿٧٠﴾ وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٧١﴾ وَلَقَدْ
اَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ﴿٧٢﴾ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
الْمُنْذَرِيْنَ ﴿٧٣﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿٧٤﴾ وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ
فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ﴿٧٥﴾ وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿٧٦﴾
وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ ﴿٧٧﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿٧٨﴾
سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ ﴿٧٩﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٨٠﴾
اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨١﴾ ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿٨٢﴾

ع 2 53 6

(57) اگر اللہ تعالیٰ مجھے ایمان کی ہدایت اور توفیق دے کر مجھ پر احسان نہ کرتا تو یقیناً میں بھی تیری طرح عذاب میں حاضر کیے جانے والوں میں ہوتا۔ جب وہ اپنے دوزخی ساتھی کے ساتھ بات ختم کر کے فارغ ہوگا تو وہ جنتی دوستوں کو مخاطب کر کے کہے گا: (58) ہم جنتی لوگ اب کبھی مرنے والے نہیں۔ (59) سوائے اس پہلی موت کے جو ہمیں دنیا کی زندگی میں آچکی، بلکہ ہم ہمیشہ جنت میں رہیں گے اور ہمیں عذاب بھی نہیں ہوگا جیسے کافروں کو عذاب ہو رہا ہے۔ (60) بلاشبہ ہمارے رب نے ہمیں جو یہ بدلہ دیا ہے کہ ہمیشہ کے لیے جنت میں داخل کیا اور آگ سے سلامتی بخشی، تو یہ بہت بڑی کامیابی ہے جس کے برابر اور کوئی کامیابی نہیں۔ (61) اسی طرح کی عظیم جزا اور بدلے کے لیے عمل کرنے والوں پر واجب ہے کہ عمل کریں، بلاشبہ یہی تجارت نفع بخش ہے۔ (62) کیا مذکورہ بالا نعمتیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے ان بندوں کے لیے تیار کی ہیں جنھیں اس نے اپنی اطاعت کے لیے خاص کر لیا ہے، عزت و احترام کے اعتبار سے زیادہ بہتر اور افضل ہیں یا زقوم (تھوہر) کا وہ درخت جس پر قرآن میں لعنت کی گئی ہے جو کافروں کا ایسا کھانا ہوگا کہ نہ غذائیت فراہم کرے گا اور نہ بھوک مٹائے گا؟ (63) بلاشبہ ہم نے اس درخت کو آزمائش بنایا ہے جس کے ساتھ کفر اور نافرمانیاں کر کے ظلم کرنے والوں کو آزمائش میں ڈالا گیا، کہ انھوں نے کہا: آگ تو درخت کو کھا جاتی ہے، لہٰذا اس میں درخت اُگنا ممکن نہیں۔ (64) بلاشبہ زقوم کا درخت اگنے کی جگہ کے اعتبار سے خبیث ہے کیونکہ یہ ایسا درخت ہے جو جہنم کی گہرائی میں اگتا ہے۔ (65) اس سے نکلنے والے پھل نہایت بدنما ہوتے ہیں جیسے شیطانوں کے سر ہوں۔ ظاہری طور پر بدشکل ہونا، باطن کے خبیث ہونے کی دلیل ہے، مطلب یہ ہے کہ اس کے پھل بھی نہایت بدمزہ ہیں۔ (66) بلاشبہ کافر اس کا کڑوا اور بدمزہ پھل ضرور کھائیں گے اور اس سے اپنے خالی پیٹ بھریں گے۔ (67) پھر اس کو کھانے کے بعد ان کے لیے نہایت بدذائقہ، کھولتا ہوا گرم مشروب ہوگا۔ (68) پھر اس کے بعد انھیں جہنم کے عذاب کی طرف لوٹنا ہوگا، چنانچہ وہ ایک عذاب سے دوسرے عذاب میں منتقل ہو جائیں گے۔ (69) بلاشبہ ان کافروں نے اپنے باپ دادا کو ہدایت کی راہ سے بھٹکے ہوئے پایا اور ان کی تقلید میں بغیر کسی دلیل کے انھی کے نقش قدم پر چلتے رہے۔ (70) چنانچہ وہ گمراہی میں اپنے آباء و اجداد کے نقش قدم پر دوڑتے رہے۔ (71) یقیناً ان سے پہلے والوں کی اکثریت گمراہ ہو چکی، لہٰذا اے رسول! آپ کی قوم امتوں میں سے پہلی گمراہ ہونے والی قوم نہیں۔ (72) یقیناً ہم نے ان پہلی امتوں میں کئی رسول بھیجے جو انھیں اللہ کے عذاب سے ڈراتے تھے مگر انھوں نے کفر کیا۔ (73) سوائے رسول! آپ دیکھیں کہ ان قوموں کا کیا انجام ہوا جنھیں ان کے رسولوں نے ڈرایا مگر انھوں نے ان کی بات نہ مانی۔ آخر کار وہ آگ میں داخل ہوئے جس میں اپنے کفر کرنے اور اپنے رسولوں کو جھٹلانے کے سبب ہمیشہ رہیں گے۔ (74) سوائے ان کے جنھیں اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر ایمان لانے کے لیے خالص کر لیا، بلاشبہ وہ اس عذاب سے نجات پانے والے ہیں جو ان جھٹلانے والے کافروں کا انجام ہے۔ (75) یقیناً ہمیں ہمارے نبی نوح علیہ السلام نے اس وقت پکارا جب انھوں نے اپنی قوم کے لوگوں کے خلاف دعا کی جنھوں نے انھیں جھٹلایا تھا۔ ہم کیسے اچھے دعا قبول کرنے والے ہیں۔ یقیناً ہم نے ان کے خلاف ان (نوح علیہ السلام) کی دعا فوراً قبول کر لی۔ (76) یقیناً ہم نے انھیں، ان کے اہلِ بیت کو اور ان پر ایمان لانے والوں کو ان کی قوم کی تکلیفوں اور اس عظیم طوفان میں غرق ہونے سے بچا لیا جو ان کی قوم کے کافروں پر بھیجا گیا تھا۔ (77) ہم نے صرف ان کے اہل و عیال اور مومن پیروکاروں ہی کو نجات دی اور ان کے علاوہ ان کی قوم کے کافروں کو غرق کر دیا۔ (78) اور ہم نے آنے والی امتوں میں ان کا ذکرِ خیر باقی رکھا جس کی بنا پر لوگ ان کی تعریف کرتے ہیں۔ (79) نوح علیہ السلام اس بات سے محفوظ و سلامت ہیں کہ آنے والی قوموں میں کوئی انھیں برے لفظوں سے یاد کرے بلکہ ان کی تعریف اور ذکرِ خیر ضرور باقی رہے گا اور لوگ انھیں اچھے لفظوں سے یاد کریں گے۔ (80) بلاشبہ اسی طرح کا بدلہ جو ہم نے نوح علیہ السلام کو دیا، ہم ان لوگوں کو بھی دیتے ہیں جو اللہ اکیلے کی عبادت اور اطاعت کر کے نیکی کرنے والے ہوں۔ (81) بلاشبہ نوح علیہ السلام اللہ کی اطاعت میں عمل کرنے والے ہمارے مومن بندوں میں سے تھے۔ (82) پھر باقیوں کو ہم نے اس طوفان میں غرق کر دیا جو ہم نے ان پر بھیجا اور ان میں سے کوئی ایک بھی باقی نہ بچا۔

فوائد: ❀ جنت کی نعمتیں حاصل کرنے میں کامیاب ہو جانا ہی سب سے بڑی کامیابی ہے اور اس جیسی عطا اور فضیلت کے حصول کے لیے عمل کرنے والوں کو عمل کرنے چاہئیں۔ ❀ بلاشبہ دوزخیوں کا کھانا زقوم ہے جس کا پھل نہایت کڑوا، ذائقہ نہایت کسیلا اور بو نہایت ناگوار ہے جسے نگلنا بہت مشکل اور کھانا باعثِ تکلیف ہے۔ ❀ نوح علیہ السلام نے قوم کی ہلاکت کی جو دعا کی، اللہ تعالیٰ نے اسے قبول فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کیا ہی خوب مومنوں کی امیدوں کا مرکز اور ان کی دعاؤں کو قبول کرنے والا ہے۔ ❀ نوح علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ کے انعامات کے چند نمونے: نوح علیہ السلام اور ان پر ایمان لانے والوں کو نجات دینا، ان کی اولاد کو انسانیت کی اصل اور نسلوں کے پھیلاؤ کا ذریعہ بنانا اور ان کا ذکرِ خیر اور اچھی تعریف باقی رکھنا۔

وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ ﴿۸۳﴾ اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿۸۴﴾
اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۸۵﴾ اَئِفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ
تُرِيْدُوْنَ ﴿۸۶﴾ فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۷﴾ فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُوْمِ ﴿۸۸﴾
فَقَالَ اِنِّيْ سَقِيْمٌ ﴿۸۹﴾ فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِيْنَ ﴿۹۰﴾ فَرَاغَ اِلٰٓى اٰلِهَتِهِمْ
فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۹۱﴾ مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ ﴿۹۲﴾ فَرَاغَ عَلَيْهِمْ
ضَرْبًا بِالْيَمِيْنِ ﴿۹۳﴾ فَاَقْبَلُوْٓا اِلَيْهِ يَزِفُّوْنَ ﴿۹۴﴾ قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا
تَنْحِتُوْنَ ﴿۹۵﴾ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾ قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا
فَاَلْقُوْهُ فِي الْجَحِيْمِ ﴿۹۷﴾ فَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِيْنَ ﴿۹۸﴾
وَقَالَ اِنِّيْ ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ﴿۹۹﴾ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ
الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۰۰﴾ فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ
قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْٓ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ؕ
قَالَ يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۫ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ
الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ﴿۱۰۳﴾ وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ ﴿۱۰۴﴾
قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۰۵﴾ اِنَّ
هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ ﴿۱۰۶﴾ وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۰۷﴾

(83) بلاشبہ ابراہیم علیہ السلام بھی ان کے ان ہم مذہب لوگوں میں سے تھے جنھوں نے اللہ تعالیٰ کی توحید کی طرف بلانے میں ان کی موافقت کی۔ (84) سو آپ یاد کریں جب وہ اپنے رب کے پاس شرک سے پاک دل لے کر آئے۔ اللہ کی مخلوق میں وہ اللہ کے لیے خالص تھے۔ (85) جب انھوں نے اپنے باپ اور اپنی مشرک قوم کو ملامت اور خبردار کرتے ہوئے کہا: یہ کیا ہیں جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو؟ (86) کیا خود ساختہ اور گھڑے ہوئے معبودوں کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو؟ (87) سو اے میری قوم! رب العالمین کی نسبت تمھارا کیا گمان ہے جب تم اس کے سوا اوروں کی عبادت کرتے ہوئے اس کے پاس جاؤ گے؟ تم کیا سمجھتے ہو کہ وہ تمھارے ساتھ کیسا سلوک کرے گا؟ (88) پھر ابراہیم علیہ السلام نے ایک نگاہ ستاروں کی طرف اٹھائی اور قوم کے ساتھ جانے سے جان چھڑانے کی کسی تدبیر پر غور وفکر کرنے لگے۔ (89) اور قوم کے ساتھ ان کے میلے کے لیے جانے سے عذر پیش کرتے ہوئے کہا: میں بیمار ہوں۔ (90) چنانچہ انھوں نے آپ کو پیچھے چھوڑ دیا اور خود چلے گئے۔ (91) پھر آپ ان کے معبودوں کی طرف گئے جن کی وہ اللہ کے سوا عبادت کرتے تھے اور ان کے معبودوں سے ازراہِ مذاق کہا: تم یہ کھانا کیوں نہیں کھاتے جو مشرک تمھارے لیے بناتے ہیں؟ (92) تمھیں کیا مسئلہ ہے، تم بولتے نہیں ہو اور جو تم سے سوال کرے، اسے جواب کیوں نہیں دیتے؟ کیا ان جیسوں کی اللہ کے سوا عبادت کی جاتی ہے؟ (93) پھر ابراہیم علیہ السلام انھیں توڑنے کے لیے اپنے دائیں ہاتھ سے ان پر ضربیں لگانے لگے۔ (94) ان بتوں کے پجاری انتہائی عجلت میں آپ کے پاس آئے۔ (95) تو ابراہیم علیہ السلام نے بڑی ثابت قدمی سے ان کا سامنا کیا اور انھیں ڈانٹتے اور ملامت کرتے ہوئے کہا: کیا تم اللہ کے سوا ان معبودوں کی عبادت کرتے ہو جنھیں تم اپنے ہاتھوں سے تراشتے ہو؟ (96) حالانکہ خود تمھیں اور تمھارے اعمال کو پیدا کرنے والا اللہ پاک ہے اور تمھارے اعمال میں سے یہ بت بھی ہیں، اس لیے وہ اکیلا حقدار ہے کہ اس کی عبادت کی جائے اور اس کے ساتھ کسی اور کو شریک نہ کیا جائے۔ (97) چنانچہ جب وہ دلیل کے ساتھ ان کا مقابلہ کرنے سے عاجز آ گئے تو انھوں نے قوت کا سہارا لیا اور آپس میں مشورہ کیا کہ ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ کیا کرنا چاہیے۔ انھوں نے کہا: اس کے لیے ایک عمارت بناؤ اور اسے لکڑیوں سے بھرو اور آگ لگا دو، پھر ابراہیم کو اس میں ڈال دو۔ (98) سو ابراہیم علیہ السلام کی قوم نے ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ برائی کا ارادہ کیا کہ اسے ہلاک کر دیں اور اس سے ان کی جان چھوٹ جائے مگر ہم نے انھیں ناکام کر دیا جب ہم نے اس پر آگ ٹھنڈی اور سلامتی والی کر دی۔ (99) ابراہیم علیہ السلام نے کہا: میں اپنی قوم کا شہر چھوڑ کر اپنے رب کی طرف ہجرت کرنے والا ہوں تاکہ اس کی عبادت کر سکوں۔ میرا رب ضرور میری اس چیز کی طرف راہنمائی کرے گا جس میں میری دنیا و آخرت کی بھلائی ہو۔ (100) اے میرے رب! مجھے نیک بیٹا عطا فرما جو اس اجنبی ماحول میں میرے لیے قوم کا بدل اور میرا مددگار ہو۔ (101) چنانچہ ہم نے اس کی دعا قبول فرمائی اور اسے خوشی کی خبر دی، یوں کہ ایسے بیٹے کی بشارت دی جو بڑا ہوگا اور بردبار بھی ہوگا۔ یہ بیٹے سیدنا اسماعیل علیہ السلام تھے۔ (102) پھر جب اسماعیل علیہ السلام جوان ہو گئے اور اپنے والد کے دست و بازو بن گئے تو ان کے والد ابراہیم علیہ السلام نے ایک خواب دیکھا جبکہ انبیاء علیہم السلام کے خواب وحی ہوتے ہیں۔ ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو اس خواب کا مقصد بتاتے ہوئے کہا: پیارے بیٹے! میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں تمھیں ذبح کر رہا ہوں۔ تم بتاؤ اس بارے میں کیا کہتے ہو؟ تو اسماعیل (علیہ السلام) نے اپنے باپ کو یوں جواب دیا: اے ابا جان! اللہ تعالیٰ نے آپ کو میرے ذبح کرنے کا جو حکم دیا ہے، وہ کر گزریے۔ مجھے ضرور آپ اللہ کے حکم پر راضی رہنے والوں اور صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔ (103) غرض جب وہ دونوں اللہ تعالیٰ کے مطیع ہو گئے اور اس کے سامنے جھک گئے، تو ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو اس کی پیشانی کے ایک جانب لٹا لیا تاکہ اس کو ذبح کرنے کا جو حکم ملا ہے، اسے نافذ کرے۔ (104) اور ہم نے ابراہیم کو آواز دی، جبکہ وہ اپنے بیٹے کو ذبح کر کے اللہ کا حکم نافذ کرنے کے لیے بے چین تھا، کہ اے ابراہیم! (105) یقیناً تو نے اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کا پختہ ارادہ کر کے اس خواب پر عمل کر دکھایا ہے جو تو نے نیند میں دیکھا۔ بلاشبہ جس طرح ہم نے تجھے اس عظیم آزمائش سے نکال کر جزا دی ہے، اسی طرح ہم نیکوکاروں کو جزا دیتے اور انھیں آزمائشوں اور مشکلات سے نکالتے ہیں۔ (106) بلاشبہ یہ کھلا امتحان تھا جس میں ابراہیم علیہ السلام یقیناً کامیاب ہوئے۔ (107) اور ہم نے ایک عظیم مینڈھا اسماعیل علیہ السلام کی جگہ فدیے میں دے دیا جسے اس کی جگہ ذبح کیا گیا۔

فوائد: ❀ انسان کے افعال کا خالق اللہ تعالیٰ ہے، تاہم بندہ انھیں اپنے اختیار سے انجام دیتا ہے۔ ❀ مذکورہ بالا آیات کے دلائل اور ترتیب سے پتہ چلتا ہے کہ ذبیح اسماعیل علیہ السلام تھے کیونکہ انھی کی بشارت پہلے دی گئی اور جہاں تک اسحاق علیہ السلام کا تعلق ہے تو ان کی بشارت اسماعیل علیہ السلام کے بعد دی گئی۔ ❀ اسماعیل علیہ السلام کا یہ کہنا: ﴿سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ﴾ انھیں اللہ کی طرف سے صبر کی توفیق ملنے کا سبب بنا کیونکہ انھوں نے معاملہ اللہ کے سپرد کیا اور اس کا حکم تسلیم کیا۔ ❀ ارشاد باری تعالیٰ: ﴿فَلَمَّآ اَسْلَمَا . . .﴾ اس بات کی دلیل ہے کہ ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام اللہ تعالیٰ کے حکم کی اطاعت میں سب سے اعلیٰ درجے پر تھے۔

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿١٠٨﴾ سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ﴿١٠٩﴾ كَذٰلِكَ
نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١١٠﴾ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١١١﴾ وَبَشَّرْنٰهُ
بِاِسْحٰقَ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿١١٢﴾ وَبٰرَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اِسْحٰقَ ؕ وَ
مِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَّظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ مُبِيْنٌ ﴿١١٣﴾ وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰى ع 3 39 7
مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿١١٤﴾ وَنَجَّيْنٰهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿١١٥﴾
وَنَصَرْنٰهُمْ فَكَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿١١٦﴾ وَاٰتَيْنٰهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِيْنَ ﴿١١٧﴾
وَهَدَيْنٰهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿١١٨﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي
الْاٰخِرِيْنَ ﴿١١٩﴾ سَلٰمٌ عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿١٢٠﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي
الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٢١﴾ اِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٢٢﴾ وَاِنَّ اِلْيَاسَ
لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٢٣﴾ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٢٤﴾ اَتَدْعُوْنَ
بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخٰلِقِيْنَ ﴿١٢٥﴾ اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ اٰبَآئِكُمُ
الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٢٦﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿١٢٧﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ
الْمُخْلَصِيْنَ ﴿١٢٨﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿١٢٩﴾ سَلٰمٌ عَلٰٓى
اِلْ يَاسِيْنَ ﴿١٣٠﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٣١﴾ اِنَّهٗ مِنْ
عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٣٢﴾ وَاِنَّ لُوْطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٣٣﴾

(108) اور ہم نے ابراہیم علیہ السلام کا ذکر خیر بعد میں آنے والی امتوں میں باقی رکھا۔

(109) یہ اللہ کی طرف سے اس کے لیے تحفہ اور ہر تکلیف و آفت سے سلامتی کی دعا ہے۔

(110) جس طرح ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو اس کی اطاعت پر یہ جزا دی، اسی طرح ہم نیکوکاروں کو جزا دیتے ہیں۔

(111) بلاشبہ ابراہیم علیہ السلام ہمارے ان مومن بندوں میں سے تھا جو اللہ کے لیے عبودیت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہیں۔

(112) ہم نے اسے ایک اور بیٹے کی خوشخبری دی جو نبی اور نیک بندہ ہوگا اور وہ تھے اسحاق علیہ السلام۔ یہ جزا تھی اس کی اس اطاعت کی جو اس نے اپنے اکلوتے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے کے حوالے سے پیش کی۔

(113) ہم نے اس پر اور اس کے بیٹے اسحاق علیہ السلام پر برکتیں نازل فرمائیں اور اسے بہت زیادہ انعامات سے نوازا جن میں اس کی اولاد کی کثرت بھی تھی۔ ان دونوں کی اولاد میں اپنے رب کے اطاعت گزار نیک بندے بھی ہیں اور ان میں کفر اور نافرمانیاں کر کے خود پر کھلم کھلا ظلم کرنے والے بھی ہیں۔

(114) بلاشبہ ہم نے موسیٰ اور اس کے بھائی ہارون علیہما السلام کو نبوت دے کر ان پر احسان کیا۔

(115) ہم نے اسے اور اس کی قوم بنی اسرائیل کو فرعون کی غلامی سے نجات دی اور غرق ہونے سے بچایا۔

(116) ہم نے فرعون اور اس کے لشکروں کے خلاف ان کی مدد کی، تو انھیں ان کے دشمن پر غلبہ حاصل ہوا۔

(117) ہم نے موسیٰ اور ان کے بھائی ہارون علیہما السلام کو تورات عطا کی جو اللہ کی طرف سے شک وشبہ سے پاک واضح کتاب تھی۔

(118) ہم نے ان دونوں کی سیدھے راستے کی طرف راہنمائی کی جس میں کوئی ٹیڑھا پن نہیں اور وہ دینِ اسلام کا راستہ ہے جو ہر عیب سے پاک خالق کی خوشنودی تک پہنچاتا ہے۔

(119) ہم نے ان کی اچھی تعریف اور ذکر خیر آنے والی امتوں میں باقی رکھا۔ (120) اللہ کی طرف سے ان دونوں کے لیے نہایت اچھا تحفہ، ان دونوں کی تعریف اور ہر ناپسندیدہ چیز سے سلامتی کی دعا ہے۔ (121) بلاشبہ جس طرح ہم نے موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کو یہ اچھا بدلہ دیا ہے، اسی طرح اپنے رب کی اطاعت کرنے والے نیکوکاروں کو ہم جزا دیتے ہیں۔ (122) بلاشبہ موسیٰ اور ہارون علیہما السلام ہمارے ان بندوں میں سے تھے جو اللہ پر ایمان رکھتے تھے اور اس نے جو شریعت ان کے لیے مقرر کی، اس پر عمل پیرا تھے۔ (123) اور بلاشبہ الیاس علیہ السلام اپنے رب کی طرف سے رسولوں میں سے تھے جنھیں اللہ تعالیٰ نے نبوت و رسالت کا انعام عطا کیا۔ (124) جب انھوں نے اپنی قوم بنی اسرائیل سے کہا جن کی طرف وہ بھیجے گئے: اے میری قوم! کیا تم اللہ سے نہیں ڈرتے کہ اس کے حکم مانو جن میں توحید سرفہرست ہے اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے رک جاؤ جن میں شرک سب سے خطرناک ہے؟ (125) کیا تم اللہ کے سوا اپنے بت بَعل کی عبادت کرتے ہو اور اس اللہ کی عبادت چھوڑ دیتے ہو جو سب سے بہتر پیدا کرنے والا ہے؟ (126) اللہ ہی تمھارا رب ہے جس نے تمھیں پیدا کیا اور اس سے پہلے تمھارے باپ دادا کو پیدا کیا تو وہی عبادت کا حق دار ہے، نہ کہ اس کے علاوہ ایسے بت جو نفع دے سکتے ہیں نہ وہ نقصان کے مالک ہیں۔ (127) مگر ان کی قوم نے بس جھٹلانے کی راہ اختیار کی اور ان کے اس جھٹلانے ہی کی وجہ سے وہ عذاب میں ڈالے جائیں گے۔ (128) سوائے اس کے جو ان کی قوم میں سے ایمان لایا اور خالص اللہ کی عبادت کی تو وہ عذاب میں ڈالے جانے سے چھوٹ جائے گا۔ (129) ہم نے اس (الیاس) کی اچھی شہرت اور ذکر خیر آنے والی امتوں میں باقی رکھا۔ (130) اللہ کی طرف سے سلام ہو الیاس پر، اور اس کی تعریف کی جائے۔ (131) بلاشبہ جس طرح ہم نے الیاس علیہ السلام کو یہ اچھا بدلہ دیا، اسی طرح کا بدلہ ہم اپنے مومن نیک بندوں کو دیتے ہیں۔

(132) بلاشبہ الیاس ہمارے پکے مومن بندوں میں سے تھا جو اپنے رب پر ایمان لانے میں سچے تھے۔

(133) اور بلاشبہ لوط علیہ السلام اللہ کے ان رسولوں میں سے تھے جنھیں اس نے ان کی قوموں کی طرف خوشخبری سنانے اور ڈرانے کے لیے بھیجا۔

فوائد: ❀ شریعت کا ایک مقصد بندوں کو بندوں کی غلامی سے آزاد کرانا ہے۔ ❀ اچھی شہرت، ذکر خیر اور نیک نامی اللہ کی ان نعمتوں میں سے ہیں جو دنیا میں جلدی عطا کر دی جاتی ہیں۔

إِذْ نَجَّيْنٰهُ وَأَهْلَهٗٓ أَجْمَعِيْنَ ﴿١٣٤﴾ إِلَّا عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ ﴿١٣٥﴾ ثُمَّ
دَمَّرْنَا الْأٰخَرِيْنَ ﴿١٣٦﴾ وَإِنَّكُمْ لَتَمُرُّوْنَ عَلَيْهِمْ مُّصْبِحِيْنَ ﴿١٣٧﴾ وَبِالَّيْلِ ؕ
أَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿١٣٨﴾ ع وَإِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٣٩﴾ إِذْ أَبَقَ إِلَى ع 4 25 8
الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿١٤٠﴾ فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ ﴿١٤١﴾ ج
فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِيْمٌ ﴿١٤٢﴾ فَلَوْلَآ أَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ﴿١٤٣﴾ النصف
لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖٓ إِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿١٤٤﴾ فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ
سَقِيْمٌ ﴿١٤٥﴾ ج وَأَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ ﴿١٤٦﴾ وَأَرْسَلْنٰهُ إِلٰى
مِائَةِ أَلْفٍ أَوْ يَزِيْدُوْنَ ﴿١٤٧﴾ فَأٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ إِلٰى حِيْنٍ ﴿١٤٨﴾ ط
فَاسْتَفْتِهِمْ أَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ وَلَهُمُ الْبَنُوْنَ ﴿١٤٩﴾ أَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰٓئِكَةَ
إِنَاثًا وَّهُمْ شٰهِدُوْنَ ﴿١٥٠﴾ أَلَآ إِنَّهُمْ مِّنْ إِفْكِهِمْ لَيَقُوْلُوْنَ ﴿١٥١﴾ لا
وَلَدَ اللّٰهُ ۙ وَإِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿١٥٢﴾ أَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِيْنَ ﴿١٥٣﴾ ط
مَا لَكُمْ ق كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿١٥٤﴾ أَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿١٥٥﴾ ج أَمْ لَكُمْ سُلْطٰنٌ
مُّبِيْنٌ ﴿١٥٦﴾ فَأْتُوْا بِكِتٰبِكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿١٥٧﴾ وَجَعَلُوْا بَيْنَهٗ
وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا ؕ وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ إِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿١٥٨﴾
سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿١٥٩﴾ إِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿١٦٠﴾

﴿134﴾ سو یاد کریں جب ہم نے اسے اور اس کے سب گھر والوں کو عذاب سے بچایا جو اس کی قوم پر نازل کیا گیا۔ ﴿135﴾ سوائے اس کی بیوی کے، یقیناً اس عورت پر اس کی قوم والا عذاب آیا کیونکہ وہ ان کی طرح کافر تھی۔ ﴿136﴾ پھر ہم نے اس کی قوم کے باقی سب لوگوں کو ہلاک کر دیا جنھوں نے اسے جھٹلایا اور جو دین وہ لایا تھا، اس کی تصدیق نہ کی۔ ﴿137﴾ تم اے اہل مکہ! شام کی طرف اپنے سفروں میں یقیناً ان کے گھروں کے پاس سے صبح کے وقت گزرتے ہو۔ ﴿138﴾ اور اسی طرح تم رات کے وقت بھی وہاں سے گزرتے ہو، کیا تم پھر بھی نہیں سمجھتے اور نصیحت حاصل نہیں کرتے کہ جھٹلانے، کفر کرنے اور ایسی بے حیائی کا فعل کرنے کے بعد جس کا اگلی امتوں میں ذکر نہیں ملتا، ان کا انجام کیا ہوا؟ ﴿139﴾ اور بلاشبہ ہمارے بندے یونس علیہ السلام اللہ کے ان رسولوں میں سے تھے جنھیں اس نے اپنی قوموں کو خوشخبری دینے اور ڈرانے کے لیے بھیجا۔ ﴿140﴾ جب وہ اپنے رب کی اجازت کے بغیر اپنی قوم سے روانہ ہو گئے اور لوگوں اور سامان سے بھری کشتی میں سوار ہو گئے۔ ﴿141﴾ ادھر کشتی زیادہ بوجھ کی وجہ سے غرق ہونے لگی تو سواریوں نے قرعہ ڈالا کہ بعض لوگوں کو کشتی سے (سمندر میں) پھینک دیا جائے۔ انھیں یہ ڈر تھا کہ کشتی زیادہ سواریوں کی وجہ سے ڈوب جائے گی تو یونس علیہ السلام بھی ان قرعہ ہار جانے والوں میں شامل تھے، چنانچہ انھوں نے انھیں سمندر میں پھینک دیا۔ ﴿142﴾ جب انھوں نے انھیں سمندر میں پھینکا تو مچھلی نے انھیں نگل لیا۔ انھوں نے اپنے رب کی اجازت کے بغیر سمندر کی طرف جا کر ایسا کام کیا تھا جس پر ملامت کی گئی۔ ﴿143﴾ یونس علیہ السلام اگر اس حادثے سے پہلے کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والے نہ ہوتے اور مچھلی کے پیٹ میں وہ تسبیح بیان نہ کرتے۔ ﴿144﴾ تو وہ قیامت کے دن تک مچھلی کے پیٹ میں رہتے، اس طرح کہ وہ ان کی قبر بن جاتی۔ ﴿145﴾ پھر ہم نے انھیں مچھلی کے پیٹ سے نکال کر درختوں اور عمارتوں سے خالی زمین پر ڈال دیا۔ خاصی دیر مچھلی کے پیٹ میں رہنے کی وجہ سے ان کا بدن نہایت کمزور ہو چکا تھا۔ ﴿146﴾ اس خالی زمین میں ہم نے ان پر کدو کی ایک بیل اگا دی جس سے وہ سایہ حاصل کرتے اور اس سے کھاتے تھے۔ ﴿147﴾ اور ہم نے انھیں ان کی قوم کی طرف واپس بھیجا اور ان کی تعداد ایک لاکھ بلکہ اس سے بھی زیادہ تھی۔ ﴿148﴾ چنانچہ اب وہ ان پر ایمان لے آئے اور ان کی لائی ہوئی شریعت کی تصدیق کی تو اللہ تعالیٰ نے انھیں ان کی دنیا کی زندگی میں فائدہ دیا حتی کہ ان کی مقرر عمریں پوری ہو گئیں۔ ﴿149﴾ اے نبی (ﷺ)! ان مشرکوں کی بات رد کرتے ہوئے ان سے پوچھیں: کیا تم اللہ کی طرف ان بیٹیوں کی نسبت کرتے ہو جنھیں تم ناپسند کرتے ہو اور اپنے لیے بیٹوں کو چنتے ہو جنھیں تم پسند کرتے ہو۔ یہ کیسی تقسیم ہے؟ ﴿150﴾ انھوں نے کیسے سمجھ لیا کہ فرشتے مؤنث (اللہ کی بیٹیاں) ہیں جبکہ وہ ان کی تخلیق کے وقت موجود تھے نہ انھوں نے اس کا مشاہدہ کیا؟ ﴿151﴾ آگاہ رہو کہ یہ مشرکوں کا اللہ تعالیٰ پر جھوٹ اور افترا ہے۔ ﴿152﴾ کہ وہ اس کی طرف اولاد کی نسبت کرتے ہیں، حالانکہ وہ اپنے اس دعوے میں سراسر جھوٹے ہیں۔ ﴿153﴾ کیا اللہ تعالیٰ نے بیٹوں کے مقابلے میں جنھیں تم پسند کرتے ہو، اپنے لیے بیٹیوں کو چنا ہے جنھیں تم ناپسند کرتے ہو؟ ہرگز نہیں۔ ﴿154﴾ اے مشرکو! تمھیں کیا ہو گیا ہے کہ تم ایسا ظالمانہ فیصلہ کرتے ہو کہ اللہ کی طرف بیٹیوں کی نسبت کرتے ہو اور خود اپنے لیے بیٹے چُن لیتے ہو؟ ﴿155﴾ کیا جس باطل عقیدے پر تم ہو، اس کے غلط ہونے پر تم غور و فکر نہیں کرتے؟ بلاشبہ اگر تم غور و فکر کرتے تو یہ بات نہ کرتے۔ ﴿156﴾ یا تمھارے پاس اس دعوے کی کتاب اور رسول کی طرف سے کوئی واضح حجت اور روشن دلیل ہے؟ ﴿157﴾ تو وہ کتاب لاؤ جس میں تمھارے اس دعوے کی دلیل ہو اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو۔ ﴿158﴾ ان مشرکوں نے اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کے درمیان، جوان سے اوجھل ہیں، خاندانی تعلق بنا دیا جب انھوں نے دعویٰ کیا کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں۔ اور بلاشبہ یقیناً فرشتوں کو یہ علم ہے کہ اللہ تعالیٰ ضرور مشرکوں کو حساب کے لیے جمع کرے گا۔ ﴿159﴾ اللہ تعالیٰ اولاد اور شریکوں وغیرہ جیسے ان عیبوں سے پاک اور بری ہے جو مشرک اس کے لیے بیان کرتے ہیں اور جو ہرگز اس کی شان کے لائق نہیں۔ ﴿160﴾ سوائے اللہ کے مخلص بندوں کے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کو جلال و کمال کے انھی اوصاف سے متصف ٹھہراتے ہیں جو اس پاک پروردگار کی شان کے لائق ہیں۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ کا یہ دستور اور قانون کبھی تبدیل نہیں ہوتا کہ وہ مومنوں کو نجات دیتا اور کافروں کو تباہ و برباد کرتا ہے۔ ❀ ان لوگوں کے انجام سے نصیحت اور عبرت حاصل کرنے کی ضرورت ہے جنھوں نے رسولوں کو جھٹلایا تاکہ وہ عذاب نہ آئے جو دوسرے لوگوں پر آیا۔ ❀ قرعہ ڈالنا شرعی طور پر جائز ہے جس کی دلیل درج ذیل ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ﴾ ''پھر (کشتی والوں نے) قرعہ ڈالا تو وہ ہارنے والوں میں سے تھے (یعنی قرعہ یونس علیہ السلام کے نام نکلا)۔''

فَإِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ ﴿١٦١﴾ مَآ أَنتُمْ عَلَيْهِ بِفَٰتِنِينَ ﴿١٦٢﴾ إِلَّا مَنْ هُوَ
صَالِ ٱلْجَحِيمِ ﴿١٦٣﴾ وَمَا مِنَّآ إِلَّا لَهُۥ مَقَامٌ مَّعْلُومٌ ﴿١٦٤﴾ وَإِنَّا لَنَحْنُ
ٱلصَّآفُّونَ ﴿١٦٥﴾ وَإِنَّا لَنَحْنُ ٱلْمُسَبِّحُونَ ﴿١٦٦﴾ وَإِن كَانُوا۟ لَيَقُولُونَ ﴿١٦٧﴾
لَوْ أَنَّ عِندَنَا ذِكْرًا مِّنَ ٱلْأَوَّلِينَ ﴿١٦٨﴾ لَكُنَّا عِبَادَ ٱللَّهِ ٱلْمُخْلَصِينَ ﴿١٦٩﴾
فَكَفَرُوا۟ بِهِۦ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿١٧٠﴾ وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا
ٱلْمُرْسَلِينَ ﴿١٧١﴾ إِنَّهُمْ لَهُمُ ٱلْمَنصُورُونَ ﴿١٧٢﴾ وَإِنَّ جُندَنَا لَهُمُ
ٱلْغَٰلِبُونَ ﴿١٧٣﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتَّىٰ حِينٍ ﴿١٧٤﴾ وَأَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ يُبْصِرُونَ ﴿١٧٥﴾
أَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُونَ ﴿١٧٦﴾ فَإِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَآءَ صَبَاحُ
ٱلْمُنذَرِينَ ﴿١٧٧﴾ وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتَّىٰ حِينٍ ﴿١٧٨﴾ وَأَبْصِرْ فَسَوْفَ يُبْصِرُونَ ﴿١٧٩﴾
سُبْحَٰنَ رَبِّكَ رَبِّ ٱلْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿١٨٠﴾ وَسَلَٰمٌ عَلَى
ٱلْمُرْسَلِينَ ﴿١٨١﴾ وَٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿١٨٢﴾

ع 5 44 9

سُوْرَةُ صٓ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٍ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ
صٓ ۚ وَٱلْقُرْءَانِ ذِى ٱلذِّكْرِ ﴿١﴾ بَلِ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ فِى عِزَّةٍ وَشِقَاقٍ ﴿٢﴾
كَمْ أَهْلَكْنَا مِن قَبْلِهِم مِّن قَرْنٍ فَنَادَوا۟ وَّلَاتَ حِينَ مَنَاصٍ ﴿٣﴾

(161) اے مشرکو! بلاشبہ تم اور جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو۔ (162) تم سب کسی کو دین حق سے نہیں بھٹکا سکتے۔ (163) سوائے اس کے جس کے دوزخی ہونے کا فیصلہ اللہ تعالیٰ نے کر دیا، تو اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فیصلہ نافذ ہوگا اور وہ کفر کرے گا، پھر آگ میں داخل ہوگا۔ جہاں تک تمھاری اور تمھارے معبودوں کی بات ہے تو تمھیں اس معاملے میں کوئی قدرت حاصل نہیں۔ (164) فرشتوں نے اللہ کے لیے اپنی بندگی اور مشرکوں کے عقیدے سے لاتعلقی کی وضاحت کرتے ہوئے کہا: ہم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جس کے لیے اللہ کی عبادت اور اطاعت میں معلوم مقام نہ ہو۔ (165)، (166) بلاشبہ ہم فرشتے اللہ کی عبادت اور اطاعت میں صف باندھے کھڑے رہتے ہیں اور یقیناً ہم اللہ تعالیٰ کو ان اوصاف اور عادات سے پاک قرار دیتے ہیں جو اس کی شان کے لائق نہیں۔ (167)-(170) بلاشبہ مکے کے مشرک محمد رسول اللہ ﷺ کی بعثت سے پہلے کہتے تھے: اگر ہمارے پاس پہلی کتابوں میں سے کوئی کتاب ہوتی، جیسے تورات وغیرہ تو ہم خالص اللہ کی عبادت کرتے، حالانکہ وہ اس کے بارے میں جھوٹے تھے۔ یقیناً اب محمد رسول اللہ ﷺ ان کے پاس قرآن لے آئے تو انھوں نے اس کے ساتھ کفر کیا۔ قیامت کے دن بہت جلد وہ اس سخت عذاب کے بارے میں جان لیں گے جو ان کا منتظر ہے۔ (171)-(173) بلاشبہ اپنے رسولوں کے لیے ہم یہ بات پہلے سے طے کر چکے ہیں کہ وہ اپنے دشمنوں پر فتح پائیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انھیں دلیل اور قوت دے کر ان پر احسان فرمایا ہے اور بلاشبہ ہمارا لشکر ہی غالب آئے گا جو اللہ کے کلمے اور دین کی سربلندی کے لیے اللہ کی راہ میں لڑتا ہے۔ (174) چنانچہ اے رسول (ﷺ)! آپ کینہ اور دشمنی رکھنے والے ان مشرکوں سے ایک مدت تک بے رخی اختیار کر لیں جسے اللہ جانتا ہے، یہاں تک کہ ان کے عذاب کا وقت آ جائے۔ (175) اور آپ انھیں دیکھتے رہیں جب ان پر عذاب نازل ہوگا، وہ بھی آگے چل کر جلد دیکھ لیں گے مگر یہ دیکھنا انھیں فائدہ نہ دے گا۔ (176) کیا پھر ان مشرکوں کو اللہ کے عذاب کی جلدی پڑی ہے؟ (177) جب اللہ کا عذاب ان پر آ گیا تو ان کی صبح نہایت بری ہوگی۔ (178) اے رسول (ﷺ)! ان سے منہ پھیر لیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کے عذاب کا فیصلہ کر دے۔ (179) اور دیکھتے رہیے، جلد یہ بھی دیکھ لیں گے کہ ان پر اللہ کی طرف سے کیا عذاب اور آفت ٹوٹتی ہے۔ (180) اے رسول (ﷺ)! آپ کا رب پاک ہے جو قوتوں کا مالک ہے اور وہ ان تمام باتوں اور نقائص سے بری ہے جن سے مشرک اسے نسبت دیتے ہیں۔ (181) اللہ تعالیٰ کا سلام اور اس کی تعریف ہو اس کے باعزت رسولوں پر۔ (182) اور ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے اور وہی اس کا حقدار ہے۔ وہی تمام جہانوں کا رب ہے، اس کے سوا ان کا کوئی رب نہیں۔

سورۂ صٓ مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: باطل کے ذریعے سے جھگڑنے کا تذکرہ اور اس کا انجام۔ **تفسیر:** (1) (صٓ) اس طرح کے حروف مقطعات پر تفصیلی کلام سورۂ بقرہ کی ابتدا میں گزر چکا ہے۔ میں قسم کھاتا ہوں اس قرآن کی جو لوگوں کے لیے ایسی یاددہانی پر مشتمل ہے جو دنیا و آخرت میں ان کے لیے نفع بخش ہے۔ معاملہ ایسے نہیں جیسا مشرک سمجھتے ہیں کہ اللہ کے ساتھ اس کے شریک ہیں۔ (2) لیکن کافر اللہ کی توحید اور محمد ﷺ سے اختلاف اور آپ سے عداوت اور دشمنی کے بارے میں ضد اور تکبر کا شکار ہیں۔ (3) ان سے پہلے ہم نے کتنی ہی قوموں کو ہلاک کیا جنھوں نے اپنے رسولوں کو جھٹلایا، پھر جب ان پر عذاب آیا تو انھوں نے مدد مانگتے ہوئے پکارا اور وہ وقت ان کے لیے عذاب سے خلاصی کا وقت نہ تھا کہ مدد مانگنا اور چیخ پکار کرنا انھیں اس بارے میں کوئی فائدہ دیتا۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ کا دستور ہے کہ وہ دلیل اور غلبے کے ذریعے سے اپنے رسولوں اور ان کے وارثوں کی مدد کرتا ہے۔ ان آیات میں ہر اس شخص کے لیے عظیم خوشخبری ہے جو خود کو اللہ تعالیٰ کے لشکر کا اہل قرار دیتا ہے کہ وہی غالب اور منصور (اللہ کی طرف سے مدد کیا ہوا) ہوگا۔ ❀ ان آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ مشرک اور ان کے معبود کسی کو گمراہ نہیں کر سکتے اور اللہ کے مخلص بندوں کے لیے ان آیات میں خوشخبری ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت و طاقت سے انھیں گمراہوں اور گمراہ کرنے والوں کی گمراہی سے بچائے گا۔ ❀ اللہ تعالیٰ نے قرآن عظیم کی قسم کھائی ہے، لہٰذا اس پر ایمان لانا، اس کی تصدیق کرنا اور اس کی تفسیر و توضیح پر توجہ دینا واجب ہے۔

وَعَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ ۫ وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ
كَذَّابٌ ۝٤ اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ ۝٥
وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰٓى اٰلِهَتِكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا
لَشَيْءٌ يُّرَادُ ۝٦ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ ۚ اِنْ هٰذَآ اِلَّا
اخْتِلَاقٌ ۝٧ ءَاُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِنْۢ بَيْنِنَا ۭ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ
ذِكْرِيْ ۚ بَلْ لَّمَّا يَذُوْقُوْا عَذَابِ ۝٨ اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَاۗىِٕنُ رَحْمَةِ
رَبِّكَ الْعَزِيْزِ الْوَهَّابِ ۝٩ اَمْ لَهُمْ مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا
بَيْنَهُمَا ۡ فَلْيَرْتَقُوْا فِي الْاَسْبَابِ ۝١٠ جُنْدٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُوْمٌ مِّنَ
الْاَحْزَابِ ۝١١ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ ذُو الْاَوْتَادِ ۝١٢
وَثَمُوْدُ وَقَوْمُ لُوْطٍ وَّاَصْحٰبُ لْــَٔيْكَةِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ الْاَحْزَابُ ۝١٣ اِنْ
كُلٌّ اِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ ۝١٤ وَمَا يَنْظُرُ هٰٓؤُلَاۗءِ
اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ۝١٥ وَقَالُوْا رَبَّنَا
عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ۝١٦ اِصْبِرْ عَلٰي مَا
يَقُوْلُوْنَ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَيْدِ ۚ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ۝١٧
اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ ۝١٨

ع 1 14 10

④ انھوں نے تعجب کیا جب انھی میں سے ایک رسول ان کے پاس آیا جو انھیں ڈراتا ہے کہ اگر وہ اپنے کفر پر قائم رہے تو ان پر اللہ کا عذاب آجائے گا۔ کافروں نے محمد رسول اللہ ﷺ کے لائے ہوئے دین کی سچائی کے واضح دلائل کا مشاہدہ کرنے کے بعد بھی کہا: یہ تو جادوگر ہے جو لوگوں پر جادو کرتا ہے اور اپنے اس دعوے میں بہت بڑا جھوٹا ہے کہ وہ اللہ کا رسول ہے جس کی طرف وحی آتی ہے۔

⑤ کیا اس آدمی نے اتنے سارے معبودوں کو ایک ہی معبود بنا ڈالا جس کے سوا کوئی معبود نہیں؟ یہ تو اس کا انتہائی عجیب کام ہے۔

⑥ ان کے سردار اور وڈیرے اپنے پیروکاروں سے یہ کہتے ہوئے چل دیے: تم جہاں لگے ہو لگے رہو، محمد (ﷺ) کے دین میں داخل نہ ہو اور اپنے معبودوں کی عبادت پر ڈٹے رہو۔ بلاشبہ محمد (ﷺ) جس ایک معبود کی عبادت کی طرف تمھیں بلاتا ہے، وہ ایک سوچی سمجھی سکیم اور مقصد کے تحت ہے تاکہ وہ ہم پر غالب آجائے اور ہم اس کے پیروکار بن جائیں۔

⑦ محمد (ﷺ) اللہ تعالیٰ کی جس توحید کی طرف ہمیں بلاتا ہے، اس کا ذکر ہم نے اس دین میں نہیں سنا جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا اور نہ عیسیٰ علیہ السلام کے دین میں یہ ہے۔ ہم نے آپ سے جو کچھ سنا ہے، وہ سراسر جھوٹ اور من گھڑت ہے۔

⑧ کیا یہ صحیح ہے کہ ہم سب کو چھوڑ کر خاص اسی پر قرآن نازل ہو اور ہم پر نازل نہ ہو، حالانکہ ہم سردار اور بڑے ہیں۔ بلکہ یہ مشرک آپ پر نازل ہونے والی وحی کے بارے میں شک میں پڑے ہوئے ہیں اور انھوں نے ابھی تک اللہ کا عذاب نہیں چکھا، اس لیے اس کی ڈھیل سے دھوکے میں مبتلا ہیں۔ اگر وہ عذاب کا مزہ چکھ لیتے تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر و شرک کرنے اور آپ کی طرف آنے والی وحی میں شک کرنے کی جرأت نہ کرتے۔

⑨ یا ان جھٹلانے والے مشرکوں کے پاس آپ کے اس رب کے فضل و احسان کے خزانے ہیں جو ایسا غالب ہے کہ کوئی اسے مغلوب نہیں کرسکتا۔ وہ جسے جو دینا چاہے دیتا ہے۔ اس کے فضل کے خزانوں میں سے نبوت بھی ہے، چنانچہ وہ جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اس کا اختیار ان کے پاس نہیں ہے کہ وہ جسے چاہیں نبوت دیں اور جسے چاہیں نہ دیں۔ ⑩ یا آسمانوں، زمین اور ان دونوں کے درمیان کی ہر چیز کی بادشاہت انھی کی ہے کہ وہ دینے یا نہ دینے کا حق رکھتے ہیں؟ اگر ان کا یہ خیال ہے تو وہ آسمان تک پہنچنے کے ذرائع اختیار کریں تاکہ وہ اپنی مرضی سے دینے یا نہ دینے کا فیصلہ اپنے ہاتھ میں لے سکیں اور وہ ایسا کبھی نہیں کرسکیں گے۔ ⑪ محمد رسول اللہ ﷺ کو جھٹلانے والا یہ لشکر شکست کھایا ہوا ہے جیسے پہلے رسولوں کو جھٹلانے والے لشکر شکست کھائے ہوئے تھے۔ ⑫ یہ جھٹلانے والے کوئی پہلے نہیں بلکہ ان سے پہلے قومِ نوح، عاد اور فرعون نے جھٹلایا جس کے پاس میخیں تھیں۔ وہ لوگوں کو ان کے ساتھ عذاب دیتا تھا۔ ⑬ اور ثمود یوں، قومِ لوط اور قومِ شعیب نے بھی جھٹلایا۔ یہ بڑے گروہ تھے جنھوں نے رسولوں کو جھٹلانے اور ان کی لائی ہوئی شریعت کا انکار کرنے پر اتفاق کیا۔ ⑭ ان میں سے ہر گروہ نے رسولوں کو جھٹلایا تو ان پر اللہ کے عذاب کا کوڑا برسا اور اس کی پکڑ ان پر آئی اگرچہ کچھ دیر ہی سے آئی۔ ⑮ محمد رسول اللہ ﷺ کو جھٹلانے والے بس صور میں دوسری بار پھونکے جانے کے انتظار میں ہیں جس کے بعد دنیا میں کوئی واپسی نہیں ہوگی اور اگر وہ آپ کو جھٹلانے کی حالت ہی میں مر گئے تو عذاب ان پر آجائے گا۔ ⑯ انھوں نے مذاق اڑاتے ہوئے کہا: اے ہمارے رب! ہمیں ہمارے حصے کا عذاب آخرت کے دن سے پہلے دنیا کی زندگی ہی میں جلدی دے دے۔ ⑰ اے رسول ﷺ! ان جھٹلانے والوں کی ان باتوں پر صبر کریں جو آپ کو پسند نہیں اور ہمارے بندے داود کو یاد کریں جو اپنے دشمنوں پر قابو پانے کی قوت رکھنے والے اور اللہ کی اطاعت پر ڈٹ جانے والے تھے۔ بلاشبہ وہ توبہ اور اللہ کو راضی کر دینے والے اعمال کے ذریعے سے کثرت سے اللہ کی طرف رجوع کرنے والے تھے۔ ⑱ ہم نے پہاڑوں کو داود علیہ السلام کے تابع کر دیا جو دن کے آخر اور آغاز میں اشراق کے وقت ان کے ساتھ اللہ کی تسبیح کرتے تھے۔

فوائد: ❀ مشرکوں کے ذہنوں پر مادیت پرستی کا غلبہ تھا، اس لیے انھوں نے سرداروں اور وڈیروں پر وحی نازل ہونے کی رغبت ظاہر کی۔ ❀ کافروں کے ایمان سے منہ پھیرنے کا سبب تکبر، سرکشی اور حق کی پیروی سے خود کو اونچا اور بالاتر سمجھنا تھا۔ ❀ اللہ کے نبی داود علیہ السلام کے فضائل و مناقب کا بیان اور اللہ تعالیٰ نے انھیں جو خصوصی معجزات عطا فرمائے ان کا تذکرہ ہے۔

وَالطَّيْرَ مَحْشُورَةً ۖ كُلٌّ لَّهُ أَوَّابٌ ﴿١٩﴾ وَشَدَدْنَا مُلْكَهُ وَآتَيْنَاهُ الْحِكْمَةَ
وَفَصْلَ الْخِطَابِ ﴿٢٠﴾ وَهَلْ أَتَاكَ نَبَأُ الْخَصْمِ إِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ﴿٢١﴾
إِذْ دَخَلُوا عَلَىٰ دَاوُودَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ ۖ قَالُوا لَا تَخَفْ ۖ خَصْمَانِ بَغَىٰ
بَعْضُنَا عَلَىٰ بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَا إِلَىٰ
سَوَاءِ الصِّرَاطِ ﴿٢٢﴾ إِنَّ هَٰذَا أَخِي لَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ نَعْجَةً وَلِيَ
نَعْجَةٌ وَاحِدَةٌ فَقَالَ أَكْفِلْنِيهَا وَعَزَّنِي فِي الْخِطَابِ ﴿٢٣﴾ قَالَ لَقَدْ
ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ إِلَىٰ نِعَاجِهِ ۖ وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْخُلَطَاءِ
لَيَبْغِي بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
وَقَلِيلٌ مَّا هُمْ ۗ وَظَنَّ دَاوُودُ أَنَّمَا فَتَنَّاهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ وَخَرَّ رَاكِعًا
وَأَنَابَ ۩ ﴿٢٤﴾ فَغَفَرْنَا لَهُ ذَٰلِكَ ۖ وَإِنَّ لَهُ عِندَنَا لَزُلْفَىٰ وَحُسْنَ
مَآبٍ ﴿٢٥﴾ يَا دَاوُودُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ فَاحْكُم بَيْنَ
النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَىٰ فَيُضِلَّكَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ ۚ
إِنَّ الَّذِينَ يَضِلُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا نَسُوا
يَوْمَ الْحِسَابِ ﴿٢٦﴾ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ۚ
ذَٰلِكَ ظَنُّ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ كَفَرُوا مِنَ النَّارِ ﴿٢٧﴾

وقف لازم — السجدة 10 — ع 2 12 11

(19) ہم نے پرندوں کو ان کے تابع کر دیا جو ہوا میں معلق رہتے۔ سب ان کے مطیع بن کر ان کی پیروی میں تسبیح کرتے۔

(20) اور ہم نے انھیں جو رعب، قوت و دبدبہ اور ان کے دشمنوں پر فتح عطا کی، اس کے ساتھ ان کی سلطنت کو مضبوط کیا۔ ہم نے انھیں نبوت اور اپنے معاملات درست طریقے سے نبٹانے کی صلاحیت عطا کی اور ہم نے انھیں ہر بات میں فیصلہ کن گفتگو کرنے اور تسلی بخش بیان کی صلاحیت بخشی۔

(21) اے رسول (ﷺ)! کیا آپ کے پاس دو جھگڑنے والوں کی بات پہنچی ہے جب وہ داود علیہ السلام کی عبادت والی جگہ پر چڑھ آئے۔

(22) جب وہ دونوں اچانک داود علیہ السلام کے پاس آئے تو وہ ان کے اپنے پاس اس نامعقول طریقے سے اچانک داخل ہونے سے ڈر گئے۔ جب انھیں پتا چلا کہ وہ گھبرا گئے ہیں تو انھوں نے کہا: آپ ڈریں نہیں۔ ہم دونوں کا باہم جھگڑا ہوا ہے اور ہم میں سے ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے، لہٰذا آپ ہمارے درمیان عدل و انصاف سے فیصلہ کر دیں اور ہمارے درمیان فیصلہ کرتے وقت ناانصافی نہ کرنا اور ہمیں سیدھی راہ دکھانا جو درست ہو۔

(23) جھگڑا کرنے والے دونوں میں سے ایک نے داود علیہ السلام سے کہا: یہ میرا بھائی ہے۔ اس کے پاس ننانوے دنبیاں ہیں اور میرے پاس ایک دنبی ہے اور یہ چاہتا ہے کہ وہ ایک بھی میں اسے دے دوں اور یہ گفتگو میں بھی مجھ پر چھا گیا ہے۔

(24) چنانچہ داود علیہ السلام نے ان کے درمیان فیصلہ کیا اور دعویٰ کرنے والے کو مخاطب کر کے کہا: یقیناً تیرے بھائی نے تجھ سے تیری ایک دنبی اپنی دنبیوں میں ملانے کا سوال کر کے تجھ پر ظلم کیا ہے اور بلاشبہ اکثر شریک اور حصے دار ایک دوسرے کا حق غصب کر کے اور انصاف نہ کر کے ایک دوسرے سے زیادتی کرتے ہیں سوائے ایمان والوں کے جو نیک عمل کرتے ہیں، وہ اپنے حصے داروں کے ساتھ انصاف کرتے ہیں اور ان پر ظلم نہیں کرتے اور ایسے اوصاف والے لوگ بہت تھوڑے ہیں۔ داود علیہ السلام کو یقین ہو گیا کہ ہم نے اس جھگڑے کے ذریعے سے انھیں آزمایا ہے، چنانچہ انھوں نے اپنے رب سے بخشش مانگی، اللہ کا قرب حاصل کرنے کے لیے سجدہ کیا اور اس کے حضور توبہ کی۔

(25) چنانچہ ہم نے ان کی دعا قبول کی اور انھیں اس کی معافی دے دی اور یقیناً وہ ہمارے نزدیک بڑے مرتبے والے اور آخرت میں بڑے اچھے ٹھکانے والے تھے۔

(26) اے داود! ہم نے آپ کو زمین میں خلیفہ بنایا ہے تاکہ آپ دینی و دنیاوی فیصلے اور احکام جاری کریں، اس لیے آپ لوگوں کے درمیان عدل و انصاف سے فیصلے کریں اور لوگوں کے درمیان فیصلے کرنے میں اپنی خواہشات کی پیروی نہ کریں کہ رشتہ داری، دوستی یا دشمنی کی وجہ سے کسی ایک فریق کی طرف جھکاؤ رکھیں ورنہ ذاتی خواہش کی پیروی آپ کو اللہ کے سیدھے راستے سے بھٹکا دے گی۔ بلاشبہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی سیدھی راہ سے بھٹکتے ہیں، ان کے لیے حساب کا دن بھلانے کی وجہ سے سخت عذاب ہے، کیونکہ اگر وہ اسے یاد رکھتے اور اس سے ڈرتے تو اپنی خواہشات کے غلام نہ بنتے۔

(27) ہم نے آسمان و زمین بے کار پیدا نہیں کیے۔ یہ کافروں کا خیال ہے، لہٰذا ان کافروں کے لیے جو یہ گمان رکھتے ہیں، قیامت کے دن آگ کے عذاب سے ہلاکت ہے اگر وہ اسی کفر اور اللہ کے بارے میں بُرا خیال رکھتے ہوئے مرے۔

فوائد: ❀ انبیاء علیہم السلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو پیغامات پہنچاتے ہیں، ان میں وہ غلطی سے پاک اور معصوم ہوتے ہیں کیونکہ اس کے بغیر رسالت کا مقصد ہی ختم ہو جاتا ہے لیکن کبھی طبعی تقاضوں کے پیش نظر ان سے بھول یا کسی حکم سے غفلت سرزد ہو جاتی تھی مگر اللہ تعالیٰ اپنے لطف و کرم سے فوراً اس کوتاہی کا خاتمہ اور اصلاح فرما دیتا تھا۔ ❀ ارشاد باری تعالیٰ: ﴿وَإِنَّ كَثِيرًا ..... عَلَىٰ بَعْضٍ﴾ ''اکثر حصے دار ایک دوسرے سے زیادتی کرتے ہیں۔'' سے بعض علماء نے استدلال کیا ہے کہ دو یا زیادہ لوگوں کے درمیان شراکت داری جائز ہے۔ ❀ علم و فضل اور بلند مقام و مرتبہ رکھنے والے لوگوں کے پاس جاتے ہوئے آداب کا خیال رکھنا چاہیے۔

أَمْ نَجْعَلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَالْمُفْسِدِينَ فِي الْأَرْضِ
أَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِينَ كَالْفُجَّارِ ﴿٢٨﴾ كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكٌ
لِيَدَّبَّرُوا آيَاتِهِ وَلِيَتَذَكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ ﴿٢٩﴾ وَوَهَبْنَا لِدَاوُودَ سُلَيْمَانَ
نِعْمَ الْعَبْدُ إِنَّهُ أَوَّابٌ ﴿٣٠﴾ إِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصَّافِنَاتُ
الْجِيَادُ ﴿٣١﴾ فَقَالَ إِنِّي أَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّي حَتَّىٰ
تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ﴿٣٢﴾ رُدُّوهَا عَلَيَّ فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوقِ وَ
الْأَعْنَاقِ ﴿٣٣﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ وَأَلْقَيْنَا عَلَىٰ كُرْسِيِّهِ جَسَدًا ثُمَّ
أَنَابَ ﴿٣٤﴾ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ
بَعْدِي إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿٣٥﴾ فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيحَ تَجْرِي بِأَمْرِهِ
رُخَاءً حَيْثُ أَصَابَ ﴿٣٦﴾ وَالشَّيَاطِينَ كُلَّ بَنَّاءٍ وَغَوَّاصٍ ﴿٣٧﴾ وَآخَرِينَ
مُقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ ﴿٣٨﴾ هَٰذَا عَطَاؤُنَا فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ
حِسَابٍ ﴿٣٩﴾ وَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا لَزُلْفَىٰ وَحُسْنَ مَآبٍ ﴿٤٠﴾ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا
أَيُّوبَ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الشَّيْطَانُ بِنُصْبٍ وَعَذَابٍ ﴿٤١﴾
ارْكُضْ بِرِجْلِكَ هَٰذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَشَرَابٌ ﴿٤٢﴾ وَوَهَبْنَا لَهُ
أَهْلَهُ وَمِثْلَهُمْ مَعَهُمْ رَحْمَةً مِنَّا وَذِكْرَىٰ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ﴿٤٣﴾

ع 3 14 12

(28) جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے، اس کے رسول کی پیروی کی اور نیک عمل کیے، انھیں ہم ہرگز کفر اور گناہ کر کے زمین میں فساد پھیلانے والوں کے برابر نہیں کریں گے اور نہ اپنے رب کا تقویٰ رکھنے والوں کو جو اس کے حکم ماننے والے اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچنے والے ہیں، ان کافروں اور منافقوں کے برابر کریں گے جو گناہوں میں مست رہتے ہیں۔ بلاشبہ ان کے درمیان برابری ظلم ہے جو اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ پرہیزگار مومنوں کو جنت میں داخلے کی صورت میں بدلہ دے گا اور بدبخت کافروں کو آگ میں داخل کر کے سزا دے گا کیونکہ وہ اللہ کے ہاں برابر نہیں، اس لیے ان کا بدلہ بھی اس کے نزدیک برابر نہیں۔ (29) بلاشبہ یہ قرآن جو ہم نے آپ کی طرف اتارا ہے، یہ بہت بھلائی اور نفع والی کتاب ہے تاکہ لوگ اس کی آیتوں کو سمجھیں اور اس کے معانی پر غور وفکر کریں اور عقلمند اور روشن دماغ اس سے نصیحت پکڑیں۔ (30) ہم نے داود علیہ السلام پر انعام واکرام اور فضل و احسان کرتے ہوئے انھیں سلیمان بیٹا عطا کیا تاکہ اس سے ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔ سلیمان علیہ السلام بہت اچھے بندے تھے۔ وہ اللہ کے حضور بکثرت توبہ کرنے والے اور اس کی طرف رجوع کرنے والے تھے۔ (31) یاد کریں جب ان کے سامنے عصر کے وقت اصیل تیز رفتار گھوڑے پیش کیے گئے جو تین ٹانگوں پر کھڑے ہوتے تھے اور چوتھی اٹھا کر رکھتے تھے۔ وہ اصیل گھوڑے مسلسل ان پر پیش کیے جاتے رہے حتی کہ سورج غروب ہوگیا۔ (32) تب سلیمان علیہ السلام نے کہا: میں نے مال کی محبت سے جس میں یہ گھوڑے بھی ہیں، اپنے رب کی یاد کو پیچھے رکھا حتی کہ سورج غروب ہوگیا اور میں بروقت عصر کی نماز ادا نہ کر سکا۔ (33) ان گھوڑوں کو دوبارہ میرے سامنے لاؤ، چنانچہ انھوں نے دوبارہ گھوڑے ان کے سامنے پیش کیے تو وہ تلوار کے ساتھ ان کی پنڈلیاں اور گردنیں کاٹنے لگے۔ (34) یقیناً ہم نے سلیمان علیہ السلام کا امتحان لیا اور ہم نے ان کے تخت شاہی پر شیطان کو انسانی شکل میں ڈال دیا جس نے تھوڑے سے وقت کے لیے ان کی بادشاہت میں ادل بدل کیا، پھر اللہ تعالیٰ نے سلیمان علیہ السلام کو ان کی بادشاہی واپس کر دی اور انھیں شیطانوں پر مسلط کر دیا۔ (35) سلیمان علیہ السلام نے کہا: اے میرے رب! میرے گناہ بخش دے اور مجھے ایسی بادشاہی عطا فرما جو میرے ساتھ خاص ہو، میرے بعد کسی آدمی کو نہ ملے۔ اے میرے رب! بلاشبہ تو بہت زیادہ عطا کرنے والا اور بہت بڑا سخی ہے۔ (36) پس ہم نے سلیمان علیہ السلام کی دعا قبول کر لی اور ہوا کو ان کے ماتحت کر دیا۔ وہ ان کے حکم سے بڑی نرمی سے چلتی تھی جس کی قوت اور تیزی کے باوجود اس میں سختی نہ ہوتی۔ وہ جہاں کا ارادہ کرتے، ہوا انھیں پہنچا دیتی۔ (37) ہم نے شیطانوں کو بھی ان کے تابع کر دیا جو ان کے حکم کی پابندی کرتے۔ ان میں سے کچھ عمارتیں بنانے والے اور کچھ غوطہ خور تھے جو سمندروں میں غوطے لگاتے اور ان سے موتی نکالتے۔ (38) اور سرکش شیطانوں کو بھی ان کے تابع کر دیا گیا جو ہر وقت زنجیروں میں جکڑے رہتے اور حرکت نہ کر سکتے تھے۔ (39) اے سلیمان! یہ ہمارا عطیہ ہے جو ہم نے تمھارا مطالبہ پورا کرتے ہوئے تمھیں دیا، لہٰذا جسے چاہو دو اور جسے چاہو نہ دو۔ کسی کو دینے یا نہ دینے پر تمھاری کوئی پکڑ نہ ہوگی۔ (40) بلاشبہ سلیمان علیہ السلام ہمارے بڑے قریبی بندے تھے اور ان کے لیے بڑا اچھا ٹھکانا ہے جس کی طرف وہ لوٹیں گے اور وہ ہے جنت۔ (41) اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہمارے بندے ایوب (علیہ السلام) کو یاد کریں جب انھوں نے اپنے رب اللہ سے دعا کی کہ بلاشبہ شیطان نے مجھے رنج اور دکھ پہنچایا ہے۔ (42) تو ہم نے ان سے کہا: اپنا پاؤں زمین پر مارو، چنانچہ انھوں نے اپنا پاؤں زمین پر مارا تو ان کے لیے اس سے پانی پھوٹ پڑا جس سے وہ پیتے اور نہاتے تھے تو ان کی بیماری اور تکلیف جاتی رہی۔ (43) چنانچہ ہم نے ان کی دعا قبول کر لی، ان کی بیماری دور کر دی اور ان کے تمام اہل خانہ بھی انھیں دے دیے۔ نیز ہم نے انھیں اپنی رحمت سے اور ان کے صبر کے صلے کے طور پر اتنے مزید بیٹے اور پوتے عطا کیے۔ عقل والوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ صبر کا انجام راحت اور ثواب ہے۔

فوائد: ❀ قرآنِ مجید پر غور وفکر کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ ❀ مذکورہ آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ انسان کا دل جس قدر سلامت اور محفوظ ہو اور جس قدر وہ ذہین ہو، اسی حساب سے اسے قرآن کریم سے نصیحت اور فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ ❀ مذکورہ آیات اس مشہور قاعدے کے درست ہونے کی دلیل ہیں: «مَنْ تَرَكَ شَيْئًا لِلّٰهِ عَوَّضَهُ اللّٰهُ خَيْرًا مِّنْهُ» ''جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی چیز چھوڑی تو اللہ تعالیٰ اسے اس سے بہتر عطا فرمائے گا۔'' ❀ جس نے تکلیف پر صبر کیا، اللہ تعالیٰ اسے دنیا و آخرت میں بدلہ دے گا اور جب وہ اس سے دعا کرے گا، تو اس کی دعا قبول کرے گا۔

وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ ؕ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا ؕ
نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿۴۴﴾ وَاذْكُرْ عِبٰدَنَاۤ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ
اُولِي الْاَيْدِيْ وَالْاَبْصَارِ ﴿۴۵﴾ اِنَّاۤ اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ۚ ﴿۴۶﴾
وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ ؕ ﴿۴۷﴾ وَاذْكُرْ اِسْمٰعِيْلَ وَ
الْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ ؕ وَكُلٌّ مِّنَ الْاَخْيَارِ ﴿۴۸﴾ هٰذَا ذِكْرٌ ؕ وَاِنَّ
لِلْمُتَّقِيْنَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۴۹﴾ جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ ۚ ﴿۵۰﴾
مُتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ وَّشَرَابٍ ﴿۵۱﴾
وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ ﴿۵۲﴾ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِيَوْمِ
الْحِسَابِ ﴿۵۳﴾ اِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ ﴿۵۴﴾ هٰذَا ؕ وَاِنَّ
لِلطّٰغِيْنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ ﴿۵۵﴾ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۵۶﴾ هٰذَا ۙ
فَلْيَذُوْقُوْهُ حَمِيْمٌ وَّغَسَّاقٌ ﴿۵۷﴾ وَّاٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖۤ اَزْوَاجٌ ﴿۵۸﴾ هٰذَا
فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ۚ لَا مَرْحَبًۢا بِهِمْ ؕ اِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ ﴿۵۹﴾ قَالُوْا
بَلْ اَنْتُمْ ۚ لَا مَرْحَبًۢا بِكُمْ ؕ اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا ۚ فَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿۶۰﴾
قَالُوْا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِي النَّارِ ﴿۶۱﴾
وَقَالُوْا مَا لَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ ؕ ﴿۶۲﴾

(44) جب ایوب علیہ السلام اپنی بیوی سے ناراض ہوئے تو قسم کھالی کہ وہ اسے ضرور سو کوڑے ماریں گے۔ ہم نے ان سے کہا: اے ایوب! اپنی قسم پوری کرنے کے لیے اپنے ہاتھ میں تنکوں کا ایک مُٹھا لے کر اسے مار دو اور جو قسم تم نے اٹھائی ہے، اس کے خلاف نہ کرو، چنانچہ انھوں نے تنکوں کا ایک مُٹھا پکڑا اور اس کے ساتھ بیوی کو مارا۔ بلاشبہ ہم نے انھیں جس آزمائش میں ڈالا، اس میں انھیں صابر پایا۔ وہ نہایت ہی اچھے بندے تھے۔ بلاشبہ وہ اللہ کی طرف کثرت سے رجوع کرنے والے تھے۔ (45) اے رسول (ﷺ)! ہمارے بندوں ابراہیم، اسحاق اور یعقوب علیہم السلام کو یاد کریں جنھیں ہم نے چن لیا اور انھیں رسول بنا کر بھیجا۔ یقیناً وہ اللہ کی اطاعت اور اس کی رضا کی تلاش میں بڑی قوت و ہمت والے اور حق کی صحیح سوجھ بوجھ میں نمایاں تھے۔ (46) ہم نے انھیں ایک خاص بات کے ساتھ مخصوص کر کے ان پر احسان کیا اور وہ یہ تھی کہ ان کے دلوں کو آخرت کی یاد سے آباد کیا اور نیک اعمال کے ذریعے سے اس کی تیاری اور لوگوں کو اس کے لیے عمل کی دعوت دینے کی انھیں توفیق دی۔ (47) بلاشبہ ان کا شمار ہمارے نزدیک ان لوگوں میں تھا جنھیں ہم نے اپنی اطاعت اور عبادت کے لیے چن لیا اور ہم نے انھیں اپنی رسالت کی ذمہ داری اٹھانے اور اسے لوگوں تک پہنچانے کے لیے منتخب کیا۔ (48) اے نبی (ﷺ)! اسماعیل بن ابراہیم علیہما السلام کا ذکر بھی کریں اور یسع اور ذوالکفل علیہما السلام کو بھی یاد کریں اور اچھے انداز میں ان کی تعریف و توصیف کریں۔ وہ یقیناً اس کے اہل تھے اور یہ سب اللہ کے نزدیک چنے ہوئے اور منتخب لوگ تھے۔ (49) یہ قرآن مجید میں ان کا ذکرِ خیر ہے اور جو لوگ اللہ سے ڈر کر اس کے حکم مانتے اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچتے ہیں، یقیناً ان کے لیے آخرت کے گھر میں لوٹنے کی بڑی اچھی جگہ ہے۔ (50) یہ اچھا ٹھکانا ہمیشگی والی جنتیں ہیں جن میں وہ قیامت کے دن داخل ہوں گے اور ان کے دروازے ان کے استقبال میں کھلے ہوں گے۔ (51) وہ اپنے لیے سجائے گئے تکیوں پر ٹیک لگائے اپنے خادموں سے طرح طرح کے من پسند پھلوں اور قسم قسم کی پسندیدہ شراب وغیرہ کی فرمائشیں کر رہے ہوں گے۔ (52) اور ان کے پاس ایسی بیویاں ہوں گی جن کی نظریں اپنے خاوندوں پر ٹکی ہوں گی، کسی دوسرے کی طرف نہیں اٹھیں گی اور وہ ان کی ہم عمر ہوں گی۔ (53) اے تقویٰ والو! یہ ہے وہ اچھا بدلہ جس کا تم سے تمھارے نیک اعمال پر وعدہ کیا گیا تھا جو تم دنیا میں کرتے تھے۔ (54) بلاشبہ یہ جزا اور بدلہ جس کا ہم نے ذکر کیا ہے، ہمارا وہ رزق ہے جو ہم قیامت کے دن پرہیزگاروں کو دیں گے اور وہ دائمی ہوگا جس میں رکاوٹ آئے گی نہ وہ ختم ہوگا۔ (55) یہ مذکورہ بدلہ تو تھا پرہیزگاروں کا اور جہاں تک کفر اور نافرمانیوں کے ساتھ اللہ کی حدود سے تجاوز کرنے والوں کا تعلق ہے تو بلاشبہ ان کا بدلہ پرہیزگاروں سے یکسر مختلف ہوگا۔ ان کے لیے نہایت برا ٹھکانا ہوگا جس کی طرف وہ قیامت کے دن لوٹیں گے۔ (56) اور یہ بدلہ جہنم ہے جو انھیں گھیر لے گی اور وہ اس کی گرمی اور تپش جھیلیں گے۔ ان کے لیے اسی آگ سے بچھونا ہوگا اور نہایت برا ہے ان کا بچھونا۔ (57) یہ عذاب انتہائی کھولتے گرم پانی اور عذاب دیے جانے والے دوزخیوں کے جسموں سے بہنے والی پیپ کا ہے۔ انھیں مجبور کیا جائے گا کہ وہ اسے پئیں۔ وہی ان کا مشروب ہوگا جو پیاس ختم نہیں کرے گا۔ (58) ان کے لیے اس سے ملتے جلتے اور کئی عذاب ہوں گے اور ان مختلف قسم کے عذابوں سے انھیں آخرت میں سزا دی جائے گی۔ (59) جب دوزخی آگ میں داخل ہو جائیں گے تو آپس میں جھگڑنے والوں کی طرح ایک دوسرے کو گالم گلوچ کریں گے اور ایک دوسرے سے لاتعلقی کا اظہار کریں گے۔ بعض کہیں گے: یہ دوزخی گروہ بھی تمھارے ساتھ دوزخ میں داخل ہونے والا ہے، تو وہ انھیں جواب دیں گے: انھیں خوشی نہ ہو، بلاشبہ وہ بھی اسی طرح آگ کا عذاب جھیلنے والے ہیں جیسے ہمیں اس سے واسطہ رہا ہے۔ (60) پیروکاروں کی جماعت اپنے پیشواؤں سے کہے گی: اے ہمارے پیشواؤ اور سردارو! تمھیں کبھی خوشی نہ ہو! تم ہی ہمارے لیے اس دردناک عذاب کا سبب بنے ہو کہ تم نے ہمیں گمراہ کیا اور بھٹکایا۔ یہ ٹھہرنے کی جگہ نہایت بری جگہ ہے جو ان سب کا ٹھکانا ہوگی اور وہ ہے جہنم کی آگ۔ (61) پیروکار کہیں گے: اے ہمارے رب! جس نے ہمارے پاس ہدایت آجانے کے بعد ہمیں گمراہ کیا، اس کے حق میں جہنم کا عذاب دوگنا کر دے۔ (62) اور باغی، تکبر کرنے والے کہیں گے: کیا بات ہے کہ ہمیں جہنم میں اپنے ساتھ وہ لوگ دکھائی نہیں دیتے جنھیں ہم دنیا میں بدبخت اور لائقِ عذاب سمجھتے تھے۔

فوائد: ❀ مذکورہ آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ بوقت ضرورت ادب سکھانے کے لیے بیوی کو ہلکا پھلکا مارا جا سکتا ہے، چنانچہ ایوب علیہ السلام نے بیوی کو مارنے کی قسم کھائی تو اسے پورا کیا۔

اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا اَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ ﴿٦٣﴾ اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ
تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ ﴿٦٤﴾ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا مُنْذِرٌ ۖ وَّمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ
الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿٦٥﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ
الْغَفَّارُ ﴿٦٦﴾ قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيْمٌ ﴿٦٧﴾ اَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ ﴿٦٨﴾ مَا
كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍ بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰٓى اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿٦٩﴾ اِنْ يُّوْحٰٓى
اِلَيَّ اِلَّآ اَنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٧٠﴾ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ
خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِيْنٍ ﴿٧١﴾ فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ
فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ﴿٧٢﴾ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ﴿٧٣﴾ اِلَّآ
اِبْلِيْسَ ۭ اِسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٧٤﴾ قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ
اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ۭ اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ
الْعَالِيْنَ ﴿٧٥﴾ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۭ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ
مِنْ طِيْنٍ ﴿٧٦﴾ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ﴿٧٧﴾ وَّاِنَّ عَلَيْكَ
لَعْنَتِيْٓ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿٧٨﴾ قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ
يُبْعَثُوْنَ ﴿٧٩﴾ قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿٨٠﴾ اِلٰى يَوْمِ
الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ﴿٨١﴾ قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٨٢﴾

4 ع 24 13

(63) کیا ہمارا ان کا مذاق اڑانا اور ٹھٹھا کرنا غلط تھا اور وہ عذاب کے حقدار نہیں تھے، یا ہمارا ان کا مذاق اڑانا درست تھا اور وہ آگ میں داخل ہو چکے ہیں مگر ہماری نظر ان پر نہیں پڑ رہی؟

(64) بلاشبہ یہ قیامت کے دن کافروں کے آپس میں جس جھگڑے کا ہم نے تمھارے لیے ذکر کیا ہے، وہ بلاشک وشبہ برحق ہے۔

(65) اے نبی (ﷺ)! اپنی قوم کے کافروں سے کہہ دیں: میں تو بس تمھیں اللہ کے عذاب سے ڈرانے والا ہوں کہ تمھارے کفر اور رسولوں کو جھٹلانے کے سبب وہ عذاب تم پر نہ آن پڑے۔ اللہ پاک کے سوا کسی ایسے معبود کا وجود ہی نہیں جو عبادت کا حقدار ہو۔ وہ اپنی عظمت، صفات اور ناموں میں یکتا ہے اور وہی ایسا قہر والا ہے جو ہر چیز پر غالب ہے، چنانچہ ہر چیز اس کی مطیع اور فرمانبردار ہے۔

(66) اور وہ آسمانوں، زمین اور ان دونوں کے درمیان ہر چیز کا رب ہے۔ وہ اپنی بادشاہت میں سب پر غالب ہے جس پر کوئی غالب نہیں آ سکتا اور وہ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کے گناہ بہت زیادہ بخشنے والا ہے۔

(67) اے رسول (ﷺ)! ان جھٹلانے والوں سے کہہ دیں: بلاشبہ یہ قرآن بہت بڑی عظیم الشان خبر ہے۔

(68) تم اس عظیم الشان خبر سے منہ پھیر رہے ہو اور اس کی طرف توجہ نہیں دیتے۔

(69) اگر یہ بات نہ ہوتی کہ اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی اور مجھے علم دیا تو آدم کی پیدائش کے متعلق فرشتوں کی بات چیت اور تکرار کا مجھے کوئی علم نہ ہوتا۔

(70) بس اللہ تعالیٰ میری طرف جو وحی کرتا ہے سو کرتا ہے کیونکہ میں تمھیں کھلم کھلا اس کے عذاب سے ڈرانے والا ہوں۔

(71) یاد کریں جب آپ کے رب نے فرشتوں سے کہا: میں مٹی سے ایک انسان بنانے والا ہوں اور وہ ہے آدم (علیہ السلام)۔

(72) سو جب میں اس کی نوک پلک سنوار کر ٹھیک شکل وصورت بنا لوں اور اس میں اپنی طرف سے روح پھونک لوں تو تم سب اسے سجدہ کرنا۔

(73) چنانچہ تمام فرشتوں نے اپنے رب کے حکم پر عمل کیا اور سب نے انھیں تعظیمی سجدہ کیا۔ ان میں ایک بھی ایسا نہ تھا جس نے آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کیا ہو۔

(74) مگر ابلیس نے سجدہ کرنے سے تکبر کیا اور اپنے رب کے حکم کے سامنے تکبر کرنے سے وہ کافروں میں سے ہو گیا۔

(75) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے ابلیس! جس آدم کو میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا، اسے سجدہ کرنے سے تجھے کس چیز نے روکا؟ کیا تکبر کی وجہ سے تو نے سجدہ نہیں کیا؟ یا اس سے پہلے بھی تو اپنے رب کے سامنے تکبر کرنے والا اور بڑے رتبے والا تھا؟

(76) ابلیس نے کہا: میں آدم سے بہتر ہوں۔ یقیناً تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور اسے مٹی سے۔ اس کے خیال میں آگ مٹی سے معزز عنصر تھی۔

(77) اللہ تعالیٰ نے ابلیس سے کہا: تو جنت سے نکل جا، بلاشبہ تو لعنت کیا ہوا اور پھٹکارا ہوا ہے۔

(78) بلاشبہ تجھے یومِ جزا، یعنی قیامت کے دن تک جنت سے دھتکار دیا گیا ہے۔

(79) ابلیس نے کہا: (اے اللہ!) تو مجھے مہلت دے دے اور اس دن تک موت نہ دے جب تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔

(80) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بلاشبہ تو مہلت دیے جانے والوں میں سے ہے۔

(81) معلوم وقت کے دن تک جو تیری ہلاکت کے لیے مقرر ہے۔

(82) ابلیس نے کہا: مجھے تیری قدرت اور قہر کی قسم! میں آدم کی ساری اولاد کو ضرور گمراہ کروں گا۔

فوائد: ❀ واضح نص (حکم) کی موجودگی میں قیاس اور اجتہاد کرنا باطل مذہب ہے۔ ❀ ابلیس کا کفر دشمنی اور تکبر کا کفر تھا۔

إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ ﴿٨٣﴾ قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ أَقُولُ ﴿٨٤﴾
لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٨٥﴾ قُلْ
مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ ﴿٨٦﴾ إِنْ
هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ ﴿٨٧﴾ وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَأَهُ بَعْدَ حِينٍ ﴿٨٨﴾ ع 5 24 14

سُوْرَةُ الزُّمَرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّثَمَانِ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ﴿١﴾ إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ
الْكِتَابَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللَّهَ مُخْلِصًا لَهُ الدِّينَ ﴿٢﴾ أَلَا لِلَّهِ الدِّينُ
الْخَالِصُ ط وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ
إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَى ط إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِي مَا هُمْ فِيهِ
يَخْتَلِفُونَ ط إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ ﴿٣﴾ لَوْ أَرَادَ
اللَّهُ أَنْ يَتَّخِذَ وَلَدًا لَاصْطَفَى مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ط سُبْحَانَهُ ط
هُوَ اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿٤﴾ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ ج
يُكَوِّرُ اللَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى اللَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ
وَالْقَمَرَ ط كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُسَمًّى ط أَلَا هُوَ الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ ﴿٥﴾

(83) سوائے ان کے جنھیں تو نے میرے گمراہ کرنے سے بچایا اور اکیلے اپنی عبادت کے لیے خاص کیا۔

(84) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حق میری طرف سے ہے اور میں حق ہی کہتا ہوں، اس کے سوا کچھ نہیں کہتا۔

(85) یقیناً میں ضرور تجھ سے اور اولادِ آدم میں سے جو کفر میں تیری پیروی کریں گے، اُن سب سے جہنم کو بھر دوں گا۔

(86) اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہہ دیں: میں خیر خواہی کی جو باتیں تم تک پہنچاتا ہوں، ان کی تم سے کوئی جزا نہیں مانگتا اور جو حکم مجھے دیا جاتا ہے، میں اس سے زیادہ کام کر کے تکلف کرنے والوں میں سے بھی نہیں ہوں۔

(87) یہ قرآن تو انسانوں اور جنوں کے ذمہ دار لوگوں کے لیے سراسر نصیحت ہے۔

(88) تم یقیناً اس قرآن کی خبر ضرور جان لوگے اور جلد ہی، جب تم مروگے تو اس کی سچائی بھی تم پر کھل جائے گی۔

سورۂ زمر مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: توحید اور اخلاص کی دعوت اور شرک کی بیخ کنی۔

تفسیر: (1) یہ قرآن اس اللہ کا نازل کیا ہوا ہے جو سب پر غالب ہے کہ کوئی اس پر غالب نہیں آ سکتا۔ وہ اپنی تخلیق، تدبیر اور شریعت سازی میں کمال حکمت والا ہے۔ یہ اس پاک ذات کے سوا کسی کی طرف سے نہیں اتارا گیا۔

(2) اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ ہم نے یہ قرآن آپ کی طرف اتارا ہے جو حق پر مشتمل ہے، اس لیے اس کی تمام خبریں سچی اور تمام احکام عدل پر مبنی ہیں، لہٰذا آپ اللہ کو یکتا مان کر اور شرک کی ملاوٹ سے توحید کو اس کے لیے خالص کرتے ہوئے اس کی عبادت کریں۔

(3) آگاہ رہو! شرک سے پاک دین اللہ ہی کے لیے ہے اور جن لوگوں نے اللہ کے سوا بتوں اور طاغوتوں کو کارساز بنا رکھا ہے، وہ اللہ کے سوا ان کی عبادت کرتے ہیں اور ان کی عبادت کو جائز ٹھہرانے کے لیے یہ عذر پیش کرتے ہیں: ہم ان کی عبادت صرف اس لیے کرتے ہیں کہ یہ مرتبے میں ہمیں اللہ کے قریب کر دیں، ہماری ضرورتیں اس کے سامنے رکھیں اور اس کے حضور ہماری شفاعت کریں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے مومن موحد بندوں اور کافروں مشرکوں کے درمیان قیامت کے دن توحید کے ان امور کا فیصلہ کرے گا جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو راہِ حق کی توفیق نہیں دیتا جو اللہ کے شریک بنا کر اس پر جھوٹ بولنے والا اور اپنے اوپر ہونے والے اللہ کے انعامات کی بہت زیادہ ناقدری کرنے والا ہو۔

(4) اگر اللہ تعالیٰ کا ارادہ اولاد ہی بنانے کا ہوتا تو وہ اپنی مخلوق میں سے جسے چاہتا چن لیتا اور اسے اولاد کا درجہ دے دیتا۔ اللہ تعالیٰ پاک اور بری ہے اس سے جو یہ مشرک کہتے ہیں۔ وہ اپنی ذات، صفات اور افعال میں یکتا ہے۔ ان میں کوئی اس کا شریک نہیں۔ وہ اپنی تمام مخلوقات پر مکمل طور پر غالب ہے۔

(5) اس نے آسمانوں اور زمین کو کامل حکمت سے پیدا کیا، انھیں بیکار نہیں بنایا جیسے ظالم کہتے ہیں۔ وہ رات کو دن پر داخل کرتا ہے اور دن کو رات پر، پھر جب ان میں سے ایک آتا ہے تو دوسرا غائب ہو جاتا ہے۔ اس نے سورج اور چاند کو کام پر لگا رکھا ہے۔ ان میں سے ہر ایک مقرر وقت تک چل رہا ہے اور وہ مدت اس زندگی کا خاتمہ ہے۔ آگاہ رہو! وہ پاک رب سب پر ایسا غالب ہے جو اپنے دشمنوں سے بدلہ لیتا ہے اور اس پر کوئی غالب نہیں آ سکتا۔ وہ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کے گناہ بہت زیادہ بخشنے والا ہے۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ نے مخلوق میں سے جنھیں اپنی عبادت کے لیے چن لیا ہے، شیطان کا زور ان پر نہیں چلتا۔ ❀ اللہ کی طرف دعوت دینے والا، اسی سے اجر و ثواب کی امید رکھتا ہے، وہ لوگوں کو حق کی طرف بلانے کی اجرت کا مطالبہ لوگوں سے کبھی نہیں کرتا۔

❀ تکلّف کا دین سے کوئی تعلق نہیں۔

❀ اللہ تعالیٰ کی طرف وسیلے کی کچھ جائز صورتیں درج ذیل ہیں: ① اللہ تعالیٰ کے اسماء و صفات کا وسیلہ ② ایمان کا وسیلہ ③ نیک اعمال کو بطور وسیلہ پیش کرنا۔

خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَاَنْزَلَ لَكُمْ
مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ؕ يَخْلُقُكُمْ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْۢ
بَعْدِ خَلْقٍ فِيْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا
هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ۝۶ اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ ۚ وَلَا
يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۚ وَاِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ ؕ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ
وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ؕ اِنَّهٗ
عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝۷ وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ
مُنِيْبًا اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوْۤا اِلَيْهِ
مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ قُلْ تَمَتَّعْ
بِكُفْرِكَ قَلِيْلًا ۖ ۚ اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۝۸ اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ
اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ؕ
قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ؕ اِنَّمَا
يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝۹ قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا
رَبَّكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ؕ وَاَرْضُ اللّٰهِ
وَاسِعَةٌ ؕ اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝۱۰

ع 1 9 15

۶ اے لوگو! تمھارے رب نے تمھیں ایک جان آدم سے پیدا کیا ہے، پھر آدم (علیہ السلام) سے ان کی بیوی حواء کو پیدا کیا۔ اس نے تمھارے لیے اونٹ، گائے، بھیڑ اور بکری کی آٹھ قسمیں پیدا کیں، اس طرح کہ ہر جنس سے نر اور مادہ بنائے۔ وہ پاک رب تمھیں تمھاری ماؤں کے پیٹوں میں پیدائش کے مختلف مرحلوں سے گزار کر پیٹ، رحم مادر اور جھلی کے تین اندھیروں میں پیدا کرتا ہے۔ جو یہ سب کچھ پیدا کرتا ہے، وہ اللہ تمھارا رب ہے۔ اسی اکیلے کی بادشاہی ہے، اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ تم اس کی عبادت سے، ان کی عبادت کی طرف کیسے پھیرے جاتے ہو جو کچھ بھی پیدا نہیں کرتے بلکہ وہ خود پیدا کیے جاتے ہیں؟

۷ اے لوگو! اگر تم اپنے رب کے ساتھ کفر کرو تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمھارے ایمان سے بے نیاز ہے اور تمھارا کفر اسے نقصان نہیں دے گا۔ تمھارے کفر کا نقصان تمھی کو ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لیے پسند نہیں کرتا کہ وہ اس کے ساتھ کفر کریں اور نہ وہ کفر کرنے کا انھیں حکم دیتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ بے حیائی اور برائی کا حکم نہیں دیتا۔ اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرو اور اس پر ایمان لاؤ تو وہ تمھارے شکر پر راضی ہوگا اور اس پر تمھیں بدلہ دے گا۔ کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے گناہ نہیں اٹھائے گا بلکہ ہر شخص اپنے کیے کے بدلے گروی ہے، پھر قیامت کے دن تمھیں تمھارے اکیلے رب ہی کی طرف لوٹنا ہے تو وہ تمھیں تمھارے ان اعمال کی خبر دے گا جو تم دنیا میں کرتے رہے اور تمھارے ان اعمال کا تمھیں پورا پورا بدلہ دے گا۔ بلاشبہ وہ پاک رب اسے خوب جانتا ہے جو اس کے بندوں کے دلوں میں ہے۔ ان کے دلوں کی کوئی چیز اس سے چھپی ہوئی نہیں۔

۸ جب کافر کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے، جیسے بیماری، مال ضائع ہونا اور غرق ہونے کا خوف تو وہ صرف اپنے پاک رب کی طرف رجوع کرتے ہوئے اس سے دعا کرتا ہے کہ وہ اس سے اس تکلیف کو دور کر دے جو اسے لاحق ہوئی ہے، پھر جب اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمت عطا کر دے کہ اس سے وہ تکلیف دور کر دے جو اسے پہنچی تھی تو وہ اس اللہ کو چھوڑ دیتا ہے جس کے حضور وہ پہلے گڑگڑاتا تھا اور اللہ کے شریک مقرر کرنے لگتا ہے جن کی وہ اللہ کے سوا عبادت کرتا ہے تاکہ وہ دوسروں کو بھی اللہ کی اس راہ سے بھٹکائے جو اس تک پہنچانے والی ہے۔ اے رسول (ﷺ)! جس کا یہ حال ہو اس سے کہہ دیں: اپنی بقیہ زندگی میں اپنے کفر سے فائدہ اٹھا اور وہ بہت تھوڑا وقت ہے۔ بلاشبہ تو ان آگ والوں میں سے ہوگا جو قیامت کے دن ہمیشہ اس آگ کے ساتھ چمٹے رہیں گے جیسے دوست اپنے دوست کے ساتھ رہتا ہے۔

۹ بھلا جو شخص اللہ کا مطیع و فرمانبردار ہو، رات کے اوقات اپنے رب کے سامنے سجدے اور قیام کی حالت میں گزارتا ہو، آخرت کے عذاب سے ڈرتا ہو اور اپنے رب کی رحمت کی امید رکھتا ہو، وہ بہتر ہے یا وہ کافر جو مصیبت آنے پر اللہ کی عبادت کرتا ہے اور آسانی میں اس کے ساتھ کفر کرتا ہے اور اللہ کے ساتھ شریک ٹھہراتا ہے؟ اے رسول (ﷺ)! کہہ دیں: جو لوگ اللہ کی معرفت کے سبب اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کے فرض کیے ہوئے احکام جانتے ہیں اور جو لوگ اس بارے میں کچھ بھی نہیں جانتے، کیا یہ برابر ہو سکتے ہیں؟ صرف عقلِ سلیم رکھنے والے ہی ان دونوں گروہوں کا فرق جانتے ہیں۔

۱۰ اے رسول (ﷺ)! میرے ان بندوں سے کہہ دیں جو مجھ پر اور میرے رسولوں پر ایمان لائے: اپنے رب کے حکم مان کر اور اس کے منع کردہ کاموں سے رک کر اس سے ڈرو۔ تم میں سے جن لوگوں نے دنیا میں نیک عمل کیے، ان کے لیے دنیا میں نصرت، کامیابی، صحت اور مال کی صورت میں اور آخرت میں جنت کی صورت میں اچھائی ہے۔ اللہ کی زمین وسیع ہے، لہٰذا اس میں ہجرت کر جاؤ حتی کہ تمھیں کوئی ایسی جگہ مل جائے جس میں تم اللہ کی عبادت کرو اور تمھیں کوئی رکاوٹ روک نہ سکے۔ صبر کرنے والوں ہی کو قیامت کے دن بغیر حساب کتاب کے بے شمار اجر دیا جائے گا کیونکہ وہ بہت زیادہ بھی ہوگا اور کئی طرح کا ہوگا۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ ماں کے پیٹ میں انسان کا خیال رکھتا اور حفاظت کرتا ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کے لیے صفت ''اَلْغِنٰی'' (بے نیازی) اور ''اَلرِّضَا'' (خوشنودی) ثابت ہے۔ ❀ کافر کا پریشانی اور مصیبت میں اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑنا اور آسانی میں اسے بھلا دینا، اس کے پاگل پن اور بے چینی کی دلیل ہے۔ ❀ خوف اور امید دونوں اہلِ ایمان کی صفات میں سے ہیں۔

قُلْ اِنِّيْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ﴿۱۱﴾ وَاُمِرْتُ لِاَنْ
اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۲﴾ قُلْ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ
يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۳﴾ قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهٗ دِيْنِيْ ﴿۱۴﴾ فَاعْبُدُوْا مَا
شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ ۭ قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَ
اَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اَلَا ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۵﴾ لَهُمْ مِّنْ
فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ۭ ذٰلِكَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ
عِبَادَهٗ ۭ يٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ ﴿۱۶﴾ وَالَّذِيْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اَنْ
يَّعْبُدُوْهَا وَاَنَابُوْٓا اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰى ۚ فَبَشِّرْ عِبَادِ ﴿۱۷﴾ الَّذِيْنَ
يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ۭ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ
وَاُولٰۗىِٕكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۱۸﴾ اَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ ۭ
اَفَاَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِي النَّارِ ﴿۱۹﴾ لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ
فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ ۙ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ وَعْدَ اللّٰهِ ۭ لَا يُخْلِفُ
اللّٰهُ الْمِيْعَادَ ﴿۲۰﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَسَلَكَهٗ يَنَابِيْعَ
فِي الْاَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا
ثُمَّ يَجْعَلُهٗ حُطَامًا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۲۱﴾ ع 2 12 16

⑪ اے رسول (ﷺ)! کہہ دیں: بلاشبہ میرے اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں عبادت کو اس کے لیے خالص کرتے ہوئے اس اکیلے کی عبادت کروں۔

⑫ اور اس نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اس امت میں سے اس کا پہلا مسلمان اور فرمانبردار بن جاؤں۔

⑬ اے رسول (ﷺ)! کہہ دیں: اگر میں نے اللہ کی نافرمانی کی اور اس کی اطاعت نہ کی تو مجھے بہت بڑے دن، یعنی قیامت کے عذاب کا ڈر ہے۔

⑭ اے رسول (ﷺ)! کہہ دیں: بلاشبہ میں تو عبادت اللہ کے لیے خالص کرتے ہوئے اس اکیلے کی عبادت کرتا ہوں۔ میں اس کے ساتھ کسی اور کی عبادت نہیں کرتا۔

⑮ اے مشرکو! تم اس کے سوا جن بتوں کی چاہو عبادت کرو (یہ حکم بطور دھمکی ہے)۔ اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: حقیقت میں خسارہ پانے والے وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو نقصان میں ڈال دیا اور وہ ان کے اکیلے جنت میں چلے جانے کی وجہ سے ان کے ساتھ نہ مل سکے یا انھیں بھی اپنے ساتھ دوزخ میں لے گئے تو وہ آپس میں کبھی نہیں ملیں گے۔ یاد رکھو کہ یہی درحقیقت کھلم کھلا نقصان ہے جس میں کوئی شک وشبہ نہیں۔

⑯ ان کے لیے ان کے اوپر سے بھی دھواں، شعلے اور گرمی ہوگی اور ان کے نیچے سے بھی دھواں، آگ کے شعلے اور گرمی ہوگی۔ یہی مذکورہ بالا عذاب ہے جس سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ اے میرے بندو! میرے حکم مان کر اور میرے منع کیے ہوئے کاموں سے بچ کر مجھ سے ڈرو۔

جب اللہ نے مجرموں کے حالات بیان کیے تو ساتھ ہی اپنے نیک بندوں کے احوال بھی ذکر کر دیے، چنانچہ فرمایا:

⑰ جن لوگوں نے بتوں اور اللہ کے سوا پوجی جانے والی ہر چیز کی عبادت سے کنارہ کیا اور توبہ کے ساتھ اللہ کی طرف رجوع کیا، ان کے لیے موت کے وقت، قبر میں اور قیامت کے دن جنت کی بشارت ہے، لہٰذا اے رسول (ﷺ)! میرے بندوں کو خوشخبری سنا دیں۔

⑱ جو بات کان لگا کر سنتے ہیں اور اس میں سے اچھے برے کی تمیز کرتے ہیں، پھر اس اچھی بات کی پیروی کرتے ہیں جس میں نفع ہو۔ یہی ان صفات کے حامل لوگ ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت کی توفیق بخشی اور یہی لوگ صحیح عقل والے ہیں۔

⑲ جس کے اپنے کفر اور گمراہی پر اڑے رہنے کی وجہ سے اس پر عذاب کی بات پکی ہوگئی، اے رسول (ﷺ)! آپ کے لیے اس کی ہدایت اور توفیق کی کوئی راہ نہیں، پھر اے رسول (ﷺ)! بھلا جس کے اوصاف اور کرتوت ایسے ہوں، آپ اسے آگ سے بچا سکتے ہیں؟

⑳ لیکن جن لوگوں نے اپنے رب کا تقویٰ اختیار کیا کہ اس کے حکم ماننے اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچے رہے تو ان کے لیے عالیشان بالا خانے ہیں جو ایک دوسرے کے اوپر ہیں، جن کے نیچے سے نہریں جاری ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے ان کا پختہ وعدہ کر رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

㉑ بلاشبہ تم مشاہدے کے ذریعے سے جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے بارش کا پانی نازل کیا، پھر اسے چشموں اور ندیوں میں داخل کیا، پھر اس پانی کے ساتھ مختلف رنگوں کی کھیتیاں نکالیں، پھر وہ کھیتی خشک ہو جاتی ہے تو اے مشاہدہ کرنے والے! تم دیکھتے ہو کہ اس کا رنگ زرد ہو گیا ہے جبکہ اس سے پہلے وہ سرسبز وشاداب تھی، پھر اس کے خشک ہونے کے بعد وہ اسے ریزہ ریزہ اور چورا چورا کر دیتا ہے۔ بلاشبہ ان مذکورہ مراحل میں زندہ دل لوگوں کے لیے یقیناً نصیحت ہے۔

فوائد: ❀ عبادت کی قبولیت کے لیے شرط ہے کہ وہ خالص اللہ کے لیے ہو۔

❀ گناہ اور نافرمانیاں اللہ کے عذاب اور اس کے قہر وغضب کا باعث بنتی ہیں۔

❀ ایمان کی طرف ہدایت کی توفیق دینا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے، رسول اکرم ﷺ کے ہاتھ میں نہیں۔

أَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ فَوَيْلٌ
لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۲﴾ اَللّٰهُ
نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ ۖ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ
الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ
اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ
فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۲۳﴾ اَفَمَنْ يَّتَّقِيْ بِوَجْهِهٖ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ ؕ وَقِيْلَ لِلظّٰلِمِيْنَ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿۲۴﴾ كَذَّبَ
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۵﴾
فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الْخِزْيَ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ
اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا
الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۷﴾ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ
ذِيْ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۲۸﴾ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيْهِ
شُرَكَآءُ مُتَشٰكِسُوْنَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ ؕ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ؕ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۹﴾ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ
مَّيِّتُوْنَ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ﴿۳۱﴾

وقف لازم | ع 3 10 17

(22) جس کا سینہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے لیے کھولا اور وہ اس کی راہ پر چل پڑا جبکہ وہ اپنے رب کی طرف سے ایک نور پر ہے تو کیا بھلا وہ اس شخص کی طرح ہے جس کا دل اللہ کے ذکر سے دور اور سخت ہے؟ وہ دونوں کبھی برابر نہیں ہو سکتے۔ ہدایت پانے والوں کے لیے نجات ہے اور جن کے دل اللہ کے ذکر سے دور اور سخت ہو گئے، ان کے لیے نقصان اور خسارہ ہے۔ یہی لوگ حق سے دور کھلی گمراہی میں ہیں۔

(23) اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول محمد ﷺ پر قرآن نازل کیا جو سب سے اچھا کلام ہے۔ اس نے اسے ملتا جلتا اتارا ہے کہ سچائی، حسنِ کلام، موافقت اور عدمِ اختلاف میں اس کے سارے حصے ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔ اس میں کئی واقعات اور احکام ہیں، نیز وعدے، وعید، اہلِ حق کی خوبیاں اور اہلِ باطل کے اوصاف وغیرہ موجود ہیں۔ اس میں موجود وعید اور دھمکیوں کو اپنے رب سے ڈرنے والے لوگ جب سنتے ہیں تو ان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، پھر جب وہ اس میں موجود امید دلانے والی باتیں اور خوشخبریاں سنتے ہیں تو ان کے جسم اور دل اللہ کے ذکر کی طرف نرم ہو جاتے ہیں۔ قرآن مجید میں مذکور یہ امور اور اس کی تاثیر اللہ تعالیٰ کی وہ ہدایت ہے جس کے ساتھ وہ جس کی چاہے راہنمائی کرتا ہے اور جسے اللہ تعالیٰ رسوا کر دے اور ہدایت کی توفیق نہ دے تو اسے کوئی ہادی ہدایت نہیں دے سکتا۔

(24) یہ شخص جسے اللہ ہدایت دے اور دنیا میں اسے توفیق بخشے اور آخرت میں اسے جنت میں داخل کر دے اور وہ جو کافر ہو، اپنے کفر پر مرے اور ہاتھ پاؤں میں بیڑیاں ڈال کر اللہ اسے آگ میں داخل کرے، نیز آگ سے بچاؤ کے لیے بطور ڈھال اس کے اوندھے منہ کے سوا اس کے پاس کوئی چیز نہ ہو تو کیا یہ دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ کفر اور نافرمانیاں کر کے خود پر ظلم کرنے والوں کی ڈانٹ ڈپٹ کے لیے ان سے کہا جائے گا: جو کفر اور گناہ تم کیا کرتے تھے، ان کا مزہ چکھو۔ یہی تمھاری سزا ہے۔

(25) ان امتوں نے بھی جھٹلایا جو ان مشرکوں سے پہلے تھیں تو ان کے پاس عذاب اس طرح اچانک آیا کہ انھیں احساس تک نہ ہوا کہ وہ توبہ کر کے اس کی تیاری کرتے۔

(26) سو اللہ تعالیٰ نے اس عذاب کے ساتھ انھیں دنیا کی زندگی میں ذلت و رسوائی اور عار کا مزہ چکھایا اور بلاشبہ آخرت کا عذاب جو ان کا انتظار کر رہا ہے، وہ زیادہ بڑا اور سخت ہے۔ کاش یہ لوگ جان لیتے۔ (27) یقیناً ہم نے محمد رسول اللہ (ﷺ) پر نازل کیے جانے والے اس قرآن میں لوگوں کے لیے خیر و شر، حق و باطل اور ایمان و کفر وغیرہ کی کئی طرح کی مثالیں بیان کی ہیں تاکہ وہ ہماری ان بیان کی ہوئی مثالوں سے عبرت حاصل کریں اور حق پر عمل کریں اور باطل کو چھوڑ دیں۔

(28) ہم نے اسے عربی زبان میں قرآن بنایا ہے جس میں کوئی ٹیڑھ پن، انحراف اور شک و شبہ نہیں ہے تاکہ لوگ اللہ کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچ کر اس سے ڈریں۔

(29) اللہ تعالیٰ نے مشرک اور موحد کی مثال بیان کی ہے کہ ایک ایسا آدمی ہے جو دو آپس میں جھگڑنے والے لوگوں کا غلام ہے۔ اگر وہ ایک کو راضی کرے تو دوسرا ناراض ہو جاتا ہے، یوں وہ آدمی پریشانی اور بے چینی میں مبتلا ہوتا ہے اور ایک دوسرا آدمی ہے جو صرف ایک ہی کا غلام ہے۔ وہ اکیلا اس کا مالک ہے اور وہ غلام اپنے آقا کی بات سمجھتا ہے اور وہ اطمینان اور سکون میں ہے۔ یہ دونوں آدمی برابر نہیں ہو سکتے۔ اللہ ہی کے لیے سب تعریف ہے مگر ان کی اکثریت نہیں جانتی، اس لیے وہ اللہ کے ساتھ غیروں کو شریک کرتے ہیں۔

(30) اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ آپ کو فوت ہونا ہے اور یقیناً یہ سب بھی ہر صورت مرنے والے ہیں۔

(31) پھر تم سب اے لوگو! قیامت کے روز اپنے رب کے سامنے ان معاملات میں جھگڑو گے جن میں تم ایک دوسرے سے اختلاف کرتے ہو، پھر حق والا اور باطل والا واضح ہو جائے گا۔

فوائد:

❀ ایمان اور تقویٰ والے لوگ وہ ہیں جو خشوع و عاجزی سے قرآن سنتے ہیں اور نافرمان اور نامراد وہ لوگ ہیں جو اس سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔

❀ رسولوں کی لائی ہوئی تعلیمات کو جھٹلانے کی وجہ سے دنیا یا آخرت یا پھر دنیا اور آخرت دونوں میں عذاب نازل ہوتا ہے۔

❀ قرآن مجید نے کچھ بھی نہیں چھوڑا، اس نے دنیا و آخرت کا ہر معاملہ مختصر طور پر یا تفصیلاً واضح کر دیا ہے اور اس کی مثالیں بیان کی ہیں۔

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ
اِذْ جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِىْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَالَّذِىْ جَآءَ
بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۳۳﴾ لَهُمْ مَّا
يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳۴﴾ لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ
عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِىْ عَمِلُوْا وَيَجْزِيَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ
الَّذِىْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۳۵﴾ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ؕ وَيُخَوِّفُوْنَكَ
بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۶﴾
وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ
ذِى انْتِقَامٍ ﴿۳۷﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِىَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ
ضُرِّهٖٓ اَوْ اَرَادَنِىْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ؕ قُلْ
حَسْبِىَ اللّٰهُ ؕ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۳۸﴾ قُلْ يٰقَوْمِ
اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّىْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾
مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۴۰﴾

(32) اس سے بڑھ کر ظالم کوئی نہیں جو اللہ تعالیٰ سے ایسی بات منسوب کرے جو اس کی شان کے لائق نہیں، جیسے شریک، بیوی اور اولاد۔ اس سے بڑا ظالم بھی کوئی نہیں جو اس وحی کو جھٹلائے جو رسول اللہ ﷺ لے کر آئے۔ کیا اللہ کے ساتھ اور اس کے رسول کی لائی ہوئی وحی کے ساتھ کفر کرنے والوں کے لیے جہنم میں ٹھکانا نہیں؟! کیوں نہیں، بلاشبہ ان کے لیے اس میں ٹھکانا اور مسکن یقینی ہے۔

جب اللہ تعالیٰ نے جھوٹے، جھٹلانے والے کا ذکر کیا تو ساتھ ہی صادق تصدیق کرنے والے کا ذکر کیا، چنانچہ فرمایا:

(33) انبیاء وغیرہ جو اپنے اقوال و افعال کے ساتھ سچا دین لائے اور اس پر ایمان لا کر اس کی تصدیق کی اور اس کے تقاضے پورے کیے تو یہ صحیح معنوں میں پرہیزگار لوگ ہیں جو اپنے رب کا حکم مانتے اور اس کے منع کیے ہوئے کام سے بچتے ہیں۔

(34) ان کے لیے ان کے رب کے ہاں دائمی لذتیں ہیں جو وہ چاہیں گے۔ یہ بدلہ ہے نیکوکاروں کے ان اچھے اعمال کا جو وہ اپنے خالق کی اطاعت میں اور اس کے بندوں کے ساتھ اچھے سلوک کی صورت میں کرتے رہے۔

(35) تاکہ اللہ تعالیٰ گناہوں سے ان کے توبہ کرنے اور ان کے اپنے رب کی طرف رجوع کرنے کی وجہ سے ان کے وہ برے اعمال مٹا دے جو وہ دنیا میں اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانیوں کی صورت میں کرتے رہے اور جو نیک عمل وہ کرتے رہے، انھیں ان کا بہت اچھا بدلہ عطا فرمائے۔

(36) کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے محمد رسول اللہ ﷺ کو ان کے دینی و دنیاوی معاملے میں اور آپ کے دشمن سے آپ کا دفاع کرنے کے لیے کافی نہیں؟! کیوں نہیں، بلاشبہ وہ ضرور کافی ہے۔ اے رسول (ﷺ)! یہ اپنی جہالت اور بیوقوفی کی وجہ سے آپ کو ان بتوں سے ڈراتے ہیں جن کی وہ اللہ کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہیں کہ وہ آپ کو کوئی نقصان پہنچائیں گے۔ جسے اللہ تعالیٰ ذلیل کر دے اور ہدایت کی توفیق نہ دے تو اس کا کوئی ہادی نہیں جو اسے ہدایت اور توفیق دے۔

(37) اور جسے اللہ تعالیٰ ہدایت کی توفیق دے تو کوئی گمراہ کرنے والا اسے گمراہ کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ کیا اللہ تعالیٰ سب پر غالب نہیں کہ کوئی اسے مغلوب نہیں کر سکتا۔ جو شخص اس کے ساتھ کفر کرے اور اس کی نافرمانی کرے، وہ اس سے انتقام لینے والا ہے؟! کیوں نہیں، یقیناً وہ سب پر غالب اور بدلہ لینے والا ہے۔

(38) اے رسول (ﷺ)! اگر آپ ان مشرکوں سے پوچھیں: آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا؟ تو وہ ضرور کہیں گے: انھیں اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا۔ ان کے معبودوں کی بے بسی ان پر ظاہر کرنے کے لیے ان سے کہیں: مجھے ان بتوں کے بارے میں بتاؤ جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو، اگر اللہ تعالیٰ مجھے کوئی نقصان پہنچانے کا ارادہ کرے تو کیا یہ اس کے نقصان سے مجھے بچانے کی طاقت رکھتے ہیں؟! یا میرا رب مجھے اپنی رحمت سے نوازنا چاہے تو کیا یہ مجھ سے اس کی رحمت و مہربانی روک سکتے ہیں؟! ان سے کہہ دیں: مجھے اکیلا اللہ ہی کافی ہے۔ اپنے تمام معاملات میں، میں نے اسی پر بھروسا کیا ہے اور بھروسا کرنے والے اسی اکیلے پر بھروسا کرتے ہیں۔

(39) اے رسول (ﷺ)! کہہ دیں: اے میری قوم! اللہ کے ساتھ شرک کی جس حالت کو تم نے پسند کیا ہے، تم اسی پر عمل کرتے رہو۔ بلاشبہ میں اپنے رب کے اس حکم پر عمل کر رہا ہوں جو اس نے مجھے دیا ہے اور وہ ہے اس کی توحید کی دعوت دینا اور خالص اسی کی عبادت کرنا۔ بہت جلد تم ہر مسلک اور عقیدے کا انجام دیکھ لو گے۔

(40) تم بہت جلد جان لو گے کہ دنیا میں کس پر عذاب آتا ہے جو اسے ذلیل و رسوا کرتا ہے اور آخرت میں ہمیشہ رہنے والے اور منقطع نہ ہونے والے عذاب کا حق دار کون ٹھہرتا ہے؟

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ گھڑنا اور اس کی ذات یا شریعت سے ایسی بات منسوب کرنا جو اس کی شان کے لائق نہیں، انتہائی خطرناک کام ہے۔

❀ اس بات کا ثبوت کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کی اس بات سے حفاظت فرمائی کہ آپ کے دشمن آپ کو کوئی نقصان پہنچائیں۔

❀ توحید الوہیت (ایک اللہ کا لائقِ عبادت ہونا) کے اقرار کے بغیر صرف توحید ربوبیت (ایک رب کا ہونا) کا اقرار انسان کو جہنم کے عذاب سے نجات نہیں دے سکتا۔

اِنَّاۤ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى
فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَاۤ اَنْتَ عَلَيْهِمْ
بِوَكِيْلٍ ﴿۴۱﴾ اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ ع 4 10 1
تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا ۚ فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَ
يُرْسِلُ الْاُخْرٰۤى اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ
يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۲﴾ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَآءَ ۭ قُلْ
اَوَلَوْ كَانُوْا لَا يَمْلِكُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۴۳﴾ قُلْ لِّلّٰهِ
الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا ۭ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ ثُمَّ اِلَيْهِ
تُرْجَعُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ
لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ۚ وَاِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِذَا هُمْ
يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۴۵﴾ قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ
الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْ مَا كَانُوْا
فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَلَوْ اَنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَا فِي الْاَرْضِ
جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ ۭ وَبَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ ﴿۴۷﴾

(41) اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ ہم نے لوگوں کے لیے آپ پر حق کے ساتھ قرآن نازل کیا تاکہ آپ انھیں ڈرائیں، پھر جو سیدھی راہ پر آجائے، اس کی ہدایت کا فائدہ خود اسے ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کو اس کی ہدایت کا کوئی فائدہ نہیں کیونکہ وہ اس سے بے نیاز ہے۔ جو گمراہ ہوا، اس کی گمراہی کا وبال بھی خود اسی پر پڑے گا۔ اللہ پاک کو اس کی گمراہی کا کوئی نقصان نہیں۔ نہ آپ ان کے ذمے دار ہیں کہ آپ انھیں ہدایت پر مجبور کریں۔ آپ کی ذمہ داری صرف اس چیز کی تبلیغ ہے جس کے پہنچانے کا آپ کو حکم دیا گیا ہے۔

(42) اللہ تعالیٰ ہی وہ ذات ہے جو روحوں کو ان کی مدت ختم ہو جانے پر قبض کرتا ہے اور وہی نیند کے وقت ان روحوں کو قبض کرتا ہے جن کی مدت ختم نہیں ہوئی، پھر وہ جس پر موت کا فیصلہ کر دے، اسے روک لیتا ہے اور جس پر وہ موت کا فیصلہ نہیں کرتا، اسے محدود مدت تک کے لیے چھوڑ دیتا ہے جو اس پاک رب کے علم میں ہے۔ بلاشبہ اس روح قبض کرنے، اسے چھوڑنے، مارنے اور زندہ کرنے میں غور وفکر کرنے والی قوم کے لیے اس بات کے یقینی دلائل ہیں کہ جو یہ سب کچھ کرسکتا ہے، وہ لوگوں کو ان کی موت کے بعد حساب کتاب اور جزا وسزا کے لیے اٹھانے پر بھی قادر ہے۔

(43) یقیناً ان مشرکوں نے اللہ کے سوا اپنے بتوں کو سفارشی مقرر کر رکھا ہے جن سے وہ نفع کی امید رکھتے ہیں۔ اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: کیا تم انھیں سفارشی بناتے ہو اگرچہ وہ تمھارے لیے اور خود اپنے لیے کوئی اختیار رکھتے ہوں نہ وہ عقل ہی رکھتے ہوں کیونکہ وہ تو ٹھوس جمادات ہیں جو کلام کرتے ہیں نہ سنتے ہیں، نہ دیکھتے ہیں اور نہ نفع ونقصان دینے کا اختیار رکھتے ہیں؟!

(44) اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہہ دیں: ہر قسم کی سفارش کا اختیار صرف اللہ کے پاس ہے۔ اس کی اجازت کے بغیر کوئی اس کے سامنے سفارش نہیں کرسکتا اور صرف اس کی سفارش کرسکتا ہے جس کی سفارش کرنا اللہ تعالیٰ پسند کرے۔

آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اکیلے اسی کے لیے ہے، پھر قیامت کے دن حساب کتاب اور جزا کے لیے تم سب کو اسی کی طرف لوٹایا جائے گا تو وہ تمھیں تمھارے اعمال کی جزا دے گا۔

(45) جب اللہ اکیلے کا ذکر کیا جائے تو ان مشرکوں کے دل نفرت کرنے لگتے ہیں جو آخرت اور اس میں ہونے والے حشر ونشر، حساب کتاب اور جزا وسزا پر ایمان نہیں رکھتے اور جب بتوں کا تذکرہ ہو جن کی وہ اللہ کے سوا عبادت کرتے ہیں تو ان کے دل کھل کر خوش ہو جاتے ہیں۔

(46) اے رسول (ﷺ)! آپ کہہ دیں: اے اللہ! آسمانوں اور زمین کو کسی پہلے نمونے کے بغیر پیدا کرنے والے! چھپے اور کھلے کے جاننے والے! تجھ پر ان میں سے کوئی چیز چھپی نہیں۔ تو اکیلا ہی قیامت کے دن اپنے بندوں کے درمیان ان باتوں کا فیصلہ فرمائے گا جن میں وہ دنیا میں اختلاف کرتے تھے تو حق والے اور باطل والے، نیز نیک بخت اور بدبخت کا واضح طور پر پتا چل جائے گا۔

(47) بے شک جن لوگوں نے شرک اور گناہ کر کے خود پر ظلم کیا، اگر ان کے پاس زمین میں موجود تمام عمدہ چیزیں اور اموال وغیرہ ہوں اور ان کے ساتھ ان جیسا کئی گنا اور بھی ہو، تو وہ قبروں سے اٹھائے جانے کے بعد پیش آنے والے سخت عذاب کو دیکھ کر اس سے بچنے کے لیے یہ سب کچھ بطور فدیہ دے دیں لیکن وہ ان کے پاس نہیں ہوگا۔ بالفرض اگر ہو بھی تو وہ ان سے قبول نہیں کیا جائے گا اور ان کے لیے اللہ کی طرف سے کئی طرح کا عذاب ظاہر ہوگا جس کی انھیں توقع بھی نہیں ہوگی۔

فوائد: ❀ موت اور دوبارہ اٹھائے جانے کو جاننے کے لیے نیند اور نیند سے اٹھنا روزانہ کے دو سبق ہیں۔

❀ جب کافروں کے سامنے اکیلے اللہ کا ذکر ہوتا ہے تو وہ گھٹن محسوس کرتے اور پریشان ہوتے ہیں کیونکہ اس سے ان کے لیے اللہ کے حکموں اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں کی یاد تازہ ہو جاتی ہے جبکہ وہ اس سب سے منہ پھیرے ہوئے ہیں۔

❀ دنیا میں بخل اور کنجوسی کے باوجود قیامت کے دن کافر اپنی ملکیت کی ہر چیز اپنی جان چھڑانے کے لیے بطور فدیہ دینے کے لیے تیار ہوگا اور وہ اس سے کسی طرح قبول نہیں کیا جائے گا۔

وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ
يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۴۸﴾ فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ثُمَّ اِذَا
خَوَّلْنٰهُ نِعْمَةً مِّنَّا قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ ؕ بَلْ هِيَ فِتْنَةٌ
وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۹﴾ قَدْ قَالَهَا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ
فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۵۰﴾ فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ
مَا كَسَبُوْا ؕ وَالَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ هٰٓؤُلَآءِ سَيُصِيْبُهُمْ سَيِّاٰتُ
مَا كَسَبُوْا ۙ وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۵۱﴾ اَوَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ
الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ
يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾ قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ
لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ
اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۵۳﴾ وَاَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ
قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۵۴﴾ وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ
مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ
بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ﴿۵۵﴾ اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى
مَا فَرَّطْتُّ فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ﴿۵۶﴾

ع 5 11 2

(48) جو شرک و گناہ انھوں نے کیے تھے، ان کی برائیاں ان پر ظاہر ہو جائیں گی اور وہ عذاب انھیں گھیر لے گا جس سے انھیں جب دنیا میں ڈرایا جاتا تو وہ اس کا مذاق اڑاتے تھے۔

(49) جب کسی کافر انسان کو کوئی بیماری لگتی ہے یا غریبی وغیرہ گھیر لیتی ہے تو وہ ہم سے دعائیں کرتا ہے تاکہ ہم اس کی یہ مصیبت دور کر دیں، پھر جب ہم اسے صحت یا مال و دولت کی نعمت عطا کرتے ہیں تو کافر کہتا ہے: یہ تو اللہ نے مجھے صرف اس لیے دیا ہے کہ وہ جانتا ہے کہ میں اس کا حقدار ہوں، حالانکہ صحیح بات یہ ہے کہ وہ اس کے لیے آزمائش اور ڈھیل ہے مگر کافروں کی اکثریت یہ نہیں جانتی، اس لیے اللہ تعالیٰ نے ان پر جو انعامات کیے ہیں، وہ ان سے دھوکا کھا جاتے ہیں۔

(50) یقیناً ان سے پہلے کافر بھی یہی بات کہہ چکے ہیں مگر جو مال اور گھر انھوں نے بنائے تھے، وہ ان کے کچھ بھی کام نہ آئے۔

(51) جو شرک اور گناہ انھوں نے کیے تھے، ان برائیوں کی سزا انھیں مل کر رہی اور موجودہ کافروں میں سے جنھوں نے شرک اور گناہ کر کے خود پر ظلم کیا، انھیں بھی بہت جلد ان کی کمائی ہوئی برائیوں کی سزا اگلوں کی طرح ضرور ملے گی۔ وہ ہرگز اللہ تعالیٰ سے بھاگ نہیں سکیں گے اور نہ اس پر غالب آسکیں گے۔

(52) ان مشرکوں کے منہ جو آیا انھوں نے کہہ دیا، کیا انھیں یہ علم نہیں کہ اللہ تعالیٰ آزمانے کے لیے جس کا چاہے رزق کھلا کر دیتا ہے کہ آیا وہ شکر کرتا ہے یا ناشکری، اور آزمانے کے لیے جس کا چاہے رزق تنگ کر دیتا ہے کہ کیا وہ صبر کرتا ہے یا اللہ کی تقدیر پر ناراضی ظاہر کرتا ہے؟! بلاشبہ رزق کی کمی بیشی کی ان مذکورہ باتوں میں ایمان والوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی تدبیر کے دلائل ہیں کیونکہ وہی دلیلوں اور نشانیوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں، اور جہاں تک کافروں کا تعلق ہے تو وہ ان دلائل سے منہ پھیر کر ان کے پاس سے گزر جاتے ہیں۔

(53) اے رسول (ﷺ)! میرے ان بندوں سے کہہ دیں جو اللہ کے ساتھ شرک کر کے اور گناہ کر کے حد سے بڑھ گئے: تم اللہ کی رحمت اور اپنے گناہوں کو اس کے بخش دینے سے ناامید نہ ہو جاؤ۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس کے سارے گناہ معاف کر دیتا ہے جو اس کے حضور توبہ کرے۔ بلاشبہ وہ توبہ کرنے والوں کے سارے گناہ بے حد بخشنے والا اور ان پر نہایت مہربان ہے۔

(54) توبہ اور نیک اعمال کے ذریعے سے اپنے رب کی طرف رجوع کرو اور اس کے فرمانبردار بن جاؤ، اس سے پہلے کہ تمھارے پاس قیامت کے دن عذاب آجائے، پھر تم اپنے بتوں یا اہل و عیال میں سے کسی کو نہ پاؤ جو عذاب سے چھڑانے میں تمھاری مدد کرے۔

(55) قرآن کی پیروی کرو جو تمھارے رب کی اپنے رسول پر نازل کی ہوئی سب سے بہترین چیز ہے، چنانچہ اس کے حکموں کے مطابق عمل کرو اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچ جاؤ، اس سے پہلے کہ تم پر اچانک عذاب آجائے اور تمھیں احساس بھی نہ ہو کہ تم توبہ کر کے اس کے لیے تیار ہو جاؤ۔

(56) یہ کرلو، ایسا نہ ہو کہ کوئی شخص شدید ندامت اور پچھتاوے سے قیامت کے دن کہے: ہائے افسوس! اس کوتاہی پر جو اس نے کفر اور گناہوں پر قائم رہ کر اللہ کے معاملے میں کی اور اس بات پر جو وہ اہلِ ایمان و اطاعت کا مذاق اڑاتا رہا۔

فوائد: ❀ کافروں کو نعمتیں ان کی رسی دراز کرنے کے لیے ملتی ہیں۔

❀ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر وسیع رحمت کرنے والا ہے۔

❀ نفع بخش ندامت وہ ہے جو دنیا میں ہو اور اس کے بعد سچی توبہ کی جائے۔

اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۵۷﴾ اَوْ
تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ
الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۸﴾ بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ اٰيٰتِيْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ
وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۹﴾ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا
عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى
لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۶۰﴾ وَيُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ ۫ لَا
يَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۱﴾ اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۫ وَّ
هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿۶۲﴾ لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۶۳﴾ قُلْ ع 6 13
اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ﴿۶۴﴾ وَلَقَدْ
اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ اَشْرَكْتَ
لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۶۵﴾ بَلِ اللّٰهَ
فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۶۶﴾ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ
قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ
مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۷﴾

(57) یا وہ شخص تقدیر کو دلیل بنائے اور کہے: اگر اللہ مجھے توفیق دیتا تو میں بھی پرہیزگار لوگوں میں سے ہوتا، اس کے حکم مانتا اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچتا۔

(58) یا جب وہ عذاب دیکھے تو یہ خواہش کرتے ہوئے کہے: کاش! کسی طرح دنیا کی طرف میرا لوٹ جانا ہوتا تو میں اللہ کے حضور توبہ کرتا اور ان لوگوں میں سے ہو جاتا جو نیک عمل کرنے والے ہیں۔

(59) (کہا جائے گا:) معاملہ ایسے نہیں جس طرح تو اب ہدایت کی خواہش کرتے ہوئے سمجھ رہا ہے۔ یقیناً تیرے پاس میری آیتیں آئیں مگر تو نے انھیں جھٹلا دیا اور تکبر کیا۔ بلاشبہ تو اللہ تعالیٰ، اس کی آیتوں اور اس کے رسولوں سے کفر کرنے والوں سے ہو گیا۔

(60) قیامت کے دن تم ان لوگوں کو دیکھو گے جنھوں نے اللہ کے شریک اور اولاد بنا کر اس پر جھوٹ گھڑا، ان کے چہرے سیاہ ہوں گے جو ان کی بدبختی کی نشانی ہوگی۔ کیا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لانے سے تکبر کرنے والوں کے لیے جہنم میں ٹھکانا نہیں؟ کیوں نہیں، یقیناً ان کے لیے اس میں ٹھکانا ہے۔

(61) اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ان کی کامیابی والی جگہ جنت میں داخل کر کے عذاب سے بچا لے گا جنھوں نے اپنے رب کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچ کر تقویٰ اختیار کیا۔ انھیں عذاب نہیں چھوئے گا اور دنیا کی جو خوشیاں ان سے رہ گئیں، وہ ان پر غمگین نہیں ہوں گے۔

(62) اللہ تعالیٰ ہر چیز کا خالق ہے۔ اس کے سوا کوئی پیدا کرنے والا نہیں اور وہی ہر چیز پر نگہبان ہے، وہ اپنے معاملے کی تدبیر کرتا اور جیسے چاہے اس میں ردّوبدل کرتا ہے۔

(63) آسمانوں اور زمین کی خیرات کے خزانوں کی چابیاں صرف اسی کے پاس ہیں۔ وہ خیر اور بھلائی جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور جس سے چاہے روک لیتا ہے۔ جن لوگوں نے اللہ کی آیتوں کا انکار کیا، وہی گھاٹا پانے والے ہیں کیونکہ دنیا کی زندگی میں وہ ایمان سے محروم رہے اور آخرت میں وہ ہمیشہ کے لیے آگ میں جائیں گے۔

(64) اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہہ دیں جو آپ کو اپنے بتوں کی عبادت کی طرف پھسلانے کی کوششیں کرتے ہیں: اے اپنے رب سے ناواقف جاہلو! کیا تم مجھے اللہ کے سوا غیروں کی عبادت کا کہتے ہو؟! اکیلے اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، لہٰذا میں اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں کروں گا۔

(65) اے رسول (ﷺ)! یقیناً اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی کی اور آپ سے پہلے تمام انبیاء کی طرف بھی وحی کی کہ اگر آپ نے اللہ کے ساتھ کسی اور کی عبادت کی تو وہ ضرور آپ کے نیک اعمال کا ثواب ضائع کر دے گا اور آپ دنیا میں اپنے دین کا نقصان کر کے گھاٹا پانے والوں میں سے ہو جائیں گے اور آخرت میں عذاب کا شکار ہو کر نقصان اٹھائیں گے۔

(66) بلکہ اکیلے اللہ کی عبادت کریں، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور اس کے شکرگزاروں میں سے ہو جائیں ان نعمتوں پر جو اس نے آپ پر کی ہیں۔

(67) مشرکوں نے اللہ کے ساتھ اس کی کمزور اور عاجز مخلوقات کو شریک کر کے اللہ کی صحیح معنوں میں تعظیم اور قدر نہیں کی اور اللہ کی قدرت وقوت سے غفلت برتی۔ اس (کی قدرت) کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ زمین قیامت کے دن اپنے اندر موجود پہاڑوں، درختوں، دریاؤں اور سمندروں سمیت اس کی مٹھی میں ہوگی اور ساتوں آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپیٹے ہوئے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ پاک و برتر ہے ان چیزوں سے جو مشرک اس کے بارے میں کہتے اور عقیدہ رکھتے ہیں۔

فوائد:
- تکبر ایک بُری اور منحوس صفت ہے جو حق تک پہنچنے سے روکتی ہے۔
- چہرے کی سیاہی قیامت کے دن بدبختی کی علامت ہوگی۔
- شرک تمام نیک اعمال کو برباد کر دینے والا گناہ ہے۔
- بغیر کسی تشبیہ اور مثال کے اللہ پاک کے لیے مٹھی اور دائیں ہاتھ کی صفات ثابت ہیں۔

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ
اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ﴿٦٨﴾
وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِايْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ
وَالشُّهَدَآءِ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٦٩﴾ وَوُفِّيَتْ
كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿٧٠﴾ ع وَسِيْقَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا فُتِحَتْ
اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ
يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ رَبِّكُمْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ
هٰذَا ؕ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿٧١﴾
قِيْلَ ادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى
الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿٧٢﴾ وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ؕ
حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا
سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ﴿٧٣﴾ وَقَالُوا
الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ
نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿٧٤﴾

ع 7 4

(68) جس دن صور (نرسنگھا) پھونکنے پر مقرر فرشتہ اس میں پھونکے گا تو آسمانوں اور زمین والے سب مرجائیں گے، صرف وہی بچے گا جس کے بارے میں اللہ چاہے گا کہ وہ نہ مرے، پھر دوبارہ اٹھانے کے لیے فرشتہ ایک بار پھر اس میں پھونک مارے گا تو سب زندہ ہوجائیں گے اور کھڑے ہوکر دیکھنے لگیں گے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ کیا کرنے والا ہے۔

(69) زمین روشن ہوجائے گی جب اللہ رب العزت اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کرنے کے لیے اپنا جلوہ دکھائے گا اور لوگوں کے اعمال کے رجسٹر پھیلا دیے جائیں گے، نبیوں کو حاضر کیا جائے گا اور محمد ﷺ کی امت کو انبیاء کے حق میں ان کی قوموں کے خلاف گواہی کے لیے پیش کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے درمیان عدل وانصاف کے ساتھ فیصلہ کرے گا اور اس دن ان پر ظلم نہ ہوگا، چنانچہ کسی انسان کی ایک برائی زیادہ کی جائے گی نہ ایک نیکی کم ہوگی۔

(70) اللہ تعالیٰ ہر شخص کو اس کے اچھے یا برے اعمال کا پورا پورا بدلہ دے گا اور اللہ خوب جانتا ہے جو وہ کرتے ہیں۔ ان کے اچھے برے اعمال میں سے کوئی چیز اس سے چھپی نہیں اور اس دن وہ ضرور انھیں ان کے اعمال کا بدلہ دے گا۔

(71) فرشتے، اللہ کے ساتھ کفر کرنے والوں کو مختلف ٹولیوں میں جہنم کی طرف ذلیل کرکے ہانکیں گے، یہاں تک کہ جب وہ جہنم کے پاس پہنچ جائیں گے تو اس کے نگہبان فرشتے جو اس پر مقرر ہیں، ان کے لیے اس کے دروازے فوراً کھول دیں گے اور ڈانٹ ڈپٹ کرتے ہوئے ان کے سامنے آکر ان سے کہیں گے: کیا تمھارے پاس تمھی میں سے رسول نہیں آئے تھے جو تمھارے سامنے اپنے اوپر نازل ہونے والی تمھارے رب کی آیتیں پڑھتے تھے اور تمھیں قیامت کے دن کی ملاقات سے ڈراتے تھے کہ اس میں بڑا سخت عذاب ہے؟! کافر اپنے ہی خلاف اقرار واعتراف کرتے ہوئے کہیں گے: کیوں نہیں، یہ سب کچھ ہوا مگر عذاب کا حکم کافروں پر واجب ہوگیا اور ہم کافر تھے۔

(72) انھیں ذلیل کرنے اور اللہ کی رحمت سے اور آگ سے کبھی نہ نکلنے سے مایوس کرنے کے لیے کہا جائے گا: جہنم کے دروازوں سے داخل ہوجاؤ، تمھیں ہمیشہ اس میں رہنا ہے۔ حق کے مقابلے میں تکبر اور سرکشی کرنے والوں کا ٹھکانا نہایت برا اور خراب ہے۔

(73) جن مومنوں نے اپنے رب سے ڈر کر اس کے حکم مانے اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز آگئے تو انھیں فرشتے بڑی نرمی اور باعزت طریقے سے گروہ در گروہ جنت کی طرف لے جائیں گے، یہاں تک کہ جب وہ جنت کے پاس آجائیں گے تو اس کے دروازے ان کے لیے کھلے ہوئے ہوں گے اور وہاں پر مقرر فرشتے ان سے کہیں گے: تم ہر نقصان وتکلیف اور ناپسندیدہ چیز سے سلامتی میں ہو۔ تمھارے دل اور اعمال اچھے تھے، لہٰذا تم ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جنت میں داخل ہوجاؤ۔

(74) مومن جب جنت میں داخل ہوجائیں گے تو کہیں گے: اللہ کا شکر ہے کہ جس نے اپنے رسولوں کی زبانی ہم سے کیا ہوا اپنا وعدہ پورا کردیا۔ یقیناً اس نے ہم سے وعدہ کیا تھا کہ وہ ہمیں جنت میں داخل کرے گا اور اس نے ہمیں جنت کی زمین کا وارث بنادیا۔ ہم اس جنت میں جہاں چاہیں رہیں۔ ان عمل کرنے والوں کا کیا ہی اچھا بدلہ ہے جو اپنے رب کے چہرے کی تلاش میں نیک عمل کرتے ہیں۔

فوائد: ❀ صور میں دوبار پھونکنے کا ثبوت ہے۔

❀ اس ذلت کا بیان جس سے کافروں کو واسطہ پڑے گا اور اس عزت واکرام کا ذکر جس سے مومنوں کا استقبال کیا جائے گا۔

❀ اس بات کا اثبات کہ کافر ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے اور مومن ہمیشہ نعمتوں میں ہوں گے۔

❀ اچھا عمل اچھی جزا اور اچھے بدلے کا باعث بنے گا۔

وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ
رَبِّهِمْ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٧٥﴾ ع

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّتِسْعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
حٰمٓ ﴿١﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿٢﴾ غَافِرِ الذَّنْۢبِ
وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ
اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿٣﴾ مَا يُجَادِلُ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ اِلَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَلَا
يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ ﴿٤﴾ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّ
الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۠ وَهَمَّتْ كُلُّ اُمَّةٍۢ بِرَسُوْلِهِمْ
لِيَاْخُذُوْهُ وَجٰدَلُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ فَاَخَذْتُهُمْ
فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ﴿٥﴾ وَكَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ
كَفَرُوْٓا اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ﴿٦﴾ اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ
حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ
لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ
لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿٧﴾

(75) اس دن فرشتے حاضر باش، عرش کے اردگرد حلقہ باندھے اللہ تعالیٰ کو ان صفات سے پاک قرار دے رہے ہوں گے جو کافر اس کے بارے میں بیان کرتے ہیں اور جو اس کی شان کے لائق نہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام مخلوقات کے درمیان عدل و انصاف سے فیصلہ فرمائے گا اور وہ جسے عزت دینا چاہے گا، اسے عزت دے گا اور جسے عذاب دینا چاہے گا، عذاب دے گا اور کہہ دیا جائے گا: ساری تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جو تمام مخلوقات کا رب ہے، اس کے اس فیصلے پر جس کی رُو سے اس نے اپنے مومن بندوں پر رحمت فرمائی اور اپنے کافر بندوں کو عذاب سے دوچار کیا۔

سورۂ مؤمن مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: اللہ تعالیٰ کی آیات میں جھگڑا کرنے والوں کی حالت کا بیان اور ان کا رد۔

تفسیر: (1) ﴿حٰمٓ﴾ اس طرح کے حروف پر گفتگو سورۂ بقرہ کے آغاز میں گزر چکی ہے۔

(2) محمد رسول اللہ ﷺ پر اترنے والے اس قرآن کا نازل فرمانا اس اللہ کی طرف سے ہے جو سب پر ایسا غالب ہے کہ کوئی اس پر غالب نہیں آسکتا۔ وہ اپنے بندوں کی مصلحتیں خوب جانتا ہے۔

(3) وہ گناہ گاروں کے گناہ معاف کرنے والا ہے۔ اپنے ان بندوں کی توبہ قبول کرنے والا ہے جو اس کی طرف توجہ کریں۔ جو اپنے گناہوں سے توبہ نہ کرے، اسے سخت سزا دینے والا ہے۔ وہ برتر و مہربان اور احسان والا ہے جس کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں۔ قیامت کے دن سب بندوں کو اسی اکیلے کی طرف لوٹنا ہے، پھر وہ انھیں اس کے مطابق بدلہ دے گا جس کے وہ حقدار ہیں۔

(4) اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کے رسولوں کی سچائی کے دلائل پیش کرنے والی آیتوں کے بارے میں صرف وہ لوگ جھگڑا کرتے ہیں جنھوں نے اپنی عقل کی خرابی کی وجہ سے اللہ کے ساتھ کفر کیا، لہٰذا آپ ان پر غم نہ کریں۔ ان کے پاس نعمتوں کی جو زیادتی اور مال کی کثرت ہے، وہ آپ کو دھوکے میں نہ ڈالے۔ انھیں یہ ڈھیل ان کی رسی دراز کرنے اور انھیں مزید پھنسانے کے لیے ملی ہے۔

(5) ان سے پہلے قومِ نوح نے جھٹلایا اور اسی طرح قوم نوح کے بعد کے گروہوں نے بھی جھٹلایا، چنانچہ عاد، ثمود، قوم لوط اور مدین والوں نے جھٹلایا اور فرعون نے بھی جھٹلایا۔ ان امتوں میں سے ہر امت نے اپنے رسول کو قتل کرنے کی غرض سے گرفتار کرنے کا ارادہ کیا اور اپنے باطل دلائل کے ذریعے سے جھگڑا کیا تاکہ اس کے ساتھ حق کو مٹائیں، پھر میں نے ان سب امتوں کو پکڑ لیا۔ سو غور کریں کہ میری طرف سے انھیں کیسی سزا ملی۔ یقیناً وہ بڑی سخت سزا تھی۔

(6) جس طرح اللہ تعالیٰ نے ان جھٹلانے والی امتوں کو ہلاک کرنے کا فیصلہ کیا، اسی طرح اے رسول (ﷺ)! آپ کے رب کا حکم کافروں پر ثابت اور لاگو ہوگیا کہ وہ آگ والے ہیں۔

(7) اے رسول (ﷺ)! جو فرشتے آپ کے رب کا عرش اٹھاتے ہیں اور جو اس کے آس پاس ہیں، سب اپنے رب کی ان صفات سے پاکی بیان کرتے ہیں جو اس کی شان کے لائق نہیں۔ وہ اس پر ایمان رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے والوں کے لیے دعا کرتے ہوئے یوں بخشش طلب کرتے ہیں: اے ہمارے رب! تیرا علم اور رحمت ہر چیز سے وسیع ہے، لہٰذا تو ان لوگوں کو بخش دے جنھوں نے اپنے گناہوں سے توبہ کی اور تیرے دین کی پیروی کی اور انھیں آگ کے عذاب میں مبتلا ہونے سے محفوظ رکھ۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے حصول کا شوق دلانا اور ساتھ ساتھ اس کی سزا کی سختی سے ڈرانا دعوت کا بہترین طریقہ ہے۔

❀ دعا کے آداب میں یہ بات شامل ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی توحید کا اظہار کرتے ہوئے اس کی حمد و ثنا اور تسبیح و تحمید کی جائے۔

❀ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مومن کی عزت و اکرام کہ اس نے فرشتوں کو اس کے لیے بخشش مانگنے پر لگا دیا۔

رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِالَّتِیْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ
مِنْ اٰبَآىِٕهِمْ وَ اَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّیّٰتِهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ
الْحَكِیْمُ ۙ﴿۸﴾ وَقِهِمُ السَّیِّاٰتِ ؕ وَمَنْ تَقِ السَّیِّاٰتِ یَوْمَىِٕذٍ
فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ؕ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۹﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ ع 1 6
كَفَرُوْا یُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ
اِذْ تُدْعَوْنَ اِلَى الْاِیْمَانِ فَتَكْفُرُوْنَ ﴿۱۰﴾ قَالُوْا رَبَّنَاۤ اَمَتَّنَا
اثْنَتَیْنِ وَ اَحْیَیْتَنَا اثْنَتَیْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوْبِنَا فَهَلْ اِلٰى
خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِیْلٍ ﴿۱۱﴾ ذٰلِكُمْ بِاَنَّهٗۤ اِذَا دُعِیَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ
كَفَرْتُمْ ۚ وَاِنْ یُّشْرَكْ بِهٖ تُؤْمِنُوْا ؕ فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِیِّ الْكَبِیْرِ ﴿۱۲﴾
هُوَ الَّذِیْ یُرِیْكُمْ اٰیٰتِهٖ وَیُنَزِّلُ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ رِزْقًا ؕ
وَمَا یَتَذَكَّرُ اِلَّا مَنْ یُّنِیْبُ ﴿۱۳﴾ فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ
الدِّیْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۴﴾ رَفِیْعُ الدَّرَجٰتِ ذُو الْعَرْشِ ۚ
یُلْقِی الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ لِیُنْذِرَ
یَوْمَ التَّلَاقِ ﴿۱۵﴾ یَوْمَ هُمْ بٰرِزُوْنَ ۚ لَا یَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ
مِنْهُمْ شَیْءٌ ؕ لِمَنِ الْمُلْكُ الْیَوْمَ ؕ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿۱۶﴾

(8) اور فرشتے کہتے ہیں: اے ہمارے رب! تو ایمان والوں کو ہمیشگی والی جنتوں میں لے جا جن میں داخل کرنے کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے اور ان کے ساتھ ان کے ان باپ دادوں، بیویوں اور اولاد کو بھی داخل فرما جن کے عمل نیک اور اچھے تھے۔ بلاشبہ تو سب پر ایسا غالب ہے کہ کوئی تجھ پر غالب نہیں آ سکتا، تو اپنی تقدیر اور تدبیر میں کمال حکمت والا ہے۔

(9) انھیں ان کے اعمال کی برائیوں سے محفوظ رکھ اور ان کی وجہ سے انھیں عذاب نہ دے اور جسے تو نے قیامت کے دن اس کے برے اعمال کی سزا سے محفوظ رکھا، اس پر یقیناً تو نے رحم کیا۔ یہ عذاب سے بچ جانا اور جنت میں داخل ہو کر رحمت کا حقدار ٹھہرنا ہی عظیم کامیابی ہے جس کا مقابلہ کوئی کامیابی نہیں کر سکتی۔

(10) بلاشبہ جن لوگوں نے اللہ اور اس کے رسولوں کے ساتھ کفر کیا، قیامت کے دن جب انھیں دوزخ میں ڈالا جائے گا اور وہ خود پر غصے ہو رہے اور اپنے آپ پر لعن طعن کر رہے ہوں گے تو ان سے کہا جائے گا: آج جتنا غصہ تمھیں خود پر آ رہا ہے، اللہ تعالیٰ کو اس سے کہیں زیادہ شدید غصہ تم پر اس وقت آتا تھا جب تمھیں دنیا میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کی دعوت دی جاتی تھی تو تم اس کے ساتھ کفر کرتے اور اس کے ساتھ اور معبود بناتے تھے۔

(11) کافر اس وقت اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہوئے کہیں گے جب ان کا اقرار اور توبہ انھیں کوئی فائدہ نہیں دے گی: اے ہمارے رب! تو نے ہمیں دو بار موت دی اس طرح کہ ہمارا کوئی وجود نہیں تھا، پھر تو نے ہمیں وجود بخشا اور وجود بخشنے کے بعد تو نے پھر ہمیں موت دی اور تو نے دو دفعہ ہمیں زندگی دی، اس طرح کہ ایک دفعہ عدم سے وجود بخشا اور پھر (قبروں سے) اٹھانے کے لیے زندہ کیا، ہم اپنے ان گناہوں کا اقرار کرتے ہیں جو ہم نے کیے۔ کیا آج جہنم سے نکلنے کی کوئی صورت ہے کہ ہم دنیا کی زندگی کی طرف لوٹ جائیں تا کہ اپنے اعمال درست کر لیں اور تو ہم سے راضی ہو جائے؟!

(12) (کہا جائے گا): یہ عذاب جو تمھیں دیا جا رہا ہے، اس کا سبب یہ ہے کہ جب اکیلے اللہ کو پکارا جاتا اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا جاتا تو تم اس کے ساتھ کفر کرتے اور اس کے شریک بناتے تھے۔ جب اللہ کے ساتھ کسی شریک کی عبادت کی جاتی تو تم ایمان لے آتے، لہٰذا اب فیصلہ صرف اللہ کا ہے جو اپنی ذات، قدر و شان اور غلبے کے اعتبار سے بلند و برتر ہے، وہ ایسا بڑا ہے کہ ہر چیز اس سے کم تر ہے۔

(13) اللہ ہی ہے جو کائنات اور تمھاری ذات میں تمھیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے تا کہ وہ (نشانیاں) اس کی قدرت اور توحید کی طرف تمھاری راہنمائی کریں اور وہ تمھارے لیے آسمان سے بارش کا پانی نازل کرتا ہے تا کہ وہ تمھارے اس رزق کا سبب بنے جو نباتات اور کھیتیوں وغیرہ کی صورت میں تمھیں دیا جاتا ہے۔ اللہ کی آیتوں سے نصیحت صرف وہی حاصل کرتا ہے جو سچی توبہ کر کے اور مخلص ہو کر اللہ کی طرف توجہ کرتا ہے۔

(14) لہٰذا اے مومنو! اطاعت اور دعا کو اللہ کے لیے خالص کرتے ہوئے اسے پکارو، اس طرح کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، خواہ کافروں کو یہ بات ناپسند ہو اور انھیں غصہ دلائے۔

(15) سو وہ اس بات کا اہل ہے کہ خالص اسی کو پکارا جائے اور اس کی اطاعت کی جائے۔ وہ اپنی تمام مخلوقات سے جدا بلند درجوں والا ہے اور وہ عرش عظیم کا رب ہے۔ وہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے وحی نازل فرماتا ہے تا کہ وہ خود بھی زندہ رہیں اور دوسروں کو بھی زندگی بخشیں اور لوگوں کو قیامت کے اس دن سے ڈرائیں جس میں اگلوں پچھلوں کی ملاقات ہوگی۔

(16) جس دن وہ سب لوگ کھلے عام ایک میدان میں اکٹھے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ سے ان کی کوئی چیز چھپی نہیں ہوگی، نہ ان کی ذات، نہ ان کے اعمال اور نہ ان کی جزا۔ اللہ تعالیٰ پوچھے گا: آج کس کی بادشاہی ہے؟! اب صرف ایک جواب ہوگا: آج اللہ اکیلے ہی کی بادشاہی ہے جو اپنی ذات و صفات اور افعال میں یکتا ہے۔ وہ ایسا زبردست ہے کہ ہر چیز پر غالب ہے اور ہر چیز اس کی اطاعت کرتی ہے۔

فوائد: ❀ توبہ قبول ہونے کی جگہ دنیا کی زندگی ہے۔ ❀ نصیحت کا فائدہ صرف ان لوگوں کو ہوتا ہے جو اپنے رب کی طرف رجوع کرنے والے ہوں۔ ❀ اللہ کے دین کا انکار کرنے والے کافروں کے طور طریقے مومن کی ثابت قدمی پر اثر نہیں ڈال سکتے۔ ❀ جابر اور ظالم حکمران بھی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکے ہوئے ہوں گے۔

اَلْيَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ ؕ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۷﴾ وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى
الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ ؕ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ
يُّطَاعُ ﴿۱۸﴾ يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ ﴿۱۹﴾
وَاللّٰهُ يَقْضِيْ بِالْحَقِّ ؕ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا
يَقْضُوْنَ بِشَيْءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿۲۰﴾ اَوَلَمْ ع 2 11 7
يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ
كَانُوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْا هُمْ اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي
الْاَرْضِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ
مِنْ وَّاقٍ ﴿۲۱﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ
فَكَفَرُوْا فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۲﴾ وَلَقَدْ
اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۳﴾ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ
هَامٰنَ وَقَارُوْنَ فَقَالُوْا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ﴿۲۴﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمْ
بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا اقْتُلُوْٓا اَبْنَآءَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ
وَاسْتَحْيُوْا نِسَآءَهُمْ ؕ وَمَا كَيْدُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿۲۵﴾

(17) آج ہر نفس کو اس کے کیے ہوئے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔ اگر عمل اچھے ہوئے تو بدلہ بھی اچھا ہوگا اور اگر عمل برے ہوئے تو بدلہ بھی برا ہوگا۔ اس دن کسی قسم کا ظلم نہیں ہوگا کیونکہ فیصلہ کرنے والا اللہ ہوگا جو سراسر عدل ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا جلد حساب لینے والا ہے کیونکہ اس کے علم نے ان سب کا احاطہ کر رکھا ہے۔

(18) اے رسول (ﷺ)! انھیں قیامت کے دن سے ڈرایئے، وہ قیامت جو بہت قریب ہے اور آیا ہی چاہتی ہے کیونکہ ہر آنے والی چیز قریب ہے۔ اس دن قیامت کی شدید دہشت کی وجہ سے دل اوپر اُٹھ رہے ہوں گے حتیٰ کہ مونہوں کو آ رہے ہوں گے۔ وہ چپ چاپ کھڑے ہوں گے۔ کوئی ان میں سے کلام نہیں کرے گا، سوائے اس کے جسے رحمٰن اجازت دے۔ شرک اور نافرمانیاں کر کے خود پر ظلم کرنے والوں کا کوئی دوست اور قریبی نہیں ہوگا اور نہ کوئی ایسا سفارشی ہوگا کہ اگر اسے سفارش کا موقع مل جائے تو اس کی بات مانی جائے۔

(19) اللہ جانتا ہے جو دیکھنے والوں کی نگاہیں چپکے سے چراتی ہیں اور اسے بھی جانتا ہے جو سینوں نے چھپا رکھا ہے۔ اس میں سے کوئی چیز بھی اس سے اوجھل نہیں۔

(20) اللہ تعالیٰ عدل و انصاف سے فیصلہ فرمائے گا، چنانچہ وہ کسی کی نیکیوں میں کمی کر کے اس پر ظلم کرے گا نہ گناہوں میں اضافہ کر کے۔ مشرک اللہ کے سوا جن کی عبادت کرتے ہیں، وہ کسی چیز کا فیصلہ نہیں کریں گے کیونکہ وہ کسی چیز کے مالک نہیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی اپنے بندوں کی باتیں سننے والا اور ان کی نیتیں اور ان کے عمل دیکھنے والا ہے اور وہ ضرور ان پر انھیں جزا دے گا۔

(21) کیا یہ مشرک زمین میں چلے پھرے نہیں اور انھوں نے غور و فکر نہیں کیا کہ ان سے پہلے جھٹلانے والی امتوں کا انجام کیا ہوا۔ یقیناً ان کا انجام نہایت برا ہوا۔ وہ امتیں قوت و طاقت میں ان سے کہیں بڑھ کر تھیں اور انھوں نے زمین میں عمارتیں بنا کر ایسے نشانات چھوڑے جو نشانات ان مشرکوں نے بھی اس میں نہیں چھوڑے، پھر اللہ نے انھیں ان کے گناہوں کی وجہ سے ہلاک کر دیا اور انھیں اللہ کے عذاب سے بچانے والا کوئی نہ تھا۔

(22) یہ عذاب ان پر صرف اس وجہ سے آیا کہ ان کے رسول ان کے پاس اللہ کی طرف سے واضح دلائل اور کھلے معجزات لے کر آئے مگر انھوں نے اللہ کے ساتھ کفر کیا اور اس کے رسولوں کو جھٹلا دیا، چنانچہ ان کی قوت و طاقت کے باوجود اللہ تعالیٰ نے انھیں پکڑ لیا اور ہلاک کر دیا۔ بلاشبہ وہ پاک رب نہایت قوت والا ہے اور جو اس کے ساتھ کفر کرے اور اس کے رسولوں کو جھٹلائے، اسے سخت عذاب دینے والا ہے۔

جب رسول اکرم ﷺ کو اپنی قوم کی تکذیب کا سامنا کرنا پڑا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو خوشخبری دینے کے لیے آپ کے سامنے موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کا قصہ ذکر فرمایا کہ آخر کار آپ کی مدد کی جائے گی، چنانچہ فرمایا:

(23) اور یقیناً ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو اپنی واضح نشانیاں اور قطعی دلائل دے کر بھیجا۔

(24) فرعون، اس کے وزیر ہامان اور قارون کی طرف تو انھوں نے کہا: موسیٰ جادوگر ہے اور اپنے رسول ہونے کا جو اس کا دعویٰ ہے، اس میں بھی وہ جھوٹا ہے۔

(25) پھر جب موسیٰ (علیہ السلام) ان کے پاس اپنے سچے ہونے کے ثبوت میں واضح دلائل لے کر آئے تو فرعون نے کہا: جو اس پر ایمان لائے ہیں ان کے بیٹے قتل کر دو اور انھیں ذلیل کرنے کے لیے ان کی عورتوں (بیٹیوں) کو باقی رکھو۔ مومنوں کی تعداد کم کرنے کا حکم دے کر کافروں نے جو چال چلی، وہ ضائع اور بے کار گئی اور ان کی اس تدبیر کا کوئی اثر نہ ہوا۔

فوائد: ❀ آخرت کے دن کی یاد دہانی گناہوں سے دور کرنے کا سب سے بڑا سبب ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے عملوں کا احاطہ کیے ہوئے ہے، خواہ وہ چھپے ہوں یا ظاہر۔

❀ زمین میں چلنے پھرنے کا حکم اس لیے ہے کہ ہلاک ہونے والے مشرکوں کے حالات سے نصیحت اور عبرت حاصل کی جائے۔

وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِيْٓ اَقْتُلْ مُوْسٰى وَلْيَدْعُ رَبَّهٗ ۚ اِنِّيْٓ
اَخَافُ اَنْ يُّبَدِّلَ دِيْنَكُمْ اَوْ اَنْ يُّظْهِرَ فِي الْاَرْضِ
الْفَسَادَ ﴿٢٦﴾ وَقَالَ مُوْسٰٓى اِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ
مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿٢٧﴾ وَقَالَ رَجُلٌ
مُّؤْمِنٌ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ اِيْمَانَهٗٓ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا
اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ؕ
وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ ۚ وَاِنْ يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ
بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ
كَذَّابٌ ﴿٢٨﴾ يٰقَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظٰهِرِيْنَ فِي الْاَرْضِ
فَمَنْ يَّنْصُرُنَا مِنْۢ بَاْسِ اللّٰهِ اِنْ جَآءَنَا ؕ قَالَ فِرْعَوْنُ
مَآ اُرِيْكُمْ اِلَّا مَآ اَرٰى وَمَآ اَهْدِيْكُمْ اِلَّا سَبِيْلَ الرَّشَادِ ﴿٢٩﴾
وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّثْلَ
يَوْمِ الْاَحْزَابِ ﴿٣٠﴾ مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ
وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ﴿٣١﴾
وَيٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ﴿٣٢﴾

ع 3 7 8

(26) فرعون نے کہا: مجھے چھوڑو کہ میں موسیٰ (علیہ السلام) کو سزا دے کر قتل کر دوں اور اسے چاہیے کہ اپنے رب کو پکارے کہ وہ اسے مجھ سے بچالے اور مجھے کوئی پروا نہیں کہ وہ اپنے رب کو پکارے۔ بلاشبہ مجھے خطرہ ہے کہ جس دین پر تم ہو، یہ تمھارے اس دین کو بدل دے یا قتل و غارت اور بربادی کر کے زمین میں کوئی فساد کھڑا کر دے۔

(27) جب موسیٰ علیہ السلام کو اپنے بارے میں فرعون کی دھمکی کا علم ہوا تو انھوں نے کہا: بلاشبہ میں اپنے اور تمھارے رب کی پناہ اور حفاظت میں آتا ہوں دینِ حق اور ایمان سے تکبر کرنے والے ہر اس شخص سے جو قیامت کے دن اور اس میں ہونے والے حساب کتاب اور جزا و سزا پر ایمان نہیں رکھتا۔

(28) قومِ فرعون کے اللہ پر ایمان رکھنے والے ایک آدمی نے ان کے موسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کے ارادے پر تنقید کرتے ہوئے کہا جبکہ اس نے قوم سے اپنا ایمان چھپا رکھا تھا: کیا تم ایک آدمی کو بغیر کسی جرم کے صرف اتنی بات پر قتل کرنے کے درپے ہو کہ اس نے کہا ہے کہ میرا رب اللہ ہے جبکہ وہ ایسے دلائل اور معجزات بھی تمھارے سامنے پیش کر چکا ہے جو اس کے اپنے دعوے میں سچے ہونے پر دلالت کرنے والے ہیں کہ وہ اپنے رب کا بھیجا ہوا ہے؟! فرض کرو اگر وہ جھوٹا بھی ہے تو اس کے جھوٹ کا نقصان اسے ہی ہوگا اور اگر وہ سچا ہوا تو جس عذاب کا وہ تم سے وعدہ کر رہا ہے، اس کا کچھ نہ کچھ حصہ جلد تم پر آ پڑے گا۔ بلاشبہ اللہ اس شخص کو حق کی توفیق نہیں دیتا جو اس کی حدوں کو پھلانگنے والا اور اس پر اور اس کے رسولوں پر جھوٹ باندھنے والا ہو۔

(29) اے میری قوم! آج تو بادشاہت تمھاری ہے کہ تم سرزمینِ مصر میں غالب ہو، پھر اگر موسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کی وجہ سے ہم پر اللہ کا عذاب آ گیا تو ہمیں اس سے کون بچائے گا؟! فرعون نے کہا: میری رائے اور فیصلہ ہی قطعی ہے۔ میرا فیصلہ یہی ہے کہ شر اور فساد دور کرنے کے لیے میں موسیٰ (علیہ السلام) کو قتل کر دوں اور میں تمھیں درست اور بھلائی کی راہ ہی بتلا رہا ہوں۔

(30) اس مومن نے اپنی قوم کی خیر خواہی کرتے ہوئے کہا: اگر تم نے ظلم و زیادتی سے موسیٰ (علیہ السلام) کو قتل کر دیا تو مجھے خطرہ ہے کہ تم پر بھی ویسا ہی عذاب آ جائے گا جیسا پہلے گروہوں پر آیا جو اپنے رسولوں کو تکلیف دینے کے لیے اکٹھے ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے انھیں ہلاک کر دیا۔

(31) جیسے کفر کرنے اور رسولوں کو جھٹلانے والوں کا حال ہوا، مثلاً: قومِ نوح، قومِ عاد، قومِ ثمود اور جو ان کے بعد آئے تو اللہ تعالیٰ نے انھیں ان کے کفر اور اپنے رسولوں کو جھٹلانے کی وجہ سے ہلاک کر دیا۔ اللہ اپنے بندوں پر کسی طرح کے ظلم کا ارادہ نہیں کرتا، وہ صرف ان کے گناہوں کی پوری پوری سزا دینے کے لیے انھیں عذاب دیتا ہے۔

(32) اے میری قوم! مجھے تم پر قیامت کے دن کا بھی ڈر ہے جس دن لوگ قرابت داری یا مقام و مرتبہ کی وجہ سے ایک دوسرے کو آواز دیں گے کہ شاید اس خوفناک مقام پر اس طرح آواز دینا ان کے کسی کام آ جائے۔

فوائد: ❀ مومن کو اپنے رب کی پناہ لینی چاہیے تاکہ وہ اسے اس کے دشمنوں کے مکر و فریب سے بچائے۔

❀ کسی خاص مصلحت کے لیے یا بگاڑ سے بچنے کے لیے ایمان چھپانا جائز ہے۔

❀ از خود لوگوں کی خیر خواہی کرنا اہلِ ایمان کی صفات میں سے ہے۔

يَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ ۚ مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلِ
اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۳﴾ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ يُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ
بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُمْ بِهٖ ؕ حَتّٰۤى اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ
لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ
مُسْرِفٌ مُّرْتَابُ ۚ ﴿۳۴﴾ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْۤ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ
اَتٰىهُمْ ؕ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ
اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ﴿۳۵﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ
لِيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْۤ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ﴿۳۶﴾ اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ
اِلٰۤى اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا ؕ وَكَذٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوْٓءُ
عَمَلِهٖ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ اِلَّا فِيْ تَبَابٍ ﴿۳۷﴾
وَقَالَ الَّذِيْۤ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ اَهْدِكُمْ سَبِيْلَ الرَّشَادِ ﴿۳۸﴾
يٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ ۫ وَّاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِيَ دَارُ
الْقَرَارِ ﴿۳۹﴾ مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰۤى اِلَّا مِثْلَهَا ۚ وَمَنْ
عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ
يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۴۰﴾

(33) جس دن آگ کے خوف سے تم پیٹھ پھیر کر بھاگو گے، تمھیں اللہ کے عذاب سے بچانے والا کوئی نہ ہوگا اور جسے اللہ تعالیٰ رسوا کر دے اور ایمان کی توفیق نہ دے تو کوئی رہنما اسے ہدایت نہیں دے سکتا کیونکہ ہدایت کی توفیق صرف اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔

(34) یقیناً موسیٰ (علیہ السلام) سے پہلے یوسف (علیہ السلام) اللہ تعالیٰ کی توحید کے واضح دلائل تمھارے پاس لائے مگر جو کچھ وہ لائے، تم اس کے بارے میں شک وشبہ میں مبتلا رہے اور اسے جھٹلاتے رہے حتی کہ جب وہ فوت ہوگئے تو تمھارے شکوک وشبہات مزید بڑھ گئے اور تم نے کہا: اللہ تعالیٰ ان کے بعد کوئی رسول نہیں بھیجے گا۔ جس طرح تم حق سے گمراہ ہوئے، اسی طرح اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کو گمراہ کرتا ہے جو اللہ کی حدوں سے گزرنے والا اور اس کی وحدانیت میں شک کرنے والا ہو۔

(35) جو لوگ اللہ کی آیتوں کو باطل قرار دینے کے لیے ان میں، اپنے پاس موجود کسی حجت اور دلیل کے بغیر جھگڑتے ہیں، ان کا یہ جھگڑا اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لانے والوں کے لیے بہت بڑی بیزاری اور ناراضی کی چیز ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے جو ہماری آیتوں کو باطل قرار دینے کے لیے ان میں جھگڑتے ہیں، اسی طرح اللہ تعالیٰ ہر حق سے تکبر کرنے والے سرکش کے دل پر مہر لگا دیتا ہے، پھر وہ درست اور صحیح بات تک پہنچ سکتا ہے نہ بھلائی کی طرف راہ پاتا ہے۔

(36) فرعون نے اپنے وزیر ہامان سے کہا: اے ہامان! میرے لیے بلند و بالا محل بنا تاکہ میں راستوں تک پہنچوں۔

(37) تاکہ میں ان راستوں تک پہنچوں جو آسمانوں کی طرف لے جاتے ہیں اور موسیٰ (علیہ السلام) کے اس معبود کو دیکھوں جس کے بارے میں وہ سمجھتا ہے کہ وہ معبود برحق ہے۔ بلاشبہ میرا خیال ہے کہ موسیٰ اپنے اس دعوے میں جھوٹا ہے۔ اسی طرح فرعون کی بدکرداریاں اس کے لیے سجا دی گئیں جب اس نے ہامان سے مطالبہ کیا جو بھی مطالبہ کیا اور اسے حق کے راستے سے پھیر کر گمراہی کی راہوں پر ڈال دیا گیا۔ فرعون نے اپنے باطل کے اظہار اور موسیٰ (علیہ السلام) کے لائے ہوئے حق کو ختم کرنے کے لیے جو جو حیلے کیے، وہ سب بیکار گئے کیونکہ اس کا انجام ناکامی اور اپنی ہر کوشش میں نامرادی تھا اور ایسی بدبختی اس کے ساتھ چمٹی جو کبھی اس سے جدا نہ ہوگی۔

(38) فرعون کی قوم کے مومن شخص نے اپنی قوم کی خیرخواہی کرتے ہوئے اور راہِ حق کی طرف ان کی راہنمائی کرتے ہوئے کہا: اے میری قوم! میری پیروی کرو، میں تمھیں سیدھا راستہ بتاتا ہوں اور حق کی طرف تمھاری راہنمائی کرتا ہوں۔

(39) اے میری قوم! دنیا کی یہ زندگی صرف ختم ہونے والی لذتوں سے فائدہ اٹھانے کا نام ہے، اس لیے اس کا ختم ہونے والا ساز وسامان تمھیں کسی دھوکے میں مبتلا نہ کر دے اور بلاشبہ آخرت کا گھر اپنی نہ ختم ہونے والی ہمیشہ کی نعمتوں کے باعث مستقل ٹھہرنے کا گھر ہے، لہٰذا تم اس کے لیے اللہ کی اطاعت کے کام کرو اور آخرت کے لیے عمل چھوڑ کر اپنی دنیا کی زندگی میں مصروف رہنے سے بچو۔

(40) جس نے کوئی برا عمل کیا تو اسے اس کے برے عمل کی مثل سزا ہوگی اور اسے اس سے زیادہ عذاب نہیں دیا جائے گا۔ جس نے کوئی نیک عمل کیا جس سے اس کا مقصد اللہ کی رضا تھی، عمل کرنے والا مرد ہو یا عورت، بشرطیکہ وہ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتا ہو، تو ان اچھی اور قابلِ تعریف صفات والے یہ لوگ قیامت کے دن جنت میں داخل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں کبھی نہ ختم ہونے والی دائمی نعمتوں اور پھلوں کی صورت میں جو کچھ محفوظ کر رکھا ہے، وہ اس میں سے انھیں بغیر حساب کے رزق دے گا۔

فوائد: ❀ حق کو جھٹلانے اور باطل کو ثابت کرنے کے لیے جھگڑنا ایک بری عادت ہے اور یہ گمراہ لوگوں کی علامت ہے۔ ❀ تکبر، راہِ حق کی طرف ہدایت پانے میں بہت بڑی رکاوٹ ہے۔ ❀ حق کو ختم کرنے کے لیے کافروں کے حیلے اور مکر وفریب ناکام ہیں۔ ❀ آخرت کی تیاری کرنا اور دنیا کی وجہ سے اس سے غافل نہ ہونا فرض ہے۔

وَيٰقَوْمِ مَا لِيْٓ اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَى النَّارِ ﴿41﴾
تَدْعُوْنَنِيْ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَاُشْرِكَ بِهٖ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ
وَّاَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ ﴿42﴾ لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِيْٓ
اِلَيْهِ لَيْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ مَرَدَّنَآ
اِلَى اللّٰهِ وَاَنَّ الْمُسْرِفِيْنَ هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ﴿43﴾ فَسَتَذْكُرُوْنَ
مَآ اَقُوْلُ لَكُمْ ۭ وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ
بِالْعِبَادِ ﴿44﴾ فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَحَاقَ
بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْۗءُ الْعَذَابِ ﴿45﴾ اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا
غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ۚ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۤ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ
فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ﴿46﴾ وَاِذْ يَتَحَاۗجُّوْنَ فِي النَّارِ
فَيَقُوْلُ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ
تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا نَصِيْبًا مِّنَ النَّارِ ﴿47﴾
قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُلٌّ فِيْهَآ ۙ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ
بَيْنَ الْعِبَادِ ﴿48﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ
ادْعُوْا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ﴿49﴾

41 اے میری قوم! یہ کیا بات ہے کہ میں تمھیں اللہ تعالیٰ پر ایمان لا کر اور نیک عمل کر کے دنیا و آخرت کی زندگی میں گھاٹے سے نجات پانے کی طرف بلاتا ہوں اور تم مجھے اللہ کے ساتھ کفر کرنے اور اس کی نافرمانی کی دعوت دے کر آگ میں داخل ہونے کی طرف بلاتے ہو؟!

42 تم مجھے اپنے باطل نظریات کی طرف بلاتے ہو تا کہ میں اللہ کے ساتھ کفر کروں اور اس کے ساتھ ان غیروں کی عبادت کروں جن کی اللہ کے ساتھ عبادت کے صحیح ہونے کا مجھے علم نہیں، حالانکہ میں تمھیں اس اللہ پر ایمان لانے کی دعوت دیتا ہوں جو سب پر ایسا غالب ہے کہ کوئی اس پر غلبہ نہیں پا سکتا، ایسا بخشنے والا ہے کہ اس کی بخشش اپنے بندوں کے لیے بہت بڑی ہے۔

43 حقیقت یہ ہے کہ جس پر ایمان لانے اور جس کی اطاعت کرنے کی تم مجھے دعوت دیتے ہو، اس کی تو کوئی دعوت ایسی ہے ہی نہیں جس کی طرف دنیا اور آخرت میں حق کے ساتھ بلایا جائے اور نہ وہ پکارنے والے کی دعا قبول کرتا ہے۔ یقیناً ہم سب کو اللہ ہی کی طرف لوٹنا ہے اور بلاشبہ کفر اور گناہوں میں حد سے بڑھنے والے ہی دوزخی ہیں جنھیں قیامت کے دن ہر صورت میں آگ میں داخل ہونا ہے۔

44 مگر انھوں نے اس کی نصیحتوں کو رد کر دیا تو اس نے کہا: عنقریب تم میری ان نصیحتوں کو یاد کرو گے جو میں نے تمھیں کی ہیں اور انھیں قبول نہ کرنے پر حسرت و افسوس کرو گے۔ میں اپنے تمام معاملات اکیلے اللہ ہی کے سپرد کرتا ہوں۔ بلاشبہ بندوں کے اعمال میں سے کوئی چیز اللہ تعالیٰ سے چھپی ہوئی نہیں۔

45 چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسے ان کے مکر و فریب اور ان کی ہر سازش سے محفوظ رکھا جب انھوں نے اسے قتل کرنا چاہا اور فرعونیوں کو سمندر میں غرق ہونے کے عذاب نے گھیر لیا، پھر اللہ تعالیٰ نے اسے اور اس کے تمام لشکروں کو دنیا ہی میں غرق کر دیا۔

46 ان کی موت کے بعد ان کی قبروں میں انھیں صبح و شام آگ کے سامنے لایا جاتا ہے اور قیامت کے دن ان سے کہا جائے گا: فرعون کے پیروکاروں کو سخت ترین اور بڑے عذاب میں ڈالو، کیونکہ وہ کفر کرتے، رسولوں کو جھٹلاتے اور اللہ کی راہ سے روکتے تھے۔

47 اے رسول (ﷺ)! وہ وقت یاد کریں جب دوزخ میں جانے والے پیروکار اور جن کی پیروی کی گئی، وہ آپس میں جھگڑیں گے تو کمزور پیروکار اپنے متکبر پیشواؤں سے کہیں گے: ہم تو دنیا میں گمراہی میں تمھارے پیروکار تھے تو کیا اب تم ہمارے عذاب کا کچھ بوجھ اٹھا کر ہمارے کچھ کام آ سکتے ہو؟!

48 متکبر پیشوا کہیں گے: بلاشبہ ہم، چاہے پیروکار ہوں یا پیروی کیے جانے والے، سب آگ میں ہیں اور ہم میں سے کوئی کسی دوسرے کے عذاب کا کوئی حصہ نہیں جھیلے گا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے بندوں کے درمیان فیصلہ کر دیا ہے اور ہر ایک جس عذاب کا مستحق تھا، وہ اسے دے دیا ہے۔

49 آگ میں عذاب دیے جانے والے پیروکار اور وہ جن کی پیروی کی گئی، جب آگ سے باہر نکلنے اور توبہ کے لیے دنیا میں دوبارہ جانے سے ناامید ہو جائیں گے تو آگ پر مقرر فرشتوں سے درخواست کریں گے: تم اپنے رب سے دعا کرو، وہ ہم سے اس ہمیشہ کے عذاب میں ایک دن کے لیے تخفیف کر دے۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ پر توکل اور بھروسے کی بڑی اہمیت ہے۔

❀ حق کی طرف بلانے والے کے اپنے دشمن کے مکر و فریب سے نجات پانے کا بیان ہے۔

❀ برزخ (قبر) کا عذاب ثابت ہے۔

❀ کافر آگ سے راحت پانے کا کوئی بھی سہارا تلاش کریں گے، خواہ تھوڑی مدت کے لیے ہی انھیں سکون مل جائے لیکن ایسا کبھی ممکن نہ ہوگا۔

قَالُوْٓا اَوَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ؕ قَالُوْا بَلٰى ؕ
قَالُوْا فَادْعُوْا ۚ وَمَا دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿۵۰﴾ ع 5 13 10
اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ﴿۵۱﴾ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظّٰلِمِيْنَ
مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿۵۲﴾ وَلَقَدْ
اٰتَيْنَا مُوْسَى الْهُدٰى وَاَوْرَثْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ ﴿۵۳﴾
هُدًى وَّذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۵۴﴾ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ
اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ
بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ﴿۵۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ
اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۙ اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ
مَّا هُمْ بِبَالِغِيْهِ ۚ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ
الْبَصِيْرُ ﴿۵۶﴾ لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ
النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَمَا
يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ
عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَلَا الْمُسِيْٓءُ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾

(50) جہنم کے داروغے کافروں کی درخواست رد کرتے ہوئے کہیں گے: کیا تمھارے پاس تمھارے رسول معجزات اور کھلے دلائل لے کر نہیں آتے رہے؟ کافر کہیں گے: کیوں نہیں، وہ ہمارے پاس معجزات اور واضح دلائل لے کر آتے رہے۔ فرشتے ان کی تحقیر کرتے ہوئے کہیں گے: پھر تم خود ہی دعا کرو، ہم تو کافروں کی سفارش نہیں کرتے اور کافروں کی دعا محض بے اثر اور ضائع جائے گی کیونکہ ان کے کفر کی وجہ سے ان کی دعا اور پکار قبول نہیں ہوگی۔

جب اللہ تعالیٰ نے فرعون کا قصہ اور دنیا و آخرت میں اس کا اور اس کے پیروکاروں کا انجام ذکر کیا تو رسولوں اور ان پر ایمان لانے والوں کا معاملہ بھی بیان فرمایا، نیز دنیا و آخرت میں اللہ کی جس مدد کے وہ حق دار ٹھہرے، اس کا ذکر بھی کیا، چنانچہ فرمایا:

(51) یقیناً ہم اپنے رسولوں کی اور ان لوگوں کی جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں، دنیا میں بھی مدد کریں گے اس طرح کہ وہ دلائل اور حجت میں غالب رہیں گے اور دشمن کے مقابلے میں ان کی امداد و حمایت ہوگی اور قیامت کے دن انھیں جنت میں داخل کر کے اور دنیا میں جو ان کے مخالف تھے، انھیں دوزخ میں ڈال کر ان کی مدد کریں گے۔ یہ اس گواہی کے بعد ہوگا جو انبیاء، فرشتے اور اہلِ ایمان دیں گے کہ تبلیغ دین کا فریضہ صحیح طور پر ادا ہوا تھا اور امتوں نے جھٹلایا تھا۔

(52) جس دن کفر اور گناہ کر کے خود پر ظلم کرنے والوں کا اپنے ظلم کا عذر پیش کرنا کسی کام نہ آئے گا اور اس دن انھیں اللہ کی رحمت سے دھتکار دیا جائے گا اور دردناک عذاب ہونے کی وجہ سے آخرت میں ان کا گھر نہایت برا ہوگا۔

(53) بلاشبہ یقیناً ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو ایسا علم عطا کیا جس کے ذریعے سے بنی اسرائیل حق کی راہ پاتے تھے اور ہم نے تورات کو وراثت میں منتقل ہونے والی کتاب بنایا جو بنی اسرائیل میں نسل در نسل پہنچتی رہی۔ (54) وہ راہِ حق کی طرف راہنمائی کرنے والی اور صحیح سالم عقل رکھنے والوں کو نصیحت کرنے والی تھی۔

(55) سوائے رسول (ﷺ)! آپ کو اپنی قوم کے جھٹلانے اور تکلیفیں دینے کا جو سامنا ہے، اس پر صبر کریں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے مدد و نصرت کا جو وعدہ کیا ہے، وہ برحق ہے جس میں کوئی شک و شبہ نہیں۔ اپنے گناہ کی معافی مانگتے رہیں اور صبح و شام اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرتے رہیں۔

(56) بلاشبہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلانے کے لیے بغیر کسی دلیل اور حجت کے جو ان کے پاس اللہ کی طرف سے آئی ہو، ان آیات کے بارے میں جھگڑتے ہیں، وہ صرف حق کے خلاف تکبر اور اس پر غلبہ پانے کی غرض سے ایسا کرتے ہیں۔ وہ حق پر غالب آنے کے اپنے ان ارادوں میں کبھی کامیاب نہیں ہوں گے، چنانچہ اے رسول (ﷺ)! آپ اللہ کی پناہ طلب کرتے رہیں۔ بلاشبہ وہ اپنے بندوں کے اقوال خوب سننے والا اور ان کے اعمال خوب دیکھنے والا ہے۔ اس سے ان کی کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں اور وہ انھیں ان اعمال و اقوال کا بدلہ ضرور دے گا۔

(57) یقیناً آسمانوں اور زمین کے حجم اور ان دونوں کی وسعت کے ساتھ انھیں پیدا کرنا انسانوں کے پیدا کرنے سے بڑا کام ہے، چنانچہ وہ جس نے ان دونوں کو ان کے اتنے زیادہ حجم اور وسعت کے باوجود پیدا کیا، وہ لوگوں کا محاسبہ کرنے اور انھیں جزا و سزا دینے کے لیے قبروں سے زندہ کر کے اٹھانے پر بھی قادر ہے مگر اکثر لوگ نہیں جانتے، اس لیے وہ اس سے نصیحت و عبرت حاصل نہیں کرتے اور اس کے واضح اور روشن ہونے کے باوجود اسے دوبارہ جی اٹھنے کی دلیل نہیں بناتے۔

(58) اندھا اور دیکھنے والا برابر نہیں اور نہ وہ جو اللہ پر ایمان لائے اور انھوں نے اس کے رسولوں کی تصدیق کی اور نیک اعمال کیے، ان لوگوں کے برابر ہو سکتے ہیں جو فاسد عقیدے اور گناہوں کی صورت میں برے اعمال کرتے ہیں۔ تم کم ہی نصیحت حاصل کر رہے ہو کیونکہ اگر تم نصیحت حاصل کرتے تو تمھیں دونوں گروہوں کا فرق اچھی طرح معلوم ہو جاتا اور تم اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ان لوگوں میں شامل ہونے کی کوشش کرتے جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ کا اپنے رسولوں اور ایمان والوں کی مدد کرنا، اس کا دوٹوک دستور اور اٹل قانون ہے۔ ❀ ظالم کا قیامت کے دن عذر پیش کرنا اسے فائدہ نہیں دے گا۔ ❀ باطل کا سامنا کرنے میں صبر کی بڑی اہمیت ہے۔ ❀ آسمانوں اور زمین کی پیدائش دلیل ہے دوبارہ اٹھائے جانے کی کیونکہ جس نے اتنی بڑی چیزیں پیدا کی ہیں، وہ انسان کو دوبارہ زندگی دینے پر بھی قادر ہے جو ان سے کہیں کم تر ہے۔

إِنَّ السَّاعَةَ لَآتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيهَا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ
لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٥٩﴾ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ ۚ
إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ
دَاخِرِينَ ﴿٦٠﴾ اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ
وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۚ إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَ
لَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ﴿٦١﴾ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ
كُلِّ شَيْءٍ لَّا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ ﴿٦٢﴾ كَذَٰلِكَ
يُؤْفَكُ الَّذِينَ كَانُوا بِآيَاتِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ ﴿٦٣﴾ اللَّهُ
الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ قَرَارًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَصَوَّرَكُمْ
فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ ۚ ذَٰلِكُمُ
اللَّهُ رَبُّكُمْ ۖ فَتَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ﴿٦٤﴾ هُوَ
الْحَيُّ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۗ
الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٦٥﴾ قُلْ إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَعْبُدَ
الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ لَمَّا جَاءَنِيَ الْبَيِّنَاتُ
مِن رَّبِّي وَأُمِرْتُ أَنْ أُسْلِمَ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٦٦﴾

ع 6 10 11 — وقف لازم

(59) بلاشبہ قیامت جس میں اللہ تعالیٰ مُردوں کو حساب کتاب اور بدلہ دینے کے لیے اٹھائے گا، وہ ہرصورت میں ضرور آنے والی ہے، اس کے آنے میں کوئی شک وشبہ نہیں لیکن لوگوں کی اکثریت اس کے آنے پر ایمان نہیں رکھتی، اس لیے وہ اس کی تیاری بھی نہیں کرتے۔

(60) اے لوگو! تمھارے رب نے کہا ہے: تم مجھے عبادت میں یکتا مانو اور مجھ ہی سے مانگو، میں تمھاری دعا قبول کروں گا، تم سے درگزر کروں گا اور تم پر رحم کروں گا۔ بلاشبہ جو لوگ خالص میری عبادت کرنے سے تکبر اور سرکشی کرتے ہیں، وہ ضرور قیامت کے دن ذلیل ورسوا ہوکر جہنم میں داخل ہوں گے۔

(61) اللہ ہی وہ ذات ہے جس نے تمھارے لیے رات کو تاریک بنایا تاکہ تم اس میں راحت وسکون حاصل کرو اور اس نے دن کو روشن اور چمکتا ہوا بنایا تاکہ تم اس میں کام کرو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ لوگوں پر عظیم فضل وکرم کرنے والا ہے جب اس نے ان پر اپنی ظاہری اور باطنی نعمتوں کی بارش کی لیکن لوگوں کی اکثریت اللہ تعالیٰ کے عطا کیے ہوئے ان انعامات پر اس کا شکر ادا نہیں کرتی۔

(62) یہ اللہ جس نے تم پر اپنے انعامات کر کے فضل واحسان کیا، وہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے، اس کے سوا کوئی پیدا کرنے والا نہیں اور اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ تو تم اس کی عبادت چھوڑ کر ان کی عبادت کی طرف کیسے پھر جاتے ہو جو نفع کے مالک ہیں نہ نقصان کے۔

(63) جس طرح ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اس اکیلے کی عبادت کرنے سے پھیرا گیا ہے، اسی طرح ہر زمانے میں اور ہر جگہ اس شخص کو اس سے پھیر دیا جائے گا جو اللہ کی توحید کی دلیل بننے والی آیات الٰہی کا انکار کرے گا، چنانچہ وہ حق کی راہ نہیں پائے گا اور نہ اسے سیدھی راہ کی توفیق ملے گی۔

(64) اے لوگو! اللہ ہی وہ ذات ہے جس نے زمین کو تمھارے لیے ایک ایسا خطہ بنایا جو تمھارے اس پر ٹھہرنے کے لیے تیار کیا گیا ہے اور اس نے آسمان کو تمھارے اوپر مضبوط چھت بنایا جو گرنے سے محفوظ ہے۔ اس نے تمھاری ماؤں کے رِحموں میں تمھاری شکل وصورت بنائی اور تمھاری صورت بہت اچھی بنائی اور تمھیں حلال اور پاکیزہ کھانے کی چیزیں عطا کیں۔ تمھیں یہ سب نعمتیں دینے والا وہ اللہ ہے جو تمھارا رب ہے۔ بہت ہی برکتوں والا ہے اللہ جو تمام مخلوقات کا رب ہے اور اس کے سوا ان کا کوئی رب نہیں۔

(65) وہ زندہ ہے جسے کبھی موت نہیں آئے گی۔ اس کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، لہٰذا اس اکیلے کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کے لیے اسی کی عبادت کرو اور اسے ہی پکارو اور اس کی مخلوقات میں سے کسی کو اس کے ساتھ شریک نہ کرو۔ تمام خوبیاں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام مخلوقات کا رب ہے۔

(66) اے رسول (ﷺ)! کہہ دیں: بلاشبہ مجھے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے کہ میں اللہ کو چھوڑ کر ان بتوں کی عبادت کروں جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو، جو نفع دے سکتے ہیں نہ نقصان، جبکہ میرے پاس ان کی عبادت کے باطل ہونے کے واضح دلائل اور ثبوت آچکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں صرف اسی کی عبادت کر کے اس کا فرمانبردار بنوں کیونکہ وہی تمام مخلوقات کا رب ہے، اس کے سوا ان کا کوئی رب نہیں۔

فوائد: ❀ دعا بھی عبادت کے مفہوم میں شامل ہے، جو صرف اللہ سے ہونی چاہیے کیونکہ دعا عین عبادت ہے۔

❀ اللہ کی نعمتوں کا تقاضا ہے کہ بندے اس کے شکرگزار بنیں۔

❀ اللہ تعالیٰ کے لیے صفت ''حیات'' ہمیشہ کے لیے ثابت ہے۔

❀ عمل میں اخلاص کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ
ثُمَّ یُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْۤا اَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شُیُوْخًا ۚ
وَمِنْكُمْ مَّنْ یُّتَوَفّٰى مِنْ قَبْلُ وَلِتَبْلُغُوْۤا اَجَلًا مُّسَمًّى وَّلَعَلَّكُمْ
تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۷﴾ هُوَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ ۚ فَاِذَا قَضٰۤى اَمْرًا فَاِنَّمَا
یَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ﴿۶۸﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ فِیْۤ
اٰیٰتِ اللّٰهِ ؕ اَنّٰى یُصْرَفُوْنَ ﴿۶۹﴾ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِالْكِتٰبِ وَبِمَاۤ
اَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا ۚ فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ﴿۷۰﴾ اِذِ الْاَغْلٰلُ فِیْۤ
اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ ؕ یُسْحَبُوْنَ ﴿۷۱﴾ فِی الْحَمِیْمِ ۙ ثُمَّ فِی
النَّارِ یُسْجَرُوْنَ ﴿۷۲﴾ ثُمَّ قِیْلَ لَهُمْ اَیْنَ مَا كُنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ﴿۷۳﴾
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا بَلْ لَمْ نَكُنْ نَّدْعُوْا مِنْ
قَبْلُ شَیْـًٔا ؕ كَذٰلِكَ یُضِلُّ اللّٰهُ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۷۴﴾ ذٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ
تَفْرَحُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ ﴿۷۵﴾
اُدْخُلُوْۤا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى
الْمُتَكَبِّرِیْنَ ﴿۷۶﴾ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَاِمَّا نُرِیَنَّكَ
بَعْضَ الَّذِیْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّیَنَّكَ فَاِلَیْنَا یُرْجَعُوْنَ ﴿۷۷﴾

(67) وہی ہے جس نے تمھارے باپ آدم (علیہ السلام) کو مٹی سے پیدا کیا، پھر اس کے بعد تمھاری پیدائش کا سلسلہ نطفے سے آگے بڑھایا، پھر نطفے کے بعد خون کے لوتھڑے سے، پھر اس کے بعد وہ تمھیں تمھاری ماؤں کے پیٹوں سے چھوٹے بچوں کی صورت میں نکالتا ہے، پھر تمھیں بڑھاتا ہے تاکہ تم اپنی جسمانی اور بدنی قوت کے کمال کو پہنچ جاؤ اور آخر کار بڑے ہو کر بوڑھے ہو جاؤ۔ تم میں سے بعض اس سے پہلے ہی مر جاتے ہیں تاکہ تم اس مقرر مدت تک پہنچ جاؤ جو اللہ کے علم میں ہے۔ تم اس میں کمی بیشی نہیں کر سکتے اور تاکہ تم اللہ تعالیٰ کی قدرت اور توحید کے بارے میں ان دلائل و معجزات سے فائدہ اٹھاؤ۔

(68) اسی اکیلے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ہاتھ میں زندہ کرنا ہے اور وہی ہے جس کے ہاتھ میں موت دینا ہے۔ جب وہ کسی معاملے کا فیصلہ کرتا ہے تو اس معاملے کے بارے میں بس اتنا کہتا ہے: ہو جا، تو وہ ہو جاتا ہے۔

(69) اے رسول (ﷺ)! کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو اللہ کی آیتوں کے واضح ہونے کے باوجود انھیں جھٹلاتے ہوئے ان کے بارے میں ایک دوسرے کے ساتھ جھگڑتے ہیں۔ یقیناً آپ ان کے حال پر حیران ہوتے ہیں جبکہ وہ حق کے واضح ہونے کے باوجود اس سے منہ پھیرتے ہیں۔

(70) جن لوگوں نے قرآن کو اور جو حق ہم نے اپنے رسولوں کو دے کر بھیجا، اس کو جھٹلایا۔ یہ جھٹلانے والے اپنے جھٹلانے کا انجام جلد جان لیں گے اور اپنا برا خاتمہ دیکھ لیں گے۔

(71) وہ اس کا انجام اس وقت جان لیں گے جب ان کی گردنوں میں طوق ہوں گے، ان کے پاؤں میں زنجیریں ہوں گی اور عذاب کے فرشتے انھیں گھسیٹ رہے ہوں گے۔

(72) وہ انھیں سخت کھولتے ہوئے گرم پانی میں گھسیٹیں گے اور پھر وہ آگ میں جھونک دیے جائیں گے۔

(73) پھر ان کی ڈانٹ ڈپٹ اور سرزنش کے لیے ان سے کہا جائے گا: تمھارے وہ من گھڑت معبود کہاں ہیں جن کی عبادت کر کے تم نے شرک کیا؟!

(74) جو اللہ کے سوا تمھارے بتوں میں سے تھے جو نفع و نقصان نہیں دے سکتے تھے؟! کافر کہیں گے: وہ تو ہم سے گم ہو گئے اور ہمیں نظر نہیں آ رہے بلکہ ہم دنیا میں کسی ایسی چیز کی عبادت نہیں کرتے تھے جو عبادت کی حق دار ہو۔ جس طرح یہ حق سے گمراہ کیے گئے، اسی طرح اللہ تعالیٰ ہر زمانے میں اور ہر جگہ کافروں کو حق سے گمراہ کرتا ہے۔

(75) ان سے کہا جائے گا: یہ عذاب جو تم جھیل رہے ہو، یہ تمھاری اس خوشی کے باعث ہے جو تم اپنے شرک کی بنا پر کرتے تھے اور پھولے نہ سماتے ہوئے اتراتے تھے۔

(76) تم جہنم کے دروازوں سے داخل ہو جاؤ، اس حال میں کہ تمھیں ہمیشہ اس میں رہنا ہے۔ سو حق سے منہ موڑنے والے مغروروں کا ٹھکانا نہایت برا ہے۔

جب رسول اکرم ﷺ نے اپنی قوم کی طرف سے جو بھی تکلیفیں برداشت کیں، تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو صبر کرنے کا حکم دیا اور آپ سے مدد و نصرت کا وعدہ کر کے آپ کو تسلی دی، چنانچہ فرمایا:

(77) اے رسول (ﷺ)! آپ اپنی قوم کے تکلیف پہنچانے اور جھٹلانے پر صبر کریں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے مدد کا جو وعدہ کیا ہے، وہ برحق ہے جس میں کوئی شک و شبہ نہیں۔ ہم نے انھیں عذاب کے جو وعدے دے رکھے ہیں، اس کا کچھ حصہ ہم اگر آپ کو آپ کی زندگی میں دکھائیں، جیسا کہ بدر کے دن ہوا، یا ہم اس سے پہلے آپ کو فوت کر لیں، تو قیامت کے دن وہ ہمارے اکیلے ہی کی طرف لوٹائے جائیں گے، پھر ہم انھیں ان کے اعمال کا بدلہ دیں گے اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے انھیں آگ میں داخل کریں گے۔

فوائد: ❀ مختلف مرحلوں سے گزار کر درجہ بدرجہ پیدا کرنا اللہ تعالیٰ کا دستور ہے جس سے لوگ اپنی زندگیوں میں درجہ بدرجہ ترقی کرنا سیکھتے ہیں۔

❀ باطل پر اترانا اور خوش ہونا نہایت برا کام ہے۔

❀ تمام لوگوں، بالخصوص دعوت کا کام کرنے والوں کی زندگیوں میں صبر کی بڑی اہمیت ہے۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ
وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ؕ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ
بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ
هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۷۸﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ
لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَ
لِتَبْلُغُوْا عَلَيْهَا حَاجَةً فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ
تُحْمَلُوْنَ ﴿۸۰﴾ ؕ وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ ۪ فَاَيَّ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُنْكِرُوْنَ ﴿۸۱﴾
اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْهُمْ وَاَشَدَّ قُوَّةً وَّ
اٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۸۲﴾
فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ
وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۸۳﴾ فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا
قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِيْنَ ﴿۸۴﴾
فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا ؕ سُنَّتَ اللّٰهِ
الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ فِيْ عِبَادِهٖ ۚ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۵﴾

8 ع 10 13
9 ع 7 14

(78) اے رسول (ﷺ)! یقیناً ہم نے آپ سے پہلے کئی رسول ان کی امتوں کی طرف بھیجے تو انھوں نے انھیں جھٹلا دیا اور تکلیفیں دیں مگر انھوں نے ان کے جھٹلانے اور تکلیفیں دینے پر صبر کیا۔ ان رسولوں میں سے کچھ وہ ہیں جن کے واقعات ہم نے آپ کے سامنے بیان کر دیے ہیں اور کچھ وہ ہیں جن کی خبریں آپ سے بیان نہیں کیں۔ کسی رسول کے اختیار میں نہ تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی مرضی کے بغیر اپنی طرف سے اپنی قوم کے پاس کوئی معجزہ لا سکے، اس لیے کافروں کا اپنے رسولوں سے معجزات لانے کا مطالبہ کرنا ظلم ہے۔ پھر جب فتح یا رسولوں اور ان کی قوموں کے درمیان قطعی فیصلے کا حکم الٰہی آیا تو اس نے ان کے درمیان عدل سے فیصلہ فرما دیا، چنانچہ کافروں کو ہلاک کر دیا گیا اور رسول نجات پا گئے۔ اس وقت جب وہ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کر رہا تھا تو اہلِ باطل ناکام و نامراد ہو گئے کیونکہ انھوں نے کفر کر کے خود کو ہلاکت کے گڑھے میں گرا دیا۔

(79) اللہ ہی ہے جس نے تمھارے لیے اونٹ، گائے اور بکریاں پیدا کیں تاکہ تم ان میں سے بعض پر سوار ہو اور بعض کا گوشت کھاؤ۔

(80) تمھارے لیے ان مخلوقات میں کئی طرح کے فوائد ہیں جو ہر دور میں بدلتے رہتے ہیں اور ان سے تم اپنے دلوں میں موجود وہ ضرورتیں پوری کرتے ہو جن کی تمھیں چاہت ہو۔ خشکی اور سمندر میں ان کے ذریعے سے ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا ان فوائد میں سے نمایاں ترین فائدہ ہے۔

(81) وہ پاک رب تمھیں اپنی قدرت اور توحید کی دلیل بننے والی نشانیاں دکھاتا ہے۔ پھر جب تمھارے نزدیک یہ بات ثابت ہو چکی کہ یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں تو تم اس کی کن کن نشانیوں کا اقرار و اعتراف نہیں کرو گے؟!

(82) کیا یہ جھٹلانے والے زمین میں چلے پھرے نہیں اور انھوں نے غور و فکر نہیں کیا کہ ان سے پہلے جھٹلانے والی امتوں کا انجام کیا ہوا کہ وہ ان سے عبرت پکڑتے؟! یقیناً یہ امتیں ان سے زیادہ مال و متاع رکھتی تھیں، ان سے زیادہ طاقتور تھیں اور انھوں نے زمین میں ان سے کہیں زیادہ مضبوط یادگاریں چھوڑیں مگر جب اللہ کا تباہ کرنے والا عذاب ان پر آیا تو جو قوت وہ اکٹھی کرتے رہے، وہ ان کے کسی کام نہ آئی۔

(83) جب ان کے رسول ان کے پاس واضح دلائل لے کر آئے تو انھوں نے وہ جھٹلا دیے اور اپنے رسولوں کی لائی ہوئی تعلیمات کے خلاف جو معلومات ان کے پاس تھیں، انھی پر ڈٹے رہنے میں خوشی محسوس کی اور ان پر وہی عذاب آ گیا جس سے ان کے رسول انھیں ڈرایا کرتے تھے تو وہ اس کا مذاق اڑاتے تھے۔

(84) پھر جب انھوں نے ہمارا عذاب دیکھا تو اس وقت اقرار کرتے ہوئے کہا جب اقرار کرنا بے فائدہ تھا: ہم اکیلے اللہ پر ایمان لائے اور جن شریکوں اور بتوں کی ہم اس کے سوا عبادت کرتے تھے، ان سب کا ہم انکار کرتے ہیں۔

(85) مگر ہمارا عذاب اپنے اوپر اترتا دیکھنے کے بعد ان کے ایمان لانے نے انھیں کوئی فائدہ نہ دیا۔ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کے بارے میں یہ قانون اور دستور پہلے سے چلا آ رہا ہے کہ عذاب دیکھ کر ایمان لانے پر ان کا ایمان انھیں فائدہ نہیں دے گا اور جب عذاب نازل ہو جائے گا تو کافر نامراد ہو جائیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرنے کی وجہ سے انھوں نے خود کو ہلاکت میں ڈال دیا اور عذاب دیکھنے سے پہلے توبہ نہ کی۔

فوائد: ❀ قرآن مجید میں ذکر کیے گئے رسولوں کے علاوہ بھی اللہ تعالیٰ کے کئی رسول ہو گزرے ہیں جن سب پر ہم مجموعی طور پر ایمان لاتے ہیں۔

❀ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ہے کہ اس نے اپنی توحید کی دلیل بننے والی آیات کھول کر بیان کیں۔

❀ باطل پر اترانے اور خوش ہونے کے خطرات اور ایسا کرنے والے کے برے انجام کا بیان ہے۔

❀ ہلاک کرنے والے عذاب کا مشاہدہ کر کے ایمان لانا بے فائدہ ہے۔

سُوْرَةُ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حٰمٓ ﴿۱﴾ تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۲﴾ كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا
عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۳﴾ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۚ فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ
لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۴﴾ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ وَفِيْٓ
اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ ﴿۵﴾
قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ
فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ ۗ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ ﴿۶﴾ الَّذِيْنَ
لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۷﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿۸﴾ قُلْ اَئِنَّكُمْ
لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗٓ
اَنْدَادًا ۗ ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۹﴾ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا
وَبٰرَكَ فِيْهَا وَقَدَّرَ فِيْهَآ اَقْوَاتَهَا فِيْٓ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ ۭ سَوَاۗءً
لِّلسَّاۗىِٕلِيْنَ ﴿۱۰﴾ ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَاۗءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ
لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا ۭ قَالَتَآ اَتَيْنَا طَاۗىِٕعِيْنَ ﴿۱۱﴾

سورۂ حٰمٓ السجدہ مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: اللہ سے اعراض کرنے والوں کی حالت کا بیان اور ان کے انجام کا تذکرہ۔

تفسیر: ① ﴿حٰمٓ﴾ اس طرح کے حروف مقطعات پر تفصیلی کلام سورۂ بقرہ کے شروع میں گزر چکا ہے۔

② یہ قرآن اللہ تعالیٰ کا اتارا ہوا ہے جو بہت مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

③ یہ ایسی عظیم کتاب ہے جس کی آیتیں پوری طرح اور مکمل طور پر وضاحت سے بیان کر دی گئی ہیں۔ اس قرآن کو جاننے والی قوم کے لیے عربی زبان میں اتارا گیا ہے کیونکہ وہی اس کے معانی سے اور اس میں حق کی طرف جو راہنمائی ہے، اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

④ یہ کتاب ایمان والوں کو اس بہت بڑی جزا کی خوشخبری دینے والی ہے جو اللہ نے ان کے لیے تیار کی ہے اور کافروں کو اللہ تعالیٰ کے دردناک عذاب سے ڈرانے والی ہے مگر ان کی اکثریت نے اس سے منہ پھیرا اور وہ اس میں آنے والی ہدایت کو قبول کرنے کی غرض سے نہیں سنتے۔

⑤ انھوں نے کہا: ہمارے دل پردوں سے ڈھکے ہوئے ہیں اور وہ اسے نہیں سمجھتے جس کی طرف آپ ہمیں بلاتے ہیں اور ہمارے کانوں میں ایک بوجھ ہے، لہٰذا وہ اسے نہیں سنتے اور ہمارے اور آپ کے درمیان ایک پردہ ہے، لہٰذا آپ جو کہتے ہیں، ہم تک اس میں سے کوئی بات نہیں پہنچتی، اس لیے آپ اپنے طریقے پر عمل کریں، ہم اپنے طریقے پر عمل کرتے ہیں اور ہم ہرگز آپ کی پیروی نہیں کریں گے۔

⑥ اے رسول (ﷺ)! ان دشمنی رکھنے والوں سے کہہ دیں: میں تو تمھارے جیسا ایک بشر ہی ہوں۔ اللہ تعالیٰ میری طرف وحی کرتا ہے کہ تمھارا حقیقی معبود ایک ہی معبود ہے اور وہ ہے اللہ تعالیٰ، لہٰذا تم اس کی طرف پہنچانے والے راستے پر چلو اور اس سے اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرو، نیز ہلاکت و عذاب ہے ان مشرکوں کے لیے جو غیر اللہ کی عبادت کرتے ہیں یا اس اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتے ہیں۔

⑦ جو لوگ اپنے مالوں کی زکاۃ نہیں دیتے اور وہ آخرت کے اور اس میں ملنے والی ہمیشہ کی نعمتوں اور دردناک عذاب کے منکر ہیں۔

⑧ بلاشبہ جو لوگ اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے، ان کے لیے نہ ختم ہونے والا ہمیشہ کا بدلہ ہے اور وہ ہے جنت۔

⑨ اے رسول (ﷺ)! مشرکوں کو ڈانٹتے اور ملامت کرتے ہوئے ان سے کہیں: تم اس اللہ کے ساتھ کیوں کفر کرتے ہو جس نے زمین اتوار اور پیر دو دن میں پیدا کی۔ تم کیوں اس کے سوا دوسروں کو اس کے ہم رُتبہ شریک بنا کر ان کی عبادت کرتے ہو؟! جبکہ وہ تمام مخلوقات کا رب ہے۔

⑩ اس نے اس زمین کو قائم رکھنے کے لیے اس میں اوپر سے مضبوط پہاڑ گاڑ دیے تاکہ یہ نہ ڈگمگائے اور اس میں برکت ڈالی کہ اسے اس کے باسیوں کے لیے ہمیشہ کی بھلائی والا بنایا۔ مذکورہ دو دنوں کو ملا کر چار دنوں میں اس زمین میں لوگوں اور جانوروں کی خوراک کا بندوبست کیا اور وہ دیگر دو دن منگل اور بدھ کے ہیں۔ یہ تخلیق کائنات کے بارے میں پوچھنے کا ارادہ رکھنے والے کے لیے مناسب اور پورا جواب ہے۔

⑪ پھر اس پاک رب نے آسمان پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا جبکہ وہ اس وقت دھواں سا تھا تو اس نے اس سے اور زمین سے کہا: تم خوشی سے یا ناخوشی سے میرا حکم مان لو، تمھارے لیے اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں، تو ان دونوں نے کہا: ہم بخوشی حاضر ہیں۔ اے ہمارے رب! تیرے ارادے کے بغیر ہمارا کوئی ارادہ نہیں۔

فوائد: ❀ کافروں نے کفر پر اڑ کر اپنے پاس موجود ہدایت کے تمام ذرائع اور وسائل ناکارہ کر لیے۔

❀ زکاۃ کی قدر و قیمت کا بیان اور یہ کہ یہ ارکانِ اسلام میں سے ایک رکن ہے۔

❀ پوری کائنات اور اس میں موجود ہر چیز اللہ تعالیٰ کے حکم کے سامنے سرِ تسلیم خم کیے ہوئے ہے۔

فَقَضٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ فِيْ يَوْمَيْنِ وَاَوْحٰى فِيْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا
وَزَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ ۖ وَحِفْظًا ۭ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ
الْعَلِيْمِ ﴿۱۲﴾ فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ
عَادٍ وَّثَمُوْدَ ﴿۱۳﴾ اِذْ جَاۗءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ
خَلْفِهِمْ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ قَالُوْا لَوْ شَاۗءَ رَبُّنَا لَاَنْزَلَ مَلٰۗىِٕكَةً
فَاِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۴﴾ فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا فِي
الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوْا مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ۭ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ
الَّذِيْ خَلَقَهُمْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۭ وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۱۵﴾
فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْٓ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيْقَهُمْ
عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰى وَهُمْ
لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَاَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَيْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى عَلَى الْهُدٰى
فَاَخَذَتْهُمْ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَ
نَجَّيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَيَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَاۗءُ
اللّٰهِ اِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿۱۹﴾ حَتّٰٓى اِذَا مَا جَاۗءُوْهَا شَهِدَ
عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۰﴾

ع 2 10 16

(12) پھر اللہ تعالیٰ نے جمعرات اور جمعہ دو دنوں میں آسمانوں کی تخلیق مکمل کی۔ اس طرح آسمانوں اور زمین کی تخلیق چھ دن میں پوری ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ نے ہر آسمان میں اپنی تقدیر اور اطاعت و عبادت کے احکام کی وحی کر دی۔ ہم نے قریبی آسمان کو ستاروں کے ساتھ سجا دیا اور ہم نے ان کے ذریعے سے آسمان کو شیطانوں کی باتیں چرانے سے محفوظ کیا۔ یہ مذکورہ تمام امور سب پر غالب اس ذات کے مقرر کیے ہوئے ہیں جس پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔ وہ اپنی تخلیق کو خوب جاننے والا ہے۔

(13) پھر اگر وہ آپ کے لائے ہوئے دین پر ایمان لانے سے منہ موڑ لیں تو اے رسول (ﷺ)! ان سے کہیں: میں تمھیں ایک ایسے عذاب کے ٹوٹ پڑنے سے ڈراتا ہوں جیسا عذاب ہود علیہ السلام کی قوم عاد اور صالح علیہ السلام کی قوم ثمود پر آیا جب انھوں نے اپنے رسولوں کو جھٹلایا۔

(14) جب ان کے پاس پے در پے ان کے رسول ایک ہی دعوت لے کر آئے جو انھیں حکم دیتے تھے کہ وہ اللہ اکیلے کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں تو ان میں سے کافروں نے کہا: اگر ہمارا رب ہماری طرف فرشتوں کو رسول بنا کر نازل کرنا چاہتا تو وہ انھیں ضرور نازل کرتا۔ ہم تو تمھاری رسالت کے بالکل منکر ہیں کیونکہ تم ہماری طرح بشر ہو۔

(15) جہاں تک ہود علیہ السلام کی قوم عاد کا تعلق ہے تو انھوں نے اللہ کے ساتھ کفر کرنے کے علاوہ زمین میں ناحق تکبر بھی کیا اور اپنے آس پاس کے لوگوں پر ظلم کیا۔ انھوں نے اپنی طاقت کے نشے میں کہا: ہم سے زیادہ طاقتور کون ہے؟! ان کے خیال میں ان سے زیادہ طاقتور کوئی نہ تھا۔ تب اللہ تعالیٰ نے انھیں جواب دیا: کیا یہ لوگ جانتے اور دیکھتے نہیں کہ جس اللہ نے انھیں پیدا کیا اور انھیں یہ قوت بخشی جس نے انھیں سرکش بنا دیا، وہ ان سے زیادہ طاقت وقوت والا ہے؟! اور جو آیتیں ہود علیہ السلام ان کے پاس لائے، وہ ان کا انکار ہی کرتے رہے۔

(16) بالآخر ہم نے خوفناک آواز والی تیز وتند آندھی ایسے دنوں میں ان پر بھیج دی جو ان کے لیے منحوس تھے کیونکہ ان میں عذاب تھا تاکہ ہم انھیں دنیا کی زندگی میں ذلت ورسوائی کا عذاب چکھائیں اور آخرت کا عذاب جو ان کے انتظار میں ہے، وہ ان کے لیے زیادہ ذلت آمیز ہوگا اور وہ اس عذاب سے خود کو نجات دلانے والا کوئی مددگار نہیں پائیں گے۔

(17) رہی صالح علیہ السلام کی قوم ثمود تو ہم نے ان کے لیے حق کی راہ واضح کر کے انھیں ہدایت دی مگر انھوں نے حق کی راہ پانے پر گمراہی کو ترجیح دی تو انھیں رسوا کرنے والے عذاب کی کڑک نے ہلاک کر ڈالا اور اس کا سبب وہ کفر اور نافرمانیاں تھیں جو وہ کیا کرتے تھے۔

(18) اور ہم نے ان لوگوں کو نجات دی جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے اور وہ اللہ کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچ کر اس سے ڈرتے رہے۔ ہم نے انھیں اس عذاب سے بچا لیا جو ان کی قوم پر آیا۔

(19) جس دن اللہ تعالیٰ اپنے دشمنوں کو آگ کی طرف اکٹھا کرے گا، جہنم کے داروغے اول سے آخر تک ان سب کو جمع کریں گے تو وہ آگ سے بھاگ نہیں سکیں گے۔

(20) یہاں تک کہ جب وہ اس آگ کے پاس آجائیں گے جس کی طرف انھیں ہانک کر لایا گیا اور وہ ان اعمال سے انکاری ہو جائیں گے جو وہ دنیا میں کیا کرتے تھے، تو ان کے کان، ان کی آنکھیں اور کھالیں ان کے خلاف ان کے دنیاوی اعمال کی گواہی دیں گی جو وہ کفر اور نافرمانیوں کی صورت میں کیا کرتے تھے۔

فوائد: ❀ حق سے منہ پھیرنا دنیا وآخرت میں ہلاکت کا باعث ہے۔

❀ تکبر اور قوت کا غرور قبولِ حق کی راہ میں دور کا وٹیں ہیں۔

❀ کافروں کے لیے دنیا وآخرت کے دونوں عذاب جمع کیے جائیں گے۔

❀ قیامت کے دن انسان کے اعضاء اس کے خلاف گواہی دیں گے۔

وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ؕ قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ
الَّذِيْٓ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَيْهِ
تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ
سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ
لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِيْ
ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرْدٰىكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۲۳﴾ فَاِنْ
يَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا هُمْ مِّنَ
الْمُعْتَبِيْنَ ﴿۲۴﴾ وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَآءَ فَزَيَّنُوْا لَهُمْ مَّا بَيْنَ
اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْٓ اُمَمٍ
قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۚ اِنَّهُمْ كَانُوْا
خٰسِرِيْنَ ﴿۲۵﴾ ع 3 17 وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ
وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ ﴿۲۶﴾ فَلَنُذِيْقَنَّ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۷﴾ ذٰلِكَ جَزَآءُ اَعْدَآءِ اللّٰهِ النَّارُ ۚ لَهُمْ فِيْهَا
دَارُ الْخُلْدِ ؕ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۲۸﴾

(21) اور کافر اپنی کھالوں سے کہیں گے: دنیا میں جو اعمال ہم کرتے تھے، تم نے اس بارے میں ہمارے خلاف گواہی کیوں دی؟! تب کھالیں انھیں جواب دیں گی: ہمیں اللہ نے بلوایا ہے جس نے ہر چیز کو بلوایا۔ اسی نے تمھیں پہلی مرتبہ پیدا کیا جب تم دنیا میں رہے اور اسی کی طرف تمھیں آخرت میں حساب اور جزا کے لیے بلایا گیا ہے۔

(22) جب تم گناہ کرتے تھے تو اپنے اعضاء سے یہ سمجھ کر چھپتے ہی نہ تھے کہ تمھارے کان، تمھاری آنکھیں اور کھالیں تمھارے خلاف گواہی بھی دیں گی کیونکہ تم موت کے بعد کسی حساب کتاب اور عذاب وثواب پر یقین ہی نہیں رکھتے تھے، بلکہ تم یہ سمجھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کو تمھارے بہت سے اعمال کا علم نہیں اور وہ اس سے اوجھل ہیں، اس لیے تم دھوکے میں رہے۔

(23) تمھاری اسی بدگمانی نے جو تم نے اپنے رب کے بارے میں کر رکھی تھی، تمھیں ہلاک کر دیا، پھر تم اس وجہ سے گھاٹا پانے والے لوگوں میں سے ہو گئے جو دنیا و آخرت میں گھاٹے میں رہے۔

(24) اب اگر یہ لوگ صبر کریں جن کے کانوں، آنکھوں اور کھالوں نے ان کے خلاف گواہی دی ہے تو بھی ان کا ٹھکانا جہنم کی آگ ہے جس میں وہ مستقل رہیں گے اور اگر وہ عذاب دور کرنے اور اللہ تعالیٰ کے ان سے راضی ہونے کی درخواست کریں تو انھیں اللہ کی رضا حاصل ہوگی نہ کبھی وہ جنت میں داخل ہوں گے۔

(25) ہم نے شیطانوں میں سے ان کافروں کے ساتھی مقرر کر دیے جو ہر وقت ان کے ساتھ رہتے تو انھوں نے ان کے برے اعمال دنیا میں انھیں خوبصورت بنا کر دکھائے اور ان کے پیچھے آنے والا آخرت کا معاملہ بھی خوشنما بنا کر ان کے سامنے پیش کیا یہاں تک کہ اس کا ذکر اور اس کے لیے عمل بھی انھیں بھلوا دیا اور ان پر بھی پہلے گزرنے والی انسانوں اور جنوں کی امتوں کے ساتھ عذاب واجب ہو گیا۔ بلاشبہ وہ خسارہ پانے والے تھے کہ انھوں نے قیامت کے دن خود کو اور اپنے اہل وعیال کو جہنم میں داخل کر کے نقصان میں ڈال لیا۔

(26) کافر جب دلیل کا جواب دلیل کے ساتھ دینے سے عاجز آ گئے تو انھوں نے ایک دوسرے کو تاکید کرتے ہوئے کہا: یہ قرآن جو محمد (ﷺ) تمھیں سناتا ہے، اسے مت سنو اور نہ وہ احکام مانو جو اس میں ہیں اور جب وہ اس کی قراءت کرے تو تم اپنی آوازیں بلند کر کے شور شرابا کرو۔ ہوسکتا ہے کہ اس طرح تم اس پر غالب آ جاؤ اور وہ اس کی تلاوت اور دعوت چھوڑ دے اور یوں ہم راحت وسکون پالیں۔

(27) جن لوگوں نے اللہ کے ساتھ کفر کیا اور اس کے رسولوں کو جھٹلایا، انھیں قیامت کے دن ہم ضرور سخت ترین عذاب کا مزہ چکھائیں گے اور ان کے شرک اور گناہوں جیسے بدترین اعمال کی سزا کے طور پر ان کا بدلہ انھیں ضرور دیں گے۔

(28) یہ مذکورہ سزا آگ ہے جو بدلہ ہے اللہ کے ان دشمنوں کا جنھوں نے اس کے ساتھ کفر کیا اور اس کے رسولوں کو جھٹلایا۔ وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے، اس میں کبھی وقفہ نہیں آئے گا۔ یہ ان کے اللہ کی آیتوں کا انکار کرنے اور ان کے واضح اور قطعی دلائل ہونے کے باوجود ان پر ایمان نہ لانے کی سزا ہے۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ کے بارے میں بدگمانی رکھنا کافروں کی صفات میں سے ایک صفت ہے۔

❀ کفر اور گناہ انسان پر شیاطین کے غلبے اور تسلط کا سبب ہیں۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا رَبَّنَآ اَرِنَا الَّذَيْنِ اَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ
وَالْاِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ اَقْدَامِنَا لِيَكُوْنَا مِنَ الْاَسْفَلِيْنَ ﴿۲۹﴾
اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ
الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ
تُوْعَدُوْنَ ﴿۳۰﴾ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ
وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ﴿۳۱﴾ نُزُلًا مِّنْ
غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ﴿۳۲﴾ ع وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ
صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۳۳﴾ وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَ
لَا السَّيِّئَةُ ۭ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ
عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ﴿۳۴﴾ وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا
يُلَقّٰىهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ﴿۳۵﴾ وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ
فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۳۶﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهِ الَّيْلُ وَالنَّهَارُ
وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۭ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ
الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۳۷﴾ فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِيْنَ
عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْـَٔمُوْنَ ﴿۳۸﴾ السجدة

ع 4 7 18

السجدة 11

(29) اللہ کے ساتھ کفر کرنے اور اس کے رسولوں کو جھٹلانے والے کہیں گے: اے ہمارے رب! ہمیں جنوں اور انسانوں کے وہ دونوں گروہ دکھا جنھوں نے ہمیں گمراہ کیا: ابلیس جس نے کفر کا آغاز کیا اور اس کی طرف دعوت دی اور آدم کا وہ بیٹا جس نے خون بہانے کی بری رسم شروع کی۔ ہم جہنم کی آگ میں انھیں اپنے قدموں کے نیچے روندیں گے تاکہ وہ دوزخ کے سب سے نچلے طبقے والوں میں شامل ہو جائیں جنھیں دوزخیوں میں سب سے زیادہ سخت عذاب ہوگا۔

جب اللہ تعالیٰ نے اپنے دشمنوں کی سزا کا ذکر کیا تو ساتھ ہی اپنے اولیاء اور دوستوں کی جزا کا تذکرہ بھی کر دیا، چنانچہ فرمایا:

(30) بلاشبہ جن لوگوں نے کہا: ہمارا رب اللہ ہے، اس کے سوا ہمارا کوئی رب نہیں اور اللہ کے حکم ماننے اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچتے رہنے میں ثابت قدمی اختیار کی تو ان کی موت کے وقت فرشتے یہ کہتے ہوئے ان کے پاس آئیں گے: تم موت اور اس کے بعد پیش آنے والی صورت حال سے مت ڈرو اور نہ اس پر غم کرو جو دنیا میں تم پیچھے چھوڑ آئے ہو اور اس جنت کی خوشخبری سنو جس کا وعدہ تم سے دنیا میں تمھارے اللہ پر ایمان لانے اور نیک عمل کرنے پر کیا جاتا تھا۔

(31) ہم دنیاوی زندگی میں بھی تمھارے دوست تھے، اس لیے تمھیں صحیح راہنمائی فراہم کرتے اور تمھاری حفاظت کرتے تھے اور آخرت میں بھی تمھارے ساتھی ہوں گے، لہٰذا تمھارے ساتھ ہماری یہ دوستی ختم ہونے والی نہیں۔ تمھارے لیے جنت میں وہ ساری لذتیں اور دل پسند چیزیں ہیں جن کی تم چاہت کرو گے اور اس میں تمھاری خواہش کے مطابق ہر طلب پوری ہوگی۔

(32) یہ رزق ہے جو تمھارے لیے اس رب کی طرف سے بطورِ مہمانی تیار کیا گیا ہے جو اپنے ان بندوں کے گناہ بے حد بخشنے والا ہے جو اس کی طرف رجوع کریں (اور) ان پر نہایت رحم کرنے والا بھی ہے۔

(33) اس شخص سے اچھی بات کسی کی نہیں جس نے اللہ کی توحید اور اس کی شریعت پر عمل کرنے کی دعوت دی، اپنے رب کو راضی کرنے والے نیک اعمال کیے اور کہا کہ بلاشبہ میں مسلمان اور اللہ کا فرمانبردار ہوں۔ سو جس نے یہ سارے کام کیے، اس کی بات سب لوگوں سے اچھی ہے۔ (34) نیکیوں اور اطاعت کے کام جن سے اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے اور برائیوں اور گناہ والے کام جو اللہ کو ناراض کرتے ہیں، یہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔ لوگوں میں سے جو آپ کے ساتھ برا سلوک کرے، آپ اس کی برائی کو نہایت اچھے اخلاق سے دفع کریں۔ جب آپ اس کی برائی کو نیکی اور بھلائی کے ساتھ ٹالیں گے تو وہ شخص بھی مشفق دلی دوست کی طرح بن جائے گا جس کی آپ کے ساتھ پرانی عداوت اور دشمنی ہو۔ (35) اس قابلِ تعریف خوبی کی توفیق صرف ان لوگوں کو نصیب ہوتی ہے جو تکلیفوں اور لوگوں کی طرف سے پہنچنے والی بدسلوکیوں پر صبر کرتے ہیں۔ اس صبر میں بہت زیادہ بھلائی اور وافر فوائد ہونے کی وجہ سے اس کی توفیق بڑے نصیبے والوں ہی کو ملتی ہے۔ (36) اگر شیطان کسی وقت بھی آپ کو برائی کا وسوسہ ڈالے تو اللہ تعالیٰ (کی رسّی) کو مضبوطی سے تھام لیں اور اس کی پناہ پکڑیں، بلاشبہ وہی آپ کی بات سننے والا، آپ کا حال خوب جاننے والا ہے۔ (37) اللہ تعالیٰ کی عظمت و توحید کی دلیل بننے والی نشانیوں میں سے ایک دوسرے کے بعد آنے والے دن اور رات اور سورج اور چاند بھی ہیں۔ اے لوگو! سورج کو سجدہ نہ کرو اور نہ چاند کو سجدہ کرو بلکہ اس اکیلے اللہ کو سجدہ کرو جس نے انھیں پیدا کیا، اگر تم اس کی صحیح معنوں میں عبادت کرتے ہو۔ (38) پھر بھی اگر یہ تکبر کریں، منہ پھیریں اور اللہ کو سجدہ نہ کریں جو ان کا خالق ہے تو اللہ کے پاس موجود فرشتے ایک ساتھ اس کی تسبیح اور حمد رات دن بیان کر رہے ہیں اور وہ اس کی عبادت سے اکتاتے بھی نہیں۔

فوائد: ❀ قیامت کے دن پیروی کرنے والوں کی، پیروی کیے جانے والوں کے بارے میں خواہش یہ ہوگی کہ انھیں سخت ترین عذاب ہو۔ ❀ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دینِ حق پر ثابت قدمی کی قدر و منزلت بہت عظیم ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں کو عزت و اکرام سے نوازتا ہے اور ان کے اور ان کی اولاد کے معاملات میں اُن کی مدد فرماتا ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے کا مقام و مرتبہ اور اس بات کا بیان کہ یہ سب سے افضل عمل ہے۔ ❀ دوسروں کے تکلیف دینے پر صبر کرنا اور برائی کو بھلائی سے ٹالنا دو ایسے اخلاق ہیں کہ اللہ کی طرف دعوت دینے والا ان کے بغیر دعوت کا حق ادا نہیں کر سکتا۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ
اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ؕ اِنَّ الَّذِيْٓ اَحْيَاهَا لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ؕ اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۳۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ؕ
اَفَمَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ يَّاْتِيْٓ اٰمِنًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِعْمَلُوْا مَا
شِئْتُمْ ۙ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۴۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ لَمَّا
جَآءَهُمْ ۚ وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ ﴿۴۱﴾ لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ
وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ؕ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ ﴿۴۲﴾ مَا يُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا
قَدْ قِيْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ وَّذُوْ عِقَابٍ
اَلِيْمٍ ﴿۴۳﴾ وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ ؕ
ءَاَعْجَمِيٌّ وَّعَرَبِيٌّ ؕ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ ؕ وَ
الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ؕ اُولٰٓئِكَ
يُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ﴿۴۴﴾ ع وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ
فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ
بَيْنَهُمْ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿۴۵﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا
فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۴۶﴾

قرأ حفص بتسهيل الهمزة الثانية 12

ع 5 12 19

(39) اللہ تعالیٰ کی عظمت، توحید اور دوبارہ اٹھانے کی قدرت کی دلیل بننے والی نشانیوں میں سے ہے کہ تم زمین کو دیکھتے ہو کہ اس میں کوئی نباتات نہیں ہوتیں، پھر جب ہم اس پر بارش کا پانی نازل کرتے ہیں تو اس میں چھپائے گئے بیجوں کے پھوٹنے کی وجہ سے وہ حرکت کر کے ابھرنے لگتی ہے۔ بلاشبہ جس نے اس مردہ زمین کو نباتات اگا کر زندگی بخشی، وہ ضرور مردوں کو زندہ کرنے والا اور حساب کتاب کے لیے قبروں سے اٹھانے والا ہے۔ یقیناً وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔ اس کے لیے مردہ زمین زندہ کرنا مشکل ہے نہ فوت ہونے والوں کو زندہ کر کے ان کی قبروں سے اٹھانے سے وہ عاجز ہے۔

(40) بلاشبہ جو لوگ اللہ کی آیتوں کا انکار کر کے، انھیں جھٹلا کر اور ان میں ردوبدل اور ہیر پھیر کر کے صحیح اور درست راہ سے ہٹتے ہیں، ان کا حال ہم سے چھپا نہیں۔ ہم انھیں جانتے ہیں۔ کیا بھلا جو آدمی آگ میں ڈالا جائے، وہ زیادہ اچھا اور افضل ہے یا وہ آدمی جو قیامت کے دن آئے تو عذاب سے بے خوف ہو؟ اے لوگو! تم اچھے یا برے جو چاہو عمل کرو، یقیناً ہم نے تمھارے لیے خیر و شر کو کھول کر بیان کر دیا ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمھارے ہر اچھے برے عمل کو دیکھ رہا ہے۔ تمھارے عملوں میں سے کوئی چیز اس سے چھپی نہیں۔

(41) بلاشبہ جن لوگوں نے اپنے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے قرآن آنے کے بعد اس کا انکار کیا، وہ ضرور قیامت کے دن عذاب دیے جائیں گے۔ بلاشبہ وہ کتاب محفوظ اور بڑی باوقعت ہے۔ کوئی تحریف کرنے والا اس میں تحریف کر سکتا ہے نہ کوئی تبدیلی کرنے والا اسے بدل سکتا ہے۔

(42) باطل اس کے آگے اور پیچھے سے اس کے قریب بھی نہیں پھٹکتا کہ وہ اس میں کوئی کمی، زیادتی یا تبدیلی کر سکے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا نازل کیا ہوا ہے جو اپنی تخلیق، تقدیر اور شریعت سازی میں کمال حکمت والا اور ہر حال میں قابلِ تعریف ہے۔

جب اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو جھٹلانے والوں کا ذکر کیا تو ساتھ ہی رسول اکرم ﷺ کو حوصلہ اور تسلی دینے کے لیے اس جھٹلانے، مذاق کرنے اور جھوٹ باندھنے کا ذکر بھی کر دیا جس کا سامنا آپ سے پہلے آپ کے بھائی انبیاء علیہم السلام کرتے رہے، چنانچہ فرمایا:

(43) اے رسول (ﷺ)! آپ کو بھی اسی طرح جھٹلانے والی باتوں کا سامنا ہے جس طرح آپ سے پہلے رسولوں کو تھا، لہٰذا آپ صبر کریں، بلاشبہ آپ کا رب اپنے ان بندوں کو بہت بخشنے والا ہے جو اس کے حضور توبہ کریں اور انھیں سخت سزا دینے والا ہے جو اپنے گناہوں پر اڑے رہیں اور توبہ نہ کریں۔ (44) اگر ہم یہ قرآن عربی زبان کے علاوہ کسی زبان میں نازل کرتے تو ان کے کافر پھر بھی ضرور کہتے: اس کی آیتوں کی وضاحت کیوں نہ کی گئی تاکہ ہم انھیں سمجھتے۔ یہ کیا کہ قرآن عجمی اور جو رسول قرآن لایا وہ عربی؟ اے رسول (ﷺ)! ان لوگوں سے کہہ دیں: قرآن ان لوگوں کو گمراہی سے ہدایت کی طرف لانے والا ہے جو اللہ پر ایمان لائے اور انھوں نے اس کے رسولوں کی تصدیق کی اور ان کے سینوں میں جہالت وغیرہ کی جو بیماریاں ہیں، یہ ان سے شفا ہے۔ اور جو لوگ اللہ پر ایمان نہیں لاتے، ان کے کانوں میں بوجھ اور بہرہ پن ہے اور یہ قرآن ان کے حق میں اندھا پن ہے جسے وہ نہیں سمجھتے۔ مذکورہ صفات والے لوگوں کا حال ان لوگوں کی طرح ہے جنھیں دور دراز جگہ سے پکارا جائے تو وہ پکارنے والے کی آواز کیسے سنیں گے! (45) یقیناً ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو تورات عطا کی تو اس میں اختلاف کیا گیا، چنانچہ ان لوگوں میں سے کچھ وہ تھے جو اس پر ایمان لائے اور کچھ نے اس کا انکار کر دیا۔ اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ وعدہ نہ ہوتا کہ وہ قیامت کے دن بندوں کے درمیان ان امور کا فیصلہ کرے گا جن میں وہ اختلاف کرتے رہے تو وہ تورات میں اختلاف کرنے والوں کے درمیان ضرور فیصلہ کر دیتا، سچے اور جھوٹے کو کھول کر بیان کر دیتا، سچے کو عزت دیتا اور جھوٹے کو ذلیل کر دیتا۔ بلاشبہ کافر قرآن کے بارے میں بے چین کر دینے والے شک میں پڑے ہیں۔ (46) جس نے کوئی بھی نیک عمل کیا، اس کے نیک عمل کا فائدہ اسے ہی ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کو کسی کا نیک عمل کوئی فائدہ نہیں دیتا اور جس نے کوئی برا عمل کیا، اس کا نقصان بھی اسی کو ہوگا۔ مخلوق میں سے کسی کی نافرمانی اللہ تعالیٰ کا کچھ نہیں بگاڑتی۔ وہ ہر ایک کو ضرور وہی بدلہ دے گا جس کا وہ حقدار ہے۔ اے رسول (ﷺ)! آپ کا رب اپنے بندوں پر ذرہ برابر ظلم کرنے والا نہیں، لہٰذا وہ ان کی کوئی نیکی کم کرے گا نہ ان کے گناہوں میں کوئی اضافہ کرے گا۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو ہر طرح کی تبدیلی اور ردوبدل سے محفوظ رکھا اور اگلی کتابوں کے برعکس اس کی حفاظت کی ذمہ داری اس نے خود اٹھائی۔ ❀ قرآن مجید کو عرب کے مشرکین کی زبان میں نازل کر کے ان پر قطعی حجت قائم کر دی گئی۔ ❀ اللہ تعالیٰ سے ظلم کی نفی اور اس کے لیے عدل کا اثبات ہے۔

اِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ؕ وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٰتٍ مِّنْ
اَكْمَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ؕ وَيَوْمَ
يُنَادِيْهِمْ اَيْنَ شُرَكَآءِيْ ۙ قَالُوْٓا اٰذَنّٰكَ ۙ مَا مِنَّا مِنْ شَهِيْدٍ ۚ ﴿۴۷﴾
وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَدْعُوْنَ مِنْ قَبْلُ وَظَنُّوْا مَا لَهُمْ مِّنْ
مَّحِيْصٍ ﴿۴۸﴾ لَا يَسْـَٔمُ الْاِنْسَانُ مِنْ دُعَآءِ الْخَيْرِ ۫ وَاِنْ مَّسَّهُ الشَّرُّ
فَيَـُٔوْسٌ قَنُوْطٌ ﴿۴۹﴾ وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ رَحْمَةً مِّنَّا مِنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ
مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ هٰذَا لِيْ ۙ وَمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ وَّلَئِنْ
رُّجِعْتُ اِلٰى رَبِّيْٓ اِنَّ لِيْ عِنْدَهٗ لَلْحُسْنٰى ۚ فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿۵۰﴾ وَاِذَآ
اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ
فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِيْضٍ ﴿۵۱﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ
ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهٖ مَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِيْ شِقَاقٍۭ بَعِيْدٍ ﴿۵۲﴾
سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ
اَنَّهُ الْحَقُّ ؕ اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۵۳﴾ اَلَآ
اِنَّهُمْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآءِ رَبِّهِمْ ؕ اَلَآ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ ﴿۵۴﴾

ع 6 10 1

(47) قیامت کا علم اکیلے اللہ ہی کی طرف لوٹایا جاتا ہے۔ وہ اکیلا ہی جانتا ہے کہ وہ کب آئے گی۔ اس کے سوا یہ بات کوئی نہیں جانتا۔ جو جو پھل اپنے شگوفوں سے نکلتے ہیں جو ان کی حفاظت کرتے ہیں، اور جو مادہ حمل سے ہوتی ہے اور جو بچے وہ جنتی ہے، سب کا اسے علم ہے۔ اس میں سے کوئی چیز اس کے قبضے سے باہر نہیں۔ جس دن اللہ ان مشرکوں کو جو اس کے ساتھ بتوں کی عبادت کرتے تھے، بتوں کی عبادت پر ڈانٹتے اور سرزنش کرتے ہوئے پکارے گا: کہاں ہیں میرے وہ شریک جنھیں تم شریک سمجھتے تھے؟ مشرک جواب دیں گے: ہم تیرے سامنے مانتے ہیں، ہم میں سے کوئی اب اس کی گواہی نہیں دیتا کہ تیرا کوئی شریک ہے۔

(48) جن بتوں کو وہ پکارتے تھے، وہ ان کی نظروں سے غائب ہو جائیں گے اور انھیں یقین ہو جائے گا کہ ان کے لیے اللہ کے عذاب سے بھاگنے کی کوئی جگہ اور بچ نکلنے کی کوئی صورت نہیں۔

(49) انسان صحت، مال، اولاد وغیرہ نعمتیں مانگنے سے نہیں تھکتا اور اگر اسے محتاجی آجائے یا کوئی بیماری وغیرہ لگ جائے تو وہ اللہ کی رحمت سے بہت زیادہ مایوس اور ناامید ہو جاتا ہے۔

(50) اگر آزمائش اور بیماری پہنچنے کے بعد ہم اسے اپنی طرف سے صحت، مال اور عافیت سے نوازیں تو وہ ضرور کہہ اٹھتا ہے: یہ میرے لیے ہے کیونکہ میں اس کا اہل اور حق دار تھا۔ میں تو نہیں سمجھتا کہ قیامت قائم ہوگی اور اگر بفرض محال قائم ہو بھی گئی تو بھی اللہ کے ہاں میرے لیے مال و دولت ہوگا۔ دنیا میں جس طرح اس نے مجھ پر انعامات کیے کیونکہ میں ان کا حق دار تھا، اسی طرح وہ آخرت میں بھی مجھ پر انعام کرے گا۔ جن لوگوں نے اللہ کے ساتھ کفر کیا، ہم انھیں ان کے اعمال کی خبر ضرور دیں گے جو وہ کفر اور گناہوں کی صورت میں کرتے رہے اور ہم انھیں سخت ترین عذاب کا مزہ ضرور چکھائیں گے۔

(51) اور جب ہم کسی انسان کو صحت و عافیت وغیرہ کی نعمت دے کر اس پر انعام کرتے ہیں تو وہ اللہ کے ذکر اور اس کی اطاعت سے غافل ہو جاتا ہے اور تکبر کرتے ہوئے کنارہ کش ہو جاتا ہے۔ جب اسے کوئی بیماری یا فقر و فاقہ وغیرہ آلیتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ سے لمبی چوڑی دعائیں کرنے لگ جاتا ہے اور اس کے سامنے آنے والی تکلیف کا شکوہ کرتا ہے تاکہ وہ اس سے اسے دور کر دے۔ جب اس کا رب اس پر انعام کرے تو اس کا شکر ادا نہیں کرتا اور جب وہ اسے آزمائے تو اس کی آزمائشوں پر صبر نہیں کرتا۔

(52) اے رسول (ﷺ)! ان جھٹلانے والے مشرکوں سے کہہ دیں: اگر یہ قرآن اللہ کی طرف سے ہوا، پھر تم نے اس کے ساتھ کفر کیا اور اسے جھٹلا دیا تو مجھے بتاؤ عنقریب تمھارا کیا حال ہوگا؟ اور اس شخص سے بڑا گمراہ کون ہے جو حق کے ظاہر ہونے اور اس کے ٹھوس اور مضبوط دلائل کے واضح ہونے کے بعد بھی اس کی مخالفت پر اڑا رہے؟

(53) عنقریب ہم مسلمانوں کو فتوحات عطا کر کے کفارِ قریش کو آفاقِ عالم میں اپنی نشانیاں دکھائیں گے اور خود ان کی اپنی ذات میں انھیں فتح مکہ کے ذریعے سے اپنی نشانیاں دکھائیں گے حتیٰ کہ ان کا شک دور ہو جائے اور ان پر واضح ہو جائے کہ یہ قرآن ہی حق ہے جس میں کوئی شک و شبہ نہیں۔ کیا ان مشرکوں کے لیے اس قرآن کے حق ہونے پر اللہ تعالیٰ کی یہ گواہی کافی نہیں کہ یہ اس کے پاس سے آیا ہے؟ اللہ سے بڑھ کر عظیم گواہی کس کی ہے؟ اس لیے اگر وہ حق کے طلب گار ہوتے تو ضرور اپنے رب کی گواہی کو کافی جانتے۔

(54) یقین جانو کہ دوبارہ اٹھائے جانے کے انکار کی وجہ سے مشرک قیامت کے دن اپنے رب سے ملاقات کے بارے میں شک میں مبتلا ہیں، وہ آخرت پر ایمان نہیں لاتے، اس لیے وہ نیک عمل کر کے اس کی تیاری نہیں کرتے۔ یاد رکھو کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے علم و قدرت سے ہر چیز کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔

فوائد: ❀ قیامت کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔

❀ کافر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نعمتیں ملنے اور آزمائش آنے پر جو طرزِ عمل اختیار کرتا ہے، وہ اس کے ذہنی الجھاؤ اور پریشانی پر مبنی ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ اپنے علم و قدرت سے ہر چیز کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔

سُوْرَةُ الشُّوْرٰى مَكِّيَّةٌ ثَلٰثٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

حٰمٓ ① عٓسٓقٓ ② كَذٰلِكَ يُوْحِيْٓ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۙ
اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ③ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَهُوَ
الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ④ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰٓئِكَةُ
يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ ؕ اَلَآ اِنَّ
اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ⑤ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ اللّٰهُ
حَفِيْظٌ عَلَيْهِمْ ۖ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ⑥ وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ
اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنْذِرَ يَوْمَ
الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ ⑦ وَلَوْ
شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ
فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ⑧ اَمِ اتَّخَذُوْا
مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۚ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِ الْمَوْتٰى ۫ وَهُوَ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ⑨ ع وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهٗٓ
اِلَى اللّٰهِ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّيْ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۗ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ⑩

سورۂ شوریٰ مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ شریعت کے کمال کا بیان، نیز یہ وضاحت کہ اس کی پیروی واجب ہے، لہٰذا اس کی مخالفت سے باز رہا جائے۔

تفسیر: ① ، ② ﴿حٰمٓ ۔ عٓسٓقٓ﴾ اس طرح کے حروفِ مقطعات پر تفصیلی گفتگو سورۂ بقرہ کے شروع میں گزر چکی ہے۔

③ اے پیغمبر (ﷺ)! اس جیسی وحی اللہ تعالیٰ آپ کی طرف اور آپ سے پہلے اللہ کے جو نبی ہوئے، ان کی طرف بھیجتا رہا، وہ اللہ جو اپنے دشمنوں سے انتقام لینے میں سب پر غالب ہے، اپنی تدبیر اور پیدا کرنے میں کمال حکمت والا ہے۔

④ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اسے پیدا کرنے والا، اس کا مالک اور اس کی تدبیر کرنے والا صرف اکیلا اللہ ہے۔ وہ اپنی ذات، قدرت اور غلبے میں عالی شان اور اپنی ذات میں عظمت والا ہے۔

⑤ قریب ہے کہ آسمان اپنے عظیم حجم اور بلندیوں کے باوجود اللہ کی عظمت و جلال کی وجہ سے زمینوں کے اوپر سے پھٹ پڑیں۔ تمام فرشتے ڈرتے اور جھکتے ہوئے اپنے رب کی پاکی اور عظمت اس کی تعریف کے ساتھ بیان کر رہے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ سے زمین والوں کے لیے بخشش طلب کرتے ہیں۔ آگاہ رہو! بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی اپنے توبہ کرنے والے بندوں کے گناہ بے حد بخشنے والا، ان پر نہایت رحم کرنے والا ہے۔

⑥ جن لوگوں نے اللہ کے سوا بتوں کو اپنا کارساز بنا لیا اور وہ اللہ کے سوا ان کی عبادت کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کے اعمال محفوظ کر کے ان کی نگرانی کر رہا ہے اور وہ ان کے اعمال کی انھیں جزا بھی دے گا۔ اے رسول (ﷺ)! آپ ان کے اعمال کی نگرانی اور حفاظت پر مقرر نہیں ہیں، اس لیے آپ سے ان کے اعمال کا نہیں پوچھا جائے گا۔ آپ تو بس پہنچانے والے ہیں۔

⑦ اے رسول (ﷺ)! جس طرح ہم نے آپ سے پہلے نبیوں کی طرف وحی کی، اسی طرح آپ کی طرف بھی عربی قرآن کی وحی کی تاکہ آپ مکے والوں اور اس کے گردونواح کی عرب بستیوں کو اور بعد ازاں سب لوگوں کو ڈرائیں۔ آپ لوگوں کو قیامت کے دن سے ڈرائیں جس دن اللہ تعالیٰ اگلوں پچھلوں کو حساب کتاب اور جزا سزا کے لیے ایک ہی میدان میں جمع فرمائے گا۔ اس دن کے واقع ہونے میں کوئی شک نہیں جبکہ لوگ اس دن دو گروہوں میں تقسیم ہوں گے: ایک گروہ جنت میں ہوگا اور وہ ہیں ایمان والے اور دوسرا گروہ آگ میں ہوگا اور وہ ہیں کافر۔

⑧ اگر اللہ چاہتا کہ لوگوں کو دینِ اسلام پر لا کر ایک امت بنا دے تو ضرور انھیں ایک ہی امت بنا دیتا اور ان سب کو جنت میں داخل کر دیتا لیکن اس کی حکمت کا تقاضا یہ تھا کہ وہ جسے چاہے اسلام میں داخل کرے اور جنت میں بھیج دے۔ جن لوگوں نے کفر اور نافرمانیاں کر کے اپنے آپ پر ظلم کیے، ان کا کوئی دوست نہ ہوگا جو ان کی حمایت کرے اور نہ کوئی مددگار ہوگا جو انھیں اللہ کے عذاب سے بچائے۔

⑨ بلکہ ان مشرکوں نے اللہ کے سوا اور کارساز بنا لیے ہیں جن سے وہ دوستی رکھتے ہیں، حالانکہ حقیقی کارساز اللہ ہے۔ اس کے علاوہ نہ کوئی نفع دے سکتا ہے نہ نقصان۔ وہی حساب کتاب کے لیے اٹھا کر مُردوں کو زندہ کرے گا اور اس پاک ذات کو کوئی چیز عاجز نہیں کر سکتی۔

⑩ اے لوگو! تمھارا دین کے بنیادی یا فروعی جس مسئلے میں اختلاف ہو جائے، اس کا فیصلہ اللہ کی طرف ہے، چنانچہ اس کے بارے میں اللہ کی کتاب اور اس کے رسول ﷺ کی سنت کی طرف رجوع کیا جائے۔ یہ جو مذکورہ صفات والا ہے، وہی میرا رب ہے۔ میں نے اپنے تمام معاملات میں اسی پر بھروسا کر رکھا ہے اور اسی کے حضور میں توبہ کرتا ہوں۔

فوائد: ❀ ہر چیز میں اللہ تعالیٰ کی عظمت ظاہر اور نمایاں ہے۔ ❀ اہلِ ایمان کے لیے فرشتے خیر اور بھلائی کی دعائیں کرتے ہیں۔ ❀ ایمان والے اپنے تمام معاملات میں بالخصوص اختلاف کے وقت قرآن و سنت کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ ❀ یہاں صرف اہلِ مکہ اور آس پاس والوں کو ڈرانے کا حکم اس لیے ہے کہ ان کا رد کرنا مقصود تھا کیونکہ انھوں نے آپ ﷺ کی رسالت کا انکار کیا تھا ورنہ آپ تمام لوگوں کی طرف رسول بن کر آئے تھے جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ . . .﴾ ''اور ہم نے آپ کو تمام لوگوں کے لیے رسول بنا کر بھیجا ہے۔'' (سبا 28:34)

فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّ
مِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا ۚ يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ ؕ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ
السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿۱۱﴾ لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يَبْسُطُ
الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۲﴾ شَرَعَ لَكُمْ
مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَا
وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَ
لَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ؕ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ ؕ اَللّٰهُ
يَجْتَبِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ ﴿۱۳﴾ وَمَا
تَفَرَّقُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ؕ وَلَوْلَا
كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى لَّقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ وَ
اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْرِثُوا الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿۱۴﴾
فَلِذٰلِكَ فَادْعُ ۚ وَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ ۚ
وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ ۚ وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ
بَيْنَكُمْ ؕ اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ؕ لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ؕ لَا
حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ؕ اَللّٰهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿۱۵﴾

(11) اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کو بغیر کسی اگلے نمونے کے پیدا کرنے والا ہے۔ اس نے تمھارے لیے تمھاری جنس سے جوڑے بنائے ہیں اور تمھارے لیے اونٹوں، گایوں اور بکریوں کے جوڑے بنائے حتیٰ کہ وہ تمھاری خاطر بڑھتے جا رہے ہیں اور وہ تمھیں شادی کے ذریعے تمھارے جوڑوں سے پیدا کرتا ہے۔ اس نے تمھارے چوپایوں کے گوشت اور دودھ میں تمھاری گزران کا سامان رکھا ہے۔ اس کی مخلوقات میں سے کوئی اس جیسا نہیں۔ وہی اپنے بندوں کے اقوال خوب سننے والا، ان کے افعال اچھی طرح دیکھنے والا ہے۔ ان میں سے کوئی چیز اس سے نہیں چھوٹتی۔ وہ ضرور انھیں ان کے عملوں کی جزا دے گا۔ اگر عمل اچھے ہوئے تو بدلہ بھی اچھا ہوگا اور اگر عمل برے ہوئے تو جزا بھی بری ہوگی۔

(12) آسمانوں اور زمین کے خزانوں کی کنجیاں اسی اکیلے کے پاس ہیں۔ وہ اپنے بندوں میں سے جس کا رزق چاہتا ہے کھلا کر دیتا ہے، یہ امتحان لینے کے لیے کہ وہ شکر کرتا ہے یا ناشکری؟ اور جس پر چاہتا ہے رزق تنگ کر دیتا ہے تاکہ اسے آزمائے کہ وہ صبر کرتا ہے یا اللہ کی تقدیر پر ناراض ہوتا ہے؟ بلاشبہ وہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔ اس سے کوئی ایسی چیز چھپی نہیں جس میں بندوں کا کوئی مفاد ہو۔

(13) تمھارے لیے اسی طرح کا دین مقرر کیا جس طرح کے دین کی تبلیغ اور اس پر عمل کرنے کا ہم نے نوح (علیہ السلام) کو حکم دیا اور جس کی اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم نے آپ کی طرف وحی کی۔ جو شریعت تمھارے لیے مقرر کی، وہ اسی کی طرح ہے جس کی تبلیغ اور اس پر عمل کرنے کا حکم ہم نے ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام کو دیا۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اس دین کو قائم رکھنا اور اس میں فرقہ بندی نہ کرنا۔ آپ اللہ کی توحید اور اس کے سوا دوسروں کی عبادت چھوڑنے کی طرف جو انھیں بلاتے ہیں، مشرکوں پر یہ بہت بھاری گزرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے چن لیتا ہے اور اسے اپنی عبادت اور اطاعت کی توفیق دیتا ہے اور اپنی طرف ہدایت اس کو دیتا ہے جو ان میں سے اپنے گناہوں سے توبہ کر کے اس کی طرف رجوع کرتا ہے۔

(14) کافروں اور مشرکوں نے تفرقہ اسی وقت ڈالا جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی طرف بھیج کر ان پر حجت قائم کر دی گئی اور ان کی یہ گروہ بندی بغاوت و سرکشی اور ظلم کی بنا پر تھی۔ اگر اللہ کے علم میں یہ بات پہلے سے طے نہ ہوتی کہ ایک مقرر وقت جو اس کے علم میں ہے، یعنی قیامت تک ان سے عذاب ٹالا جائے گا تو اللہ تعالیٰ ان کے درمیان فیصلہ کر دیتا اور ان کے اللہ کے ساتھ کفر کرنے اور اس کے رسولوں کو جھٹلانے کی وجہ سے ان پر جلد عذاب مسلط کر دیتا۔ بلاشبہ جو یہودی اپنے اسلاف کے بعد تورات کے اور عیسائی انجیل کے وارث ہوئے اور ان کے بعد یہ مشرک لوگ، یہ سب اس قرآن کے بارے میں شک میں مبتلا ہیں جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے اور اسے جھٹلاتے ہیں۔

(15) آپ اس سیدھے دین کی طرف بلائیں، اللہ کے حکم کے مطابق اس پر ڈٹ جائیں اور ان کی جھوٹی خواہشات کی پیروی نہ کریں اور ان سے بحث مباحثہ کے وقت کہیں: میں اللہ تعالیٰ پر اور ان کتابوں پر ایمان لایا جو اس نے اپنے رسولوں پر اتاری ہیں اور اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمھارے درمیان عدل و انصاف کے ساتھ فیصلہ کروں۔ جس اللہ کی میں عبادت کرتا ہوں، وہ ہمارا اور تمھارا سب کا رب ہے۔ ہمارے عمل اچھے ہیں یا برے، ہمارے لیے ہیں اور تمھارے لیے تمھارے عمل ہیں، اچھے ہوں یا برے۔ دلیل اور سیدھا رستہ واضح ہو جانے کے بعد ہمارا تمھارا کوئی جھگڑا نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اکٹھا کرے گا اور قیامت کے دن اسی کی طرف لوٹنا ہے، پھر وہ ہم میں سے ہر ایک کو وہ جزا دے گا جس کا وہ حق دار ہے۔ اس وقت سچا اور جھوٹا، نیز صحیح اور غلط پوری طرح واضح ہو جائے گا۔

فوائد: ❀ تمام انبیائے کرام علیہم السلام کا دین اپنی اصل کے اعتبار سے ایک دین ہے۔ ❀ اتفاق و اتحاد کی اہمیت اور اختلافات کے خطرات کا بیان ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت کی کامیابی کے چند اصول: بنیاد کی درستی اور اس پر استقامت، خواہشاتِ نفس کی پیروی سے دُوری، عدل، مشترکہ چیزوں پر توجہ مرکوز رکھنا، بے فائدہ اور فضول بحث مباحثے سے بچنا، لوٹ کر جانے کے مشترکہ ٹھکانے کی یاد دہانی کرانا ہیں۔

وَالَّذِيْنَ يُحَآجُّوْنَ فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا اسْتُجِيْبَ لَهٗ حُجَّتُهُمْ
دَاحِضَةٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ﴿١٦﴾
اَللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَالْمِيْزَانَ ؕ وَمَا يُدْرِيْكَ
لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ ﴿١٧﴾ يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ
بِهَا ۚ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مُشْفِقُوْنَ مِنْهَا ۙ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهَا الْحَقُّ ؕ
اَلَآ اِنَّ الَّذِيْنَ يُمَارُوْنَ فِي السَّاعَةِ لَفِيْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ﴿١٨﴾
اَللّٰهُ لَطِيْفٌۢ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ﴿١٩﴾ ع
مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ ۚ وَمَنْ
كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۙ وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ
مِنْ نَّصِيْبٍ ﴿٢٠﴾ اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ
مَا لَمْ يَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ
وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٢١﴾ تَرَى الظّٰلِمِيْنَ
مُشْفِقِيْنَ مِمَّا كَسَبُوْا وَهُوَ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ؕ وَالَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ ۚ لَهُمْ مَّا
يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ﴿٢٢﴾

(16) جولوگ محمد ﷺ پر نازل ہونے والے اس دین کے بارے میں جھوٹے دلائل کے ساتھ بحث مباحثہ کرتے ہیں جبکہ لوگوں نے اسے قبول کرلیا ہے تو ان جھگڑنے والوں کی حجت ان کے رب اور اہلِ ایمان کے نزدیک ختم ہونے والی اور ناقابلِ اعتبار ہے۔ اس کی کوئی حیثیت نہیں۔ ان کے کفر اور حق کو ٹھکرانے کی وجہ سے ان پر اللہ کا قہر وغضب ہے اور ان کے لیے سخت عذاب ہے جو قیامت کے دن ان کا منتظر ہے۔

جب اللہ تعالیٰ نے کافروں کی کٹ حجتی کے باطل ہونے کا ذکر کیا تو ساتھ ہی صحیح دلائل کی اصل بیان کر دی جس سے مسلمان حجت پکڑتے ہیں اور وہ ہے قرآن مجید، چنانچہ فرمایا:

(17) اللہ ہی نے حق کے ساتھ قرآن نازل کیا جس میں کوئی شک و شبہ نہیں اور اس نے عدل اتارا تاکہ لوگوں کے درمیان انصاف سے فیصلہ کرے۔ ہوسکتا ہے کہ جس قیامت کو یہ لوگ جھٹلاتے ہیں، وہ قریب ہی ہو اور یہ بات معلوم ہے کہ ہر آنے والی چیز قریب ہی ہوتی ہے۔

(18) جولوگ اس قیامت پر ایمان نہیں رکھتے، وہ اس کے جلدی آنے کا مطالبہ کرتے ہیں کیونکہ وہ حساب کتاب اور ثواب وسزا پر یقین نہیں رکھتے۔ جو اللہ پر ایمان رکھتے ہیں، وہ اس سے ڈرتے ہیں کیونکہ انھیں اس میں اپنے انجام کا خوف ہے اور انھیں یقینی علم ہے کہ یہ حق ہے جس میں کوئی شک وشبہ نہیں۔ یاد رکھو! بلاشبہ جولوگ قیامت کے بارے میں لڑ جھگڑ رہے ہیں اور انھیں اس کے واقع ہونے میں شک وشبہ ہے، وہ یقیناً حق سے بہت دور کی گمراہی میں پڑے ہیں۔

(19) اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بڑا لطف وکرم کرنے والا ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے رزق دیتا ہے اور اس کا رزق کھلا کرتا ہے اور جس پر چاہے رزق تنگ کر دیتا ہے، یہ سب وہ اپنی حکمت اور لطف و کرم کے تقاضوں کے مطابق کرتا ہے۔ وہ ایسی بڑی طاقت والا ہے کہ کوئی اس پر غالب نہیں آسکتا، سب پر ایسا غالب ہے جو اپنے دشمنوں سے بدلہ لیتا ہے۔

(20) جوشخص اخروی اعمال ومحنت کے ذریعے سے آخرت کا ثواب چاہتا ہو، ہم اس کے لیے اس کا ثواب کئی گنا بڑھا دیں گے۔ ایک نیکی دس گنا سے سات سو گنا تک بلکہ اس سے بھی کئی گنا زیادہ بڑھا دیں گے۔ جوشخص صرف دنیا کا طلب گار ہو، ہم اسے اس کا وہی حصہ دیں گے جو دنیا میں اس کا مقدر ہے اور آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں کیونکہ اس نے دنیا کو آخرت پر ترجیح دی۔

(21) کیا ان مشرکوں کے اللہ کے سوا معبود ہیں جنھوں نے ان کے لیے دین کے ایسے احکام مقرر کیے ہیں جن کے مقرر کرنے کا اللہ نے حکم نہیں دیا، یعنی اللہ کے ساتھ شرک کرنا، اس کے حلال کیے ہوئے کو حرام کرنا، اور حرام کیے ہوئے کو حلال قرار دینا۔ اگر اختلاف کرنے والوں کے درمیان فیصلہ کرنے کا وقت اللہ تعالیٰ نے مقرر نہ کیا ہوتا اور یہ بات نہ ہوتی کہ وہ انھیں اس دن تک مہلت دے گا تو وہ ضرور ان کے درمیان فیصلہ کر دیتا۔ بلاشبہ جولوگ اللہ کے ساتھ شرک کر کے اور گناہ کر کے خود پر ظلم کرنے والے ہیں، ان کے لیے دردناک عذاب ہے جو قیامت کے دن ان کے انتظار میں ہوگا۔

(22) اے رسول (ﷺ)! آپ ان لوگوں کو دیکھیں گے جنھوں نے شرک وگناہ کر کے خود پر ظلم کیا کہ وہ اپنے کیے ہوئے گناہوں کی سزا سے خوف زدہ ہوں گے اور وہ سزا انھیں ہر صورت میں مل کر رہے گی۔ توبہ سے خالی خوف انھیں کوئی نفع نہ دے گا۔ جولوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیے، ان کا معاملہ ان کے برعکس ہوگا، چنانچہ وہ جنتوں کے باغات میں خوش باش ہوں گے۔ انھیں ان کے رب کے ہاں کبھی نہ ختم ہونے والی من چاہی اور دل پسند طرح طرح کی نعمتیں حاصل ہوں گی۔ یہی ہے وہ بڑا فضل واحسان جس کا مقابلہ کوئی فضل واحسان نہیں کرتا۔

فوائد: ❀ مومن کا قیامت کی ہولناکیوں سے ڈرنا، اس کے لیے قیامت کی تیاری میں مددگار ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر نہایت لطف وکرم کرنے والا ہے۔ جس کے لیے کھلا رزق مناسب اور بہتر ہو، اس کا رزق کھلا کر دیتا ہے اور جس کے لیے تنگ روزی مفید ہو، اسے رزق کی تنگی دے دیتا ہے۔ ❀ دنیا کو آخرت پر ترجیح دینے کا نقصان ہی نقصان ہے۔

ذٰلِكَ الَّذِيْ يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ
قُلْ لَّاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ؕ وَمَنْ يَّقْتَرِفْ
حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿۲۳﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ
افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۚ فَاِنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يَخْتِمْ عَلٰى قَلْبِكَ ؕ وَيَمْحُ
اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۲۴﴾
وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْا عَنِ السَّيِّاٰتِ
وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۲۵﴾ وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ﴿۲۶﴾ وَلَوْ
بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ
مَّا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۲۷﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ
مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ ؕ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۲۸﴾ وَ
مِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيْهِمَا مِنْ دَآبَّةٍ ؕ
وَهُوَ عَلٰى جَمْعِهِمْ اِذَا يَشَآءُ قَدِيْرٌ ﴿۲۹﴾ وَمَاۤ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا
كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ﴿۳۰﴾ وَمَاۤ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ
فِي الْاَرْضِ ۖ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۳۱﴾

(23) یہی ہے وہ عظیم بشارت جس کی خوشخبری اللہ اپنے رسول کے ذریعے سے اپنے ان بندوں کو دے رہا ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے۔ اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: میں اس تبلیغ حق کی تم سے کوئی جزا نہیں مانگتا، بس ایک جزا مانگتا ہوں جس کا فائدہ بھی تمھیں ہی ہے اور وہ یہ کہ میری تمھارے ساتھ جو رشتے داری ہے، اس کی خاطر مجھ سے محبت کرو۔ جو شخص کوئی نیکی کرے، ہم اس کے لیے اس کا اجر و ثواب بڑھا دیں گے، یعنی نیکی کا بدلہ دس گنا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کے گناہوں کو بے حد بخشنے والا اور ان کے نیک اعمال کا بڑا قدردان ہے جو وہ اس کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے کرتے رہے۔

(24) مشرکوں کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ محمد ﷺ نے یہ قرآن گھڑ لیا ہے اور اسے اپنے رب کی طرف منسوب کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا رد کرتے ہوئے فرمایا: اگر آپ اپنے دل میں جھوٹ باندھنے کا خیال بھی لاتے تو میں آپ کے دل پر مہر لگا دیتا، گھڑے ہوئے باطل کو مٹا دیتا اور حق کو باقی رکھتا۔ جب معاملہ اس طرح نہیں تو یہ چیز نبی اکرم ﷺ کی صداقت کی دلیل ہے کہ آپ پر اپنے رب کی طرف سے وحی آتی ہے، بلاشبہ وہ خوب جاننے والا ہے کہ اس کے بندوں کے دلوں میں کیا ہے، اس میں سے کوئی چیز بھی اس سے چھپی ہوئی نہیں۔

(25) وہی ہے پاک رب جو کفر اور گناہوں سے اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے جب وہ اس کے حضور توبہ کریں اور جو برائیاں انھوں نے کیں، ان سے درگزر فرماتا ہے اور تم جو کچھ کرتے ہو، وہ اسے جانتا ہے۔ اس سے تمھارے اعمال میں سے کچھ چھپا ہوا نہیں اور وہ ضرور تمھیں ان کی جزا دے گا۔

(26) وہ ان لوگوں کی دعا قبول کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے اور وہ انھیں اپنے فضل سے مزید وہ کچھ بھی دیتا ہے جس کا انھوں نے سوال نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کا انکار کرنے والوں کے لیے قیامت کے دن بڑا سخت عذاب ان کے انتظار میں ہے۔

(27) اگر اللہ تعالیٰ اپنے تمام بندوں کا رزق کھلا کر دیتا تو وہ زمین میں ظلم کے ساتھ سرکشی اور بغاوت کرتے لیکن اللہ پاک مقرر اندازے کے مطابق جس قدر چاہتا ہے کھلا یا تنگ رزق نازل کرتا ہے۔ بلاشبہ وہ اپنے بندوں کے حالات سے پوری طرح باخبر، انھیں خوب دیکھنے والا ہے۔ وہ دیتا بھی حکمت کے تحت ہے اور روکتا بھی کسی حکمت سے ہے۔

(28) وہی ہے جو بارش کے نزول سے مایوس ہونے کے بعد اپنے بندوں پر بارش نازل فرماتا ہے، پھر اس بارش کو پھیلا دیتا ہے اور زمین سے نباتات اگ آتی ہیں۔ وہی اپنے بندوں کے معاملات کا نگران اور ہر حال میں قابلِ تعریف ہے۔

(29) اللہ تعالیٰ کی قدرت اور وحدانیت کا پتا دینے والی نشانیوں میں سے آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور ان دونوں میں پھیلی اللہ تعالیٰ کی عجیب و غریب مخلوقات ہیں اور وہ انھیں اکٹھا کرنے اور جزا دینے کے لیے جب چاہے جمع کرنے پر پوری طرح قادر ہے۔ یہ اس کے لیے ذرا مشکل نہیں جیسا کہ پہلی دفعہ انھیں پیدا کرنا اس کے لیے مشکل نہیں تھا۔

(30) اے لوگو! تم پر تمھارے جان و مال کی جو مصیبت بھی آتی ہے، وہ تمھاری اپنی کی ہوئی نافرمانیوں کے سبب آتی ہے اور اللہ تعالیٰ تمھارے لیے ان میں سے بہت سی باتوں سے درگزر فرماتا ہے اور ان پر تمھاری پکڑ نہیں کرتا۔

(31) اگر تمھارا رب تمھیں سزا دینا چاہے تو تم کہیں بھاگ کر اس سے بچ نہیں سکتے اور اس کے سوا تمھارا کوئی کارساز نہیں جو تمھارے معاملات کی نگرانی کرے۔ اگر وہ تمھیں عذاب دینا چاہے تو اس کے سوا تمھارا کوئی مددگار نہیں ہے جو تم سے اس کا عذاب دور کر سکے۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے والا لوگوں سے بدلے اور اجرت کا طلب گار نہیں ہوتا۔ ❀ رزق کا کھلا ہونا اور اس کی تنگی حکمتِ الٰہی کے تابع ہیں جو یقیناً بہت سے لوگوں سے اوجھل رہتی ہے۔ ❀ گناہ اور نافرمانیاں مصیبتوں کا باعث بنتی ہیں۔

وَمِنْ اٰيٰتِهِ الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ﴿٣٢﴾ اِنْ يَّشَاْ يُسْكِنِ الرِّيْحَ
فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰى ظَهْرِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ
شَكُوْرٍ ﴿٣٣﴾ اَوْ يُوْبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوْا وَيَعْفُ عَنْ كَثِيْرٍ ﴿٣٤﴾ وَّيَعْلَمَ
الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْۤ اٰيٰتِنَا ؕ مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ﴿٣٥﴾ فَمَاۤ اُوْتِيْتُمْ
مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى
لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿٣٦﴾ وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ
كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ ﴿٣٧﴾
وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۪ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى
بَيْنَهُمْ ۪ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿٣٨﴾ وَالَّذِيْنَ اِذَاۤ اَصَابَهُمُ
الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ ﴿٣٩﴾ وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ
فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٠﴾
وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ
سَبِيْلٍ ﴿٤١﴾ ؕ اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَ
يَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ
اَلِيْمٌ ﴿٤٢﴾ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿٤٣﴾ ع 4 14 5

(32) اللہ تعالیٰ کی قدرت اور وحدانیت کا پتا دینے والی نشانیوں میں سے پہاڑوں کی مانند بلند و بالا وہ جہاز، کشتیاں اور بیڑے بھی ہیں جو سمندر میں چلتے ہیں۔

(33) اگر اللہ تعالیٰ اس ہوا کو روکنا چاہے جو ان جہازوں اور کشتیوں کو چلاتی ہے تو اسے روک دے اور یہ جہاز، کشتیاں اور بیڑے سمندروں میں رکے رہ جائیں اور حرکت بھی نہ کر سکیں۔ بلاشبہ ان، یعنی جہازوں اور کشتیوں کی تخلیق اور ہواؤں کو تابع کرنے میں اللہ کی قدرت کے واضح دلائل ہیں ہر اس شخص کے لیے جو آزمائشوں اور مصیبتوں پر بہت صبر کرنے والا اور اپنے اوپر ہونے والے انعاماتِ ربانی کا بے حد قدردان ہے۔

(34) یا اگر اللہ تعالیٰ ان جہازوں اور کشتیوں پر تیز آندھی بھیج کر ان کو تباہ و برباد کرنا چاہے تو وہ لوگوں کے کیے ہوئے گناہوں کے باعث انھیں تباہ کر دے اور وہ اپنے بندوں کے بہت زیادہ گناہوں سے درگزر فرماتا ہے اور ان پر ان کی پکڑ نہیں کرتا۔

(35) تاکہ جو لوگ اللہ کی آیتوں کو باطل قرار دینے کے لیے ان کے بارے میں جھگڑتے ہیں، وہ تیز آندھی کے ذریعے سے ان جہازوں اور کشتیوں کی تباہی و بربادی کے وقت یہ جان لیں کہ اس ہلاکت سے بھاگنے کے لیے ان کے پاس کوئی راہ نہیں، چنانچہ وہ صرف اللہ کو پکاریں اور اس کے سوا باقی سب کو چھوڑ دیں۔

(36) سوائے لوگو! تمھیں مال و مرتبہ یا اولاد جو کچھ دیا گیا ہے، وہ دنیا کی زندگی کا سامان ہے اور ختم ہونے والا ہے اور باقی رہنے والی نعمتیں جنت کی نعمتیں ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لیے تیار کیا ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے اور اپنے تمام معاملات میں صرف اکیلے اپنے رب پر بھروسا کرتے ہیں۔

(37) جو لوگ کبیرہ گناہوں اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں اور جب کوئی شخص اپنے قول یا فعل سے ان کے ساتھ برا سلوک کرے اور وہ اس پر غصے ہوں تو اس کی غلطی معاف کر دیتے ہیں اور اس پر اسے سزا نہیں دیتے۔ یہ معافی وہ فضل و احسان کرتے ہوئے تب دیتے ہیں جب اس میں کوئی بھلائی اور بہتری ہو۔

(38) وہ لوگ جنھوں نے اپنے رب کا فرمان قبول کیا، اس طرح کہ اس کا حکم بجا لائے اور اس کے منع کیے ہوئے کو چھوڑ دیا اور کامل طریقے سے نماز قائم کرنے کی پابندی کی، اور وہ جو اپنے اہم معاملات میں ایک دوسرے سے مشورہ کرتے ہیں اور ہمارے دیے ہوئے رزق میں سے اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے خرچ کرتے ہیں۔

(39) جب ان پر ظلم ہو تو وہ اپنی عزت اور دفاع کے لیے اس وقت بدلہ لیتے ہیں جب ظالم معافی کا اہل نہ ہو اور یہ بدلہ حق ہے خاص طور پر جب معاف کر دینے میں کوئی بہتری نہ ہو۔

(40) جو شخص اپنا حق اور بدلہ لینا چاہے، اس کے لیے یہ جائز ہے مگر برابر برابر۔ زیادتی اور حد سے بڑھنا جائز نہیں۔ جس نے برا سلوک کرنے والے کو معاف کر دیا اور اس کی بدسلوکی پر کوئی پکڑ نہ کی اور اپنے اور اپنے بھائی کے درمیان معاملات کی اصلاح کر لی تو اس کا اجر و ثواب اللہ کے ذمے ہے۔ بلاشبہ وہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا جو لوگوں پر ان کی جان یا مال یا عزت کے حوالے سے ظلم کرتے ہیں بلکہ وہ ان سے نفرت کرتا ہے۔

(41) جس نے اپنا بدلہ لیا تو ایسے لوگوں کی کوئی پکڑ نہیں ہوگی کیونکہ انھوں نے اپنا حق وصول کیا ہے۔

(42) پکڑ اور سزا صرف ان لوگوں کے لیے ہے جو لوگوں پر ظلم اور زمین میں نافرمانی کے کام کرتے ہیں۔ ان لوگوں کے لیے آخرت میں دردناک عذاب ہے۔

(43) جس شخص نے دوسرے کے تکلیف دینے پر صبر کیا اور اس سے درگزر کیا تو یہ صبر اس کے اور معاشرے کے لیے خیر و برکت کا باعث ہوگا۔ یہ ایک قابلِ تعریف کام ہے جس کی توفیق بڑے اونچے نصیب اور مقدر والوں کو ملتی ہے۔

فوائد: ❀ صبر اور شکر دو ایسے سبب ہیں جن سے اللہ کی آیات سے نصیحت پکڑنے کی توفیق ملتی ہے۔ ❀ اسلام میں باہمی مشاورت (آپس میں مشورہ کرنے) کی بہت زیادہ اہمیت ہے۔ ❀ ظالم سے اس کے ظلم کے برابر بدلہ لینا جائز ہے اور معاف کر دینا اس سے بہت بہتر ہے۔

وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ وَّلِيٍّ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَتَرَى الظّٰلِمِيْنَ
لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ يَقُوْلُوْنَ هَلْ اِلٰى مَرَدٍّ مِّنْ سَبِيْلٍ ﴿۴۴﴾ وَتَرٰىهُمْ
يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا خٰشِعِيْنَ مِنَ الذُّلِّ يَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ ؕ
وَقَالَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ فِيْ عَذَابٍ مُّقِيْمٍ ﴿۴۵﴾ وَمَا كَانَ لَهُمْ
مِّنْ اَوْلِيَآءَ يَنْصُرُوْنَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ
مِنْ سَبِيْلٍ ﴿۴۶﴾ اِسْتَجِيْبُوْا لِرَبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ
مِنَ اللّٰهِ ؕ مَا لَكُمْ مِّنْ مَّلْجَاٍ يَّوْمَئِذٍ وَّمَا لَكُمْ مِّنْ نَّكِيْرٍ ﴿۴۷﴾ فَاِنْ اَعْرَضُوْا
فَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ؕ اِنْ عَلَيْكَ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَاِنَّاۤ اِذَاۤ اَذَقْنَا
الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ ۢ بِمَا قَدَّمَتْ
اَيْدِيْهِمْ فَاِنَّ الْاِنْسَانَ كَفُوْرٌ ﴿۴۸﴾ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ
يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ﴿۴۹﴾
اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ
قَدِيْرٌ ﴿۵۰﴾ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ
حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ ﴿۵۱﴾

(44) جسے اللہ تعالیٰ ہدایت سے بہکا دے اور حق سے دور کر کے بھٹکا دے تو اس کے بعد اس کا کوئی دوست نہیں جو اس کی خیر خواہی کرے۔ آپ کفر و گناہ کر کے خود پر ظلم کرنے والوں کو دیکھیں گے کہ جب وہ قیامت کے دن عذاب کا مشاہدہ کریں گے تو اپنی خواہش یوں ظاہر کریں گے: کیا دنیا کی طرف واپس جانے کی کوئی راہ ہے کہ ہم اللہ کے حضور توبہ کریں۔

(45) اے رسول (ﷺ)! آپ ان ظالموں کو دیکھیں گے جب انھیں آگ کے سامنے لا کھڑا کیا جائے گا اور وہ ذلت و رسوائی کے مارے جہنم کے شدید خوف سے لوگوں کو کن انکھیوں سے دیکھ رہے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لانے والے کہیں گے: بلاشبہ حقیقی ناکام وہ ہیں جنھوں نے آج قیامت کے دن اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اللہ کے عذاب کا حقدار ٹھہرا کر نقصان میں ڈال دیا۔ یاد رکھو! بلاشبہ جن لوگوں نے کفر اور نافرمانیاں کر کے خود پر ظلم کیے، وہ ہمیشہ کبھی نہ ختم ہونے والے عذاب میں ہوں گے۔

(46) ان کے کوئی مددگار نہ ہوں گے جو قیامت کے دن انھیں اللہ کے عذاب سے بچانے کے لیے ان کی مدد کریں۔ جسے اللہ تعالیٰ حق سے بہکا کر گمراہ کر دے تو اس کے لیے کبھی کوئی راستہ نہیں جو اس کی حق کی طرف راہنمائی کر سکے۔

(47) اے لوگو! اپنے رب کی بات مان لو، اس طرح کہ اللہ کے حکم ماننے اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچنے میں دیر نہ کرو۔ یہ بات چھوڑ دو کہ آج کروں گا، کل کروں گا، اس سے پہلے کہ قیامت کا وہ دن آ جائے جو آنے کے بعد کسی صورت ٹلنے والا نہیں۔ تمھیں اس روز نہ تو پناہ کی کوئی جگہ ملے گی کہ جس میں تم چھپ سکو اور نہ انکار کی کوئی صورت ہوگی کہ تم دنیا میں کیے ہوئے اپنے گناہوں سے انجان بن سکو۔

(48) پھر اے رسول (ﷺ)! اگر یہ اُس سے منہ پھیر لیں جس کا آپ نے انھیں حکم دیا ہے تو (پریشان نہ ہوں) ہم نے آپ کو ان کے اعمال کی حفاظت کے لیے نگران بنا کر نہیں بھیجا۔ آپ کے ذمے بس اس کی تبلیغ ہے جس کے پہنچانے کا آپ کو حکم دیا گیا ہے اور ان کا حساب لینا اللہ کے ذمے ہے۔ جب ہم انسان کو مال اور صحت وغیرہ دے کر اپنی مہربانی کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ اس پر خوش ہوتا ہے اور اگر انسانوں کے گناہوں کی وجہ سے ان پر کوئی آزمائش اور تکلیف آ جائے تو ان کا مزاج یہ ہے کہ وہ اللہ کی نعمتوں کے منکر اور ناشکرے بن جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت سے ان کی تقدیر میں جو لکھا ہے، اس پر ناراضی ظاہر کرتے ہیں۔

(49)، (50) آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کے لیے ہے۔ وہ مذکر یا مؤنث یا اس کے علاوہ جو چاہے پیدا کرتا ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے صرف بیٹیاں دیتا ہے اور بیٹوں سے اسے محروم رکھتا ہے اور جسے چاہتا ہے بیٹے عطا کرتا ہے اور بیٹیوں سے اسے محروم رکھتا ہے یا جسے چاہتا ہے بیٹے اور بیٹیاں ایک ساتھ دے دیتا ہے اور جسے چاہے بانجھ کر دیتا ہے اور وہ اولاد سے محروم رہتا ہے۔ بلاشبہ جو ہو چکا، جو ہو رہا ہے اور جو مستقبل میں ہونے والا ہے، وہ اسے خوب جاننے والا ہے اور یہ اس کا کامل علم اور کمال حکمت ہے۔ کوئی چیز اس سے چھپی ہوئی ہے نہ کوئی شے اسے عاجز اور بے بس کر سکتی ہے۔

(51) کسی انسان کے لیے یہ ممکن نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سے کلام کرے مگر الہام یا کسی دوسرے طریقے سے وحی کر کے یا اس سے اس طرح کلام کرے کہ وہ اس کا کلام سنے اور اسے نہ دیکھے یا اس کی طرف کوئی پیغام پہنچانے والا فرشتہ بھیجے، جیسے جبریل علیہ السلام، تو وہ اللہ کے حکم سے اس بشر رسول کی طرف وحی کرے جو اللہ تعالیٰ اس کی طرف وحی کرنا چاہے۔ بلاشبہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنی ذات و صفات میں برتر، نہایت عالی شان اور اپنی تخلیق و تقدیر اور شریعت سازی میں کمال حکمت والا ہے۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ کے احکام ماننے اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچنے میں جلدی کرنا واجب ہے۔ ❀ رسول کی ذمے داری تبلیغ ہے اور نتائج اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔ ❀ اللہ تعالیٰ اپنے علم سے بندوں کی بہتری کے مطابق بیٹے یا بیٹیاں یا دونوں ہی دیتا ہے، اس میں بیٹوں کو بیٹیوں پر کوئی خصوصیت حاصل نہیں۔ ❀ اللہ تعالیٰ اپنے نبیوں کی طرف کئی طریقوں سے وحی کرتا ہے جس کی حکمتیں وہ خود جانتا ہے۔

وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ؕ مَا كُنْتَ تَدْرِیْ مَا الْكِتٰبُ
وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِیْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ؕ
وَاِنَّكَ لَتَهْدِیْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۲﴾ صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَهٗ مَا
فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ اَلَاۤ اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ ﴿۵۳﴾ ع

سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّسَبْعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
حٰمٓ ﴿۱﴾ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۲﴾ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ
تَعْقِلُوْنَ ﴿۳﴾ وَاِنَّهٗ فِیْۤ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ ﴿۴﴾ اَفَنَضْرِبُ
عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِيْنَ ﴿۵﴾ وَكَمْ اَرْسَلْنَا
مِنْ نَّبِیٍّ فِی الْاَوَّلِيْنَ ﴿۶﴾ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ نَّبِیٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ
يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۷﴾ فَاَهْلَكْنَاۤ اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَّمَضٰى مَثَلُ
الْاَوَّلِيْنَ ﴿۸﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ
خَلَقَهُنَّ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ﴿۹﴾ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّ
جَعَلَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰﴾ وَالَّذِیْ نَزَّلَ مِنَ
السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ ۚ فَاَنْشَرْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ۚ كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ﴿۱۱﴾

(52) اے رسول (ﷺ)! جس طرح ہم نے آپ سے پہلے نبیوں کی طرف وحی کی، اسی طرح ہم نے اپنی طرف سے آپ پر قرآن کی وحی کی۔ آپ اس سے پہلے نہیں جانتے تھے کہ رسولوں پر نازل ہونے والی آسمانی کتابیں کیا ہوتی ہیں اور نہ آپ کو یہ علم تھا کہ ایمان کیا ہے؟ لیکن ہم نے اس قرآن کو نور بنا کر نازل کیا جس کے ذریعے سے ہم اپنے بندوں میں سے جسے چاہتے ہیں ہدایت دیتے ہیں۔ بے شک آپ لوگوں کی رہنمائی سیدھی راہ، یعنی دینِ اسلام کی طرف کر رہے ہیں۔

(53) اس اللہ کی راہ کی طرف کہ آسمانوں اور زمین میں موجود ہر چیز اُسی کی ہے۔ وہی پیدا کرنے والا، مالک اور تدبیر کرنے والا ہے۔ بالآخر تمام امور اپنی تقدیر اور تدبیر میں اکیلے اللہ ہی کی طرف لوٹتے ہیں۔

سورۂ زخرف مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: دنیوی زندگی کی زیب و زینت کے دلدادہ ہونے سے خبردار کرنا تاکہ وہ شرک کا ذریعہ نہ بنے۔

تفسیر: (1) ﴿حٰمٓ﴾ اس طرح کے حروف مقطعات پر مفصل کلام سورۂ بقرہ کے شروع میں گزر چکا ہے۔

(2) اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی قسم کھائی ہے جو حق تک پہنچانے والی راہِ ہدایت کو واضح کرنے والا ہے۔

(3) اے وہ لوگو جن کی زبان میں قرآن نازل ہوا! بلاشبہ ہم نے اسے عربی زبان کا قرآن بنایا ہے تاکہ تم اس کے معنی پر غور و فکر کرو اور انھیں دوسری امتوں تک پہنچانے کے لیے سمجھو۔

(4) بلاشبہ یہ قرآن لوحِ محفوظ میں نہایت عالی شان، رفعت والا اور حکمت سے بھرپور ہے۔ یقیناً اس کی آیات حکم کردہ اور ممنوعہ کاموں کے بارے میں پختہ اور دوٹوک ہیں۔

(5) کیا تمھارے شرک اور نافرمانیوں کی کثرت کے سبب تم سے منہ پھیرتے ہوئے ہم تم پر قرآن نازل کرنا چھوڑ دیں گے؟ ہم ایسا نہیں کریں گے بلکہ تمھارے ساتھ ہماری رحمت اس کے برعکس کا تقاضا کرتی ہے۔

(6) ہم نے تم سے پہلے اگلی امتوں میں کتنے ہی نبی بھیجے۔

(7) اور ان امتوں کے پاس اللہ کی طرف سے جب بھی کوئی نبی آیا تو انھوں نے اس کا مذاق ہی اڑایا۔

(8) ہم نے تو ان امتوں سے بھی زیادہ زور آوروں کو ہلاک کر دیا، پھر جو ان سے کہیں زیادہ کمزور ہیں، انھیں تباہ کرنے سے ہم عاجز نہیں ہیں اور قرآن میں اگلی امتوں کی تباہی کا حال گزر چکا ہے، جیسے عاد، ثمود، قوم لوط اور مدین والے۔

(9) اے رسول (ﷺ)! اگر آپ ان جھٹلانے والے مشرکوں سے پوچھیں: آسمانوں کو کس نے پیدا کیا اور زمین کا خالق کون ہے؟ تو وہ آپ کے سوال کے جواب میں ضرور کہیں گے: انھیں سب پر غالب اس ذات نے پیدا کیا ہے جس پر کوئی غالب نہیں آ سکتا، جو ہر چیز کو خوب جاننے والی ہے۔

(10) اللہ ہی ہے جس نے زمین کو تمھارے لیے بچھونا بنایا تو اسے ایسا فرش بنا دیا جسے تم اپنے قدموں سے روندتے ہو اور تمھارے لیے اس کے پہاڑوں اور وادیوں میں راستے بنا دیے تاکہ تم اپنے سفروں میں ان سے رہنمائی لو۔

(11) اور (اللہ ہی ہے) جس نے ایک اندازے کے مطابق آسمان سے پانی نازل کیا جو تمھیں، تمھارے چوپایوں اور تمھاری کھیتیوں کے لیے کافی ہے، پھر ہم نے اس سے ایک مردہ اور بے آباد شہر کو جس میں کوئی نباتات نہیں تھی، زندہ اور آباد کر دیا۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے اس بنجر زمین کو نباتات کے ساتھ شاداب کیا، اسی طرح وہ تمھیں قبروں سے اٹھانے کے لیے زندہ کرے گا۔

فوائد: ❀ لوگوں کی ہدایت میں وحی کی اہمیت کے پیشِ نظر اسے روح کہا گیا ہے۔ اس کا مقام وہی ہے جو روح کا جسم میں ہے۔

❀ رسول اکرم ﷺ کی طرف ہدایت کی نسبت اس معنی میں ہے کہ آپ راہ نمائی کرنے والے ہیں۔ ہدایت کی توفیق دینا مراد نہیں۔

❀ مشرکین جس توحید ربوبیت (رب کو ایک ماننے) کے قائل ہیں، یہ قیامت کے دن انھیں کوئی فائدہ نہیں دے گی۔

وَالَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْفُلْكِ وَالْاَنْعَامِ
مَا تَرْكَبُوْنَ ﴿۱۲﴾ لِتَسْتَوٗا عَلٰى ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا
اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُوْلُوْا سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا
لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ﴿۱۳﴾ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَجَعَلُوْا لَهٗ مِنْ
عِبَادِهٖ جُزْءًا ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾ اَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ
بَنٰتٍ وَّاَصْفٰىكُمْ بِالْبَنِيْنَ ﴿۱۶﴾ وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ
لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ﴿۱۷﴾ اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا
فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِيْنٍ ﴿۱۸﴾ وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ
الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا ؕ اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ ؕ سَتُكْتَبُ
شَهَادَتُهُمْ وَيُسْـَٔلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَقَالُوْا لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ ؕ
مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿۲۰﴾ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ
كِتٰبًا مِّنْ قَبْلِهٖ فَهُمْ بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ ﴿۲۱﴾ بَلْ قَالُوْٓا اِنَّا وَجَدْنَآ
اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَكَذٰلِكَ مَآ
اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۙ
اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ﴿۲۳﴾

ع 1 15 7

⑫ اور وہ جس نے تمام چیزوں کے جوڑے بنائے، جیسے: رات اور دن، مذکر اور مؤنث وغیرہ، اور تمھارے لیے جہاز اور کشتیاں بنائیں اور چوپائے پیدا کیے جن پر تم اپنے سفروں میں سوار ہوتے ہو۔ تم کشتیوں پر سمندر میں سوار ہوتے ہو اور اپنے جانوروں پر خشکی کے سفر میں۔

⑬ یہ سب کچھ تمھاری خاطر اس لیے بنایا تاکہ تم ان کی پیٹھ پر اپنے سفروں میں جم کر سوار ہوا کرو، پھر اپنے رب کی نعمت کو یاد کرو جب ان کی کمر پر ٹھیک ٹھاک بیٹھ جاؤ کہ اس نے انھیں تمھارے تابع کر دیا ہے۔ تم اپنی زبانوں سے کہو کہ پاک اور مقدس ہے وہ ذات جس نے ان سواریوں کو ہمارے لیے تیار اور تابع کیا جس کے نتیجے میں ہم ان پر حکم چلاتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ انھیں ہمارے بس میں نہ کرتا تو ہم انھیں قابو کرنے کی طاقت نہ رکھتے۔

⑭ بلاشبہ ہم مرنے کے بعد حساب کتاب اور جزا و سزا پانے کے لیے ہر صورت میں اپنے رب اکیلے ہی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

⑮ مشرکوں کا یہ خیال تھا کہ بعض مخلوقات خالق کے وجود سے پیدا شدہ ہیں، حالانکہ وہ پاک ہے، چنانچہ انھوں نے کہا: فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں۔ بلاشبہ جو انسان اس طرح کی بات کہتا ہے، وہ بڑا ناشکرا ہے جس کا کفر اور گمراہی واضح ہے۔

⑯ اے مشرکو! کیا تم کہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق میں سے اپنے لیے بیٹیاں بنائی ہیں اور تمھیں اولاد میں سے خالص بیٹوں سے نوازا ہے؟ یہ کیسی تقسیم ہے جو تم نے اپنے خیال سے کر لی ہے؟

⑰ جب ان میں سے کسی کو بیٹی کی پیدائش کی خبر ملے جس کی نسبت وہ اپنے رب کی طرف کرتے ہیں، تو شدتِ غم اور پریشانی سے اس کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے اور وہ غصے سے بھر جاتا ہے۔ تو بھلا جس کی خبر کو سن کر وہ خود غمگین ہو جائے، اس کی نسبت اپنے رب کی طرف کیسے کرتا ہے؟

⑱ کیا وہ اپنے رب کی طرف اسے منسوب کرتے ہیں جو زینت میں پلی بڑھی ہو جبکہ وہ اپنے عورت ہونے کی وجہ سے بحث کے وقت کھل کر بات بھی نہ کر سکے؟

⑲ انھوں نے فرشتوں کو جو رحمان کے بندے ہیں، مؤنث بنا دیا۔ کیا وہ اس وقت موجود تھے جب اللہ تعالیٰ نے انھیں پیدا کیا تو انھوں نے پتا چلا لیا کہ وہ مؤنث ہیں؟ فرشتے ان کی یہ گواہی ضرور لکھ لیں گے اور اس کے بارے میں قیامت کے دن ان سے پوچھا جائے گا اور ان کے جھوٹ کی وجہ سے انھیں عذاب دیا جائے گا۔

⑳ انھوں نے تقدیر سے دلیل پکڑتے ہوئے کہا: اگر اللہ چاہتا کہ ہم فرشتوں کی عبادت نہ کریں تو ہم ان کی عبادت نہ کرتے۔ اس کا ہم سے یہ چاہنا اس کی رضامندی کی دلیل ہے۔ ان کے اس قول کی کوئی علمی بنیاد نہیں، بلکہ وہ تو صرف جھوٹ بولتے ہیں۔

㉑ کیا ہم نے ان مشرکوں کو قرآن مجید سے پہلے کوئی کتاب دی ہے جو ان کے لیے غیر اللہ کی عبادت جائز قرار دیتی ہو اور وہ اس کتاب کو مضبوطی سے تھامے ہوئے اس سے حجت پکڑ رہے ہیں؟ ㉒ نہیں، ایسا ہرگز نہیں ہوا بلکہ انھوں نے بڑوں کی تقلید کو بطور دلیل پیش کرتے ہوئے کہا: بلاشبہ ہم نے اپنے سے پہلے اپنے باپ دادوں کو ایک دین اور ملت پر پایا جو بتوں کی عبادت کرتے تھے اور ہم بھی ان کے نقشِ قدم پر ان بتوں کی عبادت کر رہے ہیں۔

㉓ اے رسول (ﷺ)! جس طرح انھوں نے جھٹلایا اور اپنے آباء و اجداد کی تقلید کو دلیل بنایا، اسی طرح ہم نے آپ سے پہلے جس بستی میں بھی اپنی قوم کو ڈرانے کے لیے کوئی رسول بھیجا تو وہاں کے مال دار سرداروں اور وڈیروں نے یہی کہا: بلاشبہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک دین اور ملت پر پایا اور ہم انھی کے نقش قدم کی پیروی کرنے والے ہیں، اس لیے آپ کی قوم اس بارے میں کوئی انوکھا کام نہیں کر رہی۔

فوائد: ❀ ہر نعمت کا تقاضا ہے کہ اس کا شکر ادا کیا جائے۔ ❀ اپنے رب کے بارے میں مشرکوں کے تصورات کی ناانصافی اور ظلم اس وقت کھل کر سامنے آ گیا جب انھوں نے بیٹیوں کی نسبت اللہ کی طرف کی اور اپنے لیے انھیں ناپسند کیا۔ ❀ گناہ کرنے کے لیے تقدیر کو دلیل بنانا غلط ہے۔ ❀ حقائق ثابت کرنے کی ایک بنیاد مشاہدہ ہے۔

قُلْ اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ اٰبَآءَكُمْ ؕ قَالُوْۤا اِنَّا
بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۲۴﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ
عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۲۵﴾ ع وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖۤ اِنَّنِيْ
بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ﴿۲۶﴾ اِلَّا الَّذِيْ فَطَرَنِيْ فَاِنَّهٗ سَيَهْدِيْنِ ﴿۲۷﴾ وَ
جَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۸﴾ بَلْ مَتَّعْتُ
هٰۤؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى جَآءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ﴿۲۹﴾ وَلَمَّا
جَآءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ وَّاِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَقَالُوْا لَوْلَا
نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ ﴿۳۱﴾ اَهُمْ
يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ؕ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ
الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ
بَعْضًا سُخْرِيًّا ؕ وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَلَوْلَاۤ اَنْ
يَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ
لِبُيُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُوْنَ ﴿۳۳﴾ لا وَلِبُيُوْتِهِمْ
اَبْوَابًا وَّسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِـُٔوْنَ ﴿۳۴﴾ وَزُخْرُفًا ؕ وَاِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا
مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۵﴾ ع

(24) ان سے ان کے رسول نے کہا: اگر میں تمھارے پاس اس دین سے بہتر دین لایا ہوں جس پر تمھارے باپ دادا تھے تو کیا پھر بھی تم ان کی پیروی کرو گے؟ انھوں نے کہا: بلاشبہ ہم اس کا انکار کرنے والے ہیں جو آپ کو دے کر بھیجا گیا ہے اور جو آپ سے پہلے رسول لے کر آئے۔

(25) پھر جن امتوں نے آپ سے پہلے رسولوں کو جھٹلایا، ہم نے ان سے انتقام لیا اور انھیں ہلاک کر دیا۔ آپ غور کریں کہ ان رسولوں کو جھٹلانے والے ان لوگوں کا انجام کیا ہوا؟ یقیناً ان کا انجام نہایت دردناک تھا۔

(26) اے رسول (ﷺ)! آپ یاد کریں جب ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا: اللہ کو چھوڑ کر جن بتوں کی تم عبادت کرتے ہو، میں یقیناً ان سے بری ہوں۔

(27) سوائے اللہ کے جس نے مجھے پیدا کیا، وہ یقیناً میری اپنے اس صحیح دین کی پیروی کی طرف راہ نمائی کرے گا جس میں میرا نفع ہے۔

(28) ابراہیم علیہ السلام اپنے بعد اپنی اولاد میں بھی اس کلمۂ توحید، یعنی لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ کو باقی چھوڑ گئے، چنانچہ ان کی اولاد میں ہمیشہ کوئی نہ کوئی اللہ کی توحید بیان کرنے والا اور شرک نہ کرنے والا ضرور رہے گا تاکہ وہ شرک اور گناہوں سے توبہ کر کے اللہ کی طرف رجوع کریں۔

(29) میں ان جھٹلانے والے مشرکوں کو ہلاک کرنے میں جلدی نہیں کروں گا بلکہ انھیں دنیا میں باقی رکھ کر فائدہ پہنچاؤں گا اور ان سے پہلے میں نے ان کے باپ دادا کو بھی فائدہ پہنچایا حتی کہ ان کے پاس قرآن مجید اور صاف صاف سنا دینے والے رسول محمد ﷺ آ گئے۔

(30) جب ان کے پاس یہ قرآن آیا جو بلاشک وشبہ حق ہے تو انھوں نے کہا: یہ تو جادو ہے جس کے ساتھ محمد ﷺ ہم پر جادو کرتے ہیں اور ہم اس کے منکر ہیں اور کسی صورت اس پر ایمان نہیں لائیں گے۔

(31) جھٹلانے والے مشرکوں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے یہ قرآن فقیر اور یتیم محمد (رسول اللہ ﷺ) پر اتارنے کے بجائے مکہ یا طائف کے کسی بڑے آدمی پر کیوں نہ اتارا؟

(32) اے رسول (ﷺ)! کیا یہ آپ کے رب کی رحمت تقسیم کرتے ہیں کہ جسے چاہیں دیں اور جس سے چاہیں روک لیں یا اللہ تعالیٰ دیتا اور روکتا ہے؟ ہم نے دنیا میں ان کی روزی ان کے درمیان تقسیم کی ہے اور بعض کو ان میں مالدار اور بعض کو محتاج بنایا ہے تاکہ وہ ایک دوسرے کے کام آئیں اور آخرت میں اپنے بندوں کے لیے آپ کے رب کی رحمت اس فانی دنیا کے ساز وسامان سے کہیں بہتر ہے جو یہ لوگ جمع کرتے ہیں۔

(33) اگر یہ بات نہ ہوتی کہ سارے لوگ کفر میں ایک ہی گروہ بن جائیں گے تو یقیناً اللہ کے ساتھ کفر کرنے والوں کے گھروں کی چھتیں ہم چاندی کی بنا دیتے اور ان کے لیے سیڑھیاں بھی چاندی کی بنا دیتے جن پر وہ چڑھا کرتے۔

(34) ہم انھیں آزمانے اور ڈھیل دینے کے لیے ان کے گھروں کے دروازے اور ان کے تخت بھی جن پر وہ تکیہ لگا کر بیٹھتے ہیں، چاندی کے بنا دیتے۔

(35) اور ہم ضرور ان کے لیے (کئی چیزیں) سونے کی بنا دیتے۔ یہ سب کچھ دنیا کے ساز وسامان کے سوا کچھ نہیں، اس کے فنا اور ختم ہو جانے کی وجہ سے اس کا فائدہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ اور اے رسول (ﷺ)! آپ کے رب کے ہاں آخرت کی جو نعمتیں ہیں، وہ اللہ کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچ کر اس سے ڈرنے والوں کے لیے بہت بہتر ہیں۔

فوائد: ❀ سابقہ امتوں کی گمراہی کا ایک سبب تقلید (باپ دادا کی پیروی) تھی۔

❀ کفر اور کافروں سے اظہارِ براءت لازم اور ضروری ہے۔

❀ روزی کی تقسیم اللہ تعالیٰ کی حکمت کے تابع ہے۔

❀ دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک انتہائی حقیر ہے۔ اگر اس کی حیثیت اللہ تعالیٰ کے نزدیک مچھر کے ایک پَر کے برابر بھی ہوتی تو وہ اس میں سے کافر کو ایک گھونٹ پانی بھی نہ دیتا۔

وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ﴿۳۶﴾
وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۳۷﴾
حَتّٰۤى اِذَا جَآءَنَا قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ
فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ ﴿۳۸﴾ وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِى الْعَذَابِ
مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۹﴾ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ اَوْ تَهْدِى الْعُمْىَ وَمَنْ كَانَ
فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۰﴾ فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ ﴿۴۱﴾
اَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِىْ وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَيْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ ﴿۴۲﴾ فَاسْتَمْسِكْ
بِالَّذِىْۤ اُوْحِىَ اِلَيْكَ ۚ اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۴۳﴾ وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ
لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۚ وَسَوْفَ تُسْـَٔلُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَسْـَٔلْ مَنْ اَرْسَلْنَا
مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَاۤ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً
يُّعْبَدُوْنَ ﴿۴۵﴾ ع وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَاۤ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ
فَقَالَ اِنِّىْ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۶﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِاٰيٰتِنَاۤ اِذَا هُمْ
مِّنْهَا يَضْحَكُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَمَا نُرِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ اِلَّا هِىَ اَكْبَرُ مِنْ اُخْتِهَا ۫
وَاَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَقَالُوْا يٰۤاَيُّهَ
السَّاحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ ﴿۴۹﴾

4 ع 10 10

(36) جو سطحی نظر سے قرآن کو دیکھے اور وہ اسے (حق سے) منہ پھیرنے تک پہنچا دے، اس پر ایک شیطان مسلط کر کے اسے سزا دی جاتی ہے، وہ ہر وقت اس کے ساتھ چمٹا رہتا ہے اور اس کی گمراہی میں مزید اضافہ کرتا ہے۔

(37) یہ ساتھی (ابلیس کے چیلے) جو قرآن سے منہ پھیرنے والوں پر چھوڑے جاتے ہیں، یقیناً انھیں اللہ کے دین سے روکتے ہیں تو وہ اللہ کے حکموں کی تعمیل کرتے ہیں نہ اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچتے ہیں۔ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ حق کی راہ پر چل رہے ہیں، اس طرح وہ اپنی گمراہی سے توبہ بھی نہیں کرتے۔

(38) حتی کہ اللہ کے ذکر سے منہ پھیرنے والا جب قیامت کے دن ہمارے پاس آئے گا تو یہ خواہش کرے گا: اے شیطان ساتھی! کاش کہ میرے اور تیرے درمیان مشرق اور مغرب کے درمیان فاصلے جتنی دوری ہوتی۔ تُو تو بہت بُرا ساتھی ہے۔

(39) اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کافروں سے کہے گا: آج تم سب کی عذاب میں شرکت تمھیں کوئی نفع نہ دے گی جبکہ تم شرک اور نافرمانیاں کر کے خود پر ظلم کر چکے، چنانچہ تمھارے شریک تمھارے عذاب میں سے کچھ بھی اپنے ذمے نہیں لیں گے۔

(40) بلاشبہ یہ سارے حق سننے سے بہرے اور اسے دیکھنے سے اندھے ہیں تو اے رسول (ﷺ)! کیا آپ بہروں کو سنانے کی یا اندھوں کو راہ دکھلانے کی طاقت رکھتے ہیں یا جو سیدھی راہ سے کھلم کھلا بھٹکا ہوا ہے، اسے آپ راہ دکھا سکتے ہیں؟

(41) اگر ہم آپ کو لے جائیں، یعنی انھیں عذاب دینے سے پہلے آپ کو فوت کر لیں، تو بھی ہم انھیں دنیا و آخرت میں عذاب دے کر ضرور ان سے بدلہ لینے والے ہیں۔

(42) یا اگر ہم اس عذاب کا کچھ حصہ آپ کو دکھائیں جس کا ہم نے ان سے وعدہ کر رکھا ہے تو ہم اس بات پر بھی قادر ہیں۔ وہ ہم پر کسی چیز میں غالب آنے کی طاقت نہیں رکھتے۔

(43) لہٰذا اے رسول (ﷺ)! آپ اس وحی کو مضبوطی سے تھامے رکھیں جو آپ کے رب نے آپ کی طرف کی ہے اور اس پر عمل کریں۔ بلاشبہ آپ ایسی راہِ حق پر ہیں جس میں کوئی شک و شبہ نہیں۔

(44) بلاشبہ یہ قرآن آپ کے لیے اور آپ کی قوم کے لیے باعثِ عزت و شرف ہے اور عنقریب قیامت کے دن تم سے اس پر ایمان لانے، اس کے بتائے ہوئے راستے کی پیروی کرنے اور اس کی طرف دعوت دینے کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

(45) اے رسول (ﷺ)! ہم نے آپ سے پہلے جو رسول بھیجے، ان سے پوچھیے: کیا ہم نے رحمان کے علاوہ کوئی اور معبود بنائے جن کی عبادت کی جاتی ہو؟

(46) یقیناً ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو فرعون اور اس کی قوم کے سرداروں کی طرف بھیجا تو اس نے ان سے کہا: میں تمام مخلوقات کے رب کا رسول ہوں۔

(47) پھر جب وہ ان کے پاس ہماری نشانیاں لائے تو وہ ان کا مذاق اڑانے اور استہزا کرنے لگے۔

(48) ہم فرعون اور اس کی قوم کے سرداروں کو موسیٰ علیہ السلام کی لائی ہوئی شریعت کی سچائی کی جو نشانی اور حجت دکھاتے، وہ اپنے سے پہلی حجت سے بڑی ہوتی اور ہم نے انھیں دنیا میں عذاب میں پکڑا کہ شاید وہ اس کفر سے باز آ جائیں جس پر وہ تھے۔ لیکن یہ سب بے فائدہ رہا۔

(49) جب انھیں کچھ عذاب نے آ لیا تو انھوں نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا: اے جادوگر! ہمارے لیے اپنے رب سے اس کے مطابق دعا کر جو اس نے تجھ سے وعدہ کر رکھا ہے کہ اگر ہم ایمان لے آئے تو وہ ہم سے عذاب دور کر دے گا۔ اگر اس نے ہم سے عذاب ٹال دیا تو ہم ضرور اس کی راہ پر لگ جائیں گے۔

فوائد: ❀ قرآن مجید سے منہ پھیرنے کے خطرات کا بیان ہے۔

❀ قرآن مجید رسول اکرم ﷺ اور آپ کی امت کے لیے عزت و شرف کا باعث ہے۔

❀ شرک کو چھوڑنے پر تمام شریعتوں کا اتفاق ہے۔ ❀ حق کا مذاق اڑانا کفر کی ایک صفت ہے۔

فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ﴿٥٠﴾ وَنَادٰى فِرْعَوْنُ
فِيْ قَوْمِهٖ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَيْسَ لِيْ مُلْكُ مِصْرَ وَهٰذِهِ الْاَنْهٰرُ
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِيْ ۚ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿٥١﴾ اَمْ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ
مَهِيْنٌ ۙ وَّلَا يَكَادُ يُبِيْنُ ﴿٥٢﴾ فَلَوْلَآ اُلْقِيَ عَلَيْهِ اَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ
اَوْ جَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ مُقْتَرِنِيْنَ ﴿٥٣﴾ فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهٗ فَاَطَاعُوْهُ ۭ
اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿٥٤﴾ فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ
اَجْمَعِيْنَ ﴿٥٥﴾ فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا وَّمَثَلًا لِّلْاٰخِرِيْنَ ﴿٥٦﴾ وَلَمَّا ضُرِبَ
ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّوْنَ ﴿٥٧﴾ وَقَالُوْٓا ءَاٰلِهَتُنَا خَيْرٌ
اَمْ هُوَ ۭ مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا ۭ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ ﴿٥٨﴾ اِنْ هُوَ
اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ﴿٥٩﴾ وَلَوْ
نَشَاۗءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَّلٰۗىِٕكَةً فِي الْاَرْضِ يَخْلُفُوْنَ ﴿٦٠﴾ وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ
لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوْنِ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٦١﴾
وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿٦٢﴾ وَ
لَمَّا جَاۗءَ عِيْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَلِاُبَيِّنَ
لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ تَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿٦٣﴾

ع 5 11 11

﴿50﴾ پھر جب ہم نے ان سے عذاب ہٹا لیا تو وہ اسی وقت اپنا قول وقرار توڑنے والے اور بدعہدی کرنے والے تھے۔

﴿51﴾ فرعون نے اپنی سلطنت پر فخر کرتے ہوئے اپنی قوم میں یہ اعلان کرایا: اے میری قوم! کیا مصر کی بادشاہی میری نہیں، کیا دریائے نیل کی یہ نہریں جو میرے محلات کے نیچے سے بہ رہی ہیں، میری نہیں ہیں؟ کیا تم میری بادشاہت دیکھتے نہیں اور میری شان وشوکت نہیں جانتے؟

﴿52﴾ سو میں اس دھتکارے ہوئے کمزور موسیٰ سے کہیں بہتر ہوں جو صاف بول بھی نہیں سکتا۔

﴿53﴾ پھر جس اللہ نے اسے بھیجا ہے، اس نے اس پر سونے کے کنگن کیوں نہیں ڈالے تاکہ پتا چلے کہ وہ اس کا رسول ہے یا اس کے ساتھ قطار باندھے فرشتے ہی آجاتے۔

﴿54﴾ چنانچہ فرعون نے اپنی قوم کو بے وقوف بنایا تو انھوں نے گمراہی میں اس کی اطاعت کر لی، بلاشبہ وہ سارے لوگ ہی اللہ کی اطاعت سے باہر نکلنے والے تھے۔

﴿55﴾ پھر جب انھوں نے کفر پر اڑے رہ کر ہمیں غصہ دلایا تو ہم نے ان سے بدلہ لیا اور ان سب کو غرق کر دیا۔

﴿56﴾ ہم نے فرعون اور اس کے سرداروں کو لوگوں کا پیشوا بنا دیا اور آپ کی قوم کے کافر ان کے نقشِ قدم پر ہیں اور ہم نے انھیں نصیحت حاصل کرنے والوں کے لیے نشانِ عبرت بنا دیا تاکہ وہ ان جیسا عمل کریں نہ ان جیسی سزا پائیں۔

﴿57﴾ جب مشرکوں نے یہ خیال کیا کہ عیسیٰ علیہ السلام جن کی عبادت عیسائی کرتے ہیں، وہ بھی درج ذیل ارشاد باری کے عموم میں داخل ہیں: ﴿اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ اَنْتُمْ لَهَا وَارِدُوْنَ﴾ ”بے شک تم اور جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو، دوزخ کا ایندھن ہیں۔ تم اس میں داخل ہونے والے ہو۔“ (الأنبیآء 98:21) کیونکہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے بتوں کی عبادت سے منع کیا ہے، اسی طرح عیسیٰ علیہ السلام کی عبادت سے بھی روکا ہے تو اے رسول (ﷺ)! تب آپ کی قوم کے لوگ جھگڑا کر کے چیختے چلاتے اور شور شرابا کرتے ہوئے کہتے ہیں: ہم اس بات پر خوش ہیں کہ ہمارے معبودوں کا بھی وہی مقام ہے جو عیسیٰ علیہ السلام کا ہے، تو اللہ تعالیٰ نے ان کا رد کرتے ہوئے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓى اُولٰۗىِٕكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ﴾ ”بے شک جن لوگوں کے لیے ہماری طرف سے پہلے ہی بھلائی لکھی جا چکی، وہ دوزخ سے دُور رکھے جائیں گے۔“ (الأنبیآء 101:21) ﴿58﴾ اور انھوں نے کہا: کیا ہمارے معبود اچھے ہیں یا عیسیٰ (علیہ السلام)؟ ابن زبعریٰ اور اس جیسے لوگ آپ کے سامنے اس طرح کی مثالیں حق تک پہنچنے کی محبت میں بیان نہیں کرتے بلکہ ان کی چاہت صرف جھگڑا کرنا ہے۔ دراصل ان کی تربیت ہی جھگڑے پر ہوئی ہے۔ ﴿59﴾ عیسیٰ ابن مریم (علیہما السلام) بھی صرف اللہ کے بندوں میں سے ایک بندے ہیں جنھیں نبوت ورسالت عطا کر کے ہم نے ان پر انعام کیا۔ ہم نے انھیں بغیر باپ کے پیدا کر کے، جیسے آدم کو ماں باپ کے بغیر پیدا کیا، بنی اسرائیل کے لیے ایک نمونہ بنا دیا جس سے وہ اللہ کی قدرت پر دلیل پکڑتے ہیں۔ ﴿60﴾ اے اولادِ آدم! اگر ہم تمھیں ہلاک کرنا چاہتے تو ہم تمھیں ہلاک کر دیتے اور تمھاری جگہ فرشتوں کو زمین میں بسا دیتے جو اللہ کی عبادت کرتے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتے۔

﴿61﴾ بلاشبہ عیسیٰ علیہ السلام قیامت کی بڑی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہیں جب وہ آخر زمانے میں اتریں گے، لہٰذا تم قیامت کے آنے میں شک نہ کرو اور میں تمھارے پاس اللہ کی طرف سے جو لایا ہوں، اس میں میری پیروی کرو۔ یہ جو میں تمھارے پاس لایا ہوں، یہ وہ سیدھا راستہ ہے جس میں کوئی ٹیڑھا پن نہیں۔ ﴿62﴾ اور شیطان تمھیں بہکا کر اور بے وقوف بنا کر سیدھے راستے سے نہ ہٹا دے۔ بلاشبہ وہ تمھارا دشمن ہے جس کی دشمنی بالکل واضح ہے۔ ﴿63﴾ جب عیسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کے پاس اس بات کے کھلے معجزے لے کر آئے کہ وہ رسول ہیں تو ان سے کہا: میں اللہ کی طرف سے تمھارے پاس حکمت لایا ہوں اور تمھارے لیے تمھارے ان بعض دینی امور کی وضاحت کرنے آیا ہوں جن میں تم اختلاف کرتے ہو، لہٰذا اللہ کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچ کر اس سے ڈرو اور میں جس بات کا تمھیں حکم دوں اور جس چیز سے تمھیں روکوں، اس میں میری اطاعت کرو۔

فوائد: ❀ وعدے توڑنا کافروں کا وصف ہے۔ ❀ فاسق اور گناہ گار کم عقل ہوتا ہے، اسے جب کوئی بے وقوف بنانا چاہے بنا سکتا ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کی ناراضی خسارے اور نقصان کو واجب کر دیتی ہے۔ ❀ گمراہ لوگ قرآنی نصوص میں اپنی خواہشات کے مطابق ردّوبدل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ❀ عیسیٰ علیہ السلام کا نزول قیامت کی بڑی علامات میں سے ہے۔

إِنَّ اللَّهَ هُوَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ ۗ هَٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ ﴿٦٤﴾
فَاخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ مِن بَيْنِهِمْ ۖ فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْ
عَذَابِ يَوْمٍ أَلِيمٍ ﴿٦٥﴾ هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَن تَأْتِيَهُم
بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٦٦﴾ الْأَخِلَّاءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ
عَدُوٌّ إِلَّا الْمُتَّقِينَ ﴿٦٧﴾ يَا عِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَا أَنتُمْ
تَحْزَنُونَ ﴿٦٨﴾ الَّذِينَ آمَنُوا بِآيَاتِنَا وَكَانُوا مُسْلِمِينَ ﴿٦٩﴾ ادْخُلُوا
الْجَنَّةَ أَنتُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُونَ ﴿٧٠﴾ يُطَافُ عَلَيْهِم بِصِحَافٍ
مِّن ذَهَبٍ وَأَكْوَابٍ ۖ وَفِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْأَنفُسُ وَتَلَذُّ
الْأَعْيُنُ ۖ وَأَنتُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٧١﴾ وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي أُورِثْتُمُوهَا
بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٧٢﴾ لَكُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ كَثِيرَةٌ مِّنْهَا
تَأْكُلُونَ ﴿٧٣﴾ إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي عَذَابِ جَهَنَّمَ خَالِدُونَ ﴿٧٤﴾
لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيهِ مُبْلِسُونَ ﴿٧٥﴾ وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَ
لَٰكِن كَانُوا هُمُ الظَّالِمِينَ ﴿٧٦﴾ وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا
رَبُّكَ ۖ قَالَ إِنَّكُم مَّاكِثُونَ ﴿٧٧﴾ لَقَدْ جِئْنَاكُم بِالْحَقِّ وَلَٰكِنَّ
أَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كَارِهُونَ ﴿٧٨﴾ أَمْ أَبْرَمُوا أَمْرًا فَإِنَّا مُبْرِمُونَ ﴿٧٩﴾

ع 6 11 12

(64) بلاشبہ میرا اور تمھارا رب فقط اللہ تعالیٰ ہے۔ اس کے سوا ہمارا کوئی رب نہیں، لہٰذا خالص اسی کی عبادت کرو اور یہ توحید ہی وہ سیدھا راستہ ہے جس میں کوئی ٹیڑھ نہیں۔

(65) پھر عیسائیوں کے مختلف گروہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں آپس میں اختلاف کیا، چنانچہ ان میں سے کچھ نے کہا: وہ معبود ہیں، کچھ نے کہا: وہ اللہ کے بیٹے ہیں اور کچھ نے کہا: وہ اور ان کی ماں دونوں معبود ہیں، لہٰذا ان ظالموں کے لیے دردناک عذاب کی صورت میں جو قیامت کے دن ان کا منتظر ہوگا، بربادی ہے کہ انھوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو الٰہ اور معبود بنا کر یا اللہ کا بیٹا قرار دے کر یا تین میں تیسرا (معبود) قرار دے کر خود پر ظلم کیا۔

(66) کیا عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں اختلاف کرنے والے یہ تمام گروہ بس قیامت کے انتظار میں ہیں کہ وہ اچانک ان کے پاس آجائے اور انھیں اس کے آنے کا احساس بھی نہ ہو؟ اگر وہ ان کے پاس اس حالت میں آئی کہ وہ اپنے کفر پر اڑے ہوئے تھے تو ان کا انجام دردناک عذاب ہوگا۔

(67) کفر اور گمراہی کی بنیاد پر ایک دوسرے سے گہری دوستیاں کرنے والے قیامت کے روز ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے سوائے اللہ سے ڈرنے والوں کے جو اس کے حکم مانتے اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچتے ہیں۔ ان کی دوستی دائمی اور لازوال ہوگی۔

(68) اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا: اے میرے بندو! آج نہ تمھیں آیندہ پیش آنے والے حالات کا خوف ہے اور نہ دنیا کا جو ساز و سامان تمھارے ہاتھ نہیں آیا، اس کے کھو جانے کا کوئی غم ہے۔

(69) یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے رسول ﷺ پر نازل ہونے والے قرآن پر ایمان لائے اور وہ قرآن کے تابع فرمان تھے، اس طرح کہ اس کے حکموں پر عمل کرتے تھے اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے رکنے والے تھے۔

(70) تم اور تمھاری طرح ایمان لانے والے جنت میں داخل ہو جاؤ جہاں تم ہمیشہ کی، دائمی اور نہ ختم ہونے والی نعمتوں کو پا کر خوش و خرم رہو گے۔

(71) ان کے نوکر چاکر سونے کے برتن اور رکابیاں، جن کے کنڈے نہیں ہوں گے، لے کر چکر لگائیں گے، کھانے پینے کا دور چلے گا، جنت میں دل پسند اور من چاہی چیزیں ملیں گی اور وہ سب کچھ ہوگا جسے دیکھ کر آنکھوں کو سرور ملے گا اور تم اس میں ہمیشہ رہو گے، کبھی اس سے نکالے نہ جاؤ گے۔

(72) یہ جنت جس کے اوصاف تمھیں بتائے گئے ہیں، یہی وہ بہشت ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے تمھارے اعمال کے بدلے تمھیں وارث بنایا۔

(73) اس میں تمھارے لیے نہ ختم ہونے والے بکثرت پھل ہوں گے جنھیں تم کھاتے رہو گے۔

جب اللہ تعالیٰ نے پرہیزگاروں کی جزا کا ذکر فرمایا تو ساتھ ہی ان لوگوں کی سزا کا ذکر کر دیا جو ان کے مخالف ہیں اور وہ ہیں مجرم لوگ، چنانچہ فرمایا:

(74) بلاشبہ کفر اور گناہ کرنے والے مجرم قیامت کے دن دوزخ کے عذاب میں ہوں گے جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ (75) ان کے عذاب میں کمی نہ ہوگی اور وہ اللہ کی رحمت سے مایوس ہو کر اس میں رہیں گے۔ (76) ہم نے انھیں آگ میں داخل کر کے ان پر ظلم نہیں کیا لیکن وہ کفر کر کے خود اپنے آپ پر ظلم کرنے والے تھے۔ (77) وہ جہنم کے داروغے مالک کو پکار پکار کر کہیں گے: اے مالک! تیرا رب ہمیں موت ہی دے دے کہ ہم عذاب سے نجات پا سکیں تو مالک انھیں جواب دیتے ہوئے کہے گا: بلاشبہ تم ہمیشہ اس عذاب میں رہو گے، کبھی مرو گے نہیں اور نہ عذاب تم سے ختم ہوگا۔ (78) یقیناً ہم دنیا میں تمھارے پاس حق لائے تھے جس میں کوئی شک و شبہ نہ تھا لیکن تم میں سے اکثر لوگ حق کو ناپسند کرنے والے تھے۔

(79) اگر انھوں نے نبیٔ اکرم ﷺ کے خلاف کوئی سازش کی اور ان کے لیے کوئی چال چلی تو ہم بھی ان کے مقابلے میں اپنی تدبیر کرنے والے ہیں جو ان کی سازش سے کہیں زیادہ پختہ و مضبوط ہے۔

فوائد: ❀ فاسقوں اور نافرمانوں کی دوستیاں روزِ قیامت ختم ہو جائیں گی جبکہ پرہیزگاروں کی دوستیاں سدا بہار ہیں۔ ❀ ایمان والوں کے لیے ہر اس امر میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشخبری اور تسلی ہے جو وہ دنیا میں اپنے پیچھے چھوڑ گئے اور جس سے انھیں مستقبل میں واسطہ پڑے گا۔ ❀ حق سے نفرت و کراہت انتہائی خطرناک ہے۔ ❀ کافروں کا مکر و فریب انھی پر الٹا پڑتا ہے، خواہ کچھ دیر کے بعد ہی ہو۔

اَمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ ؕ بَلٰى وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ
يَكْتُبُوْنَ ﴿٨٠﴾ قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ ۖ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ ﴿٨١﴾
سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿٨٢﴾
فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿٨٣﴾
وَهُوَ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ اِلٰهٌ وَّفِي الْاَرْضِ اِلٰهٌ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ
الْعَلِيْمُ ﴿٨٤﴾ وَتَبٰرَكَ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ
وَعِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٨٥﴾ وَلَا يَمْلِكُ الَّذِيْنَ
يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ
يَعْلَمُوْنَ ﴿٨٦﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰى
يُؤْفَكُوْنَ ﴿٨٧﴾ ۙ وَقِيْلِهٖ يٰرَبِّ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٨٨﴾ ۘ
فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلٰمٌ ؕ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿٨٩﴾ ع

وقف لازم

ع 7 22 13

سُوْرَةُ الدُّخَانِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
حٰمٓ ﴿١﴾ ۚ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿٢﴾ ۙ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ
اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ﴿٣﴾ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ﴿٤﴾ ۙ

مع 12 – عند المتقدمين 12

(80) کیا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ان کی ان پوشیدہ باتوں کو نہیں سنتے جو انھوں نے اپنے دلوں میں چھپا رکھی ہیں یا جن باتوں کے ساتھ وہ آپس میں سرگوشیاں کرتے ہیں۔ کیوں نہیں! یقیناً ہم یہ سب کچھ سنتے ہیں بلکہ فرشتے ان کے پاس ان کا ہر عمل لکھ رہے ہیں۔

(81) اے رسول (ﷺ)! جو لوگ بیٹیوں کی نسبت اللہ کی طرف کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ اس سے بلند و برتر ہے جو وہ کہتے ہیں۔ ان سے کہہ دیں: اللہ تعالیٰ کی کوئی اولاد نہیں، وہ اس سے بری اور پاک ہے اور میں اللہ تعالیٰ کی سب سے پہلے عبادت کرنے اور پاکی بیان کرنے والا ہوں۔

(82) آسمانوں، زمین اور عرش کا رب ان باتوں سے بری اور پاک ہے جو یہ مشرک لوگ شراکت دار، بیوی اور اولاد کے حوالے سے اس سے منسوب کرتے ہیں۔

(83) سو اے رسول (ﷺ)! انھیں ان کے باطل میں بھٹکتا چھوڑ دیجیے اور وہ کھیل کھیلنے میں مشغول رہیں یہاں تک کہ انھیں اپنے اس دن سے واسطہ پڑ جائے جس کا ان سے وعدہ ہے اور وہ ہے قیامت کا دن۔

(84) وہی پاک رب آسمانوں میں سچا معبود ہے اور وہی زمین میں معبودِ برحق ہے اور وہ اپنی تخلیق، تقدیر اور تدبیر میں کمال حکمت والا ہے۔ اپنے بندوں کے احوال خوب جاننے والا ہے۔ ان کی کوئی چیز اس سے چھپی نہیں۔

(85) اللہ پاک کی خیر و برکت نہایت ہی زیادہ ہے جس اکیلے کے لیے آسمانوں، زمین اور ان کے درمیان کی ہر چیز کی بادشاہی ہے اور اسی اکیلے کے پاس اس گھڑی کا علم ہے جس میں قیامت قائم ہوگی۔ اس کے سوا اسے کوئی نہیں جانتا۔ اسی کی طرف تم حساب کتاب اور جزا کے لیے آخرت میں لوٹائے جاؤ گے۔

(86) اور جن کی مشرک اللہ کے سوا عبادت کرتے ہیں، وہ اللہ کے ہاں سفارش کا اختیار بھی نہیں رکھتے، سوائے اس کے جس نے گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اسے اس چیز کا جس کی اس نے گواہی دی، علم بھی ہو، جیسے عیسیٰ علیہ السلام، عزیر علیہ السلام اور فرشتے۔

(87) اگر آپ ان سے پوچھیں: انھیں کس نے پیدا کیا؟ تو وہ ضرور کہیں گے: ہمیں اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا۔ پھر اس اعتراف (سمجھنے ماننے) کے بعد وہ اس کی عبادت سے کس طرح پھیرے جاتے ہیں؟ (88) اس پاک ذات کو اس شکوے کا بھی علم ہے جو اس کے رسول کو اپنی قوم کے جھٹلانے کے بارے میں ہے اور اس کے اس قول کا بھی کہ اے میرے رب! یہ قوم اس پر ایمان نہیں لاتی جو تو نے مجھے دے کر ان کی طرف بھیجا ہے۔

(89) سو آپ ان سے منہ پھیر لیں اور ان سے وہ بات کہیں جس سے آپ ان کے شر سے دور رہیں..... اور یہ مکہ کی بات ہے..... عنقریب وہ جان لیں گے کہ انھیں کیا سزا ملتی ہے۔

سورۂ دخان مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: مشرکین کو جلد اور دیر سے آنے والی اس سزا کو بیان کر کے ڈرانا دھمکانا جو ان کی منتظر ہے۔

تفسیر: (1) ﴿حٰمٓ﴾ اس طرح کے حروف مقطعات پر تفصیلی گفتگو سورۂ بقرہ کے شروع میں گزر چکی ہے۔

(2) اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی قسم کھائی ہے جو حق کی طرف راہِ ہدایت کو واضح کرنے والا ہے۔

(3) یقیناً ہم نے قرآن شبِ قدر میں اتارا اور یہ بہت زیادہ خیر و برکت والی رات ہے۔ بلاشبہ ہم اس قرآن کے ذریعے سے ڈرانے والے ہیں۔

(4) اسی رات ہر مضبوط کام کا فیصلہ کیا جاتا ہے جو روزی اور موت وغیرہ کے ان امور سے متعلق ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ اس سال کرنے والا ہوتا ہے۔

فوائد: ❀ بندے کا علم اپنے رب کے بارے میں جوں جوں بڑھتا ہے، توں توں اس کا اعتماد اپنے رب پر زیادہ ہوتا ہے اور وہ اس کی شریعت کا پابند ہوتا چلا جاتا ہے۔

❀ قیامت کے وقت کا علم صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔

❀ قرآن مجید کا خیر و برکت سے بھرپور لیلۃ القدر میں نازل ہونا اس کی عظیم قدر و منزلت کی دلیل ہے۔

أَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ۚ إِنَّا كُنَّا مُرْسِلِينَ ۝٥ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۚ إِنَّهُ
هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝٦ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۖ إِنْ
كُنْتُمْ مُّوقِنِينَ ۝٧ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ ۖ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ
الْأَوَّلِينَ ۝٨ بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ يَّلْعَبُونَ ۝٩ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَآءُ
بِدُخَانٍ مُّبِينٍ ۝١٠ يَّغْشَى النَّاسَ ۖ هٰذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝١١ رَبَّنَا اكْشِفْ
عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ ۝١٢ أَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى وَقَدْ جَآءَهُمْ
رَسُولٌ مُّبِينٌ ۝١٣ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوا مُعَلَّمٌ مَّجْنُونٌ ۝١٤ إِنَّا
كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيلًا إِنَّكُمْ عَآئِدُونَ ۝١٥ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ
الْكُبْرٰى ۚ إِنَّا مُنْتَقِمُونَ ۝١٦ وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَ
جَآءَهُمْ رَسُولٌ كَرِيمٌ ۝١٧ أَنْ أَدُّوٓا إِلَيَّ عِبَادَ اللّٰهِ ۖ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ
أَمِينٌ ۝١٨ وَأَنْ لَّا تَعْلُوا عَلَى اللّٰهِ ۖ إِنِّي اٰتِيكُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِينٍ ۝١٩ وَإِنِّي
عُذْتُ بِرَبِّي وَرَبِّكُمْ أَنْ تَرْجُمُونِ ۝٢٠ وَإِنْ لَّمْ تُؤْمِنُوا لِي فَاعْتَزِلُونِ ۝٢١
فَدَعَا رَبَّهُ أَنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ مُّجْرِمُونَ ۝٢٢ فَأَسْرِ بِعِبَادِي لَيْلًا
إِنَّكُمْ مُّتَّبَعُونَ ۝٢٣ وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا ۖ إِنَّهُمْ جُنْدٌ مُّغْرَقُونَ ۝٢٤
كَمْ تَرَكُوا مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُونٍ ۝٢٥ وَّزُرُوعٍ وَّمَقَامٍ كَرِيمٍ ۝٢٦

وقف لازم | وقف لازم | وقف لازم | السجدة

(5) ہم ہر پختہ اور مضبوط کام کا فیصلہ خود کرتے ہیں، بلاشبہ ہم ہی ہیں رسول بھیجنے والے۔

(6) اے رسول (ﷺ)! ہم جن کی طرف رسول بھیجتے ہیں، ان پر آپ کے رب کی رحمت کرنے کے لیے بھیجتے ہیں۔ بلاشبہ وہی ہے اپنے بندوں کی باتیں خوب سننے والا اور ان کے کاموں اور نیتوں کو خوب جاننے والا۔ ان میں سے کوئی چیز اس سے چھپی ہوئی نہیں۔

(7) وہ آسمانوں کا رب ہے، زمین کا رب ہے اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے، اس کا بھی رب ہے۔ اگر تم اس پر یقین رکھتے ہو تو میرے رسول ﷺ پر بھی ایمان لاؤ۔ (8) اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے۔ اس کے سوا کوئی زندہ کرنے والا ہے نہ مارنے والا۔ وہی تمھارا اور تمھارے اگلے باپ دادا کا رب ہے۔ (9) یہ مشرک اس پر یقین نہیں رکھتے بلکہ وہ اس بارے میں شک میں مبتلا ہیں اور اپنے باطل میں پڑے اس سے غفلت برت رہے ہیں۔ (10) لہٰذا اے رسول (ﷺ)! آپ اپنی قوم پر جلد آنے والے عذاب کا انتظار کریں جس دن آسمان واضح دھواں لائے گا جسے شدتِ بھوک سے وہ خود اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے۔ (11) جو آپ کی ساری قوم کو گھیر لے گا اور ان سے کہا جائے گا: یہ عذاب جو تم پر آیا ہے، نہایت دردناک عذاب ہے۔ (12) تو وہ اپنے رب سے گڑگڑاتے ہوئے عرض کریں گے: اے ہمارے رب! یہ عذاب ہم سے دور کر دے جو تو نے ہم پر بھیجا ہے۔ اگر تو نے اسے ہم سے دور کر دیا تو ہم ضرور تجھ پر اور تیرے رسول پر ایمان لائیں گے۔ (13) وہ کیسے نصیحت حاصل کریں گے اور اپنے رب کی طرف رجوع کریں گے، حالانکہ ان کے پاس رسول آ گیا ہے جس کی رسالت بالکل واضح ہے اور وہ اس کی سچائی اور امانت کو بھی جان چکے ہیں؟ (14) پھر بھی انھوں نے اس کی تصدیق سے منہ پھیرا اور اس کے بارے میں کہا: وہ تو سکھایا پڑھایا ہوا ہے جسے کوئی اور سکھاتا ہے، وہ رسول نہیں ہے، نیز آپ کے بارے میں کہا: وہ تو دیوانہ ہے۔ (15) بلاشبہ ہم جب تم سے عذاب تھوڑا سا دور کر دیں گے تو یقیناً تم دوبارہ کفر اور جھٹلانے کی راہ پر چل نکلو گے۔ (16) اے رسول (ﷺ)! ان کے بارے میں اس دن کا انتظار کریں جس دن ہم آپ کی قوم کے کافروں کو بڑی سخت پکڑ پکڑیں گے اور وہ ہے بدر کا دن۔ بلاشبہ ہم ان سے ان کے اللہ کے ساتھ کفر کرنے اور اس کے رسول ﷺ کو جھٹلانے کا ضرور بدلہ لیں گے۔ (17) یقیناً ان سے پہلے ہم نے فرعون کی قوم کو آزمایا اور ان کے پاس اللہ کی طرف سے نہایت معزز رسول، یعنی موسیٰ علیہ السلام آئے جنھوں نے انھیں اللہ تعالیٰ کی توحید اور عبادت کی دعوت دی۔ (18) موسیٰ علیہ السلام نے فرعون اور اس کی قوم سے کہا: بنی اسرائیل کو میرے حوالے کر دو۔ وہ اللہ کے بندے ہیں، تمھیں کوئی حق نہیں کہ انھیں غلام بناؤ۔ بلاشبہ میں تمھاری طرف اللہ کا رسول ہوں۔ مجھے جو بات تم تک پہنچانے کا حکم ہے، اس میں امانت دار ہوں۔ میں اس میں ذرا کمی بیشی نہیں کرتا۔ (19) تم اللہ کی عبادت چھوڑ کر اور اس کے بندوں پر اپنی بڑائی کا اظہار کر کے اس کے سامنے سرکشی نہ کرو، بلاشبہ میں تمھارے پاس کھلی دلیل لانے والا ہوں۔ (20) بلاشبہ میں نے اپنے اور تمھارے رب کی پناہ لے لی ہے اس بات سے کہ تم مجھے سنگسار کر دو۔ (21) اگر تم میری لائی ہوئی بات کی تصدیق نہیں کرتے تو مجھ سے الگ ہی رہو اور کسی برے ارادے سے میرے قریب نہ آؤ۔ (22) پھر موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا کی کہ یہ ساری قوم، یعنی فرعون اور اس کے سردار مجرم لوگ ہیں جو جلد عذاب کے حقدار ہیں۔ (23) تو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا کہ اپنی قوم کو لے کر راتوں رات نکل جا اور یہ بھی بتا دیا کہ فرعون اور اس کی قوم ان کا پیچھا ضرور کریں گے۔ (24) جب انھوں نے اور بنی اسرائیل نے سمندر (بحیراتِ مُرّہ) کو عبور کر لیا تو اللہ تعالیٰ نے انھیں حکم دیا کہ سمندر کو ساکن چھوڑ جاؤ، بلاشبہ فرعون اور اس کا لشکر اسی سمندر میں ڈوب کر ہلاک ہونے والے ہیں۔ (25) فرعون اور اس کی قوم نے اپنے پیچھے کتنے ہی باغات اور جاری چشمے چھوڑے! (26) اور انھوں نے اپنے پیچھے کتنی ہی کھیتیاں اور عمدہ ٹھکانے چھوڑے!

فوائد: ❀ رسولوں کا مبعوث ہونا اور قرآن کا نازل ہونا، بندوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کی نشانی ہے۔ ❀ انبیاء علیہم السلام کی بعثت کمزوروں کو مغرور طاقتوروں کی غلامی سے آزادی دلانے کے لیے تھی۔ ❀ مومن پر فرض ہے کہ وہ اپنے رب کی پناہ پکڑے کہ وہ اسے اس کے دشمن سے محفوظ رکھے۔ ❀ کافر جب دعوتِ دین قبول نہ کریں اور اہلِ ایمان سے لڑائی کریں تو ان کے خلاف بددعا کرنا جائز اور مستحب ہے۔

وَّنَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ ﴿٢٧﴾ كَذٰلِكَ ۖ وَاَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ﴿٢٨﴾
فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ﴿٢٩﴾ وَلَقَدْ
نَجَّيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ﴿٣٠﴾ مِنْ فِرْعَوْنَ ۭ اِنَّهٗ
كَانَ عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿٣١﴾ وَلَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ عَلٰي عِلْمٍ عَلَى
الْعٰلَمِيْنَ ﴿٣٢﴾ وَاٰتَيْنٰهُمْ مِّنَ الْاٰيٰتِ مَا فِيْهِ بَلٰٓؤٌا مُّبِيْنٌ ﴿٣٣﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَاۗءِ
لَيَقُوْلُوْنَ ﴿٣٤﴾ اِنْ هِيَ اِلَّا مَوْتَتُنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُنْشَرِيْنَ ﴿٣٥﴾
فَاْتُوْا بِاٰبَاۗىِٕنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٣٦﴾ اَهُمْ خَيْرٌ اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ ۙ وَّ
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ اَهْلَكْنٰهُمْ ۡ اِنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿٣٧﴾ وَمَا
خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ﴿٣٨﴾ مَا خَلَقْنٰهُمَآ اِلَّا
بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٩﴾ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ
مِيْقَاتُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٤٠﴾ يَوْمَ لَا يُغْنِيْ مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى شَيْـــًٔا وَّلَا
هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿٤١﴾ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿٤٢﴾
اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ﴿٤٣﴾ طَعَامُ الْاَثِيْمِ ﴿٤٤﴾ كَالْمُهْلِ ۚ يَغْلِيْ
فِي الْبُطُوْنِ ﴿٤٥﴾ كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ ﴿٤٦﴾ خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰى سَوَاۗءِ
الْجَحِيْمِ ﴿٤٧﴾ ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَاْسِهٖ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيْمِ ﴿٤٨﴾

ع 1 29 14 — ع 2 13 15

(27) اور انھوں نے اپنے پیچھے کتنی ہی آرام کی چیزیں چھوڑیں جن میں وہ عیش کر رہے تھے! (28) ان کے ساتھ اسی طرح ہوا جیسے تمھیں بتایا گیا ہے اور ہم نے ان کے باغات، چشموں، کھیتیوں اور ٹھکانوں کا دوسری قوم، یعنی بنی اسرائیل کو وارث بنا دیا۔ (29) پھر فرعون اور اس کی قوم کے غرق ہونے پر نہ تو زمین و آسمان روئے اور نہ انھیں مہلت ہی ملی کہ وہ توبہ کرتے۔ (30) یقیناً ہم نے بنی اسرائیل کو ذلت آمیز عذاب سے نجات دی، جبکہ فرعون اور اس کی قوم ان کے بیٹوں کو قتل کرتے اور ان کی عورتوں (بیٹیوں) کو زندہ رکھتے تھے۔ (31) ہم نے انھیں فرعون کے عذاب سے نجات دی۔ بلاشبہ وہ نہایت مغرور اور اللہ کے حکم اور اس کے دین سے سرکشی کرنے والا تھا۔ (32) یقیناً ہم نے اپنے علم کی بنا پر بنی اسرائیل کو ان کے انبیاء کی کثرت کی وجہ سے ان کے زمانے کے تمام لوگوں میں چن لیا۔ (33) ہم نے انھیں دلائل اور نشانیاں عطا کیں جن کے ساتھ ہم نے موسیٰ علیہ السلام کی تائید کی، اُن میں ان کے لیے ظاہری انعامات تھے جیسے من وسلویٰ وغیرہ۔ (34) بلاشبہ یہ جھٹلانے والے مشرک تو دوبارہ اٹھائے جانے کا انکار کرتے ہوئے یہی کہتے ہیں: (35) ہمارا مرنا تو صرف پہلی بار ہی ہے، پھر اس کے بعد کوئی زندگی نہیں اور اس موت کے بعد ہمیں اٹھایا نہیں جائے گا۔ (36) لہٰذا اے محمد! آپ اور آپ کے پیروکار ہمارے فوت شدہ باپ دادے زندہ کر کے لے آئیں، اگر تم اپنے اس دعوے میں سچے ہو کہ اللہ تعالیٰ فوت ہو جانے والوں کو حساب کتاب اور جزا سزا کے لیے زندہ کر کے دوبارہ اٹھائے گا۔ (37) اے رسول (ﷺ)! کیا آپ کو جھٹلانے والے یہ مشرک قوت اور دفاع میں زیادہ بہتر ہیں یا قومِ تُبّع اور ان سے پہلے آنے والے جیسے عاد اور ثمود۔ ہم نے ان سب کو ہلاک کر دیا، یقیناً وہ مجرم تھے۔ (38) اور ہم نے آسمانوں، زمین اور ان کے درمیان کی چیزوں کو کھیل کے طور پر پیدا نہیں کیا۔ (39) ہم نے آسمانوں اور زمین کو کسی عظیم حکمت کے تحت پیدا کیا ہے مگر مشرکوں کی اکثریت یہ نہیں جانتی۔ (40) بلاشبہ قیامت کا دن جس میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کرے گا، تمام مخلوقات کے لیے طے شدہ وقت ہے جس میں اللہ تعالیٰ انھیں جمع کرے گا۔ (41) اس دن کوئی قریبی اپنے کسی عزیز کو نہ کوئی دوست اپنے کسی دوست کو کوئی نفع دے گا اور نہ وہ اللہ کے عذاب سے بچ سکیں گے کیونکہ اس دن بادشاہی صرف اللہ کی ہوگی۔ کوئی اس کا دعویٰ کرنے کی جرأت نہیں کرے گا۔

(42) ہاں لوگوں میں سے جس پر اللہ تعالیٰ نے رحم کیا، وہ ضرور اپنے ان نیک اعمال سے فائدہ اٹھائے گا جو اس نے آگے بھیجے۔ بلاشبہ اللہ ہی سب پر غالب ہے، اس پر کوئی غالب نہیں آ سکتا۔ وہ اپنے توبہ کرنے والے بندوں پر خوب رحم کرنے والا ہے۔

جب اللہ تعالیٰ نے قیامت کا ذکر کیا تو ساتھ ہی یہ بھی ذکر کر دیا کہ جزا کے اعتبار سے لوگوں کے مختلف گروہ ہوں گے، چنانچہ فرمایا:

(43) بلاشبہ زقّوم (تھوہر) کا درخت جسے اللہ تعالیٰ نے جہنم کی تہ میں اگایا ہے۔

(44) وہ بہت بڑے گناہ والے، یعنی کافر کا کھانا ہے، وہ اس کے خبیث پھل سے کھائے گا۔

(45) یہ پھل کالے تیل کی طرح ہوگا جو اپنی حرارت کی شدت کی وجہ سے ان کے پیٹوں میں کھولے گا۔

(46) اس طرح جیسے انتہا درجے کا گرم پانی کھولتا ہے۔ (47) اور آگ کے داروغوں سے کہا جائے گا: اسے پکڑ لو اور پھر سختی سے گھسیٹتے ہوئے اسے جہنم کے درمیان لے جاؤ۔

(48) پھر اس عذاب پانے والے کے سر پر سخت گرم پانی ڈالو اور اس کے عذاب میں وقفہ نہ آنے پائے۔

فوائد: ❀ کائنات کافر کی موت پر غمگین نہیں ہوتی کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بے قیمت ہوتا ہے۔ ❀ آسمانوں اور زمین کی پیدائش کمال حکمت کے لیے ہے جس سے ملحد (بے دین) بے خبر ہی رہتے ہیں۔ ❀ کافر کو جسمانی اور روحانی دونوں طرح کا عذاب دیا جائے گا۔

ذُقْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ ﴿۴۹﴾ اِنَّ هٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهٖ
تَمْتَرُوْنَ ﴿۵۰﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ ﴿۵۱﴾ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۵۲﴾
يَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿۵۳﴾ كَذٰلِكَ وَزَوَّجْنٰهُمْ
بِحُوْرٍ عِيْنٍ ﴿۵۴﴾ يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِيْنَ ﴿۵۵﴾ لَا يَذُوْقُوْنَ
فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى ۚ وَوَقٰىهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿۵۶﴾
فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۵۷﴾ فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ
بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾ فَارْتَقِبْ اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ ﴿۵۹﴾

3 ع 17 16

سُوْرَةُ الْجَاثِيَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سَبْعٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
حٰمٓ ﴿۱﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾ اِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳﴾ وَفِيْ خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ
اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۴﴾ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَآ اَنْزَلَ
اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَ
تَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۵﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا
عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۚ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَ اللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۶﴾

(49) اور اسے ذلیل کرنے کے لیے کہا جائے گا: یہ دردناک عذاب چکھ، تو بڑا باعزت بنتا تھا، قوم میں تیری گستاخی کا کوئی سوچ بھی نہ سکتا تھا۔

(50) بلاشبہ یہ وہی عذاب ہے جس کے قیامت کے دن واقع ہونے پر تم شک میں پڑے تھے۔ اب اس کا نظارہ کر کے تو تمھارا شک ختم ہوگیا۔

(51) بلاشبہ اپنے رب کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچ کر اس سے ڈرنے والے اپنی جائے قیام میں ہر پریشانی سے امن وچین میں ہوں گے۔

(52) وہ باغوں اور جاری چشموں میں ہوں گے۔

(53) وہ جنت میں باریک اور موٹا ریشم پہنیں گے۔ وہ ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہوں گے اور ان میں سے کوئی دوسرے کی گدی نہیں دیکھ پائے گا۔ (54) جس طرح ہم نے ان پر مذکورہ بالا احسانات کیے، اسی طرح جنت میں ان کے نکاح خوبصورت عورتوں سے کر دیں گے جن کی آنکھیں بڑی بڑی ہوں گی، جن کی سفیدی نہایت سفید اور سیاہی نہایت سیاہ ہوگی۔

(55) اس (جنت) میں وہ اپنے خادموں کو بلائیں گے تاکہ وہ انھیں ہر طرح کے پھل پیش کریں جو وہ چاہیں گے جبکہ ان کے ختم ہونے اور ان سے نقصان پہنچنے کا انھیں کوئی ڈر نہ ہوگا۔ (56) وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ انھیں اس میں موت نہیں آئے گی، سوائے اس پہلی موت کے جس سے انھیں دنیا میں واسطہ پڑا اور ان کا رب انھیں آگ کے عذاب سے بچائے گا۔ (57) مذکورہ مقام، یعنی انھیں جنت میں داخل کرنا اور جہنم سے بچانا، آپ کے رب کے فضل واحسان سے انھیں ملنے والی ایسی عظیم کامیابی ہے کہ کوئی کامیابی اس کے برابر نہیں ہوسکتی۔ (58) اے رسول (ﷺ)! ہم نے اس قرآن کو آپ کی عربی زبان میں نازل کر کے نہایت آسان اور سہل کر دیا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔ (59) چنانچہ آپ اپنی فتح اور ان کی تباہی کا انتظار کریں، بلاشبہ وہ آپ کی ہلاکت کے انتظار میں ہیں۔

سورۂ جاثیہ مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: شرعی آیات اور کائنات میں پھیلی نشانیوں کی تخلیق کے احوال کا بیان، نیز دوبارہ اٹھائے جانے کے منکر متکبروں کی کٹ حجتیوں کا رد اور ان کو ڈرانا۔

تفسیر: (1) ﴿حٰمٓ﴾ اس طرح کے حروف پر بحث سورۂ بقرہ کے شروع میں گزر چکی ہے۔

(2) قرآن مجید اس اللہ کا نازل کیا ہوا ہے جو سب پر غالب ہے، اس پر کوئی غالب نہیں آسکتا اور وہ اپنی تخلیق، تقدیر اور تدبیر میں کمال حکمت والا ہے۔

(3) بلاشبہ آسمانوں اور زمین میں ایمان والوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی قدرت اور وحدانیت کے یقینی دلائل ہیں کیونکہ وہی آیتوں سے نصیحت حاصل کرتے ہیں۔

(4) اور اے لوگو! تمھیں نطفے سے، پھر جمے ہوئے خون سے اور پھر گوشت کے لوتھڑے سے پیدا کرنے اور زمین پر چلنے والے جانوروں کی پیدائش میں، جنھیں اللہ تعالیٰ نے پھیلا دیا ہے، اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے دلائل ہیں، یہ یقین رکھنے والوں کے لیے کہ اللہ تعالیٰ ہی پیدا کرنے والا ہے۔ (5) دن اور رات کے ایک دوسرے کے بعد آنے جانے میں اور اس بارش میں جو اللہ تعالیٰ نے آسمان سے اتاری، پھر اس کے ذریعے سے زمین میں نباتات اگائیں جبکہ اس سے پہلے وہ بنجر تھی اور اس میں کوئی نباتات نہیں تھیں، اور ہواؤں کو تمھارے فوائد کے لیے کبھی ایک سمت سے اور کبھی دوسری سمت سے چلانے میں عقل مند قوم کے لیے نشانیاں ہیں، وہ ان سے اللہ کی وحدانیت اور اس کی دوبارہ اٹھانے کی قدرت پر اور اس بات پر دلیل لیتے ہیں کہ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (6) اے رسول (ﷺ)! یہ آیتیں اور دلائل ہم آپ پر حق کے ساتھ تلاوت کرتے ہیں، پھر بھی اگر یہ اللہ کے اس کلام پر ایمان نہیں لاتے جو اس کے بندے پر اُتارا گیا اور اس کے دلائل کو نہیں مانتے تو اس کے بعد وہ کس کلام پر ایمان لائیں گے اور اس کے بعد کن دلائل کی تصدیق کریں گے؟

فوائد: ❀ عظیم اور بڑی کامیابی آگ سے نجات پانا اور جنت میں داخل ہونا ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ نے قرآن کے الفاظ اور معانی کو اپنے بندوں کے لیے آسان کر دیا ہے۔

وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ۝٧ يَّسْمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا
كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝٨ وَاِذَا عَلِمَ مِنْ اٰيٰتِنَا شَيْـًٔا
اتَّخَذَهَا هُزُوًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝٩ مِنْ وَّرَاۗىِٕهِمْ جَهَنَّمُ ۚ
وَلَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوْا شَيْـًٔا وَّلَا مَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَاۗءَ ۚ
وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝١٠ هٰذَا هُدًى ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ
عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ۝١١ اَللّٰهُ الَّذِيْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ
فِيْهِ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝١٢ وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا
فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ
لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝١٣ قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ
اَيَّامَ اللّٰهِ لِيَجْزِيَ قَوْمًۢا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝١٤ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا
فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَسَاۗءَ فَعَلَيْهَا ۚ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ۝١٥ وَلَقَدْ
اٰتَيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ
وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلَي الْعٰلَمِيْنَ ۝١٦ وَاٰتَيْنٰهُمْ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْٓا
اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّ رَبَّكَ
يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝١٧

ع 1 11 17

(7) اللہ کا عذاب اور بہت بڑی تباہی و ہلاکت ہے ہر سخت جھوٹے بہت بڑے گناہ گار کے لیے۔ (8) یہ کافر قرآن کی آیتیں سنتا ہے جو اس کے سامنے پڑھی جاتی ہیں، پھر بھی حق کی پیروی سے اپنے آپ میں تکبر کرتے ہوئے اپنے پچھلے کفر اور گناہوں پر اڑا رہتا ہے، یوں جیسے اس نے وہ آیتیں سنی ہی نہیں جو اس کے سامنے پڑھی گئیں، لہٰذا اے رسول (ﷺ)! آپ اسے اس چیز کی خبر دے دیں جو آخرت میں اسے بری لگے گی، اور وہ دردناک عذاب ہے جو آخرت میں اس کا انتظار کر رہا ہے۔ (9) جب اسے قرآن کی کوئی چیز (حکم اور آیت وغیرہ) پہنچتی ہے تو وہ اس سے ٹھٹھا کرتا اور اس کا مذاق اڑاتا ہے۔ یہی لوگ جو قرآن کا مذاق اڑانے کی عادت کا شکار ہیں، ان کے لیے قیامت کے دن رسوا کرنے والا عذاب ہے۔ (10) ان کے آگے دوزخ کی آگ ہے جو آخرت میں ان کا انتظار کر رہی ہے اور جو اموال انھوں نے کمائے ہیں، وہ اللہ (کے عذاب) سے بچانے میں ان کے کسی کام نہ آئیں گے اور جن بتوں کو انھوں نے اللہ کے سوا کارساز بنا کر ان کی عبادت کی، وہ بھی ان سے کوئی عذاب دور نہ کر سکیں گے اور ان کے لیے قیامت کے دن بہت بڑا عذاب ہے۔ (11) یہ کتاب جسے ہم نے اپنے رسول محمد (ﷺ) پر اتارا ہے، حق کی راہ دکھانے والی ہے اور جو لوگ اپنے رب کی ان آیتوں کا انکار کرتے ہیں جو اس کے رسول ﷺ پر اتاری گئیں، ان کے لیے نہایت دردناک اور تکلیف دہ سخت عذاب ہے۔ (12) اے لوگو! اکیلا اللہ ہی ہے جس نے سمندر تمھارے تابع کر دیا تاکہ اس کے حکم سے کشتیاں اس میں چلیں اور تاکہ تم کمائی کے جائز طریقوں سے اس کا فضل تلاش کرو اور تاکہ تم اپنے آپ پر ہونے والی اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرو۔ (13) اس پاک ذات نے آسمانوں میں موجود سورج، چاند، ستاروں کو اور زمین میں موجود دریاؤں، درختوں اور پہاڑوں وغیرہ کو تمھارے کام میں لگا دیا ہے۔ یہ ساری نعمتیں اس کے فضل و احسان کا نتیجہ ہیں۔ بلاشبہ ان سب کو تمھارے کام میں لگانے میں اللہ تعالیٰ کی قدرت اور وحدانیت کے یقینی دلائل ہیں ان لوگوں کے لیے جو اس کی آیتوں میں غور و فکر کرتے اور ان سے نصیحت حاصل کرتے ہیں۔ (14) اے رسول (ﷺ)! ان لوگوں سے کہہ دیں جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور اس کے رسول کی تصدیق کی: جن کافروں نے تمھارے ساتھ برا سلوک کیا ہے، ان سے درگزر کرو، وہ جنھیں اللہ کی نعمتوں یا اس کی سزاؤں کی کوئی پروا نہیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اس کے ان اعمال کا بدلہ دے گا جو اس نے دنیا میں کیے ہوں گے، صبر کرنے والے مومنوں کو بھی اور زیادتی کرنے والے کافروں کو بھی۔ (15) جس نے کوئی نیک عمل کیا، اس کے نیک عمل کا پھل اسے ہی ملے گا، اللہ اس کے عمل سے بے نیاز ہے اور جس نے برے عمل کیے تو اس کے برے اعمال کے نتیجے میں سزا بھی اسے ہی ملے گی۔ اللہ تعالیٰ کو اس کی برائی کا کوئی نقصان نہیں، پھر تم آخرت میں ہماری ہی طرف لوٹائے جاؤ گے تاکہ ہم ہر ایک کو وہ بدلہ دیں جس کا وہ حق دار ہے۔ (16) یقیناً ہم نے بنی اسرائیل کو تورات اور اس کے حکم کے مطابق لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے کی صلاحیت عطا کی اور ہم نے زیادہ تر انبیاء انھی میں سے، یعنی ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے بھیجے۔ ہم نے انھیں طرح طرح کی پاکیزہ روزیاں عطا کیں اور انھیں ان کے زمانے کے لوگوں پر فضیلت بخشی۔ (17) ہم نے انھیں ایسے دلائل دیے جو حق کو باطل سے واضح کرتے ہیں، پھر انھوں نے اختلاف اس وقت کیا جب ہمارے نبی محمد ﷺ کی بعثت سے ان پر حجتیں قائم ہو چکی تھیں۔ اس اختلاف پر انھیں صرف ان کی اس سرکشی نے آمادہ کیا جو وہ ریاست اور اقتدار حاصل کرنے کے لیے ایک دوسرے کے خلاف کرتے تھے۔ اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ آپ کا رب قیامت کے دن ان کے درمیان اس چیز کے بارے میں فیصلہ فرمائے گا جس میں وہ دنیا میں اختلاف کرتے تھے اور وہ واضح کرے گا کہ کون حق پر تھا اور کون باطل پر۔

فوائد: ❀ جھوٹ بولنا، گناہوں پر اڑ جانا، تکبر اور غرور کرنا اور اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا مذاق اڑانا گمراہ لوگوں کی نشانیاں ہیں۔ ان صفات والے لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے وعید سنائی (سزا کی وارننگ دی) ہے۔ ❀ بندوں پر اللہ تعالیٰ کے انعامات بہت زیادہ ہیں، ان میں سے ایک انعام کائنات کی ہر چیز کو ان کے تابع کرنا ہے۔ ❀ نعمتیں بندوں سے اس معبود کے شکر کا تقاضا کرتی ہیں جس نے انھیں وہ نعمتیں عطا کی ہیں۔ ❀ ظالم جب تک زمین میں فساد برپا نہ کرے اور اللہ تعالیٰ کی حدیں پامال نہ کرے، اس وقت تک اس سے عفو و درگزر کرنا وہ عظیم اخلاق ہے جسے اختیار کرنے کا اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کو حکم دیا ہے، بشرطیکہ ان کے غالب گمان میں اس کا نتیجہ اچھا ہو۔

ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰى شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ
الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸﴾ اِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوْا عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ وَ
اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۚ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۹﴾
هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۲۰﴾ اَمْ
حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ ؕ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَ
خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا
كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۲﴾ اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ
عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنْ
يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَقَالُوْا مَا هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا
الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ
مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ﴿۲۴﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ
مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوا ائْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ ﴿۲۵﴾ قُلِ اللّٰهُ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ اِلٰى
يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾

ع 2 10 18 ع 3 5 19

(18) پھر ہم نے آپ کو اپنے دین کے اسی طریقے، دستور اور واضح راستے پر چلایا جس کا حکم ہم نے آپ سے پہلے رسولوں کو دیا تھا۔ آپ ایمان اور نیک اعمال کی طرف بلاتے ہیں، لہٰذا آپ اس شریعت کی پیروی کریں اور آپ ان لوگوں کی خواہشات کی پیروی نہ کریں جو حق نہیں جانتے کیونکہ ان کی خواہشات حق سے بھٹکانے والی ہیں۔

(19) بلاشبہ جو لوگ حق نہیں جانتے، اگر آپ نے ان کی خواہشات کی پیروی کی تو وہ آپ سے اللہ کا عذاب بالکل نہ روک سکیں گے۔ بے شک تمام امتوں اور قوموں کے ظالم ایک دوسرے کے حامی و ناصر اور مومنوں کے خلاف آپس میں مددگار ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ ان پرہیزگاروں کا مددگار ہے جو اس کے حکم ماننے والے اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچنے والے ہیں۔

(20) ہمارے رسول ﷺ پر نازل ہونے والا یہ قرآن بصیرت کی باتیں ہیں جن کے ذریعے لوگ حق کو باطل سے الگ کر کے دیکھتے ہیں اور یہ حق کی ہدایت، نیز یقین رکھنے والوں کے لیے رحمت ہے کیونکہ وہی اس سے صراطِ مستقیم کی راہنمائی لیتے ہیں تاکہ ان کا رب ان سے راضی ہو اور انھیں جنت میں داخل کرے اور آگ سے انھیں دور کر دے۔

(21) جو لوگ اپنے اعضاء سے کفر اور گناہ کماتے ہیں، کیا انھوں نے یہ گمان کر رکھا ہے کہ ہم انھیں جزا اور بدلے میں ان لوگوں کے برابر کر دیں گے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے، اس طرح کہ وہ دنیا و آخرت میں برابر ہوں گے؟ ان کا یہ فیصلہ نہایت برا اور احمقانہ ہے۔

(22) اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو کمال حکمت کے تحت پیدا کیا ہے اور ان دونوں کو بے کار نہیں بنایا تاکہ ہر انسان کو اس کے اچھے یا برے عمل کا بدلہ دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ ان کی نیکیوں میں کمی کر کے اور ان کے گناہوں میں اضافہ کر کے ان پر ظلم نہیں کرے گا۔

(23) اے رسول (ﷺ)! آپ اس شخص کو دیکھیں جو اپنی خواہشات کا پجاری ہے اور اس نے انھیں معبود کا درجہ دے رکھا ہے جن کی وہ کبھی مخالفت نہیں کرتا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نے اپنے علم کی بنا پر اسے گمراہ کر دیا ہے کیونکہ وہ گمراہی ہی کا حق دار ہے اور اس کے دل پر مہر لگا دی ہے، چنانچہ وہ اس طرح نہیں سن سکتا جو اس کے لیے نفع بخش ہو اور اللہ تعالیٰ نے اس کی آنکھ پر پردہ ڈال دیا ہے جو اس کے لیے حق دیکھنے میں رکاوٹ ہے۔ اب کون ہے جو اسے حق کی توفیق دے جبکہ اللہ تعالیٰ نے اسے گمراہ کر دیا؟ کیا تم خواہشاتِ نفس کی پیروی کے نقصان اور اللہ کی شریعت کی پیروی کے فائدے سامنے نہیں رکھتے؟

(24) موت کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے کے منکر کافروں نے کہا: زندگی، بس یہ دنیا کی زندگی ہی ہے، اس کے بعد کوئی زندگی نہیں۔ جو نسلیں مر جاتی ہیں، وہ واپس نہیں آتیں اور دوسری نسلیں زندہ ہو جاتی ہیں۔ ہمیں بس رات اور دن کی گردش مارتی ہے، حالانکہ ان کے پاس اپنے دوبارہ اٹھائے جانے کے انکار کا کوئی علم نہیں، وہ محض گمان کی پیروی کرتے ہیں۔ بلاشبہ محض گمان حق کے مقابلے میں کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔

(25) جب موت کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے کے منکر مشرکوں کے سامنے ہماری واضح آیات پڑھی جاتی ہیں تو ان کے پاس انکار کے لیے کوئی حجت اور دلیل نہیں ہوتی سوائے اس کے کہ وہ رسول ﷺ اور آپ کے ساتھیوں سے کہتے ہیں: اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو کہ موت کے بعد ہمیں دوبارہ زندہ کیا جائے گا تو ہمارے فوت شدہ باپ دادا کو زندہ کر کے دکھاؤ۔

(26) اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: اللہ تعالیٰ تمھیں پیدا کر کے زندہ کرتا ہے، پھر تمھیں موت دے گا، موت کے بعد پھر تمھیں حساب کتاب اور بدلہ دینے کے لیے قیامت کے دن جمع کرے گا۔ یہ وہ دن ہے جس کے آنے میں کوئی شک وشبہ نہیں لیکن زیادہ تر لوگ نہیں جانتے، اس لیے وہ نیک عمل کر کے اس کی تیاری نہیں کرتے۔

فوائد: ❀ شریعت کی پیروی کرنا واجب اور انسانوں کی خواہشات کی پیروی سے دور رہنا لازم ہے۔ ❀ مومن اور کافر جس طرح صفات میں برابر نہیں، اسی طرح ان کی جزا اور بدلہ بھی برابر نہیں۔ ❀ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو اپنی کمال حکمت کے تحت پیدا کیا جس سے مادہ پرست ملحد نا آشنا ہیں۔ ❀ خواہشات کی پیروی بندے کو ہلاک کر دیتی اور اسے توفیق کے اسباب سے محروم کر دیتی ہے۔

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّخْسَرُ
الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً ۚ كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰۤى اِلٰى كِتٰبِهَا ؕ
اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۸﴾ هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ
بِالْحَقِّ ؕ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ
الْمُبِيْنُ ﴿۳۰﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۫ اَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ
فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۱﴾ وَاِذَا قِيْلَ اِنَّ وَعْدَ
اللّٰهِ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيْهَا قُلْتُمْ مَّا نَدْرِيْ مَا السَّاعَةُ ۙ
اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا
عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَقِيْلَ الْيَوْمَ
نَنْسٰىكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ
مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۳۴﴾ ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّغَرَّتْكُمُ
الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۳۵﴾
فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۶﴾
وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۳۷﴾ ع 4 11 20

(27) اللہ تعالیٰ اکیلا ہی آسمانوں کا مالک ہے اور زمین کا بادشاہ بھی، اس لیے ان میں عبادت کا حق بھی اس کے سوا کسی کا نہیں۔ جس دن وہ قیامت قائم ہوگی جس میں اللہ تعالیٰ فوت شدگان کو حساب کتاب اور جزا وسزا کے لیے اٹھائے گا، تو اس دن باطل کو پوجنے والے بڑے نقصان میں ہوں گے جو غیر اللہ کی عبادت کرتے رہے اور حق کو جھٹلانے اور باطل کو ثابت کرنے کی کوشش کرتے رہے۔

(28) اے رسول (ﷺ)! آپ اس دن دیکھیں گے کہ ہر امت اپنے گھٹنوں کے بل گری انتظار میں ہوگی کہ اس کے ساتھ کیا سلوک ہوتا ہے۔ ہر امت کو اس کے اعمال نامے کی طرف بلایا جائے گا جسے محافظ فرشتوں نے لکھا ہوگا۔ اے لوگو! آج تمھیں ان اچھے اور برے اعمال کا بدلہ ملے گا جو تم دنیا میں کرتے تھے۔

(29) یہ ہماری کتاب جس میں ہمارے فرشتے تمھارے اعمال درج کرتے رہے، تم پر سچی گواہی دے گی، لہٰذا اسے پڑھو۔ بلاشبہ ہم نے محافظ فرشتوں کو حکم دے رکھا تھا کہ تم دنیا میں جو عمل کرتے ہو، وہ اسے لکھتے جائیں۔

(30) سو جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے تو ان کا پاک رب اپنی رحمت سے انھیں اپنی جنت میں داخل کرے گا۔ یہ جزا اور بدلہ جو اللہ تعالیٰ انھیں دے گا، یہی واضح کامیابی ہے جس کا مقابلہ کوئی کامیابی نہیں کرسکتی۔

(31) جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کیا، انھیں ڈانٹتے ہوئے ان سے کہا جائے گا: کیا تمھارے سامنے میری آیتیں نہیں پڑھی جاتی تھیں، پھر تم ان پر ایمان لانے میں اپنی ہتک محسوس کرتے تھے اور تم مجرم لوگ تھے جو کفر اور گناہ کماتے تھے؟

(32) جب تم سے کہا جاتا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ، جو اس نے اپنے بندوں سے کیا ہے کہ وہ انھیں قبروں سے اٹھائے گا اور بدلہ دے گا، برحق ہے جس میں کوئی شک وشبہ نہیں اور قیامت بلاشبہ حق ہے، لہٰذا اس کے لیے عمل کرو تو تم کہتے تھے: ہمیں نہیں پتا یہ قیامت کیا ہے۔ ہمیں بس ہلکا سا خیال آتا ہے کہ وہ آنے والی ہے مگر ہمیں یقین نہیں کہ وہ واقعی آئے گی۔

(33) دنیا میں جو کفر اور نافرمانیاں وہ کرتے رہے، وہ ان کے سامنے ظاہر ہو جائیں گی اور وہ عذاب ان پر ٹوٹ پڑے گا جس سے ڈرائے جانے پر وہ اس کا مذاق اڑاتے تھے۔

(34) اللہ تعالیٰ ان سے کہے گا: آج ہم تمھیں آگ میں چھوڑ کر بھول جائیں گے جیسے تم اس دن کی ملاقات کو بھولے رہے اور تم نے ایمان اور نیک اعمال کے ساتھ اس کی تیاری نہ کی۔ تمھارا ٹھکانا آگ ہے جس میں تم قیام کرو گے۔ تمھارے کوئی مددگار نہیں ہوں گے جو تم سے اللہ کا عذاب دور کرسکیں۔

(35) یہ عذاب جو تمھیں دیا جا رہا ہے، اس وجہ سے ہے کہ تم نے اللہ کی آیتوں کا مذاق اڑایا اور تم ان سے ٹھٹھا کرتے تھے۔ تمھیں زندگی کی لذتوں اور خواہشات نے دھوکے میں مبتلا کیے رکھا، چنانچہ اللہ کی آیتوں کا مذاق اڑانے والے یہ کافر آگ سے نہیں نکلیں گے بلکہ ہمیشہ ہمیشہ آگ میں جلتے رہیں گے اور انھیں دنیا کی زندگی کی طرف نہیں لوٹایا جائے گا کہ وہ نیک عمل کریں اور نہ ان کا رب ان سے راضی ہوگا۔

(36) سو ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جو آسمانوں، زمین اور تمام مخلوقات کا رب ہے۔

(37) آسمانوں اور زمین میں صرف اسی کی بڑائی اور عظمت ہے۔ وہ سب پر ایسا غالب ہے کہ کوئی اس پر غالب نہیں آسکتا۔ وہ اپنی تخلیق، تقدیر، تدبیر اور شریعت سازی میں کمال حکمت والا ہے۔

فوائد: ❀ قیامت کے دن کی ہولناکی اور دہشت کا بیان ہے۔ ❀ محض گمان حق کے مقابلے میں کوئی نفع نہیں دیتا، خصوصاً عقائد کے معاملے میں۔

❀ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا مذاق اڑانا کفر ہے۔

❀ دنیا کی لذتوں اور شہوات وخواہشات سے دھوکا کھانا انتہائی خطرناک ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ کے لیے کبریائی کی صفت ثابت ہے۔

سُوْرَةُ الْاَحْقَافِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

حٰمٓ ① تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ②
مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ
مُّسَمًّى ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَمَّآ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ③ قُلْ اَرَءَيْتُمْ
مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ
اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ؕ ائْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ
اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ④ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ
دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ⑤ وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّ
كَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ ⑥ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ
قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ⑦
اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَلَا تَمْلِكُوْنَ
لِيْ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ؕ كَفٰى بِهٖ
شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ؕ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ⑧

سورۂ احقاف مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: انسانوں کے نبوت و رسالت کے ضرورت مند ہونے کا بیان اور اس سے اعراض کرنے والوں کو ڈرانا۔

تفسیر: ① ﴿حٰمٓ﴾ اس طرح کے حروفِ مقطعات پر تفصیلی گفتگو سورۂ بقرہ کے شروع میں گزر چکی ہے۔

② قرآن مجید اس سب پر غالب اللہ کی طرف سے نازل کیا گیا ہے جس پر کوئی غالب نہیں آسکتا، جو اپنی تخلیق و تقدیر اور شریعت سازی میں کمال حکمت والا ہے۔

③ ہم نے آسمانوں، زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے، انھیں بے کار پیدا نہیں کیا بلکہ یہ سب ہم نے حق کے ساتھ کامل حکمتوں کے تحت بنایا ہے جن میں سے ایک حکمت یہ ہے کہ بندے اپنے رب کو ان چیزوں کے ذریعے سے پہچان کر صرف اس کی عبادت کریں، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور جتنی مدت کے لیے، جسے اللہ ہی جانتا ہے، اللہ تعالیٰ نے انھیں زمین میں ٹھہرایا ہے، وہ اس کے تقاضے پورے کریں۔ جن لوگوں نے اللہ کے ساتھ کفر کیا، وہ اس بات سے منہ پھیرے ہوئے ہیں جس سے انھیں اللہ کی کتاب میں ڈرایا گیا، وہ اس کی ذرا پروا نہیں کرتے۔

④ اے رسول (ﷺ)! حق سے منہ پھیرنے والے ان مشرکوں سے کہہ دیں: مجھے اپنے ان بتوں کی بابت بتلاؤ جن کی تم اللہ کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہو کہ انھوں نے زمین کے اجزاء میں سے کیا پیدا کیا ہے؟ کیا انھوں نے کوئی پہاڑ بنایا ہے؟ کوئی دریا پیدا کیا ہے؟ یا آسمانوں کی تخلیق میں اللہ کے ساتھ ان کا کوئی حصہ اور سانجھ ہے؟ اگر تمھارا یہ دعویٰ سچا ہے کہ تمھارے بت عبادت کے لائق ہیں تو میرے پاس کوئی کتاب لاؤ جو قرآن سے پہلے اللہ کی طرف سے اتاری گئی ہو (اور اس میں یہ لکھا ہو) یا پہلے لوگوں کا چھوڑا ہوا کوئی علم لاؤ جو نقل کیا جاتا ہو۔

⑤ اس سے بڑا گمراہ کوئی نہیں جو اللہ کو چھوڑ کر کسی بت کی عبادت کرتا ہے جو قیامت تک اس کی دعا قبول نہیں کرسکتا۔ یہ بت جن کی وہ اللہ کے سوا عبادت کرتے ہیں، اپنے عبادت گزاروں کی پکار سے بھی غافل ہیں، کجا وہ انھیں کوئی نفع یا نقصان پہنچا سکیں۔

⑥ باوجود اس کے کہ بت دنیا میں انھیں کوئی فائدہ نہیں دیتے مگر پھر بھی جب وہ قیامت کے دن جمع کیے جائیں گے تو وہ بت ان کے دشمن بن جائیں گے جو ان کی عبادت کرتے تھے اور ان سے براءت کا اظہار کریں گے اور اس بات سے انکار کردیں گے کہ انھیں ان کی عبادت کا کوئی علم تھا۔ ⑦ جب ہمارے رسول (ﷺ) پر نازل ہونے والی آیتیں ان کے سامنے پڑھی جاتی ہیں تو کافر اس قرآن کے بارے میں جو ان کے رسول (ﷺ) کے ذریعے سے ان کے پاس آیا، کہتے ہیں: یہ کھلا جادو ہے اور اللہ تعالیٰ کی وحی نہیں۔ ⑧ کیا وہ مشرک یہ کہتے ہیں: بلاشبہ محمد (ﷺ) نے یہ قرآن گھڑ لیا ہے اور اسے اللہ کی طرف منسوب کردیا ہے؟! اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: اگر میں نے اسے اپنی طرف سے گھڑا ہے اور اللہ تعالیٰ مجھے عذاب دینے کا ارادہ کرے تو تم مجھے کسی طرح بچا نہیں سکتے، پھر میں اس پر جھوٹ گھڑ کر اپنے آپ کو عذاب میں مبتلا کیوں کروں گا؟ اللہ تعالیٰ اس طعن کو خوب جانتا ہے جو تم قرآن پر کرتے ہو اور جو الزام مجھ پر لگاتے ہو۔ میرے اور تمھارے درمیان اسی کی گواہی کافی ہے اور وہی اپنے توبہ کرنے والے بندوں کے گناہوں کو بے حد معاف کرنے والا، ان پر نہایت مہربان ہے۔

فوائد: ❀ دعا کی قبولیت اللہ تعالیٰ کے وجود اور لائقِ عبادت ہونے کی واضح ترین دلیل ہے۔

❀ جس کی بھی اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کی گئی، وہ عبادت کرنے والے کافروں کے عمل کا انکار اور ان سے لاتعلقی ظاہر کرے گا۔

قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَآ اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ ۖ
اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ وَمَآ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝٩ قُلْ اَرَءَيْتُمْ
اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهٖ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِيْٓ
اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ
الظّٰلِمِيْنَ ۝١٠ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا
سَبَقُوْنَآ اِلَيْهِ ۭ وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ فَسَيَقُوْلُوْنَ هٰذَآ اِفْكٌ قَدِيْمٌ ۝١١
وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ۭ وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ
لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۠ وَبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ ۝١٢ اِنَّ
الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ
يَحْزَنُوْنَ ۝١٣ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ جَزَاۗءًۢ بِمَا كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ ۝١٤ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا ۭ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ
كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۭ وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ۭ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ
اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۙ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ
الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰي وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ
وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ۭ اِنِّىْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّىْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝١٥

ع 1 10 1

۹ اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہہ دیں جو آپ کی نبوت کو جھٹلاتے ہیں: میں کوئی پہلا رسول نہیں ہوں جسے اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے، کہ تم میری دعوت کو عجیب سمجھو۔ یقیناً مجھ سے پہلے بہت سے رسول گزر رہے ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ میرے ساتھ اور تمھارے ساتھ دنیا میں کیا کرے گا۔ میں تو صرف اس وحی کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف اللہ تعالیٰ کرتا ہے، اس لیے میں جو کچھ کہتا اور کرتا ہوں، وہ صرف اس کی وحی کے مطابق ہوتا ہے۔ میں تو صرف ڈرانے والا ہوں، تمھیں کھلم کھلا اللہ کے عذاب سے ڈراتا ہوں۔ ۱۰ اے رسول (ﷺ)! ان جھٹلانے والوں سے کہہ دیں: مجھے بتاؤ اگر یہ قرآن اللہ کی طرف سے ہوا اور تم نے اسے نہ مانا، اور بنی اسرائیل میں سے ایک گواہ، تورات کی اس کے بارے میں خوشخبری کی بنیاد پر، یہ گواہی بھی دے چکا کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے، پھر وہ اس پر ایمان بھی لے آیا ہو اور تم نے اس پر ایمان لانے سے انکار کیا ہو تو کیا تم اس وقت ظالم نہیں ہو گے؟! بلاشبہ اللہ تعالیٰ ظالم قوم کو قبولِ حق کی توفیق نہیں دیتا۔ ۱۱ جن لوگوں نے قرآن مجید کا اور جو ان کے رسول (ﷺ) ان کے پاس لائے، اس کا انکار کیا، انھوں نے ایمان والوں سے کہا: جو محمد (ﷺ) لائے ہیں، اگر یہ خیر کی طرف راہنمائی کرنے والا حق ہوتا تو اسے قبول کرنے میں یہ فقیر، غلام اور کمزور لوگ ہم سے آگے نہ بڑھ جاتے، چونکہ انھوں نے اس سے راہنمائی نہیں لی جو ان کے رسول (ﷺ) ان کے پاس لائے، اس لیے عنقریب وہ کہہ دیں گے: یہ جو کچھ ہمارے پاس لائے، یہ پرانا جھوٹ ہے اور ہم جھوٹ کی پیروی نہیں کرتے۔ ۱۲ اس قرآن سے پہلے تورات وہ کتاب تھی جسے اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام پر اتارا، اس حال میں کہ وہ پیشوا تھی جس کی حق میں پیروی کی جاتی تھی اور بنی اسرائیل میں سے جو اس پر ایمان لایا اور اس کی پیروی کی، اس کے لیے رحمت تھی۔ یہ قرآن جو عربی زبان میں محمد رسول اللہ ﷺ پر اتارا گیا ہے، یہ ایسی کتاب ہے جو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے تاکہ وہ اس کے ذریعے سے ان لوگوں کو ڈرائیں جنھوں نے اللہ کے ساتھ شرک اور نافرمانیاں کر کے اپنے آپ پر ظلم کیا اور وہ خوشخبری ہے ان نیکوکاروں کے لیے جنھوں نے اپنے خالق کے ساتھ بھی اچھے تعلقات رکھے اور اس کی مخلوق سے بھی اچھا برتاؤ کیا۔ ۱۳ بلاشبہ جن لوگوں نے کہا: ہمارا رب اللہ تعالیٰ ہے، اس کے سوا ہمارا کوئی رب نہیں، پھر ایمان اور نیک عمل پر ڈٹے رہے تو ان پر آخرت میں پیش آنے والے حادثات کا کوئی خوف ہوگا نہ دنیا کی ان چیزوں پر وہ غمگین ہوں گے جنھیں وہ نہیں پا سکے اور نہ اس پر پریشان ہوں گے جو وہ اپنے پیچھے چھوڑ آئے۔ ۱۴ یہی مذکورہ صفات والے لوگ جنتی ہیں جو اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہ ان کے ان نیک اعمال کا بدلہ ہوگا جو انھوں نے دنیا میں آگے بھیجے۔

۱۵ ہم نے انسان کو تاکیدی حکم دیا ہے کہ وہ اپنے والدین سے حسنِ سلوک کرے اور شریعت کے اصولوں کی مخالفت نہ کرتے ہوئے ان کی زندگی میں اور ان کے فوت ہونے کے بعد ان سے اچھا برتاؤ کرے، بالخصوص اپنی والدہ کے ساتھ جس نے مشقت کے ساتھ اسے (پیٹ میں) اٹھائے رکھا اور پھر مشقت کے ساتھ اسے جنم دیا۔ اس کے حمل اور دودھ چھڑانے کی ابتدائی مدت تیس ماہ ہے، یہاں تک کہ جب اس کی عقلی اور بدنی قوتیں درجۂ کمال کو پہنچ گئیں اور وہ چالیس سال کی عمر کو پہنچ گیا تو اس نے کہا: اے میرے رب! مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کی اور مجھے توفیق دے کہ میں ایسے نیک عمل کروں جن سے تو راضی ہو جائے اور تو انھیں مجھ سے قبول فرما لے، نیز میری اولاد کی اصلاح فرما، بلاشبہ میں تیرے حضور اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہوں اور میں تیری اطاعت میں جھکنے والا اور تیرے حکموں کے سامنے سرِ تسلیم خم کرنے والا ہوں۔

فوائد: ❀ اس بات کی وضاحت کہ نبیِ اکرم ﷺ غیب نہیں جانتے تھے، آپ کو بس اسی قدر علم ہوتا جس قدر اللہ تعالیٰ آپ کو اطلاع کر دیتا۔ ❀ سابقہ کتابوں میں ایسی چیزیں موجود ہیں جو ہمارے نبی ﷺ کی نبوت کی صداقت کی دلیل ہیں۔ ❀ استقامت اور ثابت قدمی کی فضیلت اور اسے اختیار کرنے والوں کے بدلے کا بیان۔ ❀ اسلام میں والدین سے حسنِ سلوک کا مقام و مرتبہ، خصوصاً والدہ کے ساتھ حسنِ سلوک کی اہمیت اور اس کی نافرمانی سے خبردار کیا گیا ہے۔

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَنَتَجَاوَزُ عَن سَيِّئَاتِهِمْ
فِي أَصْحَابِ الْجَنَّةِ ۖ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ ﴿١٦﴾ وَالَّذِي
قَالَ لِوَالِدَيْهِ أُفٍّ لَّكُمَا أَتَعِدَانِنِي أَنْ أُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُونُ
مِن قَبْلِي ۖ وَهُمَا يَسْتَغِيثَانِ اللَّهَ وَيْلَكَ آمِنْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ ۖ
فَيَقُولُ مَا هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿١٧﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ
الْقَوْلُ فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِم مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ ۖ إِنَّهُمْ
كَانُوا خَاسِرِينَ ﴿١٨﴾ وَلِكُلٍّ دَرَجَاتٌ مِّمَّا عَمِلُوا ۚ وَلِيُوَفِّيَهُمْ أَعْمَالَهُمْ
وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿١٩﴾ وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ ۖ
أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُم بِهَا ۚ فَالْيَوْمَ
تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ فِي
الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنتُمْ تَفْسُقُونَ ﴿٢٠﴾ وَاذْكُرْ أَخَا
عَادٍ ۖ إِذْ أَنذَرَ قَوْمَهُ بِالْأَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِن
بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ ۖ إِنِّي أَخَافُ
عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿٢١﴾ قَالُوا أَجِئْتَنَا لِتَأْفِكَنَا
عَنْ آلِهَتِنَا ۚ فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿٢٢﴾

ع 2 10 2

﴿16﴾ یہی وہ لوگ ہیں جن کے نیک اعمال کی صورت میں اچھے عمل ہم قبول کر لیتے ہیں اور ان کی برائیوں سے درگزر فرماتے ہیں اور ان پر ان کی پکڑ نہیں کرتے اور وہ لوگ اہلِ جنت میں سے ہیں۔ یہ وعدہ جو ان سے کیا گیا ہے، سچا وعدہ ہے جو ہر صورت میں پورا ہو کر رہے گا۔

جب اللہ تعالیٰ نے نیکی کا شوق دلانے کے لیے ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے والے کی مثال بیان کی تو والدین کی نافرمانی سے نفرت دلانے کے لیے ماں باپ کے نافرمان کی مثال بھی بیان کر دی، چنانچہ فرمایا:

﴿17﴾ جس نے اپنے والدین سے کہا: تم دونوں کے لیے تباہی ہو، کیا تم مجھے دھمکی دیتے ہو کہ مرنے کے بعد مجھے دوبارہ قبر سے زندہ کر کے نکالا جائے گا، حالانکہ کئی صدیاں گزر گئیں اور ان میں لوگ مرتے رہے اور ان میں سے کوئی ایک بھی زندہ کر کے نہیں اٹھایا گیا؟ اس کے والدین اللہ تعالیٰ سے فریاد کرتے رہے کہ وہ ان کے بیٹے کو ایمان کی ہدایت دے اور اپنے بیٹے سے کہتے رہے: اگر تو دوبارہ اٹھائے جانے پر ایمان نہ لایا تو تیرے لیے ہلاکت ہے، لہٰذا اس پر ایمان لے آ۔ دوبارہ اٹھائے جانے کا اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا اور برحق ہے جس میں کوئی شک وشبہ نہیں۔ وہ دوبارہ اٹھائے جانے کے انکار کو دہراتے ہوئے کہتا ہے: یہ دوبارہ اٹھائے جانے کے بارے میں جو کچھ بھی کہا جاتا ہے، یہ پہلوں کی کتابوں اور کہانیوں سے نقل ہوتا چلا آ رہا ہے، اللہ تعالیٰ سے ثابت نہیں۔

﴿18﴾ یہی وہ لوگ ہیں جو پہلی امتوں کے ان جنوں اور انسانوں میں شامل ہیں جن پر عذاب واجب ہو گیا۔ بلاشبہ وہ خسارے میں ہیں کہ انھوں نے اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو آگ میں داخل کر کے نقصان میں ڈال لیا۔

﴿19﴾ جنتی اور دوزخی دونوں گروہوں کے لیے ان کے اعمال کے مطابق درجے ہیں۔ جنت والوں کے درجے اونچے ہیں اور آگ والوں کے درجے جہنم کے نچلے طبقات ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ انھیں ان کے عملوں کی پوری پوری جزا دے۔ قیامت کے دن ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا، نہ ان کی نیکیاں کم کر کے نہ گناہ زیادہ کر کے۔

﴿20﴾ جس دن اللہ کے ساتھ کفر کرنے اور اس کے رسولوں کو جھٹلانے والوں کو آگ پر پیش کیا جائے گا تاکہ انھیں اس میں عذاب دیا جائے اور انھیں ڈانٹنے اور سرزنش کرنے کے لیے ان سے کہا جائے گا: تم نے اپنی نیکیاں دنیا کی زندگی ہی میں ختم کر دیں اور تم نے اس کی لذتوں سے خوب فائدہ حاصل کیا۔ رہا آج کا دن تو اس میں تمھیں ایسا عذاب دیا جائے گا جو تمھیں ذلیل ورسوا کرے گا جس کا سبب تمھارا زمین میں ناحق تکبر کرنا اور کفر اور گناہوں کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے باہر ہونا ہے۔

﴿21﴾ اے رسول (ﷺ)! عاد کے نسبی بھائی ہود (علیہ السلام) کو یاد کریں جب انھوں نے اپنی قوم کو اللہ کا عذاب ان پر ٹوٹ پڑنے سے ڈرایا جبکہ وہ جزیرۂ عرب کے جنوب میں واقع ٹیلوں (احقاف) میں اپنے گھروں میں تھے۔ یقیناً ہود (علیہ السلام) سے پہلے اور بعد میں بھی اپنی اپنی قوم کو ڈرانے والے کئی رسول گزرے، اس حال میں کہ وہ اپنی قوموں سے کہتے رہے: تم صرف اکیلے اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی اور کی عبادت نہ کرو۔ اے قوم! بلاشبہ میں تم پر بڑے دن، یعنی قیامت کے عذاب کا خوف کھاتا ہوں۔

﴿22﴾ ان سے ان کی قوم نے کہا: کیا آپ ہمیں ہمارے معبودوں کی عبادت سے پھیرنے اور ہٹانے کے لیے آئے ہیں؟! آپ ہرگز ایسا نہیں کر سکتے۔ آپ جو دعویٰ کرتے ہیں، اگر اس میں سچے ہیں تو وہ عذاب لے آئیں جس کی آپ ہمیں دھمکی دیتے ہیں۔

فوائد: ❀ دنیا کی لذتوں میں حد سے زیادہ مشغول ہونے کے خطرات کا بیان، کیونکہ وہ آخرت سے غافل کر دیتی ہیں۔

❀ تکبر اور گناہ کرنے والوں کے لیے سخت وعید بیان ہوئی ہے۔

قَالَ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۫ وَ اُبَلِّغُكُمْ مَّاۤ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَلٰكِنِّیْۤ
اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ﴿۲۳﴾ فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِیَتِهِمْ ۙ
قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ؕ بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ ؕ رِیْحٌ
فِیْهَا عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۲۴﴾ تُدَمِّرُ كُلَّ شَیْءٍۭ بِاَمْرِ رَبِّهَا
فَاَصْبَحُوْا لَا یُرٰۤى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِی الْقَوْمَ
الْمُجْرِمِیْنَ ﴿۲۵﴾ وَ لَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِیْمَاۤ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِیْهِ
وَ جَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَّ اَبْصَارًا وَّ اَفْـِٕدَةً ۖ فَمَاۤ اَغْنٰى عَنْهُمْ
سَمْعُهُمْ وَ لَاۤ اَبْصَارُهُمْ وَ لَاۤ اَفْـِٕدَتُهُمْ مِّنْ شَیْءٍ اِذْ
كَانُوْا یَجْحَدُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَ حَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ
یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۲۶﴾ ع وَ لَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى ع 3 6 3
وَ صَرَّفْنَا الْاٰیٰتِ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَلَوْ لَا نَصَرَهُمُ
الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً ؕ بَلْ ضَلُّوْا
عَنْهُمْ ۚ وَ ذٰلِكَ اِفْكُهُمْ وَ مَا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَ اِذْ صَرَفْنَاۤ
اِلَیْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ یَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ
قَالُوْۤا اَنْصِتُوْا ۚ فَلَمَّا قُضِیَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِیْنَ ﴿۲۹﴾

(23) اس (ہود) نے کہا: عذاب کے وقت کا علم صرف اللہ کو ہے، مجھے اس کا کوئی علم نہیں۔ میں تو صرف رسول ہوں۔ تمھاری طرف جو کچھ دے کر بھیجا گیا ہوں، تمھیں وہ پہنچا تا ہوں لیکن میں دیکھتا ہوں کہ تم اپنے فائدے والے کام سے جاہل قوم ہو، اس لیے اسے تم چھوڑ دیتے ہو اور اپنے نقصان والے کام سے بھی بے خبر ہو، اس لیے وہ کر گزرتے ہو۔

(24) پھر جب وہ عذاب ان پر آ گیا جس کی وہ جلدی مچاتے تھے تو انھوں نے سامنے آسمان سے ایک بادل اپنی وادیوں کی طرف آتے دیکھا اور کہنے لگے: یہ بادل ہے جو ہم پر بارش برسائے گا۔ ہود (علیہ السلام) نے ان سے کہا: معاملہ ایسے نہیں جیسے تم سمجھ رہے ہو کہ یہ بادل ہے جو تم پر بارش برسائے گا، (نہیں) بلکہ یہ وہ عذاب ہے جس کی تم نے جلدی مچا رکھی تھی۔ آندھی ہے جس میں دردناک عذاب ہے۔

(25) وہ ہر اس چیز کو جس پر سے وہ گزرے گی اور جسے تباہ کرنے کا اللہ نے حکم دیا ہے، اسے تباہ کر دے گی، چنانچہ وہ طوفانی آندھی سے اس طرح ہلاک ہو گئے کہ جن گھروں میں وہ رہتے تھے اور جو پہلے ان کے وجود کی وہاں نشانی تھے، ان گھروں کے سوا وہاں کچھ دکھائی نہ دیتا تھا۔ اسی طرح کی دردناک سزا ہم ان مجرموں کو دیتے ہیں جو اپنے کفر اور گناہوں پر اڑے ہوئے ہیں۔

(26) یقیناً ہم نے قومِ ہود کو شان و شوکت کے اسباب عطا کیے جو تمھیں تو دیے بھی نہیں۔ ہم نے انھیں کان دیے جن سے وہ سنتے تھے، آنکھیں دیں جن سے وہ دیکھتے تھے اور سوجھ بوجھ کے لیے دل دیے مگر ان کے کان، آنکھیں اور عقلیں ان کے کسی کام نہ آئیں۔ جب اللہ کی آیتوں کے ساتھ کفر کرنے کی وجہ سے ان پر عذاب آیا تو وہ اسے ٹال نہ سکے اور وہ عذاب ان پر آ گیا جس سے ان کے نبی ہود علیہ السلام انھیں ڈراتے تھے تو وہ اس کا مذاق اڑاتے تھے۔

(27) اے اہلِ مکہ! یقیناً ہم نے تمھارے آس پاس کی بستیاں تباہ کر دیں۔ یقیناً ہم نے عاد، ثمود، قومِ لوط اور مدین والوں کو ہلاک کیا اور ہم نے ان کے لیے کئی طرح کے دلائل اور نشانیاں بیان کیں تاکہ وہ اپنے کفر سے باز آ جائیں۔

(28) پھر ان بتوں نے ان کی مدد کیوں نہ کی جن کو انھوں نے اللہ کے سوا معبود بنا رکھا تھا اور ان کے نام کی عبادت اور قربانیوں سے ان کا قرب حاصل کرتے تھے؟! یقیناً انھوں نے کسی طور ان کی مدد نہیں کی بلکہ جب انھیں ان کی سخت ضرورت تھی تو وہ ان سے غائب ہو گئے۔ یہ ان کا جھوٹ اور بہتان تھا جو انھوں نے خود کو جتا رکھا تھا کہ یہ بت انھیں نفع دیں گے اور اللہ کے حضور ان کی سفارش کریں گے۔

(29) اے رسول (ﷺ)! وہ وقت یاد کریں جب ہم نے جنوں کا ایک گروہ آپ کی طرف بھیجا جو آپ پر نازل ہونے والا قرآن غور سے سنتے تھے، چنانچہ جب وہ اسے سننے کے لیے حاضر ہوئے تو انھوں نے ایک دوسرے سے کہا: خاموش ہو جاؤ تاکہ ہم اچھی طرح اسے سن سکیں، پھر جب رسول اللہ ﷺ نے اس کی قراءت ختم کی تو وہ اپنی قوم کی طرف اس طرح لوٹے کہ انھیں اللہ کے عذاب سے ڈرا رہے تھے کہ اگر وہ اس قرآن پر ایمان نہ لائے تو اللہ کا عذاب انھیں گھیر لے گا۔

فوائد: ❀ رسولوں کو غیب کا علم نہیں مگر بس اتنا جس قدر ان کا رب انھیں اطلاع کر دے۔

❀ عاد یا قومِ ہود کا دھوکا کھانا جب انھوں نے نازل ہونے والے عذاب کو بارش سمجھا اور اچانک عذاب کی پکڑ میں آنے سے پہلے توبہ نہ کی۔ ❀ قومِ ہود کی قوت قریش کی قوت سے کہیں بڑھ کر تھی، اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے انھیں ہلاک کر دیا۔

❀ عقل مند وہ ہے جو دوسروں سے نصیحت پکڑے اور جاہل وہ ہے جو اپنے آپ سے سبق سیکھے۔

❀ حسنِ ادب کا تقاضا ہے کہ بات کرنے والے کی بات توجہ سے سنی جائے اور خاموش رہا جائے۔

❀ ہدایت پانے والے جنّوں کا حق کو جلدی قبول کرنا انسانوں کے لیے پیغام ہے کہ وہ بھی اس میں جلدی کریں۔

قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا
لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٣٠﴾ يٰقَوْمَنَآ
اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ
مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٣١﴾ وَمَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي
الْاَرْضِ وَلَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءُ ؕ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٣٢﴾
اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ
بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ؕ بَلٰٓى اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٣٣﴾
وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ؕ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ؕ قَالُوْا
بَلٰى وَرَبِّنَا ؕ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿٣٤﴾ فَاصْبِرْ
كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ؕ كَاَنَّهُمْ
يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ ۙ لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ؕ
بَلٰغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿٣٥﴾ ع

الرّبع

4 ع 9 4

سُوْرَةُ مُحَمَّدٍ مَّدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٍ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ﴿١﴾

(30) انھوں نے ان سے کہا: اے ہماری قوم! یقیناً ہم نے ایک کتاب سنی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے بعد اتارا ہے، جو اپنے سے پہلے اللہ کی طرف سے نازل ہونے والی آسمانی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے۔ یہ کتاب جو ہم نے سنی ہے، حق کی طرف راہنمائی کرتی اور سیدھے راستے کی ہدایت دیتی ہے اور وہ راستہ اسلام کا ہے۔

(31) اے ہماری قوم! محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جس حق کی طرف تمھیں بلاتے ہیں، ان کی بات مانو اور اس بات پر ایمان لاؤ کہ وہ اپنے رب کی طرف سے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمھارے لیے تمھارے گناہ بخش دے گا اور تمھیں دردناک عذاب سے محفوظ رکھے گا جو اس صورت میں تمھارا انتظار کر رہا ہے اگر تم نے اس حق کو قبول نہ کیا جس کی طرف وہ تمھیں بلاتے ہیں اور اس بات پر ایمان نہ لائے کہ وہ اپنے رب کے رسول ہیں۔

(32) جو شخص محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف سے دی گئی دعوتِ حق قبول نہ کرے تو وہ زمین میں بھاگ کر اللہ تعالیٰ سے بچ سکتا ہے نہ اللہ کے سوا اس کے کوئی کارساز ہیں جو اسے عذاب سے بچا لیں۔ یہ لوگ حق سے دور واضح اور کھلی گمراہی میں ہیں۔

(33) کیا دوبارہ اٹھائے جانے کو جھٹلانے والے ان مشرکوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ، جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور وہ ان کے بے پناہ حجم اور وسعت کے باوجود ان کی تخلیق سے عاجز نہیں آیا، اس پر قادر ہے کہ وہ حساب کتاب اور جزا و سزا کے لیے مُردوں کو زندہ کرے؟! کیوں نہیں، وہ انھیں زندہ کرنے پر یقیناً قادر ہے۔ بلاشبہ وہ پاک ذات ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے، لہٰذا وہ مُردوں کو دوبارہ زندہ کرنے سے عاجز نہیں۔

(34) جس دن اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کے ساتھ کفر کرنے والوں کو عذاب دینے کے لیے آگ پر پیش کیا جائے گا اور ان کی ڈانٹ ڈپٹ کے لیے ان سے کہا جائے گا: کیا یہ عذاب برحق نہیں جس کا تم مشاہدہ کر رہے ہو؟! یا وہ جھوٹ ہے جیسے تم دنیا میں کہتے تھے؟! وہ کہیں گے: ہاں ہمارے رب کی قسم! یہ برحق ہے، تب ان سے کہا جائے گا: تم اللہ کے ساتھ کفر کرنے کی وجہ سے یہ عذاب چکھو۔

(35) لہٰذا اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کی قوم جو آپ کو جھٹلاتی ہے، اس پر اس طرح صبر کریں جیسے عالی ہمت رسولوں نوح، ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام نے صبر کیا۔ اور ان کے لیے جلدی عذاب طلب نہ کریں۔ گویا آپ کی قوم کے جھٹلانے والے لوگ جس دن آخرت میں وہ عذاب دیکھیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے، تو اس عذاب کے طویل المدت ہونے کی وجہ سے یوں سمجھیں گے جیسے وہ دنیا میں دن کی بس ایک گھڑی ٹھہرے ہیں۔ یہ قرآن جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اتارا گیا ہے، یہ تمام انسانوں اور جنوں کے لیے پیغام اور کافی وشافی ہے، بلاشبہ اس عذاب سے صرف وہی لوگ ہلاک کیے جائیں گے جو کفر اور گناہ کر کے اللہ کی اطاعت سے نکلنے والے ہیں۔

سورۂ محمد مدنی ہے

سورت کے بعض مقاصد: ایمان والوں کی پوزیشن مضبوط کرنے اور کافروں کو کمزور کرنے کے لیے مومنوں کو قتال (جہاد) پر آمادہ کرنا۔

تفسیر: (1) جن لوگوں نے اللہ کے ساتھ کفر کیا اور لوگوں کو اللہ کے دین سے روکا، اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال برباد کر دیے۔

فوائد: ❀ حق قبول کرنے کا تقاضا ہے کہ اس کی طرف دعوت دینے میں بھی جلدی کی جائے۔

❀ صبر انبیاء علیہم السلام کا اخلاق ہے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ ۝٢
ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَاَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا
اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۭ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ ۝٣
فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ حَتّٰٓى اِذَآ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ
فَشُدُّوا الْوَثَاقَ ۙ فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَاۗءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ
اَوْزَارَهَا ۚ ذٰلِكَ ۣ وَلَوْ يَشَاۗءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لِّيَبْلُوَا
بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ۭ وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝٤
سَيَهْدِيْهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ۝٥ وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ ۝٦
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ
اَقْدَامَكُمْ ۝٧ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَاَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝٨
ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ۝٩
اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ اَمْثَالُهَا ۝١٠ ذٰلِكَ
بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ ۝١١ ع

② جولوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے، انھوں نے نیک عمل کیے اور اس پر ایمان لائے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول محمد ﷺ پر اتارا ہے.....اور وہی ان کے رب کی طرف سے حق ہے.....تو اس نے ان سے ان کی برائیاں دور کر دیں، اس لیے وہ ان پر ان کی پکڑ نہیں کرے گا اور اس نے ان کے دنیا و آخرت کے معاملات کی اصلاح فرما دی۔ ③ ان دونوں گروہوں کی یہ جزا اس لیے ہے کہ جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کیا انھوں نے باطل کی پیروی کی اور بلاشبہ جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) پر ایمان لائے، انھوں نے اپنے رب کی طرف سے آنے والے حق کی پیروی کی، اس لیے ان کی کوششوں کے فرق کی وجہ سے ان کی جزا بھی مختلف ہوگئی۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے دونوں گروہوں کے بارے میں اپنا حکم بیان کیا ہے، یعنی مومنوں کے گروہ کا اور کافروں کے گروہ کا، اسی طرح اللہ تعالیٰ لوگوں کے لیے ان کی مثالیں بیان کرتا ہے تاکہ ہر گروہ اپنے جیسے گروہ سے مل جائے۔ ④ پھر اے مومنو! جب تم جنگ کرنے والے کافروں سے ٹکراؤ تو اپنی تلواروں سے ان کی گردنیں اڑاؤ اور اس وقت تک ان سے لڑو جب تک ان کی اکثریت کو قتل نہ کر لو اور ان کی شان و شوکت خاک میں نہ ملا دو۔ جب تم انھیں اچھی طرح قتل کر لو تو قیدیوں کی بیڑیاں خوب کس لو۔ جب تم انھیں قیدی بنا لو تو اپنے مفاد کے مطابق تمھیں اختیار ہے کہ ان سے کچھ لیے بغیر ان پر احسان کرتے ہوئے انھیں چھوڑ دو یا مال وغیرہ کی صورت میں فدیہ لے کر چھوڑ دو۔ یہ لڑائی کرنا اور قیدی بنانا اس وقت تک جاری رکھو جب تک کافروں کے اسلام قبول کرنے یا ان کے ساتھ معاہدہ ہو جانے کی وجہ سے لڑائی ختم نہ ہو جائے۔ مومنوں کی کافروں کے ساتھ مذکورہ آزمائش وقت کا ہیر پھیر اور ان کا ایک دوسرے پر غلبہ درحقیقت اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ بغیر جنگ کے کافروں سے بدلہ لینا چاہتا تو لے لیتا لیکن اس نے جہاد اس لیے فرض کیا تاکہ تمھیں ایک دوسرے کے ساتھ آزمائے اور امتحان لے کہ کون مومن اس کی راہ میں جہاد کرتا ہے اور کون قتال نہیں کرتا، اور کافر کو مومن کے ساتھ آزمائے، چنانچہ اگر کافر نے مومن کو قتل کر دیا تو مومن جنت میں داخل ہوگا اور اگر مومن نے کافر کو قتل کر دیا تو کافر آگ میں داخل ہوگا۔ جن لوگوں نے اللہ کی راہ میں لڑائی کی، اللہ تعالیٰ ان کے اعمال ہرگز برباد نہیں کرے گا۔ ⑤ اللہ تعالیٰ انھیں دنیا کی زندگی میں ضرور حق کی پیروی کرنے کی توفیق دے گا اور ان کے حالات درست فرمائے گا۔ ⑥ اور قیامت کے دن انھیں جنت میں داخل کرے گا جس کی صفات اس نے دنیا میں انھیں اچھی طرح بتا دی ہیں اور وہ اسے پہچان چکے ہیں اور آخرت میں اس کے اندر ان کی قیام گاہیں بھی انھیں بتا دی جائیں گی۔ ⑦ اے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اس کی شریعت کے مطابق عمل کرنے والے لوگو! اگر تم اللہ تعالیٰ کی مدد کرو، اس طرح کہ اس کے نبی اور دین کی حمایت کرو اور کافروں سے جنگ کرو، تو وہ تمھیں ان پر غلبہ دے کر تمھاری مدد کرے گا اور جنگ میں جب ان سے ٹاکرا ہوگا تو وہ تمھیں ثابت قدم رکھے گا۔ ⑧ جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا، ان کے لیے نقصان اور بربادی ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال کا ثواب ضائع کر دیا ہے۔ ⑨ یہ سزا انھیں اس وجہ سے ملے گی کہ انھوں نے اس قرآن کو ناپسند کیا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول (ﷺ) پر نازل کیا کیونکہ اس میں اللہ کی توحید ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے عمل ضائع کر دیے اور وہ دنیا و آخرت میں ناکام ہوگئے۔ ⑩ کیا یہ جھٹلانے والے زمین میں چلے پھرے نہیں کہ وہ اس بات پر غور و فکر کرتے کہ ان لوگوں سے پہلے جنھوں نے جھٹلایا ان کا انجام کیا ہوا؟ ان کا انجام یقیناً نہایت دردناک تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے گھر برباد کر دیے اور انھیں اور ان کی اولادوں اور مالوں کو تہس نہس کر دیا اور کافروں کے لیے ہر دور میں اور ہر جگہ اسی طرح کی سزائیں ہیں۔ ⑪ یہ مذکورہ دونوں گروہوں کی جزا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی مدد کرنے والا ہے جو اس پر ایمان لائے اور بلاشبہ کافروں کا کوئی مددگار نہیں۔

فوائد: ❀ دشمن کو قتل کے ذریعے سے سزا دینا اسے اپنا ماتحت بنانے اور اپنے سامنے جھکانے کا بہترین ذریعہ ہے۔ ❀ کافر قیدی پر احسان کرتے ہوئے اسے چھوڑ دینا، اس سے فدیہ لینا، اسے قتل کرنا اور اسے غلام بنانا، یہ تمام کام اسلام میں جائز ہیں۔ اُمت کے مفاد کے لیے کوئی بھی طریقہ اختیار کیا جا سکتا ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہادت پانے کی عظیم فضیلت بیان ہوئی ہے۔ ❀ مومنوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی مدد کا وعدہ ہے مگر شرط یہ ہے کہ وہ اس کے دین کی مدد کریں۔

إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي
مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا يَتَمَتَّعُونَ وَيَأْكُلُونَ كَمَا
تَأْكُلُ الْأَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ﴿١٢﴾ وَكَأَيِّن مِّن قَرْيَةٍ هِيَ أَشَدُّ
قُوَّةً مِّن قَرْيَتِكَ الَّتِي أَخْرَجَتْكَ ۚ أَهْلَكْنَاهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ﴿١٣﴾
أَفَمَن كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِ كَمَن زُيِّنَ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ وَ
اتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ ﴿١٤﴾ مَّثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ ۖ فِيهَا
أَنْهَارٌ مِّن مَّاءٍ غَيْرِ آسِنٍ ۖ وَأَنْهَارٌ مِّن لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ ۚ وَأَنْهَارٌ
مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشَّارِبِينَ ۚ وَأَنْهَارٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ۖ وَلَهُمْ
فِيهَا مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّن رَّبِّهِمْ ۖ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي
النَّارِ وَسُقُوا مَاءً حَمِيمًا فَقَطَّعَ أَمْعَاءَهُمْ ﴿١٥﴾ وَمِنْهُم مَّن يَسْتَمِعُ
إِلَيْكَ ۖ حَتَّىٰ إِذَا خَرَجُوا مِنْ عِندِكَ قَالُوا لِلَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ
مَاذَا قَالَ آنِفًا ۖ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ طَبَعَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَ
اتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ ﴿١٦﴾ وَالَّذِينَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَآتَاهُمْ
تَقْوَاهُمْ ﴿١٧﴾ فَهَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَن تَأْتِيَهُم بَغْتَةً ۖ
فَقَدْ جَاءَ أَشْرَاطُهَا ۖ فَأَنَّىٰ لَهُمْ إِذَا جَاءَتْهُمْ ذِكْرَاهُمْ ﴿١٨﴾

﴿12﴾ جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے، یقیناً اللہ تعالیٰ انھیں ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے محلات اور درختوں کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں اور جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) کا انکار کیا، وہ اپنی نفسانی خواہشات کی پیروی کر کے دنیا ہی میں فائدہ اٹھا رہے ہیں اور وہ ایسے کھاتے ہیں جیسے جانور کھاتے ہیں۔ انھیں بس اپنے پیٹوں اور شرمگاہوں ہی کی فکر ہوتی ہے۔ آگ ہی قیامت کے دن ان کا ٹھکانا ہوگی جس میں وہ جا پڑیں گے۔

﴿13﴾ پہلی امتوں کی بستیوں میں سے کتنی ہی بستیاں ایسی ہیں جو مکے کی اس بستی سے زیادہ طاقتور اور مالی اور افرادی قوت میں اس سے کہیں زیادہ بڑھ کر تھیں جہاں کے باشندوں نے آپ ﷺ کو وہاں سے نکالا ہے، ہم نے انھیں ہلاک کر دیا جب انھوں نے اپنے رسولوں کو جھٹلایا، چنانچہ ان پر جب اللہ کا عذاب آیا تو کوئی مددگار ان کو بچانے نہ اٹھا، لہٰذا اگر ہم نے اہلِ مکہ کو تباہ کرنے کا ارادہ کیا تو ہمیں کوئی نہیں روک سکے گا۔

﴿14﴾ کیا بھلا جس کے پاس اس کے رب کی طرف سے صاف دلیل اور واضح نشانی ہو اور وہ سوچ سمجھ کر اس کی عبادت بھی کرتا ہو، وہ اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جس کے لیے شیطان نے اس کا برا عمل خوشنما بنا دیا ہو اور وہ بتوں کی عبادت کرنے، گناہوں کا ارتکاب کرنے اور رسولوں کو جھٹلانے جیسی اپنی خواہشات کی پیروی کرتا ہو؟

﴿15﴾ اس جنت کی صفت، جس میں داخل کرنے کا اللہ تعالیٰ نے ان پرہیزگاروں سے وعدہ کیا ہے جو اس کے حکم ماننے والے اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچنے والے ہیں، یہ ہے کہ اس میں ایسے پانی کی نہریں ہیں جو زیادہ دیر رکے رہنے کی وجہ سے بدبودار ہوتا ہے نہ اس کا ذائقہ بدلتا ہے، اس میں ایسے دودھ کی نہریں ہیں جس کا ذائقہ نہیں بدلتا، اس میں ایسی شراب کی نہریں ہیں جو پینے والوں کے لیے انتہائی لذیذ ہے اور اس میں ایسے شہد کی نہریں ہیں جو ملاوٹ سے پاک صاف ہے اور اس میں ان کے لیے من چاہے ہر قسم کے پھل ہیں اور ان کے لیے ان سب چیزوں سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے گناہوں کی معافی ہے، لہٰذا وہ ان پر اُن کی پکڑ نہیں کرے گا۔ جس کی جزا یہ ہو، کیا بھلا وہ اس کے برابر ہو سکتا ہے جو ہمیشہ آگ میں رہنے والا ہو اور اس سے کبھی نہ نکل سکے اور اسے سخت گرم پانی پلایا جائے جو شدتِ حرارت کی وجہ سے اس کے پیٹ کی آنتیں کاٹ دے؟!

﴿16﴾ اے رسول (ﷺ)! منافقوں میں سے کئی لوگ قبول نہ کرنے کی غرض سے اعراض کرتے ہوئے آپ کی بات سنتے ہیں، حتیٰ کہ جب وہ آپ کے پاس سے اٹھ کر جاتے ہیں تو ان لوگوں سے کہتے ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے علم دیا ہے: ابھی آپ (ﷺ) نے اپنی گفتگو میں کیا کہا؟ یہ بات وہ اپنی طرف سے اَنجان بنتے ہوئے اور حق سے منہ پھیرنے کی خاطر کرتے ہیں۔ انھی لوگوں کے دلوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر لگا دی ہے، چنانچہ ان تک خیر نہیں پہنچتی۔ انھوں نے اپنی خواہشات کی غلامی کی جنھوں نے انھیں حق دیکھنے سے اندھا کر دیا۔

﴿17﴾ جو لوگ راہِ حق کی ہدایت پا گئے اور جو چیز رسول ﷺ لائے انھوں نے اس کی پیروی کی تو ان کا رب انھیں خیر و ہدایت کی مزید توفیق دے گا اور انھیں ایسے عمل کا الہام کرے گا جو انھیں آگ سے بچائے گا۔

﴿18﴾ کافر کیا اس بات کے منتظر ہیں کہ قیامت ان کے پاس اچانک آ جائے جس کی انھیں پہلے کانوں کان خبر نہ ہو؟! یقیناً اس کی نشانیاں تو آ گئی ہیں اور ان میں سے ایک آپ ﷺ کی بعثت ہے اور دوسری چاند کا دو ٹکڑے ہونا، پھر ان کے لیے نصیحت حاصل کرنا کیسے ممکن ہوگا جب قیامت ان کے پاس آ گئی؟

فوائد: ❀ کافر کی سوچ ختم ہونے والی چیزوں کے ذریعے دنیا سے فائدہ اٹھانے سے شروع ہو کر اسی دنیا پر ختم ہوتی ہے۔ ❀ مومنوں اور کافروں کی جزا کا موازنہ ان کے درمیان کھلے فرق کو واضح کرتا ہے تاکہ عقل مند مومن بننے کو ترجیح دے اور احمق کافر رہنا ہی پسند کرے۔ ❀ رسول اکرم ﷺ کے ساتھ منافقوں کی بے ادبی کو بیان کیا گیا ہے۔

فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ
الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰىكُمْ ﴿۱۹﴾ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ ۚ فَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَّذُكِرَ فِيْهَا
الْقِتَالُ ۙ رَاَيْتَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يَّنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ نَظَرَ
الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ؕ فَاَوْلٰى لَهُمْ ﴿۲۰﴾ طَاعَةٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ ۚ
فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ ۚ فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ﴿۲۱﴾ فَهَلْ
عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ ﴿۲۲﴾
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ ﴿۲۳﴾ اَفَلَا
يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ﴿۲۴﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوْا
عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى ۙ الشَّيْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ ؕ
وَاَمْلٰى لَهُمْ ﴿۲۵﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ كَرِهُوْا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ سَنُطِيْعُكُمْ
فِيْ بَعْضِ الْاَمْرِ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِسْرَارَهُمْ ﴿۲۶﴾ فَكَيْفَ اِذَا تَوَفَّتْهُمُ
الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ﴿۲۷﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا
مَآ اَسْخَطَ اللّٰهَ وَكَرِهُوْا رِضْوَانَهٗ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ﴿۲۸﴾ اَمْ حَسِبَ
الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَنْ لَّنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ اَضْغَانَهُمْ ﴿۲۹﴾

(19) اے رسول (ﷺ)! آپ یقین رکھیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں اور اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگا کریں اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے گناہوں کی بھی اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگیں۔ اللہ تعالیٰ دن کے وقت تمھاری مصروفیات اور رات کے وقت تمھارے قرار پکڑنے کی جگہ کو جانتا ہے۔ اس میں سے کوئی چیز اس سے چھپی نہیں۔

(20) اللہ پر ایمان لانے والے کہتے ہیں جبکہ ان کی خواہش ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول ﷺ پر کوئی سورت نازل فرمائے جو جہاد و قتال کے حکم پر مشتمل ہو: اللہ تعالیٰ نے کوئی سورت کیوں نہیں اتاری جس میں قتال کا ذکر ہو، پھر جب اللہ تعالیٰ نے اپنے بیان اور احکام میں محکم سورت اتار دی جو جہاد کے ذکر پر مشتمل تھی، تو اے رسول (ﷺ)! آپ دیکھتے ہیں کہ جن منافقوں کے دلوں میں شک کی بیماری ہے، وہ آپ کی طرف اس شخص کی طرح دیکھتے ہیں جس پر شدتِ خوف اور رعب سے موت کی بے ہوشی طاری ہو۔ سو اللہ تعالیٰ نے ان سے وعدہ کیا ہے کہ قتال و جہاد سے منہ موڑنے اور خوف کھانے کی وجہ سے ان کا عذاب ان پر آیا ہی چاہتا ہے اور ان کے بہت قریب ہے۔

(21) ان کے لیے بہتر تھا کہ وہ اللہ کا حکم بجا لاتے اور بغیر حیل و حجت کے اچھی بات کہتے، پھر جب جہاد فرض ہو گیا اور طے پا گیا کہ جنگ ہوگی، تو اب بھی اگر یہ اللہ پر ایمان اور اس کی اطاعت میں سچے رہے تو یہ ان کے لیے منافقت اور اللہ کے حکموں کی نافرمانی کرنے سے بہت بہتر ہوگا۔

(22) تمھارے حال سے یہی لگتا ہے کہ اگر تم نے اللہ پر ایمان لانے اور اس کی اطاعت کرنے سے منہ پھیرا تو تم کفر اور گناہوں کے ذریعے سے زمین میں فساد برپا کرو گے اور اپنے رشتے ناتے توڑ دو گے جیسا کہ تم جاہلیت کے دور میں کرتے تھے۔

(23) جو لوگ زمین میں فساد برپا کرنے اور رشتے ناتے توڑنے والے ہیں، انھی لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے دور کر دیا ہے اور قبول کرنے اور ماننے کے لیے حق سننے سے ان کے کان بہرے کر دیے اور ان کی آنکھیں عبرت کے لیے دیکھنے سے اندھی کر دی ہیں۔ (24) ان منہ پھیرنے والوں نے قرآن میں غور و فکر کیوں نہیں کیا؟! اگر وہ اس میں غور و فکر کرتے تو وہ ہر خیر اور بھلائی کی طرف ان کی راہنمائی کرتا اور ہر شر اور برائی سے انھیں دور رکھتا، یا ان کے دلوں پر تالے لگے ہیں جنھیں مضبوطی سے بند کر دیا گیا ہے، اس لیے کوئی وعظ وہاں تک پہنچتا ہے نہ کوئی نصیحت اثر کرتی ہے؟ (25) بلاشبہ جو لوگ کفر اور منافقت اختیار کر کے ایمان سے پھر گئے، حالانکہ ان پر حجت قائم ہو چکی تھی اور نبیِ اکرم ﷺ کی سچائی بھی ان پر واضح ہو گئی تھی، یقیناً شیطان نے ان کے لیے کفر و نفاق کو خوشنما بنا دیا ہے اور اسے ان کے لیے آسان کر دیا ہے اور انھیں لمبی امیدوں کے دھوکے میں ڈال رکھا ہے۔

(26) یہ گمراہی ان کا مقدر اس لیے بنی کہ انھوں نے ان مشرکوں سے خفیہ طور پر کہا جنھوں نے اس وحی کو ناپسند کیا جو اللہ نے اپنے رسول (ﷺ) پر اتاری: ہم بھی بعض کاموں میں تمھارا کہا مانیں گے، جیسے قتال کرنے سے بزدلی اور سستی کا مظاہرہ کرنا۔ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو وہ چھپاتے اور اوجھل رکھتے ہیں۔ اس سے کوئی چیز چھپی نہیں، اس لیے وہ جو چاہے اس میں سے اپنے رسول ﷺ کے سامنے ظاہر کر دے۔ (27) جب روحیں نکالنے پر مقرر فرشتے ان کی روحیں قبض کرتے ہیں تو اس وقت جس عذاب اور برے حالات سے وہ گزرتے ہیں، آپ اسے کیسے جان سکتے ہیں، وہ لوہے کے ہتھوڑے ان کے چہروں اور ان کی پیٹھوں پر مارتے ہیں۔ (28) یہ عذاب انھیں اس وجہ سے ہوتا ہے کہ انھوں نے کفر، نفاق اور اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی دشمنی کا ہر وہ کام کیا جس نے اللہ تعالیٰ کو غصہ دلایا اور انھوں نے ہر اس چیز کو ناپسند کیا جو انھیں ان کے رب کے قریب کرے اور اس کی رضا کا باعث بنے، جیسے اللہ تعالیٰ پر ایمان اور اس کے رسول (ﷺ) کی پیروی، لہٰذا اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال برباد کر دیے۔ (29) جن منافقوں کے دلوں میں شک ہے، کیا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی دشمنی اور بغض ظاہر نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ انھیں آزمائشوں میں ڈال کر ضرور اسے ظاہر کرے گا تاکہ سچے ایمان دار اور جھوٹے میں تمیز ہو جائے اور مومن نکھر کر سامنے آ جائے اور منافق پوری طرح رسوا ہو۔

فوائد: ❀ علم، قول و عمل سے پہلے ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کی مشقت مومنوں کی صفوں میں چھپے منافقوں کا پردہ چاک کر دیتی ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کی کتاب پر غور و فکر کی اہمیت اور اس سے منہ پھیرنے کے نقصانات ہیں۔ ❀ زمین میں فساد برپا کرنا اور قطع رحمی (رشتے توڑنا) ان اسباب میں سے ہیں جن سے ہدایت کی توفیق چھن جاتی ہے اور آدمی اللہ کی رحمت سے دور ہو جاتا ہے۔

وَلَوْ نَشَآءُ لَاَرَيْنٰكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ؕ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِيْ لَحْنِ
الْقَوْلِ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَعْمَالَكُمْ ﴿30﴾ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ
مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ ۙ وَنَبْلُوَا۟ اَخْبَارَكُمْ ﴿31﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَشَآقُّوا الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا
تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدٰى ۙ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ وَسَيُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ ﴿32﴾
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْۤا
اَعْمَالَكُمْ ﴿33﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ
مَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ﴿34﴾ فَلَا تَهِنُوْا وَتَدْعُوْۤا اِلَى
السَّلْمِ ۖۗ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ۖۚ وَاللّٰهُ مَعَكُمْ وَلَنْ يَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ ﴿35﴾
اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ؕ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا يُؤْتِكُمْ
اُجُوْرَكُمْ وَلَا يَسْـَٔلْكُمْ اَمْوَالَكُمْ ﴿36﴾ اِنْ يَّسْـَٔلْكُمُوْهَا فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوْا
وَيُخْرِجْ اَضْغَانَكُمْ ﴿37﴾ هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ ۚ فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ ۚ وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ
وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا
غَيْرَكُمْ ۙ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْۤا اَمْثَالَكُمْ ﴿38﴾

ع 4 10 8

(30) اور اے رسول (ﷺ)! اگر ہم چاہتے کہ ان منافقوں کی پوری معلومات آپ کو دیں تو ہم ضرور آپ کو ان کی پہچان کرا دیتے، پھر آپ ان کی علامتوں سے انھیں پہچان لیتے۔ آپ عنقریب ان کے اندازِ گفتگو سے انھیں جان لیں گے۔ اللہ تعالیٰ تمھارے عملوں کو خوب جانتا ہے، اس سے تمھارا کوئی عمل چھپا نہیں اور وہ ضرور تمھیں ان کی جزا دے گا۔

(31) اے مومنو! ہم تمھیں جہاد، دشمنوں سے قتال اور شہادت کے ذریعے سے ضرور آزمائیں گے تاکہ ہم جان لیں کہ تم میں سے کون اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے اور اس کے دشمنوں سے قتال میں صبر کرتا ہے۔ ہم تمھارا امتحان لیں گے تاکہ تم میں سے سچے اور جھوٹے کو جان لیں۔

(32) بلاشبہ جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) کے ساتھ کفر کیا اور خود اللہ کے دین سے رک گئے اور دوسروں کو بھی اس سے روکا اور اس کے رسول (ﷺ) کی مخالفت کی اور آپ سے دشمنی رکھی یہ واضح ہونے کے بعد کہ آپ اللہ کے نبی ہیں، وہ ہرگز اللہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے۔ وہ صرف اپنا ہی نقصان کریں گے اور اللہ تعالیٰ ضرور ان کے عملوں کو برباد کرے گا۔

(33) اے اللہ پر ایمان لانے اور اس کی شریعت پر عمل کرنے والو! اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو، اس طرح کہ ان دونوں کے حکم مانو اور ان کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچو اور کفر اور دکھاوا کر کے اپنے اعمال برباد نہ کرو۔

(34) بلاشبہ جن لوگوں نے اللہ کے ساتھ کفر کیا، خود بھی اللہ کے دین سے دور رہے اور لوگوں کو بھی اللہ کے دین سے روکا، پھر توبہ سے پہلے ہی کفر کی حالت میں مر گئے تو اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں پر پردہ ڈال کر کبھی انھیں معاف نہیں کرے گا بلکہ ضرور ان پر ان کی پکڑ کرے گا اور انھیں آگ میں داخل کرے گا جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

(35) لہٰذا اے ایمان والو! تم اپنے دشمن کا مقابلہ کرنے میں کمزور پڑو نہ تم انھیں صلح کی دعوت دو اس سے پہلے کہ وہ تمھیں اس کی طرف بلائیں جبکہ تم ان پر غالب ہو۔ اللہ اپنی نصرت اور مدد کے ذریعے تمھارے ساتھ ہے اور وہ تمھارے اعمال کے ثواب میں ہرگز کچھ بھی کمی نہیں کرے گا بلکہ اپنے فضل و احسان سے تمھیں زیادہ ہی عطا کرے گا۔ (36) دنیا کی زندگی تو بس کھیل تماشا ہے، لہٰذا عقل مند اپنی آخرت کے لیے عمل چھوڑ کر اس میں مشغول نہیں ہوتا۔ اگر تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) پر ایمان لاؤ اور اللہ سے ڈرو، اس طرح کہ اس کے حکم مانو اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچو، تو وہ تمھیں تمھارے عملوں کا بغیر کسی کمی کے پورا پورا ثواب دے گا۔ وہ تم سے تمھارے سارے مال کا مطالبہ نہیں کرتا، صرف فرض زکاۃ کا تم سے مطالبہ کرتا ہے۔ (37) اگر وہ تم سے تمھارے تمام مال کا مطالبہ کرے اور اسے تم سے لینے پر اصرار کرے تو تم اس میں کنجوسی کرنے لگو گے اور وہ تمھارے دلوں میں اس کی راہ میں خرچ کرنے کی جو کراہت ہے اسے ظاہر کر دے گا، اس لیے اس نے تم پر مہربانی کرتے ہوئے تم سے سارے مال کا مطالبہ چھوڑ دیا ہے۔ (38) خبردار! تم وہ لوگ ہو کہ تمھیں اپنے مال میں سے تھوڑا سا اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا کہا جاتا ہے اور تم سے سارا مال خرچ کرنے کا مطالبہ نہیں ہوتا، تو پھر بھی تم میں سے بعض بخل کرتے ہوئے وہ مطلوب حصہ خرچ کرنے سے ہاتھ روک لیتے ہیں۔ جو شخص معمولی سامان اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے ہاتھ روک لے، وہ دراصل اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے ثواب سے خود کو محروم کر کے اپنی جان سے کنجوسی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تو بے نیاز ہے، وہ تمھارے خرچ کرنے کا محتاج نہیں جبکہ تم اس کے محتاج ہو۔ اگر تم اسلام چھوڑ کر کفر کی طرف جاؤ گے تو وہ تمھیں ہلاک کر دے گا اور تمھاری جگہ اور لوگوں کو لائے گا جو تم جیسے نہ ہوں گے بلکہ اس کے فرمانبردار ہوں گے۔

فوائد: ❀ منافقوں کے راز اور ان کے اندر کی خباثت ان کے چہروں کے اثرات اور اندازِ گفتگو سے نمایاں ہوتی ہے۔ ❀ آزمائش اور امتحان وہ دستورِ الٰہی ہے جو مومنوں کو منافقوں سے نمایاں کرتا ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں کی نصرت اور صحیح راہنمائی کے ذریعے سے ان کی تائید کرتا ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں پر شفقت و مہربانی ہے کہ وہ ان سے سارا مال اپنی راہ میں خرچ کرنے کا مطالبہ نہیں کرتا۔

سُوْرَةُ الْفَتْحِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۙ﴿۱﴾ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۙ﴿۲﴾ وَّيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا ﴿۳﴾ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ۗ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۙ﴿۴﴾ لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا ۙ﴿۵﴾ وَّيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّاۗنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ۭ عَلَيْهِمْ دَاۗىِٕرَةُ السَّوْءِ ۚ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ۭ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا ﴿۶﴾ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۷﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۙ﴿۸﴾ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ۭ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿۹﴾

سورۂ فتح مدنی ہے

سورت کے بعض مقاصد: نبی اکرم ﷺ اور مومنوں کو فتح اور غلبے کی بشارت دینا۔

تفسیر: (1) اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ ہم نے صلح حدیبیہ کے ساتھ آپ کو واضح فتح عطا فرما دی۔

(2) تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کی وہ ساری خطائیں معاف کر دے جو اس فتح سے پہلے آپ سے ہوئیں اور جو اس کے بعد ہوں گی، آپ کے دین کو غالب کر کے آپ پر اپنا احسان پورا کر دے اور آپ کو سیدھے راستے کی ہدایت دے جس میں کوئی ٹیڑھا پن نہیں۔ وہ اسلام کا سیدھا راستہ ہے۔

(3) اور (تاکہ) اللہ تعالیٰ آپ کے دشمنوں کے خلاف آپ کی زبردست مدد کرے، جسے کوئی روک نہ سکے۔

(4) اللہ ہی ہے جس نے ثابت قدمی اور سکون و اطمینان مومنوں کے دلوں میں ڈال دیا تاکہ ان کے ایمان میں مزید اضافہ ہو۔ اکیلے اللہ ہی کے لیے آسمانوں اور زمین کے لشکر ہیں جن کے ساتھ وہ اپنے جن بندوں کی چاہتا ہے مدد کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے اپنے بندوں کی بہتری کو خوب جاننے والا اور اپنی نصرت اور مدد پہنچانے میں کمال حکمت والا ہے۔

(5) تاکہ وہ اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) پر ایمان رکھنے والے مومن مردوں اور عورتوں کو ایسی جنتوں میں داخل کرے جن کے محلات اور درختوں کے نیچے سے نہریں بہہ رہی ہیں اور ان سے ان کی برائیاں مٹا دے اور ان پر ان کی پکڑ نہ کرے۔ یہ مذکورہ امر، یعنی جنت کی صورت میں مطلوب پا لینا اور گناہوں کی پکڑ سے بچ کر خوف والی چیز سے دور ہو جانا، اللہ کے نزدیک بہت بڑی کامیابی ہے جس کا مقابلہ کوئی کامیابی نہیں کر سکتی۔

(6) اور تاکہ وہ منافق مردوں اور عورتوں کو عذاب دے، اور اللہ کے ساتھ شرک کرنے والے مردوں اور عورتوں کو بھی عذاب دے جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں یہ گمان رکھتے ہیں کہ وہ اپنے دین کی مدد نہیں کرے گا اور اپنے کلمے کو سربلند نہیں کرے گا۔ تو عذاب کی گردش انھی کی طرف لوٹ آئی ہے اور ان کے کفر اور برے گمان کی وجہ سے ان پر اللہ کا غضب ہے اور اس نے انھیں اپنی رحمت سے دور کر دیا ہے اور آخرت میں ان کے لیے جہنم کا عذاب تیار کیا ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ جہنم نہایت برا ٹھکانا ہے جس کی طرف وہ لوٹیں گے۔

(7) آسمانوں اور زمین کے لشکر اللہ ہی کے ہیں جن کے ساتھ وہ اپنے جن بندوں کی چاہتا ہے مدد کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سب پر ایسا غالب ہے کہ کوئی اس پر غالب نہیں آ سکتا۔ وہ اپنی تخلیق و تقدیر اور تدبیر میں کمال حکمت والا ہے۔

(8) اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ ہم نے آپ کو شاہد بنا کر بھیجا۔ آپ قیامت کے دن اپنی امت پر گواہی دیں گے اور ایمان والوں کو اس نصرت و فتح اور غلبے کی خوشخبری دینے والے ہیں جو اللہ نے ان کے لیے دنیا میں تیار کیا ہے اور اس کی بھی جو اس نے ان کے لیے آخرت میں نعمتیں تیار کی ہیں۔ کافروں کو اس ذلت و رسوائی سے ڈرانے والے ہیں جو دنیا میں انھیں مومنوں کے ہاتھوں اٹھانی پڑے گی اور آخرت میں جو دردناک عذاب ان کا منتظر ہے، اس سے بھی خبردار کرنے والے ہیں۔

(9) تاکہ تم اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول (ﷺ) پر ایمان لاؤ، اور اس کے رسول (ﷺ) کی تعظیم اور عزت کرو اور صبح و شام اللہ کی تسبیح کرو۔

فوائد:
- صلح حدیبیہ اسلام اور مسلمانوں کے لیے عظیم فتح کا پیش خیمہ تھی۔
- سکون ایمان کے اثرات میں سے ایک اثر ہے جو ثابت قدمی اور اطمینان پر آمادہ کرتا ہے۔
- اللہ تعالیٰ کے ساتھ بدگمانی کے خطرات اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ لوگوں کے ساتھ ان کے اس گمان کے مطابق معاملہ کرتا ہے جو وہ اس کے بارے میں رکھتے ہیں۔
- رسول اکرم ﷺ کی تعظیم اور عزت کا واجب و فرض ہونا بیان کیا گیا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ؕ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۚ
فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ
اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝١٠ سَيَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ
الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَاۤ اَمْوَالُنَا وَاَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ يَقُوْلُوْنَ
بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ
اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ؕ بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝١١ بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ
اِلٰۤى اَهْلِيْهِمْ اَبَدًا وَّزُيِّنَ ذٰلِكَ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ ۖۚ
وَكُنْتُمْ قَوْمًۢا بُوْرًا ۝١٢ وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاِنَّاۤ
اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَعِيْرًا ۝١٣ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ
يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝١٤
سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا
ذَرُوْنَا نَتَّبِعْكُمْ ۚ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّنْ
تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ
بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا ؕ بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝١٥

ع 1 10 9

⑩ اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ جو لوگ آپ سے بیعت رضوان کرتے ہیں، اس بات پر کہ وہ مکہ کے مشرکوں سے لڑیں گے، وہ یقیناً اللہ سے بیعت کرتے ہیں کیونکہ اسی نے انھیں حکم دیا ہے کہ وہ مشرکوں سے جنگ کریں اور وہی انھیں جزا دے گا۔ بیعت کے وقت اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے اوپر تھا اور وہ ان سے پوری طرح باخبر تھا، اس سے ان کی کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں، پھر جس نے یہ بیعت توڑی اور اللہ کے دین کی نصرت کا جو وعدہ اس سے کیا ہے، اسے پورا نہ کیا تو اس بیعت اور عہد و پیمان توڑنے کا نقصان اسی کو ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کو اس کا کوئی نقصان نہیں اور جس نے اللہ کے دین کی نصرت کا جو وعدہ اس سے کیا، اسے پورا کیا تو وہ اسے ضرور جنت کی صورت میں عظیم جزا دے گا۔

⑪ اے رسول (ﷺ)! جن دیہاتیوں کو اللہ تعالیٰ نے آپ کے ہمراہ مکہ کی طرف سفر کرنے سے محروم رکھا، جب آپ انھیں ملامت کریں گے تو وہ ضرور کہیں گے کہ ہم اپنے مال اور بال بچوں کے دھیان میں لگے رہ گئے اور آپ کے ساتھ نہ جا سکے، لہٰذا آپ اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے ہمارے گناہوں کی بخشش کی دعا کریں۔ وہ نبی اکرم ﷺ سے اپنے گناہوں کی بخشش کے معاملے میں اپنی زبانوں سے وہ کچھ کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ہے کیونکہ انھوں نے بذاتِ خود اپنے گناہوں سے توبہ نہیں کی۔ آپ ان سے کہہ دیں: اگر اللہ تمھارے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرے یا تمھیں نقصان پہنچانا چاہے تو اللہ کی طرف سے تمھارے لیے کوئی کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا بلکہ تم جو عمل کرتے ہو، اللہ تعالیٰ اس سے پوری طرح باخبر ہے، اس سے تمھارا کوئی عمل چھپا نہیں، خواہ تم جتنا مرضی چھپا لو۔

⑫ تمھارا عذر یہ نہیں تھا کہ تم مال اور اولاد کا دھیان رکھنے میں مشغول تھے، اس وجہ سے تم آپ (ﷺ) کے ساتھ چلنے سے معذور رہے بلکہ تمھارا گمان تو یہ تھا کہ رسول اکرم (ﷺ) اور آپ کے ساتھی سب ہلاک ہو جائیں گے اور وہ مدینہ میں اپنے گھر والوں کی طرف نہیں لوٹیں گے۔ شیطان نے تمھارے دلوں میں اس کو خوشنما بنا دیا تھا اور تم اپنے رب کے بارے میں برے گمان کرنے لگے تھے کہ وہ اپنے نبی کی مدد ہرگز نہیں کرے گا۔ دراصل تم لوگ اللہ کے ساتھ بدگمانی کرنے اور رسول (ﷺ) کا ساتھ دینے سے پیچھے رہنے کی وجہ سے تھے ہی ہلاک ہونے والے۔ ⑬ جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان نہ لایا تو وہ کافر ہے اور ہم نے قیامت کے دن اللہ کے ساتھ کفر کرنے والوں کے لیے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کی ہے جس میں انھیں عذاب دیا جائے گا۔ ⑭ اللہ ہی کے لیے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے۔ وہ اپنے بندوں میں سے جس کے چاہے گناہ معاف کرے اور اپنے فضل سے اسے جنت میں داخل کرے اور جسے چاہے اپنے عدل سے عذاب دے اور اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں کے گناہ بے حد معاف کرنے والا ہے جو اس کے حضور توبہ کریں اور ان پر بڑا مہربان بھی ہے۔ ⑮ اے مومنو! عنقریب جب تم خیبر کی وہ غنیمتیں حاصل کرنے کے لیے جاؤ گے جن کے دینے کا اللہ تعالیٰ نے تم سے صلح حدیبیہ کے بعد وعدہ کیا ہے، تب وہ لوگ کہیں گے جنھیں اللہ تعالیٰ نے پیچھے چھوڑا: ہمیں بھی اپنے ساتھ جانے دو تاکہ ہم بھی کچھ مال حاصل کریں۔ یہ پیچھے چھوڑ دیے جانے والے اپنے اس مطالبے سے چاہتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے اس وعدے کو بدل دیں جو اس نے مومنوں سے صلح حدیبیہ کے بعد کیا کہ وہ صلح حدیبیہ میں شریک ہونے والوں ہی کو خیبر کی غنیمتیں دے گا۔ اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: تم ان غنیمتوں کے لیے ہمارے ساتھ نہیں جا سکتے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نے ہم سے وعدہ کیا ہے کہ خیبر کی غنیمتیں خاص طور پر صلح حدیبیہ میں شرکت کرنے والوں کے لیے ہیں۔ تب وہ ضرور اس کے جواب میں کہیں گے: تم ہمارا ہمیں خیبر کے لیے ساتھ جانے کی اجازت نہ دینا اللہ کے حکم سے نہیں بلکہ اس لیے ہے کہ تم ہم سے حسد کرتے ہو۔ معاملہ ایسے نہیں جیسے یہ پیچھے چھوڑ دیے جانے والے سمجھ رہے ہیں بلکہ وہ اللہ کے حکم اور اس کے منع کیے ہوئے امور کی کم ہی سوجھ بوجھ رکھتے ہیں، اس لیے وہ اس کی نافرمانی کرتے ہیں۔

فوائد: ❀ بیعتِ رضوان کی اللہ تعالیٰ کے ہاں عظیم قدر و منزلت ہے اور اس میں شریک ہونے والے رُوئے زمین کے افضل ترین لوگ تھے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کے بارے میں بدگمانی گناہوں اور نافرمانیوں کا باعث بنتی ہے اور یہ کبھی کفر تک لے جاتی ہے۔ ❀ کمزور ایمان والے گھبراہٹ اور پریشانی کے وقت تتر بتر ہو جاتے ہیں اور لالچ اور طمع کے وقت امڈ آتے ہیں۔

قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ
شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ ۚ فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا
حَسَنًا ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿١٦﴾
لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ
حَرَجٌ ۭ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿١٧﴾ لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ
الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ
فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿١٨﴾ وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً
يَّاْخُذُوْنَهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿١٩﴾ وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ
كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ
عَنْكُمْ ۚ وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿٢٠﴾
وَّاُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا ۭ قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ
عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ﴿٢١﴾ وَلَوْ قٰتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا
الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿٢٢﴾ سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِيْ
قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿٢٣﴾

16 اے رسول (ﷺ)! دیہاتیوں میں سے جو لوگ آپ کے ساتھ مکہ جانے سے پیچھے رہ گئے تھے، ان کا امتحان لینے کے لیے ان سے کہہ دیں: عنقریب تمھیں ایک سخت جنگجو قوم کی طرف بلایا جائے گا کہ تم ان سے اللہ کی راہ میں لڑو گے یا وہ بغیر لڑائی کے مسلمان ہو جائیں گے، پھر اگر تم نے اللہ کی اطاعت کی کہ اس جنگ میں شامل ہو گئے تو وہ تمھیں بہت اچھا اجر دے گا اور وہ ہے جنت۔ اگر تم نے اس کی اطاعت سے منہ پھیر لیا جس طرح تم نے اس وقت منہ پھیرا تھا جب تم آپ ﷺ کے ساتھ مکہ نہ گئے تھے، تو وہ تمھیں دردناک عذاب دے گا۔

17 جو شخص اندھے پن، لنگڑے پن یا بیماری کی وجہ سے اللہ کی راہ میں جنگ کرنے سے پیچھے رہا تو ایسے معذور پر کوئی گناہ نہیں۔ جو شخص اللہ کی اطاعت کرے اور اس کے رسول (ﷺ) کی اطاعت کرے تو اللہ تعالیٰ اسے ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے محلات اور درختوں کے نیچے سے نہریں جاری ہیں اور جو شخص ان دونوں کی اطاعت سے منہ پھیرے تو اسے اللہ تعالیٰ دردناک عذاب دے گا۔

18 یقیناً اللہ تعالیٰ مومنوں سے راضی ہو گیا جبکہ وہ حدیبیہ کے مقام پر درخت کے نیچے آپ سے بیعتِ رضوان کر رہے تھے اور ان کے دلوں میں جو ایمان، اخلاص اور سچائی تھی، اللہ تعالیٰ نے اسے معلوم کر لیا، چنانچہ اس نے ان کے دلوں پر اطمینان نازل فرمایا اور انھیں اس کے بدلے میں قریب کی فتح، یعنی فتح خیبر عطا فرمائی اور یہ ان کے لیے اس کا صلہ اور معاوضہ تھا جو وہ مکہ میں داخل نہیں ہو سکے تھے۔

19 اور انھیں بہت سی غنیمتیں عطا کیں جو وہ خیبر والوں سے لیں گے اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے سب پر ایسا غالب ہے جس پر کوئی غالب نہیں آ سکتا، وہ اپنی تخلیق و تقدیر اور تدبیر میں کمال حکمت والا ہے۔

20 اے مومنو! اللہ تعالیٰ نے تم سے بہت سی غنیمتوں کا وعدہ کیا ہے جو مستقبل میں ہونے والی اسلامی فتوحات میں تم حاصل کرو گے، چنانچہ اس نے خیبر کی غنیمتیں تو جلد ہی تمھیں دے دیں اور یہودیوں کے ہاتھ بھی روک دیے جب انھوں نے تمھاری غیر موجودگی میں تمھارے بیوی بچوں کو نقصان پہنچانے کا ارادہ کیا۔ اور تاکہ یہ جلد حاصل ہونے والی غنیمتیں تمھارے لیے اللہ تعالیٰ کی مدد اور تائید کی علامت بن جائیں اور اللہ تعالیٰ تمھیں ایسا سیدھا راستہ دکھائے جس میں کوئی ٹیڑھ پن نہ ہو۔

21 اللہ تعالیٰ نے تم سے دوسری کئی غنیمتوں کا وعدہ فرمایا ہے جن پر ابھی تک تم نے قدرت حاصل نہیں کی۔ اللہ تعالیٰ ہی ان پر قدرت رکھتا ہے اور وہ اس کے علم اور تدبیر میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے، اسے کوئی چیز عاجز اور بے بس نہیں کر سکتی۔

22 اے مومنو! اگر تم سے ان لوگوں نے جنگ کی جنھوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا تو وہ ضرور تمھارے سامنے شکست کھا کر بھاگ نکلیں گے، پھر انھیں کوئی کارساز نہ ملے گا جو ان کے امور کی نگرانی کرے اور نہ تمھارے خلاف لڑائی میں کوئی ان کی مدد کرنے والا ہو گا۔

23 ہر زمان و مکان میں یہ بات ثابت ہے کہ آخر کار مومن غالب ہوں گے اور کافر شکست کھائیں گے۔ ان جھٹلانے والوں سے پہلے جو امتیں گزری ہیں، ان میں اللہ تعالیٰ کا یہی دستور اور طریقہ رہا ہے۔ اے رسول (ﷺ)! آپ اللہ تعالیٰ کے دستور میں ہرگز کوئی تبدیلی نہیں پائیں گے۔

فوائد:

- قرآن مجید نے جن غیبی امور کے بارے میں خبر دی، وہ بعد میں اسی طرح واقع ہوئے جیسے کہ اسلامی فتوحات اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔
- شریعت کے احکام نرمی اور آسانی پر مبنی ہیں۔
- بیعت رضوان والوں کو دوہرا اجر ملا، ایک جلد دنیا میں اور دوسرا جو ان کے لیے آخرت میں ذخیرہ کر کے رکھا گیا ہے۔
- حق اور اہلِ حق کا، باطل اور اہلِ باطل پر غلبہ دستورِ الٰہی ہے۔

وَهُوَ الَّذِیْ كَفَّ اَیْدِیَهُمْ عَنْكُمْ وَاَیْدِیَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ
مِنْۢ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَیْهِمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرًا ﴿۲۴﴾
هُمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْیَ
مَعْكُوْفًا اَنْ یَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ؕ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَنِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ
لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَـُٔوْهُمْ فَتُصِیْبَكُمْ مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌۢ بِغَیْرِ عِلْمٍ ۚ
لِیُدْخِلَ اللّٰهُ فِیْ رَحْمَتِهٖ مَنْ یَّشَآءُ ۚ لَوْ تَزَیَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِیْنَ
كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا ﴿۲۵﴾ اِذْ جَعَلَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فِیْ
قُلُوْبِهِمُ الْحَمِیَّةَ حَمِیَّةَ الْجَاهِلِیَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِیْنَتَهٗ
عَلٰی رَسُوْلِهٖ وَعَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰی وَ
كَانُوْۤا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ﴿۲۶﴾ ع 3 11
لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْیَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ
الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِیْنَ ۙ مُحَلِّقِیْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِیْنَ ۙ
لَا تَخَافُوْنَ ؕ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا
قَرِیْبًا ﴿۲۷﴾ هُوَ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ
لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ ؕ وَكَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا ﴿۲۸﴾

(24) وہی ہے جس نے حدیبیہ کے موقع پر مشرکوں کے ہاتھ تم سے روک دیے جب ان میں سے اسّی کے قریب آدمی آئے جو تمھیں نقصان پہنچانا چاہتے تھے اور تمھارے ہاتھ ان سے روک لیے، چنانچہ تم نے ان سے لڑائی کی نہ انھیں کوئی تکلیف پہنچائی بلکہ تم نے ان کے گرفتار ہونے والوں کو چھوڑ دیا، بعد اس کے کہ اس نے تمھیں انھیں قیدی بنانے پر قدرت دی تھی۔ جو عمل تم کرتے ہو، اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے، اس سے تمھارا کوئی عمل چھپا نہیں۔

(25) یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) کے ساتھ کفر کیا، تمھیں مسجد الحرام سے روکا اور ہدی، یعنی قربانی کے جانوروں کو بھی روکا تو وہ حرم میں ذبح کی جگہ نہ پہنچ سکے۔ اگر اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے والے وہ مرد و خواتین موجود نہ ہوتے جنھیں تم پہچانتے نہیں اور احتمال تھا کہ لاعلمی میں تم کافروں کے ساتھ انھیں بھی قتل کر دو گے اور پھر تمھیں ان کے قتل کا گناہ بھی اٹھانا پڑے گا اور دیتیں بھی دینی پڑیں گی، تو تمھیں ضرور مکہ فتح کرنے کی اجازت مل جاتی مگر ایسا نہیں ہوا تاکہ اللہ تعالیٰ جسے چاہے اپنی رحمت میں داخل کرے جیسا کہ اس نے مکّہ میں رہنے والے مومنوں کو کیا۔ اگر مکّہ میں کافر مومنوں سے الگ ہوتے تو ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) کے ساتھ کفر کرنے والوں کو ضرور دردناک عذاب دیتے۔

(26) جب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) کے ساتھ کفر کرنے والوں نے اپنے دلوں میں تعصب رکھا اور تعصب بھی جاہلیت والا جس کا حق کی تائید و اثبات سے کوئی تعلق نہیں، جو صرف خواہشات پرستی پر مبنی ہوتا ہے، اسی وجہ سے انھوں نے حدیبیہ کے سال رسول اللہ ﷺ کو مکہ میں داخل نہیں ہونے دیا، اس عار کے ڈر سے کہ (دنیا کہے گی:) وہ ان پر غالب آ گیا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے اپنے رسول (ﷺ) اور ایمان والوں پر سکون و اطمینان نازل فرمایا اور انھیں مشرکوں کا مقابلہ کرنے کے لیے غصہ نہیں آیا کہ وہ بھی ان کی طرح مکّہ میں داخل ہونے کا اصرار کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو کلمۂ حق، یعنی لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰه پر جمائے رکھا اور اس بات پر کہ وہ اس کا حق ادا کریں، چنانچہ وہ اس پر قائم رہے اور ایمان والے ہی دوسروں کی نسبت اس کلمے کے زیادہ حق دار تھے اور اس خیر کی وجہ سے جو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں جان لی، وہی اس کے صحیح طور پر اہل تھے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے، اس سے کوئی چیز چھپی نہیں۔ (27) یقیناً اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول (ﷺ) کو حق کے ساتھ سچا خواب دکھایا جب اس نے آپ (ﷺ) کو خواب دکھایا اور آپ نے یہ خواب اپنے صحابہ کو بتایا اور وہ یہ تھا کہ آپ (ﷺ) اور آپ کے ساتھی دشمن سے بے خوف و خطر امن کے ساتھ اللہ کے گھر میں داخل ہوں گے۔ عمرے کے مناسک سے فراغت کا اعلان کرتے ہوئے کچھ نے اپنے سروں کے بال منڈوائے ہوں گے اور کچھ نے کٹوائے ہوں گے۔ اے مومنو! اللہ تعالیٰ کو تمھاری بہتری کا جس قدر علم ہے، تمھیں خود بھی نہیں، اس لیے اس نے مکّہ میں داخل ہونے کا خواب پورا کرنے سے پہلے اس سال تمھیں قریب والی فتح عطا کر دی اور اس فتح کا آغاز اللہ تعالیٰ نے صلح حدیبیہ سے کیا اور پھر اس کے بعد حدیبیہ میں حاضر ہونے والے مومنوں کے ہاتھوں خیبر کی فتح نصیب فرمائی۔ (28) اللہ ہی ہے جس نے اپنے رسول محمد ﷺ کو واضح بیان اور دینِ حق دے کر بھیجا اور وہ ہے دینِ اسلام تاکہ اسے تمام مخالف دینوں پر غالب کرے اور یقیناً اللہ تعالیٰ اس پر گواہ ہے اور اللہ تعالیٰ بطور گواہ کافی ہے۔

فوائد:
- اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکنا بہت بڑا جرم ہے جس کا ارتکاب کرنے والے دردناک عذاب کے حق دار ہیں۔
- اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی بہتری کے لیے جو تدبیریں کرتا ہے، وہ بندوں کے محدود علم سے بہت آگے ہیں۔
- دینی تعلق ترک کر کے اس کی جگہ خاندانی تعصب یا جاہلیت کے طریقۂ کار کو رواج دینے سے بچنے کا حکم ہے۔
- دینِ اسلام کا غلبہ دستورِ الٰہی اور اللہ تعالیٰ کا یقینی وعدہ ہے۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ
تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ۫ سِيْمَاهُمْ فِيْ
وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۛۚ وَمَثَلُهُمْ فِي
الْاِنْجِيْلِ ۛۚ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْاَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى
عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۲۹﴾ ع

معانقة 15 – عند المتأخرين 12

ع 4 3 12

سُوْرَةُ الْحُجُرٰتِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانِيْ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَ
اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا
اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ
بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ﴿۲﴾ اِنَّ
الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ
امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۳﴾ اِنَّ
الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۴﴾

(29) محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں اور آپ کے صحابہ جو آپ کے ساتھ ہیں وہ جنگ کرنے والے کافروں پر بہت سخت اور آپس میں نہایت رحمدل اور الفت ومحبت رکھنے والے ہیں۔ اے دیکھنے والے! تو انھیں اللہ پاک کے سامنے رکوع اور سجدے میں دیکھے گا۔ وہ اللہ تعالیٰ سے التجائیں کرتے ہیں کہ وہ انھیں بخش کر اور نہایت اچھا بدلہ دے کر ان پر اپنا فضل واحسان فرمائے اور ان سے خوش ہو جائے۔ ان کی نشانی ان کے چہروں پر سجدوں کے نشانات ہیں جو ان کی چال ڈھال اور چہروں پر نماز کے نور سے ظاہر اور نمایاں ہوتی ہے۔ ان کا یہی وصف موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والی تورات میں ہے۔ جہاں تک عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والی انجیل میں ان کے وصف کا ذکر ہے تو وہ یہ ہے کہ وہ باہمی تعاون اور کمال میں اس کھیتی کی طرح ہیں جس نے اپنی کونپل نکالی، پھر اسے مضبوط کیا اور موٹی ہوگئی، پھر اپنے تنے پر سیدھی کھڑی ہوگئی۔ اس کی مضبوطی اور کمال سے کسان خوش ہوتے ہیں، تاکہ اللہ ان کے ذریعے سے کافروں کو غصہ دلائے، جب وہ ان میں مضبوطی و یکسانیت اور کمال دیکھیں۔ صحابہ میں سے جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے، ان سے اللہ تعالیٰ نے گناہوں کی بخشش کا وعدہ کیا ہے، چنانچہ ان کے گناہوں پر اُن کی پکڑ نہیں ہوگی اور اپنی طرف سے ثوابِ عظیم کا وعدہ کیا ہے اور وہ ہے جنت۔

سورۂ حجرات مدنی ہے

سورت کے بعض مقاصد: زبان کا علاج اور فرد کے ایمان اور معاشرے کے اخلاق پر اس کے اثرات۔

تفسیر: (1) اے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اس کی شریعت کی پیروی کرنے والو! اپنے قول وفعل میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) سے آگے نہ بڑھو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اس طرح کہ اس کے حکم مانو اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمھاری باتیں خوب سننے والا، تمھارے افعال خوب جاننے والا ہے، ان میں سے کوئی چیز اس سے اوجھل نہیں اور وہ ضرور تمھیں ان کی جزا دے گا۔

(2) اے اللہ پر ایمان لانے اور اس کی شریعت کی پیروی کرنے والو! اللہ کے رسول (ﷺ) سے ادب کے ساتھ پیش آؤ اور نبیٔ اکرم ﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے اپنی آوازیں آپ کی آواز سے اونچی نہ کرو اور نہ بلند آواز سے آپ کا نام لے کر آپ کو آواز دو جس طرح تم ایک دوسرے کو بلاتے ہو بلکہ آپ کو نبی یا رسول کہہ کر نرمی سے مخاطب کرو۔ (بصورت دیگر) خطرہ ہے کہ کہیں اس وجہ سے تمھارے اعمال کا ثواب ضائع نہ ہو جائے اور تمھیں ان کا ثواب ضائع ہونے کی خبر اور احساس بھی نہ ہو۔

(3) بلاشبہ جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے سامنے اپنی آوازیں نیچی رکھتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے تقویٰ کے لیے جانچ لیا ہے اور انھیں اس کے لیے چن لیا ہے۔ ان کے لیے ان کے گناہوں کی بخشش ہے کہ وہ ان کی پکڑ نہیں کرے گا اور ان کے لیے قیامت کے دن عظیم بدلہ ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انھیں جنت میں داخل کرے گا۔

(4) اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ دیہاتیوں میں سے جو آپ کو آپ کی بیویوں کے حجروں کے پیچھے سے پکارتے ہیں، ان میں سے اکثر بے عقل ہیں۔

فوائد: ❀ مومن کے ساتھ رحمت ونرمی اور پیار محبت کرنا جبکہ جنگ کرنے والے کافر کے ساتھ سختی کرنا اسلام کا حکم ہے۔

❀ باہمی تعاون اور مضبوط تعلق آپ ﷺ کے صحابہ کے اخلاق کا حصہ تھا۔

❀ جو شخص اپنے دل میں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں دشمنی اور نفرت رکھے، اس کے کافر ہونے کا خدشہ ہے۔

❀ رسول اکرم ﷺ کے ساتھ، آپ کی سنت کے ساتھ اور آپ کے ورثاء علمائے کرام کے ساتھ ادب واحترام والا معاملہ رکھنا فرض ہے۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ ۝5 يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْۤا اَنْ
تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ ۝6 وَاعْلَمُوْۤا
اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ؕ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَ
لٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ
الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ۝7 فَضْلًا
مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝8 وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ
الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۚ فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى
الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَآءَتْ
فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝9
اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ
تُرْحَمُوْنَ ۝10 يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ
يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا
مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ بِئْسَ الِاسْمُ
الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝11

ع 1 10 13

(5) اے رسول (ﷺ)! اگر یہ لوگ، جو آپ کو آپ کی بیویوں کے حجروں کے پیچھے سے پکارتے ہیں، صبر کرتے اور آپ کو آوازیں نہ دیتے یہاں تک کہ آپ خود ان کے پاس تشریف لے آتے اور یہ نہایت نیچی آواز سے آپ سے بات کرتے تو یہ ان کے لیے حجروں کے باہر سے پکارنے سے کہیں بہتر ہوتا، اس لیے کہ اس میں نبیٔ اکرم ﷺ کا احترام و تعظیم ہے۔ ان میں سے اور ان کے علاوہ جو بھی توبہ کرے، اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بے حد بخشنے والا، ان کی جہالت کی وجہ سے انھیں معاف کرنے والا اور ان پر نہایت رحم کرنے والا ہے۔ (6) اے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اس کی شریعت پر عمل کرنے والو! اگر کوئی فاسق و فاجر کسی قوم کے بارے میں کوئی خبر دے تو اس کی خبر کے صحیح یا غلط ہونے کی تحقیق کر لیا کرو اور اس کی تصدیق میں جلد بازی کا مظاہرہ نہ کرو۔ ایسا نہ ہو کہ تم بغیر تحقیق کے اس خبر کو سچا سمجھتے ہوئے کسی قوم کو تکلیف دینے کا جرم کر بیٹھو جبکہ ان کے معاملے کی حقیقت سے تم ناواقف ہو، پھر جب اس کی خبر کا جھوٹ ہونا تم پر واضح ہو تو تمھیں ان کو تکلیف پہنچانے پر پچھتانا پڑے۔ (7) اے ایمان والو! تم جان لو کہ تمھارے درمیان اللہ کے رسول (ﷺ) موجود ہیں جن پر وحی نازل ہوتی ہے، لہٰذا جھوٹ بولنے سے بچو ورنہ ان پر وحی نازل ہوگی جو انھیں تمھارے جھوٹ کی خبر دے دے گی۔ رسول اللہ ﷺ زیادہ بہتر جانتے ہیں کہ تمھاری بھلائی اور بہتری کس میں ہے۔ اگر وہ بہت سے معاملات میں تمھاری تجاویز مان لیں تو یقیناً تم ایسی مشکلات میں پڑ جاؤ جو وہ تمھارے لیے پسند نہیں کرتے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ایمان کو تمھارا محبوب بنا دیا اور اسے تمھارے دلوں میں سجا دیا تو تم ایمان لے آئے اور اس نے کفر، اپنی اطاعت سے منہ موڑنے اور گناہ و نافرمانی کو تمھاری نگاہوں میں ناپسندیدہ بنا دیا۔ انھی صفات کے حامل لوگ ہی رشد و ہدایت کی راہ پر چلنے والے ہیں۔ (8) یہ جو تمھارے دلوں میں خیر اور بھلائی کی چاہت اور شر سے نفرت تمھیں نصیب ہوئی ہے، یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے جو اس نے تم پر کیا ہے اور اس کا خاص انعام ہے جو اس نے تمھیں عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے شکر گزار کو خوب جانتا ہے اور اسے توفیق عطا کرتا ہے اور وہ کمال حکمت والا ہے کہ ہر چیز کو اس کی مناسب جگہ رکھتا ہے۔ (9) اگر مومنوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو اے ایمان والو! انھیں اللہ کی شریعت کے مطابق اپنے اختلاف کا فیصلہ کرانے کی دعوت دے کر ان میں صلح کرا دو، پھر اگر ان میں سے کوئی ایک صلح کا انکار کرے اور زیادتی کرے تو اس زیادتی کرنے والے گروہ سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے فیصلے کی طرف لوٹ آئے، پھر اگر وہ اللہ کے فیصلے کی طرف لوٹ آئے تو ان کے درمیان عدل و انصاف کے ساتھ صلح کرا دو اور ان کے درمیان اپنے فیصلے میں عدل کرو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اپنے فیصلوں میں انصاف کرتے ہیں۔ (10) بلاشبہ سارے ایمان والے آپس میں اسلامی بھائی ہیں اور اے ایمان والو! اسلامی اخوت اور بھائی چارے کا تقاضا ہے کہ تم اپنے دو جھگڑنے والے بھائیوں کے درمیان صلح کراؤ۔ اللہ سے ڈرو اس کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچ کر تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ (11) اے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اس کی شریعت پر عمل کرنے والو! تم میں سے کوئی قوم دوسری قوم کا مذاق نہ اڑائے۔ ہوسکتا ہے کہ جن کا مذاق اڑایا جا رہا ہو، وہ اللہ کے نزدیک زیادہ بہتر ہوں اور اعتبار اسی کا ہے جو اللہ کے پاس ہے۔ اور نہ عورتیں عورتوں کا مذاق اڑائیں۔ ہوسکتا ہے کہ جن عورتوں کا مذاق اڑایا جا رہا ہو، وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ بہتر ہوں۔ اپنے بھائیوں پر عیب نہ لگاؤ، وہ تمھارے اپنے قائم مقام ہیں۔ نہ تم ایک دوسرے کو برے القاب دے کر عار اور شرم دلاؤ جیسا کہ بعض انصاری رسول اکرم ﷺ کی آمد سے پہلے کرتے تھے۔ تم میں سے جس نے ایسا کیا، وہ فاسق ہے۔ ایمان کے بعد نہایت برا وصف یہ ہے کہ کوئی فسق و فجور میں پڑے اور جنھوں نے ان نافرمانیوں سے توبہ نہ کی، وہی لوگ اپنی کی ہوئی نافرمانیوں کی وجہ سے خود کو ہلاکت کے منہ میں ڈال کر اپنے آپ پر ظلم کرنے والے ہیں۔

فوائد: ❀ خبروں کی صحت کی تحقیق کرنا فرض ہے بالخصوص جب کسی خبر پھیلانے والے انسان پر فسق و فجور کا الزام ہو۔ ❀ آپس میں لڑنے والے مسلمانوں کے درمیان صلح کرانا فرض ہے اور جو گروہ زیادتی کرنے پر اڑا ہوا ہو اور صلح نہ مانے تو اس کے خلاف لڑنا جائز ہے۔ ❀ ایمانی اخوت کے درج ذیل تقاضے ہیں: 1۔ دو جھگڑنے والوں کے درمیان صلح کرانا۔ 2۔ ایسے مذاق سے بچنا جس سے دوسرے کے جذبات مجروح ہوں۔ 3۔ ایک دوسرے پر عیب لگانے سے باز رہنا۔ 4۔ ایک دوسرے کو برے القاب سے نہ پکارنا۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ
اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ
لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲﴾
يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ
لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ﴿۱۳﴾
قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا
يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ
مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴﴾ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ
اَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ﴿۱۵﴾ قُلْ
اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا
فِي الْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۶﴾ يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ؕ
قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ
هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ
غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸﴾ ع 2 8 14

⑫ اے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اس کی شریعت کے مطابق عمل کرنے والو! ایسے بہت سے گمانوں سے دور رہو جن کو ثابت کرنے کے لیے اسباب و قرائن کی کوئی بنیاد نہ ہو۔ بلاشبہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں جیسے ظاہری طور پر نیک آدمی کے بارے میں برا گمان رکھنا۔ ایمان والوں کے عیبوں کی ٹوہ میں رہو نہ تم میں سے کوئی اپنے بھائی کا اس انداز میں ذکر کرے جو اسے ناپسند ہو، بلاشبہ اس انداز سے اس کا ذکر کرنا جو اسے ناپسند ہو، اس کے مردہ ہونے کی صورت میں اس کا گوشت کھانے کی طرح ہے۔ کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے؟! لہٰذا اس کی غیبت کو بھی ناپسند کرو کیونکہ وہ بھی مردہ بھائی کا گوشت کھانے کی طرح ہے۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اس طرح کہ اس کے حکم مانو اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے رجوع کرنے والے بندوں کی توبہ بہت قبول کرنے والا، ان پر نہایت رحم کرنے والا ہے۔

⑬ اے لوگو! بلاشبہ ہم نے تمھیں ایک مرد، اور وہ ہیں تمھارے باپ آدم (علیہ السلام)، اور ایک عورت، اور وہ ہیں تمھاری ماں حوا، سے پیدا کیا، اس لیے تمھارا نسب ایک ہی ہے، لہٰذا نسب کے معاملے میں تم ایک دوسرے پر فخر نہ کرو، پھر ہم نے تمھیں بہت سے کنبوں اور مختلف قبیلوں میں تقسیم کر دیا تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو، نہ کہ اس پر فخر کرو کیونکہ امتیاز اور برتری تو صرف تقویٰ سے ہے، اس لیے فرمایا: تم میں سے زیادہ عزت والا اللہ کے نزدیک وہ ہے جو زیادہ تقوے والا ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمھارے احوال خوب جاننے والا اور تمھارے کمال اور نقص سے پوری طرح باخبر ہے۔ اس میں سے کوئی چیز اس سے چھپی نہیں۔

⑭ بعض دیہاتی جب نبیٔ اکرم ﷺ کے پاس آئے تو انھوں نے کہا: ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) پر ایمان لائے۔ اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: تم ایمان نہیں لائے بلکہ یہ کہو: ہم نے تسلیم کر لیا ہے اور مطیع ہو گئے ہیں جبکہ ایمان ابھی تک تمھارے دلوں میں نہیں اترا اور امید ہے کہ اتر جائے گا۔

اے دیہاتیو! اگر تم ایمان لانے، نیک عمل کرنے اور حرام کی ہوئی چیزوں اور باتوں سے بچنے میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو تو اللہ تعالیٰ تمھارے اعمال کے ثواب میں کوئی کمی نہیں کرے گا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کو بے حد بخشنے والا، ان پر نہایت رحم کرنے والا ہے۔

⑮ مومن تو صرف وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لائے، پھر ان کے ایمان میں شک کی ملاوٹ نہ ہوا اور انھوں نے اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور اس میں ذرا کنجوسی سے کام نہ لیا۔ انھی مذکورہ صفات کے حامل لوگ ہی اپنے ایمان میں سچے ہیں۔

⑯ اے رسول (ﷺ)! ان دیہاتیوں سے کہہ دیں: کیا تم اپنے دین کے بارے میں اللہ تعالیٰ کو آگاہ کر رہے ہو؟! حالانکہ اللہ تو آسمانوں اور زمین میں موجود ہر چیز کو جانتا ہے اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے، اس سے کوئی چیز چھپی نہیں، اس لیے وہ تمھارا محتاج نہیں کہ تم اسے اپنے دین سے آگاہ کرو۔

⑰ اے رسول (ﷺ)! یہ دیہاتی اپنے مسلمان ہونے کا آپ پر احسان جتاتے ہیں۔ ان سے کہہ دیں: مجھ پر احسان نہ جتاؤ کہ تم اللہ کے دین میں داخل ہوئے ہو۔ اس کا فائدہ اگر ہوا تو تمھیں ہی ہوگا بلکہ اللہ تعالیٰ نے تم پر احسان کیا ہے کہ اس نے تمھیں ایمان لانے کی توفیق دی اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو کہ تم دینِ اسلام میں داخل ہو گئے ہو۔

⑱ بلاشبہ اللہ تعالیٰ آسمانوں کے غیب جانتا ہے اور زمین کے غیب بھی جانتا ہے، اس میں سے کوئی چیز اس سے چھپی نہیں اور جو عمل تم کرتے ہو، اللہ اسے خوب دیکھنے والا ہے۔ اس سے تمھارا کوئی عمل چھپا نہیں اور وہ ضرور تمھیں اچھے اور برے اعمال کا بدلہ دے گا۔

فوائد: ❀ نیک لوگوں کے بارے میں برا گمان رکھنا گناہ ہے اور برے لوگوں سے بچنے کے لیے ان کے بارے میں بدگمانی رکھنا جائز ہے۔ ❀ تمام انسانوں کی اصل ایک ہونے کا تقاضا ہے کہ نسب کی بنا پر ایک دوسرے پر فخر نہ کیا جائے۔ ❀ ایمان صرف لفظوں کا نام نہیں کہ اعتقاد اس کے موافق نہ ہو بلکہ دل سے اعتقاد، زبان سے اقرار اور عمل سے اظہار کرنے کا نام ایمان ہے۔ ❀ ہدایت کی توفیق صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے، اور یہ محض اللہ کا فضل اور اس کی عنایت ہے، کسی کا حق نہیں۔

سُوْرَةُ قٓ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

قٓ قف وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ۚ﴿۱﴾ بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ
فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَيْءٌ عَجِيْبٌ ۚ﴿۲﴾ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۚ
ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِيْدٌ ﴿۳﴾ قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ ۚ وَعِنْدَنَا
كِتٰبٌ حَفِيْظٌ ﴿۴﴾ بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ فَهُمْ فِيْٓ اَمْرٍ مَّرِيْجٍ ﴿۵﴾
اَفَلَمْ يَنْظُرُوْٓا اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنٰهَا وَزَيَّنّٰهَا وَمَا لَهَا
مِنْ فُرُوْجٍ ﴿۶﴾ وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا
فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ۙ﴿۷﴾ تَبْصِرَةً وَّذِكْرٰى لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ﴿۸﴾
وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ ۙ﴿۹﴾
وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ ۙ﴿۱۰﴾ رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ ۙ وَاَحْيَيْنَا بِهٖ
بَلْدَةً مَّيْتًا ؕ كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ ﴿۱۱﴾ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّاَصْحٰبُ
الرَّسِّ وَثَمُوْدُ ۙ﴿۱۲﴾ وَعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ وَاِخْوَانُ لُوْطٍ ۙ﴿۱۳﴾ وَّاَصْحٰبُ
الْاَيْكَةِ وَقَوْمُ تُبَّعٍ ؕ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيْدِ ﴿۱۴﴾
اَفَعَيِيْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ ؕ بَلْ هُمْ فِيْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿۱۵﴾ ع

ع 1 15 15

سورۂ ق مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: موت اور دوبارہ اٹھائے جانے کا تذکرہ کر کے دلوں کو وعظ و نصیحت کرنا۔

تفسیر: (1) ﴿قٓ﴾ اس طرح کے حروفِ مقطعات پر تفصیلی کلام سورۂ بقرہ کے شروع میں گزر چکا ہے۔ قرآن کریم میں پائے جانے والے عظیم معانی اور خیر و برکت کی کثرت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس کی قسم کھائی ہے کہ قیامت کے دن ضرور تمھیں حساب کتاب اور جزا کے لیے اٹھایا جائے گا۔

(2) ان کے آپ کو ٹھکرانے کا سبب یہ نہیں کہ وہ آپ سے جھوٹ بولنے کی امید رکھتے ہیں۔ وہ آپ کی سچائی سے بخوبی واقف ہیں بلکہ وہ اس بات پر حیران ہیں کہ انھی کی جنس سے انھیں ڈرانے والا رسول آ گیا اور فرشتوں کی نسل سے نہیں آیا۔ انھوں نے اپنی حیرانی کی وجہ سے کہا: کسی بشر کا ہماری طرف رسول بن کر آنا ایک عجیب چیز ہے۔

(3) کیا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی ہو جائیں گے تو دوبارہ اٹھائے جائیں گے؟! یہ دوبارہ اٹھنا اور گلے سڑے جسموں میں دوبارہ زندگی کا لوٹ آنا محال ہے۔ ممکن نہیں کہ ایسا ہو۔

(4) ان کی موت کے بعد زمین ان کے جسموں سے جو کچھ کھاتی اور کم کرتی ہے، ہمیں اس کا خوب علم ہے۔ اس میں سے کوئی چیز ہم سے چھپی نہیں۔ ہمارے پاس وہ کتاب ہے جو ہر اس چیز کو محفوظ کرنے والی ہے جو اللہ تعالیٰ نے ان کی زندگی اور موت کے بعد ان کے مقدر میں کر رکھی ہے۔

(5) بلکہ ان مشرکوں کے پاس جب رسول (ﷺ) قرآن لے کر آئے تو انھوں نے اسے جھٹلا دیا اور وہ ایک الجھاؤ میں پڑ گئے اور اس کے بارے میں وہ کسی ایک بات اور نظریے پر نہیں ٹکتے۔

جب اللہ نے مشرکوں کے دوبارہ اٹھائے جانے کے انکار کا ذکر کیا تو اس کے واقع ہونے کے دلائل ذکر کر کے انھیں نصیحت فرمائی، چنانچہ فرمایا:

(6) دوبارہ اٹھائے جانے کو جھٹلانے والے ان لوگوں نے کیا اپنے اوپر موجود آسمان میں غور و فکر نہیں کیا کہ ہم نے اسے کیسے پیدا کیا، بنایا سنوارا اور اس کی سجاوٹ کے لیے اس میں ستارے رکھ دیے اور اس میں کوئی شگاف بھی نہیں جو اسے عیب دار کرے؟! سو جس نے یہ آسمان بنایا، وہ مُردوں کو دوبارہ زندہ کر کے اٹھانے سے عاجز نہیں۔ (7) زمین کو ہم نے بچھا کر اسے رہائش کے قابل بنا دیا، اس میں ہم نے جامد اور بے حس و حرکت پہاڑ ڈال دیے تاکہ وہ حرکت نہ کرے اور اس میں ہر طرح کی خوشنما نباتات اور درخت اگا دیے۔

(8) یہ سب کچھ ہم نے اس لیے پیدا کیا تاکہ اطاعت کے ذریعے سے اپنے رب کی طرف رجوع کرنے والے ہر بندے کے لیے یہ سُوجھ بُوجھ اور نصیحت حاصل کرنے کا ذریعہ ہو۔ (9) ہم نے آسمان سے ایسا پانی نازل کیا جو بہت نفع بخش اور خیر و برکت والا ہے، پھر ہم نے اس پانی سے باغات اگائے اور گندم وغیرہ کے کھیت اگائے جنھیں تم کاٹتے ہو۔ (10) اور اس کے ساتھ ہم نے کھجوروں کے اونچے اونچے درخت اگائے جن کے خوشے ایک دوسرے کے اوپر تہ بہ تہ ہیں۔ (11) ہم نے اس میں سے بندوں کی روزی کے لیے اگایا جو بھی اگایا جس سے وہ کھاتے ہیں اور اس پانی سے ہم نے مردہ شہر کو زندہ کر دیا جس میں پہلے نباتات نہیں تھیں۔ جس طرح ہم نے اس بارش سے اس شہر کو زندہ کیا جس میں نباتات کا وجود نہیں تھا، اسی طرح ہم مردوں کو زندہ کریں گے تو وہ زندہ ہو کر نکلیں گے۔ (12) اے رسول (ﷺ)! آپ کو جھٹلانے والے ان لوگوں سے پہلے بھی کئی قوموں نے اپنے نبیوں کو جھٹلایا، چنانچہ قوم نوح اور کنویں والوں نے جھٹلایا اور ثمود نے بھی جھٹلایا۔ (13) اور عاد، فرعون اور قومِ لوط نے بھی جھٹلایا۔ (14) اور قومِ شعیب، یعنی اَیکہ والوں اور یمن کے بادشاہ تُبّع کی قوم نے بھی جھٹلایا۔ ان سب اقوام نے اللہ کے بھیجے ہوئے رسولوں کو جھٹلایا تو ان پر اللہ کے عذاب کا وعدہ پورا ہوا۔ (15) کیا ہم پہلی بار تمھاری تخلیق سے تھک گئے کہ ہم تمھیں دوبارہ اٹھانے سے عاجز آ جائیں گے؟! بلکہ یہ لوگ اپنی پہلی تخلیق کے بعد نئی پیدائش کے بارے میں حیرت میں مبتلا ہیں۔

فوائد: ❀ مشرکین نبوت کو بشر کے لیے محال سمجھتے اور پتھروں کو معبود کا درجہ دے دیتے تھے! ❀ آسمانوں اور زمین کی تخلیق، بارش کا نازل کرنا، بنجر زمین سے نباتات اگانا اور پہلی بار پیدا کرنا، یہ سب دوبارہ اٹھائے جانے کی دلیلیں ہیں۔ ❀ رسولوں کو جھٹلانا پہلی امتوں کی بھی عادت رہی ہے اور جھٹلانے والوں کو سزا دینا اللہ تعالیٰ کا دستور رہا ہے۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۚ وَنَحْنُ اَقْرَبُ
اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ﴿١٦﴾ اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ
الشِّمَالِ قَعِيْدٌ ﴿١٧﴾ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ﴿١٨﴾ وَ
جَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ۭ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ﴿١٩﴾ وَنُفِخَ
فِي الصُّوْرِ ۭ ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيْدِ ﴿٢٠﴾ وَجَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَاۗىِٕقٌ
وَّشَهِيْدٌ ﴿٢١﴾ لَقَدْ كُنْتَ فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَاۗءَكَ
فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ﴿٢٢﴾ وَقَالَ قَرِيْنُهٗ هٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيْدٌ ﴿٢٣﴾
اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿٢٤﴾ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيْبِ ﴿٢٥﴾
الَّذِيْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلْقِيٰهُ فِي الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ ﴿٢٦﴾
قَالَ قَرِيْنُهٗ رَبَّنَا مَآ اَطْغَيْتُهٗ وَلٰكِنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ﴿٢٧﴾ قَالَ
لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ اِلَيْكُمْ بِالْوَعِيْدِ ﴿٢٨﴾ مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ
لَدَيَّ وَمَآ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿٢٩﴾ يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ
وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ﴿٣٠﴾ وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ﴿٣١﴾
هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِيْظٍ ﴿٣٢﴾ مَّنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ
وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبِ ﴿٣٣﴾ ادْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ ۭ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ ﴿٣٤﴾

ع 2 14 16

﴿16﴾ یقیناً ہم نے انسان کو پیدا کیا اور ہم اس کے دل میں آنے والے خیالات اور دماغ میں آنے والی سوچوں کو بھی جانتے ہیں اور ہم اس کی اس شہ رگ سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں جو حلق کے ایک کنارے سے دل کے ساتھ ملی ہوتی ہے۔ ﴿17﴾ جب لکھنے والے دو فرشتے اس کے عمل لکھتے ہیں، ایک دائیں طرف بیٹھا ہوا ہے اور دوسرا اس کی بائیں جانب بیٹھا ہے۔ ﴿18﴾ وہ کوئی بھی بات منہ سے نکال نہیں پاتا مگر اس کے پاس اس کی بات نوٹ کرنے کے لیے نگہبان فرشتہ موجود ہوتا ہے۔ ﴿19﴾ موت کی شدت حق لے کر آ پہنچی جس سے بھاگنے کی کوئی صورت نہیں۔ اے غافل انسان! یہ ہے وہ جس سے تو بدکتا اور بھاگتا پھرتا تھا۔ ﴿20﴾ اور صور پھونکنے پر مقرر فرشتہ دوسری دفعہ نرسنگھے میں پھونک مار دے گا، یہی قیامت کا دن ہوگا، کافروں اور نافرمانوں کے لیے عذاب کی وعید کا دن۔ ﴿21﴾ ہر انسان اس طرح آئے گا کہ اس کے ساتھ اسے لانے والا فرشتہ ہوگا اور ایک فرشتہ اس کے اعمال کی گواہی دینے والا ہوگا۔ ﴿22﴾ اس لائے گئے انسان سے کہا جائے گا: یقیناً اپنی شہوتوں اور لذتوں سے دھوکا کھانے کے سبب تو دنیا میں اس دن سے غافل رہا، سو اب جس عذاب اور کرب کا تو مشاہدہ کر رہا ہے، اس کے سبب ہم نے تیرے سامنے سے غفلت کا پردہ اٹھا دیا ہے، چنانچہ آج تیری نگاہ بہت تیز ہے جس سے تو ہر اس چیز کو جان رہا ہے جس سے تو غافل تھا۔ ﴿23﴾ اس کا ساتھی جو فرشتوں میں سے اس پر مقرر تھا، کہے گا: یہ اس کا سارا عمل بغیر کسی کمی و زیادتی کے میرے پاس حاضر ہے۔ ﴿24﴾ اللہ تعالیٰ لانے والے اور گواہ دونوں فرشتوں سے کہے گا: تم دونوں ہر حق کے منکر اور اس سے سرکشی کرنے والے کو جہنم میں ڈال دو۔ ﴿25﴾ وہ جو ان حقوق کو بہت زیادہ روکنے والا تھا جو اللہ تعالیٰ نے اس پر فرض کیے تھے، اللہ کی حدود سے تجاوز کرنے والا، اور اللہ کی طرف سے بیان کیے گئے وعدے وعید میں شک کرنے والا تھا۔ ﴿26﴾ جس نے اللہ کے ساتھ اور معبود بنا رکھا تھا جسے وہ اس کے ساتھ عبادت میں شریک کرتا تھا، لہٰذا تم دونوں اسے سخت عذاب میں ڈال دو۔

﴿27﴾ اس کا شیطان ساتھی اس سے لاتعلقی کا اظہار کرتے ہوئے کہے گا: اے ہمارے رب! میں نے اسے گمراہ نہیں کیا تھا بلکہ یہ خود حق سے بھٹکا ہوا دور دراز کی گمراہی میں تھا۔ ﴿28﴾ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے سامنے مت جھگڑو کیونکہ اس کا کوئی فائدہ نہیں، یقیناً میں نے تو تمھیں دنیا ہی میں وہ سخت وعید پہنچا دی تھی جسے میرے رسول لے کر آئے، جو میرے ساتھ کفر کرنے اور میری نافرمانی کرنے والے ہر شخص کے لیے تھی۔ ﴿29﴾ میرے ہاں بات بدلتی نہیں۔ میرے وعدوں کے خلاف بھی نہیں ہوتا اور نہ میں اپنے بندوں کی نیکیوں میں کمی کر کے ان پر زیادتی کرتا ہوں اور نہ ان کے گناہوں میں اضافہ کر کے ظلم کرتا ہوں بلکہ ان کے عملوں کی انھیں جزا دوں گا۔ ﴿30﴾ جس دن ہم دوزخ سے پوچھیں گے: کیا تو ان کافروں اور نافرمانوں سے بھر گئی ہے جو تیرے اندر ڈالے گئے؟ اس پر وہ اپنے رب کو جواب دے گی: کیا مزید کچھ ہے؟ اپنے رب کے غضب کی وجہ سے مزید کا مطالبہ کرے گی۔

جب اللہ تعالیٰ نے کافروں کے لیے سخت وعید کا ذکر فرمایا تو ساتھ ہی ان نعمتوں کا ذکر کر دیا جو اس نے اپنے مومن بندوں کے لیے تیار کی ہیں، چنانچہ فرمایا: ﴿31﴾ جنت ان پرہیزگاروں کے بالکل قریب کر دی جائے گی جو اپنے رب کے حکم مانتے رہے اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچتے رہے، پھر وہ اس کی نعمتوں کا مشاہدہ کریں گے جو ان سے ذرا دور نہ ہوں گی۔ ﴿32﴾ ان سے کہا جائے گا: یہ ہے وہ جس کا اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ہر اس شخص سے وعدہ کیا تھا جو توبہ کے ساتھ اپنے رب کی طرف بہت زیادہ رجوع کرنے والا تھا، اپنے رب کے لازم کیے ہوئے حکموں کی پابندی کرنے والا تھا۔ ﴿33﴾ جو خلوت میں اللہ سے ڈر گیا جبکہ اسے اللہ کے سوا کوئی بھی نہ دیکھتا تھا اور وہ اللہ کی طرف توجہ کرنے والا اور اس کی طرف بہت رجوع کرنے والا قلبِ سلیم لے کر اللہ سے ملا۔ ﴿34﴾ ان سے کہا جائے گا: تم جنت میں داخل ہو جاؤ اس اعزاز کے ساتھ کہ تم ہر اس چیز سے سلامتی میں ہو جو تمھیں ناپسند ہے۔ یہ ہمیشہ رہنے کا دن ہے جس کے بعد فنا نہیں۔

فوائد:
- اللہ تعالیٰ انسان کے دل میں پیدا ہونے والے اچھے اور برے جذبات کو بھی جانتا ہے۔
- آخرت کے گھر سے غافل رہنے کے خطرناک نتائج ہیں۔
- اللہ تعالیٰ کے لیے عدل کی صفت ثابت ہے۔

لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ فِيْهَا وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ ﴿٣٥﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ
مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا فَنَقَّبُوْا فِي الْبِلَادِ هَلْ مِنْ مَّحِيْصٍ ﴿٣٦﴾
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ
شَهِيْدٌ ﴿٣٧﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ
اَيَّامٍ ۖ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ ﴿٣٨﴾ فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ
بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ﴿٣٩﴾ وَمِنَ الَّيْلِ
فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ﴿٤٠﴾ وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ
قَرِيْبٍ ﴿٤١﴾ يَّوْمَ يَسْمَعُوْنَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ۭ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوْجِ ﴿٤٢﴾
اِنَّا نَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَاِلَيْنَا الْمَصِيْرُ ﴿٤٣﴾ يَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ عَنْهُمْ
سِرَاعًا ۭ ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيْرٌ ﴿٤٤﴾ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ وَمَآ
اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ ۣ فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ﴿٤٥﴾

3 ع 16 17

سُوْرَةُ الذّٰرِيٰتِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتُّوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ﴿١﴾ فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ﴿٢﴾ فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا ﴿٣﴾ فَالْمُقَسِّمٰتِ
اَمْرًا ﴿٤﴾ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ ﴿٥﴾ وَّاِنَّ الدِّيْنَ لَوَاقِعٌ ﴿٦﴾

(35) اس میں ان کے لیے من پسند اور نہ ختم ہونے والی نعمتیں ہوں گی اور ہمارے پاس مزید ایسی نعمتیں ہیں جو کسی آنکھ نے دیکھی ہیں نہ کسی کان نے سنی ہیں اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال ہی گزرا ہے اور ان میں اللہ پاک کا دیدار بھی ہے۔

(36) کتنی ہی امتیں ایسی تھیں جنھیں ہم نے اہلِ مکہ کے ان جھٹلانے والے مشرکین سے پہلے ہلاک کر دیا، وہ قوت و طاقت میں بھی ان سے بڑھ کر تھیں، پھر وہ شہروں میں عذاب سے بچنے کا کوئی ٹھکانا ڈھونڈتے ہی رہ گئے مگر انھیں کوئی بھاگنے کی جگہ نہ ملی۔

(37) بلاشبہ ان مذکورہ پہلی امتوں کی ہلاکت و تباہی میں ایک سبق اور نصیحت ہے ہر اس شخص کے لیے جو سوجھ بوجھ والا دل رکھتا ہو یا دل سے حاضر ہو کر پوری خاموشی سے کان لگائے اور غافل بھی نہ ہو۔

(38) یقیناً ہم نے آسمانوں، زمین اور جو کچھ آسمانوں اور زمین کے درمیان ہے، اسے چھ دنوں میں بنایا، حالانکہ ہم اسے ایک لمحے میں پیدا کر سکتے تھے اور ہمیں ذرا تھکاوٹ نہیں ہوئی جیسا کہ یہودی کہتے ہیں۔

(39) لہٰذا اے رسول (ﷺ)! آپ اس پر صبر کریں جو یہودی وغیرہ کہتے ہیں اور آپ اپنے رب کی حمد کرتے ہوئے اس کے لیے سورج طلوع ہونے سے پہلے فجر کی نماز پڑھیں اور اس کے غروب ہونے سے پہلے عصر کی نماز پڑھیں۔

(40) اور رات کے کچھ حصے میں بھی اس کے لیے نماز پڑھیں اور نمازوں کے بعد اس کی تسبیح کریں۔

(41) اے رسول (ﷺ)! توجہ سے سنیں جس دن صور پھونکنے پر مقرر فرشتہ صور میں قریب ہی کی جگہ سے دوسری بار پھونکے گا۔

(42) جس دن تمام مخلوقات حق کے ساتھ دوبارہ اٹھائے جانے کی تند و تیز چیخ کو بغیر شک و شبہ کے سن لیں گی۔ یہی دن جس میں وہ یہ چیخ سنیں گے، مُردوں کے حساب کتاب اور جزا سزا کے لیے قبروں سے نکلنے کا دن ہوگا۔

(43) بلاشبہ ہم ہی زندہ کرتے اور مارتے ہیں۔ ہمارے سوا کوئی زندہ کرنے والا ہے نہ مارنے والا اور صرف ہماری طرف ہی قیامت کے دن بندوں کو حساب کتاب اور جزا سزا کے لیے لوٹنا ہے۔

(44) جس دن زمین ان سے پھٹ جائے گی تو وہ دوڑتے ہوئے نکلیں گے، یہ جمع کر لینا ہم پر بہت ہی آسان ہے۔

(45) ہم اسے بخوبی جانتے ہیں جو یہ جھٹلانے والے لوگ کہہ رہے ہیں۔ اے رسول (ﷺ)! آپ ان پر مسلط نہیں کیے گئے کہ زبردستی انھیں ایمان لانے پر مجبور کریں۔ آپ تو صرف اس چیز کے پہنچانے والے ہیں جس کے پہنچانے کا اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے، لہٰذا آپ قرآن کے ساتھ ان کافروں اور نافرمانوں کو نصیحت کریں جو میری وعید (سزا کے وعدے) سے ڈرتے ہیں کیونکہ ڈرنے والا ہی وعظ و نصیحت حاصل کرتا ہے جب اسے نصیحت کی جائے۔

سورۂ ذاریات مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: جنوں اور انسانوں کو روشناس کرانا کہ ان کے رزق کا سرچشمہ اکیلا اللہ ہے تاکہ وہ اس کے لیے عبادت کو خالص کریں۔

تفسیر: (1) اللہ تعالیٰ ان ہواؤں کی قسم کھاتا ہے جو مٹی اڑاتی ہیں۔ (2) اور ان بادلوں کی قسم کھاتا ہے جو بھرپور اور بڑی مقدار میں پانی اٹھاتے ہیں۔ (3) اور ان کشتیوں کی قسم جو سمندر میں آسانی اور سہولت کے ساتھ چلتی ہیں۔ (4) اور ان فرشتوں کی قسم جو بندوں کے وہ امور تقسیم کرتے ہیں جن کی تقسیم کا اللہ تعالیٰ نے انھیں حکم دیا ہے۔ (5) بلاشبہ تمھارے رب نے تم سے جس حساب کتاب اور جزا سزا کا وعدہ کیا ہے، یقیناً وہ برحق ہے جس میں کوئی شک نہیں۔ (6) بندوں کا حساب ہر صورت قیامت کے دن ضرور ہونے والا ہے۔

فوائد: ❀ تاریخی حادثات سے عبرت پکڑنا ان لوگوں کا طرزِ زندگی ہے جو یاد رکھنے والے دل رکھتے ہیں۔ ❀ اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمتوں کے تحت جنھیں وہی جانتا ہے، کائنات چھ دن میں بنائی۔ شاید اس کی ایک حکمت کاموں کو درجہ بدرجہ کرنے کا طریقہ بیان کرنا ہو۔ ❀ یہ یہود کی گستاخی ہے کہ انھوں نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں یہ بکواس کی کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے کے بعد تھک گیا ہے اور یہ کہنا اللہ کے ساتھ کفر ہے۔

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ ۝٧ اِنَّكُمْ لَفِيْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ۝٨ يُّؤْفَكُ عَنْهُ
مَنْ اُفِكَ ۝٩ قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ۝١٠ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ ۝١١
يَسْـَٔلُوْنَ اَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ ۝١٢ يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُوْنَ ۝١٣ ذُوْقُوْا
فِتْنَتَكُمْ ؕ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ۝١٤ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ
وَّعُيُوْنٍ ۝١٥ اٰخِذِيْنَ مَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ
مُحْسِنِيْنَ ۝١٦ كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ۝١٧ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ
يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝١٨ وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۝١٩ وَفِي
الْاَرْضِ اٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ ۝٢٠ وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝٢١ وَفِي
السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ ۝٢٢ فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ
مِّثْلَ مَآ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ ۝٢٣ ع 1 23 18 هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ
الْمُكْرَمِيْنَ ۝٢٤ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ ۚ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ۝٢٥
فَرَاغَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ ۝٢٦ فَقَرَّبَهٗٓ اِلَيْهِمْ قَالَ اَلَا
تَاْكُلُوْنَ ۝٢٧ فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ؕ قَالُوْا لَا تَخَفْ ؕ وَبَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ
عَلِيْمٍ ۝٢٨ فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِيْ صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوْزٌ
عَقِيْمٌ ۝٢٩ قَالُوْا كَذٰلِكِ ۙ قَالَ رَبُّكِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ۝٣٠

(7) اللہ تعالیٰ راستوں والے حسین و جمیل آسمانوں کی قسم کھاتا ہے۔ (8) اے اہلِ مکہ! بلاشبہ تم باہم اُلٹ اور ایک دوسرے سے ٹکرانے والی باتیں کرتے ہو۔ کبھی تم کہتے ہو: قرآن جادو ہے اور کبھی اسے شعر کہتے ہو کبھی تم محمد (ﷺ) کو جادوگر کہتے ہو اور کبھی آپ ﷺ کو شاعر قرار دیتے ہو۔ (9) قرآن اور نبیٔ اکرم ﷺ پر ایمان سے دور اُسے ہی کیا جاتا ہے جس کا دور کیا جانا اللہ کے علم میں ہو کیونکہ اللہ جانتا ہے کہ وہ ایمان نہیں لائے گا، لہٰذا اسے وہ ہدایت کی توفیق نہیں دیتا۔ (10) ان بہت جھوٹ بولنے والوں پر لعنت کی گئی ہے جنھوں نے قرآن اور اپنے نبی (ﷺ) کے بارے میں کہا جو کہا۔ (11) وہ لوگ اپنی جہالت میں آخرت کے گھر سے غافل ہیں، اس کی ذرا پروا نہیں کرتے۔ (12) وہ پوچھتے ہیں: بدلے کا دن کب آئے گا؟ حالانکہ وہ اس کے لیے کوئی عمل نہیں کرتے۔ (13) تب اللہ تعالیٰ ان کے سوال کا جواب دیتا ہے: جس دن انھیں آگ میں عذاب دیا جائے گا۔ (14) ان سے کہا جائے گا: چکھو اپنا عذاب، تم ٹھٹھا مذاق کرتے ہوئے اسی عذاب کی جلدی مچاتے تھے جب تمھیں اس سے ڈرایا جاتا تھا۔ (15) بلاشبہ جو لوگ اپنے رب کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچ کر اس سے ڈرتے ہیں، قیامت کے دن وہ باغات اور جاری چشموں میں ہوں گے۔ (16) ان کا رب انھیں جو اچھی جزا عطا فرمائے گا، اسے وہ لے رہے ہوں گے۔ بلاشبہ وہ اس اچھی جزا پانے سے پہلے دنیا ہی میں نیکوکار تھے۔ (17) وہ راتوں کو نماز پڑھتے اور بہت تھوڑا وقت سوتے تھے۔ (18) اور سحری کے وقت وہ اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگتے تھے۔ (19) ان کے مالوں میں سوال کرنے والے لوگوں کا اور جو ان سے سوال نہیں کرتے تھے، یعنی جو کسی بھی وجہ سے رزق سے محروم تھے، اُن سب کا حق تھا جو وہ خوشی سے ادا کرتے تھے۔ (20) زمین اور اس میں جو پہاڑ، سمندر، دریا، درخت، نباتات اور حیوانات اللہ تعالیٰ نے پیدا کیے، سب میں یقین کرنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں موجود ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی پیدا کرنے اور صورتیں بنانے والا ہے۔ (21) اے لوگو! خود تمھاری ذاتوں میں اللہ کی قدرت کے دلائل موجود ہیں، کیا تم دیکھتے نہیں کہ عبرت حاصل کرو؟! (22) اور آسمان میں تمھارا دنیاوی اور دینی رزق ہے اور جس خیر و شر کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے، وہ بھی اسی میں ہے۔ (23) چنانچہ آسمان و زمین کے رب کی قسم! بلاشبہ قبروں سے اٹھایا جانا برحق ہے جس میں کوئی شک نہیں، ایسا ہی جیسا کہ تم بولتے ہو تو اس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہوتا۔ (24) اے رسول (ﷺ)! کیا آپ کے پاس ابراہیم علیہ السلام کے مہمان فرشتوں کی بات پہنچی ہے جن کی ابراہیم علیہ السلام نے خوب آؤ بھگت کی؟ (25) جب وہ ان کے پاس آئے تو انھوں نے ان سے کہا: آپ پر سلامتی ہو۔ ابراہیم علیہ السلام نے ان کا جواب دیتے ہوئے کہا: تم پر بھی سلامتی ہو اور اپنے دل میں کہا: ان لوگوں کو ہم جانتے نہیں۔ (26) پھر وہ دبے پاؤں اپنے گھر والوں کے پاس گئے اور ایک بھنا ہوا موٹا تازہ بچھڑا لائے اس خیال سے کہ وہ انسان ہیں۔ (27) چنانچہ بچھڑا انھیں پیش کر دیا اور بڑی نرمی سے پوچھا: جو کھانا آپ کو پیش کیا گیا ہے، آپ وہ کھاتے نہیں؟ (28) پھر جب انھوں نے نہ کھایا تو ابراہیم علیہ السلام دل ہی دل میں ان سے ڈر گئے جسے فرشتوں نے محسوس کر لیا اور انھیں اطمینان دلاتے ہوئے کہا: ڈریے نہیں، ہم اللہ کی طرف سے بھیجے ہوئے ہیں اور انھیں خوشخبری دی کہ ان کے ہاں نہایت صاحبِ علم بیٹے کی ولادت ہوگی۔ اور جس کی خوشخبری دی گئی، وہ اسحاق علیہ السلام تھے۔ (29) چنانچہ جب ان کی بیوی نے بشارت سنی تو وہ خوشی سے چیختی ہوئی آگے بڑھی اور اپنا ہاتھ چہرے پر مارا اور حیرت سے کہا: کیا بڑھیا بچہ جنے گی جبکہ وہ ہے بھی بانجھ! (30) فرشتوں نے اس سے کہا: ہم نے تمھیں جو خبر دی ہے، یہ بات تمھارے رب نے کہی ہے اور جو وہ کہہ دے، اسے کوئی رد نہیں کر سکتا۔ بلاشبہ وہ اپنی تخلیق و تقدیر میں کمال حکمت والا اور اپنی مخلوق اور اس کی بہتری کا خوب علم رکھنے والا ہے۔

فوائد: ❀ عمل میں حسن و خوبی اور اللہ تعالیٰ کے لیے اخلاص جنت میں داخل ہونے کا سبب ہے۔ ❀ قیام اللیل کی فضیلت اور اس بات کا بیان کہ وہ اللہ کا قرب حاصل کرنے کا افضل ترین ذریعہ ہے۔ ❀ ضیافت کے چند آداب: سلام کا اچھا جواب، چپکے سے دسترخوان لگانا، مہمانوں کی آمد سے پہلے ان کی ضیافت کی تیاری رکھنا، دسترخوان سے کوئی چیز الگ نہ رکھنا، کھانا لگانے کی نگرانی کرنا، جلدی کھانا پیش کرنا، کھانا مہمانوں کے قریب رکھنا اور مہمانوں سے نرم لہجے میں گفتگو کرنا۔

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۳۱﴾ قَالُوْٓا اِنَّآ
اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۲﴾ لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ طِيْنٍ ﴿۳۳﴾ مُّسَوَّمَةً
عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۴﴾ فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۵﴾
فَمَا وَجَدْنَا فِيْهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۳۶﴾ وَتَرَكْنَا فِيْهَآ اٰيَةً
لِّلَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿۳۷﴾ وَفِيْ مُوْسٰٓى اِذْ اَرْسَلْنٰهُ اِلٰى
فِرْعَوْنَ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۸﴾ فَتَوَلّٰى بِرُكْنِهٖ وَقَالَ سٰحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿۳۹﴾
فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ وَهُوَ مُلِيْمٌ ﴿۴۰﴾ وَفِيْ عَادٍ
اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ ﴿۴۱﴾ مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ اَتَتْ
عَلَيْهِ اِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيْمِ ﴿۴۲﴾ وَفِيْ ثَمُوْدَ اِذْ قِيْلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوْا
حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۴۳﴾ فَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ وَهُمْ
يَنْظُرُوْنَ ﴿۴۴﴾ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مِنْ قِيَامٍ وَّمَا كَانُوْا مُنْتَصِرِيْنَ ﴿۴۵﴾
وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَ
السَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا
فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ
تَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ اِنِّيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۵۰﴾

(31) ابراہیم علیہ السلام نے فرشتوں سے کہا: تمھارا کیا معاملہ ہے اور تمھارے ارادے کیا ہیں؟ (32) فرشتوں نے انھیں جواب دیتے ہوئے کہا: ہمیں اللہ تعالیٰ نے اس مجرم قوم کی طرف بھیجا ہے جو نہایت بدترین گناہ کرتی ہے۔ (33) تاکہ ہم ان پر سخت مٹی کے پتھر (کنکر) برسائیں۔ (34) اے ابراہیم! جو تیرے رب کی طرف سے نشان زدہ ہیں، جو اللہ کی حدوں کو پھلانگنے والے ان لوگوں پر برسائے جائیں گے جو کفر اور نافرمانیوں میں حد سے گزرنے والے ہیں۔ (35) چنانچہ قومِ لوط کی بستی میں جتنے ایمان والے تھے، انھیں ہم نے نکال لیا تاکہ مجرموں پر جو عذاب آنے والا ہے، وہ اس سے بچ جائیں۔ (36) اور ہمیں ان کی اس بستی میں ایک گھر کے سوا مسلمانوں کا کوئی گھر نہیں ملا۔ یہ لوط علیہ السلام کا گھرانہ تھا۔ (37) ہم نے قومِ لوط کی بستی میں عذاب کے نشانات چھوڑ دیے جو ان پر عذاب آنے کی نشاندہی کرتے ہیں تاکہ وہ لوگ اس سے عبرت حاصل کریں جو انھیں پہنچنے والے دردناک عذاب سے ڈرتے ہیں اور وہ ان جیسے عمل نہ کریں تاکہ اس عذاب سے بچ جائیں۔ (38) دردناک عذاب سے ڈرنے والوں کے لیے موسیٰ علیہ السلام میں بھی بہت بڑی نشانی ہے۔ جب ہم نے انھیں واضح دلائل دے کر فرعون کی طرف بھیجا۔ (39) تو فرعون نے اپنی قوت اور لشکر کے بل بوتے پر حق سے منہ پھیر لیا اور موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کہا: وہ جادوگر ہے جو لوگوں پر جادو کرتا ہے یا دیوانہ ہے جو بغیر سوچے سمجھے بات کرتا ہے۔ (40) چنانچہ ہم نے اسے اور اس کے سارے لشکر کو پکڑ لیا اور انھیں سمندر میں پھینک دیا تو وہ غرق ہو کر ہلاک ہو گئے اور فرعون جو کہ حق کو جھٹلاتا اور اپنے الٰہ ہونے کا دعویٰ کرتا تھا، اس بنا پر وہ تھا ہی ملامت کے قابل۔ (41) اور دردناک عذاب سے ڈرنے والوں کے لیے ہود علیہ السلام کی قوم عاد میں بھی بہت بڑی نشانی ہے، جب ہم نے ان پر خیر و برکت سے خالی آندھی بھیجی جس میں بارش تھی نہ وہ درختوں کو بار آور کرنے (پھل لانے کے قابل بنانے) والی تھی۔ (42) وہ جس انسان یا مال وغیرہ پر سے گزرتی، اسے تباہ و برباد کر دیتی اور گلی سڑی ہڈی کی طرح چورا چورا کر دیتی۔ (43) اور صالح علیہ السلام کی قوم ثمود میں بھی بہت بڑی نشانی ہے اس شخص کے لیے جو دردناک عذاب سے ڈرتا ہے، جب ان سے کہا گیا کہ تم اپنی مدت ختم ہونے سے پہلے پہلے اپنی دنیاوی زندگی سے فائدہ اٹھا لو۔ (44) تب انھوں نے اپنے رب کے حکم کو حقارت سے نظر انداز کر دیا اور ایمان اور اطاعت سے تکبر کرتے ہوئے خود کو بہت اعلیٰ خیال کرنے لگے تو انھیں چیخ کے عذاب نے پکڑ لیا جبکہ وہ اس کے نازل ہونے کے منتظر تھے کیونکہ عذاب نازل ہونے سے تین دن پہلے انھیں دھمکی دی گئی تھی۔ (45) پھر وہ خود پر نازل ہونے والے عذاب سے اپنا بچاؤ کر سکے نہ وہ اسے روکنے کی قوت رکھتے تھے۔ (46) یقیناً ہم نے ان مذکورہ لوگوں سے پہلے قومِ نوح کو ڈبو کر ہلاک کیا۔ بلاشبہ وہ اللہ کی اطاعت سے نکلنے والے لوگ تھے، اس لیے اس کی سزا کے حقدار ٹھہرے۔ (47) اور ہم نے آسمان بنایا اور اسے اپنی قوت سے نہایت ٹھوس بنایا اور بلاشبہ ہم اس کے اطراف کو وسعت دینے والے ہیں۔ (48) اور ہم نے زمین کو اس میں رہنے والوں کے لیے ہموار بنایا جیسے ان کا بچھونا ہو اور ہم بہترین بچھانے والے ہیں جب ہم نے اسے ان کے لیے بچھایا۔ (49) اور ہر چیز کا ہم نے جوڑا جوڑا پیدا کیا، جیسے مذکر و مؤنث، آسمان و زمین اور خشکی و سمندر تاکہ تم اللہ کی توحید اور اس کی قدرت و طاقت کو یاد رکھو جس نے ہر چیز کا جوڑا جوڑا پیدا کیا۔ (50) لہٰذا اللہ کے عذاب سے اس کے ثواب کی طرف دوڑو، اس کی اطاعت کر کے اور نافرمانی سے رک کر۔ اے لوگو! بلاشبہ میں تمھیں اس کے عذاب سے کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں۔

فوائد: ❀ ایمان کا درجہ اسلام سے اوپر ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ کا جھٹلانے والی امتوں کو تباہ کرنا، سب لوگوں کے لیے ایک سبق ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ کے خوف کا تقاضا یہ ہے کہ نیک عمل کر کے اس کی طرف بھاگ دوڑ کی جائے، نہ کہ اللہ تعالیٰ سے دور بھاگا جائے۔

وَلَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۚ اِنِّيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٥١﴾ كَذٰلِكَ
مَآ اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿٥٢﴾
اَتَوَاصَوْا بِهٖ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿٥٣﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَآ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ ﴿٥٤﴾
وَّذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٥٥﴾ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ
اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ﴿٥٦﴾ مَآ اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَآ اُرِيْدُ اَنْ
يُّطْعِمُوْنِ ﴿٥٧﴾ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ﴿٥٨﴾ فَاِنَّ
لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ فَلَا يَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿٥٩﴾
فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ يَّوْمِهِمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿٦٠﴾ ع 3 14 2

سُوْرَةُ الطُّوْرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اثْنَتَانِ وَاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
وَالطُّوْرِ ﴿١﴾ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ﴿٢﴾ فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ﴿٣﴾ وَّالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ ﴿٤﴾
وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ﴿٥﴾ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ﴿٦﴾ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ﴿٧﴾
مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ﴿٨﴾ يَّوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ مَوْرًا ﴿٩﴾ وَّتَسِيْرُ الْجِبَالُ سَيْرًا ﴿١٠﴾
فَوَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿١١﴾ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ خَوْضٍ يَّلْعَبُوْنَ ﴿١٢﴾ يَوْمَ
يُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ﴿١٣﴾ هٰذِهِ النَّارُ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿١٤﴾ وقف لازم

(51) اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود نہ بناؤ جس کی تم اس کے سوا عبادت کرو۔ بلاشبہ میں تمھیں اس کی طرف سے کھلا ڈرانے والا ہوں۔

(52) جس طرح اہلِ مکہ نے جھٹلایا بالکل اسی طرح اگلی امتوں نے بھی جھٹلایا تھا، چنانچہ ان کے پاس اللہ کی طرف سے جو بھی رسول آیا، انھوں نے اس کے بارے میں کہا: وہ جادوگر ہے یا دیوانہ ہے۔

(53) کیا اُن اگلے کافروں نے اِن پچھلے کافروں کو رسولوں کو جھٹلانے کی وصیت کی تھی؟ نہیں، بلکہ ان کی سرکشی نے انھیں اس پر اکٹھا کر دیا ہے۔

(54) چنانچہ اے رسول (ﷺ)! آپ ان جھٹلانے والوں سے منہ پھیر لیں۔ آپ پر کوئی ملامت نہیں۔ آپ نے یقیناً انھیں وہ پیغام پہنچا دیا ہے جو آپ دے کر ان کی طرف بھیجے گئے۔

(55) آپ کا ان سے منہ پھیرنا آپ کو انھیں وعظ و نصیحت کرنے سے نہ روکے، لہٰذا آپ انھیں وعظ و نصیحت کرتے رہیں۔ بلاشبہ نصیحت اللہ پر ایمان لانے والوں کو فائدہ دیتی ہے۔

(56) میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔ میں نے انھیں اس لیے پیدا نہیں کیا کہ وہ میرے شریک بنائیں۔

(57) میں ان سے روزی چاہتا ہوں نہ ان سے میری یہ چاہت ہے کہ وہ مجھے کھلائیں۔

(58) بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی اپنے بندوں کو روزی دیتا ہے، اس لیے سب کے سب اس کے رزق کے محتاج ہیں۔ وہ ایسا قوت والا زور آور ہے کہ کوئی چیز اس پر غالب نہیں آ سکتی اور تمام جن اور انسان اس پاک ذات کے سامنے جھکنے والے ہیں۔

(59) اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ جن لوگوں نے آپ کو جھٹلا کر خود پر ظلم کیا، ان کو بھی ان کے پہلے ساتھیوں کی طرح عذاب کا حصہ ملے گا۔ اس کے آنے کا ایک مقرر وقت ہے، لہٰذا وہ مجھ سے اس کے مقرر وقت سے پہلے اس کا جلد مطالبہ نہ کریں۔

(60) چنانچہ جن لوگوں نے اللہ کے ساتھ کفر کیا اور اس کے رسولوں کو جھٹلایا، ان کے لیے قیامت کے دن ہلاکت اور تباہی ہے جس میں ان پر عذاب نازل کرنے کا وعدہ کیا جا رہا ہے۔

سورۃ الطور مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: نبی اکرم ﷺ کو جھٹلانے والوں کے شبہات کا رد کرنے والے واضح دلائل اور پختہ بیانات۔

تفسیر: (1) اللہ تعالیٰ نے اس پہاڑ کی قسم کھائی ہے جس پر اس نے موسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا تھا۔ (2) اور اس کتاب کی قسم کھائی ہے جو لکھی ہوئی ہے۔ (3) ایک پھیلائے ہوئے کھلے ورق میں جیسے نازل کی ہوئی کتابیں ہیں۔ (4) اور اس گھر کی قسم کھائی جسے فرشتے آسمان میں اللہ کی عبادت کے ساتھ آباد رکھتے ہیں۔ (5) اور بلند و بالا آسمان کی قسم کھائی جو زمین کی چھت ہے۔ (6) اور اس سمندر کی قسم کھائی جو پانی سے لبالب بھرا ہوا ہے۔ (7) اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ آپ کے رب کا عذاب ہر صورت میں کافروں پر آ کر رہنے والا ہے۔ (8) کوئی ایسا نہیں جو ان سے عذاب ٹال سکے اور انھیں اس کے واقع ہونے سے بچا سکے۔ (9) جس دن آسمان زور سے حرکت کرے گا اور قیامت کی اطلاع دینے کے لیے تھرتھرائے گا۔ (10) اور پہاڑ اپنی جگہ چھوڑ کر چلنے لگیں گے، اور چلتے ہی جائیں گے۔ (11) اس دن اس عذاب کے ذریعے جھٹلانے والوں کے لیے تباہی و بربادی ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے اپنے ساتھ کفر کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے۔ (12) جو اپنے باطل میں ڈوبے کھیل کود کر رہے ہیں۔ دوبارہ اٹھائے جانے اور حشر نشر کی انھیں کوئی پروا نہیں۔ (13) جس دن وہ بڑی شدت اور سختی سے دھکے دے دے کر جہنم کی آگ کی طرف دھکیلے جائیں گے۔ (14) اور انھیں ڈانٹتے ہوئے کہا جائے گا: یہی وہ آگ ہے جس سے تمھارے رسول جب تمھیں ڈراتے تھے تو تم اسے جھٹلا دیتے تھے۔

فوائد: ❀ وسائل، زمان و مکان اور رنگ و نسل کے مختلف ہونے کے باوجود سارے کافر مسلمانوں کے خلاف ایک ہیں۔ ❀ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول ﷺ کے لیے گواہی کہ آپ نے پیغام پہنچا دیا ہے۔ ❀ جنوں اور انسانوں کی پیدائش کی حکمت یہ ہے کہ اللہ کی عبادت کو اس کے تمام ظاہری پہلوؤں کے ساتھ ہر حوالے سے ثابت کیا جائے۔ ❀ قیامت کے دن کائنات کی صورتِ حال بدل جائے گی۔

اَفَسِحْرٌ هٰذَآ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۱۵﴾ اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْٓا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا ۚ
سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ ۭ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾ اِنَّ
الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَعِيْمٍ ﴿۱۷﴾ فٰكِهِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۚ وَوَقٰىهُمْ
رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿۱۸﴾ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْۗـــًٔـا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾
مُتَّكِـــِٕيْنَ عَلٰي سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ ۚ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ﴿۲۰﴾ وَالَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَآ
اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ كُلُّ امْرِۗءٍ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ ﴿۲۱﴾
وَاَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۲۲﴾ يَتَنَازَعُوْنَ فِيْهَا
كَاْسًا لَّا لَغْوٌ فِيْهَا وَلَا تَاْثِيْمٌ ﴿۲۳﴾ وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ
كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿۲۴﴾ وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰي بَعْضٍ
يَّتَسَاۗءَلُوْنَ ﴿۲۵﴾ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِيْٓ اَهْلِنَا مُشْفِقِيْنَ ﴿۲۶﴾ فَمَنَّ
اللّٰهُ عَلَيْنَا وَوَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ ﴿۲۷﴾ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ
نَدْعُوْهُ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ ﴿۲۸﴾ فَذَكِّرْ فَمَآ اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ
بِكَاهِنٍ وَّلَا مَجْنُوْنٍ ﴿۲۹﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهٖ
رَيْبَ الْمَنُوْنِ ﴿۳۰﴾ قُلْ تَرَبَّصُوْا فَاِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُتَرَبِّصِيْنَ ﴿۳۱﴾

ع 1 28 3

(15) اب بتاؤ جو عذاب تم دیکھ رہے ہو، یہ جادو ہے؟ یا تم اسے دیکھتے ہی نہیں؟

(16) اس آگ کی گرمی کا مزہ چکھو اور اسے برداشت کرو، اس کی گرمی برداشت کرنے پر صبر کرو یا صبر نہ کرو، تمھارا صبر کرنا اور نہ کرنا برابر ہے۔ آج تمھیں فقط تمھارے اس کفر اور ان گناہوں کا بدلہ ملے گا جو تم دنیا میں کیا کرتے تھے۔

جب اللہ تعالیٰ نے جھٹلانے والوں کی سزا کا ذکر کیا تو ساتھ ہی تصدیق کرنے والے پرہیزگاروں کی جزا بھی ذکر کر دی، چنانچہ فرمایا:

(17) بلاشبہ جو لوگ اپنے رب کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچ کر اس سے ڈرتے ہیں، وہ جنتوں اور ایسی عظیم نعمتوں میں ہوں گے جو کبھی ختم نہیں ہوں گی۔

(18) اللہ تعالیٰ نے کھانے پینے اور نکاح کی صورت میں جو نعمتیں انھیں دے رکھی ہیں، ان پر وہ خوش ہوں گے اور ان کا پاک رب انھیں دوزخ کے عذاب سے بچائے گا، چنانچہ وہ اپنی مطلوبہ نعمتیں پا کر اور پریشان کن امور سے بچ کر کامیاب ہوں گے۔

(19) ان سے کہا جائے گا: تمھارا جو جی چاہے بڑے مزے سے وہ کھاؤ پیو، تمھیں کھانے اور پینے سے کسی نقصان اور تکلیف کا کوئی ڈر نہیں۔ یہ تمھارے ان اچھے اعمال کا بدلہ ہے جو تم دنیا میں کرتے تھے۔

(20) وہ ایک دوسرے کے سامنے بچھے ہوئے سجے سجائے تختوں پر ٹیک لگائے ہوں گے اور ہم ان کے نکاح گوری گوری، موٹی آنکھوں والی عورتوں سے کر دیں گے۔

(21) جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد بھی ان کی پیروی میں ایمان لے آئی، ہم ان کی اولادوں کو بھی ان کے ساتھ ملا دیں گے تاکہ ان سے ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں، خواہ ان کے اعمال اس سطح تک نہ بھی پہنچتے ہوں اور ہم ان کے اعمال کے ثواب میں کوئی کمی نہیں کریں گے۔ ہر انسان اپنے اپنے برے اعمال کے بدلے روکا ہوا ہوگا، کوئی دوسرا اس کے عمل کا کچھ بوجھ نہ اٹھائے گا۔ (22) ہم ان اہلِ جنت کے لیے ہر طرح کے پھلوں کی فراوانی کر دیں گے اور ان کا من پسند ہر طرح کا گوشت انھیں وافر دیں گے۔

(23) وہ جنت میں ایک دوسرے سے شراب کے جام لیں گے جن کے پینے کے نتیجے میں کوئی بیہودہ باتیں اور گناہ نہ ہوگا جو دنیا میں شراب پینے کے بعد نشے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ (24) اور ان کے اردگرد ان کی خدمت پر مقرر کیے ہوئے غلام چل پھر رہے ہوں گے۔ ان کی جلد اس قدر صاف شفاف اور سفید ہوگی گویا کہ وہ سیپ میں چھپائے ہوئے موتی ہوں۔ (25) بعض اہلِ جنت ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر آپس میں ایک دوسرے کے دنیا کے حالات کے بارے میں سوال کریں گے۔ (26) تو وہ ان کو جواب دیں گے: بلاشبہ ہم دنیا میں اپنے گھر والوں کے درمیان اللہ کے عذاب سے ڈرا کرتے تھے۔ (27) پھر اللہ نے اسلام کی ہدایت دے کر ہم پر احسان کیا اور ہمیں انتہائی گرم عذاب سے بچا لیا۔ (28) بلاشبہ ہم دنیا کی زندگی میں اس کی عبادت کیا کرتے اور اس سے دعا کرتے تھے کہ وہ ہمیں آگ کے عذاب سے بچائے۔ بلاشبہ وہی احسان کرنے والا ہے جو اپنے بندوں کے ساتھ کیے ہوئے وعدے میں سچا، ان پر نہایت رحم کرنے والا ہے۔ ہم پر اس کے احسان اور رحمت کا ایک پہلو یہ ہے کہ اس نے ہمیں ایمان کی ہدایت دی اور ہمیں جنت میں داخل کیا اور آگ سے ہمیں دور کیا۔ (29) لہٰذا اے رسول (ﷺ)! آپ قرآن کے ساتھ نصیحت کیجیے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جس ایمان اور عقل سے نوازا ہے، اس وجہ سے آپ کاہن نہیں کہ جس کا جنوں میں سے کوئی موکل ہو اور نہ آپ دیوانے ہیں۔ (30) کیا یہ جھٹلانے والے کہتے ہیں کہ محمد (ﷺ) رسول نہیں بلکہ وہ شاعر ہیں جن کی موت کا ہم انتظار کر رہے ہیں تاکہ ہم ان سے آرام پا جائیں۔ (31) اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: تم میری موت کا انتظار کرو اور میں اس عذاب کا انتظار کرتا ہوں جو مجھے جھٹلانے پر تمھیں ہوگا۔

فوائد: ❀ اعمال کی کمی بیشی کے باوجود ماں باپ اور اولاد کو ایک جگہ جمع کرنا ان سب کی عزت بڑھانے کے لیے ہے تاکہ ان کی خوشی کو چار چاند لگ جائیں۔

❀ آخرت کی شراب پینے سے کوئی ناخوشگوار صورت حال پیش نہیں آئے گی۔

❀ جو دنیا میں اپنے رب سے ڈرتا رہا تو اللہ تعالیٰ آخرت میں اسے امن عطا کرے گا۔

أَمْ تَأْمُرُهُمْ أَحْلَامُهُم بِهَٰذَا أَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُونَ ﴿٣٢﴾ أَمْ يَقُولُونَ
تَقَوَّلَهُ ۚ بَل لَّا يُؤْمِنُونَ ﴿٣٣﴾ فَلْيَأْتُوا بِحَدِيثٍ مِّثْلِهِ إِن كَانُوا
صَادِقِينَ ﴿٣٤﴾ أَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمُ الْخَالِقُونَ ﴿٣٥﴾ أَمْ خَلَقُوا
السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ ۚ بَل لَّا يُوقِنُونَ ﴿٣٦﴾ أَمْ عِندَهُمْ خَزَائِنُ رَبِّكَ
أَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُونَ ﴿٣٧﴾ أَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ يَسْتَمِعُونَ فِيهِ ۚ فَلْيَأْتِ
مُسْتَمِعُهُم بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ﴿٣٨﴾ أَمْ لَهُ الْبَنَاتُ وَلَكُمُ الْبَنُونَ ﴿٣٩﴾ أَمْ
تَسْأَلُهُمْ أَجْرًا فَهُم مِّن مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُونَ ﴿٤٠﴾ أَمْ عِندَهُمُ الْغَيْبُ
فَهُمْ يَكْتُبُونَ ﴿٤١﴾ أَمْ يُرِيدُونَ كَيْدًا ۖ فَالَّذِينَ كَفَرُوا هُمُ
الْمَكِيدُونَ ﴿٤٢﴾ أَمْ لَهُمْ إِلَٰهٌ غَيْرُ اللَّهِ ۚ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٤٣﴾
وَإِن يَرَوْا كِسْفًا مِّنَ السَّمَاءِ سَاقِطًا يَقُولُوا سَحَابٌ مَّرْكُومٌ ﴿٤٤﴾
فَذَرْهُمْ حَتَّىٰ يُلَاقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي فِيهِ يُصْعَقُونَ ﴿٤٥﴾ يَوْمَ
لَا يُغْنِي عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ﴿٤٦﴾ وَإِنَّ
لِلَّذِينَ ظَلَمُوا عَذَابًا دُونَ ذَٰلِكَ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٤٧﴾
وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ
رَبِّكَ حِينَ تَقُومُ ﴿٤٨﴾ وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَإِدْبَارَ النُّجُومِ ﴿٤٩﴾

ع 2 21 4

(32) بلکہ کیا ان کی عقلیں انھیں یہ بات کہنے کا حکم دیتی ہیں کہ بلاشبہ آپ کاہن اور پاگل ہیں؟ چنانچہ وہ ایسی صفات کو جمع کرتے ہیں جو کسی بھی شخص میں اکٹھی نہیں ہوسکتیں بلکہ وہ ہیں ہی حد سے بڑھ جانے والے لوگ، اس لیے شریعت اور عقل سے ان کا کوئی لینا دینا نہیں۔

(33) کیا یہ کہتے ہیں کہ محمد ﷺ نے یہ قرآن گھڑ لیا ہے اور آپ کی طرف اس کی وحی نہیں کی گئی؟ آپ ﷺ نے اسے گھڑا نہیں بلکہ وہ اس پر ایمان لانے سے تکبر کر رہے ہیں، اس لیے وہ کہتے ہیں کہ آپ نے اسے گھڑ لیا ہے۔

(34) اگر وہ اپنے اس دعوے میں سچے ہیں کہ یہ قرآن آپ ﷺ نے گھڑا ہے تو وہ بھی اس جیسی ایک بات ہی لے آئیں، چاہے گھڑی ہوئی ہی ہو۔

(35) کیا وہ اپنے کسی پیدا کرنے والے خالق کے بغیر پیدا کیے گئے ہیں یا وہ خود ہی اپنے خالق ہیں؟ کسی خالق کے بغیر مخلوق کا وجود ممکن نہیں اور نہ کوئی مخلوق خالق ہوسکتی ہے، پھر وہ اپنے خالق کی عبادت کیوں نہیں کرتے؟

(36) کیا انھوں نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے؟ بلکہ وہ یقین نہیں رکھتے کہ اللہ تعالیٰ ہی ان کا خالق ہے، اگر وہ اس کا یقین رکھتے تو ضرور اس کی توحید کا اقرار کرتے اور اس کے رسول پر ایمان لاتے۔

(37) کیا ان کے پاس آپ کے رب کے رزق کے خزانے ہیں کہ وہ جسے جو چاہیں دے دیں اور کیا ان کے پاس نبوت کا اختیار ہے کہ وہ جسے چاہیں نبوت عطا کر دیں اور جس سے چاہیں روک لیں؟ یا کیا وہ اپنی مرضی کے مطابق رد و بدل کرنے کا کلی اختیار رکھتے ہیں؟

(38) یا کیا ان کے پاس کوئی سیڑھی ہے جس پر چڑھ کر وہ آسمانوں میں اللہ کی وحی سنتے ہیں اور وہ وحی کرتا ہے کہ وہ حق پر ہیں؟ اگر ایسا ہے تو ان میں سے جس نے اس وحی کو سنا ہے، وہ روشن دلیل پیش کرے جو تمھارے اس دعوے کی تصدیق کرے کہ تم حق پر ہو۔

(39) یا کیا اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی تو بیٹیاں ہیں، جنھیں تم ناپسند کرتے ہو، اور تمھارے لیے بیٹے ہیں جنھیں تم پسند کرتے ہو؟ (40) یا اے رسول (ﷺ)! کیا آپ ان تک اپنے رب کا جو پیغام پہنچاتے ہیں، ان سے اس کی کوئی اجرت مانگتے ہیں؟ اور وہ اس وجہ سے ایسے بوجھ تلے دبے جا رہے ہیں جسے اٹھانے کی وہ طاقت نہیں رکھتے۔ (41) یا ان کے پاس علمِ غیب ہے اور وہ غیب کی باتوں سے آگاہ ہو کر انھیں لوگوں کے لیے لکھ لیتے ہیں اور ان میں سے جس کی چاہیں انھیں خبر دیتے ہیں؟ (42) یا کیا یہ جھٹلانے والے آپ کے ساتھ اور آپ کے دین کے ساتھ کوئی چالبازی کرنا چاہتے ہیں؟ پس آپ اللہ تعالیٰ پر اعتماد کریں۔ جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ کفر کیا، وہی چال میں پھنسنے والے ہیں نہ کہ آپ۔ (43) یا ان کا اللہ کے سوا کوئی سچا معبود ہے؟ اللہ تعالیٰ بری اور پاک ہے ان شریکوں سے جنھیں وہ اس کی طرف نسبت دیتے ہیں۔ ماضی میں کبھی ایسا تھا نہ حال میں اس کا کوئی تصور ہے۔ (44) اگر وہ آسمان سے گرتا ہوا کوئی ٹکڑا دیکھیں تو اس کے بارے میں کہیں گے: یہ تو معمول کا تہ بہ تہ بادل ہے اور وہ اس سے نصیحت پکڑیں گے نہ ایمان لائیں گے۔ (45) لہٰذا اے رسول (ﷺ)! انھیں ان کی سرکشی اور انکار میں چھوڑ دیں یہاں تک کہ وہ اپنے اس دن سے جا ملیں جس میں انھیں عذاب دیا جائے گا اور وہ ہے قیامت کا دن۔ (46) جس دن ان کا مکر و فریب تھوڑا یا زیادہ ان کے کچھ کام نہ آئے گا اور نہ وہ عذاب سے چھٹکارا پانے میں مدد کیے جائیں گے۔ (47) بلاشبہ جن لوگوں نے شرک اور گناہ کر کے خود پر ظلم کیا، ان کے لیے آخرت کے عذاب سے پہلے دنیا میں ایک عذاب ہے جو قتل اور قید کی صورت میں ہوگا اور برزخ میں قبر کا عذاب ہوگا لیکن ان کی اکثریت یہ نہیں جانتی، اس لیے وہ اپنے کفر پر قائم ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کے موقف کو باطل قرار دیا تو اپنے رسول ﷺ کو حکم دیا کہ وہ ان کی پروا نہ کریں اور ان کے جھٹلانے پر صبر کریں، چنانچہ فرمایا: (48) اے رسول (ﷺ)! اپنے رب کے فیصلے اور شرعی حکم تک انتظار کریں، بلاشبہ آپ ہماری نگاہوں اور حفاظت میں ہیں اور جب آپ اپنی نیند سے بیدار ہوں تو اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کریں۔ (49) اور رات کے وقت بھی اپنے رب کی تسبیح کریں اور اس کے لیے نماز پڑھیں اور جب صبح کی روشنی کے نمودار ہونے سے ستارے ڈوبنے لگیں تو اس وقت فجر کی نماز ادا کریں۔

فوائد: ❀ سرکشی گمراہی کے اسباب میں سے ایک بہت بڑا اور خطرناک سبب ہے۔ ❀ دین کے حقائق ثابت کرنے کے لیے عقلی بحث و مباحثہ کی بڑی اہمیت ہے۔ ❀ عذابِ برزخ ثابت ہے۔

سُوْرَةُ النَّجْمِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اثْنَتَانِ وَسِتُّوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ۝١ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ۝٢ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ
الْهَوٰى ۝٣ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝٤ عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ۝٥ ذُوْ
مِرَّةٍ ؕ فَاسْتَوٰى ۝٦ وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ۝٧ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۝٨
فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ۝٩ فَاَوْحٰۤى اِلٰى عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰى ۝١٠ مَا
كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ۝١١ اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى ۝١٢ وَلَقَدْ رَاٰهُ
نَزْلَةً اُخْرٰى ۝١٣ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ۝١٤ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ۝١٥
اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ۝١٦ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ۝١٧
لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ۝١٨ اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى ۝١٩
وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى ۝٢٠ اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰى ۝٢١
تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِيْزٰى ۝٢٢ اِنْ هِيَ اِلَّاۤ اَسْمَآءٌ سَمَّيْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ
وَاٰبَآؤُكُمْ مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ
اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْاَنْفُسُ ۚ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ
الْهُدٰى ۝٢٣ اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰى ۝٢٤ فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ وَالْاُوْلٰى ۝٢٥ ع 1 25 5

سورۃ النجم مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: وحی کی صداقت اور اس کے اللہ کی طرف سے ہونے کو ثابت کرنا۔

تفسیر: (1) اللہ پاک نے قسم کھائی ستارے کی جب وہ گرے۔ (2) محمد رسول اللہ ﷺ ہدایت کی راہ سے ہٹے ہیں نہ بھٹکے ہیں، بلکہ وہ سیدھے راستے پر ہیں۔ (3) اور وہ اپنی خواہشات کی پیروی میں اس قرآن کے ذریعے کلام نہیں کرتے۔ (4) یہ قرآن تو صرف وحی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام کے ذریعے سے آپ ﷺ کی طرف بھیجا ہے۔ (5) آپ کو یہ (قرآن) نہایت مضبوط قوتوں والے فرشتے جبریل علیہ السلام نے سکھایا ہے۔ (6) جبریل علیہ السلام نہایت خوبصورت شکل وصورت والے ہیں، چنانچہ وہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے اپنی اصلی شکل میں جس پر اللہ تعالیٰ نے انھیں پیدا کیا، سیدھے کھڑے ہو گئے۔ (7) اور جبریل علیہ السلام آسمان کے بلند کناروں پر تھے۔ (8) پھر جبریل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کے قریب ہوئے اور مزید قریب ہوتے گئے۔ (9) حتی کہ آپ ﷺ سے ان کی قربت دو کمانوں کے برابر فاصلے جتنی یا اس سے بھی کم ہوگئی۔ (10) پھر جبریل علیہ السلام نے اللہ کے بندے محمد ﷺ کو وحی پہنچائی جو بھی پہنچائی۔ (11) محمد ﷺ کے دل نے اسے نہیں جھٹلایا جو آپ کی آنکھ نے دیکھا۔ (12) سوائے مشرکو! کیا تم آپ سے اس کے بارے میں جھگڑتے ہو جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو معراج کی رات دکھایا؟ (13) یقیناً محمد ﷺ نے ایک اور بار معراج کی رات جبریل علیہ السلام کو ان کی اصلی شکل میں دیکھا۔ (14) سدرۃ المنتہیٰ کے پاس اور یہ ساتویں آسمان میں (بیری کا) بہت بڑا درخت ہے۔ (15) اسی درخت کے پاس جنت الماویٰ ہے۔ (16) جب بیری کو اللہ کے حکم سے ایک عظیم چیز چھپا رہی تھی، جس کی حقیقت اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ (17) آپ ﷺ کی نگاہ دائیں بائیں ہوئی نہ اپنی حد سے آگے بڑھی۔ (18) یقیناً محمد ﷺ نے معراج کی رات اپنے رب کی ایسی عظیم نشانیاں دیکھیں جو اس کی قدرت کی دلیل تھیں، چنانچہ آپ نے جنت اور دوزخ وغیرہ کو دیکھا۔ (19) اے مشرکو! تم مجھے ان بتوں کی خبر دو جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو، یعنی لات اور عزیٰ کی۔ (20) تمھارے ان بتوں میں سے تیسرا منات ہے۔ مجھے بتاؤ کیا یہ (سب) تمھارے لیے کسی نفع یا نقصان کے مالک ہیں؟ (21) اے مشرکو! کیا تمھارے لیے لڑکا ہے جسے تم پسند کرتے ہو اور اس پاک رب کے لیے لڑکی ہے جسے تم ناپسند کرتے ہو؟ (22) یہ تقسیم جو تم نے اپنی مرضی سے کر لی ہے، یقیناً ایک ظالمانہ تقسیم ہے۔ (23) یہ بت صرف نام ہیں جو حقیقت سے خالی ہیں، ان میں الوہیت (معبود ہونے) کی کوئی صفت نہیں، یہ نام تم نے اور تمھارے باپ دادا نے خود ہی رکھ لیے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی کوئی دلیل نہیں اتاری۔ مشرکین اپنے عقیدے میں صرف گمان اور ان نفسانی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں جو شیطان نے ان کے دلوں میں سجا دی ہیں۔ یقیناً ان کے پاس ان کے نبی ﷺ کی زبانی ان کے رب کی ہدایت آئی مگر انھوں نے اس سے ہدایت نہ پائی۔ (24) کیا انسان اللہ کے ہاں بتوں کی جس شفاعت کی آرزو کرتا ہے، وہ اسے میسر ہوگی؟ (25) نہیں، اس کو وہ نہیں ملے گا جس کی وہ آرزو کرے۔ اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے وہ جہان بھی اور یہ جہان بھی۔ وہ ان میں سے جو چاہے دے اور جو چاہے روکے۔

فوائد: ❀ نبی اکرم ﷺ کا کمال ادب ہے کہ ساتویں آسمان میں بھی آپ کی نظر نہیں بہکی۔

❀ یہ مشرکوں کی کم عقلی اور بے وقوفی ہے کہ انھوں نے ایسی چیز کی عبادت کی جو نقصان دے سکتی ہے نہ نفع اور انھوں نے اللہ کی طرف ان بیٹیوں کی نسبت کی جنھیں وہ ناپسند کرتے ہیں اور اپنے لیے ان بیٹوں کو منتخب کیا جو انھیں پسند ہیں۔

وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا اِلَّا مِنْۢ
بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَرْضٰٓى ﴿۲۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ
بِالْاٰخِرَةِ لَيُسَمُّوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ تَسْمِيَةَ الْاُنْثٰى ﴿۲۷﴾ وَمَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ
عِلْمٍ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ ۚ وَاِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ
شَيْـًٔا ﴿۲۸﴾ فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى ۙ عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ
الدُّنْيَا ﴿۲۹﴾ ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ
ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى ﴿۳۰﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي
السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوْا بِمَا عَمِلُوْا
وَيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰى ﴿۳۱﴾ الَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ
وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ
اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ فَلَا تُزَكُّوْٓا
اَنْفُسَكُمْ ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ﴿۳۲﴾ اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ تَوَلّٰى ﴿۳۳﴾ وَاَعْطٰى
قَلِيْلًا وَّاَكْدٰى ﴿۳۴﴾ اَعِنْدَهٗ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرٰى ﴿۳۵﴾ اَمْ لَمْ يُنَبَّاْ
بِمَا فِيْ صُحُفِ مُوْسٰى ﴿۳۶﴾ وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰٓى ﴿۳۷﴾ اَلَّا تَزِرُ
وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ﴿۳۸﴾ وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ﴿۳۹﴾

(26) بہت سے فرشتے آسمانوں میں ایسے ہیں جن کی سفارش کچھ بھی نفع نہیں دے گی اگر وہ کسی کی سفارش کرنا چاہیں گے مگر یہ اور بات ہے کہ اللہ ان میں سے جسے چاہے اس آدمی کی سفارش کی اجازت دے دے جس کی سفارش کیے جانے پر وہ راضی ہو، چنانچہ جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا، اللہ تعالیٰ اسے ہرگز سفارش کرنے کی اجازت نہیں دے گا اور نہ کبھی ایسے شخص کی سفارش کیے جانے پر راضی ہوگا جو اللہ کے سوا کسی کی عبادت کرتا تھا۔

(27) بلاشبہ جو آخرت میں دوبارہ اٹھائے جانے پر ایمان نہیں رکھتے، یقیناً وہ فرشتوں کے لڑکیوں والے نام رکھتے ہیں کیونکہ ان کا عقیدہ ہے کہ وہ اللہ کی بیٹیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس ہرزہ سرائی سے بہت بلند و برتر اور بڑا ہے۔

(28) ان کے پاس ان کے لڑکیوں والے نام رکھنے کی کوئی پکی علمی دلیل نہیں، وہ صرف اٹکل پچو اور وہم کے پیچھے لگے ہوئے ہیں اور بلاشبہ وہم و گمان حق کے مقابلے میں کچھ کام نہیں دیتا کہ وہ حق کا قائم مقام بن سکے۔

(29) لہٰذا اے رسول (ﷺ)! آپ اس شخص سے منہ پھیر لیں جس نے اللہ کے ذکر سے منہ پھیر لیا اور اس کی پروانہ کی اور وہ صرف دنیا کی زندگی طلب کرتا ہے اور اپنی آخرت کے لیے کوئی عمل نہیں کرتا کیونکہ وہ اس پر ایمان ہی نہیں رکھتا۔

(30) یہ بات جو یہ مشرک کہتے ہیں، یعنی فرشتوں کو لڑکیوں والے نام دیتے ہیں، تو ان کے علم کی یہی انتہا ہے کیونکہ وہ جاہل ہیں، یقین تک پہنچے ہی نہیں۔ اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ آپ کا رب اسے خوب جانتا ہے جو حق کے راستے سے بھٹکا ہوا ہے اور اسے بھی خوب جانتا ہے جو اس کے راستے پر چلتا ہے۔ اس میں سے کوئی چیز اس سے چھپی نہیں۔

(31) اکیلے اللہ ہی کے لیے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور اسی کے لیے ہے جو کچھ زمین میں ہے۔ ان سب کا مالک و خالق اور تدبیر کرنے والا وہی ہے تاکہ وہ دنیا میں برے عمل کرنے والوں کو وہ عذاب دے جس کے وہ حق دار ہیں اور جن اہلِ ایمان نے اچھے عمل کیے، انھیں جنت کی صورت میں بدلہ دے۔

(32) وہ جو کبیرہ گناہوں اور بدترین نافرمانیوں سے دور رہتے ہیں، سوائے چھوٹے گناہوں کے، انھیں کبیرہ گناہوں کے چھوڑنے اور زیادہ اطاعت کے کام کرنے ہی پر معاف کر دیا جائے گا۔ اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ آپ کا رب بہت زیادہ بخشش والا ہے جو اپنے بندوں کے گناہ بخش دیتا ہے جب بھی وہ ان سے توبہ کریں۔ وہ پاک رب تمھارے حالات اور معاملات خوب جانتا ہے۔ جب اس نے تمھارے باپ آدم کو مٹی سے پیدا کیا اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹوں میں حمل کی صورت میں مختلف مرحلوں میں پیدا کیے جاتے ہو۔ ان تمام امور میں سے کوئی چیز اس سے چھپی نہیں، لہٰذا خود اپنی پرہیزگاری کے چرچے کر کے اپنی تعریف نہ کرو۔ وہ پاک رب خوب جانتا ہے کہ اس کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچ کر کون اس سے ڈرتا ہے۔

(33) کیا آپ نے اس شخص کی بدحالی دیکھی جس نے اسلام کے قریب ہونے کے بعد اس سے منہ پھیر لیا۔ (34) اور اس نے تھوڑا سا مال دیا، پھر روک لیا کیونکہ کنجوسی اس کی فطرت ہے اور وہ اس کے باوجود اپنی پاکدامنی کا ڈھنڈورا پیٹتا ہے۔ (35) کیا اس کے پاس غیب کا علم ہے کہ وہ (غیبی امور کو) دیکھتا اور غیب کی باتیں بیان کرتا ہے؟ (36) کیا وہ اللہ پر جھوٹ گھڑتا ہے؟ یا اللہ پر جھوٹ گھڑنے والے اس شخص کو اس کی خبر نہیں دی گئی جو پہلے صحیفوں میں ہے جو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام پر اتارے؟ (37) اور جو ابراہیم علیہ السلام کے صحیفوں میں ہے جس نے ہر وہ ذمے داری بخوبی ادا کی جس کا اس کے رب نے اسے ذمہ دار ٹھہرایا۔ (38) یہ کہ کوئی انسان کسی دوسرے کا گناہ نہیں اٹھائے گا۔ (39) اور یہ کہ ہر انسان کو صرف اس کے اسی عمل کا ثواب ملے گا جو اس نے کیا۔

فوائد: ❀ روزِ قیامت سفارش کی دو شرطیں ہیں: سفارش کرنے والے کو اجازت ملے اور جس کی سفارش کی جا رہی ہے، اس سے اللہ راضی ہو۔

❀ گناہوں کی تقسیم کا بیان کہ کچھ گناہ چھوٹے ہوتے ہیں اور کچھ بڑے۔

❀ بغیر علم کے کسی بات کی اللہ تعالیٰ کی طرف نسبت کرنا نہایت سنگین گناہ ہے۔

❀ اپنے پاک صاف ہونے کا دعویٰ کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى ﴿40﴾ ثُمَّ يُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ﴿41﴾ وَاَنَّ اِلٰى
رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى ﴿42﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى ﴿43﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَ
اَحْيَا ﴿44﴾ وَاَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ﴿45﴾ مِنْ نُّطْفَةٍ
اِذَا تُمْنٰى ﴿46﴾ وَاَنَّ عَلَيْهِ النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى ﴿47﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى وَ
اَقْنٰى ﴿48﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰى ﴿49﴾ وَاَنَّهٗۤ اَهْلَكَ عَادَا الْاُوْلٰى ﴿50﴾
وَثَمُوْدَا فَمَاۤ اَبْقٰى ﴿51﴾ وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ اِنَّهُمْ كَانُوْا هُمْ اَظْلَمَ
وَاَطْغٰى ﴿52﴾ وَالْمُؤْتَفِكَةَ اَهْوٰى ﴿53﴾ فَغَشّٰىهَا مَا غَشّٰى ﴿54﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ
رَبِّكَ تَتَمَارٰى ﴿55﴾ هٰذَا نَذِيْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى ﴿56﴾ اَزِفَتِ
الْاٰزِفَةُ ﴿57﴾ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ ﴿58﴾ اَفَمِنْ هٰذَا
الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ ﴿59﴾ وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ ﴿60﴾ وَاَنْتُمْ
سٰمِدُوْنَ ﴿61﴾ فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا ﴿62﴾

سُوْرَةُ الْقَمَرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ﴿1﴾ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا
سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ﴿2﴾ وَكَذَّبُوْا وَاتَّبَعُوْۤا اَهْوَآءَهُمْ وَكُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ﴿3﴾

ع 3 30 7 — السجدة 12

(40) اور یہ کہ اس کا عمل قیامت کے دن اسے صاف صاف سرِعام دکھائی دے گا۔ (41) پھر بغیر کسی کمی کے اسے اس کے عمل کی پوری پوری جزا دی جائے گی۔ (42) اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ بندوں کو موت کے بعد آپ کے رب کی طرف لوٹنا ہے۔ (43) بلاشبہ وہ جسے چاہے، اسے خوش کر کے ہنساتا ہے اور جسے چاہے غمزدہ کر کے رلاتا ہے۔ (44) بے شک وہی زندوں کو دنیا میں مارتا ہے اور مُردوں کو اٹھا کر زندہ کرے گا۔

(45) اور یہ کہ اسی نے جوڑا پیدا کیا، یعنی نر اور مادہ۔

(46) نطفے سے جبکہ وہ رِحم میں ٹپکایا جاتا ہے۔

(47) اور یہ کہ اسی کے ذمے ان دونوں کی موت کے بعد دوبارہ اٹھانے کے لیے انھیں پیدا کرنا ہے۔

(48) اور یہ کہ اس نے اپنے بندوں میں سے جسے چاہا، مال کا مالک بنا کر دولتمند اور بے نیاز کر دیا اور وہ مال دیا جسے لوگ بطورِ سرمایہ اکٹھا کرتے ہیں۔

(49) اور یہ کہ وہی شِعریٰ ستارے کا رب ہے جس کی بعض مشرک اللہ کے سوا عبادت کرتے تھے۔

(50) اور یہ کہ اسی نے پہلے قوم عاد کو ہلاک کیا جب انھوں نے اپنے کفر پر اصرار کیا، اور اس سے مراد ہود علیہ السلام کی قوم ہے۔

(51) اور صالح علیہ السلام کی قوم ثمود کو ہلاک کیا اور ان میں سے کوئی ایک بھی باقی نہ چھوڑا۔

(52) اور عاد اور ثمود سے پہلے قومِ نوح کو ہلاک کیا۔ بلاشبہ قومِ نوح بڑی ظالم اور عاد و ثمود سے بھی بڑھ کر سرکش تھی کیونکہ نوح علیہ السلام ان میں نو سو پچاس سال رہے اور انھیں دعوتِ توحید دیتے رہے مگر انھوں نے اسے قبول نہ کیا۔

(53) اور قومِ لوط کی بستیوں کو اس نے آسمان کی طرف اٹھایا، پھر انھیں پلٹا کر زمین پر دے مارا۔

(54) انھیں آسمان کی طرف اٹھانے اور زمین پر دے مارنے کے بعد جن پتھروں نے انھیں ڈھانپا، سو ڈھانپا اور وہ (پتھر) انھیں لگے۔

(55) اے انسان! تو اپنے رب کی قدرت کی دلیل بننے والی کون کون سی آیات کے ساتھ کٹ حجتی کرے گا اور ان سے نصیحت حاصل نہیں کرے گا؟

(56) یہ رسول ﷺ جو تمھاری طرف بھیجے گئے ہیں، یہ پہلے رسولوں ہی کی قسم سے ہیں۔

(57) قریب آنے والی قیامت بالکل قریب آ گئی ہے۔

(58) اسے کوئی روکنے والا انہیں روک سکتا اور نہ اللہ کے سوا کوئی خبر رکھنے والا اس کی خبر رکھتا ہے۔ (59) کیا پھر یہ قرآن جو تم پر پڑھا جاتا ہے، تم اس کے اللہ کی طرف سے ہونے پر حیران ہوتے ہو؟ (60) اس کا مذاق اڑاتے ہوئے اس پر ہنستے ہو اور اس کی نصیحتیں سن کر روتے نہیں ہو؟ (61) اور تم اس سے غافل ہو، تمھیں اس کی ذرا پروا نہیں؟ (62) اب اللہ ہی کو سجدہ کرو اور خالص ہو کر اسی کی عبادت کرو۔

سورۃ القمر مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: قرآن کو آسان کر دینے کی نعمت کے ذریعے اور آیات اور ڈراووں کے ساتھ نصیحت اور یاددہانی۔

تفسیر: (1) قیامت کا آنا قریب ہے اور چاند نبیٔ اکرم ﷺ کے عہدِ مبارک میں پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا اور اس کا پھٹنا آپ ﷺ کے ان معجزات میں سے ہے جنھیں محسوس کیا جا سکتا ہے۔
(2) یہ مشرک اگر نبیٔ اکرم ﷺ کی سچائی کی کوئی دلیل اور معجزہ دیکھتے ہیں تو اسے قبول کرنے سے منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں: جو دلائل اور معجزات ہم نے دیکھے ہیں، وہ باطل جادو ہے۔
(3) انھوں نے اس حق کو جھٹلا دیا جو ان کے پاس آیا اور جھٹلانے میں اپنی خواہشات کی پیروی کی اور ہر معاملہ، اچھا ہو یا برا، وہ قیامت کے دن اس پر واقع ہو کر رہے گا جو اس کا مستحق ہے۔

فوائد: ❀ قرآن سے متاثر نہ ہونا خطرے کی گھنٹی ہے۔ ❀ خواہشاتِ نفس کی پیروی کے دنیا و آخرت میں خطرناک نتائج ہیں۔

وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنَ الْاَنْۢبَآءِ مَا فِيْهِ مُزْدَجَرٌ ۙ﴿۴﴾ حِكْمَةٌۢ بَالِغَةٌ فَمَا
تُغْنِ النُّذُرُ ۙ﴿۵﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ ۘ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ اِلٰى شَيْءٍ نُّكُرٍ ۙ﴿۶﴾
خُشَّعًا اَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ كَاَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ ۙ﴿۷﴾
مُّهْطِعِيْنَ اِلَى الدَّاعِ ؕ يَقُوْلُ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ﴿۸﴾ كَذَّبَتْ
قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ فَكَذَّبُوْا عَبْدَنَا وَقَالُوْا مَجْنُوْنٌ وَّازْدُجِرَ ﴿۹﴾
فَدَعَا رَبَّهٗۤ اَنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ﴿۱۰﴾ فَفَتَحْنَاۤ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ
مُّنْهَمِرٍ ۖ﴿۱۱﴾ وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰۤى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ۚ﴿۱۲﴾
وَحَمَلْنٰهُ عَلٰى ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ ۙ﴿۱۳﴾ تَجْرِيْ بِاَعْيُنِنَا ۚ جَزَآءً لِّمَنْ كَانَ
كُفِرَ ﴿۱۴﴾ وَلَقَدْ تَّرَكْنٰهَاۤ اٰيَةً فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۱۵﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ
وَنُذُرِ ﴿۱۶﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۱۷﴾ كَذَّبَتْ
عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿۱۸﴾ اِنَّاۤ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا
فِيْ يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ۙ﴿۱۹﴾ تَنْزِعُ النَّاسَ ۙ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ
مُّنْقَعِرٍ ﴿۲۰﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿۲۱﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا
الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۲۲﴾ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِالنُّذُرِ ﴿۲۳﴾
فَقَالُوْۤا اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهٗۤ ۙ اِنَّاۤ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ﴿۲۴﴾

﴿4﴾ اور یقیناً ان کے پاس ان پہلی امتوں کی جنھیں اللہ تعالیٰ نے اُن کے کفر اور ظلم کی وجہ سے ہلاک کیا، وہ خبریں آ چکی ہیں جو ان لوگوں کو ان کے کفر اور ظلم سے روکنے کے لیے کافی تھیں۔ ﴿5﴾ اور جو چیز ان کے پاس آئی، وہ کامل حکمت ہے تاکہ ان پر حجت قائم ہو مگر یہ دھمکیاں اور ڈراوے اس قوم کو کوئی نفع نہیں دیتے جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں رکھتی۔ ﴿6﴾ اے رسول (ﷺ)! پھر اگر وہ ہدایت نہ پائیں تو انھیں چھوڑ دیں اور اس دن کے انتظار میں ان سے منہ پھیر لیں جس دن صور پھونکنے پر مقرر فرشتہ ایک نہایت پریشان کن اور خوفناک امر کی طرف بلائے گا جس جیسی چیز سے مخلوق کو اس سے پہلے واسطہ نہیں پڑا ہوگا۔ ﴿7﴾ ان کی آنکھیں جھکی ہوں گی، وہ اپنی قبروں سے اس طرح نکلیں گے گویا وہ اپنی حساب گاہ کی طرف دوڑ کر جانے میں پھیلا ہوا ٹِڈی دَل ہے۔ ﴿8﴾ اس میدان کی طرف بلانے والے کی طرف دوڑتے ہوں گے۔ کافر کہیں گے: یہ دن تو اپنی شدت اور ہولناکی کی وجہ سے بہت سخت ہے۔

جب اللہ تعالیٰ نے کافروں کے ہمارے رسول اکرم ﷺ کی دعوت سے منہ پھیرنے کا ذکر کیا تو آپ کی تسلی کے لیے آپ کو یہ بھی بتا دیا کہ پہلی امتوں نے بھی اپنے رسولوں کو جھٹلایا تھا، چنانچہ فرمایا:

﴿9﴾ اے رسول (ﷺ)! آپ کی دعوت کو جھٹلانے والے ان لوگوں سے پہلے قومِ نوح نے جھٹلایا۔ جب ہم نے اپنے بندے نوح علیہ السلام کو ان کی طرف بھیجا تو انھوں نے اسے جھٹلایا اور اس کے بارے میں کہا: یہ دیوانہ ہے اور جب وہ انھیں دعوت دینے سے باز نہ آئے تو انھیں طرح طرح سے برا بھلا کہا اور دھمکیاں دے کر ان کے ساتھ نہایت برا سلوک کیا۔ ﴿10﴾ پھر نوح علیہ السلام نے اپنے رب سے یوں دعا کی: بلاشبہ میری قوم مجھ پر غالب آ گئی ہے اور انھوں نے میری بات نہیں مانی، اب تو ان پر عذاب نازل کر کے ان سے بدلہ لے۔ ﴿11﴾ تب ہم نے آسمان کے دروازے کھول دیے اور لگاتار موسلا دھار بارش برسائی۔ ﴿12﴾ اور ہم نے زمین کو پھاڑ دیا اور اس میں سے چشمے پھوٹ نکلے، پھر اللہ کے اس فیصلے کے مطابق جو اس نے ازل سے طے کیا تھا، آسمان سے نازل ہونے والا پانی زمین سے نکلنے والے پانی کے ساتھ مل گیا تو اس نے ان سب کو ڈبو دیا سوائے ان کے جنھیں اللہ تعالیٰ نے بچایا۔ ﴿13﴾ پھر ہم نے نوح علیہ السلام کو تختوں اور میخوں والی کشتی پر سوار کیا اور انھیں اور ان کے ساتھیوں کو ڈوبنے سے بچا لیا۔ ﴿14﴾ یہ کشتی پانی کی طوفانی موجوں میں ہماری آنکھوں کے سامنے بحفاظت چل رہی تھی۔ یہ طوفان نوح علیہ السلام کا بدلہ لینے کے لیے تھا جنھیں ان کی قوم نے جھٹلایا اور جو وہ اللہ کی طرف سے ان کے پاس لائے تھے، اس کا انکار کیا۔ ﴿15﴾ اور ہم نے جو سزا انھیں دی، اسے عبرت و نصیحت بنا چھوڑا۔ تو کیا ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا جو اس سے عبرت پکڑے؟ ﴿16﴾ پھر جھٹلانے والوں کے لیے میرا عذاب کیسا تھا اور انھیں ہلاک کر کے میرا ڈرانا کیسا تھا؟ ﴿17﴾ یقیناً ہم نے وعظ و نصیحت حاصل کرنے کے لیے قرآن کو آسان بنایا ہے تو کیا ہے کوئی اس کی عبرتوں اور نصیحتوں سے سبق سیکھنے والا؟ ﴿18﴾ قومِ عاد نے اپنے نبی ہود علیہ السلام کو جھٹلایا تو اے اہلِ مکہ! تم غور کرو کہ میرا انھیں عذاب دینا کیسا رہا؟ اور میرا ان کے اس عذاب کے ساتھ دوسروں کو ڈرانا کیسا رہا؟ ﴿19﴾ ہم نے ان پر ایک نہایت برے اور منحوس دن میں سخت ٹھنڈی آندھی بھیجی جو ان کے جہنم میں داخل ہونے تک ان پر چلتی رہی۔ ﴿20﴾ جو لوگوں کو زمین سے اٹھا اٹھا کر ان کے سروں کے بل پٹختی تھی گویا کہ وہ کھجور کے جڑ سے اکھڑے ہوئے تنے ہوں۔ ﴿21﴾ لہٰذا اے اہلِ مکہ! تم غور و فکر کرو کہ میرا انھیں عذاب دینا کیسا تھا؟ اور ان کے عذاب کے ذریعے سے میرا دوسروں کو ڈرانا اور خبردار کرنا کیسا رہا؟ ﴿22﴾ یقیناً ہم نے قرآن کو وعظ و نصیحت کے لیے آسان کر دیا ہے تو ہے کوئی اس کی عبرتوں اور نصیحتوں سے سبق سیکھنے والا؟ ﴿23﴾ قومِ ثمود نے اس چیز (حق) کو جھٹلا دیا جس کے ساتھ ان کے رسول صالح علیہ السلام نے انھیں ڈرایا۔ ﴿24﴾ چنانچہ انھوں نے اُسے ناپسند کرتے ہوئے کہا: کیا ہم ایسے بشر کی پیروی کریں جو ہم ہی میں سے ایک ہے؟ بلاشبہ اگر ہم نے اس حالت میں اس کی پیروی کی تو یقیناً ہم راہِ راست سے دور ہٹ جائیں گے اور بہت زیادہ سختی اور عذاب میں پڑ جائیں گے۔

فوائد: ❀ سابقہ امتوں کی ہلاکت سے عبرت حاصل نہ کرنا کافروں کی صفات میں سے ایک صفت ہے۔ ❀ کفر پر اڑے ہوئے ضدی کافر کے لیے بددعا کرنا جائز ہے۔ ❀ جھٹلانے والوں کو ہلاک کرنا اور مومنوں کو نجات دینا اللہ تعالیٰ کا دستور ہے۔ ❀ حفظ کرنے اور وعظ و نصیحت حاصل کرنے کے لیے قرآن مجید کو آسان کر دیا گیا ہے۔

ءَاُلْقِيَ الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِنْۢ بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ اَشِرٌ ﴿۲۵﴾ سَيَعْلَمُوْنَ
غَدًا مَّنِ الْكَذَّابُ الْاَشِرُ ﴿۲۶﴾ اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّهُمْ
فَارْتَقِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ ﴿۲۷﴾ وَنَبِّئْهُمْ اَنَّ الْمَآءَ قِسْمَةٌۢ بَيْنَهُمْ
كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ ﴿۲۸﴾ فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطٰى فَعَقَرَ ﴿۲۹﴾
فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿۳۰﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً
وَّاحِدَةً فَكَانُوْا كَهَشِيْمِ الْمُحْتَظِرِ ﴿۳۱﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ
فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۳۲﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطٍۭ بِالنُّذُرِ ﴿۳۳﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنَا
عَلَيْهِمْ حَاصِبًا اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ نَجَّيْنٰهُمْ بِسَحَرٍ ﴿۳۴﴾ نِّعْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا
كَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ شَكَرَ ﴿۳۵﴾ وَلَقَدْ اَنْذَرَهُمْ بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا
بِالنُّذُرِ ﴿۳۶﴾ وَلَقَدْ رَاوَدُوْهُ عَنْ ضَيْفِهٖ فَطَمَسْنَآ اَعْيُنَهُمْ فَذُوْقُوْا
عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿۳۷﴾ وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ ﴿۳۸﴾ فَذُوْقُوْا
عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿۳۹﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ
مُّدَّكِرٍ ﴿۴۰﴾ وَلَقَدْ جَآءَ اٰلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ﴿۴۱﴾ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا
فَاَخَذْنٰهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿۴۲﴾ اَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ اُولٰٓئِكُمْ
اَمْ لَكُمْ بَرَآءَةٌ فِي الزُّبُرِ ﴿۴۳﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ ﴿۴۴﴾

ع 2 18 9

(25) کیا ہم سب کو چھوڑ کر، صرف اس پر وحی نازل کی گئی ہے جبکہ وہ اکیلا ہے؟ نہیں، بلکہ وہ جھوٹا مغرور انسان ہے۔ (26) وہ بہت جلد قیامت کے دن جان لیں گے کہ جھوٹا مغرور کون ہے؟ صالح علیہ السلام یا وہ خود؟ (27) اے صالح! بلاشبہ ہم چٹان سے اونٹنی نکالنے والے اور اسے ان کی آزمائش کے لیے بھیجنے والے ہیں، لہٰذا آپ انتظار کریں اور دیکھیں کہ وہ اونٹنی کے ساتھ کیا کرتے ہیں اور ان کے ساتھ کیا ہوتا ہے اور ان کی طرف سے دی جانے والی تکلیفوں پر صبر کریں۔ (28) اور انھیں بتا دیں کہ ان کے کنویں کا پانی ان کے اور اونٹنی کے درمیان تقسیم کر دیا گیا ہے۔ ایک دن اونٹنی کے لیے ہوگا اور ایک دن ان کے لیے۔ ہر حصے والا اپنے مخصوص باری والے دن اکیلا ہی کنویں پر آئے گا۔ (29) تب انھوں نے اپنے ایک ساتھی کو بلایا تاکہ وہ اونٹنی کو قتل کر دے، چنانچہ اس نے قوم کے حکم پر عمل کرتے ہوئے تلوار پکڑی اور اسے قتل کر دیا۔ (30) لہٰذا اے اہلِ مکہ! تم غور کرو کہ میرا انھیں عذاب دینا کیسا رہا؟ اور ان کے عذاب کے ساتھ میرا دوسروں کو ڈرانا کیسا تھا؟ (31) بلاشبہ ہم نے ان پر ایک زوردار چیخ بھیجی تو اس نے انھیں ہلاک کر دیا، پھر وہ ان خشک سرکنڈوں کی طرح ہو گئے جن سے باڑ بنانے والا اپنی بکریوں کے لیے باڑ بناتا ہے۔ (32) اور یقیناً ہم نے قرآن کو سمجھنے اور نصیحت حاصل کرنے کے لیے آسان کر دیا ہے تو کیا ہے کوئی اس میں موجود سبق سکھانے والے واقعات اور نصیحتوں سے عبرت حاصل کرنے والا؟ (33) قومِ لوط نے بھی اس چیز (حق) کو جھٹلایا جس سے ان کے رسول لوط علیہ السلام نے انھیں ڈرایا۔ (34) بلاشبہ ہم نے ان پر شدید ہوا بھیجی جو ان پر پتھر برساتی تھی، سوائے لوط علیہ السلام کی آل کے، ان پر عذاب نہیں آیا۔ یقیناً ہم نے انھیں اس سے بچا لیا، جب وہ عذاب آنے سے پہلے رات کے آخری پہر انھیں لے کر نکل گئے۔ (35) انھیں عذاب سے بچا لینا ہمارا ان پر احسان تھا۔ جس طرح کی جزا ہم نے لوط علیہ السلام کو دی، اسی طرح کی جزا ہم ہر اس شخص کو دیتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کا اس کی نعمتوں پر شکر ادا کرتا ہے۔ (36) یقیناً لوط علیہ السلام نے انھیں ہمارے عذاب سے ڈرایا مگر انھوں نے ان کے ڈرانے پر جھگڑا کیا اور ان کو جھٹلایا۔ (37) یقیناً لوط علیہ السلام کی قوم نے ان سے یہ بات منوانے کی پوری کوشش کی کہ وہ ان کے اور اپنے مہمانوں کے درمیان سے ہٹ جائیں تاکہ وہ بے حیائی کا کام کریں، چنانچہ ہم نے ان کی آنکھیں اندھی کر دیں اور وہ انھیں دیکھ ہی نہ سکے اور ہم نے ان سے کہا: تم میرا عذاب اور تمھیں میرے ڈرانے کا انجام چکھو۔ (38) یقیناً ان کے پاس صبح کے وقت عذاب آ گیا جو ان کے ساتھ مسلسل رہے گا حتیٰ کہ وہ آخرت میں آئیں گے تو ان پر آخرت کا عذاب آ جائے گا۔ (39) اور اُن سے کہا گیا: میرا عذاب چکھو جو میں نے تم پر نازل کیا ہے اور لوط علیہ السلام نے تمھیں جو ڈرایا تھا، اس (سے نہ ڈرنے) کا نتیجہ بھی دیکھ لو۔ (40) یقیناً ہم نے قرآن کو سیکھنے اور نصیحت حاصل کرنے کے لیے آسان بنایا ہے تو کیا کوئی ہے جو اس میں بیان کی گئی عبرتوں اور نصیحتوں سے سبق سیکھے؟ (41) یقیناً آلِ فرعون کے پاس موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کی زبانی ہماری طرف سے تنبیہ آئی۔ (42) انھوں نے وہ دلائل اور معجزات جھٹلا دیے جو ان کے پاس ہماری طرف سے آئے تو ہم نے ان کے جھٹلانے پر انھیں ایسے غالب کی طرح سخت سزا دی جس پر کوئی غالب نہیں آ سکتا اور ایسے بااختیار کی طرح جو کسی چیز سے عاجز نہیں ہوتا۔ (43) اے مکہ والو! کیا تمھارے کافر ان مذکورہ بالا کافروں سے بہتر ہیں، یعنی قومِ نوح، قومِ عاد، قومِ ثمود، قومِ لوط، فرعون اور اس کی قوم سے یا تمھیں اللہ کے عذاب سے چھوٹ مل گئی ہے کہ آسمانی کتابوں میں یہ معافی نامہ آیا ہے؟ (44) بلکہ کیا مکہ کے یہ کافر کہتے ہیں: ہمارے ساتھ جو بھی برائی کا ارادہ کرے اور ہماری جمعیت کو پارہ پارہ کرنا چاہے تو ہم اس پر غلبہ پانے والی جماعت ہیں؟

فوائد: ❀ براہِ راست گناہ کرنے والوں اور اس میں تعاون کرنے والوں سب پر عذاب آتا ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرنا، عذاب سے بچنے کا سبب ہے۔

سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ﴿۴۵﴾ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ
اَدْهٰى وَاَمَرُّ ﴿۴۶﴾ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ﴿۴۷﴾ يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ
فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ ﴿۴۸﴾ اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ
بِقَدَرٍ ﴿۴۹﴾ وَمَآ اَمْرُنَآ اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ ﴿۵۰﴾ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَآ
اَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۵۱﴾ وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوْهُ فِي الزُّبُرِ ﴿۵۲﴾ وَ
كُلُّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ ﴿۵۳﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ ﴿۵۴﴾
فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿۵۵﴾

سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلرَّحْمٰنُ ﴿۱﴾ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ﴿۲﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ﴿۳﴾ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ﴿۴﴾
اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ﴿۵﴾ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ ﴿۶﴾ وَالسَّمَآءَ
رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ﴿۷﴾ اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ ﴿۸﴾ وَاَقِيْمُوا
الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ ﴿۹﴾ وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا
لِلْاَنَامِ ﴿۱۰﴾ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ﴿۱۱﴾ وَالْحَبُّ
ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ﴿۱۲﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۳﴾

﴿45﴾ عنقریب ان کافروں کے لشکر شکست کھا جائیں گے اور مومنوں کے سامنے دم دبا کر بھاگیں گے اور یقیناً ایسا بدر کے روز ہوا۔ ﴿46﴾ بلکہ جس قیامت کو یہ جھٹلاتے ہیں، وہ ان کے وعدے کا وقت ہے جس میں انھیں عذاب دیا جائے گا۔ قیامت اس عذاب سے بھی بڑی اور سخت ہے جو دنیا میں انھیں بدر کے روز ملا۔ ﴿47﴾ بلاشبہ کفر اور گناہ کرنے والے مجرم حق سے دور گمراہی، عذاب اور مصیبت میں ہیں۔ ﴿48﴾ جس دن وہ اپنے چہروں کے بل آگ میں گھسیٹے جائیں گے اور ڈانٹتے ہوئے ان سے کہا جائے گا: آگ کا عذاب چکھو۔ ﴿49﴾ بلاشبہ ہم نے کائنات کی ہر چیز کو اپنی پہلے سے طے شدہ تقدیر کے ساتھ اور اپنے علم اور اپنی مشیت و ارادے کے مطابق اور جو کچھ ہم نے لوح محفوظ میں پہلے سے لکھ رکھا ہے، اس کے موافق پیدا کیا۔ ﴿50﴾ اور ہم جب کسی کام کا ارادہ کرتے ہیں تو ہمارا حکم بس یہ ہوتا ہے کہ ہم ایک کلمہ کہتے ہیں، اور وہ ہے ''کُن'' ہو جا اور جو ہم چاہتے ہیں، وہ پلک جھپکنے کی طرح تیزی سے ہو جاتا ہے۔ ﴿51﴾ یقیناً ہم نے سابقہ امتوں میں تمھاری طرح کے کافروں کو ہلاک کیا تو کیا کوئی عبرت پکڑنے والا ہے جو اس سے عبرت پکڑے اور اپنے کفر سے رک جائے؟ ﴿52﴾ ہر کام جو بندے کرتے ہیں، وہ نگران فرشتوں کی کتابوں میں لکھا ہوا ہے، اس میں سے کوئی چیز ان سے نہیں چھوٹتی۔ ﴿53﴾ اور ہر چھوٹا اور بڑا عمل اور قول، اعمال کے صحیفوں اور لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے اور انھیں ضرور اس کی جزا دی جائے گی۔ ﴿54﴾ بلاشبہ اپنے رب کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے رک کر اس سے ڈرنے والے جنتوں میں خوش و خرم ہوں گے اور جاری نہروں کے درمیان ہوں گے۔ ﴿55﴾ حق کی مجلس میں، جہاں کوئی فضول بات ہوگی نہ گناہ۔ وہ ایسے بادشاہ کے پاس ہوں گے جو ہر چیز کا مالک ہے اور ایسا قدرت والا ہے کہ کسی چیز سے عاجز نہیں، لہٰذا آپ ان ہمیشہ کی نعمتوں کا تو پوچھیے ہی نہ جو انھیں اس کی طرف سے ملیں گی۔

سورۂ رحمٰن مدنی ہے

سورت کے بعض مقاصد: جنوں اور انسانوں کو اللہ تعالیٰ کی ظاہری اور باطنی نعمتوں اور دنیا و آخرت میں اس کی رحمت کے نمایاں اثرات کے ذریعے سے نصیحت کرنا۔

تفسیر: ﴿1﴾ الرحمٰن کا مطلب ہے: نہایت وسیع رحمت والا۔ ﴿2﴾ اس نے قرآن کو یاد کرنا آسان بنا کر اور اس کے معانی کو سمجھنا آسان کر کے لوگوں کو قرآن سکھایا۔ ﴿3﴾ اس نے انسان کو صحیح اور درست پیدا کیا اور اس کی شکل و صورت نہایت خوبصورت بنائی۔ ﴿4﴾ اس نے اسے سکھایا کہ وہ بول کر اور لکھ کر کس طرح اپنے دل کی بات بیان کرے۔ ﴿5﴾ اس نے سورج اور چاند دونوں کی حرکت مقرر کی، وہ دونوں ایک مضبوط نظام کے تحت چل رہے ہیں تاکہ لوگوں کو سالوں اور حساب کی گنتی معلوم ہو۔ ﴿6﴾ اور وہ نباتات جن کے تنے نہیں ہیں اور درخت بھی اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری کرتے ہوئے اس کے حضور سجدہ کرتے ہیں۔ ﴿7﴾ اور اس نے آسمان کو زمین کے اوپر اس کے لیے بطور چھت بلند کیا اور اس نے زمین میں عدل قائم کیا اور اس کا اپنے بندوں کو بھی حکم دیا ہے۔ ﴿8﴾ اس نے عدل قائم کیا تاکہ اے لوگو! تم ظلم نہ کرو اور ناپ تول میں ڈنڈی نہ مارو۔ ﴿9﴾ اور تم آپس میں انصاف کے ساتھ وزن ٹھیک رکھو اور جب تم کسی دوسرے کو وزن کر کے یا ناپ کر دو تو وزن اور ناپ میں کمی نہ کرو۔ ﴿10﴾ اس نے زمین بچھائی جو مخلوق کے قیام پذیر ہونے کے لیے تیار کی گئی ہے۔ ﴿11﴾ اس میں درخت ہیں جو پھل دیتے ہیں اور اس میں خوشوں والے کھجور کے درخت ہیں جن خوشوں میں کھجوریں لگتی ہیں۔ ﴿12﴾ اس میں بھُس والے دانے ہیں جیسے گندم اور جَو، اور اس میں نباتات ہیں جن کی خوشبو تمھیں بھلی لگتی ہے۔ ﴿13﴾ تو اے جنوں اور انسانوں کے گروہ! تم دونوں اپنے آپ پر اللہ کی بے شمار نعمتوں میں سے کس کس کو جھٹلاؤ گے؟

فوائد: ❀ قرآن مجید کا معرکۂ بدر سے پہلے بدر کے دن مشرکین کی شکست کی خبر دینا غیب کی خبر دینے سے تعلق رکھتا ہے جو قرآن کی سچائی کی دلیل ہے۔ ❀ تقدیر پر ایمان لانا فرض ہے۔ ❀ چھوٹے اور بڑے تمام عمل اعمال ناموں میں درج ہوتے ہیں۔ ❀ اللہ رحمٰن کا اپنی نعمتوں کے تذکرے کا آغاز قرآن مجید سے کرنا قرآن مجید کے شرف کی دلیل ہے اور اللہ کی طرف سے مخلوق پر اس کے عظیم احسان کی علامت ہے۔ ❀ اسلام میں عدل و انصاف کا مرتبہ بہت زیادہ ہے۔ ❀ اللہ کی نعمتیں ہم سے تقاضا کرتی ہیں کہ ان سے آگاہی حاصل کریں اور ان کا شکر بجا لائیں، نہ کہ انھیں جھٹلائیں اور ان کی ناشکری کریں۔

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ﴿۱۴﴾ وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ
مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ﴿۱۵﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۶﴾ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَ
رَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ﴿۱۷﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۸﴾ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ
يَلْتَقِيٰنِ ﴿۱۹﴾ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ﴿۲۰﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۱﴾
يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ﴿۲۲﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۳﴾
وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَاٰتُ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ﴿۲۴﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۵﴾ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ﴿۲۶﴾ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ
وَالْاِكْرَامِ ﴿۲۷﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۸﴾ يَسْـَٔلُهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ ﴿۲۹﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۰﴾
سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ ﴿۳۱﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۲﴾ يٰمَعْشَرَ
الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ﴿۳۳﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۴﴾ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّنُحَاسٌ فَلَا
تَنْتَصِرٰنِ ﴿۳۵﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۶﴾ فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ
فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ﴿۳۷﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۸﴾

النصف — ع 1 25 11

(14) اس نے آدم علیہ السلام کو خشک مٹی سے پیدا کیا جس کی آواز سنائی دیتی تھی جیسے پکی ہوئی مٹی ہو۔

(15) اور جنوں کے باپ کو اس شعلے سے پیدا کیا جس میں دھویں کی آمیزش نہیں تھی۔

(16) تو اے جنوں اور انسانوں کے گروہ! تم دونوں اپنے آپ پر اللہ کی بے شمار نعمتوں میں سے کس کس کو جھٹلاؤ گے؟

(17) وہ رب ہے سردیوں اور گرمیوں کے حساب سے سورج کے دونوں مشرقوں اور دونوں مغربوں کا۔

(18) تو اے جنوں اور انسانوں کے گروہ! تم دونوں اپنے آپ پر اللہ کی بے شمار نعمتوں میں سے کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟

(19) اللہ تعالیٰ نے نمکین اور میٹھے دو سمندروں کو اکٹھا کر دیا ہے جو آنکھوں کے دیکھنے کے اعتبار سے باہم ملتے ہیں۔

(20) ان دونوں کے درمیان ایک رکاوٹ ہے جو انھیں ایک دوسرے کی حد سے نہیں بڑھنے دیتی تاکہ میٹھا، میٹھا رہے اور نمکین، نمکین رہے۔

(21) تو اے جنوں اور انسانوں کے گروہ! تم دونوں اپنے آپ پر اللہ کی بے شمار نعمتوں میں سے کس کس کو جھٹلاؤ گے؟

(22) ان دونوں طرح کے سمندروں سے چھوٹے بڑے موتی نکلتے ہیں۔

(23) تو اے گروہِ جن وانس! تم دونوں اپنے آپ پر اللہ کی بے شمار نعمتوں میں سے کس کس کو جھٹلاؤ گے؟

(24) اور صرف اسی اکیلے اللہ پاک کے قبضے میں سمندروں میں چلنے والے وہ جہاز اور کشتیاں ہیں جو پہاڑوں کی مانند ہیں۔

(25) تو اے گروہِ جن وانس! تم دونوں اپنے آپ پر اللہ کی بے شمار نعمتوں میں سے کس کس کو جھٹلاؤ گے؟

(26) زمین کے اوپر موجود ہر مخلوق ضرور ہلاک ہونے والی ہے۔

(27) اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! صرف آپ کے رب کی ذات باقی رہے گی جو بڑی عظمت والی اور اپنے بندوں پر فضل و احسان کرنے والی ہے، چنانچہ اسے کبھی فنا نہیں ہونا۔

(28) تو اے جنوں اور انسانوں کے گروہ! تم دونوں اپنے آپ پر اللہ کی بے شمار نعمتوں میں سے کس کس کو جھٹلاؤ گے؟

(29) آسمانوں میں موجود سارے فرشتے اور زمین کے تمام جنات اور انسان اسی سے اپنی حاجتیں مانگتے ہیں۔ ہر وقت وہ اپنے بندوں کی زندگی، موت اور رزق وغیرہ کے کسی نہ کسی معاملے میں مصروف ہوتا ہے۔ (30) تو اے گروہِ جن وانس! تم دونوں اپنے آپ پر اللہ کی بے شمار نعمتوں میں سے کس کس کو جھٹلاؤ گے؟ (31) اے جنو اور انسانو! ہم بہت جلد تمھارا حساب لینے کے لیے فارغ ہوں گے، چنانچہ ہر ایک جس ثواب یا سزا کا حقدار ہوا، اسے اس کے مطابق جزا دیں گے۔ (32) تو اے گروہِ جن وانس! تم دونوں اللہ کی بے شمار نعمتوں میں سے کس کس کو جھٹلاؤ گے؟

(33) قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ جنوں اور انسانوں کو اکٹھا کرے گا تو کہے گا: اے گروہِ جن وانس! اگر تم آسمانوں اور زمین کے کناروں میں سے کسی کنارے سے نکلنے کی کوئی راہ پا کر بھاگنے کی طاقت رکھتے ہو تو ایسا کر گزرو اور ایسا تم قوت اور واضح دلیل کے بغیر ہرگز نہیں کر سکتے اور وہ تمھارے پاس کہاں سے آئے گی؟ (34) تو اے جنوں اور انسانوں کے گروہ! تم دونوں اپنے آپ پر اللہ کی بے شمار نعمتوں میں سے کس کس کو جھٹلاؤ گے؟ (35) اے جن وانس! تم پر دھویں سے خالی آگ کا شعلہ چھوڑا جائے گا اور شعلے کے بغیر دھواں، چنانچہ تم ان سے بچ نہیں پاؤ گے۔ (36) تو اے گروہِ جن وانس! تم دونوں اپنے آپ پر اللہ کی ان گنت نعمتوں میں سے کس کس کو جھٹلاؤ گے؟ (37) جب آسمان فرشتوں کے اترنے کی وجہ سے پھٹ جائے گا تو وہ اپنے رنگ کی چمک میں چمڑے کی طرح سرخ ہو جائے گا۔ (38) تو اے گروہِ جن وانس! تم دونوں اپنے آپ پر اللہ کی ان گنت نعمتوں میں سے کس کس کو جھٹلاؤ گے؟

فوائد: ❀ نمکین اور میٹھے سمندر کو اس طرح ملانا کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ خلط ملط نہ ہو، اللہ تعالیٰ کی قدرت کا مظہر ہے۔ ❀ تمام مخلوقات کے فنا ہونے کا ثبوت اور صرف اللہ تعالیٰ کے باقی رہنے کا بیان، بندوں کو اس بات پر مائل کرنے کے لیے ہے کہ وہ سب کو چھوڑ کر صرف اللہ پاک سے تعلق رکھیں جو باقی رہنے والا ہے۔ ❀ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے لیے اس کے شایانِ شان بغیر تشبیہ وتمثیل کے چہرے کی صفت ثابت ہے۔ ❀ کافر کو ملنے والے عذاب کی مختلف قسمیں ہوں گی۔

فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْـَٔلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖٓ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ ﴿39﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ﴿40﴾ يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَ
الْاَقْدَامِ ﴿41﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿42﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ يُكَذِّبُ
بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿43﴾ يَطُوْفُوْنَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ ﴿44﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿45﴾ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿46﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿47﴾ ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ ﴿48﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿49﴾ فِيْهِمَا
عَيْنٰنِ تَجْرِيٰنِ ﴿50﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿51﴾ فِيْهِمَا مِنْ كُلِّ
فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ ﴿52﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿53﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى فُرُشٍ
بَطَآئِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ؕ وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ﴿54﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ﴿55﴾ فِيْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ ۙ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا
جَآنٌّ ﴿56﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿57﴾ كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ﴿58﴾
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿59﴾ هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا
الْاِحْسَانُ ﴿60﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿61﴾ وَمِنْ دُوْنِهِمَا
جَنَّتٰنِ ﴿62﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿63﴾ مُدْهَآمَّتٰنِ ﴿64﴾
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿65﴾ فِيْهِمَا عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ﴿66﴾

(39) اس عظیم دن کسی جن اور انسان سے اس کے گناہوں کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کو ان کے اعمال کا علم ہوگا۔

(40) تو اے گروہِ جن و انس! تم دونوں اپنے آپ پر اللہ کی بے شمار نعمتوں میں سے کس کس کو جھٹلاؤ گے؟

(41) مجرم قیامت کے دن اپنی نشانی سے پہچانے جائیں گے اور وہ نشانی ہوگی کالے چہرے اور زرد آنکھیں، پھر ان کی پیشانیوں کو ان کے قدموں سے ملا کر انھیں جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

(42) تو اے جنوں اور انسانوں کے گروہ! تم دونوں اپنے آپ پر اللہ کی بے شمار نعمتوں میں سے کس کس کو جھٹلاؤ گے؟

(43) اور ڈانٹتے ہوئے ان سے کہا جائے گا: یہ ہے وہ جہنم جسے مجرم دنیا میں جھٹلاتے تھے۔ اب ان کی آنکھوں کے سامنے ہے، وہ اس کا انکار کرنے کی طاقت بھی نہیں رکھتے۔

(44) وہ اس کے اور انتہائی سخت گرم پانی کے درمیان چکر لگائیں گے۔

(45) تو اے جنوں اور انسانوں کے گروہ! تم دونوں اپنے آپ پر اللہ کی بے شمار نعمتوں میں سے کس کس کو جھٹلاؤ گے؟

(46) جو شخص آخرت میں اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر گیا اور اس نے ایمان لا کر نیک عمل کیے تو اس کے لیے دو جنتیں ہیں۔

(47) تو اے جنوں اور انسانوں کے گروہ! تم دونوں اپنے آپ پر اللہ کی بے شمار نعمتوں میں سے کس کس کو جھٹلاؤ گے؟

(48) ان دونوں جنتوں کے درخت بڑی بڑی، تروتازہ اور پھل دار ٹہنیوں والے ہیں۔

(49) تو اے جنوں اور انسانوں کے گروہ! تم دونوں اپنے آپ پر اللہ کی بے شمار نعمتوں میں سے کس کس کو جھٹلاؤ گے؟

(50) دونوں جنتوں میں پانی کے دو چشمے ہیں جو ان کے درمیان بہہ رہے ہیں۔

(51) تو اے جنوں اور انسانوں کے گروہ! تم دونوں اپنے آپ پر اللہ کی بے شمار نعمتوں میں سے کس کس کو جھٹلاؤ گے؟ (52) ان دونوں جنتوں میں ہر طرح کے مزید ار پھلوں کی دو قسمیں ہوں گی۔ (53) تو اے جنوں اور انسانوں کے گروہ! تم دونوں اپنے آپ پر اللہ کی بے شمار نعمتوں میں سے کس کس کو جھٹلاؤ گے؟ (54) وہ ایسے فرشوں پر تکیے لگائے ہوں گے جن کے استر موٹے ریشم کے ہوں گے اور ان دونوں جنتوں کے جو پھل اور میوے توڑے جائیں گے، وہ اتنے قریب ہوں گے کہ کھڑا، بیٹھا اور ٹیک لگائے آدمی انھیں آسانی سے توڑ لے گا۔ (55) تو اے جنوں اور انسانوں کے گروہ! تم دونوں اپنے آپ پر اللہ کی بے شمار نعمتوں میں سے کس کس کو جھٹلاؤ گے؟ (56) ان میں عورتیں ہیں جو اپنی نظریں اپنے شوہروں تک محدود رکھیں گی۔ ان کے شوہروں سے پہلے کسی انسان اور جن نے ان کا پردۂ بکارت زائل نہیں کیا ہوگا۔ (57) تو اے جنوں اور انسانوں کے گروہ! تم دونوں اپنے آپ پر اللہ کی بے شمار نعمتوں میں سے کس کس کو جھٹلاؤ گے؟ (58) وہ خوبصورتی اور نفاست میں یاقوت اور مونگے کی طرح ہوں گی۔ (59) تو اے جنوں اور انسانوں کے گروہ! تم دونوں اپنے آپ پر اللہ کی بے شمار نعمتوں میں سے کس کس کو جھٹلاؤ گے؟ (60) جو شخص اپنے رب کی اچھے طریقے سے اطاعت بجا لائے، اس کی جزا اس کے سوا کیا ہو سکتی ہے کہ اللہ اس کو اچھا بدلہ عطا کرے؟ (61) تو اے جنوں اور انسانوں کے گروہ! تم دونوں اپنے آپ پر اللہ کی بے شمار نعمتوں میں سے کس کس کو جھٹلاؤ گے؟ (62) اور ان دو مذکورہ جنتوں کے علاوہ دو جنتیں اور ہیں۔ (63) تو اے جنوں اور انسانوں کے گروہ! تم دونوں اپنے آپ پر اللہ کی بے شمار نعمتوں میں سے کس کس کو جھٹلاؤ گے؟ (64) جو یقیناً گہری سبز ہیں۔ (65) تو اے جنوں اور انسانوں کے گروہ! تم دونوں اپنے آپ پر اللہ کی بے شمار نعمتوں میں سے کس کس کو جھٹلاؤ گے؟ (66) ان دونوں جنتوں میں پانی کے دو جوش سے ابلنے والے چشمے ہیں جن کے پانی کا جوش ختم نہیں ہوتا۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور اس کے روبرو کھڑے ہونے کا ڈر سامنے رکھنے کی بڑی اہمیت ہے۔ ❀ پاکدامنی پر جنتی عورتوں کی تعریف اس بات کی دلیل ہے کہ اس صفت کا عورت میں پایا جانا ایک عظیم خوبی ہے۔ ❀ جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٨﴾ فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ﴿٦٩﴾
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٠﴾ فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ ﴿٧١﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٢﴾ حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ ﴿٧٣﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٤﴾ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿٧٥﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٦﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ﴿٧٧﴾ فَبِاَيِّ
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٨﴾ تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿٧٩﴾ ع 3 33 13

سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سَبْعٌ وَّتِسْعُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿١﴾ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ﴿٢﴾ خَافِضَةٌ وقف لازم
رَّافِعَةٌ ﴿٣﴾ اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا ﴿٤﴾ وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ﴿٥﴾
فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا ﴿٦﴾ وَّكُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ﴿٧﴾ فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ
مَآ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ﴿٨﴾ وَاَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ مَآ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ﴿٩﴾
وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ﴿١٠﴾ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿١١﴾ فِيْ جَنّٰتِ
النَّعِيْمِ ﴿١٢﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٣﴾ وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿١٤﴾
عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ﴿١٥﴾ مُّتَّكِـِٕيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ﴿١٦﴾

(67) تو اے جنوں اور انسانوں کے گروہ! تم دونوں اپنے آپ پر اللہ کی بے شمار نعمتوں میں سے کس کس کو جھٹلاؤ گے؟

(68) ان دونوں جنتوں میں بہت زیادہ پھل، بہت بڑی کھجوریں اور انار ہیں۔

(69) تو اے جنوں اور انسانوں کے گروہ! تم دونوں اپنے آپ پر اللہ کی بے شمار نعمتوں میں سے کس کس کو جھٹلاؤ گے؟

(70) ان جنتوں میں نہایت اعلیٰ اخلاق والی، انتہائی خوبصورت چہروں والی عورتیں ہوں گی۔

(71) تو اے جنوں اور انسانوں کے گروہ! تم دونوں اپنے آپ پر اللہ کی بے شمار نعمتوں میں سے کس کس کو جھٹلاؤ گے؟

(72) حوریں ہیں جن کی حفاظت کے لیے انھیں خیموں میں چھپایا گیا ہے۔

(73) تو اے جنوں اور انسانوں کے گروہ! تم دونوں اپنے آپ پر اللہ کی بے شمار نعمتوں میں سے کس کس کو جھٹلاؤ گے؟

(74) ان کے خاوندوں سے پہلے کوئی انسان اور جن ان کے قریب تک نہیں گیا ہوگا۔

(75) تو اے جنوں اور انسانوں کے گروہ! تم دونوں اپنے آپ پر اللہ کی بے شمار نعمتوں میں سے کس کس کو جھٹلاؤ گے؟

(76) وہ عمدہ قالین اور خوبصورت فرش اور ایسے تکیوں پر ٹیک لگائے ہوئے ہوں گے جن کے کور سبز ہوں گے۔

(77) تو اے جنوں اور انسانوں کے گروہ! تم دونوں اپنے آپ پر اللہ کی بے شمار نعمتوں میں سے کس کس کو جھٹلاؤ گے؟

(78) تیرے رب کا نام بہت عظمت اور خیر و برکت والا ہے جو عزت و جلال والا اور اپنے بندوں پر فضل و احسان کرنے والا ہے۔

سورۃ الواقعہ مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: قیامت کے دن بندوں کے حالات کا بیان۔

تفسیر: (1) جب قیامت ہر حال میں قائم ہو جائے گی۔

(2) کوئی شخص اسے ہرگز نہ جھٹلا سکے گا جیسے وہ دنیا میں جھٹلاتا تھا۔

(3) جو کافر بدکاروں کو آگ میں داخل کر کے انھیں پست کر دے گی۔ اللہ سے ڈرنے والے اہلِ ایمان کو جنت میں داخل کر کے بلند کرے گی۔

(4) جب زمین بڑے زوردار طریقے سے ہلائی جائے گی۔

(5) اور پہاڑ ریزہ ریزہ کر دیے جائیں گے۔

(6) اور ریزہ ریزہ ہونے کی وجہ سے یہ غبار بن کر بکھر جائیں گے کہ ان کا وجود ہی باقی نہیں رہے گا۔

(7) اور تم اس دن تین جماعتوں میں بٹ جاؤ گے۔

(8) سو دائیں ہاتھ والے، جو اپنے اعمال نامے دائیں ہاتھ میں پکڑیں گے، وہ کتنے اعلیٰ اور عظیم قدر و شان والے ہیں!

(9) اور بائیں ہاتھ والے، جو اپنے اعمال نامے بائیں ہاتھ میں پکڑے ہوں گے۔ وہ کس قدر ذلیل ہوں گے اور ان کا ٹھکانا کس قدر برا ہوگا! (10) اور جو دنیا میں خیر اور بھلائی کے کاموں میں آگے آگے رہنے والے ہیں، وہ آخرت میں جنت میں داخل ہوتے وقت بھی آگے آگے ہوں گے۔ (11) یہی لوگ اللہ تعالیٰ سے قربت رکھتے ہیں۔ (12) نعمتوں والی جنتوں میں وہ کئی طرح کی نعمتوں سے فائدہ اٹھائیں گے۔ (13) ایک بڑا گروہ اس امت سے اور سابقہ امتوں میں سے۔ (14) اور آگے بڑھنے والے مقربین کی تعداد آخری دور میں بہت تھوڑی ہوگی۔ (15) وہ سونے کے تاروں سے بُنے تختوں پر ہوں گے۔ (16) ان تختوں پر وہ بالکل آمنے سامنے ٹیک لگائے ہوں گے، ان میں سے کوئی دوسرے کی پشت نہیں دیکھے گا۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کی نشانیوں کو ہمیشہ یاد رکھنے سے دل میں اللہ تعالیٰ کی عظمت پیدا ہوتی ہے اور یہ حسنِ اطاعت کا سبب ہے۔ ❀ قیامت کے مناظر دیکھ کر کافروں کے جھٹلانے کا سلسلہ ختم ہو جائے گا۔ ❀ اعمال کی کمی بیشی کے مطابق اہلِ جنت کے درجوں میں بھی فرق ہوگا۔

يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ﴿۱۷﴾ بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِيْقَ ۙ وَكَاْسٍ
مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿۱۸﴾ لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا
يَتَخَيَّرُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَحُوْرٌ عِيْنٌ ﴿۲۲﴾ كَاَمْثَالِ
اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ﴿۲۳﴾ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۴﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا
لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا ﴿۲۵﴾ اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ﴿۲۶﴾ وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ
الْيَمِيْنِ ﴿۲۷﴾ فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ﴿۲۸﴾ وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ﴿۲۹﴾ وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ﴿۳۰﴾ وَّ
مَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ﴿۳۱﴾ وَّفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ﴿۳۲﴾ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ﴿۳۳﴾ وَّ
فُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ﴿۳۴﴾ اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ﴿۳۵﴾ فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ﴿۳۶﴾
عُرُبًا اَتْرَابًا ﴿۳۷﴾ لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿۳۸﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۹﴾ وَثُلَّةٌ
مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿۴۰﴾ وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ﴿۴۱﴾ فِيْ سَمُوْمٍ
وَّحَمِيْمٍ ﴿۴۲﴾ وَّظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ ﴿۴۳﴾ لَّا بَارِدٍ وَّلَا كَرِيْمٍ ﴿۴۴﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ
ذٰلِكَ مُتْرَفِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَكَانُوْا يُصِرُّوْنَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيْمِ ﴿۴۶﴾ وَكَانُوْا
يَقُوْلُوْنَ ۙ اَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿۴۷﴾ اَوَاٰبَآؤُنَا
الْاَوَّلُوْنَ ﴿۴۸﴾ قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ﴿۴۹﴾ لَمَجْمُوْعُوْنَ ۙ اِلٰى
مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۵۰﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ﴿۵۱﴾

(17) ان کی خدمت کے لیے ان کے پاس ایسے لڑکے ہر وقت چکر لگاتے رہیں گے جو بوڑھے ہوں گے نہ فنا ہوں گے۔

(18) وہ ان کے پاس بغیر کنڈوں والے پیالے، کنڈوں والے جگ اور جنت کی بہتی ہوئی شراب کے جام لے کر گھومیں گے جو کبھی ختم نہیں ہوگی۔

(19) وہ دنیا کی شراب کی طرح نہیں ہوگی، اس لیے اسے پینے والے کے سر میں درد ہوگا نہ عقل کام کرنا چھوڑے گی۔

(20) اور یہ لڑکے ان کی پسند کے پھل لیے ان کے پاس گھومیں گے۔

(21) اور ان کے من پسند پرندوں کے گوشت (کے پکوان) لیے ان کے پاس چکر لگائیں گے۔

(22) اور ان کے لیے جنت میں بڑی بڑی خوبصورت آنکھوں والی عورتیں، یعنی حُوریں ہوں گی۔

(23) جیسے سیپ میں چھپے موتی ہوں۔

(24) یہ جزا ہے ان کے ان نیک اعمال کی جو وہ دنیا میں کرتے رہے۔

(25) وہ جنت میں کوئی بے ہودہ بات سنیں گے نہ ایسی بات جس سے کرنے والے کو گناہ ہو۔

(26) وہ صرف اپنے لیے فرشتوں کا سلام سنیں گے اور ایک دوسرے کے سلام کی آواز۔

(27) دائیں جانب والے، جنھیں ان کے نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں تھمائے جائیں گے، کیا خوب عظمت والے اور اللہ کے نزدیک بلند مقام و مرتبے والے ہیں!

(28) وہ ایسی بغیر کانٹوں والی بیریوں (کے باغوں) میں ہوں گے جن میں کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔

(29) اور تہ بہ تہ رکھے کیلوں کے ڈھیروں میں ہوں گے۔

(30) اور نہ ختم ہونے والے لمبے لمبے سایوں میں ہوں گے۔

(31) اور نہ تھمنے والے جاری پانی کے چشموں میں ہوں گے۔

(32) اور بہت زیادہ لاتعداد پھلوں میں ہوں گے۔

(33) جو ان سے کبھی ختم ہوں گے نہ ان کا کوئی خاص موسم ہوگا اور وہ جب چاہیں گے کھائیں گے، انھیں کوئی روک ٹوک کرنے والا بھی نہیں ہوگا۔

(34) وہ تختوں پر دھرے غالیچوں اور اونچی مسندوں پر ہوں گے۔ (35) بلاشبہ ہم نے مذکورہ حوروں کو عام طریقے سے ہٹ کر خاص طور پر بنایا ہے۔ (36) چنانچہ ہم نے انھیں کنواری بنایا ہے، اس سے پہلے انھیں کسی کا ہاتھ تک نہیں لگا ہوگا۔ (37) وہ اپنے خاوندوں کی محبوب اور ہم عمر ہوں گی۔ (38) ہم نے انھیں دائیں جانب والوں کے لیے خاص طور پر پیدا کیا ہے، وہ جن کے نیک بخت ہونے کی علامت کے طور پر انھیں دائیں جانب رکھا جائے گا۔ (39) ان میں ایک بہت بڑی جماعت اگلے انبیاء علیہم السلام کی امتوں میں سے ہوگی۔ (40) اور ایک بڑی جماعت سیدنا محمد ﷺ کی امت میں سے ہوگی اور یہ آخری امت ہے۔ (41) بائیں جانب والے، جنھیں ان کے نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں دیے جائیں گے، کیا برا حال اور انجام ہوگا ان کا! (42) وہ شدید گرم ہواؤں اور حد درجہ گرم پانی میں ہوں گے۔ (43) اور سیاہ دھویں کے سائے میں ہوں گے۔ (44) نہ اس کی ہوا اچھی ہوگی اور نہ وہ خوش منظر ہوگا۔ (45) بلاشبہ وہ اس عذاب میں گرفتار ہونے سے پہلے دنیا میں ناز و نعمت میں خوش تھے، انھیں بس اپنی نفسانی خواہشات پوری کرنے کی فکر ہوتی تھی۔ (46) اور انھوں نے اللہ کے ساتھ کفر کرنے اور اسے چھوڑ کر بتوں کی پوجا کرنے کی ٹھان رکھی تھی۔ (47) وہ دوبارہ اٹھائے جانے کے منکر تھے بلکہ اس کا مذاق اڑاتے اور اسے محال سمجھتے ہوئے کہتے تھے: کیا جب ہم مر جائیں گے، مٹی اور بُھربُھری بوسیدہ ہڈیاں ہو جائیں گے تو اس کے بعد اٹھائے جائیں گے؟ (48) اور کیا ہمارے اگلے باپ دادا بھی اٹھائے جائیں گے جو ہم سے پہلے مر گئے؟ (49) اے رسول (ﷺ)! دوبارہ اٹھائے جانے کے ان منکروں سے کہہ دیں: بلاشبہ سب اگلے پچھلے لوگ (اٹھائے جائیں گے۔) (50) انھیں عنقریب قیامت کے دن ضرور حساب کتاب اور جزا کے لیے جمع کیا جائے گا۔ (51) پھر تم اے قبروں سے اٹھائے جانے کو جھٹلانے والو! اور سیدھے راستے سے بھٹکے ہوئے لوگو!

فوائد: ❀ نیک عمل آخرت میں نعمتوں کے حصول کا بہت بڑا سبب اور ذریعہ ہے۔ ❀ خوشحالی اور نعمتوں کی کثرت نافرمانیوں میں پڑنے کے اسباب میں سے ہے۔ ❀ گناہ پر اصرار کے سنگین نتائج ہیں۔

لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ﴿۵۲﴾ فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿۵۳﴾
فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ ﴿۵۴﴾ فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ ﴿۵۵﴾
هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿۵۶﴾ نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ﴿۵۷﴾
اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ﴿۵۸﴾ ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿۵۹﴾
نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿۶۰﴾ عَلٰٓى اَنْ
نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۱﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ
النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۶۲﴾ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ﴿۶۳﴾ ءَاَنْتُمْ
تَزْرَعُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ﴿۶۴﴾ لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا
فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ﴿۶۵﴾ اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ ﴿۶۶﴾ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿۶۷﴾
اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِيْ تَشْرَبُوْنَ ﴿۶۸﴾ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ
الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ﴿۶۹﴾ لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْلَا
تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۰﴾ اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِيْ تُوْرُوْنَ ﴿۷۱﴾ ءَاَنْتُمْ
اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَآ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِـُٔوْنَ ﴿۷۲﴾ نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً
وَّمَتَاعًا لِّلْمُقْوِيْنَ ﴿۷۳﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿۷۴﴾ فَلَآ
اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ﴿۷۵﴾ وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ﴿۷۶﴾

(52) تم ضرور قیامت کے دن تھوہر کے درخت کا پھل کھاؤ گے اور وہ نہایت برا اور خبیث ترین پھل ہے۔

(53) پھر تم اس کڑوے درخت سے اپنے خالی پیٹ بھرو گے۔

(54) پھر اس پر سخت گرم کھولتا ہوا پانی پینے والے ہو۔

(55) پھر تم ان اونٹوں کی طرح اسے بہت زیادہ پینے والے ہو جو پیاس کی بیماری کی وجہ سے بہت زیادہ پیتے ہیں۔

(56) اس مذکورہ کڑوے کھانے اور سخت گرم پانی سے ان کی ضیافت اور مہمان نوازی ہوگی جس سے جزا کے دن ان کا استقبال ہوگا۔

(57) اے جھٹلانے والو! ہم نے تمھیں پیدا کیا جبکہ تم کچھ بھی نہ تھے تو پھر تم تصدیق کیوں نہیں کرتے کہ ہم تمھارے مرنے کے بعد زندہ کر کے تمھیں اٹھائیں گے؟

(58) کیا اے لوگو! تم نے دیکھا کہ جو مادہ منویہ تم اپنی بیویوں کے رحموں میں ٹپکاتے ہو؟

(59) کیا تم اس مادہ منویہ کو پیدا کرتے ہو یا ہم ہیں جو اسے پیدا کرتے ہیں؟

(60) ہم نے تمھارے درمیان موت کو مقدر کر دیا، لہٰذا تم میں سے ہر ایک کے لیے ایک وقت مقرر ہے جس سے وہ نہ آگے جا سکتا ہے نہ پیچھے اور ہم بے بس نہیں۔

(61) کہ تمھاری شکل وصورت اور تخلیق جس سے تم واقف ہو، اسے بدل دیں اور تمھیں ایسی شکل وصورت میں پیدا کریں جسے تم نہیں جانتے۔

(62) یقیناً تم جانتے ہو کہ ہم نے پہلی بار تمھیں کیسے پیدا کیا۔ کیا تم عبرت حاصل نہیں کرتے اور یہ نہیں جانتے کہ جس نے تمھیں پہلی بار پیدا کیا ہے، وہ تمھاری موت کے بعد تمھیں دوبارہ اٹھانے کی بھی قدرت رکھتا ہے؟

(63) کیا تم نے وہ بیج دیکھا ہے جو تم زمین میں ڈالتے ہو؟

(64) کیا تم اس بیج کو اگاتے ہو یا ہم ہیں جو اسے اگانے والے ہیں؟

(65) اگر ہم اس کھیتی کو ریزہ ریزہ کرنا چاہیں تو اس کے پکنے اور رنگ بدلنے کے قریب ہونے پر بھی اسے ریزہ ریزہ کر دیں اور اس پر جو آفت آئے، اس پر تم ہاتھ ملتے رہ جاؤ۔

(66) تم کہتے رہو کہ بلاشبہ ہم نے جو خرچ کیا، اس کے خسارے کے ذریعے ہمیں عذاب دیا جا رہا ہے۔

(67) بلکہ ہمیں تو رزق سے محروم کر دیا گیا۔ (68) کیا تم نے وہ پانی دیکھا جو تم پیاس کے وقت پیتے ہو؟ (69) کیا تم نے اسے آسمان میں موجود بادلوں سے اتارا ہے یا ہم ہیں اسے اتارنے والے؟ (70) اگر ہم اس پانی کو کڑوا زہر کرنا چاہیں کہ وہ پینے اور کاشتکاری کے قابل نہ رہے تو یقیناً ہم اسے کڑوا زہر کر سکتے ہیں، پھر تم اللہ کا شکر کیوں نہیں کرتے اس بات پر کہ اس نے تم پر رحمت کرتے ہوئے میٹھا پانی نازل کیا۔ (71) کیا تم نے وہ آگ دیکھی ہے جو تم اپنے نفع کے لیے جلاتے ہو؟ (72) کیا اس درخت کو تم نے پیدا کیا ہے جس سے آگ جلائی جاتی ہے، یا تم پر نرمی وشفقت کرتے ہوئے ہم نے اسے پیدا کیا؟ (73) ہم نے اس آگ کو تمھارے لیے نصیحت بنایا ہے جو تمھیں آخرت کی آگ کی یاد دلاتی ہے اور ہم نے اسے تمھارے مسافروں کے لیے بھی مفید اور نفع بخش بنایا ہے۔ (74) سو اے رسول (ﷺ)! اپنے عظیم رب کو ان عیوب ونقائص سے پاک قرار دیں جو اس کی شان کے لائق نہیں۔

(75) اللہ تعالیٰ نے ستاروں کے مقامات اور ان کے گرنے کی جگہوں کی قسم کھائی ہے۔

(76) بلاشبہ ان جگہوں کی قسم بہت بڑی ہے اگر تمھیں اس کی عظمت کا علم ہو کیونکہ اس میں لاتعداد نشانیاں اور عبرتیں ہیں۔

فوائد: ❀ پہلی دفعہ پیدا کرنا اس بات کی روشن دلیل ہے کہ قبروں سے اٹھانا آسان ہے۔ ❀ پانی نازل کرنا، زمین میں نباتات اگانا اور آگ پیدا کرنا جن سے لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں، یہ ایسی نعمتیں ہیں جن کا تقاضا ہے کہ لوگ اللہ کا شکر ادا کریں اور اللہ تعالیٰ جب چاہے انھیں چھین لینے پر قادر ہے۔ ❀ یہ عقیدہ رکھنا کفر اور زمانۂ جاہلیت کی روایت ہے کہ بارش کے نزول میں ستاروں کا عمل دخل ہے۔

إِنَّهُ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ﴿٧٧﴾ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ﴿٧٨﴾ لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ﴿٧٩﴾
تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٨٠﴾ اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ﴿٨١﴾
وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ﴿٨٢﴾ فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ﴿٨٣﴾
وَاَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ﴿٨٤﴾ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا
تُبْصِرُوْنَ ﴿٨٥﴾ فَلَوْلَآ اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ ﴿٨٦﴾ تَرْجِعُوْنَهَآ اِنْ
كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٨٧﴾ فَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿٨٨﴾ فَرَوْحٌ وَّ
رَيْحَانٌ ۙ وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ ﴿٨٩﴾ وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿٩٠﴾
فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿٩١﴾ وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ
الضَّآلِّيْنَ ﴿٩٢﴾ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿٩٣﴾ وَّتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ﴿٩٤﴾ اِنَّ
هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿٩٥﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿٩٦﴾

ع 3 22 16

سُوْرَةُ الْحَدِيْدِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿١﴾ لَهٗ مُلْكُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٢﴾
هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿٣﴾

(77) اے لوگو! بلاشبہ تم پر پڑھا جانے والا قرآن، بڑی عزت والا قرآن ہے کیونکہ اس میں بہت بڑے فائدے ہیں۔

(78) یہ اس کتاب میں ہے جو لوگوں کی آنکھوں سے اوجھل رکھی گئی ہے اور وہ ہے لوحِ محفوظ۔

(79) اسے صرف گناہوں اور دیگر نقائص سے پاک فرشتے ہی ہاتھ لگاتے ہیں۔

(80) جو تمام مخلوقات کے رب کی طرف سے اپنے نبی محمد ﷺ پر نازل کیا گیا ہے۔

(81) پھر کیا اے مشرکو! تم اس حدیث (کلامِ الٰہی) کو جھٹلاتے ہو اور اس کی تصدیق نہیں کرتے؟

(82) اللہ تعالیٰ نے تم پر جو انعامات کیے ہیں، تم ان کی شکر گزاری اسے جھٹلا کر کرتے ہو اور بارش کی نسبت ستارے کی طرف کرتے ہو اور کہتے ہو کہ ہمیں فلاں فلاں ستارے کی وجہ سے بارش نصیب ہوئی ہے؟

جب اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو قبروں سے اٹھائے جانے کے بعض دلائل ذکر کیے تو ان کی موت کو نہ ٹال سکنے کی بے بسی کا ذکر کر کے اشارتاً یہ تنبیہ فرمائی کہ وہ تمھیں لوٹانے کی پوری قدرت و طاقت رکھتا ہے، سو جس نے مارا وہ زندہ کرنے پر بھی قادر ہے۔

(83) پھر کیوں نہیں جب روح حلق تک پہنچ جائے۔

(84) اور تم اس وقت مرنے والے کی حالتِ نزع کو اپنے سامنے دیکھتے ہو۔

(85) ہم اپنے علم و قدرت اور فرشتوں کے ساتھ تمھاری نسبت تمھارے اس مرنے والے کے زیادہ قریب ہوتے ہیں لیکن تم ان فرشتوں کو نہیں دیکھ پاتے۔

(86)، (87) اگر تمھارا گمان ہے کہ تمھیں تمھارے اعمال کا بدلہ دینے کے لیے قبروں سے نہیں اٹھایا جائے گا تو پھر ایسا کیوں نہیں کہ تم اپنی میت سے نکلنے والی اس روح کو لوٹا لو اگر تم سچے ہو؟ اور تم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔

(88) پھر اگر وہ میت ان لوگوں میں سے ہے جو بھلائی کے کاموں میں آگے بڑھنے والے ہیں۔ (89) تو اس کے لیے ایسی راحت ہے جس کے بعد تھکاوٹ نہیں اور عمدہ رزق اور رحمت ہے اور اس کے لیے وہ جنت ہے جس میں اسے اس کی من چاہی نعمتیں ملیں گی۔ (90)، (91) اور اگر میت دائیں جانب والوں میں سے ہوگی تو اس کے بارے میں آپ پریشان نہ ہوں، سو اس کے لیے امن و سلامتی ہے۔ (92) اور اگر مرنے والا ان لوگوں میں سے ہو جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کے لائے ہوئے دین کو جھٹلایا اور وہ سیدھے راستے سے بھٹک گئے۔ (93) تو اس کی خاطر تواضع اور استقبال سخت گرم کھولتے ہوئے پانی سے ہوگا۔ (94) اور اسے دوزخ کی آگ میں جلنا ہوگا۔ (95) اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ ہم نے آپ سے جو بیان کیا ہے، یہ یقینی طور پر حق ہے جس میں شبہ والی کوئی بات نہیں۔ (96) (اے رسول ﷺ!) اپنے عظیم رب کے نام کو ہر قسم کے عیب اور نقص سے پاک قرار دیں۔

سورۃ الحدید مدنی ہے

سورت کے بعض مقاصد: ایمان اور اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کے لیے نفسوں کو پروان چڑھانا۔

تفسیر: (1) آسمانوں اور زمین کی تمام مخلوقات اللہ تعالیٰ کی پاکی اور تقدیس بیان کرتی ہیں اور وہ سب پر ایسا غالب ہے کہ کوئی اس پر غالب نہیں آ سکتا۔ وہ اپنی تخلیق و تقدیر میں کمال حکمت والا ہے۔ (2) اسی اکیلے کی آسمانوں اور زمین میں بادشاہی ہے۔ وہ جسے زندگی دینا چاہے، اسے زندہ کرتا ہے اور جسے مارنا چاہے، اسے موت دے دیتا ہے اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے، اسے کوئی چیز بے بس نہیں کر سکتی۔ (3) وہی سب سے پہلے ہے جس سے پہلے کوئی چیز نہ تھی، وہی سب سے پیچھے ہے، اس کے بعد کچھ نہ ہوگا، وہی ظاہر ہے، اس سے اوپر کچھ نہیں اور وہی باطن ہے، اس سے بڑھ کر پوشیدہ کوئی چیز نہیں، اور وہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے، اس سے کوئی چیز اوجھل نہیں۔

فوائد: ❀ موت کی مدہوشیوں کی شدت اور انھیں ٹالنے میں انسان کی بے بسی۔ ❀ اصل یہ ہے کہ انسان فرشتوں کو نہیں دیکھ سکتے، ہاں اگر اللہ تعالیٰ کسی حکمت کے پیشِ نظر دکھانے کا ارادہ کرے تو اور بات ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کے اسمائے گرامی: الأول، الآخر، الظاهر اور الباطن کا تقاضا ہے کہ ظاہری اور باطنی اعمال میں اللہ تعالیٰ کی تعظیم کی جائے اور اس کی ذات کا لحاظ رکھا جائے۔

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی
عَلَی الْعَرْشِ ؕ یَعْلَمُ مَا یَلِجُ فِی الْاَرْضِ وَمَا یَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا یَنْزِلُ
مِنَ السَّمَآءِ وَمَا یَعْرُجُ فِیْهَا ؕ وَهُوَ مَعَكُمْ اَیْنَ مَا كُنْتُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ۝۴ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاِلَی اللّٰهِ تُرْجَعُ
الْاُمُوْرُ ۝۵ یُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَیُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ ؕ وَهُوَ
عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝۶ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا
جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِیْنَ فِیْهِ ؕ فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا
لَهُمْ اَجْرٌ كَبِیْرٌ ۝۷ وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۚ وَالرَّسُوْلُ یَدْعُوْكُمْ
لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ اَخَذَ مِیْثَاقَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝۸
هُوَ الَّذِیْ یُنَزِّلُ عَلٰی عَبْدِهٖۤ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ لِّیُخْرِجَكُمْ مِّنَ
الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۝۹ وَ
مَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَلِلّٰهِ مِیْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضِ ؕ لَا یَسْتَوِیْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ ؕ
اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِیْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَقٰتَلُوْا ؕ
وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰی ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ۝۱۰ ع 1 10 17

④ اور وہی ہے جس نے چھ دنوں میں آسمان وزمین پیدا کیے۔ تخلیق کا آغاز اتوار کے دن ہوا اور اختتام جمعے کے دن ہوا، حالانکہ وہ انھیں پلک جھپکنے سے بھی تھوڑے وقت میں پیدا کرنے پر قدرت رکھتا ہے، پھر وہ سبحانہ وتعالیٰ اپنی شان کے لائق عرش پر مستوی اور بلند ہوا۔ وہ زمین میں جانے والی بارش اور بیجوں وغیرہ کو جانتا ہے اور زمین سے جو نباتات اور معدنیات وغیرہ نکلتی ہیں، انھیں بھی جانتا ہے اور آسمان سے جو بارش اور وحی وغیرہ اترتی ہے، اسے بھی جانتا ہے اور اس میں جو فرشتے اور بندوں کے اعمال اور ان کی روحیں چڑھتی ہیں، ان کا بھی اسے علم ہے۔ اے لوگو! تم جہاں بھی ہو، وہ اپنے علم کے اعتبار سے تمھارے ساتھ ہے۔ تمھاری کوئی چیز اس سے چھپی ہوئی نہیں۔ جو عمل تم کرتے ہو، اللہ اسے دیکھتا ہے۔ تمھارا کوئی عمل اس سے پوشیدہ نہیں اور وہ تمھیں ضرور ان کی جزا دے گا۔

⑤ اسی کے لیے آسمانوں کی بادشاہی ہے، وہی زمین کا مالک ہے اور اسی کی طرف تمام معاملات لوٹائے جائیں گے اور وہ قیامت کے دن مخلوقات کا محاسبہ کرے گا اور ان کے اعمال کا انھیں بدلہ دے گا۔

⑥ وہ رات کو دن پر داخل کرتا ہے تو تاریکی چھا جاتی ہے اور لوگ سو جاتے ہیں، دن کو رات پر داخل کرتا ہے تو روشنی ہو جاتی ہے اور لوگ اپنے کاموں پہ روانہ ہو جاتے ہیں اور وہ اپنے بندوں کے سینوں کی باتیں خوب جاننے والا ہے، اس سے ان میں سے کوئی چیز چھپی نہیں۔

⑦ اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس مال میں سے خرچ کرو جس کا اللہ تعالیٰ نے تمھیں وارث بنایا، جس کو تم اس کے مقرر کردہ جائز طریقے سے خرچ کرتے ہو، چنانچہ تم میں سے جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور انھوں نے اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کیے، ان کے لیے اس کے ہاں عظیم ثواب ہے اور وہ ہے جنت۔

⑧ تمھیں اللہ پر ایمان لانے سے کیا چیز روکتی ہے؟ جبکہ رسول ﷺ اس امید پر تمھیں اللہ کی طرف بلا رہے ہیں کہ تم اپنے پاک رب پر ایمان لاؤ۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نے تم سے اس وقت پختہ عہد لیا جب اس نے تمھیں تمھارے آباء واجداد کی پشتوں سے نکالا کہ تم اس پر ایمان لاؤ گے اگر تم مومن ہو۔

⑨ وہی ہے جو اپنے بندے محمد (ﷺ) پر واضح آیتیں نازل کرتا ہے تاکہ وہ تمھیں کفر اور جہالت کی تاریکیوں سے نکال کر ایمان اور علم کی روشنی کی طرف لائے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ تم پر نہایت شفقت اور رحم کرنے والا ہے جب اس نے اپنے نبی (ﷺ) کو راہنمائی کرنے اور خوشخبری دینے کے لیے تمھاری طرف بھیجا۔

⑩ اور کون سی چیز تمھیں اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے روکتی ہے؟ حالانکہ آسمانوں اور زمین کی میراث کا مالک تو اللہ ہی ہے۔ اے ایمان والو! تم میں سے جن لوگوں نے فتح مکہ سے پہلے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے اس کی راہ میں اپنا مال خرچ کیا اور اسلام کی مدد کے لیے کافروں سے جہاد کیا، وہ ان لوگوں کے برابر نہیں جنھوں نے فتح مکہ کے بعد خرچ کیا اور کافروں سے جہاد کیا۔ جو لوگ فتح مکہ سے پہلے خرچ کرتے رہے اور اللہ کی راہ میں لڑتے رہے، وہ اللہ کے ہاں ان لوگوں سے بلند مرتبہ اور عظمت والے ہیں جنھوں نے فتح مکہ کے بعد اپنے مال اس کی راہ میں خرچ کیے اور کافروں سے جنگ کی۔ ہاں، اللہ تعالیٰ نے دونوں گروہوں سے جنت کا وعدہ کیا ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے پوری طرح باخبر ہے جو عمل تم کرتے ہو۔ اس سے تمھارا کوئی عمل چھپا نہیں اور وہ ضرور تمھیں ان اعمال کی جزا دے گا۔

فوائد: ❀ مال اصل میں اللہ ہی کا ہے، انسان کو تو بس اس کا وارث بنایا گیا ہے۔

❀ ایمان میں آگے بڑھ جانے اور نیک اعمال کے مطابق اہلِ ایمان کے درجات میں فرق ہوگا۔

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَ لَهٗۤ
اَجْرٌ كَرِیْمٌ ﴿۱۱﴾ یَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ یَسْعٰى نُوْرُهُمْ
بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ بِاَیْمَانِهِمْ بُشْرٰىكُمُ الْیَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۱۲﴾ یَوْمَ یَقُوْلُ
الْمُنٰفِقُوْنَ وَ الْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ
نُّوْرِكُمْ ۚ قِیْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ؕ فَضُرِبَ بَیْنَهُمْ
بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ ؕ بَاطِنُهٗ فِیْهِ الرَّحْمَةُ وَ ظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ﴿۱۳﴾
یُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَ لٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَ
تَرَبَّصْتُمْ وَ ارْتَبْتُمْ وَ غَرَّتْكُمُ الْاَمَانِیُّ حَتّٰى جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَ
غَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿۱۴﴾ فَالْیَوْمَ لَا یُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْیَةٌ وَّ لَا مِنَ
الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ؕ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ ؕ هِیَ مَوْلٰىكُمْ ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِیْرُ ﴿۱۵﴾
اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَ مَا نَزَلَ
مِنَ الْحَقِّ ۙ وَ لَا یَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ
عَلَیْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَ كَثِیْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۱۶﴾ اِعْلَمُوْۤا اَنَّ
اللّٰهَ یُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ قَدْ بَیَّنَّا لَكُمُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۷﴾

(11) کون ہے جو دل کی خوشی سے اپنا مال اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے خرچ کرے، تو اللہ تعالیٰ اسے اپنا مال خرچ کرنے کے ثواب کے طور پر دگنا بدلہ دے گا اور اس کے لیے قیامت کے دن نہایت پسندیدہ ثواب ہے اور وہ ہے جنت؟

(12) جس دن آپ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو دیکھیں گے کہ ان کا نور ان کے آگے اور ان کی دائیں جانب ہوگا اور اس دن ان سے کہا جائے گا: آج تمھیں ایسی جنتوں کی خوشخبری ہے جن کے محلات اور درختوں کے نیچے سے نہریں جاری ہیں جن میں تم ہمیشہ رہنے والے ہو۔ یہ جزا ملنا ہی بڑی عظیم کامیابی ہے جس کے برابر کوئی کامیابی نہیں۔

جب اللہ تعالیٰ نے اس دن مومنوں کی حالت کا ذکر کیا تو ساتھ ہی منافقوں کی حالت کا ذکر بھی کر دیا، چنانچہ فرمایا:

(13) جس دن منافق مرد اور منافق عورتیں ایمان والوں سے کہیں گے کہ ہمارا انتظار تو کرو کہ ہم بھی تمھارے نور سے کچھ روشنی حاصل کر لیں جو پل صراط عبور کرنے میں ہماری معاون ہو۔ منافقوں کا مذاق اڑاتے ہوئے ان سے کہا جائے گا: تم پیچھے لوٹ جاؤ اور نور تلاش کرو جس سے تم روشنی حاصل کر سکو، پھر ان کے درمیان ایک دیوار کھڑی کر دی جائے گی۔ اس دیوار کا ایک دروازہ ہوگا۔ اس کی اندرونی جانب جہاں ایمان والے ہوں گے، رحمت ہوگی اور بیرونی جانب جہاں منافق ہوں گے، عذاب ہوگا۔

(14) منافق ایمان والوں کو یہ کہتے ہوئے آواز دیں گے: کیا ہم اسلام اور اطاعت میں تمھارے ساتھ نہ تھے؟ مسلمان ان سے کہیں گے: کیوں نہیں، تم ہمارے ساتھ تھے مگر تم نے خود کو منافقت کے فتنے میں ڈالا اور اپنے آپ کو تباہ و برباد کر لیا۔ تم ایمان والوں کے مغلوب ہونے کا انتظار کرتے رہے تاکہ تم اپنے کفر کا اعلان کرو۔ تم اہلِ ایمان کے لیے اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت میں بھی شک کرتے رہے اور موت کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے کے بارے میں بھی شکوک و شبہات کا شکار رہے اور جھوٹی خواہشات نے تمھیں دھوکے میں ڈالا یہاں تک کہ تم پر موت آ گئی جبکہ تم اسی حال میں تھے اور اللہ کے معاملے میں شیطان نے تمھیں دھوکے میں ڈالے رکھا۔

(15) لہٰذا اے منافقو! آج اللہ کے عذاب سے نجات پانے کے لیے تم سے کوئی فدیہ قبول نہیں کیا جائے گا اور نہ علانیہ اللہ کے ساتھ کفر کرنے والوں سے کوئی فدیہ قبول ہوگا۔ تمھارا اور کافروں کا ٹھکانا آگ ہے، وہی تمھارے زیادہ لائق ہے اور تم اسی کے حقدار ہو اور وہ لوٹنے کی نہایت بری جگہ ہے۔

(16) کیا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لانے والوں کے لیے وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ پاک کے ذکر اور قرآن میں نازل ہونے والے وعدے وعید کے لیے نرم اور مطمئن ہوں اور وہ دل کی سختی میں ان یہودیوں کی طرح نہ ہو جائیں جنھیں ان سے پہلے تورات دی گئی، اور نہ ان عیسائیوں کی طرح ہو جائیں جنھیں انجیل دی گئی، پھر جب ان کے اور ان کی طرف بھیجے جانے والے نبیوں کے درمیان زیادہ وقت گزر گیا تو اس وجہ سے ان کے دل سخت ہو گئے اور ان میں سے بہت زیادہ اللہ کی اطاعت سے نکل کر اس کی نافرمانی کرنے والے ہیں؟

(17) جان لو کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ زمین کے بنجر ہونے کے بعد اس میں نباتات اگا کر اسے آباد کرتا ہے۔ اے لوگو! یقیناً ہم نے تمھارے لیے اللہ کی قدرت اور اس کی توحید کے دلائل اور نشانیاں کھول کر بیان کر دی ہیں تاکہ تم انھیں سمجھو اور جان لو کہ وہ ذات جس نے زمین کو بنجر اور بے آباد ہو جانے کے بعد زندہ کیا، وہ تمھارے مرنے کے بعد تمھیں قبروں سے دوبارہ اٹھانے پر بھی قادر ہے اور اس بات کی بھی قدرت رکھتا ہے کہ تمھارے دلوں کی سختی کے بعد انھیں نرم کر دے۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا مال میں برکت کا بہت بڑا سبب ہے اور اس سے مال بڑھتا ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کا مومنوں کو نور عطا کر کے ان پر احسان کرنا کہ وہ ان کے آگے اور ان کی دائیں جانب دوڑے گا۔ ❀ نافرمانیاں اور منافقت قیامت کے دن اندھیرے اور ہلاکت کا بہت بڑا سبب ہوں گی۔ ❀ مومنوں پر کسی مصیبت کے آنے کا انتظار کرتے رہنا، قبروں سے اٹھائے جانے پر شک کرنا، خواہشات سے دھوکا کھانا اور شیطان کے مکر و فریب میں آنا منافقوں کی صفات ہیں۔ ❀ ایسی غفلت کے سنگین نتائج ہیں جو دل کی سختی کا باعث بنے۔

إِنَّ الْمُصَّدِّقِينَ وَالْمُصَّدِّقَاتِ وَأَقْرَضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا يُضَاعَفُ
لَهُمْ وَلَهُمْ أَجْرٌ كَرِيمٌ ﴿١٨﴾ وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ أُولَٰئِكَ هُمُ
الصِّدِّيقُونَ ۖ وَالشُّهَدَاءُ عِندَ رَبِّهِمْ ۖ لَهُمْ أَجْرُهُمْ وَنُورُهُمْ ۖ وَ
الَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ﴿١٩﴾ اعْلَمُوا أَنَّمَا
الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَزِينَةٌ وَتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي
الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ ۖ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهُ ثُمَّ يَهِيجُ
فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُونُ حُطَامًا ۖ وَفِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيدٌ ۙ وَمَغْفِرَةٌ
مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٌ ۚ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ ﴿٢٠﴾
سَابِقُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَاءِ وَ
الْأَرْضِ ۙ أُعِدَّتْ لِلَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ۚ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ
يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ﴿٢١﴾ مَا أَصَابَ مِن مُّصِيبَةٍ
فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي أَنفُسِكُمْ إِلَّا فِي كِتَابٍ مِّن قَبْلِ أَن نَّبْرَأَهَا ۚ إِنَّ
ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ﴿٢٢﴾ لِّكَيْلَا تَأْسَوْا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوا بِمَا
آتَاكُمْ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ﴿٢٣﴾ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ وَيَأْمُرُونَ
النَّاسَ بِالْبُخْلِ ۗ وَمَن يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ﴿٢٤﴾

ع 2 18

(18) بلاشبہ اپنے کچھ مال خرچ کرنے والے مرد اور اپنے کچھ مال خرچ کرنے والی عورتیں جو احسان جتائے اور تکلیف دیے بغیر دل کی خوشی سے خرچ کرتے ہیں، ان کے اعمال کا ثواب انھیں بڑھا کر دیا جائے گا۔ ایک نیکی دس گنا سے سات سو گنا تک بلکہ اس سے بھی زیادہ بڑھائی جائے گی اور اس کے ساتھ ساتھ ان کے لیے اللہ کے ہاں انتہائی باعزت جزا ہوگی اور وہ ہے جنت۔

(19) جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے اور (ایمان لانے میں) ان کے درمیان فرق نہ کیا تو یہی لوگ سچے ہیں اور شہداء کے لیے ان کے رب کے ہاں نہایت عزت والا بدلہ ہے جو انھی کے لیے تیار کیا گیا ہے۔ انھیں ایسا نور ملے گا جو قیامت کے دن ان کے آگے آگے اور دائیں جانب دوڑ رہا ہوگا۔ جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کے ساتھ کفر کیا اور ہمارے رسول ﷺ پر نازل کی گئی ہماری آیتوں کو جھٹلایا تو یہی دوزخ والے لوگ ہیں جس میں وہ قیامت کے دن داخل ہو کر ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ وہ اس سے نکل نہیں سکیں گے۔

(20) جان لو کہ دنیا کی زندگی کھیل ہے جس میں بدن مصروف رہتے ہیں، اور تماشا ہے جس کے ساتھ دل بہلے رہتے ہیں، اور زینت ہے جس سے تم خوبصورتی حاصل کرتے ہو اور تم اس کی ملکیت اور مال ومتاع کے بل بوتے پر آپس میں فخر کرتے ہو اور کثرتِ مال اور کثرتِ اولاد پر اتراتے ہو۔ اس کی مثال اس بارش کی سی ہے جس سے اگنے والی نباتات کسانوں کو بھلی لگتی ہیں، پھر یہ زیادہ دیر ہری بھری نہیں رہتیں بلکہ جلد خشک ہو جاتی ہیں، تو اے دیکھنے والے! تم ان کے سبز ہونے کے بعد ان کو زرد ہوتا دیکھتے ہو، پھر اللہ تعالیٰ انھیں چورا چورا کر دیتا ہے۔ آخرت میں کافروں اور منافقوں کے لیے سخت عذاب ہے اور اللہ کی طرف سے اپنے مومن بندوں کے لیے گناہوں کی بخشش اور بہت رضا مندی ہے۔ دنیا کی زندگی ختم ہونے والا سامان ہے جسے باقی نہیں رہنا، لہٰذا جس نے اس کے ختم ہونے والے ساز و سامان کو آخرت کی نعمتوں سے بہتر جانا تو وہ خسارے اور نقصان میں ہے۔

(21) اے لوگو! ان نیک اعمال کی طرف دوڑو جن کے ساتھ تم اپنے گناہوں کی بخشش کروا سکتے ہو، جیسے توبہ اور قربت الٰہی کے دوسرے کام۔ تاکہ تم ان کے ذریعے سے جنت حاصل کر سکو جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کی چوڑائی کے برابر ہے۔ یہ جنت اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لیے تیار کی ہے جو اس پر ایمان لائے اور اس کے رسولوں کو مانا۔ یہ جزا اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جو وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے گا، دے گا۔ اللہ پاک اپنے مومن بندوں پر عظیم فضل واحسان کرنے والا ہے۔

(22) لوگوں کو زمین میں خشک سالی وغیرہ کی صورت میں جو بھی مصیبت پہنچتی ہے اور ان پر جو جسمانی آزمائش اور مصیبت آتی ہے، وہ مخلوقات کو ہمارے پیدا کرنے سے پہلے لوح محفوظ میں درج اور طے شدہ ہے۔ بلاشبہ یہ اللہ تعالیٰ پر بہت آسان ہے۔ (23) یہ اس لیے ہے تاکہ اے لوگو! تم اس چیز پر غم نہ کرو جو تم کھو بیٹھے ہو اور تم ان نعمتوں پر نہ اتراؤ جو اللہ تعالیٰ نے تمھیں عطا کی ہیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر اس متکبر کو پسند نہیں کرتا جو اللہ تعالیٰ کے عطا کیے ہوئے کی بنیاد پر لوگوں پر فخر وغرور کرتا ہے۔ (24) جو لوگ اس میں کنجوسی کرتے ہیں جس کا خرچ کرنا ان پر واجب ہے اور دوسروں کو بھی کنجوسی کا حکم دیتے ہیں، وہ گھاٹا پانے والے ہیں۔ جس شخص نے اللہ کی اطاعت سے منہ موڑا، وہ اللہ کو کچھ نقصان نہ پہنچائے گا، وہ صرف اپنا نقصان کرے گا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے، وہ اپنے بندوں کی اطاعت کا محتاج نہیں۔ وہ ہر حال میں تعریف کیا گیا ہے۔

فوائد: ❀ دنیا اور اس کی لذتوں اور خواہشوں کی پروا نہ کرنا اور آخرت اور اس کی دائمی نعمتوں کا شوق رکھنا صراط مستقیم پر چلنے میں مددگار ہوتا ہے۔ ❀ تقدیر پر ایمان لانا واجب ہے۔ ❀ تقدیر پر ایمان رکھنے کا ایک فائدہ یہ ہے کہ انسان کو اس چیز کا روگ نہیں لگتا جو وہ دنیا کے ساز و سامان میں سے کھو بیٹھے۔ ❀ بخل اور کنجوسی کرنا اور اس کا حکم دینا دونوں بری صفات ہیں جن سے مومن دُور رہتا ہے۔

لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ
وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۚ وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ
بَاْسٌ شَدِيْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ وَ
رُسُلَهٗ بِالْغَيْبِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۲۵﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّ ع 3 6 19
اِبْرٰهِيْمَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ ۚ
وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۲۶﴾ ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰٓي اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا
بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ ۙ وَجَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ
اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّرَحْمَةً ۭ وَرَهْبَانِيَّةَ ۨ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا
عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَاۗءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ
فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۲۷﴾
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ
كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ
وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۸﴾ لِّئَلَّا يَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَلَّا يَقْدِرُوْنَ
عَلٰي شَيْءٍ مِّنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ
يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۹﴾ ع 4 4 20

(25) یقیناً ہم نے واضح معجزات اور روشن دلائل دے کر اپنے رسول بھیجے اور ان کے ساتھ کتابیں اتاریں اور ترازو نازل کیا تاکہ لوگ عدل پر قائم رہیں اور ہم نے لوہا اتارا جس میں سخت لڑائی کا سامان ہے، چنانچہ اسی سے اسلحہ بنایا جاتا ہے اور اس کے علاوہ اپنی صنعت وحرفت میں بھی لوگ اس سے نفع اٹھاتے ہیں، تاکہ اللہ تعالیٰ جان لے، یعنی بندوں کے لیے ظاہر کردے کہ اس کے بندوں میں سے کون بن دیکھے اس کی اور اس کے رسولوں کی مدد کرتا ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ زبردست، سب پر غالب ہے جس پر کوئی چیز غالب نہیں آسکتی اور نہ وہ کسی چیز سے عاجز ہے۔

(26) یقیناً ہم نے نوح اور ابراہیم علیہما السلام کو رسول بنا کر بھیجا اور ان کی اولاد میں نبوت اور نازل ہونے والی کتابوں کا سلسلہ جاری کیا، چنانچہ ان کی اولاد میں سیدھی راہ کی ہدایت اور توفیق پانے والے ہیں اور بہت سارے ان میں سے اللہ کی اطاعت سے منہ پھیرنے والے بھی ہیں۔

(27) پھر ان کے بعد ہم نے اپنے رسول بھیجے، انھیں ان کی امتوں کی طرف پے در پے مبعوث کیا اور ان کے بعد عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کو بھیجا اور انھیں انجیل عطا فرمائی اور جو لوگ ان پر ایمان لائے اور ان کی پیروی کی، ہم نے ان کے دلوں میں نرمی اور رحمت ڈال دی، چنانچہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ محبت و رحمت والا معاملہ کرنے والے ہیں۔ انھوں نے اپنے دین میں غلو، یعنی حد سے تجاوز کرنا ایجاد کرلیا اور اللہ تعالیٰ نے نکاح اور بعض لذیذ نعمتیں جو ان کے لیے حلال کی تھیں، انھوں نے وہ خود پر حرام قرار دے لیں، حالانکہ ہم نے ان سے اس کا مطالبہ نہیں کیا تھا۔ انھوں نے وہ چیزیں دین میں من گھڑت بدعت کے ذریعے سے خود پر لازم کرلیں۔ ہم نے تو ان سے صرف اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی پیروی کا مطالبہ کیا تھا جو انھوں نے پورا نہ کیا، پھر ہم نے ان میں سے ایمان لانے والوں کو ان کا اجر دیا جبکہ ان میں سے زیادہ تر لوگ اسے جھٹلا کر اللہ کی اطاعت سے نکل جانے والے ہیں جو ان کے پاس اس کے رسول محمد ﷺ لائے تھے۔

(28) اے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اپنے لیے اس کی مقرر کی ہوئی شریعت پر عمل کرنے والو! اللہ کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچ کر اس سے ڈرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ، وہ تمھیں دوہرا اجر وثواب عطا کرے گا: ایک تمھارے محمد رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانے کا اور دوسرا پہلے نبیوں پر ایمان لانے کا۔ وہ تمھیں ایسا نور عطا کرے گا جس کے ساتھ تم اپنی دنیا کی زندگی میں ہدایت پاؤ گے اور قیامت کے دن پل صراط پر روشنی حاصل کرو گے اور وہ تمھارے گناہ بخش دے گا، اس طرح کہ ان پر پردہ ڈال دے گا اور ان پر تمھاری پکڑ نہیں کرے گا۔ اللہ پاک اپنے بندوں کو بے حد بخشنے والا، ان پر نہایت رحم کرنے والا ہے۔

(29) اے ایمان والو! یقیناً ہم نے اپنا وہ فضل بھی کھول کر بیان کردیا ہے جو ہم نے تمھارے لیے کئی گنا ثواب کی صورت میں تیار کیا ہے تاکہ اہلِ کتاب یہود و نصاریٰ یہ جان لیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فضل واحسان پر ذرہ بھر اختیار نہیں رکھتے کہ وہ جسے چاہیں دے دیں اور جس سے چاہیں روک لیں اور تاکہ وہ جان لیں کہ فضل اللہ پاک کے ہاتھ میں ہے جو وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے عطا کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ عظیم فضل والا ہے اور وہ اس کے ساتھ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے خاص کرتا ہے۔

فوائد:
- حق کے لیے قوت کا ہونا ضروری ہے جو اس کا دفاع کرے اور اس کی نشر واشاعت کرے۔
- آسمانی شریعتوں میں عدل وانصاف کو بڑا مقام ومرتبہ حاصل ہے۔
- ایمان دار اور نیک لوگوں سے نسبی تعلق انسان کے کسی کام نہیں آئے گا جب تک وہ خود مومن نہ ہو۔
- دین میں کسی قسم کی بدعت ایجاد کرنا حرام ہے۔

سُوْرَةُ الْمُجَادِلَةِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ اِثْنَتَا عَشْرَةَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَ
تَشْتَكِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۝۱
اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَاۗىِٕهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ۭ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ
اِلَّا الّٰۗـِٔيْ وَلَدْنَهُمْ ۭ وَاِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ۭ وَ
اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ۝۲ وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَاۗىِٕهِمْ ثُمَّ
يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَاۗسَّا ۭ ذٰلِكُمْ
تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝۳ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ
شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَاۗسَّا ۚ فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ
سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ۭ ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۭ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۭ
وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۴ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَاۗدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
كُبِتُوْا كَمَا كُبِتَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ وَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۭ وَ
لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝۵ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُهُمْ
بِمَا عَمِلُوْا ۭ اَحْصٰىهُ اللّٰهُ وَنَسُوْهُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝۶

سورۂ مجادلہ مدنی ہے

سورت کے بعض مقاصد: اللہ تعالیٰ کے ہر چیز کا پوری طرح احاطہ کرنے والے علم کا اظہار تاکہ ہر وقت اس کی نگرانی کا احساس رہے اور اس کی مخالفت سے بچا جا سکے۔

تفسیر: ① اے رسول (ﷺ)! یقیناً اللہ تعالیٰ نے اس عورت، یعنی خولہ بنت ثعلبہ رضی اللہ عنہا کی بات سن لی جو اپنے خاوند اوس بن صامت رضی اللہ عنہ کے بارے میں آپ سے تکرار کر رہی تھی جب انھوں نے اس سے ظِہار کر لیا تھا۔ وہ اپنے خاوند کے طرزِ عمل کا شکوہ اللہ تعالیٰ سے کر رہی تھی اور اللہ تعالیٰ تم دونوں کی گفتگو میں تکرار کو سن رہا تھا۔ ان میں سے کوئی چیز اس سے چھپی نہیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے اقوال خوب سننے والا، ان کے افعال خوب دیکھنے والا ہے، اس سے ان کی کوئی چیز چھپی نہیں۔

② جو لوگ اپنی بیویوں سے ظِہار کر لیں اس طرح کہ کوئی ان میں سے اپنی بیوی سے کہے: تو میرے لیے میری ماں کی طرح ہے، تو ان کی یہ بات جھوٹ ہے کیونکہ ان کی بیویاں ان کی مائیں نہیں ہیں۔ ان کی مائیں صرف وہ ہیں جنھوں نے انھیں جنم دیا ہے۔ بلاشبہ جب وہ یہ بات کہتے ہیں تو نہایت بری اور جھوٹی بات کرتے ہیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ بہت معاف کرنے والا، نہایت بخشنے والا ہے، اس لیے اس نے انھیں گناہ سے نکالنے کے لیے ان کی خاطر کفارہ مسنون ٹھہرایا ہے۔

③ جو لوگ اس طرح کی قابلِ نفرت بات کرتے ہیں اور پھر ان عورتوں سے ہمبستری کرنا چاہتے ہیں جن سے انھوں نے ظِہار کیا تو انھیں چاہیے کہ ان بیویوں سے مباشرت کرنے سے پہلے ایک غلام آزاد کر کے کفارہ ادا کریں۔ یہ مذکورہ حکم تمھیں ظِہار سے باز رکھنے کے لیے دیا جا رہا ہے اور جو عمل تم کرتے ہو، اللہ ان سے باخبر ہے، تمھارے اعمال میں سے کوئی چیز اس سے چھپی نہیں۔

④ تم میں سے جن کے پاس آزاد کرنے کے لیے غلام نہ ہو تو اسے چاہیے کہ جس بیوی سے ظِہار کیا ہے، اس سے تعلق قائم کرنے سے پہلے دو ماہ کے مسلسل روزے رکھے اور جو دو ماہ کے مسلسل روزے نہ رکھ سکے تو اس کے ذمے ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے، یہ حکم ہم نے اس لیے دیا ہے تاکہ تم ایمان رکھو کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم دیا ہے اور پھر اس کے حکم پر عمل کرو اور اس کے رسول ﷺ کی پیروی کرو۔ یہ احکام جو ہم نے تمھارے لیے مقرر کیے ہیں، یہ اللہ تعالیٰ کی وہ حدیں ہیں جو اس نے اپنے بندوں کے لیے مقرر کی ہیں تاکہ تم ان سے آگے نہ بڑھو اور ان کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے جو اللہ کے حکموں اور اس کی مقرر کی ہوئی حدوں کے منکر ہیں۔

⑤ بلاشبہ جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے دشمنی رکھتے ہیں، انھیں ذلیل و رسوا کیا جائے گا جس طرح پہلی امتوں کے ان لوگوں کو ذلیل و رسوا کیا گیا جنھوں نے رسولوں سے دشمنی رکھی۔ یقیناً ہم نے واضح آیات اتاری ہیں اور اللہ تعالیٰ، اس کے رسولوں اور اس کی آیتوں کا انکار کرنے والوں کے لیے ذلیل و رسوا کرنے والا عذاب ہے۔

⑥ جس دن اللہ تعالیٰ ان سب کو اٹھائے گا، ان میں سے کسی ایک کو بھی نہیں چھوڑے گا، پھر انھیں ان کے ان بدترین اعمال کی خبر دے گا جو وہ دنیا میں کرتے رہے جنھیں اللہ نے ان کے خلاف شمار کر رکھا ہے، ان کا کوئی عمل اس سے اوجھل نہیں رہتا۔ وہ اسے بھول گئے مگر اسے ان صحیفوں میں لکھا ہوا پائیں گے جو ہر چھوٹا اور بڑا عمل محفوظ کر لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کی اطلاع ہے، ان کا کوئی عمل اس سے چھپا ہوا نہیں۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ کا اپنے کمزور بندوں پر لطف و کرم ہے کہ وہ ان کی دعائیں قبول کرتا اور ان کی مدد فرماتا ہے۔

❀ بندوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے کہ اس نے حسبِ استطاعت کفارہ دینے کی مختلف صورتیں رکھیں تاکہ وہ اپنے بندے کو مشقت سے نکالے۔

❀ ظِہار کی آیات کے آخر میں کافروں کا ذکر اس بات کی طرف اشارہ کرنے کے لیے ہے کہ یہ ان کے اعمال میں سے ہے، پھر اسی مناسبت سے کافروں کے بعض احوال کا تذکرہ کیا۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَا يَكُوْنُ مِنْ
نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَآ اَدْنٰى
مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوْا ۚ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نُهُوْا عَنِ
النَّجْوٰى ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَيَتَنٰجَوْنَ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ
وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ ۣ وَاِذَا جَاۗءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ ۙ
وَيَقُوْلُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُوْلُ ۭ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ ۚ
يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَنٰجَيْتُمْ
فَلَا تَتَنٰجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ وَتَنَاجَوْا
بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝ اِنَّمَا النَّجْوٰى
مِنَ الشَّيْطٰنِ لِيَحْزُنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيْسَ بِضَاۗرِّهِمْ شَيْـــًٔا اِلَّا
بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ
لَكُمْ ۚ وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝

(7) اے رسول (ﷺ)! کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ وہ سب کچھ جانتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور وہ زمین میں موجود ہر چیز کو بھی جانتا ہے۔ ان دونوں میں موجود کوئی چیز اس سے چھپی ہوئی نہیں۔ تین آدمیوں کی خفیہ گفتگو ہو تو ان میں چوتھا اپنے علم کے اعتبار سے اللہ پاک ہوتا ہے اور پانچ آدمی آپس میں سرگوشی کرتے ہیں تو ان میں چھٹا اپنے علم کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ ہوتا ہے اور وہ اس سے تھوڑی تعداد میں ہوں یا زیادہ ہوں، نیز جہاں بھی ہوں اللہ تعالیٰ اپنے علم کے اعتبار سے ان کے ساتھ ہوتا ہے۔ اس سے ان کی کوئی گفتگو چھپی نہیں رہتی، پھر قیامت کے دن اللہ تعالیٰ انھیں ان کے عملوں کی خبر دے گا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے، اس سے کوئی چیز چھپی نہیں۔

(8) اے رسول (ﷺ)! کیا آپ نے یہودیوں کو نہیں دیکھا کہ جب وہ کسی ایمان والے کو دیکھتے ہیں تو سرگوشی شروع کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں سرگوشی سے منع کیا مگر وہ پھر وہی کام کرتے ہیں جس سے اللہ تعالیٰ نے انھیں منع کیا ہے اور وہ آپس میں گناہ پر مبنی سرگوشیاں کرتے ہیں، جیسے اہلِ ایمان کی غیبت، ان سے زیادتی کے مشورے اور اللہ کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی باتیں۔ اے رسول (ﷺ)! جب وہ آپ کے پاس آتے ہیں تو آپ کو ان لفظوں میں سلام کہتے ہیں جن لفظوں میں اللہ نے نہیں کہا اور وہ یوں کہتے ہیں: اَلسَّامُ عَلَيْكَ۔ اس سے ان کی مراد موت ہوتی ہے اور وہ نبیٔ اکرم ﷺ کو جھٹلانے کے لیے کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ ہمیں ہماری باتوں کی وجہ سے عذاب کیوں نہیں دیتا، یعنی اگر آپ اپنے دعوے میں سچے ہیں کہ آپ اللہ کے نبی ہیں تو اللہ ہمیں ان باتوں پر عذاب کیوں نہیں دیتا جو ہم آپ کے بارے میں کہتے ہیں! ان کے قول کی سزا کے لیے جہنم ہی انھیں کافی ہے۔ وہ اس کی گرمی جھیلیں گے اور ان کا ٹھکانا نہایت برا ہے۔

(9) اے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اس کی شریعت کے مطابق عمل کرنے والو! تم ایسی سرگوشی نہ کرو جس میں گناہ، کسی سے زیادتی یا رسول ﷺ کی نافرمانی ہو، تاکہ تم یہودیوں کی طرح نہ ہو جاؤ بلکہ تم اللہ کی اطاعت اور اس کی نافرمانیوں سے باز رہنے کی باتوں پر سرگوشی کرو اور اللہ کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچ کر اس سے ڈرو کیونکہ وہی ہے جس کی طرف قیامت کے دن تمھیں حساب کتاب اور جزا سزا کے لیے اکٹھا کیا جائے گا۔ (10) بلاشبہ جو سرگوشی گناہ، زیادتی اور رسول ﷺ کی نافرمانی پر مشتمل ہو، وہ شیطان کی خوشنمائی اور اپنے دوستوں کو وسوسے ڈالنے کے باعث ہے تاکہ وہ ایمان والوں کو پریشان کرے کہ ان کے خلاف سازش ہو رہی ہے جبکہ شیطان اور اس کی خوشنمائی مومنوں کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی مگر اللہ تعالیٰ کی مشیت و ارادے کے ساتھ۔ مومنوں کو چاہیے کہ اپنے تمام معاملات میں اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسا کریں۔

جب اللہ تعالیٰ نے گفتگو کے آداب ذکر کیے تو ساتھ ہی مجالس کے آداب کا تذکرہ بھی فرما دیا، چنانچہ فرمایا:

(11) اے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اس کی شریعت پر عمل کرنے والو! جب تم سے کہا جائے کہ مجلسوں میں ذرا کھل کر بیٹھو تو ان میں کشادہ ہو جاؤ، اللہ تعالیٰ تمھیں دنیا و آخرت میں کشادگی دے گا اور جب تم سے کہا جائے کہ بعض مجالس سے اٹھ کھڑے ہو جاؤ تاکہ وہاں شرف و فضل والے افراد بیٹھیں تو وہاں سے اٹھ جایا کرو۔ اللہ پاک ان لوگوں کو، جو تم میں سے ایمان لائے ہیں اور جن کو علم دیا گیا ہے، عظیم الشان اور اونچے درجے عطا کرے گا۔ جو تم عمل کرتے ہو، اللہ تعالیٰ اس سے پوری طرح باخبر ہے۔ تمھارے اعمال میں سے کوئی چیز اس سے چھپی ہوئی نہیں اور وہ ضرور تمھیں ان کی جزا دے گا۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ اپنی ذات کے اعتبار سے اپنی مخلوق سے بہت برتر ہے مگر اس کے باوجود اپنے علم کے ذریعے سے ان کی پوری اطلاع رکھتا ہے، اس سے کوئی چیز چھپی نہیں۔ ❀ جب لوگوں کی اکثریت سرگوشی کے باعث گناہ کرتی ہے تو اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو حکم دیا کہ ان کی سرگوشی نیکی اور پرہیزگاری پر مبنی ہونی چاہیے۔ ❀ مجلس کے آداب میں یہ بات شامل ہے کہ اس میں دوسروں کے لیے وسعت پیدا کی جائے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ
نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاَطْهَرُ ۭ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲﴾ ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ
صَدَقٰتٍ ۭ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ
اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳﴾
اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۭ مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلَا
مِنْهُمْ ۙ وَيَحْلِفُوْنَ عَلَي الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۴﴾ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا
شَدِيْدًا ۭ اِنَّهُمْ سَاۗءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵﴾ اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً
فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۶﴾ لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ
اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ
هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۷﴾ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ
كَمَا يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰي شَيْءٍ ۭ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ
الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۸﴾ اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰىهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ۭ
اُولٰۗىِٕكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ۭ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۹﴾
اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَاۗدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اُولٰۗىِٕكَ فِي الْاَذَلِّيْنَ ﴿۲۰﴾

ع 2 7 2

(12) جب صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے نبیٔ اکرم ﷺ سے بہت زیادہ سرگوشیاں شروع کر دیں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے ایمان والو! جب تم رسول ﷺ سے سرگوشی کا ارادہ کرو تو اپنی سرگوشی کرنے سے پہلے صدقہ کرو۔ یہ پیشگی صدقہ تمھارے لیے بہت بہتر اور زیادہ پاکیزگی کا باعث ہے کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے جو دلوں کو پاک کرتی ہے۔ ہاں اگر تمھیں صدقہ کرنے کے لیے کچھ نہ ملے تو پھر اس کے بغیر سرگوشی کرنے میں تم پر کوئی حرج اور گناہ نہیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے گناہ بے حد بخشنے والا، ان پر ایسا رحم کرنے والا ہے کہ اس نے انھیں کسی ایسی چیز کا پابند نہیں کیا جو ان کی طاقت میں نہ ہو۔

(13) کیا رسول ﷺ سے سرگوشی کرنے سے پہلے صدقہ کرنے کی وجہ سے تم فقر اور محتاجی سے ڈرتے ہو؟! سو جب تم نے یہ نہیں کیا جس کا اللہ نے تمھیں حکم دیا اور اللہ نے بھی تم پر کرم فرمایا کہ تمھیں اس کے چھوڑنے کی اجازت دے دی تو اب نمازیں کامل طریقے سے ادا کرو، اپنے مالوں کی زکاۃ دو اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو۔ اللہ تعالیٰ پوری طرح باخبر ہے اس سے جو تم عمل کرتے ہو۔ تمھارا کوئی عمل اس سے چھپا ہوا نہیں اور وہ ضرور تمھیں ان کا بدلہ دے گا۔

(14) اے رسول (ﷺ)! کیا آپ نے ان منافقوں کو نہیں دیکھا جو ان یہودیوں سے دوستی رکھتے ہیں جن پر ان کے کفر اور نافرمانیوں کے سبب اللہ تعالیٰ کا غضب ہوا۔ یہ منافق، مومنوں میں سے نہیں اور نہ یہ یہود ہیں بلکہ وہ تذبذب کا شکار ہیں، نہ اس طرف نہ اس طرف۔ وہ قسمیں کھاتے ہیں کہ وہ مسلمان ہیں اور یہ کہ انھوں نے مسلمانوں کی خبریں یہود کو نہیں پہنچائیں، حالانکہ وہ اپنی ان قسموں میں جھوٹے ہیں۔

(15) اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے آخرت میں شدید عذاب تیار کر رکھا ہے کہ وہ انھیں آگ کے سب سے نچلے طبقے میں داخل کرے گا۔ بلاشبہ دنیا میں وہ جو کفریہ اعمال کرتے تھے، وہ نہایت برے ہیں۔

(16) جو قسمیں وہ کھاتے ہیں، ان قسموں کو انھوں نے قتل سے بچاؤ کا ذریعہ بنا لیا جس کے وہ کفر کے سبب حق دار تھے، اس طرح کہ انھوں نے ان قسموں کے ذریعے سے اسلام کا اظہار کیا تاکہ وہ اپنے خون اور مال بچا سکیں اور پھر مسلمانوں کو کمزور کر کے اور ان کے حوصلے پست کر کے لوگوں کو حق سے پھیرا، چنانچہ ان کے لیے رسوا کرنے والا عذاب ہے جو انھیں ذلیل و خوار کرے گا۔ (17) ان کے مال اور ان کی اولاد انھیں اللہ سے ہرگز نہ بچا سکیں گے، یہی لوگ ہیں آگ میں داخل ہونے والے جو اس میں ہمیشہ رہیں گے، عذاب ان سے کبھی ختم نہیں ہوگا۔ (18) جس دن اللہ تعالیٰ ان سب کو اٹھائے گا۔ ان میں سے کسی کو بھی جزا دینے کے لیے اٹھائے بغیر نہیں چھوڑے گا، تو وہ اللہ کے سامنے قسمیں کھائیں گے کہ وہ کفر اور نفاق پر نہیں تھے، وہ تو پکے مومن تھے جو اللہ کی رضا کے کام کرتے تھے۔ اے مومنو! وہ اللہ کے سامنے آخرت میں اسی طرح قسمیں کھائیں گے جس طرح دنیا میں تمھارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں کہ وہ مسلمان ہیں اور وہ یہ سمجھیں گے کہ وہ اللہ کے سامنے جو قسمیں کھا رہے ہیں، اس وجہ سے وہ کسی ایسی چیز پر ہیں جو ان کے لیے نفع بخش ہو سکتی ہے یا ان سے کوئی نقصان دور کر سکتی ہے۔ یقین مانو کہ وہ دنیا میں جو قسمیں کھاتے تھے، ان میں سراسر جھوٹے تھے اور آخرت میں بھی جھوٹی قسمیں کھائیں گے۔ (19) شیطان ان پر غالب آ گیا اور اس نے اپنے وسوسے کے ذریعے سے انھیں اللہ کا ذکر بھلا دیا تو انھوں نے اللہ کی رضا کے کام نہ کیے اور صرف اللہ کی ناراضی کے کام کیے۔ مذکورہ صفات کے حامل لوگ ہی شیطان کے لشکر اور اس کے پیروکار ہیں۔ خبردار! بلاشبہ شیطان کے لشکر اور اس کے پیروکار ہی دنیا و آخرت میں گھاٹا پانے والے ہیں کیونکہ انھوں نے گمراہی کے بدلے ہدایت کو بیچ دیا اور آگ کے بدلے جنت کو۔ (20) بلاشبہ جو لوگ اللہ تعالیٰ سے دشمنی رکھتے ہیں اور اس کے رسول ﷺ سے دشمنی رکھتے ہیں، وہ من جملہ ان کافر امتوں سے ہوں گے جنھیں اللہ تعالیٰ نے دنیا و آخرت میں ذلیل و رسوا کیا۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ کا اپنے نبی ﷺ پر لطف و کرم کہ اس نے آپ کے صحابہ کو یہ ادب سکھایا کہ وہ زیادہ سرگوشیوں سے آپ کو تکلیف نہ دیں۔ ❀ یہودیوں سے دوستی منافقوں کا شیوہ ہے۔ ❀ کافروں کا نامراد ہونا اور اہلِ ایمان کا غلبہ پانا اللہ تعالیٰ کا دستور ہے۔ اس میں دیر ہو سکتی ہے مگر اندھیر نہیں۔

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۲۱﴾ لَا تَجِدُ قَوْمًا
يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ
كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا
عَنْهُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۲۲﴾ ع ۳ ۳

سُوْرَةُ الْحَشْرِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱﴾
هُوَ الَّذِيْٓ اَخْرَجَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِيَارِهِمْ
لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ؕ مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ يَّخْرُجُوْا وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ
مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوْا ۗ وَقَذَفَ فِيْ
قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُوْنَ بُيُوْتَهُمْ بِاَيْدِيْهِمْ وَاَيْدِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۗ
فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ ﴿۲﴾ وَلَوْلَآ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ
الْجَلَآءَ لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا ؕ وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ﴿۳﴾

(21) اللہ تعالیٰ اپنے پیشگی علم کی بنا پر یہ فیصلہ کر چکا کہ میں اور میرے رسول دلیل وقوت کے ساتھ اپنے دشمنوں پر ضرور غالب رہیں گے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں کی مدد کرنے کی خوب طاقت رکھتا ہے۔ وہ سب پر ایسا غالب ہے جو اپنے دشمنوں سے انتقام اور بدلہ لیتا ہے۔ (22) اے رسول (ﷺ)! جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں، آپ انھیں ایسا نہیں پائیں گے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے دشمنی رکھنے والوں سے محبت اور دوستی کریں، خواہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے یہ دشمن ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا خاندان والے ہی ہوں جن کی طرف وہ خود کو نسبت دیتے ہیں، اس لیے کہ ایمان اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے دشمنوں سے دوستی کرنے سے روکتا ہے اور اس لیے کہ ایمان کا تعلق تمام رشتہ داریوں سے بڑھ کر ہے اور اختلاف کے وقت یہ رشتے داری پر بھی مقدم ہوتا ہے۔ یہ لوگ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے دشمنی رکھنے والوں سے دوستی نہیں رکھتے، خواہ وہ ان کے قریبی عزیز ہی ہوں، انھی کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان گاڑ دیا ہے اور وہ بدلتا نہیں۔ اس نے انھیں اپنی طرف سے دلیل اور نور عطا کر کے مضبوط کیا ہے اور وہ قیامت کے دن انھیں ہمیشہ کی ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے محلات اور درختوں کے نیچے سے نہریں بہ رہی ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ ان کی نعمتیں ان سے ختم ہوں گی نہ وہ خود فنا ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سے ایسا راضی ہوگا کہ اس کے بعد کبھی ان سے ناراض نہ ہوگا اور وہ بھی اس کی نہ ختم ہونے والی نعمتوں کے ملنے پر جن میں اس کے دیدار کا شرف بھی شامل ہوگا، اس سے خوش ہوں گے۔ یہ مذکورہ اوصاف کے حامل لوگ ہی اللہ کا لشکر ہیں جو اس کے حکم پر عمل کرتے ہیں اور جس سے وہ منع کرے، اس سے رک جاتے ہیں۔ آگاہ رہو کہ اللہ کا لشکر ہی اپنے مطلوب کو پا کر اور جس چیز سے وہ ڈرتا ہے، اس سے بچ کر دنیا و آخرت میں کامیاب ہونے والا ہے۔

سورۂ حشر مدنی ہے

سورت کے بعض مقاصد: یہودیوں اور منافقوں کی توہین و رسوائی میں اللہ تعالیٰ کی قوت وعزت کا اظہار اور اہلِ ایمان کی آپس کی محبت والفت کے اظہار کے مقابلے میں ان کی گروہ بندی کا اظہار۔ **تفسیر:** (1) آسمانوں اور زمین کی تمام مخلوقات اللہ تعالیٰ کی تعظیم کرتی ہیں اور ہر ایسے نقص سے اسے پاک قرار دیتی ہیں جو اس کی شان کے لائق نہیں۔ وہ سب پر ایسا غالب ہے کہ کوئی اس پر غالب نہیں آ سکتا۔ وہ اپنی تخلیق، شریعت سازی اور تقدیر میں کمال حکمت والا ہے۔ (2) وہی ہے جس نے بنونضیر کے لوگوں کو ان کے مدینے والے گھروں سے نکالا جنھوں نے اللہ کے ساتھ کفر کیا اور اس کے رسول محمد ﷺ کو جھٹلایا۔ یہ ان کی پہلی جلاوطنی کے وقت ہوا جو مدینہ طیبہ سے شام کی طرف تھی۔ بنونضیر تورات کے پیروکار یہودیوں میں سے تھے۔ ان کی یہ جلاوطنی ان کی عہد شکنی اور معاہدے کے خلاف مشرکوں کی مدد کرنے اور ان کے ساتھ مل جانے کی وجہ سے ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں شام کی طرف نکال دیا۔ اے مومنو! جس عزت اور وقار کے ساتھ وہ رہتے تھے، اس کی وجہ سے تمھارے گمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ اپنے گھروں سے نکلیں گے۔ وہ خود بھی یہ سمجھتے تھے کہ ان کے مضبوط اور پختہ قلعے انھیں اللہ کی سزا اور پکڑ سے بچا لیں گے، پھر جب رسول اللہ ﷺ نے ان سے لڑنے اور انھیں ان کے گھروں سے بے دخل اور جلاوطن کرنے کا حکم دیا تو ان پر اللہ کی پکڑ اور سزا اس انداز سے آئی جس کا وہ تصور بھی نہیں کر سکتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں شدید ڈر اور خوف ڈال دیا۔ وہ اندر سے خود اپنے ہاتھوں سے اپنے گھر توڑ پھوڑ رہے تھے تاکہ مسلمان ان سے فائدہ نہ اٹھا سکیں اور بیرونی جانب سے مسلمان انھیں تباہ کر رہے تھے، لہٰذا اے بصیرت رکھنے والو! نصیحت پکڑو کہ ان کے کفر کی وجہ سے ان پر کیا بیتی اور ان کی طرح نہ بنو ورنہ وہی بدلہ اور سزا تمھیں بھی ملے گی جو انھیں دی گئی۔ (3) اگر اللہ تعالیٰ نے ان کے گھروں سے ان کی جلاوطنی نہ لکھی ہوتی تو یقیناً انھیں دنیا میں قتل اور قید کی سزا ضرور دیتا اور ان کے لیے آخرت میں آگ کا عذاب ان کا منتظر ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

فوائد: ❀ جو محبت مسلمان کو کافر کے دین سے علیحدگی اختیار کرنے اور اس سے نفرت کرنے پر آمادہ نہ کرے، وہ بلاشبہ حرام ہے، البتہ جہاں تک فطری محبت کا تعلق ہے جیسے ایک مسلمان کو اپنے قریبی کافر سے ہوتی ہے، تو وہ جائز ہے۔ ❀ اہلِ ایمان کے درمیان ایمان کی بنیاد پر تعلق سب سے زیادہ مضبوط ہوتا ہے۔ ❀ بعض اوقات باطل پرست اس انداز سے غالب آ جاتے ہیں کہ ان کی شکست کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا، پھر انھیں ایسی جگہ سے شکست ہوتی ہے جہاں سے انھیں توقع بھی نہیں ہوتی۔ ❀ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے لیے یہ بات مقدر ٹھہرائی ہے کہ وہ انھیں چھوٹی مصیبتوں میں مبتلا کر کے ان سے بڑی مصیبتیں ٹال دیتا ہے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَآقِّ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ
شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝٤ مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً عَلٰٓى
اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ ۝٥ وَمَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى
رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَآ اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ
اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝٦
مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ
وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ كَيْ لَا
يَكُوْنَ دُوْلَةً بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ ۚ وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۗ وَ
مَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝٧
لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ
يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ
اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝٨ وَالَّذِيْنَ تَبَوَّءُو الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ
قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ
حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ
خَصَاصَةٌ ۭ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝٩

(4) یہ سزا جو انھیں ملی اس وجہ سے ملی کہ انھوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے دشمنی کی، اس طرح کہ انھوں نے ان کے ساتھ کفر کیا اور ان سے کیے ہوئے وعدوں کو توڑا اور جو اللہ تعالیٰ سے دشمنی رکھے تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے اور اسے اس کی سخت سزا ضرور ملے گی۔

(5) اے مومنوں کی جماعت! غزوۂ بنونضیر میں تم نے کھجوروں کے جو درخت کاٹ ڈالے تاکہ تم اللہ کے دشمنوں کو غصہ دلاؤ یا جو درخت تم نے تنوں پر کھڑے رہنے دیے تاکہ تم ان سے فائدہ اٹھاؤ تو وہ اللہ کے حکم سے تھا اور یہ زمین میں فساد اور بگاڑ نہیں تھا جیسا کہ ان کا خیال ہے اور تاکہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے سے ان یہودیوں کو ذلیل کرے جو اس کی اطاعت سے نکلنے والے ہیں جنھوں نے عہد توڑا اور وفا کی بجائے غداری کا راستہ اختیار کیا۔

(6) بنونضیر کے جو اموال اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کی طرف لوٹائے، تم نے انھیں حاصل کرنے کے لیے گھوڑے اور اونٹ دوڑائے نہ اس کے لیے تمھیں کوئی مشقت اٹھانی پڑی لیکن اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں کو جس پر چاہتا ہے غالب کرتا ہے۔ یقیناً اس نے اپنے رسول ﷺ کو بنونضیر پر غلبہ عطا کیا تو آپ نے بغیر جنگ کے ان کے علاقے فتح کر لیے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے، اسے کوئی چیز عاجز نہیں کر سکتی۔

(7) بستیوں والوں کا جو مال اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو بغیر جنگ لڑے عطا کیا تو وہ اللہ کا ہے، وہ جسے چاہے دے، اور اس کے رسول کی ملکیت ہے اور آپ کے رشتے داروں، یعنی بنوہاشم اور بنومطلب کے لیے ہے ان زکاۃ وصدقات کے عوض جو ان کے لیے حرام کیے گئے ہیں اور یتیموں، فقیروں اور اس اجنبی مسافر کے لیے ہے جس کا سفر خرچ ختم ہو جائے۔ ایسا اس لیے ہے کہ فقیروں کو چھوڑ کر مال صرف امیروں کے درمیان ہی گردش نہ کرتا رہے۔ اے ایمان والو! مالِ فَے میں سے رسول ﷺ تمھیں جو دے دیں، وہ لے لو اور جس سے روک دیں، اس سے رک جاؤ۔ اللہ سے ڈرو اس طرح کہ اس کے حکم مانو اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے، لہٰذا اس کی سزا سے ڈر جاؤ۔

(8) اس مال کا کچھ حصہ ان فقیروں پر خرچ کیا جائے گا جنھوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی، جو اپنے مال اور اولادیں چھوڑنے پر مجبور کیے گئے۔ وہ یہ طلب رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان پر دنیا میں رزق کے ذریعے سے فضل کرے اور آخرت میں اپنی رضا اور خوشنودی کے ذریعے سے فضل فرمائے اور وہ اللہ کی راہ میں جہاد کر کے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی مدد کرتے ہیں۔ مذکورہ صفات والے یہ لوگ ہی صحیح طور پر راسخ اور پختہ ایمان والے ہیں۔

جب اللہ تعالیٰ نے مہاجرین کا ذکر کیا اور ان کی تعریف وتوصیف فرمائی تو ساتھ ہی انصار کا ذکر کر کے ان کی بھی تعریف فرمائی، چنانچہ فرمایا:

(9) انصار جو مہاجرین سے پہلے مدینہ طیبہ میں مقیم تھے اور انھوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لانا پسند کیا، وہ مکہ سے اپنی طرف ہجرت کرنے والوں سے محبت کرتے ہیں اور جب اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو مالِ فے میں سے دیا جائے اور انھیں نہ ملے تو انھیں دلی طور پر ذرہ بھر رنج نہیں ہوتا اور نہ وہ ان سے حسد کرتے ہیں۔ وہ دنیاوی ساز وسامان میں مہاجرین کو اپنے آپ پر ترجیح دیتے ہیں، خواہ وہ خود ضرورت مند اور محتاج ہی ہوں۔ جنھیں اللہ تعالیٰ اپنے مال کی حرص سے بچا لے اور وہ مال کو اس کی راہ میں خرچ کریں تو وہی لوگ اپنا مطلوب پا کر اور جس سے وہ ڈرتے ہیں، اس سے نجات حاصل کر کے کامیاب ہونے والے ہیں۔

فوائد: ❀ ایسا کام جس میں خرابی کا گمان ہو مگر اس سے کسی بڑی مصلحت اور بہتری کا حصول یقینی ہو تو یہ زمین میں فساد پھیلانے کے زمرے میں نہیں آئے گا۔

❀ اسلام کے محاسن اور خوبیوں میں سے ہے کہ وہ مال کے معاملے میں ضرورت مندوں کا خیال رکھتا ہے، اس لیے اس نے مالداروں کو چھوڑ کر مالِ فے کو صرف فقیروں کا حق قرار دیا۔

❀ دوسروں کو خود پر ترجیح دینا اسلام کی خوبیوں میں سے ایک عظیم خوبی ہے جو انصار میں بہترین اور خوبصورت انداز میں ظاہر ہوئی۔

وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا
الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝١٠ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نَافَقُوْا
يَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَئِنْ
اُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيْعُ فِيْكُمْ اَحَدًا اَبَدًا ۙ وَّاِنْ
قُوْتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝١١ لَئِنْ اُخْرِجُوْا
لَا يَخْرُجُوْنَ مَعَهُمْ ۚ وَلَئِنْ قُوْتِلُوْا لَا يَنْصُرُوْنَهُمْ ۚ وَلَئِنْ نَّصَرُوْهُمْ
لَيُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ ۫ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ۝١٢ لَاَنْتُمْ اَشَدُّ رَهْبَةً
فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ۝١٣
لَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ جَمِيْعًا اِلَّا فِيْ قُرًى مُّحَصَّنَةٍ اَوْ مِنْ وَّرَآءِ
جُدُرٍ ؕ بَاْسُهُمْ بَيْنَهُمْ شَدِيْدٌ ؕ تَحْسَبُهُمْ جَمِيْعًا وَّقُلُوْبُهُمْ
شَتّٰى ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ۝١٤ كَمَثَلِ الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِيْبًا ذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ
اَلِيْمٌ ۝١٥ كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ ۚ فَلَمَّا كَفَرَ
قَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكَ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١٦

(10) جو لوگ ان کے بعد آنے والے ہیں اور قیامت تک احسان کے ساتھ ان کی پیروی کرنے والے ہیں، وہ کہتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں اور ہمارے ان دینی بھائیوں کو بخش دے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لانے میں ہم سے آگے بڑھ گئے اور ہمارے دل میں کسی مومن کے بارے میں بغض اور دشمنی نہ رکھ۔ اے ہمارے رب! بلاشبہ تو اپنے بندوں پر بڑی شفقت کرنے والا اور ان پر نہایت رحم کرنے والا ہے۔

(11) اے رسول (ﷺ)! کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنھوں نے دل میں کفر چھپایا اور زبان سے ایمان کا اظہار کیا۔ وہ اپنے ان کافر یہودی بھائیوں سے کہتے ہیں جو تحریف شدہ تورات کے پیروکار ہیں: تم اپنے گھروں میں ڈٹے رہو، ہم تمھیں بے یارو مددگار چھوڑیں گے نہ تمھیں مسلمانوں کے سپرد کریں گے۔ اگر مسلمانوں نے تمھیں تمھارے گھروں سے نکالا تو ہم بھی تمھارے ساتھ یکجہتی کا اظہار کرتے ہوئے نکلیں گے اور ہم کسی ایسے شخص کی بات نہیں مانیں گے جس نے ہمیں تمھارے ساتھ نکلنے سے منع کرنا چاہا۔ اگر انھوں نے تمھارے ساتھ جنگ کی تو ہم ان کے خلاف ضرور تمھارا ساتھ دیں گے۔ اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافق یہودیوں کی جلاوطنی کی صورت میں ان کے ساتھ نکلنے کا جو دعویٰ کر رہے ہیں اور ان سے جنگ ہونے کی صورت میں ان کے ساتھ مل کر مسلمانوں سے جنگ کرنے کی جو بات کر رہے ہیں، اس میں وہ سراسر جھوٹ بول رہے ہیں۔

(12) اگر مسلمانوں نے یہودیوں کو نکالا تو وہ ان کے ساتھ نہیں نکلیں گے اور اگر انھوں نے یہودیوں سے جنگ کی تو بھی وہ ان کی مدد و نصرت نہیں کریں گے اور اگر انھوں نے مسلمانوں کے خلاف ان کی مدد و نصرت کرنے کی کوشش کی بھی تو وہ ضرور میدان سے بھاگ نکلیں گے، پھر اس کے بعد منافقوں کی مدد نہیں کی جائے گی بلکہ اللہ تعالیٰ انھیں ذلیل و رسوا کرے گا۔

(13) اے مومنو! یقین مانو کہ منافقوں اور یہودیوں کے دلوں میں تمھارا خوف اللہ کی نسبت بہت زیادہ ہے۔ یہ مذکورہ بات کہ تم سے زیادہ ڈرنا اور اللہ سے اتنا خوف نہ کھانا، اس لیے ہے کہ وہ بے وقوف اور عقل سے عاری لوگ ہیں کیونکہ اگر وہ سوجھ بوجھ رکھتے تو ضرور جان لیتے کہ اللہ تعالیٰ زیادہ حق رکھتا ہے کہ اس سے ڈرا جائے اور اس کا خوف دل میں بٹھایا جائے، سو وہی ہے جس نے تمھیں ان پر غلبہ عطا کیا ہے۔

(14) اے ایمان والو! یہ یہودی کبھی اکٹھے ہو کر تم سے نہیں لڑیں گے مگر قلعہ بند بستیوں میں یا پھر پسِ دیوار کیونکہ وہ اپنی بزدلی کی وجہ سے تمھارا سامنا کرنے کی ہمت نہیں رکھتے۔ ان کی آپس کی دشمنی کی وجہ سے ان کے درمیان لڑائی بہت سخت ہے۔ آپ انھیں متحد اور یکجا سمجھتے ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ ان کے دل الگ الگ اور اختلافات کا شکار ہیں۔ آپس میں یہ اختلاف اور دشمنی اس وجہ سے ہے کہ وہ عقل نہیں رکھتے۔ اگر وہ سوجھ بوجھ رکھتے تو یقیناً حق کو پہچان لیتے، اس کی پیروی کرتے اور اس میں اختلاف نہ کرتے۔

(15) ان یہودیوں کے کفر اور انھیں ملنے والی سزا میں ان کی مثال ان سے پہلے زمانہ قریب میں گزرنے والے مشرکینِ مکہ کی سی ہے جنھوں نے اپنے کفر کا برا انجام دیکھ لیا، چنانچہ بدر کے دن ان میں سے کچھ قتل کیے گئے اور کچھ قیدی بنائے گئے اور ان کے لیے آخرت میں دردناک عذاب ہے۔

(16) منافقوں کی بات سن لینے اور اس پر اعتبار کر لینے میں ان کی مثال شیطان کی طرح ہے جب اس نے انسان کے لیے کفر کو خوشنما بنایا، پھر جب اس کے کفر کو خوشنما بنانے کے باعث اس نے کفر کر لیا تو اس نے کہا: تو نے جو کفر کیا ہے، میں اس سے بری ہوں۔ بلاشبہ میں مخلوقات کے رب اللہ سے ڈرتا ہوں۔

فوائد:
- ایمان کی بنیاد پر قائم ہونے والا تعلق زیادہ وقت گزرنے اور جگہ کی تبدیلی سے متاثر نہیں ہوتا۔
- منافقوں کی یہودیوں وغیرہ سے دوستی نہایت کمزور ہے جو مشکلات کے وقت پارہ پارہ ہو جاتی ہے۔
- یہود بزدل ہیں، وہ سامنے آ کر جنگ نہیں کر سکتے اور اگر کریں گے بھی تو قلعوں میں بند ہو کر یا اسلحے کی اوٹ میں۔

فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَآ اَنَّهُمَا فِي النَّارِ خَالِدَيْنِ فِيهَا ۭ وَذٰلِكَ
جَزٰۗؤُا الظّٰلِمِيْنَ ۝ ع ۱۷ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ ع 2/7/5
نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ
بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ ۱۸ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰىهُمْ
اَنْفُسَهُمْ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ ۱۹ لَا يَسْتَوِيْٓ اَصْحٰبُ
النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۭ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَاۗىِٕزُوْنَ ۝ ۲۰
لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰي جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا
مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ۭ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا
لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝ ۲۱ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ ۲۲
هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ
الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ
عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ ۲۳ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ
الْاَسْمَاۗءُ الْحُسْنٰى ۭ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ 3/7/6
وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ ع ۲۴

۱۷ چنانچہ نتیجہ یہ نکلا کہ شیطان اور اس کا پیروکار، یعنی جس کی اطاعت کی گئی اور جس نے اطاعت کی، دونوں قیامت کے دن جہنم میں جائیں گے جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہ بدلہ جوان کے انتظار میں ہے، یہی جزا ہے ان لوگوں کی جو اللہ تعالیٰ کی حدیں پامال کر کے خود پر ظلم کرنے والے ہیں۔

۱۸ اے اللہ پر ایمان لانے اور اس کی شریعت کے مطابق عمل کرنے والو! اللہ کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچ کر اس سے ڈرو۔ ہر انسان غور کرے کہ اس نے قیامت کے دن کے لیے کیا نیک عمل آگے بھیجا ہے اور اللہ سے ڈرو، بلاشبہ جو عمل تم کرتے ہو، اللہ تعالیٰ اس سے پوری طرح باخبر ہے۔ تمھارے اعمال میں سے کچھ بھی اس سے چھپا نہیں اور وہ ضرور تمھیں ان اعمال کی جزا دے گا۔

۱۹ ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنھوں نے اللہ کے حکم نہ مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں کی مخالفت کر کے اس کو بھلا دیا، تو اللہ تعالیٰ نے بھی انھیں ان کی جانوں سے غافل کر دیا اور انھوں نے ایسے عمل نہ کیے جو انھیں اللہ کے غضب اور اس کی سزا سے نجات دلاتے۔ یہی لوگ اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے منہ پھیرنے والے ہیں جنھوں نے اللہ کے حکم نہ مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے نہ رک کر اللہ تعالیٰ کو بھلا دیا۔

۲۰ دوزخ والے اور جنت والے برابر نہیں ہو سکتے بلکہ جس طرح دنیا میں ان کے اعمال مختلف ہیں، اسی طرح ان کی جزا بھی مختلف ہوگی۔ جنت والے جس کی طلب رکھتے ہیں، اسے پا کر اور جس کا انھیں ڈر رہتا ہے، اس سے بچ کر کامیاب ہونے والے ہیں۔

۲۱ اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو اے رسول (ﷺ)! یقیناً آپ دیکھتے کہ پہاڑ اپنی مضبوطی اور سختی کے باوجود اللہ کے ڈر کی شدت سے عاجزی و انکساری کرتا اور پھٹ کر ریزہ ریزہ ہو جاتا۔ اس کی وجہ قرآن کے جھنجوڑ دینے والے وعظ، وارننگ اور سخت سزا کی وعیدیں ہیں۔ یہ مثالیں ہم لوگوں کے لیے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ اپنی عقلوں کو کام میں لائیں اور ان نصیحتوں اور عبرتوں سے سبق سیکھیں جن پر اس کی آیات مشتمل ہیں۔

۲۲، ۲۳ وہ اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ وہ چھپے اور ظاہر کو جاننے والا ہے، اس سے کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں۔ وہ دنیا و آخرت میں مہربانی کرنے والا، نہایت رحم کرنے والا ہے۔ اس کی رحمت تمام جہانوں پر وسیع ہے۔ وہ ایسا بادشاہ ہے جو ہر قسم کی کمزوری سے پاک اور بری ہے، ہر قسم کے عیب سے سالم و محفوظ، اپنے رسولوں کی کھلے معجزات دے کر تصدیق کرنے والا، اپنے بندوں کے اعمال پر نگران، سب پر ایسا غالب جس پر کوئی غالب نہیں آ سکتا، ایسا زبردست جو اپنی طاقت سے ہر چیز پر حاوی ہے اور بڑائی والا ہے۔ اللہ تعالیٰ بری اور پاک ہے ان تمام بتوں اور دیگر چیزوں سے جنھیں مشرک اللہ کا شریک قرار دیتے ہیں۔

۲۴ وہی اللہ ہے پیدا کرنے والا جس نے ہر چیز پیدا کی، چیزوں کو وجود بخشا، وہی اپنی مرضی سے مخلوقات کی تصویر بنانے والا ہے۔ اسی پاک رب کے لیے اچھے اچھے نام ہیں جو اس کی اعلیٰ صفات پر مشتمل ہیں۔ آسمانوں اور زمین کی ہر چیز اسے ہر قسم کے نقص سے پاک قرار دیتی ہے۔ وہ سب پر ایسا غالب ہے کہ اسے کوئی مغلوب نہیں کر سکتا جو اپنی تخلیق، شریعت سازی اور تقدیر میں کمال حکمت والا ہے۔

فوائد: ❀ مومن کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے توفیق ملنے کی علامت یہ ہے کہ وہ قیامت کے دن حساب کتاب ہونے سے پہلے دنیا میں اپنا محاسبہ خود کرتا ہے۔

❀ قرآن سے عظیم پہاڑ کے بے حد متأثر ہونے کا بندوں کے لیے تذکرہ کرنے میں یہ پیغام ہے کہ وہ پہاڑ کی نسبت اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ اس سے متأثر ہوں کیونکہ وہ کمزور ہیں۔

❀ اللہ تعالیٰ کے اسمائے گرامی: الخالق، البارئ اور المصور، مخلوق کی پیدائش کے مراحل کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ اس نے پہلے ان کی تقدیر مقرر کی، پھر انھیں وجود بخشا اور پھر ان کی خاص صورت بنائی۔ ہر ایک مرحلے کو الگ الگ ذکر کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ اس کا بقیہ موجود ہے۔

سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَةِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ
اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ ۚ يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ
وَاِيَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ ؕ اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ وَ
ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِيْ تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ ۖۗ وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَاۤ اَخْفَيْتُمْ وَمَاۤ
اَعْلَنْتُمْ ؕ وَمَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ① اِنْ
يَّثْقَفُوْكُمْ يَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً وَّيَبْسُطُوْۤا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ وَاَلْسِنَتَهُمْ
بِالسُّوْٓءِ وَوَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ ② ؕ لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ ۛۚ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۛۚ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ③ قَدْ كَانَتْ لَكُمْ
اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْۤ اِبْرٰهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ ۚ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا
بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۫ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا
وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗۤ اِلَّا
قَوْلَ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَاۤ اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ
مِنْ شَيْءٍ ؕ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ④

معانقة 16 – عند المتاخرين 12 – السماع الوقف على القيمة ثلث 12

سورۂ ممتحنہ مدنی ہے

سورت کے بعض مقاصد: ایمان والوں کو کافروں کی دوستی سے متنبہ کرنا۔

تفسیر: ① اے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اس کی شریعت کے مطابق عمل کرنے والو! تم میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔ تم ان سے دوستی اور محبت کرتے ہو جبکہ وہ تمھارے پاس تمھارے رسول ﷺ کے ذریعے آئے ہوئے دین کے منکر ہیں۔ وہ رسول ﷺ کو ان کے گھر سے نکالتے ہیں اور اسی طرح خود تمھیں بھی تمھارے مکہ والے گھروں سے جلاوطن کرتے ہیں۔ وہ تمھارے بارے میں کسی قرابت اور رشتے داری کا ذرہ بھر لحاظ نہیں کرتے۔ اس کی کوئی وجہ بھی نہیں، بس اتنا ہے کہ تم اللہ پر ایمان لائے ہو جو تمھارا رب ہے۔ اگر تم میری راہ میں جہاد کے لیے اور میری رضامندی کی طلب میں نکلے ہو تو ایسا مت کرو۔ تم ان سے محبت کرتے ہوئے مسلمانوں کی باتیں خفیہ طریقے سے انھیں بتاتے ہو۔ میں اچھی طرح جانتا ہوں جو تم اس میں سے چھپاتے ہو اور جو ظاہر کرتے ہو۔ مجھ سے کوئی چیز چھپی نہیں، نہ یہ معاملہ اور نہ اس کے علاوہ۔ جس نے کافروں سے یہ دوستی اور محبت رکھی تو وہ یقیناً راہِ راست سے ہٹ گیا، حق سے بھٹک گیا اور صحیح سمت کھو بیٹھا۔

② اگر وہ تم پر غلبہ پالیں تو اس دشمنی کو ظاہر کر دیں جو انھوں نے تمھارے لیے اپنے دلوں میں چھپا رکھی ہے، وہ تمھیں تکلیف دینے اور مارنے کے لیے تم پر دست درازی کریں اور گالی گلوچ اور برا بھلا کہہ کر زبان درازی شروع کر دیں اور یہ خواہش کرنے لگیں کہ تم بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کرو تاکہ تم انھی کی طرح ہو جاؤ۔

③ اگر تم اپنے رشتے داروں اور اولاد کی خاطر کافروں سے دوستی کرو تو تمھارے رشتے دار اور اولاد تمھیں ہرگز نفع نہ دیں گے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمھیں جدا جدا کر دے گا۔ تم میں سے جو جنت کے حق دار ہوں گے، انھیں جنت میں داخل کرے گا اور جو جہنمی ہوں گے، انھیں آگ میں داخل کرے گا۔ پھر تم ایک دوسرے کو نفع نہیں پہنچا سکو گے۔ جو عمل تم کرتے ہو، اللہ تعالیٰ اسے خوب دیکھنے والا ہے۔ تمھارا کوئی عمل اس پاک ذات سے چھپا ہوا نہیں اور وہ ضرور تمھیں اس کی جزا دے گا۔

④ اے مومنو! یقیناً تمھارے لیے ابراہیم علیہ السلام اور ان کے مومن ساتھیوں میں بہترین نمونہ ہے، جب انھوں نے اپنی کافر قوم سے کہا: بلاشبہ ہم تم سے اور جن بتوں کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو، ان سے براءت اور بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔ تم جس دین پر ہو، ہم اس کے منکر ہیں۔ ہمارے اور تمھارے درمیان دشمنی و نفرت ظاہر ہو چکی ہے یہاں تک کہ تم اکیلے اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک نہ کرو۔ تم پر لازم ہے کہ تم بھی ان کی طرح اپنی کافر قوم سے براءت کا اظہار کرو۔ ہاں ابراہیم علیہ السلام نے جو بات اپنے باپ سے کہی تھی کہ میں اللہ تعالیٰ سے تیرے لیے بخشش مانگوں گا، تو اس میں تم نے ان کی پیروی نہیں کرنی کیونکہ ابراہیم علیہ السلام کی یہ بات اس وقت کی ہے جب ابھی وہ اپنے باپ سے ناامید نہیں ہوئے تھے۔ چنانچہ کسی مومن کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ کسی مشرک کے لیے بخشش طلب کرے اور (ابراہیم علیہ السلام نے کہا:) میں تجھ سے اللہ کا عذاب کچھ بھی دور کرنے کا اختیار نہیں رکھتا۔ اے ہمارے رب! ہم نے اپنے تمام معاملات میں تجھ پر بھروسا کیا ہے اور توبہ کر کے تیری ہی طرف رجوع کیا ہے اور ہمیں تیری ہی طرف قیامت کے دن لوٹنا ہے۔

فوائد: ❀ مسلمانوں کی خبریں کافروں تک پہنچانا کبیرہ گناہ ہے۔

❀ کافروں کی مسلمانوں سے دشمنی اس قدر پختہ ہے کہ ان سے تعلق اور دوستی رکھنے پر بھی ان کی دشمنی کم نہیں ہوتی۔

❀ ابراہیم علیہ السلام کا اپنے باپ کے لیے بخشش کی دعا کرنا اس وعدے کی بنا پر تھا جو انھوں نے اپنے باپ سے کیا تھا۔ پھر اس کے حالتِ کفر پر مرنے کی وجہ سے جب اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو اس سے منع کر دیا تو انھوں نے اس کے لیے مغفرت کی دعا کرنی چھوڑ دی تھی۔

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ
الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝٥ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْهِمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ
يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝٦ ع
عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً ۭ
وَاللّٰهُ قَدِيْرٌ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝٧ لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ
يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَ
تُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝٨ اِنَّمَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ
الَّذِيْنَ قٰتَلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَاَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ وَظٰهَرُوْا عَلٰٓى
اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝٩
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَاۗءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ۭ
اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ ۚ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ
اِلَى الْكُفَّارِ ۭ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ۭ وَاٰتُوْهُمْ مَّآ
اَنْفَقُوْا ۭ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۭ
وَلَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَسْـَٔـلُوْا مَآ اَنْفَقْتُمْ وَلْيَسْـَٔـلُوْا مَآ
اَنْفَقُوْا ۭ ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ ۭ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝١٠

5 اے ہمارے رب! ہمیں کافروں کے لیے فتنہ نہ بنا، اس طرح کہ تو ان کو ہم پر مسلط کر دے اور پھر وہ کہیں: اگر یہ حق پر ہوتے تو ہمیں ان پر غلبہ نہ دیا جاتا۔ اے ہمارے رب! ہمارے گناہ بخش دے۔ بلاشبہ تو سب پر ایسا غالب ہے جسے مغلوب نہیں کیا جاسکتا۔ تو اپنی تخلیق، شریعت سازی اور تقدیر میں کمال حکمت والا ہے۔

6 یہ جو بہترین ابراہیمی اسوہ ہے، اس کی پیروی صرف وہ شخص کرتا ہے جو دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ سے خیر کی امید رکھتا ہو اور جو کوئی اس بہترین نمونے سے منہ پھیر لے تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے بے نیاز ہے۔ وہ ان کی اطاعت کا محتاج نہیں۔ وہ ہر حال میں قابلِ تعریف ہے۔

7 اے مومنو! ہوسکتا ہے عنقریب اللہ تعالیٰ تمھارے اور ان کافروں کے درمیان جو تمھارے دشمن ہیں، محبت پیدا کر دے، اس طرح کہ انھیں اسلام کی توفیق دے اور وہ تمھارے دینی بھائی بن جائیں اور اللہ تعالیٰ پوری طرح قادر ہے۔ وہ اس بات پر قدرت رکھتا ہے کہ ان کے دل ایمان کی طرف پھیر دے۔ اللہ تعالیٰ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کو بے حد بخشنے والا اور ان پر نہایت رحم کرنے والا ہے۔

8 اللہ تعالیٰ تمھیں ان لوگوں کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے سے نہیں روکتا جنھوں نے تمھارے اسلام لانے کی وجہ سے تم سے لڑائی نہیں کی اور نہ تمھیں تمھارے گھروں سے نکالا اور نہ اللہ تمھیں ان کے ساتھ عدل و انصاف سے روکتا ہے کہ ان کے جو حقوق تمھارے ذمے ہیں وہ ادا نہ کرو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ عدل کرنے والوں سے محبت کرتا ہے جو اپنے ساتھ اور اپنے اہل و عیال اور ماتحتوں کے ساتھ عدل کرتے ہیں۔

9 اللہ تعالیٰ تمھیں صرف ان لوگوں کے ساتھ دوستی اور محبت سے منع کرتا ہے جنھوں نے تمھارے ایمان کی وجہ سے تم سے لڑائی کی، تمھیں تمھارے گھروں سے نکالا اور تمھیں جلاوطن کرنے میں تعاون کیا۔ تم میں سے جن لوگوں نے ان کے ساتھ دوستی کی، وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی مخالفت کے باعث اپنے آپ کو ہلاکت کے گھاٹ اتار کر خود پر ظلم کرنے والے ہیں۔

10 اے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اس کی شریعت پر عمل کرنے والو! جب کافروں کے علاقے سے مومن عورتیں ہجرت کر کے مسلمانوں کے علاقے میں تمھارے پاس آئیں تو ان کے ایمان کی سچائی کے متعلق ان کا امتحان لو۔ اللہ تعالیٰ ان کے ایمان کے متعلق خوب جانتا ہے۔ اس سے ان کے دل کی کوئی بات چھپی ہوئی نہیں۔ پھر اگر امتحان کے بعد تمھیں ان کے ایمان دار ہونے کا یقین ہو جائے اور ان کی سچائی تمھارے لیے ظاہر ہو جائے تو انھیں ان کے کافر خاوندوں کے پاس واپس نہ بھیجو۔ مومن عورتوں کے لیے جائز نہیں کہ وہ کافروں سے شادی کریں اور نہ کافروں کے لیے مومن عورتوں سے شادی کرنا جائز ہے۔ ان کے کافر خاوندوں نے جو مہر ان پر خرچ کیے ہیں، وہ انھیں دے دو۔ اے ایمان والو! اگر تم ان کے حق مہر ادا کر دو تو ان کی عدت گزرنے کے بعد ان سے نکاح کرنے میں تم پر کوئی گناہ نہیں۔ جس کی بیوی کافر ہو یا اسلام سے مرتد ہو جائے تو وہ اسے نہ روکے کیونکہ اس کے کفر کی وجہ سے ان کا نکاح ختم ہو گیا ہے اور جو تم نے مہر کی صورت میں اپنی مرتد بیویوں پر خرچ کیا، وہ کافروں سے مانگ لو اور وہ بھی مسلمانوں سے اس مہر کا مطالبہ کر لیں جو انھوں نے اپنی مسلمان ہونے والی بیویوں پر خرچ کیا۔ یہ مذکورہ بات کہ دونوں طرف سے مہر واپس کیا جائے، اللہ کا حکم ہے۔ وہ پاک رب جیسے چاہے تمھارے درمیان فیصلہ کرے اور اللہ اپنے بندوں کے حالات اور اعمال سے خوب آگاہ ہے، ان میں سے کوئی چیز اس سے چھپی ہوئی نہیں۔ وہ اپنے بندوں کے لیے جو شریعت مقرر کرتا ہے، اس میں کمال حکمت والا ہے۔

فوائد: ❀ دل کو اللہ تعالیٰ کے دشمنی سے محبت اور کفر سے ایمان کی طرف پھیرنے میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ بندوں کے دل اللہ پاک کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہیں، اس لیے بندے کو اس سے ایمان پر ثابت قدمی کی دعا کرنی چاہیے۔ ❀ جنگ کرنے والے اور صلح چاہنے والے کافروں کا حکم الگ الگ ہے۔ ❀ اہلِ کتاب کی عورتوں کے علاوہ دیگر کافر عورتوں سے نکاح کرنا اور اسے جاری رکھنا حرام ہے اور اسی طرح مسلمان عورت کا کافر سے ازسرِنو نکاح کرنا یا پہلے سے موجود نکاح قائم رکھنا حرام ہے۔

وَاِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ اِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ فَاٰتُوا
الَّذِيْنَ ذَهَبَتْ اَزْوَاجُهُمْ مِّثْلَ مَآ اَنْفَقُوْا ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ
اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ
عَلٰٓى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْـًٔا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا
يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ
اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ
وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسُوْا مِنَ
الْاٰخِرَةِ كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ﴿۱۳﴾ ع

سُوْرَةُ الصَّفِّ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱﴾
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۲﴾ كَبُرَ مَقْتًا
عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ
يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ﴿۴﴾

⑪ اگر بالفرض تمھاری کوئی بیوی مرتد ہوکر کافروں سے جا ملے اور تم کافروں سے اس کا مہر طلب کرو اور وہ نہ دیں، پھر تمھیں کافروں سے مالِ غنیمت ملے تو ان خاوندوں کو ان کے خرچ کیے ہوئے مہر کے برابر دے دو جن کی بیویاں مرتد ہوکر چلی گئی ہیں اور اس اللہ سے ڈرو جس پر تم ایمان رکھتے ہو، اس طرح کہ اس کے حکم مانو اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچو۔

⑫ اے نبی (ﷺ)! جب مومن عورتیں آپ سے بیعت کرنے آئیں، جیسا کہ فتح مکہ کے موقع پر ہوا، کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گی بلکہ صرف اسی کی عبادت کریں گی، چوری نہیں کریں گی، بدکاری نہیں کریں گی اور نہ اہلِ جاہلیت کی روش پر چلتے ہوئے اپنی اولاد کو قتل کریں گی، بدکاری کے ذریعے سے ہونے والی اپنی اولاد اپنے خاوندوں سے نہیں ملائیں گی اور کسی نیک کام میں آپ کی حکم عدولی نہیں کریں گی جیسے آپ نے نوحہ کرنے، سر کے بال مونڈنے اور گریبان چاک کرنے سے منع کیا، تو ایسی عورتوں سے آپ بیعت لے لیا کریں۔ جب وہ آپ سے بیعت کرلیں تو اس کے بعد آپ اللہ تعالیٰ سے ان کے گناہوں کی بخشش کی دعا کریں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کو بے حد بخشنے والا اور ان پر نہایت رحم کرنے والا ہے۔

جب سورت کی ابتدا اللہ کے دشمنوں کے ساتھ دوستی کے خطرات سے آگاہ کرنے سے ہوئی تو اس کے اختتام پر بھی بطور تاکید اسی بات سے ڈرایا گیا، چنانچہ باری تعالیٰ نے فرمایا:

⑬ اے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اس کی شریعت کے مطابق عمل کرنے والو! تم ان لوگوں سے دوستی نہ کرو جن پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوا اور جو آخرت پر یقین نہیں رکھتے بلکہ وہ دوبارہ اٹھائے جانے کا انکار کرنے کی وجہ سے اس سے مایوس ہیں جس طرح وہ اپنے مُردوں کے دوبارہ اپنی طرف لوٹ کر آنے سے مایوس ہیں۔

سورۃ الصّف مدنی ہے

سورت کے بعض مقاصد: اہلِ ایمان کو اللہ کے دین کی مدد پر ابھارنا۔

تفسیر: ① آسمانوں اور زمین کی ساری چیزیں اللہ تعالیٰ کو ہر اس عیب سے پاک اور منزہ قرار دیتی ہیں جو اس کی شان کے لائق نہیں اور وہ سب پر ایسا غالب ہے کہ کوئی اس پر غالب نہیں آسکتا۔ وہ اپنی تخلیق وتقدیر اور شریعت سازی میں کمال حکمت والا ہے۔

② اے اللہ پر ایمان لانے والو! تم کیوں کہتے ہو کہ ہم نے فلاں کام کیا، حالانکہ حقیقت میں تم نے وہ نہیں کیا ہوتا؟! جیسے تم میں سے کسی کا کہنا کہ میں نے اپنی تلوار سے لڑائی کی اور دشمن کو مارا، حالانکہ اس نے اپنی تلوار کے ساتھ لڑائی کی ہوتی ہے نہ مارا ہوتا ہے۔

③ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ نہایت قابلِ نفرت بات ہے کہ تم وہ کہو جو تم کرتے نہیں، لہٰذا مومن کو یہی زیب دیتا ہے کہ وہ اللہ کے ساتھ سچا ہو۔ اس کا فعل اس کے قول کی تصدیق کرے، یعنی اس کا عمل اس کے قول کے مطابق ہو۔

④ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان مومنوں سے محبت کرتا ہے جو اس کی رضا کی خاطر اس کی راہ میں ایک دوسرے کے شانہ بشانہ صفیں باندھ کر قتال کرتے ہیں گویا کہ وہ ایک مضبوط اور مربوط عمارت ہیں۔

فوائد: ❀ دین کی بات سننے اور اطاعت کرنے اور پرہیزگاری اختیار کرنے پر حاکمِ وقت کی بیعت کرنا مستحب ہے۔

❀ افعال میں سچائی اور قول وفعل میں مطابقت واجب ہے۔

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِيْ وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّيْ
رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ ۭ فَلَمَّا زَاغُوْٓا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي
الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝۵ وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اِنِّيْ
رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًۢا
بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ۭ فَلَمَّا جَاۗءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا
هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۶ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَي اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُوَ
يُدْعٰٓى اِلَى الْاِسْلَامِ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝۷ يُرِيْدُوْنَ
لِيُطْفِـــُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝۸
هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَي الدِّيْنِ
كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝۹ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰي تِجَارَةٍ
تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝۱۰ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
تَعْلَمُوْنَ ۝۱۱ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝۱۲
وَاُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا ۭ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۱۳

ع 1 6 9

جب اللہ تعالیٰ نے لڑائی کا ذکر کیا اور اپنی راہ میں سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح صف بستہ لڑنے والے مومنوں کی تعریف کی تو ساتھ ہی موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کی قوموں کا ذکر کیا جو اپنے رسولوں کی مخالفت پر قائم رہیں اور اس کا مقصد ایمان والوں کو اپنے نبی ﷺ کی مخالفت سے خبردار کرنا تھا، چنانچہ فرمایا:

5 اے رسول (ﷺ)! یاد کریں جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا: اے میری قوم! تم میرے حکم کی مخالفت کر کے مجھے کیوں تکلیف دیتے ہو، حالانکہ تم جانتے ہو کہ میں تمھاری طرف اللہ کا رسول بن کر آیا ہوں؟! پھر جب وہ اس حق سے پھر گئے اور اس سے منہ موڑ لیا جو کہ موسیٰ علیہ السلام ان کے پاس لائے تھے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو حق اور ثابت قدمی سے محروم کر دیا۔ اللہ اس قوم کو حق قبول کرنے کی توفیق نہیں دیتا جو اس کی اطاعت سے نکلنے والی ہو۔ 6 اے رسول (ﷺ)! وہ وقت یاد کریں جب عیسیٰ ابنِ مریم علیہما السلام نے کہا: اے بنی اسرائیل! بلاشبہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے تمھاری طرف اس تورات کی تصدیق کرنے کے لیے بھیجا ہے جو مجھ سے پہلے نازل ہوئی۔ میں رسولوں میں سے کوئی انوکھا نہیں ہوں۔ میں ایسے رسول کی خوشخبری دینے والا ہوں جو میرے بعد آئیں گے جن کا نام احمد ہوگا، پھر جب عیسیٰ علیہ السلام ان کے پاس اپنی سچائی کے دلائل لا چکے تو انھوں نے کہا: یہ تو کھلا جادو ہے، اس لیے ہم اس کی پیروی نہیں کریں گے۔ 7 اس شخص سے زیادہ ظالم کوئی نہیں جس نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھا کہ اس کے ساجھی بنا دیے جن کی وہ اللہ کو چھوڑ کر عبادت کرتا ہے، حالانکہ اسے اللہ کی خالص توحید والے دین اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ان کی رشد و ہدایت کی توفیق نہیں دیتا جو شرک اور نافرمانیوں میں لگ کر خود پر ظلم کرنے والے ہوتے ہیں۔

8 یہ جھٹلانے والے چاہتے ہیں کہ اپنے مونہوں سے نکلنے والی فاسد باتوں کے ذریعے سے اور حق کو بگاڑ کر پیش کر کے اللہ کے نور کو بجھا دیں مگر اللہ تعالیٰ ان کی ناکوں کے خاک آلود ہونے کے باوجود اپنے نور کو مکمل کرنے والا ہے، اس طرح کہ وہ اپنے دین کو زمین کے مشرقوں اور مغربوں میں نمایاں کرے گا اور اپنا کلمہ بلند کرے گا۔ 9 اللہ تعالیٰ ہی نے اپنے رسول محمد ﷺ کو دینِ اسلام دے کر بھیجا جو رشد و ہدایت اور خیر اور بھلائی کی طرف رہنمائی کرنے والا دین ہے، نفع بخش علم اور عمل صالح پر مشتمل دین ہے، تاکہ مشرکوں کی ناک خاک آلود کر کے اسے تمام دینوں پر غالب کرے جو زمین میں اس دین کے غلبے کو ناپسند کرتے ہیں۔ 10 اے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اس کی شریعت پر عمل کرنے والو! کیا میں تمھاری راہنمائی ایسی نفع بخش تجارت کی طرف کروں جو تمھیں دردناک عذاب سے نجات دے؟ 11 وہ نفع بخش تجارت یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لاؤ اور اس پاک رب کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے اپنے مال خرچ کر کے اور اپنی جانیں قربان کر کے اس کی راہ میں جہاد کرو۔ یہ مذکورہ عمل تمھارے لیے بہتر ہے، اگر تم جانتے ہو تو اس کی طرف جلدی کرو۔ 12 اس تجارت کا نفع یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تمھارے لیے تمھارے گناہ بخش دے گا اور تمھیں ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے محلات اور درختوں کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں اور تمھیں ہمیشہ رہنے والی جنتوں کے ایسے صاف ستھرے گھروں میں داخل کرے گا جہاں سے کبھی نکلنا نہیں ہوگا۔ یہ مذکورہ جزا اور بدلہ ہی ایسی عظیم کامیابی ہے جس کا مقابلہ کوئی کامیابی نہیں کر سکتی۔ 13 اور اس تجارت کا ایک دوسرا فائدہ جسے تم پسند کرتے ہو، وہ جلد دنیا میں حاصل ہونے والا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمھارے دشمن کے خلاف تمھاری مدد کرے گا اور عنقریب تمھیں فتح عطا کرے گا، یعنی فتحِ مکہ وغیرہ۔ اے رسول (ﷺ)! مومنوں کو دنیا میں مدد کی اور آخرت میں جنت کی صورت میں کامیابی کی خوشخبری دے دیں۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ نے بندے کے لیے خیر و شر کا راستہ واضح کر دیا ہے، اس کے باوجود اگر کوئی شخص گمراہی اور کجی کے راستے کا انتخاب کرے اور اللہ کے حضور توبہ نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے سزا کے طور پر مزید گمراہ اور ٹیڑھا کر دیتا ہے۔ ❀ پہلی نبوتوں میں ہمارے نبی ﷺ کے متعلق بشارتیں اور خوشخبریاں آپ کی نبوت کی سچائی کی دلیل ہیں۔ ❀ دین کو غلبہ و قوت عطا کرنا اللہ تعالیٰ کا دستور ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا جنت میں داخل ہونے کا سبب ہے۔ ❀ کبھی اللہ تعالیٰ مومن کو جلد دنیا میں جزا دے دیتا ہے اور کبھی اس کی جزا آخرت کے لیے ذخیرہ کر لیتا ہے لیکن وہ پاک رب اسے ضائع نہیں کرتا۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ
لِلْحَوَارِيّٖنَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ
اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَكَفَرَتْ طَّآئِفَةٌ ۚ
فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰى عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِيْنَ ﴿۱۴﴾ ع

ع 2 5 10

سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ
الْحَكِيْمِ ﴿۱﴾ هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ
وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۗ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ
مُّبِيْنٍ ﴿۲﴾ وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۳﴾ ذٰلِكَ
فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۴﴾ مَثَلُ
الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ؕ
بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ
الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵﴾ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْٓا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَآءُ لِلّٰهِ
مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۶﴾

⑭ اے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اس کی شریعت پر عمل کرنے والو! اللہ تعالیٰ کے اس دین کی مدد کر کے جو تمھارے رسول ﷺ تمھارے پاس لائے ہیں، اللہ کی مدد کرنے والے بن جاؤ جس طرح حواریوں نے اس وقت مدد کی جب عیسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا: کون اللہ کی راہ میں میری مدد کرے گا؟ تو انھوں نے فوراً جواب دیا: ہم اللہ کے مددگار ہیں، پھر بنی اسرائیل میں سے ایک گروہ عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لایا اور دوسرے گروہ نے ان کا انکار کیا، چنانچہ ہم نے عیسیٰ علیہ السلام کے منکروں کے خلاف ان لوگوں کی مدد کی جو ان پر ایمان لائے تو وہ ان پر غالب آ گئے۔

سورۃ الجمعہ مدنی ہے

سورت کے بعض مقاصد: اللہ تعالیٰ کا رسولِ اکرم ﷺ کے ذریعے سے اس امت پر احسان کرنا اور اسے فضیلت و برتری عطا فرمانا، نیز جمعہ کے دن کی فضیلت کا بیان۔

تفسیر: ① آسمانوں اور زمین کی تمام مخلوقات اللہ تعالیٰ کو ہر نقص و عیب والی ان صفات سے پاک قرار دیتی ہیں جو اس کی شان کے لائق نہیں۔ ساری سلطنت کا وہی یکتا اور اکیلا بادشاہ ہے جو ہر عیب سے پاک ہے۔ سب پر ایسا غالب ہے کہ کوئی اس پر غالب نہیں آ سکتا۔ اپنی تخلیق، شریعت سازی اور تقدیر میں کمال حکمت والا ہے۔

② وہی ہے جس نے ان عربوں میں جو پڑھ سکتے تھے نہ لکھ سکتے تھے، انھی کی جنس سے ایک عظیم رسول ﷺ بھیجے جو ان کے سامنے ان آیتوں کی تلاوت کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ان پر نازل کیں اور وہ انھیں کفر اور برے اخلاق سے پاک صاف کرتے ہیں۔ انھیں قرآن کی تعلیم دیتے اور سنت سکھاتے ہیں اور بلاشبہ آپ ﷺ کے ان کی طرف بھیجے جانے سے پہلے وہ لوگ حق سے صاف بھٹکے ہوئے تھے، اس طرح کہ وہ بتوں کی عبادت کرتے، خون بہاتے اور رشتہ داریاں توڑتے تھے۔

③ اللہ تعالیٰ نے یہ رسول ﷺ عرب قوم اور ان کے علاوہ دیگر لوگوں کی طرف بھی بھیجے ہیں جو ابھی تک نہیں آئے اور عنقریب آئیں گے اور وہ سب پر ایسا غالب ہے کہ اس پر کوئی غالب نہیں آ سکتا جو اپنی تخلیق و شریعت سازی اور تقدیر میں کمال حکمت والا ہے۔

④ یہ مذکورہ امر، یعنی رسول ﷺ کا عرب اور دیگر لوگوں کی طرف بھیجا جانا، اللہ تعالیٰ کا فضل ہے، وہ جسے چاہے دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ عظیم احسان کرنے والا ہے۔ اس کے احسان عظیم میں سے اس امت کے رسول ﷺ کو پوری انسانیت کی طرف بھیجنا بھی ہے۔

جب اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم ﷺ کی بعثت اور نزولِ قرآن کی صورت میں اپنے احسان کا ذکر کیا تو ساتھ ہی موسیٰ علیہ السلام کے بعض ایسے پیروکاروں کا ذکر کر دیا جنھوں نے تورات میں موجود احکام پر عمل کرنے سے منہ پھیرا اور اس کا مقصد اس امت کو ان کے نقش قدم پر چلنے سے روکنا تھا، چنانچہ فرمایا:

⑤ جن یہودیوں کو تورات کے احکام کا پابند کیا گیا تھا، پھر انھوں نے ان حکموں کو نظر انداز کر دیا جن کو بجالانے کے وہ پابند تھے، ان کی مثال اس گدھے کی طرح ہے جو بہت زیادہ کتابیں اٹھائے ہوئے ہو۔ وہ نہیں جانتا کہ اس پر کیا لدا ہے، کتابیں ہیں یا کوئی اور چیز؟ نہایت بری مثال ہے ان لوگوں کی جنھوں نے اللہ کی آیتوں کو جھٹلایا۔ اور اللہ تعالیٰ ظالم قوم کو حق تک رسائی کی توفیق نہیں دیتا۔

⑥ اے رسول (ﷺ)! آپ کہہ دیں: تورات میں تحریف اور ردوبدل کے بعد بھی یہودیت پر قائم رہنے والو! اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ تم اللہ کے پیارے ہو اور باقی لوگوں کو چھوڑ کر اس نے تمھیں دوستی کا شرف بخشا ہے تو پھر تم موت کی تمنا کرو تاکہ جو عزت اللہ تعالیٰ نے تمھارے خیال کے مطابق تمھارے لیے خاص کی ہے، وہ تمھیں دے۔ اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو کہ باقی لوگوں کو چھوڑ کر صرف تم اللہ کے دوست ہو تو ایسا کرو۔

فوائد: ❀ نبیٔ اکرم ﷺ کا تمام انسانیت بالخصوص عربوں پر بہت بڑا احسان ہے جبکہ وہ سب جاہلیت اور گمراہی میں ڈوبے ہوئے تھے۔ ❀ ہدایت صرف اکیلے اللہ کے فضل و احسان سے ملتی ہے، اسی سے مانگنی چاہیے اور اسی کی اطاعت کے ذریعے سے حاصل کرنی چاہیے۔ ❀ یہود کے اس دعوے کو جھٹلایا گیا کہ وہ اللہ کے دوست ہیں، اس طرح کہ انھیں چیلنج دیا گیا کہ اگر وہ اپنے دعوے میں سچے ہیں تو مرنے کی آرزو کریں کیونکہ دوست تو اپنے دوست کی ملاقات کا شوق رکھتا ہے۔

وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗۤ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝٧
قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ
اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝٨ ع ۱ ۸ ۱۱ يٰۤاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى
ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝٩ فَاِذَا
قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ
وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝١٠ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا
ِ انْفَضُّوْۤا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا ؕ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ
وَمِنَ التِّجَارَةِ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝١١ ع ۲ ۳ ۱۲

سُوْرَةُ الْمُنٰفِقُوْنَ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ
اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ۝١ ۚ اِتَّخَذُوْۤا
اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝٢
ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝٣

(7) وہ کبھی موت کی خواہش نہیں کریں گے بلکہ اپنے کفر، گناہوں، ظلم اور تورات میں تحریف وتبدیلی کی وجہ سے ہمیشہ اس دنیا میں رہنے کی تمنا کریں گے اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو خوب جاننے والا ہے، اس سے ان کا کوئی عمل چھپا ہوا نہیں اور وہ ضرور انھیں ان کی جزا وسزا دے گا۔

(8) اے رسول (ﷺ)! ان یہودیوں سے کہہ دیں: بلاشبہ وہ موت جس سے تم دور بھاگتے ہو، جلد یا بدیر ہر صورت میں تم اس سے دوچار ہونے والے ہو، پھر قیامت کے دن تم اللہ کی طرف لوٹائے جاؤ گے جو چھپے اور ظاہر کو جاننے والا ہے۔ ان دونوں میں سے کوئی چیز اس سے چھپی ہوئی نہیں اور وہ تمھیں ہر اس عمل کی خبر دے گا جو تم دنیا میں کرتے تھے اور اس کی جزا بھی دے گا۔

(9) اے اللہ پر ایمان لانے اور اس کی شریعت پر عمل کرنے والو! جب مؤذن جمعہ کے دن خطیب کے منبر پر بیٹھنے کے بعد نماز کے لیے اذان دے تو خطبے اور نماز میں حاضر ہونے کے لیے مسجدوں کی طرف دوڑو اور خرید وفروخت چھوڑ دو تاکہ تم اس میں مشغول رہ کر اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے محروم نہ رہو۔ اے ایمان والو! یہ جلد از جلد نماز کی طرف آنے اور جمعے کی نماز کے لیے اذان کے بعد خرید وفروخت چھوڑ دینے کا جو حکم دیا جا رہا ہے، یہ تمھارے لیے بہت بہتر ہے اگر تمھیں اس کا علم ہو، لہٰذا اللہ تعالیٰ نے تمھیں جو حکم دیا ہے، اس پر عمل کرو۔

(10) پھر جب تم جمعے کی نماز سے فارغ ہو جاؤ تو رزقِ حلال کی تلاش اور اپنے کام کاج کے سلسلے میں زمین میں پھیل جاؤ اور حلال کمائی اور جائز منافع کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو اور رزق کی تلاش کے دوران میں کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔ تمھاری تلاشِ رزق تمھیں اللہ کا ذکر بھلا نہ دے تاکہ اس کامیابی کو پا سکو جو تمھیں پسند ہے اور جس آخرت کی پکڑ کا تمھیں ڈر رہتا ہے، اس سے نجات پاؤ۔

(11) اے رسول (ﷺ)! بعض مسلمان جب کوئی سودا یا کھیل تماشا دیکھتے ہیں تو منتشر ہو کر اس کی طرف دوڑ جاتے ہیں اور آپ کو منبر پر کھڑا چھوڑ جاتے ہیں۔ اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں جو نیک اعمال کی جزا ہے، وہ اس تجارت اور کھیل کود سے بہت بہتر ہے جس کی طرف تم نکلے تھے اور اللہ تعالیٰ بہترین رزق دینے والا ہے۔

سورۃ المنافقون مدنی ہے

سورت کے بعض مقاصد: منافقوں کی حقیقت اور ان سے خبردار رہنے کا بیان۔

تفسیر: (1) اے رسول (ﷺ)! جب آپ کی مجلس میں منافق حاضر ہوتے ہیں جو اسلام کا اظہار کرتے اور دل میں کفر چھپاتے ہیں تو وہ کہتے ہیں: ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ یقیناً اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ بلاشبہ آپ واقعی اس کے سچے رسول ہیں جبکہ اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافق اپنے اس دعوے میں سو فیصد جھوٹے ہیں کہ وہ دل کی گہرائی سے آپ کے رسول ہونے کی گواہی دیتے ہیں۔

(2) وہ اپنے ایمان کا دعویٰ ثابت کرنے کے لیے جو قسمیں کھاتے ہیں، ان قسموں کو انھوں نے قتل اور قید سے بچنے کے لیے آڑ اور ڈھال بنایا ہوا ہے۔ وہ شکوک وشبہات اور غلط فہمیاں پھیلا کر لوگوں کو ایمان سے روکتے ہیں۔ بلاشبہ ان کا منافقانہ کردار اور جھوٹی قسمیں کھانا نہایت برا عمل ہے۔

(3) یہ اس لیے ہے کہ انھوں نے ایمان لانے میں منافقت اختیار کی ہے اور ایمان ان کے دلوں تک نہیں پہنچا۔ انھوں نے خفیہ طور پر اللہ کے ساتھ کفر کیا تو اس نے ان کے کفر کے باعث ان کے دلوں پر مہر لگا دی تو ان میں ایمان داخل نہ ہو سکا، چنانچہ وہ اس مہر لگنے کی وجہ سے ایسی کوئی بات سمجھ نہیں پاتے جس میں ان کی اصلاح اور ہدایت ہو۔

فوائد: ❀ جمعے کی اذان کے بعد جمعہ ادا کرنے کے لیے آنا فرض ہے اور سوائے کسی شرعی عذر کے دنیا کے کاموں میں مشغول رہنا حرام ہے۔

❀ منافقوں سے آگاہی کے لیے ایک سورت خاص کرنا، ان کے خطرات سے خبردار کرنے اور ان کے خفیہ معاملات سے آگاہ کرنے کے لیے ہے۔

وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ؕ وَاِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ؕ كَاَنَّهُمْ
خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ؕ يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ؕ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ؕ
قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۴﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ
اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۵﴾ سَوَآءٌ
عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ اِنَّ
اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۶﴾ هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا
عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ؕ وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ ﴿۷﴾ يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ
اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ؕ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ
وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۸﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ع 1 8 13
لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۹﴾ وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ
يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَاۤ اَخَّرْتَنِيْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ
قَرِيْبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۰﴾ وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ
نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۱﴾ ع 2 3 14

﴿4﴾ اے دیکھنے والے! جب تو انھیں دیکھے گا تو ان کی ہیئت اور شکل و صورت تجھے بھلی لگے گی کیونکہ وہ بڑے خوشحال اور نعمتوں میں ہیں اور اگر وہ بات کریں تو ان کی بلاغت کی وجہ سے تُو ان کی بات غور سے سنے گا۔ اے رسول (ﷺ)! وہ آپ کی مجلس میں ایسے بیٹھتے ہیں جیسے دیوار میں گاڑی ہوئی لکڑیاں ہوں۔ وہ کچھ سمجھتے ہیں نہ بات یاد رکھتے ہیں۔ وہ اپنے اندر موجود بزدلی کی وجہ سے سمجھتے ہیں کہ ہر آواز کا رخ ان کی طرف ہے۔ یہی اصل میں دشمن ہیں، لہٰذا اے رسول (ﷺ)! ان سے بچ کر رہیں کہ وہ آپ کا کوئی بھید کھول دیں یا آپ کے خلاف کوئی سازش کریں۔ اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو ان پر، وہ اتنے واضح دلائل اور روشن ثبوتوں کے باوجود ایمان سے کہاں پھرے جاتے ہیں؟! ﴿5﴾ جب ان منافقوں سے کہا جاتا ہے کہ تم سے جو کچھ ہوا ہے، آ کر اللہ کے رسول (ﷺ) سے اس کی معذرت کر لو، وہ تمھارے لیے اللہ تعالیٰ سے تمھارے گناہوں کی بخشش کی درخواست کریں گے تو ٹھٹھا اڑا کر اور حقارت سے اپنے سر موڑ لیتے ہیں۔ آپ انھیں دیکھیں گے کہ جو حکم انھیں دیا گیا، اس سے منہ پھیر لیتے ہیں اور حق قبول کرنے اور اس کے سامنے جھک جانے سے تکبر کرتے ہیں۔ ﴿6﴾ اے رسول ﷺ! آپ کا ان کے لیے گناہوں کی بخشش طلب کرنا اور ان کے لیے معافی نہ مانگنا برابر ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لیے ان کے گناہ ہرگز نہیں بخشے گا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنی اطاعت سے نکلنے والی اور اپنی نافرمانیوں پر اصرار کرنے والی قوم کو ہدایت کی توفیق نہیں دیتا۔ ﴿7﴾ یہی ہیں جو کہتے ہیں کہ جو فقراء اور مدینے کے آس پاس کے دیہاتی رسول اکرم ﷺ کے پاس ہیں، ان پر اپنے مال خرچ نہ کرو، تاکہ وہ آپ کو چھوڑ کر بکھر جائیں، حالانکہ آسمانوں اور زمین کے خزانے صرف اکیلے اللہ کے پاس ہیں، جنھیں وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے عطا فرما دیتا ہے، لیکن منافق یہ نہیں جانتے کہ رزق کے خزانے صرف اس پاک ذات کے ہاتھ میں ہیں۔

﴿8﴾ ان کا بڑا چودھری عبداللہ بن اُبی کہتا ہے کہ اگر ہم مدینے واپس گئے تو عزت والے ضرور ذلت والوں کو وہاں سے نکال دیں گے۔ عزت والوں سے مراد وہ خود کو اور اپنی قوم کو لے رہا تھا اور ذلت والوں سے اس کا اشارہ محمد رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کی طرف تھا حالانکہ عزت تو صرف اللہ تعالیٰ، اس کے رسول اور اہلِ ایمان کے لیے ہے، عبداللہ بن اُبی اور اس کے ساتھیوں کے لیے نہیں، لیکن منافق یہ نہیں جانتے کہ بلاشبہ عزت اللہ تعالیٰ، اس کے رسول اور ایمان والوں ہی کے لیے ہے۔

جب اللہ تعالیٰ نے منافقوں کی خواہش کا ذکر کیا کہ وہ چاہتے ہیں کہ لوگ اللہ کی راہ میں خرچ نہ کریں اور ان کا مقصد یہ ہے کہ اس طرح (نادار) لوگ اللہ کے دین سے دور رہیں گے تو اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو بخل سے ڈرایا اور انھیں اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا حکم دیا، چنانچہ فرمایا:

﴿9﴾ اے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اس کی شریعت پر عمل کرنے والو! تمھارے مال اور تمھاری اولادیں تمھیں نماز اور اسلام کے دیگر فرائض سے غافل نہ کر دیں۔ جسے اس کے مال اور اولاد نے ان فرائض و واجبات سے غافل کر دیا جو اللہ تعالیٰ نے نماز وغیرہ کی صورت میں اس پر ضروری قرار دیے ہیں تو یہی لوگ صحیح معنوں میں نقصان اٹھانے والے ہیں جنھوں نے اپنے آپ کو اور اپنے اہل خانہ کو قیامت کے دن نقصان میں ڈال لیا۔

﴿10﴾ ان مالوں میں سے خرچ کرو جو اللہ تعالیٰ نے تمھیں بطور رزق دیے ہیں، اس سے پہلے کہ تم میں سے کسی کو موت آ جائے، پھر وہ اپنے رب سے کہے: اے میرے رب! تو مجھے تھوڑی دیر کی مہلت کیوں نہیں دیتا کہ میں اپنا مال اللہ کی راہ میں صدقہ کروں اور اللہ کے نیک بندوں میں سے ہو جاؤں جن کے عمل نیک ہوتے ہیں۔

﴿11﴾ جب کسی انسان کا مقررہ وقت آ جاتا ہے اور اس کی عمر ختم ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ہرگز مہلت نہیں دیتا۔ اللہ تعالیٰ اس سے پوری طرح باخبر ہے جو عمل تم کرتے ہو۔ تمھارے اعمال میں سے کچھ بھی اس سے چھپا ہوا نہیں اور وہ ضرور تمھیں ان کی جزا دے گا۔ اگر عمل اچھے ہوئے تو جزا بھی اچھی اور اگر عمل برے ہوئے تو جزا بھی بری۔

فوائد: ❀ اصل اعتبار باطن کی اصلاح کا ہے، صرف ظاہری جمال اور خوبصورت گفتگو کا کوئی اعتبار نہیں۔ ❀ نصیحت سے منہ پھیرنا اور تکبر کرنا منافقوں کا طرزِ عمل ہے۔ ❀ دین کے دشمنوں کا ایک ہتھیار یہ ہے کہ وہ مسلمانوں پر معاشی پابندیاں عائد کرتے ہیں۔ ❀ مال و دولت اور اولاد اگر اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل کرے تو نہایت خطرناک ہے۔

سُوْرَةُ التَّغَابُنِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ
الْحَمْدُ ۖ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝١ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ
فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝٢
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۚ
وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝٣ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ
مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝٤
اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ فَذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ
وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝٥ ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ
بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالُوْٓا اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا ۡ فَكَفَرُوْا وَتَوَلَّوْا وَّاسْتَغْنَى
اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝٦ زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ
يُّبْعَثُوْا ۭ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا
عَمِلْتُمْ ۭ وَذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝٧ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ
وَالنُّوْرِ الَّذِيْٓ اَنْزَلْنَا ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝٨

سورۃ التغابن مدنی ہے

سورت کے بعض مقاصد: اس چیز سے خبردار کرنا جس کی وجہ سے قیامت کے دن نقصان اور ندامت وشرمندگی لاحق ہوگی۔

تفسیر: ① آسمانوں کی ہر چیز اور زمین کی تمام مخلوقات اللہ تعالیٰ کو نقص والی ہر بات سے پاک اور صاف قرار دیتی ہیں جو اس کی شان کے لائق نہیں۔ صرف اسی کی بادشاہی ہے۔ اس کے سوا کوئی بادشاہ نہیں۔ اچھی تعریف کا حقدار بھی وہی ہے اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے، اسے کوئی چیز بے بس نہیں کرسکتی۔

② اے لوگو! وہی ہے جس نے تمھیں پیدا کیا، پھر تم میں سے کچھ اس کے منکر ہوگئے اور ان کا ٹھکانا آگ ہے۔ تم میں سے کچھ اس پر ایمان لائے اور ان کا ٹھکانا جنت ہے۔ اللہ تعالیٰ خوب دیکھتا ہے جو عمل تم کرتے ہو، اس سے تمھارے اعمال میں سے کچھ بھی چھپا ہوا نہیں اور وہ ضرور تمھیں ان اعمال کی جزا وسزا دے گا۔

③ اس نے آسمانوں اور زمین کو بامقصد پیدا کیا اور انھیں بے مقصد تخلیق نہیں کیا۔ اے لوگو! اس نے تمھاری صورتیں بنائیں تو اپنے فضل و احسان سے تمھیں نہایت خوبصورت بنایا اور اگر اللہ چاہتا تو تمھیں بدصورت بنا دیتا۔ قیامت کے دن تمھیں صرف اسی کی طرف لوٹنا ہے، پھر وہ تمھیں تمھارے اعمال کی جزا دے گا۔ اگر عمل اچھے ہوئے تو جزا بھی اچھی اور اگر عمل برے ہوئے تو جزا بھی بری۔

④ وہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور اسے بھی جانتا ہے جو کچھ زمین میں ہے۔ جو اعمال تم چھپاتے ہو، وہ بھی اس کے علم میں ہیں اور جو ظاہر کرتے ہو، انھیں بھی جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ سینوں میں چھپے ہر خیر یا شر کو بھی جانتا ہے۔ اس میں سے کوئی چیز اس سے چھپی ہوئی نہیں۔

⑤ اے مشرکو! کیا تمھارے پاس ان جھٹلانے والی امتوں کی خبریں نہیں آئیں جو تم سے پہلے تھیں، جیسے قومِ نوح، قوم عاد اور ثمود وغیرہ، ان سب نے اپنے کفر کی سزا دنیا ہی میں پالی اور ان کے لیے آخرت میں بھی دردناک عذاب ہے؟! کیوں نہیں، یقیناً تمھارے پاس ان کی خبریں آچکی ہیں، لہٰذا ان کے انجام سے عبرت پکڑو اور اللہ کے حضور توبہ کرو اس سے پہلے کہ تم پر بھی ویسا عذاب آجائے جیسا ان پر آیا تھا۔

⑥ یہ عذاب جو ان پر آیا، صرف اس وجہ سے آیا کہ ان کے پاس اللہ کی طرف سے ان کے رسول روشن دلائل اور واضح معجزات لے کر آئے تو انھوں نے کسی بشر کے رسول ہونے کا انکار کرتے ہوئے کہا: کیا بشر حق کی طرف ہماری راہنمائی کریں گے؟! چنانچہ انھوں نے کفر کیا اور ان پر ایمان لانے سے منہ موڑ لیا تو انھوں نے اللہ تعالیٰ کا کچھ نہ بگاڑا۔ اللہ تعالیٰ تو ان کے ایمان اور اطاعت سے بے نیاز ہے کیونکہ ان کی اطاعت اس کی کسی چیز میں اضافہ نہیں کرسکتی۔ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے، اسے اپنے بندوں کی محتاجی نہیں۔ وہ اپنے اقوال وافعال میں تعریف کیا گیا ہے۔

⑦ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرنے والوں نے گمان کرلیا کہ اللہ تعالیٰ ان کی موت کے بعد انھیں زندہ کرکے نہیں اٹھائے گا۔ اے رسول (ﷺ)! قبروں سے دوبارہ اٹھائے جانے کے ان منکروں سے کہہ دیں: کیوں نہیں، میرے رب کی قسم! تمھیں قیامت کے دن ضرور اٹھایا جائے گا، پھر تمھیں ان اعمال کی ضرور خبر دی جائے گی جو تم دنیا میں کرتے رہے۔ یہ دوبارہ اٹھانا اللہ تعالیٰ کے لیے نہایت آسان ہے۔ یقیناً اس نے تمھیں پہلی بار پیدا کیا اور وہ اس بات پر بھی قادر ہے کہ تمھیں تمھارے مرنے کے بعد حساب کتاب اور جزا وسزا کے لیے قبروں سے زندہ کرکے اٹھائے۔

⑧ لہٰذا اے لوگو! اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ، اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس قرآن پر ایمان لاؤ جو ہم نے اپنے رسول پر نازل کیا۔ اللہ تعالیٰ ان اعمال سے پوری طرح باخبر ہے جو تم کرتے ہو۔ تمھارے اعمال میں سے کوئی چیز اس سے چھپی نہیں اور وہ ضرور تمھیں ان کی جزا وسزا دے گا۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ کی قضا وقدر سے لوگ دو حصوں میں تقسیم ہیں: بدنصیب اور خوش نصیب۔

❀ نیک عمل کرنے میں مددگار امور میں یہ بات بھی شامل ہے کہ انسان قیامت کے دن لوگوں کے خسارے اور نقصان کو ذہن نشین رکھے۔

يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ۭ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ
وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ وَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ
وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ
يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ
اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰي رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝
اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ وَعَلَي اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْٓا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ
وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ اِنَّمَآ
اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۭ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ فَاتَّقُوا
اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ۭ
وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ اِنْ
تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ
شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

التغابن | ع 1 10 15 | ع 2 8 16

⑨ اے رسول (ﷺ)! اس دن کو یاد کریں جس روز اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمھیں جمع کرے گا تاکہ تمھیں تمھارے اعمال کی جزا دے۔ وہ دن ہے جس میں کافروں کا خسارہ اور نقصان ظاہر ہو جائے گا، اس طرح کہ ایمان والے جنت میں ان جگہوں کے وارث بن جائیں گے جو دوزخیوں کے لیے بنائی گئی تھیں (اگر وہ نیک اعمال کرتے) اور دوزخ والے آگ میں ان جگہوں کو سنبھال لیں گے جو جنتیوں کے لیے تیار کی گئی تھیں (اگر وہ دوزخیوں والے اعمال کرتے۔) جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور نیک عمل کرے تو اللہ تعالیٰ اس سے اس کی برائیاں ختم کر دے گا اور اسے ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے محلات اور درختوں کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں، جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ انھیں وہاں سے نکالا جائے گا نہ ان کی نعمتوں کا سلسلہ ٹوٹے گا۔ یہ جو کچھ وہ پائیں گے، یہی عظیم کامیابی ہے جس کا مقابلہ دوسری کوئی کامیابی نہیں کر سکتی۔ ⑩ جن لوگوں نے اللہ کے ساتھ کفر کیا اور ہماری ان آیتوں کو جھٹلایا جو ہم نے اپنے رسول ﷺ پر نازل کیں، وہی لوگ دوزخی ہیں جو ہمیشہ اس میں رہیں گے اور ان کا ٹھکانا نہایت برا ہے۔ ⑪ اللہ تعالیٰ کی قضا و قدر کے بغیر کسی انسان کو اس کی جان، مال اور اولاد کے حوالے سے کوئی مصیبت نہیں آ سکتی۔ جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کی قضا و قدر پر ایمان رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو اپنے احکام تسلیم کرنے اور اپنے فیصلوں پر راضی رہنے کی توفیق دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے، اس سے کوئی چیز چھپی نہیں۔ ⑫ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول ﷺ کی بات مانو۔ اگر تم نے اس سے منہ پھیرا جو اس کا رسول تمھارے پاس لایا ہے تو اس منہ پھیرنے کا گناہ بھی تمھیں ہی ہوگا۔ ہمارے رسول ﷺ کے ذمے تو صرف وہ حکم پہنچانا ہے جس کے پہنچانے کا ہم نے اسے حکم دیا ہے اور وہ اس نے تمھیں پہنچا دیا ہے۔ ⑬ اللہ تعالیٰ ہی معبود برحق ہے۔ اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔ اہلِ ایمان کو اپنے تمام معاملات میں صرف اللہ تعالیٰ پر بھروسا اور اعتماد کرنا چاہیے۔ ⑭ اے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اس کی شریعت پر عمل کرنے والو! بلاشبہ تمھاری بیویوں اور اولاد میں سے بعض تمھارے دشمن ہیں کیونکہ وہ تمھیں اللہ کے ذکر اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے غافل اور سست کر دیتے ہیں، لہٰذا ان سے ہوشیار رہنا، کہیں وہ تم پر اثر انداز نہ ہوں۔ اگر تم ان کی کوتاہیوں سے درگزر کرو اور ان پر زیادہ توجہ نہ دو اور ان سے چشم پوشی کرو تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمھارے لیے تمھارے گناہ معاف کر دے گا اور تم پر رحم کرے گا۔ جس طرح کا عمل ہو، اس کی جزا بھی ویسی ہی ہوتی ہے۔ ⑮ تمھارے مال اور تمھاری اولاد تو سراسر تمھاری آزمائش اور امتحان کے لیے ہیں، اس لیے کبھی وہ تمھیں حرام کمانے پر اکساتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت چھوڑنے پر مجبور کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے پاس اس شخص کے لیے عظیم ثواب ہے جس نے اس کی اطاعت کو اولاد کی اطاعت اور مال میں مشغول رہنے پر ترجیح دی اور یہ عظیم جزا اور ثواب اسے جنت کی صورت میں ملے گا۔ ⑯ لہٰذا جس حد تک اللہ کی اطاعت ممکن اور تمھارے بس میں ہو، اس کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچ کر اس سے ڈرو اور بات سنو، نیز اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور جو مال اللہ تعالیٰ نے تمھیں عطا کیے ہیں، انھیں خیر کے کاموں میں خرچ کرو۔ جنھیں اللہ تعالیٰ اپنے نفس کے لالچ سے محفوظ رکھے، وہی لوگ اپنا مطلوب پانے میں کامیاب ہونے والے ہیں اور جس چیز سے وہ ڈرتے ہیں، اس سے نجات پانے والے ہیں۔ ⑰ اگر تم اللہ تعالیٰ کو قرضِ حسنہ دو، اس طرح کہ اپنے کچھ مال اس کی راہ میں خرچ کرو تو وہ تمھارے لیے اجر بڑھاتا جائے گا، کہ ایک نیکی کا اجر دس گنا سے سات سو گنا تک بلکہ اس سے بھی کئی گنا بڑھا دے گا اور تمھارے لیے تمھارے گناہوں سے درگزر فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ بہت قدردان ہے جو تھوڑے عمل پر بہت زیادہ اجر دیتا ہے۔ ایسا نرم دل اور حوصلے والا ہے جو جلد سزا نہیں دیتا۔ ⑱ اللہ پاک ہر چھپی چیز کو جانتا ہے اور ہر ظاہر کا جاننے والا ہے۔ ان میں سے کوئی چیز اس سے چھپی ہوئی نہیں۔ وہ سب پر ایسا غالب ہے کہ اس پر کوئی غالب نہیں آ سکتا، اپنی تخلیق، شریعت سازی اور تقدیر میں کمال حکمت والا ہے۔

فوائد: ❀ رسولوں کی ذمے داری اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانا ہے اور جہاں تک ہدایت کا تعلق ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ ❀ تقدیر پر ایمان سے اطمینان و سکون اور ہدایت نصیب ہوتی ہے۔ ❀ انسان کو انھی چیزوں کا پابند بنایا گیا ہے جو اس کے دائرۂ اختیار میں ہیں۔ ❀ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے والے کے لیے کئی گنا ثواب ہے۔

سُوْرَةُ الطَّلَاقِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اثْنَتَا عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا
الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ
اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۭ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يَّتَعَدَّ
حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ۭ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ
اَمْرًا ۝۱ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ
بِمَعْرُوْفٍ وَّاَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَاَقِيْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ۭ ذٰلِكُمْ
يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ
يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۝۲ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۭ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى
اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ۭ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۝۳
وَالّٰٓـِٔيْ يَىِٕسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَاۗىِٕكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ
ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ ۙ وَّالّٰٓـِٔيْ لَمْ يَحِضْنَ ۭ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ
حَمْلَهُنَّ ۭ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا ۝۴ ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ
اَنْزَلَهٗٓ اِلَيْكُمْ ۭ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗٓ اَجْرًا ۝۵

سورۃ الطلاق مدنی ہے

سورت کے بعض مقاصد: طلاق کے احکام اور اس کی حدود و قیود کی تعظیم اور تقویٰ کے ثمرات کا بیان۔

تفسیر: ① اے نبی! جب آپ یا آپ کا کوئی امتی اپنی بیوی کو طلاق دینے کا ارادہ کرے تو اسے چاہیے کہ عدت کے شروع میں طلاق دے، اس طرح کہ ایسے طُہر میں طلاق دے جس میں بیوی کے ساتھ تعلق قائم نہ کیا ہو۔ عدت کا حساب رکھو تاکہ عدت کے اندر اگر تم اپنی بیویوں سے رجوع کرنا چاہو تو ان سے رجوع کر سکو۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرو جو تمھارا رب ہے، اس طرح کہ اس کے حکم مانو اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچو۔ اپنی مطلقہ عورتوں کو ان گھروں سے نہ نکالو جن میں وہ رہتی ہیں اور نہ وہ خود وہاں سے نکلیں یہاں تک کہ ان کی عدت گزر جائے۔ ہاں اگر وہ کھلی بے حیائی کا ارتکاب کریں جیسے زنا کاری تو اور بات ہے۔ یہ احکام اللہ تعالیٰ کی وہ حدیں ہیں جو اس نے اپنے بندوں کے لیے مقرر کی ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کی حدوں سے گزر جائے تو اس نے خود اپنے آپ پر ظلم کیا، اس طرح کہ اپنے رب کی نافرمانی کر کے خود کو ہلاکت و تباہی کے گڑھے میں ڈالا۔ اے طلاق دینے والے! تجھے نہیں معلوم کہ ہوسکتا ہے اس طلاق کے بعد اللہ تعالیٰ کوئی ایسی نئی صورت پیدا کر دے جس کی تجھے توقع بھی نہ ہو اور تو اپنی بیوی سے رجوع کر لے۔

② پھر جب وہ اپنی عدت ختم ہونے کے قریب ہوں تو چاہت اور حسنِ معاشرت کے ساتھ ان سے رجوع کر لو یا رجوع نہ کر کے انھیں ان کے حال پر چھوڑ دو یہاں تک کہ ان کی عدت گزر جائے اور وہ خود مختار ہو جائیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ان کے جو حقوق ہیں، وہ بھی پورے کرو۔ اور جب تم ان سے رجوع کرنے کا ارادہ کرو یا انھیں جدا کرنے کا، تو کسی قسم کے اختلاف سے بچنے کے لیے اپنے میں سے دو عدل و انصاف والے گواہ مقرر کر لو۔ اے گواہو! تم یہ گواہی اللہ تعالیٰ کی رضا تلاش کرنے کی خاطر دو۔ ان مذکورہ احکام کے ذریعے سے اسے نصیحت کی جاتی ہے جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے کیونکہ وعظ و نصیحت سے وہی نفع حاصل کرتا ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچ کر اس سے ڈر گیا، اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر اس مشکل اور تنگی سے نکلنے کی کوئی صورت پیدا کر دے گا جو اسے پیش آئے گی۔

③ اور اسے ایسی جگہ سے رزق دے گا جہاں سے اس کے تصور اور وہم و گمان میں بھی نہیں ہوگا۔ جو شخص اپنے معاملات میں اللہ تعالیٰ پر اعتماد اور بھروسا کرے تو وہ اسے کافی ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنا حکم نافذ کرنے والا ہے۔ اسے کوئی چیز عاجز کر سکتی ہے نہ کوئی چیز اس کے حکم سے باہر ہو سکتی ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا اندازہ مقرر کر رکھا ہے جسے وہ چیز پورا کرتی ہے۔ تنگی کا بھی ایک وقت مقرر ہے اور آسانی کا بھی۔ دونوں میں سے کوئی بھی ہمیشہ انسان کے ساتھ نہیں رہتی۔

④ وہ طلاق یافتہ عورتیں جو عمر رسیدہ ہونے کی وجہ سے حیض (ماہواری) سے مایوس ہو گئی ہوں، اگر تم ان کی عدت کی کیفیت میں شکوک و شبہات کا شکار ہو تو ان کی عدت تین ماہ ہے اور جنھیں کم عمری کی وجہ سے ابھی حیض آنا شروع ہی نہیں ہوا ہو تو ان کی عدت بھی تین ماہ ہے۔ حاملہ عورتوں کی طلاق یا وفات کی عدت کا اختتام اس وقت ہوگا جب وہ بچہ جنم دیں۔ جو شخص اللہ کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچ کر اللہ سے ڈرا، اللہ تعالیٰ اس کے معاملات اس کے لیے آسان کر دے گا اور ہر مشکل میں اس کے لیے آسانی پیدا کر دے گا۔ ⑤ یہ مذکورہ احکام، یعنی طلاق، رجوع اور عدت کے مسائل اللہ تعالیٰ کے وہ احکام ہیں جو اس نے تمھاری طرف نازل کیے ہیں تاکہ اے مومنو! تم ان پر عمل کرو اور جو شخص اللہ کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچ کر اس سے ڈر گیا، وہ اس کی وہ برائیاں ختم کر دے گا جو اس نے کی تھیں اور آخرت میں اسے جنت میں داخل کر کے اور نہ ختم ہونے والی نعمتیں عطا کر کے اجر عظیم عطا کرے گا۔

فوائد: ❀ جن احکام میں نبیٔ اکرم ﷺ کو مخاطب کیا گیا ہے، وہ امت کے لیے بھی ہیں جب تک آپ ﷺ کی خصوصیت ثابت نہ ہو۔ ❀ جس طلاق کے بعد رجوع ہو سکتا ہے، اس کی عدت کے دوران میں اس عورت کی رہائش اور خوراک خاوند کے ذمے ہے۔ ❀ طلاق یا رجوع کے لیے گواہ مقرر کرنے کا حکم کسی ممکنہ اختلاف سے بچنے کے لیے مستحب ہے۔ ❀ تقویٰ کے بے شمار اور بڑے فائدے ہیں۔

أَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنتُم مِّن وُجْدِكُمْ وَلَا تُضَآرُّوهُنَّ لِتُضَيِّقُوا
عَلَيْهِنَّ ۚ وَإِن كُنَّ أُولَاتِ حَمْلٍ فَأَنفِقُوا عَلَيْهِنَّ حَتَّىٰ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ
فَإِنْ أَرْضَعْنَ لَكُمْ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ ۚ وَأْتَمِرُوا بَيْنَكُم بِمَعْرُوفٍ ۖ وَإِن
تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهُ أُخْرَىٰ ﴿٦﴾ لِيُنفِقْ ذُو سَعَةٍ مِّن سَعَتِهِ ۖ وَمَن
قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ فَلْيُنفِقْ مِمَّا آتَاهُ اللَّهُ ۚ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا مَا آتَاهَا ۚ
سَيَجْعَلُ اللَّهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا ﴿٧﴾ وَكَأَيِّن مِّن قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ أَمْرِ
رَبِّهَا وَرُسُلِهِ فَحَاسَبْنَاهَا حِسَابًا شَدِيدًا وَعَذَّبْنَاهَا عَذَابًا نُّكْرًا ﴿٨﴾
فَذَاقَتْ وَبَالَ أَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ أَمْرِهَا خُسْرًا ﴿٩﴾ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ
عَذَابًا شَدِيدًا ۖ فَاتَّقُوا اللَّهَ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ ۚ الَّذِينَ آمَنُوا ۚ قَدْ
أَنزَلَ اللَّهُ إِلَيْكُمْ ذِكْرًا ﴿١٠﴾ رَّسُولًا يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِ اللَّهِ مُبَيِّنَاتٍ
لِّيُخْرِجَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۚ وَمَن
يُؤْمِن بِاللَّهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۖ قَدْ أَحْسَنَ اللَّهُ لَهُ رِزْقًا ﴿١١﴾ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ
سَمَاوَاتٍ وَمِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ ۖ يَتَنَزَّلُ الْأَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوا أَنَّ
اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۙ وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ﴿١٢﴾

جب اللہ تعالیٰ نے طلاق اور رجوع کے مسائل بیان کیے تو ساتھ ہی رہائش اور نان ونفقہ کا حکم بھی واضح کر دیا، چنانچہ فرمایا:

(6) اے خاوندو! (جن کو طلاق دو) اپنی طاقت کے مطابق انھیں وہاں رکھو جہاں خود رہتے ہو، اللہ تعالیٰ اس کے علاوہ تمھیں پابند نہیں کرتا اور انھیں تنگ کرنے کی غرض سے نان ونفقہ، رہائش اور دیگر کسی حوالے سے انھیں تکلیف نہ پہنچاؤ۔ اگر طلاق یافتہ حاملہ ہوں تو بچہ جننے تک ان کے اخراجات برداشت کرو۔ اگر وہ تمھاری خاطر تمھاری اولاد کو دودھ پلائیں تو انھیں ان کے دودھ پلانے کی اجرت بھی دو اور اجرت کے معاملے کو دستور اور رواج کے مطابق آپس میں طے کر لو۔ پھر عورت جو اجرت چاہتی ہے اگر خاوند وہ دینے میں کنجوسی سے کام لے اور عورت بھی بخل کا مظاہرہ کرے اور اپنے مطالبے کے سوا کسی اور چیز پر راضی نہ ہو تو باپ کسی اور دودھ پلانے والی کا بندوبست کر لے جو اس کے بچے کو اس کے لیے دودھ پلا دے۔

(7) جو شخص مالی طور پر خوشحال ہو، اسے چاہیے کہ اپنی حیثیت کے مطابق اپنی مطلقہ بیوی اور بچے پر خرچ کرے اور جو مالی مشکلات کا شکار ہو، اسے اللہ تعالیٰ نے جو دیا ہے، اس میں سے خرچ کرے۔ اللہ تعالیٰ ہر انسان کو صرف اتنا ہی پابند کرتا ہے جس قدر اس نے اسے دیا ہے۔ وہ اس کی حیثیت اور طاقت سے زیادہ کا اسے پابند نہیں کرتا۔ عنقریب اللہ تعالیٰ اس کی تنگ دستی اور بدحالی کے بعد اس کے لیے وسعت اور آسانی پیدا کر دے گا۔

جب اللہ تعالیٰ نے یہ تمام احکام بیان کر دیے تو لوگوں کو ان سے منہ پھیرنے سے ڈرایا اور واضح کر دیا کہ اس کا انجام نہایت برا ہوگا، چنانچہ فرمایا:

(8) کتنی ہی بستیاں ایسی تھیں کہ جب انھوں نے اپنے پاک رب اور اس کے رسولوں کے حکم کی نافرمانی کی تو ہم نے ان کے برے اعمال پر ان کا سخت محاسبہ کیا اور انھیں دنیا و آخرت میں نہایت خوفناک عذاب دیا۔

(9) پھر انھوں نے اپنے کرتوت کا مزہ چکھ لیا اور انجام کار دنیا میں بھی نقصان اٹھایا اور آخرت میں بھی نقصان ہی اٹھایا۔

(10) اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے سخت عذاب تیار کیا ہے، لہٰذا اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لانے والے اے عقل مندو! اللہ تعالیٰ سے ڈر جاؤ، اس طرح کہ اس کے حکم مانو اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچو، تاکہ تم پر وہ عذاب نہ آئے جو ان پر آیا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نے تمھاری طرف ایسا ذکر نازل کیا جو تمھیں اس کی نافرمانی کے برے انجام سے خبردار کرتا ہے اور اس کی اطاعت کے اچھے انجام کی یاد دلاتا ہے۔

(11) یہ ذکر اس کا وہ رسول ہے جو تمھارے سامنے اللہ تعالیٰ کی واضح آیات پڑھتا ہے جن میں کوئی شک وشبہ نہیں، تاکہ وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اس کے رسول کی تصدیق کرنے والوں اور نیک عمل کرنے والوں کو گمراہی کے اندھیروں سے نکال کر ہدایت کے نور کی طرف لائے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور نیک عمل کرے، اللہ تعالیٰ اسے ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے محلات اور درختوں کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ بے شک اللہ تعالیٰ اسے بہترین روزی دے گا جب اسے ایسی جنت میں داخل کرے گا جس کی نعمتیں کبھی ختم نہیں ہوں گی۔ (12) اللہ تعالیٰ ہی وہ ذات ہے جس نے سات آسمان پیدا کیے اور سات آسمان پیدا کرنے کی طرح سات زمینیں بھی پیدا فرمائیں۔ ان میں اللہ تعالیٰ کا تکوینی اور شرعی حکم نازل ہوتا ہے تاکہ تم جان لو کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے اور اسے کوئی چیز عاجز نہیں کر سکتی۔ اس پاک رب نے اپنے علم سے ہر چیز کا احاطہ کر رکھا ہے، لہٰذا آسمانوں اور زمین میں کوئی چیز اس سے چھپی ہوئی نہیں۔

فوائد: ❀ حاملہ کو جب طلاق ہو جائے تو بچہ جنم دینے کے بعد اس بچے کو دودھ پلانا اس پر فرض نہیں۔ ❀ انسان صرف اتنا پابند ہے جس قدر اس کی طاقت ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کی قدرت پر ایمان لانا اور اس کے علم کے ہر چیز کا احاطہ کرنے پر یقین رکھنا راضی بہ رضا ہونے اور اطمینانِ قلب کا باعث ہے۔

سُوْرَةُ التَّحْرِيْمِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اثْنَتَا عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ
اَزْوَاجِكَ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ① قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ
اَيْمَانِكُمْ ۚ وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ② وَاِذْ اَسَرَّ
النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا ۚ فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ
اللّٰهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ ۚ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ
قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا ۭ قَالَ نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ ③ اِنْ تَتُوْبَآ
اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ وَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ
هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ
ظَهِيْرٌ ④ عَسٰى رَبُّهٗٓ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗٓ اَزْوَاجًا خَيْرًا
مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰۗىِٕبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰۗىِٕحٰتٍ
ثَيِّبٰتٍ وَّاَبْكَارًا ⑤ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ
نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰۗىِٕكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ
لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ⑥

سورۃ التحریم مدنی ہے

سورت کے بعض مقاصد: گھروں کو اللہ کی حدود کی تعظیم اور اس اکیلے کی رضا کو مقدم رکھنے کی بنیاد پر قائم کرنے کی دعوت۔

تفسیر: ① اے رسول! آپ اس چیز کو حرام کیوں قرار دیتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے حلال کی ہے، یعنی اپنی لونڈی ماریہ سے مباشرت کو۔ اس طرح آپ صرف اپنی بیویوں کو راضی کرنے کے لیے کرتے ہیں جو اس سے غیرت کھاتی ہیں؟! اللہ تعالیٰ آپ کو بے حد بخشنے والا، آپ پر نہایت رحم کرنے والا ہے۔

② یقیناً اللہ تعالیٰ نے کفارے کے ذریعے سے تمھارے لیے اپنی قسمیں کھول دینا جائز قرار دیا ہے، اگر تم دوسری صورت میں بہتری محسوس کرو یا ان قسموں کو توڑ بیٹھو۔ اللہ تعالیٰ تمھارا مددگار ہے اور وہی تمھارے احوال خوب جاننے والا ہے اور تمھاری مصلحت اور بہتری بھی پوری طرح جانتا ہے۔ وہ اپنی شریعت سازی اور تقدیر میں کمال حکمت والا ہے۔

③ یاد کریں جب نبی ﷺ نے اپنی بیوی حفصہ رضی اللہ عنہا کو خاص طور پر ایک خبر دی اور وہ یہ تھی کہ آپ اپنی لونڈی ماریہ کے قریب نہیں جائیں گے، پھر جب حفصہ رضی اللہ عنہا نے وہ خبر عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتا دی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو بتا دیا کہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے آپ کا راز فاش کر دیا ہے تو آپ ﷺ نے انھیں ڈانٹا اور انھوں نے جو باتیں بتائی تھیں، ان میں سے کچھ تو آپ ﷺ نے انھیں بتا دیں اور کچھ پر خاموشی اختیار فرمائی۔ تب انھوں نے آپ ﷺ سے پوچھا: آپ کو کس نے یہ بتایا ہے؟ آپ نے فرمایا: مجھے اس نے بتایا ہے جو ہر چیز کا خوب علم رکھتا ہے اور ہر چھپی چیز سے پوری طرح باخبر ہے۔

④ (اے حفصہ اور عائشہ!) تم دونوں پر لازم ہے کہ توبہ کرو کیونکہ تم دونوں کے دل اس چیز کی محبت اور چاہت کی جانب مائل ہو گئے ہیں جو رسول اللہ ﷺ کو ناپسند تھی، یعنی لونڈی سے پرہیز اور اسے خود پر حرام کرنا۔ اگر تم نے دوبارہ آپ ﷺ کے خلاف ایکا کرنے پر اصرار کیا تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کا ولی و مددگار ہے۔ اسی طرح جبریل، اور نیک مومن بھی آپ ﷺ کے حمایتی اور مددگار ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی مدد کے بعد اس کے فرشتے بھی اس کے خلاف آپ کے مددگار ہیں جو آپ کو تکلیف دے۔

⑤ اللہ کے نبی ﷺ اگر تمھیں طلاق دے دیں تو قریب ہے کہ آپ کا پاک رب تم سے بہتر بیویاں آپ کو عطا کر دے جو آپ کا حکم ماننے والی، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لانے والی، اللہ تعالیٰ کی فرمانبردار، اپنے گناہوں سے توبہ کرنے والی، اپنے رب کی عبادت گزار اور روزے دار ہوں جو شوہر دیدہ ہوں اور کنواریاں ہوں۔ لیکن رسول اکرم ﷺ نے انھیں طلاق نہ دی۔

⑥ اے اللہ پر ایمان لانے اور اس کی شریعت پر عمل کرنے والو! اپنے اور اپنے اہل و عیال کے لیے بہت بڑی آگ سے بچاؤ کا سامان کرو جس میں انسان اور پتھر بطور ایندھن استعمال ہوں گے۔ اس آگ پر ایسے سخت گیر فرشتے نگران ہیں جو آگ میں داخل ہونے والوں پر بڑی سختی کرنے والے ہوں گے۔ جب اللہ تعالیٰ انھیں حکم دیتا ہے تو وہ اس کے حکم کی مخالفت نہیں کرتے اور وہ جو حکم انھیں دے، اس پر کسی تاخیر اور سوچ بچار کے بغیر عمل کرتے ہیں۔

فوائد:
- قسم کا کفارہ ادا کرنا مسنون ہے۔
- نبی اکرم ﷺ کا اپنے رب کے ہاں مقام و مرتبہ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی ﷺ کے دفاع کا بیان ہے۔
- اپنی بیویوں کے ساتھ نبی مصطفی ﷺ کے لطف و کرم کی ایک صورت یہ بھی تھی کہ آپ زیادہ ڈانٹتے نہیں تھے اور محبت و الفت کی بقا کی خاطر ان کی بعض غلطیوں کو نظر انداز کر دیتے تھے۔
- مومن اپنا اور اپنے اہل خانہ کا ذمہ دار ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ ۭ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ
تَعْمَلُوْنَ ۝ ع ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ۭ
عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ
نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا
نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ
الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ۭ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ
الْمَصِيْرُ ۝ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّ
امْرَاَتَ لُوْطٍ ۭ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ
فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا وَّقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ
مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ۝ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ
فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ
فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ۙ وَمَرْيَمَ
ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا
وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ۝ ع

ع 1 7 19 — ع 2 5 20

(7) قیامت کے دن کافروں سے کہا جائے گا: اے اللہ کے ساتھ کفر کرنے والو! جس کفر اور نافرمانی پر تم دنیا میں تھے آج اس پر معذرت نہ کرو، اس لیے کہ تمھاری معذرتیں ہرگز قبول نہ ہوں گی۔ آج تمھیں صرف ان اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا جو دنیا میں تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرنے اور اس کے رسولوں کو جھٹلانے کی صورت میں کرتے تھے۔

(8) اے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اس کی شریعت پر عمل کرنے والو! اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے گناہوں کی سچی توبہ کرو۔ امید ہے کہ تمھارا رب تم سے تمھاری برائیاں مٹا دے گا اور قیامت کے دن تمھیں ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے محلات کے نیچے نہریں بہتی ہیں، جس دن اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ اور آپ کے ساتھ ایمان لانے والوں کو آگ میں داخل کر کے رسوا نہیں کرے گا۔ پل صراط پر ان کا نور ان کے آگے اور دائیں جانب دوڑ رہا ہوگا، وہ دعائیں کرتے ہوں گے: اے ہمارے رب! ہمیں کامل نور عطا فرما یہاں تک کہ ہم جنت میں داخل ہو جائیں اور ہم ان منافقوں کی طرح نہ ہوں جن کا نور پل صراط ہی پر بجھ جائے گا، اور ہمارے لیے ہمارے گناہ بخش دے۔ بلاشبہ تو ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے اور ہمارا نور کامل کرنے اور ہمارے گناہوں سے درگزر کرنے سے عاجز نہیں۔

(9) اے رسول (ﷺ)! کافروں کے ساتھ تلوار سے اور منافقوں کے ساتھ زبان سے اور اللہ کی حدیں قائم کر کے جہاد کریں اور ان پر سختی کریں تاکہ وہ آپ سے ڈرتے رہیں۔ قیامت کے دن ان کا ٹھکانا جس کی جانب وہ پناہ پکڑیں گے، جہنم ہے اور ان کے لوٹنے کی جگہ جس کی طرف وہ پلٹیں گے، نہایت بری ہے۔

(10) اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لیے اپنے دو نبیوں، نوح اور لوط علیہما السلام کی بیویوں کی مثال بیان کی ہے، جنھوں نے اللہ اور اس کے رسولوں کا انکار کیا، کہ مومنوں کے ساتھ ان کی رشتے داری انھیں کسی طرح فائدہ نہ دے گی۔ یقیناً وہ دونوں دو نیک بندوں کی بیویاں تھیں مگر ان دونوں نے اپنے خاوندوں سے خیانت کی، اس طرح کہ وہ لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکتی تھیں اور اپنی قوم کے کافروں کی مدد کرتی تھیں، چنانچہ انھیں اس بات نے کوئی نفع نہ دیا کہ وہ ان دو نیک بندوں کی بیویاں تھیں اور ان دونوں کو حکم دیا گیا کہ تم بھی باقی کافروں اور نافرمانوں کے ساتھ آگ میں داخل ہو جاؤ۔

(11) جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں، ان کے لیے اللہ تعالیٰ نے یہ مثال بیان فرمائی ہے کہ فرعون کی بیوی کی طرح ان کی کافروں کے ساتھ رشتے داری کا انھیں کوئی نقصان نہیں اور نہ اس کا ان پر اثر پڑے گا جب تک وہ حق پر قائم رہیں، جب اس نے کہا: اے میرے رب! میرے لیے اپنے پاس جنت میں ایک گھر بنا اور مجھے فرعون کے ظلم و جبر، تسلط اور برے اعمال سے محفوظ رکھ اور مجھے ان لوگوں سے بھی محفوظ رکھ جنھوں نے ظلم اور سرکشی میں اس کی پیروی کر کے اپنی جانوں پر ظلم کیا۔

(12) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لانے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے مریم بنت عمران کی مثال بیان کی ہے جنھوں نے بدکاری سے اپنی شرمگاہ کی حفاظت فرمائی تو اللہ تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام کو حکم دیا کہ وہ ان میں پھونک مارے تو وہ اللہ کے حکم سے بغیر باپ کے عیسیٰ ابن مریم کو لے کر حاملہ ہو گئیں۔ انھوں نے اللہ کے احکام اور اس کے رسولوں پر نازل کی گئی کتابوں کی تصدیق کی اور وہ اللہ کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچ کر اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرنے والی تھیں۔

فوائد:

❀ سچی اور خالص توبہ ہر خیر کی کنجی ہے۔

❀ علم و دلائل کے ساتھ جہاد اور تلوار کے ساتھ جہاد کا ایک ساتھ ذکر کرنا ان دونوں کی اہمیت کی دلیل ہے اور اس بات کا ثبوت ہے کہ کسی ایک کے بغیر بھی گزارہ نہیں۔

❀ حسب نسب یا کسی بھی وجہ سے قریبی تعلق قیامت کے دن کسی انسان کے کام نہ آئے گا اگر دین نے انھیں جدا جدا کر دیا۔

❀ پاکدامنی اختیار کرنا اور شکوک و شبہات سے دور رہنا نیک مومنہ عورتوں کی صفات اور خوبیوں میں سے ہے۔

سُوْرَةُ الْمُلْكِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ۡ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرُ ۙ﴿۱﴾ الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ
عَمَلًا ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ۙ﴿۲﴾ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۭ
مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ۭ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ
تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ﴿۳﴾ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ
الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ﴿۴﴾ وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاۗءَ الدُّنْيَا
بِمَصَابِيْحَ وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ
عَذَابَ السَّعِيْرِ ﴿۵﴾ وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ۭ
وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۶﴾ اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّهِيَ
تَفُوْرُ ۙ﴿۷﴾ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ۭ كُلَّمَآ اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ
خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ ﴿۸﴾ قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَاۗءَنَا نَذِيْرٌ ۙ فَكَذَّبْنَا
وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۚۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ ﴿۹﴾
وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ﴿۱۰﴾

سورۃ الملک مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: اللہ تعالیٰ کی کمال بادشاہت اور کمال قدرت کا بیان تاکہ اس کا ڈر دل میں پیدا ہو اور اس کی پکڑ اور عذاب سے ڈرایا جائے۔

تفسیر: (1) اللہ کی خیر و برکت بہت زیادہ اور عظیم ہے جس اکیلے کے ہاتھ میں ساری بادشاہی ہے اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے، اسے کوئی چیز عاجز نہیں کر سکتی۔

(2) وہ جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ اے لوگو! وہ تمھیں آزمائے کہ تم میں سے کون زیادہ اچھے عمل والا ہے اور وہ سب پر ایسا غالب ہے کہ اس پر کوئی غالب نہیں آ سکتا۔ وہ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کے گناہ بے حد بخشنے والا ہے۔

(3) وہ جس نے سات آسمان پیدا کیے۔ ہر آسمان دوسرے سے اوپر ہے، اس طرح کہ ایک آسمان دوسرے آسمان کے سہارے پر نہیں ہے۔ اے دیکھنے والے! تو اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں کسی قسم کا فرق اور بگاڑ نہیں دیکھے گا۔ تو اپنی نگاہ کو بار بار اس کی طرف پھیر، کیا تجھے کوئی شگاف اور دراڑ نظر آتی ہے؟ تو ایسا ہرگز نہیں دیکھے گا۔ تجھے صرف ٹھوس اور مضبوط تخلیق ہی نظر آئے گی۔

(4) پھر بار بار اپنی نظر دوڑا، تیری نظر تیری طرف تھک ہار کر ناکام لوٹ آئے گی مگر اسے آسمان کی تخلیق میں کوئی عیب اور نقص نظر نہیں آئے گا جبکہ وہ تھکی ماندی دیکھنے سے عاجز آ جائے گی۔

(5) یقیناً ہم نے زمین کے قریب والے آسمان کو روشن ستاروں کے ساتھ زینت بخشی اور ان ستاروں کو شہاب ثاقب بنایا جن کے ساتھ ان شیطانوں کو رجم کیا جاتا ہے جو چوری چھپے باتیں سننے کی کوشش کرتے ہیں، پھر وہ انھیں جلا کر راکھ کر دیتے ہیں۔ ہم نے ان کے لیے آخرت میں بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔

(6) اپنے رب کے ساتھ کفر کرنے والوں کے لیے قیامت کے دن بھڑکتی ہوئی آگ کا عذاب ہے۔ نہایت بری ہے لوٹنے کی جگہ جس کی طرف وہ لوٹیں گے۔

(7) جب انھیں آگ میں پھینکا جائے گا تو وہ اس کی نہایت کرخت اور گھناؤنی آواز سنیں گے اور وہ ہنڈیا کی طرح جوش مار رہی ہوگی۔

(8) قریب ہے کہ وہ اپنے اندر داخل ہونے والے پر شدید غضب کی وجہ سے پھٹ جائے اور اس کا ایک حصہ دوسرے سے جدا ہو جائے۔ جب بھی دوزخیوں کا کوئی کافر گروہ اس میں ڈالا جائے گا تو دوزخ پر مقرر نگران فرشتے انھیں ڈانٹ پلانے کے لیے ان سے پوچھیں گے: کیا دنیا میں تمھارے پاس کوئی رسول نہیں آیا تھا جو تمھیں اللہ کے عذاب سے ڈراتا ہو؟

(9) کافر کہیں گے: کیوں نہیں، ہمارے پاس رسول آیا تھا جس نے ہمیں اللہ کے عذاب سے ڈرایا تھا مگر ہم نے اسے جھٹلا دیا اور اس سے کہا: اللہ تعالیٰ نے کوئی وحی نہیں اتاری۔ اے رسولو! تم حق سے بہت دور کی گمراہی میں پڑے ہو۔

(10) کافر کہیں گے: اگر ہمارا سننا ایسا ہوتا جس سے فائدہ حاصل ہوتا یا ہم اس طرح سمجھتے جس سے حق و باطل میں تمیز ہوتی تو ہم دوزخیوں میں شامل نہ ہوتے بلکہ ہم رسولوں پر ایمان لاتے اور جو وہ لائے اس کی تصدیق کرتے اور جنتیوں میں شامل ہو جاتے۔

فوائد: ❀ موت اور زندگی پیدا کرنے کی حکمت جاننے کا تقاضا ہے کہ موت سے پہلے نیک عمل کرنے میں جلدی کرنا ضروری ہے۔

❀ کافروں پر جہنم کا برہم ہونا اور غیظ و غضب میں آنا اللہ پاک کی خاطر غیرت کے لیے ہے۔

❀ خلا سے رازوں کے حصول میں جنات انسانوں سے آگے بڑھ گئے ہیں اور ان میں سے جو اپنی حد سے تجاوز کرے تو اسے سزا کے طور پر شہاب ثاقب (شعلے) پڑتے ہیں۔

فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ﴿۱۱﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ
يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ﴿۱۲﴾ وَاَسِرُّوْا
قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۳﴾ اَلَا يَعْلَمُ
مَنْ خَلَقَ ؕ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ﴿۱۴﴾ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ
الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِيْ مَنَاكِبِهَا وَكُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ ؕ وَاِلَيْهِ
النُّشُوْرُ ﴿۱۵﴾ ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمُ
الْاَرْضَ فَاِذَا هِيَ تَمُوْرُ ﴿۱۶﴾ اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ
يُّرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ؕ فَسَتَعْلَمُوْنَ كَيْفَ نَذِيْرِ ﴿۱۷﴾ وَلَقَدْ
كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۱۸﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا
اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّيَقْبِضْنَ ۛؕ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ؕ
اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍۭ بَصِيْرٌ ﴿۱۹﴾ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ
يَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ ؕ اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِيْ غُرُوْرٍ ﴿۲۰﴾
اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ يَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ۚ بَلْ لَّجُّوْا
فِيْ عُتُوٍّ وَّنُفُوْرٍ ﴿۲۱﴾ اَفَمَنْ يَّمْشِيْ مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖٓ
اَهْدٰٓى اَمَّنْ يَّمْشِيْ سَوِيًّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۲﴾

ع 1 14 1

وقف لازم – وقف غفران – وقف منزل

(11) چنانچہ وہ اپنے خلاف خود انکار کرنے اور جھٹلانے کا اعتراف کریں گے تو آگ کے حق دار ٹھہریں گے۔ سو دُوری ہے آگ والوں کے لیے۔

جب اللہ تعالیٰ نے کافروں کی صفات اور ان کی سزا کا ذکر فرمایا تو اس کے بعد ایمان والوں اور ان کی جزا کا بھی ذکر کیا، چنانچہ فرمایا:

(12) بلاشبہ جو لوگ اپنی تنہائیوں میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں، ان کے لیے ان کے گناہوں کی معافی ہے اور ان کے لیے عظیم ثواب ہے اور وہ ہے جنت۔

(13) اے لوگو! تم اپنی باتوں کو چھپاؤ یا علانیہ کرو، اللہ تعالیٰ انھیں جانتا ہے۔ بلاشبہ وہ پاک ذات اپنے بندوں کے دلوں کی باتیں بھی جانتی ہے، اس میں سے کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں۔

(14) کیا بھلا جس نے تمام مخلوقات کو پیدا کیا، وہ بھید کو بلکہ اس سے بھی زیادہ خفیہ اور پوشیدہ چیز کو نہیں جانتا؟ وہ تو اپنے بندوں کے بارے میں بڑا باریک بین اور ان کے معاملات سے پوری طرح باخبر ہے، ان کا کوئی عمل اس سے چھپا ہوا نہیں۔

(15) وہی ہے جس نے تمھارے لیے زمین کو آسان اور نرم کر دیا ہے تاکہ تم اس پر رہائش اختیار کر سکو، لہٰذا تم اس کے اطراف و اکناف میں چلو پھرو اور اس کے اس رزق میں سے کھاؤ جو اس نے اس زمین میں تمھارے لیے تیار کیا اور صرف اسی کی طرف تمھیں حساب کتاب اور جزا و سزا کے لیے اٹھ کر جانا ہے۔

(16) کیا تم اللہ سے بے خوف ہو گئے ہو جو آسمان میں ہے کہ وہ تمھارے نیچے سے زمین پھاڑ دے، جیسا کہ اس نے قارون کے نیچے سے اسے پھاڑا، حالانکہ وہ رہنے کے لیے نہایت موزوں اور نرم ہے، پھر وہ پُرسکون ہونے کے بعد اچانک تمھیں لے کر ہلنے لگے؟

(17) یا تم آسمان والے اللہ سے بے خوف ہو گئے ہو کہ وہ آسمان سے تم پر اسی طرح پتھر برسائے جس طرح اس نے قومِ لوط پر برسائے تھے؟ عنقریب جب تم میری سزا دیکھو گے تو تمھیں پتا چل جائے گا کہ میرا ڈرانا کیسا تھا لیکن عذاب دیکھ لینے کے بعد تمھیں ڈرانے کا کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

(18) یقیناً ان امتوں نے بھی جھٹلایا جو ان مشرکوں سے پہلے تھیں اور جب وہ اپنے کفر اور جھٹلانے پر اڑے رہے تو ان پر اللہ کا عذاب آ گیا۔ پھر کیسا تھا میرا انھیں سزا دینا؟ یقیناً میرا انھیں سزا دینا نہایت سخت تھا۔

(19) کیا ان جھٹلانے والوں نے اپنے اوپر اڑتے پرندے نہیں دیکھے جو دورانِ پرواز فضا میں کبھی اپنے پَر کھول لیتے ہیں اور کبھی بند کر لیتے ہیں۔ انھیں زمین پر گرنے سے صرف اللہ تعالیٰ ہی تھامے ہوئے ہے۔ بلاشبہ وہ ہر چیز کو خوب دیکھنے والا ہے، کوئی چیز اس سے چھپی نہیں۔

(20) اے کافرو! اگر اللہ تعالیٰ تمھیں عذاب دینا چاہے تو تمھارا کوئی لشکر تمھیں اس سے نہیں بچا سکتا۔ اصل بات یہ ہے کہ کافر سراسر دھوکے میں گرفتار ہیں۔ شیطان نے انھیں دھوکا دیا تو وہ اس کے دھوکے کا شکار ہو گئے۔

(21) اگر اللہ تعالیٰ اپنا رزق بند کر دے اور تم سے روک لے تو کوئی تمھیں رزق نہیں دے سکتا۔ بات بس اتنی ہے کہ کافر دشمنی، تکبر اور حق سے رکے رہنے میں حد سے بڑھے ہوئے ہیں۔

(22) کیا بھلا جو شخص اپنے منہ کے بل اوندھا ہو کر چلے، اور اس سے مراد مشرک ہے، وہ زیادہ ہدایت یافتہ ہے یا وہ مومن جو صراطِ مستقیم پر سیدھا چل رہا ہو؟

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ کی اطاعت، نیز تنہائیوں اور خلوتوں میں اس کا ڈر بخشش اور جنت میں داخل ہونے کا باعث ہیں۔ ❀ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے سینوں کے رازوں سے واقف ہے۔ ❀ کفر اور نافرمانیاں دنیا و آخرت میں اللہ کے عذاب کا باعث ہیں۔ ❀ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرنا تاریکی اور گمراہی ہے اور اس پر ایمان رکھنا نور اور ہدایت ہے۔

قُلْ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَ
الْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۳﴾ قُلْ هُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي
الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ
اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۵﴾ قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۫ وَاِنَّمَآ اَنَا
نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۲۶﴾ فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِيْٓـَٔتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا وَقِيْلَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ﴿۲۷﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ
اِنْ اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِيَ اَوْ رَحِمَنَا ۙ فَمَنْ يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ
مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۸﴾ قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ
تَوَكَّلْنَا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۹﴾ قُلْ
اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ﴿۳۰﴾ ع 2 16 2

سُوْرَةُ الْقَلَمِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اِثْنَتَانِ وَخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نٓ ۚ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ﴿۱﴾ مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ
بِمَجْنُوْنٍ ﴿۲﴾ وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ﴿۳﴾ وَاِنَّكَ
لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ﴿۴﴾ فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُوْنَ ﴿۵﴾ بِاَيِّكُمُ الْمَفْتُوْنُ ﴿۶﴾

(23) اے رسول (ﷺ)! ان جھٹلانے والے مشرکوں سے کہہ دیں: اللہ ہی ہے جس نے تمھیں پیدا کیا، تمھارے کان بنائے جن سے تم سنتے ہو، آنکھیں بنائیں جن سے تم دیکھتے ہو اور دل بنائے جن سے تم سوچ بچار کرتے ہو۔ تم پر اس نے جو انعام کیے ہیں، تم ان نعمتوں پر اس کی کم ہی شکر گزاری کرتے ہو۔

(24) اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہہ دیں جو جھٹلانے والے ہیں: اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے تمھیں زمین میں پھیلایا ہے نہ کہ تمھارے ان بتوں نے جنھوں نے کچھ پیدا نہیں کیا اور قیامت کے دن حساب کتاب اور جزا وسزا کے لیے تم اسی اکیلے کے حضور اکٹھے کیے جاؤ گے، اپنے بتوں کی طرف نہیں، لہٰذا اسی سے ڈرو اور اس اکیلے ہی کی عبادت کرو۔

(25) قبروں سے دوبارہ اٹھائے جانے کے منکر اس اٹھائے جانے کو محال سمجھتے ہوئے کہتے ہیں: اے محمد! آپ اور آپ کے ساتھی ہمیں جس وعدے (قیامت کے دن) کی دھمکی دیتے ہیں، وہ کب آئے گا اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو کہ وہ ضرور آئے گا؟

(26) اے رسول (ﷺ)! کہہ دیں: قیامت کا علم صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ صرف وہی جانتا ہے کہ وہ دن کب آئے گا اور میں تو صرف تمھیں کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں۔

(27) پھر جس دن وہ وعدہ ان کے پاس آ گیا اور وہ عذاب اپنے قریب دیکھیں گے، اور یہ قیامت کے دن ہوگا، تو اللہ کے ساتھ کفر کرنے والوں کے چہرے بدل کر سیاہ ہو جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا: یہ ہے وہ (عذاب) جو تم دنیا میں طلب کیا کرتے تھے اور تم نے اس کی جلدی مچا رکھی تھی۔

(28) اے رسول (ﷺ)! ان جھٹلانے والے مشرکوں کی بات رد کرتے ہوئے ان سے کہہ دیں: مجھے بتاؤ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے اور میرے ایمان دار ساتھیوں کو فوت کر دیا یا ہماری موت کو مؤخر کر کے ہم پر رحم کیا، تو کافروں کو دردناک عذاب سے کون بچائے گا؟ انھیں اس سے ہرگز کوئی نہ بچا سکے گا۔

(29) اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہہ دیں: وہی رحمٰن ہے جو تمھیں صرف اپنی عبادت کی طرف بلاتا ہے، ہم اس پر ایمان لائے اور اپنے تمام معاملات میں ہم نے اسی پر بھروسا کیا، تمھیں بھی عنقریب ہر صورت میں معلوم ہو جائے گا کہ واضح گمراہی میں کون تھا اور سیدھی راہ پر کون تھا۔

(30) اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہیں: مجھے بتاؤ کہ جو پانی تم پیتے ہو اگر یہ زمین کی گہرائی میں چلا جائے جس تک پہنچنے کی تم طاقت نہ رکھو تو کون ہے جو تمھارے پاس بکثرت جاری پانی لے آئے؟ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ایسا نہیں۔

سورۃ القلم مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: اللہ تعالیٰ کا نبیٔ اکرم ﷺ کے حسنِ اخلاق کی گواہی دینا، آپ کا دفاع کرنا اور آپ کو ثابت قدم رکھنا۔

تفسیر: (1) ﴿نٓ﴾ سورۂ بقرہ کے شروع میں اس طرح کے حروفِ مقطعات کی تفصیل گزر چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قلم کی قسم کھائی ہے اور اس کی قسم کھائی ہے جو کچھ لوگ اپنی قلموں کے ساتھ لکھتے ہیں۔ (2) اے رسول (ﷺ)! اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبوت عطا کر کے آپ پر جو انعام کیا ہے، اس کے سبب آپ دیوانے نہیں بلکہ آپ اس دیوانگی سے پاک ہیں جس کا الزام مشرک آپ پر لگاتے ہیں۔ (3) بلاشبہ پیغامِ رسالت لوگوں تک پہنچانے کی جو مشقت آپ برداشت کرتے ہیں، اس کے بدلے میں آپ کے لیے نہ ختم ہونے والا یقینی ثواب ہے اور اس بارے میں کسی انسان کا آپ پر کوئی احسان نہیں۔ (4) یقیناً آپ اس عظیم اخلاق پر کاربند ہیں جو قرآن نے پیش کیا ہے، اس لیے آپ اس میں موجود تعلیمات کو مکمل طور پر اپنانے والے ہیں۔ (5) سو عنقریب آپ بھی دیکھ لیں گے اور یہ جھٹلانے والے بھی دیکھ لیں گے۔ (6) جب حق کھل کر سامنے آ جائے گا تو یہ واضح ہو جائے گا کہ تم میں سے کون دیوانہ ہے؟

فوائد: ❀ رسول اکرم ﷺ قرآن کے اخلاق سے متصف ہیں۔

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ
بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝٧ فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝٨ وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ
فَيُدْهِنُوْنَ ۝٩ وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ ۝١٠ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ
بِنَمِيْمٍ ۝١١ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۝١٢ عُتُلٍّۢ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ ۝١٣
اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِيْنَ ۝١٤ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ
اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝١٥ سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ ۝١٦ اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا
بَلَوْنَآ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ ۚ اِذْ اَقْسَمُوْا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ ۝١٧ وَلَا
يَسْتَثْنُوْنَ ۝١٨ فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ مِّنْ رَّبِّكَ وَهُمْ نَآئِمُوْنَ ۝١٩
فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِيْمِ ۝٢٠ فَتَنَادَوْا مُصْبِحِيْنَ ۝٢١ اَنِ اغْدُوْا عَلٰى
حَرْثِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰرِمِيْنَ ۝٢٢ فَانْطَلَقُوْا وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ ۝٢٣
اَنْ لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ مِّسْكِيْنٌ ۝٢٤ وَّغَدَوْا عَلٰى حَرْدٍ
قٰدِرِيْنَ ۝٢٥ فَلَمَّا رَاَوْهَا قَالُوْٓا اِنَّا لَضَآلُّوْنَ ۝٢٦ بَلْ نَحْنُ
مَحْرُوْمُوْنَ ۝٢٧ قَالَ اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ ۝٢٨
قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝٢٩ فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى
بَعْضٍ يَّتَلَاوَمُوْنَ ۝٣٠ قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا طٰغِيْنَ ۝٣١

(7) اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ آپ کا رب اسے جانتا ہے جو اس کے راستے سے ہٹ گیا اور وہ اس راستے کی ہدایت پانے والوں کو بھی خوب جانتا ہے، چنانچہ وہ جانتا ہے کہ وہ لوگ اس راہ سے بھٹک جانے والوں میں سے ہیں جبکہ آپ نے اس کی ہدایت پالی ہے۔

(8) لہٰذا اے رسول (ﷺ)! آپ ان لوگوں کی پیروی نہ کریں جو آپ کے لائے ہوئے پیغام کو جھٹلاتے ہیں۔

(9) وہ چاہتے ہیں کہ آپ دین کے بارے میں ان سے نرمی اور ڈھیلے پن کا مظاہرہ کریں تو وہ بھی آپ کے ساتھ نرمی اور ڈھیلے پن کا مظاہرہ کریں۔

(10) آپ کسی ایسے شخص کی بات نہ مانیں جو بہت زیادہ جھوٹی قسمیں کھانے والا ذلیل ہے۔

(11) جو لوگوں کی بہت زیادہ غیبت کرتا ہے، ان میں جدائی ڈالنے کے لیے بہت زیادہ چغل خوری کرتا ہے۔

(12) بھلائی سے بہت زیادہ روکنے والا، لوگوں کے مال، عزت اور جان میں ان سے بہت زیادتی کرنے والا، بہت زیادہ گناہ اور نافرمانیاں کرنے والا ہے۔

(13) جو بڑا سخت مزاج سنگدل ہے، اور ساتھ ہی بے نسب اور اپنی قوم سے صرف منسوب ہے۔

(14) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لانے سے اس نے صرف اس لیے تکبر کیا کہ وہ صاحبِ اولاد اور صاحبِ مال و دولت ہے۔

(15) جب اس کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو وہ کہتا ہے: یہ تو پہلے لوگوں کے قصے کہانیاں ہیں۔

(16) جلد ہی ہم اس کی ناک پر ایسی نشانی لگائیں گے جو اس کے لیے عار اور ہمیشہ کی ذلت کا باعث ہوگی۔

(17) بلاشبہ ہم نے ان مشرکوں کو قحط سالی اور بھوک میں مبتلا کر کے آزمایا جس طرح ہم نے باغ والوں کو آزمایا تھا جب انھوں نے قسمیں کھائیں کہ وہ ہر صورت میں اس باغ کا پھل صبح ہوتے ہی جلدی توڑ لیں گے تاکہ کوئی مسکین اس میں سے نہ کھائے۔

(18) اور انھوں نے اپنی قسم میں استثنا نہ کیا، یعنی ان شاء اللہ بھی نہ کہا۔

(19) پھر اللہ تعالیٰ نے اس باغ کی طرف ایک آگ بھیج دی جو اسے کھا گئی اور باغ والے سوئے رہ گئے۔ وہ اس سے آگ کو روک نہ سکے۔

(20) چنانچہ باغ جل کر تاریک رات کی طرح سیاہ ہو گیا۔ (21) پھر انھوں نے صبح کے وقت ایک دوسرے کو آوازیں دیں۔ (22) یہ کہتے ہوئے: اگر تمھیں اپنی کھیتی کا پھل توڑنا ہے تو صبح صبح فقیروں کے آنے سے پہلے ہی اس کی طرف چل پڑو۔ (23) چنانچہ وہ سب چپکے چپکے باتیں کرتے ہوئے جلدی جلدی اپنی کھیتی کی طرف چلے۔ (24) وہ ایک دوسرے سے کہہ رہے تھے: آج کوئی بھی مسکین تمھارے پاس باغ میں ہرگز نہ آنے پائے۔ (25) وہ صبح ہوتے ہی چلے جبکہ وہ مساکین سے پھل روکنے کا پکا ارادہ کیے ہوئے تھے۔ (26) پھر جب انھوں نے باغ کو جلا ہوا دیکھا تو ایک دوسرے سے کہا: یقیناً ہم باغ کی راہ بھول گئے ہیں۔ (27) بلکہ ہم نے مسکینوں کو باغ کے پھلوں سے محروم کرنے کا جو عزم کیا تھا، اس وجہ سے ہمیں اس کے پھل توڑنے سے روک دیا گیا ہے۔ (28) ان سب میں جو بہتر تھا، اس نے کہا: جب تم نے فقیروں کو اس کے پھل سے محروم رکھنے کا پختہ ارادہ کیا تھا تو اس وقت میں نے تم سے کہا نہ تھا کہ تم اللہ کی تسبیح کیوں نہیں کرتے اور اس کے حضور توبہ کیوں نہیں کرتے؟ (29) انھوں نے کہا: ہمارا رب پاک ہے۔ یقیناً ہم نے اپنے باغ کے پھل سے فقیروں کو روکنے کا پختہ عزم کر کے خود اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے۔ (30) پھر وہ ملامت کرتے ہوئے ایک دوسرے کو الزام دینے لگے۔ (31) انھوں نے افسوس ظاہر کرتے ہوئے کہا: ہائے ہمارا نقصان! یقیناً ہم فقیروں کو ان کے حق سے محروم کر کے حد سے گزرنے والے تھے۔

فوائد: ❀ کافروں کی صفات قابلِ مذمت ہیں۔ مومن پر فرض ہے کہ وہ ان سے دور رہے اور ایسی صفات والوں کی اطاعت نہ کرے۔

❀ زیادہ قسمیں کھانے والا رحمان کے سامنے بھی ذلیل ہوتا ہے اور لوگوں کے ہاں بھی اپنی قدر و عزت کھو بیٹھتا ہے۔ ❀ فقیر کا حق روکنا مال کی تباہی کا سبب ہے۔

عَسٰى رَبُّنَآ اَنْ يُّبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَآ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا رٰغِبُوْنَ ﴿۳۲﴾
كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ۭ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا
يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۳﴾ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۳۴﴾
اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ ﴿۳۵﴾ مَا لَكُمْ ۣ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۶﴾
اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِيْهِ تَدْرُسُوْنَ ﴿۳۷﴾ اِنَّ لَكُمْ فِيْهِ لَمَا تَخَيَّرُوْنَ ﴿۳۸﴾
اَمْ لَكُمْ اَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۙ اِنَّ لَكُمْ
لَمَا تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۹﴾ سَلْهُمْ اَيُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعِيْمٌ ﴿۴۰﴾ اَمْ لَهُمْ شُرَكَاۗءُ ۚ
فَلْيَاْتُوْا بِشُرَكَاۗىِٕهِمْ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ﴿۴۱﴾ يَوْمَ يُكْشَفُ
عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿۴۲﴾
خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۭ وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ
اِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سٰلِمُوْنَ ﴿۴۳﴾ فَذَرْنِيْ وَمَنْ يُّكَذِّبُ بِهٰذَا
الْحَدِيْثِ ۭ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَاُمْلِيْ
لَهُمْ ۭ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ﴿۴۵﴾ اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ
مُّثْقَلُوْنَ ﴿۴۶﴾ اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿۴۷﴾ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ
رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ ۘ اِذْ نَادٰى وَهُوَ مَكْظُوْمٌ ﴿۴۸﴾

(32) امید ہے کہ ہمارا رب ہمیں اس باغ کے بدلے اس سے بہتر عطا فرمائے گا۔ بلاشبہ ہم اکیلے اللہ تعالیٰ ہی کی طرف رجوع کرنے والے ہیں۔ ہم اس سے معافی کی امید رکھتے ہیں اور اسی سے بہتری کی درخواست کرتے ہیں۔

(33) رزق سے محروم کرنے کا اس جیسا عذاب ہم ان لوگوں کو دیتے ہیں جو ہماری نافرمانی کریں اور آخرت کا عذاب یقیناً سب سے بڑا ہے۔ کاش! وہ اس کی شدت اور ہمیشگی کو جان لیتے۔

(34) بلاشبہ جو لوگ اللہ کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچ کر اس کا تقویٰ اختیار کرتے ہیں، ان کے لیے ان کے رب کے ہاں نعمتوں والی جنتیں ہیں جن میں وہ خوش وخرم رہیں گے۔ ان کی نعمتیں ختم نہیں ہوں گی۔

(35) کیا ہم مسلمانوں اور کافروں کی جزا ایک طرح کی کر دیں گے جیسا کہ مکہ کے مشرک خیال کرتے ہیں؟

(36) اے مشرکو! تمھیں کیا ہو گیا ہے تم اس طرح کے ظالمانہ اور بودے فیصلے کس طرح کرتے ہو؟

(37) کیا تمھارے پاس کوئی کتاب ہے جس میں تم پڑھتے ہو کہ فرمانبردار اور نافرمان کا انجام ایک جیسا ہے؟

(38) اس کتاب میں ہو کہ بے شک تمھارے لیے آخرت میں وہی ہو گا جو تم اپنے لیے پسند کرو گے۔

(39) یا تم نے ہم سے قسمیں لے کر کوئی پختہ عہد لیا ہے جس کا تقاضا یہ ہو کہ تمھارے لیے وہی کچھ ہو گا جس کا فیصلہ تم اپنے لیے کرو گے؟

(40) اے رسول (ﷺ)! ایسی بات کرنے والوں سے پوچھیں: ان میں سے کون اس بات کا ذمہ دار ہے؟

(41) کیا ان کے اللہ تعالیٰ کے سوا اور شریک ہیں جو جزا میں انھیں مومنوں کے برابر قرار دیتے ہیں؟ لہٰذا اگر وہ اپنے اس دعوے میں سچے ہیں کہ ان کے شریکوں نے ان کو جزا میں مومنوں کے برابر قرار دیا ہے تو وہ ان کو لے آئیں۔

(42) قیامت کے دن ہولناکی ظاہر ہو گی اور ہمارا رب اپنی پنڈلی کھول دے گا اور سب لوگوں کو سجدے کے لیے بلایا جائے گا تو مومن سجدہ کریں گے۔ کافر اور منافق باقی رہ جائیں گے جو سجدہ نہیں کر سکیں گے۔

(43) ان کی نگاہیں جھکی ہوں گی۔ اُن پر ذلت اور شرمندگی چھا رہی ہو گی، حالانکہ وہ دنیا میں اللہ کے حضور سجدہ کرنے کے لیے اس وقت بھی بلائے جاتے تھے جب وہ اس صورتِ حال سے دوچار نہیں تھے جس سے آج قیامت کے دن ہیں۔

(44) اے رسول (ﷺ)! آپ مجھے اور اپنے اوپر نازل ہونے والے قرآن کو جھٹلانے والوں کو چھوڑ دیں۔ ہم انھیں اس طرح آہستہ آہستہ عذاب کی طرف کھینچیں گے کہ ان کو معلوم بھی نہ ہو گا کہ ان کے ساتھ کوئی چال چلی جا رہی ہے اور انھیں مہلت دی جا رہی ہے۔ (45) میں انھیں تھوڑے وقت کے لیے مہلت دیتا ہوں تاکہ وہ اپنے گناہوں میں خوب دلیر ہو جائیں۔ بلاشبہ کافروں اور جھٹلانے والوں کے ساتھ میری تدبیر بڑی مضبوط ہے، اس لیے وہ مجھ سے بچ سکیں گے نہ میری سزا سے محفوظ رہیں گے۔ (46) اے رسول (ﷺ)! آپ جو دعوت انھیں دیتے ہیں، کیا آپ اس کی کوئی اجرت ان سے مانگتے ہیں جس کی وجہ سے وہ کسی عظیم بوجھ تلے دبے جا رہے ہیں اور یہ آپ سے اُن کے منہ موڑنے کی وجہ ہے؟ جبکہ حقیقت میں ایسا نہیں۔ آپ ان سے کوئی اجرت نہیں مانگتے تو پھر آپ کی پیروی کرنے میں انھیں کیا رکاوٹ ہے؟ (47) یا ان کے پاس علمِ غیب ہے جس سے وہ اپنی پسند کے دلائل لکھ لاتے ہیں جن کے ذریعے آپ سے جھگڑتے ہیں؟ (48) اے رسول (ﷺ)! جب آپ کے رب نے انھیں ڈھیل دے کر آہستہ آہستہ پکڑنے کا فیصلہ کیا ہے تو آپ صبر کیجیے اور مچھلی والے یونس کی طرح نہ ہو جائیے جو اپنی قوم سے تنگ پڑ گئے جب انھوں نے سمندر کی تاریکی اور مچھلی کے پیٹ کے اندھیرے میں نہایت تکلیف کی حالت میں اپنے رب کو پکارا۔

فوائد: ❀ دنیا میں جلدی سزا مل جانا بھی بندے کے ساتھ بھلائی کے ارادے کی وجہ سے ہے تاکہ وہ توبہ کرے اور رجوع کرے۔ ❀ جس طرح مومن اور کافر کی صفات ایک جیسی نہیں، اسی طرح ان کی جزا بھی ایک جیسی نہیں ہو سکتی۔ ❀ صبر نہایت قابلِ تعریف اخلاق ہے جو دعوت وتبلیغ وغیرہ کا کام کرنے والوں کے لیے لازم ہے۔

لَوْلَآ اَنْ تَدٰرَكَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ مَذْمُوْمٌ ﴿۴۹﴾
فَاجْتَبٰىهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۵۰﴾ وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ
لَمَجْنُوْنٌ ﴿۵۱﴾ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۵۲﴾ ع

سُوْرَةُ الْحَآقَّةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اِثْنَتَانِ وَخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَآقَّةُ ﴿۱﴾ مَا الْحَآقَّةُ ﴿۲﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحَآقَّةُ ﴿۳﴾
كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ وَعَادٌۢ بِالْقَارِعَةِ ﴿۴﴾ فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا
بِالطَّاغِيَةِ ﴿۵﴾ وَاَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ﴿۶﴾
سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ ۙ حُسُوْمًا
فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى ۙ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ﴿۷﴾
فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْۢ بَاقِيَةٍ ﴿۸﴾ وَجَآءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهٗ
وَالْمُؤْتَفِكٰتُ بِالْخَاطِئَةِ ﴿۹﴾ فَعَصَوْا رَسُوْلَ رَبِّهِمْ
فَاَخَذَهُمْ اَخْذَةً رَّابِيَةً ﴿۱۰﴾ اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ حَمَلْنٰكُمْ
فِي الْجَارِيَةِ ﴿۱۱﴾ لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّتَعِيَهَآ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ﴿۱۲﴾

(49) اگر اللہ تعالیٰ کی رحمت ان کے شاملِ حال نہ ہوتی تو مچھلی انھیں کھلے میدان میں ڈال دیتی جبکہ وہ ملامت کیے ہوئے ہوتے۔

(50) پھر انھیں اُن کے رب نے چن لیا اور ان کو اپنے نیک بندوں میں شامل کرلیا۔

(51) جن لوگوں نے اللہ کے ساتھ کفر کیا اور اس کے رسولوں کو جھٹلایا، جب کبھی وہ آپ پر نازل ہونے والا یہ قرآن سنتے ہیں تو قریب ہے کہ وہ تیز نگاہوں سے آپ کو دیکھنے کی وجہ سے آپ کو اپنی نظروں سے پھسلا دیں۔ وہ اپنی خواہشات کی پیروی کرتے اور حق سے منہ پھیرتے ہوئے کہتے ہیں: بلاشبہ جو رسول یہ قرآن لایا ہے، وہ یقیناً دیوانہ ہے۔

(52) جو قرآن آپ پر نازل کیا گیا ہے، وہ تو صرف نصیحت اور یاددہانی ہے انسانوں اور جنوں کے لیے۔

سورۃ الحاقہ مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: اس بات کو ثابت کرنا کہ قیامت کا واقع ہونا اور اس میں جزا و سزا کا ہونا برحق ہے جس میں کوئی شک و شبہ نہیں۔

تفسیر: (1) اللہ تعالیٰ قبروں سے اٹھائے جانے کی اس گھڑی کا تذکرہ فرما رہا ہے جو ہر صورت میں تمام مخلوقات پر حق سچ آئے گی۔

(2) پھر وہ اس سوال کے ذریعے سے اس کی ہولناکی بیان کرتا ہے: یہ حاقہ (ثابت ہونے والی) کیا چیز ہے؟

(3) اور آپ کو کیا معلوم کہ یہ حاقہ کیا چیز ہے؟

(4) صالح (علیہ السلام) کی قوم ثمود اور ہود (علیہ السلام) کی قوم عاد نے اس قیامت کو جھٹلایا جو اپنی ہولناکی کی شدت سے لوگوں کو ہلا ڈالے گی۔

(5) رہے ثمود تو اللہ تعالیٰ نے انھیں ایک انتہائی شدید اور ہولناک چیخ سے ہلاک کر دیا۔

(6) اور عاد کو اللہ تعالیٰ نے بے حد تند و تیز یخ آندھی سے ہلاک کیا جو ان پر انتہائی سخت گزری تھی۔

(7) اللہ تعالیٰ نے یہ ہوا ان سب کو ملیامیٹ کرنے کے لیے ان پر سات راتیں اور آٹھ دن لگاتار مسلط کیے رکھی۔ سو آپ دیکھتے کہ یہ لوگ اپنے گھروں میں ہلاک ہو کر اس طرح زمین پر گرے پڑے تھے گویا کہ وہ اپنے ہلاک کیے جانے کے بعد کھجور کے کھوکھلے تنے ہوں جو زمین پر اکھڑے پڑے ہوں۔

(8) تو کیا ان پر عذاب آنے کے بعد ان میں سے کوئی فرد آپ کو باقی نظر آ رہا ہے؟

(9) اور فرعون اور اس سے پہلی امتوں نے گناہ والے کام، یعنی شرک اور نافرمانیاں کیں اور ان بستیوں والوں نے بھی جنھیں الٹا کر عذاب دیا گیا تھا اور وہ قومِ لوط تھی۔

(10) چنانچہ ان میں سے ہر ایک نے اپنے اس رسول کی نافرمانی کی اور اسے جھٹلایا جو ان کی طرف بھیجا گیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے انھیں ایسی سخت پکڑ میں دھر لیا جو اس سے کہیں بڑھ کر تھی جس سے وہ ہلاک ہو سکتے تھے۔

(11) جب طوفانِ نوح میں زمین سے پھوٹنے اور آسمان سے برسنے والا پانی بلندی میں اپنی حد سے تجاوز کر گیا تو یقیناً ہم نے ان لوگوں کو نوح (علیہ السلام) کی ہمارے حکم سے بنائی ہوئی چلتی کشتی میں چڑھایا جن کی پشتوں میں تم تھے، تو یہ گویا تمھیں ہی سوار کرنا تھا۔

(12) تاکہ ہم وہ کشتی اور اس کا قصہ ایسی نصیحت بنا دیں جس سے اہلِ کفر کی ہلاکت و تباہی اور اہلِ ایمان کی نجات کی دلیل پکڑی جائے اور یاد رکھنے والے کان اسے سن کر محفوظ کر لیں۔

فوائد: ❀ توبہ اپنے سے پہلے کے گناہ مٹا دیتی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو پسند کرتا ہے اور اسے نیکوں میں شامل کرتا ہے تو اسے توبہ کی توفیق عطا کرتا ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ کا کافروں اور نافرمانوں پر مختلف نوعیت کا عذاب بھیجنا، اس کی کمال قدرت اور اس کے کمال عدل کی دلیل ہے۔

❀ جو احسان باپ پر ہو، وہ بیٹے پر بھی تصور ہوگا جس کی شکر گزاری اس پر فرض ہے۔

فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ﴿١٣﴾ وَّحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَ
الْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ﴿١٤﴾ فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿١٥﴾
وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ﴿١٦﴾ وَّالْمَلَكُ عَلٰٓى اَرْجَآئِهَا
وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ﴿١٧﴾ يَوْمَئِذٍ
تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ﴿١٨﴾ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ
كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَيَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ ﴿١٩﴾ اِنِّيْ
ظَنَنْتُ اَنِّيْ مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ ﴿٢٠﴾ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ﴿٢١﴾
فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ﴿٢٢﴾ قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ ﴿٢٣﴾ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا
هَنِيْٓـًٔا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِي الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ ﴿٢٤﴾ وَاَمَّا مَنْ
اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ۙ فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْ ﴿٢٥﴾
وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ﴿٢٦﴾ يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ﴿٢٧﴾ مَآ
اَغْنٰى عَنِّيْ مَالِيَهْ ﴿٢٨﴾ هَلَكَ عَنِّيْ سُلْطٰنِيَهْ ﴿٢٩﴾ خُذُوْهُ
فَغُلُّوْهُ ﴿٣٠﴾ ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ﴿٣١﴾ ثُمَّ فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا
سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ﴿٣٢﴾ اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ
بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ﴿٣٣﴾ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿٣٤﴾

(13) پھر جب نرسنگھے میں پھونکنے پر مقرر فرشتہ ایک ہی بار پھونک مارے گا، اور یہ دوسری بار پھونکنا ہوگا۔

(14) اور زمین اور پہاڑ اُٹھائے جائیں گے، پھر انھیں ایک ہی زبردست چوٹ لگائی جائے گی جو زمین اور پہاڑوں کے اجزاء کو ریزہ ریزہ کردے گی۔

(15) جس دن یہ سب کچھ ہوگیا، قیامت قائم ہوجائے گی۔

(16) اس دن آسمان پھٹ جائے گا تاکہ اس سے فرشتے اتر سکیں، تو یہ اس دن نہایت کمزور ہوجائے گا، حالانکہ اس سے پہلے وہ نہایت مضبوط تھا۔

(17) فرشتے اس کے اطراف اور کناروں پر چلے جائیں گے اور اس عظیم دن میں آپ کے رب کا عرش آٹھ مقرب فرشتوں نے اٹھا رکھا ہوگا۔

(18) اے لوگو! اس دن تمھیں اللہ کے سامنے پیش کیا جائے گا، تمھارا کوئی بھی بھید اللہ تعالیٰ سے چھپا نہ ہوگا بلکہ اللہ تعالیٰ اسے جانتا اور اس سے خوب واقف ہوگا۔

(19) پھر جسے اس کے اعمال کی کتاب دائیں ہاتھ میں دی گئی تو وہ خوشی اور سرور سے کہے گا: لو پڑھو میرا اعمال نامہ۔

(20) میں دنیا میں علم اور یقین رکھتا تھا کہ میں اٹھایا جاؤں گا اور اپنی جزا پاؤں گا۔

(21) چنانچہ وہ من چاہی زندگی میں ہوگا کیونکہ وہ ہمیشہ کی اور دائمی نعمتیں دیکھ رہا ہوگا۔

(22) نہایت بلند و بالا اور عظیم الشان جنت میں۔

(23) جس کے پھل لینے والے کے نہایت قریب ہوں گے۔

(24) ان کی عزت بڑھانے کے لیے ان سے کہا جائے گا: دنیا کے گزرے دنوں میں جو نیک اعمال تم آگے بھیجتے رہے، ان کے بدلے میں بغیر کسی قسم کی تکلیف اور مشقت کے خوب مزے سے کھاؤ پیو۔

(25) جسے اس کا اعمال نامہ بائیں ہاتھ میں دیا گیا تو وہ سخت ندامت کی وجہ سے کہے گا: اے کاش! مجھے میرا نامۂ اعمال ہی نہ دیا جاتا کیونکہ اس میں وہ برے عمل ہیں جو میرے لیے عذاب کا باعث بنیں گے۔

(26) اور اے کاش! میں جانتا ہی نہ کہ میرا حساب کیا چیز ہوگی۔

(27) اے کاش! جو موت میں مر چکا، وہی موت فیصلہ کن ہوتی کہ اس کے بعد مجھے کبھی نہ اٹھایا جاتا۔

(28) میرے مال نے ذرہ بھر اللہ کا عذاب مجھ سے نہیں ہٹایا۔

(29) میری دلیل بھی مجھ سے جاتی رہی اور جس قوت و طاقت اور مقام و مرتبہ پر مجھے بھروسا تھا، وہ بھی کام نہ آیا۔

(30) کہا جائے گا: اے فرشتو! اسے پکڑ لو اور اس کے ہاتھ اس کی گردن میں باندھ دو۔

(31) پھر اسے آگ میں ڈال دو تاکہ یہ اس کی گرمی جھیلے۔

(32) پھر اس کو ایسی زنجیر میں جکڑ دو جس کی لمبائی ستر ہاتھ ہے۔

(33) بلاشبہ یہ عظمت والے اللہ پر ایمان نہیں رکھتا تھا۔

(34) اور نہ دوسروں کو شوق دلاتا تھا کہ وہ مسکینوں کو کھانا کھلائیں۔

فوائد: ❀ فقیر کو کھانا کھلانا اور اس پر ابھارنا آگ کے عذاب سے بچنے کے اسباب میں سے ہے۔

❀ قیامت کے دن عذاب کی شدت کا یہ تقاضا ہے کہ اس سے بچنے کے لیے ایمان اور عملِ صالح کو لازم پکڑا جائے۔

فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ ﴿٣٥﴾ وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ
غِسْلِيْنٍ ﴿٣٦﴾ لَّا يَاْكُلُهٗٓ اِلَّا الْخٰطِـُٔوْنَ ﴿٣٧﴾ فَلَآ اُقْسِمُ بِمَا
تُبْصِرُوْنَ ﴿٣٨﴾ وَمَا لَا تُبْصِرُوْنَ ﴿٣٩﴾ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ
كَرِيْمٍ ﴿٤٠﴾ وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ۭ قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ﴿٤١﴾
وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٤٢﴾ تَنْزِيْلٌ مِّنْ
رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٣﴾ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ﴿٤٤﴾
لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ﴿٤٥﴾ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ﴿٤٦﴾ فَمَا
مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ ﴿٤٧﴾ وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٤٨﴾
وَاِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ ﴿٤٩﴾ وَاِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿٥٠﴾
وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿٥١﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿٥٢﴾

سُوْرَةُ الْمَعَارِجِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ اَرْبَعٌ وَاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سَاَلَ سَاۗىِٕلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ﴿١﴾ لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ
لَهٗ دَافِعٌ ﴿٢﴾ مِّنَ اللّٰهِ ذِي الْمَعَارِجِ ﴿٣﴾ تَعْرُجُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ وَ
الرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ﴿٤﴾

(35) قیامت کے دن اس کا کوئی قریبی نہ ہوگا جو اس سے عذاب دور کر سکے۔

(36) اور اس کے لیے دوزخیوں کے جسموں کی پیپ کے سوا کوئی کھانا نہ ہوگا جسے وہ کھائے۔

(37) یہ کھانا صرف گناہ گار اور نافرمان ہی کھائیں گے۔

(38) اللہ تعالیٰ نے قسم کھائی ہے ان چیزوں کی جنھیں تم دیکھتے ہو۔

(39) اور قسم کھائی ہے ان چیزوں کی جنھیں تم نہیں دیکھتے۔

(40) بلاشبہ یہ قرآن یقیناً اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جس کی تلاوت اس کے معزز رسول لوگوں کے سامنے کرتے ہیں۔

(41) یہ کسی شاعر کا قول نہیں کیونکہ وہ شعروں کے اوزان پر نہیں ہے، تم بہت کم یقین رکھتے ہو۔

(42) اور نہ کسی کاہن کا کلام ہے کیونکہ کاہنوں کا کلام ایسی چیز ہے جو اس قرآن کے بالکل برعکس ہے۔ افسوس! تم بہت کم نصیحت پکڑتے ہو۔

(43) لیکن یہ قرآن تمام مخلوقات کے رب کا نازل کیا ہوا ہے۔

(44) اگر محمد (ﷺ) بعض باتیں جو ہم نے نہیں کہیں، گھڑ کر ہماری طرف منسوب کر دیتے۔

(45) تو ہم ضرور ان سے بدلہ لیتے اور انھیں اپنی پوری قوت اور قدرت سے پکڑ لیتے۔

(46) پھر ضرور ان کی شہ رگ کاٹ دیتے جو دل سے جڑی ہوتی ہے۔

(47) پھر تم میں سے کوئی ہمیں اس سے روک نہ سکتا، لہٰذا یہ بات سوچ سے دُور ہے کہ وہ تمھاری وجہ سے ہماری طرف جھوٹ کی نسبت کریں۔

(48) بلاشبہ یہ قرآن، اپنے رب کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچ کر اس سے ڈرنے والوں کے لیے یقیناً نصیحت ہے۔

(49) بلاشبہ ہم جانتے ہیں کہ تم میں ایسے بھی ہیں جو اس قرآن کو جھٹلاتے ہیں۔

(50) اور بلاشبہ قرآن مجید کو جھٹلانا قیامت کے دن بہت بڑے پچھتاوے کا باعث ہوگا۔

(51) اور بلاشبہ قرآن یقینی حق ہے جس کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے میں کوئی شک وشبہ نہیں۔

(52) لہٰذا اے رسول (ﷺ)! اپنے رب کو ہر اس بات سے پاک قرار دیں جو اس کی شان کے لائق نہیں اور اپنے عظیم رب کے نام کا ذکر کریں۔

سورۃ المعارج مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: قیامت کے دن مخلوق کی حالت اور جزا کا بیان۔

تفسیر: (1) مشرکوں میں سے ایک شخص نے دعا کی کہ اگر یہ عذاب آنا ہے تو اس پر اور اس کی قوم پر آ جائے۔ یہ دعا اس نے مذاق کرتے ہوئے کی، جبکہ عذاب قیامت کے دن ہر صورت واقع ہونے والا ہے۔

(2) جن لوگوں نے اللہ کے ساتھ کفر کیا ہے ان کے لیے اس عذاب کو ٹالنے والا کوئی نہیں ہوگا۔ (3) اس اللہ کی طرف سے جو بلندی، درجات، فضل واحسان اور نعمتوں والا ہے۔

(4) جس کی طرف فرشتے اور جبریل (علیہم السلام) ان درجات میں قیامت کے دن چڑھیں گے اور وہ بہت لمبا دن ہے جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے۔

فوائد: ❀ قرآن پاک شعر اور کہانت سے پاک ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹ گھڑ کر منسوب کرنا نہایت خطرناک ہے۔

فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا ۝٥ اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا ۝٦ وَّنَرٰىهُ
قَرِيْبًا ۝٧ يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ ۝٨ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ
كَالْعِهْنِ ۝٩ وَلَا يَسْـَٔلُ حَمِيْمٌ حَمِيْمًا ۝١٠ يُّبَصَّرُوْنَهُمْ ؕ يَوَدُّ
الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِيْ مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍۭ بِبَنِيْهِ ۝١١ وَ
صَاحِبَتِهٖ وَاَخِيْهِ ۝١٢ وَفَصِيْلَتِهِ الَّتِيْ تُـْٔوِيْهِ ۝١٣ وَمَنْ فِي
الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ ثُمَّ يُنْجِيْهِ ۝١٤ كَلَّا ؕ اِنَّهَا لَظٰى ۝١٥ نَزَّاعَةً
لِّلشَّوٰى ۝١٦ تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَتَوَلّٰى ۝١٧ وَجَمَعَ فَاَوْعٰى ۝١٨ اِنَّ
الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا ۝١٩ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا ۝٢٠ وَّاِذَا مَسَّهُ
الْخَيْرُ مَنُوْعًا ۝٢١ اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ ۝٢٢ الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ
دَآئِمُوْنَ ۝٢٣ وَالَّذِيْنَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ۝٢٤
لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۝٢٥ وَالَّذِيْنَ يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝٢٦
وَالَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۝٢٧ اِنَّ عَذَابَ
رَبِّهِمْ غَيْرُ مَاْمُوْنٍ ۝٢٨ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝٢٩
اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ
مَلُوْمِيْنَ ۝٣٠ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۝٣١

(5) لہٰذا اے رسول (ﷺ)! آپ صبر کریں، ایسا صبر جس میں گریہ وزاری اور شکوہ شکایت نہ ہو۔

(6) بلاشبہ یہ لوگ اس عذاب کو دور اور اس کے واقع ہونے کو محال سمجھ رہے ہیں۔

(7) اور ہم اسے بہت قریب اور ہر صورت یقینی طور پر آنے والا دیکھتے ہیں۔

(8) جس دن آسمان پگھلائے ہوئے تانبے اور سونے وغیرہ کی طرح ہو جائے گا۔

(9) اور پہاڑ ہلکے پن میں اون کی طرح ہو جائیں گے۔

(10) اور کوئی قریبی اپنے کسی قریبی کا حال تک دریافت نہ کرے گا کیونکہ ہر ایک کو اپنی فکر ہوگی۔

(11) ہر انسان اپنے قریب والے کو دیکھتا ہوگا، وہ اس سے چھپا نہیں ہوگا مگر ہولناک منظر کی وجہ سے کوئی کسی سے کچھ نہیں پوچھے گا۔ جو آگ کا حق دار ہوا، وہ خواہش کرے گا کہ اپنے بجائے اپنی اولاد کو عذاب کے لیے پیش کر دے۔

(12) اور اپنی بیوی اور بھائی کو بطور فدیہ پیش کر دے۔

(13) اور وہ اپنے قریبی کنبے قبیلے کو فدیے میں دے دے جو مشکلات میں اس کے ساتھ کھڑے ہوتے تھے۔

(14) اور زمین پر موجود تمام جنوں اور انسانوں وغیرہ کو بطور فدیہ دے دے، پھر یہ فدیہ دینا اسے آگ کے عذاب سے بچا لے اور نجات دلا دے۔

(15) مگر ایسا ہرگز نہ ہوگا جیسے یہ مجرم خواہش کرے گا۔ یہ تو آخرت کی آگ ہے جو بھڑکتی اور شعلے مارتی ہوگی۔

(16) جو اپنی شدید حرارت اور شعلوں سے سر کی کھال بُری طرح ادھیڑ دے گی۔

(17) وہ ہر اس شخص کو پکارے گی جس نے حق سے منہ پھیرا، اس سے دور ہوا اور اس پر ایمان لایا نہ عمل کیا۔

(18) اور مال جمع کیا اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے میں انتہائی بخل کیا۔

(19) بلاشبہ انسان کو سخت لالچی پیدا کیا گیا ہے۔ (20) جب اسے بیماری یا فقر کی صورت میں کوئی تکلیف پہنچے تو بے صبرا ہو جاتا ہے۔

(21) اور جب اسے آسائش اور مال ملے جو اس کے لیے خوشی کا باعث ہو تو اسے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بہت زیادہ روکتا ہے۔ (22) سوائے نمازیوں کے، وہ ان قابلِ مذمّت صفات سے محفوظ رہنے والے ہیں۔ (23) جو اپنی نماز پر ہمیشگی کرتے ہیں، اس سے غافل نہیں ہوتے اور اسے اس کے مقررہ وقت میں ادا کرتے ہیں۔

(24) اور جن کے مالوں میں فرض حصہ مقرر ہے۔ (25) جو اپنے سے سوال کرنے والے کو دیتے ہیں اور اسے بھی دیتے ہیں جو ان سے سوال نہیں کرتا مگر کسی بھی وجہ سے مال سے محروم ہے۔

(26) اور جو قیامت کے دن کی تصدیق کرتے ہیں جس دن اللہ تعالیٰ ہر ایک کو وہ جزا دے گا جس کا وہ مستحق ہوگا۔

(27) اور جو اپنے رب کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں، اس کے باوجود کہ انھوں نے اپنے نیک اعمال آگے بھیجے ہوتے ہیں۔ (28) بلاشبہ ان کے رب کا عذاب ڈرنے کی چیز ہے جس سے عقل مند بے خوف نہیں ہو سکتا۔ (29) اور جو اپنی شرم گاہوں کو ڈھانپ کر اور انھیں بے حیائی سے دور رکھ کر ان کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ (30) سوائے اپنی بیویوں اور لونڈیوں کے، تو ان سے مباشرت کرنے اور اس کے علاوہ لطف اندوز ہونے میں ان پر کوئی ملامت نہیں۔ (31) پھر جنھوں نے ان مذکورہ بیویوں اور لونڈیوں کے علاوہ اوروں سے جنسی تسکین چاہی تو وہی لوگ اللہ تعالیٰ کی حدود سے گزرنے والے ہیں۔

فوائد: ❀ صبرِ جمیل وہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید رکھی جائے اور اس کے علاوہ کسی سے شکوہ شکایت نہ کی جائے۔ ❀ آگ کے عذاب کی شدت کہ آگ والے خواہش کریں گے کہ وہ دنیاوی اسباب و وسائل میں سے جو کچھ جانتے ہیں، اس میں سے ہر وسیلے کو بروئے کار لا کر کسی نہ کسی طرح جہنم سے نجات پا جائیں۔ ❀ دنیا میں گناہوں کے کفارے کا سب سے بڑا ذریعہ نماز ہے اور اس کے ذریعے سے آخرت کی آگ سے بھی بچا جا سکتا ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کے عذاب کا خوف نیک عمل کی طرف لے جانے والا ہے۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝٣٢ۙ وَالَّذِيْنَ هُمْ
بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ ۝٣٣ۙ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ
يُحَافِظُوْنَ ۝٣٤ؕ اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ۝٣٥ؕ فَمَالِ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا قِبَلَكَ مُهْطِعِيْنَ ۝٣٦ۙ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ
عِزِيْنَ ۝٣٧ اَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّدْخَلَ جَنَّةَ
نَعِيْمٍ ۝٣٨ۙ كَلَّا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّمَّا يَعْلَمُوْنَ ۝٣٩ فَلَآ اُقْسِمُ
بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ وَالْمَغٰرِبِ اِنَّا لَقٰدِرُوْنَ ۝٤٠ۙ عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ
خَيْرًا مِّنْهُمْ ۙ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ۝٤١ فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا
وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ۝٤٢ۙ يَوْمَ يَخْرُجُوْنَ
مِنَ الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا كَاَنَّهُمْ اِلٰى نُصُبٍ يُّوْفِضُوْنَ ۝٤٣ۙ خَاشِعَةً
اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ۝٤٤ع

سُوْرَةُ نُوْحٍ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانٌ وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اِنَّآ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ
يَّاْتِيَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝١ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝٢ۙ

(32) اور وہ جن کے پاس مالوں اور رازوں وغیرہ کی صورت میں جو بھی امانت رکھوائی جائے تو اس کی حفاظت کرتے ہیں اور جو عہد و پیمان انھوں نے لوگوں سے کیے ہوں، ان کی پابندی کرتے ہیں۔ وہ اپنی امانتوں میں خیانت کرتے ہیں نہ اپنے عہد و پیمان توڑتے ہیں۔

(33) اور جو اپنی گواہیوں پر مطلوبہ معیار کے مطابق قائم رہتے ہیں۔ کوئی رشتے داری اور دشمنی ان پر اثر انداز نہیں ہوتی۔

(34) اور جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں، اس طرح کہ انھیں بروقت ادا کرتے ہیں اور طہارت کا اہتمام کرتے اور اطمینان سے ادا کرتے ہیں۔ کوئی مصروفیت انھیں ان سے غافل نہیں کرتی۔

(35) ان مذکورہ صفات والے لوگ ہی جنتوں میں بڑے باعزت ہوں گے، جنت کی دائمی نعمتیں ملنے اور اللہ تعالیٰ کے باعزت چہرے کے دیدار کی بدولت۔

(36) اے رسول (ﷺ)! آپ کی قوم کے ان مشرکوں کو کون سی چیز کھینچے لا رہی ہے کہ وہ آپ کو جھٹلانے کے لیے آپ کی طرف چاروں جانب سے دوڑے چلے آتے ہیں؟

(37) آپ کو دائیں بائیں سے، گروہ کے گروہ، گھیرے ہوئے ہیں۔

(38) کیا ان میں سے ہر ایک امید رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے نعمتوں والی جنت میں داخل کرے گا جہاں وہ ہمیشہ کی اور دائمی نعمتوں سے لطف اٹھائے گا جبکہ وہ اپنے کفر پر بھی قائم ہے؟

(39) معاملہ ایسے نہیں جیسے انھوں نے خیال کر لیا ہے۔ بلاشبہ ہم نے انھیں جس چیز سے پیدا کیا ہے، وہ اسے جانتے ہیں۔ یقیناً ہم نے انھیں حقیر پانی سے پیدا کیا، وہ اتنے کمزور ہیں کہ اپنے نفع و نقصان کے مالک بھی نہیں تو وہ تکبر کیسے کرتے ہیں؟

(40) اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کی قسم کھائی ہے جبکہ وہ سورج، چاند اور تمام ستاروں کے طلوع اور غروب ہونے کی جگہوں کا رب ہے کہ یقیناً ہم قادر ہیں۔

(41) ہم اس بات پر قادر ہیں کہ انھیں ہلاک کر کے ان کی جگہ اللہ کی اطاعت کرنے والوں کو لائیں۔ ہم اس سے عاجز ہیں نہ کسی دباؤ میں ہیں۔ ہم جب چاہیں انھیں ہلاک کر کے ان کی جگہ دوسروں کو لے آئیں۔

(42) لہٰذا اے رسول (ﷺ)! جس باطل اور گمراہی میں وہ ہیں، آپ اس میں انھیں مشغول چھوڑ دیں اور وہ اپنی دنیا کی زندگی کے کھیل تماشوں میں لگے رہیں یہاں تک کہ وہ قیامت کے دن سے جا ملیں جس کا قرآن میں ان سے وعدہ کیا جاتا ہے۔

(43) جس دن وہ قبروں سے دوڑتے ہوئے نکلیں گے گویا وہ کسی ہدف کی طرف ایک دوسرے سے آگے بڑھ رہے ہوں۔

(44) ان کی آنکھیں جھکی ہوں گی۔ ان پر ذلت چھا رہی ہوگی۔ یہی ہے وہ دن جس کا دنیا میں ان سے وعدہ کیا جاتا تھا اور وہ اس کی پروا نہیں کرتے تھے۔

سورۂ نوح مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: نوح (علیہ السلام) کے قصے کی روشنی میں دین کی طرف بلانے والوں کے لیے دعوت و تبلیغ کے منہج کا بیان۔

تفسیر: (1) بلاشبہ ہم نے نوح (علیہ السلام) کو ان کی قوم کی طرف انھیں دعوت دینے کے لیے بھیجا تاکہ وہ اپنی قوم کو اس دردناک عذاب کے آنے سے پہلے پہلے ڈرائیں جو اللہ کے ساتھ ان کے اس شرک کی وجہ سے آئے گا جس پر وہ قائم ہیں۔

(2) نوح (علیہ السلام) نے اپنی قوم سے کہا: اے میری قوم! میں تمھیں اس عذاب سے کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں جو تمھارے انتظار میں ہے اگر تم نے اللہ کے حضور توبہ نہ کی۔

فوائد: ❀ آخرت سے غفلت برتنے کے خوفناک اور خطرناک نتائج ہیں۔

اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ وَاَطِيْعُوْنِ ۙ﴿۳﴾ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ
ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ
اِذَا جَاۗءَ لَا يُؤَخَّرُ ۘ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّىْ
دَعَوْتُ قَوْمِىْ لَيْلًا وَّنَهَارًا ۙ﴿۵﴾ فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَاۗءِىْٓ اِلَّا
فِرَارًا ﴿۶﴾ وَاِنِّىْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْٓا اَصَابِعَهُمْ
فِىْٓ اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا
اسْتِكْبَارًا ﴿۷﴾ ثُمَّ اِنِّىْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ۙ﴿۸﴾ ثُمَّ اِنِّىْٓ اَعْلَنْتُ
لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا ۙ﴿۹﴾ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ
اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ﴿۱۰﴾ يُّرْسِلِ السَّمَاۗءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ﴿۱۱﴾
وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ
وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ﴿۱۲﴾ مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ﴿۱۳﴾
وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا ﴿۱۴﴾ اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ
سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ﴿۱۵﴾ وَّجَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا
وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ﴿۱۶﴾ وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ
الْاَرْضِ نَبَاتًا ﴿۱۷﴾ ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ فِيْهَا وَيُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا ﴿۱۸﴾

(3) تمھیں میرے ڈرانے کا تقاضا یہ ہے کہ میں تم سے کہوں: صرف اکیلے اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی اور کو شریک نہ کرو اور اسی سے ڈرو، اس طرح کہ اس کے حکم مانو اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچو اور میں جس چیز کا تمھیں حکم دوں، اس میں میری اطاعت کرو۔

(4) بلاشبہ اگر تم یہ کر لو تو اللہ تعالیٰ تمھارے وہ گناہ بخش دے گا جن کا تعلق بندوں کے حقوق سے نہیں ہے اور تمھاری امت کی زندگی کی مدت ایک مقرر وقت تک بڑھا دے گا جو اللہ کے علم میں مقرر ہے۔ جب تک تم اس پر قائم رہے، تم زمین کو آباد رکھو گے۔ بلاشبہ موت جب آ جائے تو اسے ٹالا نہیں جا سکتا۔ اگر تمھیں اس کا علم ہوتا تو جس شرک و گمراہی میں تم پڑے ہو، اسے چھوڑ کر اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اس کے حضور توبہ کرنے میں جلدی کرتے۔

(5) نوح (علیہ السلام) نے کہا: اے میرے رب! بلاشبہ میں نے اپنی قوم کو دن رات مسلسل تیری عبادت اور توحید کی طرف بلایا۔

(6) مگر میرے بلانے سے وہ اس پیغام سے مزید دور بھاگے اور نفرت کرنے لگے جس کی طرف میں نے انھیں بلایا۔

(7) بلاشبہ میں نے جب بھی انھیں ایسی چیز کی طرف بلایا جس میں ان کے گناہوں کی بخشش کا ذریعہ تھا، جیسے صرف تجھ اکیلے کی عبادت، تیری اطاعت اور تیرے رسول کی اطاعت، تو انھوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں ڈال لیں تاکہ میری دعوت انھیں سنائی نہ دے اور انھوں نے اپنے چہرے اپنے کپڑوں سے ڈھانپ لیے تاکہ مجھے دیکھ نہ پائیں اور اپنے شرک پر ڈٹے رہے اور اس دعوت کو جو میں نے انھیں دی، قبول کرنے اور ماننے سے انکار اور تکبر کیا۔

(8) پھر اے میرے رب! میں نے انھیں کھلم کھلا دعوت دی۔

(9) پھر میں نے انھیں بلند آواز سے دعوت دی اور چپکے چپکے اور آہستہ آواز میں بھی دعوت دی، یعنی اپنی دعوت دینے کے مختلف طریقے اختیار کیے۔

(10) میں نے ان سے کہا: اے میری قوم! اپنے رب کے حضور توبہ کر کے اس سے بخشش مانگو۔ بلاشبہ وہ پاک پروردگار اپنے ان بندوں کے گناہ بہت زیادہ بخشنے والا ہے جو اس کے حضور توبہ کرتے ہیں۔ (11) بلاشبہ اگر تم نے ایسے کیا تو جب بھی تمھیں بارش کی ضرورت ہوگی، اللہ تعالیٰ تم پر مسلسل بارش برسائے گا اور تم قحط میں مبتلا نہیں ہو گے۔

(12) اور تمھیں کثرت سے مال اور اولاد دے گا اور تمھیں باغات عطا کرے گا جن کے پھل تم کھاؤ گے اور تمھارے لیے نہریں جاری کرے گا جن سے تم پیو گے اور اپنی کھیتیاں اور اپنے جانور سیراب کرو گے۔

(13) اے قوم! تمھیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عظمت سے نہیں ڈرتے، کہ کوئی پروا کیے بغیر اس کی نافرمانیاں کیے جاتے ہو؟

(14) حالانکہ اس نے تمھیں یکے بعد دیگرے کئی مرحلوں میں پیدا کیا، یعنی پہلے نطفہ، پھر علقہ (لوتھڑا) اور پھر مضغہ (چبائی ہوئی بوٹی کی مانند) بنایا۔

(15) کیا تم نہیں دیکھتے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اوپر نیچے سات آسمان پیدا کر دیے؟

(16) زمین والوں کے لیے روشنی کے طور پر قریبی آسمان میں چاند بنایا اور روشنی دینے والا سورج بنایا۔

(17) اللہ تعالیٰ نے تمھیں زمین سے پیدا کیا، اس طرح کہ تمھارے باپ آدم (علیہ السلام) کو مٹی سے پیدا کیا، پھر تم زمین کی پیداوار بطور غذا استعمال کرتے ہو۔

(18) پھر وہ تمھاری موت کے بعد تمھیں اس میں لوٹائے گا، پھر دوبارہ اٹھانے کے لیے ایک خاص طریقے سے تمھیں اس میں سے نکالے گا۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کا تقویٰ گناہوں کی بخشش کا ذریعہ ہیں۔ ❀ دین کی طرف بلانے والوں پر فرض ہے کہ وہ دعوت کا کام مسلسل کرتے رہیں اور اس کے لیے مختلف انداز اپنائیں۔ ❀ اپنے گناہوں کی معافی مانگنا بارش نازل ہونے، مال و دولت کی فراوانی اور کثرتِ اولاد کا ذریعہ ہے۔

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا ﴿۱۹﴾ لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا
فِجَاجًا ﴿۲۰﴾ ع قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِیْ وَاتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ
یَزِدْهُ مَالُهٗ وَوَلَدُهٗۤ اِلَّا خَسَارًا ﴿۲۱﴾ ۚ وَمَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا ﴿۲۲﴾ ۚ وَ
قَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا ۙ وَّ
لَا یَغُوْثَ وَیَعُوْقَ وَنَسْرًا ﴿۲۳﴾ ۚ وَقَدْ اَضَلُّوْا كَثِیْرًا ۚ وَلَا
تَزِدِ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا ضَلٰلًا ﴿۲۴﴾ مِمَّا خَطِیْٓـٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا
نَارًا ۙ فَلَمْ یَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا ﴿۲۵﴾ وَ
قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ دَیَّارًا ﴿۲۶﴾
اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ یُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا یَلِدُوْۤا اِلَّا فَاجِرًا
كَفَّارًا ﴿۲۷﴾ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ
مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِیْنَ
اِلَّا تَبَارًا ﴿۲۸﴾ ع

1 ع 20 9

2 ع 8 10

النّصف

سُوْرَةُ الْجِنِّ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٍ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْۤا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۙ﴿۱﴾

(19) اور اللہ نے زمین کو تمھارے لیے فرش بنا دیا ہے جو رہائش کے لیے مناسب ہے۔

(20) تاکہ تم رزقِ حلال کمانے کے لیے اس کے کھلے راستوں میں چلو پھرو۔

(21) نوح (علیہ السلام) نے کہا: اے میرے رب! میں نے اپنی قوم کو تیری توحید اور صرف تجھ اکیلے کی عبادت کرنے کا جو حکم دیا، تو انھوں نے اس میں میری نافرمانی کی ہے اور ان کے گھٹیا لوگوں نے اپنے ان وڈیروں کی پیروی کی ہے جنھیں تو نے مال و دولت اور اولاد سے نوازا تو انھیں تیرے ان انعامات نے گمراہی ہی میں زیادہ کیا۔

(22) ان کے وڈیروں نے بہت بڑا مکر و فریب کیا، اس طرح کہ اپنے گھٹیا لوگوں کو نوح (علیہ السلام) کے خلاف اکسایا اور بھڑکایا۔

(23) انھوں نے اپنے پیروکاروں سے کہا: اپنے معبودوں کی عبادت نہ چھوڑنا اور نہ اپنے بتوں ودّ، سواع، یغوث، یعوق اور نسر کی عبادت چھوڑنا۔

(24) یقیناً انھوں نے اپنے ان بتوں کے ذریعے سے بہت زیادہ لوگوں کو گمراہ کیا، اور اے میرے رب! تو انھیں حق سے اور بھٹکا دے جنھوں نے کفر اور نافرمانیوں پر اصرار کر کے اپنی جانوں پر ظلم کیا۔

(25) جو گناہ انھوں نے کیے، ان کی وجہ سے وہ دنیا میں طوفان کے ذریعے سے غرق کر دیے گئے اور مرنے کے فوراً بعد آگ میں داخل کر دیے گئے، پھر انھوں نے اللہ کے سوا اپنا کوئی مددگار نہ پایا جو انھیں غرق ہونے اور آگ میں داخل ہونے سے بچاتا۔

(26) اللہ تعالیٰ نے جب نوح (علیہ السلام) کو بتا دیا کہ جو لوگ آپ پر ایمان لا چکے ہیں، ان کے علاوہ آپ کی قوم کا کوئی فرد ایمان نہیں لائے گا تو انھوں نے کہا: اے میرے رب! زمین پر کوئی ایک کافر بھی نہ رہنے دے جو چلتا پھرتا یا حرکت کرتا ہو۔

(27) اے ہمارے رب! بلاشبہ اگر تو نے انھیں چھوڑ دیا اور مہلت دے دی تو وہ تیرے مومن بندوں کو گمراہ کریں گے اور ان سے پیدا ہونے والی اولاد بھی فاجر و فاسق اور ڈھیٹ کافر ہی ہوگی جو نہ تیری اطاعت کرے گی اور نہ تیری نعمتوں کی شکر گزار ہوگی۔

(28) اے میرے رب! میرے گناہ بخش دے اور میرے والدین کی بخشش فرما اور جو ایمان لا کر میرے گھر میں داخل ہو جائے، اسے بھی معاف کر دے اور تمام مومن مرد و خواتین کو بخش دے اور جو کفر و نافرمانی کر کے خود پر ظلم کرنے والے ہیں، انھیں سوائے بربادی اور نقصان کے اور کسی بات میں نہ بڑھا۔

سورۃ الجن مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: جنّوں کا حال اور ان کے قرآن سن کر ایمان لانے کو بیان کر کے مشرکین کے دین کو باطل قرار دینا۔

تفسیر: (1) اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! اپنی امت سے کہہ دیں: اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی ہے کہ وادیٔ نخلہ میں جنوں کی ایک جماعت نے میری تلاوتِ قرآن بڑے غور سے سنی اور جب وہ اپنی قوم کی طرف لوٹے تو انھوں نے ان سے کہا: بلاشبہ آج ہم نے ایک کلام سنا ہے جو پڑھا جا رہا تھا۔ وہ اپنے بیان اور فصاحت و بلاغت میں حیران کن ہے۔

فوائد: ❀ چھوٹے لوگوں کو گمراہ کرنے میں بڑے لوگوں کا کردار بالکل واضح اور عام مشاہدے میں ہے۔

❀ گناہ دنیا میں ہلاکت اور آخرت میں عذاب کا بہت بڑا سبب ہیں۔

❀ جو سلامتی والے دل کے ساتھ پوری توجہ سے قرآن مجید سنے، اس پر قرآن مجید کی معجزانہ تاثیر ظاہر ہوگی۔

يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ۭ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ۝۲
وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ۝۳ وَّ
اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَي اللّٰهِ شَطَطًا ۝۴ وَّاَنَّا ظَنَنَّآ
اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَي اللّٰهِ كَذِبًا ۝۵ وَّاَنَّهٗ كَانَ
رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ
رَهَقًا ۝۶ وَّاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ۝۷
وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَاۗءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا
وَّشُهُبًا ۝۸ وَّاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ۭ فَمَنْ
يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۝۹ وَّاَنَّا لَا نَدْرِيْٓ
اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِي الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ
رَشَدًا ۝۱۰ وَّاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ۭ كُنَّا
طَرَاۗىِٕقَ قِدَدًا ۝۱۱ وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِي الْاَرْضِ
وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ۝۱۲ وَّاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰٓى اٰمَنَّا بِهٖ ۭ
فَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا ۝۱۳ وَّاَنَّا مِنَّا
الْمُسْلِمُوْنَ وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ۭ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰۗىِٕكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ۝۱۴

(2) یہ کلام جو ہم نے سنا ہے، یہ عقیدے، قول اور عمل کی درست راہنمائی کرتا ہے، چنانچہ ہم اس پر ایمان لے آئے اور ہم اپنے رب کے ساتھ کبھی کسی کو شریک نہیں کریں گے جس نے یہ اتارا ہے۔

(3) ہمارے رب کی عظمت و شان بلند ہو! ہم اس پر ایمان لائے ہیں کہ اس نے کسی کو اپنی بیوی بنایا ہے نہ بیٹا جیسا کہ مشرک کہتے ہیں۔

(4) اور یہ کہ ابلیس اللہ تعالیٰ کے بارے میں ناحق اور غلط بات کہتا تھا کہ اس نے بیوی اور بیٹا بنایا ہے۔

(5) اور ہم یہی سمجھتے رہے کہ مشرک انسان اور جن اللہ تعالیٰ کے متعلق جھوٹی باتیں نہیں کہتے جب وہ خیال کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی بیوی اور بیٹا ہے، اس لیے ہم نے بھی ان کی پیروی میں انھیں سچا سمجھا۔

(6) اور یہ کہ زمانۂ جاہلیت میں انسانوں میں سے کئی ایسے مرد تھے جو کسی ڈراؤنی اور خوفناک جگہ میں پڑاؤ کرتے تو جنوں کے آدمیوں کی پناہ طلب کرتے تھے۔ ان میں سے کوئی ایک یوں کہتا: میں اس وادی کے سردار جن کی پناہ میں آتا ہوں اس کی قوم کے بیوقوفوں کے شر سے۔ اس طرح انسانوں کے آدمیوں پر جنوں کے آدمیوں کا خوف اور رعب مزید بڑھ جاتا۔

(7) اے جنات! انسانوں نے بھی تمھاری طرح یہ خیال کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ، مرنے کے بعد ہرگز کسی کو حساب کتاب اور جزا سزا کے لیے نہیں اٹھائے گا۔

(8) اور ہم نے آسمان کی خبریں جاننا چاہیں تو آسمان کو فرشتوں کے طاقتور پہرے داروں سے بھرا ہوا پایا جو ہمیں چوری چھپے باتیں سننے سے روکنے کے لیے جو ہم سنا کرتے تھے، اس کی حفاظت کر رہے تھے اور آسمان کو آگ کے ان شعلوں سے بھرا ہوا پایا جو آسمان کے قریب جانے والے پر پھینکے جاتے ہیں۔

(9) بلاشبہ اس سے پہلے ہم نے آسمان میں ایسی جگہیں بنا رکھی تھیں جہاں سے ہم فرشتوں کا تبادلۂ خیال سن لیتے تھے اور آ کر ہم وہ زمین کے کاہنوں کو بتا دیتے اور اب یقیناً یہ معاملہ بدل گیا ہے، لہٰذا اب ہم میں سے جو کوئی سننے کی کوشش کرتا ہے، وہ اپنے لیے آگ کا شعلہ تیار پاتا ہے۔ جونہی وہ قریب ہوتا ہے، وہ اس پر چھوڑ دیا جاتا ہے اور اسے جلا کر راکھ کر دیتا ہے۔

(10) ہم نہیں جانتے تھے کہ اس شدید پہرے داری کا سبب کیا ہے؟ کیا زمین والوں کے ساتھ کسی شر کا ارادہ کیا گیا ہے یا اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ کوئی خیر اور بھلائی کرنا چاہتا ہے۔ یقیناً ہم سے آسمان کی خبروں کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے۔

(11) بلاشبہ ہم جنوں کے گروہ میں کچھ متقی و نیکوکار ہیں اور کچھ ہم میں سے وہ ہیں جو کافر اور نافرمان ہیں۔ ہم مختلف گروہوں اور مختلف خواہشات میں بٹے ہوئے تھے۔

(12) اور ہم نے یقین کر لیا کہ جب اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ کسی معاملے کا ارادہ کرے تو ہم اس سے بچ سکتے ہیں نہ اس سے بھاگ کر کہیں نکل سکتے ہیں کیونکہ ہم اس کے گھیرے میں ہیں۔

(13) بلاشبہ جب ہم نے قرآن سنا جو سب سے سیدھی راہ دکھاتا ہے تو ہم اس پر ایمان لے آئے۔ جو اپنے رب پر ایمان لے آئے، اسے نیکیوں میں کمی کا خوف ہوگا نہ کسی گناہ کا جو اس کے پہلے گناہوں کے ساتھ شامل کر دیا جائے۔

(14) بلاشبہ ہم میں سے کچھ مسلمان ہیں جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کر کے اس کے فرمانبردار ہیں اور کچھ اعتدال اور ثابت قدمی کی راہ سے ہٹے ہوئے ہیں، پھر جو اطاعت اور نیک عمل کے ذریعے سے اللہ کے سامنے جھک گیا تو وہی لوگ ہیں جنھوں نے ہدایت اور صحیح راستے کا انتخاب کیا۔

فوائد: ❀ جنوں سے مدد طلب کرنا اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا ہے اور ایسا کرنے والے کو اس کے مقصود کے برعکس دنیا ہی میں سزا ملتی ہے۔

❀ نبیِ اکرم ﷺ کی بعثت سے کہانت، یعنی غیب کی باتیں بتانے کی روش باطل ہو گئی۔

❀ مومن کے اخلاق و آداب میں یہ بات شامل ہے کہ وہ شر کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف نہ کرے۔

وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ﴿١٥﴾ وَّاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا
عَلَى الطَّرِيْقَةِ لَاَسْقَيْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا ﴿١٦﴾ لِّنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ؕ
وَمَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ﴿١٧﴾
وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ﴿١٨﴾ وَّاَنَّهٗ
لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا ﴿١٩﴾ ع 1 19 11
قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ اَحَدًا ﴿٢٠﴾ قُلْ اِنِّيْ لَآ
اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ﴿٢١﴾ قُلْ اِنِّيْ لَنْ يُّجِيْرَنِيْ مِنَ
اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ﴿٢٢﴾ اِلَّا بَلٰغًا
مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ
لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ﴿٢٣﴾ حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا
يُوْعَدُوْنَ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا ﴿٢٤﴾
قُلْ اِنْ اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ يَجْعَلُ
لَهٗ رَبِّيْٓ اَمَدًا ﴿٢٥﴾ عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ
اَحَدًا ﴿٢٦﴾ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ
يَسْلُكُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ﴿٢٧﴾

(15) اور جو سیدھی اور ثابت قدمی کی راہ سے ہٹے ہوئے ہیں، وہ جہنم کا ایندھن ہوں گے جن کے ساتھ اسے بھڑکایا جائے گا۔ ان کے ساتھ ان جیسے انسان اور بھی ہوں گے۔

(16) جس طرح آپ (ﷺ) کی طرف یہ وحی کی گئی کہ جنوں کی ایک جماعت نے غور سے سنا، اسی طرح آپ کی طرف یہ وحی بھی کی گئی کہ اگر جن اور انسان اسلام کے راستے پر قائم رہتے اور اس کے احکام پر عمل کرتے تو اللہ تعالیٰ انھیں بہت زیادہ پانی مہیا کرتا (ان پر خوب بارش برساتا) اور انھیں کئی طرح کی نعمتوں سے نوازتا۔

(17) تاکہ اس بارے میں ہم انھیں آزمالیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی شکر گزاری کرتے ہیں یا ان کی ناقدری کرتے ہیں؟ اور جو قرآن اور اس میں آنے والی نصیحتوں سے منہ پھیرے، اسے اس کا رب ایسے مشقت والے عذاب میں داخل کرے گا جسے وہ برداشت نہیں کر سکے گا۔

(18) بلاشبہ مسجدیں صرف اس پاک ذات کی ہیں، کسی اور کی نہیں، لہٰذا ان میں اللہ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو ورنہ تم بھی یہودیوں اور عیسائیوں کی طرح کرو گے جو کچھ وہ اپنے گرجوں اور عبادت خانوں میں کرتے ہیں۔

(19) یقیناً جب اللہ کے بندے محمد رسول اللہ ﷺ اپنے رب کی عبادت کے لیے وادیٔ نخلہ میں کھڑے ہوئے تو جنوں نے قرآن سننے کے لیے اتنا رش کیا کہ قریب تھا وہ آپ پر گر پڑیں۔

(20) اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہہ دیں: میں تو صرف اپنے رب کو پکارتا ہوں اور عبادت میں کسی دوسرے کو اس کا شریک نہیں ٹھہراتا، خواہ کوئی بھی ہو۔

(21) ان سے کہہ دیں: میں تم سے کسی قسم کی کوئی تکلیف دور کرنے کا اختیار نہیں رکھتا جو اللہ تعالیٰ نے تمھارے مقدر میں کر دی ہو اور نہ ایسا نفع تمھیں دینے کا مالک ہوں جو اللہ تعالیٰ تم سے روک لے۔

(22) ان سے کہہ دیں: مجھے اللہ سے ہرگز کوئی نہیں بچا سکے گا اگر میں نے اس کی نافرمانی کی اور نہ اس کے سوا میری کوئی پناہ گاہ ہے جس میں پناہ لے لوں۔

(23) لیکن میں جس چیز کا مالک ہوں، وہ یہ ہے کہ میرے اللہ نے مجھے تم تک جو پیغام پہنچانے کا حکم دیا ہے، وہ میں تمھیں پہنچا دوں اور اس کی عطا کی ہوئی اس رسالت کا مالک ہوں جو اس نے مجھے دے کر تمھاری طرف بھیجا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) کی نافرمانی کرے، اس کا انجام جہنم کی آگ میں داخل ہونا ہے جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہے گا، اس سے کبھی نہیں نکلے گا۔

(24) یہ کافر اپنے کفر پر اس وقت تک اڑے رہیں گے جب تک قیامت کے دن وہ عذاب اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لیں جس کا دنیا میں ان سے وعدہ کیا جاتا ہے۔ اس وقت وہ ضرور جان لیں گے کہ کس کے مددگار کمزور اور تعداد میں تھوڑے ہیں۔

(25) اے رسول (ﷺ)! ان دوبارہ اٹھائے جانے کے منکر مشرکوں سے کہہ دیں: میں نہیں جانتا کہ جس عذاب کا وعدہ تم سے کیا جاتا ہے، وہ قریب ہے یا اس کی کوئی لمبی مدت ہے۔ اسے اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

(26) وہ پاک رب ہر قسم کا غیب جاننے والا ہے، اس میں سے کوئی چیز اس سے چھپی نہیں۔ وہ اپنے غیب سے کسی کو آگاہ نہیں کرتا بلکہ وہ اسی کے علم کے ساتھ خاص رہتا ہے۔

(27) ہاں اللہ تعالیٰ رسولوں میں سے جس کسی کو پسند کر لے تو اسے جس کی چاہے خبر کر دیتا ہے اور اس رسول کے آگے پیچھے نگران فرشتے بھیجتا ہے جو اس کی حفاظت کرتے ہیں تاکہ رسول کے علاوہ کسی کو اس غیب کی اطلاع نہ ہونے پائے۔

فوائد: ❀ ظلم آگ میں جانے کا بہت بڑا سبب ہے۔

❀ اچھے مقاصد کے حصول کے لیے ثابت قدمی کی بڑی اہمیت ہے۔

❀ وحیِ الٰہی شیطانوں کے کھیل تماشے سے محفوظ ہے۔

لِّيَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ وَاَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ
وَاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ﴿٢٨﴾ ع 2 9 12

سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ عِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّاِحْدٰى عَشْرَةَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ﴿١﴾ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿٢﴾ نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ
مِنْهُ قَلِيْلًا ﴿٣﴾ اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ﴿٤﴾ اِنَّا
سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا ﴿٥﴾ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ
اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِيْلًا ﴿٦﴾ اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا
طَوِيْلًا ﴿٧﴾ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ﴿٨﴾
رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ﴿٩﴾
وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا ﴿١٠﴾ وَ
ذَرْنِيْ وَالْمُكَذِّبِيْنَ اُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيْلًا ﴿١١﴾ اِنَّ
لَدَيْنَآ اَنْكَالًا وَّجَحِيْمًا ﴿١٢﴾ وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا اَلِيْمًا ﴿١٣﴾ يَوْمَ
تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيْبًا مَّهِيْلًا ﴿١٤﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنَآ
اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ﴿١٥﴾

(28) تا کہ وہ رسول یہ جان لے کہ اس سے پہلے رسولوں نے اپنے رب کے وہ پیغامات پوری طرح پہنچا دیے جن کی تبلیغ کا اس نے انھیں حکم دیا تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کا پورے اہتمام سے احاطہ کیا ہوا تھا اور فرشتوں اور رسولوں کے پاس جو ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنے علم سے اس کا بھی احاطہ کر رکھا ہے اور اس میں سے کوئی چیز اس سے چھپی نہیں اور اس نے ہر چیز کی تعداد کو شمار کر رکھا ہے اور اس پاک رب سے کوئی چیز اوجھل نہیں۔

سورۃ المزمل مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: دعوت و تبلیغ کی ذمہ داریوں کو سرانجام دینے کے لیے مددگار بننے والے اسباب کا بیان۔

تفسیر: (1) اے اپنے کپڑوں میں لپٹنے والے، یعنی نبی اکرم ﷺ!

(2) رات کو نماز پڑھیں مگر کچھ وقت آرام بھی کریں۔

(3) اگر آپ چاہیں تو آدھی رات نماز پڑھیں یا آدھی رات سے تھوڑا کم کر لیں یہاں تک کہ ایک تہائی کر لیں۔

(4) یا اس سے کچھ زیادہ کر لیں یہاں تک کہ دو تہائی کو پہنچ جائیں۔ جب قرآن کی قراءت کریں تو اسے واضح کر کے پڑھیں اور ٹھہر ٹھہر کر اس کی قراءت کریں۔

(5) اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ جلد ہم آپ پر قرآن نازل کرنے والے ہیں جو اس میں موجود فرائض، حدود، احکام اور آداب وغیرہ کی وجہ سے نہایت بھاری بات ہے۔

(6) بلاشبہ رات کی گھڑیاں دل کو قراءت کے ساتھ موافق کرنے میں زیادہ مناسب اور بات کو بہت درست کر دینے والی ہیں۔

(7) بلاشبہ آپ کو دن کے وقت مختلف کاموں کے لیے آنا جانا پڑتا ہے اور ان مصروفیات کے باعث آپ قرآن کی زیادہ قراءت نہیں کر پاتے، لہٰذا رات کو نماز پڑھیں۔

(8) مختلف اذکار کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو یاد کریں۔ اللہ تعالیٰ کے لیے عبادت کو خالص کرتے ہوئے لوگوں سے کٹ کر اس کی جانب متوجہ ہو جائیں۔

(9) وہ مشرق و مغرب کا رب ہے۔ اس کے سوا کوئی سچا اور برحق معبود نہیں، لہٰذا آپ اسی کو کارساز بنائیں اور اپنے تمام معاملات میں اسی پر بھروسا کریں۔

(10) جھٹلانے والے جو ٹھٹھا مذاق اور گالی گلوچ کرتے ہیں، آپ اس پر صبر کریں اور نہایت اچھے طریقے سے ان سے الگ ہو جائیں جس میں تکلیف نہ ہو۔

(11) آپ جھٹلانے والے ان خوشحال لوگوں کو خاطر میں نہ لائیں جو دنیا کی نعمتوں سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ مجھے اور انھیں چھوڑ دیں اور انھیں تھوڑی مزید مہلت دیں یہاں تک کہ ان کی موت آ جائے۔

(12) یقیناً ہمارے ہاں آخرت میں سخت بیڑیاں اور سلگتی ہوئی آگ ہے۔

(13) اور ایسا کھانا ہے جو اپنی کڑواہٹ کی شدت سے حلق بند کر دے گا اور انھیں پہلے عذاب سے بھی زیادہ دردناک عذاب ہوگا۔

(14) یہ عذاب جھٹلانے والوں کو اس دن ہوگا جب زمین اور پہاڑ تھرتھرا جائیں گے اور اس دن کی سختی ہولناکی سے پہاڑ بھربھری ریت کے ٹیلوں کی طرح ہو جائیں گے۔

(15) بلاشبہ ہم نے تمھاری طرف بھی ایک رسول بھیجا جو قیامت کے دن تمھارے اعمال پر گواہی دے گا، جس طرح ہم نے فرعون کی طرف ایک رسول، یعنی موسیٰ علیہ السلام کو بھیجا تھا۔

فوائد: ❀ اللہ کی طرف دعوت دینے والے کے لیے قیام اللیل (تہجد)، تلاوتِ قرآن، اللہ کے ذکر اور صبر کی بڑی اہمیت ہے۔

❀ رات کے وقت دل کی یکسوئی کا یاد کرنے اور سمجھنے پر گہرا اثر پڑتا ہے۔

❀ ذمہ داریاں اٹھانے کا تقاضا ہے کہ تربیت سخت ہو۔

❀ نعمتوں کی فراوانی اور ان میں بہت زیادہ مشغولیت اللہ کی راہ سے روک دیتی ہے۔

فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِيْلًا ﴿١٦﴾
فَكَيْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ
شِيْبَا ﴿١٧﴾ السَّمَآءُ مُنْفَطِرٌ بِهٖ ؕ كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ﴿١٨﴾ اِنَّ
هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿١٩﴾ ع 1 19 13
اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَ
نِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ ؕ وَاللّٰهُ
يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؕ عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ
عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ؕ عَلِمَ اَنْ
سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى ۙ وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِي الْاَرْضِ
يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۙ وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۙ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ
وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا
لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا
وَّاَعْظَمَ اَجْرًا ؕ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ ﴿٢٠﴾ ع 2 1 14

﴿16﴾ سو فرعون نے اس رسول کی نافرمانی کی جو اس کے رب کی جانب سے اس کی طرف بھیجا گیا تھا، چنانچہ ہم نے اسے غرق کر کے دنیا میں سخت عذاب دیا اور آخرت میں بھی آگ کا عذاب ہوگا، لہٰذا تم اپنے رسول کی نافرمانی نہ کرو کہ تم پر بھی ویسا عذاب آجائے جیسا اس پر آیا تھا۔

﴿17﴾ اگر تم نے اللہ کے ساتھ کفر کیا اور اس کے رسول کو جھٹلایا تو اس سخت اور بہت لمبے دن میں اپنے آپ کا کیسے تحفظ کرو گے اور کیسے بچاؤ کرو گے جس دن کی سخت ہولناکی اور لمبائی سے چھوٹے بچوں کے سر سفید ہو جائیں گے۔

﴿18﴾ اس کی ہولناکی سے آسمان پھٹ جائے گا، اللہ کا یہ وعدہ پورا ہو کر ہی رہنے والا ہے۔

﴿19﴾ یہ وعظ جو قیامت کی ہولناکی اور شدت کے بیان پر مشتمل ہے، یقیناً ایک بہت بڑی نصیحت ہے جس سے مومن نفع حاصل کرتے ہیں، لہٰذا جو اپنے رب کی طرف پہنچانے والا راستہ اختیار کرنا چاہے، اختیار کرے۔

﴿20﴾ اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ آپ کا رب جانتا ہے کہ کبھی آپ دو تہائی رات سے کم وقت نماز پڑھتے ہیں، کبھی آدھی رات قیام کرتے ہیں اور کبھی ایک تہائی۔ مومنوں میں سے ایک گروہ بھی آپ کے ساتھ قیام کرتا ہے۔ رات اور دن کا صحیح اندازہ اللہ ہی کو ہے اور وہ ان کی گھڑیاں شمار کرتا ہے۔ وہ پاک رب خوب جانتا ہے کہ تم ان کے اوقات اور گھڑیاں صحیح طور پر شمار کرنے کی قدرت نہیں رکھتے، لہٰذا مطلوب کی تلاش میں رات کے بیشتر حصے کا قیام تمھارے لیے مشکل ہے، اس لیے اس نے تم پر مہربانی کی، چنانچہ رات کے وقت آسانی سے جتنی نماز پڑھ سکتے ہو پڑھو۔ اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے کہ تم میں بعض بیمار بھی ہوں گے جنھیں ان کی بیماری مشقت میں ڈالے گی اور کچھ دوسرے اللہ کے رزق کی تلاش میں سفر میں ہوں گے اور بعض اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی اور اس کے دین کی سربلندی کے لیے کافروں سے لڑ رہے ہوں گے، اس لیے ان سب کے لیے رات کا قیام مشکل ہو جائے گا، لہٰذا تم رات کو آسانی سے جتنی نماز پڑھ سکو پڑھ لو۔ فرض نماز پوری پابندی سے ادا کرو، اپنے مالوں کی زکاۃ دو، اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور جو نیکی تم اپنے لیے آگے بھیجو گے، اسے بہتر اور ثواب میں بہت زیادہ پاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے رہو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کو بے حد بخشنے والا، ان پر نہایت رحم کرنے والا ہے۔

فوائد: ❀ مشقت آسانی لاتی ہے۔

سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتٌّ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۙ﴿۱﴾ قُمْ فَاَنْذِرْ ۙ﴿۲﴾ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۙ﴿۳﴾ وَثِيَابَكَ
فَطَهِّرْ ۙ﴿۴﴾ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۙ﴿۵﴾ وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ۙ﴿۶﴾ وَ
لِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ؕ﴿۷﴾ فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ ۙ﴿۸﴾ فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ
يَّوْمٌ عَسِيْرٌ ۙ﴿۹﴾ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ غَيْرُ يَسِيْرٍ ﴿۱۰﴾ ذَرْنِيْ وَمَنْ
خَلَقْتُ وَحِيْدًا ﴿۱۱﴾ وَّجَعَلْتُ لَهٗ مَالًا مَّمْدُوْدًا ﴿۱۲﴾ وَّبَنِيْنَ
شُهُوْدًا ﴿۱۳﴾ وَّمَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِيْدًا ﴿۱۴﴾ ثُمَّ يَطْمَعُ اَنْ
اَّزِيْدَ ﴿۱۵﴾ كَلَّا ؕ اِنَّهٗ كَانَ لِاٰيٰتِنَا عَنِيْدًا ﴿۱۶﴾ سَاُرْهِقُهٗ
صَعُوْدًا ﴿۱۷﴾ اِنَّهٗ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ﴿۱۸﴾ فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ﴿۱۹﴾ ثُمَّ
قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ﴿۲۰﴾ ثُمَّ نَظَرَ ﴿۲۱﴾ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ﴿۲۲﴾
ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ﴿۲۳﴾ فَقَالَ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ
يُّؤْثَرُ ﴿۲۴﴾ اِنْ هٰذَآ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ؕ﴿۲۵﴾ سَاُصْلِيْهِ
سَقَرَ ﴿۲۶﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ؕ﴿۲۷﴾ لَا تُبْقِيْ وَ
لَا تَذَرُ ۚ﴿۲۸﴾ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ۚ﴿۲۹﴾ عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ؕ﴿۳۰﴾

سورۃ المدثر مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: جھٹلانے والوں کو دعوت دینے میں خوب محنت کرنے کا حکم اور انھیں آخرت اور قرآن کے ذریعے سے ڈرانا۔

تفسیر: (1) اے اپنے کپڑے اوڑھنے والے، یعنی نبیٔ اکرم ﷺ!
(2) اٹھیے اور اللہ کے عذاب سے ڈرائیے۔
(3) اور اپنے رب کی عظمت بیان کیجیے۔
(4) اور اپنا نفس گناہوں سے اور اپنے کپڑے نجاست سے پاک رکھیے۔
(5) اور بتوں کی عبادت سے دور رہیے۔
(6) اور اپنے رب پر احسان نہ جتلائیں کہ آپ اپنے نیک عمل کو بہت زیادہ سمجھنے لگ جائیں۔
(7) اور اللہ تعالیٰ کے لیے اس تکلیف پر صبر کریں جو آپ کو پہنچے۔
(8) پھر جب صور میں دوسری بار پھونکا جائے گا۔
(9) تو یہ دن انتہائی سخت دن ہوگا۔
(10) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کے ساتھ کفر کرنے والوں پر آسان نہ ہوگا۔
(11) اے رسول (ﷺ)! مجھے اور اسے چھوڑ دیجیے جسے میں نے اس کی ماں کے پیٹ میں مال اور اولاد کے بغیر اکیلا پیدا کیا (اس سے مراد ولید بن مغیرہ ہے۔)
(12) اور اسے بہت زیادہ مال عطا کیا۔
(13) اور اسے حاضر باش بیٹے دیے جو ہر محفل میں اس کے ساتھ ہوتے ہیں اور کثرتِ مال کی وجہ سے کسی سفر وغیرہ کی بنا پر اس سے جدا نہیں ہوتے۔
(14) اور میں نے اسے زندگی، روزی اور اولاد میں خوب کشادگی دے رکھی ہے۔
(15) پھر میرے ساتھ کفر کرنے کے باوجود وہ چاہتا ہے کہ میں نے اسے جو یہ سب کچھ دیا ہے، اس سے بھی زیادہ دوں۔
(16) معاملہ ایسے نہیں جیسے وہ خیال کرتا ہے، بلاشبہ وہ ہمارے رسول پر نازل ہونے والی آیتوں کی مخالفت کرنے والا اور انھیں جھٹلانے والا ہے۔
(17) عنقریب میں اس پر عذاب کی ایسی مشقت ڈالوں گا جو اس کی برداشت سے باہر ہوگی۔
(18) بلاشبہ یہ کافر جس پر میں نے مذکورہ انعامات کیے، اس نے قرآن کو جھٹلانے والی اپنی باتوں پر غور وفکر کیا اور اپنے دل میں اس کا اندازہ لگایا۔
(19) اس پر لعنت اور عذاب ہو، اس نے کیسا اندازہ لگایا۔ (20) اس پر پھر لعنت اور عذاب ہو، اس نے کیسا اندازہ لگایا۔
(21) پھر اس نے دوبارہ اپنی باتوں پر غور وفکر کیا اور ان کا جائزہ لیا۔ (22) پھر اس نے منہ بنایا اور تیوری چڑھائی جب اسے قرآن پر طعن کرنے کے لیے کچھ بھی نہ ملا۔
(23) پھر وہ ایمان سے پھر گیا اور اس نے نبیٔ اکرم ﷺ کی پیروی سے تکبر کیا۔
(24) اور کہا: محمد (ﷺ) جو لائے ہیں، یہ اللہ کا کلام نہیں بلکہ وہ جادو ہے جسے وہ کسی دوسرے سے نقل کرتے ہیں۔ (25) یہ اللہ کا کلام نہیں بلکہ یہ انسانوں کا کلام ہے۔ (26) عنقریب میں اس کافر کو آگ کے طبقات میں سے ایک طبقے میں ڈالوں گا اور وہ ہے سقر (جہنم) جس کی تپش یہ جھیلے گا۔ (27) اور اے رسول! آپ کو کیا معلوم کہ وہ سقر کیا ہے؟ (28) اس میں جسے عذاب دیا جائے وہ اس کی کسی چیز کو باقی نہیں رہنے دیتی اور وہ اسے ایسے اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے کہ پھر اسے چھوڑتی نہیں ہے، پھر وہ جسم پہلے کی طرح ہو جاتا ہے اور وہ دوبارہ اس کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے۔ اس طرح یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔ (29) وہ سخت جلانے والی اور کھالوں کو بدل کر رکھ دینے والی ہے۔ (30) اس پر انیس فرشتے ہیں اور وہ اس کے داروغے ہیں۔

فوائد: ❀ ظاہری اور باطنی نجاست (گندگی) سے طہارت اور پاکیزگی حاصل کرنا فرض ہے۔ ❀ فاسق وفاجر پر انعامات اسے ڈھیل دینے کے لیے ہوتے ہیں، اس کی عزت بڑھانے کے لیے نہیں ہوتے۔ ❀ تکبر کے خطرات کہ اس نے ولید بن مغیرہ کو قبولِ حق سے روک دیا، حالانکہ حق اس پر واضح ہو گیا تھا۔

وَمَا جَعَلْنَآ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓئِكَةً ۙ وَّمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ
اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۙ لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ
وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِيْمَانًا وَّلَا يَرْتَابَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا
الْكِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۙ وَلِيَقُوْلَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ
وَّالْكٰفِرُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۭ كَذٰلِكَ يُضِلُّ
اللّٰهُ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ
رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ۭ وَمَا هِيَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ۝۳۱ كَلَّا وَالْقَمَرِ ۝۳۲
وَالَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ ۝۳۳ وَالصُّبْحِ اِذَآ اَسْفَرَ ۝۳۴ اِنَّهَا لَاِحْدَى
الْكُبَرِ ۝۳۵ نَذِيْرًا لِّلْبَشَرِ ۝۳۶ لِمَنْ شَاۗءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّتَقَدَّمَ
اَوْ يَتَاَخَّرَ ۝۳۷ كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ ۝۳۸ اِلَّآ اَصْحٰبَ
الْيَمِيْنِ ۝۳۹ فِيْ جَنّٰتٍ ۛ يَتَسَاۗءَلُوْنَ ۝۴۰ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝۴۱ مَا
سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ۝۴۲ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ۝۴۳ وَلَمْ
نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ۝۴۴ وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَاۗىِٕضِيْنَ ۝۴۵ وَ
كُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝۴۶ حَتّٰٓى اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ ۝۴۷ فَمَا تَنْفَعُهُمْ
شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ ۝۴۸ فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِيْنَ ۝۴۹

(31) ہم نے آگ کے داروغے صرف فرشتے رکھے ہیں۔ ان کے مقابلے میں انسان کی طاقت کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ ہم نے ان کی یہ تعداد ان لوگوں کا امتحان لینے کے لیے بنائی ہے جنھوں نے اللہ کے ساتھ کفر کیا تاکہ انھوں نے جو کہا وہ کہیں اور ان کا عذاب دگنا ہو اور تاکہ یہودیوں کو یقین ہو جنھیں تورات دی گئی اور عیسائیوں کو یقین ہو جنھیں انجیل دی گئی جب قرآن ان دونوں کی کتابوں میں موجود باتوں کی تصدیق میں نازل ہو، اور تاکہ ایمان والوں کا ایمان مزید بڑھ جائے جب اہلِ کتاب ان کی موافقت کریں، نیز یہود و نصاریٰ اور مسلمان کسی شک وشبہ میں نہ رہیں۔ اور ایمان کے بارے میں ہچکچاہٹ کے شکار لوگ اور کافر کہیں: یہ عجیب وغریب تعداد بیان کرنے میں اللہ کی کیا حکمت ہے؟ جس طرح اللہ تعالیٰ نے اس تعداد کے منکر کو گمراہ کیا اور اس کی تصدیق کرنے والے کو ہدایت دی، اسی طرح اللہ تعالیٰ جسے گمراہ کرنا چاہے گمراہ کرتا ہے اور جس کو ہدایت دینا چاہے ہدایت دیتا ہے۔ آپ کے رب کے لشکر اتنے زیادہ ہیں کہ انھیں صرف وہی جانتا ہے۔ اور یہ آگ تو صرف ان تمام لوگوں کے لیے نصیحت ہے جو اس کے ذریعے سے اللہ پاک کی عظمت کو جانتے ہیں۔

(32) بات ایسے نہیں جیسے بعض مشرک سمجھتے ہیں کہ وہ اپنے ساتھیوں کو جہنم کے داروغوں سے کافی ہوں گے یہاں تک کہ ان پر غالب آجائیں۔ اللہ تعالیٰ چاند کی قسم کھاتا ہے۔

(33) اور اس نے قسم کھائی ہے رات کی جب وہ پیچھے ہٹے۔

(34) اور قسم کھائی ہے دن کی جب وہ روشن ہو جائے۔

(35) بلاشبہ جہنم کی آگ بڑی مصیبتوں میں سے ایک ہے۔

(36) لوگوں کو ڈرانے اور خوف زدہ کرنے کے لیے۔

(37) اے لوگو! تم میں سے جو چاہے اللہ تعالیٰ پر ایمان لا کر اور نیک عمل کر کے آگے بڑھے، یا کفر اور نافرمانیاں کر کے پیچھے رہے۔

(38) ہر شخص نے جو عمل کیے، ان کے متعلق اس سے پوچھ گچھ ہوگی، پھر یا تو اس کے اعمال اسے ہلاک کر دیں گے یا وہ اسے ہلاک اور تباہ ہونے سے بچا لیں گے۔

(39) سوائے مومنوں کے، بلاشبہ وہ اپنے گناہوں کی وجہ سے نہیں پکڑے جائیں گے بلکہ ان کے نیک اعمال کی وجہ سے ان کے گناہوں سے درگزر کیا جائے گا۔

(40) وہ قیامت کے دن جنتوں میں بیٹھے ایک دوسرے سے سوال کرتے ہوں گے۔

(41) ان کافروں کے بارے میں جنھوں نے نافرمانیوں والے کاموں کی وجہ سے خود کو ہلاک کر لیا۔

(42) وہ ان سے پوچھیں گے: تمھیں کس چیز نے جہنم میں ڈالا؟

(43) تو کافر یہ کہتے ہوئے انھیں جواب دیں گے: ہم ان لوگوں میں سے نہیں تھے جو دنیا کی زندگی میں فرض نمازیں ادا کرتے تھے۔

(44) اور ہمیں اللہ تعالیٰ نے جو عطا کیا تھا، اس میں سے فقیر کو کھانا نہیں کھلاتے تھے۔

(45) اور ہم باطل پرستوں کے ساتھ تھے۔ جدھر وہ ہوتے ہم بھی ان کے ساتھ ہوتے اور ہم گمراہ اور بھٹکے ہوئے لوگوں کے ساتھ گپ شپ میں مصروف رہتے تھے۔

(46) اور ہم جزا کے دن کو جھٹلاتے تھے۔ (47) اور ہم اس کو جھٹلانے میں حد سے بڑھ گئے یہاں تک کہ ہم پر موت آ گئی اور وہ ہمارے اور توبہ کے درمیان حائل ہو گئی۔

(48) چنانچہ قیامت کے دن انھیں سفارش کرنے والے فرشتوں، انبیاء اور نیک لوگوں کی سفارش بھی فائدہ نہ دے گی کیونکہ سفارش کی قبولیت کی شرط یہ ہوگی کہ جس کے لیے سفارش کی جا رہی ہے، اس سے اللہ راضی ہو۔ (49) کس چیز نے ان مشرکوں کو قرآن مجید سے منہ پھیرنے والے بنا دیا ہے؟

فوائد: ❀ انسان دنیا و آخرت میں اپنے اعمال کے بارے میں جوابدہ ہے۔ ❀ محتاج کو کھانا نہ کھلانا آگ میں داخل ہونے کا ایک بڑا سبب ہے۔

كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ﴿٥٠﴾ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ﴿٥١﴾ بَلْ يُرِيْدُ
كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّؤْتٰى صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ﴿٥٢﴾ كَلَّا ؕ بَلْ لَّا
يَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ ﴿٥٣﴾ كَلَّاۤ اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ ﴿٥٤﴾ فَمَنْ شَآءَ
ذَكَرَهٗ ﴿٥٥﴾ وَمَا يَذْكُرُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ هُوَ اَهْلُ
التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ﴿٥٦﴾ ع 2 25 16

سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
لَاۤ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ﴿١﴾ وَلَاۤ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ﴿٢﴾
اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ ﴿٣﴾ بَلٰى قٰدِرِيْنَ
عَلٰۤى اَنْ نُّسَوِّيَ بَنَانَهٗ ﴿٤﴾ بَلْ يُرِيْدُ الْاِنْسَانُ لِيَفْجُرَ
اَمَامَهٗ ﴿٥﴾ يَسْـَٔلُ اَيَّانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ ﴿٦﴾ فَاِذَا بَرِقَ
الْبَصَرُ ﴿٧﴾ وَخَسَفَ الْقَمَرُ ﴿٨﴾ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ﴿٩﴾
يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ ﴿١٠﴾ كَلَّا لَا وَزَرَ ﴿١١﴾ اِلٰى
رَبِّكَ يَوْمَئِذِ ِالْمُسْتَقَرُّ ﴿١٢﴾ يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ
بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ ﴿١٣﴾ بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ ﴿١٤﴾

(50) گویا کہ وہ اس سے منہ پھیرنے اور دور بھاگنے میں نہایت بدکے ہوئے جنگلی گدھے ہیں۔

(51) جو شیر سے ڈر کر بھاگے ہوں۔

(52) بلکہ ان مشرکوں میں سے ہر ایک چاہتا ہے کہ اس کے سرہانے ایک کھلی کتاب رکھی ہو جو اسے خبر دے کہ محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، اور اس کی وجہ دلائل کی کمی یا کمزوری نہیں بلکہ صرف دشمنی اور تکبر ہے۔

(53) معاملہ اس طرح نہیں بلکہ ان کے گمراہی میں مزید سرکشی اختیار کرنے کا سبب یہ ہے کہ وہ آخرت کے عذاب پر ایمان نہیں رکھتے، اس لیے اپنے کفر پر قائم ہیں۔

(54) آگاہ رہو! بلاشبہ یہ قرآن وعظ ونصیحت ہے۔

(55) پھر جو شخص قرآن پڑھنا اور اس سے نصیحت حاصل کرنا چاہے تو وہ اسے پڑھے اور اس سے نصیحت حاصل کرے۔

(56) اور وہ صرف اس وقت نصیحت حاصل کریں گے جب اللہ تعالیٰ چاہے گا کہ وہ نصیحت پکڑیں۔ وہ پاک رب ہی اس لائق ہے کہ اس کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچ کر اس سے ڈرا جائے اور وہ اس بات کا اختیار رکھتا ہے کہ جب اس کے بندے اس کے حضور توبہ کریں تو وہ انھیں بخش دے۔

سورۃ القیامہ مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: اللہ تعالیٰ کی قدرت وطاقت کا بیان کہ وہ قیامت کے دن مخلوق کو دوبارہ اٹھانے اور جمع کرنے پر قادر ہے۔

تفسیر: (1) اللہ تعالیٰ نے قیامت کے دن کی قسم کھائی ہے جس دن لوگ رب العالمین کے لیے کھڑے ہوں گے۔

(2) اس نے پاکیزہ نفس کی قسم کھائی ہے جو نیک اعمال میں کوتاہی برتنے اور برے کام کرنے پر انسان کو ملامت کرتا اور ڈانٹتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں چیزوں کی قسم کھائی ہے کہ وہ لوگوں کو حساب کتاب اور جزا سزا کے لیے ضرور اٹھائے گا۔

(3) کیا انسان یہ سمجھتا ہے کہ اس کی موت کے بعد ہم دوبارہ اٹھانے کے لیے اس کی ہڈیاں جمع ہی نہیں کریں گے؟

(4) کیوں نہیں، ہم انھیں جمع کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی انگلیوں کے پور بھی پہلی صورت میں مکمل طور پر پیدا کرنے پر قادر ہیں۔

(5) بلکہ انسان دوبارہ اٹھائے جانے کے انکار سے یہ چاہتا ہے کہ وہ بغیر کسی رکاوٹ کے مستقبل میں بھی اپنے گناہوں پر قائم رہے۔

(6) وہ ناممکن سمجھتے ہوئے قیامت کے بارے میں پوچھتا ہے کہ وہ کب واقع ہوگی؟

(7) پھر جس چیز کو وہ جھٹلاتا تھا، جب اسے دیکھے گا تو اس کی نگاہ پتھرا جائے گی اور دہشت زدہ ہو جائے گی۔

(8) اور چاند بے نور ہو جائے گا۔

(9) اور سورج اور چاند کے وجود کو ایک کر دیا جائے گا۔

(10) فاسق وفاجر انسان اس دن کہے گا: بھاگ کر کہاں جائیں؟

(11) اس دن بھاگنے کی کوئی راہ ہوگی نہ کوئی پناہ گاہ ہوگی جہاں فاجر پناہ پکڑے اور نہ بچاؤ کی کوئی جگہ ہوگی جہاں وہ محفوظ ہو سکے۔

(12) اے رسول! اس دن حساب کتاب اور جزا وسزا کے لیے آپ کے رب کی طرف واپسی اور لوٹنے کی جگہ ہے۔ (13) اس دن انسان کو ان اعمال سے آگاہ کیا جائے گا جو اس نے آگے بھیجے اور جو پیچھے چھوڑے۔ (14) بلکہ انسان اپنے خلاف خود ہی گواہ ہوگا، اس طرح کہ اس نے جو گناہ کیے ہوں گے، اس کے اعضاء اس کے خلاف ان کی گواہی دیں گے۔

فوائد: ❀ بندے کی مشیت اللہ تعالیٰ کی مشیت کے تابع ہے۔

وَلَوْ اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ ﴿١٥﴾ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ
بِهٖ ﴿١٦﴾ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ﴿١٧﴾ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ
قُرْاٰنَهٗ ﴿١٨﴾ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ﴿١٩﴾ كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ
الْعَاجِلَةَ ﴿٢٠﴾ وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ﴿٢١﴾ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ﴿٢٢﴾
اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ﴿٢٣﴾ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ ﴿٢٤﴾ تَظُنُّ
اَنْ يُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ﴿٢٥﴾ كَلَّآ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ﴿٢٦﴾
وَقِيْلَ مَنْ ۜ رَاقٍ ﴿٢٧﴾ وَّظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ ﴿٢٨﴾ وَالْتَفَّتِ
السَّاقُ بِالسَّاقِ ﴿٢٩﴾ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ ِۨالْمَسَاقُ ﴿٣٠﴾
فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى ﴿٣١﴾ وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿٣٢﴾
ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ يَتَمَطّٰى ﴿٣٣﴾ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿٣٤﴾
ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿٣٥﴾ اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ
يُّتْرَكَ سُدًى ﴿٣٦﴾ اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى ﴿٣٧﴾
ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰى ﴿٣٨﴾ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ
الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ﴿٣٩﴾ اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ
يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ﴿٤٠﴾

سکتہ | ع 1 30 17 | ع 2 10 18

(15) اگر اس نے اپنے دفاع میں عذر پیش کیے کہ اس نے کوئی برائی نہیں کی تو اس کے عذر اسے فائدہ نہ دیں گے۔

(16) اے رسول! آپ قرآن کے بھول جانے کے ڈر سے اسے یاد کرنے کے لیے اپنی زبان کو جلدی جلدی حرکت نہ دیں۔

(17) بلاشبہ یہ ہمارے ذمے ہے کہ ہم اس کو آپ کے سینے میں جمع کریں اور اس کی قراءت آپ کی زبان پر جاری کر دیں۔

(18) چنانچہ جب ہمارا رسول جبریل (علیہ السلام) آپ کے سامنے اس کی قراءت کرے تو آپ اس کی قراءت خاموشی سے پوری توجہ کے ساتھ سنیں۔

(19) پھر آپ کے لیے اس کی تفسیر بیان کرنا ہمارے ذمے ہے۔

(20) ہرگز نہیں، معاملہ ایسے نہیں جیسا تم نے اپنے دوبارہ اٹھائے جانے کے محال ہونے کا دعویٰ کیا ہے، اس لیے کہ تم جانتے ہو جو شروع میں تمھیں پیدا کرنے پر قادر ہے، وہ تمھاری موت کے بعد تمھیں دوبارہ زندہ کرنے سے عاجز نہیں، مگر تمھارا دوبارہ اُٹھائے جانے کو جھٹلانا صرف دنیا کی اس زندگی سے محبت کی بنا پر ہے جو بہت جلد ختم ہونے والی ہے۔

(21) اور تمھارے آخرت کی زندگی کو نظر انداز کرنے کی بنا پر ہے جس کا راستہ اطاعت کے ان کاموں کو بجالانا ہے جن کا اللہ تعالیٰ نے تمھیں حکم دیا ہے اور ان حرام کاموں سے باز آنا ہے جن سے اللہ تعالیٰ نے تمھیں روکا ہے۔

(22) اس دن ایمان والوں اور نیک بختوں کے چہرے تروتازہ اور پُرنور ہوں گے۔

(23) اپنے رب کے دیدار سے فیض حاصل کریں گے۔

(24) اور کافروں اور بدبختوں کے چہرے اس دن بے رونق اور اداس ہوں گے۔

(25) انھیں یقین ہوگا کہ ان پر بہت بڑی سزا اور دردناک عذاب نازل ہونے والا ہے۔

(26) معاملہ ایسے نہیں جیسے مشرک خیال کرتے ہیں کہ جب وہ مر گئے تو انھیں عذاب نہیں دیا جائے گا۔ جب ان میں سے کسی کی روح ہنسلی تک پہنچے گی۔

(27) اور کچھ لوگ ایک دوسرے سے کہیں گے: کوئی ہے جو اسے دم کرے، ہوسکتا ہے اسے شفا ملے؟

(28) اس وقت جو نزع کی حالت میں ہوگا، وہ یقین کر لے گا کہ موت کے ساتھ وہ دنیا سے جدا ہونے والا ہے۔ (29) دنیا کے خاتمے اور آخرت کے شروع میں ساری تکلیفیں اور سختیاں اکٹھی ہو جائیں گی۔ (30) جب ایسا ہو جائے گا تو میت کو اس کے رب کی طرف لے جایا جائے گا۔ (31) پھر کافر نے اس کی تصدیق نہ کی جو اس کا رسول اس کے پاس لایا اور نہ اللہ پاک کے لیے نماز پڑھی۔ (32) بلکہ جو اس کا رسول اس کے پاس لایا، اسے جھٹلایا اور اس سے منہ پھیرا۔ (33) پھر یہ کافر اپنے گھر والوں کے پاس اس حال میں گیا کہ تکبر سے اترا کر اور اکڑ کر چل رہا تھا۔ (34) تب اللہ نے کافر کو دھمکی دی کہ اس کا عذاب اس کے ساتھ اور اس سے نہایت قریب ہے۔ (35) پھر اس جملے کو تاکید کے لیے دہرایا اور فرمایا: پھر ہلاکت ہے تیرے لیے اور تباہی و بربادی ہے۔

(36) کیا انسان یہ سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے کسی شریعت کا پابند کیے بغیر یونہی بے کار چھوڑ دے گا؟ (37) کیا یہ انسان کسی دن مادہ منویہ کا ایک نطفہ نہ تھا جسے رحمِ مادر میں ٹپکایا گیا؟ (38) پھر اس کے بعد وہ جمے ہوئے خون کا ایک لوتھڑا بنا، پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو پیدا کیا اور اسے درست طور پر انسان بنا دیا۔ (39) پھر اس کی جنس کی دو قسمیں بنا دیں: نر اور مادہ! (40) کیا بھلا جس نے انسان کو نطفے اور پھر لوتھڑے سے پیدا کیا، وہ حساب کتاب اور جزا سزا کے لیے انسان کو نئے سرے سے پیدا کرنے کی قدرت نہیں رکھتا؟ کیوں نہیں، یقیناً وہ اس پر خوب قادر ہے۔

فوائد: ❀ رسول اکرم ﷺ قرآن کی اپنی طرف نازل ہونے والی وحی کو یاد کرنے کی بہت حرص اور جذبہ رکھتے تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے اسے آپ کے سینے میں جمع کرنے اور پورا قرآن آپ کو اس طرح یاد کرانے کی ذمہ داری لی کہ آپ اس میں سے کچھ نہ بھولے۔ ❀ دنیا سے محبت رکھنے اور آخرت سے منہ پھیرنے کے نہایت سنگین نتائج ہیں۔ ❀ اللہ تعالیٰ کے کرم والے چہرے کا دیدار سب سے بڑی نعمت ہے۔

سُوْرَةُ الدَّهْرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اِحْدٰى وَثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْـًٔا مَّذْكُوْرًا ۝١
اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ۖ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ
سَمِيْعًا بَصِيْرًا ۝٢ اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا
كَفُوْرًا ۝٣ اِنَّا اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَا۠ وَاَغْلٰلًا وَّسَعِيْرًا ۝٤
اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا ۝٥
عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا ۝٦ يُوْفُوْنَ
بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا ۝٧ وَيُطْعِمُوْنَ
الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ۝٨ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ
لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ۝٩ اِنَّا نَخَافُ مِنْ
رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا ۝١٠ فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَ
لَقّٰىهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا ۝١١ وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا ۝١٢
مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ۚ لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا
زَمْهَرِيْرًا ۝١٣ وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا ۝١٤

سورۃ الدہر مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: انسان کو اس کی پیدائش کی اصل اور اس کے انجام کے ذکر سے نصیحت، نیز اللہ تعالیٰ نے اپنے دوستوں کے لیے جنت میں جو کچھ تیار کیا ہے، اس کا بیان۔

تفسیر: ① یقیناً انسان پر ایک لمبا عرصہ گزرا جس میں وہ اس طرح غیر موجود تھا کہ اس کا ذکر تک نہ تھا۔

② بلاشبہ ہم نے انسان کو مرد و عورت کے ملے جلے پانی کے نطفے سے پیدا کیا، جسے ہم کئی چیزوں کا پابند کر کے آزماتے ہیں۔ سو ہم نے اسے خوب سننے والا دیکھنے والا بنایا تاکہ جن شرعی احکام کا ہم نے اسے پابند کیا ہے، وہ ان پر عمل کرے۔

③ بلاشبہ ہم نے اس کے لیے اپنے رسولوں کی زبانی ہدایت کا راستہ واضح کر دیا، پھر اس کے ساتھ اس کے لیے گمراہی کی راہ بھی واضح ہوگئی۔ اب اس کے بعد اس کی مرضی ہے کہ سیدھی راہ پکڑ کر اللہ تعالیٰ کا مومن اور بہت زیادہ شکر گزار بندہ بنے، یا اس راہ سے بھٹک جائے اور اللہ کی آیتوں کا انکار کرنے والا کافر بندہ بن جائے۔ جب اللہ تعالیٰ نے ہدایت پانے والوں اور گمراہوں دونوں کا ذکر کیا تو ساتھ ہی ان دونوں کی جزا سزا بھی بیان کر دی، چنانچہ فرمایا:

④ بلاشبہ ہم نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کے ساتھ کفر کرنے والوں کے لیے زنجیریں تیار کی ہیں جن کے ساتھ انھیں دوزخ کی آگ میں گھسیٹا جائے گا اور طوق تیار کیے ہیں جو اس آگ میں انھیں ڈالے جائیں گے اور شعلوں والی آگ تیار کر رکھی ہے۔

⑤ بلاشبہ جو ایمان والے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہیں، وہ قیامت کے دن شراب کے ایسے بھرے جام پئیں گے جس میں عمدہ خوشبو کے لیے کافور کی ملاوٹ ہوگی۔

⑥ یہ مشروب جو اطاعت گزاروں کے لیے تیار کیا گیا ہے، اس چشمے سے ہے جس تک رسائی نہایت آسان ہوگی، وہ لبالب ہوگا اور اس میں کبھی کمی نہ آئے گی۔ اللہ کے بندے اس سے سیراب ہوں گے۔ وہ جہاں چاہیں گے اسے بہا کر لے جائیں گے۔

⑦ جو بندے یہ مشروب پئیں گے، ان کی خوبیاں یہ ہیں کہ جن اطاعت کے کاموں کا انھوں نے خود کو پابند کیا ہے، وہ انھیں پورا کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی برائی ہر طرف پوری طرح پھیل جانے والی ہے اور وہ ہے قیامت کا دن۔ ⑧ اور وہ اپنی ضرورت اور چاہت کی وجہ سے کھانے سے محبت کرنے کے باوجود دوسروں کو کھانا کھلاتے ہیں۔ وہ ضرورت مند فقیروں، یتیموں اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔ ⑨ اور وہ اپنے دلوں میں یہ بات چھپائے رکھتے ہیں کہ وہ انھیں صرف اللہ کی رضا کے لیے کھلاتے ہیں اور وہ ان کو کھانا کھلانے پر ان سے کسی قسم کا بدلہ اور کسی قسم کی تعریف نہیں چاہتے۔ ⑩ بلاشبہ ہم اپنے رب سے اس دن کا خوف کھاتے ہیں جس کی سختی اور ہولناکی کی وجہ سے بدبختوں کے چہرے اداس اور اترے ہوئے ہوں گے۔ ⑪ سو ان اطاعت گزاروں کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس عظیم دن کی برائی سے بچا لے گا اور ان کی عزت بڑھانے اور ان کے دلی سرور کے لیے انھیں چہروں کی تازگی اور نورانیت عطا فرمائے گا۔ ⑫ اطاعت کے کاموں، اللہ کی تقدیر اور گناہوں سے رکے رہنے پر صبر کرنے کی بنا پر اللہ تعالیٰ انھیں ایسی جنت کا بدلہ عطا کرے گا جس میں وہ ناز و نعمت سے رہیں گے اور وہاں ریشم کا لباس پہنیں گے۔ ⑬ وہ اس جنت میں سجائی گئی مسندوں پر ٹیک لگائے ہوں گے۔ اس جنت میں وہ سورج کو نہیں دیکھیں گے جس کی شعاعیں انھیں تکلیف دیں اور نہ سخت سردی محسوس کریں گے بلکہ وہ ہمیشہ رہنے والے ایسے سائے میں ہوں گے جس کے ساتھ گرمی ہوگی نہ سردی۔ ⑭ اس کے سائے ان کے قریب ہوں گے اور اس کے پھل خواہش مند کے لیے جھکا دیے جائیں گے اور وہ آسانی سے انھیں حاصل کر لے گا، اس طرح کہ لیٹنے والا، بیٹھا ہوا اور کھڑا ہوا بآسانی انھیں حاصل کر لے گا۔

فوائد: ❀ اس بات کا ثبوت کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بااختیار بنایا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی عزت افزائی ہے۔ ❀ نذر پوری کرنا، ضرورت مندوں کو کھانا کھلانا، عمل میں اخلاص اور اللہ تعالیٰ سے ڈرنا آگ سے نجات پانے اور جنت میں داخل ہونے کے ذرائع ہیں۔

وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَاۤ ۙ﴿۱۵﴾
قَوَارِيْرَاۤ مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا ﴿۱۶﴾ وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا
كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا ۚ﴿۱۷﴾ عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا ﴿۱۸﴾ وَيَطُوْفُ
عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۚ اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا
مَّنْثُوْرًا ﴿۱۹﴾ وَاِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّمُلْكًا كَبِيْرًا ﴿۲۰﴾
عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ ۫ وَّحُلُّوْۤا اَسَاوِرَ
مِنْ فِضَّةٍ ۚ وَسَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ﴿۲۱﴾ اِنَّ هٰذَا كَانَ
لَكُمْ جَزَآءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿۲۲﴾ ع اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ
الْقُرْاٰنَ تَنْزِيْلًا ۚ﴿۲۳﴾ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا
اَوْ كَفُوْرًا ۚ﴿۲۴﴾ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۖۚ﴿۲۵﴾ وَمِنَ الَّيْلِ
فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا ﴿۲۶﴾ اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ يُحِبُّوْنَ
الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيْلًا ﴿۲۷﴾ نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ
وَشَدَدْنَاۤ اَسْرَهُمْ ۚ وَاِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَاۤ اَمْثَالَهُمْ تَبْدِيْلًا ﴿۲۸﴾
اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿۲۹﴾ وَمَا
تَشَآءُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۖۗ﴿۳۰﴾

قَرَأَ حَفْصٌ بِغَيْرِ الْأَلِفِ فِي الْوَصْلِ فِيْهِمَا وَوَقَفَ عَلَى الْأَوَّلِ بِالْأَلِفِ وَعَلَى الثَّانِيْ بِغَيْرِ الْأَلِفِ

ع 1 22 19

(15) خادم اور نوکر چاکر چاندی کے برتن اور اس کے صاف شفاف جام لے کر ان کے آس پاس پھریں گے جب وہ مشروب پینے کا ارادہ کریں گے۔

(16) وہ جام شیشے کی طرح صاف رنگ کے ہوں گے، حالانکہ وہ چاندی سے ڈھالے گئے ہوں گے اور ان کی مرضی کے مطابق ان کا اندازہ کیا گیا ہوگا، اس سے زیادہ نہ کم۔

(17) اور ان عزت دار لوگوں کی خاطر مدارات ایسی شراب کے جاموں سے کی جائے گی جس میں ادرک (سونٹھ) کی آمیزش ہوگی۔

(18) وہ جنت کے جس چشمے سے پئیں گے، اسے سلسبیل کہا جاتا ہے۔

(19) جنت میں ان کے اردگرد وہ لڑکے گھومتے پھرتے ہوں گے جو ہمیشہ جوان رہیں گے۔ جب تو انھیں دیکھے گا تو ان کے چہروں کی تروتازگی، ان کے خوبصورت رنگ، ان کی کثرت اور ان کے پھیلے ہونے کی وجہ سے انھیں بکھرے ہوئے جواہرات سمجھے گا۔

(20) وہاں جنت میں جو کچھ ہے، جب تم اسے دیکھو گے تو ایسی نعمت دیکھو گے جس کا وصف بیان کرنا ناممکن ہے اور تم وہاں ایسی عظیم الشان سلطنت دیکھو گے جس کا مقابلہ دنیا کی کوئی سلطنت نہیں کرسکتی۔

(21) یقیناً ان کے جسموں پر سبز، باریک اور موٹے ریشم کے عمدہ کپڑے سجے ہوں گے، اس جنت میں انھیں چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور ان کا رب انھیں پاک صاف شراب پلائے گا جس میں کسی طرح کا نشہ اور بدمزگی نہیں ہوگی۔

(22) اور ان کی عزت بڑھانے کے لیے ان سے کہا جائے گا: بلاشبہ یہ نعمت جو تمھیں عطا ہوئی ہے، یہ تمھارے لیے تمھارے نیک اعمال کا بدلہ ہے اور تمھارا عمل اللہ کے ہاں قبول ہو چکا ہے۔

(23) اے رسول! بلاشبہ ہم نے آپ پر یہ قرآن الگ الگ کر کے نازل کیا ہے اور اسے ایک ہی بار نہیں اتارا۔

(24) لہٰذا آپ اللہ کے تقدیری یا شرعی حکم کے لیے صبر کیجیے اور کوئی بھی گناہ کرنے والا جس گناہ کی طرف بلاتا ہے، اس کی پیروی نہ کیجیے اور کافر جس کفر کی طرف بلاتا ہے، اس میں بھی اس کی بات نہ مانیے۔

(25) دن کے آغاز میں نماز فجر کے ذریعے سے اور دن کے آخر میں ظہر و عصر کی نماز کے ذریعے سے اپنے رب کو یاد کیجیے۔

(26) اور رات کی دو نمازوں: نمازِ مغرب اور نمازِ عشاء کے ساتھ اس کو یاد کیجیے اور ان کے بعد بھی رات کو نماز میں مشغول رہیے۔

(27) بلاشبہ یہ مشرک دنیا کی زندگی سے محبت کرتے اور اس کے شیدائی ہیں اور وہ اپنے آگے آنے والا قیامت کا دن نظر انداز کر دیتے ہیں، حالانکہ وہ اپنی سختیوں اور مشکلات کی وجہ سے بہت بھاری دن ہے۔

(28) ہم نے انھیں پیدا کیا اور ان کے جوڑ اور اعضاء وغیرہ مضبوط بنا کر ان کو ٹھوس جسمانی ساخت عطا کی اور ہم جب چاہیں انھیں ہلاک کر کے ان کی جگہ ان جیسے اور لوگ لے آئیں۔

(29) بلاشبہ یہ سورت وعظ و نصیحت ہے، لہٰذا جو شخص ایسا راستہ پکڑنا چاہے جو اسے اس کے رب کی رضا کی طرف لے جائے تو وہ اس راستے کو اختیار کرے۔

(30) تم اللہ تعالیٰ کی رضا کا راستہ اختیار کرنا نہیں چاہ سکتے مگر صرف اسی صورت میں کہ اللہ تعالیٰ تم سے یہ چاہے کیونکہ تمام فیصلے اسی کے ہاتھ میں ہیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ اس کے بندوں کی بہتری کس میں ہے اور کیا چیز ان کے لیے مناسب نہیں۔ وہ اپنی تخلیق، تقدیر اور شریعت سازی میں کمال حکمت والا ہے۔

فوائد: ❀ جب جنت کے خدمت گزاروں کی خوبصورتی اور حسن و جمال کا یہ حال ہے تو خود اہلِ جنت کی خوبصورتی کیا کمال ہوگی!!

❀ دنیا سے دل لگانے اور آخرت کو بھول جانے کے نتائج نہایت خطرناک ہیں۔

❀ بندے کی مشیت اور مرضی اللہ تعالیٰ کی مرضی کے تابع ہے۔

يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ وَالظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ
عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۳۱﴾ ع 2 ع 20

سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعٌ وَّاحِدٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ﴿۱﴾ فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ﴿۲﴾ وَّالنّٰشِرٰتِ
نَشْرًا ﴿۳﴾ فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ﴿۴﴾ فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا ﴿۵﴾ عُذْرًا اَوْ
نُذْرًا ﴿۶﴾ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ ﴿۷﴾ فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ﴿۸﴾ وَ
اِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ﴿۹﴾ وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ﴿۱۰﴾ وَاِذَا الرُّسُلُ
اُقِّتَتْ ﴿۱۱﴾ لِاَيِّ يَوْمٍ اُجِّلَتْ ﴿۱۲﴾ لِيَوْمِ الْفَصْلِ ﴿۱۳﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ
مَا يَوْمُ الْفَصْلِ ﴿۱۴﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۵﴾ اَلَمْ
نُهْلِكِ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۷﴾ كَذٰلِكَ
نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۸﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۹﴾ اَلَمْ
نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ﴿۲۰﴾ فَجَعَلْنٰهُ فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ﴿۲۱﴾
اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۲۲﴾ فَقَدَرْنَا ۟ فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَيْلٌ
يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۲۴﴾ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا ﴿۲۵﴾

(31) وہ اپنے بندوں میں سے جنھیں چاہتا ہے، انھیں اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے، پھر انھیں ایمان اور نیک اعمال کی توفیق عطا فرماتا ہے اور اس نے ان لوگوں کے لیے آخرت میں آگ کا دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے جو کفر اور نافرمانیاں کر کے خود پر ظلم کرنے والے ہیں۔

سورۃ المرسلات مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: جھٹلانے والوں کے لیے قیامت کے دن کی ہلاکت کی وعید۔

تفسیر: (1) اللہ تعالیٰ نے پے در پے چلنے والی ہواؤں کی قسم کھائی ہے جو گھوڑے کی گردن کے بالوں کی طرح آتی ہیں۔

(2) اور سخت تیز چلنے والی ہواؤں کی قسم کھائی ہے۔

(3) اور ان ہواؤں کی قسم کھائی ہے جو بارش کو پھیلاتی ہیں۔

(4) اور ان فرشتوں کی قسم کھائی ہے جو حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والے احکام لے کر اترتے ہیں۔

(5) اور ان فرشتوں کی قسم کھائی ہے جو وحی لے کر اترتے ہیں۔

(6) جو وحی لے کر اترتے ہیں تاکہ اللہ کی طرف سے لوگوں پر حجت قائم ہو جائے اور ان کا کوئی عذر باقی نہ رہے اور لوگوں کو اللہ کے عذاب سے ڈرایا جائے۔

(7) بلاشبہ تمھیں دوبارہ اٹھائے جانے، حساب کتاب اور جزا سزا کا جو وعدہ دیا جاتا ہے، وہ یقیناً ہر صورت میں پورا ہوگا۔

(8) سو جب ستارے بے نور کر دیے جائیں گے اور ان کی روشنی ختم ہو جائے گی۔

(9) جب آسمان پھاڑ دیا جائے گا تاکہ فرشتے اس سے پے در پے نازل ہوں۔

(10) جب پہاڑ اپنی جگہ سے اکھیڑ دیے جائیں گے اور ان کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے جائیں گے حتی کہ وہ گرد و غبار بن جائیں گے۔

(11) جب رسولوں کو وقت مقررہ پر جمع کیا جائے گا۔

(12) اس عظیم دن کے لیے جسے ان کی امتوں پر گواہی کے لیے مؤخر کیا گیا۔

(13) بندوں کے درمیان فیصلے کے دن کے لیے، پھر حق پرست اور باطل پرست، نیز نیک بخت اور بد بخت کھل کر سامنے آ جائیں گے۔

(14) اے رسول! آپ کو کیا معلوم کہ وہ فیصلے کا دن کیا ہے؟

(15) اس دن ان جھٹلانے والوں کے لیے ہلاکت، عذاب اور گھاٹا ہے جو ان احکام کو جھٹلاتے تھے جو رسول ان کے پاس اللہ کی طرف سے لے کر آئے۔

(16) کیا ہم نے پہلی امتوں کو ہلاک نہیں کیا جب انھوں نے اللہ کے ساتھ کفر کیا اور اپنے رسولوں کو جھٹلایا؟

(17) پھر ان کے بعد ہم پچھلوں کو لائے۔ اگر انھوں نے جھٹلایا تو ہم انھیں بھی اسی طرح ہلاک کر دیں گے جیسے ہم نے پہلوں کو کیا تھا۔

(18) جس طرح ہم نے ان امتوں کو ہلاک کیا، اسی طرح ان مجرموں کو بھی ہلاک کریں گے جو محمد رسول اللہ ﷺ کی لائی ہوئی تعلیمات کو جھٹلانے والے ہیں۔

(19) اس دن ان لوگوں کے لیے ہلاکت، عذاب اور گھاٹا ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس وعید کو جھٹلانے والے ہیں جو اس نے مجرموں کو سزا دینے کی سنائی ہے۔

(20) اے لوگو! کیا ہم نے تمھیں حقیر اور معمولی پانی، یعنی نطفے سے پیدا نہیں کیا؟

(21) پھر اس حقیر پانی کو ایک محفوظ جگہ میں رکھا، اور وہ ہے عورت کا رحم۔

(22) ایک مقرر وقت تک اور یہ ہے حمل کی مدت۔ (23) پھر ہم نے اس بچے کی شکل و صورت، تقدیر اور رنگ وغیرہ بھی متعین کر دیا اور یہ سب کچھ کرنے پر ہم کیا ہی خوب قادر ہیں۔

(24) اس دن ہلاکت، عذاب اور گھاٹا ہے ان لوگوں کے لیے جو اللہ تعالیٰ کی قدرت کو جھٹلانے والے ہیں۔ (25) کیا ہم نے زمین کو ایسا نہیں بنایا کہ وہ سب لوگوں کو اپنے اندر سمیٹنے والی ہے۔

فوائد: ❀ جھٹلانے والی امتوں کو ہلاک کرنا دستورِ الٰہی ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ ہی انسان کی ماں کے پیٹ میں حفاظت کرتا ہے۔

اَحْيَآءً وَّاَمْوَاتًا ﴿۲۶﴾ وَّجَعَلْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ شٰمِخٰتٍ وَّ
اَسْقَيْنٰكُمْ مَّآءً فُرَاتًا ﴿۲۷﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۲۸﴾
اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۹﴾ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ
ذِيْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ﴿۳۰﴾ لَّا ظَلِيْلٍ وَّلَا يُغْنِيْ مِنَ اللَّهَبِ ﴿۳۱﴾
اِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ﴿۳۲﴾ كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ﴿۳۳﴾ وَيْلٌ
يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۴﴾ هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَلَا
يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۷﴾
هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۚ جَمَعْنٰكُمْ وَالْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۸﴾ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ
كَيْدٌ فَكِيْدُوْنِ ﴿۳۹﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۰﴾ اِنَّ
الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۴۱﴾ وَّفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۴۲﴾
كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ
نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۵﴾ كُلُوْا
وَتَمَتَّعُوْا قَلِيْلًا اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ
لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا يَرْكَعُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَيْلٌ
يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۹﴾ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۢ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۰﴾

ع 1 40 21
ع 2 10 22

(26) وہ ان کے زندوں کو اپنے اوپر رہائش اور آبادکاری کے ذریعے سے اوران کے مردوں کو دفن کے ذریعے سے سمیٹتی ہے۔

(27) ہم نے اس میں جمے ہوئے بلند و بالا پہاڑ بنا دیے جو اسے حرکت کرنے سے روکتے ہیں اور اے لوگو! ہم نے تمھیں میٹھا پانی پلایا، سو جس نے یہ سب کچھ پیدا کیا، وہ تمھیں دوبارہ اٹھانے سے ہرگز عاجز نہیں۔

(28) ہلاکت، عذاب اور گھاٹا ہے اس دن ان لوگوں کے لیے جو اپنے اوپر ہونے والی اللہ کی نعمتوں کو جھٹلاتے ہیں۔

(29) اور رسولوں کے لائے ہوئے احکام کو جھٹلانے والوں سے کہا جائے گا: اے جھٹلانے والو! چلو اس عذاب کی طرف جسے تم جھٹلاتے تھے۔

(30) چلو آگ کے دھویں کے اس سائے کی طرف جو تین شاخوں والا ہے۔

(31) جس میں سائے کی ٹھنڈک ہوگی نہ وہ آگ کے شعلے اور گرمی کو تم تک پہنچنے سے روکے گا۔

(32) بلاشبہ آگ اپنے شعلے پھینک رہی ہوگی، ہر شعلہ محل جتنا بڑا ہوگا۔

(33) جو شعلے وہ پھینکے گی، وہ سیاہی اور جسامت میں سیاہ اونٹوں جیسے ہوں گے۔

(34) ہلاکت، عذاب اور گھاٹا ہے اس دن ان لوگوں کے لیے جو اللہ کے عذاب کو جھٹلانے والے ہیں۔

(35) یہ ایسا دن ہے جس میں وہ کچھ نہ بول سکیں گے۔

(36) اور انھیں اپنے رب سے اپنے کفر اور برائیوں کا عذر پیش کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی کہ وہ اس کے حضور کوئی عذر پیش کریں۔

(37) اس دن ہلاکت، عذاب اور گھاٹا ہے ان لوگوں کے لیے جو اس دن کی خبروں کو جھٹلانے والے ہیں۔

(38) یہ مخلوقات کے درمیان فیصلے کا دن ہے۔ ہم تمھیں اور پہلی امتوں کو ایک میدان میں جمع کریں گے۔

(39) اگر تمھارے پاس اللہ کے عذاب سے بچنے کے لیے کوئی چال ہے جو تم چل سکتے ہو تو میرے خلاف چل لو۔

(40) اس دن ان لوگوں کے لیے ہلاکت، عذاب اور گھاٹا ہے جو فیصلے کے دن کو جھٹلانے والے ہیں۔

(41) بلاشبہ جو لوگ اپنے رب کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچ کر اس سے ڈرنے والے ہیں، وہ جنت کے گھنے اور لمبے درختوں کے سایوں اور میٹھے پانی کے جاری چشموں میں ہوں گے۔ (42) اور ان پھلوں میں ہوں گے جن کے کھانے کی وہ خواہش کریں گے۔

(43) اور ان سے کہا جائے گا: کھاؤ پیا کیزہ چیزیں اور مزے دار مشروب پیو جو بے لذت و بے مزہ نہ ہوگا۔ یہ تمھارے ان نیک اعمال کی بدولت ہے جو تم دنیا میں کیا کرتے تھے۔ (44) بلاشبہ جس طرح کی جزا ہم نے تمھیں دی ہے، اسی طرح ہم نیک عمل کرنے والوں کو ان کے عملوں کی جزا دیتے ہیں۔ (45) جس دن ان لوگوں کے لیے ہلاکت، عذاب اور گھاٹا ہے جو ان نعمتوں کو جھٹلاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے پرہیزگاروں کے لیے تیار کر رکھی ہیں۔ (46) اور جھٹلانے والوں سے کہا جائے گا: دنیا کی زندگی میں تھوڑے وقت کے لیے لذت دینے والی چیزیں کھا پی لو اور ان سے فائدہ اٹھا لو۔ بلاشبہ تم اللہ کے ساتھ کفر کرنے اور اس کے رسولوں کو جھٹلانے کی وجہ سے مجرم ہو۔ (47) اس دن ہلاکت، عذاب اور گھاٹا ہے ان لوگوں کے لیے جو آخرت والے دن اپنی جزا سزا کو جھٹلانے والے ہیں۔ (48) جب ان جھٹلانے والوں سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کے لیے نماز پڑھو تو وہ اس کے لیے نماز نہیں پڑھتے۔ (49) اس دن ہلاکت، عذاب اور گھاٹا ہے ان جھٹلانے والوں کے لیے جو ان تعلیمات کو جھٹلاتے ہیں جو اللہ کی طرف سے رسول لے کر آئے۔ (50) پھر جب وہ لوگ اپنے رب کی طرف سے نازل ہونے والے اس قرآن پر ایمان نہیں لائے تو اس کے سوا وہ کس بات پر ایمان لائیں گے؟

فوائد: ❀ زمین اپنے اوپر موجود زندہ انسانوں اور فوت شدگان کے لیے وسیع ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلانا سخت گناہ ہے اور ایسا کرنے والے کے لیے سخت وعید (سزا) بیان ہوئی ہے۔

سُوْرَةُ النَّبَاِ مَكِّيَّةٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ۝١ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ۝٢ الَّذِيْ هُمْ
فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ۝٣ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝٤ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝٥ اَلَمْ
نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ۝٦ وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ۝٧ وَّخَلَقْنٰكُمْ
اَزْوَاجًا ۝٨ وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۝٩ وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ۝١٠
وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۝١١ وَّبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ۝١٢ وَّ
جَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۝١٣ وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً
ثَجَّاجًا ۝١٤ لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ۝١٥ وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا ۝١٦ اِنَّ
يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ۝١٧ يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ
فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ۝١٨ وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ۝١٩ وَّ
سُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ۝٢٠ اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ
مِرْصَادًا ۝٢١ لِّلطّٰغِيْنَ مَاٰبًا ۝٢٢ لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا ۝٢٣
لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا ۝٢٤ اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا ۝٢٥
جَزَآءً وِّفَاقًا ۝٢٦ اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا ۝٢٧

سورۃ النبا مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: قبروں سے اٹھانے پر قادر ہونے کے دلائل کا بیان اور انجام سے ڈرانا۔

تفسیر: (1) جب اللہ تعالیٰ نے مشرکین کی طرف اپنا رسول ﷺ بھیج دیا تو وہ ایک دوسرے سے کس چیز کے بارے میں سوال کرتے ہیں؟

(2) وہ ایک دوسرے سے بڑی خبر کے بارے میں پوچھتے ہیں، حالانکہ وہ یہ قرآن ہے جو ان کے رسول ﷺ پر نازل ہوا اور جس میں دوبارہ اٹھائے جانے کی خبر دی گئی ہے۔

(3) یہ قرآن جس کے بارے میں انھوں نے اختلاف کیا کہ وہ اسے کس چیز سے موصوف کریں: جادو یا شعر یا کہانت یا پہلوں کی داستانیں۔

(4) معاملہ اس طرح نہیں جیسے ان کا گمان ہے، قرآن کو جھٹلانے والے یہ لوگ بہت جلد اپنے جھٹلانے کے برے انجام کو جان لیں گے۔

(5) پھر بہت جلد انھیں اس کا یقین ہو جائے گا۔

(6) کیا ہم نے زمین کو ان کے لیے فرش نہیں بنایا جو ان کے رہنے سہنے کے لیے ہر طرح سے مناسب ہے؟

(7) ہم نے اس پر پہاڑوں کو میخوں کے قائم مقام کر دیا ہے جو اسے ہلنے اور حرکت کرنے سے روکتے ہیں۔

(8) اے لوگو! ہم نے تمھیں کئی قسموں میں پیدا کیا: کچھ تم میں مذکر اور کچھ مؤنث ہیں۔

(9) ہم نے تمھاری نیند مصروفیات ختم کرنے والی بنائی تاکہ تم آرام کرو۔

(10) اور ہم نے رات تمھیں تاریکی سے ڈھانپنے والی بنائی اس لباس کی طرح جس سے تم اپنا ستر چھپاتے ہو۔

(11) اور ہم نے دن کمائی اور روزی تلاش کرنے کا عرصہ بنایا۔

(12) ہم نے تمھارے اوپر سات آسمان بنائے جو اپنی بناوٹ میں نہایت مضبوط اور پائدار ہیں۔

(13) اور ہم نے سورج روشن چراغ بنایا جو شدید گرم اور چمکنے والا ہے۔ (14) اور ہم نے بارش برسانے والے بادلوں سے بکثرت بہنے والا پانی برسایا۔ (15) تاکہ ہم اس کے ذریعے سے کئی طرح کے اناج اور سبزیاں اگائیں۔ (16) اور ہم نے اس کے ساتھ گھنے باغات اگائے جن کے درختوں کی ٹہنیاں ایک دوسرے میں گھسی ہوئی ہوں۔

جب اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کی دلیل کے طور پر ان نعمتوں کا ذکر کیا تو ساتھ ہی دوبارہ اٹھائے جانے اور قیامت کا ذکر بھی کر دیا کیونکہ جو ان نعمتوں کو پیدا کرنے پر قادر ہے، وہ فوت ہو جانے والوں کو دوبارہ اٹھانے اور ان کا حساب لینے کی قدرت بھی رکھتا ہے، چنانچہ فرمایا:

(17) بلاشبہ مخلوقات کے درمیان فیصلے کے دن کا وقت مقرر ہے جو آگے پیچھے نہیں ہوگا۔ (18) جس دن فرشتہ صور میں دوسری مرتبہ پھونکے گا تو اے لوگو! تم گروہ در گروہ چلے آؤ گے۔

(19) آسمان کھول دیا جائے گا تو اس میں کھلے ہوئے دروازوں کی طرح سوراخ ہو جائیں گے۔ (20) اور پہاڑ چلنا شروع ہو جائیں گے یہاں تک کہ وہ بکھرے ہوئے گرد و غبار میں تبدیل ہو کر سراب کے مانند ہو جائیں گے۔ (21) بلاشبہ جہنم گھات لگائے مجرموں کے انتظار میں ہے۔ (22) وہ ظالموں کا ٹھکانا ہے جس کی طرف وہ لوٹیں گے۔

(23) وہ لمبا عرصہ اور مدتوں اس میں پڑے رہیں گے جس کی کوئی انتہا نہیں۔ (24) وہ اس میں ٹھنڈی ہوا کا جھونکا بھی نہیں پائیں گے جو ان سے بھڑکتی آگ کی تپش کم کر سکے اور نہ پینے کی ایسی چیز پائیں گے جس سے انھیں سکون و لذت ملے۔ (25) وہ صرف سخت گرم پانی اور دوزخیوں کی بہتی پیپ ہی چکھیں گے۔

(26) یہ ان کے اس کفر اور گمراہی کی پوری پوری جزا ہوگی جس پر وہ دنیا میں اڑے ہوئے تھے۔ (27) بلاشبہ وہ دنیا میں اس بات سے نہیں ڈرتے تھے کہ آخرت میں اللہ تعالیٰ ان کا محاسبہ کرے گا کیونکہ وہ دوبارہ اٹھائے جانے پر ایمان نہیں رکھتے تھے۔ سو اگر وہ دوبارہ اٹھائے جانے سے ڈرتے تو اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے اور نیک عمل کرتے۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ کا مخلوق کو اس قدر پختگی سے پیدا کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ انھیں دوبارہ پیدا کرنے کی قدرت بھی رکھتا ہے۔ ❀ سرکشی آگ میں جانے کا بہت بڑا سبب ہے۔

وَّكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا ﴿۲۸﴾ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا ﴿۲۹﴾
فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ﴿۳۰﴾ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ﴿۳۱﴾
حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ﴿۳۲﴾ وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا ﴿۳۳﴾ وَّكَاْسًا دِهَاقًا ﴿۳۴﴾
لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا ﴿۳۵﴾ جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً
حِسَابًا ﴿۳۶﴾ رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ
لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ﴿۳۷﴾ يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ
صَفًّا ۙ لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ﴿۳۸﴾
ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ﴿۳۹﴾ اِنَّآ
اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا ۚ يَّوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ
وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا ﴿۴۰﴾

سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتٌّ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ﴿۱﴾ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ﴿۲﴾ وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ﴿۳﴾
فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ﴿۴﴾ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ﴿۵﴾ يَوْمَ تَرْجُفُ
الرَّاجِفَةُ ﴿۶﴾ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ﴿۷﴾ قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ﴿۸﴾

(28) اور انھوں نے ہمارے رسول پر نازل ہونے والی آیات کو کھل کر جھٹلایا۔

(29) ہم نے ان کے ہر عمل کو محفوظ اور شمار کر رکھا ہے اور وہ ان کے اعمال ناموں میں لکھا ہوا ہے۔ (30) سوائے سرکشو! یہ ہمیشہ کا عذاب چکھو، ہم تمھارا عذاب بڑھاتے ہی رہیں گے۔

(31) بلاشبہ اپنے رب کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچ کر اس سے ڈرنے والے لوگ کامیابی کی جگہ میں ہوں گے جس میں وہ اپنا مطلوب پانے میں کامیاب ہو جائیں گے اور وہ جنت ہے۔ (32) جہاں باغات اور انگور ہیں۔

(33) اور نوجوان کنواری ہم عمر عورتیں ہیں۔ (34) اور شراب کے چھلکتے ہوئے جام ہیں۔ (35) وہ جنت میں بے ہودہ باتیں سنیں گے نہ جھوٹ، اور نہ وہ ایک دوسرے سے جھوٹ بولیں گے۔

(36) یہ سب کچھ ان کے رب کی عنایت اور عطا ہوگی جو بطور انعام ان کے لیے کافی ہوگی۔ (37) وہ رب جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور اس سب کا بھی رب ہے جو ان دونوں کے درمیان ہے، وہ دنیا و آخرت میں مہربان ہے۔ زمین و آسمان کی تمام مخلوقات میں سے کوئی بھی اس سے بات کرنے کی طاقت نہیں رکھتا مگر اُس وقت جب وہ اسے اجازت دے۔

(38) جس دن جبریل اور فرشتے صفیں باندھے کھڑے ہوں گے۔ وہ کسی کی سفارش کی بات نہیں کریں گے سوائے اس کے جسے رحمان سفارش کرنے کی اجازت دے اور وہ ٹھیک بات، جیسے کلمۂ توحید، زبان سے نکالے۔

(39) وہ دن جس کے بارے میں تمھیں بتایا گیا ہے، بلاشک وشبہ ہر صورت میں آنے والا ہے۔ جو اس میں اللہ کے عذاب سے نجات چاہتا ہے، اسے چاہیے کہ اپنے رب کو راضی کرنے والے نیک عمل اختیار کر کے اس کے ہاں ٹھکانا بنالے۔

(40) اے لوگو! بلاشبہ ہم نے تمھیں عنقریب آنے والے عذاب سے ڈرا دیا ہے جس دن آدمی اپنے وہ اعمال دیکھے گا جو اس نے دنیا میں رہتے ہوئے آگے بھیجے اور کافر عذاب سے چھٹکارا پانے کی خواہش کرتے ہوئے کہے گا: اے کاش! میں جانوروں کی طرح مٹی ہو جاتا۔ یہ بات وہ اس وقت کرے گا جب جانوروں سے کہا جائے گا کہ مٹی ہو جاؤ۔

سورۃ النازعات مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن کی یاددہانی۔

تفسیر: (1) اللہ تعالیٰ نے ان فرشتوں کی قسم کھائی ہے جو نہایت سختی اور شدت سے کافروں کی روحیں قبض کرتے ہیں۔

(2) اور ان فرشتوں کی قسم کھائی ہے جو ایمان والوں کی روحیں بڑی سہولت اور آسانی سے قبض کرتے ہیں۔

(3) اور ان فرشتوں کی قسم کھائی ہے جو بڑی تیزی سے اللہ کا حکم آسمان سے زمین پر لاتے ہیں۔

(4) اور اس نے ان فرشتوں کی قسم کھائی ہے جو اللہ کے حکم پر عمل کرنے میں ایک دوسرے سے آگے بڑھتے ہیں۔

(5) اور اس نے ان فرشتوں کی قسم کھائی ہے جو اللہ کے ان فیصلوں کو نافذ کرتے ہیں جن کا اللہ تعالیٰ انھیں حکم دیتا ہے جیسے بندوں کے اعمال پر مقرر فرشتے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ ساری قسمیں اس لیے کھائی ہیں کہ وہ انھیں حساب کتاب اور جزا و سزا کے لیے ضرور اٹھائے گا۔ (6) جس دن زمین پہلے نفخہ (صور پھونکے جانے) پر کانپے گی۔

(7) اس کے بعد دوسری بار صور پھونکا جائے گا۔ (8) کافر اور فاسق لوگوں کے دل اس دن ڈرے ہوئے ہوں گے۔

فوائد: ❀ کافروں کا عذاب بڑھایا جائے گا۔ ❀ پرہیزگاری جنت میں جانے کا بہت بڑا سبب ہے۔ ❀ قیامت کی ہولناکیوں کو یاد کرنا نیک اعمال پر آمادہ کرتا ہے۔ ❀ کافر کی روح شدت اور سختی سے جبکہ مومن کی روح نرمی اور سہولت سے قبض کی جاتی ہے۔

أَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ﴿٩﴾ يَقُولُونَ أَإِنَّا لَمَرْدُودُونَ فِي الْحَافِرَةِ ﴿١٠﴾
أَإِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ﴿١١﴾ قَالُوا تِلْكَ إِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ﴿١٢﴾
فَإِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ ﴿١٣﴾ فَإِذَا هُم بِالسَّاهِرَةِ ﴿١٤﴾ هَلْ أَتَاكَ
حَدِيثُ مُوسَىٰ ﴿١٥﴾ إِذْ نَادَاهُ رَبُّهُ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿١٦﴾
اذْهَبْ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَىٰ ﴿١٧﴾ فَقُلْ هَل لَّكَ إِلَىٰ أَن
تَزَكَّىٰ ﴿١٨﴾ وَأَهْدِيَكَ إِلَىٰ رَبِّكَ فَتَخْشَىٰ ﴿١٩﴾ فَأَرَاهُ الْآيَةَ
الْكُبْرَىٰ ﴿٢٠﴾ فَكَذَّبَ وَعَصَىٰ ﴿٢١﴾ ثُمَّ أَدْبَرَ يَسْعَىٰ ﴿٢٢﴾ فَحَشَرَ
فَنَادَىٰ ﴿٢٣﴾ فَقَالَ أَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلَىٰ ﴿٢٤﴾ فَأَخَذَهُ اللَّهُ نَكَالَ
الْآخِرَةِ وَالْأُولَىٰ ﴿٢٥﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَن يَخْشَىٰ ﴿٢٦﴾ ع 1 26 3
أَأَنتُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَمِ السَّمَاءُ ۚ بَنَاهَا ﴿٢٧﴾ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوَّاهَا ﴿٢٨﴾
وَأَغْطَشَ لَيْلَهَا وَأَخْرَجَ ضُحَاهَا ﴿٢٩﴾ وَالْأَرْضَ بَعْدَ ذَٰلِكَ
دَحَاهَا ﴿٣٠﴾ أَخْرَجَ مِنْهَا مَاءَهَا وَمَرْعَاهَا ﴿٣١﴾ وَالْجِبَالَ أَرْسَاهَا ﴿٣٢﴾
مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ ﴿٣٣﴾ فَإِذَا جَاءَتِ الطَّامَّةُ الْكُبْرَىٰ ﴿٣٤﴾
يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْإِنسَانُ مَا سَعَىٰ ﴿٣٥﴾ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيمُ
لِمَن يَرَىٰ ﴿٣٦﴾ فَأَمَّا مَن طَغَىٰ ﴿٣٧﴾ وَآثَرَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ﴿٣٨﴾

(9) ذلت کے آثار ان کی آنکھوں سے نمایاں ہوں گے۔
(10) اور وہ کہتے تھے: کیا مرنے کے بعد ہمیں دوبارہ زندگی ملے گی؟ (11) کیا بھلا جب ہم گلی سڑی کھوکھلی ہڈیاں ہو جائیں گے تو اس کے بعد ہم لوٹیں گے؟
(12) انھوں نے کہا: اگر ہم لوٹے تو یہ لوٹنا نہایت نقصان دہ ہوگا، لوٹنے والا ناکام اور گھاٹے میں ہوگا۔ (13) دوبارہ اٹھانے کا معاملہ نہایت آسان ہے۔ یہ تو بس ایک خوفناک چیخ ہوگی اس فرشتے کی طرف سے جو صور پھونکنے پر مقرر ہے۔
(14) تب یکایک سب زندہ ہو کر زمین پر آ جائیں گے جبکہ اس سے پہلے وہ زمین کے پیٹ میں مردے تھے۔
(15) اے رسول (ﷺ)! کیا آپ کے پاس موسیٰ علیہ السلام کی خبر آئی ہے کہ ان کا اپنے رب اور اپنے دشمن فرعون کے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ (16) جب ان کے رب نے انھیں (سیناء کی) پاکیزہ وادی طویٰ میں آواز دی۔
(17) اللہ تعالیٰ نے انھیں جو حکم دیا، اس میں یہ بھی تھا: فرعون کی طرف جائیں، بلاشبہ وہ ظلم اور سرکشی میں حد سے بڑھ گیا ہے۔
(18) اور اس سے کہیں: اے فرعون! کیا تو چاہتا ہے کہ کفر اور نافرمانیوں سے پاک ہو جائے؟
(19) اور میں تیری رہنمائی تیرے اس رب کی طرف کروں جس نے تجھے پیدا کیا اور تیری حفاظت فرمائی تاکہ تو اس سے ڈرے اور اس کی رضا والے کام کرے اور اس کی ناراضی والے کاموں سے بچے؟
(20) پھر موسیٰ علیہ السلام نے اس کے سامنے بہت بڑا معجزہ ظاہر فرمایا جو اس بات کی دلیل تھا کہ وہ اس کے رب کی طرف سے رسول ہیں اور وہ تھا ہاتھ اور عصا کا معجزہ۔
(21) مگر فرعون نے سرے سے اس معجزے کو جھٹلا دیا اور اس حکم کی نافرمانی کی جو موسیٰ علیہ السلام نے اسے دیا۔
(22) پھر اس نے اس دین پر ایمان لانے سے بھی منہ پھیر لیا جو موسیٰ علیہ السلام لائے تھے جبکہ وہ اللہ کی نافرمانی اور حق سے تصادم میں خوب محنت کرنے والا تھا۔
(23) اس نے موسیٰ علیہ السلام کو نیچا دکھانے کے لیے اپنی قوم اور اپنے پیروکاروں کو اکٹھا کیا اور یوں آواز دی:
(24) میں تمھارا سب سے بڑا رب ہوں، لہٰذا میرے علاوہ تم کسی کی اطاعت کے پابند نہیں۔ (25) پھر اللہ تعالیٰ نے اسے پکڑ لیا اور دنیا میں سمندر میں ڈبو کر مارا اور آخرت میں اسے سخت ترین عذاب میں مبتلا کرنے کی سزا دی۔ (26) بلاشبہ جو سزا ہم نے فرعون کو دنیا و آخرت میں دی، یقیناً اس میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے کے لیے نصیحت ہے اور وہی نصیحتوں سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ (27) اے دوبارہ اٹھائے جانے کو جھٹلانے والو! کیا تمھیں وجود بخشنا اللہ تعالیٰ کے لیے زیادہ مشکل ہے یا آسمان کو وجود میں لانا جو اس نے بنایا ہے؟
(28) اس نے اس کو اُوپر کی جانب اونچا کیا اور اسے اس طرح ہموار کیا کہ اس میں کوئی کمی، شگاف اور عیب نہ رہنے دیا۔ (29) اور اس کی رات اندھیری کر دی جب اس کا سورج غروب ہو گیا اور جب وہ مشرق سے نکلا تو اس کے نور کو ظاہر کر دیا۔ (30) اور آسمان پیدا کرنے کے بعد زمین کو پھیلا دیا اور اس کے فوائد بھی اس میں رکھ دیے۔ (31) اس سے جاری چشموں کی صورت میں اس کا پانی نکالا اور اس میں ایسا سبزہ اگایا جسے جانور چرتے ہیں۔ (32) اور پہاڑ زمین پر خوب گاڑ دیے۔ (33) اے لوگو! یہ سب تمھارے اور تمھارے جانوروں کے فائدے کے لیے ہے۔ سو جس نے یہ سب کچھ پیدا کیا، وہ انھیں نئے سرے سے پیدا کرنے سے عاجز نہیں۔ (34) پھر جب دوسری دفعہ صور پھونکا جائے گا جو اپنی ہولناکی سے ہر چیز اپنی لپیٹ میں لے لے گا اور قیامت قائم ہو جائے گی۔ (35) جس دن قیامت آئے گی، انسان اپنے کیے ہوئے اچھے یا برے سب کام یاد کرے گا۔ (36) جہنم لائی جائے گی اور ہر دیکھنے والے کے سامنے اسے ظاہر کر دیا جائے گا۔
(37) تو جس نے گمراہی میں حد سے تجاوز کیا ہوگا۔ (38) اور دنیا کی فانی زندگی کو آخرت کی دائمی اور ہمیشہ کی زندگی پر ترجیح دی ہوگی۔

فوائد: ❀ دعوت دیتے ہوئے مخاطب سے نرمی برتنا واجب ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کی تخلیق کی تفصیلات بیان فرمائی ہیں۔

فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿39﴾ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَ
نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ﴿40﴾ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿41﴾
يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ﴿42﴾ فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَا ﴿43﴾
اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَا ﴿44﴾ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰىهَا ﴿45﴾ كَاَنَّهُمْ
يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰىهَا ﴿46﴾ ع 2 20 4

سُوْرَةُ عَبَسَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اِثْنَتَانِ وَاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعٌ وَّاحِدٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
عَبَسَ وَتَوَلّٰٓى ﴿1﴾ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ﴿2﴾ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ
يَزَّكّٰٓى ﴿3﴾ اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ﴿4﴾ اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ﴿5﴾
فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ﴿6﴾ وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ﴿7﴾ وَاَمَّا مَنْ
جَآءَكَ يَسْعٰى ﴿8﴾ وَهُوَ يَخْشٰى ﴿9﴾ فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ﴿10﴾ كَلَّآ
اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ﴿11﴾ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ﴿12﴾ فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ﴿13﴾
مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ﴿14﴾ بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ﴿15﴾ كِرَامٍۭ بَرَرَةٍ ﴿16﴾
قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ ﴿17﴾ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ ﴿18﴾
مِنْ نُّطْفَةٍ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ﴿19﴾ ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ ﴿20﴾

(39) تو آگ ہی اس کا ٹھکانا ہوگی جس کی طرف وہ جائے گا۔
(40)، (41) اور جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرتا رہا ہوگا اور اللہ تعالیٰ کے حرام کیے ہوئے کاموں پر مبنی خواہشاتِ نفس کی پیروی سے خود کو روکے رکھا ہوگا تو جنت ہی اس کا ٹھکانا ہے جہاں وہ قیام کرے گا۔
(42) اے رسول! یہ دوبارہ اٹھائے جانے کو جھٹلانے والے لوگ آپ سے پوچھتے ہیں: قیامت کب واقع ہوگی؟ (43) آپ کو اس کا علم نہیں کہ آپ انھیں بتائیں اور نہ یہ آپ کی ذمہ داری میں سے ہے۔ آپ کا کام تو صرف اس کے لیے تیاری ہے۔
(44) قیامت کا علم اول و آخر صرف آپ کے رب کے پاس ہے۔ (45) آپ تو صرف اسے خبردار کرنے والے ہیں جو قیامت سے ڈرتا ہے کیونکہ وہی آپ کی وارننگ سے فائدہ اٹھائے گا۔
(46) جس دن یہ لوگ قیامت کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے، اس دن انھیں ایسے معلوم ہوگا کہ وہ دنیا کی زندگی میں صرف ایک دن کی شام یا صبح ہی ٹھہرے ہیں۔

سورۂ عبس مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: اپنے رب سے بے پروائی برتنے والے کافروں کو دوبارہ اٹھائے جانے کے واضح دلائل یاد دلانا۔

تفسیر: (1) رسول اللہ ﷺ نے اپنے چہرے کے تیور بدلے اور منہ پھیر لیا۔ (2) اس لیے کہ آپ کے پاس ایک نابینا شخص عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ راہنمائی حاصل کرنے کے لیے آیا۔ وہ جب آیا تو رسول اکرم ﷺ مشرکوں کے سرغنوں کے ساتھ محوِ گفتگو تھے، اس امید پر کہ شاید وہ ہدایت پا جائیں۔
(3) اے رسول (ﷺ)! آپ کو کیا معلوم کہ شاید یہ نابینا اپنے گناہوں سے پاک ہو جائے؟ (4) یا آپ کی نصیحتیں سن کر ان سے سبق حاصل کرے اور ان سے فائدہ اٹھائے۔
(5) وہ شخص جو اپنے اس مال کی وجہ سے جو اس کے پاس ہے، خود کو اس پر ایمان لانے سے بے نیاز سمجھتا ہے جو آپ لے کر آئے ہیں۔ (6) تو آپ اس کی ہدایت کے درپے ہیں اور اس پر پوری توجہ دیتے ہیں۔ (7) حالانکہ اس کے اللہ کے حضور توبہ کر کے اپنے گناہوں سے پاک نہ ہونے سے آپ کو کیا فرق پڑتا ہے؟
(8) اور جو خیر کی تلاش میں دوڑ دھوپ کرتا آپ کے پاس آیا۔ (9) اور وہ اپنے رب سے ڈرتا بھی ہے۔
(10) تو آپ اسے چھوڑ کر مشرکین کے سرغنوں پر توجہ دیتے ہیں۔ (11) یہ ٹھیک نہیں۔ یہ قرآن تو صرف اس کے لیے نصیحت اور یاددہانی ہے جو توجہ کرے۔
(12) سو جس کا جی چاہے کہ وہ اللہ کو یاد کرے تو کر لے اور اس قرآن میں جو کچھ ہے، اس سے نصیحت پکڑے۔ (13) یہ قرآن تو پُرعظمت صحیفوں میں فرشتوں کے پاس ہے۔
(14) جو بہت اونچے مقام پر رکھے گئے ہیں۔ وہ ایسے پاک صاف ہیں کہ کسی قسم کے میل کچیل اور گندگی کی وہاں تک رسائی نہیں۔
(15) یہ ایسے پیغام پہنچانے والے فرشتوں کے ہاتھوں میں ہیں۔ (16) جو اپنے رب کے ہاں نہایت معزز ہیں اور خیر اور اطاعت کے کام بکثرت کرنے والے ہیں۔
(17) لعنت ہو کافر انسان پر، وہ کس قدر اللہ کا ناشکرا اور منکر ہے! (18) اللہ تعالیٰ نے اسے کس چیز سے پیدا کیا کہ وہ زمین میں تکبر کرتا اور اسی کا انکار کرتا ہے؟
(19) حالانکہ اس نے نہایت حقیر اور معمولی پانی سے اسے پیدا کیا اور اس کی تخلیق کے مختلف مرحلے مقرر کیے۔
(20) پھر ان سارے مراحل کے بعد اس کے لیے اس کی ماں کے پیٹ سے نکلنے کا راستہ آسان کیا۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ کا خوف اور نفسانی خواہشات کی پیروی سے رکنا ان اسباب میں سے ہے جو جنت میں لے جانے کا باعث بنتے ہیں۔ ❀ قیامت کا علم ان غیب کی باتوں میں سے ہے جنھیں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ ❀ عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا نبیٔ اکرم ﷺ سے اظہارِ ناراضی اس بات کی دلیل ہے کہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ ❀ طالب علم اور راہنمائی حاصل کرنے والے کو اہمیت دینے کا بیان ہے۔

ثُمَّ أَمَاتَهُ فَأَقْبَرَهُ ﴿٢١﴾ ثُمَّ إِذَا شَاءَ أَنشَرَهُ ﴿٢٢﴾ كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَا
أَمَرَهُ ﴿٢٣﴾ فَلْيَنظُرِ الْإِنسَانُ إِلَىٰ طَعَامِهِ ﴿٢٤﴾ أَنَّا صَبَبْنَا الْمَاءَ
صَبًّا ﴿٢٥﴾ ثُمَّ شَقَقْنَا الْأَرْضَ شَقًّا ﴿٢٦﴾ فَأَنبَتْنَا فِيهَا حَبًّا ﴿٢٧﴾ وَعِنَبًا
وَقَضْبًا ﴿٢٨﴾ وَزَيْتُونًا وَنَخْلًا ﴿٢٩﴾ وَحَدَائِقَ غُلْبًا ﴿٣٠﴾ وَفَاكِهَةً
وَأَبًّا ﴿٣١﴾ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ ﴿٣٢﴾ فَإِذَا جَاءَتِ الصَّاخَّةُ ﴿٣٣﴾
يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ ﴿٣٤﴾ وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ ﴿٣٥﴾ وَصَاحِبَتِهِ
وَبَنِيهِ ﴿٣٦﴾ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ ﴿٣٧﴾
وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ﴿٣٨﴾ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ﴿٣٩﴾ وَوُجُوهٌ
يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ﴿٤٠﴾ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ﴿٤١﴾ أُولَٰئِكَ هُمُ
الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ﴿٤٢﴾ ع 1 42 5

سُورَةُ التَّكْوِيرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ آيَةً

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ﴿١﴾ وَإِذَا النُّجُومُ انكَدَرَتْ ﴿٢﴾ وَإِذَا الْجِبَالُ
سُيِّرَتْ ﴿٣﴾ وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ﴿٤﴾ وَإِذَا الْوُحُوشُ
حُشِرَتْ ﴿٥﴾ وَإِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ﴿٦﴾ وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ ﴿٧﴾

(21) پھر اس نے زندگی میں اس کی جتنی عمر مقرر کی تھی، اس کے بعد اسے موت دی اور اس کی ایک قبر بنائی جس میں وہ دوبارہ اٹھائے جانے تک باقی رہے گا۔

(22) پھر جب وہ چاہے گا، حساب کتاب اور جزا سزا کے لیے اسے اٹھائے گا۔ (23) معاملہ ایسے نہیں جیسے یہ کافر سمجھتا ہے کہ اس نے اپنے رب کا وہ حق ادا کر دیا ہے جو اس کے ذمے ہے، حالانکہ اس نے وہ فرائض ادا نہیں کیے جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے ضروری ٹھہرائے۔

(24) اللہ کے ساتھ کفر کرنے والے انسان کو چاہیے کہ جو کھانا وہ کھاتا ہے، اسے دیکھے کہ وہ اسے کس طرح ملا؟! (25) پس اس کی اصل اُس زوردار بارش سے ہے جو آسمان سے کثرت سے نازل ہوتی ہے۔

(26) پھر ہم نے زمین کو پھاڑا تو وہ نباتات کے ساتھ پھٹ پڑی۔ (27) پھر ہم نے اس میں گندم، مکئی وغیرہ کے دانے اگائے۔ (28) اور ہم نے اس میں انگور اور سرسبز چارہ اگایا تاکہ ان کے جانوروں کی خوراک بنے۔

(29) اور ہم نے اس میں زیتون اور کھجور کے درخت اگائے۔ (30) اور ہم نے اس میں بہت زیادہ درختوں والے باغات اگائے۔ (31) اور ہم نے اس میں پھل اگائے اور وہ کچھ اگایا جو تمھارے چوپائے چرتے ہیں۔

(32) تمھارے فائدے اور تمھارے چوپایوں کے فائدے کے لیے۔ (33) پھر جب نہایت سخت چیخ بلند ہوگی جو کانوں کو بہرہ کر دے گی۔ اور یہ دوسری بار صور پھونکنا ہوگا۔

(34) جس دن آدمی اپنے بھائی سے بھاگے گا۔ (35) اور اپنی ماں اور باپ سے بھاگے گا۔

(36) اور اپنی بیوی اور اولاد سے بھاگے گا۔ (37) اس دن پریشانی اور بے چینی کی شدت کی وجہ سے ہر ایک کی ایسی حالت ہوگی جو اسے دوسرے سے بے پروا بنا دے گی۔

(38) نیک بختوں کے چہرے اس دن روشن ہوں گے۔

(39) وہ ان نعمتوں کی بنا پر ہنستے مسکراتے اور خوش وخرم ہوں گے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے ان کے لیے تیار کی ہیں۔ (40) اور بدبختوں کے چہروں پر اس دن گرد وغبار ہوگا۔

(41) ان پر تاریکی چھا رہی ہوگی۔ (42) مذکورہ بالا حال سے دو چار لوگ وہ ہوں گے جنھوں نے کفر اور گناہوں کو جمع کیا۔

سورۃ التکویر مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: دوبارہ اٹھائے جانے کے وقت کائنات کے ٹوٹ پھوٹ جانے کے ذریعے سے لوگوں کو نصیحت کرنے میں قرآن کا کمال۔

تفسیر: (1) جب سورج کا وجود سمیٹ لیا جائے گا اور اس کی روشنی ختم ہو جائے گی۔

(2) اور جب ستارے گر جائیں گے اور ان کی چمک ختم کر دی جائے گی۔ (3) اور جب پہاڑوں کو ان کی جگہ سے ہلا دیا جائے گا۔

(4) اور جب حاملہ اونٹنیاں بے کار چھوڑ دی جائیں گی جن کے مالک ان میں بڑی رغبت رکھتے تھے۔

(5) اور جب وحشی جانور انسانوں کے ساتھ ایک ہی میدان میں اکٹھے کر دیے جائیں گے۔ (6) اور جب سمندروں کو جلایا جائے گا حتی کہ وہ آگ بن جائیں گے۔ (7) اور جب ہر انسان کو اس کے ہم مذہب سے ملا دیا جائے گا، چنانچہ بدکار کو بدکار کے ساتھ اور پرہیزگار کو پرہیزگار کے ساتھ ملا دیا جائے گا۔

فوائد: ❀ قیامت کے دن کی ہولناکیوں کی شدت کہ ہر شخص کو صرف اپنی پڑی ہوگی، حتی کہ انبیاء (علیہم السلام) بھی کہیں گے: نَفْسِي نَفْسِي. ❀ قیامت کے دن آدمی کا حشر اسی کے ساتھ ہوگا جس کے نیکی یا برائی میں وہ مشابہ ہو۔

وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ۝٨ بِاَیِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ۝٩ وَاِذَا الصُّحُفُ
نُشِرَتْ ۝١٠ وَاِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ ۝١١ وَاِذَا الْجَحِیْمُ سُعِّرَتْ ۝١٢
وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ ۝١٣ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّاۤ اَحْضَرَتْ ۝١٤ فَلَاۤ
اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ۝١٥ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ۝١٦ وَالَّیْلِ اِذَا عَسْعَسَ ۝١٧
وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ ۝١٨ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِیْمٍ ۝١٩ ذِیْ
قُوَّةٍ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَكِیْنٍ ۝٢٠ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِیْنٍ ۝٢١ وَ
مَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ۝٢٢ وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِیْنِ ۝٢٣
وَمَا هُوَ عَلَى الْغَیْبِ بِضَنِیْنٍ ۝٢٤ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَیْطٰنٍ
رَّجِیْمٍ ۝٢٥ فَاَیْنَ تَذْهَبُوْنَ ۝٢٦ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝٢٧
لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ یَّسْتَقِیْمَ ۝٢٨ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ
یَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۝٢٩

ع 1 29 6

سُوْرَةُ الْاِنْفِطَارِ مَكِّیَّةٌ وَّهِیَ تِسْعَ عَشْرَةَ اٰیَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ۝١ وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ۝٢ وَاِذَا الْبِحَارُ
فُجِّرَتْ ۝٣ وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ۝٤ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ ۝٥

(8) جب زندہ دفن کی گئی بچی سے اللہ تعالیٰ پوچھے گا۔
(9) تجھے جس نے قتل کیا، کس جرم میں قتل کیا؟
(10) جب بندوں کے اعمال نامے کھول دیے جائیں گے تاکہ ہر ایک اپنا اعمال نامہ پڑھ لے۔
(11) جس دن آسمان کی اوپری تہ اس طرح اتار لی جائے گی جیسے بکری کی کھال اتاری جاتی ہے۔ (12) اور جب دوزخ کی آگ بھڑکائی جائے گی۔ (13) اور جب جنت پرہیزگاروں کے قریب کی جائے گی۔ (14) جب یہ سب کچھ ہو جائے گا تو ہر انسان جان لے گا جو عمل اس نے اس دن کے لیے آگے بھیجا ہوگا۔
(15) اللہ تعالیٰ نے قسم کھائی ہے ان ستاروں کی جو رات کے وقت نکلنے سے پہلے چھپے ہوتے ہیں۔ (16) جو اپنے اپنے مداروں میں چلتے رہتے ہیں اور صبح کے طلوع ہونے پر منظر سے غائب ہو جاتے ہیں، جیسے ہرن اپنی پناہ گاہ میں داخل ہو جاتا ہے۔
(17) اللہ تعالیٰ نے رات کے ابتدائی حصے کی قسم کھائی جب وہ شروع ہو اور آخری حصے کی جب وہ جانے لگے۔ (18) اور صبح کی قسم کھائی جب اس کی روشنی پھوٹے۔ (19) بلاشبہ محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل ہونے والا قرآن یقیناً اللہ کا کلام ہے جو ایک امانت دار فرشتے جبریل علیہ السلام نے پہنچایا، جسے اللہ نے اس پر امین بنایا ہے۔
(20) جو نہایت قوت والا، عرش کے پاک رب کے نزدیک عظیم شان والا ہے۔
(21) آسمان والے جس کی اطاعت کرتے ہیں۔ جو وحی وہ پہنچاتا ہے، اس پر امین ہے۔ (22) اور محمد رسول اللہ ﷺ جو تمھارے ساتھ رہتے ہیں اور جن کی عقل و دانش اور امانت و صداقت تم خوب جانتے ہو، وہ دیوانے نہیں جیسا کہ تم بہتان لگاتے ہوئے دعویٰ کرتے ہو۔ (23) یقیناً تمھارے ساتھی (محمد رسول اللہ ﷺ) نے جبریل علیہ السلام کو آسمان کے کھلے کنارے پر ان کی اصل شکل میں دیکھا۔
(24) تمھارے ساتھی تمھارے بارے میں بخیل نہیں کہ تمھیں وہ چیز پہنچانے میں بخل کریں جس کے پہنچانے کا ان کو حکم ملا اور نہ وہ کاہنوں، یعنی غیب کی خبریں بتانے والوں کی طرح اس کی کوئی اجرت لیتے ہیں۔ (25) اور یہ قرآن اللہ کی رحمت سے دھتکارے ہوئے شیطان کا کلام ہرگز نہیں۔
(26) ان دلائل کے بعد اس کے اللہ کی طرف سے ہونے کا انکار کرنے کے لیے تم کس راہ پر چلو گے؟ (27) قرآن تو جنوں اور انسانوں کے لیے سراسر یاددہانی اور نصیحت ہے۔
(28) اس کے لیے جو تم میں سے حق کی راہ پر قائم رہنا چاہے۔ (29) اور تم راہِ حق میں ثابت قدمی وغیرہ نہیں چاہ سکتے مگر اس وقت جب اللہ تعالیٰ یہ چاہے جو تمام مخلوقات کا رب ہے۔

سورۃ الانفطار مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: انسان کو دھوکہ کھانے اور قیامت کا دن بھول جانے سے خبردار کرنا۔

تفسیر: (1) جب فرشتوں کے اترنے کے لیے آسمان پھٹ جائے گا۔
(2) اور جب ستارے جھڑ کر بکھر جائیں گے۔
(3) اور جب سمندروں کو ایک دوسرے پر کھول دیا جائے گا اور وہ (براعظموں کی درمیانی رکاوٹیں دور ہونے سے) آپس میں پوری طرح مل جائیں گے۔
(4) اور جب قبروں میں موجود مردوں کو دوبارہ اٹھانے کے لیے قبروں کی مٹی کو الٹ دیا جائے گا۔
(5) اس وقت ہر انسان جان لے گا کہ اس نے کیا عمل آگے بھیجا اور کیا پیچھے چھوڑا جس پر عمل نہیں کیا۔

فوائد: ❀ جب زندہ دفن کی گئی بچی سے پوچھا جائے گا تو زندہ دفن کرنے والے کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ اور یہ اس منظر کی ہولناکی کی دلیل ہے۔ ❀ بندے کا ارادہ اللہ تعالیٰ کے ارادے کے تابع ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ۙ﴿۶﴾ الَّذِيْ خَلَقَكَ
فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ۙ﴿۷﴾ فِيْٓ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ؕ﴿۸﴾ كَلَّا بَلْ
تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ۙ﴿۹﴾ وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ۙ﴿۱۰﴾ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ۙ﴿۱۱﴾
يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۱۲﴾ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۙ﴿۱۳﴾ وَّاِنَّ
الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ ۙ﴿۱۴﴾ يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿۱۵﴾ وَمَا هُمْ
عَنْهَا بِغَآئِبِيْنَ ؕ﴿۱۶﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۙ﴿۱۷﴾ ثُمَّ مَآ
اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ؕ﴿۱۸﴾ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ
شَيْـًٔا ؕ وَالْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ﴿۱۹﴾

ع 1 19 7

سُوْرَةُ الْمُطَفِّفِيْنَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتٌّ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ۙ﴿۱﴾ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ۖ﴿۲﴾
وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ؕ﴿۳﴾ اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ
مَّبْعُوْثُوْنَ ۙ﴿۴﴾ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ۙ﴿۵﴾ يَّوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ
الْعٰلَمِيْنَ ؕ﴿۶﴾ كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍ ؕ﴿۷﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ
مَا سِجِّيْنٌ ؕ﴿۸﴾ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ؕ﴿۹﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۙ﴿۱۰﴾

﴿6﴾ اے اپنے رب کے منکر انسان! تیرے رب نے جب اپنی طرف سے مہربانی کرتے ہوئے تجھے مہلت دی اور تجھے سزا دینے میں جلدی نہیں کی تو تو اپنے رب کے حکم کی مخالفت کس بنیاد پر کرتا ہے؟

﴿7﴾ وہ جس نے تجھے عدم سے وجود بخشا اور تجھے برابر اور مناسب اعضاء والا بنایا۔

﴿8﴾ اس نے جس صورت میں تجھے پیدا کرنا چاہا، پیدا کیا۔ یقیناً اس نے تجھ پر انعام کیا کہ تجھے گدھے کی صورت میں پیدا نہیں کیا اور نہ تجھے بندر اور کتے وغیرہ کی شکل میں بنایا۔

﴿9﴾ اے دھوکا کھانے والو! معاملہ ایسے نہیں جیسے تم نے سوچ رکھا ہے بلکہ تم جزا کے دن کو جھٹلاتے ہو اور اس کے لیے اچھے عمل نہیں کرتے۔ ﴿10﴾ بلاشبہ تم پر ایسے فرشتے مقرر ہیں جو تمھارے اعمال محفوظ کرتے ہیں۔

﴿11﴾ جو اللہ کے ہاں بڑے معزز، لکھنے والے ہیں، وہ تمھارے اعمال لکھتے ہیں۔ ﴿12﴾ جو بھی کام تم کرتے ہو، وہ اسے جانتے ہیں اور پھر اسے لکھ لیتے ہیں۔

﴿13﴾ بلاشبہ کثرت سے بھلائی اور اطاعت کے کام کرنے والے قیامت کے دن یقیناً ہمیشہ کی نعمتوں میں ہوں گے۔

﴿14﴾ اور بلاشبہ برائیوں والے یقیناً ایسی آگ میں ہوں گے جو ان پر بھڑک رہی ہوگی۔ ﴿15﴾ وہ جزا کے دن اس میں داخل ہوں گے اور اس کی تپش جھیلیں گے۔

﴿16﴾ وہ اس سے کبھی غائب نہ ہونے پائیں گے بلکہ وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ ﴿17﴾ اے رسول (ﷺ)! آپ کو کیا خبر کہ بدلے کا دن کیا ہے؟

﴿18﴾ پھر آپ کو کیا معلوم کہ بدلے کا دن کیا ہے؟ ﴿19﴾ جس دن کوئی کسی کو فائدہ دینے کی طاقت نہ رکھتا ہوگا اور اس دن ہر طرح کا معاملہ صرف اکیلے اللہ کے پاس ہوگا۔ کسی دوسرے کا کوئی دخل نہ ہوگا۔ اللہ جیسے چاہے گا تصرف کرے گا۔

سورۃ المطففین مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: جھٹلانے والے ظالموں کو قیامت کے دن سے ڈرانا اور ایمان والوں کو اس کے ذریعے سے بشارت دینا۔

تفسیر: ﴿1﴾ ہلاکت اور نقصان ہے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لیے۔

﴿2﴾ یہ وہ لوگ ہیں کہ جب دوسروں سے ناپ کر لیتے ہیں تو اپنا حق بغیر کسی کمی کے پورا پورا وصول کرتے ہیں۔

﴿3﴾ اور جب لوگوں کو ناپ کر یا وزن کر کے دیتے ہیں تو ناپ اور تول میں کمی کرتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے جب مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کی تو اس وقت اہلِ مدینہ کا یہی حال تھا۔

﴿4﴾ جو لوگ یہ برا کام کرتے ہیں، کیا وہ یقین نہیں رکھتے کہ وہ اللہ کی طرف اٹھائے جائیں گے؟

﴿5﴾ حساب کتاب اور جزا سزا کے لیے ایک عظیم دن میں کیونکہ اس میں مشکلات اور ہولناکیاں ہیں۔

﴿6﴾ جس دن لوگ حساب دینے کے لیے تمام مخلوقات کے رب کے سامنے کھڑے ہوں گے۔ ﴿7﴾ معاملہ ایسے نہیں جیسے تم نے تصور کر لیا ہے کہ موت کے بعد نہیں اٹھایا جائے گا۔ بلاشبہ کافر اور منافق بدکاروں کے اعمال نامے یقیناً زمین کے سب سے نچلے حصے، یعنی سجّین میں ہلاکت و نقصان سے دوچار ہیں۔ ﴿8﴾ اور اے رسول! آپ کو کیا خبر کہ سجّین کیا ہے؟

﴿9﴾ بلاشبہ ان کے اعمال نامے لکھے ہوئے ہیں جو مٹیں گے نہ ان میں کمی بیشی ہوگی۔

﴿10﴾ ہلاکت اور ناکامی ہے اس دن جھٹلانے والوں کے لیے۔

فوائد: ❀ ایسے غرور اور فریب سے ڈرایا گیا ہے جو حق کی پیروی میں رکاوٹ ہو۔ ❀ مال جمع کرنے کی حرص اور لالچ تاجروں کے بُرے اخلاق میں سے ہے اور اس سے صرف وہ محفوظ رہ سکتا ہے جو اللہ سے ڈرتا ہو۔ ❀ قیامت کی ہولناکیوں کو یاد رکھنا نافرمانیوں کے لیے سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔

الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿١١﴾ وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖٓ اِلَّا كُلُّ
مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ﴿١٢﴾ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ
الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٣﴾ كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿١٤﴾
كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ﴿١٥﴾ ثُمَّ اِنَّهُمْ
لَصَالُوا الْجَحِيْمِ ﴿١٦﴾ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿١٧﴾
كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ﴿١٨﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ ﴿١٩﴾
كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ﴿٢٠﴾ يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿٢١﴾ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ
نَعِيْمٍ ﴿٢٢﴾ عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ﴿٢٣﴾ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ
نَضْرَةَ النَّعِيْمِ ﴿٢٤﴾ يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ﴿٢٥﴾ خِتٰمُهٗ
مِسْكٌ ۭ وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ﴿٢٦﴾ وَ
مِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ ﴿٢٧﴾ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿٢٨﴾
اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَضْحَكُوْنَ ﴿٢٩﴾
وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ ﴿٣٠﴾ وَاِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى
اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ ﴿٣١﴾ وَاِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْٓا اِنَّ
هٰٓؤُلَآءِ لَضَاۗلُّوْنَ ﴿٣٢﴾ وَمَآ اُرْسِلُوْا عَلَيْهِمْ حٰفِظِيْنَ ﴿٣٣﴾

(11) جو جزا کے اس دن کو جھٹلاتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ان اعمال کی جزا دے گا جو انھوں نے دنیا میں کیے۔

(12) اور اس دن کو نہیں جھٹلاتا مگر وہی جو اللہ کی حدوں سے بڑھنے والا اور بہت زیادہ گناہ کرتا ہو۔

(13) ہمارے رسول ﷺ پر نازل ہونے والی ہماری آیتیں جب اس کے سامنے پڑھی جاتی ہیں تو وہ کہتا ہے: یہ پہلی امتوں کے قصے کہانیاں ہیں اور اللہ کی طرف سے نہیں ہیں۔

(14) معاملہ اس طرح نہیں جیسے یہ جھٹلانے والے سمجھتے ہیں بلکہ ان کی عقلوں پر پردہ پڑ گیا ہے اور ان پر وہ گناہ غالب آ گئے ہیں جو وہ کرتے ہیں، اس لیے وہ اپنے دلوں سے حق نہیں دیکھ سکتے۔

(15) سچی بات ہے کہ یہ لوگ قیامت کے دن اپنے رب کے دیدار سے روک دیے جائیں گے۔

(16) پھر وہ ضرور آگ میں داخل ہوں گے اور اس کی تپش برداشت کریں گے۔ (17) پھر قیامت کے دن انھیں ڈانٹ ڈپٹ کرنے کے لیے ان سے کہا جائے گا: یہ عذاب جو تم بھگت رہے ہو، وہی ہے جسے تم دنیا میں اس وقت جھٹلاتے تھے جب تمھارے رسول تمھیں اس کی خبر دیتے تھے۔

(18) معاملہ اس طرح نہیں جیسے تم نے سوچ رکھا ہے کہ کوئی حساب کتاب اور جزا سزا نہیں ہے۔ یقیناً اطاعت والوں کے اعمال نامے عِلّیین میں ہوں گے۔ (19) اے رسول! آپ کو کیا خبر کہ عِلّیین کیا ہے؟ (20) بلاشبہ ان کا اعمال نامہ لکھا ہوا ہے جو مٹے گا نہیں، اور نہ اس میں کمی بیشی ہوگی۔

(21) اس اعمال نامے کے پاس ہر آسمان کے مقرب فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ (22) بلاشبہ کثرت سے اطاعت کے کام کرنے والے قیامت کے دن ہمیشہ کی نعمتوں میں ہوں گے۔

(23) سجے سجائے تختوں پر بیٹھے اپنے رب کو اور اپنے دلوں کو بھانے اور خوش کرنے والی ہر چیز دیکھ رہے ہوں گے۔

(24) جب آپ انھیں دیکھیں گے تو آپ خوشی اور خوبصورتی کی صورت میں نعمتوں کے اثرات ان کے چہروں پر دیکھیں گے۔

(25) ان کے نوکر چاکر انھیں ایسی خالص شراب پلائیں گے جس کے برتنوں پر مہر لگی ہوگی۔

(26) اس سے کستوری کی خوشبو دور تک پھیل رہی ہوگی۔ اس باعزت جزا کے حصول کے لیے مقابلہ کرنے والوں کو ایک دوسرے کا مقابلہ کرنا چاہیے۔ وہ اس طرح کہ اللہ تعالیٰ کو راضی اور خوش کرنے والے عمل کیے جائیں اور اسے ناراض کرنے والے عمل چھوڑ دیے جائیں۔

(27) اس مہر لگی ہوئی شراب میں تسنیم کے چشمے کی ملاوٹ ہوگی۔

(28) یہ جنت کے اعلیٰ درجے میں ایک چشمہ ہے جس سے اللہ کے مقرب لوگ خالص اور صاف شفاف مشروب پئیں گے اور باقی تمام اہلِ ایمان اس میں سے دیگر مشروبات کی ملاوٹ کے ساتھ پئیں گے۔

(29) بلاشبہ جن لوگوں نے کفر کر کے جرم کیا، وہ ایمان والوں کا مذاق اڑاتے ہوئے ان پر ہنستے تھے۔

(30) جب وہ ایمان والوں کے پاس سے گزرتے تو ان کا ٹھٹھا اڑاتے ہوئے اور حقارت کے ساتھ آنکھوں سے ایک دوسرے کو اشارے کرتے تھے۔

(31) اور جب وہ اپنے گھر والوں کی طرف لوٹتے تو اپنے کفر اور ایمان والوں کا مذاق اڑانے پر خوش ہو کر لوٹتے۔

(32) اور جب وہ مسلمانوں کو دیکھتے تو کہتے: بلاشبہ یہ لوگ یقیناً راہِ حق سے بھٹکے ہوئے ہیں کہ انھوں نے اپنے باپ دادا کا دین چھوڑ دیا ہے۔

(33) حالانکہ اللہ تعالیٰ نے انھیں ان کے اعمال کا نگران بنا کر تو نہیں بھیجا کہ وہ یہ بات کہتے۔

فوائد: ❀ دلوں پر گناہوں کے نہایت خطرناک اثرات پڑتے ہیں۔ ❀ کافر قیامت کے دن اپنے رب کے دیدار سے محروم رہیں گے۔ ❀ دین والوں سے ٹھٹھا مذاق کافروں کی بری عادات میں سے ایک عادت ہے۔

فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ ۙ﴿۳۴﴾ عَلَى
الْاَرَآئِكِ ۙ يَنْظُرُوْنَ ؕ﴿۳۵﴾ هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾ ع

1 ع 36 8

سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاقِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ۙ﴿۱﴾ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۙ﴿۲﴾ وَاِذَا
الْاَرْضُ مُدَّتْ ؕ﴿۳﴾ وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ۙ﴿۴﴾ وَاَذِنَتْ
لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ؕ﴿۵﴾ يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ
كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ۚ﴿۶﴾ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۙ﴿۷﴾
فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا ۙ﴿۸﴾ وَّيَنْقَلِبُ اِلٰۤى اَهْلِهٖ
مَسْرُوْرًا ؕ﴿۹﴾ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ۙ﴿۱۰﴾ فَسَوْفَ
يَدْعُوْا ثُبُوْرًا ۙ﴿۱۱﴾ وَّيَصْلٰى سَعِيْرًا ؕ﴿۱۲﴾ اِنَّهٗ كَانَ فِيْۤ اَهْلِهٖ
مَسْرُوْرًا ؕ﴿۱۳﴾ اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ ۛۚ﴿۱۴﴾ بَلٰۤى ۛۚ اِنَّ رَبَّهٗ
كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا ؕ﴿۱۵﴾ فَلَاۤ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ۙ﴿۱۶﴾ وَالَّيْلِ وَمَا
وَسَقَ ۙ﴿۱۷﴾ وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ۙ﴿۱۸﴾ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ؕ﴿۱۹﴾ فَمَا
لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۙ﴿۲۰﴾ وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ ۩ ﴿۲۱﴾

معانقة 17 – عند المتاخرين 12

السجدة 13

(34) سو قیامت کے دن اللہ پر ایمان لانے والے کافروں پر ہنسیں گے جیسے دنیا میں کافران پر ہنستے تھے۔

(35) سجے سجائے تختوں پر بیٹھے ان ہمیشہ کی نعمتوں کو دیکھ رہے ہوں گے جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے تیار کی ہیں۔

(36) یقیناً کافروں نے جو عمل دنیا میں کیے، ان کا بدلہ انھوں نے ذلیل کرنے والے عذاب کی شکل میں پالیا۔

سورۃ الانشقاق مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: انسان کو اپنے رب کی طرف رجوع کرنے کی نصیحت کرنا اور اس کی کمزوری اور اس کے حالات کی تبدیلی کا بیان۔

تفسیر: (1) جب آسمان پھٹ جائے گا تاکہ فرشتے اس سے نازل ہوں۔

(2) اور وہ اپنے رب کا حکم پوری توجہ سے سنے گا اور اطاعت کرے گا اور یہی اس کے لائق ہے۔

(3) اور جب اللہ تعالیٰ زمین اس طرح پھیلا دے گا جس طرح چمڑا پھیلایا جاتا ہے۔

(4) اور وہ اپنے اندر موجود خزانے اور مُردے باہر نکال دے گی اور ان سے خالی ہو جائے گی۔

(5) اور وہ اپنے رب کا حکم پوری توجہ سے سنے گی اور مانے گی اور یہی اس کے لائق ہے۔

(6) اے انسان! بلاشبہ تو اچھے یا برے اعمال کر رہا ہے اور بالآخر قیامت کے دن ان سے ملاقات کرنے والا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ تجھے ان کی جزا دے۔ جب اللہ تعالیٰ نے اجمالاً انسان کے اعمال کا ذکر کیا تو عمل کرنے والوں کے قیامت کے دن تفصیلی حالات کا ذکر کیا، چنانچہ فرمایا:

(7) سو وہ شخص جسے اس کا اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دیا گیا۔

(8) عنقریب اللہ تعالیٰ اس کا آسان حساب لے گا، اس طرح کہ اس کے عمل اس کے سامنے پیش کیے جائیں گے مگر ان پر پکڑ نہیں ہوگی۔

(9) اور وہ اپنے گھر والوں کے پاس خوش خوش لوٹے گا۔

(10) اور جسے اس کا اعمال نامہ اس کی پیٹھ کے پیچھے سے بائیں ہاتھ میں دیا گیا۔

(11) وہ عنقریب خود ہی اپنے لیے تباہی کو پکارے گا۔

(12) اور جہنم کی آگ میں داخل ہو کر اس کی گرمی جھیلے گا۔

(13) بلاشبہ وہ دنیا میں اپنے کفر اور گناہوں پر ہونے کی وجہ سے اپنے گھر والوں میں بڑا خوش تھا۔ (14) اس کا خیال تھا کہ اپنی موت کے بعد وہ دوبارہ ہرگز زندہ نہ ہوگا۔

(15) کیوں نہیں، اللہ تعالیٰ ضرور اسے دوبارہ زندگی دے گا جیسے اس نے اسے پہلی بار پیدا کیا۔ بلاشبہ اس کا رب اس کا حال خوب دیکھ رہا تھا۔ اس سے اس کی کوئی چیز چھپی نہیں۔ وہ ضرور اسے اس کے عمل کی جزا دے گا۔ (16) اللہ تعالیٰ نے قسم کھائی ہے اس سرخی کی جو سورج غروب ہونے کے بعد افق پر نمایاں ہوتی ہے۔

(17) اور اس نے قسم کھائی ہے رات کی اور ان چیزوں کی جو اس میں جمع ہوں۔ (18) اور چاند کی قسم جب وہ اکٹھا اور مکمل ہو جائے اور بدر (چودھویں کا چاند) بن جائے!

(19) اے لوگو! تم یقیناً ایک حالت سے دوسری حالت میں تبدیل ہوتے ہو، نطفے سے لوتھڑا، پھر گوشت کا ٹکڑا، اسی طرح پہلے زندگی، پھر موت اور اس کے بعد دوبارہ اٹھنا۔

(20) پھر ان کافروں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں نہ آخرت کے دن پر؟ (21) اور جب ان کے سامنے قرآن پڑھا جائے تو اپنے رب کے حضور سجدہ بھی نہیں کرتے؟

فوائد: ❀ آسمان اور زمین اپنے رب کے تابع اور فرمانبردار ہیں۔ ❀ ہر انسان کوشش کر رہا ہے، خواہ اس کی کوشش اچھائی کے لیے ہو یا برائی کے لیے۔ ❀ قیامت کے دن اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں ملنا نیک بختی کی علامت ہوگی اور بائیں ہاتھ میں ملنا بدنصیبی اور بدبختی کی علامت ہوگی۔

بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ ﴿۲۳﴾
فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۴﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿۲۵﴾

سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اِثْنَتَانِ وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ﴿۱﴾ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ﴿۲﴾ وَشَاهِدٍ
وَّمَشْهُوْدٍ ﴿۳﴾ قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ﴿۴﴾ النَّارِ ذَاتِ
الْوَقُوْدِ ﴿۵﴾ اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ ﴿۶﴾ وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ
بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ﴿۷﴾ وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ
الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ﴿۸﴾ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَ
اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَ
الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ
الْحَرِيْقِ ﴿۱۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ﴿۱۱﴾ اِنَّ
بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ﴿۱۲﴾ اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ ﴿۱۳﴾

(22) بلکہ جنھوں نے کفر کیا، وہ اسے جھٹلاتے ہیں جو ان کے رسول ان کے پاس لائے۔

(23) اللہ ان کے سینوں کی چھپی باتیں بھی خوب جانتا ہے۔ اس سے ان کے عمل کی کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں۔

(24) سو اے رسول (ﷺ)! انھیں اس دردناک عذاب کی خبر دے دیں جو ان کا منتظر ہے۔

(25) مگر جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے تو ان کے لیے جنت کی صورت میں نہ ختم ہونے والا ثواب ہے۔

سورۃ البروج مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: اللہ تعالیٰ کی قوت اور مکمل کنٹرول کا بیان، نیز یہ کہ وہ اپنے دوستوں کی مدد کرتا اور اپنے دشمنوں کی پکڑ کرتا ہے۔

تفسیر: (1) اللہ تعالیٰ نے آسمان کی قسم کھائی جو سورج اور چاند وغیرہ کی منازل پر مشتمل ہے۔

(2) اور قیامت کے دن کی قسم کھائی جس میں اس نے تمام مخلوقات کو جمع کر دینے کا وعدہ فرمایا۔

(3) اور ہر گواہی دینے والے کی قسم کھائی، جیسے نبی اپنی امت کے متعلق گواہی دیں گے۔ اور ہر گواہی دیے جانے والے کی قسم کھائی جیسے امت کے بارے میں اس کے نبی گواہی دیں گے۔

(4) ان لوگوں پر لعنت کی گئی جنھوں نے زمین میں بہت بڑی خندق کھودی۔

(5) اور اس میں آگ جلائی اور ایمان والوں کو زندہ اس میں پھینک دیا۔

(6) جبکہ وہ خود آگ سے بھری اس خندق کے اردگرد بیٹھے تھے۔

(7) اور وہ مومنوں کو جو عذاب اور سزا دے رہے تھے، وہاں موجود ہونے کی وجہ سے سب دیکھ رہے تھے۔

(8) ان کافروں نے ایمان والوں پر اس کے سوا کوئی الزام نہ لگایا کہ وہ اس اللہ پر ایمان لے آئے جو سب پر غالب ہے، جس پر کوئی بھی غالب نہیں آ سکتا اور جو ہر چیز میں قابلِ تعریف ہے۔

(9) وہ جس اکیلے کے لیے آسمان و زمین کی بادشاہت ہے اور وہ ہر چیز سے آگاہ ہے، اُس سے اپنے بندوں کا کوئی معاملہ چھپا ہوا نہیں۔

(10) بلاشبہ جن لوگوں نے مومن مردوں اور عورتوں کو اکیلے اللہ پر ایمان لانے سے پھیرنے کے لیے آگ کا عذاب دیا، پھر اللہ کے حضور اپنے گناہوں سے توبہ نہ کی تو ان کے لیے قیامت کے دن جہنم کا عذاب ہے اور ان کے لیے اس آگ کا عذاب ہے جو انھیں جلا کر رکھ دے گی۔ یہ بدلہ ہے ان کے اس سلوک کا جو انھوں نے ایمان والوں کے ساتھ انھیں آگ میں جلا کر کیا۔

(11) بلاشبہ جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے، ان کے لیے ایسی جنتیں ہیں جن کے محلات اور درختوں کے نیچے سے نہریں بہہ رہی ہیں۔ یہ جزا جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے تیار کی ہے، یہ وہ عظیم کامیابی ہے جس کا مقابلہ کوئی کامیابی نہیں کر سکتی۔

(12) اے رسول! بلاشبہ ظالم کے لیے آپ کے رب کی پکڑ بڑی سخت ہے، خواہ وہ کچھ وقت کے لیے اسے ڈھیل ہی دے۔

(13) بلاشبہ وہی پہلی مرتبہ پیدا کرنے اور عذاب دینے والا ہے اور وہی دوبارہ پیدا کرے گا اور عذاب دے گا۔

فوائد: ❀ مومن پر آزمائش اس کے ایمان کے حساب سے آتی ہے۔

❀ ایمان کی سلامتی کو جسم کی سلامتی پر ترجیح دینا قیامت کے دن کامیابی کی ایک علامت ہے۔

❀ سچی توبہ جس میں تمام شرائط پائی جائیں، سابقہ گناہوں کو مٹا دیتی ہے۔

وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ﴿۱۴﴾ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ ﴿۱۵﴾ فَعَّالٌ لِّمَا
يُرِيْدُ ﴿۱۶﴾ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ﴿۱۷﴾ فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ ﴿۱۸﴾
بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ تَكْذِيْبٍ ﴿۱۹﴾ وَّاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ ﴿۲۰﴾
بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ﴿۲۱﴾ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ﴿۲۲﴾ ع 1 22 10

سُوْرَةُ الطَّارِقِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سَبْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ﴿۱﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ﴿۲﴾
النَّجْمُ الثَّاقِبُ ﴿۳﴾ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ﴿۴﴾
فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ﴿۵﴾ خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ﴿۶﴾
يَّخْرُجُ مِنْۢ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ ﴿۷﴾ اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ
لَقَادِرٌ ﴿۸﴾ يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ﴿۹﴾ فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا
نَاصِرٍ ﴿۱۰﴾ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ﴿۱۱﴾ وَالْاَرْضِ ذَاتِ
الصَّدْعِ ﴿۱۲﴾ اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ﴿۱۳﴾ وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ﴿۱۴﴾ اِنَّهُمْ
يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ﴿۱۵﴾ وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ﴿۱۶﴾ فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ
اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ﴿۱۷﴾ ع 1 17 11

(14) اور وہ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کے گناہ بے حد بخشنے والا ہے۔ بلاشبہ وہ اپنے پرہیزگار دوستوں سے محبت کرتا ہے۔ (15) عرش کا مالک، نہایت عظمت وکرم والا ہے۔

(16) جو چاہے کرگزرنے والا ہے۔ جس کے چاہے گناہ معاف کر دے اور جسے چاہے سزا دے، اس پاک ذات کو کوئی مجبور کرنے والا نہیں۔ (17) اے رسول! کیا آپ کے پاس ان لشکروں کی خبر آئی ہے جو حق سے ٹکرانے اور اس سے لوگوں کو روکنے کے لیے اکٹھے ہوئے؟ (18) فرعون اور صالح علیہ السلام کی قوم ثمود کی خبر۔

(19) ان کے ایمان لانے میں یہ رکاوٹ نہیں تھی کہ ان کے پاس جھٹلانے والی قوموں اور ان کی ہلاکت کی خبریں نہیں پہنچی تھیں بلکہ وہ اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہوئے اسے جھٹلاتے رہے جو ان کے رسول ان کے پاس لائے تھے۔

(20) اللہ ان کے اعمال کا احاطہ کرنے اور انھیں شمار کرنے والا ہے۔ ان میں سے کوئی چیز اس سے نہیں چھوٹتی اور وہ ضرور انھیں ان کی جزا دے گا۔ (21) اور قرآن شعر اور ہم قافیہ کلام نہیں، جس طرح یہ جھٹلانے والے کہتے ہیں، بلکہ یہ بڑی شان وعزت والا قرآن ہے۔

(22) جو ہر قسم کی تبدیلی، تحریف اور کمی وزیادتی سے پاک لوحِ محفوظ میں ہے۔

سورۃ الطارق مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: انسان کی تخلیق اور اسے دوبارہ پیدا کرنے کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کے احاطہ کرنے کا بیان۔ **تفسیر:** (1) اللہ تعالیٰ نے آسمان کی قسم کھائی اور اس ستارے کی قسم کھائی جو رات کے وقت طلوع ہوتا ہے۔

(2) اے رسول! آپ کو کیا خبر کہ رات کے وقت نکلنے والے اس عظیم ستارے کا معاملہ کیا ہے؟ (3) وہ ایسا ستارہ ہے جو اپنی تیز روشنی سے آسمان کو روشن کرتا ہے۔

(4) کوئی بھی انسان نہیں مگر اللہ تعالیٰ نے اس کے اعمال محفوظ کرنے کے لیے ایک فرشتہ اس کے ساتھ مقرر کر دیا ہے تاکہ وہ قیامت کے دن اس کا حساب لے۔

(5) چنانچہ انسان کو غور وفکر کرنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے کس چیز سے پیدا کیا تاکہ اس پر اللہ تعالیٰ کی قدرت وطاقت اور انسان کی بے بسی واضح ہو جائے۔

(6) اللہ تعالیٰ نے اسے اچھلتے پانی سے پیدا کیا جو رحم میں ٹپکایا جاتا ہے۔ (7) یہ پانی مرد کی ریڑھ کی ہڈی اور سینے کی ہڈیوں کے درمیان سے نکلتا ہے۔

(8) بلاشبہ وہ پاک ذات جب اسے اس حقیر پانی سے پیدا کرنے پر قادر ہے تو اس کی موت کے بعد حساب کتاب اور جزا وسزا کے لیے اسے زندہ کر کے دوبارہ اٹھانے کی قدرت بھی رکھتی ہے۔ (9) جس دن پوشیدہ رازوں کی جانچ پڑتال ہوگی اور دلوں میں چھپی نیتوں اور عقائد ونظریات وغیرہ کو ظاہر کر دیا جائے گا تو اچھا اور برا الگ الگ ہو جائے گا۔

(10) اس دن انسان میں اللہ کے عذاب سے بچنے کی کوئی قوت ہوگی نہ اس کا کوئی مددگار ہوگا۔ (11) اللہ تعالیٰ نے بارش والے آسمان کی قسم کھائی کیونکہ وہ اسی جانب سے بار بار اترتی ہے۔

(12) اور اس زمین کی قسم کھائی جو پھٹتی ہے تو مختلف نباتات، پھل اور درخت اُگ آتے ہیں۔ (13) بلاشبہ یہ قرآن جو محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل کیا گیا، یقیناً یہ ایسا قول ہے جو حق وباطل اور سچ اور جھوٹ کے درمیان فرق کرنے والا ہے۔ (14) اور یہ کھیل تماشا اور باطل نہیں بلکہ سنجیدہ اور حقیقت پر مبنی ہے۔ (15) بلاشبہ جو لوگ ان تعلیمات کو جھٹلانے والے ہیں جو ان کے رسول ان کے پاس لائے، وہ ان کی دعوت کو رد کرنے اور بے اثر کرنے کے لیے بہت سازشیں کرتے ہیں۔ (16) اور میں بھی دین کو غالب کرنے، باطل کو مٹانے اور بے اثر کرنے کی مضبوط تدبیر کرتا ہوں۔

(17) لہٰذا اے رسول (ﷺ)! آپ ان کافروں کو بس تھوڑی سی ڈھیل دیں اور ان کے لیے عذاب اور ہلاکت کی جلدی نہ کریں۔

فوائد: ❀ فرشتے انسان کی اور اس کے اچھے برے اعمال کی حفاظت ونگرانی کرتے ہیں تاکہ اس کا ان پر محاسبہ ہو۔

❀ کافروں کی چالیں اللہ تعالیٰ کی تدبیر کے مقابلے میں نہایت کمزور ہیں۔

سُوْرَةُ الْاَعْلٰى مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ۝١ الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى ۝٢ وَالَّذِيْ قَدَّرَ
فَهَدٰى ۝٣ وَالَّذِيْ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ۝٤ فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰى ۝٥
سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى ۝٦ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا
يَخْفٰى ۝٧ وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى ۝٨ فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ۝٩ سَيَذَّكَّرُ
مَنْ يَّخْشٰى ۝١٠ وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ۝١١ الَّذِيْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ۝١٢
ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ۝١٣ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۝١٤ وَذَكَرَ اسْمَ
رَبِّهٖ فَصَلّٰى ۝١٥ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝١٦ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّ
اَبْقٰى ۝١٧ اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ۝١٨ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ۝١٩

ع 1 19 12

سُوْرَةُ الْغَاشِيَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتَّ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ۝١ وُجُوْهٌ يَّوْمَىِٕذٍ خَاشِعَةٌ ۝٢ عَامِلَةٌ
نَّاصِبَةٌ ۝٣ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ۝٤ تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ۝٥ لَيْسَ
لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ۝٦ لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ ۝٧

سورۃ الاعلیٰ مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: دلوں کو آخرت کی زندگی کی یاد دلانا اور انھیں دنیاوی محبتوں سے چھٹکارا دلانا۔

تفسیر: ① جب آپ مخلوق سے بلند و برتر اپنے رب کا ذکر کریں اور اس کی تعظیم بجا لائیں تو اس کے نام کے ساتھ اس کی پاکیزگی بیان کریں۔ ② جس نے انسان کو صحیح سالم پیدا کیا اور اس کا قد کاٹھ برابر کیا۔ ③ جس نے تمام مخلوقات کی جنسوں، قسموں اور صفات کا اندازہ مقرر کیا اور ہر مخلوق کی اس چیز کی طرف راہنمائی فرمائی جو اس کے مناسب اور موافق ہے۔ ④ جس نے تمھارے جانوروں کے چرنے کے لیے زمین سے چارا نکالا۔ ⑤ پھر اس کو سیاہی مائل خشک کوڑا بنا دیا جبکہ وہ سرسبز و شاداب اور تازہ تھا۔ ⑥ اے رسول! ہم ضرور آپ کو قرآن پڑھائیں گے اور اسے آپ کے سینے میں اس طرح جمع کریں گے کہ آپ کبھی نہیں بھولیں گے، لہٰذا آپ اسے بھولنے کے خیال سے جبریل علیہ السلام کے ساتھ جلدی جلدی نہ پڑھیں جیسا کہ آپ پہلے کیا کرتے تھے۔ ⑦ ہاں اللہ تعالیٰ جو کچھ اپنی کسی حکمت کے تحت آپ کو بھلانا چاہے، وہ آپ بھول جائیں گے، بلاشبہ وہ پاک رب جانتا ہے جو ظاہر کیا جائے اور جو چھپایا جائے۔ اس میں سے کوئی چیز اس سے چھپی ہوئی نہیں۔ ⑧ اور ہم آپ کے لیے جنت میں داخل کرنے والے ان اعمال کی ادائیگی آسان کر دیں گے جو اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے والے ہیں۔ ⑨ لہٰذا جو قرآن ہم آپ کی طرف وحی کرتے ہیں، اس کے ساتھ لوگوں کو وعظ کریں اور انھیں نصیحت کریں جب تک نصیحت سنی جائے۔ ⑩ یقیناً اللہ سے ڈرنے والا آپ کی نصیحتوں سے سبق حاصل کرے گا کیونکہ وہی وعظ و نصیحت سے فائدہ اٹھاتا ہے۔

⑪ اور کافر اس نصیحت سے دور بھاگتا اور نفرت کرتا ہے کیونکہ آخرت میں آگ میں داخل ہونے کی وجہ سے وہ سب لوگوں سے بڑھ کر بدبخت ہوگا۔ ⑫ جو آخرت کی بڑی آگ (دوزخ) میں جائے گا جس کی وہ گرمی برداشت کرے گا اور اسے ہمیشہ جھیلے گا۔ ⑬ پھر وہ ہمیشہ آگ میں رہے گا۔ نہ مرے گا کہ جو عذاب جھیل رہا ہے، اس سے راحت پا جائے اور نہ عزت و سکون کی زندگی جیے گا۔ ⑭ یقیناً اپنا مطلوب حاصل کرنے میں وہ شخص کامیاب ہوا جو شرک اور گناہ سے پاک رہا۔ ⑮ اور اس نے ذکر کے شرعی طریقوں کے ساتھ اپنے رب کو یاد کیا اور نماز اس کے مطلوبہ طریقے سے ادا کی۔ ⑯ بلکہ تم دنیا کی زندگی کو مقدم رکھتے ہو اور اسے آخرت سے بہتر جانتے ہو، حالانکہ ان دونوں کے درمیان بہت بڑا فرق ہے۔ ⑰ یقیناً آخرت دنیا اور اس کے ساز و سامان اور لذتوں سے بہت بہتر، افضل اور ہمیشہ رہنے والی ہے کیونکہ اس میں جو نعمتیں ہیں، وہ کبھی ختم نہیں ہوں گی۔ ⑱ بلاشبہ یہ احکام اور خبریں جو ہم نے تمھیں بتائی ہیں، یقیناً قرآن سے پہلے نازل ہونے والے صحیفوں میں بھی تھیں۔ ⑲ یہ وہ صحیفے ہیں جو ابراہیم اور موسیٰ علیہما السلام پر نازل کیے گئے۔

سورۃ الغاشیہ مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: آخرت اور اس میں موجود ثواب اور عذاب کی یاد دہانی اور قدرتِ الٰہی کے دلائل میں غور و فکر۔

تفسیر: ① اے رسول! کیا آپ کے پاس قیامت کی خبر پہنچی ہے جو اپنی ہولناکیوں سے لوگوں کو ڈھانپ لے گی۔ ② چنانچہ لوگ قیامت کے دن بدبخت ہوں گے یا نیک بخت، سو بدبختوں کے چہرے اس دن ذلیل اور اترے ہوئے ہوں گے۔ ③ بیڑیوں کو اٹھائے ہوئے جن میں انھیں گھسیٹا جائے گا، اور گلے کے طوق اٹھا اٹھا کر وہ تھکے ماندے ہوں گے۔ ④ یہ چہرے سخت گرم آگ میں داخل ہوں گے جس کی گرمی وہ جھیلیں گے۔ ⑤ انھیں ایسے چشمے سے پلایا جائے گا جس کا پانی سخت گرم ہوگا۔ ⑥ ان کے لیے ایسا کھانا بھی نہیں ہوگا جسے وہ اپنی غذا بنا سکیں، سوائے ''شبرق'' نامی ایک نہایت خبیث اور بدبودار کھانے کے جو ایک کانٹے دار درخت ہے اور وہ سوکھنے پر، زہریلا ہو جاتا ہے۔ ⑦ جو کھانے والے کو موٹا کرے گا نہ اس کی بھوک مٹائے گا۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ کا ڈر نصیحت پکڑنے پر آمادہ کرتا ہے۔ ❀ ظاہری اور باطنی آلائشوں سے نفس کو پاک کرنے کی بڑی اہمیت ہے۔

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ۙ﴿۸﴾ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ۙ﴿۹﴾ فِيْ جَنَّةٍ
عَالِيَةٍ ۙ﴿۱۰﴾ لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ؕ﴿۱۱﴾ فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ۘ﴿۱۲﴾ فِيْهَا
سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ۙ﴿۱۳﴾ وَّاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ۙ﴿۱۴﴾ وَّنَمَارِقُ
مَصْفُوْفَةٌ ۙ﴿۱۵﴾ وَّزَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ ؕ﴿۱۶﴾ اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ
كَيْفَ خُلِقَتْ ۟ وقفة ﴿۱۷﴾ وَاِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ۟ وقفة ﴿۱۸﴾ وَاِلَى الْجِبَالِ
كَيْفَ نُصِبَتْ ۟ وقفة ﴿۱۹﴾ وَاِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ﴿۲۰﴾ فَذَكِّرْ ۟ قف
اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ؕ﴿۲۱﴾ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ۙ﴿۲۲﴾ اِلَّا مَنْ
تَوَلّٰى وَكَفَرَ ۙ﴿۲۳﴾ فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ؕ﴿۲۴﴾ اِنَّ اِلَيْنَآ
اِيَابَهُمْ ۙ﴿۲۵﴾ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ﴿۲۶﴾ ع

وقف لازم

النصف

1 ع 26 13

سُوْرَةُ الْفَجْرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
وَالْفَجْرِ ۙ﴿۱﴾ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۙ﴿۲﴾ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۙ﴿۳﴾ وَالَّيْلِ اِذَا
يَسْرِ ۚ﴿۴﴾ هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ ؕ﴿۵﴾ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ
رَبُّكَ بِعَادٍ ۙ﴿۶﴾ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ۙ﴿۷﴾ الَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا
فِي الْبِلَادِ ۙ﴿۸﴾ وَثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ۙ﴿۹﴾

(8) اور نیک بختوں کے چہرے اس دن نعمتوں والے، خوش و خرم، تروتازہ اور خوبصورت ہوں گے ان نعمتوں کی وجہ سے جو انھیں ملیں گی۔ (9) ان نیک اعمال کی وجہ سے جو انھوں نے دنیا میں رضامندی سے کیے ہوں گے۔ یقیناً وہ اپنے اعمال کا کئی گنا ثواب محفوظ اور ذخیرہ کیا ہوا پائیں گے۔ (10) وہ اس جنت میں ہوں گے جو مقام و مرتبہ میں بلند و بالا ہے۔ (11) وہ جنت میں کوئی فضول اور بے ہودہ بات بھی نہیں سنیں گے کجا کہ کوئی حرام بات سنیں۔ (12) اس جنت میں بہتے ہوئے چشمے ہوں گے جنھیں وہ جیسے اور جہاں چاہیں گے، پھیر کر لے جائیں گے۔ (13) اس میں اونچے اونچے تخت ہوں گے۔ (14) اور پینے کے لیے آبخورے جگہ جگہ تیار رکھے ہوں گے۔ (15) اور وہاں قطار میں بالکل ساتھ ساتھ تکیے لگے ہوں گے۔ (16) اور اس میں جگہ جگہ عمدہ فرش بچھے ہوں گے۔

جب اللہ تعالیٰ نے بدبختوں اور نیک بختوں کے آخرت میں مختلف حالات کا ذکر کیا تو ساتھ ہی کافروں کی توجہ اس پہلو کی طرف دلائی جو ان کی خالقِ کائنات کی قدرت اور حسنِ تخلیق کی طرف رہنمائی کرے تاکہ وہ اس سے ایمان کی دلیل پکڑیں اور جنت میں داخل ہو کر نیک بخت بنیں، چنانچہ فرمایا:

(17) کیا وہ اونٹوں کی طرف غور و فکر کی نظر سے نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ نے کیسے انھیں پیدا کیا اور اولادِ آدم کے تابع کر دیا؟ (18) اور آسمان کو نہیں دیکھتے کہ اس نے کیسے اس کو اونچا کیا یہاں تک کہ وہ ان کے اوپر محفوظ چھت بن گیا جو ان پر گرتا بھی نہیں؟ (19) اور وہ پہاڑوں کو نہیں دیکھتے کہ اس نے انھیں کس طرح زمین میں گاڑ دیا اور زمین کو ان کے ساتھ قائم رہنے اور ٹھہرنے والی کر دیا تاکہ وہ لوگوں کو ساتھ لیے نہ ڈولے؟ (20) اور وہ زمین کی طرف نہیں دیکھتے کہ اس نے کس طرح اسے بچھایا اور لوگوں کی رہائش کے قابل بنایا؟ جب انھیں اللہ تعالیٰ کی قدرت کی دلیل بننے والی چیزوں پر غور و فکر کرنے کی توجہ دلائی تو ساتھ ہی اپنے رسول ﷺ کو مخاطب کیا اور فرمایا: (21) اے رسول (ﷺ)! ان لوگوں کو وعظ و نصیحت کریں اور اللہ کے عذاب سے ڈرائیں۔ آپ صرف نصیحت کرنے والے ہیں۔ آپ سے بس اسی یاددہانی اور انھیں نصیحت کرنے کا مطالبہ ہے، اور جہاں تک بات ہے انھیں ایمان کی توفیق دینے کی تو وہ صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ (22) آپ ان پر جبر کرنے والے نہیں کہ انھیں ایمان لانے پر مجبور کر سکیں۔ (23) لیکن ان میں سے جو ایمان سے پھر گیا اور اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا۔ (24) تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن بہت بڑا عذاب دے گا، وہ اس طرح کہ اسے جہنم میں داخل کرے گا جہاں وہ ہمیشہ رہے گا۔ (25) یقیناً موت کے بعد انھیں ہماری طرف ہی لوٹنا ہے۔ (26) پھر بلاشبہ ہم ہی ان کے اعمال کا ان سے حساب لیں گے اور یہ آپ کی نہ آپ کے علاوہ کسی اور کی ذمہ داری ہے۔

سورۃ الفجر مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: سرکشوں کے انجام اور آزمائش کی حکمت کا بیان اور آخرت کی یاددہانی۔

تفسیر: (1) اللہ سبحانہ نے فجر (پو پھٹنے) کی قسم کھائی۔ (2) اور ذوالحجہ کی پہلی دس راتوں کی قسم کھائی۔ (3) اور جفت اور طاق اشیاء کی قسم کھائی۔ (4) اور رات کی قسم کھائی جب وہ آئے، جاری رہے اور چلی جائے۔ ان قسموں کا جواب یہ ہے کہ تمھارے اعمال کی جزا تمھیں ضرور ملے گی۔ (5) کیا ان مذکورہ چیزوں کی قسم عقل مند کو مطمئن کرنے کے لیے کافی نہیں؟ (6) اے رسول! کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ جب ہود علیہ السلام کی قوم عاد نے اپنے رسول کو جھٹلایا تو آپ کے رب نے ان کے ساتھ کیا کیا؟ (7) اپنے دادا اِرم کی طرف منسوب قبیلۂ عاد جو نہایت طاقتور اور لمبے قد کے لوگ تھے۔ (8) جن کے مانند کوئی قوم اللہ تعالیٰ نے ملکوں میں پیدا نہیں کی۔ (9) اور کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے صالح علیہ السلام کی قوم ثمود کے ساتھ کیا کیا جنھوں نے پہاڑوں کی چٹانوں کو تراشا اور حِجر کے مقام پر ان سے گھر بنائے۔

فوائد: ❀ خالق کے وجود اور اس کی عظمت پر مخلوقات سے دلیل پیش کی گئی ہے۔ ❀ داعی کی ذمہ داری دعوت دینا ہے، نہ کہ لوگوں کو ہدایت دینا کیونکہ ہدایت اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ ❀ ذوالحجہ کے ابتدائی دس دنوں کو سال کے باقی دنوں پر بڑی فضیلت حاصل ہے۔

وَفِرْعَوْنَ ذِي الْأَوْتَادِ ﴿١٠﴾ الَّذِينَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ﴿١١﴾
فَأَكْثَرُوا فِيهَا الْفَسَادَ ﴿١٢﴾ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ
عَذَابٍ ﴿١٣﴾ إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ﴿١٤﴾ فَأَمَّا الْإِنسَانُ إِذَا مَا
ابْتَلَاهُ رَبُّهُ فَأَكْرَمَهُ وَنَعَّمَهُ ۙ فَيَقُولُ رَبِّي أَكْرَمَنِ ﴿١٥﴾
وَأَمَّا إِذَا مَا ابْتَلَاهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ ۙ فَيَقُولُ رَبِّي
أَهَانَنِ ﴿١٦﴾ كَلَّا ۖ بَل لَّا تُكْرِمُونَ الْيَتِيمَ ﴿١٧﴾ وَلَا تَحَاضُّونَ
عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ ﴿١٨﴾ وَتَأْكُلُونَ التُّرَاثَ أَكْلًا لَّمًّا ﴿١٩﴾
وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ﴿٢٠﴾ كَلَّا إِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ دَكًّا
دَكًّا ﴿٢١﴾ وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ﴿٢٢﴾ وَجِيءَ
يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ ۚ يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ الْإِنسَانُ وَأَنَّىٰ لَهُ
الذِّكْرَىٰ ﴿٢٣﴾ يَقُولُ يَا لَيْتَنِي قَدَّمْتُ لِحَيَاتِي ﴿٢٤﴾ فَيَوْمَئِذٍ
لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهُ أَحَدٌ ﴿٢٥﴾ وَلَا يُوثِقُ وَثَاقَهُ
أَحَدٌ ﴿٢٦﴾ يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿٢٧﴾ ارْجِعِي إِلَىٰ
رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﴿٢٨﴾ فَادْخُلِي فِي عِبَادِي ﴿٢٩﴾
وَادْخُلِي جَنَّتِي ﴿٣٠﴾

ع 1 30 14

⑩ اور کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے فرعون کے ساتھ کیا کیا جس کے پاس میخیں تھیں جن سے وہ لوگوں کو عذاب دیتا تھا؟! ⑪ یہ سب لوگ ظلم و جبر میں حد سے بڑھ گئے۔ ہر ایک نے اپنے اپنے ملک میں سرکشی کی۔ ⑫ اور انھوں نے کفر اور گناہوں کو رواج دے کر ان شہروں اور علاقوں میں بہت زیادہ فساد برپا کیا۔ ⑬ پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر اپنے سخت عذاب کا کوڑا برسایا اور زمین سے ان کی جڑیں کاٹ دیں۔ ⑭ اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ آپ کا رب لوگوں کے اعمال کی گھات میں ہے اور ان کی نگرانی کر رہا ہے تاکہ جس نے اچھے عمل کیے، اسے جنت کی صورت میں جزا دے اور جس نے برے عمل کیے، اسے آگ کے ساتھ عذاب دے۔

اور جب پہلی امتیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے ہلاک کیا، جن پر قوت و طاقت اور شان و شوکت کے ذریعے سے انعام کیا گیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے واضح کر دیا کہ کسی قوم پر اللہ تعالیٰ کے انعامات کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ وہ ان سے راضی بھی ہے، چنانچہ فرمایا:

⑮ انسان کا یہ مزاج ہے کہ جب اس کا رب اسے آزمائے اور عزت دے اور اسے مال و اولاد اور مقام و مرتبہ جیسی نعمتیں عطا کرے تو وہ یہ خیال کرتا ہے کہ یہ سب کچھ اسے اللہ کے ہاں عزت کی وجہ سے ملا ہے اور وہ کہتا ہے: میرے رب نے مجھے جو عزت دی ہے، میں اس کے نزدیک اس عزت دیے جانے کا حق دار تھا۔ ⑯ اور جب اس کا رب اس کا امتحان لے اور اس کے لیے اس کی روزی تنگ کر دے تو وہ خیال کرتا ہے کہ یہ اس وجہ سے ہے کہ وہ اپنے رب کے نزدیک بے قیمت اور ذلیل ہے تو وہ کہتا ہے: میرے رب نے مجھے ذلیل کر دیا۔ ⑰ ہرگز نہیں، معاملہ ایسے نہیں جیسے یہ شخص خیال کرتا ہے کہ کسی بندے پر انعامات اللہ کی رضا کی دلیل ہیں اور پکڑ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ بندہ اپنے رب کے ہاں بے قیمت ہے، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمھیں جو رزق دیا ہے، اس میں سے تم یتیم پر خرچ نہیں کرتے۔ ⑱ اور نہ تم ایک دوسرے کو شوق دلاتے ہو کہ وہ فقیر کو کھلائے جس کو خوراک میسر نہیں۔ ⑲ اور تم کمزوروں، یعنی عورتوں اور یتیموں کا حق حلال و حرام کی تمیز کے بغیر ہڑپ کر جاتے ہو۔ ⑳ اور تم مال کو جی بھر کر عزیز رکھتے ہو اور اس کے لالچ کی وجہ سے اسے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے باز رہتے ہو۔ ㉑ تمھارا یہ عمل نہیں ہونا چاہیے۔ یاد کرو کہ جب زمین کو بڑے زور سے ہلایا جائے گا اور اس میں بھونچال آ جائے گا۔ ㉒ اور اے رسول (ﷺ)! آپ کا رب اپنے بندوں کے درمیان فیصلے کے لیے آئے گا اور فرشتے بھی صفیں بنائے آ جائیں گے۔ ㉓ اور اس دن جہنم لائی جائے گی جس کی ستر ہزار لگامیں ہوں گی۔ ہر لگام کو ستر ہزار فرشتے تھامے اسے کھینچ رہے ہوں گے۔ اس دن انسان یاد کرے گا کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں کیا کوتاہیاں کیں اور اس دن نصیحت پکڑنا بھلا اسے کیا فائدہ دے گا کیونکہ وہ جزا کا دن ہوگا، عمل کا نہیں؟! ㉔ وہ شخص بہت پچھتاتے ہوئے کہے گا: کاش! میں نے اپنی آخرت کی زندگی کے لیے، جو کہ حقیقی زندگی ہے، نیک اعمال آگے بھیجے ہوتے۔ ㉕ اس دن اللہ کے عذاب جیسا عذاب کسی کا نہ ہوگا کیونکہ اللہ کا عذاب بڑا سخت اور باقی رہنے والا ہے۔ ㉖ اور جس طرح اس نے کافروں کو زنجیروں میں جکڑا ہوگا، اس طرح کبھی کسی نے نہ جکڑا ہوگا۔

اور جب اللہ تعالیٰ نے کافروں کی سزا کا ذکر کیا تو ساتھ ہی مومنوں کی جزا کا بھی ذکر فرما دیا، چنانچہ فرمایا:

㉗ رہی مومن کی بات تو اس سے موت کے وقت اور قیامت کے دن کہا جائے گا: اے ایمان اور نیک اعمال سے مطمئن ہونے والے انسان!

㉘ تم اپنے رب سے راضی خوشی اس کی طرف لوٹ جاؤ، اس لیے کہ تمھیں نہ ختم ہونے والا بدلہ ملنے والا ہے اور تم اپنے نیک اعمال کی بدولت اپنے رب کے ہاں پسندیدہ ہو۔

㉙ اور تم میرے باقی نیک بندوں میں شامل ہو جاؤ۔ ㉚ اور ان کے ساتھ اس جنت میں داخل ہو جاؤ جو میں نے ان کے لیے تیار کر رکھی ہے۔

فوائد: ❀ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی تشریف آوری کا ثبوت، اور یہ آنا بغیر کسی تشبیہ، مثال اور تعطیل، یعنی صفاتِ الٰہی کے انکار کے بغیر ہے، جیسے اس کی شان کے لائق ہے۔ ❀ مومن پر جب آزمائش آئے تو وہ صبر کرتا ہے اور اگر اسے مال عطا کیا جائے تو وہ شکر ادا کرتا ہے۔

سُوْرَةُ الْبَلَدِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ عِشْرُوْنَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ﴿۱﴾ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ﴿۲﴾ وَوَالِدٍ وَّمَا
وَلَدَ ۙ﴿۳﴾ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ ؕ﴿۴﴾ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ
عَلَيْهِ اَحَدٌ ۘ﴿۵﴾ يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ؕ﴿۶﴾ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗٓ
اَحَدٌ ؕ﴿۷﴾ اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ۙ﴿۸﴾ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ۙ﴿۹﴾ وَهَدَيْنٰهُ
النَّجْدَيْنِ ۚ﴿۱۰﴾ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۖ﴿۱۱﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ؕ﴿۱۲﴾ فَكُّ
رَقَبَةٍ ۙ﴿۱۳﴾ اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ۙ﴿۱۴﴾ يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ۙ﴿۱۵﴾
اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ؕ﴿۱۶﴾ ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا
بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ؕ﴿۱۷﴾ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ؕ﴿۱۸﴾
وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا هُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ؕ﴿۱۹﴾ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ؕ﴿۲۰﴾

وقف لازم

ع 1 20 15

سُوْرَةُ الشَّمْسِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسَ عَشْرَةَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَالشَّمْسِ وَضُحٰىهَا ۙ﴿۱﴾ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰىهَا ۙ﴿۲﴾ وَالنَّهَارِ اِذَا
جَلّٰىهَا ۙ﴿۳﴾ وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰىهَا ۙ﴿۴﴾ وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰىهَا ۙ﴿۵﴾

سورۃ البلد مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: انسان کی محتاجی، اس کی مشقت و تکلیف اور اس کی نجات کی راہوں کا بیان۔

تفسیر: (1) اللہ تعالیٰ نے حُرمت والے شہر کی قسم کھائی جو کہ مکہ مکرمہ ہے۔ (2) اور اے رسول! آپ کے لیے (فتح مکہ کے موقع پر) حلال ہے کہ آپ اس میں جو چاہیں کریں، یعنی جو قتل کا حقدار ہے، اسے قتل کریں اور جو قید و بند کا مستحق ہے، اسے قید کریں۔ (3) اور اللہ تعالیٰ نے انسانیت کے باپ آدم علیہ السلام اور اُن کی نسل سے پیدا ہونے والی اولاد کی قسم کھائی۔ (4) یقیناً ہم نے انسان کو بڑی مشکل اور مشقت میں پیدا کیا، کیونکہ دنیا میں اس کی زندگی محنت و مشقت اور مشکلات سے بھری ہوئی ہے۔ (5) کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ جب وہ گناہوں کا ارتکاب کرتا ہے تو کوئی اس کی گرفت کرسکتا ہے نہ اس سے کوئی بدلہ لے سکتا ہے، خواہ اس کا رب ہی ہو جس نے اسے پیدا کیا؟ (6) وہ کہتا ہے: میں نے تو پے در پے بہت زیادہ مال خرچ کر ڈالا۔ (7) کیا یہ اپنے خرچ کرنے کو فخریہ بیان کرنے والا سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے نہیں دیکھتا؟ اور وہ اس سے اس کے مال کا حساب نہیں لے گا کہ اس نے کہاں سے کمایا اور کن کاموں میں خرچ کیا؟ (8) کیا ہم نے اس کی دو آنکھیں نہیں بنائیں جن کے ساتھ وہ دیکھتا ہے؟ (9) اور ایک زبان اور دو ہونٹ نہیں بنائے جن کے ذریعے سے وہ بات کرتا ہے؟ (10) اور ہم نے اسے خیر اور بھلائی کے راستے اور باطل کے راستے کی پہچان نہیں کرائی؟ (11) اور اس سے مطالبہ ہے کہ وہ اس گھاٹی کو عبور کرے جو اسے جنت سے دُور رکھے ہوئے ہے، وہ اس سے گزر رہا ہے اور اسے عبور کر رہا ہے۔ (12) اور اے رسول! آپ کو کیا معلوم کہ وہ گھاٹی کیا ہے جس کے عبور کرنے کا اس سے مطالبہ ہے تاکہ وہ جنت میں داخل ہو جائے؟ (13) یہ گردن آزاد کرنا ہے، خواہ مرد کی ہو یا عورت کی۔ (14) یا ایسے بھوک والے دن کھانا کھلانا ہے جس میں کھانے پینے کی چیزوں کی کمی ہو۔ (15) ایسے بچے کو جس کا باپ دنیا میں نہ رہا ہو اور اس کی اس کے ساتھ رشتے داری ہو۔ (16) یا ایسے فقیر کو جس کی ملکیت میں کچھ بھی نہ ہو۔ (17) پھر وہ ان لوگوں میں سے ہو جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور جو ایک دوسرے کو اطاعت کے کام کرنے، گناہوں سے باز رہنے اور آزمائشوں پر صبر کرنے کی تاکید کرتے رہے اور ایک دوسرے کو اللہ کے بندوں پر رحم کرنے کی وصیت کی۔ (18) انھی مذکورہ صفات والے لوگ ہی دائیں جانب والے ہیں۔ (19) اور جن لوگوں نے ہمارے رسول پر نازل ہونے والی آیتوں کا انکار کیا، وہی بائیں جانب والے ہیں۔ (20) ان پر قیامت کے دن بند آگ ہوگی جس میں انھیں عذاب دیا جائے گا۔

سورۃ الشمس مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: قرآن مجید میں سب سے لمبی قسم کے ذریعے سے یہ تاکید کی گئی ہے کہ اطاعت و فرمانبرداری والے کاموں کے ساتھ نفس کو پاک کرنا نہایت عظمت والا کام ہے اور گناہوں کے ساتھ نفس کو آلودہ کرنا خسارے اور نقصان کا باعث ہے۔

تفسیر: (1) اللہ تعالیٰ نے سورج کی قسم کھائی اور اس وقت کی قسم کھائی جب وہ مشرق سے طلوع ہو کر بلند ہوتا ہے۔

(2) اور چاند کی قسم کھائی جب وہ سورج غروب ہونے کے بعد اس کے پیچھے آتا ہے۔ (3) اور دن کی قسم کھائی جب وہ اپنی روشنی سے وہ سب کچھ ظاہر کر دیتا ہے جو زمین پر ہے۔

(4) اور رات کی قسم کھائی جب وہ زمین کے چہرے کو ڈھانپ دے اور تاریک ہو جائے۔ (5) اور آسمان کی قسم کھائی اور اس کی مضبوط بناوٹ کی۔

فوائد: ❀ نبی اکرم ﷺ کا یہ خبر دینا نبوت کے دلائل میں سے ہے کہ دن کے کچھ وقت کے لیے مکہ آپ کے لیے حلال ہوگا۔ ❀ جب اللہ تعالیٰ نے غلامی کی راہیں تنگ کیں تو اس کے ساتھ ہی غلاموں کی آزادی کے طریقوں کو وسعت دی، چنانچہ غلاموں کی آزادی کو اللہ تعالیٰ کے قرب اور گناہوں کے کفارے کا ذریعہ بنایا۔ ❀ غلاموں کو آزاد کرنا، تنگ حالات میں ضرورت مندوں کو کھانا کھلانا، اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا اور ایک دوسرے کو صبر اور رحم کرنے کی تلقین کرنا، وہ اسباب ہیں جو انسان کو جنت میں لے جاتے ہیں۔

وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰىهَا ۙ﴿۶﴾ وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا ۙ﴿۷﴾ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا
وَتَقْوٰىهَا ۙ﴿۸﴾ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۙ﴿۹﴾ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ؕ﴿۱۰﴾
كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَآ ۙ﴿۱۱﴾ اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا ۙ﴿۱۲﴾ فَقَالَ لَهُمْ
رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ؕ﴿۱۳﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا ۫ فَدَمْدَمَ
عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ۙ﴿۱۴﴾ وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ﴿۱۵﴾ ع 1 15 16

سُوْرَةُ الَّيْلِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اِحْدٰى وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ۙ﴿۱﴾ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ۙ﴿۲﴾ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ
وَالْاُنْثٰى ۙ﴿۳﴾ اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ؕ﴿۴﴾ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ۙ﴿۵﴾
وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۙ﴿۶﴾ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ؕ﴿۷﴾ وَاَمَّا مَنْۢ
بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ۙ﴿۸﴾ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ۙ﴿۹﴾ فَسَنُيَسِّرُهٗ
لِلْعُسْرٰى ؕ﴿۱۰﴾ وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗٓ اِذَا تَرَدّٰى ؕ﴿۱۱﴾ اِنَّ عَلَيْنَا
لَلْهُدٰى ۖ﴿۱۲﴾ وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى ﴿۱۳﴾ فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا
تَلَظّٰى ۚ﴿۱۴﴾ لَا يَصْلٰىهَآ اِلَّا الْاَشْقَى ۙ﴿۱۵﴾ الَّذِيْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ؕ﴿۱۶﴾
وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ۙ﴿۱۷﴾ الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ۚ﴿۱۸﴾

(6) اور زمین کی قسم کھائی اور اسے بچھانے کی، تاکہ لوگ اس پر رہائش رکھ سکیں۔ (7) اور ہر نفس کی قسم کھائی اور اللہ تعالیٰ کے اسے درست پیدا کرنے کی قسم کھائی۔ (8) پھر بغیر تعلیم دیے اسے سمجھا دیا کہ اس کے لیے کیا برا ہے تاکہ وہ اس سے بچ جائے اور کیا اچھا ہے تاکہ وہ اسے اختیار کرے۔ (9) یقیناً وہ شخص اپنی مراد پانے میں کامیاب ہوگیا جس نے اپنے آپ کو فضیلت والے کاموں سے سجایا اور برائیوں سے دور رکھا۔ (10) اور یقیناً وہ شخص ناکام ہوگیا جس نے اپنے آپ کو نافرمانیوں اور گناہوں کی دلدل میں پھنسالیا۔

جب اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی ناکامی کا ذکر کیا جس نے نافرمانیوں کے ذریعے سے اپنے آپ کو خاک میں ملا دیا تو ساتھ ہی اس کی مثال کے طور پر ثمودیوں کا ذکر کیا اور فرمایا:

(11) ثمودیوں نے نافرمانیوں اور گناہ کرنے میں حد سے بڑھ جانے کے باعث اپنے نبی صالح علیہ السلام کو جھٹلایا۔ (12) جب ان کا بدبخت ترین شخص اپنی قوم کے بلانے کے بعد اٹھا۔ (13) تو ان سے اللہ کے رسول صالح علیہ السلام نے کہا: اللہ کی اونٹنی چھوڑ دو۔ اسے اپنی باری پر پانی پینے دو اور برے ارادے سے اس کے پیچھے نہ پڑو۔ (14) تب انھوں نے اونٹنی کے معاملے میں اپنے رسول کو جھٹلایا اور ان کے بدبخت ترین شخص نے اسے مار دیا جبکہ اس میں باقی لوگوں کی رضامندی شامل تھی، اس لیے وہ بھی گناہ میں شریک تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر اپنے عذاب کا کوڑا برسایا اور ان کے گناہوں کے سبب ایک چیخ کے ذریعے سے انھیں ہلاک کر دیا۔ اللہ نے جس سزا کے ذریعے سے انھیں ہلاک کیا، اس میں ان سب کو برابر کر دیا (کسی کو نہیں چھوڑا۔) (15) اور اللہ تعالیٰ نے انھیں ہلاکت خیز عذاب میں اس طرح گرفتار کیا کہ اس پاک ذات کو اس کے کسی قسم کے (برے) نتائج کا کوئی خوف نہیں تھا۔

سورۃ اللیل مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: ایمان لانے اور خرچ کرنے میں مخلوق کے مختلف احوال کا بیان اور ہر فریق کی حالت کا تذکرہ۔

تفسیر: (1) اللہ تعالیٰ نے رات کی قسم کھائی جب وہ اپنی تاریکی سے آسمان اور زمین کے درمیانی خلا کو ڈھانپ لے۔ (2) اور دن کی قسم کھائی جب وہ روشن اور ظاہر ہو۔ (3) اور اپنی پیدا کی ہوئی مخلوق کی دونوں قسموں نر اور مادہ کی قسم کھائی۔ (4) اے لوگو! یقیناً تمھارے اعمال مختلف ہیں۔ ان میں نیکیاں ہیں جو جنت میں جانے کا باعث ہیں اور برائیاں ہیں جو آگ میں داخل ہونے کا سبب ہیں۔ (5) سو جس نے وہ دیا جو خرچ کرنا اس پر لازم تھا، جیسے زکاۃ، نان ونفقہ اور کفارہ، اور اس سے بچا جس سے اللہ تعالیٰ نے اسے منع کیا۔ (6) اور اللہ تعالیٰ نے اس کا جو صلہ دینے کا وعدہ کیا ہے، اس نے اس کی تصدیق کی۔ (7) تو ہم ضرور اس کے لیے نیک عمل کرنا اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنا آسان کر دیں گے۔ (8) اور جس نے اپنے مال میں کنجوسی سے کام لیا اور اسے اس راہ میں خرچ نہ کیا جس میں خرچ کرنا اس پر فرض تھا اور اپنے مال کی وجہ سے اللہ تعالیٰ سے بے نیاز رہا اور اس سے اس کے فضل میں سے کسی چیز کا سوال نہ کیا۔ (9) اور اس نے اللہ تعالیٰ کے بدلے اور ثواب کے اس وعدے کو جھٹلایا جو اللہ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرنے پر اس سے کیا گیا ہے۔ (10) تو ہم اس کے لیے برا عمل آسان کر دیں گے اور نیکی کا کام اس کے لیے مشکل کر دیں گے۔ (11) اور جب وہ ہلاک ہوگا اور آگ میں داخل ہوگا تو وہ مال اس کے کچھ کام نہ آئے گا جس میں وہ کنجوسی کرتا رہا۔ (12) بلاشبہ حق کی راہ باطل سے واضح کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔ (13) بلاشبہ آخرت کی زندگی اور دنیا کی زندگی ہمارے ہی ہاتھ میں ہے۔ ہم ان میں جس طرح چاہیں ردوبدل کریں۔ یہ حق ہمارے سوا کسی کو نہیں۔ (14) سو اے لوگو! اگر تم نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تو میں نے تمھیں بھڑکتی ہوئی آگ سے خبردار کر دیا ہے۔ (15) اس آگ کی گرمی صرف بدبخت ترین شخص ہی جھیلے گا اور وہ ہے کافر۔ (16) جس نے اسے جھٹلایا جو رسول ﷺ لائے اور اللہ تعالیٰ کا حکم ماننے سے منہ پھیرا۔ (17) لوگوں میں سب سے زیادہ متقی شخص ضرور اس سے دور رکھا جائے گا۔ اس سے مراد سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ (18) وہ جو اپنا مال خیر کے کاموں میں خرچ کرتا ہے تاکہ گناہوں سے پاک ہو جائے۔

فوائد: ❀ تزکیۂ نفس اور پاکیزگی کی اہمیت بڑی واضح ہے۔ ❀ گناہ میں مدد کرنے والے لوگ گناہ میں برابر کے شریک ہیں۔ ❀ دنیاوی سزاؤں اور مصیبتوں کا ایک بہت بڑا سبب گناہ ہوتے ہیں۔ ❀ ہر ایک کے لیے وہ کام آسان کر دیا جاتا ہے جس کے لیے اسے پیدا کیا گیا ہے، اس لیے کچھ لوگ فرمانبردار ہیں اور کچھ نافرمان۔

وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى ﴿١٩﴾ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ
رَبِّهِ الْاَعْلٰى ﴿٢٠﴾ وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ﴿٢١﴾ ع 1 21 17

سُوْرَةُ الضُّحٰى مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
وَالضُّحٰى ﴿١﴾ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ﴿٢﴾ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ﴿٣﴾
وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ﴿٤﴾ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ
فَتَرْضٰى ﴿٥﴾ اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ﴿٦﴾ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا
فَهَدٰى ﴿٧﴾ وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ﴿٨﴾ فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ﴿٩﴾
وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ﴿١٠﴾ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴿١١﴾ ع 1 11 18

سُوْرَةُ اَلَمْ نَشْرَحْ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانِيْ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ﴿١﴾ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ﴿٢﴾
الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ﴿٣﴾ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ﴿٤﴾ فَاِنَّ مَعَ
الْعُسْرِ يُسْرًا ﴿٥﴾ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ﴿٦﴾ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ﴿٧﴾
وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ﴿٨﴾ ع 1 8 19

(19) وہ جو مال خرچ کرتا ہے، وہ اس لیے خرچ نہیں کرتا کہ کسی کا اس پر احسان ہے جسے وہ اتارنا چاہتا ہے۔

(20) وہ جو مال بھی خرچ کرتا ہے، اس سے صرف اپنے اس رب کی رضا چاہتا ہے جو اپنی مخلوق سے بلند و بالا ہے۔

(21) اور عنقریب اللہ تعالیٰ اسے جو عمدہ جزا دے گا، وہ یقیناً اس سے راضی ہو جائے گا۔

سورۃ الضحیٰ مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: نبی اکرم ﷺ کے معاملے کے اول اور آخر میں آپ پر اللہ کی خصوصی شفقت و مہربانی کا بیان۔

تفسیر: (1) اللہ تعالیٰ نے دن کے ابتدائی وقت کی قسم کھائی۔

(2) اور رات کی قسم کھائی جب وہ چھا جائے اور لوگ آنا جانا بند کر دیں۔

(3) اے رسول (ﷺ)! آپ کے رب نے آپ کو نہ تو چھوڑا ہے اور نہ اس نے آپ سے نفرت کی، جیسا کہ وحی کا تسلسل ٹوٹ جانے پر مشرکین کہتے تھے۔

(4) یقیناً آخرت کا گھر آپ کے لیے دنیا سے بہت بہتر ہے کیونکہ اس میں نہ ختم ہونے والی ہمیشہ کی نعمتیں ہیں۔

(5) یقیناً اللہ تعالیٰ جلد آپ کو اور آپ کی امت کو وافر ثواب دے گا یہاں تک کہ آپ اس پر راضی ہو جائیں گے جو اس نے آپ کو عطا کیا اور آپ کی امت کو دیا۔

(6) یقیناً اس نے آپ کو بچپن میں پایا جبکہ آپ کے والد فوت ہو چکے تھے تو اس نے آپ کو ٹھکانا دیا، اس طرح کہ آپ کے دادا عبدالمطلب آپ کے لیے شفیق و مہربان بنے، پھر آپ کے چچا ابوطالب۔

(7) اور آپ کو اس طرح پایا کہ آپ نہیں جانتے تھے کتاب کیا ہے اور نہ ایمان کے بارے میں جانتے تھے، تو اس نے آپ کو اس میں سے وہ کچھ سکھایا جو آپ نہیں جانتے تھے۔

(8) اور اس نے آپ کو نادار پایا تو غنی کر دیا۔

(9) لہٰذا آپ بھی یتیم پر سختی نہ کریں جس کا باپ بچپن میں فوت ہو گیا ہو اور نہ اسے ذلیل کریں۔ (10) اور نہ ضرورت مند سوال کرنے والے کو ڈانٹیں۔

(11) اور اللہ کی ان نعمتوں کی قدر کریں جو اس نے آپ پر کی ہیں اور انھیں بیان کرتے رہیں۔

سورۂ الم نشرح مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: نبی اکرم ﷺ پر معنوی نعمتوں کی تکمیل کر کے احسان فرمانا۔

تفسیر: (1) بلاشبہ یقیناً ہم نے آپ کا سینہ کھول دیا اور وحی حاصل کرنے کا شوق آپ میں پیدا کیا۔

(2) اور ہم نے آپ کے سابقہ گناہ معاف کر دیے اور ایامِ جاہلیت کے جس بوجھ میں آپ مبتلا تھے، ہم نے اسے آپ سے ختم کر دیا۔

(3) جس نے آپ کو تھکا دیا اور قریب تھا کہ وہ آپ کی کمر توڑ دیتا۔ (4) اور ہم نے آپ کی خاطر آپ کا ذکر بلند کر دیا اور یقیناً اب آپ کا ذکر اذان اور اقامت وغیرہ میں ہوتا ہے۔

(5) سو بلاشبہ شدّت اور تنگی کے ساتھ آسانی اور وسعت و راحت ہے۔ (6) بلاشبہ شدت اور تنگی کے ساتھ آسانی اور وسعت و راحت ہے۔ جب آپ یہ جان لیں گے تو پھر آپ کو قوم کی طرف سے دی گئی تکلیف خوفزدہ نہیں کرے گی اور نہ وہ آپ کو اللہ کی طرف دعوت دینے سے روک سکے گی۔ (7) لہٰذا جب آپ اپنے کاموں سے فارغ ہوں اور انھیں پورا کر لیں تو اپنے رب کی عبادت میں خوب محنت کریں۔ (8) اور اپنی پوری توجہ اور ارادہ صرف اکیلے اللہ کی طرف کریں۔

فوائد: ❀ نبیٔ اکرم ﷺ کی اپنے رب کے ہاں جو قدر و عزت ہے، اس کا مقابلہ کوئی قدر و عزت نہیں کر سکتی۔ ❀ نعمتوں کا شکر بجا لانا بندے پر اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔ ❀ کمزوروں پر رحم کرنا اور ان کے ساتھ شفقت و نرمی کا برتاؤ کرنا واجب ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کی اپنے نبی ﷺ کی عزت افزائی کہ اس نے آپ کے لیے آپ کا تذکرہ بلند فرما دیا۔ ❀ اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول سب سے اعلیٰ مقصد ہے۔

سُوْرَةُ التِّيْنِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانِيْ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۝١ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۝٢ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۝٣
لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۝٤ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ
سٰفِلِيْنَ ۝٥ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝٦
فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ ۝٧ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ۝٨

ع 1 8 20

سُوْرَةُ الْعَلَقِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۝١ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝٢
اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝٣ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝٤ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا
لَمْ يَعْلَمْ ۝٥ كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰٓى ۝٦ اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ۝٧ اِنَّ
اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى ۝٨ اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يَنْهٰى ۝٩ عَبْدًا اِذَا صَلّٰى ۝١٠
اَرَءَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰٓى ۝١١ اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى ۝١٢ اَرَءَيْتَ اِنْ
كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝١٣ اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى ۝١٤ كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ ۝١٥
لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ ۝١٥ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ۝١٦ فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ ۝١٧

سورۃ التین مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: انسان کی فطرت اور شکل وصورت کی درستی کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کا اس پر احسان جتانا اور خاتمۂ رسالت کا کمال۔

تفسیر: ① اللہ تعالیٰ نے انجیر اور اس کے اگنے کی جگہ کی قسم کھائی اور زیتون اور اس کے اگنے کے مقام کی قسم کھائی جو سرزمین فلسطین میں ہے، جس سرزمین میں عیسیٰ علیہ السلام بھیجے گئے۔ ② اور سینا کے پہاڑ کی قسم کھائی جس کے پاس اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی موسیٰ علیہ السلام سے سرگوشی کی۔ ③ اور حرمت والے شہر مکہ کی قسم کھائی، جس میں داخل ہونے والے کو امن مل جاتا ہے اور اسی میں محمد رسول اللہ ﷺ بھیجے گئے۔ ④ بلاشبہ یقیناً ہم نے انسان کو نہایت مناسب تخلیق اور افضل شکل وصورت میں پیدا کیا۔ ⑤ پھر ہم نے اسے دنیا میں بڑھاپے اور کم عقلی کی طرف لوٹا دیا تو وہ اپنے جسم سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا، بالکل اسی طرح جیسے بگڑی ہوئی فطرت والا اپنے اعضاء سے فائدہ نہیں اٹھاتا اور آگ میں داخل ہو جاتا ہے۔ ⑥ مگر جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے، پھر بے شک وہ لوگ اگر بوڑھے بھی ہو جائیں تو ان کے لیے کبھی نہ ختم ہونے والا، ہمیشہ کا ثواب ہے اور وہ ہے جنت کیونکہ انھوں نے اپنی فطرت کو پاک صاف رکھا۔ ⑦ اے انسان! جب تو نے اللہ تعالیٰ کی قدرت کی بے شمار نشانیاں اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں تو پھر کون سی چیز تجھے جزا کے دن کو جھٹلانے پر آمادہ کرتی ہے؟ ⑧ کیا اللہ تعالیٰ تمام حاکموں سے بڑا حاکم اور سب سے بڑھ کر عدل وانصاف کرنے والا نہیں جس نے روزِ قیامت کو جزا اور بدلے کا دن ٹھہرایا؟ کیا یہ بات عقل میں آسکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں فیصلہ کیے بغیر انھیں بے کار چھوڑ دے اور نیک شخص کو اس کی نیکی کا اور برے کو اس کی برائی کا بدلہ نہ دے؟

سورۃ العلق مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: وحی کے ذریعے سے انسان کے ہدایت پا جانے اور تکبر وجہالت کے ذریعے سے گمراہ ہو جانے کا بیان۔

تفسیر: ① اے رسول! اللہ تعالیٰ جو وحی آپ کی طرف کرتا ہے اس کی قراءت کریں، اس حال میں کہ اس کی ابتدا اپنے رب کے نام سے کریں جس نے تمام مخلوقات کو پیدا کیا۔ ② اس نے انسان کو جمے ہوئے خون کے ایک لوتھڑے سے پیدا کیا جبکہ پہلے وہ ایک نطفہ تھا۔ ③ اے رسول! اس وحی کی قراءت کریں جو اللہ نے آپ کی طرف بھیجی ہے اور آپ کا رب بڑے کرم والا ہے جس کے کرم کا مقابلہ کوئی کریم نہیں کرسکتا۔ وہ بہت زیادہ سخاوت اور احسان کرنے والا ہے۔ ④ جس نے قلم کے ذریعے سے تحریر کرنا اور لکھنا سکھایا۔ ⑤ اس نے انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ جانتا نہیں تھا۔ ⑥ حقیقت یہ ہے کہ فاجر انسان، جیسے ابوجہل اللہ تعالیٰ کی حدود کی پامالی میں ہر حد سے گزر جاتا ہے۔ ⑦ اس لیے کہ اس کے پاس جو مال اور مقام ومرتبہ ہے، اس کی بنا پر وہ خود کو بے نیاز سمجھتا ہے۔ ⑧ اے انسان! بلاشبہ قیامت کے دن تمھیں اپنے رب کی طرف پلٹنا ہے تو وہ ہر ایک کو وہی جزا دے گا جس کا وہ حقدار ہے۔ ⑨ کیا آپ نے ابوجہل سے بھی زیادہ عجیب معاملہ کسی کا دیکھا ہے جو روکتا ہے؟ ⑩ ہمارے بندے محمد رسول اللہ ﷺ کو جب وہ کعبہ کے پاس نماز ادا کریں۔ ⑪ بھلا بتائیں تو سہی جسے روکا جا رہا ہے اگر یہ اپنے رب کی طرف سے ہدایت اور بصیرت پر ہو؟ ⑫ یا وہ لوگوں کو اللہ سے ڈرنے کا حکم دیتا ہو کہ اس کے حکم بجالاؤ اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچ جاؤ تو کیا ایسے شخص کو روکا جائے گا؟ ⑬ بھلا بتائیں تو سہی اگر یہ منع کرنے والا اسے جھٹلائے جو رسول اس کے پاس لایا اور اس سے منہ پھیرے، کیا وہ اللہ سے نہیں ڈرتا؟ ⑭ اس بندے (محمد ﷺ) کو نماز ادا کرنے سے روکنے والا کیا یہ نہیں جانتا کہ جو کچھ وہ کرتا ہے، اللہ اسے دیکھتا ہے، اس میں سے کوئی چیز اس سے چھپی نہیں؟ ⑮ معاملہ ایسے نہیں جیسے یہ جاہل سمجھتا ہے۔ اگر یہ ہمارے بندے کو تکلیف دینے اور جھٹلانے سے باز نہ آیا تو ہم ضرور اس کی پیشانی سے سختی کے ساتھ پکڑ کر اسے آگ کی طرف گھسیٹیں گے۔ ⑯ اس پیشانی والا بات کا جھوٹا اور غلط کار ہے۔ ⑰ اسے چاہیے کہ جب اسے پیشانی سے پکڑ کر آگ میں ڈالا جائے گا، تو وہ اس وقت اپنے ساتھیوں اور حمایتیوں کو مدد کے لیے بلائے کہ وہ اسے عذاب سے بچائیں۔

فوائد: ❀ اسلام میں پڑھنے لکھنے کی بڑی اہمیت ہے۔ ❀ مالداری اس وقت انتہائی خطرناک ہے جب وہ انسان کو تکبر اور حق سے دوری کی طرف لے جائے۔ ❀ نیک کاموں سے روکنا کفر کی ایک عادت ہے۔

سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ﴿١٨﴾ كَلَّا ۭ لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ﴿١٩﴾ السجدة

ع 1 19 21 – السجدة 14

سُوْرَةُ الْقَدْرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ﴿١﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ﴿٢﴾ لَيْلَةُ

الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ﴿٣﴾ تَنَزَّلُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا

بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ ﴿٤﴾ سَلٰمٌ ۛ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ﴿٥﴾ ع

الثلثة

ع 1 5 22 – وقف النبي صلى الله عليه وسلم – معانقة 18 – عند المتأخرين 12

سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانِيْ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ

حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ﴿١﴾ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ﴿٢﴾

فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ﴿٣﴾ وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ

بَعْدِ مَا جَاۗءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ﴿٤﴾ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ

مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۙ حُنَفَاۗءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ

وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ﴿٥﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَ

الْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ﴿٦﴾

(18) تو ہم ضرور ان سخت گیر فرشتوں کو بلا لیں گے جو جہنم کے داروغے ہیں، جو اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم انھیں ملے اسے بجالاتے ہیں، پھر وہ دیکھے کہ کون سا گروہ زیادہ قوت والا اور طاقتور ہے۔

(19) معاملہ ایسے نہیں جس طرح اس ظالم نے سمجھ لیا ہے کہ وہ آپ کو نقصان پہنچائے گا، لہٰذا اس کی کسی روک ٹوک کی پروا نہ کریں اور اللہ کے حضور سجدہ کریں، نیز اطاعت کے کام کر کے اس کے قریب ہو جائیں کیونکہ اطاعت والے کام اللہ تعالیٰ کے قریب کرتے ہیں۔

سورۃ القدر مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: لیلۃ القدر کی فضیلت کا بیان۔

تفسیر: (1) بلاشبہ ہم نے پورا قرآن آسمانِ دنیا کی طرف رمضان کے مہینے میں شبِ قدر میں اتارا جس طرح ہم نے اسے نبیٔ اکرم ﷺ پر نازل کرنے کی ابتدا بھی شبِ قدر میں کی۔

(2) اے نبی! کیا آپ جانتے ہیں کہ اس رات میں کیا خیر و برکت ہے؟

(3) یہ رات عظیم خیر اور بھلائی والی ہے اور جو شخص ایمان کے ساتھ اور ثواب کے حصول کے لیے اس کا قیام کرے، یہ اس کے لیے ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

(4) اس میں فرشتے اور جبریل علیہ السلام اپنے پاک رب کی اجازت سے ہر اس حکم کو لے کر نازل ہوتے ہیں جس کا فیصلہ اس نے اس سال میں کیا ہوتا ہے، چاہے وہ رزق ہو یا موت یا پیدائش یا دیگر وہ امور ہوں جو اللہ کی تقدیر میں ہیں۔

(5) یہ مبارک رات اپنے اول تا آخر فجر طلوع ہونے تک ساری ہی خیر اور بھلائی والی ہے۔

سورۃ البینہ مدنی ہے

سورت کے بعض مقاصد: رسالت محمدیہ کے کمال اور اس کے واضح ہونے کا بیان۔

تفسیر: (1) یہودی، عیسائی اور مشرک تمام کافر اپنے اُس اتحاد اور گٹھ جوڑ کو چھوڑنے والے نہ تھے جو انھوں نے کفر پر کیا یہاں تک کہ ان کے پاس روشن دلیل اور واضح حجت آجاتی۔

(2) یہ روشن دلیل اور واضح حجت اللہ کی طرف سے بھیجے جانے والے وہ رسول ﷺ ہیں جو پاک صحیفے پڑھتے ہیں جن صحیفوں کو صرف پاکیزہ لوگ ہی چھوتے ہیں۔

(3) ان صحیفوں میں سچی خبریں اور عدل و انصاف پر مبنی احکام ہیں، جو لوگوں کی اس چیز کی طرف راہنمائی کرتے ہیں جس میں ان کے لیے خیر اور بھلائی ہو۔

(4) وہ یہودی جنھیں تورات دی گئی اور وہ عیسائی جنھیں انجیل دی گئی، انھوں نے اس کے بعد ہی اختلاف کیا جب اللہ تعالیٰ نے اپنا نبی ان کی طرف بھیجا، پھر ان میں سے کچھ اسلام لے آئے اور کچھ اپنے نبی کی سچائی کو جاننے کے بعد بھی اپنے کفر میں حد سے بڑھ گئے۔

(5) یہود و نصاریٰ کی مجرمانہ سوچ اور اسلام دشمنی اس بات سے ظاہر ہوتی ہے کہ انھیں اس قرآن میں بھی وہی حکم دیا گیا، جو ان کی اپنی کتابوں میں دیا گیا تھا، یعنی صرف اکیلے اللہ کی عبادت کرنا، شرک سے بچنا، نماز قائم کرنا اور زکاۃ ادا کرنا۔ سو انھیں جس چیز کا حکم دیا گیا، وہی سیدھا دین ہے جس میں کوئی ٹیڑھا پن نہیں۔

(6) بلاشبہ یہودیوں، عیسائیوں اور مشرکوں میں سے جن لوگوں نے کفر کیا، وہ قیامت کے دن جہنم میں داخل ہوں گے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ کے ساتھ کفر کرنے اور اس کے رسول ﷺ کو جھٹلانے کی وجہ سے یہی لوگ مخلوق میں سے بدترین ہیں۔

فوائد: ❀ شبِ قدر کو سال کی باقی راتوں پر فضیلت حاصل ہے۔

❀ عبادت میں اخلاص اس کی قبولیت کی شرائط میں سے ہے۔

❀ تمام شریعتوں کا اصول میں متفق ہونا قبولِ رسالت کی دعوت دیتا ہے۔

❀ کافر مخلوق میں بدترین اور مومن بہترین لوگ ہیں۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۝٧
جَزَاؤُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ
فِيهَا أَبَدًا ۖ رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ۚ ذَٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ ۝٨ ع 1 8 23

سُورَةُ الزِّلْزَالِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانِي آيَاتٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ
إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝١ وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا ۝٢
وَقَالَ الْإِنسَانُ مَا لَهَا ۝٣ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا ۝٤ بِأَنَّ
رَبَّكَ أَوْحَىٰ لَهَا ۝٥ يَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ النَّاسُ أَشْتَاتًا لِّيُرَوْا
أَعْمَالَهُمْ ۝٦ فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ۝٧ وَمَن
يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ۝٨ ع 1 8 24

سُورَةُ الْعٰدِيٰتِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ إِحْدَىٰ عَشْرَةَ آيَةً

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ
وَالْعَادِيَاتِ ضَبْحًا ۝١ فَالْمُورِيَاتِ قَدْحًا ۝٢ فَالْمُغِيرَاتِ صُبْحًا ۝٣
فَأَثَرْنَ بِهِ نَقْعًا ۝٤ فَوَسَطْنَ بِهِ جَمْعًا ۝٥ إِنَّ الْإِنسَانَ لِرَبِّهِ
لَكَنُودٌ ۝٦ وَإِنَّهُ عَلَىٰ ذَٰلِكَ لَشَهِيدٌ ۝٧ وَإِنَّهُ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيدٌ ۝٨

(7) بلاشبہ جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے، وہی لوگ مخلوق میں بہترین ہیں۔

(8) ان کے رب کے ہاں ان کا بدلہ وہ جنتیں ہیں جن کے محلات اور درختوں کے نیچے سے نہریں بہہ رہی ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ جب وہ اللہ پر ایمان لائے اور اس کی اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو گیا اور وہ بھی اللہ کی رحمت پا کر اس سے خوش ہو گئے۔ یہ رحمت وہی حاصل کر سکتا ہے جو اپنے رب سے ڈر کر اس کا حکم مانے اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچے۔

سورۃ الزلزال مدنی ہے

سورت کے بعض مقاصد: قیامت کی ہولناکیاں اور اس دن ہونے والے حساب کی باریکی یاد کرانا۔

تفسیر: (1) جب زمین کو زور دار طریقے سے ہلایا جائے گا۔ یہ عمل قیامت کے دن زمین کے ساتھ پیش آئے گا۔

(2) اور زمین اپنے پیٹ میں موجود فوت ہونے والوں وغیرہ سب کو باہر نکال دے گی۔

(3) اور انسان حیرت سے کہے گا: زمین کو کیا ہو گیا ہے کہ اس طرح حرکت کر رہی ہے اور اس پر لرزہ طاری ہے؟

(4) اس عظیم دن زمین ہر اچھے اور برے عمل کے بارے میں بتا دے گی جو اس پر ہوا۔

(5) کیونکہ اللہ تعالیٰ اسے بتا دے گا اور اس کو حکم بھی دے گا۔

(6) اس عظیم دن میں جب زمین ہلنے لگے گی تو لوگ حساب کے میدان میں ٹولیوں کی صورت میں نکلیں گے تاکہ انھیں وہ اعمال دکھائے جائیں جو انھوں نے دنیا میں کیے۔

(7) چنانچہ جس شخص نے چھوٹی چیونٹی کے وزن برابر بھی خیر اور بھلائی کا کوئی کام کیا ہوگا، وہ اسے اپنے سامنے دیکھ لے گا۔

(8) اور جس نے چھوٹی چیونٹی کے وزن برابر بھی کوئی برا کام کیا ہوگا تو وہ اسے بھی اسی طرح دیکھ لے گا۔

سورۃ العادیات مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: انسان کو آخرت کی یاد دلا کر انکار اور لالچ سے خبردار کرنا۔

تفسیر: (1) اللہ تعالیٰ نے ان گھوڑوں کی قسم کھائی ہے جو دوڑتے ہیں یہاں تک کہ ان کے تیز دوڑنے سے ان کے ہانپنے کی آواز سنائی دیتی ہے۔

(2) اور ان گھوڑوں کی قسم کھائی ہے جو اپنے سُم زور دار طریقے سے چٹانوں سے ٹکرا کر ان میں سے آگ نکالتے ہیں۔

(3) اور ان گھوڑوں کی قسم کھائی جو صبح کے وقت دشمن پر حملہ کرتے ہیں۔

(4) پھر اپنے دوڑنے سے غبار اڑاتے ہیں۔

(5) اور اپنے شہ سواروں کے ساتھ دشمن کے لشکر میں گھس جاتے ہیں۔

(6) بلاشبہ انسان اس خیر کو بہت زیادہ روکنے والا ہے جو اس کا رب اس سے چاہتا ہے۔

(7) اور بلاشبہ وہ یہ خیر روکنے پر خود بھی گواہ ہے اور یہ اتنا واضح معاملہ ہے کہ وہ اس کے انکار کی طاقت نہیں رکھتا۔

(8) اور وہ مال کی بے حد محبت کی وجہ سے اس میں کنجوسی کرتا ہے۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ کا خوف، ایک بہت بڑا سبب ہے اللہ تعالیٰ کے اپنے بندے سے راضی ہونے کا۔

❀ اولادِ آدم کے عملوں پر زمین گواہی دے گی۔

اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُوْرِ ۙ﴿۹﴾ وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ﴿۱۰﴾
اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ ﴿۱۱﴾ ع 1 11 25

سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْقَارِعَةُ ﴿۱﴾ مَا الْقَارِعَةُ ﴿۲﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ﴿۳﴾
يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ﴿۴﴾ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ
كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ﴿۵﴾ فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ﴿۶﴾ فَهُوَ
فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ﴿۷﴾ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ﴿۸﴾ فَاُمُّهٗ
هَاوِيَةٌ ﴿۹﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ﴿۱۰﴾ نَارٌ حَامِيَةٌ ﴿۱۱﴾ ع 1 11 26

سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانِيْ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ﴿۱﴾ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ﴿۲﴾ كَلَّا سَوْفَ
تَعْلَمُوْنَ ﴿۳﴾ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴﴾ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ
الْيَقِيْنِ ﴿۵﴾ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ﴿۶﴾ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ﴿۷﴾
ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ﴿۸﴾ ع 1 8 27

(9) کیا دنیا کی زندگی سے دھوکا کھانے والا یہ انسان نہیں جانتا کہ جب اللہ تعالیٰ قبروں سے مردوں کو اٹھائے گا اور انھیں حساب کتاب اور جزا سزا کے لیے زمین سے نکالے گا تو معاملہ یوں نہ ہوگا جیسے وہ سمجھتا ہے؟

(10) دلوں کی نیتیں اور عقائد وغیرہ سب ظاہر اور واضح کر دیے جائیں گے۔ (11) بلاشبہ ان کا رب اس دن ان سے پوری طرح باخبر ہوگا۔ اس سے اپنے بندوں کی کوئی چیز چھپی نہ ہوگی اور وہ ضرور انھیں ان کی جزا دے گا۔

سورۃ القارعہ مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: قیامت کی ہولناکی ذہن نشین کرانے کے لیے دلوں پر دستک دینے اور اس کے میزان کے معاملے میں لوگوں کے مختلف احوال کا بیان۔

تفسیر: (1) وہ گھڑی جو اپنی بڑی ہولناکی کی وجہ سے دلوں کو ہلا کر رکھ دے گی۔ (2) وہ گھڑی کیا ہے جو اپنی عظیم ہولنا کی کی بنا پر دلوں پر چوٹ لگائے گی؟

(3) اے رسول! آپ کو کیا معلوم کہ اپنی عظیم ہولنا کی کی وجہ سے لوگوں کے دلوں پر چوٹ لگانے والی یہ گھڑی کیا ہے؟ بلاشبہ وہ قیامت کا دن ہے۔

(4) ایسا دن جو لوگوں کے دلوں پر چوٹ لگائے گا تو وہ ادھر ادھر پھیلے ہوئے پروانوں کی طرح بکھر جائیں گے۔

(5) اور پہاڑ اپنے چلنے اور حرکت کرنے میں ہلکے ہونے کے اعتبار سے دھنی ہوئی اون کی طرح ہو جائیں گے۔ (6) پھر جس کے نیک اعمال کا پلڑا اس کے برے اعمال سے بھاری ہو گیا۔

(7) تو وہ من پسند زندگی جیے گا جو اسے جنت میں ملے گی۔

(8) اور جس کے برے اعمال اس کے نیک اعمال سے وزنی ہو گئے۔ (9) تو اس کا ٹھکانا قیامت کے دن جہنم ہوگا۔

(10) اور اے رسول! آپ کو کیا معلوم کہ وہ کیا ہے؟

(11) وہ نہایت تیز گرم آگ ہے۔

سورۃ التکاثر مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: مال میں اضافے کے لیے باہم مقابلہ کرنے والوں اور دنیا کی وجہ سے غافل لوگوں کو قبروں اور حساب کتاب کی یاد دہانی۔

تفسیر: (1) اے لوگو! تمھیں مال اور اولاد کے ساتھ ایک دوسرے پر فخر وغرور نے اللہ کی اطاعت سے غافل کر دیا۔

(2) یہاں تک کہ تم مر گئے اور اپنی قبروں میں جا پہنچے۔

(3) تمھیں مال و اولاد کی بنا پر آپس میں فخر وغرور کر کے اللہ کی اطاعت سے غافل نہیں ہونا چاہیے۔ عنقریب تمھیں اس مشغولیت کے انجام کا علم ہو جائے گا۔

(4) پھر عنقریب تم اس کا انجام جان لو گے۔

(5) حقیقت یہ ہے کہ اگر تمھیں یقینی علم ہو جائے کہ تم اللہ کی طرف اٹھائے جاؤ گے اور بلاشبہ وہ ضرور تمھیں تمھارے اعمال کی جزا دے گا تو تم مال و اولاد کے ساتھ ایک دوسرے پر فخر وغرور کرنے میں مشغول نہ رہو۔

(6) اللہ کی قسم! تم قیامت کے دن ضرور آگ دیکھو گے۔

(7) پھر تم ضرور اسے یقین کی آنکھ سے دیکھ لو گے جس میں کوئی شک وشبہ نہیں ہوگا۔

(8) پھر اس دن اللہ تعالیٰ تم سے ضرور ان انعامات کے بارے میں سوال کرے گا جو اس نے صحت اور مال و دولت وغیرہ کی صورت میں تم پر کیے۔

فوائد: ❀ مال اور اولاد کی وجہ سے ایک دوسرے پر فخر وغرور کرنے اور اترانے کے سنگین نتائج ہیں۔ ❀ قبر وہ زیارت گاہ ہے جہاں سے جلد ہی لوگ آخرت کے جہان میں منتقل ہو جاتے ہیں۔ ❀ قیامت کے دن لوگوں سے ان نعمتوں کا سوال ہوگا جو اللہ تعالیٰ نے ان پر دنیا میں کیں۔ ❀ انسان کی فطرت میں مال کی محبت رکھ دی گئی ہے۔

سُوْرَةُ الْعَصْرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثُ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَالْعَصْرِ ۝١ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ۝٢ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ
عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝٣ ع 1 3 28

سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعُ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ۝١ اِلَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۝٢
يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗٓ اَخْلَدَهٗ ۝٣ كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ۝٤ وَمَآ
اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ۝٥ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۝٦ الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى
الْاَفْـِٕدَةِ ۝٧ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۝٨ فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۝٩ ع 1 9 29

سُوْرَةُ الْفِيْلِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ۝١ اَلَمْ يَجْعَلْ
كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ۝٢ وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ۝٣
تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ۝٤ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ۝٥ ع 1 5 30

سورۃ العصر مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: خسارے اور نقصان سے بچنے کے اسباب۔

تفسیر: (1) اللہ پاک نے عصر کے وقت کی قسم کھائی ہے۔

(2) بلاشبہ انسان یقیناً نقصان اور ہلاکت میں ہے۔

(3) سوائے ان لوگوں کے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے، اور ایک دوسرے کو حق کی تاکید اور حق پر صبر کرنے کی تلقین کی، تو ان صفات کے حامل لوگ اپنی دنیا و آخرت کی زندگی میں نجات پانے والے ہیں۔

سورۃ الہمزہ مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: مال کی کثرت کے دھوکے میں پڑ کر مومنوں کا مذاق اڑانے سے ڈرانا۔

تفسیر: (1) تباہی اور سخت عذاب ہے اس شخص کے لیے جو لوگوں کی بہت زیادہ چغل خوری کرتا اور ان کو طعنے دیتا ہے۔

(2) جس کی ساری فکر مال جمع کرنا اور اسے گن گن کر رکھنا ہے، اس کے سوا اس کی کوئی سوچ نہیں ہوتی۔

(3) وہ یہ سمجھتا ہے کہ جو مال اس نے جمع کیا ہے، وہ ضرور اسے موت سے نجات دے گا اور وہ دنیا میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔

(4) معاملہ ایسے نہیں جیسے یہ جاہل سمجھتا ہے۔ اسے ضرور جہنم کی آگ میں پھینکا جائے گا جو اپنے عذاب کی شدت سے ہر اس چیز کو توڑ پھوڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دے گی جو اس میں ڈالی جائے گی۔

(5) اے رسول! آپ کو کیا معلوم کہ وہ آگ کیا ہے جو ہر اس چیز کو توڑ پھوڑ دے گی جو اس میں ڈالی جائے گی؟

(6) بلاشبہ وہ اللہ تعالیٰ کی بھڑکائی ہوئی آگ ہوگی۔

(7) جو لوگوں کے جسموں سے ان کے دلوں تک پہنچ جائے گی۔

(8) بلاشبہ جنھیں اس میں عذاب دیا جائے گا، وہ ان پر بند ہوگی۔

(9) لمبے پھیلے ہوئے ستونوں کے ساتھ یہاں تک کہ وہ اس سے نکل نہیں پائیں گے۔

سورۃ الفیل مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: اللہ تعالیٰ کے حرمت والے گھر کے خلاف سازش کرنے والوں کے بارے میں اس کی قدرت اور پکڑ کا بیان۔

تفسیر: (1) اے رسول! کیا آپ نہیں جانتے کہ آپ کے رب نے ابرہہ اور اس کے ہاتھیوں والے لشکر کے ساتھ کیا کیا جب انھوں نے کعبے کو گرانا چاہا؟

(2) بلاشبہ یقیناً انھوں نے اسے گرانے کی جو ناپاک تدبیر کی، اللہ تعالیٰ نے اسے ناکام کر دیا اور وہ لوگوں کو کعبے سے پھیرنے کی جو خواہش رکھتے تھے، وہ پوری نہ ہوئی اور وہ اس کا کچھ نہ بگاڑ سکے۔

(3) اور اللہ نے ان پر پرندوں کے جھنڈ کے جھنڈ بھیج دیے۔

(4) جو انھیں پتھر کی کنکریاں مار رہے تھے۔

(5) سو اللہ نے انھیں کھیتی کے ان پتوں اور کونپلوں کی طرح کر دیا جنھیں جانوروں نے کھایا اور روندا ہو۔

فوائد: ❀ جو لوگ ایمان نہیں لاتے، نیک عمل نہیں کرتے، ایک دوسرے کو حق کی تلقین نہیں کرتے اور ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت نہیں کرتے، ان کے لیے ناکامی ہے۔

❀ لوگوں کی عیب جوئی اور چغل خوری حرام ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ کا اپنے عزت و حرمت والے گھر کا دفاع کرنا اور یہ اس امن کا حصہ ہے جس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے کر رکھا ہے۔

سُوْرَةُ قُرَيْشٍ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ۙ﴿۱﴾ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ۚ﴿۲﴾ فَلْيَعْبُدُوْا
رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ۙ﴿۳﴾ الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۧ﴿۴﴾

ع 1 4 31

سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سَبْعُ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ؕ﴿۱﴾ فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ۙ﴿۲﴾ وَ
لَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ؕ﴿۳﴾ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۙ﴿۴﴾ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ
صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۙ﴿۵﴾ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ۙ﴿۶﴾ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۧ﴿۷﴾

ع 1 7 32

سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثُ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ؕ﴿۱﴾ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ؕ﴿۲﴾ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۧ﴿۳﴾

ع 1 3 33

سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتُّ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۙ﴿۱﴾ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۙ﴿۲﴾

سورۂ قریش مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: قریش پر اللہ کے انعامات اور ان کے ذمے اللہ کے حق کا بیان۔

تفسیر: ① قریش کی عادت اور ان کے مانوس ہونے کے سبب۔

② سردیوں میں یمن کی طرف اور گرمیوں میں شام کی طرف پُرامن سفر سے مانوس ہونے کی وجہ سے۔

③ انھیں چاہیے کہ وہ صرف اس حرمت والے گھر کے رب کی عبادت کریں، جس نے ان کے لیے یہ سفر آسان کیے، اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔

④ وہ ذات جس نے انھیں بھوک میں کھانا دیا اور خوف میں امن دیا، اس طرح کہ عربوں کے دلوں میں حرم کی اور وہاں کے رہنے والوں کی عظمت وعزت ڈال دی۔

سورۃ الماعون مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: جزا وسزا کو جھٹلانے والوں کے اوصاف کا بیان۔

تفسیر: ① کیا آپ نے اسے پہچانا جو قیامت کے دن کی جزا کو جھوٹ کہتا ہے؟

② وہی ہے جو یتیم کی ضرورت پوری کرنے کے بجائے اسے دھکے دیتا ہے۔

③ اور نہ خود کو آمادہ کرتا ہے اور نہ کسی دوسرے کو شوق دلاتا ہے کہ وہ فقیر کو کھانا دے۔

④ سو ہلاکت اور عذاب ہے اُن نمازیوں کے لیے۔

⑤ جو اپنی نمازوں سے غافل ہیں۔ وہ ان کی پروا نہیں کرتے یہاں تک کہ ان کا وقت گزر جاتا ہے۔

⑥ وہ جو اپنی نمازوں اور دیگر اعمال میں دکھلاوا کرتے ہیں اور خالص اللہ کے لیے عمل نہیں کرتے۔

⑦ وہ دوسروں کی ایسی چیز سے مدد کرنے سے بھی روکتے ہیں جس سے مدد کرنے کا کوئی نقصان نہیں ہوتا۔

سورۃ الکوثر مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: اللہ تعالیٰ کا نبیٔ اکرم ﷺ پر بہت زیادہ خیر اور بھلائی اور آپ کے دفاع کے ذریعے سے احسان فرمانا۔

تفسیر: ① اے رسول! یقیناً ہم نے آپ کو بہت زیادہ خیر اور بھلائی دی اور اس میں جنت کی نہر کوثر بھی ہے۔

② لہٰذا آپ ان نعمتوں پر اللہ کا شکر ادا کریں کہ صرف اسی کے لیے نماز ادا کریں اور اسی کے نام پر ذبح کریں، مشرکین کے برعکس کہ وہ ذبح کے ذریعے سے اپنے بتوں کا قرب حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

③ بلاشبہ آپ سے دشمنی رکھنے والا ہی ہر خیر اور بھلائی سے کٹا ہوا ہے۔ وہ ایسا بے نام ونشان ہے کہ اگر اس کا ذکر ہوا بھی تو برا ہی ہوگا۔

سورۃ الکافرون مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: کفر اور کافروں سے براءت وبیزاری۔

تفسیر: ① اے رسول! کہہ دیں: اے اللہ کے ساتھ کفر کرنے والو!

② میں حال اور مستقبل کسی دور میں ان بتوں کی عبادت نہیں کروں گا جن کی تم عبادت کرتے ہو۔

فوائد: ❀ اسلام میں امن کی بڑی اہمیت ہے۔ ❀ ریاکاری دلوں کی وہ بیماری ہے جو عمل کو برباد کر دیتی ہے۔ ❀ نعمتوں کا شکر بجا لانا ان میں اضافے کا باعث ہے۔ ❀ نبیٔ اکرم ﷺ کا اپنے رب کے ہاں مقام ومرتبہ، اللہ تعالیٰ کا آپ کی حفاظت کرنا اور دنیا وآخرت میں آپ کو عزت وشرف سے نوازنا۔ ❀ کافروں سے قطع تعلق کرنا چاہیے۔

وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۚ﴿۳﴾ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۙ﴿۴﴾ وَ
لَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ؕ﴿۵﴾ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ﴿۶﴾ ع 1 6 34

سُوْرَةُ النَّصْرِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثُ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۙ﴿۱﴾ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ
اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۙ﴿۲﴾ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ﴿۳﴾ ع 1 3 35

سُوْرَةُ اللَّهَبِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ؕ﴿۱﴾ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا
كَسَبَ ؕ﴿۲﴾ سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۘ﴿۳﴾ وَّامْرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ
الْحَطَبِ ۚ﴿۴﴾ فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ﴿۵﴾ ع 1 5 36

سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ﴿۲﴾ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ
يُوْلَدْ ۙ﴿۳﴾ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴿۴﴾ ع 1 4 37

(3) نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی عبادت میں کرتا ہوں اور وہ ہے ایک اللہ۔

(4) اور نہ میں ان کی عبادت کرنے والا ہوں جن بتوں کی تم عبادت کرتے ہو۔

(5) اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں اور وہ ہے ایک اللہ۔

(6) تمھارے لیے تمھارا دین ہے جسے تم نے خود اپنے لیے گھڑ لیا اور میرے لیے میرا دین ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مجھ پر نازل کیا۔

سورۃ النصر مدنی ہے

سورت کے بعض مقاصد: نبی اکرم ﷺ کو مدد اور رسالت کے اختتام پذیر ہونے کی بشارت۔

تفسیر: (1) اے رسول! جب آپ کے دین کے لیے اللہ کی مدد آجائے اور وہ اس کو غالب کر دے اور مکہ فتح ہو جائے۔

(2) اور آپ دیکھیں کہ لوگ گروہ در گروہ اسلام میں داخل ہو رہے ہیں۔

(3) تو آپ جان لیں کہ یہ اس مشن کے پورا ہونے کے قریب ہونے کی علامت ہے جو آپ کو دے کر بھیجا گیا، لہٰذا آپ اس مدد اور فتح کی نعمت کے شکر کے طور پر اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کریں اور اس سے بخشش مانگیں۔ بلاشبہ وہ بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا اور انھیں بخش دیتا ہے۔

سورۃ اللہب مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: ابولہب اور اس کی بیوی کی ناکامی کا بیان۔

تفسیر: (1) نبیٔ اکرم ﷺ کے چچا ابولہب بن عبدالمطلب کے اعمال کی ناکامی کی وجہ سے اس کے دونوں ہاتھ برباد ہو گئے کیونکہ وہ نبیٔ اکرم ﷺ کو تکلیف دیتا تھا اور اس کی یہ ساری کوششیں ضائع ہو گئیں۔

(2) کون سی چیز اس کے کام آئی، اس کا مال اور اس کی اولاد؟ وہ دونوں اس سے عذاب ٹال سکے نہ اس کے لیے رحمت لا سکے۔

(3) عنقریب قیامت کے دن وہ شعلوں والی آگ میں داخل ہو گا جس کی تپش اور گرمی جھیلے گا۔

(4) اور عنقریب اسی آگ میں اس کی بیوی ام جمیل بھی داخل ہو گی جو نبیٔ اکرم ﷺ کے راستے میں کانٹے بچھا کر آپ کو تکلیف دیتی تھی۔

(5) اس کی گردن میں مضبوط بٹی ہوئی رسی ہو گی جس کے ساتھ اسے آگ کی طرف گھسیٹا جائے گا۔

سورۃ الاخلاص مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: کمال اور الوہیت میں اللہ تعالیٰ کا یکتا ہونا اور اولاد، والد اور ہمسر سے پاک ہونا۔

تفسیر: (1) اے رسول! کہہ دیں: اللہ تعالیٰ ہی الوہیت میں یکتا ہے، اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔

(2) وہی ایسا سردار ہے جس پر کمال و جمال اور سرداری کی تمام صفات ختم ہو جاتی ہیں اور جس کا قصد تمام مخلوقات کرتی ہیں۔

(3) وہ جس نے کسی کو جنم دیا نہ اسے کسی نے جنم دیا، یعنی اس پاک ذات کا نہ کوئی بیٹا ہے نہ باپ۔ (4) اور نہ اس کی مخلوق میں کوئی اس کا ہمسر ہے۔

فوائد: ❀ نعمتوں کا سامنا شکر سے کرنا چاہیے۔ ❀ سورۂ لہب نبوت کے دلائل میں سے ہے کیونکہ اس نے ابولہب کے بارے میں دوٹوک بتایا کہ وہ کفر کی حالت میں مرے گا اور وہ دس سال بعد حالتِ کفر ہی میں مرا۔ ❀ کافروں کے نکاح قابلِ اعتبار ہیں۔ ❀ اللہ تعالیٰ کے لیے صفاتِ کمال کا ثبوت اور اس سے ہر قسم کے نقص وعیب والی صفات کی نفی ہے۔

سُوْرَةُ الْفَلَقِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ﴿۱﴾ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ﴿۲﴾ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا
وَقَبَ ۙ﴿۳﴾ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۙ﴿۴﴾ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۧ﴿۵﴾

1 ع 5 38

سُوْرَةُ النَّاسِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتُّ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ﴿۱﴾ مَلِكِ النَّاسِ ۙ﴿۲﴾ اِلٰهِ النَّاسِ ۙ﴿۳﴾
مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ﴿۴﴾ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ
صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ﴿۵﴾ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ﴿۶﴾ ع

1 ع 6 39

سورۃ الفلق مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: شرارتوں اور برائیوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ حاصل کرنے کی ترغیب۔

تفسیر: ① اے رسول! کہہ دیں: میں صبح کے رب کی حفاظت میں آتا ہوں اور اس کی پناہ طلب کرتا ہوں۔

② ہر اس چیز کے شر سے جو مخلوقات میں سے تکلیف دیتی ہے۔

③ اور میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں ان برائیوں سے جو جانوروں اور چوروں کی صورت میں رات کو ظاہر ہوتی ہیں۔

④ اور میں ان جادوگرنیوں کے شر سے بھی اللہ کی حفاظت اور پناہ میں آتا ہوں جو گرہوں میں پھونکیں مارتی ہیں۔

⑤ اور میں اس کی پناہ میں آتا ہوں ہر حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ ایسا کام کرے جس کی طرف اسے حسد لے جائے۔

سورۃ الناس مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: شیطان کے شر اور اس کے وسوسوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرنے کی ترغیب۔

تفسیر: ① اے رسول! کہہ دیں: میں لوگوں کے رب کی حفاظت میں آتا ہوں اور اس کی پناہ مانگتا ہوں۔

② جو لوگوں کا مالک ہے، ان کے امور میں جیسے چاہے ردوبدل کرتا ہے۔ اس کے سوا ان کا کوئی مالک نہیں۔

③ وہی ان کا معبود برحق ہے۔ اس کے سوا ان کا کوئی سچا معبود نہیں۔

④ شیطان کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جو انسان کو اس وقت وسوسے ڈالتا ہے جب وہ اللہ کے ذکر سے غافل ہو اور جب انسان اس کا ذکر کرے تو شیطان پیچھے ہٹ جاتا ہے۔

⑤ وہ اپنے وسوسے لوگوں کے دلوں میں ڈالتا ہے۔

⑥ اور وہ انسانوں میں سے بھی ہوتا ہے جس طرح جنوں میں سے ہوتا ہے۔

فوائد: ❀ جادو کا اثبات اور اس کے علاج کا ذریعہ اور طریقہ بیان کیا گیا ہے۔

❀ وسوسوں کا علاج اللہ تعالیٰ کے ذکر اور شیطان سے اس کی پناہ طلب کرنے کے ذریعے سے ہوتا ہے۔

سُورتوں کی فہرست

نمبر شمار	نام سُورت	مقامِ نزول	صفحہ نمبر
1	سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ	مَكِّيَّةٌ	1
2	سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ	مَدَنِيَّةٌ	2
3	سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰنَ	مَدَنِيَّةٌ	50
4	سُوْرَةُ النِّسَآءِ	مَدَنِيَّةٌ	77
5	سُوْرَةُ الْمَآئِدَةِ	مَدَنِيَّةٌ	106
6	سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ	مَكِّيَّةٌ	128
7	سُوْرَةُ الْاَعْرَافِ	مَكِّيَّةٌ	151
8	سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ	مَدَنِيَّةٌ	177
9	سُوْرَةُ التَّوْبَةِ	مَدَنِيَّةٌ	187
10	سُوْرَةُ يُوْنُسَ	مَكِّيَّةٌ	208
11	سُوْرَةُ هُوْدٍ	مَّكِّيَّةٌ	221
12	سُوْرَةُ يُوْسُفَ	مَكِّيَّةٌ	235
13	سُوْرَةُ الرَّعْدِ	مَدَنِيَّةٌ	249
14	سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْمَ	مَكِّيَّةٌ	255
15	سُوْرَةُ الْحِجْرِ	مَكِّيَّةٌ	261
16	سُوْرَةُ النَّحْلِ	مَكِّيَّةٌ	267
17	سُوْرَةُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ	مَكِّيَّةٌ	282
18	سُوْرَةُ الْكَهْفِ	مَكِّيَّةٌ	293
19	سُوْرَةُ مَرْيَمَ	مَكِّيَّةٌ	305
20	سُوْرَةُ طٰهٰ	مَكِّيَّةٌ	312
21	سُوْرَةُ الْاَنْبِيَآءِ	مَكِّيَّةٌ	322
22	سُوْرَةُ الْحَجِّ	مَدَنِيَّةٌ	331
23	سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ	مَكِّيَّةٌ	342
24	سُوْرَةُ النُّوْرِ	مَدَنِيَّةٌ	350
25	سُوْرَةُ الْفُرْقَانِ	مَكِّيَّةٌ	359
26	سُوْرَةُ الشُّعَرَآءِ	مَكِّيَّةٌ	366
27	سُوْرَةُ النَّمْلِ	مَكِّيَّةٌ	376
28	سُوْرَةُ الْقَصَصِ	مَكِّيَّةٌ	385
29	سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتِ	مَكِّيَّةٌ	396
30	سُوْرَةُ الرُّوْمِ	مَكِّيَّةٌ	404
31	سُوْرَةُ لُقْمٰنَ	مَكِّيَّةٌ	411
32	سُوْرَةُ السَّجْدَةِ	مَكِّيَّةٌ	415
33	سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ	مَدَنِيَّةٌ	418
34	سُوْرَةُ سَبَاٍ	مَّكِّيَّةٌ	428
35	سُوْرَةُ فَاطِرٍ	مَّكِّيَّةٌ	434
36	سُوْرَةُ يٰسٓ	مَكِّيَّةٌ	440
37	سُوْرَةُ الصّٰفّٰتِ	مَكِّيَّةٌ	445
38	سُوْرَةُ صٓ	مَكِّيَّةٌ	452
39	سُوْرَةُ الزُّمَرِ	مَكِّيَّةٌ	458
40	سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ	مَكِّيَّةٌ	467
41	سُوْرَةُ حٰمٓ السَّجْدَةِ	مَكِّيَّةٌ	477
42	سُوْرَةُ الشُّوْرٰى	مَكِّيَّةٌ	483
43	سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ	مَكِّيَّةٌ	489
44	سُوْرَةُ الدُّخَانِ	مَكِّيَّةٌ	495
45	سُوْرَةُ الْجَاثِيَةِ	مَكِّيَّةٌ	498
46	سُوْرَةُ الْاَحْقَافِ	مَكِّيَّةٌ	502
47	سُوْرَةُ مُحَمَّدٍ	مَّدَنِيَّةٌ	506
48	سُوْرَةُ الْفَتْحِ	مَدَنِيَّةٌ	511
49	سُوْرَةُ الْحُجُرٰتِ	مَدَنِيَّةٌ	515
50	سُوْرَةُ قٓ	مَكِّيَّةٌ	518
51	سُوْرَةُ الذّٰرِيٰتِ	مَكِّيَّةٌ	520
52	سُوْرَةُ الطُّوْرِ	مَكِّيَّةٌ	523
53	سُوْرَةُ النَّجْمِ	مَكِّيَّةٌ	526
54	سُوْرَةُ الْقَمَرِ	مَكِّيَّةٌ	528
55	سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ	مَدَنِيَّةٌ	531
56	سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ	مَكِّيَّةٌ	534

نمبر شمار	نام سورت	مقامِ نزول	صفحہ نمبر
57	سُوْرَةُ الْحَدِيْدِ	مَدَنِيَّةٌ	537
58	سُوْرَةُ الْمُجَادَلَةِ	مَدَنِيَّةٌ	542
59	سُوْرَةُ الْحَشْرِ	مَدَنِيَّةٌ	545
60	سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَةِ	مَدَنِيَّةٌ	549
61	سُوْرَةُ الصَّفِّ	مَدَنِيَّةٌ	551
62	سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ	مَدَنِيَّةٌ	553
63	سُوْرَةُ الْمُنٰفِقُوْنَ	مَدَنِيَّةٌ	554
64	سُوْرَةُ التَّغَابُنِ	مَدَنِيَّةٌ	556
65	سُوْرَةُ الطَّلَاقِ	مَدَنِيَّةٌ	558
66	سُوْرَةُ التَّحْرِيْمِ	مَدَنِيَّةٌ	560
67	سُوْرَةُ الْمُلْكِ	مَكِّيَّةٌ	562
68	سُوْرَةُ الْقَلَمِ	مَكِّيَّةٌ	564
69	سُوْرَةُ الْحَآقَّةِ	مَكِّيَّةٌ	567
70	سُوْرَةُ الْمَعَارِجِ	مَكِّيَّةٌ	569
71	سُوْرَةُ نُوْحٍ	مَّكِّيَّةٌ	571
72	سُوْرَةُ الْجِنِّ	مَكِّيَّةٌ	573
73	سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ	مَكِّيَّةٌ	577
74	سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ	مَكِّيَّةٌ	578
75	سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ	مَكِّيَّةٌ	580
76	سُوْرَةُ الدَّهْرِ	مَدَنِيَّةٌ	582
77	سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ	مَكِّيَّةٌ	584
78	سُوْرَةُ النَّبَاِ	مَكِّيَّةٌ	586
79	سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ	مَكِّيَّةٌ	587
80	سُوْرَةُ عَبَسَ	مَكِّيَّةٌ	589
81	سُوْرَةُ التَّكْوِيْرِ	مَكِّيَّةٌ	590
82	سُوْرَةُ الْاِنْفِطَارِ	مَكِّيَّةٌ	591
83	سُوْرَةُ الْمُطَفِّفِيْنَ	مَكِّيَّةٌ	592
84	سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاقِ	مَكِّيَّةٌ	594
85	سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ	مَكِّيَّةٌ	595

نمبر شمار	نام سورت	مقامِ نزول	صفحہ نمبر
86	سُوْرَةُ الطَّارِقِ	مَكِّيَّةٌ	596
87	سُوْرَةُ الْاَعْلٰى	مَكِّيَّةٌ	597
88	سُوْرَةُ الْغَاشِيَةِ	مَكِّيَّةٌ	597
89	سُوْرَةُ الْفَجْرِ	مَكِّيَّةٌ	598
90	سُوْرَةُ الْبَلَدِ	مَكِّيَّةٌ	600
91	سُوْرَةُ الشَّمْسِ	مَكِّيَّةٌ	600
92	سُوْرَةُ الَّيْلِ	مَكِّيَّةٌ	601
93	سُوْرَةُ الضُّحٰى	مَكِّيَّةٌ	602
94	سُوْرَةُ اَلَمْ نَشْرَحْ	مَكِّيَّةٌ	602
95	سُوْرَةُ التِّيْنِ	مَكِّيَّةٌ	603
96	سُوْرَةُ الْعَلَقِ	مَكِّيَّةٌ	603
97	سُوْرَةُ الْقَدْرِ	مَكِّيَّةٌ	604
98	سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ	مَدَنِيَّةٌ	604
99	سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ	مَدَنِيَّةٌ	605
100	سُوْرَةُ الْعٰدِيٰتِ	مَكِّيَّةٌ	605
101	سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ	مَكِّيَّةٌ	606
102	سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ	مَكِّيَّةٌ	606
103	سُوْرَةُ الْعَصْرِ	مَكِّيَّةٌ	607
104	سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ	مَكِّيَّةٌ	607
105	سُوْرَةُ الْفِيْلِ	مَكِّيَّةٌ	607
106	سُوْرَةُ قُرَيْشٍ	مَّكِّيَّةٌ	608
107	سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ	مَكِّيَّةٌ	608
108	سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ	مَكِّيَّةٌ	608
109	سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ	مَكِّيَّةٌ	608
110	سُوْرَةُ النَّصْرِ	مَدَنِيَّةٌ	609
111	سُوْرَةُ اللَّهَبِ	مَكِّيَّةٌ	609
112	سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ	مَكِّيَّةٌ	609
113	سُوْرَةُ الْفَلَقِ	مَكِّيَّةٌ	610
114	سُوْرَةُ النَّاسِ	مَكِّيَّةٌ	610